میر مصاحب علی

ہر صفحہ اس نسخ کا ہے آئینہ صفاہی ۔ تیرہ ہے جسکے آگے یہہ گنبد زجاجی
تاریخ یاد سی لکھہ ندرت بمصرع ذیل ۔ آیا ہی مولف زردار خان حاجی

ایضاً

زردار خان حاجی زاغوز وید خانی ۔ بہ نگاشت واقعات شاہان پاستانی
ماند بیادگاری تاریخ وار ندرت ۔ آیا بابین کتاب حالات ملک ثانی

یہہ مولف دوسرا شخص ہے

خان زردار خان خجستہ گہر ۔ آنکہ مرد یست بس شریف و گزین
خاصہ ذکر افغانیہ کردہ ۔ اندرو باہزار طرز بہ ... بین
باد صد مرحبا بہ ہمت او ۔ کہ نمودہ نمود کار چنین
لیک بجز درین وجد آنہا ۔ فرق داند با سمان و زمین
یارب این نامۂ مبارک و نغز ۔ باد مطبوع ہر کہین و مہین
کرد تصنیف نسخۂ تاریخ ۔ کو ست در وہر بیعدیل و قرین
ہر کہ گفتہ بہ بیندش مانا ۔ نہ شنیند ز گفتن تحسین
گرچہ در مخزن حیات سبسے ۔ سخن خوش براندہ اندرین
می نی گفتم غلط ز جا رفتم ۔ نیست خرزہرہ باگل نسرین
سال انعام او علیم نجیبت ۔ گفت وہ دلکشا کتاب متین
۱۲۸۹ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد سید محمد سلطان علی خلف سید شاہ فضل علی جھجھری

کتاب تواریخ شد دلپذیر ۔ ز زردار خان حاجی ابن امیر
بہ بحر تفکر شدم غوطہ زن ۔ بکلک آوری گوہرای فقیر
سروش فلک گفت تاریخ این ۔ ندانسد کہ ہست این قوی بی نظیر
۱۲۸۹

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی سکھہ لال صاحب متخلص بہ آہ

کرد تالیف چون کتاب عجیب ۔ خان زردار خان عالی شان
بہر آن نسخہ پسند جہان ۔ آہ استد خیال تاریخش
ہاتفی گفت از سر بہجت ۔ گشت بی شبہہ دل پسند زبان

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ یہ مجموعہ یادگار تاریخی قوم افاغنہ اور خصوصاً حالات اون روسا و امرا جو کہ ہندوستان مین حکمران و معزز رہے اور اب تک اس قوم معزز و شجاع و نامور سے بہت سے خاندان موجود ہین باآنکہ زمانہ کی گردش سے عموماً حالت متغیر ہوگئی ہے امر بڑے بڑے رستم توان و اسفندیار زمان رو بہ صفت کو پہونچے ہین لیکن افغانون کی شجاعت و دلاوری کا جوہر کا نمود مخفی نہین تصنیف و تالیف عالی پایگاہ حاجی زردار خان صاحب رئیس اعظم قلمرو کرولی حسب فرمایش مصنف ممدوح مطبع منشی نول کشور واقع کانپور مین ماہ جون ۱۸۷۴ء معرکہ آرای جلوۂ احباب ہوا+

اور اوس بی بی سے اونکے دو فرزند ہین سنہ ۱۸۶۳ع مین بمقام درہ انبیلہ جو گورنمنٹ انگریزی کی فوج سے بونیر پہاڑی قومون
نے مقابلہ کیا اونمین یہہ بھی شامل تھے ہرچند کہ اہالیان سرکار کو انکی شمولیت کی امید اس باعث کم تھی کہ پہلے سے
کبھی کوئی ارادہ مخالفت نسبت سرکار انگریزی ظاہر مین نہین ہوا تھا لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکے آنے کا موجب
یہہ تھا کہ مولوی عبد اللہ صاحب وہابی کے روز افزون اثر سبب سے اونکو مذہبی عناد پیدا ہوا تھا اخوند صاحب کے
بہت مرید ہین اور لوگ اونکی نہایت درجہ تک تعظیم کرتے ہین صرف ایک قوم یوسف زئی کہ جسمین وہ رہتے ہین
بلکہ کل مشرقی افغانستان اور دوابہ سندساگر کے لوگ اور تو مغربی افغانستان کے بھی جو اونکا نام سنتے کل مسلمان
تعظیم کرتا ہے دور دراز سے لوگ اونکی زیارت کے واسطے جاتے ہین اور مرجع خاص و عام ہے جو لوگ اونکے پاس
جاوین اونکو لنگرخانہ سے روٹی ملتی ہے اور مرید لوگ پیش خدمت اخوند صاحب کے اونکو مہمانداری کا بندوبست
کرتے ہین اور یہہ بھی مشہور ہے کہ خرچ لنگرخانہ کا دست غیب سے کرتے ہین اور مذہب کے بھی معاملہ مین
اخوند صاحب ہی احکام جاری کرتے ہین اونکو سب اہل سنت جماعت مانتے ہین اور نہایت اعلی قدر کرتے ہین اور اونکی
مرید مطیع تمام نواح مین بکثرت ملتے ہین جناب اخوند صاحب کی اوقات ہر ایک نیک کام کے واسطے تقسیم ہین اور ہمیشہ دنکو
روزہ رکھتے ہین اور منہیات اور مکروہات کا پرہیز غایت درجہ تک کرتے ہین اس زمانہ مین مسلمانون مین ایسا درویش
مشہور معروف سنا نگیا ہان مگر ایک درویش عربستان مین قریب بندر ہدیدہ کے ایک موضع ہے اوس مین وہ بزرگوار
رونق افروز ہین سنا جاتا ہے کہ وہ بھی جناب اخوند صاحب کی تعریف توصیف بیان فرماتے ہین جسوقت کہ عربستان مین
اونکا حال سنا گیا لہذا فقیر کو بڑا اشتیاق پیدا ہوا ارادہ تھا کہ بروقت واپسی سفر حج کے نیاز حاصل اون بزرگوار سے
کرونگا یہہ امر تعلق مقسوم سے ہے ایسا ہوا کہ بروقت واپسی حج کے کہ فقیر جس اگن بوٹ پر سوار تھا وہ جہاز
قریب ایک پہر کے بندر ہدیدہ کے قیام کیا بہت کچھہ کپتان صاحب سے جو کہ لوگ مشتاق دیدار کے تھے اونہون نے
معہ بند دے کے کہا گیا لیکن اوسنے نسانا لہذا محروم قدمبوسی سے رہا اور جناب اخوند صاحب کی جسقدر کرامات مشہور العام
اوس ضلع مین ہے اگر صفحہ قرطاس پر ہو بہو رقم و تشریح کرون تو ایک دفتر چاہیے واللہ اس زمانہ و وقت مین غنیمت ہین

تالیف تاریخ ہذا میر مصاحب علی

اس نسخہ کا مؤلف کئی مستثنائی ‌‌ | پیکر مین جمال شاہان مرد کی ٹراجی
ہاتف نی اوسکی تاریخ آوازسی کہی یہہ | آیا زہی مؤلف زردار خان حاجی

ایضاً

حاجی زردار خان زردار افغانی کتاب | کردہ تالیف از تواریخ سلف مستنطبی
سال اتمامش سروشی گفت از وسط عنوا ۲ | یکہزار و دو صد و ہشتاد و نہ سال از ذوی ۱۲۸۳

مولف خرد

جناب حاجی زردار خان عالی قدر | رقم نمود چو حالات جملہ سلطانی
عقیل کرد تفکر چو از پی تاریخ | خرد بگفت کہ سالش نمونا افغانی

قصبہ جھجھر ضلع رہتک متصل دروازہ کلھڑ خانصاحب محمد عمر خانصاحب تربارت گاہ خلق اللہ ہے اور وہ مسجد آپکی تعمیر کی ہوئی ہے
یہ ذکر حالات بزرگان جھجھر کا بقلم خود سید سلطان علی خلف سید شاہ فضل علی جھجھری نے لکھا ہیگا واللہ اعلم فقط

مجموعہ مکارم خوارق عادات مصدر مراحم خفیات محسنات فیضرسان زمرہ خلائق کشاف دقایق علایق
رہنماے سالکان حاجت رواے حاجتمندان جناب مجمع کمالات لاریبی مصدر کرامات غیبی اخوند صاحب سوات کے

چونکہ قوم یوسف زئی کی ملک سوانتھہ مین اس مشہور شخص کی سکونت ہے لہذا مختصراً ذکر انکا کیا جاتا ہے واضح ہو کہ بنام
اخوند صاحب کے عبد الغفور پچاس سال یعنے ١٢٠٠ھ ہجری یا اوسکے قریب جسکو عرصہ کئی برس کا ہوا علاقہ برسوانتھہ مین پیدا ہوے
اونکی ولادت کی خبر ٹھیک نہین معلوم ہوئی مگر غریب آدمی چرواہہ کے طور پر تھے اور قوم اونکی صافی یا چاپلی یہہ قوم قدیم سے
سربنی اخوانون کے ساتھہ اشتباہ چلا آتا ہے بعضے لوگ قوم صافی کو سید سے نسبت دیتے ہین اور بعضے سربنی افغانون
کی ایک شاخ سمجھتے ہین مگر قابل اطمینان صحت حاصل نہین ہوسکتی ہے غالب ہے کہ قوم سربنی کے ساتھہ بطور الحاق
کہ نسبی یہہ شاخ شامل ہوگئی ہے جب عبد الغفور صاحب لڑکے تھے تو والدین کے حکم سے مونشیے چرایا کرتے تھے مگر
خوردسال عمر مین تھے خداوند کریم نے اوسکی وجود مین پرہیزگاری دی تھی کہ جس گاو میش کا دودھ پیا کرتے تھے اوسکو
رسی سے پکڑ کر چرایا کرتے تھے تاکہ حرام ہیگا نہ زراعت نہ کھا جاوے جب اٹھارہ برس کی عمر ہوئی تو تارک دنیا ہوکر
موضع ہرن گذشتہ مین چلے گئے پڑھنا لکھنا سیکھا مدت تک طالبعلم رہے آخر کو گوجر گدھی علاقہ یوسف زئی مین آکے
اور عبد الحکیم اخوندزادہ کی مسجد مین رہنے لگے چند عرصہ کے بعد تو روہیڑی مین جاکر صاحبزادہ محمد شعیب کی جو مشہور آدمی
تھے مرید ہوگئے یہہ صاحبزادہ مرید تھا حافظجی صاحب عمر زئی کا اور حافظ جی صاحب مرید تھے لشبونی صاحب مشہور
صاحب طریقت قفر بجیٹرو والیکے اور وہ اسواسطے مشہور تھے کہ اونکے مرید چارون طریق سکھتے تھے نقشبندیہ
قادریہ چشتیہ سہروردیہ اخوند عبد الغفور صاحب نے اول طریقہ اختیار کیا اور متصل ہند موضع بنگی لب دریائے سندہ
قیام کرکے یہہ طریقہ جاری کیا اور وہان ایک جھونپڑی یعنے زورخانیہ بنایا جس مین بارہ برس تک معبود حقیقی کی
عبادت کری کہتے ہین کہ بارہ برس مین اونہون نے کچھہ سم کھاکے اور پانی پی پی کے گذارہ کیا موضع بنگی مین
اپنی عبادت اور فضل ایزدی کے سبب سے مشہور ہوئے اور لوگ اونکے پاس آنے لگے مگر اسی عرصہ مین
سید احمد اور غازی خان کے دخل دینے سے اونکو چھوڑدیا اور چند عرصہ بعد زیارت غلامان تبہ عندرزئی مین جا رہے
اور وہان سے ہر طرح مشہور ہوگئے وہان سے موضع سلیم خان مین جاکر قرار گزین ہوسے جہان بہت لوگ آپکے
مرید ہوگئے اور اونکا نام دور تک مشہور ہوگیا ١٨٣٥ء مین جب سکھہ اور افغانون مین باہم لڑائی ہوتی تھی تو امیر
دوست محمد خان نے اخوند صاحب کا نام سنکر واسطے شمولیت جہاد خیبر کے اونکو طلب کیا اور بہت سے غازی اور طالبعلم
لیکر خیبر مین پہونچے مگر وہان سلطان محمد خان کے مفسدہ نے معاملہ بگاڑ دیا تھا حب امیر کی فوج قبل از جنگ واپس چلی گئی
تو اخوند صاحب قصبہ باجور کی طرف تشریف لیگئے اور ہمراہیون نے اونکا ساتھہ ترک کیا چند عرصہ پھرنے کے بعد
کوہ رانی زئی بمقام کل درع کے جا رہے جہان اونکا نام زیادہ چمکا اور چند مدت پیچھے اوسکے موضع سید و علاقہ سوانتھہ
مین اونکو کچھہ زمین دی گئی جہان وہ ابتک رہتے ہین موضع سیدو مین پہونچکر اونہون نے نیک بی خیل قوم مین اپنے شادی کری

ازان جملہ ایک یہہ ہے **نقل** ہے کہ ایکروز آپ حالت جذب مین بیٹھے تھے ایک عورت قوم قصاب سے آپکی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوئی اور التماس کیا کہ یا حضرت اس فدویہ کے اولاد نہین ہوتی آپ بزرگ اور ولی اللہ ہین خدایتعالی کی درگاہ مین عرض کرین کہ مجھے اولاد نصیب ہو آپنے اشارہ اپنے عضو تناسل کی طرف کیا کہ اولاد تیری اسمین رکھی ہے اوس عورت مذکورہ نے براہ بے تکلفانہ نکہ بطور بے ادبانہ کہ ایک مدت مدید عرصہ بعید سے آپکی خدمت کرتی تھی اور اعتقاد کامل تھا آپکا عضو تناسل پکڑلیا آپنے سراسیمہ ہوکر فرمایا کہ چھوڑ چھوڑ چھوڑ اوسوقت اوسنے عرض کیا کہ یہہ عاجزہ تو اسطور اپنی مراد حاصل کریگی تب آپنے فرمایا کہ جا تیرے ایک فرزند نرینہ پیدا ہوگا اوس عورت نے عرض کیا کہ ایک نہین آپنے فرمایا کہ دو ہونگے پھر عرض کیا کہ اور آپنے کہا کہ تین ۳ اوسنے کہا کہ اور آپنے کہا کہ چار اوس پر اوسنے کہا کہ اور آپنے کہا کہ پانچ اوسنے کہا اور آپنے کہا ——— . . ——— کہ چھہ عرض کیہ جب اوسنے دست علیحدہ کرلیا قدرت الہی سے اوسکے چھہ فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور قوم قصاب اوسکی اولاد سے قصبۂ جھجھر مین حالا آباد ہے اور آپکا مقبرہ پس مسجد چینی خانہ عمارت کہنہ سے طیار ہے

حضرت محبوب عالم صاحب

یہہ بھی حضرت قوم افغان سے ہین اور نہایت بزرگ اولیاء اللہ صاحب تصنیفات و صاحب خاندان ہین اور ہزارہا آدمی اوس زمانہ مین آپکے دائرۂ بیعت مین تھے اور ایک یہہ شخص بسمل کہ تصنیف اوسکی سے کتاب بسمل علم فقہہ زبان اردو نظم مسائل ضروری اوسمین درج ہین اور اکثر چھاپہ خانہ مین کتاب مذکورہ یعنے بسمل اوسکی ہے **نقل** ہے کہ ایک شخص قبل حضرت محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو چکا تھا جبکہ آوازہ بزرگی اور شہرہ اولیاے محب دینی مولانا و اولانا محمد فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ چشتی کا شہر دہلی مین ہوا یہہ شخص حضرت مولانا صاحب سے بیعت ہوگیا بمجرد بیعت ہونے کے اگرچہ فاضل اجل تھا تمام علم سہو ہوگیا اسیوقت بسمل نے عرض خدمت فیضدرجت حضرت مولانا صاحب مین کی کہ حضرت مین قبل مرید ایک بزرگ محبوب عالم صاحب سے کہ قصبہ جھجھر کہ دہلی سے بفاصلہ ۲۵ کروہ ہے مین تھا جبکہ آپسے مرید ہوا تمام علم سہو ہوگیا آپ بدرجہ نہایت غصہ ہوئے اور فرمایا جبکہ تو بیعت ہو چکا تھا تو پھر کیا ضرور بیعت ہونا تھا جا تو اپنے مرشد سے خطا اپنی معاف کروا بعدہ وہ شخص قصبہ جھجھر خدمت محبوب عالم صاحب مین حاضر ہوکر ملتجی قصور معاف کا ہوا آپنے بمشکل تمام اوسکا قصور معاف کیا اور فرمایا زبان فیض ترجمان سے کہ جا تو بسمل رہیگا سو عرض وہ بسمل رہا اور تخلص اوسنے اپنا بسمل رکھا اور کرامات دیگر آپکی یہہ ہے کہ تصنیفات آپکی سے بہت کتابین ہر علم مین موجود ہین محبوب الابرار دیگر ہندی مسائل علم فقہہ مین تمام مسئلہ ضروری اوسمین درج ہین ایک مسئلہ کہ جسمین ایک طالبعلم کو شک واقع ہوا اوس طالبعلم مذکور نے وہ مسئلہ پیش حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کیا آپنے درجواب اوسکے ارشاد فرمایا کہ حقیقت مین یہہ مسئلہ کسی کتاب مین دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا طالبعلم مذکور نے خدمت فیضدرجت حضرت موصوف کے عرض کیا کہ اسکو حک کردون آپنے فرمایا خبر کردو اوسنے وہ مسئلہ مسطورہ صفحہ کتاب سے حک کردیا اوقت شب حضرت محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب مین حضرت مولانا صاحب سے کہا کہ کیا تمام علم دنیا کا آپ پر حصر ہو گیا آپ لغور فلانی فتاوی مین ملاحظہ فرمائیے علی الصباح حضرت مولانا صاحب نے فتاوی طلب کیا واقع مین مطابق کتاب کے تھا مزار شریف آپکا

خوف خدا پیدا ہوتا تھا بعد چار مہینے کے بھرت پور جانے کا اتفاق ہوا حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اطلاعیابی کے بعد آپ اندر مکان سے دست بارد آلودہ برآمد ہوئے دیکھتے ہی خفا ہو کر فرمانے لگے کہ مجھسے تیرا کیا کام ہے جا چلا جا اگر کچھ لینا ہے دو چار پیسے لیجا اگر قیام کرنا ہے مسجد مین قیام کر مینے عرض کیا کہ آپ آج مجھ سے ایسے کیون خفا ہو گئے ہو کہ کبھی ایسے نہوئے تھے آپ اور بھی خفا ہو کر فرمانے لگے کہ تو بڑا ابلیس ہی مین نے مکرر عرض کیا کہ ایسا مجھسے کیا قصور سرزد ہوا فرمایا کہ تو کیا بھول گیا قرولی مین فلان مکان پر تو نے مجھکو روٹی سالن دیا اور میری طرف مائل بحرامکاری ہوا میرے ہمراہ میرا لڑکا تھا اوس گھڑی میرے اوپر کا جسم عورت کا تھا جب سے مین تجھ سے ناراض ہون بخدا اونکے فرمانے سے مین بہت نادم ہوا اور لرزہ سا ہونے لگا آپنے رحم فرما کر میری تشفی اور تسلی کری اور فرمایا ایکبار قصور معاف کیا آیندہ ایسی حرکت کا مرتکب نہونا اوس روز سے بعنایات الہی طبیعت میری حرامکاری کی طرف مائل نہین ہے نقل ہے حضرت مسبوق الذکر کی کہ خود لالہ دہرم سنگہ جی متوطن بھرت پور چشم دیدنا قل رواکی ہین کہ کپتان والٹر صاحب بہادر پولیٹکل ایجنیٹ نے وقت لینے موجودات سپاہ کے ملازمان متعینہ شہر پناہ کے حاضری لینا تجویز کیا شہر پناہ کی متعینہ سپاہ سے اکثر آدمی کہن سالہ تھے صاحب نے دلمین خیال کیا کہ ان سبکو موقوف کر کے بجائے انکے ایک پلٹن جرار نگاہداشت کیجاوے چنانچہ آپنے ایک بندوق قبل از موجودات لکڑی کی تیار رکھی تھی وقت موجودات کمربستہ ہو کر صاحب کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور جسطرف کہ صاحب جاتے تھے اوسیطرف قبل از پہونچنے صاحب کے آپ بھی جا کھڑے ہوتے تھے یہہ حرکت صاحب نے کئی بار معاینہ کر کے کہا کہ یہہ شخص بوڑہا شاید دیوانہ ہے مخاطب ہو کر حضرت سے کہا کہ بس ہم تمکو ملاحظہ کر چکے اپنی جگہہ پر قائم رہو آپنے فرمایا کہ کیا ہم نوکر نہین ہین اور سپاہی نہین ہین پھر صاحب کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ جو خیال تو کر رہا ہے اوس خیال فاسد کو دل سے دور کر اس گرد کوٹ پر اکثر لوگ ولی اللہ غوث قطب موجود ہین کا شکے اس بڑے کو بگاڑیگا تیرے حقمین اچھا نہوگا صاحب نے اپنے راز دل کو افشا کیا اور حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ہمنے ابھی تک اس امر کو کسی پر ظاہر نکیا تھا اس فقیر نے ظاہر کر دیا یہہ کیا ولی اللہ ہے اوسی روز سے صاحب بھی آپکی بہت کچھہ خاطر تواضع کرتے تھے اگر آپکے حالات اندکے از بسیار قلمبند کیے جاوین تو ایک کتاب ضخیم انشا ہو جاوے نظر بران عمداً فروگذاشت کیجاتے ہین آپ مثل اقطاب و ابدال و اغواث کی معروف فی الاکناف و مشہور فی الاطراف ہین آپکے خصائل حمیدہ و سجایای پسندیدہ و کشف کرامات و خرق عادات سے سکان شہر بھرت پور و قرب جوار واقف و آگاہ ہین نور اللہ مضجعہ سن شریف حضرت کا شصت سال تھا اور ۱۲۸۹ھ بمقام بھرت پور وقت نیم شب انتقال فرمایا اور قبر آپکی بمقام تکیہ معروف گلال گنڈہ مین دفن ہوئے اور خاص وطن شریف آپکا قصبہ سونہہ ضلع گوڑگانوہ ہے متصل دہلی از دہلی جنوب بفاصلہ بیس کوس واقع ہی ذکر حال اسد خان صاحب یہ صاحب ولایتی قوم افغان یوسف زئی سے ہین کہ مزار شریف اونکا قصبہ جھجھر ضلع رہتک متصل مسجد چینی خانہ اندرون بازار غرروواقع ہے اور نہایت بزرگ عالی تبار سے ہین لہذا کرامات اونکے اسقدر مشہور اور معروف ہین کہ ہر صغیر و کبیر کے زبان زد ہین اور زیارت گاہ خلق اللہ ہے حالات انکا کتاب حضرت میانصاحب کعبہ دارین عالم باعمل حافظ کلام ربانی حاجی حرمین الشریفین فنافی الشیخ سید فضل علی شاہ صاحب مرحوم کہ نام کتاب مذکور کا تذکرۃ الاخیار ہے اور حالات بزرگان جھجھر اوسمین مسطور ہے اور صدہا کرامات سے حضرت موصوف کی یعنی اسد خان صاحب مرحوم کی مشہور ہے

نابالغ برہنہ تن یا ورزاد مجذوب سائر سکناے شہر کرولی اس مجذوب کو اور اوسکی نسبت میرے اعتقاد کامل کو جانتے ہین اکثر خوارق
کرامات و خرق عادات اوس سے دیکھی گئی ہین اس محل پر مفصل کیفیت اوسکی بیان کرتا ہون تحصیل حاصل تصور کرکے
اصل مطلب کے اظہار پر آتا ہون کہ حضرت بابرکات کا کبھی لڑکے اور کبھی جوان کبھی سالک کبھی مجذوب بنجانا توکل شاہ
مجذوب کے ملنے سے جیسا کہ سطور صدر مین مسطور ہوا سراسر راست اور درست معلوم ہوا ازان بعد فقیر کو رخصت کیا
اور دعاے خیر حج کو جلد جاے اور وہانسے بخیر و عافیت واپس آجاینگی کہی اور یہہ فرمایا کہ تو مدینہ منورہ جانا میری طرف سے
خدمت مین جناب رسول مقبول کی تحفہ درود نا محدود پہونچانا بعدہ ایک شخص معروف حافظ جی کہ محاذی مکان کے
سکونت پذیر تھے بلایا اور فقیر کو شہر پناہ کے دروازہ تک باوجود ممانعت بسیار معہ ہمراہیان بطریق مشایعت پہونچایا
فقیر کو یہہ نعمت عظمی حضرت کے ہی سبب سے حاصل ہوئی درجہ خجستہ سے گنہگار کو کہان نصیب تھے فقیر نے بعد
اداے حج کعبہ معظمہ کے عزم زیارت مدینہ منورہ اس جہت سے فسخ کرنا چاہا تھا کہ زادراہ بباعث بعضے مصارف کے
باقی نرہا تھا حتی کہ بصلاح دوستان ہمراہیان بسبب تیاری روانگی جہاز ہند تہیہ مراجعت جانب ہند مصمم کرلیا تھا
اور کامہ کے روز نول لینے کی فکر مین تھا یرب کعبہ بوقت شب آنکھہ میری بند تھی مگر بیدار تھا یکایک کیا دیکھتا ہون کہ
آپ مجھہ سے خواب مین فرماتے ہین کہ دیکھنا ہرگز ایسا کام نکرنا کہ مدینہ منورہ کی دولت سے محروم رہے خدا تعالی
آگاہ ہے کہ خود بخود داخل ہوگیا اور مسبب الاسباب نے سبب وہین سامان مہیا کردیا کہ جسکے بدون وہ خیالات
فاسدہ دلپر غالب تھے یعنے ایک رفیق باشندہ پورب نے جو کچھہ کہ خرچ جہاز پر ضرور تھا اوسنے وہ مجھکو دیا کہ سفر کو
کافی ہوا اور وقت وارد ہونے بندر بے نظیر عدن کے بارہ سو روپیہ اور بھی قرض ملگیا تا اکبرآباد پہونچا مگر بسبب کثرت مصارف کے
بروز وارد ہونے اکبرآباد فقیر کے پاس کچھہ نہ تھا مردمان ہمراہی کو اسی سبب سے کانپور چھوڑا تھا اور چونکہ گھوڑا عربی
ہمراہ تھا اوسکو تو نول ملتے سے آگرہ تک کا تھا لہذا وہی گھوڑا معہ مردم آگرہ گیا تھا ورنہ وہ بھی نہ آتا آگرہ مین قادر علی جمعدار
سے روپیہ لیکر مسمی عبداللہ ملازم جمعدار کو واسطے لانے مردمان ہمراہی شیدی وغیرہ کے کانپور بھیجا دوسرے روز وہ ہمراہ لیکر آگیا
فقیر ونیز معتقد اس امر کا ہے کہ یہہ نعمت عظمی انہین حضرت کی بدولت حاصل ہے امید قوی ہے کہ اب مجھکو بروز حساب
فراموش نفرماینگے اور وہان پر مجھکو آپکی ذات مجمع حسنات کا وسیلہ جمیلہ بکار آمد ہوگا ایک حضرت کی یہہ نقل ہے
احمد خان پسر محمد خان افغان ناغر ادم خانی متوطن کرولی آپکے مرید با اعتقاد بیان کرتے ہین کہ ایک روز مینے حضرت سے
عرض کیا کہ میری طبیعت جانب زنا از حد مائل ہے آپ دعاء خیر کرین کہ یہ عادت قبیحہ فعل شنیعہ مجھسے دور ہوجاوے فرمایا
کہ خوف خدا دلمین رکھنے سے کبھی ایسا گناہ سرزد نہوگا بہتر یوں سے قرولی آیا بعد دو ماہ کے ایکروز ہنگام گذرنے ایک پہر
رات کے کیا دیکھتا ہون کہ جمعدار فضل رسول خان صاحب کے مکان کی دوکان مین ایک عورت نوجوان شکیلہ حسینہ
اور اوسکے ہمراہ ایک لڑکا پنج سالہ تھا بیٹھی تھی مجھسے سائل ہوئی کہ مین بھوکی پیاسی مفلس محتاج ہون کچھہ براہ خدا کھانا کھلادے
مینے کھانا لادیا اور اوسکی وجاہت و صباحت سے طبیعت نہایت مشتاق ہوئی اور بقصد حرامکاری دست دراز کیا عورت
نے کہا حیف ہے کہ تو خدا سے خوف نہین کرتا بخدا اوسکے اس بات کے کہنے سے گویا میرے دلپر ایک تلوار کا صدمہ
پہونچا اور بہت نادم ہوا کچھہ دیر کے بعد اوسکے پاس ظروف لینے کو گیا دیکھا کہ برتن خالی رکھے ہوے ہین عورت اور لڑکا
نہین ہین ہرچند تلاش کیا مگر پتہ نہین لگا آخرالامر ظروف لیکر گھر آیا مدت تک اوسکے کلام کا خیال رہا جب یاد آتا تھا

اوسی تین روپیہ مین اسقدر برکت دیتا تھا کہ اپنے خرچ کو کفایت کرتا تھا اور آپکے اکثر آدمی مرید ہین مرید لوگ بھی کبھی کبھی کچھہ خدمت حتی المقدور اپنے کیا کرتے تھے اور آپ کسی شے سوال نہین کرتے تھے مگر اکثر لوگ امراء وغیرہ زرنقد وغیرہ سے آپکی تواضع کیا کرتے تھے کبھی اگر دلمین آجاتا تو لیلیتے اور کبھی نہ لیتے ہرچند لوگ اصرار کرتے مگر ہرگز نہ لیتے صاف انکار کرجاتے اور ایسا فرماتے کہ مجھکو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابہ رضی اللہ عنہ کا نام لیکر فرماتے کہ حکم نہین ہے اور جو نذر آپ قبول نہ کرتے اور اوسمین کسیطرح کا نقص فرمادیتے وہی ہوتا چنانچہ ایک روز کی نقل ہے کہ جناب راؤ راجہ شیو دان سنگھہ جی صاحب بہادر والی ریاست الور آپکے اوصاف بزرگانہ سنکر تشریف لائے اور ہمراہ اپنے واسطے نذر کے کچھہ زرنقد اور کچھہ میوہ جات لاکر پیشکش کیا آپنے اوسمین سے ذرہ بھی نہ چھوا بلکہ نسبت میوہ جات کی یہہ فرمایا کہ انمین کرم یعنے کیڑے ہین حالانکہ وہ میوہ جات تازہ بہت عمدہ ونفیس تھے ہرچند راو راجہ صاحب بہادر و دیگر مصاحبان وغیرہ ہمراہی راؤ راجہ صاحب بہادر نے اصرار کیا لیکن ہرگز قبول نہ کیا آخر چند سے ٹھہر کر راؤ راجہ صاحب واپس تشریف لیگئے مگر راو راجہ صاحب کو یہہ ناگوار گذرا کہ باوجود اسقدر اصرار کے نہ تو آپنے زرنقد لیا اور نہ میوہ جات لیا بلکہ ایسے عمدہ وتازہ میوہ جات کو فرمایا کہ انمین کیڑہ ہے خیر تھوڑی دیر بعد جو ان میوہ جات کو دیکھا تو حقیقت مین سب مین کیڑا پڑا ہوا ہے اور کھانے کے قابل نہین ہے اوس روز سے اور زیادہ راو راجہ صاحب بہادر و دیگر آدمیون کو اعتقاد ہوا اور ایسا بھی اکثر لوگون نے بارہا دیکھا ہے کہ جس وقت اور جس تاریخ مین آپ مقام ہجرت پور مین رونق فرما رہے تھے اوسی وقت اور اوسی تاریخ اور ساعت مین بمقام فتح پور سیکری درگاہ شریف شیخ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ مین دیکھتے تھے آپکے اوصاف حمیدہ ایک مدت سے زبانی صدہا مردمان کے مؤلف کتاب ہذا بھی سنتا تھا لہذا شوق دامنگیر ہوا کہ خدا کوئی سبب ایسا کرے کہ قدمبوسی حاصل کرون درین اثنا بہدایت غیبی وتوفیقات لاریبی سے جبکہ احقر بنابر استحصال زیارت طیبات عالیات وادائے مناسک حج حرمین الشریفین زادہما اللہ تعالے شرفاً وتعظیماً اثناء راہ شہر ہجرت پور مین فائز ہوا دوسرے دن باتفاق میر یعقوب علی دہلوی معہ قدرے سوغات مٹھائی بطور نذرانہ بقصد قدمبوسی آپکی خدمت مستلزم برکت مین مشرفیاب ہوا آپ اندر مکان سے تشریف لائے اور بکا یک زار زار رونے لگے اور فرمایا کہ تو کعبہ کو جاتا ہے یہان نہین سب کچھہ ہے باستماع اس کلام معجز نظام کے فقیر کے دل پر خوف طاری ہوا اور عرض کیا کہ حضور کے اس ارشاد سے کئی طور کے شبہات وشکوک واقع ہوئے ارشاد کیا کہ تو شبہہ کیون کرتا ہے جا چلا جا انشاء اللہ تعالے بخیر وعافیت واپس آجاویگا مین منع نہین کرتا ہون تجھکو معلوم نہین ہے کہ مینے ہی تیرے ارادہ کو قوی اور مصمم کیا ہے تو نے پہلے راجہ کے اور دوستونکے روکنے سے اور گھر کے آدمیون کے رونے کے سبب سے فسخ عزم کیا تھا غرض کہ جیسا کچھہ حال فقیر حقیر پر گذرا تھا حضرت نے ہوبہو سب بیان کردیا اور طرفہ کشف باطنی یہہ سُننا چاہیے کہ آپ نام بنام فرمانے لگے کہ اوسوقت فلان شخص نے یہہ کہا تھا اور تو نے یہہ کہا اور راجہ نے یہہ کہا اور فلان شخص نے فلان امر مین بہ نیش زنی کی تھی برب کعبہ جو کچھہ حال کہ مجھپر قرولی مین گذرا وہ سب من وعن حضرت کی زبان مبارک سے سُنا پھر یہہ ارشاد کیا کہ ہمنے تیری روانگی کے وقت تجھکو ایک رومال اور ایک فلوس دیا تھا کہ معاً فقیر نے اسبات کے سننے سے حضرت کی دروغ بیانی پر اس لحاظ سے احتمال کیا کہ اس ملاقات سے پہلے حضرت کی دیدار فایض الانوار کبھی نصیب نہوئی تھی ہنوز فقیر کے زبان سے کچھہ کلام نہ نکلا تھا کہ یہہ فرمایا کہ تو یہہ کیا خیال فاسد کرتا ہے کبھی ہم لڑکے اور کبھی جوان بنجاتے ہین اور کبھی مست اور کبھی ہوشیار اور کبھی سالک اور کبھی مجذوب ہو جاتے ہین فوراً فقیر کو یاد آگیا کہ وقت روانگی حج کے مکان مسکونہ کے محاذی تو کل شاہ مجذوب ملا تھا اوسنے ایک پارچہ کہنہ بطور رومال اور ایک فلوس سکہ کرولی دیکر سپرد خدا کہا تھا واضح ہو کہ یہہ شخص

بیچ حیدرآباد اور دہلی اور دیگر اماکن ہندوستان مین بہت ہین سوم مولوی محمد علی صاحب کہ بیچ کھدہ کے تھے مردمان ولایت پنجاب اکثر شاگرد و مرید اونکے ہین چہارم میر فضل علی صاحب بیچ قصبہ جھجھر کے پنجشم حضرت امام المتوکلین شیخ محمد صالح عرف شیخ جیون صاحب متوطن جھجھر اور حضرت شاہ سلیمان صاحب قدس اللہ سرہ بتاریخ ہفتم ماہ صفر یوم پنجشنبہ ۱۲۶۷ ایکہزار دو صد و شصت و ہفت ہجری وفات فرمودند مزار شریف بیچ تونسہ شریفہ کے زیارت گاہ خلائق ہے اور عمر شریف آپکی قریب یکصد سال کے پہونچی تھی بعد آپکے حاجی الحرمین حافظ کلام ربانی فنافی الشیخ حضرت سیدی سندی فضل علی جھجھری ابن سید قاری جد علیصاحب حضرت اللہ بخش صاحب و تونسہ سند ہوا اور ابتک بقید حیات ہین اور آپ نے صدہا خلائق تلقین پائی ہے اور بہت بڑے بزرگ ہین سوائے وظیفہ و طائف کے دوسرا شغل نہین رہتا ہے اور عرصہ قریب دس سال کا ہوتا ہے کہ حضرت جناب اللہ بخش صاحب سجادہ نشین معہ چند مریدان خاص و دیگر مردمان ہمراہی و خدمتگاران وغیرہ کی سفر دور و دراز اختیار کرکے بمقام اجمیر شریف واسطے زیارت درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کے تشریف لاکر شریک عرس ہوئے تھے آپکی نقل ہے کہ آپ وطن شریف سے پیر کے عرس پر تونسہ شریف کو تشریف لاتے تھے بادشاہ رنجیت سنگہ نے اٹک کے کشتی بانون کو حکم پہونچا دیا تھا کہ حضرت کو واسطے سواری کے کشتی ہرگز ندینا اگر دوگے تو گوش و بینی بریدہ کی جائیگی مطلب رنجیت سنگہ کا یہہ تھا دل مین شیطان نے وسوسہ پیدا کیا تھا کہ جکو دیکھنا ہے کہ حضرت شاہ سلیمان صاحب کیسے ولی کامل ہین کہ بدون سواری کشتی کے کیونکر تشریف عرس پیر پر لاتے ہین لہذا یہہ حرکت ناشائستہ کری تھی تحقیق سنا گیا کہ جسوقت کنارے دریاے اٹک پر تشریف مع مریدون کے لاتے فرمایا کہ کشتی لاؤ کشتی بانون نے پروانہ مہری رنجیت سنگہ کا دکھلا دیا اور گذارش کیا کہ ہمکو حکم رنجیت سنگہ کا یہہ ہے کہ ہرگز کشتی ندینا اور جو دو گے تو تمکو سزا اندکوره ہوگی لہذا ہم لاچار ہین اور کشتی بھی یہان نہین ہے رنجیت سنگہ نے طلب کرلین ہین کہ سنا گیا کہ آپنے دو تین بار بار فرمایا کہ کشتی لاؤ ہر مرتبہ یہی جواب دیا گیا بعد کو فرمایا میان یاران صاحب سے کہ یاران تو دریا مین سے یہہ لوٹا بھر لاؤ بموجب حکم کے یہہ صاحب لوٹا بھر لاۓ بعد ایک لمحہ کے حکم دیا کہ مجکو دریا اونار پر معلوم ہوتا ہے لوگون نے عرض کری کہ جناب عالی یہہ دریا کبھو نہین اوترتا ہے نہایت قہر دریا ہے فرمایا کہ مجکو اوترا معلوم ہوتا ہے دیکھو تو بموجب حکم کے جو دیکھا گیا تو تھا پیر ہوا کہ دریا مین ٹخنے ٹخنے آب ہیگا آپ سے عرض اسکی ہوئی جب فرمایا کشتی بناؤ گھڑونکی بموجب حکم کے دو گھڑے جوڑکر کشتی طیار کری گو کہ حاجت کشتی کی نہ تھی لیکن حکم اور دیگر لوگ ہمراہی تو پایاب چلے گئے لیکن آپ گھڑونکی کشتی پہ سوار ہوکر دریا مین سے راہی ہوئے اور خلفا آپکے اس کشتی کے ہمراہ تھے جبکہ آپ عین دریا مین پہونچے اوسوقت یہہ شعر طبع زاد زبان مبارک سے فرمایا بیت

ببین کرامت حضرت چو معجزۂ موسے ❊ کہ او زنیل گذشت است واین بدریا سندہ ❊

ذکر قطب السالکین برہان العارفین آن ہادی طریقت آن مرشد حقیقت آن مظہر اسرار الاہی دانائے علوم غیبی کعبۂ ارباب حاجات آن قبلۂ مرادات مقبول یزدانی جناب میان غازالدین خان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

یہہ بزرگ متوطن موضع بسونی متصل دہلی کے ہین مدت مدید سے مقام بھرت پور مین دہول کوٹ شہر پناہ پر ایک برج مین قیام تشریف رکھتے تھے اور راج سے تین روپیہ ماہوار آپکی مقرر تھے ہرچند جناب مہاراجہ صاحب بہادر بنی سنگہ جی بیکنٹھ باشی نے اور نیز جناب مہاراجہ صاحب بہادر گدی نشین حال نے گذارش کری کہ واسطے خرچ کے تین روپیہ ماہوار کفایت نہین کرسکتا ہے سو دو سو روپیہ ماہوار مقرر کردیا جاوے مگر آپنے ہرگز قبول نکیا اوسی تین روپیہ پر اکتفا فرمایا خداوند تعالی

بیچ اپنی مسجد کے ہو نکلے اور ہنوز حسن چشمہا ے اپنی بند کئے ہوئے تھے بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا یا حسن چشم اپنی کھولو حسن نے جو آنکھہ اپنی کھولی اپنی تیئن بیچ مسجد اپنی کے دیکھا حسن نے کہا یا پیر کیونکر گیا میں اور کیونکر آیا میں بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا مردان خدا کی تعالیٰ کا ایسا زان شہبازی کرتے ہیں بیچ یک لحظہ کے بیچ تمام عالم کے مغرب سے تا بمشرق اور تا بعرش وکرسی ولوح محفوظ ودوزخ سب کی تیئن بیچ کفدست اپنی کے دیکھتے ہیں اور غوطہ کھاتے ہیں اور باک نہیں رکھتے ہیں اور تیغ لاوبالی اوپر ہاتھہ کے رکھتے ہیں اور جس جگہہ چاہتے ہیں تھوڑی دیر میں جاتے ہیں اور پھیر آتے ہیں القصہ حسن تبتی نے عرض کیا کہ یا پیر دستگیر بہت سی عظمت اور بزرگی پیر کی دیکھا میں اما بیچ دل اس غریب کے یہہ خطرہ گذرتا ہے کہ مکہ معظمہ کے تیئن مردان خدا یہاں سے سب دیکھتے ہیں یہہ بندہ بھی آرزوے تمام رکھتا ہے بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ بیچ روز جمعہ کے کعبہ مبارک دکھلاونگا جو روز جمعہ ہوا غسل کیا اور دوگانہ ادا کیا اور حسن کی تیئن طلب کیا اور بازو نے دہنا کھڑا کیا اور ہاتھہ اوپر گردن کے رکھا اور کہا کہ دیکھہ اے حسن کعبہ کے تیئن حسن نے کہا میں کعبہ مبارک کی تیئن کوہ سلیمان سے دیکھتا ہوں واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا ہفت تن خاصان درگاہ باری تعالیٰ ساتھہ اس فقیر کے یک وجود ہیں جس وقت کہ یہہ ضعیف ادن لوگون کے تیئن اوپر ہر مہم کے اور حاجات دینی ودنیاوی کے یاد کرتا ہے اور طلب کرتا ہے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی بصدق دل اس ضعیف کی تیئن اور خاصان خدا کی تیئن یاد کرے اور حاضر جانے حاضر ہوتے ہیں اسمین کچھہ شک نہ لاوے اور اسامی ہشت تن یہہ ہین اول بندگی حضرت خواجہ خضر علیہ السلام دوم پیر گانو سوم خواجہ اسمعیل سربنی چہارم اسمعیل فرملی پنجم خواجہ عباس نوبانی ششم پیر لہر شیرانی ہفتم تاج الدین ہشتم یہہ بندہ یعنی خواجہ یحیی کبیر واللہ اعلم بالصواب

ذکر سلطان التارکین سید الراسخین امام الہدیٰ غیاث الوریٰ قطب الاقطاب فرد الاحباب غربا نواز سلیمان زمان حضرت شیخ المشائخ محمد سلیمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ایشان خلیفہ اعظم حضرت سراج السالکین شمس العارفین خواجہ خواجگان غریب نواز حضرت خواجہ بزرگ قبلہ عالم نور محمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہین بیچ خاندان چشتیہ نظامیہ فخریہ کے اور کشف کرامات میں مشرق سے تا غرب مشہور و معروف ہین اور وطن اصلی آپکا بیچ کوہستان کے مقام گرگوجی کہ نہایت سرد سیر ہے اور تونسہ شریف سے جانب غرب تیس کوس واقع ہے بیچ مبادلی حال اور بیچ کوٹ مٹھن کے مدرسہ قاضی محمد عاقل صاحب میں تحصیل کتب درسیہ میں توجہ صرف فرمایا ہے اور بعد چندی حضرت قبلہ ساتھہ جمعے خلفا ومشائخین کے تشریف لائے ایک روز بیچ خانقاہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت کے کہ حضرت قبلہ عالم تشریف رکھتے تھے شرف بیعت سے مشرف ہوگئے مورد توجہات خاص کے ہوئے من بعد حضوری قبلہ عالم کی لازم پکڑکے خلافت پائی اور حسب الارشاد حضرت کے اقامت تونسہ شریف کی اختیار فرمائی او سجگہہ صدہا ہزارہا مردمان شرقی وغربی کے تیئن شرف بیعت سے ممتاز فرمایا اور بیشتر اونہین کے تیئن صاحب سجادہ کیا اور خلفا سے آپکے اول خلیفہ باران صاحب ہین دوم حافظ محمد علی صاحب عرف حافظ محرم علی صاحب خیر آبادی کہ مریدان اکثر

اونکی تئین کنار مین پکڑا اور فرمایا کہ تمھارو اس ہمت کا چاہیے کا پانیکو خاطر اپنی کو جمع رکھو بعد از چند گاہ بیچ شب جمعہ کے ارواح
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین ساتھہ ہر چہار یار اور بندگی حضرت خواجہ خضر او پیر گانو سلطان اور بندگی خواجہ
یحیی کبیر بھی حاضر ہوئے پیر گانو اور حضرت خواجہ علیہ السلام نے بیچ جناب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا اور عرض کیا
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بات اونسے سنی آپنے ہاتھہ مبارک کا پنجہ اوپر ہاتھہ خواجہ یحیے کبیر رکھہ کے محکم پکڑا
اور ہلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی مبارک کرے جو کوئی پنجہ تمھارا پکڑیگا گویا کہ پنجہ ہمارا پکڑا ہوگا اور جاؤ خلق اللہ کی تئین دعوت
کرو بعدہ عالم غیب سے کلاہ سبز بیچ آئی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کلاہ ہاتھہ مبارک اپنے مین
پکڑ کے اوپر سر خواجہ یحیے کبیر کے رکھی اور حاضران جماعت جیسے کہ امیر المومنین حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین
حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور
بندگی خواجہ خضر علیہ السلام اور پیر گانو سلطان و جمیع مشائخ کہ حاضر تھے سب نے مبارکبادی دیا اور مقراض اور کلاہ اور
خرقہ خلق کے تئین دیتے تھے ہر ایک آدمی پہونچ کے حق ہوتا تھا جیسے کہ بندگی خواجہ یحیے کبیر مقدار الف وثلثمائہ وستین
کہ ایک ہزار تیرہ سو ساٹھہ ہوتے مین حق ہوئے واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ حسن تغی مرید بندگی خواجہ یحیے کبیر نے
ایک روز آگے بندگی حضرت خواجہ یحیے کبیر کے عرض کری کہ یا پیر جو روز جمعہ ہوتا ہے بیچ قدم مبارک آنحضرت کا نہین دیکھتا ہو
تو اب روز جمعہ سے اور ملازمت پیر سے محروم رہتا ہون مین بندگی حضرت خواجہ یحیے کبیر نے فرمایا یا حسن اس حدیث سے
درگذر اور استفسار اس معنی کا کرنا لائق نہین ہے حسن نے کہا یا پیر دستگیر جبتک یہہ معنی اوپر میرے ظاہر نہ ہون سے
دل میرا تسکین نہین پکڑے گا بندگی خواجہ یحیے کبیر نے فرمایا کہ اے حسن روز جمعہ کو مین ساتھہ چالیس مردان غیب کے
بیچ مکہ معظمہ کے نماز ادا کرتا ہون کہ تمام عالم از مغرب تا مشرق بالقیام اونکی قائم ہے پس حسن نے کہا یا پیر دستگیر جو روز
جمعہ ہووے میری تئین بھی بیچ خدمت کے لیچلو کہ مین بھی نماز جمعہ ہمراہ آپکے ادا کرون بندگی حضرت خواجہ یحیے کبیر نے فرمایا
انشاء اللہ تعالے روز جمعہ کو لیچلونگا جو روز جمعہ ہوا وقت زوال کے بندگی خواجہ یحیے کبیر نے غسل کیا اور دوگانہ ادا کیا اور نماز
زوال بھی ادا کیا اوسی وقت حسن بھی ملازمت مین پہونچے بندگی خواجہ یحیے کبیر نے فرمایا اے حسن چشمہاے اپنی بند کر
اور بیچ راہ کے چشمہاے نکھولنا ہر دو پیران طیران ہوتے تا آنکہ بیچ بادیہ ریگستان کے پہونچے حسن نے چشمہاے اپنی نادانستہ
کھولدی اور بیچ خاطر کے گذرا تھا کہ دیکھون مین کہ کس طور جاتا ہون مین بمجرد چشم کھولنے کے حسن اوسی جگہہ رہتے اور
بندگی حضرت خواجہ یحیے کبیر وہانسے گذر گئے اور بیچ ایک ساعت کے مکہ مبارک مین پہونچے اور نماز جمعہ ساتھہ چالیس مردان غیب
کے ادا کری اون لوگون نے فرمایا کہ یا خواجہ یحیے کبیر آج کے روز دیر کیون کری خواجہ نے فرمایا کہ مریدون مین سے ایک مرید نے
کہا تھا کہ مجکو ہمراہ اپنے لیچلو چنانچہ مین اوسکی تئین برابر اپنے لایا اوسنے بیچ اثناء راہ کے چشمہاے اپنی کھولدی اور بادیہ مین رہگیا
مین بسبب فوت ہوجانے جمعہ کے جلدی یہان پہونچا اون لوگون نے کہا یا خواجہ یحیی کبیر جلد جاؤ اور مرید اپنے سے خبردار ہو
بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر اون لوگون سے رخصت ہوئے اور تھوڑی دیر مین اوسی جگہہ پہونچے اور حسن کی تئین دیکھا
کہ بادیہ ریگستان مین ہر طرف جاتے ہین اور راہ کچھہ نہین پاتے ہین سرگردان ہین او نہین سکتے ہین کہ اپنی تئین ایک طرف لے جاوین
اوسیوقت مین حضرت خواجہ یحیے کبیر پہونچے جو حسن نے روے مبارک پیر کا دیکھا خوشدل ہوا بندگی حضرت خواجہ نے
فرمایا اے حسن چشم اپنی بند کر اور خبردار بیچ راہ کے چشم اپنی نکھولنا حسن نے کہا کہ نہین کھولونگا پس تھوڑی دیر مین

اور اوس خشت کی تئین باہر لائے اور آگے حضرت مخدوم کے رکھا بندگی حضرت مخدوم نے خواجہ یحیی کبیر کے تئین فرمایا
کہ اے خواجہ یحیی کبیر اس خشت کی تئین اپنے ہاتھ سے اوپر کنارہ آب سندہ کے ڈالو بندگی حضرت خواجہ نے عرض کیا
کہ یا مخدوم مبادا وہ بھی دوسرا ہو کہ مین لائق وشایان اس کام کے نہین ہو نہین مین کہ حضرت جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم نے نشان میرا ساتھ آپکے دیوین بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ آنحضرت نے نشان تمہارا مجکو دیا ہے کہ روہیلہ ہے
اور زبان افغانی جانتا ہے اور کوہ سلیمان سے آیا ہے بعدہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا
اور خشت کو اوٹھا کے اوسی جگہہ رکھا حق تعالے نے آب سندہ کے تئین پھیر دیا اور تا قیام قیامت انشاء اللہ تعالے
آب سندہ ضرر نہین چاہیگا پہونچانیکو نقل ہے کہ ایک وقت بندگی حضرت مخدوم جہانیان کی تئین عذر زخم کا تھا
اور ہر وقت زخم سے ریم یعنے پیپ جاتا تھا اوس سبب سے وضو تازہ ہر ایک نماز مین کرتے تھے بندگی حضرت خواجہ
یحیے کبیر کی تئین امامت کرنیکو فرمایا بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے نیت تحریمہ کی باندہی جو نظر کعبہ مبارک پر کری کعبہ مبارک
بیچ نظر کے نیرا تحریمہ ساتھہ سلام کے پھیرا اور پھر تحریمہ باندھا پھر کعبہ مبارک بیچ نظر کے نہین آیا پھر سلام پھیرا تیسری بار
پھر تحریمہ باندھا اور تکبیر کہا جو نظر کیا کعبہ کی تئین اوپر جگہہ اپنی کے دیکھا پھر سلام پھیرا چوتھی بار پھر تحریمہ باندھا اور تکبیر کہی
جو نظر کری کعبہ کی تئین اوپر جگہہ کے دیکھا نماز ادا کیا بعضے مریدان بندگی حضرت مخدوم جہانیان نے بایکدیگر کہا کہ وسواسی افغان
کی تئین امامت کرنیکو فرمایا چاہیے تھا کہ کسی دوسرے کو فرماتے جو نماز سے فارغ ہوئے بندگی حضرت مخدوم نے مریدان
اپنے کی تئین آگے اپنے طلب کرکے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ مرد وسواسی ہے تمہاری تئین معلوم نہین ہے کسواسطے
دو تین بار سلام پھیرا ان لوگون نے کہا جو کچھہ پیر کو روشن ہے مریدون کو معلوم نہین ہے بندگی حضرت مخدوم نے
فرمایا کہ اول مرتبہ کہ سلام پھیرا سبب یہہ تھا کہ کعبہ مبارک کی تئین اوپر جگہہ اپنے نہین دیکھا تھا اور غیر کعبہ کے نماز درست نہین ہے
اور کعبہ مبارک واسطے زیارت ایک بزرگوار کے گیا تھا جو دوسری بار تحریمہ باندھا کعبہ مبارک بیچ اثناء راہ کے تھا پھر
سلام پھیرا اور پھر تحریمہ باندھا نظر کعبہ مبارک پر کری خانہ کعبہ نے اوپر جگہہ اپنی کے قرار نہین پکڑا تھا اس سبب سے
پھر سلام پھیرا جو مرتبہ چہارم تحریمہ باندھا کعبہ مبارک کو اوپر جگہہ اپنی کے دیکھا نماز ادا کیا جو کچھہ رسائیت یعنی پہونچ نیت کی
خواجہ کبیر کی تئین ہے دوسرون کی تئین نہین ہے تمنے یہہ بات بیچ خاطر کے کسواسطے گزرانا کہ وسواسی افغان کی تئین امامت
کرنیکو فرمایا ایسے خطرہ ہاے کی تئین بیچ دل اپنے جگہہ نہ دو خواجہ یحیی کبیر نے کام اپنا تمام کیا ہے اور قرب و مرتبہ اونکا جمیع
مریدون سے برتر ہے بعد اسکے مخدوم نے فرمایا کہ نام اس مرد کا خواجہ یحیی کبیر ہے اس مناقب سے ساتھہ خطاب کبیری کے مخاطب ہوئے
نقل ہے کہ ایک وقت حضرت مہتر خضر علیہ السلام اور یہ تینو سلطان اور بندگی حضرت یحیی کبیر بایکدیگر ملاقی ہوئے آپنے فرمایا
کہ یا خواجہ یحیے کبیر تجکو حق تعالی نے کرامت اور بزرگی دیا ہے خلق اللہ کے تئین یاد و راہ نمائی کا کرتا و ہان کی تئین انفاس ذات
شریف سے فیض پہونچے بندگی حضرت خواجہ یحیے کبیر نے عرض کری کہ بندہ کا کیا مجال ہے کہ کسی کے تئین ارادت کرو مین
بندگی حضرت پیر سلطان کا نوسے فرمایا اگر تمنے کہنا میرا قبول نکیا جو کچھہ خاندان درگاہ سے حاصل کیا ہی اوس کو
تمہہ تنک نہین چاہیگا دیکھنے کو بندگی حضرت خواجہ یحیے کبیر نے کہا اگر اہل تمستان درباب اس ضعیف کے ایسا ارادہ
رکھتے مین تو چارہ نہین رکھتا ہون مین امایقین ہے کہ انشاء اللہ تعالے جو کچھہ کرامت وعنایت حق سبحانہ تعالی نے درباب
اس بندہ کے مرحمت فرمایا ہے سلب نہین چاہیگا ہونیکو جو پیر گانو سلطان نے خواجہ یحیے کبیر سے یہہ بات سنی بیچ حالت

اس معاملہ کے تئین ساتھہ حکام شہر کے رجوع لائین اور ایک معاملہ سے شستر ہزار تنکہ سکندری ہاتھہ مین آیا حضرت بی بی
نے شہر سے نکل کر تا ہوپچنے سرا کے بریجان مین سب کی تئین ساتھہ فقرا اور مساکین کے بیچ راہ خدا کے بخشش کردیا اور
ایک پیسہ گھر مین نہ لے گئین اور بیچ عبادت و ریاضت مین گوئے سبقت میدان مردان سے لیگئین تھین اور چند روز
ایسا انداز ڈالا تھا کہ تا ایک سال روزہ دار رہی تھین اور تا مدت سال بی آب و بے طعام رہی تھین مگر شب جمعہ کو کہ
افضل ترین رات ہا سے ہے یک ذرہ شکر منہ مین ڈالتی تھین نقل ہے کہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے
ایک روز بیچ خاطر اپنی گذرانا کہ مرید ہوون مین چنانچہ جمال جہان آرا ے حضرت جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین
بیچ خواب کے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا کہ پیر تیرا مخدوم جہانیان ہی ہیت اوس سے ہو
جو خواب سے بیدار ہوئے علی الصباح شہر بریو سے طرف کوہ سلیمان کے متوجہ ہوئے جو کوہ سلیمان مین پہونچے وہانسے
بجانب اوچ کے متوجہ ہوئے اور بیچ اوچ کے پہونچے بندگی حضرت مخدوم جہانیان قدس اللہ سرہ بیچ مسجد کے بیٹھے تھے
کہ ناگاہ غیب سے ندا ہوئی کہ ایک مرد افغانان سے اور فرزندان سید اسحاق سے پہونچتا ہے اوسکی تئین بیچ کنار کے پکڑو
اگر بزرگی می توانید شتابید و اگر نتوانید پس بزرگی اور کرامت اور بزرگی چہاردہ خانوادہ کہ حاصل کیا ہے سب کی تئین انکو مرحمت
کرو بندگی مخدوم بیچ مراقبہ کے تھے کہ ناگاہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر پیدا ہوئے حضرت مخدوم نے نظر باطن سے جانا کہ یہی
مرد ہے بیچ حال کے کھڑے ہو گئے اور بیچ کنار کے پکڑ لیا اور دیر تک بیچ کنار کے پکڑے رہے اور بیچ کنار کے اپنی رکھا
ہر چند کہ کوشش کری بزرگی لینے نہ سکے فرمایا کہ ارادہ حضرت عزت کا ایسی نوع پر تھا بعدہ بندگی حضرت مخدوم نے بزرگی اپنی
و ہر چہاردہ خانوادہ واسطے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے مرحمت فرمائی اور مرید اپنا گردانا جو وقت برسات کا ہوا اور آب دریائے
سندھ زور لایا چنانچہ دریائے سندھ قریب شہر اوچ کے پہونچا بلکہ چند محلہا بہا لیگیا جو خوف تمام شہر کو عائد ہوا سب آدمی
جمع ہو کے آگے بندگی حضرت مخدوم جہانیان کے آئے اور عرض کری کہ یا مخدوم آب سندھ نے غلبہ کیا ہی نہین چاہیے
کہ آپ ایسے بزرگ شہر مین ہون اور آدمی شہر کے غرق ہون بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جو کچھہ رضائے
باری تعالی ہو مین اوپر اوسکے راضی ہون مین یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید جو کچھہ چاہا کیا اور جو کچھہ چاہیگا کرے گا
جگہہ دم مارنیکی نہین ہے کہ کوئی چون و چرا کرے وہ شب جمعہ کی تھی مریدون کی تئین آگے اپنے طلب کیا
اور اون لوگون کی تئین فرمایا کہ سب استخارہ کرو اور حق تعالی سے امان چاہو سب زاری و الحاح کرتے سو گئے
جو بامداد ہوا ہر ایک نے خواب اپنا آگے حضرت مخدوم کے عرض کیا بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جمال جہان آرا
حضرت جناب رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بیچ خواب کے دیکھا ہے مینے آپنے ایسا فرمایا کہ
اے مخدوم جہانیان بیچ فلان مقام کے ایک خشت یعنے اینٹہ ہے اوس خشت کی تئین مہتر خواجہ خضر علیہ السلام
نے واسطے ایک زاہد کے پکایا تھا اس جہت سے کہ اوپر لب آب سندھ کے بوقت حضرت مہتر موسی علیہ السلام کے
زاہد وضو کرنے پائے اوس زاہد کا بیچ خلاش کے آلودہ ہوتا اور اوسکو تشویش ہوتی اور ہر بار پا ے اپنا دہوتا
وہ خشت بیچ فلان مقام کے مدفون ہے اوسجگہہ جاؤ اور اوس خشت کی تئین لاؤ اور خواجہ یحیی کبیر کو دو کہ بندگی حضرت
خواجہ یحیی کبیر اپنے ہاتھہ سے اوپر کنارہ آب سندھ کے ڈالے حق تعالی آب سندھ کی تئین چاہیگا گردانیگا کہ تا فیا
ضرر نہین چاہیے گا ہوپچنے بعدہ حضرت مخدوم نے مردمان کی تئین طلب کیا اور جس جگہہ کہ اشارہ ہوا تھا کھودا اور

اور بی بی سے مخفی رکھا ایک روز ملازمت مین بی بی کے بیٹھے تھے فرمایا کہ نرمان تجکو مین دوسری بی بی کے پاس بیٹھے دیکھتی ہون واقف رہو میان نرمان خدمت سے انکی اوٹھہ کے پاس پدر اپنی میان دودا کے گئے اور جانب سے بی بی کے اظہار ملال و شکوہ کا کیا کہ ساتھہ میرے ایسے حرف نامناسب کہے میان دودا نے فرمایا کہ نرمان عورت دوسری کیا ہے کہا ملے اونکی باپ نے کہا کہ نیک واقع تہوا بہت برا کیا کہ بے رضاے بی بی کے اس نوع کی جرارت کری بعد چند روز کے میان نرمان کی تئین بیماری نے بغایت آزردہ کیا تا آنکہ مرنے پر راضی ہوئے اور اس معنی کی تئین بہ ولی نعمت خود میان دودا پر ظاہر کیا اور استدعاے مرگ کیا اونہون نے فرمایا کہ نرمان خدا سے چاہا ہے مینے کہ ایمان سلامت بگور لیجاوے ملازمت سے پدر کے اوٹھہ کے بخانہ بی بی کے آئے اور اونسے بھی التماس فاتحہ اور دعا کا عاقبت بخیر ہونیکے واسطے التماس کیا بی بی نے فرمایا خدا تجکو ایمان نصیب چاہے گا کرنیکہ بعد چند روز کے میان نرمان نے ودیعت حیات سونپی

ذکر عفت مآب مجذوبہ مولہ

درزمان سلطنت عرش آستانی محمد اکبر شاہ بادشاہ دہلی بیچ ایک موضع کے پرگنہ کیتھل مین ظاہر ہوئین اور ہمیشہ مجذوب اور دیوانہ او رمست لا یعقل رہتی تھین جس وقت کہ نزول باران رحمت الٰہی کا ہوتا تھا چشمان اپنی کی تئین طرف آسمان کے گشادہ کرتی تھین تا پنچ روز بیخود استادہ رہتی تھین اور مژہ برہم نہین کرتی تھین اور باران اور باد او رہبائقہ سے اصلا استاذی نہین ہوتی تھین بعد اوسکے بحال اپنے آتی تھین جیسے مست لوگ سیر کرتے ہین اور ہر ایک بات کہتے ہین وہی سب حال اور حقیقت تھی

ذکر صالحہ دوران ساجدہ زمان بی بی صورت بنت ملک لبنان کا کر جد میان ہیبت جان

کی تھی جو حضرت بی بی لسن کے پہونچی اور تمیز ہوئی قرآن شریف اور بعضی کتاب فقہ سے پڑہی اور بیچ مسائل شرعی کے بے بدل روزگار ہوئی عورات اوس عہد کی جمیع مسائل کی تئین اونسے استفسار کرتی تھین اور اکثر خویشان و اقربا واسطے خواستگاری کے التجا کرتے تھے جو والدہ شریفہ نے بی بی کی تئین ہمیشہ تلاوت و شغل قرآن شریف مین دیکھا کہ سر اس کام سے نیچے نہین لاتی ہے اور عاجزہ یعنی والدہ شریفہ انکی بلا مرضی نہین سکتی تھین نسبت کرنے اور خواہش خویشان و اقربا کا زیادہ ہوا ایک روز والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ یہہ سب آدمی ہر روز بخانہ تمہارے کس سبب سے آمد و رفت رکھتے ہین والدہ شریفہ نے انکی حقیقت کی تئین ظاہر کیا بی بی صاحبہ نے فرمایا کل قیامت ہی ہین اور دامن تمہارا ہوگا اگر بے رضا میری یہہ کام کروگی بعد ازان والدین اونکی جو کوئی کہ آتا جواب صاف دیتے تھے اور تا لب گور جیسی کہ مان سے پیدا ہوئی تھین ویسی ہی عالم قدس کو گئین اور جو کوئی نامحرم سے رات کو گرد ریاضت خانہ کی اور محل رہنے والدین اونکے جاتا بصارت سے محجوب ہو جاتا تھا جمعہ کی شب کو خویشان سے بارادہ اسکے کہ دیکھین تا احوال حضرت بی بی کا کیسا گذرتا ہے بیچ محل خواب مین یعنی جس محل مین سوتی تھین وارد ہوئے اور ہر چند تفحص کیا پلنگ سونیکا انکی نظر سے اوس جماعت کے غایب ہو گیا مایوس و خجل ہو کے مکان اپنے کو پھر گئے اور بعد از وفات والدین مال بہت انسے میراث مین رہا سب کی تئین بیچ راہ خدا کے صرف کر دیا اور مبلغ کلی پاس بعضے آدمی شہر سامانہ کے آگے صرافان کی تھا

اوس دوہرا کہ جملہ رسالہ ہی بیان اسی پر کفایت کیا واللہ اعلم

ذکر نشاء عارفات و وصالات ابن طائفہ کہ بمرتبہ ولایت رسیدہ اند

اور بیچ کشف کرامات اور خوارق عادات مین گو سے سبقت میدان مردان روزگار سے لیگئی ہین اگرچہ تعداد اونکی ممکن نہین ہے تاہم تیمناً ذکر بعضے کا اونہین سے اقدام کیا جاتا ہے کہ عصمت پناہ بی بی دوبہ بنت شیخ سلیمان دانا خواہر شیخ بہی قتال کی بیچ ریاضت اور مجاہدت کی شان عظیم رکھتی تھی اور دنکو ساتھہ صیام کے اور رات کو ساتھہ قیام کے گذرانتی تھی اور مستجاب الدعوات تھی اور لفظ خبر و شر کا کہ اوپر زبان اوسکے جاری ہوتا تھا بیچ ساعت کے وقوع مین آتا تھا اور تخلف نہ تھا خوارق غریبہ اوسسے ظہور مین پہونچا ہے

ذکر عفت دستگاہ بی بی راستی اسباط سے خواجہ یحیی کبیر

بیچ حبالہ عقد خواجہ ویس شیرانی کی تھی صاحب لفظ

مجذوب و مولہ دوایم استغراق تمام رکھتی تھی اور اکثر مغلوب الحال تھی اور مہمات دنیوی اصلاً و قطعاً پرداخت نہین کرتی تھی خواجہ ویس نے بنا بر اختلاف احوال اوسکے عورت دوسری مردم ابریشم فروش سے دختر کی خواستگاری کری اور اوسکی تئین مردم سے بی بی کے مخفی رکھتے تھے تاآنکہ بعد از بیت ظاہر ہوا و ذرہ لقار اطوار مین پیدا نہ ہوا خواجہ ویس لاہور جا کے گھوڑا عراقی خرید کر کے گھر کو بھیجا اور بی بی کو لکھا تا احوال اسپ سے خبردار ہو کے فربہ رکھین اور یہہ ایسی مشغول حق تھی کہ دنیا و مافیہا سے خبر نہ رکھتی تھین پھر کیسا گھوڑا جو یہہ خبر خواجہ ویس کو پہونچی کہ اسپ بیمار ہے لکھہ بھیجا کہ گھر سے بی بی کے علیحدہ کر کے بجانہ اوس عورت دوسری کے باندھو اور اوسکو لکھا کہ احوال اسپ سے خبردار رہنا ہو جب لکھنے کے اسپ کی تئین بجانہ اوسکے لیگئے اور او سنے بیچ پرورش کے سعی بلیغ کرنا شروع کیا بعد از چند روز کے بی بی طرف طویلہ کے آئین اور اسپ کو نہ دیکھا پوچھا گھوڑا کیا ہوا واقع معروض رکھا فرمایا کہ خواجہ ویس چاہتا ہے تا گھوڑا اوسکا فربہ ہووے ہین اوسکی تئین بیچ مزبلہ کے دیکھتی ہون کہ جریدہ پھرتا ہے مجرد اس بات کے کہ زبان سے اونکی نکلی اسپ خوراک سے باز رہا اور سر اپنے کو دیوار سے مارتا تھا اور ہر چند دانہ و گھاس دیتے تھے اصلاً و قطعاً وہان او سمین نہین کیا اور دیوانہ اور پریشان ہوا بضرورت کھول کر چھوڑ دیا سر مزبلہ مین رکھا اور اوس جگہہ پھرنے لگا اور حالت ایسی برآ کے مثل بحر کے پھرنے لگا بعد چند روز کے دیکھا کہ بیچ مزبلہ کے پڑا ہے اور مردہ ہے اور اس نوع کی خوارق بہت ایسی منقول ہین

ذکر عصمت مآب بی بی شیخ زادی

یہہ بھی نسل سے خواجہ یحیی کبیر کے اور بیچ عقد میان ہزبان ولد میان دودا سیدانی کے ہوئین ہین یہہ عورت عارفہ کاملہ صاحب عبادت و ریاضت تھی اور اکثر اوقات روزہ وصال رکھتی اور معاملات دنیا مین نہ مشغول ہوتین اور زوج اونکی تعظیم تکریم بی بی کی بہت کرتے چونکہ وہ مغلوب الحال تھی میان ہزبان نے بے رضا سے اونکی زن دوسری کی خواستگاری کری

ترک زائی کہ زبان پشتو میں عمورادم کے تئیں کہتے ہیں۔ وہ آکے دعوے زمین مذکور کا کیا کہ مدت سالہا سے علاوہ اوس زمین کا سید نے
لکھا یا الحال کر۔ وہ زمین لائق تخم ڈالنے کے ہوئی ہے میں کاشت کروں گا سید ترین بھی بیچ خدمت میاں شیخ عیسیٰ کے
حاضر تھا فرمایا کہ اے ترکزور ساتھ سید کے زحمت زمین کا مت کر کہ اوسکو میں نے دیا ہے الحال لیا اوس زمین کا اوپر ہمارے
اور اوپر تمہارے لائق و مناسب نہیں ہے اور اگر اس دعوے سے باز نہیں آتا ہے اور زبردستی سے زمین لیتا ہے تو اس آدمی کو
پیر سید کے پکڑے اور کہو کہ محاکمت مگر اوس نے قبول نہ کیا اور پیر سید کے پکڑے اور دو کلمہ آپکا کیا تب شیخ عیسیٰ نے سید ترین کو
فرمایا کہ آؤ اے سید ترین پیر ترکزور کا پکڑ سید نے محض فرمانے کے اوٹھا اور پیر ترکزور کا پکڑ کے کھینچ لیا اور سب آدمی کہ
اوس مجلس میں حاضر وقت تھے ایک طرف سے تا پائین مجلس کے کھینچا میاں شیخ عیسیٰ نے فرمایا کہ سید زمینداری اور حکومت
والہ ساتھ تمہارے مبارک ہو کہ حق تعالیٰ نے دیا ہے کہ حکومت سواتیاں کی اللہ کی طرف سے ہووے اور اولاد ترکزور کے
قرار پکڑے اوس روز سے حکومت و زمینداری اوس قصبہ کی ساتھ فرزندان سید ترین آنکے برقرار ہے
سخن مردان خدا کا مثل پہاڑ کے ہوتا ہے کہ ٹلتے اور ہلتے نہیں اور علمائے ہو نقل ہے کہ ایک روز سلطنت
شیر شاہ سور میں حضرت و حکایت اولیاء اللہ کا ذکر ہوتا تھا ایک شخص مردمان معتمد الیہ نے شیخوخیت و صاحب لطف
شیخ الزمان میاں شیخ عیسیٰ کا بھی ذکر کیا کہ اس وقت میں بیچ صاحب حال و صاحب کشف ہیں ایک نے مخصوصاں میں سے
عرض کیا کہ ایسے ہی ہیں لیکن الٰہ میں اما سنا جاتا ہے کہ شراب پیتے ہیں یہ بات سنکے شیر شاہ کو گران آئی ایک
معتمد الیہ اپنے کے تئیں فرمایا کہ تو جا اور یہ بات اوسکے رہنے سے تحقیق کر کہ یہ ہاں محقق ہووے اوسکے
تئیں آکے عرض کر حسب الامر وہ ملازمت میاں شیخ عیسیٰ کے گیا کیا دیکھتا ہے کہ فی الواقع صراحی ایک
گوشہ میں رکھی ہے بعد قیل و قال قال اللہ کے اس مرد حاضر نے عرض کیا کہ یا حضرت اس صراحی میں
کیا چیز ہے کشف سے شیخ کا معلوم تھا کہ آنا اس مرد کا کس سبب سے ہے آپ نے فرمایا کہ صراحی کے تئیں
پکڑ لاؤ اور جو کچھ اوسمیں ہے نکال کے دیکھو وہ مرد حسب اشارہ آپ کے صراحی کو ہاتھ میں پکڑ کر اور جب دیکھا
تو دودھ سفید اوس صراحی سے نکلا یہ مرد حاضر ہونے والے نے یہ حال دیکھ کر سر پکڑا اور رخصت حاصل کیا شیخ نے فرمایا
کہ ہماری طرف سے شیر شاہ کو کہیو کہ امتحان یہ طائفہ کا لائق شان تمہارے نہیں تھا
غرض اس وادی سے غیر ملازمت حاصل کر سکے ... بیت
طریقت ما کافر ... و ... نیم بلا رست
شیر شاہ کے عرض کی اوس روز سے ... صاحب کشف کی آنکی معلوم کری واللہ اعلم بحقیقة نقل ہے
کہ بیچ توحید حق سبحانہ تعالیٰ کے میاں شیخ عیسیٰ نے رسالہ تصنیف فرمایا ہے اس قسم سے کہ
... جملہ آن عیدکہ ... تکمیل کار ... تکمیل ... کلمی ...
... کلمی ... عیسی ... کلمی ... اعتبار ...
... ہست ... عالم ...
... ہست ... شیخ ... زبان ہندی میں بھی فرمایا ہے کلم ازلی ... کارن ...
[illegible]

سے حاضر ہوتے ہین اور جو مراد کہ رکھتے ہوتے ہین بر آتی ہے اور ہر مشکل کہ او پیر مردم کاکر زلفوزئی کے عائد ہوتی ہی ناحم سے ان نہتن مردان خاصان خدا سے و مقبول درگاہ کے نہ نان کلان ساتھ شکر و روغن سے پکاتا ہے اور بآواز بلند کہتا ہے کہ اے نہتن زلفوزئی حاضر ہو واسطے جس مراد کے کہ یاد کرتے ہین خداے تعالی مرادون لوگونکی برلاتا ہی واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن غواص دریاے معرفت آن در یتیم صدف حقیقت آن سالک مسالک ربانی آن سوختہ نار وحدت رحمانی آن شہباز دین بحق ذاکر سوختہ نار فراق شیخ جمال کاکر

بیچ سوات گو الیر متصل پہاڑ شیخ المشائخ شیخ الوقت شیخ بہدین بختیار کے بیچ ایک گوشہ بادیہ کے حجرہ رکھتے تھے اور روشن ضمیر اور صاحب کشف تھے مافی الضمیر آدمی کا بطلب آیندگان کے کشف سے معلوم کرتے تھے اور جواب ہر ایک کا گفت و شنود مین دیتے تھے اور ہمیشہ عادات شریف آپکی ایسی تھین کہ لکڑی جلتی ہوئی بیچ ران اپنی کر رکھتے تھے اور اگر کوئی پرسان ہمیشگی کا ہوتا فرماتے تھے کہ اے یار و درد رکھتا ہون مین تمام وجود شریف اپنے کو داغ بر بالاے داغ کیا تھا واللہ اعلم بحقیقتہ نقل ہے کہ ایک افغانان سے بیچ دل اپنے خیال فاسد بطمع خام واسطے تو فل بادشاہی کی ملازمت شریف مین آنکی گیا جو کشف باطنی سے مافی الضمیر اوس مرد کا معلوم آپکو ہو گیا دور سے اینٹہ پھینکا اور گالی دیکے فرمایا کہ جس کسیکی قسمت مین سلطنت حق تعالے نے مرحمت فرمایا ہے وہ نوبت اپنی بجاتا ہے اور قسمت ازلی ہاتھہ مین قضا کے ودیعت رکھی گئی ہے ایسا کام فقیر اسے طلب کرتے ہین ایسی باتین فرما کر اندرون حجرہ کی آی واللہ اعلم

ذکر آن شہیر غراء احدیت آن سیمرغ کوہ قاف صمدیت آن واقف اسرار سبحانی آن رونده طریق رحمانی آن پیمای سلوک نوشندہ ساغر شیخ الوقت میان مو نا ناغر

نقل ہے کہ ایک شخص نے ہرن اپنا جنگل مین گم کر دیا تھا ہر چند تلاش و پیروی ہرن کی کری ہاتھہ نہ آیا تھوڑا مغموم و محزون ملازمت مین میان مونا ناغر کی آیا اور ساتھہ حیرت و غم تمام کے بیٹھا جو چند ساعت ملازمت مین شیخ کے گذرا تا شیخ نے سر مراقبہ سے اوٹھا کے فرمایا کہ اے یار عزیز سوس کرنیوالے ہرن کے اوٹھہ اور جا ہرن تیرا فلانی جگہہ اور فلانے مقام پر کھڑا کر دیا ہے بیٹے اوس گم کیے ہوئے اپنے کو ہاتھہ مین لا اور من بعد فقیر کی تئین ایسے امر سہل مین امتحان نہین چاہیے کرنا لی مع اللہ وقت واقع ہوا وہ مرد اوٹھا اور گیا اور ہرن اپنے کو اوسی مقام پر کہ نشان دیا تھا پایا واللہ اعلم بحقیقتہ قبر انکی قصبہ گڑھا بانی اندر شہر کے محلہ کالیون مین واقع ہے مزار شریف گنبد دار پختہ ہے

ذکر آن مقبول اللہ آن مقتول فی سبیل اللہ آن رونده راہ یزدانی شیخ الوقت شیخ عیسے مسوانی

وطن شریف آپکا بیچ قصبہ واملہ کے واقع ہو ندکور یصیبنہ جو دہرے زمین داری مین حکم آپکا جاری تھا جو سید و ٹرین سکی سوداگری تھے ملازمت مین شیخ الوقت میان شیخ عیسی مسوانی کے آگے التجا و آرزوی وطن کی کرتے شیخ نے بجہد عرض ذات مکانی کے واسطے وطن آپ نکی پسند کے مرحمت فرمایا اور پارہ زمین بھی واسطے وجہ کفاف فرزندان انکی مرحمت کری سوداگری کرتے رہے اور جو کچھہ غلہ اوس زمین مین پیدا ہوتا تھا گھر کے خرچ مین آتا تھا بعد مدت سالہا سال کے

آن روندۂ راہ نامتناہی آن عارف درحق حاوی کیمیای نظر شیخ نیکنام داوی

بہت متعبد اور پرہیزگار و مرتاض وقت خود تھے کہتے ہین کہ پسر نیکنام داوی نے ہوس اور آرزوے کیمیاگری سیکھنے کی کری حقیقت اس امر کی اوپر شیخ کے ظاہر و باہر ہوئی پسر خود کی تئین فرمایا کہ سنا جاتا ہے کہ تو خیال سیکھنے کیمیا کا رکھتا ہے آؤ تیری تئین کیمیا بنانا سکھاؤن آپنے فرمایا جا تکڑہ گھانس سبز کا لا جو حسب الاشارت آپکے گھانس سبز لائے اور آپنے بیچ ہاتھ اپنے اوس گھانس کو ملا اور اوپر کپڑے کے طلا کیا بمجرد ملنے کے زر سرخ ہو گیا کہ چشم زمانہ نے کم دیکھا ہوگا آپنے فرمایا کہ اے فرزند کیمیا نظر مردان خدا کی ہے واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن خاصان درگاہ رحمانی آن برگزیدۂ بارگاہ سبحانی آن ذاکر بحق شاکر نہ تن مردان کاکر

نقل ہے کہ نہ تن مردان خدا قوم کاکر سے ہے زلغوزئی بیچ مجاہدہ و ریاضت شاقہ کے عمر اپنی بسر لیگئے تھے اور ہمیشہ یکجا ہمدم و ہمقدم رہتے تھے اور سب عمر اپنی بیچ یاد تعالی کے صرف کری تھی ایک روز کلی مردم قوم کاکران جمع ہو کے ملازمت مین آپکے آئے اور کہا اے مردان خدا مدت گذرتی ہے کہ آپ لوگ یکجا رہتے ہین اور بیچ یاد حق تعالی کے عمر اپنی صرف کری ہے اما کچھہ عظمت اور کرامات آپکی اوپر ہم لوگون کے ظاہر و باہر نہین ہوئی ہے اور درگاہ حق سبحانہ تعالی مین کسقدر مرتبہ و قربت رکھتے ہو الحال مین کلی آدمیون کے جمع ہو کے آئے ہین آپکے روز عظمت اور بزرگی اپنی ہم لوگونکو دکھلاؤ کر بارے ہم معتقد اور ہم فرمانبردار اور حلقہ بگوش آپکے رہین آپنے فرمایا کہ مین ہم فقراہین اسقدر لیاقت و قربت حق سے نہین رکھتے ہین کہ تم لوگ حلقہ بگوش اس خاکساران کی رہو اما اگر خیال تمہارا ایسا ہی ہوئے کہ پردہ فقرا کا پھاڑو ولیس نہ مادہ گاؤ اور نہ شطل لاؤ اور گوشت اُن گاؤن کا بیچ ہر شطل کے ڈالو اور نہ تن مابان کی تئین بیچ ہر شطل کے ایک ایک ڈالو جو کچھہ حقیقت مابان کی از رہ راستی و یگانگی کی ہوگی پردہ عیب سے ظاہر ہوگی جو کچھہ ان مردان خدا نے درخواست کیا تھا کلی مردان نے قبول کر کے بیچ تردد اوسکے ہوئے چنانچہ جو کچھہ آن بزرگون نے فرمایا تھا حسب الطلب حاضر کیا اور ہر نہ مادہ گاؤ را بسم اللہ کہکے ذبح کر کے ہر نہ شطل مین ڈالا اور یہہ نہ تن مردان خدا بھی یکیک بیچ ہر نہ شطل کے در آئے اور اوپر اوسکے سرپوش کر کے نیچے دیگدان کے آگ جلائی تا تمام شب نیچے دیگدان کے آگ دیتے رہے جو علی الصباح ہوئی تمام کلی آدمی جمع ہوکے آئے اور سرپوشہا سر سے دیگدانہا کے اوٹھایا دیکھا کہ تمام گوشت تمام شطلہا ریختہ مثل پانی کے ہوگیا اور یہ نہ تن مردان خدا کہ خاصان اللہ سے تھے زندہ و سلامت ہین اور شطلہا سے باہر آئے چنانچہ تمام حاضران وقت حلقہ بگوش مردان خدا کے ہوئے اور آپنے فرمایا کہ اوپر احوال فقرا کے غور نہ چاہیے کرنا کہ تحقیق و تفتیش اوسکی مستحسن و اولی نہین ہے اور جو کوئی ساتھہ ارواح ہماری نیت و نذر مانہ تن مردان خدا کے نہ نان کلان ساتھہ روغن و شکر کے پکا دیگا اور تین مرتبہ باواز بلند بزبان پشتو کہیگا کہ ای نہ تن زلغوزئی یعنی نہ تن مرد حاضر ہو اور مرادات میری درماندہ ہے دستگیری اور مددگاری کرو انشاء اللہ تعالی مین تو آدمی نا ... نگے اور جو کچھہ درخواست اور مراد ہر کسی کی ہوگی خدا تعالی انصرام جاہیگا یہ تو بیچاسے مجرد یہ بات کہنے کے ہر نہ تن زلغوزئی تاکہ بیچ حجرہ کے در آئے اور کہا الحال رہنا ہم لوگون کا اس عالم مین خوب نہین ہے اور پردہ ناموس ہمارا فاش ہوا اور دروازہ حجرہ کا بند ہو گیا الحال وہ حجرہ اور وہ مکان بیچ روہ کے زیارت گاہ آدمیونکا ہے اور واسطے نذر آپکی آدمی ... نگ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذکر ... مست گیر دستان العالم شیخ محمود

[illegible]

ذکر ... حافظ ... محمد ... تعالی

[illegible]

نقل ہے کہ کہتے ہین کہ وہ بھی بیچ شہر بیانہ کے متوطن تھا اور عورت رکھتا تھا صاحب حسن کہ غیرت حور و رشک پری تھی اور اکثر آدمی جوانان وطلبگار اوسکے تھے بسبب اختلاف طبیعت کے اوسنے چاہا کہ بیانہ سے جلا وطن ہوکے بیچ اکبرآباد کے سکونت اختیار کرین اس سبب سے سامان اپنا کرکے عیال لیکے متوجہ آگرہ ہوا جو شہر سے باہر آیا اور تھوڑی راہ گیا تھا چار آدمی اوباش ولوند آگے اوسکے آگئے پوچھا کہان جاتا ہے اور کیا ارادہ رکھتا ہے کاکر نے کہا فقیر آدمی ہون مین اور چاہتا ہون مین کہ آگرہ جاؤن مین اور اوقات اپنی پایۂ تخت بادشاہی مین گذارون مین اون لوگون نے کہا ہم بھی ارادہ آگرہ کا رکھتے ہین بایکدیگر ہمراہ رہینگے کاکر نے جو آثار فسق وفساد کا ناصیہ سے ہر چہار نفر کے معاینہ کیا ہمراہی اون لوگونکی اختیار نکیا اور کہا کہ مین آدمی کاسب وغریب اور عیال رکھتا ہون تمین اور تمسے آشنا نہین ہون مین اعتماد ساتھ ہمراہی تمہاری نہین سکتا ہون نہین کرنی اور نہین جانتا ہون مین کہ تم کون آدمی ہو اور کہان کے ہو میری تئین چھوڑ دو مین اختیار اپنا اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہون مین پس بوجہ اپنا بدن سے اوتار کے بر سر راہ بیٹھہ گیا وہ جوانان ساتھہ مکر وحیلہ وفریب کی درآئے اور قسمہا سے مغلظہ کہا کے عہد وپیمان مضبوط باندھا اور خدا کے تئین درمیان مین دیا کہ اگر عذر ومکر نسبت باحوال تیرے بیچ خاطر کے گذرانین ہم تو خدا درمیان مین میرے اور تیرے ہے پس انواع چاپلوسی اور سوگند بہت سی کاکر کی تئین ملائم اور راضی کیا اور بوجھہ اوسکے کو لاد کر کوچ کیا اور ایک نے مادر اور دوسرے نے خواہر کہا اور وہانسے راہی ہوئے اور رات کو بیچ منزل کی مقام کیا جو شب آخر ہوئی جوانان استعداد نے ارادہ چلنے کا کرکے کاکر بیچارہ کو بیدار کیا ہر چند اوسنے کہا کہ رات بہت ہے مگر فائدہ نکیا بوجھہ اوسکا لاد کر روانہ ہوئے جو تھوڑی راہ قطع ہوئی ایک اون بدبختون مین سے پیچھے سے آنکر شمشیر ایسی ماری کہ سر اوسکا دس قدم آگے زمین پر جا پڑا اس عورت نے چاہا کہ فریاد کرے اوسکو دھمکایا اور اوسکے مال پر متصرف ہوکے اوس عورت کی تئین دلاسا اور تسلی کیا جو اس ضعیفہ نے خلاصی اپنی ممکن ندیکھی ناچار صبر اور شکیبائی آگے لائی اور ہمراہ اون لوگون کے روانہ ہوئی اور ہر ساعت پیچھے پھر کر دیکھتی اور آہ حسرت دل سے اور اشک ندامت آنکھون سے برساتی وہ بدبختیان کہتے تھے کہ احوال شوہر کا اپنے معاینہ کیا الحمد للہ کہ محنت اور مذلت اور مزدوری سے خلاص ہوئی حالا تجھکو ساتھہ ہمارے موافقت کرنا چاہیے اور یہہ دیکھنا تیرا ہر ساعت پیچھے کیا ہے اوس عورت نے کہا وہ صاحب کی تئین کہ تمنے درمیان مین دیا تھا اوس جگہہ سے ہمراہ ہوا تھا اور شوہر میرے نے بامید اوسکی جان دیا مین دیکھتی ہون مین کہ کہان ہے اور کیا ہوا آیا اس واقعہ سے خبردار ہے یا نہ ناگاہ اسی اثنا مین دو سوار اوپر گھوڑونکے سوار غیب سے پہونچے اور ہر چہار قطاع طریق کا سر تن سے جدا کیا اور عورت کاکر کی تئین کہا کہ شوہر تیرا کہان پڑا ہے بتلا وہ ضعیفہ اُن لوگون کے تئین اوپر سر نعش شوہر اپنی کے لائی ایک اُون دو سوار سے گھوڑے سے نیچے آیا اور سر اوس کاکر کا قالب سے اوسکے ملحق کیا اور فاتحہ پڑہا اور ہاتھہ اوپر آسمان کے اوٹھایا اور دعا کیا ناگاہ کاکر اٹھہ بیٹھا ہر دو شوہر وزن اونکے پاؤن پر گر پڑے اون لوگون نے فرمایا جاؤ اور اسباب اپنا اوٹھاؤ یہہ بات کہکے نظر سے غائب ہوگئے اوس عورت نے تمام واقع شوہر اپنے سے کہا اور باتفاق او پر سر نعش اُن ہر چہار مفسد کے آئے اور اموال اپنا جمع کیا اور شمشیر وسلاح ہر چہار کا یکجا کرکے متحیر ومضطرب آگرہ مین پہونچے اور رجوت اُن جوانون کا بدرگاہ سلطان سکندر کے حاضر کیا اور تمام حال گذشتہ بیان کیا اور یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی اور خلائق واسطے دیکھنے کاکر کے کہ بعد کشتہ ہونے کے زندہ ہوا تھا ساتھہ تعجب کے آتے تھے اور ارکان دولت نے یہہ واقعہ کو سلطان سے عرض کیا سلطان نے اوس کاکر کی تئین مع زن کے دربار عام مین طلب کیا جو نظر ... کی ... سلطان کے پڑی باہم کہنے لگے کہ ایک اُون آدمی سے یہہ مرد تھا کہ او برکت کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذکر مشایخ تارن شیخ الامام امام الاسلام خواجہ کری تارن رحمۃ اللہ علیہ

متعبد متورع و صائم الدہر و قائم اللیل تھی اور خوارق بہت آپسے منقول ہین

ذکر قدوۃ العارفین شیخ ارمیا تارن

ولایت نصیبی کامل رکھتے تھے اور خلایق بہت مرید آپسے ہوتی تھی اور بمقصد اپنی پہونچتی تھی

ذکر برہان المحققین شیخ بدک تارن

مرتبہ غوثیت کو پہونچے تھے اور مشائخ بہت سے اونسی فیضہا کسب کئے او مستجاب الدعوات تھے اور مسافر اقطار ربع مسکون کے تھے

ذکر قطب الاقطاب شاہ علی تارن

مرتاضان روزگار سے اور بغایت بزرگ تھے اور بیچ حاجی پور پٹنہ عرف عظیم آباد مین شان عظیم رکھتے تھے اور قبر شریف آپکی اوسی جگہہ ہے اور خلایق التجا ساتھہ روح منور آپکے لیجا کر مقصد کو پہونچتی ہے اور خوارق بہت آپکے مشہور ہین

ذکر آن قطب ملک ہدایت آن مہر سپہر ولایت آن محرم سرادقات جلال آن مکرم درجات کمال آن واقف اسرار دو کون سید احمد سون صوفی

روشن ضمیر و صاحب درد و سوز و گداز و محبت تھے اور خلائق اوس ولایت کی آپسے رجوع تمام رکھتی تھی اور غایت غلبہ اشتیاق سے طلب حال مین اکثر اوقات خواہ بیچ نماز کے خواہ بیچ حال دوسرے نقطہ جان زبان فیض ترجمان آپسے نکلتا تھا اور بیچ قصبہ بجوارہ کے سکونت رکھتے تھے اور تصرف ظاہری بہت تھا اور رجوع خلائق اسقدر تھی کہ زیادہ اوس سے آپکی متصور نہ تھا جو بندگان حضرت جہانگیر بادشاہ سے آوازہ جمعیت کا اور رجوع ہونا عوام کالانعام کا سنا آپکی تئین بدار السلطنت آگرہ مین طلب فرمایا اور جب آپ آگرہ مین پہونچے تو بیچ روز ملاقات کے سجدہ تحریم و تکریم کا کہ بیچ سلسلہ چشتیہ کے متعارف ہے بجا نہ لائے اس سبب بادشاہ کا حکم ہوا کہ آپکی تئین بیچ قلعہ گوالیار کے محبوس و مقید کر کے نگاہ رکھو چنانچہ آپ بحکم بادشاہ قلعہ گوالیار مین مقید ہوئے بعد از چند گاہ نواب خانجہان لودی طرف دکن کے رخصت ہوئے او سوقت عذر تقصیرات شیخ کا التماس کیا چنانچہ بادشاہ نے بسبب رعایت خاطر نواب کے حکم فرمایا کہ شیخ کی تئین خلاص کر کے ہمراہ اپنے دکن کو لیجاؤ چنانچہ جب نواب گوالیار مین پہونچے آپکی تئین قید سے نکال کے ہمراہ اپنے لیگئے اور مدت دو سال بیچ دکن کے ہمراہ نواب کے رہے اور محل کارزار جہاں تھے سب سے آگے لاتے اور وہ جولانہ یعنی بیڑی کہ بیچ وقت قید کے پیرین آپکے تھی ہمیشہ ساتھہ تعظیم تمام کے اپنی ہمراہ رکھتے تھے اور رات کو نیچے بالین اپنی کو رکھتے تھے اور فرماتے تھے یہہ جولانہ مرشد راہ حقیقت میرا ہے اور فوائد بہت اوس سے کسب کیا ہے اور بیچ شجاعت و سخاوت و ہمت کے بے بدل روزگار تھے اور بیچ علوم حقائق کے مظہر غرایب تھے اور بیچ کتاب فصوص الحکم کے کہ تصنیفات سے شیخ محی الدین عربی کے ہے بعضی مشکلات پیدا کر کے اور رسالہ لکھہ کے ملازمت مین قطب الواصلین میاں شیخ عیسی برہانپوری کے

بیان فرماتے ہین کہ جناب مستجاب خان ولی کامل تھے اسقدر دسترخوان پر دو صد مجلسی مردمان کی قریب با ہر از نذرین تھے شریک خوراک کے لیکن جناب مستجاب خانصاحب عرف مصطفی خان کو فقط جو کی روٹی آپکے واسطے رکھی جاتی تھی ہمیشہ دسترخوان پر آپکا یہی معمول تھا واسطے نفس کشی سے کے اور بہرا ہیون کو کل کھانے دسترخوان پر چنے جاتے تھے قبر آپکی قلعہ قصبہ سیلگڈھ مین عیدگاہ پر ہے اکثر آپکی قبر سے لوگونکو کرامتین سے یعنے درویشون کو کچھہ حاصل ہوتا ہے اور وہ عیدگاہ بھی انکی طیار کرائی ہوئی بڑی مسجد کے صحن کے باہر گنبد وار آپکی قبر ہے بازو مین یعنے پہلو قبر مین ایک سرداوہ قبر کا خالی ہے یہ سرداوہ انکی پسر امن خان صاحب کہ دادا راقم ہے اسنے واسطے اپنے طیار کرایا تھا جو منظور خدا ہوتا ہے وہ ہوتا ہے انکا خمیر کرولی کا تھا حال تک اندر گنبد کے وہ سرداوہ خالی ہے

عاصر محاصر انتباہ و جلال و ضابطہ و ضوابط کرشمہ کمال غارس مضمار تفرید عارس روزگار تحریر سید نظام الدین خان نا غر فرید جاوی

قبر انکی باغ امام الدین خان قصبہ سیلگڈھ مین ہے آپکی ایک یہ کرامت مشہور معروف ہے کہ نقارہ بجتا ہوا اوس راستہ سے نہین جاتا ہے درمیان مین جو کہ گیا تھا اوسکو سنا گیا کہ نقصان پہونچا یعنے نقارہ مع اسپ کے اولٹ گیا اور چند کرامات ایسی ہی اور بھی ابتک قبر اونکی پر ظاہر ہوتی ہین اور لوگون کو کمال اعتقاد اوس نواح مین اونکا ہے

ذکر سیادت پناہ نقابت دستگاہ حاجی الحرمین الشریفین آن مقبول کونین آن شہسوار

معرکہ فنا آن سرانداز مبادی بقا در موزات حق حاوی ابو اسحاق دادی قدس اللہ سرہ العزیز

اگرچہ آپ جملہ سیدنسے ہین جو والدہ دادی مردم افغان سے تھی اور نسبت آپکی ساتھہ اسی جماعت کے ہے اسواسطے افغانان کہتے ہین مظہر کرامات اور مورد کرامات و عبادات و ریاضات و اکل حلال اور شان غریب رکھتے تھے اور تصرف عجیب کرتے تھے اور شہرت عظیم پایا اور نذر و فتوحات بہت آتی تھی اور سب بیچ خرچ کے جاتا تھا اور اکثر خوانین مرید و معتقد آپکے تھے اور آپسے فرزندان صاحب حال بوجود آئے تھے خلایق اوس عصر کی دست ارادت بیچ دامن ہدایت اوس برگزیدۂ اللہ کے رکھتی تھی اور اندک توجہ سے آپکی مرتبہ ولایت پر فایز ہوتے تھے اوصاف حمیدہ آپکے نہ اتنے ہین کہ بقلم بکسوا اللسان بیچ تحریر کے در آوے فرزند اعزار شد ایشان شیخ عبد العزیز ہے کہ بیچ ریاضت و مجاہدت شاقہ کے گوے سبقت میدان سے لیگیا تھا شیخ زین الدین بیچ ابتداے جوانی کے عیش و نشاط مین اشتغال رکھتے تھے اور فرزند دوم آپکے سلسلۂ غریب و عجیب آپسے متمکن ہے اور اولاد و اسباط شریف بیچ قصبہ کتھل کے اوپر سریر ارشاد و ہدایت کے استقرار تمام رکھتی ہین اور بعد از وصال شیخ کے ہر دو فرزند ارجمند آپکے بمرتبہ تکمیل کے پہونچے نقل ہے کہ حاجی الحرمین ابو اسحاق صاحب ایکوقت بیچ مکاشفہ مین مستغرق تھے کہ یکبارگی سر مراقبہ سے اوٹھا کے فرمایا کہ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون مردمان حاضر وقت نے عرض کیا کہ حاجی جیو کچھہ معلوم نہ ہوا کہ انا تاسف کسواسطے تھا فرمایا کہ ہذا الوقت اسلام شاہ سور پادشاہ دہلی دار فنا سے بدار البقا کے رحلت فرمایا اور چادر افغانی برطرف ہوئی مردمان حضور نے وہ روز اور وہ ساعت لکھکر نگاہ رکھی جو متحقق یعنی تحقیق ہوا تو وہی روز اور وہی ساعت کہ زبان مبارک سے آپنے فرمایا برابر ہوئی کہ ضمیر اولیاء اللہ مصابیح جسنام جہان نما ہے جو کچھہ بیچ عالم کے نیک و بد سے شایع ہوتا ہے اونکی معلوم ہر بیچ جاتا ہے

توجسکو توجہ فرمائی اوسیکو حالت آگئی چنانچہ بعض مردم قصبہ گڈھ والون مین سے ازرہ حسد کے کہا کہ ہم جب حالت راست جانین کہ یہ بدنے مسجد کے حالت کرین تو آپنے بدہنون کی طرف توجہ کی تو فوراً بدہنی لوٹ پوٹ ہوگئے وصحن مسجد مین لوٹنے لگے اتفاقاً ایک کالا سانپ نکل آیا اسکی طرف بھی توجہ کی تو اوسکو بھی حالت آگئی صحن مسجد مین وہ بہین دیدیا تھا چنانچہ وہ خود زخمی ہوگیا اور حال اینکا یہہ تھا کہ چندت بناس پتی کھائی اناج مطلق نہین کھایا اور پانون مین رسی باندہ کر صحرا مین اولٹے لٹکتے تھے ترک کا غلبہ تھا دنیا سے نہایت بیزار تھے فقط

منظور النظار حضرت ذوالجلال مخصوص خاص جناب ایزد متعال مظہر کرامات مجمع
اقسام خوارق عادات مرشد کامل ولی عامل قبلۂ دین و ایمان برشیر امانت خان نام عفی اللہ عنہ ساکن جہلی

آپ ولی کامل ہوئے اور کرامتین بحالت حیات وبعد وفات ہنوز جاری ہین چنانچہ آپکی قبر کے گرد آٹھہ دس کھیت تک جابجا درخت مین اونکی کاٹنی کا حکم نہین ہے تو بنیاد اللہ حاجی نے اپنے شتر کے واسطے کاٹنے کا ارادہ کیا لیکن سب برادران نے منع کیا اون صاحب نے اپنے دعوی تقوی طہارت اور حج کرنے سے اپنے کو خود بزرگ جانکر کسی کا کہنا نہ مانا اور اون درختون مین سے چارہ کاٹا اوسی وقت وسے نابینا ہوگئے اور پسر اونکا تیسرے رسالہ نمبر ۶ حیدرآباد کی مین ملازم تھا سو وہ بھی دیوانہ ہوکر خدا جانے کدہر نکل گیا اب وہ نابینا ہوکر گھر مین بیٹھے ہین نان نفقہ کو محتاج ہین اور ایک آپکی یہہ کرامت جاری حال تک ہے کہ فقیر جو کہ آپکی جا و تکیہ قبر شریف کو جاتا ہے تو اوسکو عنایت الٰہی سے ہر روز دو فلوس بلاناغہ ملی ہین

صاحب نصیب شہادت واصل درجہ ولایت احوال علیخان ولد امی خان ملک زئی نام غیرہ ساکن جہی پہاڑی

یہہ صاحب شہید اکبر ہین اور اونکی قبرون سے بہت کرامتین جاری ہین چنانچہ اوس موضع مین کسیکو خلل نظر جن خبیث وغیرہ کی نہین ہوتی بلکہ اگر اہل نظر اوس حد مین جاوے تو نظر حل جاوی فقط

منظر کشف و کرامات ومصدر خوارق عادات عابد زندہ دل عارف کامل
برگزیدہ حضرت رحمانی سکندر خان عبد الرحمانی شہید سکندر خان نام غیرہ عبد الرحمانی از زمرۂ فرید خانی

قبر انکی اوپر قلعہ قصبہ سیل گڈہ کے ہے اکثر انکی قبرون سے کرامتین ظاہر ہوتی ہین اور گاہی گاہی آپکی زیارت بھی لوگونکو ہوجاتی ہے گاہے نماز پڑہتے ہوئے لوگ اونکو دیکھہ لیتے ہین باشندہ قلعہ مذکور کے اکثر لوگ اونکی منت بھی کرتے ہین

مہر سپہر طریقت قطب دائرہ حقیقت روشن ضمیر مجموعہ خوارقات مالک التقدیر محبوب سبحانی
محراب خان نام غیرہ سنتے خانی از زمرۂ فرید خانی

بسند سے زبانی حافظ غلام رسول باشندہ اجمیر شریف بروقت وفات جناب نامی کی موجود تھے جناب حافظ صاحب بیان کرتے تھے کہ بروقت دم نکلنے کے مکان مین روشنی ہوگئی جیسے کہ مشعل کی ہوتی ہے خوشبوئی بھی معلوم ہوئی نہایت عمدہ فقط

عارف کامل عابد آگاہ دل معدن مروت مخزن فتوت مجمع مکارم منبع اشفاق
فمر احمد ثانی ہوائی نفسانی مخلیے خانی جناب تجابت خان نام غیرہ محمد خانی از زمرۂ فرید خانی

بلند اراد تخان قصبہ سیل گڈہ کی صاحب سے سنا گیا کہ یہہ صاحب بیبی اور درویش صفت مردم تھے عمر سیدہ پرہیزگار عابد متقی تھے

مگر تارک دنیا ہوگئے اور ولی کامل ہوئے اور ایسی کرامتین بحالت حیات و بعد وفات جاری ہین اور آپکی مزار کاشی گنج ملک پورب مین ہے چنانچہ بعد وفات آپکی پوتہ مولوی محمد بخش خان کو صغر سنی مین کسے جن نے دبالیا تھا کہ کسی علاج معالجہ سے صحت نہوئی ایکدفعہ بوقت شب اول محمد بخش خان کے والد غلام امام خان یعنے پسر آنجناب کے اونکے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک مکان مین بصورت اصلی ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ غلام امام یہہ کافر لڑکے کا کام تمام کریگا الفاتحہ قصیدہ غوثیہ شروع کرو تو آپکا مزاج پابند شریعت زیادہ تھا ایسا کہا کہ ہم آپکو اولیاے کامل جانتے تھے اب بصورت اصلی ظاہر آگئے یہہ کیا بات ہے آپنے فرمایا کہ تو بڑا احمق ہے کہ کیا اولیا اللہ مرتے ہین مگر اولاد کی دردسی جی نہین مانتا لاچار آپا بسم اللہ شروع کر جب اونکے فرزند باسعم مولوی غلام امام خان ناغر نے تعظیم دیگر آداب بجالایا اور حسب الارشاد قصیدہ غوثیہ شروع کیا فوراً وہ جن جلا ہے جلا رہے کرکی جل گیا محمد بخش خان ہوش مین آکر بیٹھے ہوگئے تو انکا نام اول لطیف خان تھا آپنے فرمایا کہ انکا نام محمد بخش رکھو یہہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے اچھا ہوا ہے اور یہہ فرماکر غایب ہوگئے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ غلام امام خان پسر آنجناب کے گھر مین چور گھس گیا تھا اور خوب اسباب زیور وغیرہ چور مذکور نے لیا تو آپنے ہمسائے والے تمام افغانان قصبۂ اسلام پور کو شہباز خان و احمد خان وغیرہ کو بیدار کردیا کہ میرے غلام امام خان کے گھر مین چوری ہوئی ہے اور ہم سوتے ہین وہ دوڑ پڑے چور کو مارکوٹ کے بھگا دیا تمام اسباب چھین لیا آپکی مزاج اول ہی سے آزادی تھی راگ رنگ سے رونق تھا ساٹھہ روپیہ کی نوکر تھے مگر فقر فاقہ رہتا تھا اور انکی یہہ کرامت ہنوز جاری ہے کہ خبر گیری اپنی آل و اولاد کی رکھتے ہین چنانچہ قوم یوسف خانی و یونس خانی مین سے کوئی بیمار ہوا اور اوسکے گھر والون مین سے آپکی طرف متوجہ ہوکر سورہین تو اگر صحت منظور الہی ہو تو بشارت صحت کی ہر ایک طرح پر ہو جاتی ہے اور اگر قضا ہو تو مرجاتے ہین لیکن اسکی یہہ بشارت دیتے ہین کہ میری جا بجا فریاد کری اور کہہ سب کہین پر اکوئی سنتا نہین خدا کی مرضی پر صبر کرو اور صورت بھی آپکی پریشان ہوتی ہے او سحالت مین اور تبرکات موقوف کے واسطے غلام امام خان مذکور نے چند مرتبہ ارادہ کیا تو آپنے فرمایا کہ یہہ حصہ تیرے پسر محمد بخش کا ہے اب محمد بخش خان کو اجازت ہے گو گھبراتے ہین تو انکو فایدہ دنیا سے کسی قسم کا نہین ہوتا ہے جو کچھہ تجارت وغیرہ کرتے ہین تو نقصان ہوتا ہے اور نوکری کرتے ہین تو ایک دو ماہ سے زیادہ نہین کری جاتی وحشت ہوکر چھوڑ آتے ہین فقط اور ایک دفعہ بمقام کاشی گنج کسی معتبر شخص نے آپکی کلاہ مبارک کی ہنسی کری تھی آپنے کلاہ سر سے اوتاری اور فرمایا کہ اس کلاہ کا اوڑھانے والا اوڑھا دیگا تو اوڑھونگا چند روز سر برہنہ رہے اوسی عرصہ مین منجانب اللہ ایسی آفت ناگہانی اوس شخص پر نازل ہوئی کہ حاکم نے مشکین باندہ کر بازار مین زیر بیدون سے پٹوایا اور منادی شہر مین پھیر اکر واسطے تماشا کے لوگونکو جمع کیا بلکہ اوسکے قبایل بھی گاڑی مین سوار کرکے سامنے کھڑے رکئے جب آپنے اوسکے پاس جاکر فرمایا کہ آج ہماری ٹوپی دیکھی تو نے اب ہمارا مالک اوڑہاتا ہے یہہ کہکر سر پر رکھہ لی جب وہ شخص فریاد فریاد آپکے نام سے پکارنے لگا آیندہ حاکم سے سفارش کرکے اوسکا قصور معاف کراکے چھوڑ لائے

شاہباز فضاے تعرف و تعشق اللہ الصمد عنقاے قاف ترک تکلف و تعلق واتندہ اسرار جال مقال بہبندہ جمال بالکمال حضرت ذوالجلال مظہر تجلیات صوری و معنوی مصدر حسنات دینی و دنیوی صاحب مربی خدا آگاہ قائم مقام حضرت عزت اللہ شاہ صاحب

احوال پر ملال اعلم علیخان صاحب ناغر ساکن کھنڈانو

آپ حضرت عزت اللہ صاحب کے مرید تھے وہین سے نعمت حاصل ہوئی چنانچہ ایک روز آپکو مجلس کی جلسہ مین حالت ہوئی

بہ الست فی الذات ابزد احوال اودخان صاحب نانو عرف ارادت شاہ صاحب نانو عفی اللہ عنہ ساکن اسلام نگر

ملک شیخا دانی آپ حضرت عزت اللہ شاہ صاحب قبلہ کے خلیفہ اول تھے حضرت کے بعد آپ جانشین ہوئے اور اکثر کرامتین ظاہر ہوتی رہیں اور بہت لوگون کو فائدہ پہونچا بلکہ آپکو بھی بعضے بعضے آدمیون نے حجرہ مین دست دیا علیحدہ علیحدہ دیکھا معلوم ہوا کہ آپکو مرتبہ غوث کا تھا ہولی در شان میان ارادت شاہ صاحب نانو جلوہ کی اسلام نگر مین ہولی کھیلین گے سیام نگر مین ٭ برہان الدین کے راج دولارے میان عزت اللہ شاہ جی کے گھر مین ٭ پیر ارادت شاہ مرشد کامل ہیر دیو رنگ کر بین ٭ بھر پچکاری میرے مکھ پر ڈالی چوندر رنگ دی بگر بین ٭ یہ خشبوئی تو مدکی بھری ہے ست موئے گھر گھر مین ٭ ہوگی فنا جو آنا رنگ راچو حاضر ہواس گھر مین ٭ تعریف جدید یہہ چادر رنگ بھینی پیر کی یہہ چادر رنگ بھینی ٭ شاہ فرہاد برہان الدین میان عزت اللہ شاہ سے دینی ٭ قمر الدین کل جگ اجیالو بل بل اوجلی کینی ٭ جیا لوکئی مین سے اوٹ قدم کی لینی ٭ آنچ دوزخ کی کبھو نہ لاگے پیرا تنی عرض کر دینی ٭ یہہ چادر رنگ بھینی پیر کی یہہ چادر رنگ بھینی ہولی دیگر در شان ارادت شاہ نانو وا مرشد کی داسی رہی لوگو مین وا مرشد کی داسی ٭ موجی کھو جگہ درس دکھاے لوگو مین وا مرشد کی داسی ٭ راحت شاہ جی کی راج دولاری نگر جہہ نجنو کی باسی ٭ قمر الدین کل جگ اجیالی میرے بنیان پکڑ نر باسی ٭ ان بیبے مین پریم کی پھندی پھندے سے کون چھوڑاسی ٭ مدد کرین شاہ قمر الدین آپ ہی پھند کٹ جاسی ٭ خوف جان کن ان روز محشر سب سر پراتی ٭ دوہرہ در شان میان ارادت شاہ نانو آدبجائی بانسری من پیر وہر لین ٭ انت ہین راحت شاہ کے نند بھئی پربین ایضاً اسلام نگر سوہن بن سے ندی بہی بھر پور ٭ شاہ جی شیر خدا کے نت اونکہ برست نور ٭ ایضاً ہم تو پوت کپوت ہین بہو پتا کو لاج ٭ بھیان کہے کی راکھیو جیسرن گہے کی لاج ایضاً عمر اومائی ہین رہی من ہین سبو بیر ٭ کر یکرت کل تیار لو حضرت قمر الدین ٭ ایضاً میان عزت اللہ شاہ پر واریان پل ہین سو سو بار ٭ کاگا کو ہنسا کیا کرت نہ لاگی بار ٭ ایضاً حاجی نگری جہاند کی نا بسا یو بیر ٭ کہا کرون بس نہ پڑ وان ستایو پیڑ ٭ ایضاً شکر گنج نر سرس معز الدین اجمیر ٭ قمر الدین کل جگ قطب شاہ خدا کے شیر ٭ ایضاً ہین بھیک پاؤن پڑون تم ہی لگاؤ سیلی ٭ بھو ساگر مین تاریو پیرا امام علی ٭

غوث السبحانی قطب الرحمانی مرکز دائرہ ولایت نقطۂ سویدای ارشاد و ہدایت بہرہ مند رموز العہد جمیل والجلال واقف اسرار قال و حال سراسر مواہب غلام عزت خان صاحب نانو احوال حضرت غلام غوث خان صاحب نانو یوسف خانی ساکن لکھنؤ

ابتدا آپکی یہ ہے کہ آپ کمال رنگین جوان تھے چنانچہ ہاتھون کو مہندی لگاتے اور چھلے پہنتے اور گوٹے دوپٹے وسرخ پوشاک انگرکھہ پاجامہ دستار وغیرہ کا اکثر استعمال تھا چنانچہ حضرت میان اچھے صاحب مارہرہ والے رحمت اللہ علیہ کا جسوقت کہ قریب پہونچا تو اپنا ایک صندوق مین تبرکات ٹیکا و سیلی و کلاہ شریف رکھہ سجادہ نشین اپنے کو دیکر فرمایا کہ یہہ صندوق ہماری قبر پر رکھدینا ایک شخص مسمی غلام غوث خان نابینا پاے لنگ آویگا اوسکو دینا بموجب حکم ویسا ہی کیا اور چند آدمی غلام غوث خان بنکر آئے مگر صندوق کسی سے بھی نہ اوٹھا پھر آپکو کشش باطنی ہوئی اور یہہ وہان جانے سے گھبرائے تو سواری مین گر کے پاؤن ٹوٹ گیا لاچار بمقام مارہرہ گئے اور صندوق تبرکات کا اوٹھا لیا وہ صندوق ہنوز پاس آپکے پوتے مولوی محمد بخش خان کے موجود ہے پھر قدرت الہی سے آپکی آنکھیں کھل گئین پاؤن کا لنگ بھی اچھا ہو گیا مگر

تین روز ہوئے ہیں سے لے مدتی ہاتھیلی سے تھام رکھا ہے مجھے بیان سے اوٹھا کر موضع نیاری باری کے راستہ پر
زیر درخت پیلو پاس قبر سکندر خان کے دفن کرو تو ایک روز خواب خیال کی بات تصور کر کر عمل نکیا دوسری شب کو مکرر
تاکید آپ نے ارشاد فرمایا تو صبح کو تمام برادری میں اظہار کیا غرض سب لوگ آپ کی ولایت کے معتقد تھے تو کل
ناغران ساکنان بگڑ و سلام پور و حاجی لی پہاڑی کو ٹھ زا ابو داؤد وغیرہ کو جمع کر کے قبر میں سے لاش مبارک اوکھاڑی تو بعد
اکیس سال کے ویسی ہی نعش آپ کی صحیح سلامت تھی بلکہ کفن تک میلا نہ ہوا تھا بارہ دیگر آپ کو غسل اور کفن دوسرا
دے کر موجب ارشاد کے اوسی مقام پر دفن کیا گیا اب قبر آپ کی وہیں واقع ہے اور ہنوز مزار شریف سے بھی
اکثر کرامتیں ہوتی رہتی ہیں اگر کرامات آپ کی مفصل لکھی جاویں تو ایک کتاب علیحدہ ہو جاوے فقط

فارس مضمار تجرید جارس چار بالش تفرید مہر سپہر طریقت سپہر حقیقت غواص دریای خدا شناسی
و خدا دانی لولو لالاے درج وحدانی ولی جوانمرد و الا مناقب ناغر پیر خان صاحب باشندہ قصبہ کنڈی نواب ضلع بگڑ بھائی حاجی صاحب مسبوق الذکر کی

احوال پیر خان صاحب ناغر رحمۃ اللہ علیہ جناب حاجی جی صاحب کے بھائی تھے ولی کامل ہوئے ہیں اور اکثر کرامتیں ایسے ظاہر ہوئیں
چنانچہ نقل ہے کہ ایک دفعہ آپ شکار کو تشریف لے گئے تھے اور تشنگی غالب ہوئی تو ایک گوال گاے چرا رہا تھا ایک گاے
خشک شیر اوسکے پاس کھڑی تھی آپ نے اوس گوال کو فرمایا کہ ہمکو پیاس لگ رہی ہے اس گاے کا دودھ پلا دے اوس نے
ہنسکر کہا کہ اس گاے سے دودھ کہاں سے آیا یہ تو بیائی بھی نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ پکڑ لا خدا دیگا وہ اوس گاے کو پکڑ لا کے
دوہا تو دودھ نکل آیا آپ کو پلایا جب سے آپ ظاہر ہوئے پھر ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک موضع میں آپکا گذر ہوا تو ایک عورت
قوم کی جاٹنی ضعیفہ سے پانی طلب کیا اوسنے بالعوض پانی دودھ کا گڈوا بھر یعنی لوٹا بھر کر لا دیا آپ نے پی کر اوسکے حق میں دعا کی
کہ تیرے دو لڑکے عنایت الہی سے حسن میں بہت خوبصورت پیدا ہونگے اور اونکی اولاد سے ایک گانون بسے گا اوس نے
ہنسکر کہا کہ میرا سن قریب اسی برس کا ہوا ہوگا میرے کیا اولاد ہوگی تم مجھ ضعیفہ سے ہنسی کرتے ہوگے مگر آپ نے فرمایا
کہ ہونگے خدا دے گا چنانچہ خداوند کریم کی عنایات سے اوسکے دو لڑکے حسین پیدا ہوئے اور اونکی اولاد اسقدر پھیلی
کہ ایک گانون علیحدہ بسا ہنوز وہ پیر خان کی اولاد کہلاتے ہیں اور اونکے یہاں یعنی اوس قوم اولاد عورت مذکورہ بالا کی
میں منت مراد بھی سوائے پیر خان کے کسی کی نہیں ہوتی فقط نقل دیگر اور ایک دفع آپ کسی مقام پر برسر راہ بیٹھے ہوئے تھے
اودہر کو طرف بنجارہ بیلون میں شکر بھری ہوئی کسی طرف آگے کو تجارت کو جاتا تھا آپ نے اوس بنجارے سے پوچھا کہ ان
بیلون میں کیا ہے بنجارہ نے کہا کہ نمک ہے آپ نے فرمایا کہ نمک ہوگا خیر وہ چلا گیا آگے کسی قصبہ شہر میں جا کر واسطے
فروخت کے گونین کھولیں تو نمک تھا دفعتاً اوس بنجارہ کو خیال آیا کہ اوس فقیر کے کہنے سے یہ نمک ہوگیا اوسنے سبکو وہیں چھوڑا
اور آپ کی تلاش میں آیا آخر ڈھونڈتے ڈھونڈتے بعد چند روز کے آپ سے ملے بنجارہ نے عرض کی کہ آپ کے فرمانے سے
میری شکر کا نمک ہوگیا خدا کے واسطے میرا قصور معاف فرماویں اور قدم پکڑ لئے آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو یہی کہا تھا کہ نمک ہے
اب تم کہتے ہو کہ شکر تھی تو شکر ہوگی پھر اصرار کیا تو پھر بھی فرمایا کہ شکر ہے جا رخصت ہوا اوسنے جا کر گونین کو کھولا تو شکر تھی فروخت کیا

محسن الصفات مجمع العادات عاشق صادق محبوب الست غالو بلی

مولانا حاجی خان ناغر ساکن قصبہ گودالو متعلقہ شیخاوالی ضلع بگرہ قدس اللہ سرہ

حاجی جی صاحب رحمت اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے چنانچہ آپ کی پیدائش ماہ رمضان شریف میں ہوئی تھی تو آپنے ننگ
شیر مادر نہیں پیا عید کے روز سے پینے لگے تھے اور پیدائش کو دو چار دن کے بعد ایک درویش بزرگ وہاں وارد
ہوئے اونسے لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے وہ دودہ نہیں پیتا ہے آپ نے
فرمایا کہ ہمکو اوس لڑکے کے پاس لیچلو تو اون درویش کو مکان پر لے گئے اور مستورایں پردہ میں ہو گئیں اور
حاجی جی کو پیڑھی پر لٹا کر صحن خانہ میں رکھدیا تو اون درویش نو وارد نے کہا کہ اے ولی اللہ آپ ہو پہنچے تو آپ نے
سلام کیا بعد ازان وہ درویش غایب ہو گئے اور یہ بھی نقل معروف و مشہور اونکی ہے کہ ایام طفلگی میں یہ حال
رہا کہ نماز کے وقت نہیں بنتا اور بعضے بعضے حاجیون سے ظاہر ہوا اور بیان کیا کہ حاجی جی صاحب بیت اللہ
شریف مین ہمنے دیکھے تھے اور شمائل حال مار پڑہی جی اور طفلگی میں کھیلتے ہوئے گاتے تھے یہ دوہا تصنیف
خود فرمایا کرتے دوہا من تصنیف جناب حاجی جی صاحب کہ طفلی مین فرمایا تھا وہ یہ ہے دوہا کھدالو شہر
نگمنہ جسمیں رسیریوں بیاک ٭ کھیلنے میں اللہ ملا سو ہیں حاجی کے بھاگ ٭ اور ایام طفولیت میں بعد وفات تک
ہزارہا کرامتیں ظاہر ہوتی رہیں چنانچہ ایک روز آپ نے سید شاہ عزیز اللہ صاحب مولوی ساکن بگرہ رحمۃ اللہ علیہ
سے فرمایا کہ تم شادی کرو تو آپ نے جواب دیا کہ میرا سن قریب اسّی برس کا ہے اب میں کیا شادی کروں گا تو آپنے
مکرر سکرر فرمایا کہ تمہاری پشت سے ایک قطب ہونے والا ہے اور اوس سے لوگوں کو بہت فائدہ پہونچے گا
اور قیامت تک اوسکے سلسلہ مرید ہوتے رہینگے تو آپ کی ارشاد بموجب مولوی موصوف نے شادی کی اور اون سے
حضرت عزت اللہ شاہ صاحب تولد ہوئے در حقیقت قطب ہوئے اور انسے بہت سی کرامتیں ظاہر ہوئیں اور
بعضے آدمیون نے حجرہ مین آپ کے دست و پا علیحدہ علیحدہ دیکھے اور آپ ہر ایک کو مرید نہیں کرتے تھے تمام عمر مین
قریب ایکسو کو مرید کیا مگر جو کیا سو ولی کامل ہوا چنانچہ خلیفہ اول آپ کے حضرت ارادت شاہ صاحب ناغر تھے کہ جنکا مزار
سلام پور مین ہے اور آپ کے بھانجے حضرت قمر الدین شاہ صاحب قائم نالی ساکن قصبہ پونواں عرف
قصبہ نوحلوی متصل قصبہ جھوجھو ملک شیخاوالی ضلع پیپاہی ولی کامل ہوئے مگر زیادہ فایدہ آپ کو حضرت عزت اللہ شاہ
صاحب دادا پیر کی مزار شریف سے حاصل ہوا اور آپ سے بھی بہت لوگونکو فائدہ ہوا مزار شریف مقام جھجوں ہے
اور حضرت عزت اللہ شاہ صاحب کے مرید عالم علیخان صاحب، الگو خان، علاؤالدین خان، حیدر خان و خداداد خان
بھیکن خان وغیرہ مرقومہ بالا یہ سب قوم ناغران سے آپ کے مرید تھے اور ولی کامل تھے اور مزار شریف آپکا بیچ
عزت اللہ شاہ صاحب کا مقام بگرہ مین ہے اور ہنوز مزار شریف سے کرامات ظاہر ہیں چنانچہ نقل ہے بدھنا وضو کو
حجرہ مین رکھا جاتا ہے صبح کو خالی پایا جاتا ہے سنا گیا کہ آب وضو فرماتے ہیں ایک روز محمود خان نے فراموش ہو کر بدھنا
نہین رکھا وقت شب آپ نے حجرہ میں سے آواز دی کہ محمود خان بدھنا وضو کو لاؤ سینے اوسی وقت بدھنا بھر کر
پانی کا رکھدیا مگر خوف سے چند ماہ بخار آیا فقط حضرت حاجی جی صاحب کی قبر شریف کھدالو کے قبرستان میں اول تھی
نقل ہے کہ موسم برسات مین ایک روز ندی باسم کاٹلی ندی نے آپ کی قبر شریف کو آ کاٹا تھا جو آپ کی قبر شریف
ندی مذکور کے کنارے پر تھی لہذا ندی کاٹلی نے آپ کی قبر کو آ کاٹا تو آپ نے مسمی شمس خان کو خواب مین بشارت دی

تو معلوم ہوا کہ خبث پشتارہ باندہ سے چاہتا تہا ایسا نیکو تابینا ہوسکے گوشہ مین بیٹہا ہے اوسکی انہین اپنی حضور مین طلب کیا اور دست مبارک اوپر چشم ہاے ہر ایک کی ملا فورا بحالت اصلی اپنی کی آگئین اور منور ہوگئین آپ نے فرمایا کہ مین نے بیچ حق تیرے نیکی کیا قید سے عالم کی خلاص کیا تہا مین نے اور طمع نمد تنگاری کی رکہتا تہا مین برعکس عمل کیا تو نے وہ خبث باعتذار در آیا اور تقصیرات اپنی سے التماس بعفو کا کیا اور کرم جبلی سے دس روپیہ دو سراپیچ وجہ بہات کے اوسکو مرحمت فرمایا اور رخصت کیا اور خزانہ آپ کا بجال خود رہا نقل ہے کہ وہ بقال کہ مودی آپ کی سرکار کا تہا بیچ بیماری دو تین روز کے مرگیا آپ واسطے شکار کے تشریف لے گئے تہے جب معاودت کرکے منزل شریف مین پہونچے اوس بقال کی انہین بروش ہندوؤن کے آراستہ کرکے جلانیکی جگہہ مین لئے جاتے تہے آواز دہل اور نفیری کی کان مین آپ کے پہونچی فرمایا یہ کیا آواز ہے لوگون نے کہا کہ فلان بقال آپ کے نے سفر کیا ہے اوسکی تہین جلانیکو لئے جاتے ہین آپ نے فرمایا اوسنے حساب چند سال کا ہمارے نہین دیا ہے چاہتا ہے اسی طور سے جاوے حساب اپنا کس سے چاہونگا مین لینے کو جاؤ اور نعش اوسکی کو لاؤ جو نعش اوسکی نظر شریف مین آپ کی درآئی وہ بقال سانہہ اسکے کہ بیچ کفن کے لپٹا ہوا پڑا تہا اوٹہا اور بیٹہہ گیا چنانچہ بعد اس سے بارہ سال دیگر تک زندہ رہا اور بیچ خدمت آپ کے قیام رکہا چنانچہ اسطور کے خوارق عادات بہت آپ سے منقول ہین نقل ہے کہ دختر قدوۃ العارفین سید کی حضرت شیخ جمال کاکر کی ہمیشہ دختر جنتی تہی ایک روز بسبب استدعاء فرزند کے آگے بزرگوار اپنے کے گئی اور درخواست فرزند کی کری کہ بیچ حق میرے دعا و مدد کرے کہ تبارک و تعالی دعا سے آپکی فرزند نرینہ مرحمت فرماوے شیخ نے ایک ذرہ خاکستر زنبیل سے درویشانہ کے نکال کر دختر اپنی کو دیا اور فرمایا کہ کہاؤ حق تعالے چار فرزند مرحمت فرمائیگا انشاء اللہ تعالے دختر نے وہ خاکستر کہ جو از عنایت والد نے فرمایا تہا کہا لیا حق سبحانہ تعالی نے جو کچہہ زبان مبارک سے آپ کی نکلا تہا حکم خدا سے وہی عنایت و مرحمت فرمایا

کامروائے زائران مراد بخش حاجتمندان فیضرسان زمرۂ خلایق کشاف

دقایق خلاق ہمہ مرام روحانی وحالی شہد کمال الدین خان ناغر فریدخانی

قبر اونکی قصبہ سماولی زیر کوالیار بیرو گڈہی راستہ مین ہے اکثر لوگون کو اون سے فیض پہونچتا ہے اور کہہ و مہ وہان کا معتقد ہی اور شادی وغیرہ مین اول سب لوگ اونکی منت کرتے ہین شہرہ کرامات اونکی کا اظہر من الشمس ہے اور قبر پر بڑی طیاری رہتی ہے دیکہنے مین بہی زوار کو نورانی جایگہ معلوم ہوتی ہے ابتک عقیدہ والے اپنی مراد کو جو تمنا کرتے ہین پہونچتے ہین اور بنام اونکے جس شخص سے بن آتی ہے خیرات ابتک کرتے ہین اور مراد مند لوگ قرب جوار کے بہت جاتے آتے ہین جو جو کہ کشف و کرامات اونکی حین حیات مین دنیا داران کو ظاہر ہوے ہین ایک دفتر ہونا چاہیئے حسب من و عن مسطور ہو

ہماے اوج معارف رحمانی طریق مکاشف یزدانی رسیدۂ منزل صمدیت بینندۂ

جمال احدیت ولی مادرزاد زین العباد حاجی الحرمین شریفین مجموعۂ مکارم خوارق عادات

مصدر مراحم حسنات محسنات برگزیدۂ معشر بشر از ہمہ بہتر و برتر

ہوا غایت گرم تھی اور حضرت شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین ذکریا قدس اللہ سرہ زیادتی حرارت سے بیچ محل کے نہیں
رہ سکتے تھے نکل کے مسجد میں تشریف لائے اور شیخ حسن بیچ خدمت کے حاضر تھے آپنے فرمایا کہ پنکھا اٹھاؤ اور
ہوا کرو شیخ حسن نے اشارہ کیا تاوہ پنکھا آپسے جاری ہوا بے حرکت ہاتھ کے جنبش میں درآیا شیخ الاسلام اِس
خوارق شیخ حسن سے بغایت آشفتہ ہوئے اور چند سال نظر انور سے اپنے مہجور اور دور کیا بعد از مدت ایام حسن توبہ کر کے
سے آپ کے بحال خود آئے

ذکر مشیخت دستگاہ معارف آگاہ مجمع کمالات قدسیہ جامع عادات ملکیہ سوختۂ عشق وولا افروختہ اعتلاآن خلیل وارد آذر شیخ جمال کاکر المشتہر نقشبند

یہ صاحب وجد وحالت تھے اور ہمیشہ برہنہ پھرتے تھے اور بجز لنگوٹ کے ستر دوسری چیز سے نہیں چھپاتے تھے اور ساتھ سگ و مجعار کی میل
تمام رکھتے تھے اور ہمیشہ چند سگ ہمراہ آپ کے رہتے تھے اور مسافر اور فقیر اور غنی اور ملنگ اور جوگی اور سنیاسی اور
مونی وکبیر و صوفی و درویش او جو کوئی کہ پہونچے ایک سیر ارد گندم اور بہلولی وزن روغن بقال سے کہ موودی آپ کا
تھا خواہ ہزار کس یک روز میں آوے اسی مقدار غلہ و روغن اوسکو ملتا تھا اور جو زر بہت خرچ ہوتا اور چار پانچ ہزار تنکہ سیاہ
ہونچتا وہ بقال دور سے آسکے سلام کرتا اور کھڑا رہتا آپ اوسکو طلب کر کے اشارہ ساتھ اوس خاکستر الاؤ کہ حضور میں
آپ کی جلتی تھی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آؤ اور حق اپنا اِس خاکستر سے لو وہ بقال بیٹھتا اور اوسی قدر روپیہ سفید
سکہ تازہ درمیان خاکستر سے نکال کر لے لیتا اور پھر اوسی طرح خرچ کرتا چنانچہ یہہ روش تا زمان حیات شریف آپکی
جاری تھا اور جو کوئی ملازمت میں آپ کی احتیاج اور درماندگی اور شکستگی اپنی اور بے مائگی عرض کرتا اوسکو اشارہ
اوسی خاکستر کا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آؤ یہہ روپیہ اس سے لو وہ شخص جاتا اور جسقدر کہ فرماتے تھے روپیہ
پاتا تھا اور لیجاتا تھا اور حاجت اپنی میں صرف کرتا تھا ایک روز حضرت شیخ بیچ قصبہ بیدولی کہ سکونت اختیار کیا تھا
بیچ راہ کے گذرے ایک مفسدان سے و امنعات نواحی شہر کی تئیں لشکا کے شلاق مارتے ہیں اور زر طلب کرتے ہیں
جو عبور آپ کا اوس مکان میں ہوا وہ شخص کہ دراصل خبیث تھا فریاد کیا اور التماس کیا تا اوسکی تئیں اوس محنت سے
خلاص کریں آپ نے فرمایا کتنا روپیہ چاہیے دینا اوسنے کہا ہفتاد یا ہشت محالان اوسکی تئیں فرمایا کہ اوس شخص کو
ہمراہ لاؤ جو منزل پہ تشریف لیگئے فرمایا اوس خبیث کی تئیں کہ جسقدر روپیہ مہمات تیرے کو کفایت کرے اس خاکستر
ست لے وہ مرد بیچ کنارہ الاؤ کے بیٹھا اور اوسکو کھودا جو روپیہ کو نکالتا تھا تہ سے اوس روپیہ کے دوسرا مثل بر چشمہ آب
روان کے برآمد ہوتا تھا تا آنکہ جسقدر سے محتاجی اپنی جانی اوٹھا لیا تا اوس محنت سے خلاص ہوا اور گھر اپنے گیا
اور بیان کہ اس آتش دان میں حضرت شیخ نے گنج رکھا ہے کہ ہرگز کمی زر کی نہیں ہے اس خیال خام سے دو آدمی دوسرے
کو ساتھ اپنے متفق کر کے نصف شب کو واسطے دزدی کے آیا ہر چند وہ آتش اور خاکستر کی تئیں برہم مارا ایک فلوس
سیاہ بھی ہتھ نہ پہونچا تب ہمراہیان اپنے سے کہا تم یہہ خاکستر مفسد بیچ گوشہ سے چادر کے باندھ ہوا رروانہ ہو
چنانچہ ہر سہ کسان اندھے ہوگئے اور بینائی چشم کی اون لوگون کی زائل ہوگئی اور راہ کسی طرف نہ جا سکے متضطرب
وحیران ہو کر گوشہ میں بیٹھ رہے گئے جو صبح ہوئی اور روز روشن ہوا حضرت شیخ نے فرمایا یہہ آتش میری کیا ہوئی تفحص کیا

چار پسر رکھتے تھے اور بیچ تیر اندازی کے اوپر ہر چہار برادر کے قادر و توانا تھا چنانچہ اوس عصر مین کوئی ساتھ انکے ہمدست نہ تھا ایک روز ہر چہار برادر واسطے شکار کے برآئے تھے ایک درویش ساتھ انکے ملاقی ہوا کہ کلاہ اوپر سر کے رکھتا تھا اور مہرہ زر سرخ کا اوپر تاج کلاہ اپنی کے سینی ہوے تھا ہر چہار نے کہا کہ تمسے کوئی ایسا ہے کہ اس مہرہ سرخ کو ساتھ تیر کے اوڑھا لیوے سیدانی کہ سب برادران سے قادر انداز تھا اوس مہرہ کو ساتھ تیر کے اوڑھا لیا اور کلاہ سر سے اوس فقیر کے اوپر زمین کے گر پڑی تب وہ فقیر نے بجانب سیدانی کے توجہ کیا اور زبان مبارک سے اوس واصل حق کے برآیا کہ بیچ گھر تیرے ایک رہیگا چنانچہ تیر دعا اوسکی اوپر ہدف اجابت کے مقرون ہوئی اور تا مدت مدید تک ایسا ہی رہا کہ جو فرزند بیچ نسل سیدانی کے تولد ہوتا باپ اوسکا مرجاتا اور اوس گھر مین ایک رہتا تھا بعد چندگاہ بیچ اولاد سیدانی کے گھر مین توسعت لڑکا پیدا ہوا اور دادی اوس لڑکے کی تولد کی جو حقیقت دعاے فقیر کی جانتی بیچ گریہ کے ہوئی اور فریاد اور رفغان اوسنے اوپر آسمان کے پہونچایا اور کہا کہ کاشکے یہ پسر زادہ میرا تولد نہ ہوتا تو پسر میرا اسلامت رہتا ہر چند اوسکی تئین بصبر و سکونت نصیحت کرتی تھی سود مند نہ ہوتا تھا بیچ اس اثنا کے گذر حضرت شیخ خاضو کا اوس مکان مین ہوا بیتابی اوس عورت کی دیکھکر تسلی اوسکی کیا اور بمنزل اوسکے تشریف لیگئے اور چند آدمی دوسرے بھی ہمراہ تھے شیخ کو حالت ہوئی اور مجلس سماع کی گرم ہوئی اور بیچ عین حالت اور مستی و ذوق کے شیخ نے پسر اوس عورت کی تئین طلب کیا اور دہن مبارک اپنا ناف مین اوس پسر کے ڈالدیا اور دندان اپنی سے پیکان اوس تیر کی نکالی اور فرمایا یہہ پیکان تیر کی دعا سے اوس درویش کی تھی کہ پشت بہ پشت سرایت کرتی تھی مین نے نکال لی بعد اس سے حق تعالی بیچ نسل تمہاری کی برکت چاہے گا کرینکے چون ایسا خوارق آپسے بظہور پہونچا جمیع اوس قبائل کی مرید آپ کی ہوئی اور دعاے شیخ کی بعز اجابت کے مقرون ہوئی اوس ایام سے نسل سیدانی زیادہ ہوئی اور جو کوئی ملازمت مین آپ کی آتا مافی الضمیر اوسکا ظاہر کرتے اور سلسلہ عجیب آپ سے پیدا ہوا اور تا حال اولاد و احفاد انکی شہر کرولی و حیدر آباد و شیخاواٹی قصبہ امرتسر مین آباد ہین کرولی مین متوسل راج ابرو دار تعظیمی مراتب کے ہین انکی اولاد ناغر خواجخیل کہلاتی ہے اور سُنا گیا کہ قوم خواجخیل ناغر ولایت مین بھی آباد ہین زبانی ایک ولایتی اسپ فروش کے معلوم ہوا تھا اور وہ آپ کو ناغر خواجخیل کہتا تھا شجرہ آپکا ناظرین کو معلوم ہے اوسکا شجرہ ناغران وانی کی شمول ہے

ذکر آن قدوۃ المشہور عین آن مطلع انوار

آن مہبط اسرار آن کعبہ ارباب حاجات آن قبلہ مرادات مقبول یزدان شیخ حسین افغان خدمت اور ملازمت شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا کی ساتھ انجام کے پہونچا ہے اور ساتھ مرتبہ کمال کے پہونچے اور اکثر اوقات خوارق غریبہ آپ سے ظہور مین آیا ایک شب حضرت شیخ الاسلام بیچ مسجد کے تشریف لائے اور چراغ گل ہوا اور مسجد تاریک تھی آپ نے فرمایا چراغ چاہیے تا روشنی ہووے شیخ حسن بیچ خدمت کے حاضر تھے ساتھ انگشت اپنی کے اشارہ قنادیل مسجد پر کیا بیچ اوسی ساعت کے جل اوٹھی حضرت شیخ الاسلام اس کرامت سے بہت درہم ہوے اور فرمایا استغفر اللہ اور اوس قنادیل کی تئین پھر بجھا دیا اور خانہ ہمسایہ سے روشن کیا نقل ہے کہ ایک روز شیخ حسن بیچ ملتان کے راہ مین گذر دیکھا کہ ایک جماعت علما سے بناے مسجد رکھتی ہے اور سمت قبلہ مین گفتگو کرتے ہین شیخ حسن وہان پہونچ کے حقیقت کی تئین معلوم کیا اور ہاتھ ایک کا اونمین سے پکڑ کے فرمایا یہہ کہ خانہ کعبہ معظمہ کی تئین آباد کیا اور چلے گئے کہتے ہین کہ ایکروز

ذکر آن قطب السالکین آن برہان العارفین ان محرم حرم بادشاہی برگزیدہ درگاہ الٰہی
آن بحر مواج ناستناہی آن قدوۂ مشائخ دین پرور شیخ علی لودی سرور سابوخیل قدس سرہ

بزرگان اس طائفہ کے قطب وقت اپنے تھے اور بیچ قصبہ کیلوار کہ تابع ملتان سے تھا کہ چالیس کوس ہے سکونت رکھتے تھے اور بیچ سلسلہ سہروردی کے مرید تھے اور صاحب خوارق عادات ومرتاض ومتعبد ومستجاب الدعوات تھے اور یک نظر توجہ سے آپ کی خلائق فیض تمام پاکے مرتبہ ولایت کو پہونچتی تھی اور اوس نواحی کے تمام بیچ سلک مریدون کے منتظم ہین نقل ہے ایک روز بیچ ملازمت آپ کے ذکر ہوا کہ شیخ نجم الدین کبری اوپر جسکے نظر کرتے ہین ولی ہوجاتا ہے آپ نے تبسم فرمایا اوسی اثنامین حجام سوا اتفاقات سے اوس نواحی کے پہونچا اور آئینہ بدست شریف شیخ کے دیا آپ نے فرمایا بیچ حجامت کر بموجب فرمانے کے بیچ خدمت کے اقدام کیا جب بعد فراغت کے اوٹھا حالت قوی اوپر اوسکے وارد ہوئی تھی مغیبات اور کشف ارواح سے بات کرتا تھا اور ہاتھ کام اپنے سے باز رکھکر شال خلافت کی اجازت پایا اور مردم بہت اوس حجام سے راہ خدا طلب کرتے پاتے تھے اور ایک نظر توجہ سے مرتبہ کو پہونچتا تھا بیت آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند * آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند * اور خوارق بہت آن حضرت سے منقول ہے چنانچہ کہتے ہین پارۂ چوب واسطے پوشیدن خانہ کے پسرکلان آپ کے لائے تھے جماعت خادمون سے اوس قصبہ کی ساتھ آپ کے نقیض رکھتی تھی ایک شب چند آدمی آکے چند چوب چورا کے روانہ ہوئے چون مقصد پہونچے ہرچند چاہا کہ چوبہا کو سر سے نیچے اوتارین اور پنہان رکھین چوبہا سر سے اونگی نہ اوتری ناچار مضطرب ہوکے جس جگہ سے کہ لے گئے تھے وہین پھیر لاکے رکھدیا اور اوس بلا سے مخلصی پایا روایت ہے کہ مدت تیس سال واسطے خواب کے چشم برہم نہ رکھی تھی اور مظہر کرامات عجیبہ وخوارق غریبہ تھے اور سلسلہ شریف آپ کا الحال مصدر خاص وعام ہے اور اولاد واسباط آپ کی قائم مقام ہے

فصل سوم در ذکر مشائخ واولیاے کبار طائفہ غشتی کہ ذکر اور خوارق عادات ومناقب انکا بیچ اس تاریخ کی مسطور ہوا

ذکر برہان العارفین آن مقتداے السالکین آن ہادی طریقت آن مرشد حقیقت آن مظہر اسرار لاریبی آن داناے علوم غیبی آن بنعمتہاے حق شاکر خواجہ خضر کا کر بیچ زمان اپنے غوث تھے اور خوارق بہت آپ سے ظاہر ہوے متعبد ومتورع وصائم الدہر وقائم اللیل تھے اور خلائق باستدعاے حاجات کے راہ دور سے خدمت مین آپ کی پہونچتی اور حوائج آپ کے بغیر اجابت مقرون تھا اور وطن اصلی آپ کا درمیان دریاے جون وگنگ کے تھا اور خلفاے سے آپ کی منقول ہے کہ جون شوق سے وجد وحال احیانا بیچ نصف یا آخر شب کے ہوتا اور یارب زبان مبارک سے آپ کے نکلتی جماعت کہ گرد وپیش شیخ ہوتی تھی جواب لبیک عربی کا سنتی تھی کہ غیب سے ظاہر ہوتی تھی اور قائل معلوم نہ ہوتا تھا

ذکر آن مہر سپہر ولایت آن آفتاب فلک ہدایت آن برگزیدۂ الطاف ربانی آن مخصوص نظر رحمانی آن مظہر غرائب آن مظہر عجائب آن در ریاضت شاقہ ازہر شیخ تمام شمود لدیوس نا غرابت بزرگ سے تھے کہ بیچ زمان اپنے مرجع خاص وعام تھے اور خوارق عادات بہت اونسے بظہور پہونچے نقل ہے در ولدیار ابن سرہنی

[illegible]

ذکر آن ... [illegible]

[illegible]

ذکر آن قطب الموحدین آن غوث محققین ... امام ربانی

آن منبع اسرار ... شیخ ... [illegible]

[illegible]

ذکر حضرت ... [illegible]

[illegible]

شیخ بایزید سے منقول ہے کہ بیچ ایام سلطنت شیر شاہ بادشاہ سور کے عرفان پناہ شیخ محمد غوث گوالیری نے بسبب سوء مزاجی بادشاہ عصر کے سفر کیا اور غریب جلاوطن ہو کے بدیار گجرات تشریف لے گئے تھے اور اوس ایام میں شیخ بایزید بھی عزیمت خانہ مبارک سے احمد آباد پہونچے اتفاقاً بادشاہ گجرات نے مولود عاقبت محمود حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کر کے جمیع مشائخ سے تشریف آوری کی استدعا کی چنانچہ شیخ محمد غوث صاحب گوالیری چند ساعت پیشتر بیچ مجلس کے تشریف لائے تھے اور شیخ بایزید بعد آپ سے پہونچے شیخ محمد غوث صاحب واسطے استقبال آپ کے دوڑے جب ہر دو بزرگ پہونچے اور ہاتھ دراز کیا کہ باہم مصافحہ کریں اسی اثنا میں پیر شیخ بایزید کے شیخ گدائی حاضر ہوئے اور ہاتھ انکا پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اور اشارہ بیٹھنے کا فرمایا اور مصافحہ سے منع کیا شیخ محمد غوث اس واقعہ سے بہت متالم ہوئے بادشاہ گجرات اور شیر خان فولادی نے سبب ہاتھ نہیں دینے کا پوچھا شیخ بایزید نے کہا صورت پیر کی تئین معاینہ کیا ہیں کہ مجکو ہاتھ دینے سے منع فرمایا اور خوارق سید کا آپ سے منقول ہے اور ساتھ مرتبہ غوثیت کے پہونچے تھے

ذکر آن مشیخت پناہ

آن عرفان دستگاہ آن کاشف مکاشف حقیقت آن عارف معارف طریقت آن مقبول درگاہ آن محبوب الہ آن مظہر فتوحات الہی شیخ یحیی تھے بامی صاحب حالت و مجاہدت و ریاضت و روشن ضمیر تھے اور مریدان ہمین انفاس طیبہ آپ سے ساتھ مرتبہ علیہ کے پہونچے اور خلائق اطراف واکناف سے عالم کی بیچ ملازمت شریف کے دوڑ کے ساتھ مقصد اپنی کے فائز ہوتے تھے اور مقبرہ آپ کا بیچ کوہ الوکی ہے

ذکر آن قطب الواصلین آن غوث السالکین آن مقتدای ایام آن شہسوار انام آن آفتاب نمانی شیخ خضر سروانی

صاحب عبادت و ریاضت شاقہ ہمی او ذیقہ ہی قیت اپنے تھا سے تھے اور خوارق بہت آپ سے ظہور میں آئے اور مقبرہ آپ کا بالائے کوہ روہ کے کہ کوہ سلیمان سے برائی ہے واقع ہے اور اوسی جگہ ایک کوزہ آپ ہمیشہ پر رہتا ہے جب دو آدمی درمیان اپنی مین منافشہ کرتے ہیں اور قرار اوپر قسم کے پاوے وہ آدمی جا کے ایک کف آب اوس کوزہ سے کھاتا ہے اگر راست گو ہی سلامت رہتا ہے او اگر دروغ گو ہے شکم اوسکا پھٹتا ہے اور مرجاتا ہے فرصت یک ساعت کی نہیں پاتا اور تا حال ہی یہ عمل معمول ہے

ذکر آن غوث الزمان

آن رکن ایمان آن مقبول محبوب آن مطلوب مرغوب آن در جذبہ شکر باسوز و گداز آن در غلبہ صد بار از دنیا و نیاز آن خارج از دنیا آن ذاکر مولی آن مستغرق فرائض و سنن شیخ مجن نام آپ کا تھا اولاد قوم لودی سے آپ تھے اور سلسلہ کو اوسکے مجن خیل کہتے ہیں بیچ ابتدائے جوانی مین واسطے شکار اور سیر صحرا و کوہ کے مولع تھے او ہمیشہ بیچ سیر کے رہتے ایک دن بیچ اثنا و سیر کے موہبت ربانی سے ہوا اوپر اوسکے تجلی کہ اوس سے مولع و مجنون ہوا اور بیچ وجد و حال کے درآیا اور بیچ محل کے بہر اکہ متوجہ منزل ہو خرامان خرامان دست دامن کشان مجذوب الحال و مسلوب الفعل پیدا ہوا جس جماعت نے کہ اونکی تئین دیکھا کہا امروز یہ مرد مثل آسیا بیچ گردش کے ہے اور زبان پشتو مین آسیا کو مجن کہتے ہیں اوس روز سے لقب آپ کا ساتھ مجن کے مشہور ہوا صاحب حالت و متورع و متعبد تھے اور خوارق غریبہ اور کرامات عجیبہ آپ سے منقول ہیں اور سلسلہ بزرگ آپ سے ظہور میں آیا اور اولاد و احفاد آپ کی تئین بیچ طائفہ لودیہ کے شان عظیم ہے

آپ کی بھیجا آپ نے اسی ساعت میں فقرا کو روپیہ بخشش کر دیا اور سب سے تعین فرمایا کہ جو کچھ سر سے تھا کر چکا یا اور درویشان کو تقسیم کیا
اور خادم کو فرمایا کہ مستحقوں کو دست بدست پہونچا دینا … رکھنا لازم نہیں سلطان کو جو تحفے بھیجے تھے مشاہدہ کرنے کے
بعد مراجعت سلطان سے عرض کیا سلطان کی جمعیت پریشان ہوئی اور رقعہ شیخ کو لکھا کہ اسپ کی ہیئت و جنس چاہیے تعیین
ہوں رقعہ شیخ کو پہونچا بعد مطالعہ کے فرمایا کہ سوداگروں سے پاس نہیں تھے ہیں کہ اسپ کی تشخیص بندہ فرمائیگا وقت مقتضیات آیا اور
پیچ ہر خدمت کے صرف ہو سلطان اسپ کی طلب سے باز نہیں آیا دوسرے دن پھر اسپ طلب کیا ایک روز شیخ کو حالت قوی
سے نسبت ہی تھا آدمی سلطان کے اسوقت آکے اسپ اور رقعہ طلب کیا شیخ کھڑا ہو حوض کے کنارے آگے مکان آپ کے
تھی تکریم ہو مستغرق حال بیٹھے ہیں تھے ہاتھ ایک کا دو فرقوں میں پیرت پکڑ کر فرمایا کہ دوڑ کو بیچ اس حوض کے اور سب
پنہایت سر پکڑ کرے آگو وہ آدمی فرمانے لگے آپ نے بہت سے عذر بھی کرنے میں بیچ حوض کے آیا اور غوطہ کیا میں
دیکھا کہ بیچ شہر بڑے متعدد اصطبل ہند کے ہیں اور ایک طویلہ ہے کہ تیس اسپ اوسی رنگ و صورت کے بندھے ہیں
جیسے کہ سلطان نے بھیجا تھا کھڑے رکھا ہر ایک اسپ پر جب چاہا کہ اسپ اپنے کو پہچان کرے اوس سے نہیں نکالا گیا وہ متحیر
و مضطرب ہوا شیخ نے اضطرار اوسکا دریافت کر کے جس جگہ کہ کھڑے تھے فرمایا کہ اسپ سلطان کا بیچ آخری طویلہ کے
ہے جب وہ ہوا بعد محنت اسپ اوسکے تعیین شناخت کرکے لایا شیخ نے فرمایا کہ سلطان سے کہنا کہ جوانی فقرا پر غور نہ کیجئے
گر تحقیقت نہ سمجھیں اور تحسین نہیں ہوتی اسپ کی نسبت تحسین ملازمت میں سلطان سکندر کے لائے اوس وقت سے
سلطان کا اعتقاد زیادہ پیدا ہوا چنانچہ ہر سال تمرد خرچ خدمت میں شیخ کے بھیجتا تھا اور وہ حوض بیچ قصبہ … الاول کے
منازل آپ کا ہوا اوس جگہ پر حویلی کی عمارت کیا سے … تھے ہیں … سو طویلہ … چھوڑ کے مشہور ہیں
اور ایسے شریف آپ کے اوپر … مشہور …

ذکر ان عرفان پناہ حقائق دستگاہ

آن کاشف تجلیات یزدانی آن واقف رموز … آن آفتاب فلک یقین آن … سپہر تمکین آن … شیخ
شیخ محمد … برادر کلاں شیخ … صاحب کے … خود شیخ سلیمان … صاحب ریاضت و مجاہدت شاقہ تھا اور ہمیشہ مستغرق
تجرد رکھتے تھے … اوقات میں … ساتھ … ذات عالی صفات آپ سے بہ دوام … رہتے تھے
اور آپ سے دو فرزند صاحب حالت و کرامت پیدا ہوئے ایک شیخ محمد عاشق دوسرے شیخ … خلق سے … دنیا
کے … میں شیخ … مشہور ہیں اور … سے آپ کے روایت ہے … آپ کو مرحمت
ہوا تھا اور ہر دو برادر سے دو فرزند صاحب کمال پیدا ہوئے تھے شیخ محمد نے فرزند اپنے کا شیخ راجو … اور شیخ … نے
فرزند اپنے کا شیخ صدر الدین نام رکھا اور … شیخ … کے پوتے تھے اور بیچ جمیع قبائل افغانیہ میں ساتھ
مستجاب الدعوات کے شہرت پائی اور جو کچھ زبان سے آپ کی نکلتا تھا فی الفور ہی ہوتا تھا اور خوارق عادات غریبہ مثل احیاء
اموات کے آپ سے ظہور ہوتے تھے اور پیر شیخ راجو کے طریقت و شیخت پناہ معرفت دستگاہ شیخ … تھے اور یہ ہمیشہ
نعمت آپ سے کسب کیا تھا اور شیخ راجو بیچ ایام حیات کے پیر ارشاد اپنے شیخ … کی ملازمت میں پیر اپنے کے بھیجا کہ
بیچ سلک ارادت کے منسلک کیا شیخ … نے اشارہ ساتھ … ارشاد اپنے شیخ … کے کیا کہ تربیت …
… حوالہ تمہارے کی گئی … واسطے شیخ … بیچ ارادت اپنے … اور شیخ سلیمان … صاحب سجادہ …

آن مطلع انوار کرم آن منبع انہار ہمم آن مظہر تجلیات جلال و جمال شیخ طہی قتال

اُنکا سے ترتیب شہباز قلندر سے کے مرتبہ تکمیل کے فایز ہوئے اور بیچ عبادت اور ریاضت و مجاہدہ مین سعی کی کہ بمقدور بشر کاہین قدر
بہت مشقت سے ابواب مشاہدہ و مکاشفہ اوپر اوسکے مفتوح ہوا اور مرتبہ ولایت کو پہونچے اور خلایق اوس عہد کی دست بیعت
ساتھہ آپکے لاتی تھی اور حاجات مردم کے اکثر بانجاح مقرون ہوتی تھی اور خوارق عجیبہ و غریبہ بظہور پہونچتے تھے اور بیچ تکمیل
ناقصان اور تربیت مریدان مین شان عظیم رکھتے تھے اور فتوحات بسیار و نذر بیشمار لاتے تھے اور دست بدست بیچ خرچ کے
جاتا تھا اور بیچ وجہ لقب آپکے قتال ہونے دو وجہ لکھتے تھے ایک یہ کہ جو کچھ ہوتا تھا بیچ ساعت کے خرچ فقرا ہوتا تھا دوسرا یہ کہ جو کوئی
بہ نسبت احوال حضرت شیخ کے سخن بے ادبانہ و قدح مین لاتا تھا بیچ ایک روز بلکہ بیچ ایک ساعت کے ساتھہ بلا و محنت کے
گرفتار ہو جاتا تھا اس سبب سے ساتھہ قتال کے شہرت پائی تھی اور آپکے دو پسر پیدا ہوئے شیخ علی اور شیخ بایزید اور
ہر دو پسر آپکے بولایت پہونچے شیخ علی کا شیخ شہباز خطاب ہوا اور شیخ بایزید کا دریا اور شیخ علی شہباز سے ایک پسر بوجود
آیا احمد نام رکھا اور ازبس کہ سخاوت و ہمت درطینت اوسکے مخمر تھا مخاطب بہ شیخ احمد جوانمرد ہوا اوصاف حمیدہ آپکے
و اخلاق پسندیدہ کا مقدور بشر نہین کہ بیچ حیز تحریر و تقریر کے لاسکے اور شیخ احمد سے چار پسر پیدا ہوئے شیخ صدر جہان
ظاہر و پیدا کیا اور شاہ سکندر اور میان خواجہ اور حمزہ فرزندان سے حق سبحانہ تعالی نے آثار ولایت و ہدایت کا جیسا کہ انوار سے شیخ
صدر جہان کے پیدا و ہویدا ہے کیسے نقل ہی کہ ایک روز طہی قتال نے ہوس چوگان بازی کا کیا اور اسی فکر مین تھے طرف آسمان کے
نظر کرتے تھے کہ ناگاہ دو چوگان سمت آسمان سے نزول ہوئے آپ نے بہت عنایت ربانی سے لیکے ہر دو چوگان
پکڑ لیے اور بیچ چوگان بازی کے مشغول ہوئے الحال وہ چوگان پاس آپکے فرزندان کہ صاحب سجادہ ہین موجود ہین چنانچہ
جہانگیر پادشاہ ہندوستان کہ جسکا تختگاہ دہلی تھا اس احوال کے تئین سنکے وہ چوگانہا بجنسہ طلب کر کے بہ فرزندان
آپکے سیر دفرما یا اور عنایت بادشاہانہ سے ممتاز فرمایا یہ واقعہ بیچ سنہ یکہزار و ۰۰ کے وقوع مین آیا نقل ہی کہ ایک روز
جماعت درویشان آگے حضرت شیخ قتال کے آئی اور طعام حاضر طلب کیا اوس روز بیچ گھر آپکے کچھ نہ تھا
کہ غذا سے طلب درویشان کرین آب اوسمے پور دیگ کو اوپر دیگدان کے رکھا اور پانی سے بند کیا اور سر کو پوشش
کیا اور نیچے دیگدان کے آگ جلائی اور گھر سے کلال کے کاسہ گلین طلب کیا کہ اوس مین درویشان طعام کھاوین
جو آدمی آپ کا کلول کے گھر گیا کلال نے عذر کیا کہ کاسہا اسکے نہین ہین ہنوز خام ہین شیخ طہی قتال یہ حقیقت معلوم
کر کے خود بخانہ کلال کے گئے اور ایک کاسہ خام کے تئین لائے اور نظر شریف سے اپنے اوس کاسہ کے تئین پکایا بے آتش کے اور اوس
دیگ سے طعام نکالا اور کاسہ پر کیا اور جماعت درویشان کے تئین حکم دیا کہ کھاو تمام جماعت سیر ہوئی اور ہنوز وہ کاسہ تھا آنکے صاحب سجادہ کے موجود ہے

ذکر آن قطب الواصلین برہان السالکین آن مظہر خرق عادات غریبہ آن کاشف امورات عجیبہ آن معدن فتوحات و دلیری شیخ صدر جہان مانسہری صاحب ریاضت و مجاہدات سے تھے

بہت عبادات و طاعات سے مرتبہ قطبیت پہ پہنچے او یگانہ ایام ساتھہ ہدایت اور مستر اسلام سے محبوب حقیقی سے واصل ہوئے
تھے اور کرامات غریبہ و خوارق عجیبہ ایسے ظہور مین آئے تھے کہ بیان سکنے بوجہ سے ایک ہی مرید الطریق ہو ساتھہ مسلمان کثیر کے خدمتمیں

اوٹھیں اور روانہ ہوئیں بیچ اس اثناء کے پدر احمد کے پہونچے اور گوسفند انکے تئیں سلامت پایا اور احمد کے تئیں دیکھا کہ عصا بیچ ہاتھ کے اور پیراہن پہنے ہوئے متوجہ ملازمت آپکا ہوا اور سلام کیا اور اولیاء الدعا انسے روانہ ہوئے احمد بھی کچھ راہ ساتھ انکے گیا فرمایا کہ تیرے تئیں واسطے اس کام کے نہیں پیدا کیا ہی مہمات بہت تیرے تئیں درپیش ہیں اور خلایق بہت تجھسے ہدایت پائیگی چاہیئے کہ بخدمت مخدوم شیخ بہاؤالدین کے جاکر بیچ سلک مریدان انکے داخل ہوئے پس بیچ حق احمد کے دعاے خیر فرمائی اور نظر سے غایب ہوگئے احمد کے تئیں حالت عجیبہ غریب نے رو دیا ترک وطن کرکے بیچ خدمت شیخ الاسلام شیخ بہاؤالدین کے گیا اور ارادت صادق لاکر مرید ہوا اور ساتھ توجہ انکی سے مرتبہ کمال کو پہونچا اور خرقہ خلافت کا پایا اور ساتھ شیخ احمد کبکور کے شہرت پائی اور بقیہ عمر بیچ سلک ملازمان درگاہ پیر اپنے کے رہا اور بیچ ملازمت آپ کے ودیعت حیات سونپی یعنی وفات فرمائی بعد وفات سہ پسر صاحب حالت انکے قایم مقام رہتے تھے فرزند بزرگ الکامیان [?] بیدو اور دوسرا احمد اور تیسرا شیخ سلیمان مخدوم شیخ صدرالدین عارف نے شیخ سلیمان کے تئیں کہ آثار رشد و ہدایت کے جبین مبین سے انکے ہویدا تھا صاحب سجادہ پدر کا بنایا اور سلیمان دانا خطاب فرمایا

ذکر آن عارف دستگاہ آن حقایق پناہ آن کوہ وقار و تمکین آن دریای صدق و یقین آن سوختہ پاکبازان عاشق بانازونیاز آن مرکز دین توانا شیخ سلیمان دانا

بیچ ملازمت شیخ صدرالدین عارف کے بمرتبہ بزرگی و حالت کے پہونچا ایک روز فرمایا فرزند سلیمان سلطان علاءالدین خلجی بادشاہ دہلی قلعہ چتور کا محاصرہ رکھتا ہی اور فتح اوس جگہ کی موقوف اوپر جانے تمہارے کے ہی بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا ہی کہ چتور کے قلعے میں زنان و فرزندان خود را تیغ بیدریغ سے مقتول کرینگے اور جوہر جاینگے کرینا اور آتش جلاینگے دنیا اوس جگہ دختر صاحب جمال بدست تمہارے جاویگی در آپکو اوس سے دو فرزند صاحب کمال و یک دختر جو دی جاویگی آپکو اور سلسلہ بزرگی اون فرزندوں سے پیدا ہو جاویگا ہونیگا اور وہ ہر دو فرزند مرتبہ ولایت اور قطبیت کے جاینگے پہونچینگے نام ایک فرزند کا ماہی قتال اور نام دختر کا علائی جاویگا رکھنے کو بعد تمام ہونے اس سخن کے سلیمان کے تئیں چتور کو رخصت فرمایا چون بعد قطع مسافت کے بیچ چتور کے پہونچے برکت قدم سے انکی اوسی روز قلعہ فتح ہوا اور چون کفار بقتل و جوہر کے مشغول ہوئے شیخ بموجب وعدہ منتظر ہوکر اوس مکان میں پہونچے اور درمیان کشتگان کے ایک دختر دیکھی بارہ برس کی عمر تھی کہ رشک حوران ناز پرورد تھی ہاتھ اوسکا پکڑکے باہر لائے اور اوسکے تئیں شرف اسلام سے مشرف کیا اور بیچ حبالہ عقد اپنے کے لائے اور متوجہ وطن کے ہوئے حق سبحانہ تعالی نے بعد چندگاہ کے شیخ سلیمان دانا کو دو پسر و یک دختر مرحمت فرمایا ایک پسر کا شیخ محمود اور دوسرے کا شیخ ماہی نام رکھا اور بیچ ایام طفولیت کے خوارق عجیبہ اونسے ظہور کے آیا اور بعد از وفات شیخ سلیمان دانا کی شیخ محمود دانا اوپر سجادہ مشیخت کے قایم مقام پدر بزرگوار کے ہوئے اور شیخ ماہی نے ابتدا سے جوانی سے سفر اختیار کیا اور ملازمت شہباز قلندر کے سہوان میں مشرف ہوئے اور بیچ خدمت آپکے بریاضت و مجاہدہ میں در آئے اور چندگاہ استقرار پکڑا بآنکہ بہمین ملاطفت الہی اور توجہ سے مرشد حقایق پناہی کے گشایش تمام بیچ کام کے پیدا ہوئی اور منظر تمام پایا اور شیخ ماہی قتال مشہور ہوئے

ذکر آن حقایق پناہ معارف دستگاہ آن زبدہ ارباب ہمت علیہ آن قدوہ اصحاب ہمت سنیہ

آب پیدا آیا اور بیچ دریای دراہین نام کہ ملک سروانیان سے تھا نزدیک پہونچا اور چاہتے تھے کہ آب دریا کو حکم فرماوین کہ اسی
راہ سے جاری ہوا اور بیچ املاک و وطن بیتیان کے پہونچے اور ان لوگون کے تئین بر فاہیت تمام حاصل ہووے دس گروہ رہا تھا کہ مردم سروانی
نے شیخ سلیمان اناکو اس ماجرے سے خبردار کیا کہ یا حضرت آب کہان لیے جاتے ہین اوسی جگہ سے آواز کی کہ ای یار راہ کو غلط کرکے
باز کیا اسکے ملاحظہ سے ملان حضور راہ کو چھوڑ کر جس طرف کہ خشکی تھی پھر اٹھے اور دریاے دراہین بحال خود رہی اور تا حال وہ
اوسی بحال خود ہے اور بیچ حق قوم اپنی کے دعا فرمائی کہ جانور جو کوئی بیچ زراعت اونکے اگر منہ ڈالے اور صاحب
اوسکا حاضر ہو البتہ اوسکے تئین پکڑ پہونچا دین وگرنہ بیچ ساعت کے مردار ہوجاوے واللہ اعلم

ذکر آن قطب امام آن زین الاسلام آن قبلۂ اقبال بحاصلان آن قبلۂ آمال شکستہ دلان آن مظہر خوارق عادات آن مظہر اسما و صفات آن بحر زخار سخندانی شیخ احمد ولد موسی

در ابتداے جوانی بخانہ پدر خدمت رمہ چرانے کی اشتغال رکھتے تھے اور ساتھ جمع طفلان نورسیدہ بنی اعمام و قبایل اپنی کے
خدمت مرجعہ پر قیام کیا اور باپ آپ کے نہایت مفلس تھے اور مال دنیوی سے چالیس گوسفند راس المال رکھتے تھے در باب
محافظت گوسفندان کے ہر روز جد و جہد بلیغ کرتے تھے اور بزیر رعایت الادب و خاطر جوئی پدر مین سعی جمیلہ بتقدیم پہونچایا از ان جملہ
پدر نے از روے التفات ایک میمنہ شیر خوار احمد کو بخشا تھا ایک روز احمد چرانے رمہ مین مشغول تھا چالیس کس فقیر صاحب
حالت ہمراہ و لباس ابدالان سے اوس جگہ حاضر ہوئے احمد آگے دوڑا اور وضع و اطوار اور نور ولایت سے کہ بیچ
جبین مبین اونکے ظاہر و ہویدا تھا جانا کہ اولیاء خدا ہین سلام کیا اون لوگون نے بعد جواب سلام کے فرمایا احمد کچھ گوسفند رکھتا ہے
کہ فقرا اوس سے مخطوظ ہووین احمد نے از روی مسکینیت کے عرض کیا کہ ایک گوسفند ان سبھون سے ملک میری ہے
اوسکے تئین نذر فقرا کیا مین نے طفلان اس ماجرے سے مضطرب ہوئے اور اپنے تئین گوشہ مین لیگئے اور دور سے
اونہین مجلس فقرا کو دیکھتے تھے اور یہ لوگ اوس برہ یعنی بچہ کو ذبح کرکے مسیخ کیا اور آتش جلا کے کباب کرکے ساتھ جمعیت
و خوشی تمام کے کھایا بعد از فراغ اوس گوسفند کے دوسرا احمد سے طلب کیا اوسنے عذر اور امتناع سے بیہودہ پن اپنا دیکھ
گوسفند دوسری حاضر کی اوسکے تئین بھی بیچ ایک لحظہ کے کباب کرکے نوش جان کر گئے اور اسی طرح اونتالیس گوسفند بیچ چند ساعت
کے معدود لگا رہنے لگے جب نوبت گوسفند چہلم کی پہونچی طفلان دیگر متحیر و مضطرب بمنازل اپنے گئے اور احمد کو اس
واقعہ سے خبردار کیا کہ جماعت قلندران نے چالیس گوسفند کو کباب کرکے کھا گئے ہووے کو آتش غضب
نے تنور سینہ سے شعلہ مارا لکڑی کہ اوسکے بیچ ہاتھہ کے پکڑے تھا متوجہ اوس طرف کا ہوا کہ پسر کو ساتھ فقرا کے تنبیہ
بلیغ کرے جو دور سے پیدا ہوا اور احمد نے دیکھا کہ پدر بہ شدت ہیبت تمام آتا ہی ڈر سے رنگ متغیر ہوا اور فکرمند ہوا ابدالان
نے تغیر حالت سے اوسکے استفسار کیا کہا باپ میرا آتا ہی اوسکی حملہ سے اوسکے سراسیمہ ہو رہا ہین کہ مبادا سخن
[illegible] تمہارے ہوا اور اوس سے بیچ وقوع کے آوے ایک نے اونمین سے پیرہن اپنا بدن سے اپنے اوتارا
[illegible] اور عصا اپنا بیچ ہاتھہ احمد کے دیا اور فرمایا کہ جاؤ اس عصا کے تئین اوپر استخوان گوسفندون کے مارو اور اوس استخوانہاے
[illegible] ایک جگہ رکھا ہی مار اور کہہ کہ نام سے خدا کے زندہ ہو احمد عصا کے تئین ہاتھہ مین پکڑ کے متوجہ ہوا اور ابدالان عظام
[illegible] اور جو کچھ فرمایا تھا کہا گوسفندان وہ بحالت اپنے آئین یعنے زندہ ہو گئین گویا کہ بیچ ایک جگہ کے کھڑی تھین

کہ جمعیت پانصد کس افغان کلے سے شیخ خلیل کے سیاہ پوش بر آتے ہیں جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نے شیخ خلیل کے
تئیں طلب کیا چنانچہ حسب الطلب بادشاہ کے ملازمت میں پہونچے وقت ملاقات کے بادشاہ نے فرمایا کہ ای شیخ خلیل
بیچ سنگے تمہارے اسقدر جمعیت سوار سلاح پوش کی رہتی ہے شیخ خلیل نے فرمایا بادشاہ بیچ سنگے کے اسقدر سوار نہیں ہیں
اور جس کسی نے کہ از روے حسد کے بہتان کیا ہوگا ہزار بلا اوپر جان اوسکے اور بادشاہ کے پہونچیگی در جواب بادشاہ نے فرمایا
کہ میں نے نہیں کہا ہے یہ بیربل نے کہا ہے شیخ نے فرمایا کہ جس کسی نے جھوٹھہ کہا ہوگا چنانچہ بیچ تھوڑے دنون کے بیربل بیچ لڑائی
کوہ کراکر کے ضائع و پامال ہوا چنانچہ سخن مردان خدا بیکار نہیں ہوتا ہے تیر بہدف کے پہونچتا ہے واللہ اعلم بحقیقتہ

ذکر آن عاشق با صدق وصفا

آن عارف ذکر با وفا آن در مجاہدہ شاقہ یگانہ آن از کار عالم متنفر و بیگانہ رونده راه رحمانی شیخ المشایخ شیخ احمد لوحانی بہت متعبد
و پرہیزگار و صاحب مجاہدہ شاقہ و مراض وقت خود تھے اور ہمیشہ بذکر اور بیچ یاد حق کے اشتغال رکھتے تھے
تا بحدیکہ دو سال تک آب و طعام نہیں کھایا تھا ایام دس سال بصیام و قیام و ریاضت و عبادت کے گذرا تا تھا
اور بیچ وقت بیٹھنے اور اوٹھنے کے ہڈی ہا آپ کی آواز کرتی تھیں چنانچہ دو مہرہ عاج کے یکدیگر آواز کرتے ہیں
مناقب اور خرق عادات آپ کی بیچ عالم کے اظہر من الشمس ہے اور اس جگہہ اسی پر کفایت کیا گیا۔

ذکر آن کہف الانام

آن زبدۃ الکرام آن مصدر افعال مرضیہ آن مظہر احوال قدسیہ آن عارف کامل آن عاشق صادق آن رکن علین شیخ عبدل غنی
از مرتاضان روزگار و از مبارزان سرکش نفس امارہ و بعلوم متعارفہ مظہر کرامات و مورد خوارق عادات سے نقل ہے
کہ چون بیچ زمان صاحب قران میر تیمور گورگان کے درمیان قبیلہ لوحانیان و تبنیان کے وقت زراعت اوپر قطعہ زمین
مزروع کے خرخشہ واقع ہوا حضرت شیخ نے درمیان ہر دو قوم کے صلح دیکر قرار دیا کہ فصل ربیع کی بیچ اوسکے لوحانیان زراعت
کریں اور بیچ فصل خریف کے تبنیان اور جو کوئی عدول کرے زراعت بارور نہوگی ایک بار ایک سال میں ایسا واقع ہوا کہ لوحانیان
بسبب اغرقہ کے کہ ساتھہ ان کے پہونچا تھا نہیں سکے زراعت کری تبنیان نے بیچ فصل ربیع کے بھی زراعت کری چنانچہ وہ غلہ پھل
نہیں لایا اور زراعت باوجود کثرت برف پڑنے کے خشک ہو گئی اور جلسے ہر دو گروہ اوپر قرار معہودہ کے ثابت ہیں اور مقبرہ
شریف بیچ ملک کمال کے ہے اور ہر سال خلائق واسطے زیارت کے آتی ہے اور نذر اور فتوح بے شمار ساتھہ مجاوران
انکے لقمہ کے پہونچاتی ہے

ذکر آن مشیخت پناہ آن عرفان دستگاہ آن سوختہ نار فراق آن دوختہ تیر اشتیاق آن مظہر انوار کرامات آن معدن طاعات آن بحر لطف و مہربانان خضر از فرزندان شیخ عبدل درویش

مرتاض و قطب وقت خود و تصرفات غریب و عجیب رکھتے تھے اور مشایخ بہت کی خدمت کری اور اہل کمال سے تھا ایک دن
جماعت نے قبیلہ سے اونکے عرض کیا کہ سہ وانیان املاک و آب بہت رکھتے ہیں اور ہمارے آدمی تشنگی سے
ہلاک ہوتے ہیں حضرت ملا خضر بسم اللہ کہکے اوٹھے اور بیچ کوہ سلیمان کے درہ تھار وانہ ہوئے قدرت سے
حق سبحانہ تعالے کے کوہ میں سوراخ ہوتا گیا اور چلتے جاتے تا آنکہ تین روز کی راہ پہاڑ کو ایک
ساعت میں گئے اور مثل جوے آب کے اس کوہ سے

حافل مین دیکھیے تا بیچ خدمت سے کام آؤ نمین شیخ بیت نے کہا بہت اچھا مین نے جانب سے تجھا کہ فرزند بڑا میرا ہے برادر اپنی کو دیا ہین اوٹھو اور ہمراہ اوسکے جاکر ہین اور با تیری حق سے تیر سے باز آئے ہم او اپنی تئین سربنی چاہیگا کہلا نے کو اسمعیل نے سخن پدر بسمع رضا سماعت کر کے ہمراہ سربنی کے روانہ ہوا او بمنزل چچا کے آیا سربنی نے اسمعیل کو بفرزندی کے کلان کیا حق تعالی نے بیمن قدوم اوسکے سربنی کے تئین دو فرزند دیگر مرحمت فرمایا اور دولت دنیوی اسقدر دیا کہ شرح مین راست نہ آوے چون اسمعیل بسن رشد و تمیز کے پہونچے اور بر طلب کے دامنگیر دل اوسکا ہوا اور ریاضت شاقہ سے بمرتبہ ولایت کے پہونچے اور بیچ شیخ اسمعیل سربنی کہ مقبرہ اور گنبد انکا اوپر کوہ سلیمان کے واقع ہے مقام خواجہ خضر پاوسی اسمعیل کا ہی اور جب اسمعیل وہان گیا دو پسر و یک دختر شیخ تبنی سے اولاد و احفاد بہت بیچ طور سے آئی نسل دو پسر کے تیکن تبنی کہتے ہین اور اولاد عاجزہ نے ساتھہ نام اوپنی کے شہرت پایا اور انکی تئین متی کہتے ہین

ذکر آن سیمرغ کوہ قاف وحدت آن دریای معرفت آن روندہ راہ رحمت آن کاشف راز حقیقت آن سالک مسالک شب روزی دین پرور شیخ احمد لودی بہت صاحب شریعت تھے

اور مرتاض وقت خود زبدۃ العارفین شیخ احمد لوحانی بیچ حاجی پور پٹنہ مین رہتے تھے ایک شب شیخ احمد لوحانی نے خواب دیکھا کہ جمیع اولیاء اللہ بیشیں شیخ احمد لودی ساکن زمانیہ کے جمع ہو کر آئے ہین اور فرماتے ہین کہ مالک الملک حق سبحانہ تعالی نے ملک اپنے کو جلال الدین اکبر بادشاہ کو مرحمت فرمایا آپ بھی اس امر کے تئین قبول و منظور رکھین ہر چند جمیع اولیاء اللہ نے رد و بدل اس امر کا کیا حضرت شیخ احمد لودی نے اس امر کے تئین قبول نہین کیا جب قیل و قال بہت واقع ہوئی اور شب بآخر پہونچی جمیع اولیاء اللہ نے فرمایا خلاصہ موجودات جناب حضرت رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر امر اللہ تعالے کے راضی ہوئے آپ بھی اس بات کی تئین قبول فرماوین چنانچہ بنا بر اقتضائے وقت کے آپنے بھی قبول کیا علی الصباح بندگی حضرت شیخ احمد لوحانی نے واقعات اپنی کو ساتھہ مریدان اپنے کے ظاہر کیا کہ مردم اہل و عیال اپنے کو جس جگہہ مخلصی اپنی جانو روانہ کرو کہ آجکے روز حق تعالے نے صف افغان کی برطرف کیا اور ملک مغلون کو مرحمت ہوا ہے اور علی الصباح اوسی شب کا بھی واقعہ بندگی حضرت شیخ احمد لودی نے بھی ساتھہ مریدان و مردمان اپنے پر ماجرائے خواب شب کا ظاہر کیا او مردم اہل و عیال اپنی کو بوطن مالوف اپنے راہی کیا بیچ تھوڑی ایام کے افواج مغل کی پہونچی اور بلدہ پٹنہ فتح ہوا

ذکر آن در گنجینہ الہی

آن غواص دریائے نامتناہی آن معدن بحر کاشف آن ذکر شناسے واصف آن گوہر معرفت بی صاحب شریعت شیخ خلیل نبی چون آوازہ شریعت نبوی و غلغلہ شیخوخیت آپ کا بیچ عالم کے شہرت پایا اور شائع ہوا جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی نے آپکی تئین طلب فرمایا حضرت شیخ خلیل حسب الطلب بملازمت بادشاہ کے پہونچے اور یکدیگر ملاقات واقع ہوئی اما شیخ خلیل وقت حضوری بادشاہ کے پشت پای اپنی کو دیکھتے تھے اور نظر اوپر نہین کرتے تب بادشاہ نے شیخ خلیل سے فرمایا کہ کسواسطے نظر اپنی کو اوپر نہین کرتے ہو اور جانب میرے نہین دیکھتا ہے شیخ خلیل نے درجواب کہا کہ بادشاہ اوپر شریعت نبوی کے نہین ہے اور محاسن شریف نہین رکھتا ہے بادشاہ ساکت ہوا اور کچھہ نہین کہا کہ مین نے شیخ کی تئین تکلیف مالا یطاق کیا ہے مینے اوسی وقت وطن مالوف کو رخصت فرمایا واللہ اعلم بحقیقتہ نقل ہے کہ ایک روز بیربل مقرب الحضرت اوس بادشاہ سے از روئے عداوت و حسد کے عرض کری

فصل دوم

در ذکر مشائخ اولیاے کبار طائفہ تبنی کہ خوارق عادات و مناقب ایشان بیچ اس تاریخ کی مسطور ہوئے

ذکر آن زبدۂ سالکین آن غرقۂ بحر فنا آن مقبول محبوب آن مطلوب مرغوب آن کاشف علم لدنی مشیخت مآب شہ تبنی

بہت صاحب شریعت و مرتاض وقت خود کی تھے اور خوارق عادات اپکا اکثر بیچ عالم کی شائع ہی اور لقب لودی کہ واسطے نسبہ اپنی کی مرحمت فرمائی تھی وجہ تسمیہ لودی کی یہہ ہے کہ ایک سال بیچ قبیلہ آپ کے ایسا واقع ہوا کہ برف بہت برسا بواسطے زیادتی سرما کے بالاے کوہ سے کہ متوطن تھے جس جگہہ کہ برف کمتر تھا منزل کیا چون موسم زمستان کا انجام کو پہونچا اور موسم بہار آئی اور نوروز ہوا پھر متوجہ مسکن مالوفنا اپنے کے ہوئے جس روز کہ بیچ منزل قدیم کے پہونچے شیخ تبنی نے بوالدۂ فرزندان اپنی سے کہا کہ چون طفلان راہ سے آئے ہین اوٹھہ اور واسطے انکی چند نان گرم پکا تا کھاوین اور ماندگی راہ کی دور ہوکر آسودہ ہون اوس ضعیفہ صالحہ نے کہا کہ اسی وقت راہ سے آئی ہو ہمین دو و کسی گھر مین آتش کا نہین ہوا ہے بعد ساعت کے کہ آتش بہم پہونچے گی نان چاہونگی پکانی شیخ نے کہا اوٹھہ اور بسم اللہ کہکر بیچ اوسی دیگدان و تنور قدیم کے کہ نان پختہ ہوتی تھی ہاتھہ ڈال اور آگ نکال اوس ضعیفہ نے کہا تمسخر و استہزا کرتے ہو چھہ مہینا ہوا ہے کہ یہان سے گئے ہین ہم اور اسقدر برف و باران برسا کہ بشرح راست نہ آوے آتش کیونکر رہی ہوگی عصمت اوٹھی اور بسم اللہ کہکر ہاتھہ بیچ تنور کے کیا آگ نکلی واللہ اعلم بالصواب **نقل** ہے کہ سربنی برادر کلان تبنی مفلس تھا اور کچھہ چیز کی دستگاہ نہ رکھتا تھا اور باوجود اوسکے سعادت فرزند سے محروم تھا اور ہمیشہ ان ہی دو آرزو کی کہ مدار کار عالم کا ساتھہ ان ہی دو امر کے وابستہ ہے خواہان اور جویان تھا اور طلب مین سعی جمیلہ بتقدیم پہونچایا تھا ایک روز بیچ گھر برادر اپنے شیخ تبنی کے آیا تھا بعد از لوازم اخوت و مہربانی کے حقیقت احوال کی تئین ساتھہ اپنے کے ظاہر کیا کہ طلب فرزند و فراخی معاش مین کوشش بہت رکھتا ہون مین میسر نہین ہوتی شیخ تبنہ نے کہا جبتک کہ ایک فرزندان سے میرے بخانہ خود لیجا کر پرورش نہ کریگا نہ بیچ دیگدان تیرے آتش رہیگی اور نہ فرزند تولد ہوگا سربنی نے کہا مین یہہ آرزو خدا سے چاہتا ہون اس سے اور کیا سوال ہے بہتر ہے کہ فرزند تمہارے کو اور برادرزادہ اپنے کو فرزندی مین قرار دون مین التفات کرکے ایک فرزندان سے اپنے مجھکو عنایت فرمایئے شیخ تبنہ نے ہاتھہ کچین کا کہ خورد تھا پکڑ کے سربنی کو سپرد کیا اور کہا کچین کو لیجا و بیچ حق اوسکے فاتحہ پڑہا اور دعا کی سربنی نے ہاتھہ کچین کا پکڑا اور مبتہج اور مسرور بہ تمن اپنے راہی ہوا چون کچین خورد سال تھا مفارقت سے پدر و والدہ کے دلگیر ہوا اور بیچ راہ کے روتا ہوا جاتا تھا اور سربنی ہرچند دلاسائی اوسکو دیتا فائدہ نہ ہوتا چون تمن سے شیخ کے نکلے سربنی آگے ہوا اور کچین پیچھے پیچھے آتا تھا سربنی کو غافل دیکھکر بھاگا اور اپنی تئین بصد اضطراب پاس والدہ ہی کے پہونچایا اور ہاتھہ بیچ دامن اوسکے مارا اور فریاد و فغان برلایا اور سربنی تعاقب اوسکا کیئے ہوئے بیچ ملازمت شیخ بیت کی آئے اور احوال ظاہر کیا شیخ بیت نے چاہا کہ خواہی نخواہی کچین کو ساتھہ اوسکے سپرد کرے ہرچند اس باب مین سعی بہت کری فائدہ نہ ہوا اور وہ بیچ بغل مادر کے در آیا اور نہین چھوڑتا تھا کہ جدا ہو درین اثنا اسمعیل پسر کلان شیخ بیت نے کہا کہ وہ خورد سال ہے ہلاک جاہیگا ہونیکو اگر تم فرزندی مین برادر خورد کے مرحمت فرماتے ہو ہم دو کس سے کہ کلان اور

کچھہ مضائقہ نہیں ہے انہون نے فرمایا کہ بادشاہ کہان ہے کہا کہ پادشاہ غیاث الدین محاصرہ تتہ کا رکھتا ہے لیپس نماز فجر کی
ادا کرکے اوپر تخت پریون کے کہ مرید آپکی تہین سوار ہوئے اور بیچ طرفۃ العین کے وہان پہونچے بادشاہ غیاث الدین اندرون محل
تہا کہ تخت آپکا اوسی جگہہ فرود آیا پادشاہ کے تئین دہشت پیدا ہوئی کہ یہہ بزرگون اور تخت کہان سے آیا بیچ حیرت کے تہا کہ آپ
تخت سے نیچے آئے اور کہا السلام علیک نے غیاث الدین اور فرمایا کہ ای پادشاہ مقام ہے بیچ دہلی کے کہ دار الخلافت ہے
اوسجگہہ کی تئین میری تئین مرحمت فرما پادشاہ نے اوسیوقت قبول کیا اور پانصد بیگہہ زمین کا فرمان کردیا اور عذر چاہا اور اسم شریف آپکا
پوچہا فرمایا ملک یار اور حالا پران ہولیے پیران اوپر تخت کے بیٹھے پران ہوئے اور وقت نماز دوسری کی بیچ دہلی کے پہونچے اور وہ فرمان
کی تئین بحضرت شیخ ابابکر طوسی کو دکہلایا مجرد دیکھنے اوس فرمان کے اوس مقام کی تئین ساتھہ آپکے واگذاشت کیا اور وہان سے
اوپر ایک تودہ کلان کے کہ متصل آپکی تہا فرود آئے چنانچہ درمیان مقام شیخ ابابکر طوسی اور ملک یار پران کے کچھہ راہ درمیان میں
واقع ہے **نقل ہے** کہ چون قطب الاقطاب شیخ ابابکر طوسی نے جگہہ خود بحضرت شیخ ملک یار پرّان کے گذرانا اور خود متصل آپ کے
جائیکہ الحال روضہ متبرکہ آپکا واقع ہے رہے ایک جوگی سحردان وجادوگر تہا اور خیلے اس شیوہ کو جانتا تہا اوپر شیخ ابابکر طوسی کے
ہرچند سحر وجادو کیا اوپر آپکے کارگر نہوا اور جوگی نے زبونی حاصل کرکے اوس جگہہ کو چہوڑکے چلا گیا حضرت شیخ ابابکر طوسی نے بیچ
اوس مکان کے رخت اقامت کا ڈالا اور گوشہ انزوا اختیار کیا حضرت ملک یار پرّان وحضرت ابابکر طوسی نے درمیان آپس اقتیار
کرکے قرار دیا کہ جو شی کہ درین راہ درمیان میرے اور تیرے واقع ہے گذری آتش دوزخ اوپر اوسکے حرام ہووے اور کچھہ آگ اوسکی تئین
سوزان نکرے اوس روز سے کہ یہہ ہر دو اولیاء اللہ نے آپسین اتفاق کیا اور یہہ قرار دیا گیا اگر جو مردہ کافر کی تئین کوئی اوس راہ سے
لیجاتے آتش ظاہری اوسکی تئین جلا نہین سکتی اور جس لکڑی خشک کے تئین کوئی اوس راہ سے لیجاتا وہ لکڑی نہین جلتی
ہرچند کہ تلاش کرتے **نقل ہے** کہ چون چند سال فوت سے ان ہر دو بزرگوار کے گذرنے درین وقت حضرت سلطان العارفین
نظام الدین اولیا بیچ شہر دہلی کے خلق اللہ کی تئین دعوت حق فرمائی تہی اور غلغلہ شیخوخیت کا آپکی بیچ عالم کے شائع ہوا ایک روز
واسطے باورچیخانہ آپ کے ہیزم خشک اوس راہ سے لائے کہ درمیان شیخ الوقت اور ملک یار پرّان کے واقع تہا اور میان حضرت
ابابکر طوسی کے ہرچند تلاش کیا بیچ دیگدان کے نہین جلی اگر پارہ تیل اور روغن بہی ڈالتے تب بہی امکان نہ تہا کہ ہیزم جلے اس
واقع کے تئین بسمع شریف حضرت نظام الدین اولیاء کے پہونچایا آپنے فی الفور فرمایا یہہ چوب راہ سے ملک یار پرّان اور ابابکر
طوسی کے لائے ہو کہتے ہین حضرت نظام الدین اولیاء ایک اربعین بیٹھنے چلہ بیچ روضہ متبرکہ ملک یار پرّان وشیخ ابابکر طوسی کے بیٹھے
اور اس امر کی تئین اونہون سے استدعا کرکے معاف کرایا اوس روز سے مردہ کافر کا جلتا ہی اور لکڑی بہی جلنی لگی اوس راہ سے لائی ہوئی واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن شہباز دین پروران پرندہ راہ محبت دوران مستغرق ذکر سبحانی آن مقبول عالم رحمانی
آن سالک راہ مستقیم آن روندہ باموات رحیم آن دانندہ اسرار جلیل شیخ الوقت میان قاسم خلیل

نقل ہے کہ سراپا مستغرق یاد خدا کے رہتے تہے اور ہمیشہ مجالس ساتھہ فقرا کے رہتے تہے اور اکثر اوقات مردم افغانان مرید ہوکے
بیچ خدمت شریف آپکے حاضر رہتے تہے اور جس کسی کے تئین کشش باطنی اور ظاہری سے جانب اپنے کہینچتے تہے تاثیر کرتی تہی اوسیوقت
زن وفرزند ومال واسباب دنیاوی خود اپنے ترک کرکر آپکا اختیار کر لیتی یہین کثرت سے سالک مریدان وطالبان آپکے بہی انتظام پاتا تہا اور روضہ متبرکہ
آپکا بیچ قصبہ جنیار کے واقع ہے بڑے بزرگ اور صاحب کشف تہے اکثر مافی الضمیر آدمی کا پاکے جواب فرماتے تہے واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن شہباز بادیۂ واحدیت آن سیاح عالم صمدیت آن بحر تفریدیہ آن عاشق صادق تجرید آن واقف اسرار غفار شیخ الوقت شاہ بختیار

نقل ہے ـ کہ وطن شریف آپکا بیچ قصبہ جھنجانہ کے واقع ہے اور چون بہ اربعین یعنے چلہ مین جانا چاہتے چالیس قفل لیکر بیچ گوشہ انزوائی اربعین مین بیٹھتے تھے اور در حجرہ کا بند کر لیتے تھے اور بعد از چہل روز کہ حجرہ سے باہر آتے ایسے نزار و نحیف ہوتے کہ اول مرتبہ در محلوج پیچیدہ با حتیاط تمام واسطے دوگانہ عید کے لیجاتے اور ہمیشہ مستغرق ذوق وشوق وحدت حق کی رہتے تھے با فی الضمیر آیندگان موافق درخواست انکی فرماتے تھے اور صاحب کشف اور صاحب حالت تھے اور ہمیشہ وروالہی رکھتے تھے نقل ہے کہ اکثر حاجیان کعبہ سے بملازمت بندگی حضرت شاہ بختیار کے آتے تھے اور کہتے تھے یا شیخ جیو آپکے تئین بیچ مکہ مبارک کے دیکھا تھا مین نے یہان کب تشریف لائے فرماتے کہ مدت ہوئی کہ مین اسی جگہہ ہو نمین حیران رہکر کہتے تھے مین نے آپ کے تیئن بیچ مکہ معظمہ مبارک کے دیکھا تھا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ ایک وقت جامہائے شریف آپکے تیئن خادمان حضوری نے تر دیکھا عرض کیا کہ یا حضرت شیخ جیو یا حال جامہ شریف آپکا خشک تھا الحال کیا ہوا کہ پانیسے تر ہو گیا فرمایا کہ ایک جہاز طالبان ہمارے کی بیچ دریا کے غرق ہوتی تھی مین واسطے مدد اون طالبان اپنے کے بیچ دریا کے گیا تھا اوس سبب سے جامہ تر ہوا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ آوازہ شیخوخیت آپکا بیچ خلق اللہ کے شہرت پایا اور مردمان انفاس متبرک ایشان سے فیض حاصل کرنے لگے صاحب سجادہ قصبہ جھنجانہ کے حسد لے گئے دزدان کے تیئن واسطے قتل آپ کے بھیجا چون دزدان بخوابگاہ آپکے پہونچے دیکھا کہ بند بند ہی اور سر تن سے جدا پڑا ہے ڈر کے پھر آئے اور سرگذشت کے تیئن حضور صاحب سجادہ مین بیان کیا چنانچہ اوس روز سے مرتبہ غوثیت کا بیچ خلق اللہ کے شائع وہویدا ہوا واللہ علم بالصواب

ذکر آن سیمرغ کوہ قاف تجرید و آن نہنگ بحر تفرید آن شہسوار معرکۂ توحید آن شیر مرغزار تمجید آن شیخ الوقت عزلت نشین قطب الاقطاب ملک یار پران حرسین

نقل ہے کہ چون فائض الانوار قطب الاقطاب شیخ ملک یار پران بر مقام حضرت شیخ ابابکر طوسی کے کہ بیچ حضرت دہلی کے واقع ہے عبور فرمایا اور اوس مقام کے تئین کہ جگہہ تذ ورو سرور ارباب حال و وجد کے تھی بسے خوش کیا اور فرمایا کہ یا حضرت شیخ ابابکر یہہ مقام کے تئین کہ دلکشا ہے اور روح افزا ہے مجھکو مرحمت فرمایئے کہ رخت اقامت کا ڈالا جاوے کہ اس مقام سے بوے دلبا آتی ہے انہون نے عذر کیا کہ جگہہ و مکان پادشاہ کی ہے میری تئین اسمین حکم نہین ہے آپنے فرمایا اگر پادشاہ مرحمت فرماوے منظور و قبول رکھوگے انھون نے قبول فرمایا کہ اگر بادشاہ عنایت فرماوے جگہہ منزل آپکی ہے

افغان ماویہ کو کہان لئے جاتا ہے عرض کیا کہ یا شیخ یہہ مادی حاملہ نہین ہوتی فرمایا کہ آؤ اور اوس ماویہ کو بیچ نظر مردان خدا کے لاؤ کہ بی اسپ الغیر کے بار ور چاہیگی ہو نیکو وہ مرد ماویہ مذکور کے تئین بیچ نظر شریف آپ کے کہ کیمیا تاثیر تہی لے آیا اور توجہ عالی سے آپ کے اسپ مادیہ حاملہ اور بارور ہوئی اور درمیان یکدیگر کے وعدہ ہوا کہ اگر کرہ ہوئے ازان میرا ہوگا اور اگر مادیہ ہوئی ازآن تیرے ہوگا بعد ایام معہودہ کے کرہ جنا شیخ گرو بمجرد سننے خبر کے توجہ فرمایا اور اوس کرہ کے تئین لے آئے چون خوارق عادت آپ کے بیچ نظر خلق اللہ کے ظاہر و باہر ہوا اور یہہ خبر واقع بسمع شیخ شعیب کا سی کہتر کے پہونچی بمجرد سننے اس ماجرا کے متوجہ جانب شیخ گرو کے ہوئی اور ہنوز شیخ شعیب بیچ اثنا راہ کے تہی کہ یہہ واقع اور احوال کشف ہوا شیخ نے پانی وضو کو طلب کیا مردمان کہ اوسوقت حاضر تہے اضطراب شیخ کا دیکہکر استفسار اس معنی کا کیا کہ یا شیخ جیو اسقدر اضطراب کیون ہی فرمایا کہ بوی غیرت کی آتی ہی اسی گفتگو مین تہے کہ شیخ شعیب پہونچے مجلس و ہنگامہ یکدیگر کا واقع ہوا بعد از رد و بدل بسیار و قیل و قال بیشمار شیخ شعیب نے کہا کہ تم مین سے کون ہے کہ مادیہ کے تئین بی اسپ الغیر بارور اور حاملہ کیا اور کرہ کہ زائیدہ خود لی لیا شیخ گرو نے فرمایا کہ یہہ امر خدا سے ہے اور توجہ جانب بندہ سے ہے فرمایا اسپ کے تئین حضور طلب کرین کہ درمیان یکدیگر تکبیر کہون مین جس کسیکی تکبیر یکدیگر کارگر ہو وہ اسپ ازآن اوسکا ہو شیخ گرو نے شیخ شعیب کو فرمایا کہ اوپر آدمی کے تکبیر کہنا درست نہین ہے قرار اوپر اسکے پایا کہ اوپر اسپان یکدیگر کے تکبیر کہون مین جس کسیکی تکبیر اسپ جانبین کارگر ہو وہ اسپ ازآن اوسکا ہو شیخ شعیب کے تئین شیخ گرو نے فرمایا کہ چون تمنی توجہ فرمائی راہ دور سے آئے ہو اول تکبیر از جانب تمہاری ہو کہتے ہین کہ اول مرتبہ شیخ شعیب نے تکبیر اوپر اسپ شیخ گرو کے فرمائی بسم اللہ اللہ اکبر اسپ شیخ گرو یا سے کر پڑا آتا زندہ رہا شیخ گرو نے فرمایا کہ ای برادر تیری خطا گیا بعد ازان اوپر اسپ شیخ شعیب کے شیخ گرو نے جونہی تکبیر فرمائی بسم اللہ اللہ اکبر تکبیر انکی کارگر ہوئی اور اسپ شیخ کا بمجرد پہنچنے تکبیر کے مرگیا شیخ شعیب مبہوت و ساکت ہو کے چلے گئے

واللہ اعلم بحقیقتہ

ذکر آن شناور بحر تفرید آن سیاح بحر تجرید آن واقف اسرار ازلی آن روندہ راہ لم یزلی آن کاشف رموزات ابدی آن روندہ راہ شریعت محمدی آن مسافر راہ مختار شیخ المشایخ سعد بن بختیار نقل ہے کہ چون

پہاڑ گوالیار سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے وطن اختیار کیا اور بیچ وقت سلطنت اسلام شاہ سور کے دو ہزار سوار بختیار وغیرہ سے گرد بگرد آبادانی آپ متوطن تہے اور نزد سلاطین سور کے معزز و مکرم تہے اور اکثر خلق اللہ نے دست ارادت کا بدامن آپ کے رکہا تہا اور اکثر از انفاس شریفہ متبرکہ سے آپ کے بمرتبہ ولایت فایض ہوئے تہے کہتے ہین کہ ایک روز وقت نماز کا پہونچا تہا کہ خدمت گاران واسطے پانی وضو کے نیچے پہاڑ کے گئے تہے کہ اوپر اوس پہاڑ کے پانی نہ تہا شیخ نے پانی وضو کا طلب کیا مردم حضوری نے کہا یا حضرت شیخ جیو الحال پانی حاضر نہین ہے مردم خدمتگاران واسطے پانی کے نیچے گئے ہین ہنوز نہین آئے ہین شیخ نے فرمایا کہ اوپر اس پہاڑ کے پانی نہین ہے مردمان نے عرض کیا کہ ہان شیخ جیو یہان پانی نہین ہے بمجرد کہنے کے آپنے بسم اللہ کہا اور عصا بیچ ہاتہہ اپنے کے پکڑا اور اوس عصا سے موسے کے تئین اوپر پتہر کے مارا بمجرد مارنے عصا کے پانی سرد و شیرین پتہر سے جاری ہوا اور بطریق حوض کے کیا کہ الحال بہی اوس جگہہ سے پانی لیتے ہین اور اکثر اوقات خوارق عجیبہ وغریبہ آپ سے ظاہر و باہر تہا یہان پر اسی پر کفایت کیا گیا صاحب سخاوت و فتوحیت حی و قایم ہین واللہ اعلم بحقیقتہ

ازار خاطر بہم پہونچا کر آ گے اونکے کیا اور اظہار اس معنی کا کیا کہ تمہارے تئین بیچ خانوادہ سربنی کے سرحلقہ کہتے ہین کیونکر ہو کہ جماعت
دردریا سے انکے بدر لاوین ہم شیخ متی نے فرمایا کہ دردریا سے غواص بہی بدر لاتا ہے ٹکرا دلی وہ ہے کہ دریردہ بجہسے بر لاوین ہم شیخ حسن
کاسی نے فرمایا بسم اللہ کہو شیخ متی خلیل پسر رکہتا تہا از انجملہ حسن نام کل کی اور سب سے خرد ترین تہا اوسکے تئین فرمایا بزبان پشتو
رائبنہ یعنی آؤ پر دورتہ زمین سے کے خزانہ سے خدای تعالی کے دُر لاؤ فرمایا شیخ متی نے حسن جس جگہہ کہ کہڑا تہا بیچ زمین کے غرق ہوا
اور بعد دیر کے بیچ ہر دو مٹہی کے در برلایا کہ چشم زمانہ کی نے کم دیکہا ہوگا شیخ متی خلیل نے فرمایا کہ ای پسر اتنی تاخیر کیون
کی عرض کیا کہ بابا پیر دستگیر ایک مٹہی در خزانہ سے خدا کے مشرق سے اوٹہایا مینی اور ایک مٹہی دُر کی خزانہ سے خدا کے مغرب
سے لیا مینی سبب تاخیر کا یہہ تہا چون یہہ احوال شیخ حسن ولد شعیب کاسی نے معائنہ کیا اُنہون نے بہی چاہا کہ بیچ پردہ زمین
کے جاوے اور در لاوے بیچ تہ زمین کے تا زانو گیا تہا کہ شیخ متی نے ہاتہہ اوپر زمین کے مارا کہ کیون راہ دیتی ہے راہ جانیکے
شیخ حسن کاسی کی زمین نے بند کیا اور در آنے ندیا شیخ نے پاؤن اپنا زمین سے کہینچ لیا اور عظمت اُنکی قبول اور منظور رکہی

ساکت اور خاموش ہوا واللہ عالم بالصواب

ذکر آن سوختہ سوز نار اللہ آن شہبازدین حبیب اللہ آن دانندہ راز ازل شیخ
المشایخ عارف برتن اول از شمال نام لب آب کہ نزدیک قندہار کے واقع ہے سکونت
رکہتے تہے مست و دیوانہ شوق الہی کا تہا ایک روز بیچ بازار قندہار کے بطریق سیر کنان جاتے تہے ایک
عورت صاحب جمال مغلانی اوس جماعت سے آتی تہی شیخ عارف نے بمجرد پہونچنے اوس عورت کے بیچ کنار کے
پکڑا یہہ خبر بسمع سلطان حسین میرزا برادرزادہ شاہ طماسپ کے پہونچی فرمایا کہ ہر دو کے تئین بیچ تنور گرم کے ڈالو جس
تنور مین کہ طباق بکری کے گوشت کا بریان کرتے تہے اوسی تنور مین ہر دو کے تئین ڈالدیا چون بعد دیر کے جو دیکہا تو ہر دو
سلامت و زندہ ہین اور کباب کہاتے ہین جس وقت کہ تنور سرد ہوا شیخ اور وہ عورت سلامت باہر آئے پہر میرزا نے فرمایا کہ شیخ کو دار پر
کہینچو چون جب دار کہڑا کرتے تہے اور شیخ کے تئین اوپر اوسکے کہینچتے شکستہ ہو جاتی تہی اور شیخ سلامت رہتے تہے جب
یہہ واقعات کے تئین معائنہ کیا میرزا حسین کو عرض پہونچائی فرمایا کہ شیخ کے تئین لاؤ جب شیخ حضور مین آئے فرمایا
ای شیخ جو کچہہ چاہتے ہو مانگو کہ کرم اللہ کا نگہبان حال تمہارے کا ہے شیخ نے فرمایا کیا چاہون مین کچہہ حاجت نہین رکہتا
ہون مین یہہ بات فرمائی اور روانہ ہوئے یہہ واقعہ در سنہ ٩٥٠ کے ہوا تہا ایسے ہی مناقب اور خوارق عادات شیخ عارف
کے بعینہ مشاہدہ و معائنہ کرتے تہے بڑے بزرگ اور صاحب عظمت و حال تہے ❊

ذکر آن ہادی طریق آن مرشد حقیقت آن مظہر آثار الہی آن دانندہ راہ علیمی آن مبرا از قید و خلاصی شیخ
حسن کہیر کاسی صاحب جلال و پر عتاب تہا اگر کبہی نظر از روی غضب و جلالت کے اوپر کلی و یا پر دشمن کے کرتے
تہے پہل جنازہ اوس دشمن سے برآتا تہا صاحب عظمت و صاحب جلال تہے اور خوارق عادات انکا بہت ہے اسے

برکفایت کیا گیا واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن در دریای صدق و کرم آن کان معرفت سبحان و ہم آن سوختہ نار فراق آن دو ختہ ہمہ
اشتیاق آن دانندہ علم لدنی شیخ المشایخ گرزو بابان سربنی ایک روز بیچ جماعت کے بیٹہے تہے کہ ایک شخص
پیادہ کے تئین آگے اسپ الیسر کے ساتہہ اسپ مادیان کے دیتے ہین لے گیا شیخ گرزو نے پوچہا کہ اسے

تھا اور کتہارے شیخ الیاس مین مجروح ہوکی کر سے پڑ گئے تھتے جون یہہ خبر سدکی حضرت خواجہ مودود چشتی نے شیخ ثابت سے سنی شیخ الیاس نے ازار حاظر ہو بجایا اور ملازمت مین پیر اپنے کے جا کے عرض کیا کہ یا حضرت پیر دستگیر مدت مدید گذرتی ہے کہ بیچ خدمت متعالی کے اشتغال رکہتا ہون مین اور درباب اس خاکسار کے دعای کہ مستجاب الدعوات ہے توجہ فرمائی سد کی حضرت خواجہ مودود چشتی نے فرمایا کہ ای شیخ الیاس جو کچہہ مقصود و مطلوب تجکو ہو کہہ اور ظاہر کر شیخ الیاس نے حضرت خواجہ سے عرض کیا کہ یا پیر دستگیر ترکش و تیر بلا چاہتا ہون مین حضرت خواجہ مودود چشتی نے فرمایا کہ کوئی نے کبھی درباب اپنے خدا سے بلا نہیں چاہی ہے شیخ الیاس نے پہر عرض کیا کہ مین خدا سے خیر بلای کے کچہہ نہین چاہتا ہون مین فرمایا کہ ترکش و تیر بلا کے درگاہ سے حق تعالی کے تجکو دلا دونگا مین شیخ الیاس شکرانہ خدا کا بجالائے شیخ ثابت نے عرض کیا کہ یا پیر دستگیر شیخ الیاس مرد صاحب جلال و پر عتاب ہے قوم پر بیچ بازک تر لوگ ہین یہہ احوال کس طور سے انجام جاویگا ہو سمجہنے کو فرمایا کہ مردان رہ کہ حق تعالے سے جاہا ہے یہی کہ تیر بلا شیخ الیاس کے اوپر قوم بہبج کے کارگر جاویگے ہو سکو واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن سوختہ نار اشتیاق آندوختہ تیر فراق آندانندہ راز بیچ پیر بیچ شیخ المشائخ شیخ الیاس بہبج مرید

بندگی حضرت خواجہ مودود چشتی اولیس کے ہے اور مدت مدید بیچ خدمت متعالی کے بسر لے گئے ہے تا آنکہ کتہارے شریف آپ کے از بس کہ آب لائی تہے زخمی و مجروح ہوے کثرا اثر گیا تہا جون وقت قبولیت آپکا ہو پہنچا بندگی حضرت خواجہ مودود نے فرمایا کہ الیاس جو کچہہ خدا سے چاہیگا اویگا نقل ہے کہ تیر و ترکش بلا کے حضرت خواجہ مودود چشتی نے شیخ الیاس بہبج کو عنایت و مرحمت فرمایا اول مرتبہ کہ از حضور پیر خود رخصت حاصل کیا بیرون قطار شتران حضرت خواجہ مودود چشتی کے چراگاہ سے بجارہ آتے تہے شیخ الیاس نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا اور مسواک خود کو جانب شتران پہینکا لیاسب مر گئے یہہ خبر خواجہ مودود کو پہونچی فرمایا کہ عنایت و سخن مردان کے ردی نشود واللہ اعلم بالحقیقۃ ..

ذکر آندانندہ راز رحمانی آن واقف اسرار سبحانی آن کاشف علم راز شیخ المشائخ مالک شہباز بر بیچ کہ از خاصان خدا سے

مجذوب عالم اور مست اور دیوانہ ربانی تہا اور دار دہلی کو مسند ان کی ہمیشہ بیچ صحرا کے رہتی تہی جون شیخ ثابت بسن رشد اور تمیز کے پہونچے پدر بزرگوار سے خواستگاری انکی گہر ایک افغان کے کی اور دختر خود را اول مرتبہ با افغان دیگر خواستگاری کیا تہا کہ وہ بہی ایکے خاصان خدا سے تہا جمیع قوم افغانان کے تئین جمع کیا اور یہہ کہ شیخ ثابت کا دعوی کرتا تہا اوس سے کہا کہ ای افغانان اگر مین دروغ کہتا ہون مین تو آؤ اور بیچ لوح محفوظ کے نظر کرو کہ یہہ دختر نام میرے لکہی ہے جون مردمان ثالث نے باعانت اوکی لوح محفوظ پر نظر کی نام اوسی ولی اللہ کا تہا کہ اول خواستہ بود جون عظمت و بزرگی دیکہا گئی ماتحت شیخ مالک شہباز کے یہ شیخ ثابت میرین تہی یہہ واقعات کو ملازمت میں مالک شہباز کے بہر ظاہر کری شیخ کے تئین حالت ردی ہوئی اور بیچ وقت حضوری حق کے فرمایا کہ ای ثابت مرد اگرچہ حق تعالی سے دختر بنام تیرے لکہا ملین شیخ اور اوس مرد ولی اللہ کو کہو کہ او بر تختہ لوح محفوظ کے نظر کرا در جو کچہہ بیچ قلم قضا کے لکہا ہوا ہے معلوم کر جون نظر کری فی الواقع وہی تہا

ذکر آن نیر مرغزار یزدانی آن کاشف حقائق سبحانی آن زبدہ راہ جلیل آن عارف ربانی شیخ متی

خلیل جون آوازہ عظمت و غلغلہ کرامت آپ کا بسمع شیخ حسن کے پہونچا کہ از قوم کانسی تہا اور صاحب جلال پر عتاب تہا اگر کبہی نظر از روے غضب و جلالت او پر کلی و ناسر قومن کے کرتے چالیس جنازہ اوس کا ہوتے آتا جون منہ کرامت و عظمت یہہ خلیل متی کرا پر و ارزہ خانزادہ سر بنی کے سر لقہ یہہ سخن شیخ حسن نے سا آزار

بواسندۂ حقایق پیچ پیر بریچ شیخ المشائخ شیخ ثابت بریچ اول مرتبہ سکونت بیچ بلوت کے رکہتی تہی ایک روز بیچ خاطر شریف آپکے
گذرا کہ قوم بریچ میری قلیل ہی ایک گوشہ اختیار کرکے وہان سکونت کرین تاغل وغش سے قوم افغانون کے آزار
تاید نہ ہو جہان رہین اختیار اپنا رہے اسواسطے دوکس مردمان بریچ سے واسطے دیکھنے مکان کے رخصت فرمایا
بعد از تفحص مقام تراوک کو کہ الحال بریچان اوس مقام مین وطن رکہتے تہے خوش کیا آتا چشمہ زبون و آب کم تہا اور
سانپ ہاے بہت تہے اور ہمسایہ مین بلوت تہے اور یہہ لوگ جمعیت سے اپنی کسیکے تئین بیچ تہ نظر کے نہین لاتے تہے
مردمان شیخ ثابت نے یہہ حال اور حقیقت بیکتئین بملازمت مین شیخ کے معروض رکہا شیخ ثابت نے پانی واسطے
وضو کے طلب کیا اور وضو کرکے دو رکعت نماز شکرانہ کی بدرگاہ قاضی الحاجات کے ادا کی اور التجا کیا یا
خداوندا چشمہ آب اوپر مردم بریچ کے معمور کر اور زہر سانپ کا اوپر ان لوگون کے کارگر نہو اور زور بلوچ کے
دست رس انکا اوپر میرے نہ پہونچے یہہ سب چیز کی خداے تعالے سے استدعا کی کہ بعز اجابت مقرون ہوئی
اور مراجعت طرف تراوک کے کیا اور طور اقامت کا ڈالا اور اوس مکان مین سکونت اختیار کری اور قبر شریف
آپ کی اوپر کوہ اودل ترین کے واقع ہے جگہہ نذر و فتوحات ہے کہ مردمان راہ دور سے واسطے طواف آپکے
آتے ہین اور مقصد آیندگان کا حاصل ہوتا ہی نقل ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ مودود چشتی نے اولین شیخ ثابت سے فرمایا
کہ بلاے خداے تعالے اوپر تراوک کے کہ وطن اونکا ہے نازل ہوے شیخ ثابت نے عرض کیا کہ یا پیر دستگیر حق تعالے
بلا سے بیچ پناہ اپنی کے نگاہ چاہیے رکھنی کو دوسرے کرت حضرت خواجہ مودود چشتی فرماتے تہے اور شیخ ثابت اپنے خدای تعالے سے
پناہ چاہی اور کہا کہ افواج پادشاہ قزلباش قندہار کی اوپر تراوک کے کہ وطن بریچان کا ہی تعین ہوئی تہی اور ہنوز فوج
بیچ اثناء راہ کے تہی کہ ناگاہ ہوا غیب سے پیدا ہوا اور فرمان ظاہر کیا کہ حکم نہین ہے کہ تم جانب بریچان کے جاؤ بمجرد دیکہنے
فرمان کے فوج مغلون کی پہر گئی اور بملازمت مین پادشاہ کی آکے اظہار اس معنی کا کیا اور فرمان بجنسہ بیچ
گذرانا پادشاہ نے فرمایا کہ یہہ فرمان جانب میری سے نہین تہا یہہ فرمان جانب سے حق تعالے کے ہے سبب یہہ ہے کہ مردم ولی مرتاض
و صاحب حال و عظمت بیچ اوس مکان کے سکونت رکہتے ہین واللہ اعلم بالحقیقۃ نقل ہی کہ پدر بزرگوار شیخ
ثابت نے افغانان کی ضیافت کی چون طعام طیار ہوا پدر بزرگوار نے اونکی شیخ ثابت کو فرمایا کہ جاؤ مردم افغانان
کے تئین طلب کرکے لاؤ شیخ ثابت نے اشارہ دوسرے آدمیون کو کیا پدر نے اونکے قبول نکیا اور واسطے جانے شیخ ثابت
کے تکلیف فرمائی شیخ ثابت نے عرض کیا کہ مردمان آوین اور کہاوین لیکن ہضم نہین ہوگا چون مجلس طعام کی انصرام
کو پہونچی مردمان اوٹھے ہنوز باہر نہین آئے تہے کہ سب نے قی کری اوس روز سے بزرگی نے اونکی اعتراف کیا ۔ واللہ
اعلم بالصواب نقل ہے کہ ایک روز شیخ ثابت بملازمت محققین العارفین قدوۃ السالکین خواجہ مودود چشتی اپنی
کے ہمراہ شیخ ملہی بریچ کے گئے تہے اور ملازمت کری بعد از شرف پابوسی بیچ سلک مریدان کے انتظام پایا بندگی حضرت
خواجہ مودود چشتی نے بجہت طلبیج اونکے مسرور ہوئی اور فرمایا کہ شیخ ثابت تو روز ازل سے ثابت قدم ہے اور مدت مدید
بیچ خدمت خواجہ مودود چشتی کے بسر لیگیا ایک روز بندگی حضرت خواجہ مودود چشتی نے درباب اونکے دعا خیر بتقدیم
ہم پہونچائی اور بعز اجابت مقرون ہوئی حقائق الہی و واقعات نامتناہی اوپر اونکے کشف کیا چون شیخ الیاس بریچ سابق
از ایشان بیچ خدمت و ملازمت پیر اپنے کے قیام رکہتے تہے اور خدمت سقائی کی کرتی تہی از بس کہ آب لاتے

آن شناور دریای کثرت ان گنجینۂ حقائق الہی ان خازن مخزن نامتناہی آن رہبر راہ شیخ شہاب بختیار

متوطن قصبہ کھمتیل کہ ہمیشہ سوز و درد الہی رکھتا تھا اور دم بدم آہ دردناک کھینچتے تھے اور مستغرق بیچ دریا وحدت وفنای کے تھے اور بیچ عین حضوری حق کی ہوتی ہر دو دست اپنے افشاندہ کرتے تھے اور اللہ اللہ فرماتے تھے اور آنسو انکھون کے مثل رود کے جاتے تھے اور جب بحال خود پھرآتے ساتھہ مردم ہمنشینان کے بیچ مجلس شریف آپکے رہتے تھے سبحان توحید و اخبار اصحاب کبار اور مشائخ اولیاء اللہ کے نقل فرماتے تھے اور ہمیشہ درمیان سہ فصل آپکے تخلف نہ تھا ایک آپکے فجر کی نماز سے دوئم وقت نماز ظہر سیوم وقت نماز عشار کے مواتر کرتے تھے ہرگز یہہ امر بیچ حیات شریف آپکے تجاوز نہ تھا اور ہرکس سائل از قسم صوفی و خرقہ پوش و سناسی و جوگی و دکنیز و مونی و یاران بیشارہ بیچ ملازمت آپکے آتے تھے دو خریطہ پر بیچ کمربند آپکے رہتا تھا یکے از مرادی سیاہ وغیرہ و یکے پر از سپاری و دانہ الایچی ہر کوئی فقرا کو تنگہ و بہلولی دکوڑی چلن کی عنایت فرماتے تھے اور ہر مسلمان کہ اشراف سے اور عوام بیچ خدمت آپ کے پہونچتا اوسکے تئین سپاری اور دانہ الایچی مرحمت کرتے تھے اور ہرگز یہہ امر بیچ عمر شریف آپکے اختلاف نہ تھا اور کبھی کوئی درگاہ سے آپکی محروم نہ گیا تھا نقل ہے کہ ایک مریدون سے آپ کے دو چھوری اعلے بطریق سوغات کے ارسال کیا تھا ایک ہمنشینان مجلس سے آپکی خطرہ بیچ خاطر اپنی لایا کہ اگر ایک چھوری ان ہر دو سے مجکو عنایت و مرحمت ہو تو جانون مین کہ باعظمت اور صاحب دل ہین بمجرد پہونچنے یہہ خیال بیچ خاطر اوس مرد کے فی الحال وہی چھوری کہ دل اوسکا آرزو رکھتا تھا اوسکو مرحمت و عنایت فرمائی وہ مرد اوٹھا اور پاے شریف آپکا پکڑا اور عذر چاہا حضرت شیخ نے فرمایا کہ اے یار فقیرون کے تئین ساتھہ اس امر سہل کے آزمانا دور عقل سے ہے کہ تمام عالم بیچ ہاتھہ مردان خدا کے مثل دانہ خردل کے ہے اور در سنہ الف و اربع و عشرین یعنے ایک ہزار چوبیس ۱۰۲۴ بتاریخ بست پنجم شہر جمادی الاخر روز چہارشنبہ وقت طلوع آفتاب کے انتقال فرمایا نقل ہے کہ یکے از برادران بندگی حضرت شیخ شہاب بختیار کی تئین شاہ قلی خان محرم امراے کبار سلسلہ چغتہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی نے کسی سبب سے اوسکے تئین مقید کیا تھا اور مردم اہل و عیال اوس مرد کے ملازمت مین شیخ جیو کے آکے التجا خلاصی اوس مرد کی کری چون تکلیف مالا یطاق کری بنا بر ضرورت بندگی حضرت شہاب بختیار تکلف سے ان مردمان کے پیش شاہ قلی خان محرم کے مراجعت فرمائی چون وقت سواری مردم سپاہ و افواج غلبہ کیا تھا دیکھنے سے اوسکے حضرت شیخ جیو کی تئین حالت پیدا ہوئی کہ جیسے شیر نران اللہ اللہ فرماتا ہے اور ہاتھہ جہاڑا یون یہہ حالت بیچ نظر شاہ قلیخان محرم کے خوش و پسند نہ آئے نے اوبادانہ پیش آکے آپکے تئین حکم قید کا فرمایا پس نیم شب گذری تھی کہ ناگہان بارغیب سے پیدا ہوا باوجودیکہ ہوا برسات کی نتھی ابر سے شب تاریک ہوئی کہ آدمیون نے خیال حشر کا کیا کہ الہی باعث اس تاریکی کا کیا ہے غیب سے بادیۂ تمام نعرہ کنان برق اوپر اسپک دولتخانہ خاص شاہ قلیخان محرم کے پڑی ستون اوس دولتخانہ کا مثل شہتیر کلان کے تمام از لزلت برق کے ستون پارہ پارہ ہوئے اور تمام اسپک برابر خاک سیاہ کے برابر ہوا اور بس تنہا خیمہ مین بذات خود شاہ قلیخان اوپر بستر کے سوتا تھا ایسی عبرت و وحشت اوپر اوسکے عائد ہوئی کہ وجود سے اپنے بھی خبر نرکھا بمجرد یہہ واقعہ نازل ہونے کے پا برہنہ شاہ قلیخان محرم ملازمت حضرت شیخ جیو کی آیا اور تقصیرات سے اپنے عذر چاہا اور وہ برادر کو آپکے کہ مقید کیا تھا ساتھہ ہیبت تمام اور وحشت لاکلام کے رخصت حاصل کر کے جدا کیا واللہ اعلم بالصواب

ذکر قدوۃ السالکین زبدۃ المتعمقین آن واقف اسرار سبحانی آن محرم راز رحمانی آن روندہ راہ یزدانی آن

شیخ

نوکری کو کسی جگہہ گئے شخصی چند مرتبہ آدمی بھیجا تا عیال اوسکے تئین لاوی اور ہر مرتبہ کہ آپسے التماس رخصت کی طلب کرتا اور لیجاتا عیال اوسکے کرتے آپ امر نہ دیتے اور فرماتے صبر کرو بعد از چند روز وہ جماعت بے طاقت ہو کے فرزندان اوسکے تئین سے لے رخصت و اجازت شیخ کے راہی ہوئے بیچ راہ کے جنازہ اوس مرد کا پایا کہ لیئے آتے ہین مایوس ہو کر پھرے بیچ منزل کے آئے اور بیچ محل کی طعام پختہ نے نمک بہت بیچ دیگ کے ڈالدیا چون طعام نکالکر بیچ مجلس کی لائے نا موافق تھا

ذکر آن مظہر آیات رحمانی آن کاشف عجائبات ایزدانی آن سیاح بحر تفرید آن واقف سر تجرید آن مقبول درگاہ ربانی شاہ محمود مجذوب جلوانی

بیچ قصبہ اٹاوہ کے ہے صاحب حالات باہرہ و مظہر آیات ظاہرہ اور خلق اللہ دور و نزدیک سے بیچ ملازمت آپ کے آتی ہے اور مقصد اپنے کو پہونچتی ہے

ذکر آن محقق السالکین آن بدۃ الذاکرین آن محرم اسرار رحمانی آن آراستہ درگاہ سبحانی آن برگزیدہ درگاہ جبار شیخ الاسلام شاہ عبد الرحمان بختیار

بیچ قصبہ تھارہ کے سکونت رکھتے تھے اور بڑے بزرگ وقت تھے اور بیچ ریاضت و مجاہدات کی قصب السبق لیگئے اور خلائق بسیار دست امانت بدامن اجابت آپکے استوار رکھتے اور کمال آپکا اس سے ظاہر ہے کہ مثل میان شیخ ستہہ کانسی مرید بدامن تربیت سے آپ کے نکلا

ذکر آن شیخ الاسلام آن قدوۂ انام آن معشوق خداوند قہار شیخ ابابکر بختیار

برادر شاہ عبد الرحمان تھے درویشے مرتاض و متعبد اور پرہیزگار صائم الدہر و قائم اللیل اور مستجاب الدعوات اور بیچ تربیت مریدوں کے سعی بلیغ رکھتے تھے اور ارادہ ظاہری شیخ محمد غوث گوالیری سی کیا تھا مظہر فتوحات و مورد کرامات اور سلسلہ شریف آپکا بیچ قصبہ تھارہ مرجع کافۂ انام ہے

ذکر قدوۃ المحققین شیخ شہاب بختیار

مرید شاہ ابابکر کے تھے درویش صاحب حالت و متعبد و پرہیزگار و کامل و مکمل تھے اور ہر کوئی ملازمت بین آپکی آتا ماعی الضمیر اوسکا اظہار فرما دیتے اور دعا کرتے تھے بعز اجابت مقرون ہوتے اور کرامات بہت آپکی منقول ہین اور کمال شاہ ابابکر کا ایسی جگہہ سے ظاہر ہے کہ مثل میان شیخ شہاب بختیار مرید دامن تربیت سے آپکے برخاستہ ہوا اور سلسلہ شریف آپکا قصبہ کھیتل کے مرجع خاص و عام ہے اور فرزندان آپکے قائم مقام بر سجادہ ہدایت و تلقین کے متمکن ہین اور اکثر افغانان مردم شہر اور اوس نواح کے مرید ایشان کے ہین

ذکر آن قطب الانام آن زین الاسلام آن آراستہ درگاہ جبار مرتاض وقت شاہ گدا بختیار ولد شاہ ابابکر

بعد از وفات پدر قائم مقام ہوئے اور اکثر خلائق اوس ذات حمیدہ صفات سی مرتبہ کمال سے فائز ہوئے اور بعد رحلت آپکے فرزند رشید شیخ حامد ولد شیخ شاہ گدا اوپر سجادہ پدر و جد بزرگوار اپنے کے جانشین ہین

ذکر آن سیمرغ کوہ قاف ہدایت آن سیاح مالک ولایت آن اقتدۂ اہل ارشاد زبدۃ المحققین شاہ حامد بختیار

بعد از رحلت پدر بزرگوار ولد شاہ گدا بختیار بر سجادہ جد بزرگوار خود جانشین ہے اور بیچ ریاضت اور کشف حقائق کے شان عظیم رکھتے اور خرق عادت اکثر بیچ عالم کے شائع ہے

ذکر آن قطب السالکین آن مقتدائ اہل کمال آن ... [illegible]

عبد الرحمان بختیار ساکن قصبۂ تھارہ سے کے بیچ تصرف عجیب و غریب رکھتے تھے اور ہر روز روپیہ بہت خرچ ہوتا تھا اور صائم الدہر
او قائم اللیل تھے باورچیخانہ آپکا ہمیشہ گرم تھا اور جو کوئی سلاطین اور امرا اور خوانین اور مسافر اور غربا سے بیچ ملازمت آپکی پہونچیا
ایک آدمی سے تا دس ہزار آدمی تک سفرۂ طعام مہیا تھا اور جوگی اور سناسی اور ملنگ اور موتی او دیان متفرقہ جو کچھ طلب
کرنے اور آرزوے جنس طعام و ملبوس و تکیف کرتی تھی مانع نہ تھا مراد اسی کو پہونچیتا تھا اور مہمانخانہ آپکا ایسا مکلف تھا کہ
محفل اہل دنیا کی ہرگز ساتھہ ایسی لطافت و ظرافت سے آراستہ و پیراستہ نہین ہوتی سقف و جدار اور ستونہاے سب موافق
ایک دوسرے کے بطرز و روش ساتھہ مخمل اور زربفت اور مشجر کی پکڑا تھا اور فرش تھی اور فرش گلیمہاے اور قالینہاے
ولایتی قیمتی اور دولیچہاے اعلے گران بہا اور سائبانہاے پادشاہانہ کھینچا ہوا اور تکیہ ہاے بسیار بالطافت اور پلنگ ہاے
نقرہ اور جامہ خوابہا نظر ائف بران گسترده اور تخت پوشہاے و صندلیہاے اعلے خاتم بند و مجازی او سکے رکھی کہ چشم فلک نے
نہ دیکھا اور گوش فلک نے نہ سنا ہمیشہ مرتب اور مہیا تھے اور جنس خوشبو سے ہر روز چندان خرچ ہوتی اور حصی فربہ اور اعلے
کہ ہر ایک سے سی سیر اکبری پختہ برآدمی ذبح ہوتے تھی اور انتہا تصرف ظاہری و باطنی کا تھا کہ شرح راست نہ آوے اور خوراک
حضرت کی چہارم حصہ یک نان جو کی بے نمک اور روغن تھی یا سبزی کہ صحرا سے لاتے یا نمین جوش کرتے اور وقت افطار کی
اوسکی تئین ساتھہ ایک تغیر کے نوش جان کرتے تھے اور تا شام دیگر بار آتیا ہی تھا اور بستر آپکا بیچ خلوت خاص کے پوست
تخت آہو کا تھا اور خشت اوسجگہ رکھتے کہ اگر احیاناً بعد مدت کے میل استراحت کا کرتے او پر اوس پوست کی کرتے اور خشت نیچے
سر کے رکھتے اور خوارق کہ آپسے منقول ہے اس کتاب مین گنجایش اوسکی نہین رکھتا نقل ہے کہ عرش آستانی اکبر بادشاہ کی
آوازہ تصرفات آپکا استماع کر کے استدعاے ملاقات کی کری اور فرمان طلب بھیجا جو منشور پاس اونکے پہونچا جس مکان مین کہ
بسعادت بیٹھے تھے وہ ساعت برخاستہ ہو کر پا برہنہ لاہور مین کہ اوس زمانہ مین دار السلطنت تھا متوجہ ہوئے اور تا زمان دخول انکے
بندگان عرش آستانی کو شبہا تو اسہ اور بیقراری تمام تھی جو لاہور مین پہونچے بیچ منزل شیخ جمال بختیار کے کہ عمدہ مقربان درگاہ تھا
نزول فرمایا علی الصباح شیخ جمال نے حقیقت آنے کی آپکی بعرض پہونچائی عرش آستانی نے پالکی خاصہ کی تئین باندور فتوح
بسیار ملازمت مین ارسال کر کے عذر خواہی بہت کری بیچ ساعت کے انکے تئین بوطن مالوف اور مسکن مانوس کے
رخصت کیا اور تا زمان حیات تصرفات انکے بحال خود اور انحال فرزندان شریف انکے اوپر سجادۂ ارشاد و ہدایت کے
متمکن ہین اور یہہ تصرفاتی کہ بیچ سرکار انکے تھے مشائخ ہند مین سے کسیکو میسر نہ تھے اور درسنہ عشر و الف کہ ہزار
دہ باشد ودیعت حیات سونپی اور نعش شریف آپکی بیچ موضع مذکور کے مدفون ہے

ذکر آن عارف ربانی مظہر انوار سبحانی آن کاشف اسرار رموز یزدانی شیخ ابو سعید سوریانی خویشکی

صاحب عبادت و ریاضت قائم اللیل و صائم الدہر تھے اور خوارق بہت آپسے منقول ہین کہتے ہین کہ خویشان سے آپکے بیچ گجرات کے تھے
مرد و مسے التماس کیا کہ احوال ہمارا مکاشفہ سے معلوم کرین آپنے فرمایا وہ اوپر بستر بیماری کے صاحب فرش اور نزدیک
مرنے کے ہے اور بلحظہ فرمایا کہ وہ مر گئے جو تاریخ آپکی لکھی جماعت کہ گجرات سے آئی اونہون سے تحقیق ہوا کہ وہی روز
اور وہی ساعت تھی کہ حضرت شیخ نے بیان فرمایا تھا موافق آئی نقل ہے کہ خویشان سے آپکے تو تحفہ اہو کر واسطے

بیک نظر لطف سے اوسکی تئین ہجران سے خلاصی دے کر محبوب اصلی سے واصل کیا اور شیخ دتو سے ایک پسر وجود مین
آیا تھا اوسکا شیخ چینو نام رکھا اور الا وہ بر متکای ہدایت اجلاس رکھتے تھے اور اونکے تئین جون زئی کہتے تھے رحمۃ اللہ علیہم

ذکر آن عرفان پناہ آن سوختہ نار الصمد

آن ہمائے آسمان تفرید آن عنقائے قاف تجرید آن دردریائے وحدت ہمہ بیچ شیخ بستان بریچ در ابتدائے جوانی آزردہ ہو کر
ہندوستان مین آئے اور بیچ قصبہ سامانہ کے سکونت اختیار کی اور اپنے تئین بیچ لباس تجارت کے مختفی رکھتا تھا اور وہ اندک دستمایہ
کی بیع و شری سے کیا تھا اور سود وجہ حلال کی تئین بیچ وجہ ضروریات کی موافق شرع کے قسمت کیا اور محتاج اور سائل اور درماندہ کے تئین
دستگیری کرتا تھا اور صاحب ورد و شوق تھا اور چشمان شریفش ہرگز اشک خشک نہ تھے اور اسقدر درد رکھتے تھے کہ گویا الم اور محنت تمام عالم
کے تئین اوپر دل اوسکے تسلیم کیا ہے اور ہر ساعت آہ ہائے دردناک جگر خون آلودہ سے برلاتے تھے اور باوجود اس تمام سوز کے
پندرہ ۱۵ سیپارہ قرآن شریف کے تئین وظیفہ لعینہ اپنی کیا تھا اور روز مین ختم قرآن مجید کرتے تھے اور بعضے اشعار پشتو کے تئین بصوت
حزین دردناک کہ سنگ کو بگریہ لاتے تھے پڑہتے تھے اور آنسو آنکھ سے بہتے تھے اور آخر شب کہ ایک پہر رہتی وضو تجدید کر کے
حق مین مشغول ہوتے تھے اور ہر پانچو وقت نماز کے وضو تازہ کرتے اور مولف تاریخ مخزن افغانیہ لکھتا ہے کہ مین مدت پنجم سال بیچ آخر
سفر دریا کے کہ بیچ بندر کووہ کے گئے تھے بیچ خدمت آپکے شب و روز ہمراہ تھا اور اکثر خوارق بیچ نظر کے در آئے ایک شب دریا مین
طوفان ہوا چنانچہ خلائق نے ہاتھ جان سے دہو یا اور ایک بیچ نیاز اور دعا بدرگاہ قاضی الحاجات کے مشغول ہوا جون فقیر کے تئین بیچ
خدمت آپکے رابطہ بندگی و اخلاص تمام تھا آپ سے عرض کیا کہ وقت مدد کا ہے تبسم کر کے فرمایا کہ خاطر جمع رکھو کہ دغدغہ نہین ہے بمجرد اس سخن
کے طوفان فرو ہوا اور ہوا موافق چلنے لگی جہاز مہلکہ سے خلاص ہو کر راہی ہوئے اور جب سفر کووہ سے معاودت کر کے احمد آباد مین
پہونچا بین آپ کے تئین اسہال کبدی نے رو دیا فقیر کے تئین فرمایا کہ اے فلانے وقت سفر میرا پہونچا چاہیے خود تجہیز و تکفین میری
کرے بالراس و العین اقبال کیا روز جمعہ ماہ ربیع الثانی سنہ اثنی والف کہ یکہزار دو ہوتے ہین وقت نماز کے خندان و فرحناک محبوب
اصلی و اصل ہوئے اور روح شریف آپکی مطہرہ خاک سے معمورۂ افلاک پہونچی بموجب امر آپکے دقیقہ فروگذاشت نکیا بیچ مقبرہ غربا کے لیگیا
اور دفن کرین اور جب چاہا کہ آپکے تئین بیچ قبر کے رکھین آواز پڑہنے قرآن شریف کی بیچ کان میرے پہونچی بتخصیص یہہ آیت کہ بیچ سورۂ
کہف کے وارد ہے فقالوا ربنا اللہ ہیبت سے اوس صدا کے ایک لحظہ ہوش سے گیا بین بعد تھوڑی دیر کے آپکی تئین
بیچ خاک کے سونپا بین اور دیکہا بین کہ لبہائے آپکے بیچ حرکت کے ہین بیچ خاطر کے گذرا کہ مبادا مرض سکتا ہو چون نیک ملاحظہ کیا بین
اثر زندگی کا نہین تھا اور بیچ خاطر کے گذرا کہ احوال آپکا بعد رکھنے قبر کے معلوم ہو تو بہتر ہے چون شب کو بستر پر تکیہ کیا بین بیچ خواب کے
دیکہا بین کہ آپ بیچ قبر اپنی کے آسودہ ہین اور فقیر اوپر سر آپکے کھڑا فریاد کرتا ہے کہ اے فلان بیچ اوس زمانہ کے کہ دو فرشتہ
با ہیبت تمام آپکے پوچھا کہ من ربک و من دینک و من نبیک تا آخر بیئے کہا قل اللھم مالک الملک توتی
الملک تا بغیر حساب اور اسی طور کی چند آیت بیچ اثبات وحدانیت کی پڑہی بینے اونہون نے کہا مرحبا اہلا و سہلا
کو اور جہو ترکو بہشت بیہ کہکے چلے گئے در نیولا بفرصت تمام آسودہ ہون بین خاطر جمع رکھ چون خواب سے اوٹھا بین حقیقت
کے تئین جمیع یاران سے کہا مین کہنے لگے بیچ جنت کے احوال آپکا کچہ عجب نہین ہے

ذکر آن مظہر فتوحات غیبی مصدر مکاشفات لاریبی قدوۃ العارفین برہان السالکین حضرت متھہ کانسی قدس اللہ سرہ العزیز

بزرگان مشائخ و مرتاضان وقت سے اور متعبد اور پرہیزگار اور بیچ نشست سے خلائق سے بیگانہ اتفاقی سنہ ہے اور در ایام بادشاہ

اور ہر او در حقیقت بھی تھے اور بیچ ملائکہ بشریہ کے جو کوئی طعام کھاتا نام انکا لیتا اور از چشم زخم اور از ازار مگس سے محفوظ رہتا تھی ۱۲

ذکر آن معرفت دستگاہ وآن حقائق پناہ آن مخزن انوار آن شمع اسرار آن منظور یزدانی شیخ باہی سیدانی متعبد و متورع

و قائم اللیل و صائم الدہر و مستجاب الدعوات اور اکثر ربع مسکون کا سیر کر کے ملازمت بین مشائخ کے پہونچے اور انسے کسب کمال ہوا تھا بیچ فرزند ارشد اکمل انسے بوجود آئے اور ہر ایک سے سلسلہ عجیب پیدا ہوا اور خوارق غریبہ انسے بظہور کے پہونچا اور خلائق اوس وقت کی دست انابت بدامن ارادت آن قبلہ مقبلان عالم کے لاتی تھی اور ساتھ مراد اپنی کے فائز ہوتی تھی اور مقبرہ شریف انکا بیچ قبیلہ شیرانی کے شہرت عظیم رکھتا ہے

ذکر آن قطب السالکین آن زبدۃ العارفین

آن شیر مرغزار تجرید آن پیر کارزار تفرید ان محبوب سبحانی شیخ پیر شیرانی ساکن کاشغر کے تھے اور صاحب ولایت و تصرف تھے اور خوارق عادات غریبہ بوجود آمدہ اور خلائق اوس عصر کی باستمداد انکے حاجات بملازمت انکے راہ دور سے آکے مراد اپنی کو فائز ہوتی تھی اور اولاد انکی اوپر سجادہ مشیخت کے استقامت رکھتی ہے

ذکر آن معرفت دستگاہ آن مظہر اسماء صفات الٰہی

آن غریق بحر فنا آن سیاح صحراے تحقیق آن قابل و مقبول التفات یزدانی شیخ دلو سوزیانی چشتی در ابتدای جوانی جذبہ حاصل ہوا اور عبادت حق مین مشغول ہوا اور صاحب تجرید و تفرید تھا بیچ ابتداے جوانی کے حق تعالی کی طلب انگیز ہوئی وطن سے اپنے سفر اختیار کیا اور بیچ طلب پیر و مرشد کامل کے جست و جو کر کے خراسان گئے اوس وقت قطب فلک ہدایت مہر سپہر ولایت خواجہ مودود چشتی در قصبہ چشت علم ارشاد ہدایت کا بلند کر کے خلائق کے تئین اوپر حقیقت کے دلالت کرتے تھے دلو ملازمت مین آپکی گیا اور غائبانہ خدمت ہیزم کشی خود اقرار دیا اور مدت سی سال واسطے باورچیخانہ کے ہیزم لائے اور اس تئین ہرگز شرف حضوری سے مشرف نہوئے اور باخلاق و اعتقاد تمام اوس خدمت کو تئین بتقدیم پہونچایا جب وقت وصال حضرت خواجہ مودود چشتی کی پہونچی فرزندان و خلفاے آپکے نے التماس کیا کہ مرقع خاص تمہارے کو ساتھ کسکے دینے کا امر ہوتا ہے فرمایا اوپر قد جسکے راست آوے ہر چند فرزندان و خلفاء نے انکے سعی کری صورت پذیر نہوئی جب سب ناامید ہوئے تب آپ نے فرمایا دلو کو آگے لاؤ کہ تیس سال خدمت غائبانہ میری کیا ہے چنانچہ دلو کو حاضر کیا حضرت شیخ نے دست مبارک اپنے سے وہ جبہ کے تئین میان دلو کو پہنایا چا مہ تھا کہ خیاط قضا نے اوپر قد اوسکے سیا تھا اور مثال خلافت اور حکم ارشاد ہدایت کا ساتھ اوسکے عنایت فرمایا اور بنظر توجہ سے آپکی برتبہ کمال کے پہونچا اور بعد وفات پیر اپنے کے بعد سی پنج سال کے وطن اصلی اپنی مین پہنچے

نقل ہے ایک روز مجمع درویشان صاحب حال کا تھا اور شیخ دلو بھی اوسی مکان مین تشریف رکھتے تھے افغانون نے کہا کہ شیخ دلو اپنے کو درویش کہلاتا ہے اگر امروز جانور پرندہ غیب سے آوین اور اوپر کتف تیرے بیٹھین تب یقین ہمارے ہوتے کہ تو صاحب حال ہے بیچ مین اثناء کے کبوتر صحرائی آیا اور اوپر کتف انکے بیٹھا سب کے تئین نسبت اوپر احوال شیخ دلو کے اعتقاد زیادہ ہوا اور بعد ازان خوارق بسیار اوس سے ظہور مین آئے اور اونہی دنون بنگ نام افغان چوبشکنی خدمت شیخ دلو کی اختیار کری اور مدت مدید واسطے گھر کے اوپر اپنے لکڑی لاتا تھا چنانچہ بیچ پشت بنگ کے کیڑا پڑ گیا چون یہ خبر شیخ دلو کو معلوم ہوئی

طلب کیا اور ایک گھوڑا اور دو ہزار روپیہ نقد اور سوغات جامہاے ابریشمی اور ایک جبۂ نفیس دکاسۂ روئین واسطے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے بھیجا اور التجا دعا کا کیا مندی ہرین ملازمت بندگی حضرت خواجہ یحیے کبیر کے گیا اور جو کچھ سوغات تھی ملازمت مین آپکی گذرانی آپنے قبول نہین کیا اور فرمایا اے مندی ہیری طرف سے دعا پہونچا اور رکھو کہ خزانہ حق تعالی کا خالی نہین ہے کہ طمع ہیچ مال نبرے کرون مین اور تجھسے لین اور اسکی تئین وہ آدمی قبول کریگا کہ محبت دنیا کی رکھتا ہوگا اور محبت دنیا کی مذموم ہے چنانچہ حضرت جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الدنیا جیفۃ و طالبہا کلاب جب خلاصہ اولاد آدم نے قبول نہین کیا تا بعد اران کیونکر قبول کرین واللہ اعلم بالصواب نقل ہے جب عمر بندگی خواجہ یحیی کبیر کی ایک سو بست و هفت سال کے پہونچی درسنہ اربع وثلثین وثمانانہ رحمت پیدا ہوئی تھی کہ جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین بیچ خواب کے دیکھا جناب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواجہ یحیی کبیر آؤ اور شراب طہور اپیو جب حضرت خواجہ خواب سے بیدار ہوئے سب پیران و مہدان وخادمان خود طلب کرکے فرمایا کہ مین سفر آخرت کا کرونگا کہ میری تئین جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کیا ہے پیران و مریدان وخادمان زار زار رونے لگے مریدون نے عرض کیا کہ دستار وجبہ وعصا کسکی تئین عنایت فرماتے ہین فرمایا کہ فقط یہی تحمل کرو جس کسی کے تئین خلاصہ موجودات امر کرینگے اوسکی تئین اجازت دونگا اس درمیان مین خواب نے غلبہ کیا اور بیچ خواب کے جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خواجہ یحیے کبیر خرقہ اور دستار اور عصا واسطے صدر الدین کے دے چنانچہ جب خواب سے بیدار ہوئے فرمایا کہ امر و اجازت بشیخ صدر الدین ہوا مجرد کہنے خون جگر سے روان ہوا مریدون نے عرض کیا کہ اتنا خون جانا کس سبب سے ہے فرمایا

بیت کشتگان خنجر تسلیم را ٭ ہر زمان از غیب جانی دیگر ست ٭ بعد اسکے تکبیر فرمائی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولله الحمد پھر مریدون نے عرض کیا کہ یا خواجہ جب قالب شریف کے تئین کہان دفن کرین فرمایا کہ بیچ زمین سلامت مین اور جس جگہ کہ کفش میرا پران ہوکر گرے قبر کھودنا اور اوس قبر سے سنگ برآمد ہوگا اوسکے تئین اوپر دروازہ کے نگاہ رکھنا جو کوئی واسطے زیارت میری آوے اول اوس سنگ کے تئین ہفت بار دست سود مارے بعدہ بزیارت میرے آوے جو حاجت کہ دینی اور دنیاوی سی رکھتا ہوگا اللہ تعالے انصرام چاہیگا پہونچا نیکو فرمان سے حق تعالے کے جان زبان کفش پران ہوا اور بیچ مقام شہر علی کے قرار پکڑا اور اوس مقام مین قبر کھودی گئی بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کلمہ شہادت اوپر زبان کے لائے اور بوقت جان دینے کے یہ بیت فرمائی بیت سپردم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را ٭ تاریخ دوم ماہ صفر مذکور اس تنگناے فانی سے بعالم جاودانی کی رحلت فرمایا اور اوسی مقام مین مدفون کیا غلغلہ ملکوت کا مشتم آسمان تک پہونچا اور قدرت الہی سے آفتاب بھی بطریق کسوف کے تاریک ہوا اور آہوان بیابان نے علف نہین کھایا اور اکثر خلق نے دیکھا کہ آہوان بیچ جنگل کے نعرہا کرتے ہین الہی بحرمت خاندان بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے کارہاے دینی و دنیاوی اس بیچارہ کا برلاکر جبر پہنچیو آمین یارب العالمین

ذکر آن قطب فلک ہدایت آن ہادی بیدای سیاحت المجذوب

واصل مقبول کامل آن درآتش عشق اخگر شیخ علی ذکر صاحب ریاضت ومجاہدت تہا

بسیاری طاعت وعبادت سے لاغر وضعیف تھا اور استخوان پہلوے انکے مثل نردبان کے برائی تھی مشائخ اوس عصر کے اسواسطے شیخ علی ذکر کہتے تھے یعنے لاغر حالت قوی رکھتا تھا اور درمیان انکے اور خواجہ یحیی کبیر کے نسبت مصادقت اور اختصاص بدرجہ اعلی تہا

یا شیخ صدرالدین کے جامین بین دے سکتا ہون چون خواجہ نے زبان اوسکی سے یہہ بات سنی فرمایا کہ یہہ دختر بیچ لوح
محفوظ کے بنام میرے لکھی ہوئی ہے باپ اوسکے نے کہا کہ اگر از روے راست کہتا ہے میری تئین دیکھا حضرت خواجہ
نے دست اوسکا پکڑ کے فرمایا کہ دیکھہ کہ کس سطور سے بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا ہے اوس مرد نے نظر اوپر کیا جو کچھہ کہ فرمایا تھا
نظر خود دیکھا اوس مرد نے دختر کے تئین بیچ حبالہ نکاح آپکے درلایا واللہ اعلم بالصواب **نقل ہے** کہ ایک روز بندگی حضرت
خواجہ یحیی کبیر بیٹھے تھے نیک بخت غلام کی تئین طلب کیا نیکبخت بیچ ملازمت آپکے آیا اور دست بستہ کھڑا ہوا بندگی حضرت
خواجہ نے فرمایا کہ اے نیک بخت یہہ نان گرم پختہ ہوئی ہے لے اور ایک فقیر عاجز بیچ بیت المقدس کے سات روز
ہوئے کہ بھوکا ہے اوسکی تئین پہونچا نیک بخت بمجرد فرمانے آپکے نان لیا اور ہاتھہ کوہ سلیمان سے فراز کیا اور نان
اوس فقیر کے تئین پہونچایا اور آ کے بندگی حضرت خواجہ کے ایستادہ ہوا بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ پانی بھی جوی سے
لے اور کاسہ پر کر کے اوسکے تئین پلا پھر نیک بخت نے کاسہ کے تئین پر کیا اور کوہ سلیمان سے ساتھہ اوس مرد کے
پہونچایا پھر بندگی حضرت خواجہ کے آگے آیا اور ایستادہ ہوا بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اے نیک بخت کام مردونکا یہی ہے
کہ تو نے کیا الہی بحرمت خاندان وخادمان بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے کار دینی وکار دنیاوی اس بیچارہ کو بر لاوے اور خیر
کرے بحرمت النبی وآلہ الامجاد **نقل ہے** امیر تیمور بادشاہ خراسان بر دامن کوہ افغانان توم کررانیان ونیازیان ولودیان
تاخت لایا اور غارت اور لوٹ کرتا ہوا آیا تا آنکہ کوہ سلیمان مین پہونچا بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر بھی بیچ دامن کوہ کے تھے خبر ہوئی
کہ امیر تیمور آتا ہے سب بھاگ کر بالاے کوہ کے گئے ہین بندگی حضرت خواجہ نے بالاے کوہ مراجعت نہین فرمائی مریدون نے عرض کیا
یا حضرت شیخ امیر تیمور درمیان فاصلہ آدہ کوس کے ہے ایسا نہو کہ گرفتار ودستگیر ہوئین بمجرد سننے اس سخن کے خاک زمین سے
اوٹھا کے تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑہا اور جانب لشکر تیمور کے ڈالا فرمان خدا تعالی سے درمیان لشکر امیر تیمور و کسان بندگی حضرت
خواجہ کے حجاب پیدا ہوا سب مغلان کور ہوگئے اور کچھہ بیچ نظر اونکی نہین آتا تھا بلکہ مردمان لشکر کہتے تھے کہ آواز آدمی کی
سنتے ہین لیکن آنکھہ سے کچھہ نہین دیکھتے ہین ہم طرفہ حال ہے یہہ احوال کے تئین نیز ملازمت مین امیر تیمور کے عرض کیا امیر نے
کہا شاید اس مقام مین کوئی اولیاء اللہ ہے اس سبب سے دیکھنے نہین سکتے ہوا ور امیر تیمور نے فرمایا کہ یہان سے مراجعت
چاہیے کرنا حسب الارشاد لشکر نے عبور کیا تھوڑی راہ گیا تھا کہ آدمیون کے تئین دیکھنے لگا امیر تیمور نے فرمایا کہ اس آدمی سے
تحقیق کرو کہ کون آدمی اوس مقام مین رہتا ہے ایک مرد شیرانی بوبک خیلان سے بدست مغلون کے پڑا اوسکو آگے امیر تیمور کی
لائے امیر تیمور نے فرمایا کہ اس مرد سے تحقیق کرو کہ کدام کس بیچ اوس مقام کے رہتا ہے اوس مرد نے ماجرا کہ گذرا تھا بیان کیا اور کہا
اوس مقام مین بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر رہتے ہین امیر تیمور بمجرد سننے کے ایک اسپ اور حاجب اپنا آگے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر
کے بطریق پیشکش بھیجا اور وہ شیرانی بھی ہمراہ ان لوگون کے تھا جو بیچ خدمت حضرت خواجہ کے پہونچے زمین خدمت کی چومی اور
گھوڑا بیچ خدمت آپکے گذرانا اور عذر لائے کہ مجھہ سے خطاے عظیم ہوئی ہے عفو فرماوین بندگی حضرت خواجہ نے گھوڑے کو نہین لیا
اور فرمایا کہ مجھہ سے دعا چاہتے کہ مین نے عفو کیا ولیکن مسلمانان کی تئین رنجیدہ مکرو اور خداے تعالے سے پرحذر رہو کہ سختی کرنیوالا
ظالمون سے ہے بیچ دنیا اور نیز بیچ آخرت کے اور حاجب کے تئین وداع فرمایا چون حاجب آگے امیر تیمور کے پہونچا بزرگی وعظمت
خواجہ جیو کی کہ دیکھا تھا بیان کیا پھر کہا امیر تیمور بمجرد سننے کے افسوس بہت کیا کہ پاے بوسی سے ایسے اولیاء اللہ کے محروم رہا ہون
نقل ہے کہ امیر تیمور نے جب مراجعت کری اور بیچ خراسان کے آیا اوہانسے منددوتن ترین ہر فرمرید بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کی تئین

اور ایسا بیچ عالم تحیر کے غوطہ کھایا کہ مجھے خبر نہین رکھتے تھے مدت تک گرد بگرد اوپکے بیٹھے اور انس پکڑا تاگاہ حسن
بھو نچا جو آہوان تھے انکی تئین دیکھا بھاگے حسن دست بسینہ با ادب پیچھے پشت ایستادہ ہوئے اور بعد دیر کے
بندگی حضرت خواجہ نے چشم اپنی کھولی حسن کے تئین ایستادہ دیکھا حسن نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا شیخ عجب
معاملہ دیکھا مین نے فرمایا کیا عجب دیکھا حسن نے کہا یہہ آہوان گرد بگرد آپ کے بیٹھے تھے جو میری تئین دیکھا
بھاگ گئے بندگی خواجہ نے فرمایا کہ اے حسن امروز کیا کھایا کہا پیہ گوسفندان بابان کھایا بین بندگی خواجہ نے فرمایا
تو کہ گوشت انکا کھاتا ہے تجھ سے کیونکر گریز نکرین باز مست ہوئے اور بیچ عالم تحیر کے در آئے اور یہہ بیت زبان مبارک
سے فرمائی بیت دل زندہ میشود بامید وصال یار ٭ جان رقص میکند بسماع کلام دوست ٭ اسی حال مین سہ شبانروز
بیچ صحرا اور بالاے کوہ کے رہے بعد از سہ روز بندگی حضرت خواجہ و حسن تینی بیچ گھر کے آئے نقل ہے کہ ایک شب
بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر بیچ مسجد کے بیٹھے تھے اور چراغ جلا کر آگے رکھا اور قرآن شریف تلاوت کرتے تھے اور یاران
بھی حاضر تھے ناگاہ ہوا چلی اور اوس چراغ کو بجھا دیا بندگی حضرت خواجہ زار زار رونے لگے مریدون نے کہا اے شیخ اسقدر
رونا موجب کیا ہے بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اے برادران ڈرتا ہون کہ چراغ محبت الہی کا کہ بیچ دل میرے افروختہ
ہے اگر ہم چنین باد عبرت چلے اور اس چراغ کے تئین بجھاوے کیا کرون مین اور کیا چارہ رکھون مین اس سبب سے
زاری کرتا ہون مین چنانچہ کہا ہے بیت نزدیکان را بیش بود حیرانی ٭ ایشان دانند سیاست سلطانی ٭ غرض کہ بندگی حضرت
خواجہ اسقدر روتے کہ بیچ شرح کے نہ آوے کہ آتش عشق سے جلے ہوے تھے چنانچہ شعر کہا ہے شعر آہ من العشق وحالاتہ
احرق قلبی بحراراتہ ٭ مانظر العین الی غیرکم ٭ اقسم باللہ وآیاتہ ٭ بعضے مرید مریدان سے دیکھا تھا کہ چون بندگی حضرت خواجہ
دم باہر لاتے تھے بو جلی ہوئی چنانچہ کباب بریان ہوتا ہے آتی تھی واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ بندگی حضرت
خواجہ یحیی کبیر قدس اللہ سرہ العزیز ایسے صاحب ریاضت تھے کہ ذکر جہر کرنے سے ایک وقت دل دہن سے باہر آپڑا
اور مردمان کے تئین وصیت کیا جب دار الفنا سے بدار البقا رحلت جا ہونین کرنی اس شکستہ کے تئین ساتھ میرے
دفن کرنا غادمان نے حسب فرمانے آپکے جامہ پاک مین لپیٹ کر نگاہ رکھا جو بندگی حضرت خواجہ کے تئین سفر آخرت پیش آیا دل کہ
نگاہ رکھتے تھے ساتھ آپ کے دفن کیا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ وقت ہوا ے تابستان کے بندگی حضرت
خواجہ یحیی کبیر نے بالاے کوہ کے مراجعت فرمائی چون بمقام گوشہ پہونچے وہان رونق درختان زیتون سایہ دار کی دیکھی مریدان
را فرمایا اگر درین مقام جوے آب ہوتی کیا خوش ہوتی چندگاہ درین مقام گذران سے مریدون نے عرض کیا یا شیخ جیو
یہان پانی نہین ہے اما جوے خشک موجود ہے چون وقت نماز ظہر کا پہونچا آب نہ تھا کہ وضو کرین جو وقت تنگ دیکھا بندگی
خواجہ ایستادہ ہوے اور مسواک بیچ ہاتھ کے لیکر جانب جوے خشک کے روانہ ہوئے جو چند قدم گئے وہ مسواک کہ
بیچ ہاتھ کے رکھتے تھے بسم اللہ کہہ کر اوپر سنگ کے مارا بقدرت اللہ تعالے اوس پتھر سے آب شیرین اور سرد باہر آیا
اب تک وہ چشمہ جاری ہے تا قیام قیامت خشک نہین جا ہیگا ہونیکو انشاء اللہ تعالے نقل ہے کہ ایک وقت بندگی
حضرت خواجہ یحیی کبیر بیچ قبیلہ مند و ملال کہ قوم تہمنی سے تھے فرود آئے اور بیچ خانہ احماد کے کہ سردار اوس قوم کا تھا
ایک دختر امر کو دکان کے تئین تعلیم کرنے اور نام اوس دختر کا فاطمہ تھا چون بیچ نظر مبارک آپکی پڑی باپ اوسکے کی تئین
پیغام کیا کہ یہہ دختر را بیچ عقد میری کے در لاؤ باپ اوسکے نے کہا کہ شیخ مرد پیر ہے اگر واسطے پسر اپنے کے شیخ معروف

بعد از سنہ روز قرۃ العین لیبرا وسکا بچ سے پہونچا وہ عورت دل وجان سے شاد ہوئی اور شکرانہ حضرت صمدیت کا بجالائی اور پیش بندگی حضرت خواجہ یحیی اکبیر سے آئی اشرف پابوسی مشرف ہوئی اور مرید ہوکر بیکے واصلان حق سے ہوئی الحمد للہ علی ذالک نقل ہے کہ جسوقت بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر ساتھہ جمع یاران کے بیچ مسجد کے بیٹھے تھے سخن سلوک اخبار جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان تھا مولانا محمود سرمست ربانی نے سوال کیا یا پیر دستگیر کسی وقت بمراد خود بہو پہنچے ہو بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ سبلے دو مرتبہ خود کو بیچ مراد کے پایا ہون مین ایک جب بیچ شہر بربور کے پہونچا ہون اور بیچ جامع مسجد کے قرار پکڑا ہون سے اور زحمت اوپر میرے غالب ہوئی تھی چنانچہ طاقت جنبش کی نہ تھی جب وقت نماز ظہر کا پہونچا موذن آیا اور اذان کہی اور بیچ نماز کے مشغول ہوا اور ساتھہ میرے بھی اشارہ کیا کہ آؤ نماز گزارو کہا مین نے کہ استادہ ہونے نہیں سکتا ہون پھر کہا کہ آؤ نماز گذارو کہا مین نے کہ تم ادا کرو مین سوکر نماز ادا کرونگا وہ موذن سنگدل نے جو یہ بات سنی دوڑا اور پاے میرا پکڑا اور نردبان مسجد پر جھولا دیتا ہوا لاڈالا جو سر میرا اوپر نردبان پائین کے پہونچا شکستہ ہوا اور خون ریزان ہوا اوسوقت خون کو ساتھہ مراد کے دیکھا تھا مین اور کہا مین نے کاش کہ سر میرا ہزار جگہہ سے شکستہ ہوتا تو سر تھا دوم ایک وقت بیچ کشتی کے سوار تھا مین ملاح نے مجھہ سے مزدوری طلب کری کہا مین نے کہ کچھ نہین رکھتا ہون مین کہ تیری تیئین دون مین ملاح بیمروت تھا چند سیلی اوپر میرے ماری اوسوقت ہم مراد خود دیکھا مین نے اور ہر بار کہ میرے کو سیلی مارتے تھے مین ہنستا تھا اور کہتا تھا شاید یہہ مرد دیوانہ ہے ناگاہ مچھلی نے پانی سے سر اوپر رکھا اور کہا اے ملاح بے مروت اس مرد درویش کی تئین تشویش مت دے مزدوری اپنی مجھہ سے لے ملاح نے نظر طرف مچھلی کے کیا پانچ دینار درمیان مچھلی کے دیکھا فی الحال پنجہ حرص کا دراز کیا اور پکڑا اوس ساعت دست حرص خشک ہوگیا ملاح گریہ وزاری کرتا ہوا اور پاے این ضعیف کے گر پڑا کہا مین نے مزدوری تیری ایک دینار ہوتی ہے باقی خزانہ الہی ہے ملاح نے چار دینار پانی مین ڈالدیا ہاتھہ اوسکا اچھا ہوگیا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ حیدر زرکنی مرید بندگی حضرت شیخ بہاء الدین زکریا صاحب نعمت ولی وصاحب دل تھے جو نزدیک اونکے جاتا نام اوسکا ساوان ہے قضا را ایک سال آب درجوے کے نرہا آدمی کہ گرد اوس سرجوے کے زراعت کرتے تھے تشویش بے آبی سے عاجز ہوکر آکے حیدر زرکنی کے آئے اور عرض کیا یا شیخ جو آب جوے ساوان خشک ہوا ہے زراعت بے آبی سے ضائع ہوتی ہے چیزے آب خدا تعالی سے درخواست کر حیدر زرکنی نے کہا آجکی رات خدا تعالے سے درخواست کرونگا مین آب بسیار چاہیے گا ہو نیکو حیدر زرکنی نے سر اپنا بیچ کوہ کے کیا اور درون گیا اور چاہا کہ جوے سے اسمین پانی لاوے جوے مذکور بیچ تعلق بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے تھا بندگی خواجہ نے ازروے کشف کے معلوم کیا اور فرمایا کہ اے حیدر پانی جوے سے میری ساتھہ دزدی کے لیگیا اس راہ مین اس طریق سے لیجانا مناسب نہین تھا حیدر ساکت ہوا اور عذر لایا بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا کہ لے ہمہ رحمت الہ آب بیچ جوے ساوان اور چاہیگا ہو تیکو مجرد فرمانے کے بیچ جوے ساوان آب روان ہوا حیدر زرکنی بھی آب جوے سے اسی طریق سے تبرک لایا اور زراعت شیرانیان وسروانیان کی آباد ہوئی واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ ایک روز بندگی حضرت خواجہ یحیی اکبیر کی حالت روتا ہوئی مست ہوے اور مردم سے بھاگنے لگے چنانچہ کوئی مرید ہو پہنچنے نسکا سب مر چوبین ہے مگر حسن تبنی نے پیچھا نہین چھوڑا بندگی خواجہ کہ مست اوپر جاتے تھے ناگاہ انگشت پاے مبارک پر آپکے آسیب پہونچا اور شکست ہوا اور خون روان ہوا ہر قطرہ کہ اوپر زمین ویا سنگ کے پڑتا تھا شکل لفظ اللہ کی ہوتی تھی آخر حسن بھی ماندہ ہوتا رہے پیچھا اوس خون کا نہین چھوڑتا تھا بندگی حضرت خواجہ بالاے کوہ کے بر آئے اور وہان بیٹھے اور مشغول بحق ہوئے

ہر دو برادر فرزندان حضرت خواجہ کے بیچ مسجد کے در آئے اور سلام کیا جون ایک ساعت گذری فرشتگان کہ گرد بگرد خواجہ کی بیٹھے تھے
کبھی بیچ نظر شیخ معروف اور شیخ صدرالدین کے آتے تھے اور کبھی غائب ہوجاتے تھے چند لحظہ اسی طور ہوتا رہا آخر شیخ معروف
و شیخ صدرالدین نے عرض کیا کہ اے بابا جیو یہہ لوگ کون ہین کہ کبھی غائب ہوجاتے ہین اور کبھی نظر آتے ہین بندگی حضرت خواجہ نے
فرمایا کہ اے جان بابا یہہ لوگ فرشتگان ہین کہ حق تعالے نے ان لوگون کی تئین پاک پیدا کیا ہے نقل ہے کہ جمال جہان آرائے
جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین بندگی حضرت خواجہ نے بیچ خواب کے دیکھا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اے خواجہ یحیی کبیر وہ شادی اور خوشی میری تئین کہ بیچ عہد خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حاصل تھی وہی شادی اور خوشی دو عہد
تمہارے میری تئین میسر ہے الحمد للہ علی کل ذالک نعماء نقل ہے ایک روز شیخ رکن الدین شروانی نے ساتھ بندگی خواجہ یحیی کبیر
کے سوال کیا کہ یا شیخ جیو موحد کب ہوے بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا جسوقت کہ خود کو نہ دیکھے اور فنا ہووے اور مین اور تو درمیان نہووے
اور عناصر خود سے بیرون آوے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے یوم تبدل الارض غیر الارض جو یہہ عناصر طبعی مبدل ہوئین اوسوقت
موحد ہوتا ہے اور جو مین اور تو درمیان سے اوٹھین اور درمیان حق تعالے اور تیرے ستر ہزار حجاب ہے کجا تو اور کجا حق اے برادر
فنا کا نام بقا ہے جب فنا نہین تو بقا نہین جس وقت کہ کلی فنا پذیر ہوئے تھے اوسوقت موحد ہوے اللہ توفیق رفیق کرے
بمنہ وکمال کرمہ نقل ہے ایک روز بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے ساتھ چند مریدون اپنے کے خیال سیر کوہ کا کیا جس جگہہ
کہ رات ہوئی وہان کچھہ آبادانی نہ تھی اور ہوا جاڑے کی تھی مریدون نے ہیزم جمع کرکے جلایا اور گرد بگرد بندگی حضرت خواجہ یحیی کے
بیٹھے خواجہ ان لوگون سے جدا ہوکر بعبادت حق کے مشغول ہوئے جب آگ بہت ہوئی بعضے مریدون کے تئین خطرہ
پیدا ہوا اگر گوشت یہان ہوتا تو اسی آگ مین خوب بریان کرتے بندگی خواجہ نے کشف سے معلوم کیا کہ خطرہ مریدون کو
ساتھہ گوشت کے ہوا ہے بدرگاہ باری تعالے عرض کیا الہی تو جانتا ہے کہ خطرات بندگان تیرے کو کیا ہوا خداوندا کرم اپنے سے
گوشت حلال ان لوگون کو پہونچا ہین کہ بیچ دل انکے پہونچا ہے ناگاہ ایک گورخر پیدا ہوا اور نزدیک ان لوگون کے آکے
بیٹھہ گیا بندگی حضرت خواجہ نے مریدون میں سے ایک کے تئین فرمایا کہ اوٹھ حق تعالی نے روزی تمہاری تئین پہونچائی ہے بسم اللہ
کرکے بریان کرو اور یاران قسمت کرکے کھاو ایک اونمین سے اوٹھا بسم اللہ کرکے بریان کیا اور ساتھہ یاران کے قسمت کرکے
کھانے مین مشغول ہوئے بندگی خواجہ بیچ نماز کے مشغول تھے کہ ناگاہ شیر پیدا ہوا جب سلام پھیر اتو کیا دیکھا کہ شیر پس پشت استادہ
ہے اور دم اپنی سے جھاڑو دیتا ہے بندگی خواجہ یحیی کبیر نے با مریدان خود فرمایا کہ مہمان تمہارا آیا ہے حصہ اوسکا بھی نگاہ رکھو
مریدون نے عرض کیا کہ یا پیر دستگیر اوس مہمان کے تئین امر فرمایئے کہ آکے حصہ اپنا کھاوے بندگی حضرت خواجہ نے شیر کو
اشارہ فرمایا جب شیر وہان پہونچا یارون نے شیر کو دیکھکر خوف کھایا بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ شیر سے مت ڈرو کہ یہہ
شیر الہی ہے حصہ اوسکو دو جو کچھہ گوشت وغیرہ باقی رہا تھا آگے اوسکے ڈالا شیر نے بعد از تناول بجانب بندگی حضرت خواجہ کی
سر نگون کیا اور چلا گیا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ عورت قوم ترین سے کہ پسر اوسکا حج کو گیا تھا مفارقت سے
اوسکے ہفت سال گذرے تھے کہ کچھہ خبر پسر سے نہین پہونچی تھی وہ عورت ملازمت مین بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے آئی
اور عرض کیا کہ یا پیر دستگیر میرا ایک پسر تھا وہ نیت کرکے رخصت مجھہ سے حاصل کر کے گیا حالا ہفت سال ہوا ہے کہ مفارقت سے
اوسکے جلتی ہون مین حضرت پیر دستگیر کے تئین تمام عالم روشن ہے حضرت پیر سے نشان اوسکا چاہتی ہون بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر
نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے بعد از سہ روز قرۃ العین تیرا آویگا اپنی خاطر خوب جمع رکھہ کچھہ اندیشہ مکر عورت مذکور پھر گئی اور گھر مین آئی

کراور اپنے تئین مجلا اور عمر کو برباد نکر بندگی حضرت نے جواب دیا کہ ای عورت شوخ دیدہ تیرے کو وہ شخص چاہئے کہ
چار چیز رکہتا ہو عورت نے کہا ای درویش وہ چار چیز کیا ہین بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا اول آنکہ
زندگانی بیمرگ دوم آنکہ تونگری بے فقر سوم جوانی بے پیری چارم خوشی بے غم کہ اوسکے تئین غم دنیا اور آخرت
کا ہوان چاروں چیز سے ایک بہی مجہہ مین نہین ہے میری تئین کیا کرے گی وہ عورت صاحب جمال دریاے بندگی
خواجہ یحیی کبیر سے گر پڑی اور مرید ہوئی اور ایک واصلان حق سے ہوئی نقل ہے کہ بعد از غزنوی بجانب سمرقند کے
مراجعت فرمائی ایک روز نظر مبارک آپ کی اوپر دوکان طبیب کے پڑی فرمایا کہ داروی ہر رنج اور زحمت کی پیش خود
رکہتا ہے داروی گناہان میری کی بہی رکہتا ہے طبیب نے کچہ جواب نہ دیا اوسی درویش دیوانہ وار پیدا ہوا اور کہا اے
یحیی داروی گناہان تیرے کی مین جانتا ہون مین لیکن تلخ ہے اگر سکتا ہے کہانیکو تو کہا و بندگی حضرت خواجہ نے
فرمایا ای دیوانہ بسیار درد رکہتا ہون مین چاہون گا مین کہانیکو کہا اے یحیی آملہ درویشی اور ہلیلہ صبر اور بلیلہ علم سبکو
بلا ہیچ ہاون صدق کے ڈال اور بدستہ توفیق برچار کے تئین کوٹ او بیچ دیگ تفکر کے ڈال اور آتش عشق اور
محبت کی جلا اور آب شوق بر پرہیز ہے داروے گناہان کی تیرے حضرت خواجہ کو حالت پیدا ہوئی زار زار روے اور
سے درگذرے نقل ہے کہ جسوقت خواجہ یحیی کبیر در شہر ہو گئے تہے ایک روز اوپر آب جیحون کے بیٹہے تہے اور اوپر
خرقہ کے پیوند کرتے تہے ناگاہ ایک مرد شہر بوسے آیا بندگی حضرت خواجہ کے تئین کہا اے درویش ایسا ہی پیوند کرنا
اور سینا سیکہا ہے اور خرقہ پہین کے شہر بشہر پیرتا ہے اور اپنے کو نمایش کرتا ہے کہ مین درویش ہون مین اسی بہانہ سے
نان کہاتا ہے اور شکم اپنا پر کرتا ہے دیگر کچہ حاصل نکیا جو بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے اوس سے یہ بات سُنی بیچ جلالت کے
ہوے اور سوئی کو اوپر ہاتہ مبارک آپ کے تہی پرتاب کر کے بیچ پانی کے ڈال دیا اور فرمایا کہ مچہلیاں سوئی میری دو بمجرد کہنے
اس بات کے چند مچہلی سوئی بیچ منہہ کے پکڑ کے سر پانی سے باہر لائین بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ سوئی جو میری ہے وہ دو
دوسری سوئی نہین چاہتا ہون مین ایک نے اون مچہلیون سے آواز دیا یا شیخ جو سوئی آپ کی در دہان میرے ہے و بندگی حضرت خواجہ
نے ہاتہ اپنا دراز کر کے منہہ سے مچہلی کے لیلیا اور مرد کے تئین فرمایا کہ دیکہا بیٹا اس خرقہ کمینہ سے کیا چیز حاصل کیا ہے خرقہ واسطے رضامندی
خدا تعالی کے پہنا ہے نہ واسطے ریا کے وہ مرد اوسی وقت پانوں مین گر پڑا اور مرید ہوا اور ایک واصلان حق سے ہوا نقل ہے کہ در سن
سبعین و سبع مائۃ شب عید بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے کعبہ مبارک مین نزول فرمایا اندرون بیت الحرام کے در آئے اور بیچ
عالم التحیر کے ایسا مشغول ہوئے کہ کچہ خبر اپنے سے نرکہتے تہے اوسی وقت مین حضرت مہتر خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ پہونچے اور کہا السلام
علیک یا یحیی کچہ جواب ندیا پہر خواجہ خضر علیہ السلام نے سلام کیا جواب ندیا مرتبہ سوم پہر سلام کیا کچہ جواب نہ مرتبہ چہارم پہر سلام
کیا بندگی حضرت خواجہ نے علیک السلام کہا حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے یحیی کبیر کسواسطے جواب میرا نہ دیا کہ جواب
سلام فرض کفایہ ہے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا اے خواجہ خضر علیہ السلام بیچ عالم التحیر کے ایسا مشغول تہا کہ تم ایسے سو ہزار
خضر بیچ نظر میری کے نہین آتے واللہ اعلم بالصواب نقل ہے ایک روز بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر ساتہہ حق تعالی کے مشغول تہے چنانکہ
فرشتگان نے حق تعالی سے التماس کیا یا خداوندا میری تئین فرمان ہو کہ واسطے زیارت اس بندہ درگاہ تیری کے جاؤن مین فرمان ہوا
کہ بہشتگان جاؤ اور بندہ میرے کو دیکہو کہ کس طور سے بیچ رضای میرے کے اپنے تئین جلایا ہے فرشتگان آسمان سے نیچے آئے اور گرد بگرد
[illegible] کے بیٹہے اور بندگی خواجہ سخنان توحید کے فرماتے تہے ہمیں اردو بدل حق مین مشغول ہو گئے کہ شیخ معروف و شیخ صدر الدین

خدای تعالی ایک لحظہ مین تمام عالم مغرب سے تا مشرق اور تا عرش و کرسی و لوح محفوظ و بہشت و دوزخ سبکو تیرے
کفدست مین دیکھین اور خودلہ کہا دین پاک منبر رکھین اور تیغ لاوبالی اوپر ہاتھہ کے رکھین اور جس جگہہ چاہین تو پوری
دہر مین جاوین اور پہر آوین نقل ہے حسن تمبی نے عرض کیا یا پیر دستگیر اتنی عظمت و بزرگی پیر کی دیکھی ہے جیتے اتا پہر والا اس غریب کے
بہ خطرہ گذرتا ہی کہ بلکہ معظم کے تئین مردان خدا یہان سے دیکھتے ہین یہہ بندہ بہی آرزو اوسکی تمام رکھتا ہے بندگی خواجہ نے فرمایا
انشاء اللہ تعالی در روز جمعہ کعبہ پاک دیکھیگا چون روز جمعہ ہوا غسل کرکے دوگانہ ادا کیا اور حسن کے تئین طلب کرکے داہنے
الٹا کیا اور ہاتھہ اوپر گردن حسن کی رکھا اور کہا دیکھہ لے حسن کعبہ کو کوہ سلیمان سے دیکھہ واللہ اعلم بالصواب نقل ہے
بندگی خواجہ یحیی کبیر قدس سرہ فرماتے تھے کہ ہشت تن خاصگان درگاہ باری تعالی سے ساتھہ اس فقیر کے ایک
وجود ہین ہر جگہہ کہ یہہ ضعیف اون لوگون کے تئین اوپر ہر مہم و حاجت دینی و دنیوی کے یاد کرے اور طلب کرے حاضر ہوینگے
اور جو کوئی کہ این ضعیف را و خاصگان خدا را یاد کرتا ہے اور حاضر جانتا ہے حاضر ہوتے ہین اسمین کچھہ شک نہین لانا چاہئے
اور اسامی ہشت نفر یہہ ہین اول بندگی خواجہ خضر علیہ السلام دوم پیر سلطان گانون سوم خواجہ اسمعیل سرہنجی دہ
چہارم اسماعیل فرملی پنجم خواجہ عباس تومان ششم پیر اہر شیرانی ہفتم مولانا تاج الدین دانشمند ہشتم مولانا
محمود سرمست واللہ اعلم نقل ہے اسامی خادمان خواجہ یحیی کبیر کی مرتبہ ولایت پہونچے ہین اول داود دہنی
داماد بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر دوم عیسی دوتانی کلان سوم عیسی دوتانی خورد چہارم حسن سرخ جہنی
خسر بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر پنجم ترک دوتانی ششم مولانا ایوب ہفتم مولانا ابراہیم اشترانی ہشتم حسین
جلوانی خواہرزادہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نہم شمس الدین خضر خیل سروانی دہم ملکی ہندی ابر کبیر سروانی یازدہم
جلال سروانے دوازدہم ذکریا سور سیزدہم ملکی کرانی خدمت مطبخ خانہ حوالہ اونکی تھے چہاردہم خلیل کرانی
پانزدہم رکن الدین سبانی شانزدہم مولانا علاو الدین ہفتدہم خیر الدین کارزہیر ہشتدہم بلال نساج نوزدہم شادی
بختیار بستم حسن بختیار بست و یکم خان بختیار بست و دوم سہیل بختیار بست و سوم شیخ علی لانوی برادر حقیقی یحیی کبیر
بست و چہارم احمدک بست و پنجم لدا بست و ششم الک یہ سہ برادران حقیقی سروانی تھے بست ہفتم ارغند
موجاری بست و ہشتم شیخ اسمعیل بست و نہم کالو نوحانی یہہ سب خادمان درگاہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے
تھے اور مرتبہ ولایت کو پہونچے تھے نقل ہے کہ جسوقت بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر طرف ولایت فرملی کے پہونچے
با فرزند شیخ محمد سلمان کے ملاقات میسر ہوئی اوسنے کہا کہ ای خوشتی ہر چند کہ آب بسیار ہوتا ہے زیر پل کے جاتا ہی
بندگی حضرت خواجہ یحیی نے جواب دیا کہ ای شیخ بعضے آب ایسا ہوتا ہے کہ پل سے بالا جاتا ہے اور پل کو توڑتا ہے
شیخ محمد سلمان نے کہا ای درویش پیر تیرا کون ہے بندگی خواجہ نے فرمایا کہ پیر میرا جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہین اوس درویش فرملی نے کہا احسنت ای خواجہ یحیی کبیر مین نہین جانتا تہا کہ حق تعالی نے تیرے تئین اسقدر
کرامت عطا فرمائی ہی کلیم کشف اپنے سے فرود لایا اور بچھائی اور بالائی اوسکے بٹھلایا اور مہمان خود کیا نقل ہے
کہ بعد ازان بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے طرف غزنی کے عزم کیا اور شہر غزنی مین پہونچے ایک روز ایک جگہہ بیٹھے
تھے ایک عورت صاحب جمال پیدا ہوئی ناگاہ نظر اوس عورت کی اوپر بندگی حضرت خواجہ کے پڑی اور اوس وقت
مین حضرت جوان تھے وہ عورت عاشق اور فریفتہ اون پر ہوئی اور کہا ای درویش جوان میسر ہی خود ستگاری

صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہر چہاریار و بندگی خواجہ خضر علیہ السلام و پیر گانون و بندگی خواجہ یحییٰ کبیر حاضر ہوئے پیر گانون و خواجہ خضر علیہ السلام نے
بیچ جناب حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ میرے بہ منت خواجہ یحییٰ کبیر کے تئین کہا مطلب اتنا قبول نہین کیا
اس مرد کے تئین فرمایئے کہ خلق خدا کو دعوت کرے چون جناب حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ سخن انسے سُنا تو ہاتھہ مبارک کا
اپنے اوپر ہاتھہ خواجہ یحییٰ کبیر کے رکھا اور مضبوط پکڑا اور ہلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی مبارک کرے جو کوئی یہہ ہاتھہ تمہارا پکڑیگا گویا یہہ ہاتھہ میرا پکڑا ہوگا
جاؤ خلق اللہ کو دعوت کرو بعدہ عالم غیب سے کلاہ سبز فرود آئی جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کلاہ کو دست
مبارک خود لیکر کے اوپر سر خواجہ یحییٰ کبیر کے رکھا اور حاضران جماعت چنانچہ امیر المومنین حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین
حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ و امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ و امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ و بندگی حضرت
خواجہ خضر علیہ السلام و پیر گانون سلطان و جمیع ارواح مشائخ کہ حاضر تھین سبھون نے مبارکبادی دیا اور سب شاد ہوئے اوس روز
سے بندگی خواجہ یحییٰ کبیر نے ارادہ دعوت کا کیا اور مقراض کلاہ اور خرقہ خاص خلق کو دیتے تھے اور ہر ایک مردم اکثر پہونچے
اور حق ہوئے چنانکہ فرزندان و مریدان بندگی خواجہ یحییٰ کبیر بمقدار الف و ثلثمائہ و ستین کہ یکہزار و سیصد و شصت رسیدہ حق شدند
واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ حسن تبتی مرید بندگی خواجہ یحییٰ کبیر نے ایک روز آگے بندگی خواجہ یحییٰ کبیر کے عرض کیا یا پیر جو روز جمعہ ہوتا ہے
ہم قدم مبارک آنحضرت کا نہین دیکھتے ہین ثواب سے روز جمعہ اور ملازمت سے پیر کے محروم رہتے ہین بندگی خواجہ یحییٰ کبیر نے فرمایا
یا حسن اس حدیث سے درگذر کر استفسار کرنا اس معنی کا لائق نہین حسن نے کہا کہ یا پیر دستگیر جب تک یہہ معنی اوپر میرے
ظاہر نکروگے دل میرا تسکین نہین پاویگا بندگی خواجہ یحییٰ کبیر نے فرمایا کہ اے حسن روز جمعہ کو مین ساتھہ چالیس مردان غیب کے
مکہ مبارک مین نماز ادا کرتا ہون مین کہ تمام عالم مغرب سے تا مشرق بقیام اونکے قائم ہے پس حسن نے کہا یا پیر دستگیر جو روز جمعہ
ہووے میرے تئین بھی بیچ خدمت خود لیچلو کہ مین بھی نماز جمعہ کی ہمراہ اونکی ادا کرون تب بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کبیر نے فرمایا انشاء اللہ
تعالی روز جمعہ ہوا وقت زوال کے بندگی خواجہ کبیر نے غسل کرکے دوگانہ ادا کیا اور نماز زوال بھی ادا کیا اوسی وقت حسن بھی
ملازمت مین پہونچے بندگی خواجہ یحییٰ کبیر نے فرمایا اے حسن چشمہاے خود بند کرلو اور بیچ راہ کے چشمہاے نہ کھولنا ہر دو پیران طیار
ہوئے تا آنکہ در بادیہ ریگستان کے پہونچے حسن نے چشمہاے خود نادانستہ کھولدیا اور بیچ خاطر کے گزرا تا کہ دیکھون مین کہ
کس طرح سے جاتا ہون مین بمجرد چشمہاے کھولنے کے حسن وہین رہے اور بندگی خواجہ یحییٰ کبیر چھپ گئے در زمانیکہ مکہ مبارک پہونچے
نماز روز جمعہ کی ساتھہ چہل مردان غیب کے ادا کری اونہون نے فرمایا یا خواجہ یحییٰ کبیر آجکے روز تاخیر کیون کی بندگی خواجہ
نے فرمایا کہ ایک مرید مریدان سے میرے نے تئین کہا تھا کہ میرے تئین ہمراہ خود لیچلو مین اوسکے تئین ہمراہ خود لاتا تھا مین بیچ اثناء راہ
کے چشمہاے خود کھولدیا اوسی جگہہ رہگیا مین بسبب فوت ہونے جمعہ کے جلدی یہان پہونچا ہون مین اونہون نے کہا یا خواجہ
یحییٰ کبیر شتاب جاؤ اور مرید سے اپنے خبردار ہو بندگی خواجہ اونہون سے رخصت ہوئے اور اندک زمانہ مین وہان پہونچے
حسن کو دیکھا بادیہ ریگستان مین ہر طرف دوڑتا ہے راہ کسی طرف سر کرنیکو نہین سکتا ہے کہ اپنے تئین اکیطرف لیجاوے
اسیوقت حضرت خواجہ یحییٰ کبیر پہونچے چون حسن نے روی مبارک پیر کا دیکھا خوشدل ہوئے اور بندگی خواجہ نے فرمایا اے
حسن چشم خود بند کر اور زنہار بیچ راہ کے چشمہاے خود نہ کھولنا حسن نے کہا نہین کھولونگا مین پس تھوڑی دیر مین مسجد اپنی
مین پہونچے ہنوز حسن چشمہاے خود پوشیدہ کئے ہوئے تھے بندگی خواجہ نے فرمایا یا حسن چشم خود کھولو تو حسن نے
جون چشمہاے خود کھولی اپنے تئین بیچ مسجد پیر اپنے کے دیکھا حسن نے کہا یا پیر کیونکر آیا مین بندگی خواجہ نے فرمایا مردان

کرتی تھی واسطے اوسکے کہ آب سندہ پر بوقت حضرت مہتر موسی علیہ السلام کے زاہد وضو کرتے اور پائی اوس زاہد کا خلاش مین آلودہ ہوتا تھا
اس سبب اوسکو تشویش ہوتا تھا اور ہر بار پاسے خود دھوتا وہ خشت فلانی مقام مین مدفون ہے وہان جاؤ اور اوس خشت کو لاؤ تم اور
خود یحیی کبیر کو دو کہ بندگی خواجہ یحیی کبیر بدست خود بر لب آب سندہ رکھی حق تعالے آب سندہ کو گردانیدہ کر دیگا تا قیامت ضرر نہ پہونچیگا.
بعدہ حضرت مخدوم نے مردان کو طلب کیا جس جگہہ کہ اشارت تہی اوس جگہہ کو کاویدہ کیا اور اوس خشت کو بیرون لائے اور آگے
مخدوم کے رکھا بندگی مخدوم نے خواجہ یحیی کبیر کو فرمایا کہ اے خواجہ یحیی کبیر اس خشت کو بدست اپنی بر لب آب سندہ کے رکھو بندگی خواجہ
نے عرض کری کہ یا مخدوم مبادا وہ یحیی دیگر ہوئے کہ مین لائق اور شایان اسکے نہین ہون مین کہ حضرت جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
نشان میرا ساتھہ آپ کے دیوین بندگی مخدوم نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشان تمہارا ساتھہ ہمارے دیا ہے کہ روہیلا اور
زبان افغانی جانتا ہے اور کوہ سلیمان سے آیا ہے بعدہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور اوس خشت کو اٹھا
اور جس جگہہ کے جناب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے نشان دیا تھا اوس جگہہ رکھا حق تعالی نے اوس آب سندہ کو پھیرا اور
تا قیام قیامت انشاء اللہ تعالے آب سندہ ضرر نہ پہونچاویگا نقل ہے کہ جب بندگی مخدوم جہانیان کے تئین عذر جراحت کا تھا اور ہر
وقت زخم سے ریم یعنے پیپ جاری تھی اوس سبب سے وضو تازہ واسطے ہر نماز کے کرتے تھے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کو امامت
کرنیکو فرمایا بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے نیت تحریمہ باندھی جو نظر کعبہ مبارک پر کری کعبہ مبارک نظر نہ آیا پھر سلام پھیرا پھر تحریمہ باندھا پھر کعبہ مبارک
نظر نہ آیا پھر سلام پھیرا پھر دوسرا تحریمہ باندھا جون نظر کیا کعبہ کے تئین اپنی جگہہ پر نہ دیکھا پھر سلام پھیرا مرتبہ چہارم تحریمہ باندھا پھر جو کعبہ مبارک
کے تئین جگہہ اپنی مین دیکھا نماز ادا کیا بعضے مریدان بندگی حضرت مخدوم جہانیان نے با یکدیگر کہا وسواسی افغان را امامت کرنیکو فرمایا چاہیے تھا
کہ کسی دوسرے کو فرماتے جون نماز سے فارغ ہوئے بندگی حضرت مخدوم مریدان خود را پیش خود طلب کرکے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ مرد
وسواسی ہے تمہارے تئین معلوم نہین ہے کس واسطے دو تین بار سلام پھیرا ان لوگون نے کہا جو کچھہ پیر کے تئین روشن ہے مریدان کے
تئین معلوم نہین ہے بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا اول مرتبہ کہ سلام پھیرا سبب یہہ تھا کہ کعبہ مبارک کے تئین جگہہ اپنی پر نہین دیکھا
اور بغیر کعبہ نماز درست نہین ہے اور کعبہ مبارک بیچ اثناء راہ کے تھا پھر جو سلام پھیرا اور تحریمہ باندھا اور نظر کعبہ مبارک پر کیا تھا نہ
کعبہ نے اپنی جگہہ پر قرار نہین پکڑا تھا پھر سلام پھیرا اور جو مرتبہ چہارم تحریمہ باندھا کعبہ مبارک کو اپنی جگہہ پر دیکھا نماز ادا کیا جو کچھہ رسائی
نہین ہے تمکو وہ خواجہ یحیی کبیر کو ہے دیگران کو نہین ہے یہہ سخن بیچ خاطر اپنے کیونکر گذرانا کہ وسواسی افغان کے تئین امامت کرنیکو فرمایا
ایسا خطرہ بیچ دل اپنے کے جگہہ نہ دو خواجہ یحیی کبیر نے کام اپنا تمام کیا ہے اور قرب اور مرتبہ اوسکا تمام مریدون سے زیادہ ہے بعد
اسکے مخدوم نے فرمایا یہہ مرد خواجہ یحیی کبیر ہے اس مناقب سے بخطاب کبیری مخاطب ہوا نقل ہے جس وقت کہ جناب حضرت
مہتر خضر علیہ السلام و پیر کانو سلطان و بندگی خواجہ یحیی کبیر با یکدیگر ملاقی ہوئے انہون نے فرمایا کہ یا خواجہ یحیے کبیر تمہارے تئین حق تعالے
نے کرامت و بزرگی دیا ہے خلق اللہ کے تئین ارادہ رہنمائی کا کرنا تا مردمان الناس ذات شریف سے فیض پہونچے بندگی خواجہ
یحیی کبیر نے عرض کیا کہ بندہ کے تئین کیا مجال ہے کہ کسی کا ارادہ کرون مین بندگی پیر کانون سلطان نے فرمایا اگر تو کہنا ہمارا قبول نکریگا
تو جو کچھہ خاصان درگاہ سے حاصل کیا ہے اوس سے نتیجہ نیک نہین چاہیگا دیکھنے کو بندگی خواجہ یحیی کبیر نے کہا اگر اہل ہمتان در باب
اس ضعیف کے ایسا ارادہ رکھین تو چارہ نہین رکھتا ہون مین آپ یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالے جو کچھہ کرامت و عنایت حق
سبحانہ تعالی نے درباب اس بندہ کے مرحمت فرمایا ہے سلب نہین چاہیگا پیر کانون نے خواجہ یحیی کبیر سے یہہ باب سنی انکی
تئین بیچ کنارے کے پکڑا اور فرمایا کہ ہمراہ اس ہمت کا چاہیگا با نیکی خاطر اپنی کو جمع رکھو بعد چند روز کے در شب جمعہ ارشاد حضرت رسالت پناہ

کہ خواجہ خضر علیہ السلام فرماتے تھے کہ تمیع اولیا اللہ قصد ملازمت کا میری کرتے ہین اور ہمیشہ خواہان اور آرزومند اس معنے کے رہتے ہیں
اور جب تک مین ساتھہ اونکے نہین پہونچتا ہون بمرتبہ ولایت نہین پہونچتے ہین اکثر تے ایک ہفتہ مین اکمرتبہ میری ملازمت کو پہونچتے
ہین اور مین تمام روز مین قصد ملاقات شیخ اسمعیل صاحب کا کرتا ہون اور جاتا ہون کہ ایک ساعت ساتھہ اونکے مکالمہ ہووی اور اونکو
ایک لمحہ حضوریت اور قرب حق تعالے سے خالی نہین پاتا ہون مین اور مقبرہ شریف ان ہر دو بزرگ کا بالائی کوہ سلیمان کے ہے اور
گنبد عالی بر سر شیخ اسمعیل صاحب بنایا گیا ہے اور اوس جگہہ کو مقام وازی خواہ کہتے ہین در وقت تابستان گروہ و قبائل افغانان گرد
و پیش اوس گنبد کے اکثر حامی ہوتے ہین لوسیال سات اورلح ان دو بزرگ کے مقدار دو لکھہ کو سند کے جمع ہوتے ہین اور ہر چند چاہتے ہین
مقابل گنبد انکے گنبد دوسرا بنویں نہین ہوا ذکر آن برہان الواصلین قطب السالکین آن متجلی بتجلی ذات آن متحلی بتحلیہ
صفات آن معدن الہام ربانی آن منبع انوار یزدانی آن غریق بحر فنا و وحدت آن شناور دریائی کثرت آن
گنجینہ حقایق الٰہی آن خازن مخزن نامتناہی آن زبدہ ابرار خواجہ بختیار قدس اللہ سرہ یہہ بزرگ ایام طفولیت مین ماہ
رمضان شریف مین روزہ رکھتے تھے اور ہرگز لڑکون کو کھیل کود نہین کرتے تھے اور جب سن پہونچے اور تمیز ہوئی اخلاق صوری معنوی
کسب کیا اور بیچ طلب اوسکے شوق دامنگیر ہوا اور واسطے تلاش پیر و مرشد کے مسافر ہوئی اور ملازمت مین مخدوم سید جلال بخاری کی
پہونچے اور دست ارادت بدامن ہدایت اوس مرشد عالم کے مارا اور مرید ہوئے اور چند اربعین خدمتمین اونکی بسر لے گیا اور مدت
ملازمت مین انواع فضائل و فوائد کسب کیا اور بمرتبہ اعلی و مراتب قصوی پہونچے اور بخطاب خواجہ یحیی کبیر کے مخاطب ہوئے اور بملازمت
مخدوم پیر گانون و اکثر مشایخ کے ایک مجلس مین مشرف ہوئے اور فوائد بسیار حاصل کیا اور توجہہ عالیہ انکے پہونچا ساتھہ حسن چیز
کے کہ پہونچا اور احوال شریف اونکا در ملفوظات مشایخ چشت اور سہروردیہ مین مذکور و مسطور ہے نقل ہے کہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر
ایک روز خاطر مین اپنی لائے کہ مرید ہون مین جمال جہان آرا حضرت جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا خواب مین دیکھا کہ بزبان مبارک
فرماتے ہین کہ بمخدوم جہانیان سے بیعت مین اوسکی ہوجاؤ جو خواب سے بیدار ہوئے علے الصباح شہر سے طرف کوہ سلیمان کے پہونچے
بندگی حضرت مخدوم جہانیان قدس اللہ سرہ مسجد مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ غیب سے ندا ہوئی کہ ایک مرد افغان سے فرزندان سید اسحاق
سے پاس تمہارے پہونچا ہے اوسکو کنار مین لو تم اگر بزرگی ہی سکے لینی سونپ دو اگر نہ سکے پس بزرگی و کرامت اپنی کے تئین اور بزرگی
ہمارہ دہ خانوادہ کہ حاصل کیا ہے ہمراہ مرحمت انکی کرو اور مرید اپنا کرو بندگی مخدوم بیچ مراقبہ کے تھے کہ ناگاہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر پیدا
ہوئی مخدوم بنظر باطن مین جان گئے کہ یہی مرد ہے بیچ حال آپ ایستادہ ہوئے اور بیچ کنار کے پکڑا اور زبر تک بیچ کنار کے رکھا ہر چند کوشش
کری مگر بزرگی لینی نسکے فرمایا کہ فرمان حضرت کا برین نوع تھا بعدہ بندگی مخدوم بزرگی خود و بزرگی ہر ہمارہ وہ خانوادہ واسطے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر
کے مرحمت فرمایا اور مرید اپنا کیا نقل ہے کہ جو وقت برشکال ہوا آب سندہ کا زور لایا چنانچہ کہ دریا تو قریب شہر کے جوش کیا بلکہ چند
نا تمامی فرو لیگیا اور خوف تمام شہر مین جاید ہوا مردم سب جمع ہوکر پیش بندگی حضرت مخدوم جہانیان کے آنکر عرض کری کہ یا مخدوم آب سندہ
نے غلبہ کیا ہے مبادا کہ مردم شہر کے غرق ہوئین بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جو رضای باریتعالے کی ہووے اوس پر راضی ہوئین لیکن انشاء اللہ
تعالے اوسکا ظہور آویگا جاے دم مارنیکی نہین کہ کوئی چون و چرا کرے وہ شب جمعہ کا تمام مریدان کو پیش خود
طلب کیا اور فرمایا کہ سب استخارہ کرو اور حق تعالی سے امان طلب کرو سب نے زاری و التجاء کیا اور سو گئے چون امداد ہوا ہر ایک نے
خواب خود روبروی حضرت مخدوم کے عرض کیا بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جمال حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ خواب
کے دیکھا ایسا فرمایا کہ اے مخدوم فلان مقام مین ایک خشت ہے حضرت خضر علیہ السلام نے واسطے ایک زاہد کے بخت

ق سے لیتی رہو چنانچہ عصمت بالی ہر روز نانہاے گرم ابلزی کے الحال لنگر مین پخت ہوتی مین اور ساتھہ کاک کے اشتہار رکھتی ہین
لیتین اور صرف مین لاتین اور پھر کبھی ہرگز قرض لینےکی محتاج نہوئین اور اوسکے بعد اعقاب انکا کاکی مشہور ہوا اعلی سے کا ملک ونر
بیچ خانقاہ کے شیخ علی سجزی خواہرزادہ حضرت خواجہ معین الدین حسن کی مجلس گرم تھی اور اکثر درویش صاحب وجد ارباب ذوق قتال
تشریف رکھتے تھے قوالان نے اس بیت کے تئین بیچ سرود کے پڑھا بیت کشتگان خنجر تسلیم را * ہر زمان از غیب جانے دیگر است *
حضرت خواجہ کے تئین ذوق تمام پیدا آیا اور شوق نے غلبہ پکڑی قاضی حمید الدین و شیخ بدرالدین انکی تئین اسی حالت ذوق مین بیچ منزل کے
لے گئے اور قوالان بھی ہمراہ آسکے اور اوسی بیت کو پڑھا اور خواجہ صاحب تو وجد فرماتے تھے اور جب وقت نماز کا پہونچتا او از سماع ان کی وہشین
آتے اور وضو تجدید کر کے ساتھہ جماعت کے ادا کرتے اور پھر مغلوب و مسلوب اوس شوق و ذوق کے ہو جاتے چار دن رات اسی طرح مستغرق
بحر فنا بیچ اور پانے انکا بیچ کنار شیخ بدرالدین کے تھا شب پنجم چہارم ماہ ربیع الاول سنہ ثلث و ستمایہ ہجری ہوتے مین اوسی حال مین
مجبور ہے شیخ بدرالدین و قاضی حمید الدین احوال کے تئین معلوم کر کے جانا کہ مسافر عالم القدس کے جانے سے ہو نہار خلافت التماس کیا
فرمایا کہ خرقہ و عصا مصلا کر سر سے مجکو پہونچا ہے شیخ فرید مین پہونچا قاضی نے فی الحال کسا اسباب انکو بھیجا شیخ بدرالدین نے دونا بیچ اوس
مراقبہ کے ہاتھہ دیا دیکھا مین کہ حضرت خواجہ جانب آسمان بالا جاتے ہین اور فرماتے ہین بدرالدین دوستان خدا کو موت نہین آتی ہے
اس اثنا مین اوس غفلت سے ہوش مین آیا تو دیکھا مین نے کہ حضرت خواجہ صاحب نے رحلت فرمایا ہے بعد ازان تجہیز و تکفین عمل مین
لاکے بموجب وصیت بیچ محل مذکور کے دفن کیا اور قبر بعضے خلیفہ انکی کی درجوار شریف آنکے ہے اور خوارق عادات کہ آپ سے ظہور آتے
لا تعد او من یہان اسیقدر پر اکتفا کیا گیا

ذکر آن قطب العارفین آن برہان السالکین آن مظہر انوار کرم آن مظہر انوار ہمم آن سیمرغ قاف بتجرید آن نہنگ بحر التفرید آن غواص دریاے لدنی شیخ اسمعیل صاحب سرہنی قدس اللہ سرہ

صاحب عبادت و ریاضت شاقہ مقتداے وقت و عالم العلوم لدنی و کاشف اسرار طریقت و حقیقت سے تھے سفر بہت کرکے مشایخ بزرگوار
سے ملازمت کیا اور خوارق عادات غریب و عجیب انسے ظہور مین آتے اور بیچ ولایت روہ مین مقتداے وقت ہو رہے تھے جب سفر سے
معاودت فرمایا بیچ وطن اصلی کے پہونچے رحل اقامت ڈالی اور بیچ مقام خواجہ خضر کے منزل پکڑا اور شہرت تمام پایا اور خلائق ہر روز
سے واسطے ملازمت کے انکی دوڑے اور استدعاے حاجات انہی کی کرتے تھے اور بالحاح مقرون ہوتے تھے شیخ احمد ولد موسے
کہ اوس زمانے مین بیچ ولایت روہ کے برسر سجادہ ارشاد و تلقین کے متمکن ہوئے تھے جب خبر پائی کہ شیخ اسمعیل صاحب نے بیچ مقام
خواجہ خضر کے منزل پکڑا ہے اور چالیس ابدال نے انکے تئین نعمت دیا ہے شوق ملازمت کا انکی بیچ دل شیخ احمد کے دامنگیر ہوا چنانچہ احرام
ملازمت کا انکی باندہ کے بیچ ملازمت کے پہونچے اور بعد از ادراک ملاقات گرامی صحبت اور مجلس نوعے پکڑی کہ زیادہ اوپر اونکا تصور
نکا کرنے اور من بعد اپنے سے مفارقت ایک دوسرے کی نکا کرنے یعنی آپ کی صحبت سے جدائی اختیار نکرسکا حضرت غوث العالم
مخدوم شیخ بہاء الدین نے دو خرقہ و سجادہ واسطے انکے ہر دو بزرگ نے بھیجا اور منشور خلافت عطا کیا اوس روز سے شہرت انکی در
اقطار ربع مسکون نافذ ہوئی اور آل و اہل وقت نے ہاتھہ ارادت کا بیچ دامن ارادت انکے استوار کیا اور ہر روز پانصد گوسفند بیچ
باورچیخانہ کے واسطہ صادر و وارد کے ذبح ہوتے تھے اور سب ہو جاتے تھے اور آپ نے فرمایا تھا کہ چرواہا و سرگوسفندان کو جمع
کرکے اوس جگھہ کہ جہان بکریان تھین اور جگھہ رہنے کی رات کو مقرر تھی نگاہ رکھتی تھی علی الصباح بکریون کو لاتے تھے اون سبکا زندہ
و سلامت پاتے اور چرانے کو لیجاتے اور یہہ طریقہ تا زمان حیات شریف اونکے جاری تھا اعلی سے یہ شیخ احمد بن موسی سے

طایفہ سے تھے بنا بران ہمنا ونپر کا ذکر اونکی سی شروع کرتا ہی بہ ستہ فہرست وستہ فصل مسطور ہوا ومن اللہ العصمۃ والعون فصل اول مشایخ و لیای
طایفہ سرہ بنی کہ کتاب تذکرۃ الاخوان تتمہ تقویۃ الایمان کی صفحہ ۱۶ امین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا مزار شریف شاہجہان آباد مین موجود ہی انکو قوم سیتھان
سی لکھا ہی اور دوم انکا حال بہہ کل مخزن افغانی سی لیا گیا ہی ذکر خیر و خوارق و اوصاف و مناقب اونکے بیچ اس تاریخ کے مسطور ہوتے ہیں

ذکر قطب العارفین

رئیس النواب آن قطب فلک ولایت آن مہر سپہر ہدایت آن مظہر تجلیات الہی ان مظہر خوارق نامتناہی ان شراوج عظمت و جلال ان قبہ امانی و آمال ان سر اسرار
شناسیہ کذب و شکاک حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز نام پدر شریف اونکا احمد بن موسی ہی ساکن قصبہ اوش کہ تابع موضع بغداد اوسی پیدایش آپکے
بیچ سن پانصد و ہشتاد و پنج کی ہوئی پدر بزرگوار آپکی ایک مرد تھی متعبد و متورع و پرہیزگار و زاہد و صایم الدہر و قایم اللیل جب آپکی عمر یکنیم سال کی ہوئی تب پدر بزرگوار آپکی
سفر آخرت کا کر گئے اور آپکی والدہ شریفہ عفت مآب نی پرورش مین سعی کما ینبغی بہونچائی اور حالت طفولیت مین خوارق عجیب مشاہدہ فرمائی تھین جب آپ نی پانچوین سال
مین قدم رکھا تب التجا ساتھہ ایک مرد کے لیگئے کہ ہمسایہ تھا اور آپکی پدر بزرگوار اور اوس مرد سی سالہا سال سی طریقہ اخلاص و اختصاص و اتحاد و الفت کا درمیان مین
ثابت تھا کہ فرزند کو اونکی بیچ مکتب کے لیجاوی اور واسطے تعلیم و استفادہ کے سفارش کری چنانچہ اوس مرد نیک بخت نی قبول کیا اور اوس بی بی عظمت مآب
نے نور الابصار اپنے کے تئین اوس شخص کے ہمراہ کیا چنانچہ وہ مرد بسبب حقوق قدیم کے دست مبارک آپکا پکڑ کے روان ہوا درمیان راہ کے ایک پیر مرد نورانی
سے پہونچے اور پوچھا کہ اس لڑکیکو کہان لیجاتا ہی اوس مرد نے کہا چاہتا ہون کہ فلانے معلم کو سونپون تا علم ضروری تعلیم کرے اوس پیر مرد نے کہا تو
اپنے تئین رنج نکر حق تعالی تیری تئین جزائی خیر دیگا کہ حق سالوں کی تئین بجا لای رکھا اس لڑکیکے تئین ساتھہ میری چھوڑ تا ایسے استاد کی سپرد کرون مین
لایق حال اوسکے ہو اور فضیلت دو نو جہان کی کسب کرے اور برکت اور فیض اوس اوستاد کا بیچ اس لڑکیکے سرایت کری پس اوس مرد نے ہاتھہ انکا
اوس پیر مرد کو سونپا اور اوس پیر مرد نے ہاتھہ آپکا پکڑ کے اور ملازمت مین مخدوم ابو الحفیظ صاحب کہ بیچ اوس وقت کی غوث عہد خود تھے لیگئے اور کہا یا مخدوم
یہ لڑکا ایک خاصگان اور نوازش یافتگان درگاہ سی ہی در باب اسکے سعی جمیلہ چاہیئے فرمانا مخدوم صاحب نی قبول فرمایا اور اوس لڑکیکے تئین قرآن مجید پڑھنے مین
مشغول کیا اور اوس سی پوچھا کہ یہ پیر مرد کہ تئین کہ تمھارے تئین لائے پہچانتے ہو کہ کون تھا آپ نے فرمایا کہ نہین جانتا ہون مخدوم صاحب نی فرمایا خواجہ خضر صاحب
تھے کہ تیری سفارش فرمائی پس تھوڑی مدت بیچ بیمن توجہ التفات حضرت مخدوم ابو الحفیظ صاحب کسب فضایل صوری و معنوی کرکے تہذیب اخلاق
ظاہری و باطنی کیا اور جمیع صفات حسنہ سی آراستہ ہوا اور خدا طلبی دامنگیر ہوئی اور ساتھہ عبادت و ریاضت کی توجہ کری اور باوجود کم سنی کی بیچ ملازمت
مخدوم صاحب کی سے مرتبہ ارجمندی سی مشرف ہوا اور ہمیشہ بیچ طلب پیر کے تھے اور جب عمر آپکی پچیس ۲۵ سالکو پہونچے جناب حضرت خواجہ معین الدین حسن
سنجری اوس مکان مین تشریف لائے خواجہ صاحب نے دست طلب بدامن ہدایت انکی استوار کرکے مرید ہوئی جو حضرت خواجہ صاحب نی انکو بصفات
ہمہ استعداد بالا کلام کے آراستہ دیکھا اجازت خلافت کی دیکر پس روی بکار لائے اور باوجود مشغولی علمی ذکر و فکر و وظیفہ یومیہ کے
اپنی نسبت دو رکعت نماز از ستہ ہزار مرتبہ صلوٰۃ برسید کائنات مقرر کیا کہ کسی حال مین تفرقہ اوسمین نہو وے اور جو طلب یاری مین
ارادہ سفر کا بیچ خاطر کے گذرا تو بجانب بغداد شریف کے قصد مصمم کیا والدہ صاحبہ اونکی تاب مفارقت نہ لا سکتی تھی چاہا
وہ بحیل یقین سنت کیعنی سنت عقد کے متعہد کرے اور در بیاب اجازت اونکی حاصل کیا قبول نکیا اور ہر چند دربن باب
تقید نکیا والدہ شریفہ نے اقبال نکیا عقد شرعی منعقد کیا سہ شب واسطے آداے حقوق و لذت مشروع کد خدائی و وظیفہ
ترک ہوا ازیس اس قصبہ کے نے کہ ایک بزرگان سے تھا واقعہ مین تھا کہ ایک ایوان سے رفیع اور خلایق نواحی مین
بہت جمع ہوئے اور ایک مرد کوتاہ قد اندرون جاتا ہے اور التماسات مردم کے لیجا کر جواب ہر کسیکا لاتا ہی اوسے
شخص سے استفسار کیا کہ اس ایوان مین کون ہے اور سبب جمع ہونے اس جمعیت کا کیا ہے اور یہہ مرد کہ پیغام لیجاتا ہی

باب پنجم در بیان مشایخ طائفہ افغانیہ

فہرست اسامی مشایخ طائفہ افغانیہ کہ ذکر خیر اونکا بستہ فہرست و ۳۳ فصل مسطور ہوا

خواجہ قطب الدین بختیار اوریی کاکی شیخ اسمٰعیل خواجہ یحییٰ بختیار شیخ دنکر بختیار شیخ بائی سیدانی میر شیرانی
شیخ دتو شیرانی شیخ منہ کانسی شیخ ابوسعید شورانی شاہ محمود جلوانی مجذوب شاہ عبدالرحمان شاہ بابا بختیار شاہ گدا ولد شاہ
بابا کر بختیار شیخ حامد ولد شاہ گدا بختیار شیخ شہاب بختیار شیخ ثابت برنج شیخ الیاس برنج شیخ بستان برنج شیخ بانکی شہباز شیخ متی خلیل
شیخ عارف ترین اودل شیخ حسن کانسی شیخ کردچو پیان شیخ سعدین بختیار شاہ بختیار شیخ ملک باربران فرس میان قاسم خلیل

فہرست اسامی مشایخ اولیاء طائفہ متنی کہ ذکر خیر خوارق عادات و مناقب اونکا مسطور ہوتا ہے

شیخ خیر شیخ احمد لودی شیخ عبدالنبی شیخ خلیل متنی شیخ احمد شون لوخانی ملا خضر متنی شیخ احمد شروانی شیخ سلیمان انا
شیخ ملی قبال شیرانی شیخ صدر جہان شروانی شیخ محمود حاجی شروانی شیخ یحییٰ شہید بابی ولد تبازی شیخ خضر شروانی شیخ محسن نیازی
شیخ ادریس ممن مانی ولد شون تبتی شیخ نکی سرمست نیشور متنی ملا علی متنی شیخ علی سرور لودی شیخ بایزید شروانی حاجی الحرمین عبداللہ شروانی

فہرست اسامی مشایخ طائفہ غور غشتی کہ ذکر خیر و خوارق
عادات و مناقب انکی بیچ اس تاریخ کی مسطور ہوئے

خواجہ خضر کاکر شیخ خازو ولد یونس ناغر شیخ حسن افغان داوی شیخ جمال کاکر حاجی ابواسحاق داوی ذکر آخند خان صاحب یوسفزئی
جوری ذکر حضرت محبوب عالم حجری خواجہ کرمی ناران شیخ امیا ناران شیخ بدک ناران شاہ علی تارن شیخ احمد سون بنی
مالک آدم کاکر سپر او شیخ محمد شون شیخ حمزہ شیرانی سپر ملک کاکر شیخ نکنام داوی

ذکر ستن مردان کاکر کہ بزبان پشتو اوس زن غوری سے کہتے ہین

شیخ جمال کاکر شیخ المشایخ شیخ موسیٰ ناغر ولد بہرام شیخ عیسیٰ مسوانی سکندر خان ناغر ساکن کھنڈالو کہ جنکی اولاد سکندر خانی مشہور ہے حاجی خان ناغر عرف حاجی جی ساکن کھنڈالو ملک شیخا واٹی بیبہ خان ناغر ساکن کونڈالو غلام غوث خان ناغر ساکن کھنڈالو عالم خان ناغر سکنہ ایضاً آدر خان عرف ادات شاہ ناغر سکنہ اسلام پور علاؤالدین خان ناغر ساکن بگر حبیب خان ناغر سکنہ بگر خداداد خان ناغر سکنہ ایضاً جہیکھن خان ناغر سکنہ ایضاً جنکی اولاد جہیکن خانی کہلاتی ہے امانت خان ناغر ملک زئی ساکن چیٹی پہاڑی علی خان وامی خان ہر دو برادر شہید ناغر ملک زئی ساکن جیٹی پہاڑی حضرت شاہ سلیمان لوسوی قدس سرہٗ خواند آخوند صاحب عبدالرحمان غفور خان صاحب سکنہ سوامیٹہ بوبیر کمال الدین خان ناغر شہید سکندر خان محراب خان ناغر مستجاب خان ناغر شہید نظام الدین خان ناغر در ذکر ارباب وجد و حال و اصحاب ذوق و کمال کہ سر حلقہ میں علم ارشاد و ہدایت کا بلند کر کے طالبان حق کو بسلوک راہ حقیقت دلالت کئی ہین اور خوارق عادات غریبہ و عجیبہ اون سے بظہور آئے اگرچہ تعداد اسامی شریف اونکا مقدور بشر نہین الا بوسع امکان بیچ شرح و بیان بعضے مشایخ ہر طائفہ سے اقدام کیا جاتا ہے کہ جو حضرت قطب الاقطاب قطب العارفین برہان السالکین خواجہ قطب الدین جنکا اسم کا نہ تھے

نمبر شمار	پرگنہ	نام دیہہ	نام نمبرداران	جمع
۱۰	مراداباد	چک سرک تھل	جو الادت	[illegible]
۱۱	″	سرک تھل	ایضاً	[illegible]
۱۲	″	دھودکھیرہ	فرزند علی	[illegible]
۱۳	″	دیک پورہ	مسماۃ عزت النسا	[illegible]
				[illegible]
				[illegible]

ترجمہ خریطہ نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی رامپور بنام آنریبل نواب لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی

بعد ادائے آداب معمولی خط آپکا بدین مضمون کہ عرضی تہ پہنچی کہ آپکی یعنی زمینداران اون دیہات کی جو ہمکو اضلاع مراداباد و بریلی کے بطور انعام عطا ہوئے ہین باستدعائے بحال رہنے حقوق زمینداری بعد انقضائے بندوبست حال پیشگاہ گورنمنٹ ہند گذری اور مجھکو امید قوی ہے کہ ہمسایان سے کہ حقوق جایز پر لحاظ رکھنے مین کوتاہی نکرو گے وارد ہوا گذارش یہ ہے کہ میرے انتظام کا عین منشا یہ ہے کہ بموجب قواعد معلومہ انصاف و معدلت کے جو حکومت انگریزی مین ہین رعایا پر حکومت کی جاوے اسواسطے آپ اطمینان فرماوین کہ انشاء اللہ تعالے حقوق زمینداران مذکورہ پر اور نیز حقوق دیگر اشخاص پر جو اون دیہات مین ہین لحاظ واجب اور توجہ کامل رہیگی دستخط صحیح ترجمہ مطابق اصل ہوا دستخط مترجم

نمبر ۱ نقل سند موسومہ نواب محمد یوسف علیخان والی رامپور

جناب ملکہ معظمہ کی یہ تمنا ہے کہ سرکارین رئیسان و امرائے ہندوستان کی جو اپنے اپنے ممالک کی حکومت کرتے ہین ہمیشہ کے واسطے مستقل کرلی جاوین اور اونکے خاندان کے مراتب و مسند نشینی جاری رہنے بہ تعمیل خواہش موصوف مین تمہاری اطمینان کرتا ہون کہ وارثان اصلی کی عدم موجودگی مین تمہاری ریاست کی حکمرانی کیواسطے جو وارث مقرر کیا جاوے وہ بموجب قانون اسلام کے جایز و بحال رہیگا مطمئن رہو کہ جبتک تمہارا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرائط عہدنامجات و اقرارنامجات و عطانامجات وغیرہ پر جنمین تمہارے فرائض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم و وفادار رہیگا اس عہد مین کوئی خلل انداز نہوگا

دستخط کیننگ

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی و مراد آباد

نمبر	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
۱۲۱	سرونی جنوب	دوی پور	نوبت سنگھ	[illegible]
۱۲۲	ایضا	[illegible]	ایضا	[illegible]
۱۲۳	+	مدیلی سدیہ	جیکشن داس	[illegible]
۱۲۴	–	[illegible]	مالکس	[illegible]
۱۲۵	+	کاسی	شیودت	[illegible]
۱۲۶	+	بیرونا ہملی	نوبت سنگھ	[illegible]
۱۲۷	+	غائب اللہ پور	زرگا پرشاد	[illegible]
۱۲۸	+	الوہ میرپور میرزا پور	بھیم سنگھ	[illegible]
۱۲۹	+	[illegible] کی	پرتاب سنگھ	[illegible]
۱۳۰	+	ادسی ابراہیم پور	فوندا وغیرہ	[illegible]
۱۳۱	+	متمور پور	منا سنگھ	[illegible]
۱۳۲	سرونی جنوب	کمہارم پور	منہند	[illegible]
۱۳۳	رر	فوند پور	علی بخش خان	[illegible]
		–	میزان یکلہ	میزان دیہات علاقہ مراد آباد ۱۱۹۱۵
	۱۱۴۹۷ [illegible]			[illegible]
۱	مراد آباد	[illegible]	[illegible] کلب علی خان	[illegible]
۲	ایضا	کمیسہ [illegible]	ایضا	[illegible]
۳	ر	بھائی پورہ	سید قدرت اللہ	[illegible]
۴	رر	چک [illegible]	[illegible] سنگھ	[illegible]
۵	رر	چک [illegible]	دائمی عباس	[illegible]
۶	ر	چک [illegible]	[illegible] وغیرہ	[illegible]
۷	ر	حال پور ملک	قطب الدین	[illegible]
۸		[illegible]	[illegible] سنگھ	[illegible]
۹	رر	چک لالہ پورہ	برسہاسے	[illegible]

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر سلسلہ وار	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
۹۸	+	ہرم پور	اودے راج وغیرہ	[illegible]
۹۹	+	بھنسوری	الطاف علی خان	[illegible]
۱۰۰	اجاون	نسہری	اولاد حسین	[illegible]
۱۰۱	+	ترمہ	خورشید بیگم	[illegible]
				میزان [illegible]
۱۰۲	سرولی شمال	جلب نگلہ	دوری لال	[illegible]
۱۰۳	ایضاً	محمد پور	[illegible] سنگھ وغیرہ	[illegible]
۱۰۴	رر	دھنسلی	سلطان حسین	[illegible]
۱۰۵	رر	جنت پورہ	سادھو رام	[illegible]
۱۰۶	+	دوبات	رائے سنگھ وغیرہ	[illegible]
۱۰۷	+	کرسیہ مئو	الطاف علیخان	[illegible]
۱۰۸	+	کرمیہ پنڈی	چھوٹے لال	[illegible]
۱۰۹	+	بھونت پور	سماۃ بھنا	[illegible]
۱۱۰	+	گنگا پور	ہیمی دہر	[illegible]
۱۱۱	+	گورا بہیتی	شیو دت وغیرہ	[illegible]
				میزان [illegible]
۱۱۲	سرولی جنوب	بنی گنج	مزار علی وغیرہ	[illegible]
۱۱۳	+	سوبادہ	روپ سنگھ	[illegible]
۱۱۴	+	سوچیت	درگا پرشاد	[illegible]
۱۱۵	+	تاج پور	دلیو سنگھ	[illegible]
۱۱۶	+	نرانہ	حکیم سعادت علی خان	[illegible]
۱۱۷	+	جگر پور بہیچی	دھن سنگھ وغیرہ	[illegible]
۱۱۸	+	شند کالو	درگا پرشاد	[illegible]
۱۱۹	+	اونچا گانو	ایضاً	[illegible]
۱۲۰	+	بھونت رائے پور	نوبت سنگھ	[illegible]

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر سلسلہ وار	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
۷۵	-	بھوجو پور	دوارکا داس	[illegible]
۷۶	-	دیوری بزرگ	دہرلی دہر	[illegible]
۷۷	-	کلیان پور	ایضاً	[illegible]
۷۸				
۷۹				
۸۰	-	بلھند پور	ہند رام	[illegible]
۸۱	اجاونلا	سربہ	شیو دیال وغیرہ	[illegible]
۸۲	رر	کجولی	مسماۃ صاحب بیگم	[illegible]
۸۳	رر	مورنیہ	شیخ غلام حسین	[illegible]
۸۴	رر	بلھنہ بہاٹ	چتربھوج وغیرہ	[illegible]
۸۵	رر	شام پور	ہیرالال	[illegible]
۸۶	رر	کنج پور	پیارے لال	[illegible]
۸۷	رر	سنگرہ	وارثان غلام محی الدین	[illegible]
۸۸	رر	کہات	جیت رام	[illegible]
۸۹	رر	لکھی پور ٹیشنا	جیوتی لال وغیرہ	[illegible]
٠	۲	پیچھو پورہ	چتربھوج وغیرہ	[illegible]
٠	۱	اچل کہیڑہ	دہرلی دہر	[illegible]
۹۰	رر	بلبنیہ ہنا تھہ پور	مسماۃ روپ کنور رتن کنور	[illegible]
۹۱	رر	میتھا	دہرلی دہر	[illegible]
۹۲	رر	زمان پور	محمد حسین خان	[illegible]
۹۳	رر	دسلی	جواہر سنگھ وغیرہ	[illegible]
۹۴	رر	اودپور	جی سنگھ	[illegible]
۹۵	-	بٹہ	احمد بخش وغیرہ	[illegible]
۹۶	-	سررہ	جمیل فتا	[illegible]
۹۷	-	بنوادیہ	خوب چند وغیرہ	[illegible]

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر	نام پرگنہ	نام دیہات	نام زمینداران	جمع
۵۰	اجاون	سیمرہ	ہری رام وغیرہ	لالہ عدہ
۵۱	״	دنابیہ	گوبند رام وغیرہ	السـ ـر
۵۲	״	میکیھہ ننگالہ پٹی	ٹھاکر داس	لمام
۵۳	״	لودھی پور	احمد یار خان	حاصل
۵۴	״	جگدیس پور	گوبند رام وغیرہ	ماللہ
۵۵	״	سنہاری	سوبھا رام	الـ ـر
۵۶	״	بروده	ادہم چند وغیرہ	الـ ـر
۵۷	״	بھورکھا	غلام حسین	الـ ـر
۵۸	״	بھورکی	محمد الطاف علی	لالعہ
۵۹	״	مجھیاپانہ	غلام ناصر خان	الـ ـر
۶۰	״	ساہیی عرف برگانو	محمد الطاف علی خان	الـ ـر
۶۱	״	دابوری خورد	چینی لال وغیرہ	امام
۶۲	״	کمیتری	محسن علی خان	الـ ـر
۶۳	״	ہردوپور	گوبند رام وغیرہ	لام
۶۴	״	رچ باورہ	راجا رام	لاحا
۶۵	״	گوریہ گھاٹ	مولی لال وغیرہ	اماصہ
۶۶	״	اگوند	فضل امام	لاصلعہ
۶۷	״	جیومرہ	کھیم سنگھ	الـ ـر
۶۸	״	بیورہ	دیبی داس وغیرہ	لاصا
۶۹	״	رہورہ	چینی لال وغیرہ	الـ ـر
۷۰	״	راہی	بلدیو سنگھ	الـ ـر
۷۱	״	گہملولیہ	فقیر محمد خان	لماصا
۷۲	״	جگت پور	[illegible] وغیرہ	سالعہ
۷۳	״	ہمت گنج	[illegible] سنگھ	
۷۴	״	عنایت پور	[illegible] سنگھ	

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر مسلسل	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
۲۵	اجلون	چین پور عرف چینا	خوب چند وغیرہ	السـ ۱۱ ـــ ۱۱
۲۶	+	میودو وانہ	تلسی رام وغیرہ	السـ ۱۱۵ ـــ ۱۱
۲۷	+	حرمت پور سابٹی	کلو وغیرہ	السـ ۱۱۵ ـــ
۲۸	اجاوین	پٹی بسنت پور	ڈال چند وغیرہ	عا ۵۵
۲۹	ایضاً	پنونگر	بختاور سنگھ	لا ۵۵
۳۰	+	نومریہ	دلیوی داس	سا ۱
۳۱	+	بجاوہ	کیول رام وغیرہ	عالہ ۵
۳۲	+	ہگالنک	احمد یار خان	سا ۱
۳۳	+	اودی پور	وزیر علی	سا ۵
۳۴	+	سسودی خورد	بھائی سنگھ وغیرہ	لما ۵
۳۵	+	جوالی	ایضاً	السـ ۵ ـــ ۱۱
۳۶	+	سوکانکلہ	موہن لال	سا ۱
۳۷	ایضاً	جتونگر	جینی لال وغیرہ	سا ۵
۳۸	ایضاً	سوبھاگ نکلہ	رنہ رام	سا ۵
۳۹	+	گجرورہ	دہرنی دہر	سا ۱
۴۰	+	مہارکپور	ذوقی رام	السا ۵ ـــ ۱۱
۴۱	+	خان پور	بالتی رام	السـ ـــ ۱۱
۴۲	اجاون	بیتہ	لودھین وغیرہ	السـ مما ـــ ۱۱
۴۳	ایضاً	نرکنہرہ	ذوقی رام	السـ لا ـــ ۱۱
۴۴	״	لکھمن پور بیکا	پٹی رام وغیرہ	سا ۵
۴۵	״	بیریہ راے زادہ	محمد لطافت علی	مما ۱
۴۶	״	مدح نکلہ	ذوقی رام	السـ ـــ ۱۱
۴۷	״	گدیہ	خوشحال رام	عامو ۵
۴۸	״	سونارکھیرہ	احمد یار خان	اما ۵
۴۹	״	رائیس دندنہ	ٹھاکر داس وغیرہ	السـ اما ـــ ۱۱

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر سلسلہ وار	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
اول	چومحلہ	ہیرہ دوپٹی	منشی بابو سنگھ وغیرہ	[illegible]
۲	ایضاً	بھیلم پور	ہو رسے	[illegible]
۳	سرسانواں	رسول پور	حسین اللہ خان	[illegible]
۴	ایضاً	اورنگ نگر	نور محمد وغیرہ	[illegible]
۵	،،	مرسوہ	خوب چند وغیرہ	[illegible]
۶	،،	کرمعولہ	سالونبان وغیرہ	[illegible]
۷	ایضاً	کرسولی	مصطفیٰ خان	[illegible]
۸	ایضاً	اودن پور	یار علیخان	[illegible]
۹	،،	ہیرٹہ	مدار بخش وغیرہ	[illegible]
۱۰	،،	کنک پور	خوب چند وغیرہ	[illegible]
۱۱	ایضاً	امیر پور گوپال پور	گنگا رام	[illegible]
۱۲	ایضاً	اہرو	جیت رام	[illegible]
۱۳	،،	سنسونیہ	محمد احمد خان	[illegible]
۱۴	،،	بھولا پور	مصطفیٰ خان	[illegible]
۱۵	چومحلہ	منصور پور	غول خان	[illegible]
۱۶	ایضاً	دہری	محمد شفاعت علی خان	[illegible]
۱۷	ایضاً	چند پور	ایضاً	[illegible]
۱۸	،،	رستم پور	سرکار	[illegible]
۱۹	،،	غلام گنج	رام دیال وغیرہ	[illegible]
۲۰	،،	گدنیہ	تجمل حسین خان	[illegible]
۲۱	،،	بیرہ پور	دھرنی دھر وغیرہ	[illegible]
۲۲	،،	ہرنی نوز	دونی رام	[illegible]
۲۳	،،	ہرسوپیل	طوطا رام	[illegible]
۲۴	اجاؤن	کیولی پور	نتھو رام وغیرہ	میزان [illegible]

سوال ہشتم امیدوار ہون کہ درباب اون لوگون کی جو نواب وزیر صاحب کی دیہات مین رہتے ہین اور جاگیر احمد علیخان مین ارتکاب چوری کرین ناظم بریلی کے نام حکم ناقد ہو جاوے اور پروانہ مین مضمون ذیل ہو بعد تحقیقات چورون کو سزا دو اور مال مسروقہ باشندگان جاگیر کو واپس کر دو جواب ہشتم اس بات مین جو دستور فیض اللہ خان کیوقت مین رہا ہی وہی اب بھی مستعمل رہے گا سوال نہم افغانون کی تجارت کا محصول جیسا سابق مین بھا بدستور جاری رہے اور اہلکاران سایر سرکاری زیادہ مطالبہ نکرین جواب نہم اس باب مین جو قاعدہ فیض اللہ خان کے عہد مین ملحوظ رہا ہے اب بھی مستعمل رہیگا سوال دہم فیض اللہ خان کیوقت مین معاوضت داد وستد زمانہ حافظ رحمت کی خواہ کسیکی ہو نواب وزیر صاحب نے موقوف کردی تھی کہ قرضہ سابق کی بابت کسی پر نالش نہین ہو سکتا تھا اب بھی اگر کوئی حضور مین درخواست کرے تو سماعت نہو جواب دہم اس بات مین دستور سابق جاری رہیگا سوال یازدہم فیض اللہ خان نے موضع صاحب گنج پرگنہ حضرت گانو صاحب رائے مرحوم کو بطور جاگیر معافی دیا تھا امیدوار ہون کہ اجرائے معافی دیہہ مذکور کا پروانہ عطا ہو جاوے جواب یازدہم اگر دیہہ گانو محالات جاگیر مین داخل ہے جاگیردار کو اختیار ہے مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۷۹۴ء مطابق ۲ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری دستخط جی الف چیری رزیڈنٹ

نمبر ۷ ترجمہ اقرارنامہ مقبولہ نواب محمد سعید خان حسب الحکم لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب رام پور کے

رام پور کی حکمرانی مجھکو ملی ہے اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ معاملات متعلق میری حکومت کے بمنشائے معدلت پیرائی انصرام پاوینگے اور کل متوسلان اور توابعین جسطرح اب تک رہے ہین آیندہ کو بھی رہینگے اور امداد پاتے رہین گے اور اپنے نیک رویہ سے اونکو صلح و خوشی سے رکھونگا اور درباب مواجب خاندان اور دیگر رشتہ داران کے جو طریقہ اب تک رہا ہے بدستور جاری رہیگا اور میری محبت و دوستی بجانب دختر و بیوہ نواب احمد علیخان مرحوم مین کبھی فرق نہ پڑیگا کہ اونکے واسطے مین مشاہرہ ذیل علیحدہ علیحدہ مقرر کرتا ہون دختر نواب مرحوم صاحب محل ممتاز محل صدر رانی دہیری رانی بلاامانہ والدہ سعید علیخان پسر متوفی نواب مرحوم والدہ دختر نواب مرحوم کلو خانم منوہر خانم بندہ مہتی چار گانیوالی عورتین دستخط نواب سعید خان صحیح ترجمہ دستخط مرتسیس رزیڈنٹ قائم مقام ایجنٹ دفتر صاحب کمشنر روہیلکھنڈ مقام رام پور ۲۱ اگست ۱۸۴۰ء

نمبر ۸ ترجمہ اقرارنامہ مقبولہ نواب یوسف علی خان

چونکہ مین بمنظوری آنریبل لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی جاگیر رامپور مین نواب محمد سعید خان کا وارث مقرر ہوا ہون مین اقرار کرتا ہون اور اپنی مہر سے تصدیق کرتا ہون کہ کاروبار جاگیر کا انتظام انصاف و عدالت سے کرونگا اور نیز عزت کے ساتھ خدمت کرونگا اور جو مواجب کی نواب احمد علیخان کیوقت سے منظوری ہو رہی ہو اقرارنامہ سابق بدستور جاری رکھونگا اور نواب محمد سعید خان اپنی والدہ مرحوم کو قبایل و توابعین کی پرورش کیواسطے تنخواہ مناسب مقرر کرونگا دستخط نواب محمد یوسف علی خان صحیح ترجمہ دستخط صاحب کمشنر قسمت روہیلکھنڈ مقام رام پور ۲۰ اپریل ۱۸۵۵ء

نمبر ۹ ترجمہ سند عطائے دیہات منجملہ جناب الیسرائی صاحب گورنر جنرل بنام نواب رام پور مورخہ ۲۳ جون ۱۸۶۰ء

از انجا کہ فرزند دلپذیر نواب یوسف علیخان بہادر نواب رامپور نے شروع مفسدہ سے اخیر تک بہمرسانی امداد نقدی و جانی سپاہ ہی و محافظت جان عیسائیان انجام دہی دیگر خدمات سے خیرخواہی الاجواب حسب اطمینان سرکار انگریزی ثابت کی ہے اسکے نواب کا شکریہ ادا کیا گیا ہے خلعت امتیاز عطا کیا گیا ہے اور اونکی فیلونکی سلامی یادہ کی گئی ہے اور اونکے خطاب مین بھی افزونی کی گئی ہے اسکے سوا وہ اونکی خدمات کی سرکار دیہات علاقہ بریلی اور مرادآباد کے بموجب فہرست علیحدہ جنکی جمع ایک لاکھ اٹھائیس ہزار پانسو تالیس روپیہ سالانہ ہے مقرر ہی برای دوام نسلاً بعد نسل اونکو عطا ہوا ہے دیہات مذکورہ ذاب کا ملک تقسیم مین شامل کرکے دیا گیا ہے اور تعین شرائط یہ ہے اوس ملک پر تعلق ہر الیسٹ بھی منضبط ہوگا

قبولیت نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بنام وزرا عالیشان ایسٹ انڈیا کمپنی انگلشیہ بہادر کمپنی بموجب عہد نامہ مرقومہ
۷ - جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری مہری و دستخطی مسٹر جارج فریڈرک چیری صاحب ریذیڈنٹ موجودہ دربار ہمارے منجانب کمپنی موصوف
اور دستخطی انریبل سر جان شور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل امورات کمپنی موصوف واقع ہندوستان و وردہ کمپنی موصوف کی
کہ جسکی دو پرتون مین سے ایک مین نے لی ہے اور دوسری نصر اللہ خان بہادر کو ملی ہے انکی جہت مین مجھسے اس بات کی
کہ قبولیت مہری نصر اللہ خان بہادر مورخہ ۷ - جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری لی گئی ہے جسکی دو پرتون مین سے ایک مجھکو ملی ہے اور دوسری
جارج فریڈرک چیری صاحب کو دیگئی ہے تعمیل ہونی ہے اور نواب احمد علیخان بہادر سے اس بات کی کہ جن محالات کو مین نے
بموجب ایک سند مہری میری مورخہ ۷ - جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری بطور جاگیر بلا مطالبہ توفیر نواب احمد علیخان کو عطا کیا ہے اور اوس
سند کی پشت پر محالات کے نام اور جمع ایک کی جمع علیحدہ درج ہین اوس سند مذکورہ نواب احمد علیخان بہادر کو دیگئی ہے اور اوسکی نقل
میری مہر سے بتصدیق اصلیت جارج فریڈرک چیری صاحب کو ملی ہے نواب احمد علیخان کے قبضہ مین جسکی اسواسطے مین بذریعہ قبولیت کے
اقرار کرتا ہون کہ اور شرائط مندرجہ عہد نامہ کا تمامات منظور کرتا ہون مقام [illegible] بتاریخ ۷ - جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری تصحیح ترجمہ و دستخطی الیٹ چیری ریذیڈنٹ

ترجمہ جواب عرضی نواب نصر اللہ خان مع جوابات

سوال اول بالفعل غلام محمد خان کے قبائل مکان واقع رامپور مین رہینگے اور جب وہ اونکو جانے دینا یا نکالنا منظور ہوگی مرضی پر موقوف ہے
جواب اول درباب سکونت اپنے قبائل کے غلام محمد خان جیسا چاہیگا ویسا کریگا سوال دوم ایسا بقایات سرکاری و قرضہ بابت
تقاوی وغیرہ مین جو کسی رعیت کے ذمہ باقی ہے رعایا اون محالات کی جو نواب مرحوم کی جاگیر سے علیحدہ ہوگئی مین کچھ مزاحمت نہو
حضور سے ناظم بریلی کے نام پروانہ ہو جاوے کہ واجبات مذکورہ بموجب حساب کے وصول کرادے جواب دوم اون محالات مین
جو منضبط ہوگئے ہین قرضہ بابت باقیات و تقاوی سرکار فیض اللہ خان مرحوم سے جاگیردار کا کچھ کام نہین سوال سوم
و تعلقات اراضی جاگیرداران افغان و دیگر سرداران وغیرہ و معافی جاگیر قدیمہ جو فیض اللہ خان نے اونکو عطا کری تھی بحال رہنی
کی جاوین جواب سوم محالات جو جاگیر مین اونکا جاگیردار کو اختیار ہے سوال چہارم ملتمس اونچہ انکی اوقات زمانہ سے
نکلکر دہلی کو چلا گیا ہے وہان شاہ نظام الدین اور مرشدون کی ادائی [illegible] دیتے ہین اور واپس نہین آنے دیتے ہین اور
سرکاری اور فوج کا اور جاگیر کا حساب اوسی پر منحصر ہے مین امیدوار ہون کہ جناب نواب صاحب ناظم دہلی کو لکھدین کہ
ملسی رام کو کچھ تکلیف نہ دے وہ یہان آجاوے اور ایسے کام پر مامور کیا جاوے جواب چہارم جناب نواب صاحب نے
خط لکھدیا ہے سوال پنجم جو کچھ مال اسباب میرا اور میرے بھائی کا لیوقت ہنگامہ بزور دستی چھینا گیا ہے وہ بعد تحقیقات اونکو
واپس دلانیکے واسطے ناظم بریلی کے نام حضور سے حکم نافذ ہو جاوے جواب پنجم جو شخص اپنے مال و اشیا کی درخواست
کریگا اوسکو جواب معقول اور انصاف دیا جاویگا سوال ششم فیض اللہ خان نے سرکاری چیک [illegible] سے
خریدی تھی اور اس وقت تک اوسی کے قبضہ مین رہی مین امیدوار ہون کہ اوسکی بحالی کے واسطے ناظم بریلی کے نام حکم نافذ ہو جاوے
جواب ششم جو محالات جاگیر مین واقع ہین اور جاگیر سے متعلق ہین جناب نواب صاحب کی سند سے خارج ہوگئے ہین
سوال ہفتم سیف خان و غلام علی الدین وغیرہ و دیگر افغانون کی خریدی ہوئی چند مقامات زمینی چک و دیہات مین اور
جبتک وے لوگ پہاڑون کے دامن پر رہے جمع اراضی سرکاری سے معاف اور زمین کے قبضہ مین رہی مین امیدوار ہون
کہ ناظم بریلی کے نام ایک پروانہ نافذ ہو جاوے جواب ہفتم محالات متعلقہ جاگیر مین جاگیردار کو اس بات کا اختیار کلی حاصل ہے

سند عطانامہ جسکی تثبیت پر بحالات جاگیر کے نام اور جمع درج ہین بابت اور تحریر ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری نواب احمد علیخان بہادر کو دی گئی
مین قبول کرتا ہون کہ حسب منشا و شرائط مندرجہ سند مذکور نواب احمد علیخان بہادر کو اصول اطاعت و وفاداری صادق بجانب نواب وزیر الممالک
آصف جاہ بہادر کی ترتیب کرونگا اور جاگیر کا انتظام بموجب شرائط مذکورہ کرونگا اور کل رہیلوں اور دیگر لوگون کی دلون پر جو جاگیر مذکورہ کی پیداوار
بسر اوقات کرتے ہین فیاضی نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کی شکرگذاری اور اطاعت و وفاداری بجانب اونکی معرفت اپنی جاگیردار نواب احمد علیخان بہادر
کرتے رہنا ہمیشہ بالمقدور اپنے منقوش و جاگیرین کرونگا قلم سوم قلم چہارم عہدنامہ مذکور مین یہہ قرار پایا ہے کہ جبتک نواب
احمد علیخان بہادر اکیس برس کی عمر کو پہونچے مین نصراللہ خان خلف عبداللہ خان مرحوم نواب احمد علیخان بہادر کا محافظ
اور جاگیر کا منتظم رہونگا اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ نواب احمد علیخان بہادر کا فائدہ مدنظر رکھکر اپنی کمال لیاقت سے اس خدمت کو
انجام دونگا قلم چہارم مین نے قلم سوم عہدنامہ مذکور مین منظور کیا ہے کہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کے خاندان کا
خزانہ انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کو امانت دونگا اور کمپنی موصوف نے بموجب اوسکے تین لاکھ بائیس ہزار اشرفیان لیلین
اور اشرفیان مذکور بطور نذرانہ جاگیر نواب احمد علی خان بہادر کی طرف سے اور بعوض کل استحقاق ضبطی جائداد نواب فیض اللہ خان
و محمد علی خان مرحوم کے نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو دیگئی ہین مین عہد کرتا ہون کہ فریقین معاہدہ مین کسی امر
متعلقہ امر معاہدہ پر باہم مطالبہ نقدی نہوگا قلم پنجم مین اقرار کرتا ہون کہ غلام محمد خان مابین حدود جاگیر کے کبھی کہین رہیگا
اور نہ حکمرانی انتظام جاگیر و امورات نواب احمد علی خان بہادر مین کچھہ اختیار مستعمل کرے گا قلم ششم مین اقرار کرتا ہون
کہ یکم دسمبر سنہ ۱۷۹۴ عیسوی مطابق ۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ ہجری سے مبلغ پندرہ سو روپیہ لکھنؤ ماہوار واسطے مصارف
غلام محمد خان کے پیداوار جاگیر سے کمپنی موصوف کو ادا کرتا رہونگا قلم ہفتم مین اقرار کرتا ہون کہ پسران
نواب فیض اللہ خان مرحوم کو اونکے مصارف کے واسطے رقومات مفصلہ ذیل شروع سنہ ۱۲۰۲ فصلی سے
ماہوار ادا ہوتی رہیگی حسین علیخان فتح علیخان ناظم علی خان یعقوب علی خان قاسم علی خان کریم اللہ خان
[illegible]
قلم ہشتم مین منظور کرتا ہون کہ جب نواب احمد علیخان اکیس برس کا ہوجاویگا یہہ قبولیت واجب التعمیل رہیگی اور قبولیت جدید کی ضرورت
نہوگی اور اگر خدانخواستہ مین مر جاؤن یا کسی سبب سے عہدہ حفاظت نواب احمد علی خان بہادر و انتظام جاگیر سے معزول ہوجاؤن تو
نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بصلاح کمپنی موصوف رہیلون مین کسی شخص کو منتخب کر کے عہدہ مذکور پر مامور کرینگے
قلم نہم مین منظور کرتا ہون کہ بموجب عہدنامہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری مہری و دستخطی جارج فریڈرک چیری صاحب منجانب نواب گورنر جنرل
کمپنی موصوف و بہ تصدیق آنرایبل سر جان شیور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل کی کہ ایک پرت اوسکی نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو
دی گئی ہے اور ایک پرت اوسکی مجھکو ملی ہے درمیان ہر دو فریق سرکار کمپنی کے عمل ہوتی ہے نواب وزیر الممالک آصف جاہ سے
اس بات کی جسکی قبولیت کی ہے ان پر میری مہر ہے کہ ایک نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو دوسری جارج فریڈرک صاحب کو دیگئی مین
نواب احمد علیخان بہادر کی طرف سے اوسپر عمل ہوتا رہیگا اور نواب احمد علیخان بہادر سے اس بات کی کہ بموجب سند مذکورہ قلم دوم کی کہ نواب
وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے نواب احمد علیخان بہادر کو عطا کی ہے اور نقل اوسکی مہری نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بعہد مطابق
اصلی جارج فریڈرک چیری صاحب نے لی ہے جو جاگیر نواب احمد علیخان بہادر کو ملی ہے اوسپر نواب احمد علیخان بہادر کا قبضہ رہیگا
مقام بریلی ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۹ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ صحیح ترجمہ دستخط جی ایف چیری رزیڈنٹ ترجمہ درست آمیز

بموجب اوسکے تین لاکھ بائیس ہزار اشرفیان امانتاً لیکر بطور نذرانہ بابت جاگیر منجانب نواب احمد علیخان بہادر بعوض کل مستحق
منقسمی جایداد نواب فیض اللہ خان اور محمد علی خان مرحوم کی تین لاکھ بائیس ہزار اشرفیان مذکورہ نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر
کو دیگئی ہین کمپنی عہد کرتی ہین کہ فریقین معاہدہ مین سے کسی کو کسی امر متعلق اس معاہدہ پر باہم مطالبہ نقدی نہوگا **قلم پنجم**
کمپنی موصوف منظور کرتی ہین کہ نواب احمد علیخان بہادر کی بعمر اکیس سال پہونچنے پر بھی یہی عہدنامہ کفالت جاری رہیگا اور عہدنامہ
جدید کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ نواب نصر اللہ خان بہادر مرجاوے یا کسی سبب سے عہدۂ حفاظت نواب احمد علیخان بہادر
اور انتظام جاگیر سے معزول ہوجاوے تو نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر حسب صلاح کمپنی موصوف قوم روہیلہ سے کسی شخص کو
منتخب کرکر عہدہ مذکور پر مامور کرینگے **قلم ششم** نواب نصر اللہ خان بہادر موصوف نے نواب احمد علیخان بہادر کیطرف سے قبولیت
محررہ ۷ - جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو لکھدی تھی کمپنی موصوف نواب وزیر الممالک آصف جاہ
بہادر کو کفالت دیتی ہین کہ نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب نواب احمد علیخان بہادر اس قبولیت کی تعمیل کرتا رہیگا اور اگر
اس سے انحراف ہوگا تو نواب احمد علیخان بہادر کی طرف سے اطاعت و وفاداری واجب بجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر
مین خطائی متصور ہوگی **قلم ہفتم** اس عہدنامہ کی بمہر و دستخط جارج فریڈرک چیری صاحب منجانب کمپنی موصوف و بتصدیق
دستخطی انریبل سرجان شیور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل و مہری کمپنی موصوف دو نقلین مرتب ہوکر ایک نواب وزیر الممالک نواب
آصف جاہ بہادر کو اور دوسری نواب نصر اللہ خان بہادر کو دیگئی ہین اور اسیطرح قبولیت مذکورہ قلم ششم کی دو بیرت بمہر و دستخط نواب
نصر اللہ خان بہادر مرتب ہوکر ایک نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور دوسری جارج فریڈرک چیری صاحب کو دیگئی ہین اور بتصدیق مہری
نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر مصرحہ قلم دوم نواب احمد علیخان بہادر کو دیگئی ہے اور اوسکی نقل مہری نواب وزیر الممالک آصف جاہ بتصدیق
مطابقت اصل جارج فریڈرک صاحب کو دیگئی ہے مقام بریلی ۷ - جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۳۱ - دسمبر ۱۷۹۴ء و دستخط
جی الف چیری صاحب بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۶ - مارچ ۱۷۹۵ء کو بدستخط انریبل سرجان شور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل و مہر
انریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی تصدیق ہوا دستخط جی شیور

ترجمہ قبولیت مقبولہ نواب احمد علیخان بہادر بنام وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

ازانجا کہ بموجب عہدنامہ تمہیدی مورخہ ۵ - جمادی الاول ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۲۹ - نومبر ۱۷۹۴ء و مہری نواب وزیر الممالک آصف جاہ
بہادر و مسٹر جارج فریڈرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر موصوف منجانب انگلش ایسٹ انڈیا
کمپنی و نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب قوم روہیلہ کے کہ نقل اوسکی معطوف ہے فیمابین نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور
قوم روہیلہ کی چند شرائط قرار پائی تھین حسب منشاء اونکی مین نصر اللہ خان بہادر کہ بموجب عہدنامہ مذکور نواب احمد علیخان بہادر کا
محافظ اور جاگیر مذکورہ عہدنامہ کا منتظم مقرر ہوا ہون منجانب اپنے بحیثیت محافظ نواب احمد علیخان بہادر و منتظم جاگیر اور بعوض
نواب احمد علیخان بہادر خود جاگیردار قلمہاے ذیل منظور کرتا ہون **قلم اول** نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے عہدنامہ تمہیدی
مذکورہ بالا کے قلم دوم مین نواب فیض اللہ خان مرحوم کے خاندان اور متوسلون کے قصور معاف کردینا ظاہر کیا ہے حسب منشاے
قلم مذکور مین عہد کرتا ہون کہ بپاداش کسی فعل کے جو تاریخ ۵ - جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری تک وقوع مین آیا ہو نواب وزیر الممالک آصف جاہ
بہادر خاندان مذکورہ اور اونکے متوسلون مین سے کسی پر اذیت نہ پہونچاوینگے **قلم دوم** نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے
قلم چہارم عہدنامہ مذکور مین بنام نواب احمد علیخان بہادر نبیرۂ نواب فیض اللہ خان مرحوم جاگیر عطا کرنیکا اقرار کرکر بہ الفاظ اس اقرار سے کر

اور فوج روہیلہ کی موقوف ہوجاویگی قلم دوم نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر منظور کرتے ہین کہ اونہون نے نواب فیض اللہ خان مرحوم اور اوسکے متعلقون کی کئی ہوئے قصور معاف کر دیے ہین اسیطرح غلام محمد خان نے خزانہ متروکہ فیض اللہ خان کا کہ اوسنے عند الوفات چھوڑا تھا زمانہ اپنی تحویل کا حساب دیدیا ہے اس خزانہ مین سے ایک لاکھ اور چار ہزار اشرفیان جسکو غلام محمد خان لشکر روہیلہ مین لیگیا ہے خرچ ہوئی ہین یہہ منہا ہوکر زر مطالبہ اوسقدر باقی ہے جسکا مطالبہ ہوتا ہے قلم سوم فوج روہیلہ اقرار کرتی ہے کہ جو کچھہ خزانہ خاندان فیض اللہ خان مرحوم کا باقی رہیگا سرکار کمپنی مین امانت رکھدینگے قلم چہارم نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر منظور کرتے ہین کہ احمد علیخان نبیرہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کو محالات جمعی دس لاکھہ روپیہ سالانہ جاگیر مین عطا کرینگے اور شہر رامپور جاگیر مین شامل ہوگا اور چونکہ احمد علیخان نابالغ ہے اسواسطے اوسکی عمر سات برس پہونچنے تک نصر اللہ خان خلف عبد اللہ خان مرحوم احمد علیخان کا محافظ اور جاگیر کا منتظم رہیگا قلم پنجم جب روہیلونکی فوج خزانہ متصرفہ قلم سوم دیدیگی نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور انگلش کمپنی کی افواج یہانسے کوچ کرجاویگی اور روہیلونکی فوج متفرق جہان جہان مناسب سمجھیگی جاوے گی مقام ٹپاگھاٹ لشکر انگریزی ۵ جمادی الاول سنہ ۱۲ ہجری مہر نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ مہر مسٹر جارج فریڈرک چیری صاحب منجانب انگلش کمپنی بطور کفیل قلمہاے بالا مہر نصر اللہ خان

نمبر ۶ عہد نامہ کفالت آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی درمیان وزیر الممالک ہندوستان نواب آصف الدولہ آصف جاہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ و نواب احمد علی خان بہادر

ازانجا کہ بموجب عہد نامہ تمہیدی مورخہ ۲۹ جمادی الاول سنہ ۱۲ ہجری مطابق نومبر سنہ ۱۷۹۴ عیسوی نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر و مسٹر جارج فریڈرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر منجانب آنریبل انگلش انڈیا کمپنی و نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب فوج روہیلہ کہ جسکی نقل اس عہد نامہ سے معطوف ہے سرکار کمپنی موصوف نے نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور نواب نصر اللہ خان بہادر ہر دو کیطرف سے شرائط ہونیکا کفیل ہونا منظور کیا ہے اسواسطے مسٹر فریڈرک چیری صاحب منجانب آنریبل سر جان شور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل امورات کمپنی موصوف واقع ہندوستان قلمہاے ذیل منظور کرتے ہین
قلم اول نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے عہد نامہ تمہیدی مذکورہ بالا کی قلم دوم مین نواب فیض اللہ خان مرحوم کی خاندان اور ہمراہیون کا قصور معاف کردینا ظاہر کیا ہے حسب منشاے قلم مذکورہ آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی عہد کرتے ہین کہ بباعث کسی فعل کے جو تاریخ ۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ ہجری تک وقوع مین آیا ہے نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر خاندان مذکور اور اوسکے متوسلون پر اذیت نہ پہونچاوینگے قلم دوم نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے قلم چہارم عہد نامہ مذکورہ مین بنام نواب احمد علیخان بہادر نبیرہ نواب فیض اللہ خان مرحوم جاگیر عطا کرنے کا اقرار کرکر بایفاے اس اقرار کے سند عطا نامہ جسکی پشت پر محالات جاگیر کے نام اور جمع درج ہین بمہر اپنے اور مورخہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری نواب احمد علیخان بہادر کو دی ہے کمپنی موصوف محالات مذکورہ کی بشرائط مصرحہ سند مذکور بلا مطالبہ بابت توفیر بقبضہ نواب احمد علیخان بہادر رہنے کی کفالت کا عہد کرتے ہین قلم سوم قلم چہارم عہد نامہ مذکور مین قرار پایا ہے کہ جبتک نواب احمد علیخان اکیس برس کی عمر کو پہونچے نواب نصر اللہ خان بہادر خلف عبد اللہ خان مرحوم نواب احمد علیخان کا محافظ اور جاگیر کا منتظم رہیگا کمپنی موصوف اس تقرری کو قبول کرتی ہین اور یہہ بھی منظور کرتی ہین کہ جبتک نواب نصر اللہ خان بہادر نواب احمد علیخان بہادر کا محافظ اور جاگیر کا منتظم رہیگا اوسکی مہر کو بمنزلہ مہر نواب احمد علیخان بہادر کے سمجھینگے قلم چہارم قلم سوم عہد نامہ مذکورہ مین قرار پایا ہے کہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کے خاندان کا خزانہ کمپنی موصوف کو امانت دیا جاویگا اور کمپنی موصوف نے

نقل عہدنامہ مہری و دستخطی فیض اللہ خان و کرنیل چمپین صاحب ۱۷۷۴ء

درمیان میرے اور نواب وزیرالممالک بہادر کے دوستی ہوکر نواب وزیر نے بکمال مہربانی مجھکو ملک عطا کیا ہے اور مین نے قرآن متبرک کی قسم کھائی ہے اور خدا رسول کو اپنے عہد کا شاہد کیا ہے کہ جب تک زندہ رہونگا نواب وزیر کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا رہونگا اپنی فوج مین پانچ ہزار آدمی مشروطہ نواب وزیر رکھونگا اور اس سے سوائے ایک بھی آدمی نرکھونگا اور خواہ کسی سے نواب وزیر لڑائی کرے مین اوسکی مدد کرونگا اگر کسی دشمن پر نواب وزیر فوج بھیجے تو مین بھی اپنی دو یا تین ہزار فوج اوسکے شامل بھیجونگا اگر وہ خود بمقابلہ دشمن جاوے مین بھی خود مع اپنی فوج کے اوسکے ساتھ جاونگا بجز نواب وزیر کے مین کسی سے تعلق نرکھونگا اور بجز انگریز سرداروں کے کسی دوسرے سے خط کتابت نرکھونگا اور جو کچھہ نواب حکم کرے گا مین اوسکی تعمیل کرونگا اور ہر وقت اور ہر موقع پر خواہ مصیبت ہو یا ترقی مین اونکا مضبوط رفیق رہونگا خدا اور رسول کو ایفاے ان شرائط کا شاہد کرکر قرآن متبرک کی قسم کھاتا ہون اگر مین خلاف اسکے عمل کرون تو خدا و رسول مجھکو سزا دین مہر کرنیل چمپین صاحب

شہر رجب ۱۱۸۸ ہجری مہر فیض اللہ خان

ضمیمہ نمبر ۳ ترجمہ اوس تحریر کا کہ مسٹر ولیم باور صاحب نے نواب فیض اللہ خان کو دی

ازانجا کہ عہدنامجات سابق قلمہاے مختلف ہین کہ پیشتر سے مابین نواب وزیر مرحوم شجاع الدولہ صاحب و نواب وزیر خان آصف الدولہ صاحب اور نواب فیض اللہ خان کے ہین یہہ قلم ہے کہ جب کبھی نواب وزیر صاحب اپنی فوج نوکری پر بھیجین تو اوسکے ساتھہ نواب فیض اللہ خان اپنے دو یا تین ہزار آدمی کی فوج بھیجین اور یہہ شرط موجب نزاع و اشتباہ باہمی فریقین کے رہی ہے اسواسطے نواب فیض اللہ خان نے میری معرفت نواب وزیر صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ قلم جسمین وقت بوقت فوج مہیا کرنیکا عہد ہے موقوف ہوجاوے اور بجاے اوسکے پندرہ لاکھہ روپیہ بشرح ذیل دینا منظور کیا ہے فی الحال پانچ لاکھہ ۱۱۹۴ فصلی کے خراج مین پانچ لاکھہ اور ربیع مین دو لاکھہ اور باقیماندہ تین لاکھہ خریف ۱۱۹۵ فصلی مین اور نواب وزیر نے بھی منظور کیا ہے کہ بشرط مذکورہ بالا تاریخ امروزہ ۱۴ ربیع الاول ۱۱۹۶ ہجری سے عہد قلم مذکورہ عہدنامہ سابق موقوف ہوکر باقیماندہ قلم مین بدستور واجب التعمیل رہینگے مین کہ نواب وزیر صاحب اور صاحبان کونسل کیطرف سے بھیجا ہوا ہون عہد کرتا ہون کہ نواب وزیر ہمسائی فوج کا متقاضی نہوگا اور اگر وہ مطالبہ کرے تو صاحبان کونسل کیطرف سے جو صاحب اوسکے پاس رہتے ہین اس مطالبہ مین مانع ہونگے مگر بشرطیکہ نواب فیض اللہ خان بجز قلم ہمسائی فوج عہدنامہ درمیانی اپنے اور نواب وزیر کے دیگر قلمون کی تعمیل کرتا رہے اور نواب فیض اللہ خان نواب وزیر کے ملک کی زمینداروں کو اپنے ملک مین اشتعالک نکرے اور پناہ ندے اور نواب وزیر صاحب اپنی طرف سے قلمہاے عہدنامہ سابق کی تعمیل کرینگے اور اونکی سرکار کے اہلکار اپنے اضلاع مین ترغیب و پناہ نہ دینگے مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہہ عہدنامہ بلا مداخلت نواب فیض اللہ خان کا عہد ہمسائی فوج سے منجانب نواب وزیر صاحب اور کا عہد کفالت منجانب صاحبان کونسل لکھکر نواب فیض اللہ خان کے پاس بھیجا ہے مورخہ ۱۴ ربیع الاول ۱۱۹۶ ہجری مطابق ۲۷ فروری ۱۷۸۲ء دستخط وارن ہسٹنگس صاحب ایڈورڈ وہیلر صحیح ترجمہ دستخط رابرٹ گریگری اسسٹنٹ نرید دربار وزیر بتاریخ ۲۰ جون ۱۷۸۲ء بمقام فورٹ ولیم کونسل مین منظور ہوا دستخط جان میکفرسن دستخط جان سٹیبس

ضمیمہ نمبر ۴ عہدنامہ تمہیدی مابین وزیرالممالک آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ و انگلش کمپنی ۱۷۹۸ء

قلم اول جب یہہ عہدنامہ تمہیدی مقرر ہوجاویگا صورت درمیانی نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر اور اوسکے رفقا سے

شجاع الدولہ سے اقرار اور عہد کیا ہے کہ ہم مدعائے اس تحریر پر ثابت قدم رہینگے اور اس اقرار نامہ سے کبھی منحرف نہونگے ہم اوسکے
دوستونکو اپنا دوست اور اوسکے دشمنونکو اپنا دشمن سمجھینگے اور ہم اور ہمارے وارث جبتک حیات اپنے اس قول و قسم پر مضبوطی
سے ثابت قدم رہینگے اور اپنے اور وزیر سلطنت کے ملکون کی حفاظت کے واسطے ہم متفق اور مجتمع رہینگے اگر خدانخواستہ
کوئی دشمن ہمپر اور وزیر سلطنت پر حملہ آوری کا ارادہ کریگا تو ہم روہیلے سردار اور وزیر سلطنت اوسکے مقابلہ مین اپنا جہد مشترک مستعمل
کرینگے اور نواب محمد ضابطہ خان کے فایدہ کے واسطے وزیر سلطنت جو تدبیر کرینگے اوسمین ہم روہیلے متفق اور مجتمع رہینگے
ہم فریقین خدا تعالی اور اوسکے پیغمبر اور قران شریف کی قسم کہاتے ہین کہ ہم اس اقرار صالح پر باستقلال ثابت قدم رہینگے
اور ایفا اس عہدنامہ سے کبھی منحرف نہونگے جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب کی موجودگی مین یہہ عہدنامہ قسمیہ مستحکم ہوا اور مہر سے
مرتب ہوا مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۱۱۸۶ ہجریہ مطابق ۱۷ جون ۱۷۷۲ء دستخط و سجع ولیم ڈلوی صاحب مترجم فارسی

ترجمہ اقرار نامہ کہ حافظ رحمت خان نے وزیر کو دیا

چونکہ نواب شجاع الدولہ وزیر سلطنت روہیلون کو اونکے ملک پر قابض کرینگے یہہ اونکی مرضی پر موقوف ہے کہ خواہ بذریعہ صلح
کرینگے یا بذریعہ لڑائی کے اگر اسوقت مین مرہٹے بلا تقرر عہدنامہ یا اقرار یافت صلح دریا پار چلے جاوین اور موسم بارش کے سبب سے
لوٹ آوین اور بعد انقضاے اونکے روہیلون کے ملک مین بدنظمی کرین تو اس بدنظمی کا رفع کرنا وزیر کے ذمہ ہوگا بعد اس مہم
کے روہیلے سردار مبلغ چالیس لاکھ روپیہ بشرائط ذیل دینا منظور کرتے ہین چونکہ مرہٹے اب روہیلون کے ملک مین
مفسدہ کر رہے ہین وزیر شاہ آباد سے کوچ کر کر ایسے مقام پر پہنچینگے کہ توابعین روہیلہ جنگلونسے نکلکر اپنی گھر زمین جاوین اسوقت دس لاکھ روپیہ نقد
بوجہہ زر مقبولہ دیا جاویگا اور باقیماندہ تیس لاکھ روپیہ ۱۱۸۶ فصلی سے تین برس مین ادا کیا جاویگا اس اقرار نامہ پر جنرل رابرٹ بارکر صاحب کی رو برو مہر ہوئی

نقل عہدنامہ مہری و دستخطی نواب شجاع الدولہ بہادر و کرنیل چیمپین صاحب

۱۷۷۴ء درمیان میرے اور فیض اللہ خان کے دوستی ہوکر مین نے منظور کیا ہے کہ ملک رامپور اور بعض اضلاع متعلقہ کا
جسکی کل جمع سالانہ چودہ لاکھ پچہتر ہزار روپیہ ہے اوسکو دونگا اور یہہ شرط کرلی ہے کہ فیض اللہ خان اپنی نوکری مین پانچہزار
فوج رکھیگا اور اوس سے زیادہ ایک آدمی نہ رکھیگا اسواسطے مین یہہ عہد تحریری دیتا ہون کہ بشرائط ذیل ہر وقت اور ہر موقع پر فیض اللہ خان
کی عزت و توقیر کی امداد کرونگا اور حتی المقدور اپنے اوسکے فواید اور استحقاق کی ترقی کرونگا فیض اللہ خان بجز میری کسی شخص سے
تعلق پیدا نکریگا اور بجز انگریزی سردارون کے کسی سے خط و کتابت نکریگا میرے دوستون کو دوست اور میرے دشمن کو دشمن
سمجھتا رہیگا اور مین کسی سے لڑائی کرونگا تو فیض اللہ خان دو یا تین ہزار فوج حسب لیاقت اپنے میری فوج مین شامل ہونیکے واسطے
بھیجیگا اگر مین خود کوچ کرون تو فیض اللہ خان مع اپنی فوج کے میرے ساتھہ چلیگا اور اگر اوسکی فوج کم ہو تو اور اس باعث سے
میرے ساتھہ چل سکے تو مین تین چار ہزار فوج اوسکے پاس رکھدونگا کہ مع اوس فوج کے میرے ساتھہ رہے اور اوس فوج کا خرچ مین
ادا کرونگا بشرط ایفاے شرائط مذکورہ مین نے فیض اللہ خان کو ملک مذکور جمع مندرجہ بالا کا دینا اور اوسکی فوائد و استحقاق کا
حتی المقدور اپنے ترقی دینا منظور کیا ہے اگر فیض اللہ خان اس عہدنامہ کی شرطون کا ایفاے کرے اور با استقلال ثابت قدم
رہے تو انشاء اللہ جس امر مین اونکا فائدہ ہوگا مین تغافل نکرونگا مین باقیماندہ روہیلون کو دریا کے پار بھیجدونگا
مین نے قران متبرک کی قسم کھائی ہے اور ایفاے اس شرط کی خدا اور رسول شاہد ہین مہر کرنیل چیمپین صاحب رجب ۱۱۸۸ مہر وزیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اوسی وقت سے لے آنے تک جیا سری الجیون کی آمدرفت مین اوقات گذراتا جاتا روہیلہ نے یہہ خبر پاکر اتکو اوسکے لشکر پر چھاپا مارا راجہ اوسوقت دیوتاؤن کی پوجا مین تھا اسمین روہیلہ کی فوج آپڑی اور اسکی لشکر کی کٹا کرنے لگی راجہ آپنے مندر مین اور اوسکا بیٹا موتی رام کہ بہت حسین تھا دونون مارے گئے علی محمد خان کو بہت سا اسباب ملا اور ایسی فتح اس آسانی سے ہوگئی اعتماد الدولہ نے کچھہ اسکا تدارک نکیا بلکہ اور اپنی عورت شعلہ نوری اور چھوٹے بیٹے معین الملک کو جو میر منو مشہور تھا صلح کیواسطے بھیجا علی محمد خان نے عین دریا مین شعلہ نوری کی بجری پر حاضر ہوکر بیگم اور اوسکی لڑکی کی ملازمت حاصل کرکے مالگذاری کا معاملہ کرلیا اوس وقت سے علی محمد خان کا اقتدار بڑھا مرادآباد و بریلی بدایون آنولہ اور اور ملک ہولی ہوتے اسکے قبضہ مین آئے اور بیس چالیس ہزار افغان اور روہیلہ بھی اسکے یہان نوکر رہنے آخر عمدۃ الملک اور صفدر جنگ نے بادشاہ کو اسکا مفسد ہونا جتایا اور اسکی سزادہی کی باب مین عرض کی بادشاہ نے انکی عرض کو منظور کرکے ۲۴ چوبیسوین محرم سنہ ۱۱۵۹ ہجری کو اس افغان کی تنبیہ کے ارادہ پر موتی باغ مین نقل مکان کیا اور چودہوین صفر کو وہانسے کوچ کرکے نیڈن ندی پر اوترے اور سادات خان بہادر و ذوالفقار جنگ کو شاہ جہان آباد کی صوبہ داری اور قلعداری دیکر آپ اس طرف روانہ ہوئے اس سنہ مین ربیع الآخر کے اوائل مین سنبھل مین پہونچے علی محمد خان کو بادشاہ سے لڑنیکی تاب نہ پڑی آخر بنگڈھ قلعہ مین بیٹھہ رہا بادشاہی فوج نے قلعہ کا محاصرہ کیا اس عرصہ مین قائم الدولہ قائم جنگ محمد خان بنگش کا بیٹا بھی دارالملک فرخ آباد سے بہت سی فوج سے اور راجہ نجف رائے صوبہ اودہ کا نائب صفدر جنگ کا ہوکر لڑائی کا اسباب و سامان لیکر بادشاہی لشکر مین داخل ہوا اور بادشاہ کی ملازمت حاصل کی وزیر باوجود اسکے کہ علی محمد خان نے اس سے یہہ سرکشیان کین تھین پھر بھی اپنی بیوقوفی سے عمدۃ الملک اور صفدر جنگ کی برخلافی سے علی محمد خان کی خفیہ مدد کرتا رہا یہہ دونون امیر روہیلہ کے معاملہ کو وزیری کے اختیار پر چھوڑکر آپ الگ ہوگئے وزیر اس افغان کی بخشوانے کا سبب ہوکر جمعہ کے دن تیسری جمادی الاولی کو اسکے ہاتھہ دستمال مین لپیٹ کر بادشاہ کی ملازمت مین لایا بادشاہ نے وزیر کی استرضا کے لیے وزیر ہی کو اسکے ہاتھہ کھولنیکا حکم دیکر کہا کہ اسکو ہم نے تمہارے سپرد کیا اور اسکے قلعہ کا مال و اسباب ضبط کرنیکو لوگ بھیجے قلعہ اور کئی توپین اور کچھہ نقد جو قائم خان کے پاس امانت رکھا تھا یہہ سب بادشاہی خزانہ مین داخل ہوا نجف رائے اور قائم خان بنگش رخصت ہوکر اپنی اپنی جگہون کو روانہ ہوئے اور بادشاہ بھی وہانسے مراجعت کرکے جمعرات کے دن جمادی الآخرے کی پہلی تاریخ شاہ جہان آباد کے قلعہ مین داخل ہوگئے

ریاست رامپور انتخاب رپورٹ صاحب کمشنر روہیلکھنڈ و دیگر کاغذات موجودہ دفتر ممالک غیر

روہیلہ افغانون مین سے دو بھائی شاہ عالم اور حسین خان اول خوش باش ہوئے شروع اٹھارویں صدی مین داؤد خان خلف شاہ عالم نے کچھہ ناموری حاصل کری مگر خاندان کی ترقی بیشتر اوسکے بیٹے علی محمد خان سے جسکو کہتے ہین کہ ہندو نسل سے تھا اور داؤد خان نے متبنے لیا تھا ہوئی علی محمد خان بعد وفات اپنے باپ کے ترقی پاکر ہمت و ہیبان سے افغانون کو جمع کیا اور بارہہ کے سید وانپر مہم ہوئی اوسمین خطاب نوابی اور خزانہ عظیم روہیلکھنڈ کا عطیہ حاصل کیا اتفاقاً اوسنے صوبہ دار اودہ کو جو کہ دہلی مین آیا تھا ناراض کیا اور اوسکی تحریک سے محمد شاہ بادشاہ دہلی نے روہیلہ رئیس پر فوج کشی کی مجبور علی محمد خان کو حاضر ہونا پڑا اور ملک سے لادعوے ہوکر اپنے دو بیٹون کو بطور اول سپرد کیا فقط عرصہ نہ گذرا تھا کہ ملک سرہند اوسکو سپرد ہوا اور عہد شاہنشاہ کی آخر وقت مین احمد شاہ ابدالی کی حملہ آوری سے برہمی ہوئی اوسکو موقع غنیمت سمجھہ کر روہیلکھنڈ مین گیا اور اپنی حکومت جمائی اور عہد نامہ مین محمد شاہ کے بیٹے سے ملک کی منظوری و استقلال حاصل کیا مرنے سے پہلے اوسنے اپنا ملک چھہ بیٹون کو دیدیا اور نادان دو بڑے بیٹون کی جنکو احمد شاہ نے گرفتار کرلیا تھا اور دیگر بیٹون کے سن تمیز کو پہونچنے تک ملک بحفاظت و انتظام حافظ رحمت خان

ملکی معاملات لڑائی کی اونکو اطلاع ہوتی رہے پنجم امیر صاحب اپنا وکیل پشاور مین مقرر و مامور کرینگے ششم لاکھ روپیہ ماہوار زر تائیدی جس تاریخ
ایرانی و انگریزی سرکارون کی لڑائی موقوف ہوجاویگی اوسی روز یا اوس سے پیشتر کبھی حسب مرضی خوشی نواب گورنر جنرل ہندوستان کے
موقوف ہوجاویگا ہفتم جب زر تائیدی موقوف ہوجاویگا افسران انگریزی بھی امیر صاحب کی ملک سے برخاست کیے جاوینگے مگر حسب مرضی
سرکار انگریزی ایک وکیل کہ انگریزی ہوگا سرکار انگریزی کیطرف سے کابل مین رہیگا اور ایک سرکار کابل کیطرف سے پشاور مین رہیگا ہشتم
افسران انگریزی کی حفاظت کیواسطے امیر صاحب وقت جاتیکے سرحد انگریزی سے اور عند الواپسی سرحد انگریزی تک بدرقہ کافی مہیا کرینگے
نہم زر تائیدی یکم جنوری ١٨٥٧ع شروع ہوگا اور ایک مہینا چڑھ جایا کریگا تب خزانہ انگریزی سے ملا کریگا دہم پانچ لاکھ روپیہ کہ بالفعل بتفصیل ذیل قندہار کو
امیر صاحب کی پاس بھیجے گئے ہین اس اقرارنامہ مین محسوب نہ ہونگے وہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کا عطیہ خوشنودی و زر تائیدی سے علیحدہ ہے اور جو کچھ
روپیہ جو سب مہاجنان کابل کی ذمہ ہے اور کسی مطلب کیواسطے بھیجے گئے تھے اس اقرارنامہ کی رو مین داخل ہونگے یازدہم عہدنامہ مقررہ
سیم مارچ ١٨٥٥ع مطابق ١١ رجب ١٢٧١ ہجری جسکے بموجب امیر کابل نے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی دوستون کا دوست اور دشمنان کا دشمن رہنے کا
عہد کرتے ہین اس اقرارنامہ سی کسیطرح منسوخ نہین ہوتا ہے اور حسب منشاء عہدنامہ مذکور امیر صاحب کابل منظور کرتا ہی کہ جبتک لڑائی رہی یا جبتک
سرکار کابل اور سرکار انگریز مین باہم دوستی رہی جو ایران سے پیغام بخفائی ایران سی اونکی پاس آوینگے اونکی اطلاع سرکار انگریزی کو کرتے رہین
دوازدہم بلحاظ دوستی موجودہ فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کی سرکار انگریزی عہد کرتی ہی کہ کل اقوام افغانستان کی خصومت گذشتہ
سے چشم پوشی کرینگے اور اونسی کسیطرح سزادہی سے پیش نہ آوینگے از انجاکہ امیر نے درخواست کری ہی کہ علاوہ چار ہزار بندوق کی جو پہلے دیگئی ہین
چار ہزار بندوقین اور دیجاوین اسواسطے کہ منظور ہوا ہی کہ سرکار انگریزی چار ہزار بندوقین اور بمقام تل بھیجدیگی اور وہانسے ملازمان امیر اونکو اپنی
باربرداری مین لیجا دینگے مہر و دستخط جان لارنس چیف کمشنر مہر دستخط ہنری لی ایڈورڈس کمشنر قسمت پشاور نواب کلب علیخان یوسف علیخان

محمد سعید خان غلام محمد خان فیض اللہ خان علی محمد خان داؤد خان شاہ عالم خان

علی محمد خان روہیلہ کا عروج واقتدار پاکر تمرد و بغاوت کرنا

علی محمد خان روہیلہ اگرچہ اہیر کا بیٹا اور ایک پٹھان کا پالا ہوا تھا پر خدا ہمراہی تھا پہلے تو صوبہ مراد آباد کے عامل کی ہان جمعدارون کی طور پر رہا اور
کوئی دنون عظمت اللہ خان اور فرید الدینخان جو اعتماد الدولہ کیطرف سے مراد آباد کے حاکم تھے اونکی خدمت مین رہا اور بڑا نام پیدا کیا اور عظیم اللہ خان
نے جو امیر الامرا امام الملک حسین علیخان بہادر کے بھائی سیف الدین علیخان کو مارا تھا اس امر مین یہہ بھی اسکا شریک تھا اور اس سبب سے
اسکا اوربھی مرتبہ بڑہا یہانتک کہ اعتماد الدولہ وزیر سے اور بعض آرام طلب جاگیردارونسے اپنی قریب قریب کی اکثر جاگیرین اجارہ لیکر اقتدار حاصل
کرلیا اسمین فرید الدینخان اور عظمت اللہ خان بھی آگئے وہ پٹھانون سے اپنی تئین مشابہ کرکے اور پٹھانون ہی کا سا اپنا نام رکھکر انکے گروہ مین
ملگیا اور اکثر اسن افغانونکو اپنا ہمراہی کرلیا چنانچہ قندہار کی طرفونمین سے افغان جو ایران کی فوج کے ڈر سے تتر بتر ہورہی تھی غول کے غول
اسکے پاس آکر جمع ہوئے اور اسکا لقب روہیلہ مشہور ہوگیا جب زراعت کے کاروبار مین سستی آنے لگی اور سردارون مین نفاق پڑا اور روز بروز سستی
اور عورتونکی صحبت مین رہنے لگا تب علی محمد خان وزیر سے پھر گیا اور مالگذاری کا اسکے سرکار مین روپیہ دینا موقوف کیا وزیر نے راجہ ہرنند کو
اس صوبہ کا نایب کرکے وہانکے بندوبست اور علی محمد خان اور اور سرکشونکی تنبیہہ کے لئے فوج اور لڑائی کا سامان دیکر بھیجا اسنے وہان پہونچتے ہی نہایت
غرور سے حکم چلانا شروع کیا روہیلہ نے دانائی سے تابعداری قبول کرکے تقصیرون سے عذر کیا اور اپنے ذمہ کے روپیون کی ادا کرنے مین
کچھ مہلت چاہی پر راجہ نے اسکی التماس کو قبول کیا اور اسکی جڑ پیڑ سے تباہ کرنیکی فکر مین ہوا تب روہیلہ ہارکے پٹھانونکو ساتھ
لیکر لڑنے کو مستعد ہوا جب دونون لشکر ملنے کو تھے اور کچھ فاصلہ درمیان تھا راجہ ہرنند جوتشیون کی اکسانے سے شبھ لگن کا منتظر ہوا

ہندوستان نے بتاریخ ۱۴ جون ۱۸۳۸ء مطابق ۲۲ سنہ ۱۲۵۴ ہجری اس دستاویز کو اپنی مہر و دستخط سے مزین کیا ہے

نمبر ۹۵

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و امیر دوست ...
چیف کمشنر پنجاب بمجاز اختیارات کلی عطیہ جنرل ...
امیر کابل و تجویز سردار اعظم حیدر خان بمجاز اختیارات کلی عطیہ امیر موصوف قلم اول فیمابین سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و امیر دوست محمد خان صاحب والی کابل و ممالک افغانستان مقبوضہ حال اور وارثان امیر موصوف کے صلح و دوستی دوامی رہیگی

قلم دوم آنریبل [illegible] انڈیا عہد کرتے ہین کہ ممالک مقبوضہ حال امیر صاحب موصوف پر لحاظ رکھینگے اور اونمین کبھی مداخلت نکرینگے

قلم سوم امیر دوست محمد خان صاحب والی کابل و ممالک افغانستان مقبوضہ حال منجانب اپنے اور اپنے وارثان کے عہد کرتے ہین کہ ممالک آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی پر لحاظ رکھینگے اور اونمین کبھی مداخلت نکرینگے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے دوست کی دوست اور دشمن کی دشمن رہینگے مورخہ مقام پشاور ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ رجب ۱۲۷۱ ہجری مہر و دستخط جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب مہر غلام حیدر خان ولی عہد بطور وکیل منجانب امیر دوست محمد خان و بحیثیت ولی عہدی بذات خود بتاریخ یکم مئی ۱۸۵۵ء نواب گورنر جنرل نے بمقام اوٹاکمنڈ تصدیق کیا حسب الحکم نواب گورنر جنرل دستخط و مہر جی ایف ایڈمنسٹن سکرٹری گورنمنٹ ہندوستان [illegible]

نمبر ۹۶

قلمہاے اقرارنامہ مورخہ مقام پشاور ۲۶ جنوری ۱۸۵۷ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۲۷۳ ہجری فیمابین امیر دوست محمد خان حاکم کابل و ممالک افغانستان مقبوضہ حال منجانب خود و نیز جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب و لفٹنٹ کرنیل ایچ بی ایڈورڈس کمشنر پشاور منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی حسب ہدایت جناب نواب چارلس جان وائکونٹ کیننگ صاحب گورنر جنرل ہندوستان باجلاس کونسل اول ازانجا کہ شاہ ایران نے سرکار انگریزی سے بدعہدی کرکر ہرات پر قبضہ کرلیا ہے اور امیر دوست محمد خان کے ممالک مقبوضہ حال مین مداخلت کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اب ایرانی و انگریزی سرکارون مین باہم لڑائی ہوگئی ہے اسواسطے سرکار انگریزی نے اس نظر سے کہ امیر دوست محمد خان کو اونکے ممالک مقبوضہ حال واقع بلخ و کابل و قندھار کے جملہ ایرانیان سے محفوظ و مامون رکھنے مین امداد پہونچے منظور کیا ہے کہ جبتک ایرانیوں سے لڑائی رہے براہ دوستانہ مبلغ ایک لاکھ روپیہ سکہ کمپنی ماہواری و تائیدی شرائط ذیل امیر صاحب کو دیتے رہینگے دوم امیر دوست محمد خان اپنی سپاہ [illegible] گولہ انداز [illegible] اور اٹھارہ ہزار پیادہ سے کہ جنمین تیرہ ہزار قواعددان اور تیرہ رجمنٹون مین منقسم ہونگے کم رکھینگے سوم امیر صاحب خزانہ انگریزی کا روپیہ وصول کرنے اور اپنے مالک ہونے کا بندوبست بطور خود کرینگے چہارم افسران انگریزی معہ مناسب عملہ ہندوستانی عملداری کے حسب مرضی سرکار انگریزی کابل یا قندھار یا بلخ مین یا ہر سہ مقامات مین یا اور کہین جہان ایرانیوں سے لڑائی کیواسطے افغانوں کی فوج جمع ہو متعین ہونگی اور اونکا یہ کام ہوگا کہ زر تائیدی کو جو امیر صاحب کو دیا جاتا ہے جنگی مطالب مین جنکے واسطے دیا گیا ہے خرچ ہوتا دیکھین اور اپنی سرکار کو کل حالات سے مطلع کرتے رہین تقسیم تنخواہ سپاہ یا مشورہ سرکار کابل سے اونکا کچھہ سروکار نہوگا اور نہ وے ملک کی انتظام امور مین مداخلت کرینگے امیر صاحب ذمہ دار ہونگے کہ جبتک وے [illegible] مین رہین بامن رہین اور اونکی تعظیم و تکریم ہوتی رہے اور کل جنگی و

لڑائی ہوئی اور بلحاظ امورات ہرات سے امیر کو خوف پیدا ہوا تب اوسی سرکار انگریزی کی اس باب مین صلاح اور انجام مین بتاریخ ۲۶ جنوری
۱۸۵۷ء اقرار نمبری ۹۶ باستحکام عہدنامہ ۱۸۵۵ء و قرارداد مطالبہ زرتائیدی سرکار انگریزی سے امیر کو بمراد بندوبست و حفاظت
سرحد و تعیناتی افسران انگریزی بمقام قندہار بجہت نگرانی تصرف زرتائیدی مطلب مقصوده مین و نیز موجودگی وکلاے سرکار انگریزی
و سرکار کابل بمقام کابل و پشاور مقرر ہوا حال مین ممالک کابل کے ہرات سے حملہ ہوا اور آخرش امیر نے ہرات کا محاصره کرلیا اس سے
کاروبار آئنده مین خلل پڑنا نظر آیا بایں شک صرف امیر کی لیاقت ذاتی سے کہ اب وه بہت مسن ہوگیا ہے سلطنت تفرقہ و فساد سے
محفوظ رہی ہے امیر کابل کی فوج کی تعداد تخمیناً میجر لمسڈن صاحب نے کہ بوقت تقرر عہدنامہ جنوری ۱۸۵۷ء پر بمقام قندہار بھیجا گیا تھا
اس تفصیل لکھی ہے فوج باقاعده کی یہہ تفصیل ہے سولہ رجمنٹ پیادگان کہ ہر ایک مین براے نام آٹھ سو بندوق تین رجمنٹ سواران
کہ ہر ایک مین تین سو سوار ہین اور توپخانہ جس مین ایک عباره پانچ الثواب گرابنا رحبیر میدانی توپین اور چھہ بھاری توپین ہین علاوه
اسکے تین ہزار پانسو بیقاعده پیاده جزائلچی اور باشندگان مسلح قصباتی کہ جنمین سے ایک مقام پر ایک ہزار پندره سو سے زیاده فراہم نہین ہوسکتے
سواران بیقاعده بین غایت درجہ بیس ہزار آدمی ہوسکتے ہین امیر کی سلطنت کی آبادی تعداد چوبیس لاکھہ چھپن ہزار آٹھہ سو باشنده ہین

نمبر ۹۴ — ترجمہ عہدنامہ شاہ کابل مصدقہ ۱۷ جون ۱۸۰۹ء

ازانجاکہ باہم سلاطین ایران اور فرانس کے اس مراد سے اتفاق ہوا ہے کہ ممالک شاه درانیان پر اور بعده ممالک سرکار انگریزی واقع
ہندوستان پر حملہ آور ہون اسواسطے جناب لارڈ صاحب حاکم باختیار کل امورات ملکی و مدبر جنگی ممالک انگریزی واقع ہند شرقی
کیطرف سے آنریبل مونٹ سٹیوورٹ الفنسٹن صاحب بعده ایلچی معتمد نامزد ہوکر دربار کابل کو بھیجے گئے تھے کہ وہان دا ایران شاه موصوف
سے مقابلہ حملہ آوری فرانسیس و ایرانیان کا مشوره کرین اور ایلچی موصوف باریاب دربار شاه ہوکر اپنی پیغام آوری کا مقصد براه الفت
دوستانہ بیان کیا اور شاه نے فوائد اتحادیت و امداد باہمی ہر دو ریاست امر مذکوره مین بخوبی سمجھکر اپنے وزراسے کو آنریبل مونٹ
سٹیوورٹ الفنسٹن صاحب سے مشوره کرنے اور بلحاظ عافیت ہردو ریاست عہدنامہ رفاقت دوستانہ مقرر کرنیکی ہدایت کری
تعمیل اوسکے فیمابین وزراے شاه موصوف و ایلچی انگریزی چند قلمہاے عہدنامہ مقرر اور سکہ شاہی سے منظور ہوکر صاحب ایلچی نے
ایک نقل اوسکی واسطے تصدیق نواب گورنر جنرل صاحب کے بھیجی تھی کہ اونہون نے شرایط مرتبہ کو بلا تفاوت منظور کرکر قلمہاے
مذکور کی ایک نقل جسپر ذیل مین درج ہین مہر و دستخط نواب گورنر جنرل اور دستخط اہالیان سرکار انگریزی موجوده ہندوستان سے
تصدیق کرکر واپس بھیجی تھی اب بعہد و فرایض باہمی ہر دو سرکارون کے صرف بموجب منشاء قلمہاے مذکوره مرتب و تحقیق ہونگے
قلم اول چونکہ فرانسیس و ایرانیون نے ریاست کابل کی برخلاف اتفاق کیا ہے اگر وے شاه کی ممالک مین ہوکر گذرنا چاہینگے
تو ولایان تخت بسبب اونکو اثناے راستہ مین روکینگے اور حتی المقدور اپنے اونسے لڑائی کرکر اور اونکو پسپا کرکر ہندوستان انگریزی مین
نہین آنے دینگے قلم دوم ۲ اگر فرانسیس و ایرانی حسب منشاے اپنے اتفاق کے شاه کابل ملک کیطرف مخصومانہ طور سے کوچ
کرینگے تو سرکار انگریزی اونکے نکالنے مین بدل کوشش کرکر حتی المقدور اپنے خدمت مذکوره بالا کی مصارف اپنے ذمہ تصور کریگی
جبتک درمیان فرانسیس و ایرانیون کے اتفاق جاری رہے قلمہاے ہذا بھی واجب التعمیل رہینگے اور طرفین سے اوس پر عمل ہوتا رہیگا
قلم سوم ۳ ہمیشہ ہر دو سرکارون کی دوستی و یگانگت ہمیشہ جاری رہیگی اور پرده مفارقت درمیان سے اوٹھایا جاویگا اور اسیطرح ایک
دوسرے کی ممالک مین مداخلت نکرینگے اور شاه کابل قوم فرانسیس کی کسی شخص کو اپنے ملک مین نہین آنے دیگا ہر دو سرکار
وفادار ہو رہے نے اس عہدنامہ کو منظور کرکر شرایط منظوری تصدیق و وفا کی گئی ہین اور جناب نواب گورنر جنرل آنریبل اہالیان سرکار اعظم

رسول کو اپنے مہم مین شامل ہونے کے واسطے طلب کیا اور اسطرح فوج کثیر فراہم کرکر گھاٹ پشاور کیطرف کوچ کیا مگر رنجیت سنگھ ذی ہوش
لشکر مین تخم سازش و فریب بوکر فوج کو مدبر کردیا کہ آخرکار امیر پشاور سے ہاتھ دہو بیٹھا مدت سے سرکار انگریزی کی یہہ تدبیر تھی کہ فرانسیس
ور روسیونکی ہندوستان پر مغرب سے حملہ آوری کیواسطے ایران مین حد مستقل قائم کرین اور اس نظر سے دربار ایران مین رسوخ انگریزی
پیدا کرنیکی کسی ذریعہ مین فروگذاشت نکی مگر شمال روسیونکی فتح ہونے سے کہ جسکے انجام مین عہدنامہ ترکمان شاہی ۱۸۲۸ع
مقرر ہوا اونکو یہہ قابلیت حاصل ہوئی کہ ایران مین بھی اپنا اقتدار پیدا کرین اور اس ذریعہ سے اونہون نے شاہ ایران کو فرمان
ادائی ہرات و دیگر افغانستان مغربی پر دعویدار ہونیکی ترغیب دی ۱۸۳۷ع مین جب ایرانی فوج ہرات کے قریب پہونچی تب دوست محمد خان کسی
ایسے سرکاری جس سے وہ مقابلہ آرائے سکھان و نیز بازیافت پشاور مین متوقع کمک ہوسکے موافقت کرنے مین ناراض تھا
اوسی زمانہ مین لارڈ آکلینڈ صاحب نے بہ معتمدی کپتان برنس صاحب کابل کو پیغام بھیجا اگرچہ اس پیغام کا مطلب ظاہری تجارت تھا
مگر ایرانیون کی ترقی کا روکنا اور باہم امیر اور رنجیت سنگھ کے صلح کرادینا بھی منظور تھا مگر دوست محمد پشاور واپس دلانے مین سرکار
انگریزی سے سعی کی امید رکھتا تھا اسکی کفالت ایلچی سے حاصل نکرسکا اسواسطے وہ روسیون کی طرف متوجہ ہوا کہ اونسے موافقت
انگریزی کی نسبت اونسے زیادہ فوائد حاصل کرنیکی توقع تھی اسطرح سرکار انگریزی کی تدبیرات استحکام خود اختیاری افغانستان
ناکامیاب ہوئین یقین تھا کہ کابل کا رو دار فریق جنگو حکومت بار خرابی گوارہ نتھی شاہ شجاع کو چاہتی تھی اسواسطے اس شاہ مجروح
از سر نو تخت نشین کرنا منظور ہوکر جون ۱۸۳۸ع مین فیمابین سرکار انگریزی و رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع کے عہدنامہ ثلثہ
مقرر ہوا بتاریخ ۲۸ مئی ۱۸۳۹ع شاہ شجاع کو بمقام قندہار تخت نشین کیا گیا۔ کچھہ عرصہ بعد دوست محمد خان حاضر آیا کہ اسکو قید کرکر
ہندوستان مین بھیجا گیا مگر خلایق سے خیرخواہی شاہ شجاع کی جو امید تھی ظہور مین نآئی وہ صرف اسلاح انگریزی کی امداد کی بھروسہ تھا
بہت جلد بسرداری محمد اکبر خلف دوم دوست محمد کے ایک ہنگامہ برپا کیا کہ آخرالامر فوج انگریزی بہ نیم تباہی اور شاہ شجاع قتل مین
ختم ہوا مگر جنرل پولوک صاحب براستہ درہ خیبر اور جنرل نوٹ صاحب قندہار سے براستہ غزنی معہ فوج انتقامی بزور کابل مین
پہونچکر ان مقتولوں کا مکافات پہونچایا اور اسطرح رعب انگریزی کا ہتک رفع کرکر فوج انگریزی نے افغانستان خالی کردیا دوست محمد
کو رہا کرکر کابل جانیکی اجازت ہوئی اور افغانونکو چھوڑا گیا کہ جسطرح چاہین حسب مرضی خود حکمرانی کرین پنجاب کی دوسری لڑائی کے
زمانہ مین دوست محمد کابل سے اوترا اور گھاٹ پشاور پر از سر نو قابض ہوا مگر جب لڑائی گجرات مین سکھونکو شکست مطلق ہوگئی
تب فوج انگریزی کے قریب آنے پر امیر خیبر پیشتر ہی بھاگ گیا اوس سے پیچھے چند سال تک باہم سرکار انگریزی اور امیر کے
کچھہ راہ و رسم نہوئی مگر امیر اقوام کوہستانی سرحد پشاور کو سرکار انگریزی پر بذریعہ افعال خصومتانہ ایذا پہونچانے سے باز نآیا ۱۸۵۰ع
مین امیر نے بلخ کو اپنے ممالک مین شامل کیا ۱۸۵۵ع مین اپنے سرداران قندہار کی عداوت اور ایرانیون کی مداخلت سے اپنی
طاقت کی کمزوری پر خیال کرکر اپنے نمائت غلام حیدر خان کو پشاور مین بھیجا اور وہان مارچ ۱۸۵۵ع مین عہدنامہ نمبری ۶۵
بدین شرایط کہ مابین سرکار انگریزی اور امیر کابل کے صلح ہوا اور ہر ایک دوسرے کی ممالک پر لحاظ رکھے اور سرکار انگریزی کے
دوست و دشمن کابل کے دوست اور دشمن متصور ہونگے مقرر ہوا بعد ترتیب و دستخط ہوجانے عہدنامہ کے غلام حیدر خان نے
ظاہر کیا کہ اوسکی والد کا یہہ ارادہ ہے کہ گھاٹ دورین فوج بھیجکر قبضہ کرلے اس گھاٹ و ممالک وارسندہ و پارسندہ سے شاہ شجاع
سرکار سکھون کے حق مین الدعوے ہوا تھا اور بعد ضبطی پنجاب اوسکا استحقاق سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اس استحقاق پر
اصرار نہوا اور نواب گورنر جنرل نے منظور کیا کہ امیر گھاٹ مذکور پر باستحقاق خود قابض ہوجاوے ۱۸۵۶ع مین جب ایرانیون سے

کلمہ سلمان پڑھا اور بتاریخ ۲۷ جون ۱۸۶۱ء صاحب کمشنر قسمت دیرہ جات نے بمقام ہوا اس سند کو تصدیق کیا اسی طرح سے
اقرارنامجات محسودون کی علی زائی و بہلول زائی شاخون سے اوسوقت اور اوسی مقام پر داخل کئی تھے علی زائیون کی طرف سے
ملک عمر خان و یارک خان و بیر گل و مصلح الدین محمد و علی و شیخاب و ولایت خان و طوطی خان و دوک خان و سوہن خان و لادی خان
و دلی خان و کالان عرب گل و علی ہیبت و بیدل و میر عک گل محمد شاہ تھے اور بہلول زائیون کی طرف سے ملک تاج محمد و لطی خان و سکندر خان
و لبر خان و یار محمد خان و حسین و گدی و ہودی خان و خانم و برخوردار و رامی خان و ہوجار و محراب و خواجہ احمد و بدہا و قلندر شاہ و ناتا
ولامی بذات خود اور بجانب زبردست خان و سید خان تھی تھے و اخلاص و شہباز و فتح خان و دیگر ملکان غیر حاضر قوم بہلول زائی بطور مختار تھے
اور یہ بھی حکم ہوا تھا کہ تیرہ اول ہر شاخ مین سے دو کہ ہر ایک کسی ملک کا بیٹا یا بھائی یا بھتیجا ہووین مقام ٹنک اور تین بمقام ٹانک
رکھے جاوین اور اونکو سرکار سے وجہ معیشت ملتا رہے دستخط ای ای تیر و لفٹنٹ قایم مقام ڈپٹی کمشنر **کابل** صدی حالی
لی شروع مین درانی سلطنت جسکی وسعت ہرات سے کشمیر تک اور بلخ سے سندھ تک ہے اور احمد شاہ ابدالی نے بنائی تھی
وہ سکے نبیرہ زمان شاہ کے قبضہ مین غیر منقسم رہی باہم ایک اور بارکزائیون کی زبردست قوم کی عداوت ہوجانے سے اوسکے بھائی
محمود نے بامداد فتح خان بارکزائیان زمان شاہ کو تخت سے اوتارا اور نابینا کردیا کہ انجام وہ سرکار انگریزی سے وظیفہ پاتا ہوا
بمقام لدھیانہ مرگیا سنہ ۱۸۰۳ء مین زمان شاہ کے چھوٹے بھائی شجاع الملک نے شاہ محمود کو نکالدیا کہ اسطرح جب ۱۸۰۹ء مین مسٹر
الفنسٹن صاحب بطور ایلچی کابل مین گئے شاہ شجاع احمد شاہ کی سلطنت غیر منقسم پر قابض تھا مسٹر الفنسٹن صاحب کو اس مراد
بھیجا گیا تھا کہ ایرانیون نے باتفاق ہوکر فرانسیسیونکی حملہ آوری افغانستان و ہندوستان کا ارادہ کیا تھا اونکے مقابلہ کے واسطے
شاہ شجاع الملک امداد باہمی پیدا کرے اس پیغام پر اچھی طرح التفات ہوا اور انجام مین عہد نامہ رفاقت نمبر ۹ جسکو لارڈ منٹو صاحب
نے بتاریخ ۱۷ جون ۱۸۰۹ء تصدیق کیا مرتب ہوا واضح ہے کہ بموجب شرایط قلمی دو سرکار انگریزی کو شاہ شجاع کی امداد کرنا صرف
اوسی حالت مین لازم تھا کہ اگر ایرانی و فرانسیس بنظر ایفاے شرایط باہمی اپنے حملہ آور ہووے نہ کہ اوس حالت مین بھی جب فقط
ایرانی بالغرض مذکورہ بباعث خصومت دیرینہ بانتزاع ممالک افغانستان پر حملہ کرین مسٹر الفنسٹن صاحب کو کابل چھوڑے ہوے کچھ عرصہ
گذرا تھا کہ شاہ محمود نے فتح خان کی مدد سے شاہ شجاع کو نکالدیا چند سال تک گردش ایام سے ادہر اودہر خاک چھانی کبھی کشمیر مین
اور کبھی باختیار رنجیت سنگھ لاہور مین قید رہا آخر کار ماہ ستمبر ۱۸۱۶ء ممالک انگریزی مین بمقام لدھیانہ پناہ لی اس اثناء مین شاہ محمود نے
اپنی جاے خاص فتح خان بارکزائی زحمت دیکھا کر اوسکو نابینا کیا اور مار ڈالا فتح خان وفات پر بارکزائی قوم مین فتنہ برپا کیا فتح خان
کے بھائیون مین سے ایک دوست محمد خان نے اوسکے قتل کا بدلا لینے پر اول کمر باندھی شاہ محمود کو کل ممالک بجز ہرات کے بیدخل کیا
اور کل افغانستان برادران بارکزائی مین منقسم ہوئے اور بطور یورش اس ہنگامہ کی رئیس بخارا نے بلخ پر اور رنجیت سنگھ نے دیرہ جات پر
قبضہ کرلیا اور سندھ کے بیرونی صوبہ نے سرا سے اختیار کری وقت تقسیم افغانستان دوست محمد کے حصہ مین غزنی آئی اور اوس نے
اپنی سروری کابل مین بھی قایم کی اور اسطرح سرداران بارکزائی مین سب سے زیادہ زور آور ہوگیا شاہ شجاع جسکا ابتک کابل مین
طاقت و رفیق موجود تھا باز یافت سلطنت سے مایوس ہوا اور اس نظر سے ۱۸۳۳ء رنجیت سنگھ سے عہد نامہ مقرر کرکر اسی راستہ
سندھ کو کوچ کیا اور وہان امر شکست دیکر قندھار پر گیا اور براے چندے قابض بھی رہا ہوگیا یہان دوست محمد نے اوسکو شکست
فاش دی کہ پریشان ہوکر اپنے مامن لدھیانہ کو فرار ہوا اس مفسدہ کے زمانہ مین رنجیت سنگھ نے قابو پاکر پشاور قبضہ کرلیا
سکھون کی اس پیش دستی سے افروختہ ہوکر دوست محمد جہاد مذہبی کرنے پر آمادہ ہوا اور خطاب امیر المومنین اختیار کرکر کل پیروان صادق

کی تنخواہ ضلع کی پولیس خرچ مین شامل ہے بلوچ سردار جو ہمارے ملکون مین رہتے ہین اپنی اپنی مایداد کی مقابل مین
پہاڑون کی درون کی حفاظت کے ذمہ دار ہین کل نوکری کے عوض مین اونکو سرکار سے تنخواہ مین تعداد کی عمدہ رقمیں ملتے ہین

نمبر ۹۳ ترجمہ عہدنامہ یعنے اقرارنامہ مقررہ فیمابین شالم خیل از قوم وزیریان محسود وکپتان سروصاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر ٹونو مقام ٹونو ۱۹ جون ۱۸۶۱ء روز چہارشنبہ

ہم ملکان مندرجہ ذیل قسمت شالم خیل وزیریان محسود کی یعنے پیرکل خان و صاحب خان و الہ داد خان و قمرالدینخان و مہرالدینخان وشادی خان وسید امین و عادل شاہ وعباس خان وزین العابدین خان و سرکمند خان و منا خان و خواجہ میر خان و الہ یار خان وسید میر خان منجانب اپنی بذات خود وبشمول علیخان و پیردل خان خداداد و حسین و دیگر ملکان غیر حاضر سے دا شالم خیل بطور وکیل سرکار انگریزی سے صلح کرنیکی بہت تمنا رکھتے ہین اور بشرح ذیل عہدنامہ کرتے ہین **اول** ہم آیندہ کو سرکار انگریزی سے روابط دوستانہ قائم رکھنا منظور کرتے ہین **دوم** اگر قوم محسود کی شالم خیل کا کوئی شریک آیندہ کو بلا وساطت یا بوساطت سرکار انگریزی کے خلاف ارتکاب جرم کریگا تو ہم بطور ایک قوم کے جوابدہی کرینگے اور سرکار ہمارے قافلون کو ضبط کر یا جسطرح مناسب سمجھے ہمسے تاوان وصول کرے **سوم** اگر محسود کی دو دیگر کلان قسمتون یعنے علی زائی و بہلول زائی مین سے کوئی نا اتفاق انگریزی مین مجرم ارتکاب جرم ہو تو ہم اوسکو پناہ نہ دینگے اور نہ وہ ہمارے ملک مین مال مسروقہ رکھنے پاویگا ہم اور اسیطرح ہم مجرمان مفرور علاقہ انگریزی کو خواہ رعایاے انگریزی ہون یا سرکار دیگر اقوام پناہ نہ دینگے اور علی الخصوص ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اپنا وطن قمر بردون و مارگل ہر چہار تاملان مفرور کپتان منجام صاحب ابین حدود شالم خیل مسکن گزین دینا پذیر ہونے نہ پاوینگے **پنجم** ہم جواب دہ ہوتے ہین کہ ابین حدود سرکاری ہماری قوم محسلا یا مجمع کسان مسلح حملہ اور نہ ہونگے البتہ چوری کے واسطے ہم اسیطرح ذمہ دار نہین ہو سکتے مگر اوسکی انسداد مین حتی المقدور اپنے کوشش کرینگے جب کبھی ہماری شاخ کا کوئی شخص ابین حدود انگریزی مرتکب ایسے جرم کا مثل قتل و چوری و فتنہ انگیزی ہوجاوے تو سرکار کو اختیار ہے کہ حسب شرح ذیل ہمارے قافلہ تجارت سے زر تاوان وصول کرے بعوض خون جراحت یا صدمہ کہ جس سے اعضا شکنی ہوجاوے یا ضرر مساوی اوسکے جراحت خفیف حسب مقدور جراحت فتنہ انگیزی و دیگر ضرر حسب مقدور نقصان **سوم** بطور کفالت ایمانداری کے ہم اپنی شاخ مین سے دو شخصون کو ایک مع قاتل اور دوسرا مجروح بطور اول سرکار انگریزی کو سپرد کرینگے ہر دو حسب مرضی سرکار تاریخ امروزہ سے ایک برس تک بمقام ٹونو نامک رہینگے اگر اس سال مین محسودون کی شالم خیل سے علاقہ انگریزی مین کسی جرم یا مضرت کا ارتکاب نہو انقضاے میعاد مذکور اول مذکور مستحق رہائی ہونگے اگر کوئی عہد شکنی ہوجاوے یا کسی ایسے جرم کا ارتکاب ہوجاوے کہ جسکے واسطے اس عہدنامہ مین کچھ تاوان مقرر نہوا ہے تو رکھنا یا رہا کرنا اونکا سرکار انگریزی کے اختیار مین رہیگا بطور رضا ان شاخ شالم خیل وزیریان محسود کے ہم شرائط بالائی بموجب کاربند ہونا منظور کرتے ہین ہم مفصلاً سمجھکر اس اقرارنامہ پر اپنے دستخط کرتے ہین اور امید وار ہین کہ سرکار اس تعہد کو ہماری طرف سے منظور کریگی دستخط

یادداشت

عمل اقرارنامہ پر جسکا یہہ ترجمہ ہے میرے روبرو بتاریخ ۱۹ جون ۱۸۶۱ء بمقام ٹونو مہر و دستخط ہوے نواب شاہنواز خان ابی مانک اور سلطان محمد خان تحصیلدار بھی اوسوقت موجود تھے کل محسودون نے بطور جرگہ فراہم ہوکر دستخط کرنیکے بعد وپیشتر

جوابدہی کرنا منظور کرسکتے ہین کیونکہ وہ سے ہمارے اختیار مین ہین اور بلا امداد و منظوری ہماری معاملات مجولہ اس عہد اقرارنامہ مین کچھہ کرسکتے مرتبہ مقام انوپا آباد دوم اکتوبر ۱۸۶۱ عیسوی سے

سرحد ڈیرہ جات

انتخاب رپورٹ صاحب کمشنر ڈیرہ جات اقوام سرحد ڈیرہ جات شمال جنوب تک بموجب سلسلہ ذیل ہے

احمدزائی عثمان زائی وزیریان محسود بیٹنی اقوام پٹھان لسبوزائیان استرانہ یا استرانہ بلوچ پٹھان کسیرتیان خرانشیان بوزداران لنہداان خوسہ یا اقوام بلوچ نعلدیان گورچانیان نرازیان —

ڈیرہ جات کی اقوام سرحدی سے بجز وزیریان محسود کے کسی سے عہدنامجات تحریری نہین ہوئے ہین وزیریان محسود سالہا سال تک سرکار انگریزی سے بطرز خصومتانہ رہے اور اپنی قوم کی شاخون سے کہ ہماری سرحد سے نہایت قریب رہتے ہین مفسد جماعتین بناکر قریب وجوار کے انگریزی ملک کو متواتر لوٹتے اور ستاتے رہے مگر اسکی تکلیف اس سبب سے کم معلوم ہوئی کہ اونکی وارداتین عنقریب بالکل سرحد ٹانک پر ہوئی نہین اور ٹانک خاص انتظام انگریزی مین نہ تھا وہان کا نواب شاہنواز خان خطی تحصیل نصف دوستانہ و نصف محافظانہ طور سے عہدہ برائی کرتا رہا آخرکار ایک عمدہ بر روے کار آیا یعنی عدم موجودگی نواب اور حکام ملکی و جنگی مین محسود نے باخبری اپنی نہایت معروف ملک کی شہر ٹانک کو لوٹنے کا ارادہ کیا مگر جمعیت رسالہ پنجاب اور سواران پولس نے دلیرانہ مقابلہ کرکر شکست دی اور اونکا بڑا نقصان ہوا اس شکست کے بعد اوسی مہینے مین وزیری کی پہاڑون پر فوج کشی ہوئی اس قوم کے دو بڑے شہرون مین سے ایک کی عوض مین ندبہ لیا گیا اور دوسرے کو مسمار کیا گیا اب ہمکو معلوم ہوا ہے کہ اس صدمہ سے محسودون کا کتنا سخت نقصان ہوا ہر چند اول مین وے التجاے صلح پر مائل نہوے مئی ۱۸۶۰ء مین فوج واپس آئی اور مارچ ۱۸۶۱ء مین بعد انقضاے ایک سال کے بسبب سابق سکوت سے گذرا قوم کی سردار استدعاے صلح آئے شرایط پیش کی گئی مگر اونہون نے بیان کیا کہ ہم منظور نہین کرسکتے اور پہاڑون کو واپس گئے اب ازان ونہون نے سرکشی و شرارت مین حتی المقدور اپنے کمی کوتاہی نکی مگر ہماری چوکیات پر حملہ کرنے سے بجاے فائدہ کے زیادہ نقصان وتھایا جو ۱۸۶۱ء مین اونھون نے پھر صلح کی التجا کرے پیشتر اونسے بالاجتماع صلح کرنیکے اسطے کہا گیا تھا مگر اب ہر فریق کو اس قوم مین تین بڑی فریق مین علیحدہ علیحدہ معاملہ کرنیکی اجازت ہوئی اسے غنیمت سمجھا اور ظاہرا خوش دلی چاہتین بذریعہ عہدنامہ ۲ ۱ صلح ہوئی اور سرکار نے اوس قوم کی مجرم شاخونکا مال تجارت ضبط کرنیسے اختیار الصمال تاوان نقصان حاصل کیا دو مہینے نگذرے تھے کہ ارتکاب قتل گہسارون کا کرکر عہدنامہ توڑ دیا اور ایسا کہتے ہین کہ ایک ملک کی سازش سے جو منظوری عہدنامہ مین شامل ہوا یہہ فعل وقوع آیا اس فعل مین دو شاخین تھین اونکی قوم کل آدمی اور اونکا مال جہانتک ہاتھہ لگی گرفتار ہوا اور ملک انگریزی سے اس قوم کو خارج کیا گیا وسط اکتوبر تک یہہ اخراج جاری رہا بعدہ قوم کی سردار پھر آئے اور مبلغ چار ہزار پانسو روپیہ جرمانہ کہ بموجب شرایط عہدنامہ اونکے ذمہ قرار پایا تھا داخل کیا پھر صلح ہوگئی اب یہہ قوم اپنی طرف سے صلح قایم رکھتے مین خواہش دلی رکھتی ہین اور اونکی صداقت باطنی اسکی شاہد ہے اور اوسی حالت مین اونہون نے تسلیم کیا ہے کہ ابتک ہم اپنی کل شاخون کو اپنی راے پر متفق نکر سکتے ہین مگر امید ہے کہ جلد کرلینگے اور تلافی نقصان کی کفالت کبھی دیسکے سرحد ڈیرہ جات کی حفاظت کے واسطے اور نیز اس سے کہ سرداران و اقوام کی ہمدردی بجانب سرکار حاصل کیجاوے ایک بلوچون کی کنٹنجنٹ رکھی گئی ہے اور سرحد پر مقامات مختلفہ جن اونکی حد جاید اد خاص سے قریب سوار متعین ہین کنٹنجنٹ

دینگے اور شاہ جنکو اپنی آبادیون مین آزادانہ آباد ہونے دینگے اگر وہ اسمین جید کریگا تو ہم اوسکو دفعتہ خارج کر دینگے ششم بلکہ اس شرط کی نسبت خلاف ورزی سے کے واسطے ہر ایک قوم علیحدہ علیحدہ جواب دہ متصور ہوگی اور تاوان مطلوبہ سرکار دیگی ہفتم اگر کوئی رعیت انگریزی ہماری آبادیون مین ارتکاب جرم کریگا تو ہم گنہگار نہ مارینگے مگر انگریزی عدالتون مین دعوے پیش کرینگے ہشتم یہ بھی قرار پایا ہے کہ آیندہ کو ہم بعذر ناقابلیت بوجہ نااتفاقی باہمی بجا آوری کل یا کسی شرائط اس اقرارنامہ مین مستوجب عذر ری نسمجھے جاوینگے اور کل مطالب متعلقہ اقرارنامہ مین واسطے افعال کل باشندہ کا ہماری آبادیون مین سے خواہ وے شرکا اقوام متعہد ہون یا نہین جوابدہ متصور ہونگے۔ دیگر شرائط خیل وگیاہ عثمان زائیان سے ہشتم ہم کسی شخص کو اپنی آبادیون مین ہوکر بعبور دریاے سندھ ملک انگریزی مین شریک نہین ہی لیجانے دینگے خواہ وہ ہماری آبادیون کا باشندہ ہو یا نہین نہم چونکہ سرکار انگریزی نے دریاے سندھ خیل گھاٹ مقرر کیا ہے اور ہمارے آسایش اور فائدہ کے واسطے ایک کشتی رکھدی ہے ہم اقرار کرتے ہین کہ بہ پابندی اون شرائط کی جو سرکار انگریزی مناسب سمجھے ہم اس کشتی پر قابض ہین اور اوسکے استعمال کا حق رکھتے ہین اور ہم اپنی یا دیگر آبادیون کے باشندہ ہا کو ملک انگریزی مین جانے کیواسطے بوقت شب بمقام سرنا میس عبور دریاے نکرنے دینگے اور صرف اونہین لوگون کو دن کے وقت بمقام سرنا میس عبور کرنے دینگے جنکو حکام انگریزی بضمانت معتبر ملکان عبور کرنیکی اجازت دینگے دہم چونکہ واسطے سوداگری و دیگر مطلب ونکے بلا مطالبہ محصول وغیرہ بلا مزاحمت آمدرفت کرنیکی اجازت ہوگئی ہے اسواسطے کل محصول مال تجارت بر ترحم ازان تجاران سکناے ملک انگریزی سے عند الگذر اوسکے ہماری آبادیون سے ونیز کل محاصل سے جو سوداگران انگریزی دریا کے سندھ مین ہماکر لیجاتے ہین الا معاف ہونا منظور کرتے ہین اور ملک انگریزی مین ہماری حفاظت ہوتی ہے اوسکے عوض مین ہم حتی المقدور اپنے کل تجاران دیگر سکناے ملک انگریزی کے جو ہمارے ملک مین ہوکر سوداگری کے واسطے آوین حفاظت کرنا منظور کرتے ہین اور نیز حتی المقدور اپنے ہا مین اپنی آبادی کے غارتگران وغیرہ کو اونسے کچھ لاگ وصول نکرنے دینگے یازدہم ہم خود بطور مالک اراضی سنانہ پر قابض ہونگے اور اوسکی کاشت وانتظام کی تدبیر خود کرینگے اور اوسپر یا اوسکے کسی جزو پر واسطے کاشت ماکسی دیگر مطلب کے سیدان سابق سکناے ستانہ یا مدبران ہندوستان کو یا اونمین سے کسیکے ہمراہیان کو قابض نہونے دینگے وبتاں سالار بٹہ نے تاریخ ۱۲ ستمبر ۱۸۵۳ء بمقام ابوارہ مرتب کیا عثمان زائی پٹھانونکے خیل وگیاہ پٹھانون کی خیل گیاہ شاخ نے بمقام آبورہ بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۸۵۳ء تصدیق کیا

نمبر ۹۲— اقرارنامہ مدخلہ بٹہ منصور جندوبان یار سندہ سرکار انگریز

چونکہ عثمان زائی کی خیل اور گیاہ شاخ نے بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۸۵۳ء اور جندوبان یار سندہ کی بٹہ سالار نے بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۸۵۳ء سرکار انگریز مین ایک اقرارنامہ داخل کیا تھا جسکی شرطین میجر ایڈورڈس صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے ہمکو بخوبی سمجھائی ہین اب ہم کل منصور بٹہ کی طرف سے اپنی تئین اور اپنی قوم کو شرائط قلمہاے اول وسوم وچہارم وپنجم وششم ودہم کا جسطرح اور جہانتک جا وہمان پر صادق آسکین پابند کرتے ہین اور نسبت قلم دوم کے شمار بالا مین نہین آئی ہے ہم سرکار کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھکر ذمہ دار ہوتے ہین کہ اقوام متعہد کا بٹہ یا فریق شرائط اقرارنامہ سے خلاف ورزی کرے یا منحرف ہو جاوے تو جہانتک بموجب اس اقرارنامہ کے لازم آیا ہے ہم اونسے علیحدہ رہینگے اور خلاف بٹہ مذکور کے حکام انگریزی جو تدبیرات کرنا مناسب سمجھین اونمین ہم مدد دینگے اور اوکی سزادہی کے واسطے فوج متعین ہو اوسکو اپنے ملک مین ہوکر بلا مزاحمت راستہ دینگے بلکہ واسطے بجا آوری شرائط اس عہدنامہ کے ہم بعوض دیہات یعنی مقبوضہ اخون خیل اور گوپاسے وگوپاسری مقبوضہ سیدان

مدہ فیصل کردینے مین کوشش کرینگے اگر فیصلہ نہوگا تو بشرطیکہ مقروض کو قید نکیا جاوے مگر زر قرضہ کی قسطبندی کیجاوے فریقین کو عدالت مین بھیجدینگے چہارم ہم بلکان قوم سروانی کو اپنا ضامن کرتے ہین اگر اس عہدنامہ مین ہمسے خلاف ورزی وے تو سرکار کو اختیار ہے کہ اونسے جواب طلب کرے یا تر وہیں ۔ ششم سرکار نے ہمارے پچھلے قصور بابت خدا ایک سو روپیہ جرمانہ معاف کردیے ہین اسواسطے بابت جرائم مذکور ہمسے پھر مواخذہ نہوگا اور ہمکو ممالک انگریزی مین جانے کی اجازت نہوگی ۔ ہفتم درباب نرخ واقع درہ کے ہم بھی شرائط مقبولہ سروانی و فیروز خیل ۔ ۸ اگست ۱۸۵۰ء عیسوی سے اور نیز مقبولہ غلجی شیرازی کو منظور کرتے ہین ۔

نمبر ۹۰ اقرارنامہ اقوام سیاہ لکوزائی

طرف اور اپنی قوم کی طرف سے برضا و رغبت خود شرائط ذیل منظور کرتے ہین اول چھہ مہینے سرما مین جسوقت ف کا چوری مین رہتے ہین ہم ذمہ دار ہو رہینگے کہ ہماری اقوام کا کوئی شریک یار اجہ خیل یا دیگر اقوام کا جو ملک کا چوری تے ہین کوئی شریک رعایاے انگریزی پر چوری یا دیگر جرم کا ارتکاب نکرے گا دوم جبتک راجہ خیل سرکار سے باغی قوم کے سرکار کو کا چوری کی آبادیون مین بود و باش نکرنے دینگے سوم ہم ذمہ دار ہوتے ہین کہ جبتک ملک دین خیل گر میون کی آبادی سے واپس آوین گے تب حکام سرکاری کے پاس اپنے وکیل بھیجین گے مورخہ ۲۴ اپریل ۱۸۶۱ء

قرارنامہ مدخانہ خیل و گیاہ شیاخ ٹھٹانان عثمان خیل ٹھٹیجات سلار خند و نان یار سند ۵

ن ہم مجملاً و مفصلاً ذمہ دار ہوتے ہین کہ سابق میدان شانہ کو یا مدبران ہندوستان کو جو اونکی صحبت مین رہی ہین ملک آنا زائی مین یا کہین اور مقیم ہین یا اونمین سے کسیکو یا کسی اور جو سرکار انگریزی سے مخالف ہین جنہون نے یا عمدا ارتکاب افعال مجرمانہ کیا ہے اونکو یا کسی اور کو یا ستنثناے خیل و گیاہ ٹھٹانان عثمان زائی اور اونکے مزارعان کی لقہ ستانہ مین یا کسی اور جگہہ واقع حدود ہماری آبادی مین آباد نہونے دینگے اگر وے اسمین جہد کرینگے تو ہم اونکو نے مین شامل ہونگے اگر ہم مقبلان اس عہدنامہ سے کوئی فریق خلاف شرائط عمل کریگا تو صرف وہی فریق ملزم ہوگا دیگر فریقون کو لازم ہوگا کہ اوس فریق کو اپنا دشمن سمجھین اور حتی المقدور لیاقت اپنی شرائط اس عہدنامہ مین سرکار انگریزی کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنونکو اپنا دشمن سمجھین گے اور خندو مان یار عہدنامہ مین شامل نہین ہے مفسد ہوجاوے تو جہانتک حسب منشاء اس عہدنامہ کے لازم ہے کہ ہم اوسسے برات سرکار انگریزی اونکی خلاف کرنا مناسب سمجھے اوسکی انجام دہی مین ہم امداد کرینگے اور جو فوج اونکی مین ہو اوسکو اپنے ملک مین ہوکر راستہ دینگے سوم اگر کوئی شخص جو ہماری آبادیون باشندی و یا ستانہ ہتا ہے ملک انگریزی مین آوے اور ارتکاب جرم کرے اوسکی جوابدہی کرنا ہم اپنی ذمہ داری کرتے ہین یا تو سے خارج کردینگے ۔ یا جوتاوان سرکار طلب کریگی دینگے ۔ اور کسی شخص یا اشخاص کو اپنے ملک کے باہر سے ارتکاب جرم کرنے کے واسطے اپنی آبادی مین ہوکر نہ گذرنے دینگے اور ارتکاب جرم اپنے ملک واپس نجانے دینگے طرف سے کوتاہی ہو تو جوتاوان سرکار انگریزی طلب کرے دینگے مگر بر عہدشکنی اس شرط کے واسطے ہر ایک قوم متعہد دار ہوگی فقط چہارم ہم کسی شخص یا اشخاص کو اسلحہ یا کسیطرح کا سامان جنگی لیکر مدبران ہندوستان کی پاس کرنجانے دینگے پنجم ہم کسی فراری یا سارق یا قاتل کو جسنے ملک انگریزی مین ارتکاب جرم کیا ہے پناہ و یا امداد

داخل کرنے کے واسطے حاضر ہونگے ملک انگریزی مین ہم اپنا دستور گہامارنے کا مستعمل کرینگے مگر اپنی آبادیون مین ہمکو اختیار ہے
کہ مستعمل رکھین اور کوئی اور قوم سرکار انگریزی سے عمل خصومتانہ کریگی تو ہم اوسکے نہ ہونگے ہشتم ضلع کے حکام انگریزی کے پاس
عند الطلب ہم اپنا وکیل حاضر کرینگے اور اونکو اختیار ہوگا کہ اوس سے غفلت کا جواب طلب کرین نہم چونکہ بابت آفریدی
سرکار مین نوکر ہین اگر اونمین سے کوئی ہمپر کچھہ دعوے رکھتا ہو تو اوسکا فیصلہ تجویز جرگہ بعید الشان ہوگا دہم ہم ارباب محمد [illegible] خان
اور ارباب عبد المجید خان کو بابت ادائے جرمانہ اور ایفائے شرائط عہدنامہ اپنا خاص ضامن دیتے ہین اور بعوض اوسکے سرکار
ہماری قوم کے مردمان اور مال کو جو سرکار مین ہین رہا و واگذاشت کردے گی تاریخ ۱۴ اگست ۱۸۵۵ء کو دستخط ہوا

نمبر ۱۰۹ اقرارنامہ مدخلہ عثمان خیل

ہم منظور کرتے ہین کہ اول ہم کسی باشندہ ملک انگریزی پر ارتکاب جرم نکرینگے دوم اگر ہماری قوم کا کوئی شریک
ملک انگریزی مین ارتکاب قتل کرے اور گرفتار ہو ہم اوسکے باب مین مداخلت نکرینگے اگر وہ ہمارے پاس واپس آوے
اور اوسکی نسبت جرم ثابت ہوجاوے تو ہم اوسکو اپنی قوم سے جلاوطن کردینگے اوسکی جائداد ضبط کرینگے اور بلا اجازت سرکار
اوسکو از سر نو آباد نہ ہونے دینگے سوم اگر ہماری قوم کا کوئی شخص بجرم خون ریزی یا چوری گرفتار ہوجاوے تو ہم
اوسکے واسطے مداخلت نکرینگے اگر ایسے دو گواہون کی شہادت سے کہ ہماری قوم کے دشمن نہون اوسپر جرم ثابت ہوجاوے
تو ہم مال مسروقہ یا اوسکی قیمت مالک کو واپس کردینگے اور مجرم کے مکان کو مسمار کردینگے اگر اوسپر کوئی ثبوت نہو تو ہماری
قوم کے دو آدمیون سے قسم دلوا کر سرکار کی اطمینان کردینگے چہارم اگر کوئی مجرم ملک انگریزی سے مال مسروقہ لیکر ہمارے
ملک مین آجاوے تو واپس دینگے اور مجرم کو اپنے سرحد سے نکال دینگے پنجم ہم اپنے ساتھہ کسی بدشخص کو انگریزی
ملک مین نہ لاوینگے اور اگر لاوین اور وہ گرفتار ہوجاوے تو ہم اوسکے باب مین مداخلت نہ کرینگے ششم اگر کوئی شخص
مع عورت کے ہمارے ملک مین فرار ہوکر آجاوے اور اوسکے پاس مال بھی ہو تو ہم مال مسروقہ واپس کردینگے اور اگر وہ منکر
ہوجاوے تو مرد اور عورت ہر دو سے قسم دلواینگے لیکن ہم عورت کو نہین دے سکتے مگر بذریعہ جرگہ کے قرار داد کرنے مین کوشش
کرینگے اگر کوئی عورت اپنے ماباپ یا گھروالون کو چھوڑ کر ہماری آبادیون مین آجاوے اور جرگہ بقید ایشان اوسکے واسطے
آوے اور قرار داد کرے تو ہم عورت کو جرگہ مذکور کے سپرد کردینگے ہفتم اگر ملک انگریزی کا کوئی باشندہ ہماری
قوم کی کسی شخص پر روپیہ کا دعوے رکھتا ہے اور سرکار مین عرضی دیوے تو ہمارے نام حکم صادر ہو کہ ہم جرگہ فراہم کرکے دینگے
دادرسی کرادین یا مدعا علیہ کو جوابدہی کے واسطے عدالت مین بھیجدین ہشتم اگر ہماری قوم کا کوئی شخص رعیت انگریزی سے دعویدار
ہے تو ہم گناہ نہ مارینگے مگر حکام انگریزی کے روبرو نالش کرینگے نہم سرکار انگریزی سے خصومت کرنیمین ہم کسی
کوہستانی قوم کو مدد نہ دینگے اگر ہماری قوم مین سے کوئی شخص ایسا کرے گا اور ثابت ہوجاویگا تو ہم اوسکا گھر جلا دینگے
اور اوسکو اپنی آبادیون سے جلاوطن کردینگے اور بلا اجازت سرکار انگریزی از سر نو آباد نہین ہونے دینگے دہم اگر ہماری
قوم کا کوئی شخص کسی دوسری قوم کی مجمع غارتگران کے ہمراہ ہوکر ملک انگریزی مین ارتکاب چوری کرے تو اوسکی بابت سرکار ہمکو
جوابدہ سمجھے مگر اوس قوم کو جنکے ساتھہ وہ گیا یازدہم اگر ہماری قوم کا کوئی شخص دوسری قوم کے آدمی سے ایسا مویشی
کہ علاقہ انگریزی سے چورایا گیا خریدے یا امانت لے تو ہم واپس کردینگے دوازدہم ہمارے نام سرکار کے احکام
تحریری صادر ہونگے ہم اونکی تعمیل کرینگے سیزدہم اگر کوئی مقروض فرار ہوکر ہماری آبادیہ مین چلا آوے تو ہم بذریعہ جرگہ

پنجم اگر ہماری قوم مین سے کوئی دشمن سرکار کو حصہ انگریزی مین لے آویگا تو دشمن مذکور گرفتار ہو جاویگا تو ہم پچاس روپیہ بابت جرمانہ داخل کرین گے اور دشمن سرکار کی معاملہ مین مداخلت نکرین گے ششم اگر کوئی مجرم ہمارے ملک مین مع جو مال مسروقہ اوسکے پاس ہوگا ہم واپس کردین گے اور اوسکو اپنی آبادیون سے نکال دینگے ہفتم ہم کسی مجرم کی محافظان کے پاس سے فرار ہوجانیمین کہ اوس حالت مین محافظان مذکور اوسکو ہماری آبادیون سے باہر رہنگے ہون اعانت نکرینگے ہشتم ہم اپنی شاخ مین ایک ممتاز آدمی بطور اول سرکار کے پاس رکھین گے نہم جب تک مبلغ دوہزار روپیہ اور چھہ سوستر روپیہ مذکور بالا بالکل ادا نکرین ہم شہر پشاور مین نہین آوینگے اور آوین تو گرفتار کرلیے جاوین اور زر مذکورہ تمانہ تادو شہر مین داخل کرینگے دہم اگر شرائط بالا مین بدعہدی ہوجاوے تو ہم ثانی مطالبہ کے واسطے سرکار ہمکو ایک مہینے کی مہلت دے اور انقضاے میعاد مذکورہ پر سرکار کو اختیار ہے کہ ہماری اولون کو ہندوستان مین بھیجدے اور جیسا مناسب سمجھے عمل کرے یازدہم اگر ہم درہ کوہات مین کسی طرح زیادتی کرین تو ہماری تنخواہ سابق چھہ سو روپیہ بند کردی جاوے دوازدہم اگر قوم ہماری نسبت سرکار کو رعایاے انگریزی کو کچھہ اشتباہ پیدا ہو تو ہم اوسکی جواب کرین گے اور تحقیقات مقدمہ اوسی طرح ہوگی جسطرح رعایاے انگریزی کی نسبت سیزدہم اگر قوم کسی شخص کو بموجب شرائط بالا سزا دیجاویگی تو ہم ایک افسر سرکاری کو موجود رہنے دینگے تاکہ سزا ہوتی دیکھکر اپنا اطمینان کرسے چہاردہم اگر رعایاے انگریزی کی نسبت ہمارا کچھہ دعوے یا استغاثہ ہوگا تو ہم باختیار خود عمل درآمد قانون نکرین سے حکام انگریزی کے روبرو مقدمہ رجوع کرینگے تاکہ تحقیقات مقدمہ مثل اون مقدمات کے جنمین رعایاے انگریزی مستغیث ہوتی ہین کیجاوے پانزدہم ملک انگریزی سے جو عورتین ہمارے پاس آجاوین اونکے باب مین بھی وہی تجویز کیجاویگی جو ہمنے درباب اون عورتون کے جو ہمارے پاس ملک انگریزی مین جاوین منظور کری ہی کیجاویگی شانزدہم جرائم گذشتہ معاف ہوجاوین علاوہ دوامی اولون کے ہم دیگر اول تا وقت ادائے جرمانہ دینگے کہ عندالادائے جرمانہ رہا ہونگے تاریخ ۱۱ جنوری ۱۸۵۶ء دستخط ہوا

نمبر ۹۰ اقرارنامہ سرداران قوم کوکی خیل آفریدیان

چونکہ بپاداش قتل ایک صاحب انگریز کے ہماری قوم ملک انگریزی سے خارج ہوگئی اور قاتلان کوکہ مفرور ہوگئے ہین پیدا نہین کرسکتے اسواسطے بعوض اس جرم کے مبلغ تین ہزار روپیہ جرمانہ داخل کرینگے اور برضاو رغبت اپنی عہدنامہ ذیل کرتے ہین اول ہم آیندہ کو ملک انگریزی مین کسی جرم کا ارتکاب نہین کرینگے دوم ہم اپنے ساتھہ قوم دشمن سرکار کسی شریک کو ملک انگریزی مین نہین لاوینگے سوم اگر ہماری قوم کا چور یا قاتل ملک انگریزی مین گرفتار ہوجاوے تو ہم اوسکے باب مین مداخلت نکرین گے چہارم اگر چور یا قاتل مذکور فرار ہوکر ہمارے پاس آجاوے اور اوسکی نسبت جرم ثابت ہو تو ہم اوسکا مسمار کردینگے اور اوسکو اپنی آبادیون سے نکال دینگے اور قیمت مال مسروقہ دلوینگے اگر خلاف اسکی کوئی شہادت نہین ہے اور پانچ شخص مدعا علیہ کی شاخ کی اوسکی بیگناہی کی بابت قسم کھاجاوین تو وہ بری ہوجاویگا پنجم اگر کوئی شخص عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ مفرور ہوکر ہماری آبادیون مین آجاوے ہم اوسکو نہین دیسکتے ہین مگر عورت مذکور جو مال اپنے ساتھہ لاوے گی واپس دیا جاویگا اگر اوسکے گھر والے اگر اقرار زر دار کرلین تو اونکے باجر عقد بقید السال کی عورت مذکور کو حوالہ کردینگے ششم اگر کوئی سارق یا ملازم سرکاری ملک انگریزی سے مفرور ہوکر ہماری آبادیون مین آجاوے تو ہم اوسکو نکال دینگے اور اگر اوسکے پاس مال مسروقہ ہے تو مال واپس دیا جاویگا ہفتم اگر رعایاے انگریزی پر ہمارا کچھہ دعوے ہو تو ہم حسب سررشتہ عدالتون مین نالش کرینگے اور ہمپر کوئی دعوے کریگا تو جوابدہی کرنی یا مدعی کی فارغخطی

بحساب حصہ آدمیان متعینہ ذمہ دار ہونگے ۴ اگرچہ ہمنے بیشتر زبانی اقرار کیا ہے کہ ملک انگریزی مین ہماری قوم کی مین سے
کوئی ارتکاب چوری و رہزنی و قتل و دیگر جرائم نکرے گا اب ہم عہدنامہ تحریری داخل کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم مین سے اندرون
حدود انگریزی مجرم مرتکب جرایم مذکورہ ہوگا تو ہم بالاجتماع ذمہ دار ہونگے اور مال مسروقہ واپس دیکر قاتل و سارق وغیرہ کو بموجب
رسم افغانان قبو خنگی مسکن و جلا وطنی مجرم سزا دینگے اگر شخص مجرم ملک انگریزی مین گرفتار ہو جاوے تو حکام انگریزی کو اختیار ہے
کہ جسطرح مناسب سمجھے اوس سے پیش آوے ہم اوسکی طرف سے مداخلت نکرین گے ہمنے ہر چہار شرائط کو برضا و رغبت اپنی
بالکل منظور کیا ہے دوم واسطے اطمینان عمل درآمد شرائط مذکورہ کی ہم سید حسین علی شاہ و میرزا ابن علی شاہ سکنا سے ہیرے
علاقہ انگریزی و ملک الہ یار خان علی زائی ساکن ایضاً کو ضامن دیتے ہین کہ اگر ہم شرائط مندرجہ ہذا کی بجا آوری مین کہ بمشرف
صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کے روبروکی ہین قاصر ہون تو ضامنان مذکورہ بالا ذمہ دار ہونگے اور تلافی آوین گے سوم
بنگشون نے منظور کیا ہے کہ بعوض ہمارے اقرارنامہ حال کے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو ہوا ہے اپنے حصہ موجب
کوتل مین سے پانسو روپیہ سالانہ ہمکو دینا منظور کیا ہے چہارم اگر ہماری قوم مین سے کوئی درہ کوہاٹ مین ارتکاب چوری
یا فعل قبیح کا مجرم ہوگا تو ہم ذمہ دار ہوتے ہین کہ سرکار کا راضی نامہ کرین گے اور ہمارا حصہ مذکورہ بالا تعدادی پانسو روپیہ جبتک
اقرارنامجات درہ کوہاٹ واجب التعمیل رہین ہمکو برووقت ملتا رہے مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۵۳ عیسوی دستخط

نمبر ۹۸ اقرارنامہ مدخلہ سرداران قوم رابعہ خیل

جونکہ اب ہمارے جرایم گذشتہ معاف ہوگئے ہین اور ہمنے اقرار لیا ہے کہ آیندہ کو ملک انگریزی مین ہم بشرح ذیل عہد کرتے ہین
اول کل مویشی مغروقہ رعایاے انگریزی کے جواب ہمارے پاس ہین یا آیندہ کو تحقیق ہون واپس دیجاوینگی گرجو مویشی
بزمانہ حصہ ومت فوج والے لیگئے ہین اونکی بابت سرکار مطالبہ نہین کریگی دوم ہم آیندہ کو جان و مال رعایاے انگریزی
حرم و منتہیت کا ارتکاب نکرینگے اور مال مسروقہ علاقہ انگریزی کا جو دیگر اقوام کی سرکار ہمارے ملک مین ہوکر لیگئے ہین واپس
کردینگے اگر سارق ہمارے قوم کا ثابت ہوگا تو ہم اوس سے جرمانہ بھی لینگے اگر مال مسروقہ کی ہمکو نشاندہی کی جاوے مگر صرف ہماری
قوم پر اشتباہ ہو بوجہ شناخت مشتبہہ کی دو شخصون کو حلف دینگے اگر وے قسم کھاوینگے تو مال مسروقہ تاوان دیا جاویگا سوم
ہم اپنے قوم کے پانچ شخص ون کو بطور اول صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس چھوڑ دینگے اور اونکی وقت بوقت بدلی ہوتی رہیگی بتاریخ ۲ ستمبر ۱۸۵۳ دستخط

نمبر ۹۹ اقرارنامہ اکاخیل

بیاداش جرایم سابق سرکار نے ہمارا محاصرہ کرلیا اب ہم اپنے افعال سے پشیمان ہوکر مبلغ دو ہزار چھ سو روپیہ سرکار مین
بطور جرمانہ داخل کرنا اور آیندہ کو ارتکاب جرایم سے پرہیز کرنا منظور کرتے ہین اگر سرکار و ہماری قوم سے کوئی علاقہ انگریزی مین مرتکب
فعل ہوگا تو گرفتار کرا دینگے اگر وہ مفرور ہو جاوے تو ہم اوسکی جائداد ضبط کرینگے اور بلا اجازت سرکار اپنے ملک مین پھرنے
نہ دینگے اول اگر سرکار ہمسے تاوان بہا طلب کرے تو ہم دینگے دوم اگر ہمارے قوم کا کوئی آدمی رعیت انگریزی کو زخمی کریگا
تو جسقدر جرمانہ سرکار طلب کریگی ہم ادا کرینگے سوم اگر کوئی شخص رعیت انگریزی کی چوری یا اتلاف کریگا اور گرفتار ہو جاویگا
ہم مداخلت نکرینگے اگر وے ہماری آبادی کو واپس آوین اور چوری ثابت ہو جاوے تو ہم مال مسروقہ کا تاوان دینگے اور اوس سے
جرمانہ لینگے چہارم اگر ہماری قومون مین سے کوئی علاقہ انگریزی مین فرار ہو جاوے تو ہم بقید اقربا رشتہ داروں کا جرگہ بغرض
اوس معاملہ کو طے کرنے کے واسطے بھیجینگے اگر وہ آنا منظور کرے گی تو ہم سرکار مین اوسکی عافیت کیواسطے ضمانت دیکر واپس لادینگے

تو ہم مال سرکار جو اونکے پاس ہوگا واپس کرینگے اور راہ سکو اپنی آبادیون مین سے نکالدینگے ہفتم اگر رہ کی چوکی پر کچھ نقصان ہو جاوے تو ہم اور بنگشی بقدر اپنے اپنے حصہ کے جوابدہ ہونگے ہشتم ہم ذمہ دار ہوتے ہین کہ کوئی شخص ملک انگریزی سے چوری کرکے ہمارے ملک سے گذرنے نہ پاویگا نہم ہم ذمہ دار ہین کہ اپنے قوم کی سرکار مین سے کسیکو درہ مین یا مین حدود جرائم کا ارتکاب نہ کرنے دینگے دہم ہم بہادر شیر خان ملک معزالدین خان اور حضرت شاہ شیر زادہ کو اپنا ضامن دیتے ہین تاریخ ۳۰ دسمبر ۱۸۵۳ء دستخط ہوا

نمبر ۴ ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ آفریدیان جواکہ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۵۳ء

ہم ملکان سراج و قاسم و شاہ ولی اوسکی قوم قاسم خیل و بیری و ساہراج و محب اللہ و محمد و میراج امراے قوم اسمعیل خیل اور کل ملکان ترکی سر دین و حاکول و نامدار و مورہ ملکان حمو و شیر باز صاحب خان و یار خان و محمد حبیب و ملکان یا ندو لسان ملکان تیرہ و کل قوم یعنی چیچاو آفریدیان جو اکر سرحد ملک انگریزی پر رہتے ہین اور بمقام کوہاٹ کوتل کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کے روبرو فراہم ہوے ہین صاحب ممدوح کی خواہشون کو سرکار کی طرف سے بخوبی سماعت و غور کرکے برضا و رغبت اپنی نامہ ذیل قبول کرتے ہین اول جب باہم آفریدیان اور کوہاٹ اور بنگشون کی بابت سرحد کے فساد ہوا تب ہم بوجہ دوستی قدیم بنگشون کی امداد کے واسطے آئے تھے اب چار شرائط مندرجہ ذیل کے بموجب کاربند رہنے کا عہد کرتے ہین اول ہم منظور کرتے ہین کہ کوتل پر بارہ آدمیون کی چوکی مقرر کرینگے اور کسان مذکورہ کو ہمیشہ ایک برج مین جو کوتل کی ہماری طرف کو حصہ پر تعمیر ہوگی حاضر رہینگے دوئم واسطے بنگشون کی خاطر آکر اور اقرار کو بالا کرکے ہم عہد کرتے ہین کہ آیندہ کو جب کبھی کوتل پر فساد یا لڑائی ہوگی ہم مع اپنی فوج کے اونکی امداد کیواسطے آوینگے اور کوتل پر جو نقصان ہو جاویگا یا کسی کو ضرر پہونچیگا اوسکی جوابدہی مین بنگشون کے شریک ہونگے ہم اگرچہ پہلے سابق مین اقرار کیا ہے کہ جرائم قتل و رہزنی و چوری وغیرہ کا ملک انگریزی مین ارتکاب نہین کرینگے اب ہم مکرر عہد کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم مین سے ملک انگریزی مین مجرم جرائم مذکورہ کا ہوگا ہم سب بالاجتماع ذمہ دار ہونگے دوئم واسطے اطمینان عمل درآمد شرائط بالا کے ہم میر مبارک شاہ اور بہادر شیر خان کو اپنا ضامن دیتے ہین اگر ہماری طرف سے بدعہدی ہو تو سرداران مذکورہ جو بالا کہ علاقہ انگریزی مین رہتے ہین تو وہ ذمہ دار ہونگے سوئم حسب منظوری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہم بعوض اس اقرارنامہ مواجب دو ہزار روپیہ سالانہ سے کہ سابق مین بنگشون کو مقرر ہوا ہے حصہ لینگے چہارم اگر ہماری قوم مین سے کوئی درہ کوہاٹ مین مرتکب جرم ہوگا تو ہم جواب دہی کرینگے اور یہ بھی اقرار پایا ہے کہ جبتک آفریدیان درہ کا اقرارنامہ قائم رہیگا حصہ مواجب یعنے دو ہزار روپیہ سالانہ ملتا رہیگا دستخط

نمبر ۵ اقرارنامہ مدخلہ سپاہ قوم آفریدی درباب بندوبست درہ کوہاٹ ۲۵ ستمبر ۱۸۵۵ء

ہم ستکہ احمد شاہ و حافظ خان و مراد خان و صفدر علی شاہ و رستم علی شاہ و عبدالحسن و حیدر علی سادی و امان خان و جواہر علی و احمد شیر و حاکم ملک ملکان قوم سپاہ سرحد ضلع کوہاٹ کو کوتل مین حاضر ہین کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر سے گفتگو کرکے اور جو ہمسے چاہتے ہین بخوبی سمجھکر سرکار انگریزی سے عہد و پیمان کرتے ہین اول بنگش اور آفریدیان درہ کوہاٹ مین باہم تنازع برپا ہوکر مقام کوتل لڑائی کی نوبت پہونچی اور ہم قوم سپاہ بباعث رفاقت قدیم عند الدرخواست بنگشون کی کمک پر آئے جب لڑائی ختم ہوئی تب ہمنے بہ چار شرائط ذیل بنگشون سے اقرارنامہ کیا اول کسان محافظ برج متعلقہ بنگشان واقع سرحد مین ہماری قوم کے [illegible] بھی ہمیشہ موجود رہینگے ۲ کل معاملات متعلقہ کوتل اور راہ کے حفاظت مین بلاتفاوت بنگشون کی طرف رہینگے اور عند الضرورت اپنی کل فوج اونکی مدد مین پہونچا دین ۳ اگر کبھی کوتل مین نقصان یا ضرر ہو جاوے تو ہم معہ بنگشون کے

رعایای سرکار مین سے ہمارے ملک مین مال مسروقہ لاویگا تو اس مال کے اطلاع پانے پر ہم مال واپس دینگے اور مزور کو نکال دینگے نہم ہم عہد کرتے ہین کہ تھانجات وچوکیات کو کہ سابق کرنیل جارج لارنس صاحب و کپتان جلن صاحب نے مقرر کئے تھے واسطے امنیت مسافران درہ کی اونسی طاقت وقت اوپر تفصیل ذیل بدستور قایم رکھین گے راستہ انوزمین چوکیات پچیس آدمیون کے اجل تیو تیرہ میدرہ کس اور سیک پانچ کس لنع اور حکا نیا پانچ کس راستہ شرقی ارغون خیل وفور جنر مین چوکیات بیس آدمیون کے ربگونیگی دس کس تسند لبستہ پانچ کس ودرمیان شرقی و گوتعل پانچ کس و دہم تین چوکیات کوتل کا اقوام دولت خیل وجواکی ونگش ہے سرکار بندوبست کرادے اگر دولت خیل وجواکی مین سے کوئی ہماری سرحد کے اندر مار تکاب غارتگری کرین تو اگر کسی بنگش کے فریقین سے ہے بنگش بندوبست کرینگے اور اگر درہ کی فریقین مین سے کسی سے متعلق رہے تو ہم بندوبست اپنے ذمہ کرتے ہین اور اگر کسی قوم کے شرکار ارتکاب جرم کرین تو ہم جوابدہ ہین یازدہم ہم قبول کرتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کوئی ارتکاب چوری نکریگا اگر ایسا ہوا اور مجرم گرفتار آوے تو قانون کے بموجب عمل درآمد ہونا چاہئے اگر مجرم و مال ہمارے ملک مین آجاوے مال واپس دیا جاویگا دوازدہم ہماری یہ درخواست ہے کہ ہماری قوم کے آدمی پشاور و کوہاٹ مین مقید ہین اور جو دریائے سندہ سے پار بھیجے گئے ہین بشرطیکہ ماخوذگان مذکور مجرم قتل نہین ہوئے ہین سرکار اونکی رہائی کا حکم نافذ کرے اور مال ومویشی منضبطہ بھی رہا کئے جاوین سیزدہم لہذا لائق اس عہدنامہ کے ہماری یہ درخواست ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کل اہل کاران سرکار کے نام اس منشاء سے حکم صادر کرین کہ واسطے تجارت اور دیگر مطالب واجب کے ہماری قوم کو بشرطیکہ نیک چلنی مثل رعایای انگریزی ملک انگریزی مین آمدورفت کرنے دین چہاردہم واسطے اطمینان اپنا اس عہدنامہ کے ہم عہد کرتے ہین کہ چار شخصون کو سرفی وندعوئی خیل مین سے ایک ایک اور دو اجور مین سے بطور اول سرکار مین سپرد کرینگے کہ اشخاص مذکور ممالک انگریزی مین سرکار کے قیدی رہین گے مگر وقت بوقت بہ تعویضگی عیوض بقبولہ ان کی بدلی ہوتی رہے گی پانزدہم سابق مین ہمکو پانچہزار سات سو روپیہ مواجب ملتا تھا اب صاحب کمشنر چیف نے باعث سے خیل تین سو روپیہ سالانہ کی کمی کرتا ہے اس سے ہم خوش نہین بعد تیب اس عہدنامہ کے وقت اجرائے آمدرفت درہ سے ہم پانچہزار چار سو روپیہ حسب تفصیل ذیل لیتے رہین گے ۔ ملکان — چوکیداران — دستخط — مقام — کوہاٹ کوتل — یکم — دسمبر ۱۸۵۳ء —

اعلام — اعلانیہ

(نمبر ۳)

اقرارنامہ اقوام بروئی وغیرہ وزیرخیل

ہم برضا ورغبت اپنی منظور کرتے ہین اول سرکار نے بعوض ہمارے نوکری چوکی درہ کے مبلغ دوہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا ہے اور ہم بشرائط ذیل منظور کرتے ہین دوم درہ چوکی پر بیس بار سپرد ہوئے اوسمین بارہ آدمیونکا تھانہ رکھینگے سوم اگر درہ کی چوکی پر کچھ فساد ہوجاویگا تو ہم بجمیعت جاکر بنگشون کی امداد کرینگے اگر ہماری شاخ مین سے کوئی ایسا کرکر ہمارے پاس واپس آویگا تو ہم بموجب اپنے قانون کے اوسکو سزا دینگے اور نگران رہین گے کہ آیندہ کو وہ ایسا نکریگا پنجم چونکہ ہم اور عثمان خیل دولت زائی قوم مین ہین مگر اونہون نے ابتک نوکری نہین کری ہے اور نہ سرکار مین حاضر آئے ہین اگر وہی آیندہ کو حاضر آوین تو مبلغ دوہزار روپیہ مذکورہ بالا مین سے اون کے حصہ کا ہم بندوبست کر دینگے وہی سرکار سے علیحدہ دعوی نکرینگے اور عثمان خیل والون سے قرار مدار کینگے جد ہم اون کی نیک چلنی کے بھی ذمہ دار ہون گے ششم از انجا کہ ہمارے ملک سرکار انگریزی کے ملک سے ملحق ہے اگر کوئی مجرم ہمارے پاس آجاوے گا

اور دیگر آفریدی قوم کے سرکار انگریزی جو ہماری سرحد کے اندر رہتے ہیں اسی طرح ہماری ضمانت کے پابند رہیں گے ہم جانتے ہیں کہ سرکار انگریزی
میں اونکی بھی رسائی مثل ہمارے ہوئی ہفتم واسطے اطمینان عمل درآمد شرائط بالا کے ہم اپنی طرف سے نقل دیگر چوا کہ ملکان مایرال کے
اور مندسر مبارک شاہ اور باست محمد سعید خان کمپنی الا اور بہادر شیر خان کی ضمانت دیتے ہیں اگر کوئی بدعہدی ہو جاوے تو ہمارے عوض ہے
جوابدہ ہوں گے ہشتم صاحب کمشنر ڈپٹی کوہاٹ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ اقرارنامہ ہذا کی تصدیق ہو جانے پر صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور
کو بھی مطلع کر دیں تاکہ ہم کاروبار تجارت کیواسطے وہاں جاسکیں اور ہماری یہ بھی درخواست ہے کہ ہمکو پانچ نقل پروانجات اس مضمون کے اور
ایک حکمنامہ بھی ملجاوے تاکہ ضلع راولپنڈی اٹک پر دریا کے سلج ہیں ہم گرفتار نہ ہوں ہم ہماری قوم کے سات شخص پانچ کوہاٹ میں
اور دو پشاور میں مقید ہیں ہم درخواست کرتے ہیں کہ بعد تصدیق عہدنامہ صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ اونکی رہائی کی تجویز کریں نہم ہم منظور
کرتے ہیں کہ اجنبی دشمن سرکار کو ایسے دیگر اشخاص کو ملک انگریزی میں اپنے ساتھ نہ لاویں گے — دستخط —

نمبر (۸۲) ترجمۂ عہدنامہ بدخلہ آفریدیان گلہ یعنی افریدیان درہ کوہاٹ یکم دسمبر ۱۸۶۷ء

ہم ملکان مندرجہ ذیل جان محمد امیر ولوزاری و میر و تاج خان بعلامت اخوند میران و میر شکار و عبداللطیف خان و شیر خان و جعفر خیل ملکان
زرغون خیل و پائندہ خان و گل خان و میان رشید احمد خان و دوست محمد ملکان شہر کے و ملا خان و اکرام و شیر اور گلستان ملکان فور
جر کہ سب کوہاٹ کوتل پر فراہم ہیں احکام کپتان کوک صاحب کو کہ نسبت صادر ہوگئی ہیں سماعت کر کے اور بغور سمجھکر برضا و رغبت اپنی
سرکار انگریزی سے عہدنامہ کرتے ہیں اول سرکار انگریزی نے کوہاٹ کوتل کا طور سرحد کہ بنگش و تیری کیا اور بعد اوس ان غلط کیا
مگر اب ہم نے اپنا عذر رفع کر کہ کوتل بھائیوں سرکاری بنگشوں کو سپرد کیا ہے اب سرکار کو اختیار ہے کہ ہر دو سمت کوتل کیواسطے کہ بنام
میاداوبری معروف جیسا مناسب سمجھے بندوبست کرے اور کوتل پر جہاں جہاں مناسب سمجھے چوکیات مقرر کرے دوم ہم منظور کرتے
ہیں کہ سرکار اور سرکار کے ملازمان و رعایا کا جو کچھ مال ہمارے ہاتھ آیا ہے ہم دیدیں گے اگر کچھ نہ آیا ہوگا تو قسم کھاویں گے سیوم ہم
اثنائی وروہ ومیان زرغون خیل اور سنی خیل کے آدمیوں نے جو کچھ مال سوداگران کا لوٹا تھا وہ واپس دیا جاویگا اور زرغون خیل کے آدمیوں
کی چوری کیواسطے بھی وہی طریقہ مستعمل ہوگا مگر مال تلف شدہ واپس دینا ممکن نہیں اسواسطے امیدوار ہیں کہ سرکار معاف کرے اگر
زرغون خیل کے آدمیوں نے کچھ مال فروخت کر دیا ہوگا تو اوس کی علت کے جو قیمت تحقیق ہوگی دیجاویگی چہارم ہم آئندہ کو اگر دو میان
ہمیشہ واقع طرف پشاور اور سمت لوہری کوتل رہزنی یا غارتگری ہوجاویگی تو حسب الحکم صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ فہرست
مال مسروقہ و مفرورہ اور علاقہ مہلت چند روز ہم عہد کرتے ہیں کہ مابین میعاد مذکور مال واپس لاویں گے یا نقصان کا تلافی کریں گے
پنجم ہم منظور کرتے ہیں کہ اگر ہماری قوم سے کوئی شخص بکٹ یا پہرہ فوج سرکاری سرکار پر یا ملازم پولیس چوکیات پر مابین حدود ضلع
پشاور یا کوہاٹ کے بندوق چلاوے گا اور یہ امر اچھی طرح ثابت ہو جاوے تو سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ ہماری سرحد میں ہوں
یہاں جا بجا بیں جلا وطن کر دیں اور جسے چاہیں لیں اور اگر ہماری قوم کے کسی آدمی کا ایسا عمل ہو جاوے تو یہ عہدنامہ کیا کار آمد رہے گا
ششم بعد تصدیق اس اقرارنامہ کے اگر کوئی قاتل یا سارق یا فاسق وغیرہ علاقہ انگریزی کا ہماری سرحد میں پاس آکر پناہ لی تو ہم
اوسکو اپنی سرحد سے نکال دیں گے اور اگر صاحب ڈپٹی کمشنر اوسے اقرارنامہ لینے پر مائل ہوں تو جو لوگ اب تک ہمارے ملک میں چلے گئے ہیں
اونکو بھی حاضر کر دیا جاویگا اور جو آئندہ کو ہمارے ساتھ رہیں گے وہ بھی ملک و رعایا ہی سرکاری کو کچھ نقصان نہیں پہنچانے پاویں گا
ہم اونکے مناسب ہیں رہنما ہفتم اگر ہماری قوم سے کوئی مرتکب قتل ہوگا تو ہم اوسکو قوم سے نکالدیں گے اور اوسکا گھر سوخت کیا
کر دیا جاویگا اور اگر مجرم مذکور سرکار میں گرفتار ہو جاوے تو سب مرضی سرکار مثل دیگر قاتلان سزایاب ہوں گے ہشتم اگر کوئی شخص

کیا گیا کہ سرکار انگریزی کو ملک زیادہ کرنیکی خواہش نہین ہے اور نہ رانی زائی سے صلح لیا چاہتی مگر اس سرکار انگریزی کو یہ ضرور ہے کہ رانی زائی یا کسی دوسرا دست اندازیون سے اپنے ملک کی سرحد کو محفوظ رکھین تا کہ اونکی رعایا بہ امنیت و آسایش اپنی اپنی پیشون مین معروف رہے اگر کوئی دست اندازی کرے تو لازم ہے کہ اوسکو سزا دین سو اب رانی زائی خاقون کو اجازت دیجاتی ہے کہ اپنے دیہات مین از سر نو آباد ہون اون سے کوئی مزاحمت نکریگا اگر وے کسی طرح اپنے اقرار سے منحرف ہونگے تو مثل سابق اطلاع ندیجاویگی بلکہ اونکی گرفتاری اور سزا دہی کیواسطے فوج انگریزی بھیجی جاویگی مندرجہ سے ملک خیر خواہی سے رانی زائی کی از سر نو آباد ہونے تعہد کرنیکے واسطے آئے اسواسطے امید ہے کہ پاس عزت ملکون کی خان اپنے عہد نامون کی تعمیل ہدایات تمام کرینگے اور حسب درخواست اوسکے پانچہزار روپیہ بابت جرمانہ معاف کیا گیا ہے اور رانی زائی کے قیدی رہا کئیجاوینگے اونکو چاہیے کہ سرکار کی مہربانی اور زبردباری کے شکرگذار ہین دستخط ۱۶ اگست ۱۸۵۲ء نمبر (۸۰) اقرارنامہ مدخلہ ملکان جانا ملکوزہ و کوری و کنداوہ و احل و گدہا و تردی و موسی در حضور صاحب چیف کمشنر پنجاب چونکہ ہمکو حسب مرضی اپنے ممالک انگریزی مین آنے جانیکی اجازت ہوگئی ہے اسواسطے ہم منظور کرتے ہین اول یہ ہم ہمارے پشتو لکاکوی باشندہ آیندہ کو ممالک انگریزی کے اندر ارتکاب حملہ آوری چوری و غارتگری نکرینگا مگر خوشی و رضامندی سے اون ملکون مین تجارت و دیگر کاروبار کرتے رہینگے دوم ہم کسی ر‌وچور و بدچلن شخص کو بارادہ ارتکاب جرم علاقہ انگریزی مین جانا چاہین خواہ آفریدی ہو یا کوئی اپنے ملک مین ہوکر راستہ نہ دینگے اور نیز چور و غیرہ کو ملک انگریزی سے مع مال مسروقہ آوینگے راستہ نہ دینگے سوم اگر مجرمان و قاتلان علاقہ انگریزی سے کوئی ہمارے پاس پناہ پذیر ہوا چاہے تو ہم اوسکو پناہ نہ دینگے بلکہ بہت جلد اپنی آبادی سے نکالدینگے چہارم ہم کسی بدچلن و بطن شخص کو بذریعہ اپنے پروانہ کے ملک انگریزی مین آنے جانے نہ دینگے پنجم اگر ہماری طرف سے یا ہماری آبادی کے کسی باشندہ کی طرف سے بشرائط مذکورہ بالا مین سے کسی شرط کی عہد شکنی ہو جاوے تو سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ جس طرح مناسب سمجھے ہمارے ساتھ پیش آوے ــ بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۸۵۳ء ــ دستخط کیے ــ

نمبر (۸۱) ترجمہ اقرارنامہ آفریدیان جواکہ سکناے پور مورخہ ۱۱ جنوری ۱۸۵۴ء

ہم گلرنگ و موسی خان و عالم شیر و فتح شیر محمد امین و محمد خان وزیریان ملکان پوری قوم میال خیل جواکہ منجانب اپنے بذات خود اور منجانب کل قوم کے اپنے جلسہ ہذا پریشان اپنی قوم کے بطور وکیل کہ ہمارے ملک ممالک سرکار انگریزی سے ملحق ہے معاملات اقرار بابت پر بخوبی غور کرکر برضا و رغبت اپنے کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ سے عہد کرتے ہین اول ہم اقبال کرتے ہین کہ کل تاخت و غارتگری اور کسی قسم کا جرم جو ہماری قوم کے آدمی ملک انگریزی مین ابتک کرتے رہے موقوف و ختم ہوجاویگا دوم اگر کوئی مجرم ملک سرکار سے اگر ہمارے پاس پناہ لیا چاہیگا ہم اوسکو نکالدینگے اور کچھ مال مسروقہ اوسکے پاس ہوگا بحصول صداقت واجب خاصہ ذمہ داری کے واپس دیوینگے سوم اگر کوئی شخص ہماری قوم کا یا ہماری سرحد کا رہنے والا ملک انگریزی مین مرتکب جرم ہوکر پناہ ہوگا ہم اوسکی رہائی کی تدبیر نہین کرینگے اگر وہ شخص ضرور ہو کر ہمارے ملک مین آجاوے تو ہم عہد کرتے ہین کہ جو مال اوسنے چرایا ہوگا ہم واپس کردینگے اور سبب سقوط اقتدار ونکے اوسکو سزا دینگے اور پھر آیندہ کو اوسی ملک انگریزی مین مکرر ارتکاب جرم نہین کرنے دینگے چہارم مفروران و بندگیان وغیرہ آنسوے دریاے سندہ کو جنہون نے ہمارے پاس آکر پناہ لی تھی یا مین عرصہ و بابا ملک میوز و پیشے کی ہدایت کردینگے پنجم ہم اقرار کرتے ہین کہ جب ڈپٹی کمشنر صاحب کوہاٹ و دیگر حکام قوم جواکہ امداد دعا کے واسطے بلانے کی ضرورت ہو ہم بھی اپنی طرف سے سرکار کی نوکری کرنیمین مستعد رہینگے ششم چند قبیلے محمدی قوم کے معروف مین لکھی ہمیشہ ہمارے ہم صحبت و ہم مسکن رہے ہین ہم اونکے ضامن ہوتے ہین اور امیدوار ہین کہ بابت گذشتہ کے سرکار اونکو معاف کردیگی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آدمی مارے گئے منجملہ اونکے ایک عقبہ میں کل مارے گئے لفٹنٹ ملتن زخمی ہوا اور یہ لوٹ لیا اور خیمہ جلا دیئے ایک تخمینہ بمبر دوبی کرنیل کرنگی صاحب بہادر کے اکاخیل کے پہاڑ میں داخل ہوئی اور جہانتک ممکن تھا اس قوم کو سزا دی اور اوسوقت بیلی نکلا اوسی طرح محاصرہ کیا گیا اس سے اونکو اور بہی تکلیف پہونچی کیونکہ موسم سرما میں اونکی بسر اوقات پشاور پر منحصر ہے کہ وہان اکثر ہی بان ہیکر گذارہ کرتے مین منجملہ برسر تالبہ ہی اور چند لڑائیوں میں اونکے مویشی اور آدمی گرفتار ہوئے اور مارے ہی گئے مگر اس موسم مین وے مغلوب ہوگئے اور حسب دستور موسم پہاڑ مین اپنے گرمیون کے مسکن تیراہ کو چلے گئے ۱۸۵۵ء موسم خزان میں جب وے آنیوالے تھے محاصرہ بدستور رہا تب اپنی تکلیفات سے آمادہ کیا اونہون نے صلح کی التجا کی اور آخرکار صلح دو ہزار روپیہ اور ہر سو ستر روپیہ بابت جرمانہ داخل کرنا اور غارتگری ملک انگریزی سے پرہیز کرنا اور واسطے اطمینان نیک چلنی آیندہ کے اول دینا منظور کیا ۔ بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۸۵۶ء اون سے اقرارنامہ نمبری (۵۷)

بدین مضمون حاصل ہوا +

کوکی خیل

یہہ درہ خیبر کے قومون مین سے بتعداد چہہ ہزار آدمیون کے ہے لوگ وسی نام درہ مین علی مسجد تک آباد ہیں اور امیر دوست محمد خان سے جسکے یہلے نام سے ملتے ہین تنخواہ نقد پاتے ہین وقت ضبطی سے یہ لوگ بسبقدر پناہ دہی مجرمان و مفروران سے بدنام ہوئے ہین حتی کہ مرتکب جرائم میں ہوئے کیونکہ اونکی وجہ معیشت پیشتر ہمارے چہاونیون مین لکڑیان فروخت کرنے پر منحصر تہی اور ہمکو اونکے افعال مجرمانہ کی سزا دہی کا موقع اور ذریعہ کامل ہمیشہ حاصل رہا ہے جنوری ۱۸۵۵ء مین جب بعد ملاقات باہمی دوست محمد خان جمرود مین اور رشیر خان لارنس صاحب پشاور سے چند میل پر مقیم تہے ایک ایسی فعل کا ارتکاب ہوا تہا چند جوان افسر امیر دوست محمد خان کے لشکر سے بجانب سوار ہوکر گئے تہے کہ کوکی خیل والون نے اونپر بندوقین چلائیں اون میں سے لفٹنٹ ہنڈ صاحب ایسا مجروح شدید ہوا کہ اوسی شب کو مرگیا اس قوم کی آدمیان یہہ جرم ثابت ہوکر اونکا محاصرہ کیا گیا اور چند شخص گرفتار آئے اسی زمانہ مین بغاوت ہوگئی مگر محاصرہ بدستور جاری رہا اور اونکا اتنا نقصان ہوا کہ اونہون نے تین ہزار روپیہ جرمانہ قبول کیا اور اقرارنامہ نمبری (۸۶) لکھدیا +

عثمان خیل

ضلع کوہاٹ ایسی جو دسری قومون سے کمرا ہوا ہے کوئی اقوام آبادان ضلع اضلاع انگریزی سے کم و بیش تعلق رکھتے ہین منجملہ اونکے اکثرون سے بوجوہات خاص منسوبت ہوئین اونکا حال تو مفصل لکہا گیا مگر قبل سے عمل درآمد رکھنے کیواسطے طریقہ معلوم مقرر کرنا ضرور مشہور ہوا کیونکہ بسبب حالات پشاور ہم اونسے اپنے معاملات موقوف نہین کرسکتے تہے اسواسطے اونسے اقرارنامہ سادہ ضمن ایسی شرایط کے جو اونکے معاملات رعایا انگریزی بر آمدہ جو منتوسلہ مین ہوگئے ۔ جن قومون سے اقرارنامجات لئے گئے ہین تفصیل ذیل ہین ۔ اول ۔ عثمان خیل کہ عزرزای قوم کی شاخ اور بتعداد چارسو پچاس کس ہے دوم رستم کہ میران زای کی شمال مغربی پہاڑ مین رہتے مین اور شمار مین پانچہزار ہین سیوم سیمان عزرزای کی دوسری شاخ بتعداد دو ہزار آدمی چہارم علی شیرزائی بتعداد تین ہزار آدمی پنجم آکا خیل بتعداد پانسو آدمی ششم ملی خیل شاخ عرزای شمال بنگش بتعداد تین ہزار آدمی ہفتم ششی زامی شمال بنگش بتعداد تین ہزار آدمی ہشتم موزائی شمال بنگش بتعداد تین ہزار آدمی اقرارنامجات مذکورہ اوقات مختلف پر ہوئے ہین الا سب کا ایک ہی مضمون ہے یہان صرف ایک نمبری کہ تاریخ ۱۱ اگست ۱۸۵۵ء عثمان خیل سے ہوا ہے درج ہے ۔

اقوام کاجوری

دریای بارہ سے شمال مین سرحد پشاور پر ایک پہاڑی خطہ کاجوری نام سے مشہور ہے موسم سرما مین یہان اقوام بناہ موزامی و ملکدین خیل

چونی سے لادعوی ہوئی اور سڑک کا بندوبست سرکار کی مرضی پر منحصر رکھا چنانچہ تاریخ یکم ستمبر ۱۸۵۳ع اونہون نے اقرارنامہ نمبری (۲۰ م) بدین اقرار کہ درہ کو چبوترہ آخل جانب پشاور سے دامن پہاڑ تک بشرائط سابق ماموری کے لیے داخل او بواسطہ شاخ بوسی خیل کے کہ گذرہ کے قریب پہاڑون مین رہتے تھے تنخواہ مقررہ مین سے تین سو روپیہ کی کمی منظور کی خرچ اس بندوبست کا کہ اب تک مستعمل ہے بہ تفصیل

مشاہرہ ملکان درہ	محافظان	بوسی خیل	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	پانچہزار سات سو روپیہ

بیرونی وفیروزخیل

اب چونی پہاڑ سے کوہاٹ تک کی سڑک کا بندوبست باقی رہا بموجب بندوبست نومبر ۱۸۵۳ع کے بعد شرکت تقریباً ۸ ہزار روپیہ سالانہ زمیندار خان و عزرای کو سپرد ہوئی تھی بنگشون نے بمقابلہ آفریدیان عہد ظاہر اس کو کہ افواج کی چند قومون کو کمک پہنچایا اور اپنے مواجب مین ہزار روپیہ مین سے کچھ دینا منظور کیا العموم مین عرفزای کی فیروزخیل اور بیرونی قوم مین مقدم تھین چونی پہاڑ برابر ایک برج اونکے سپرد ہوئی اور
— دو ہزار روپیہ ماہوار مقرر ہوا اقرارنامہ نمبری (۲۳ م) انکا بھی ورانکی ایک ہزار پانسو بندوقین ہین —

آفریدیان وجواکہ

آفریدیان وجواکہ کہ اونکے گیارہ سو آدمی ہین بابت حفاظت ایک برج چونی پہاڑ کے دو ہزار روپیہ سالانہ آفریدیان جواکہ بھی پاتے ہین و انکا اقرارنامہ نمبری (۲۴ م) مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۵۳ع ہی سا اور ویسا ہی اقرارنامہ نمبری (۲۵ م) عرفزای کی سپاہ قوم سے جنگی تین سو آدمی تین ہوا تھا ایک برج انکی اعو تعلگی مین ہے اور پانسو روپیہ تنخواہ پاتے ہین بہادر شیر خان سردار بنگش بہ تقریبا بارہ سو روپیہ سالیانہ کل در پیچے
— بندوبست کا محافظ مقرر ہوا اس طرح سے درہ کا کل خرچ بہ تفصیل ذیل —

تنخواہ آفریدیان کالہ	تنخواہ بوسی خیل	تنخواہ بیرونی وفیروزخیل	آفریدیان جواکہ	سپاہ	بنگش	بہادر شیر خان	چودہ ہزار چار سو روپیہ سالانہ
[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	

رانیہ خیل

ضلع کوہاٹ کی پہاڑونمین ہنگو سے بجانب شمال یہ قوم آباد ہے اور اون کے قریب تین سو آدمی ہین اور یہ عرفزای قوم کی او ر اور شاخ سے بعد غلطی گہاٹ میرن زائی کی عرفزای نے ہماری سرحد پر فساد کرنے کیواسطے اتفاق کیا اونہون نے چند مرتبہ تاخت کی اور ۱۸۵۵ع مین رانیہ خیل موضع ساموخیل علاقہ انگریزی حملہ کر کے غارت کیا ہمدردی سرگورنر جنرل چمبرلین صاحب دیر ایک فوج گئی اور تاریخ یکم ستمبر ۱۸۵۵ع اونکے مقامات واقعہ کوہ سماناکو فتح کیا اور اوس قوم کو بہت نقصان پہونچایا اسپر وہ فوراً حاضر آئی اور تاریخ ۴ ستمبر ۱۸۵۵ع
— اقرارنامہ نمبری (۲۶ م) باقرار نیک چلنی آئندہ داخل کیا کہ جب سے اب تک ہمیشہ ثابت قدم رہے ہین —

آکاخیل

یہہ آفریدیون کی بڑی قوم پندرہ سو آدمیون کی ہے موسم گرما مین تیراہ کے پہاڑونمین پر رہتے ہین مگر تابستان مین چند روز ضلع پشاور کے پہاڑون مین کہ درہ کوہاٹ اور دریا کے درمیان واقعہ ہے تبدیل ہوا کی کے لئے رہتے ہین ور میدان مین مویشی چراتی ہین اگرچہ انہون نے درہ کوہاٹ کے قریب اکثر چوری مویشی و غارتگری کا ارتکاب کیا لیکن یہہ فوج دیگر قومون کی طرح سر پر متصور نہین ہوئی ۱۸۵۵ع کے موسم خزان مین لفٹنٹ ہملٹن صاحب انجنیر بمقام بادانیر فروکش تھا اور سڑک کوہاٹ اور پشاور کی پہاڑی مین مصروف تہا کہ جمعیت کثیر قریب تین سو آدمی کاخیل کے پہاڑون سے ایک ہلہ مین آ گئے اور کہ شقیہ دیرہ کو گھیر کر اچانک مشعل روشن کر دی اور حملہ کیا دیرہ کے

اور باعث نامہ ربنیج کے بار آنیت نقصان ہوا اگر گانو اور تمام اوسکے برجونکو مسمار کیا گیا اور سبب مقابلت سے جہان جہان جو آ کے مقیم
تھے اونکو نکال یا ماری پوری سے جو مراد تھی وہی حاصل ہوئی دو مہینے مین سردار حاضر آیا اور تاریخ ۱۴ جنوری ۱۸۵۵ء اقرارنامہ تحریری
(ذیل) مین اقرار کیا جو غارتگری نکرینگا اور مہینے کے غارتگران مغرور کو نکال دونگا داخل کیا اس عہد و پیمان کی اونہون نے بلا فروگذا
بجا آوری کی ہی جو الگون سے ایک ہزار بندوقین ہین ان معاملات کے بعد میدان واقعہ درمیان سرحد دورہ پہ قلعہ مکین تعمیر ہوا اور
نگرانی کو درہ جو اک کے واسطے ایک دستہ کمیو مقرر کیا گیا اور کمپ کی سڑکین و برجین باسلسلہ تعمیر ہوئین —

آفریدی درہ کوہاٹ

باستثنای مشرقی انبار واقعہ گذر پیشاور کہ شاخ حسن خیل کی قبضہ مین ہے درہ کوہاٹ مین آفریدیون کے آدم خیل کی قوم شاخ گلا رہتی ہے
اونکی بارہ سو بندوقین ہین یہ گھاٹی جو تراہل واقعہ میدان پیشاور سے بارہ میل کے فاصلہ تک پھیلا ہوا ہے وہان سے سڑک ایک پہاڑ
پر پھیر کہاتی اور اوس پہاڑ کی چوٹی درمیان آفریدیان گلا اور بنگسوں کی کہ بنکس گلا کوہاٹ مین رہتے ہین سرحد تھی اس چوٹی سے کوہاٹ تک
عنقریب سات میل کے فاصلہ ہے کہ بیشتر پہاڑی گھاٹون مین قبضہ ہے اور کوئی قوم نہین رہتی آباد نہین ہے — منتظمی موقوف ہی اس درہ کے
آفریدیون نے یورش اختیار کر ہی اور جاسوسان سرکار کابل کی افعال مفسدانہ سے اونکا حوصلہ زیادہ ہوا اور کوہاٹ سے قاعو نکی طرف سرکین بنایا
ہونے سے دلون پر اشتباہ پیدا ہوا اور قوانین نمک متعلق کا ناسی ہاربندی سے تارا جگی بھی ہوگئی بتاریخ ۲ فروری ۱۸۵۰ء آفریدیون نے
سپرس مینے بیلدارون سنگتی پر کہ کوہاٹ سے بفاصلہ تین میل سڑک پہ کام کرتے تھے حملہ کیا اور عنقریب کل کو مقتول یا مجروح کیا سر چارلس نیپر صاحب
کمانڈر انچیف پیشاور مین تھے اونہون نے احکام جاری کیے کہ درہ مین گھس جانا چاہیے اس سے دو غرض تھی اول کوہاٹ مین فوج رکھنا
دوم آفریدیون کو سزا دینا چنانچہ دسوین فروری سے تیرہوین تک اسکی تعمیل ہوگئی مگر کچھ نقصان سے کوہاٹ کی گانو کچھ تباہ ہوئی دیکھ
رجمنٹ سواران اور ایک پیادگان کوہاٹ مین متعلق ہوئین — اپریل مین مخصوصت از سر نو شروع ہوئی اور پیادگان کوہاٹ مین سے ایک
کمپنی کو ایک مقام واقعہ چوٹی پہاڑ پر متعین کیا گیا مگر جلد دریافت ہوا کہ وہ مقام قبضہ مین رکھنے نہ تھا — اسواسطے کمپنی کو برخاست کیا اور یہ ارادہ
ہوا کہ تدبیر محاصرہ کرنی چاہیے چنانچہ گھاٹ ہاے پیشاور و کوہاٹ مین آفریدیونکی آمدورفت و دادوستد موقوف کر دی گئی — اپریل ۱۸۵۳ء مین درہ
کے آفریدیون نے بعوض مبلغ پانچہزار سات سو روپیہ سالانہ آمدورفت جاری رکھنے کا اقرار کیا تھا اور ان روپیون مین سے ہزار ملکون
کو دیا جاتا تھا اور باقیماندہ دو ہزار سات روپیہ بیالیس آدمیون کو جو درہ کے اکثر مقامات پر متعین تھے بطور معاملات مذکورہ بالا یہ
اقرارنامہ منسوخ ہوا اور محاصرہ ہو گیا تب صاحب ڈپٹی کمشنر پیشاور نے دوبارہ اک کے ملکون سے لیا ہے اقرارنامہ کر لیا بباعث اس قرارداد
اور بود محاصرہ کے گلا آفریدیون نے بشرائط قدیم استدعا کی کہ منظور ہوئی اونکا عمل آمد عزرای شاخ کے سردار رحمت خان کو مفوض
ہوا اوسکو دو ہزار روپیہ سالیانہ بطور حق الخدمت ملتا تھا اور یہ حکم تھا کہ پہاڑ کی چوٹی پر سو آدمی اپنی قوم کے بمشاہرہ فی کس پانچ روپیہ
ماہوار مقرر کرے کہ اس بندوبست کا کل خرچ اس قدر تفصیل سے — گو وہ کے ملکون کی تنخواہ — تنخواہ محافظان — تنخواہ رحمت خان
جمعیت عزرای — تیرہ ہزار سات سو روپیہ سالانہ ہزار روپیہ — اختتام ۱۸۵۵ء تک یہ بندوبست [illegible]
سے تبدیلی ضرور ہوئی صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ نے چاہا کوہاٹ سے پہاڑ کی چوٹی تک ایک سڑک بنوائی [illegible]
مین صرف اونکا گماشتہ تھا اس پر آفریدیون گلا نے بہت مقابلہ کیا اور پہاڑ کی چوٹی تک کو اپنا سمجھکر اوسکا دعوی کیا نالش پناہ تحت کرنے
کے واسطے گرہی تا نکالی گئی اور ظاہر کیا کہ آفریدیون کا مقابلہ نہین ہو سکتا اوسوقت مین وہ فوج جسنے موضع بوری کو برباد کیا تھا قریب جوار
مین مقیم تھی اور یہ قرار پایا کہ دونون طرف سے ایک فوج درہ پر چڑھائی کیجاوے اس خوف سے آگاہ ہو کر آفریدیان گلا حاضر آئے اور پہاڑ کی

[illegible] مفسدہ [illegible] کی رو سے تالون مین مداخلت [illegible] جب سکو دریافت ہوا کہ یہہ مفسدہ [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible] انگریزی [illegible] ارتکاب ظلم اور تشدد کرنے کی
[illegible] ہوگیا مستحق [illegible] کا عطا کرنا منظور کر لیگئی
[illegible] کے شہر پشاور کو وہی انگریزون کی آمد کا خیال رکھتا تھا
[illegible] سے اثر اوسکے پاس [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] عادت نہ تھی واقعہ ہے تو وہی اور بیشتر مقام گو جو گرد سے
[illegible] کو ایک شب کو [illegible] خان سے
[illegible] شکست [illegible] تحصیلدار کو وفات سے سید [illegible]
[illegible] تحصیل [illegible] ان سب [illegible] سید بادشاہ
[illegible] تنگی کی قریب اب دریاے سوات [illegible]
[illegible] تین ہزار [illegible] انہون نے مقابلہ
[illegible] پناہ سے نکلی اور اونکی بڑی دیہات پران گڑھ و لوازم بالکل تباہ کی گئی فوج [illegible]
[illegible] شکست پران گڑھ سے [illegible] یقین ہوگیا کہ ہم سے
[illegible] کے بعد [illegible] سرداران حاضر ہوئے اور رعایای انگریزی
[illegible] صاحب کمشنر پشاور نے [illegible]
[illegible] سوات [illegible] ضابطہ نگرانی ہو سکے
[illegible] اور سردارون اور ملکون کے تاحت موقوف ہوگئی —

[illegible]

پشاور سے کوہات کو جانے [illegible] آفریدیون کی جو [illegible] آباد ہے
[illegible] پشاور [illegible] حسن خیل کے دیہات مین اور بلندی پر سب آدم خیل
[illegible] کا مسکن مشہور تھا [illegible] کے راستہ پر [illegible] کیا کرتے تھے
[illegible] سبب سے [illegible] واقعہ ہے مجبران اضلاع پشاور و راول پنڈی کو
[illegible] مقام پر فوج بھیجنا ضروری متصور ہوا —
[illegible] کمشنر [illegible] فوج کا ڈیرا ہوا اثنای تحقیقات
[illegible] حسن خیل [illegible] فوج انگریزی کی موجودگی [illegible] علیحدہ ہوگئی اور
[illegible] حسن خیل [illegible] اور آشو خیل کی آٹھ سو [illegible] سے اپنے
[illegible] —
[illegible] بہت مشکل تھی

اس ملک کو چھوڑ دا یہہ شخص قائم نہ رہیگا اس قوم کو تصدیعہ دینے کی سہولیت خاص حاصل ہے یعنے دو سرکین جو افغانستان کو جاتی ہین انکی ملک سے گذرتی ہین سات شاخون میسے تین یعنے ترکرانی وحلیم زائی اور اور بنڈمانی سومند ہمارے اضلاع کنارہ پر ہیے اور تینون چند دیہات ضلع پیشاور کے بالاجتماع جمعی دس ہزار روپیہ سالانہ رکھتی تھی اور اس طرح سرکار انگریزی اور امیر کی اطاعت مشترک قبول کرلی تھی سنہ ۱۸۵۱ و ۱۸۵۲ مین اونہون نے متواتر غارتگری و زیادتی کا ارتکاب کیا رات کیوقت بجماعت کثیر مند مین آتی تھے اور دیہاتکو برباد کرجاتے باشندگان کو قتل کرجلتے اور گرفتار کرلیجاتے اور جبتک اونکے گھروالے روپیہ نہین دیتے رہا نکرتے ہمارے دیہاتکی مویشی چرلنے کا جنگل مومندون کی پہاڑون کی طرف ہے آخرکار یہہ نوبت پہونچی کہ کوئی روز ایسا نگذرتا کہ جس روز مویشی نلیجاتے تھے اضلاع ویران ہونے لگے تب احکام سرکار بنام کولن کیمبل صاحب حرف لارڈ کلائڈ صاحب کہ جب فوج پیشاور کی افسر حکمران تھے نافذ ہوئے کہ اس قوم کو سزا دی صاحب موصوف سے فوج کثیر سے فوج کشی کی اور ترکرانی معروف مجتی اور ضیم شاخون پر حملہ کیا کل فوج بسر وری سعادت خان مقابل ہوئی اور تین مہینے تک لڑائی رہی اوس وقت مین اونکے کانون جو عین سرحد پر واقعہ تھے تباہ کیے گئے اور فضیلون کو اڑادیا گیا اور چند لڑائیون مین اونکی آدمی مارے گئے کہ اس قوم کی ہمت شکستہ ہوگئی اور جب قلعہ مجتی کو فتح ہوکر اوسمین فوج تعینات ہوگی اور کنارہ سرحد پر پولیس کی چوکیات اور سرحد آمد ورفت کی مقرر ہوگئی فوجین واپس بلائی گئیں بعبور واپسی افواج اپریل سنہ ۱۸۵۴ مین کل قوم متفق ہوکر از سر نو حملہ آور ہوئی سر کولن کیمبل صاحب نے یورش کرکر شکست قطعی دی اوس روز سے یہہ قوم فراہم مقابلہ مین نہ آئی اور صرف تین قومون لڑونکا بندوبست چھوڑا حلیم زائیون نے بحث سردار شمشیر احمد کی دفعتہ فرمان برداری قبول کری اور شرائط اقرارنامہ لمبری ۷ قبول کرین اونکو بشرط ادائے خراج سالانہ دوسو روپیہ اور خیر خواہی وتندہی انکا سرکار از سر نو آباد ہونیکی اجازت ہوئی ایسے کام آئی کہ بجلدوی حسن خدمتی عطیہ سالیانہ ملا مگر ترکرانی مومند دوہی اور جس قلعہ سے اونکی سرکوبی ہوئی تھی اوسکا حتی المقدور مقابلہ کرتے رہے مگر آخرکار جب یہہ تحقیق ہوگیا کہ دیگر شاخون سے اونکو کچہہ مدد نہ پہونچی اور مفسدہ ہماری نسبت اونکے حق مین زیادہ مضر تھا اونہون نے بہی اطاعت اختیار کی اور بشرط ادائے چہ سو روپیہ خراج سالانہ از سر نو آباد ہونے کی اجازت پائی اونکا سردار سادہ اور مہ بردار سا اوسکی اشتعالک سے پہر افعال ناجائز کرنے لگے اور آخرکار اونکا مجمع کثیر دیہات ملک انگریزی چھوڑکر اگست سنہ ۱۸۵۴ مین علانیہ فساد کرکر پہاڑون مین چلے گئے سا ایک فوج بحث سرمندی کوبن صاحب بہیجی گئی کہ دریاے کابل کی دونو طرف سے اوپر جمع اور رہوئی اور اون کے بڑے دیہات مشی خیل اور بسالان کو تباہ کرڈالا اس موقع اونہون نے سخت نقصان اوٹہایا اور نصیحت آمیز حاصل کی آخرکار دی بلاشرط مطیع ہوئے اور جنہون نے اطاعت چھوڑدی تھی اونکو ادائی جمع اراضی بلتعداد ... میں ہزار روپیہ پر از سر نو آباد ہونے کی اجازت ہوئی جو خیر خواہ رہے تھے اپنی اراضی حالی پر ادائی حصہ بدستور قابض رہے کوئی اقرارنامہ تحریری نہواہے مگر یہہ تدبیر ایسی کارگر ہوی کہ شاخین مثل دیگر نیک چلن رعایا ہی اس درجہ کے خوش رویہ رہی تین شاخ پنڈمانی مدت تک ہمسے برسر مخالفت رہی مگر آخر الامر اس ہیرس کے جہگڑہ ومحاصرہ سے تنگ آکر طلبگی معافی وامن ہوی نومبر سنہ ۱۸۵۴ مین اونکا سردار نواب خان بلاشرط حاضر آیا اور ہماری رعایا کو تلافی مال مسروقہ وادائے معاوضہ جو اوسکی شاخ نے کری تھی کرنی پہ معاف کیا گیا۔

دلرانی راے

اوس ضلع کے دوسرے حصہ مین دلیرانہ ارتکاب جرم سنگین کی خبر پہونچی تھی مومندون کی شکست کے بعد بہی فوج بر سرکار منار مین موضع ستری ایک بڑے گانو واقعہ لبے دریاے سوات مین اتون خان اور اور سردار شیر جوان اور فتنہ انگیز معزور اور بخصوصیت ادبیہ کا بود وباش رکہتا تھا گانو کا حصہ عظیم بطور معافی اوس کے قبضہ مین تھا اور وہ یہہ جانتا تھا کہ باقیماندہ پر بہی متصرف ہو اور خود سرکاری کچہہ بعدن مین

جانشین اپنے اپنے حاکم مالک مطلق رہینگے اور ریاست مین سرکار انگریزی کی حکومت داخل نہین کیجاویگی فقط قلم ہشتم یہہ عہدنامہ سات قلمون کا بتجویز اجنٹ مسٹر منکلس صاحب و منشی ہوکرن رای مرتب ہوکر بقبول مصدقہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و نواب بہاول خان تاریخ امروز سے چالیس روز مین مبدل ہونگے مقام احمدپور تاریخ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۳۳ مطابق ۱۴ رجب المرجب سنہ ۱۲۴۹ ہجری — مہر گورنر جنرل — دستخط اکلنڈ بتاریخ ۲۲ اکتوبر سنہ مذکور بمقام شملہ نواب گورنر جنرل نے منظور و تصدیق کیا —

(نمبر ۶۹)

اول صادق یار خان عرف محمد صادق خان منجانب اپنی اور اپنی اولاد کے نسلاً بعد نسلاً مسند نشینی بہاولپور سے لادعوی ہونا منظور کرتا ہے دوم محمد صادق خان منظور و قبول کرتا ہے کہ وہ خود بقیہ عمر اپنی اور اوسکی اولاد بعد اوسکے اب یا کسی وقت آیندہ مین کبھی بلا اجازت نواب فتح خان بہادر ملک بہاولپور مین قدم نرکھیگی سوم محمد صادق خان منظور کرتا ہے کہ بلا اجازت حاکم بہاولپور کبھی کسی اہلکار یا گماشتہ ریاست بہاولپور سے ترسیل خطوط یا پیغام یا ملاقات خفیہ یا علانیہ کسی طرح نکریگا اگر برعکس اسکے کرے تو سرکار انگریزی سے سخت مواخذہ کا مستوجب ہوگا چہارم محمد صادق خان منظور کرتا ہے کہ ایک دفعہ ملک انگریزی مین پہونچ جانے کے بعد کسی ملازم یا تابعدار ریاست بہاولپور کو جو اوہ بہاولپور مین نوکر ہو یا موقوف ہوگیا ہو بلا اجازت حاکم بہاولپور اپنے پاس نرکھیگا پنجم محمد صادق خان منظور کرتا ہے کہ باستثنای اپنی زوجہ اور عورات ملازمان کی کہ سب سی ہین اپنے متعلقہ کے ملازمون کو ساتھ لیجانے سے لادعوی ہوگا ششم محمد صادق خان منظور کرتا ہے کہ حاکم بہاولپور پر بابت دعوی حکمرانی بہاولپور سرکار انگریزی کسی کچہری واقعہ ہندوستان یا انگلستان مین نالش نکریگا اور نہ حاکم مذکور پر کوئی دعوی یا استغاثہ رجوع کریگا بموجب اس اقرارنامہ کے اوسکی دعوی منسوخ اور ناقابل سماعت ہین ہفتم محمد صادق خان برضا و رغبت خود قبول کرتا ہے کہ سوا مال و جواہرات وغیرہ جو اوسکے حوالہ کردیا گیا ہو اور مبلغ سولہہ ہزار روپیہ اوسکے مواجب ذاتی کے کہ نصف اوسکا آٹھہ سو روپیہ ہوتا ہے ریاست بہاولپور پر بابت کسی مال و جائداد کے اوسکا کچھہ نہین ہے ہشتم ریاست بہاولپور منظور کرتی ہے کہ تاحین حیات محمد صادق خان مبلغ سولہ سو روپیہ ماہوار علاوہ بعضے مصارف رسد ضروری کے خزانہ ملتان مین حکام انگریزی کو ادا کرتے رہین گے مگر اس سے سوا کچھ نہین دیا جاویگا بعد وفات محمد صادق خان اوسکے وارثون کو اوسکی تنخواہ ماہواری مبلغ سولہ سو روپیہ کا نصف ملیگا نہم سرکار انگریزی شرط کرتی ہے اور کفیل ہوتی ہے کہ محمد صادق خان بلا شبہ و فساد بجانب فتح خان اور اوسکے وارثان کی شرایط بالا پر پابند رہیگا اور نواب فتح محمد خان بہادر حسب منظوری سرکار انگریزی مسند بہاولپور پر بیٹھا رہے گا — ترجمہ مطابق اصل — دستخط فہیم سلطان صاحب —

— سرحد پیشاور —

— انتخاب رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت پیشاور —

— قوم موہمند —

اوس پہاڑی ملک مین کہ درہ پیشاور کے شمال مغربی کنارہ پر واقع ہے اور اوس سے شمال مین باجوڑ اور کوہ براول مغرب مین ضلع ننگرہار ملتی ہین اور اوسکے حد جنوب اور بابی کابل بہی موہمندون کی بڑی قوم آباد ہے وہی امیر کابل کی سرپرستی تسلیم کرتے ہین کہ اونکے سردارون کو وہان سے تنخواہ نقد اور بعض اضلاع طرف جلال آباد کے جمع بقدر چھہ ہزار روپیہ سالانہ ملتی ہے اس قوم مین تیرہ ہزار آدمی ہین اور چھہ شاخون مین منقسم ہین اس باعث سے کہ امیر کابل موہمندون پر اقتدار خاص رکھتا ہے صرف اسی قوم کے ذریعہ سے اوسنے بعد ضبطی پنجاب ہمارے سرحد پر ایذارسانی کی تہی اور سعادت خان رئیس بہی ہمسے خصومت ذاتی رکھتا تہا اور سبب اسکا یہہ تہا کہ سنہ ۱۸۴۱ مین ہمکو کاروبار افغانستان سے تہوڑے دنون تعلق رہا تب بجای اوسکے ریاست پر اوسکا بہتیجا لکہرہ یار خان مقرر ہوگیا تہا مگر جب انگریزون نے

کشتی جنمین ڈھائی سو من سے زیادہ بار کی گنجایش نہین ہے — کشتی جنمین ڈھائی سو من سے زیادہ اور پانسو من تک — اوجہان یا کوٹ مٹین سے واسن کوہستان یعنے رولوز — مال بھری ہو

یال میانہ وغیرہ خالی ہوئی یارو پور لدھیانہ سے اوجہان کوٹ مٹین روانی ہوئی — عنہ — عنہ

کشتی جسمین پانسو من سے زیادہ مال بھرنے کی گنجایش ہو — للعہ

قلم چہارم کشتیون پر موٹے حرفون سے نمبر ا اور ۲ و ۳ لکھے جاوین تاکہ دیکھنے سے معلوم ہو جاوے کہ کس قسم کی کشتی ہے مورخہ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۴۰ مطابق ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۶ ہجری ترجمہ مطابق اصل دستخط جارج کلارک ایجنٹ گورنر جنرل بتاریخ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۴۰ع نواب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل تصدیق کیا۔ نمبر (۶۷) اقرارنامہ بابتہ محصول راہداری مال تجارت آمدرفت براستہ واقعہ ریاست بہاول پور باستثنای تجاران وگواہی ہای تجارت ورعایای خاص ریاست بہاول پور قلمہای ذیل فیمابین سرکار بہاول پور و سرکار انگریزی مقرر ہوئے ہین اول بھرنے مال تجارت کی کشتیون پر جو براستہ دریای ملک بہاولپور ہین ہوکر آوین جاوین شرح مقررہ حاصلے نصف محصول ہوگا دوم مال تجارت پر جو براستہ ارضی کسی سمت مین جاوین محصول مفصلہ ذیل سے سوا نلیا جاویگا۔ گاڑی محمولہ مال تجارت بشرح ایضاً — خچر یا بیل گدہا وغیرہ ہر بار — سوم جس سوداگر کے پاس پروانہ بموجب نمونہ معطوفہ اس عہدنامہ کے ہوگا وہ بامنیت وبلامزاحمت چلا جاویگا اثنای سڑک اہلیان قصباتی اوسکی تلاشی نہین لینگے چہارم اگر کوئی سوداگر اثنای راستہ مین کسی مقام پر مال تجارت خریدے یا فروخت کرے تو اوسکو محصول قصباتی حسب شرح محصول دینا پڑیگا پنجم چونکہ بہاول سے سرشتہ سڑک مسافران کی آسایش کے واسطے کوئی اور کاروان سرای نہین ہین اسواسطے سرکار بہاول پور اپنے کل علاقہ مین ہر منزل پر مسافرون کی آسایش کیواسطے کوئی اور مہمان سرائی اور اوس راستہ پر سڑک بھی تیار کرادیگی اور ہمیشہ خبرگیری و مرمت کرکے سڑک کو درست رکھیگی ششم حسب شایستی دوستی موجودہ فیمابین ہر دو سرکار اور اوس مراد سے کہ سوداگر اطمینان کامل اور اعتبار صادق سے تجارت مین معروف رہین یہہ اقرارنامہ لکھا گیا ہے سمورخہ ۱۵ شعبان سنہ ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ع مہر نواب — ترجمہ مطابق اصل — دستخط اران سی ملٹن بتاریخ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر ہندوستان باجلاس کلکتہ گوٹ مین مشتہر کیا گیا۔

نمبر (۶۸) عہدنامہ فیمابین انریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب بہاول خان والی بہاول پور مجوزہ لفٹنٹ سکس صاحب منجانب انریبل کمپنی بمجاز اختیارات کلی عطیہ بموجب عطیہ نواب

قلم اول ہمیشہ درمیان سرکار انریبل کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر اور اوسکے وارث وجانشینون کی دوستی ورفاقت واحدیت فواید برابر اور دایم رہیگی اور ایک فریق کے دوست اور دشمن دوسرے فریق کے دوست اور دشمن متصور رہینگے قلم دوم سرکار انگریزی عہد کرتی ہے کہ ریاست بہاولپور کو محفوظ رکھیگی قلم سوم نواب بہاول خان اور اوسکے وارث اور جانشین بطور ماتحت سرکار انگریزی کی امداد کرتے رہینگے اور سرکار کی سرپرستی کو تسلیم کرینگے اور دیگر رئیس یا ریاستون سے کچھ تعلق نرکھیگی قلم چہارم نواب اور اوسکے وارث اور جانشین بلا اطلاع ومنظوری سرکار انگریزی کی کسی رئیس یا ریاست سے عہد وپیمان نکرینگے مگر اون کے مراسلات شوقیہ معمولی دوست ورشتہ داران سے بدستور جاری رہینگے قلم پنجم نواب اور اوسکے وارث کسی پر عمل زبانی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی سے نزاع برپا ہو جاوے تو فیصلہ اوسکا سرکار انگریزی کی ثالثی وتجویز پر منحصر رکھینگے قلم ششم نواب بہاول خان عند الطلب سرکار انگریزی حسب حیثیت اپنی افواج مہیا کریگا قلم ہفتم نواب اور اوسکے وارث اور

نکرسکے روبہ کے وقت اونکو اپنے مال کا بیجک پیش کرنا ہوگا کہ اوسکی اچھی طرح صداقت ہوکر ایک نقل رونہ پر لگا دیجاویگی — قلم ششم عہدنامہ ۲۲ — فروری سنہ ۱۸۳۳ع کے قلمہای ۶ و ۷ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ اکی وہ احبہ آ جنمین مال تجارت کے قیمت مقدار پر محصول لگانی اور وصول کینگے قواعد درج ہین منسوخ کیے جاتی ہین اور قلمہای بالا اونکی جگہ پر مقرر کیے جاتے ہین اور حسب منشای تمہیدات محصول کشتی لگایا جاویگا۔ نقل مطابق اصل — مہر کمپنی دستخط — سی ام وید صاحب پولیٹیکل اجنٹ وغیرہ دستخط ڈبلیو سی ڈبینک تاریخ ۵ — مارچ سنہ ۱۸۳۵ع نواب گورنر جنرل نے با جلاس کونسل تصدیق کیا

نمبر (۶۵) فہرست مفصل محصول واجب الطلب ملک بہاولپور کشتی ہای آیندہ و روندہ دریاے ستلج و سندہ

ازانجا کہ بموجب عہدنامہ مورخہ ۲۷ — شعبان سنہ ۱۲۰۵ ہجری مطابق ۲۹ — دسمبر سنہ ۱۸۳۲ع سرکار بہاولپور بابۃ کل وسعت اپنے ملک کی کل کشتی ہای محمولہ مال تجارت مین کہ جو سمندر سے اوپر کو جاوین اور اوپر سے سمندر کو مقامات مختلفہ مبلغ ایک سو چھ روپیہ بارہ آنہ تین پائی لینے کی مستحق ہے اسی طرح بدستور جاری رہیگی مگر بعض کشتیان ملک بہاول پور کی کل وسعت مین نہین گذری بلکہ بخلاف اوسکے کسی مقام اثنای راستہ سے مال بھرتی ہین یا وہان خالی کرتی ہین یا وہ وہان سے روانہ ہوتی ہین یا وہان سے واپس جاتے ہین اس واسطے یہ قرار پایا ہے کہ ایسی کشتیون پر بتعداد محصول بحساب فاصلہ اون مقامات کے جہان سے وے مال بھر کر روانہ ہوئین یا جہان سے خالی ہوکر واپس جاوین لگایا جاویگا

کل کشتی ہای محمولہ مال تجارت پر آنے اور جانے ریاست بہاولپور کو — کل کشتی ہای محمولہ مال تجارت پر آنی اور جانی ریاست بہاولپور استحقاق ایصال محصول کا استحقاق حاصل ہے حد شمال مشرقی سے جنوب مغرب تک — ایصال محصول حاصل ہے جنوب و مغرب حد سے شمال مشرقی تک — و برخلاف — مار سے ر ۱۲ ار ۳ پائی — و برخلاف اسکے — مار سے ر ۱۲ ار ۱۲ پائی —

ملک بہاول پور کی حد مشرق حد سے دوسری طرف سے خیرپور — حد مشرق سے بہاول پور اور برخلاف اوسکے — سارگبہ تک اور اسی طرح عبدالپور سے ۲ر ۲ پائی — ۱۱ر ۸ پائی —

حد جنوب مشرق سے چاچار ام تک و برخلاف	حد جنوب مغرب سے بہاولپور تک برخلاف	حد مشرق سے چاچار لم تک برخلاف اسکے	حد جنوب مغربی سے خیرپور تک و برخلاف اسکے
۵ر ۲ پائی	۹ر ۲ پائی	۱ر ۲ پائی	۶ر ۴ پائی

کل کشتی ہاے محمولہ مال تجارت پر پنجاب سے انتہاے ستلج و سندہ مین بمقابل گہاٹ مکرپی وین اگر گہاٹ مذکور سے جنوب مغربی تک بہاول پور پر اور ملک غیر مین جاوین سرکار بہاولپور بحساب اپنے ملک کے محصول سے کشتی کے مستحق ہے — ۱ر ۴ پائی	کل کشتی ہای وغیرہ پر جو گہاٹ بکر سے حد شمال مشرقی ہوکر غیر ملک مین جاوین اور برخلاف اسکے ۱ر ۲ پائی

چار خالی کشتیون پر کچھ محصول نہ لیگا پانچ تک بہاولپور مین جہان کہین سوا اگر مال بہرتے ہین یا فروخت کرین بموجب عہدنامہ سابق خرید فروخت وہان کا محصول مقررہ دین گے — دستخط الف میکسن — بتاریخ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ع نواب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل تصدیق کیا —

نمبر (۶۶) شرح نرخ مقررہ محصول کشتی ہای تجارت آمد و رفت دریای ستلج و سندہ واقعہ ملک بہاول پور بابت ہای

— تجاران و رعایای بہاول خان

قلم اول غلہ و چوب کنکڑ کا محصول مثل ملک لاہور کے معاف ہے — قلم دوم علاوہ ہر سہ اشیای بالا کے کل اجناس تجارت پر حسب حساب نسبتی محصول لگے گا قلم سوم

کیا جاویگا قلم یازدہم اہلکار سرکار بہاولپور کی طرف سے تلاشی مال وایصال محصول خدمت مفوض ہوگی مٹھن کوٹ وہرپکی کے مقابلہ میں
متعین ہونگی سوای ہر دو مقامات مذکور کہیں دوسری جگہ کشتیونکی تلاشی اور روک نہوگی قلم دوازدہم جب اشخاص محافظ کشتی مال بہر جانے
یا واپس آنیکے واسطے قیام کرینگے تو بتاید یہی قلم ہشتم سرکار بہاولپور کا محصول وخالی چڑہانے سے پہلے اور اوتارنیکے بعد لیا جاویگا
قلم سیزدہم صاحب سپرنٹنڈنٹ مقیم مقابل مٹھن کوٹ مال کی تلاشی لیکر محصول مقررہ لیگا اور ایک رویہ بشرح تحریری مال بیرونی و وزن
محصول کا دیگا جب کشتیاں ہرپکی پر پہونچے گی سپرنٹنڈنٹ ہرپکی مال کو رو سے مطابق کریگا اگر مقدار مندرجہ روبیہ سے مال زیادہ ہوگا تو
قدر زیادتی محصول لیا جاویگا باقیماندہ جسکا محصول مٹھن کوٹ مین لیا گیا ہے بلا مزاحمت گذر جاویگا قلم چہاردہم اور جو مال ہرپکی سے
سندہ کی طرف آویگا اوسکی واسطے بھی یہی قاعدہ مستعمل رہیگا قلم پانزدہم پاس عافیت سوداگران جو لوگ اس راستہ سے
آمدورفت کرینگے اہلکاران نواب حتی المقدور اپنی ہر طرح سے اونکی حفاظت کرینگے اور جہان سوداگران کو بوقت شب مقام کرنیکا اتفاق ہوگا
اپنا تو دیتھانہ دار یا کسی اور اہلکار محافظ مقام کو دکہا دینگے اور خواستگار حفاظت ہونگے قلم شانزدہم اس عہدنامہ کی قلمین کسطرح
سے خواہ متعلق بانتظام اندرونی ملک نواب مابہ التعلق تجارت طرفین سے ملحوظہ ہونگی اور درمیان ہر دو سرکار ونکی ذریعہ دوستی و دوامی ہونگی
مورخہ ۲۲ فروری ۱۸۴۰ء بہاولپور مہر کمپنی دستخط ولیم بی بلنگ بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۸۴۳ء نواب
گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل تصدیق کیا

نمبر ۶۴ قلمہای عہدنامہ تتمہ فیمابین انرایبل کمپنی وسرکار بہاولپور

از انجا کہ قلم ہشتم عہدنامہ مقررہ فیمابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار بہاولپور مورخہ ۲۲ فروری ۱۸۳۵ء مین یہہ شرط ہوئی
کہ مال تجارت آمدورفت دریای سندہ وستلج پر محصول لینے کے واسطے اصلاح ہر دو سرکار کی ایک شرحنامہ محصول مقررہ ہوجاوی اب
دونون سرکارونکی یہہ مرضی ہے کہ تبدیل [illegible] اوس طریقہ سے جو واسطے وصول کرنی
محصول کے جب مقرر ہوا تہا یعنی بحساب قیمت [illegible] تجہ لابدی تہا اسواسطے اب محصول
بل تو کل کشتیون پر خواہ اوسکے اندر کسی طرح کا مال ہو لیا جاویگا مقرر کرتے ہین اور قلمہای ذیل بطور تتمہ عہدنامہ سابق مقرر ہوئے ہین
اور ہر ایک سرکار عہد کرتی ہین کہ بموجب اسکے محصول لیا جاویگا اور اونکے مقدار بلا منظوری فریقین نہ کم ہوگی اور نہ زیادہ قلم اول
کل کشتیان محمولہ تجارت پر لحاظ حدوزن کشتی یا قیمت مال بابت راہداری آمدورفت دریاے سندہ وستلج مابین ...پور وغیرہ صرف پانسو روپیہ
سیر لیا جاویگا اور محصول مذکور بحساب مقدار ممالک مقبوضہ واقعہ کنارہ دریاہای مذکورہ چند سرکارون مین منقسم ہوگا قلم دوم
محصول مذکورہ کا حصہ بہاولپور لیتا ہے ۔ ۱۲ ۔ ۳ ۔ ۱ ۔ ماسوے اسکے اون کشتیون پر جو سمندر سے روانہ ہوکر کیطرف جاوین مٹھن کوٹ کی
مقابل میں یا اون کشتیون پر جو روپڑ سے سمندر کی طرف جاوین ہرپکی مٹھن کے قریب لیا جاویگا اور کسی مقام نہیں لیا جاویگا قلم سوم
برای اسامی تحصیل محاصل چند بابیون کے اور نیز اس مراد سے کہ بابت انجمل کشتی رانی کچہہ نزاع برپا ہو اوسکا تصفیہ ہو اور قابل اطمینان
ہو جاوے اور راستہ بدیعافیت تجارت محفوظ رہے ایک افسر انگریزی مٹھن کوٹ کے قریب رہیگا اور ایک گماشتہ ہندوستانی سرکار انگریزی
کی طرف سے ہرپکی مٹھن کے قریب رہے اور ہر دو اہلکار صاحب ایجنٹ انگریزی متعین لدہیانہ کے تحت مین رہے ہین اور دیگر ریاستون کی
طرف سے بمقابل کشتی رانی جو گماشتہ مقامات مذکورہ پر مقیم ہونگے انجام دہی خدمات مین اونکی امداد کرتے رہینگے قلم چہارم
سرکار انگریزی عہد کرتی ہے کہ افسر انگریزی جو مٹھن کوٹ کے قریب رہیگا تجارت نگریگا اور حسب منشای قلم چہارم عہدنامہ سابق
سرکار بہاولپور کی انتظام اندرونی مین مداخلت نکریگا قلم پنجم اس غرض سے کہ سوداگر لوگ مال غارت ہونیکی دروغ نالش

نکر سکے روبنہ کے وقت اونکو اپنے مال کا بیجک پیش کرنا ہوگا کہ اوسکی اچھی طرح صداقت ہوکر ایک نقل روبنہ پر لگا دیجاویگی قلم ششم عہدنامہ ۲۲ فروری ۱۸۳۳ء کے قلمہا ۲ و ۷ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ اکی وہ احکام جنمین مال تجارت کے قیمت مقدار پر محصول لگانی اور وصول کیے جانیکا قواعد درج ہین منسوخ کیے جاتی ہین اور قلمہای بالا اونکی جگہ پر مقرر کیے جاتے ہین اور حسب منشای تمہیدات محصول کشتی لگایا جاویگا۔ نقل مطابق اصل۔ مہر کمپنی۔ دستخط سی ام ویڈ صاحب پولیٹکل اجنٹ وغیرہ دستخط ڈبلیو سی ڈوینک تاریخ ۵ مارچ ۱۸۳۳ء نواب گورنر جنرل نے با جلاس کونسل تصدیق کیا

نمبر (۶۵) فہرست مفصل محصول واجب الطلب ملک بہاولپور کشتی ہای آیندہ و روندہ دریای ستلج و سندہ

ازانجا کہ بموجب عہدنامہ مورخہ ۲۷ شعبان ۱۲۵۰ھ ہجری مطابق ۲۹ دسمبر ۱۸۳۴ء سرکار بہاولپور بابت کل وسعت اپنے ملک کی کل کشتی ہاے محمولہ مال تجارت مین کہ جو سمندر سے اوپر کو جاوین اور اوپر سے سمندر کو مقامات مختلفہ مبلغ ایک سو چھ روپیہ بارہ آنہ تین پائی لینے کی مستحق ہے اسی طرح بدستور جاری رہیگی مگر بعض کشتیان ملک بہاول پور کی کل وسعت مین نہین گذرتی بلکہ بخلاف اوسکے کسی مقام اثنای رستہ سے مال بھرتی ہین یا وہان خالی کرتی ہین یا وہ وہان سے روانہ ہوتی ہین یا وہان سے واپس جاتے ہین اس واسطے یہہ قرار پایا ہے کہ ایسی کشتیون پر تعداد محصول بحساب فاصلہ اون مقامات کے جہان سے وے مال بھر کر روانہ ہوئین یا جہان سے خالی ہوکر واپس جاوین لگایا جاویگا

کل کشتی ہای محمولہ مال تجارت پر آنے اور جانے ریاست بہاولپور کو۔ کل کشتی ہای محمولہ مال تجارت پر آنی اور جانے ریاست بہاول پور استحقاق ایصال محصول کا استحقاق حاصل ہے حد شمال مشرقی سے جنوب مغرب تک۔ ایصال محصول حاصل ہے جنوب و مغرب حد سے شمال مشرقی تک۔ و برخلاف۔ ما سے ۲ ۱۱ ر ۳ پائی۔ و برخلاف اسکے۔ ما سے ۲ ۱۲ ر ۳ پائی۔

ملک بہاول پور کی حد مشرق حد سے دوسری طرف سے خیرپور۔ حد مشرق سے بہاول پور اور برخلاف اوسکے۔ سارگبہ تک اور اسی طرح عبداپور سے ۹ ر ۹ پائی۔ ۱۱ ر ۹ پائی۔

حد جنوب مشرق سے چاچار ام تک و برخلاف ۵ ر ۹ پائی	حد جنوب مغرب سے بہاولپور تک برخلاف ۴ ر ۳ پائی	حد مشرق سے چاچار ام تک برخلاف اسکے ۲۹ ر ۳ پائی	حد جنوب مغربی سے خیرپور تک و برخلاف اسکے ۳۰ ر ۹ پائی

کل کشتی ہاے محمولہ مال تجارت پر پنجاب سے انتہاے ستلج و سندہ مین مقابل گہاٹ مکرپی وین اگر گہاٹ مذکور سے جنوب مغربی تک بہاول پور پر اور ملک غیر مین جاوین سرکار بہاولپور بحساب اپنے ملک کے محصول سے کشتی کے مستحق ہے۔ ۱۱ ر ۹ پائی	کل کشتی ہای وغیرہ پر جو گہاٹ بکر سے حد شمال مشرقی ہوکر غیر ملک مین جاوین اور برخلاف اسکے ۱۱ ر ۳ پائی

چارخا کی کشتیون پر کچہ محصول نہ لیکا بابت ملک بہاولپور مین جہان کہین سوداگر مال بھرتے ہین یا فروخت کرین بموجب عہدنامہ سابق خرید فروخت وہان انکا محصول مقررہ دینگے۔ دستخط الف میکسن۔ بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۳۵ء نواب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل تصدیق کیا۔

نمبر (۶۶) شرح نرخ مقررہ محصول کشتی ہای تجارت آمد و رفت دریای ستلج و سندہ واقعہ ملک بہاول پور منشاہای

تجاران و رعایای بہاول خان

قلم اول غلہ و چوب کنکڑ کا محصول مثل ملک لاہور کے معاف ہے قلم دوم علاوہ ہر سہ اشیای بالا کے کل اجناس تجارت پر حسب حساب نسبتی محصول لگے گا قلم سوم

کیا جاویگا قلم یازدہم اہلکاران سرکار بہاولپور کی طرف سے تلاشی مال و ایصال محصول خدمت مفوض ہوگی مٹھن کوٹ و ہریکی کے مقابل ہیں
متعین ہونگے سواے ہر دو مقامات مذکور کہیں دوسری جگہ کشتیونکی تلاشی اور روک نہوگی قلم دوازدہم جب اشخاص محافظ کشتی مال ہریکی نے
یا اوتارنے کیواسطے قیام کرینگے تو بنا بدین قلم ہشتم سرکار بہاولپور کا محصول وخالی چڑھانے سے پہلے اور اوتارنے کے بعد لیا جاویگا
قلم سیزدہم صاحب سپرنٹنڈنٹ مقیم مقابل مٹھن کوٹ مال کی تلاشی لیکر محصول مقررہ لیگا اور ایک رویہ بشرح تحریری مال بیرونی وزن
مہر کیا دیگا جب کشتیان ہریکی پر پہونچینگی سپرنٹنڈنٹ ہریکی مال کو روبہ سے مطابق کریگا اگر مقدار مندرجہ روبہ سے مال زیادہ ہوگا تو
قدر زیادتی محصول لیا جاویگا باستثناے جسکا محصول مٹھن کوٹ مین لیا گیا ہے بلا مزاحمت گذرنے پاویگا قلم چہاردہم اور جو مال ہریکی سے
سندہ کی طرف آویگا اوسکی واسطہ بھی یہی قاعدہ مستعمل رہیگا قلم پانزدہم بپاس عافیت سوداگران جو لوگ اس راستہ سے
اوینگے اہلکاران نواب حتی المقدور اپنی ہر طرح سے اونکی محافظت کرینگے اور جہان سوداگران کو وقت شب مقام کرنیکا اتفاق ہوگا
اپنا تو دیتھانہ دار یا کسی اور اہلکار محافظ مقام کو دکہا دینگے اور حوائج کا حفاظت ہونگے قلم شانزدہم اس عہدنامہ کی قلمین بطرح
نفع خواہ متعلق بانتظام اندرونی ملک نواب مابہ التعلق تجارت طرفین سے ملحوظ رہینگی اور درمیان ہر دو سرکارونکی ذریعہ دوستی دوامی رہیگی
مورخہ ۲۲ - فروری سنہ ۱۸۳۳ع مہاول پور - مہر کمپنی - بدستخط - ولیوسی - بلننگ - تاریخ ۱۳ - ستمبر سنہ ۱۸۳۳ع نواب
گورنر جنرل نے باجلاس کونسل تصدیق کیا -

نمبر ۲۶ د قلمہای عہدنامہ تتمہ فیمابین انریبل کمپنی و سرکار بہاول پور

از انجا کہ قلم ہشتم عہدنامہ مقررہ فیمابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار بہاول پور مورخہ ۲۲ - فروری سنہ ۱۸۳۳ع مین یہہ شرط ہوئی
کہ مال تجارت آمدورفت دریای سندہ وستلج پر محصول لینے کے واسطے اصلاح ہر دو سرکار کی ایک شرحنامہ محصول مقررہ ہوجاوے اب
دونون سرکار عدو کی یہہ راے ہے کہ بباعث ناتجربہ کاری سابق ان ممالک کے ایسے معاملات مین اوس طریقہ سے جو واسطے وصول کرنے
محصول کے جب مقرر ہوا تہا یعنی بحساب قیمت و مقدار مال زیادہ تغلب تہی اور بازخواست طرفین کا نتیجہ لابدی تہا اسواسطے اب محصول
بل جو کل کشتیان پر خواہ اونکے اندر کسی طرح کا مال ہو لیا جاویگا مقرر کرنے ہین اور قلمہای ذیل بطور تتمہ عہدنامہ سابق مقرر ہوئے ہین
اور ہر ایک سرکار عہد کرتی ہین کہ بموجب اسکے محصول لیا جاویگا اور اونکے مقدار بالا منظوری فریقین نہ کم ہوگی اور نہ زیادہ قلم اول
کل کشتیان حمال تجارت پر لحاظ وزن کشتی یا قیمت مال بابت راہداری آمدورفت دریاے سندہ وستلج مابین مندلور غیرہ مبلغ پانسو روپیہ
سیر لیا جاویگا اور محصول مذکور بحساب مقدار ممالک متوحد واقع کنارہ دریاہای مذکور چند سرکارون مین منقسم ہوگا قلم دوم
محصول مذکورہ کا حصہ بہاول پور یعنی ۱۲ - ۳ - ۱ سے کم اوسی ادن کشتیون پر جو سمندر سے روپر کیطرف جاوین مٹھن کوٹ کی
مقابل میں اون کشتیون پر جو روپر سے سمندر کی طرف جاوین ہریکی پتن کے قریب لیا جاویگا اور کسی مقام نہین لیا جاویگا قلم سوم
برای آسائی تحصیل محاصل چند رعایتون کے اور تیز اس مراد سے کہ بابت انبل کشتی رانی کچہہ نزاع برپا ہوا اوسکا تصفیہ ہو اور قابل اطمینان
ہوجاوے اور راستہ جدید بعافیت تجارت محفوظ رہے ایک افسر انگریزی مٹھن کوٹ کے قریب رہیگا اور ایک گماشتہ ہندوستانی سرکار انگریزی
کی طرف سے ہریکی پتن کے قریب رہے اور ہر دو اہلکار صاحب ایجنٹ انگریزی مقیم لودہیانہ کے تحت مین رہے ہین اور دیگر ریاستون کی
طرف سے بتعلق کشتی رانی جو گماشتہ مقامات مذکورہ پر مقیم ہونگے انجام دہی خدمات مین اونکی امداد کرتے رہینگے قلم چہارم
سرکار انگریزی تعہد کرتی ہے کہ افسر انگریزی جو مٹھن کوٹ کے قریب رہیگا تجارت نکریگا اور حسب منشای قلم چہارم عہدنامہ سابق
سرکار بہاول پور کی انتظام اندرونی مین مداخلت نکریگا قلم پنجم اس غرض سے کہ سوداگر لوگ مال بنارت ہو باہیکی دروغ نالش

ہوا اور نواب مجروح سرکار انگریزی کے ذریعہ سے ملک انگریزی مین پناہ یاب ہوا اوسکے واسطے سرکار بہاولپور سے مبلغ سولہ سو روپیہ نقد کا وظیفہ مقرر کیا اور وہ منجانب اپنے اور اپنے وارثان کی ریاست سے برائے دوام الدعوی ہوا اقرارنامہ نمبری (۶۰) کا مقرر ہو کر سرکار انگریزی نے کفالت دی ایک برس رئیس مجروح نے اپنے عہد کو فسخ کیا اوسنے صاحب چیف کمشنر پنجاب کی خدمت مین اپنے مقدمہ کی تجویز ثانی کے واسطے التجا کی اور بیان کیا کہ اپنے حین حیات دعوی ریاست سے ہرگز دست بردار ہوگا اور بہاولپور جاگیر از سرنو سند حاصل کرنے کی اجازت چاہی مگر بلحاظ کفالت سرکار انگریزی عملدرآمد اقرارنامہ مقبولہ مابین نواب گورنر جنرل اس مجروح کو سخت قید مین رکھنے کا حکم دیا کہ قلعہ لاہور مین قید رہے اوسکے مواجب مقررہ مین سے نصف اوسکو ملتا ہے اور باقیماندہ خزانہ لاہور مین امانت رکھا جاتا ہے کہ آیندہ بشرط استحقاق اوسکو دیا جاویگا تاریخ

— ۳ اکتوبر ۱۸۵۸ء نواب محمد فتح خان مرگیا اور اوسکا بڑا بیٹا رحیم یار خان ملقب بہاول خان اوسکا جانشین ہوا —

نمبر (۶۳) عہدنامہ فیمابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب بہاول خان والی بہاولپور مورخہ ۲۲ فروری ۱۸۳۳ء

فضل ایزدی سے رابطہ دوستانہ فیمابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و ریاست بہاولپور کا زمانہ سے ایلفنسٹن صاحب کے کابل جانے پر ۱۸۰۸ء و ۱۸۰۹ء مین قائم ہوا تھا اسوقت تک بلافرق و تفاوت جاری رہا ہے۔ اور اب کپتان سی ام وڈ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر رلدہیانہ رایت انریبل لارڈ ولیم بنٹنک صاحب گورنر جنرل ہندوستانی انگریزی کیطرف سے واسطے ترقی روابط موافقت و صلاح اجرای کمپنی رای دریای سندہ و ستلج کی بنظر ازدیاد فواید تجارت کہ موجب خوشنودی خدا تعالی و بہبودی رعایا ہی گردونواح ہی بمقام بہاولپور آیا۔ اسواسطے برای استحکام احدیث سرکارین و اجرای تجارت دریاہای مذکورین تجویز قواعد بندوبست اوسکے فیمابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب رکن الدولہ حافظ الملک اور مخلص الدولہ محمد بہاول خان عباسی نصرت جنگ بہادر سرگروہ داود پوتران عہدنامہ مشتمل قلم ہای ذیل مقرر ہوا **قلم اول** فیمابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب محمد بہاول خان اور اوسکے وارث اور جانشین کی دوستی و احدیت دوامی رہیگی **قلم دویم** انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی عہد کرتی ہے کہ ممالک موروثی و دیگر مقبوضہ سرکار بہاولپور مین کبھی مداخلت نکریگی **قلم سوم** درباب انتظام اندرونی سرکار و استعمال حقوق حکومت مالکانہ اپنی رعایای پر نواب جسطرح اب تک رہاہے مالک خود اختیار رہیگا **قلم چہارم** ہواسنہ سرکار انگریزی کی طرف سے ریاست بہاولپور مین رہنے کے واسطے مقرر کیا جاوے حسب منشاء قلمہای بالا مداخلت حکمرانی نواب سے پرہیز کریگا اور فریقین تعہد کے روابط دوستانہ محفوظ رکھنے مین ساعی رہیگا **قلم پنجم** سرکار انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے درخواست کری ہے کہ تجاران ہندوستان وغیرہ کو دریای سندہ و ستلج اور بہاولپور کی سڑکون سے آمدورفت کی اجازت ہو اور سرکار بہاولپور اس شرط سے کہ اشخاص مذکورہ پاس راہداری موجود ہو اپنی سرحد کے اندر اجازت دینا منظور کرتی ہے **قلم ششم** سرکار بہاولپور عہد کرتی ہے کہ راستہ ہای مذکور پر آنی جانیوالے مال تجارت کا محصول بقدر مناسب معتدل منظوری سرکار انگریزی مقرر کریگی اور بلا منظوری فریقین اوس مین کمی و بیشی نہوگی **قلم ہفتم** یہ منظور ہوا ہے کہ شرحنامہ محاصل حسب شرح بالا مقرر ہو کر اطلاع عام کیواسطے مشتہر کیا جاویگا اور رسالہ ہوران وٹیکہ داران مالگذار سرکار کے بہاولپور کو بتخصیص ہدایت کیجاوے گی کہ محصول لینے کے بعد بہانہ انتظار بعدہ رحکم ثانی سرکار یا دیگر بہانہ سے مال تجار کو نروکین گے — **قلم ہشتم** شرحنامہ محصول جو واسطے راستہ کشتی رانی کے مقرر کیا جاویگا صرف اوسکے راستہ کی آمدورفت مال تجارت پر مستعمل ہوگا اور اوس مال کے محصول راہداری مین جو ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ پر جاوے یا محصول جو کیات ارضی مقررہ پر کسی طرح دخیل نہوگا وہ جیسا اب تک رہا ہے بدستور رہیگا **قلم نہم** سوداگرون کو جو اوس راستہ سے آمدورفت کرین لازم ہے کہ جبتک سرکار نواب کی حدود کے اندر رہین نواب کی حکومت کا لحاظ واجب جیسا کہ سوداگر لوگ کرتے ہین کیا کرین اور افعال موجب آزردگی مجمع ملکی و بدنامی اوس ملک کا ارتکاب نکرین **قلم دہم** حصہ محاصل جسکا نواب مستحق ہے معرفت اوسکے اہلکاران متعینہ مکانات مقررہ سے وصول

فہرست ممالک عطیہ

واقعہ ہریانہ — رہتک معہ سرسی و دوبلا ہے — ہانسی معہ قادیہ
حصار یک ہسم یک توسام یک بہرجانہ یک بھوال پور یک اگروہہ
یہ جات بمواونا سرجبل پرگنہ وادری — مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۲۲۱ ہجری فقط)

نمبر ۲۲ بہاول پور

اصل کاغذات موجودہ دفتر ممالک غیر اور رپورٹ گورنمنٹ پنجاب کا انتخاب شاہ شجاع کے کابل سے بیدخلی ہونے پر درانی سلطنت کی شکستگی ہوئی اوس زمانہ مین حکام بہاول پور نے خودسری اختیار کی اور جب رنجیت سنگھ کا اقتدار زیادہ ہوا نواب بہاول خان نے عہدنامہ حفاظت کرنے کیواسطے چندمرتبہ سرکار انگریزی سے درخواست کری درخواست تو منظور ہوئی مگر منشاء عہدنامہ جات لاہور سے جنکے بموجب مدحکومت رنجیت سنگھ کنارہ راست دریائے ستلج پر مقرر ہوئی اصل مین اوسکی حفاظت کا بندوبست مطلب حاصل ہوگیا۔ بہاولپور کا اول عہدنامہ نمبری ۶۲ مقررہ ۱۸۳۳ء بہاولپور اوسی زمانہ مین جب کہ بیکی عہدنامہ تقرر قواعد تجارت دریاسندھ ہوا مقرر ہوا تھا اسکے بموجب بابین حدود اپنے ممالک کے نواب کی خوداختیاری محفوظ ہوئی اور شرح نامہ محصول مقامات مٹھن کوٹ وہری کی مقرر ہوکر دریاسندھ و ستلج پر تجارت ہونے لگی ۱۸۳۵ء مین بموجب عہدنامہ نمبر (۶۳) بجاے محصول اجناس کی کشتیونپر محصول مقرر ہوا ۱۸۳۸ء مین بذریعہ عہدنامہ ۶۴ اور ۱۸۳۹ء مین بذریعہ عہدنامہ نمبر ۶۵ و نقشہ محصول کی اصلاح و ترمیم ہوئی اور ۱۸۴۳ء مین بموجب قرارنامہ نمبر ۶۶ محصول کشتی نصف کیاگیا اور اجناس تجارت کو بہاول پور ہوکر براستہ ارضی الی خانی والی کیواسطے میزان محاصل مقرر ہوئی ۱۸۴۷ء مین نواب نے حسب منشاء صاحب رزیڈنٹ لاہور کل محصول اون کشتیونکا جو اوسکے ملک مین آکر گذرین معاف کیا اور اوسکا معاوضہ لینے سے انکار کیا ۱۸۵۵ء مین جب سندہ کے حکام ڈاکخانہ نے بہاول پور مین ہوکر شتری ڈاک ہٹانا چاہا نواب نے راستا رضی سے جانے آنیوالے مال کا محصول کم کردیا اور کچھ عرصہ بعد شرح محصول گھاٹ دریائے ستلج مین بھی ترمیم کرنا منظور کیا یہ محصول سابق مین محصول راہداری تھا اب کمی ہوکر صرف اسقدر لینا ٹھہرا کہ واسطے محنت پار اوتارنے مسافران اور مال کے دریا سے آخر کافی ہو ۱۸۳۳ء مین شاہ شجاع کو ازسرنو کابل مین پہنچانی کی تجویز ہوئی نواب سے عہدنامہ (نمبر ۶۷) مقرر ہوا کہ اسکے بموجب وہ سرکار انگریزی کی تحت حکومت مین آگیا اور سرکار کی امداد بطور ماتحت کرنیکا ذمہ دار ہوا اور سرکار کی حفاظت مین اپنے ملک کا حاکم مطابق منظور رہا مہم افغانستان مین کی زمانہ بسہولیت گذر افواج و بہم رسانی سامان رسد نواب نے سبب مددی اسکے عوض مین اوسکو اضلاع سبزل کوٹ و بہانگ بطور انعام مین بتعمیل منشاء قانون ۱۸۴۷ء انگریزی پرمٹ کی لائن کا دریائے ستلج تک پھیلانا مناسب متصور ہوا تب ۱۸۴۷ء مین نواب نے قطعہ اراضی مطلوبہ اپنی خوشی سے دیدیا ۱۸۴۸ء و ۱۸۴۹ء مین نواب بہاول خان ملتانکی لڑائی مین بدل حامی رہا اسکے عوض مین اونکے واسطے وظیفہ ایک لاکھ روپیہ سالیانہ مین حیات ابتدائی تاریخ شروع حکمرانی پنجاب سے مقرر ہوا ۱۸۵۲ء مین نواب نے خلف اولین پر ترجیح دیکر اپنا تیسرے بیٹے کو وارث مقرر کرنا چاہا نواب گورنر جنرل یہ تجویز کیواسطے انتخاب وارث نواب کی مداخلت کرنا سرکار انگریزی کو کسی طرح لازم نہین بہاول خان کی وفات پر وارث منظور نظر جانشین ہوا مگر خلف اولین نے دادا و مردن کی مدد سے اوسکو بیدخل کیا بدیشی ان مشکلات کے نواب نے سرکار انگریزی سے واسطے امداد کے التجا کی مگر نواب گورنر جنرل کی یہ تجویز ہوئی کہ بموجب عہدنامہ جات بہاول پور کی اس کو بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھنا البتہ سرکار انگریزی پر فرض ہے مگر یہ ضرور نہین کہ انسداد مفسدہ اندرونی مین امداد دیجاوے — بعد از فسخ مندہ عہدنامجات موجودہ فیما بین سرکار انگریزی نقد ریاست بہاول پور کو منظور کرکر ریاست بہاول پور پر قبول

تصدیق کیا جاتا ہے کہ جسقدر فوج یعنی پانسو سوار اور پانسو پیادہ اور چار توپ کہ سب مستعد اور مسلح ہونگے اور نوکری سرکار کی واسطے ہر دم تیار رہین گے
حال مین قرار پائی ہے اوس سے زیادہ آیندہ کو نواب سے طلب کرنا سرکار انگریزی کے ارادہ مین نہین ہے اسی منشاء سے سرکار کے احکام نافذ ہوچکے ہین
دس عہدنامہ مین جو در اصل فیمابین سرکار انگریزی اور نواب غفور خان مرتب ہوا تھا یہ شرط ہے کہ بقدر ایزادی کاشت وجمع جایداد نواب کی فوج جمعیت مین بہی
ایزادی کیجاوے گی مگر قرار یافتہ حال سے بجای اوس کے شرایط بالا مقرر ہوئے ہین ور یہی واجب التعمیل رہی گی۔

نمبر (۳۵) ترجمہ قبولیت درمیانی ٹھاکر اونکار سنگہ سبودہ والا و نواب غفور خان درباب جمع موضع سبودہ وغیرہ
نو دیہات مورخہ یکم ستمبر ۱۸۲۱ء مطابق بھادون سدی پنجمین سمت ۱۸۷۸ ہندی

بذریعہ اس تحریر کے مین اقرار کرتا ہون کہ مبلغ تیرہ ہزار آٹھہ سو تین روپیہ سکہ سالم شاہی بابت جمع نو دیہا من ابتدای سمت ۱۸۷۸ لغایت سمت ۱۸۸۰ واجب
تین سال ادا کرونگا بجز جرمانہ مجرمان و محصول راہداری و واجبات زمینداری کل جمع اور خرچہ سوائی اسمین آجاوینگے مین نے برضاء و رغبت اپنے نواب کے
سرکار کو کہ جہانگیر خان کاروبار مین نواب کا مختار ہے یہہ قبولیت لکہدی ہے اور سرکار سے عہد کرتا ہون کہ زر مذکورہ باقساط معمولی سال بسال کچہری
ملہارگڈہ مین ادا کرونگا بعد انقضای میعاد تین سال مذکورہ مین منجانب اپنی اور اپنی اولاد کے جس گانو کی پیداوار مین ایزادی ہوگی بایزادی جمع حسب دستور
مروجہ پرگنہ ملہارگڈہ قبولیت پٹہ مستاجری داخل کرونگا اگر کسی بہانہ سے مین جمع داخل نکرون تو مجرم سرکار متصور ہونا قبول کرونگا اگر بعد انقضای
میعاد تین سال مذکورہ نو دیہات مین سے کوئی گانون ویران پاوی تو مین منظور کرونگا کہ بندوبست جدید مین کل دیہات کے جو کچہہ جمع قرار پاوی اوسمین سے
جمع مناسب اوس دیہہ کے جسقدر تین سال حال مین ادا ہو منہا ہو کر دیہہ مذکور خالصہ مین شامل ہوجاوے اس شرط کی بجا آوری مین کسی عذر وحیلہ سی منحرف
نہونگا اور منظور کرتا ہون کہ کل نقصان اور فائدہ میرے ذمہ رہین گے اسواسطے برضاء و رغبت اپنی یہہ قبولیت لکہدی۔

تفصیل اقساط سالانہ

سمت ۱۸۷۸	سمت ۱۸۷۹	سمت ۱۸۸۰	میزان کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مبلغ تیرہ ہزار آٹھہ سو تین سکہ سالم شاہی بموجب اقساط مذکورہ بروقت ادا ہوگا۔

تفصیل دیہات

سبودہ کوکو پورہ ابنہ مہگوان پور سبحان پور مونگون شاہ کوکرہ تیورہ روہلی

سوائی زر مندرجہ اس قبولیت کے مجہہ سے مطالبہ ہوگا تو مین تعمیل نہین کرونگا۔

ترجمہ پٹہ نواب غفور خان بنام ٹھاکر اونکار سنگہ سبودہ والہ بابت جمع موضع سبودہ وغیرہ نو دیہات مورخہ
یکم ستمبر ۱۸۲۱ء مطابق بھادون سدی پنجمین سمت ۱۸۷۸

جہانگیر خان نے نواب کی طرف سی یہہ ٹہہرایا ہے کہ ٹھاکر اونکار سنگہ سبودہ والہ بابت جمع وکل مصارف سوائے محصول راہداری و جرمانہ مجرمان و واجبات
زمینداری نواب کو مبلغ تیرہ ہزار آٹھہ سو تین روپیہ تین برس مین ادا کریگا بعد انقضای تین برس مذکورہ کے جن دیہات مین ایزادی پیداوار ظاہر ہووے
اونکی جمع بموجب دستور مروج پرگنہ ملہارگڈہ زیادہ کیجاویگی اور ان شرایط پر پٹہ مستاجری نسلاً بعد نسل بنام ٹھاکر مذکور اور اوسکی اولاد کے جاری رہی گی
اور ٹھاکر مذکور جمع مذکورہ باقساط مندرجہ قبولیت سال بسال کچہری ملہارگڈہ مین داخل کریگا بعد انقضای میعاد تین سال مذکورہ کے اگر کوئی گانون
ویران پاوی تو بندوبست جدید مین کل دیہات کی جو کچہہ جمع قرار پاوی اوسمین سے جمع مناسب اوس دیہہ کی جسقدر تین سال حال مین وصول ہو منہا ہوکر
دیہہ مذکور خالصہ ہوجاوی گا مابین میعاد تین سال مذکورہ سوائے تفصیل زر مندرجہ یعنی تیرہ ہزار آٹھہ سو تین کی کسی حیلہ سے کچہہ مطالبہ نہوگا اور ٹھاکر اپنی دیہات

[illegible] ہونے پر جو کوئی آپ کی ریاست بجواز قانون اسلام مسند نشینی ہو گا قبول کیا جاوے [illegible]
[illegible] عہد ناموں [illegible] چنانچہ آپ کا [illegible] سرکار انگریزی [illegible]
دستخط کیننگ [illegible] تمام شد احوال ریاست [illegible]

ریاست جاورہ

[illegible] درہ کا اول نواب غفور خان امیر خان سرگروہ [illegible]
[illegible] کے دربار میں حاضر رہتا تھا اور [illegible] عہد نامہ [illegible]
[illegible] ملک کی آمدنی میں [illegible] فوج بھی [illegible]
[illegible] طاہر ہوا تھا اور عہد ناموں سرکار انگریزی کی [illegible]
[illegible] سردار سرکار [illegible]

[illegible]

نمبر ۲۳ ضمیمہ تتمہ عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع مطابق سنہ ۱۲۳۴ ہجری جو مابین ریاست بھوپال و سرکار انگریزی

ازانجا کہ قلم ششم عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع مطابق سنہ ۱۲۳۳ ہجری مابین نواب بھوپال و انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی میں یہہ شرط ہے کہ نواب بھوپال ایک فوج کنٹنجنٹ چھہ سو سوار اور چار سو پیادون کی سرکار انگریزی کی نوکری میں مہیا کرینگے اور بعد برضامندی فریقین میہ قرار پایا تھا کہ فوج مذکورہ حاکم کل انگریزی افسر ہون اور بہم رسانی سپاہ بہ تعداد مشروطہ کے عوض مین ترجیحہ ادائی مصارف بجنسہ مناسب مردمان مسلحہ و توپخانہ و سوار و پیادہ کا زر نقد سمجھہ لیا جاوے اسلئے مناسب ہے کہ زر مذکور کی تعداد مقرر کیجاوی بیگم منتظم و محافظ بھوپال نے زر مطالبہ کل بہ تعداد حاکم دو لاکھہ روپیہ سالانہ مقرر کرنا چاہا ہے اور نواب گورنر جنرل بہادر ہند نے اسبات کو منظور کرلیا ہے اسواسطے اب یہ قرار پایا ہے کہ شروع سنہ ۱۲۶۷ فصلی مطابق یکم جولائی سنہ ۱۸۵۹ع سے بابت مصارف دوامی کنٹنجنٹ کے زر واجب الادا ریاست بھوپال کا بہ تعداد دو لاکھہ روپیہ سالانہ چلن بھوپال مقرر رہیگا اور بتعمیل قلم ششم عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع مطابق سنہ ۱۲۳۳ ہجری ریاست بھوپال سے اس سے زیادہ مطالبہ نہوگا — مہر فارسی دستخط سکندر — مہر فارسی — دستخط و کمونزی جناب نواب میر الامرا گورنر جنرل صاحب نے بتاریخ ۲۰ — نومبر سنہ ۱۸۵۹ع بمقام بھرتال تصدیق کیا — دستخط ایچ ایم ایسٹ سکتری گورنمنٹ ہند ہمرکاب گورنر جنرل —

نمبر ۲۴ (ترجمہ خریطہ نواب سکندر بیگم والیہ بھوپال مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۸۶۱ع موسومہ جناب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند

آپ کا خط نمبری ۲۲۳ (مورخہ یکم سے سنہ متضمن انتظام کنٹنجنٹ کہ بجای انتظام معمولہ سابق ہوا ہے وصول ہوا اور حالات مندرجہ سے کہ جس مجھکو پیشتر نا واقفیت تھی اطلاع بخشی اور جن اشتباہ کا مین نے رفع کرنا چاہا تھا رفع کئے اوسمین آپ نے لکھا ہے کہ قلم تتمہ عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع مورخہ ۲۹ — نومبر سنہ ۱۸۵۹ع سے مطالبہ ریاست بھوپال بابت مصارف دوامی فوج کنٹنجنٹ کل مسلحہ محکوم و افسران انگریزی جہت حفاظت ریاست بھوپال بہ تعداد دو لاکھہ روپیہ سالانہ مقرر ہوا ہے اس سبب سے ایک فوج انگریزی گورونکی شہو مین تعینات ہوئی تھی مگر بوجہ نقصان فواعد بعدہ مئو سا گر بھیجی گئی تا کہ بجای کنٹنجنٹ سابق کے خدمات معمولی انجام دینے کے واسطے افواج بھوپال لیوی اور سنٹرل انڈیا ہورس یعنے سواران وسط ہند کار آمد ہونگے اگرچہ اس ترتیب مین شرائط اقرارنامہ مذکور متعلق کنٹنجنٹ سابق سے اختلاف ظاہر ہے مگر اصل مین یہہ قلم تتمہ کی شرائط ایفائی عمل ہے کیونکہ سرکار بھوپال کو بہ نسبت سابق کی نسبت موجودگی افواج گورہ مقیم ساگر و مئو سے امداد حفاظت زیادہ بہم پہونچتی ہے — اس صورت مین نہایت پسندیدہ ہے کہ جہان دیگر گون نکے کوئی قصہ نہو اور سرکار بھوپال کا منشا تجویز سرکار انگریزی مطابق ہو مشفقا حسب کلمات لصحت مصاحب کی مجھکو معلوم ہوئی یعنے یہ کہ سرکار انگریزی نے بجای تدبیرات سابق کے افواج ترتیب حال جہت حفاظت اطمینان ریاست بھوپال کے واسطے زیادہ کارگر تدبیرات کی ہین ہین کمال خوشی حاصل ہوئی حقیقت مین ترتیب جدید میری خواہش کی موافق ہے اور کل موجبات تشویش و غلط فہمی رفع ہوگئی ہین —

نمبر ۲۵ (ترجمہ سند عطائی پرگنہ بیرسیہ ریاست بھوپال کو مورخہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ع عیسوی —

چونکہ زمانہ غدر مین نواب سکندر بیگم حاکم بھوپال نے خیرخواہی سے سرکار انگریزی کی خدمات نیک انجام دی تھی اور ریاست بھوپال مین امن و انتظام رکھا ہے اسواسطے سرکار انگریزی نے نہایت خوش ہوکر پرگنہ بیرسیہ کی ملکیت نسلاً بعد نسل ریاست بھوپال کو عطا فرمائی ہے کل شرائط جو حالمین نسبت بھوپال کی موجود ہے پرگنہ عطیہ حال مین بھی متعمل ہونگی — دستخط کیننگ

نمبر ۲۶ (بنام نواب سکندر بیگم والیہ بھوپال مورخہ ۱۱ — مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

جناب ملکہ عالیہ کی یہ خواہش ہے کہ روسائی و امرای ہندوستان سرکارین جو اپنے اپنے ملکونکی حکومت کرتے ہین دوام کی واسطے قائم کی جاوین اور اونکے خاندان کی مسند نشینی و مراتب جاری رہین یہ تعمیل اس خواہش کی مین آپکی اطمینان کہتا ہون کہ اصلی وارث

جہانگیر محمد خان سے اطلاع پاکر صاحب سکرٹری سرنٹ مستر میگناش صاحب سکرٹری سپرنٹنڈنٹ لیفٹنٹ ولکش صاحب ایجنٹ بھوپال کے نام احکام نافذ کیے ہین کہ جب
مین اختیارات حکمرانی ریاست بھوپال نواب کو تفویض کرونگا لاٹ صاحب ممدوح میری جان اور جاگیر خاص کی حفاظت کیواسطے سرکار ہندوستان
کی کفالت عطا فرماینگے اور صاحب ایجنٹ نے بذریعہ خریطہ کے مجھکو اس حال سے مطلع کردیا اور سرکار انگریزی کی ہرطرح سے اعانت کرنا ہمیشہ
میرا مقصود دلی ہے اسواسطے اپنے کل انتظام امورات ریاست بھوپال اپنے بیٹے نواب کو سپرد کردیا ہی میری اصل جاگیر بشمول سایر متعلقہ
قلعہ واراضی اسلام نگر جسکی جمع تخمیناً سترہ یا اٹھارہ ہزار سالانہ ہی میرے قبضہ مین رہیگی اور اراضی پرگنہ باڑی کہ اب خالصہ مین ہے اور انکی
جمع تخمیناً سایٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے مع قصبہ باڑی بطور جاگیر جدید میری حصہ مین آئے ہین اور باغ و مزار متبرک میری شوہر مرحوم کی معہ اراضی
جمعی تخمیناً تیتیس ہزار روپیہ سالانہ کی مصارف واجب کے واسطے اوسی اول سے متعلق تہے بشمول میرے مسکن حال باولی و باغ و دوکانین
نظیر گنج اور میری مسجد وغیرہ اور باورہ کہ میری نام سے موسوم ہے میرے ہی قبضہ مین رہینگی نواب کو لازم ہے کہ اس جاگیر کے تقبضہ
اور انتظام مین کسی طرح کی مداخلت کرنے سے اور مجھپر کسی طرح ضرر جسمانی پہونچانی کی تدبیر سے باز رہے اور اسیطرح مین بہی عہد کرتی ہون کہ
نواب کے کاروبار انتظام ریاست مین کسی طرح دست انداز نہونگی اور اوسپر کسیطرح ضرر رسانی کی تدبیر نکرونگی اور سرکار انگریزی سے ذریق
کو اس عہدنامہ کی بابعہد یکا جواب دہ قرار دیتی ہے یہ درخواست ہے کہ فریقین کے اقرارنامجات پر بطور تصدیق لاٹ صاحب کے دستخط ہوجاوین تاکہ وقت
آیندہ پر عندالحاجت سند کامل مانتاہون علامت دستخط قدسیہ بیگم۔

ترجمہ اقرارنامہ نواب ظہیر الدولہ نواب جہانگیر محمد خان نواب بھوپال کہ تصدیق کیواسطے جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل کی خدمت مین مرسل ہوا تھا

ازانجا کہ جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب ہند باجلاس کونسل نے کشمکش باہمی میری اور والدہ شریفہ قدسیہ بیگم سے اطلاع پاکر
احکام اس مضمون کے نافذ کیے ہین کہ جب بیگم کل انتظام امورات ریاست مجکو سپرد کرونگی لاٹ صاحب حفاظت جسمانی بیگم کی کفالت سرکار انگریزی سے
عطا کرینگے اور بیگم نے اپنی رضامندی احکام مذکورہ سے بذریعہ خریطہ و سوملیفٹنٹ ولکش صاحب پولٹیکل ایجنٹ بھوپال مین ظاہر کی ہے اور صاحب
ایجنٹ نے چاہا کہ بیگم کیواسطے مواجب مناسب بطور جاگیر کے مقرر کیا جاوے اور بیگم کے کل انتظام امورات ریاست مجکو تفویض کردیی ہین اسواسطے بنظر ترقی
آسایش بیگم اور بموجب صلاح صاحبان مذکورہ بالا مین نی جاگیر وغیرہ مفصلہ ذیل دینا منظور کیا ہی عہد کرتا ہون کہ بیگم کی اصل جاگیر معہ محصول سائر
متعلقہ قلعہ واراضی اسلام نگر جمع سترہ یا اٹھارہ ہزار روپیہ سالیانہ جسطرح اب تک رہی ہے اونہین کے قبضہ مین رہےگی اور اراضی پرگنہ باڑی
جو اب خالصہ مین ہے مع قصبہ باڑی علاوہ جاگیر قدیم بیگم کے حصہ مین آئی ہین باغ اور نواب مرحوم کے مزار معہ اراضی متعلقہ جمعی تینتیس ہزار روپیہ
سالیانہ بہی اونکے انتظام و قبضہ مین رہی گی اسی طرح محل جسمین بیگم رہتی ہین اور باولی باغ اور بیگم کا باورہ اور نظیر گنج و دکانین اور
اون کی مسجد وغیرہ ہے اونہین کے قبضہ مین رہی گی بیگم کو لازم ہے کہ انتظام امورات ریاست مین دست اندازی کرنے سے اور مجکو
ضرر پہونچانے تدبیرون سے جین حیات اونکی پرہیز کرونگا اور کسی طرح اونکی ضرر جسمانی کی تدبیر نکرونگا سرکار ہندوستان فریقین
متعہد کو اس عہدنامہ کی کسی طرح عہد شکنی کرنے مین جواب دہ ذمہ دار کرتی ہے امید ہے کہ لاٹ صاحب ممدوح براہ عنایت اس
اقرارنامہ پر بطور تصدیق کی اپنے دستخط ثبت فرماوینگے تاکہ وقت آیندہ مین عندالحاجت سند کامل ثابت ہو مین اپنی ہمیشہ دل و
جان سے بیگم کا آداب مشیرانہ ادا کرتا رہونگا مورخہ ۹ شعبان سنہ ۷۰ ہجری مطابق ۲۹ نومبر سنہ ۵۳ عیسوی
بدستخط نواب جہانگیر محمد خان بتاریخ ۲۵ جنوری سنہ ۵۴ع نواب گورنر جنرل نے ان اقرارنامجات کو
تصدیق کیا فقط

نمبر ۲۱) عہدنامہ فیما بین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب نظیر محمد خان حاکم بھوپال بذریعہ کپتان جی سلوورت صاحب منجانب آنریبل کمپنی بجائز اختیارات کلی عطیہ جناب نواب میرالامرا مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل و کرم محمد خان بہادر و شہزاد مسیح صاحب منجانب نواب نظیر محمد خان بجائز اختیارات کلیہ عطیہ نواب موصوف ــــ قلم اول ــ درمیان آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب بھوپال اونکے وارث اور جانشینان کی دوستی و اتفاق و اخلاص ہمیشہ رہیگا اور ایک طرف کے دوست و دشمن دوست و دشمن جانبین متصور ہونگے قلم دوم سرکار انگریزی ریاست و ملک بھوپال کو کل دشمنوں سے محفوظ اور مامون رکھنیکا عہد کرتی ہے قلم سوم نواب بھوپال اونکے وارث اور جانشین سرکار انگریزی کی امداد و ماتحتی کرتی رہیگی اور سرکار کی سرپرستی کو تسلیم کرینگے اور دیگر رئیس اور ریاستوں سے کچھ تعلق نہ رکھینگے قلم چہارم نواب بھوپال اونکے وارث اور جانشین بلا منظوری و علم سرکار انگریزی کسی رئیس یا ریاست سے عہد و پیمان نہین کرینگے مگر دوستانہ خط و کتابت دوستانہ دوست اور رشتہ دارون سے اور مراسلات ضروری قرب و جوار کے تعلقہ زمینداران سے جاری رہینگے ــ قلم پنجم ــ نواب اونکے وارث اور جانشین کسی پر ارتکاب زیادتی نہین کرینگے اگر اتفاقاً کسی سے نزاع پیدا ہو تو ثالثی و فیصلہ سرکار انگریزی کے ذمہ سپرد کیا جاویگا ــ قلم ششم بھوپال کی ریاست ایک فوج کنٹنجنٹ مشتمل چھ سو سوار اور چار سو پیادون کی سرکار انگریزی کی نوکری میں مہیا کرینگے بوقت ضرورت بعند الطلب ریاست بھوپال کی کل فوج بجز اوس حصہ کے جو انتظام اندرونی ریاست کیواسطے ضرور ہو فوج انگریزی کی شامل ہوگی قلم ہفتم افواج انگریزی ممالک بھوپال میں ہمیشہ آئے جاویگی اور فوج مذکورہ کے صاحب کمانیر نقصان زراعت و دیگر نقصان سے پرہیز کرنے میں بکمال مستعدی کرینگے اور اگر ضرورت ہوگی تو وہان چھاونی بھی کرینگے اس صورت میں نواب منجانب اپنے اور اپنے وارث و جانشین کے عہد کرتے ہین کہ بدرخواست چھاونی ہونے پر قلعہ اسلام نگر یا اور کوئی قلعہ معہ وہ زمین جو ہر طرف قلعہ کے ایک کوس پیمایش ہو سرکار انگریزی کو تفویض کرینگے ــ قلم ہشتم نواب اونکے وارث اور جانشین بغرض انگریزی فوجکے واسطے سامان رسد بہم پہنچانے میں ہر طرح کی امداد دینگے اور کل اجناس جو بازار کے واسطے مطلوب ہونگی نواب کے ملک سے بے محصول خرید کیجاوینگی اور گذرینگی قلم نہم نواب اونکے وارث اور جانشین اپنے ملک کے حاکم خود اختیار رہینگے اور سرکار انگریزی کی حکومت کسی طرح اوس ریاست مین داخل نہوگی قلم دہم نواب نذر محمد خان نے لڑائی میں کمال تندہی و دیانت داری اور خیر خواہی سے ریاست کی کل ذریعہ مصروف کیے اور خود بھی بہت محنت اوٹھائی لحاظ اوس سرکار انگریزی کا اس مراد سے کہ اونکے نیک سعی کی پسندیدگی ظہور مین آوے اور کنٹنجنٹ مشروطہ کا خرچ ادا کرنیکی قابلیت اونکو حاصل ہو نواب اونکے وارث اور جانشینون کو پنج محالات ــ اشٹہ ــ سیہور ــ دورآہا سیہور ــ دیوی پورہ ــ اونکے قبضہ مین بلا شراکت غیری رہنے کے واسطے دوام کو عطا کرتے ہین ــ قلم یازدہم ــ یہ عہدنامہ گیارہ قلمونکا بمقام رایسین بمہر و دستخط کپتان سلوورت صاحب و کرم محمد خان بہادر شہزاد مسیح صاحب مقرر ہوا کپتان سلوورت صاحب عہد کرتے ہین کہ نواب گورنر جنرل بہادر کی تصدیق تاریخ امروز سے مابین تین ہفتہ کے حاصل کردینگے اور کرم محمد خان و شہزاد مسیح عہد کرتے ہین کہ نواب نظیر محمد خان کی تصدیق دو روز میں حاصل کردینگے مقام رایسین ۲۶ ــ فروری ۱۸۱۸ء مطابق ۲۰ ــ ربیع الثانی ۱۲۳۳ ہجریہ مہر و دستخط جی سلوورت مہر و دستخط کرم محمد خان ــ مہر و دستخط شہزاد مسیح ــ جناب گورنر جنرل نے اس عہدنامہ کو بمقام لکھنؤ تصدیق کیا ــ ماہ مارچ ۱۸۱۸ء دستخط ہیسٹنگس مہر کمپنی

نمبر ۲۲) ترجمہ اقرارنامہ قدسیہ بیگم بھوپال کہ تصدیق کیواسطے جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خدمت مین ارسال ہوا تھا

ازانجا کہ جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب ہندوستان باجلاس کونسل انگلستان ہمی میری اور میرے عزیز بیٹی نواب نظیر الدولہ

جو اس مہم مین تندہی سے مدد دینگے دشمن متصور ہونگے اور ویسی ہی سزا کے مستوجب ہونگے آپنے سرکار انگریزی کی خیرخواہی منظور و
قبول کرلی اور پنڈارون سے عداوت بالتخصیص پیدا ہوئی اس سے آپ ہر طرح کی امداد و اعانت کے مستحق ہو گئے ہین اور ایسی حالت مین
آپکی ممالک کا مقابلہ مسکن پنڈارون سے قریب ہونا اور آپکی فوج کی دلیری اور آپکی جرات ذاتی کی تقویت کار زار آیندہ مین آپکو
مفید ترین معاون ہونگے قابلیت بخشنے والے متصور ہین اور آپکا اسوقت کا طریقہ آپکی تقدیر آیندہ پر اثر قوی پیدا کریگا اور نواب
گورنر جنرل صاحب کو کچھ شک نہین ہے کہ آپ اس امتحان مین مستقل و ثابت قدم رہینگے مین یہ خط بمعرفت کرنیل اوس صاحب کے
بھیجتا ہون اور مستدعی ہون کہ آپ بھی اوسکا جواب اوسی سبیل سے بھیجین آپکا جواب پہونچنے پر کہ جلد آنا چاہیے مجھے امید ہے کہ صاحب
اور سبب اطمینان ہوگا کرنیل صاحب آپکی فتح و مسرت نیت کے واسطے اپنی خواہشون سے آپکو مطلع کر دینگے اور آپکے ملک کو محفوظ رکھنے
اور اوس قلعہ کو مسمار کیو اسطے مستقل ہوا ہے متصرف ہونے سے اور افواج انگریزی کے لیے سامان رسد بہم پہونچانے کی باب مین
جو تدبیرات ضروری ہین اونکی اصلاح کرینگے اور افواج انگریزی عبور دریای نربدا کرکے آپکے ملک مین آوینگی ان مراتب پر کرنیل
صاحب کو ہر طرح کی اطلاع پہونچانے سے مین آپکا مشکور ہونگا اور اونکی صلاح کو آپ ہر باب مین سرکار انگریزی کی صلاح سمجھتے رہین

بنام نظیر محمد خان نواب بھوپال مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۸۱۷ء

مرجان مالکم صاحب نے مجمل مضمون مراسلات باہمی اپنی اور تمہاری سے اور مطالب متکلمی و معنی اپنی اور تمہاری تمہارا معتمد عنایت مسیح
سے بخوبی مطلع کر دیا ہے اور لفٹنٹ کرنیل اوس صاحب نے لکھا ہے کہ تمہارے سوار و پیادہ ون کی فوج کا مجمع انکی فوج کے شامل ہو گیا ہے
اور تمہارے ... سے اونکو تشفی و اطمینان حاصل ہوا ہے ان مراتب سے میرے خیال مین کہ ہمیشہ تمہاری دوستی و خیراندیشی بجانب سرکار
انگریزی کا رکھتا ہون بہت استحکام پیدا ہوا ہے اور مین تمہاری طمانیت کرتا ہون کہ ایسا ہی تصور تمہاری طرف کا میرے دل پر ہمیشہ
رہا ہے بمجوای تحریر تمہاری موسومہ مرجان مالکم صاحب کی ہمین تحقیق لکھا تھا کہ جنکنس صاحب نے جو سوالات حسب اجازت تمہاری پیش کیے تھے
تمنے اپنی منظوری سوالات مذکورہ سے صاحب موصوف کو مطلع کر دیا ہے قبل نفاذ منظوری باسرشتہ اپنی مین نے مستر جنکنس صاحب سے
کیفیت شرح تمہاری تحریر اور تقریر و تبادلہ عہدنامہ باقاعدہ متضمن شرائط مذکور حسب خواہش مظہرہ تمہاری کے طالب ہی تھی مگر ناگپور کا
مفسدہ حال کہ ہماری فوج کی ظفر یابی سے اوسکا انسداد جلد ہوئے والا ہے قرار یافت تدبیرات مذکورہ مین خارج ہوا اب میری دانست
مین مناسب ہے کہ بنا برین جنرل مرجان مالکم صاحب بہادر اور مستر جنکنس صاحب نے تم سے جو اقرار اطمینان کیے تھے اوسمین بانکرار اپنی
منظوری و استحکام سے تمکو براہ راست آگاہ کردون حالانکہ بجای منظوری باسرشتہ کے تمہاری واقفیت اس بات کی کہ افسران انگریزی کی
اقرار پر ہمیشہ بھروسا و اعتماد و ... موجود ہے اور باعتبار و اثق میری دوستی کی تم وفتیکہ شرائط مرجان مالکم صاحب بہادر و مستر
جنکنس صاحب پر عمل کرنے لگے اس سے مجھکو کمال خوشی و دلجمعی پیدا ہوئی بعض اضلاع کہ جنمین پنڈارہ لوگ بید خل کیے گئے ہین واپس
آکہ تم ... و اتفاق سرکار انگریزی کا تجربہ پا چکے اور مطمئن ہو جہان تک اتفاقات زمانہ مجھکو اس درخواست کے زیادہ کرنے
کی قابلیت بخشینگے ... ہمیشہ مستوجب عنایات رہیگا تمہاری بہبودی و فوائد آمدنی کے اقرار سے روپیہ پیدا ہونگا
... ... اوس فوج انگریزی کی جو تمہارے ملک کی حفاظت مین مصروف رہیگی بہت تھے
بہت کوشش ... کرتا ہون کہ آیندہ ... تر آباد ہوسے بکمال ہمت ... کشادہ دلی اور ... واجب حالات آمدنی اور ...
مین تمہارے سرکار سے مستر جنکنس اس باب مین بہت آسایش و خاطر جمع سے رہو ... ہی نامہ باقاعدہ طیار ہوگا اور حسب ...
اوسکی ... ہوگا اوس حالت مین میری یہ خواہش ہے کہ تم ... عہدنامہ معتبر تصور کرو ... اسٹنگس گورنر جنرل

انگریزی کی حفاظت مین رکھنا چاہتے ہین عرصہ سے زیر تجویز جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہین اگرچہ ابھی کچھ جواب نہین ملا مگر بلا لحاظ نہین
رہے ہین اور مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ جناب ممدوح کی منظوری سوالات مذکورہ سے آپکو مطلع کردن ذیل مین سوالات مذکورہ کی نقل مطابق
اصل لکھی جاتی ہے سوالات حکیم عنایت مسیح مختار معتمد نظر محمد خان نواب بھوپال حسب خواہش لوکل مورخہ تاریخ ۲۲- جنوری سنہ ۱۸۱۸ع مطابق
چہارم ربیع الاول سنہ ۱۲۳۳ ہجری — قلم اول — قلعہ نظر گڈھ معروف سیرسئو یا گول گانو کہ بھلسہ سے قریب واقع ہے بطور چھاونی مستقل
اور کوٹھار غلہ وغیرہ سرکار انگریزی کو دیا جاویگا - قلم دوم - انگریزی فوج کے واسطے ہوشی غلہ وکل دیگر اجناس ضروری بازاری نرخ
سے مہیا کرنے مین ہم سعی کامل کرینگے - قلم سوم - بتعمیل احکام سرکار انگریزی ہم پنڈارون اور ہندوستان کے کل افغان غارتگرون سے
خط وکتابت وآمد ورفت وراہ ورسم نہین رکھین گے - قلم چہارم جب ہم سرکار انگریزی کی حفاظت مین آجاوین گے ہمکو دیگر روسا
ہندوستان وراجگان سے خط وکتابت رکھنے وعہد وپیمان کرنے کی ضرورت نرہے گی مگر حقیقت کاروبار متعلقہ انتظام مین گردنواح کے
زمیندار اور رئیسون سے خط وکتابت کی ضرورت ہوگی اور ان صورتون مین حکام انگریزی کو پیشتر اطلاع دینا اور اجازت حاصل کرنا باعث
توقف ہوگا اس لیے بعد انجام وہی معاملات خفیفہ اس قسم کے قریب ترین حاکم انگریزی کو اوسکی اطلاع کرتے رہین گے - قلم پنجم
حفاظت سرکار انگریزی مین کئے جانیکے بعد ہم اپنے کل استحقاق ودعوی کہ دیگر راجگان وروسا پر رکھتے ہین سپرد سرکار انگریزی کرینگے
تاکہ سرکار اونکا بندوبست مناسب کردے اگر اسطرح ہمارا کچھ نقصان ہوجاوی تو بھی سرکار انگریزی کی لحاظ سے تامل گوارا کرین قلم ششم
زر مصارف تنخواہ فوج انگریزی کی صورت یہہ ہے کہ دو سالہای گذشتہ مین ملک کی مالگذاری جو ہمنی وصول کی ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ
سے زیادہ نہین ہوئی ہے اوس سے ہمنے اپنا گذارہ بمشکل کیا ہے پس ادای مصارف فوج انگریزی مین ہم کہان سے دین اس باب مین
سرکار کمپنی بہادر ہمکو معذور رکھین مگر قلعہ نظر گڈھ معہ چند دیہات متعلقہ کہ اونمین سے بعض آباد ہین اور بعض ویران ہین سرکار کمپنی کو سپرد کیا جاویگا
اور جب امداد سرکار انگریزی سے ہماری مرادات حاصل ہونگی ہماری طرف سے انجام وہی اس خدمت مین حتی المقدور ہماری کوتاہی
ہوکر ظہور مین نہین آوین گی — سوائے انکے جناب گورنر جنرل بہادر صاحب صرف انہی شرائط آپ سے اور چاہتے ہین کہ آپ معہ اپنی
فوج کے بموجب صلاح افسران سرکار انگریزی پنڈارون اور اونکے مددگارون سے بسرگرمی تمام لڑینگے اور اپنے ملک مین افواج
انگریزی کو ہمیشہ آنے جانے دینگے اور کل اجناس رسد فوج مذکور اپنے ملک سے بلا مطالبہ محصول خرید کے گذرنے دینگے - آپکی
ملک اور آمدنی کی ایسی حالت مین جیسے کہ آپ بھی مصارف فوج کے واسطے سرکار انگریزی سے کچھ مطالبہ نہین کرتے مگر یاد رکھنا
چاہئے کہ جب آپکے ممالک مین ایزادی ہوجاوے اور ملک حال مین استقلال امن وعافیت سے ترقی ہو آپکو حصہ واجب حسب لیاقت
اپنی ادا کرنا ہوگا ان شرائط پر سرکار انگریزی آپکی ممالک کو کل دشمنون سے محفوظ ومکفول رکھنے کا اون اضلاع کو جو پنڈارون نے
چھین کر اپنے تحت مین کرلیے ہین واپس لیکر اپنے قبضہ مین سپرد کرنیکا عہد کرتی ہین — سوا اسکے آپ متوقع رہین کہ دیگر علاقات
شفقت وعنایات جو اتفاقات زمانہ سے سرکار انگریزی کے اختیارات مین آوینگے اور انکا نیک رویہ اونکا مستحق ہوگا آپکے حال پر
مبذول ہونگی — حسب اجازت جناب نواب گورنر جنرل صاحب آپکو اطلاع دیتا ہون کہ آپکے فی الفور رفیق سرکار انگریزی اور مستحق
حفاظت مستقل وبلا وساطت ہوجانے کے واسطے صرف یہی امر ضروری کہ آپ جواب خریطۂ ہذا مین اپنی منظوری شرائط بالا سے مجھکو مطلع
کردین مگر جواب اوسکا بہت صاف اور صریح ہو — سرکار انگریزی نے ارادہ قطعی وبے تبدیل کیا ہے کہ پنڈاران غارتگران کا زور
توڑا جاوے اور ہندوستان کے ہر ایک حصہ مین طریقہ غارتگری نیست ونابود اور اوسکی ازسرنو جاری ہونے کا انسداد کیا جاوے
اس مراد سے ہر طرف کی افواج انگریزی مالوہ مین آتی ہین ہر ایک ریاست کو لازم ہے کہ یا تو دوست ہوجاوے ویا دشمن — وہ بھی

معلوم نہین ہے حاکم بھوپال ہو سکے۔ اسلئے قبول نہین کر سکتے تدبیرات قرارنامہ ۱۸۱۸ع کی ترمیم کی ضرورت ہوئی آخرکار [illegible]
بہ اکتساب جہانگیر ریاست کی رئیسہ ہوا وسکا نام ان بڑا ہی نام [illegible] ملقب نواب ہی اور جب تک کہ شاہجہان بیگم اکیس برس کی عمر کو
نہ پہنچی سکندر بیگم بطور محافظ بندوبست انتظام کا کام کرتی رہی مگر سکندر بیگم اپنی اس حیثیت سے ناراض رہی کیونکہ وہ سمجھتی کہ خود مستحق
اقتدار مالکانہ تھی اسلئے کہ شوہر متوفی کا استحقاق بطور رئیس بھوپال اور رئیس [illegible] اپنی [illegible] کا استحقاق منظور ہونی کی شائق ہوئی تو گو سرکار نے
شاہجہان بیگم کا حقیقت کو نظر انداز کر لیا تھا اوسکے منظور نہین کر سکتی تھی مگر شاہجہان بیگم نے از خود دعوی استحقاق حکمرانی مین بیعت
اپنی والدہ کے چھوڑ دیا اور اس بہم سے ۱۸۵۹ع مین نواب سکندر بیگم حاکم اور شاہجہان بیگم انکی [illegible] مشتہر ہوئین اور حق وراثت آیندہ
شاہجہان اسکی وارث مشتہر ہوئین اور حق وراثت آیندہ شاہجہان بیگم کی اولاد کو رہا ۱۸۴۰ع مین بھوپال کنٹنجنٹ کی ابتدا ہوئی اور ذیل
سے خرچ مصارف کنٹنجنٹ بجای ایک لاکھ تیس ہزار کی ایک لاکھ اڑتیس ہزار روپیہ بیا منظور کیا ۱۸۴۹ع مین کنٹنجنٹ کا [illegible] نسبت [illegible]
[illegible] اور سکندر بیگم سے [illegible] نامہ نمبر ۲۳ ہوا اسکے بموجب مصارف [illegible] اس کنٹنجنٹ کا سالانہ مطالبہ بتعداد [illegible] لاکھ روپیہ قرار پایا اور یہ
شرط ٹھہری کہ مصارف کنٹنجنٹ کا کل [illegible] ریاست آیندہ کو اسی جانب [illegible] ۱۸۵۷ع مین کنٹنجنٹ باغی ہوگئی جس سے وہ فوج
شکست ہوگئی اوسکی خدمات کچھ تو افواج لائین اور کچھ بھوپال لیوی ۱۸۵۹ع مین بھرتی ہوئی انجام دیتے ہین اس بندوبست کو معاہدہ
۱۸۱۸ع کی ترمیم ہے بیگم نے حسب سررشتہ ذریعہ مراسلہ نمبر ۴۴ منظور کیا ہے بھوپال لیوی کبھی کو لیس ہے مگر ہندوستان کے کسی حصہ
مین نوکری [illegible] کو طلب ہو سکتی ہے۔ علاوہ زر مصارف فوج کے ریاست بھوپال مبلغ [illegible] روپیہ امداد مدرسہ سیہور مین
۱۸۱۹ع مین میجر [illegible] صاحب نے مقرر کیا تھا اور مبلغ [illegible] روپیہ تعمیر و مرمت سڑک اندرونی ریاست بھوپال مین دیتے ہین
سکندر بیگم ہمیشہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی مین مستعد رہی ہے بجلدوی خدمات مسند ۱۸۵۷ع مین اوسکو پرگنہ بیرسیہ کہ ریاست دہار
سے بطور بغاوت ضبط ہوا تھا موجب سند نمبر ۲۵ (منظوری) استحقاق وراثت بموجب قانون اسلام و رسومات ریاست بذریعہ سند
نمبر ۲۶ (اجازت) خطاب [illegible] آف دی [illegible] اکزالٹڈ آرڈر آف سٹار آف انڈیا یعنی ستارۂ ہند عطا ہوتی ہین بیگم نے اپنے [illegible]
۱۸۵۷ع کی بغاوت مین خیرخواہی اور جانفشانی کی تھی بڑی جاگیرات عطا کی ہین ۱۸۶۲ع مین سکندر بیگم نے زیارت مکہ تشریف
کو جانے کا ارادہ کیا اور درخواست کی کہ اسکی واپسی تک سرکار انگریزی سے احکام جدید ریاست بھوپال مین جاری ہوویں بیگم کو
جواب ملا کہ [illegible] ممکن نہین اس لیے سرکار انگریزی ایسی درخواست منظور نہین کر سکتی مگر [illegible] رہی کہ [illegible]
بیاس [illegible] ریاست بھوپال [illegible] سکے مالک غیر حاضر اور [illegible] انتظام کا لازم۔ آویگا ایسے احکام جاری نہو سکے اور
[illegible] انتظام بھوپال مین [illegible] مداخلت کی جاوی گی [illegible] ایسے احکام [illegible] نہایت ضرور ہوگا تو صحیح حال کی اطلاع
اوسکو بھی دیجاویگی اور بیگم کی [illegible] کی گئی کہ اسکی غیر حاضری مین سرکار انگریزی شاہجہان بیگم کی بھی محافظ رہیگی — بھوپال کا
رقبہ [illegible] چھ ہزار سات سو چوالیس مربع میل ہے آمدنی قریب [illegible] تیرہ لاکھ چھہتر ہزار [illegible] روپیہ اور
آبادی [illegible] لاکھ [illegible] ہزار [illegible] ہے بیگم کی [illegible] سلامی ہوتی ہے بھوپال کی فوج مین سات [illegible] سوار اور
[illegible] ہزار [illegible] پیادہ اور [illegible] توپ [illegible] اور [illegible] ہین۔

اقرارنامہ نظر محمد خان سے ۱۸۱۸ع

ترجمہ خط مسٹر [illegible] صاحب بنام نظر محمد خان نواب بھوپال مورخہ تاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۸۱۷ع آپکے [illegible]
[illegible] ۲۲ [illegible] ۱۸۱۷ع مطابق چہارم ربیع الاول ۱۲۳۳ ہجری [illegible] آپ اپنی ریاست کو

اوسکے ایک لڑکی سکندر بیگم تھی برضامندی امرای بھوپال و بمنظوری سرکار انگریزی یہہ قرار فرمایا کہ اوسکا بھتیجہ میر محمد خان خلف امیر محمد خان جو لا دعوی ہوا تھا مسند نشین ہوا اور قدسیہ بیگم محافظ و منتظم رہی اور میر محمد خان کی ساتھہ سکندر بیگم کی شادی ہو سنہ ۱۸۲۷ء مین میر محمد خان نے اپنی حکومت جتانی مین کوشش کی محافظ منتظم مانع آئی اوسنے دعوی نکاح سکندر بیگم و مسند نشینی اپنے چھوٹے بھائی جہانگیر محمد خان کی حق مین چھوڑ دیا اور خود چالیس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر لی سرکار انگریزی سے اس جاگیر کی تعمیل ہوائی اس قرارداد پر برضامندی امرای ریاست عمل ہوا کہ اونکو بموجب رواج اپنا حاکم منتخب کرنیکا استحقاق کلی حاصل ہے قدسیہ بیگم نے خود اختیار رہنے کی ارادہ سے مدت تک جہانگیر محمد خان کے ساتھہ اپنی بیٹی کا نکاح کرنے مین مختلف بہانون سے توقف کیا مگر جب تحقیق ہوا کہ تدبیرات حصول شفقت سرکار انگریزی جو انتظام ریاست عین حیات با اختیار خود رکھنے کیواسطے کریں تو مین مطلق کارگر نہو سکین تب باز آئی اور ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۳۵ء کو نکاح منعقد ہوا مگر اس سے خانگی تکرار بند نہوئی کیونکہ قدسیہ بیگم اخیر تک بی اختیار نہونیکی امید رکھتی رہی اور سکندر بیگم اپنا اختیار پھیلانی پر متوقع و دلی تہی سنہ ۱۸۱۶ء مین دریافت ہوا کہ نواب جہانگیر محمد خان نے واسطے گرفتاری بیگم کے سازش کی ہی اس لیے اوسکو پکڑ کر قید کیا مگر ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۳۶ء کو مفرور ہو گیا اور اپنے ہمراہیون کے بڑے گروہ مین شامل ہو کر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا اگرچہ سرکار نے نواب کے دعوی کی واجبیت اور یہہ کہ ترمیم دعوی بڑے بھائی کے سرکار نے اور نیز بیگم نے منظور کیا تھا تسلیم کیا مگر مداخلت یا سرزنش کرنے سے انکار کیا نواب نے شکست پائی اور مجبوراً شہر کی فصیل کی پناہ لینی پڑی تب اس شہر کا چند مہینون تک محاصرہ رہا اور نتیجہ انجام صلح ہوا بیگم اور نواب نے سرکار انگریزی کی ثالثی منظور کی اقرارنامہ نمبر (۲۲) مرتب ہوا اور اوسپر نواب گورنر جنرل کے دستخط ہوئے اس اقرارنامہ کے بموجب نواب کو انتظام ریاست مفوض ہوا اور بیگم کو ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر عین حیات ملی اور اس جاگیر مین مداخلت نکرنیکا نواب نے عہد کیا اور نواب اور سکندر بیگم نے بھی باہم تہیہ یا ارتکاب ضرر رسانی نکرنیکا اقرارنامہ مرتب کیا سرکار نے اس اقرارنامہ کو پسند کیا مگر از بس کہ راز خانگی تصور کرکے تصدیق با سرشتہ نکی ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۳۷ء کو نواب نے اختیارات حکمرانی لئی مگر رضامندی باہمی نواب اور سکندر بیگم کی صادق نہ تھی نواب کے با اختیار ہونے سے عرصہ قلیل بعد قدسیہ بیگم کے ساتھہ رہنے کیواسطے اسلام نگر کو چلی گئی ۹ دسمبر سنہ ۱۸۴۴ء کو نواب مر گیا اور وصیت نامہ اس مضمون کا کہ اوسکا کنیزک زادہ بیٹا دستگیر محمد خان مسند نشین ہو اور اوسکی دختر شاہجہان کہ سکندر بیگم کے بطن سے پیدا ہوئی تھی وزیر محمد خان کی اصل اولاد مین سے کسی کے ساتھہ منسوب ہو لکھہ گیا یہہ وصیت نامہ دستگیر محمد خان کے حق مین مسترد ہوا اور اوسکی مسند نشینی کی تدبیرات کارگر نہوئین سرکار انگریزی نے جس طرح وفات نظیر محمد خان پر سکندر بیگم کا دعوی قبول کیا تھا شاہجہان کے مسند نشینی قبول کی اور یہہ قرار پایا کہ شاہجہان بیگم کا شوہر جو بنظر اختلاط ہر دو شاخ اولاد غوث محمد خان اور وزیر محمد خان کے خاندان بھوپال مین سے منتخب کیا جاوے بھوپال کا رئیس ہوا اور اوسی حالت مین قدسیہ بیگم کا بھائی فوجدار محمد خان باتفاق سکندر بیگم بطور محافظ و منتظم انصرام کارگزاری اس تجویز پر عمل نہو سکا آخرش فوجدار محمد خان عہدہ سے مستعفی ہوا اور فروری سنہ ۱۸۴۷ء مین سکندر بیگم محافظ و منتظم مقرر ہوئی سکندر بیگم نے اہتمام بندوبست بہت جرأت ولیاقت سے کیا اوسنے مالگذاری ٹھیکہ دینے کا طریقہ کیا اور زمینداران دیہات سے بلا وساطت بندوبست کیا جمعبندی محالات جاگیرداران کا قاعدہ مقرر کیا پیشہ و تجارت کی ٹھیکی موقوف کیے ٹکسال کو اپنے انتظام خاص مین لیا عملہ پولیس مین ترمیم و ترقی کی اور ادای قرضہ ذمگی ریاست کی سبیل لگائی جولائی سنہ ۱۸۵۵ء مین شاہجہان بیگم بخشی باقی محمد خان متوطن بھوپال کے ساتھہ منکوحہ ہوئی یہہ شخص خاندان بھوپال مین سے نہین ہے فی الواقع خاندان بھوپال مین کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکے ساتھہ شاہجہان بیگم بہتر و خاطر پذیر نکاح منعقد کرتی اور امرای بھوپال اگرچہ اطاعت بیگم پر راضی ہین کسی ایسے شخص کو جو خاندان حکمران سے

نام سے مطالبہ کیا اور نواب کو مجبور کل ملک واقعہ مالوہ باستثنای چند تپہ جات عہدنامہ کے ذریعہ سے چھوڑنا پڑا اور اوسکے باقیماندہ ممالک
واقعہ گونڈواڑہ کو پیشوا نے منظور مستقل کیا فیض محمد خان ضعیف العقل برای نام اڑتیس برس تک بھوپال کا حاکم رہا اسکے اولاد نتھی اسواسطے
اوسکا بھائی یٰسین محمد خان جانشین ہوا چند روز کے بعد یہہ بھی مرگیا اور اوسکا بھائی حیات محمد خان جانشین ہوا اسکی ضعیف حکومت
کے وقت میں کل اختیار وزیر و نوکر رہا آخرین صدی کے اخیر میں ممالک بھوپال کو پنڈارہ و غارتگران نے تاخت و تاراج کیا اور رگھوجی
بھونسلہ نے حملہ کیا اوسوقت میں نواب کے چچازاد بھائی شریف محمد خان کا بیٹا وزیر محمد خان جو شروع جوانی میں بعد ناکامیاب مفسدہ کے
کہ بمقابلہ وزیر ہوا تھا اور اوسمین شریف محمد خان مارا گیا تھا بھوپال سے مفرور رہا تھا خوش طالع سپاہی ہو کر بھوپال کو واپس آیا اور
مرہٹون کے ظلم و تشدد سے اپنے ملک کو بچایا اور وہی بھوپال کے خاندان حکمران حال کا بانی ہوا چند سال تک مرہٹون سے چھوٹی چھوٹی لڑائی
لڑتا رہا اور جو ملک بھوپال سے باقی رہے تھے اونمین بیشتر از سر نو فتح کئے مگر اوسکی طاقت اور لیاقت پر حیات محمد خان کی بیٹی اور جانشین
محمد غوث خان کو حسد اور رشک ہوا اسلئے اوسنے وزیر محمد خان کی مقابلہ اپنی طاقت بڑہانیکے واسطے سیندھیہ و ناگپور کی فوجین ملک میں بھیجنے کو
بلائین اور سیندھیہ کو خراج سالانہ دینا قبول کیا اسوقت سے محمد خان تاریکی جنت میں غرق ہوا اور ہر چند وہ بہت دنون زندہ رہا او
خطابی رتبہ نوابی سے بہرہ مند رہا مگر حکمرانی ملک میں اوسکا کچھ اختیار نرہا اور نہ مباحثہ و تنازع میں کہ بعدہ درباب مسند نشینی بھوپال ہوئے اوسکا
دعوی پیش ہوسکا عنقریب ۱۸۰۹ء میں وزیر محمد خان نے کوشش کی کہ نزاع باہمی اپنی اور مرہٹون کی میں سرکار انگریزیسے امداد و سالمت
حاصل کرے مگر کامیاب نہوسکا مجبور اوسکو اپنی حفاظت کیواسطے سرغنہ پنڈارون میں شامل ہونا پڑا ۱۸۱۲ء میں افواج متفق نے بھوپال
کا محاصرہ کیا وزیر محمد خان نے نو مہینے تک نہایت دلیرانہ مقابلہ کیا اور آخر کار مرہٹون کو بلا فتح واپس جانا پڑا سال آئندہ میں سیندھیہ
نے از سر نو محاصرہ کرنے میں بہت پیروی کی لیکن بمداخلت سرکار انگریزی اونکو رگھوجی بھونسلہ کی دوستی پر کم اعتبار رہا تھا اور بھوپال کو خانہ
غارتگری پنڈارہ کا ذریعہ عظیم سمجھنے لگے تھے باز رہا مگر وزیر محمد خان کی حین حیات اوسکا تعلق سرکار انگریزی سے بذریعہ عہدنامہ یا سررشتہ
پختہ نہوا ۱۸۱۶ء میں وزیر محمد خان مرا اور اوسکا بیٹا دوسرا نظیر محمد خان سب لوگون کی رضامندی سے کہ اوسمین بڑا بیٹا امیر محمد خان
بھی داخل تھا اور بکثرت عادت بد سے لائق مسند نشینی نتھا مسندنشین ہوا نظیر محمد خان کی شادی قدسیہ بیگم دختر غوث محمد خان کے ساتھ
ہوئی شروع لڑائی پنڈارہ پر ۱۸۱۷ء میں سرکار انگریزی کی اول تدبیرون میں سے یہہ تھی کہ بھوپال سے اتفاق مضبوط ہو سرگروہ پنڈاران
کو مدت سے بھوپال کی ریاست مامن محفوظ تھا اور زیادہ تر اونہین کی امداد سے بھوپال کے نوابون کو سیندھیہ اور راجہ ناگپور کی مقابلہ
کی قابلیت حاصل ہوئی تھی مگر غارتگرون کا تعلق ناگوار تھا اور صرف اسی سبب سے روا رکھا تھا کہ نواب اونکو مغلوب نہین کرسکتا تھا
اسواسطے نظیر محمد خان نے سرکار انگریزی کا اتفاق خوشی سے منظور کیا اونہین شرائط پر جو نواب نے پیش کرین اقرارنامہ مقرر ہوا صرف
یہہ عہد اور شامل کرایا کہ وہ اپنی خرچ سرکار انگریزی کی نوکری مین دیا کرے کوئی با سررشتہ عہدنامہ مرتب نہوا مگر مراسلات نمبر (۲) کو کہ
باہم ہوئے عہدنامہ کا جواز و صداقت دی گئی اس عہدنامہ کی شرائط کا ایفا بدیانت ہوا اور عہدنامہ با سررشتہ بہ نمبر ۲۱ دوستی و اتحاد
دوامی کا کہ سنہ ۱۸۱۸ عیسوی مین نواب سے مقرر ہوا اور اوسکے بموجب ریاست کو قبول ہوئی نواب نے چھ سو سوار اور چار سو پیادہ کی کنٹنجنٹ
مہیا کرنا منظور کیا اور پانچ اضلاع واقعہ مالوہ بطور انعام خدمات و تائید متعارف کنٹنجنٹ اوسکو ملی اونہین شرائط پر مبنی رہا عطیہ اضلاع مذکورہ
کا ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ کہندی رائو منتظم سابق سے کہ موتیب مذکور کی کفالت سرکار انگریزی نے دیدی تھی مشروط تھا قصبہ
قلعہ اسلام نگر کہ نواب کی قبضہ سے نکل گئی تھی واپس دیئے گئے تقرر اس عہدنامہ سے تھوڑی عرصہ بعد نظیر محمد خان اپنی سالی فوجدار محمد خان
کے ہاتھ سے کہ عمر آٹھ سال تھا تمنچہ چلانے سے مارا گیا نظیر محمد خان بہادر سپاہی اور دانشمند حاکم اور سرکار انگریزی کا مضبوط رفیق تھا

فصل بیسم دربیان عہدنامہ سرکار انگریزی رئیس قوم نمبر ۲۷

عہدنامہ درمیان آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب امیرالدولہ محمد امیرخان مرتب مسٹر چارلس تہیوفلس مٹکاف منجانب آنریبل بمجاز اختیار کلی عطیہ جناب نواب امیر اعظم مارکوئس آف ہیسٹنگس گورنر جنرل و لالہ نرنجن لال منجانب نواب بہ مجاز اختیارات کلی عطیہ نواب موصوف قلم اول سرکار انگریزی نواب امیرخان اور اوسکی وارثون کو قبضہ اون ممالک کیواسطے جو بموجب عطا نامہ مہاراجہ ہلکر مہاراجہ مذکور سکے مالک مین او سکے قبضہ مین ہین کفالت دوامی دیتی ہے اور سرکار انگریزی اون قبضون کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے قلم دوم نواب امیرخان اپنی فوج کو بجز او سیقدر کے جو انتظام اندرونی ملک کیواسطے ضرور ہو موقوف کریگا قلم سوم نواب امیرخان کسی ملک مین ازلکاب زیادتی نکریگا اور پنڈارہ و دیگر غارتگران سے تعلقات چھوڑکر بحد طاقت اپنی اونکی سزادہی و استیصال مین سرکار انگریزی کی تائید کریگا اور بلا منظوری سرکار انگریزی کسی شخص سے عہد و پیمان نکریگا قلم چہارم نواب امیرخان کل توپخانہ و سامان جنگی بجز اسقدر کے جو اوسکے ملک کے انتظام اندرونی و حفاظت قلعون کیواسطے ضروری ہو سرکار انگریزی کو دیدیگا اور اوسکے عیوض مین معاوضہ نقد اوسکو ملیگا قلم پنجم جو فوج نواب امیرخان رکھیگا عندالطلب سرکار انگریزی کی حاضر ہوگی قلم ششم یہ عہدنامہ چھ قلمون کا بمقام دہلی بدستخط و مہر مسٹر چارلس تہیوفلس مٹکاف اور لالہ نرنجن لال کی مرتب ہوکر اور تصدیق اوسکی جناب امیر اعظم گورنر جنرل و نواب امیرخان سے ہوکر بتاریخ امروز نہم نوامبر ۱۸۱۵ عیسوی سے مابین ایک مہینے کے بمقام دہلی باہم مبادل ہو گئے دستخط و مہر چارلس تہیوفلس مٹکاف و مہر لالہ نرنجن لال مہر نواب مہر کمپنی دستخط ہیسٹنگس گورنر جنرل اس صلحنامہ کو نواب گورنر جنرل نے بمقام سالامی پانزدہم ماہ نوامبر ۱۸۱۵ عیسوی کو تصدیق کیا ہے آدم سکرٹری گورنر جنرل نمبر ۲۸

نقل سند موسومہ نواب وزیرالدولہ امیرالملک محمد وزیرخان بہادر نصرت جنگ نواب ٹونک مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۶۲ء

جناب ملکہ معظمہ کی یہہ خواہش ہے کہ رؤسا و امرای کی جو اب اپنی ملکون کی حکومت کرتے ہین سرکارین مستقل کیجاوین اور اونکی خاندان کی سند و ریہہ جاری رہی اس خواہش کی انجام دہی مین یقین کرتا ہون کہ بحالت نہونے وارث بطنی کے تمہاری ریاست کی حکمرانی پر جو موجب قانون اسلام جایز ہوکر سند نشین ہوگا منظور و مقبول ہوگا۔ یقین کرو کہ جب تک تمہارا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور صلحنامہ و اسناد و عہد و پیمان کہ جنمین اوسکی اطاعت سرکار انگریزی کو مندرج ہے وفادار رہےگا اس عہدنامہ مین کوئی امر خلل انداز نہوگا دستخط الجن و کنکاڑون گورنر جنرل ہند ختم شد

بہوپال بالکل صاحب کے تذکرہ و سط ہند اور صاحبان رزیڈنٹ کی ریورٹون کا انتخاب

خاندان بہوپال کا بانی دوست محمد نامی پٹھان اورنگزیب کا ملازم تہا اول ضلع بیرسیہ کا منتظم مقرر ہوکر اوسنے شاہنشاہ کی وفات پر جو مفسدی برپا ہوئی اونمین ایسے ذریعون سے کہ خالی از اشتباہ نتھے بہوپال و ملک قرب و جوار مین اپنی حکومت خود اختیار قایم کرنیکا موقع پایا ۱۷۲۳ عیسوی مین چھیاسٹھ برس کی عمر مین مرگیا اوسکی وفات پر پٹھان سرداروں نے اوسکی اصل بیٹی سلطان محمد خان کو کہ صغرسن تھا مالک کیا مگر نظام نے یار محمد خان بڑی کنیز زادہ بیٹی کی حمایت کرے اور سلطان محمد خان کو یار محمد خان کے حق مین لا دعوی ہونا پڑا یار محمد خان کی چار بیٹے تہے اونمین سے سب سے بڑا فیض محمد خان بعمر گیارہ برس اوسکا جانشین ہوا ایک زبردست گروہ نے شامل ہوکر سلطان محمد خان کیطرف سے پھر دعوی کیا مگر اسپر لڑائی ہوئی اونمین سلطان محمد خان نے شکست پائی اور مجبور ہوکر اپنی اولاد کیواسطے جاگیر رانیہ گڈھ کی قبول کی اور ملکیت بہوپال اور مداخلت کاروبار ریاست کے کل دعوی سے دستبردار رہا اسوقت مین باجی راؤ پیشوا نے دہلی سے واپس آتے ہوئے بہوپال کے پٹھانون سے چھینا ہوا ملک واپس کرنے کیواسطے بادشاہ کی

آپ کی اجازت ہوگئی مگر ملکی ضلع ۱۸۶۱ عیسوی مین میر سالم خان خوشت کے اندر گیا فی الحال شکر اللہ خان ملک ہے مگر اپنے فرزندون سے تنگ اور نفاق رکھتا ہے صالح خان سفید پوش مگر بے گذارہ ہے

خاندان جہنڈو خیل

شاخ جہنڈو خیل مین سے شیر مست خان نے اپنے نام کو مشہور کیا جو بعد وفات دکس خان تو پہ گنڈی کا سر اقتدار تھا اپنی دلاوری اور مہمان نوازی سے وہ ایک بڑا ملک مشہور بنون مین ہو کر گذرا ہے جب کرنیل اڈوارڈس صاحب ۱۸۴۸ عیسوی مین تشریف لائے تو ملکان کلان بنون سے وہ بھی حاضر رہا بعد وفات اوس کے گرچہ بہت بیٹے چھوڑ کر مرگیا لیکن کوئی نہین ظفر خان اوس کے بڑے فرزند کو گورنمنٹ نے از راہ ترحم بتہ جہنڈو خیل سے دہم اور ہشتم معاف کیا جس کی آمدنی قریب آٹھ سو روپیہ سالانہ کے ہے

خاندان منداخیل سورانی

اس خاندان مین سے تذکرہ کے لائق بازید خان ملک تھا جس نے اپنی دلاوری سے افسری تواگنڈی حاصل کرکے عہد سکھان مین بڑا رسوخ پیدا کیا عہد افغانی کے قبل بے شمار و بے گناہ اور تبری سے اوسکے نام کو طالمانہ مشہور کر رکھا ہے سو برس سے زیادہ عمر پا کر ۱۸۶۱ عیسوی مین فوت ہوا اور اوسکا بڑا بیٹا خانعظم بتہ منداخیل کا ملک کلان سرکار نے مقرر کیا آپسمین بھائیون کی جو مختلف زوجات سے ہین بڑی بے اتفاقی تھی سدخان ولد بازید خان نے مفسدہ ۱۸۵۷ عیسوی مین ملتانی رسالہ مین بھرتی ہوکر ہندوستان مین خدمت گذاری سرکار کی کری جسکو تمغہ بہادری کا عطا ہوا

خاندان دہرمہ خیل سورانی

یہ خاندان والہ دین عرف زری نسل سورانی سے ہر مسمی حسن خان مورث اعلی انکے نے مسات دہر ملکہ سے شادی کری تھی اوس کے سبب سے یہ شاخ مشہور بہ دہرمہ خیل ہوئی انہین سے شاہین خان ولد بابر خان عملداری درانی مین ایک بڑا ملک تھا اور از روے سند شاہ شجاع محررہ ۱۲۱۸ ہجری مین معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ پنجاہ تومان جسکا ایک ہزار روپیہ ہوتی ہین بتہ والہ دین سے شاہین خان کے نام معاف تھا شاہین خان اپنے بھائی نورنگ خان اور بہادر خان کے ہاتھ سے بروز عید مارا گیا اور اوسکا ایک بیٹا ظلم خان بسبب خردسالی جان بچا کر چلا گیا مگر بالغ ہوکر اپنے باپ کے قاتلان سے قصاص لیا اور اب ظلم خان ملک ہے بتہ دہرمہ خیل سے نصف ملکی کلان انعام سرکار سے اوسکے نام مقرر ہے یہ شخص راست گو اور نیک آدمی ہے عبد الصمد خان اس کا بیٹا فارسی خوان ہے اچھا آدمی معلوم ہوتا ہے اگر آیندہ کو اچھا رہا تو اچھا بن سکے

خاندان داود شاہ

اس قوم سے سلمین کے وقت والا سا خان قوم کشر شاخ عیسی خیل اپنے جنگ جوے اور شکست دینے تاراجند سے مشہور ملک ہوگیا تھا بعد وفات اوسکے گرچہ خوجی پسر اوسکا ملک ہے مگر کسی کام کا نہین ظفر خان ولد پائندہ خان ملک گو ہوشیار ہے مگر بد دن راست بازی ہوشیاری ناکارہ ہے فقط

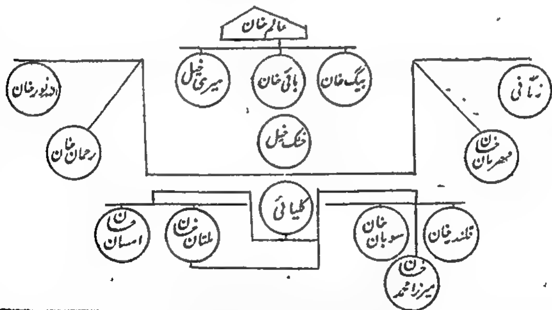
تک مرتے بھی محروم رہے روایت ہے کہ بہرام خان مذکور کو بعہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر جب
بہادر شاہ ملک بنون میں آیا تو نہ بہرام سے لڑے کیونکہ وہ دلیر شخص اپنی قوم کو جمع کرکے کل منڈ خیل
اور دوسری توچی کی راہ سے جب شاہزادہ کی فوج آتی تھی تو روکتے اور سدراہ ہوتا تھا بعد وفات
بہرام خان کے اوس کا بیٹا کوئی ایسا نہیں تھا جو مشہور ملک ہوا ہو مگر اوس کا نبیرہ زبردست
اپنے وقت میں بہت بڑا مشہور گذرا ہے جب اوس کو قبیلہ نوری خیل شاخ احمد زئی وزیری نے
توچیرا کی شمشیر بازی میں اگرچہ سری نمک ان کے سید خان اور بہادر دو بھائی وزنانی بڑے
ملک تھے اور دونوں یہاں تک کہ ہر ایک پیدا ہوا مگر میں نہیں ہوئے
بہت پرانے ہیں سید خان ملک ہوا یہ شخص بڑا دلیر اور صاحب عزم و ریاست گذرا ہے
اوس نے اپنی عداوت و دلیری سے قوم میں بڑا رسوخ پیدا کیا تھا کل قوم وزیری خصوصاً
شاخ احمد زئی سب کا وہ سردار تھا اور عرصہ تک اپنی قوم کے اوس کے رعب سے
تھے جہاں چاہتے تھے شورش کرتے کہ روک سکتے تھے نہ اوس کے دوبدو لشکر مقابل ہو سکتے
کل ملک کے لشکروں پر حملہ کیا اور تین دفعہ قوم وزیر کے ساتھ مقابلہ میں وہ فتح پائی
وہ مدت تک مشہور رہی تھی جب پورا عرصہ پانچ سال کا گذرا تو اس کی
میں آیا تو اوس کی معافی سے یہ ٹھیک شخص ہو کر سب کا ملک ہوا اور اطاعت
کے مذہب کو ترک کرکے اوس ملک سے اوس نے بقوم وزیری کے متفق کرنے میں وہ کوشش
کوشش و رنجش کی تو مذہب چھوڑ دے اور بعد وفات اوس کے جانشین کرکے وہ سب
ملک قوم وزیری کا وزیر خاص بنا اور بعد فتح شورش میں خدمت پر نظر تھے
مع دوستان پر نظر عنایت فرمایا اور بہت عزت سے رکھا جس کی نسبت سے شہرت ہے
وہ بہت مشہور ہوا تھا اور اسی کے بعد ہوا اسد خان اور شاہ پسند
میں وہ گیا اور جب وصیت کر کے بہت مرکز میں دفن کیا گیا اوس کے بعد نجیب خان
بڑا بیٹا اوس کا ملک ہوا ہے اب نجیب خان اپنے قوم کا بڑا بزرگ ہے اور ہوائی خان اوسکا دوسرا
بھائی دلاور اور نیک آدمی ہے

خاندان میرزا علی خیل

منتدان اس خاندان سے نامی میر میر پادشاہ خان ہوا جس سے میر عالم خان بیٹا اور کے سب
اوقت بنون کا ملک مشہور تھا جب اوس نے تشدد عیسوی میں سرکشی کی تو ملک میں شورش پیدا ہوئی
گورنمنٹ انگریزی کے مخالف ہوتی کے ہمراہ کرے اور بوقت فتح اس ضلع کے سرکار انگریزی نے
اسکے ساتھ بیٹا وطن ہو گیا تب سے اوس کی معاش اور ملکی جاتی رہی بعد میں ... شجاعت
اولاد خان نجیب گشتہ پیدا ہوا میر عالم خان کی جگہ چچا متقدمان اور بعد میں شہ
کا خاندان سے میر عالم خان کو اگرچہ حسب سفارش امیر دوست محمد خان کے اپنے ملک میں

صلہ مین اوسکو مبلغ سارے ۵ روپیہ پنشن سالانہ عطا ہوئے اور آیندہ یہی لائق کام کے آدمی ہے فقط خاندان میان داد خیل۔ اس خاندان سے اوپر خواص مروت کا مشہور خاندان مروت کے قوم مین تھا اور اکثر خانان قوم مروت خواص خیلون مین رہے جیساکہ اعزیز خیل اور پھر میان داد خود بھی مشہور ملک تھا مگر ننگ خان نے بہت نام پیدا کیا اور پھر پتہ عمر خان خیل مین لنگر خان ملک تھا جسکا بیٹا اب ولی خان موجود ہے اور صاحب داد خان ولد نواز خان جسکا باپ ایک دلاور ملک تھا و ملک ہے اور سرکار سے برات اونکے نام مقرر ہے خاندان غزنی خیل جب پتہ طوطی زئی مروت نے مچھی خان غزنی خیل ایک دلاور ملک ہوکر گذرا ہے اوسکا بیٹا پرول خان اب موجود ہے اور اوس کا معاند رقیب محمد خان ولد پیر محمد خان بھی ملک ہے جسنے وقت شورش ۱۸۵۷ع مین اچھی خدمت سرکار کی کرے اور قابل یاد رکھنے کے ہے خاندان موشانی واضح ہو کہ قوم موشانی مین قدیم سے اپنی شاخ کے معتبر چلی آئی رئیس یا ملک کل قوم کوئی نہین ہوا چنانچہ اب بھی یہی حال ہے الا دراز خان شاخ جعفر خیل موشانی بسبب رشتہ داری شیر خان عیسی خیل اور بہ مہربانی کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دربار گورنری مین باریاب ہوا فقط

خاندان سپر کے وزیر



حال خاندان سوبان خان

واضح ہو کہ یہ خاندان قوم وزیری شاخ احمد زئی سعید سپر کے سے ہے انکا مفصل شجرہ اوپر تک قوم وزیری کی شامل حال مین لکھا گیا ہے مسمی وزیر کی پانچوین پشت مین سپر کے پیدا ہوا جس کی اولاد کے بہت شعبے مین فرع باغودان خیل مین مسمی عالم خان سے سلکے چلے مگر جیساکہ کل قوم وزیری مین معتبران قوم کے واسطے صرف نام ملکی ہوتا ہے اسیطرح اس خاندان کے ملک بھی تھے کچھ معاش باگذارہ اپنی قوم کے جانب سے واسطے انکے مقرر نہین تھا اور بادشاہان وحاکمان سابق سے اون کی آشتے یا تعلق کم ہوا اسواسطے پنشن

اصلیت و قومیت اس خاندان کی واضح رہے کہ یہ خاندان مشہور بقوم بلخ افغان ہی یہ لوگ اپنا کرسی نامہ ہر قوم لوہانی سے ملا کر نسل لودی مین شامل ہوتا بیان کرتے ہین الا باوجود تلاش کوئی صحیح کرسی نامہ نہین ملتا جنان خان مندرجہ شجرہ کا جد اعلے مسمی اسمعیل خان کوہ سلیمان سے آکر اول چوستان اور کلور کوٹ مین آباد ہوا احسان خان کا بیٹا مسمی مہربان خان وہان سے اوٹھکر بمقام پیلان سکونت پذیر ہوا اول یہ موقع قوم سبیتل کے تحت مین تھا اوسن نے اس قوم کو دبا لیا اگرچہ اوسوقت یار بیگ خان بھی زندہ تھا مگر مہربان خان مدار المہام اس خاندان کا تھا پیلان کی ترقی آبادی کو دیکھہ کر قوم جسکانی بلوچ نے بارادہ چھین لینے ملک کے اوپر حملہ کیا سخت لڑائی ہوئی جسمین جسکانی منہزم تو ہوئے مگر یار بیگ و مہربان خان باپ بیٹا ہر دو اوس لڑائی مین مارے گئے بعد اوس کے نواب محمد خان سدوزئی نے لشکر کشی کرکے موضع پیلان کو غارت اور خراب کیا اور بعد فتح علاقہ پیلان نکے اس خاندان کی عزت قائم رکھی اور مقرب خان وغیرہ اولاد یار بیگ خان کے واسطے ستروان حصہ پیداوار ہر دو برقبہ دیہات ذیل سے پیلان خاص چہور کنی رنوتہ دیگانہ دواٹہ ڈب نصر والہ معافی مقرر ہوئی اور علاقہ پچکوٹہ کے بعضے دیگر دیہات پر بھی بطور تعلقہ داری الکا اختیار تھا اور سناڈہو چار دہہ چاہ سے واگذار رستھے عملداری سکھان مین علاقہ پچکوٹہ سرداران سکھہ سندہانوالیان کو جاگیر ملا اونکے عہد مین سے معافی مندرجہ بالا بدستور معاف رہی اور اپنی خودکاشت کا محصول بھی معاف تھا گرچہ ٹھیک تعداد اس آمدنی کی کسی کاغذ سے معلوم نہین ہوئی مگر از روے اندازہ راوی کے تقریباً ایک ہزار روپیہ سالیانہ کی آمدنی تھی دیوان ساونمل کے عہد سے بسبب ضبطی ترقی آمدنی مین کمی واقع ہوئی عملداری سرکار انگریزی مین چھہ روپیہ فیصدی مالکانہ یا تعلقہ داری لگ کر دستور ستروین حصہ کا موقوف ہوا اب اس چھہ روپیہ فی صدی اور انعام نمبرداری پر انکا گذارہ ہے اور خان زمان خان نے فی الحال اس خاندان کا پیشوا ہے جسکو آنریری پوش افسر سرکار نے بنایا عمر اوسکی تخمیناً چالیس برس کی ہو گی

خاندان بیناخیل

نور خان خیل

حیدر خان

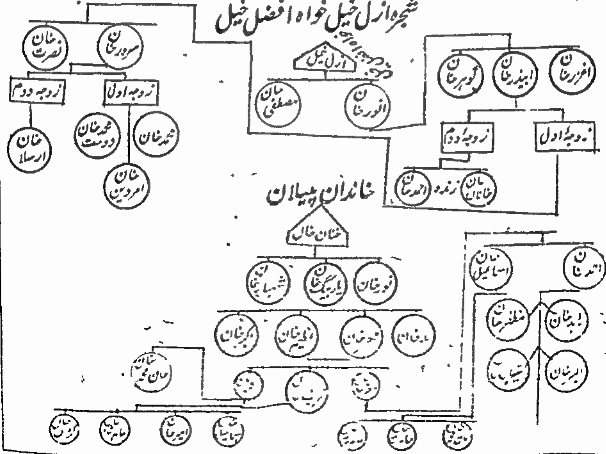
سرفراز خان

دیوانہ خان

حکیم خان

نور خان کا باپ باسم تاجا ملک ہمقوم مروت کے ساتھ اس ملک مین آیا اور اپنی شاخ بیناخیل مین یہ خاندان معتبر چلا آتا ہے عہد تیمور شاہ سدوزئی مین سرفراز خان اس معتبر ملک تھا جبکہ وہ سردار خان رئیس ٹانک کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا دیوانہ خان ملک ہوا عملداری نواب دیرہ و سکھان مین وہ ایک کام کا ملک تھا اور قصبہ لکی مروت اوس کے تحت مین تھا سوائے غلہ ویرات مقررہ اہل ہنود سے بطور ذہرتہ کچھ وصول کیا جاتا تھا بعد اوسکے حکیم خان ہوا جو اب تک ملک ہے اور یہ شخص اسواسطے علاقہ مروت مین یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب ۱۸۴۸ء عیسوی مین فوج سکھان سرکش ہو کر قلعہ لکی مروت کو مضبوط کر لیا تھا تو اس حکیم خان نے اپنی قوم کی حشری جمع کر کے حسب الحکم میجر ٹیلر صاحب خدمت نمایان کی جس کے

کا نبیرہ افضل خان تھا جس تک کرسی نامہ مروت کے باب مین لکھا گیا اور اوسی کے نیچے یہان درج ہے افضل خان کا بیٹا انور خان ملکی مین مشہور ہوا بیکوخان کا ہم عصر اور رقیب تھا نصف گوندے مروت کے اسکا جنبہ ہو گئے بعد وفات انور خان کے ابیدر خان بیٹا اوس کا مالک ہوا یہ شخص جنگ جو تھا اپنے گوندے مین ہزار سوتہ پیدا کر کے گندہ پور اور عیسی خیلون کے ساتھ محاربہ کیے تب ایک دفعہ سرور خان رئیس ٹانک سے بطور کمک نواز خان وغیرہ دوسرے گوندے والہ فوج لائے تب اس نے اپنے گوندے کے سروگی مین اون سے سخت لڑائی کر کے ہٹا دیا اگر ثانیاً اسکے مخالف نواب صاحب ڈیرہ والہ کی فوج مع دیوان مانک راے چڑہا لائے تب اوس سے ابیدر خان نے نقصان کثیر کے ساتھ شکست کھائی اور ربھسر پابندہ خان نے جو واسطے وصول معاملہ مروت آیا تھا ابیدر خان کو قید کر کے ڈیرہ مین لیگیا اور چھہ ہزار روپیہ جرمانہ اوس سے وصول کر کے چھوڑا بعد وفات ابیدر خان کے سرور خان اوسکا بڑا بیٹا ملک ہوا یہ شخص بھی ہوشیار زمانہ تھا تمام عمر اپنے عبد الصمد بیکو خیل کے دشمنی مین گذار کر سنہ ۱۲۷۰ء کے اخیر مین مرگیا اوس کا بیٹا ارسلان خان ملک ہوا اور نصف گوندے مروت کے اس کے پیچھے ہین اور گورنمنٹ انگریزی سے مبلغ آٹھہ سو روپیہ کی جاگیر عطا ہوئی سکھون کے وقت ابیدر خان اور سرور خان کو پانصد روپیہ خاص اپنی ذات کا اور محاسبہ بابت مشاہرہ سواران جملہ ۱۲۰۰ ملتے تھے اور بعد تیاری قلعہ لکی الامن غلہ اور بستم حصہ اپنے پتہ سے عطا کیا جب سرکشی سکھان سے ملتان باغی ہوا تو نصرت خان برادر سردار خان محاصرہ ملتان بہمراہی پانچ سواران و پیدل کے خدمت گذار رہا بیکو خیلون کے ساتھ اس خاندان کی قدیم عداوت ہے مگر پر دل خان بیکو خیل کے ساتھ بسبب دشمنی خانگی ارسلان خان کی کچھ سازش ہے



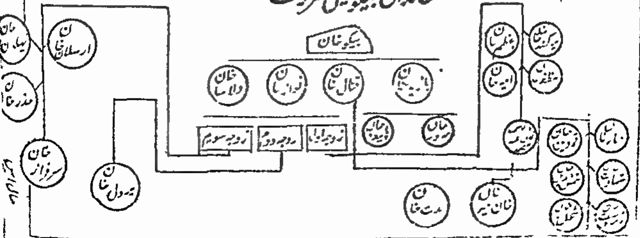
حال اس خاندان کا واضح ہو کہ داوی خان مورث اس خاندان کا جو بیکو خان سے اوپر پانچوین پشت مین تھا اور راوسکا شجرہ نسب
بیکو خان تک حال قوم مروت مین درج ہے یہ خاندان قوم مروت لوہانی شاخ اچھو خیل سے ہے جسوقت کہ قوم مروت نے بعہد سلطنت ابوالفتح
جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے علاقہ مقبوضہ حال موسومہ مروت پر قبضہ کیا تب داوی خان اپنی شاخ مین سرگروہ تھا داوی خان کی چوتھی
پشت مین ہاتھی خان ملک مشہور ہوا جسنے قوم گنڈہ پور کے ساتھ بمقام ٹکوارہ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان مین جالڑائی کری اوسکا بیٹا
بیکو خان ایک صاحب اختیار اور مستعد ملک تھا مدو خان درانی کے روبرو بمقام علاقہ بنون شیر درندہ کو بہ شمشیر پیش آکر اوس
حیوان کو مار دیا اوس دلاوری کے معاوضہ مین بدرت خانی خلعت کے سواے موضع کلور جاگیر مین عطا کیا الا اوسی عرصہ مین
امیر خان رئیس عیسی خیل شاخ ممون خیل سے بمقام پپیالہ بیکو خان ہو کر مارا گیا تب کلور بھی جاتا رہا بیکو خان کے بعد نواز خان
خلف اوسکا مالک ہوا اور اس شخص نے اپنی شجاعت اور حکمت سے قوم مروت مین بڑا نام پیدا کیا اور کل مروت کے نصف
گونڈے کا افسر اعلے بنا بمقام کرک علاقہ خٹک مین شہباز خان اکوڑ خیل کے ساتھ لڑائی کری اور دوسری دفعہ سلطان خیل سے
لڑائی مین زخمی ہوا نواز خان کے ایندر خان عیسک خیل اپنے رقیب کے ساتھ جو دوسرے نصف گونڈے مروت کا افسر تھا
سخت عداوت تھی بار ہا اوس سے لڑتا رہا جو لڑائی انہین بمقام موضع دلو خیل ہوئی اوس محاربہ مین قتال خان برادر
نواز خان اور قمر الدین مارے گئے اور خود نواز خان بندوق اور تلوار سے مجروح شدید ہو کر ہٹ گیا اور نواب شیر محمد خان
ڈیرہ والہ کے پاس جا کر ۱۲۳۲ ہجری مین اوسکی فوج لے آیا اور بمقام کس نقرا و توروہ گونڈے کے مروتون سے جنکا
سردار ایندر خان عیسک خیل اور محمد خان تتر خیل تھے سخت لڑائی ہوئی نواب کی فوج نے فتح پائی اور مروت کے علاقہ پر آپس
کی بے اتفاقی سے دخل نوابی ہوا بعد اوسکے بھی وزیران احمد زئی اور اتمان زئی سے لڑائی ہوئی سوبان خان وزیر کی لڑائی
مین اور عبد الصمد خان بھی زخمی ہوا مگر وزیرونکو شکست ہوئی بادشاہ دہلی مین سے شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب
عالمگیر نے پہلی اس قوم مروت دو سو چالیس مہار شتر مالگذاری مین واسطے باربرداری مقرر کیے اور بعد ش احمد شاہ ابدالی دو سو
چالیس سوار سے جسکو اپل کہتے تھے واسطے خدمات شاہی بجاے شتران بطور نوکری لیے جاتے تھے اور یہ شتر سوار کل قوم مروت پر حسب
رسد پھیلاے جاتے تھے انکے عہد مین مالگذاری معاف تھی تیمور شاہ سدوزئی نے بموجب بارہ ہزار پہلی دفعہ قلنگ مقرر کیا
و بیکو خان کو بارہوان حصہ اپنی قوم کی مالگذاری سے انعام مین مجرا ہوتا تھا جب نواب صاحب کی جانب سے دیوان مانک راے
کارکن ہو کر آیا اور چالیس ہزار مالگذاری علاقہ مروت پر مقرر ہوئی تو ایک ہزار دو سو بیس روپیہ سالیانہ معہ مشاہرہ سواران
اور پھر عملداری سکھان مین ال ۳ من غلہ بھی مدد معاش مقرر رہا جب وہ سوار برخاست ہو جاوین تو واسطے ذات خاص
کے پانسو روپیہ سالیانہ معین تھا اور نیز بستم حصہ آمدنی پتہ داری بلاری سے معاف ملتا تھا اب گورنمنٹ انگریزی سے
بموجب حکم گورنمنٹ ہند مورخہ پنجم اکتوبر ۱۸۵۰ء مین تقدیرات یعنی انعام سالیانہ واسطے عبد الصمد خان کے مقرر رہی اور
اپنا زمینداری اور ملکیت بھی رکھتے ہین منفدہ ۱۸۵۷ء عیسوی مین عبد الصمد خان کا بیٹا مدد خان معہ چند سواران محاصرہ ملتان
مین حاضر رہا خود عبد الصمد خان بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۸۶۴ء مین بمرگ طبعی فوت ہو گیا اوسکا بیٹا خان میر خان باپ کا جانشین
ہے یہ خاندان مروت مین معتبر اور اپنے نصف گونڈے کا پیشواے الا آپسمین اتفاق نہین رکھتے ہین خاندان عیسک خیل
مروت ازل خیل خواہ افضل خیل مختصر حال اس خاندان کا عیسک خان مورث اعلی اس خاندان کا نسل مروت لوہانی سے
ہے عیسک خان کی تیسری پشت مین جبار خان اس ملک مین دیگر قوم مروت کے عہد سلطنت اکبر مین آکر آباد ہوا جبار خان

بہمراہی زنگہ خان میری خیل اوسکو ایسا ہٹایا کہ پھر جنون کا نام بھی نہ لیا اور ایک دفعہ موجہ علاقہ میان والی مین شاہو خان کی مدد کے واسطے ہمراہی ایک سو بیش بندوق کے جاکر سکہون سے لڑا اور اسطرح ہر طرف لڑتے مین دلیر تھا سمبت ۹۹ بکرمی مین دکس خان فوت ہوا تب بڑا بیٹا اوسکا میر عالم خان اپنے باپ کی جگہ ملک بنا ابھی کامل کامیاب نہین ہوا تھا کہ ایک سال کے بعد خالصوبہ نے اپنی پورانی انتقام مین و نگا دیگر مروا دیا اوسکے قاتلان سے بھی اوسی موقع پر مارے گئے جب سکہون کا حکم آیا تو بیوہ دکس خان نے مبلغ ہزار روپیہ نذرانہ یا رشوت دیکر اس جرم مین خالصوبہ کو بامید انتقام لینے کر قید کرا دیا اور لاہور کو بھیجا گیا اور کل جایداد اوسکے منع وغیرہ بیوہ دکس خان اور اوسکے فرزندان کے قبضہ مین آگئی جیپر آجتک وہ قابض ہین بعد چند سال کے خالصوبہ مذکور سفارش سردار سلطان محمد خان بارک زئی لاہور سے رہائی پاکر واپس آیا مگر ملکیت نہ ملی میر عالم خان کے فوت ہونے کے بعد سمندر خان ولد قلندر خان نے دعوی ملکی کا کیا جسکو لال بازخان و داب خان نے معہ ایک خرد سال فرزند کے قتل کرکے لال بازخان ملک ہوا یہ شخص عقیل زمانہ ساز دوراندیش تھا ۱۸۴۸ء مین جب کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ضلع مین آئے تو اس نے حاضر ہوکر بجا آوری احکام اور خدمات بخوبی کرین اس سبب سے صاحب ممدوح نے بلحاظ خاندانی اور امداد آمدنی بھیجا کل تیرہ موضع پتہ عیسکی کی چہارم کی بابت مبلغ اسقدر لیا اور بابت تعلقہ داری سار اور بابت سربراہ اسمعیل خان نے کل اعالوت روپیہ سالیانہ معاش عطا فرمائی بوقت شورش ملتانی ۱۸۴۸ء مین داب خان محاصرہ ملتانی مین خدمت گذار رہا اور لال بازخان کو بنون سے سکھہ قید کرکے گجرات لے گئے تھے کہ وہان سے امیر دوست محمد خان کے پاس پہونچکر رہا ہوا بعد وفات لال بازخان کے فیض اللہ خان فرزند کلان اوسکا ملک ہوا اور ملک مقرر ہوا مگر داب خان اپنے چچا سے بخوبی اتفاق رکھتا تھا اور زیادہ تر اختیار امورات ملکی و خانگی داب خان کو تھا میر اکبر خان ولد دکس خان ایک معقول آدمی ہے اور آپس سے داب خان و فیض اللہ خان کی عداوت ازحد ہے

رواج تقسیم

شاہ بزرگ نے اپنی حیات مین بطور روند ہر ایک منکوحہ کی اولاد کو ایک ایک حصہ آمدنی تقسیم کردی کل تین حصہ برحسب ذیل شرافت خان یک حصہ پتیل وکتمل یک حصہ سرست وبرن مستہ بروست وقلندر یک حصہ اور تقسیم خرچ مالگذاری وغیرہ چار حصہ پر کرتے تھے شرافت خان چہارم حصہ اور باقی تین حصہ دو جگہ کرکے باقی ماندہ پسران روا کرتے تھے فی زمانہ اوس تقسیم کا نام ونشان بھی نہین رہا کل آمدنی انعام سرکار سے قبض اللہ خان کے نام سے مقرر ہے اور داب خان اوسکے شامل ہے اور صورت قبضہ ملکیت بنات بطور بھیاچارہ ہوگئی ہے تقسیم مال سے عورات کو حصہ نہین ملتا

خاندان بیکو خیل مروت



ذکر تاریخ خاندان بازار احمد خان

یہ خاندان نسل عیسکی اولاد سیتک سے ہے بنوچی کا اصل حال قبضہ ملک ہذا اور شجرہ نسب درج ہو چکا ہے عیسکی کی اولاد مین سے
غزنی خان مورث اعلی اس خاندان نے پتہ عیسکی مین اپنے نام پر ایک موضع آباد کیا عرصہ تخمیناً ایکسو پچاس برس کا گذرا ہے کہ
احمد خان نے جسکے وقت سے یہ خاندان ممتاز ہوا موضع غزنی خیل سے اوٹھکر بازار احمد خان کو اپنے نام سے آباد کیا اکثر ہندو لوگ
موضع بہرت وغیرہ سے آکر آباد ہوئے گو اوس کے حیات مین یہ قریہ بہت چھوٹا تھا الا اوس نے تا بمقدور اسکی ترقی مین ہر طرح
کوشش کری اعہد شروع نادر شاہ ایرانی مین احمد خان مرگیا ازان بعد اعظم خان فرزند اوس کا مالک تھا احمد شاہ ابدالی کے
عہد مین جب وہ بھی مرگیا تو شاہ بزرگ اوس کے پسران نے دریا خان و خانان اپنے چچا ڈونکو معہ فرزندان اوسکی دغا سے قتل
کرکے خود دستار مختار ہوا آدمی ہوشیار اور مستعد تھا اپنے جنبہ دارونین بہت رسوخ پیدا کرکے دربار شاہی مین بھی دسترس
حاصل کری احمد شاہ ابدالی نے موضع یڈاخیل و مردی خیل وسیرو جملہ جمعے ایمال ۵ روپیہ سالیانہ جاگیر مین عطا کی علاوہ
اسکے آمدنی دیرینہ قریہ بازار احمد خان مرتب ایک ہزار روپیہ سالیانہ کے تھی شاہ بزرگ کے عہد مین قصبہ بازار احمد خان
بہت بڑھ گیا اور میلہ جمعہ کے ہونے سے خرید فروخت اور رونق کی بڑی ترقی ہوئی جیسا کہ شجرہ مین درج ہے شاہ بزرگ
کے ہشت فرزندان نرینہ اور دو دختر تھی جنمین سے مسماۃ بی بی کو سردار جہان خان درانی جو افسر فوج احمد شاہ کا تھا
نکاح کیا اخیر دور سلطنت تیمور شاہ سدوزئی مین شاہ بزرگ نے بھی جہان فانی کو چھوڑا اگرچہ اوسکے بعد شرافت خان
قائم مقام اپنے باپ کا ہوا مگر آپسمین بھائیون کے بدین سبب کہ مختلف زوجات سے تھے اتفاق نہو سکا زن مست
سرسبت زیردست ہر ایک بجاے خود مالک تھے شرافت خان نے اپنی دختر مسماۃ خاتمہ بی بی کی شادی نواب صمد خان بارکزئی
سے اور امیر دوست محمد خانسے کردیے تھے اس رشتہ داری کے باعث شاہ زمان کے عہد مین شرافت خان اپنے ہمسرونپر غالب رہا اور علاوہ
جاگیر سابق اور آمدنی دیرینہ مبلغ الـ… روپیہ سالانہ انعام اوسکا منجملہ قلنگ پتہ عیسکی سے مقرر ہوا اور بوقت ملاقات کسی حاکم کے پانچ روپیہ
یومیہ بطور مہمانی کے ملتے تھے شرافت خان حقیقی برادر دریا خان عالم شباب مین غوریوالہ کی لڑائی مین مارا گیا اوسکے بدلے مین مغل خان
جداعلی سرباد خان مغل خان نے اپنی دختر شرافت خان کو نکاح کر دی اوس سے تین فرزند نرینہ شرافت خان کے پیدا ہوئے جنمین سے
بڑا حاجی حذر خان تھا جو بعد وفات شرافت خان دعوی دار ملکی ہوا اور اوسکو قلندر خان اور جنگباز خان اور دکس خان نے مصلاح
ہوکر معہ دو دیگر برادران حقیقی بے خبر قتل کردیا خانصوبہ پسر شرافت خان مشکل سے جان بچاکر نواب صمد خانکے پاس داد خواہ گیا اور جب سردار
شیر دلخان بارکزئی دکس ملک مین آیا تو خانصوبہ اوسکے ہمراہ آیا اور اوسکی اعانت سے اپنی جایداد و موضع درلیس لیکر انتقام کے زرد
سے تین چار نوکران دکس خان وغیرہ کو جو وقت قتل اوسکے برادران کے شامل تھے عقوبت سے ہلاک کیا ایسی ہر طرح کے فساد برپا ہوکر
مسمی دکس خان ولد زن مست خان ملک ہوا یہ شخص دلاور آدمی تھا سب سے زیادہ اختیار اور نام پیدا کرکے ماہ منگر سمبت ۱۸۹۰ بکرم
مین جب مہاراجہ رنجیت سنگھ ضلع بنون کے حدود و درود مین داخل ہوا تو اوسنے دفتر کے ساتھ آدمیت سے اطاعت قبول کرکے سردار فتح سنگھ کے
رابطہ اور کنور کھڑک سنگھ کی مہربانی سے بڑا رسوخ حاصل کیا پانچ روپیہ روزینہ اوسکو روز ملاقات سے تا رخصت معہ سرو پا سرکار سکھان سے
ملتا تھا سمبت ۱۸۹۱ بکرم مین کھڑک سنگھ نے نصف پتہ عیسکی دکس کو معاف کیا علاقہ بنون خصوص اپنے گوندی دارون پر اسقدر اسکا قبضہ تھا
تھا کہ جہان چاہے بطور حشری لشکر بنوچی جمع کرسکتا تھا بازار احمد خان کی ترقی اور اس خاندان کا نام دکس خان کے وقت سے
عام مشہور ہو گیا دیوان مانک زئی نے جو نواب ڈیرہ کی طرف سے ایک دفعہ موضع خوجڑی علاقہ بنون مین یورش کی تو دکس خان نے

بھرتی کیئے ۱۸۹۸ء مین کے فساد مین جو دہ سوار سردار خان ضلع بنون مین کام ڈاک رسانی وغیرہ پر معین تھے ماہ مئی ۱۸۹۸ء سے سردار خان کو کام ذیلداری پولس تفویض ہوا جسکو بہت خوشی سے انجام دیتا ہے اور قدر عزت کا موجب سمجھتا ہے

خاندان بازار احمد خان

شاہ بزرگ

زوجہ ۱ شیرینہ — زوجہ ۲ بے گوہر — زوجہ ۳ بی بی عائشہ قوم حسن خیل

دریان خان — شرافت خان — پتل — شمل — سمات بی بی — سماۃ مرینہ

ذوالفقار خان — صحبت خان — سردار خان — سعادت خان — الہ داد خان — صوبیدار خان — زرداد خان

زوجہ اول — زوجہ دوم

خانستہ — سماۃ بی بی

نظم خان — عالم خان

حاجی میر خان — زیر دست — نابلہ خان

ورست خان — رب ست خان — قلندر خان — رست خان — میر مہوس خان — مدت خان — ملک باز خان — جندر خان

مہر دل خان — شاہ کوزر خان

عبدالعزیز خان — اکرم خان

لعلباز خان — ورت خان — فیض اللہ خان — سرداد خان

موجود میر سیال خان

دکس خان — شیرست خان

الہ داد خان — میر ... خان — ... خان — ... خان

موجود

غزنی خان

شمس بل — خانان

لنگر خان

ملک خان

ملک وزیر اعظم

احمد شاہ خان

دریا خان — خانان

اعظم خان

عالم خان — گل خان

شاہ بیگ

زوجہ سردار خان ... (vertical annotation)

زوجہ نواب ... خان ... (vertical annotation)

بازیدخان قوم میری کے کہنے پہ بداندیشی کر کے سیٹی خان کو دغا کی راہ سے معسکر مین بولا کہ بازیدخان قوم میری سے جو پہلے
سے سیٹی خان کا دشمن تھا قتل کرا دیا اوس کے بعد جعفرخان فرزند سیٹی خان کا مالک ہوا اور دوسری فریق سے جنگی خان
ولد قاسم خان ملک تھا جعفرخان راست گو اور مردانہ شخص چالیس برس تک ملکی کر کے سرکار انگریزی کی عملداری
مین بمرگ طبعی فوت ہوا تب اوسکا بڑا بیٹا سردار خان اپنے باپ کا جانشین کیا گیا کہ حال وہ موجود ہے حال معاش
وجاگیر واضح ہو کہ عہد عمرخان مین کچھ معاش اوس کے دربار حکام وقت سے مقرر نہین تھے الا اوس نے اپنی سینہ
بری اور جوان مردی سے رسومات شادیانہ او رمال شماری اور دہ بہرٹہ خاص غوریوالہ پر مقرر کر لیا اور زیر مقدمات
حقیقت مین جیساکہ زدکوب خفیف مین فی نفر مرتکب آٹھ روپیہ تاغر معین تھا ایسے رقوم کے وصول اور غارت
گری سے اپنی اوقات گذاری کرتا رہا مغل خان کے وقت سے چہارم پتہ غوریوالہ جکی اوس وقت کی آمدنی ٹھیک
معلوم نہین ہوتی مگر زمانہ حال سے بہت کم تھی احمد شاہ ابدالی کی جانب سے اوس کو معاف ہوا اور بعد
اوسکے بموجب سند شاہ زمان اور شاہ زمان کے سیٹی خان کے نام ایکسو تومان تبریزی جس کے دو ہزار
روپیہ ہوئے اور قاسم خان کے نام اول ہفتاد تومان اور ثانیاً تیس تومان جملہ ایکسو تومان معاف
تھے یعنے کل چار ہزار روپیہ غوریوالہ کے قلنگ یعنے مالگذاری سے مجرا لیتے تھے اور جب سیٹی خان کیسے حاکم یا بادشاہ
کے روبرو جاتا تھا تو بروز ملاقات سے روز رخصت تک پانچ روپیہ یومیہ بطور مہمانی ملا کرتے تھے عملداری سکھان مین بدستور
پتہ غوریوالہ کا چہارم بنام جعفرخان ولد سیٹی خان معاف تھا اور دوسرا چہارم جنگی خان و بعدش بیٹا اوسکا الہداد خان
کھاتا رہا تھا وقتیکہ سمبت ۱۹۰۱ مین بوقت حکومت سر ہربرٹ اڈوارس صاحب بہادر او رانتظامات جنرل کورٹلنڈٹ الہداد خان
سے بندوبست وصول داودی مالگذاری بابت چہارم حصہ پتہ خود نہوسکا اور جعفرخان نے بجائے اپنے حصہ کے پتہ
غوریوالہ اور علاوہ اوسکے پتہ اسمعیل خیل کی بھی مالگذاری ادا کر دی اس باعث سے اور نیز بوقت محاصرہ ملتان سمی
رجان برادر الہداد خان سرکار انگریزی کی خدمات سے پہلوتہی کر کے بلا رخصت اپنے وطن کو چلا آیا اور یہان آکر شامل مفسدان ہوا ان
وجوہات سے چہارم حصہ الہداد خان والا ضبط سرکار ہو کر باقی چہارم جعفرخان کے نام واگذار رہا او سینے دوراندیشی کر کے بدین مراد کہ
دونو پتون پر ہمارا دخل رہے غوریوالہ کے پتہ سے چہارم ہشتم اور پتہ اسمعیل خیل سے ہشتم لینا قبول کیا اور حسب تجویز
ہربرٹ اڈوارس صاحب ہردو پتہ تیسی کی سند اوسکے نام عطا ہوئی فی الحال سردادخان کو دونو پتہ سے حسب ذیل آمدنی سالیانہ ہے

پتہ غوریاخیل			پتہ اسمعیل خیل		
بابت ہشتم	تعلقہ داری دلجوتری	میزان پتہ غوریوالہ	بابت ہشتم	تعلقہ داری فیصدی پانچ روپیہ	میزان پتہ اسمعیل خیل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کل آمدنی ہردو پتہ سے [illegible] روپیہ کی ہے اور یہ رقم سردادخان فرزند کلان جعفرخان کے نام سرکار سے واگذار
رہے اور حسب دستور گذشتہ چار سوار رئیس مذکور کی جانب سے خدمات سرکار مین حاضر رہتے ہین جنکو تنخواہ مین
غلہ وغیرہ اپنے پاس سے دیتا ہے گورنمنٹ انگریزی کے حضور مین جعفرخان اور اوسکا بیٹا سردادخان اچھا خدمت
گذار رہا بوقت سرکشی ۱۸۵۷ء مین سردادخان بجمعیت اٹھائیس سوار اسلحہ بند محاصرہ ملتان کے وقت شامل سرکار
تھا اور جعفرخان نے بموجب حکم ٹیلر صاحب اور چندیر عالم خان کے علاقہ بنون مین دوسو جوان واسطہ خدمت سرکار

نخستہ تاریخ اس خاندان غوریوالا کی واضح ہو کہ مورث اعلے انکا مسمی حسن خان علاقہ بنون مین بطور اجنبی وارد ہوا انکا
اوپر سے کرسی نامہ اون بڑی قومون سے نہین ملتا جو اس ضلع مین آباد ہین بلکہ ایسا مشہور ہے کہ حسن خان جد اعلی انکا علاقہ
یوسفزئی سے بباعث ارتکاب واردات خون کی معہ ترودہ پسران خود یعنے عمرخان و مسمل خان لنگر اس ملک مین آیا اول
قوم انجل مین اگر آباد ہوئے اور پھر اوس جگہ سے اوٹھا کر متصل خوجڑی اوس موقع پر جہان اب موضع حسن خیل ہے سکونت
پکڑی بعد وفات حسن خان کے عمرخان نے اپنے بھائی مسمل سے علیحدہ ہو کر بشمولیت غیرت خان خوجڑی جنہنے بمقام قصبہ غوریوالہ
اپنا داونڈا بنایا تھا اور راوسے غیرت خانکی نام سے موقع عذری والہ مشہور ہے آباد ہوا عمرخان کو عادت تاخت اور غارت گری
بہت تھی اوسی عرصہ مین ایک گروہ قوم جٹ بمقام غوریوالہ وارد ہو کر عمرخانکی ہمسایہ ہوئی ایک دفعہ ڈانڈہ غوریوالہ
کے لوگون نے تاخت کر کے قوم مروت کے مال مویشی غارت کر لائے مروتون نے غیرت خان ملک سے استدعا
واپسی مال مسروقہ خو کری اور راوسی نے ارادہ واپس کر دینے کا کیا یہ خبر سنکر عمرخان نے سب اپنے ہمراہیون
کو جو غارت کے مال سے حصہ پانے والے تھے جمع کر کے اتفاق کر لیا اور غیرت خان کے اس نکوئی کو بے ہمتی سمجھکر دوست
بے مخالف ہوگئے اور سینے اتفاق کر کے غیرت خان کو ملکی سے جواب دیا اور عمرخان کو ملک اپنا بنایا اوسیروز سے یہ مثل
بزبان پشتو مشہور ہے دا توددہ تروبہ دی غیرت خان جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اگرچہ تمہارے دون کے سے نہین تھا ای غیرت خان
اوسی دن سے عمرخان کے خاندان مین ملکی کا رتبہ چلا آتا ہے اوس سے بعد تیسری پشت مین مغل خان مشہور
ملک جسکی اولاد مجمعا مغل خیل کہتے ہین پیدا ہوا اس شخص نے اپنی عقلمندی سے باوجود اجنبی فرقہ ہونے کے اس قدر
رسوخ پیدا کیا کہ اکثر بنون مین اوسکو اپنے گوندی والہ لوگ عزیز اور معتبر جانتے تھے اونہین ایام مین مسمی چپاڑ برادر مغل خان
قوم شکی والون کے ہاتھ سے مارا گیا الابموجب حرکہ اور سنہ واقعہ آمے کی مغل خان نے شکی والون سے صلاح کری اوس اقرار
صلح کے اعتبار پر الہداد خان ملک شکی غوریوالہ مین آیا مسمی غلام پسر چپاڑ نے بدون مشورہ مغل خان اوسکو قتل کر دیا اس عہد شکنی
کے سبب سے مغل خان نے اپنے برادر زادہ غلام کو الہداد کے قصاص مین ہلاک کر دیا اس خانگی واردات کے باعث سے بیچارہ
اوسکا دشمن بن گیا تب لاچار اپنی جان بچانے کے واسطے غوریوالہ سے بھاگ کر بازار احمد خان مین پناہ گزین ہوا اوسکا بیٹا اوسکے مسمی قطب
ولد غلام شیر و جہاڑ ملک بنا جسکو چند عرصہ کے بعد بطمع ملکی مسمیان رستم و نواب نے ستم کر کے مار دیا اور خود ملک بن بیٹھا اونسے بسبب بیوقت
افطار کرانے روزہ رمضان شریف کے اخوند شیر محمد صاحب بنوی جو مشہور عالم بنون کا تھا اور لکی پیر دردر والے نے ناراض ہو کر قوم مری اور
عیسی کی مدد سے یعنے اس عہد کے دلائی کہ جب غوریوالہ فتح کرو تو نابالغ بچون اور عورات کو قتل و خراب نکرنا دوسرا غوریوالہ مین
سرور شہونے دینا بعد بیدیا ئی دو نو شرائط کے مغل خان نے اس لشکر کی ہمراہی مین چالیس روز کے محاصرہ کے بعد غوریوالہ فتح
کر لیا اور اپنے معاند لوگونکو قرار واقعی سزا دی اور بدستور اپنے ملکی پر قائم ہوا اور بعد وفات مغل خان کے اوسکا بیٹا دراز خان دستار
نشان ہوا جب وہ بھی نوبت حیات چند روزہ بھگت چکا تو قاسم خان دوسرا بیٹا مغل خان کا ملک ہوا اس شخص نے اپنے باپ سے بھی بڑھکر
دشمنون مین قدر اور رعایا مین رعب پیدا کیا اسکا دوسرا مادری بھائی سینی خان ملک ہوا جو قاسم خان کی ہمسری سے بسبب اپنی لیاقت
اور حسن ارادت ساتھہ حاکمان افغانستان کے بڑھا تا گیا اور قاسم خان کی سخت گیری اور زیادہ بستانی تلنگ وغیرہ سے رعایا بہ
غوریوالہ نے بھی ناراض ہو کر سینی خان کو جو سلیم الطبع اور دانا تھا ملک منظور کیا بہت عرصہ تک سینی خان ملک تھا
آخر میان داؤد خان درانی اس علاقہ مین واسطے وصول تلنگ محمود شاہ سدوزئی کی طرف سے آیا تو اوس نے

خاندان غوریوالہ

حسن خان — اسکی نسل کو حسن خیل کہتے ہین

کرک خان — ننک خان — عمر خان — سمسل — تتر خان — مندر خان

عمر خان — ناصر خان — محمد شاہ خان

قطب خان — منگل خان — مغل خیل — چنگل خان — پیپار خان

زوجہ ۱ قوم تتر خیل دروت — زوجہ ۲ قوم باکی خیل — زوجہ ۳ مسماۃ ستاسی بی بی — زوجہ ۴ قوم عالم خیل — زوجہ ۵ قوم سیجن خیل — زوجہ ۶ مسماۃ دوڑ

سرفراز خان — دراز خان — ناصم خان — قاسم خان — وجیہ خان — منصور خان — نصرت خان — نواز خان — لاہور خان

قتال خان — شینے خان — جنگی خان — سکندر خان

الہداد خان — زر خان — میر افضل خان — غلام خان — غنی خان

حکیم خان — امین خان — براہیم خان — دیوانہ خان — جمعہ خان

خان محمد — نادر خان — خان بابا — زوجہ اول — زوجہ دوم

ساجداد خان — آشنا جان وغیرہ

سردار خان — فیض اللہ خان — میر اکبر خان — پیردل خان — غلام احمد خان

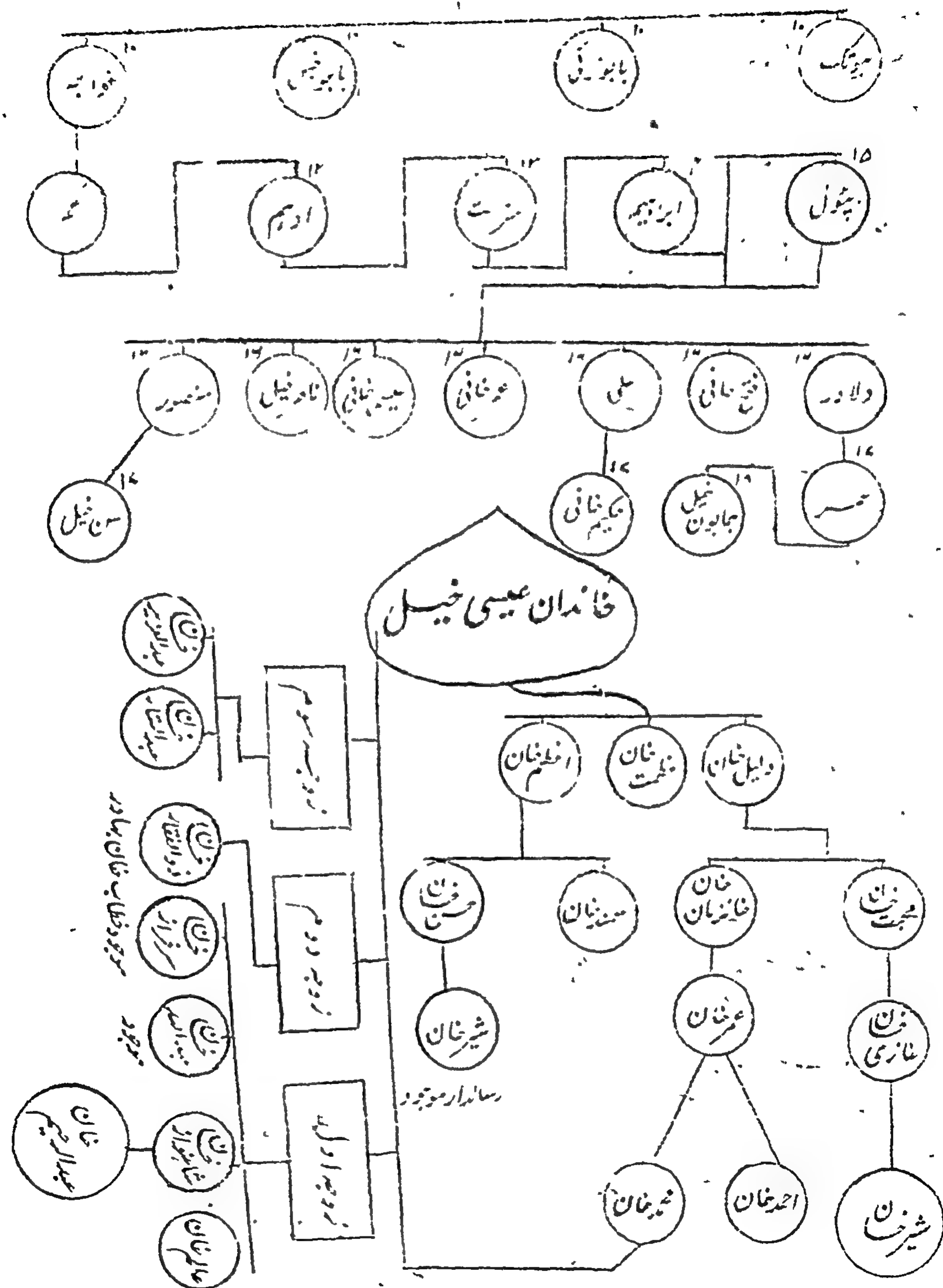
موجود رئیس حال

دوست محمد خان — وغیرہ

صاحب ممدوح نے لکھی ہل اور اوس کے فرزند دیوان دولت راے کے ظلم سے اس خاندان کو چھوڑ کر محمد خان کو اپنے وطن مین آباد کیا اور کل جایداد منضبطہ واپس دلائی اور ہشتم حصہ مقررہ نونہال سنگھ بحال رکھا بوقت شورش ملتان ۱۸۴۸ء مین شاہ نواز خان بجا آوری خدمات سرکار انگلشیہ مین بحضور اڈوارڈس صاحب سکھان کے ساتھ لڑکر جنگ ملتان مین کام آیا اور اوس کی شورش مین عالم خان و آیاز خان پسران محمد خان و شیر خان ولد حسن خان بموجب حکم میجر ٹیلر صاحب واسطے مددگاری فتح خان ٹوانہ قلعہ بنون مین بجمعیت خود حاضر رہے جب بنون مین فوج سکھان نے سرکشی کر کے فتح خان ٹوانہ کو مار دیا تو عالم خان اور شیر خان کو قید کر کر رام سنگھ چھاپہ والہ ہمراہ لے گیا بعد شکست سکھان لڑائی گجرات نے اونھون نے امیر دوست محمد خان کے ذریعہ سے رہائی پائی اور نمک حلالی کے سبب سے مقرری معاش بحال رہی ۱۸۵۵ء مین محمد خان فوت ہوا اوس کے آٹھ پسران کو بابت ہشتم حصہ جس کو جکور مال علاقہ اشوک کہتے ہین وآمدن بھکر ہی سرکار انگریزی نے مبلغ چھ ہزار دو صد بیس روپیہ منقسم نقد واسطے دوام کے مقرر کیا اس حصہ کو اولاد محمد خان حسب رسد آٹھ حصہ پر فی حصہ مبلغ ۷۷۵ منقسم کر کے کھاتے ہین علاوہ اوس کے عبد الرحیم خان فرزند شاہ نواز خان مرحوم کو بعوض جانثاری اپنے والد کی مبلغ ۱۰۰ روپیہ سالیانہ پنشن حین حیات مین ہوا ہے اور چونکہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سرفراز خان اور عبد اللہ خان پسران محمد خان بجمعیت رسالہ سواران ہندوستان مین جاکر متفرق اضلاع مین جان و دل سے خدمات سرکاری بجا لاتے اور شیر خان ولد حسن خان نے بلا لینے روپیہ پیشگی کے ایک رسالہ سواران بہم پہونچا کر ضلع کے اندر اپنے صاحب ضلع کے حضور خدمات کے واسطے مستعد رہا لہذا بعد رفع بغاوت ۱۸۵۷ء اوس حسن خدمت مین گورنمنٹ انگریزی نے سرفراز خان کو خطاب خان بہادر اور جاگیر ایک ہزار روپیہ کی اور عبد اللہ خان کو لقب بہادر معہ تمغہ اور مبلغ نوسو ساٹھ روپیہ سالیانہ رحمت فرمائی اور شیر خان ولد حسن خان کو بعوض خدمت مندرجہ مبلغ چھ سو روپیہ پنشن حین حیات اور محمد ایاز خان کو بھی ۱۵۰ روپیہ کی پنشن ملی فی الواقع یہ خاندان قدیم سے معزز اور نامور چلا آتا ہے مگر افسوس کہ خانگی فساد اور اندرونی عداوت آپسمین بہت ہے اور ہر ایک اپنی ہی برتری چاہتا ہے اس وقت فقیر کے ذہن ناقص مین یہ خیال آیا کہ خانگی عداوت اس قوم افغانین مین سابقہ سے چلی آتی ہے اوس کا شاید یہ سبب ہو کہ یہ قوم اولاد یہود ابن حضرت یعقوب سے ہین لہذا ان لوگون مین خانگی فساد کا ہونا اور رعونت کا اور جوان مردی کا ہونا باعث نسل یہود جاننا چاہیے غرض بہت سی عادات اس قوم مین موجود ہین فقط

ی دربار شاہی سے بدستور سابق رتبہ خانی وجاگیر میراث پدری خان زمان خان کو عطا ہوئی مگر سنجلہ خیلون مین
پنی علیحدہ سرداری تھی خانزمان خان خدمات شاہی مین باپ سے بھی زیادہ چستی کے ساتھ مستعد ہوا سنہ ۱۷۵۶
عیسوی مین جب احمد شاہ یورش ہند کے واسطے روانہ ہوا تو خان زمان خان بھی بہ جمعیت دوسو سوار ہمرکاب تھا
بتاریخ ہفتم ماہ جنوری سنہ ۱۷۶۱ جو لڑائی مرہٹون سے بمقام پانی پت احمد شاہ نے چنے اوسمین یہ شخص بھی خدمت گذار
تھا بعد وفات احمد شاہ کے تیمور شاہ نے بھی بدستور سابقہ مراتب مقررہ خان زمان کے نام بحال رکھے اور
حکم دیا کہ بعوض جاگیر دوسو سوار ہمراہ رکھکر رکاب شاہی مین حاضر رہا کرے بعد انتقال خانزمان خان کے اوسکا
فرزند عمر خان دستار مختار رہا جب سلطنت افغانستان مین بعہد شاہ زمان خاندان سدوزئی کے حاسدانہ نفاق
اور بارکزئی کی عداوت سے ضعف آیا اور جابجا سرکشی اور خودسری شروع ہوئی تب عیسیٰ خیلون کے انتظام مین
بھی خلل پڑا مموخیلون کی قدیمی عداوت کے سوا رنجیت سنگہ نے بھی بداعیہ ملک گیری خوف دکھایا ان سے عمر خان
نے دوراندیشی کرکے نواب حافظ احمد خان میکرہ والہ سے اعانت چاہی نواب صاحب نے کل پرگنہ عیسیٰ خیل کی آمدنی
سرکار سے چہارم حصہ عمر خان کو عطا کرکے تین حصہ خالصہ کے اوس چہارم سے بھی نصف تنخواہ پیش سواران وکارداران
وقاصدان وضع ہوتی تھی جب عمر خان راہی ملک بقا ہوا تو احمد خان فرزند رشید اوسکا جو ہر دل عزیز اور ہوشیار
خویش پرور تھا رئیس بنا اوس کے وقت مین جب نواب صاحب کو شصت ہزار کی جاگیر سکھون نے دیکر میکرہ وغیرہ لے لیا
تب سمبت ۱۸۹۳ بکرم مین جسکو حال تک اونتیس ۲۹ برس ہوئے کنور نونہال سنگہ نے عیسیٰ خیل کو مستقل طرح شامل ریاست پنجاب
کرکے بجائے چہارم کے ہشتم حصہ آمدنی علاقہ عیسیٰ خیل اور محاصلات کڑاپان ہسکری واقع کوٹلی سے سوم حصہ معاف رکھکر
باقی سرکاری کیا اور خاص قلعہ عیسیٰ خیل مین سکھان شاہی کا تھانہ مقرر ہوا نہ ہی تکرار اور پرخاش کے سبب سے کہ جو سکھون مین
ایک بڑا عیب تھا ناگہان رعایا نے بلوہ کرکے بغاوت کری اکثر سکھہ مارے گئے اور قلعہ کو محاصرہ کرلیا آخر احمد خان نے محصورون
کو امان دیکر سلامت دریا سے پار کردیا کنور نونہال سنگہ نے یہ گستاخی ناگوار سمجھکے بہ ہمراہی راجہ سوچیت سنگہ کے فوج کشی
کری قوم مموخیل ضد کی سکھون کے ساتھ شامل ہوگئے تب لاچار احمد خان معہ اپنے متعلقین کے سمبت ۱۸۹۴ بکرم مین عیسیٰ خیل
کو چھوڑکر ملک کوہی اور علاقہ دوڑ اور وزیران مین چلا گیا پیچھے اوسکی شیر خان زمان خیل اور حسین خان غازی خیل اور عظمت خان
وعثمان خیل جو اوپر سے سنجلہ خیل تھے زکوخیلان کے معاند مختار کار اور صاحب دستار ہوئے نونہال سنگہ نے بنظر مصلحت ملکداری
پائندہ خان ملتانی کو بھیجکر احمد خان کو طلب کیا اوس نے تسلی پاکر سرفراز خان اپنے برادرزادہ کو واسطے سلام کے
بھیجا اور احمد خان علاقہ ڈوڑ مین لاولد گیا اور محمد خان بھائی اوسکا سمبت ۱۸۹۹ مین اپنے ملک کو واپس آیا اور سرکار سکھون
سے حسب دستور احمد خان معاش اوسکی مقرر رہی مگر چونکہ اجارہ اس ملک کا بنام دیوان لکھے مل مقرر تھا اور فیمابین
دیوان مذکور اور محمد خان موافقت نہوئی اس سبب اور باقی شریکونکی عداوت سے قریب نوسال پھر جلا وطن رہے اور
دیوان لکھے مل نے حسب صلاح مموخیل اور بادین زئی کے جو آپسمین بھی ایسے اتفاقی ہوگئی تھی کل جایداد غیرمنقولہ محمد خان
کی ضبط کرکے غصباً خود کھاتا رہا تاوقتیکہ سرکار انگریزی کی جانب سے رزیڈنٹی لاہور مقرر ہوئی تب محمد خان نے
غریب الوطنی شاہ نواز خان اپنے فرزند کو واسطے حق رسی اپنی کے دربار لاہور بھیجا سنہ ۱۸۴۶ مین جب ہربرٹ اڈوارڈس
صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ ہوکر اس ملک مین تشریف لائے تو شاہ نواز خان اون کے ہمراہ آیا

واضح ہو کہ عیسی خان مورث اعلے اس خاندان کا ایک مشہور امیر عہد سلطنت شیر شاہ بادشاہ ہند مین تھا عیسی خان کی سرگذشت لکھی گئی ہے اور شجرہ ونسب عیسی خیل مین مشرح درج ہے عیسی خان سے اوپر دسوین پشت مین نیازی بن لودی سے کرسی نامہ جاملتا ہے جیساکہ شجرہ ونسب لودی کا لکھا گیا ہے بعد عیسی خان کے نہم پشت مین جنگی خان پیدا ہوا اس کا دوسرا بھائی منگل خان تھا یہ دونو بھائی اپنی قوم کے بیچ تاخت اور غارت گری و دلاوری مین مشہور تھے قوم عیسی خیل کے خاندانی اور ریاست جیساکہ اوس قوم کے ذکر مین درج ہوا کسی ایک خاندان یا شاخ مین مستقل نہین رہی جب ممون خیل غالب آئے تو اونہون نے اوس خاندان کو جو زکو خیل مین سے ہے مغلوب کر کے نکال دیا اور خود مختار ہوگئے جب زکو خیل غالب آئے تو مموخیل مغلوب ہو کر موقع دیکھنے لگے الا موخیل کو اسقدر فوق حاصل رہا کہ تعداد مینا ونکی شاخ ان سے بہت زیادہ تھی بباعث برادری و رشک ہمسری تا بمقدور ایک دوسرے کی حکومت نہین مانتے تھے اور ہر کوئی اپنے گھر کا مختار تھا کسیکو معاملہ نہین دیتے تھے اور ہمہ قوم کے اپنے اپنے سرگروہ تھے جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا اور آمد آمد فوج شاہی اور خطرہ تلنگ پیدا ہوا تب سب قوم عیسی خیل نے اتفاق کر کے دلیل خان ولد جنگی خان کو جو مستعد اور ممتحن آدمی تھا واسطے سلام بادشاہ کے منتخب کر کے بھیجدیا اور اس وسیلہ سے بدربار ابدالی ۱۱۶۰ ہجری مین احمد شاہ کے دربار سے رتبہ خانی عیسی خیل دلیل خان کو عطا ہو کر تین ہزار سالانہ تلنگ شاہی مقرر ہوا اور دلیل خان کو ملک بنون اور عیسی خیل سے بقدر چھ ہزار روپیہ کے جاگیر ملی اسکے عوض مین اوس کو حکم تھا کہ علاقہ بنون یا دورو دیرجات مین جہان فساد ہو یہ بہمراہی قوم خود خدمت شاہی کے واسطے حاضر ہوا کرے اور جب حکم پہونچے تو دو سو سوار بطور ایلیکہ بخدمات مین حاضر اور مصروف ہو دلیل خان کی ترقی جاہ کو دیکھکر اوس کے شریک شاخ موخیل کو حسد پیدا ہوا اور اپنے بزرگون کی حکومت کی تعمیل کو نادانی سے عار سمجھکر مستعد بیکار ہوئے خانگی فسادنے یہان تک طول کھینچا کہ باوجود کمک فوج ابدالی رفع نہوا آخری لڑائی مین جو ایک زمین کے تنازعہ پر تھے دلیل خان موخیل اور بادین زئی کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوس کے خلف الصدق خانزمان پر رحم آیا دلیل خان کے دو بیٹے تھے بڑا محبت خان اور چھوٹا خانزمان آخر الذکر مستعد و رلیق آدمی تھا جب اپنے باپ کا بدلہ بسر خود نہ لے سکا تو میراث پدری جو بارہ ہزار روپیہ نقد نکلا تھا اوس مین سے چھ ہزار روپیہ لیکر کابل مین احمد شاہ کے پاس دادخواہ گیا چند برس کے بعد دربار شاہی سے ایک درانی امیر مع ہزار موقع کے واسطے فتح عیسی خیل کی اور اعانت خانزمان خان روانہ ہو کر عیسی خیل مین پہونچا اور خانزمان خان نے اپنے دشمنان سے یہان تک انتقام لیا کہ خالہ زاد بھائی کا بھی جو فساد مین شامل تھا سر کٹوا کر خالہ کے پاس بھیجدیا اور پھر ایک سو چالیس سوار نوکر رکھکر قریب دو سال بطور حاکم کل قوم عیسی خیل سے غلہ بٹائی کرنی شروع کری مگر اوس آزاد حالت مین یہ حکومت تھوڑے عرصہ چلی الا خانزمان نے بسبب لیاقت بذریعہ اجراے دستور مشک لینے دیال اور دیگر سبیل سے اپنی زمیداری کی آمدنی کو بہت ترقی

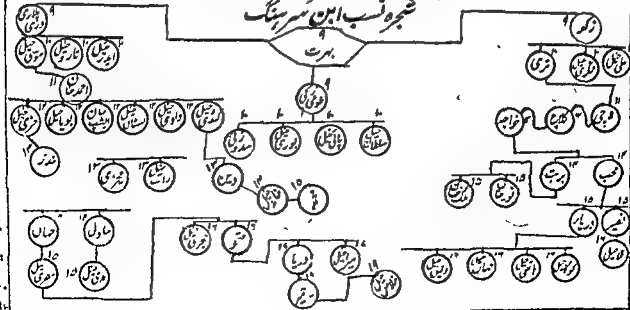

شجرہ نسب قوم سنبل
سنبل
خاندان عیسیٰ خیل
دلیل خان
نعمت خان
اعظم خان
محبت خان
خانزمان خان
عمر خان
احمد خان
محمد خان
شیر خان
شیر خان
رسالدار موجود

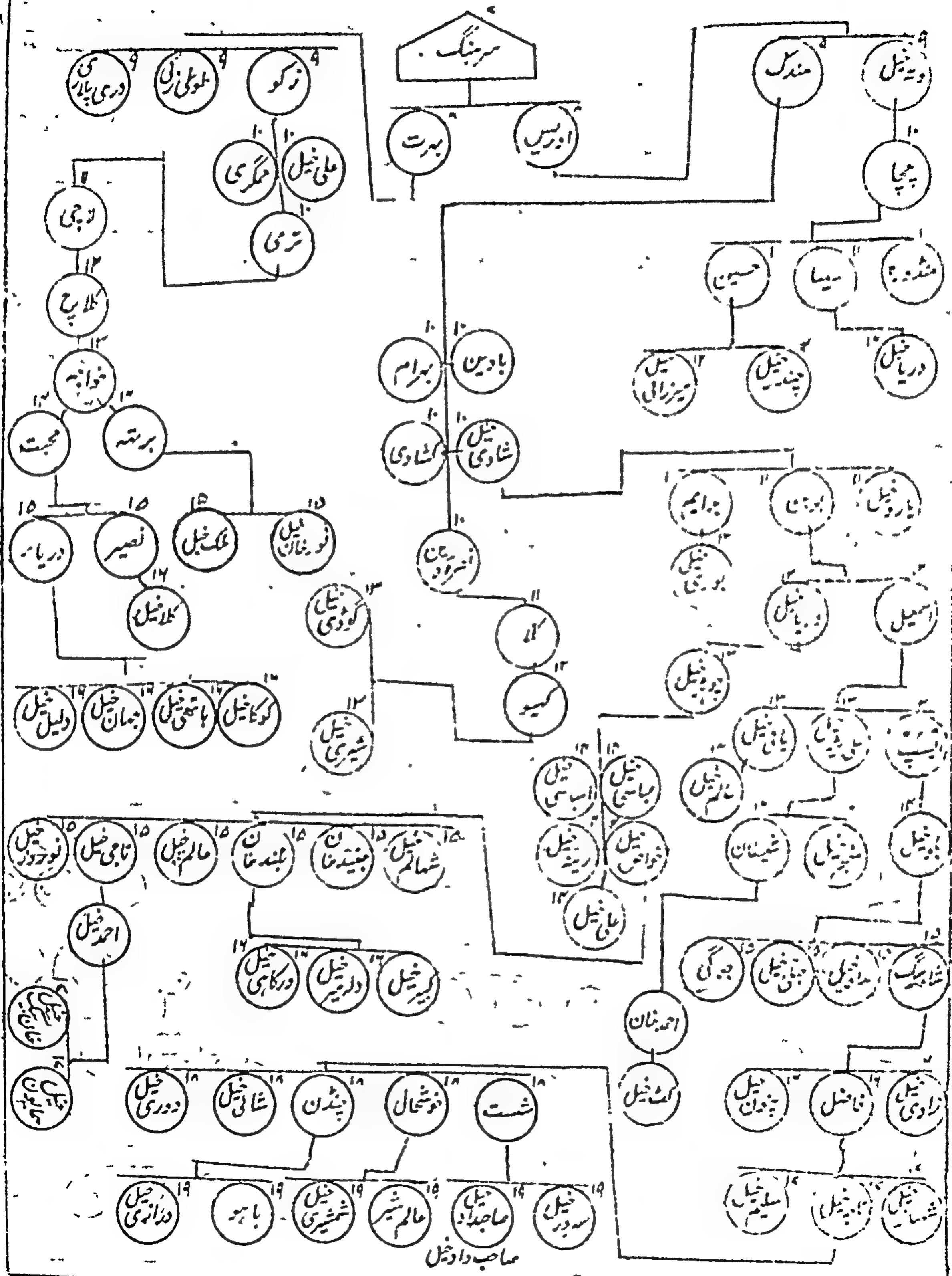
واضح ہو کہ قوم نیازی جسکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا تعلقہ اور ریس ربو کراہی موسیٰ خیل موجہہ داود خیل گنڈیان مین آباد ہے اور قوم بلچ جو اپنے آپ کو لودی کی نسل سے شمار کرتے ہین تعلقہ بھلان مین سکونت پذیر ہے حال تقسیم اول قوم نیازی واضح ہو کہ جب اس علاقہ پر یہ قوم نیازی کہکڑون کو نکالکر قابض ہوئی تو تقسیم ملک مفتوحہ کی کسی حساب پر باہم نہین کی بلکہ جتنا جسکے ہاتھہ لگا اذر آباد کر سکا اوسکو اپنے قبضہ مین کر لیا پھر عبدالرحمن شاہ نے جو قوم سنبل اور سرہنگ کے مابین صلح کری او مین بھی کچھ تقسیم نہین ہوئی بلکہ شروع عملداری سرکار تک تغیر و تبدل بسبب دشمن اور کشت خون غالب اور مغلوب کے باہم ہوتے رہے

ذکر خاندان معتبران ضلع بنون

واضح ہو کہ ریاست یا ملکی جیسا کہ جملہ افغانی سوالو مین از روے ارث ہاتھہ نہین آتی بلکہ بزور و شمشیر دجاہ کے جو غالب آیا وہی بڑا آدمی بن بیٹھا اسطرح اس ضلع کے خاندان کا حال یہی ہے عہد افغانی کی خانگی لڑائیو مین جو شخص کامیاب ہوتا گیا وہی بڑہتا گیا جب دوسرے فریق کا موقع لگا تو اوس نے اول الذکر کو پامال کر کے اپنی برتری کو چمکایا غرضکہ ریاست و ملکائی قوم کی تابع تھی اور کچھ یہ دستور بھی نہین تھا کہ بڑا بیٹا مستحق سمجھا جاوے بلکہ جو چالاک اور لیئق و دلاور ہوا وہی ملک یا خان ہو گیا اور ایسی بے آئینی اور حسد کے سبب سے خاص ایک جد کے خاندان مین بھی لڑائی جھگڑا اور نفاق رہتا تھا یہان تک کہ آپس مین بھائی اور تربور سے لڑتے تھے اور ایک دوسرے کے مارنے اور زیر کرنے کی گھات پر ہر کوئی رہتا تھا بلکہ ایسا بھی ہوتا رہا کہ باپ کے بیٹے بعض جگہ بیٹا جو چالاک اور دلیر تھا خود ملک بن بیٹھا پس کچھ یہ ضرور نہین تھا کہ ملکی یا خانی کسی قوم کے ایک شاخ مین موروثی چلی آتی ہو جس شاخ مین کوئی خاندان زبردست ہوا وہی ملک ہو گیا اور پھر اوس خاندان مین بھی کچھ سلسلہ اور استحقاق اس رتبہ کا نہین تھا جس ہاتھہ پہونچا اور غالب آیا وہی ملک بن گیا غرضکہ عہد افغانی مین اس ملک کے ملکی اور معتبری نہایت خطرناک دستار تھی اور جو کہ ملک بنا اوسنے اپنے معاند بھائی اور تربور کو جس سے خطرہ کا احتمال ہوا قتل کرا دیا اور یہ خانگی فساد اور تغیر و تبدل اوسوقت تک گرم رہا جب تک سرکار انگریزی کی منصفانہ امن نے سایہ کیا اب ہر ایک خاندان کا جو حال مین موجود ہین اوس سلسلہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ جسطرح درجہ اونکی معتبری کا اپنے ملک مین اور نمبر اور باریابی دربار گورنری کا حاصل ہے

شجرہ نسب ابن سرہنگ




شجرہ نسب سرہنگ ابن آلا بنیرہ خاکو ولد نیازی
سرہنگ
ادریس
بہرت
مندک
پیچا
زکو
علی خیل
ترمی
بادین
بہرام
شادی خیل
کمال
برہان
بہادر
حسین
دریا خیل
چند خیل
براہیم
اسمٰعیل
خواجہ
محبت
برہقہ
نصیر
دریا
ملک خیل
کلا خیل
کوکا خیل
ہاشمی خیل
جمان خیل
دلیل خیل
شمالم خیل
بلند خان
عالم خیل
تاجی خیل
احمد خیل
دلو خیل
شست
خوشحال
پنڈن
شاتی خیل
دوری خیل
سید خیل
عالم شیر
شمشیری خیل
باہو
ننگرہار
صاحبداد خیل
احمد خان
کٹ خیل
ناصل
عالی خیل
شہابیگ
سلیم خیل

ذکر قوم مشانی

یہ قوم نسل نیازی سے ہے انکا مورث اعلے مسمی موسی ابن خاکو تیرہ نیازی کا تھا موسی کی اولاد نے بباعث اسمیت بیٹے مورث کے موسیانی سے شہرت پائی مگر کثرت استعمال اور اختصار لفظ کی بجاے موسیانی کے مشانی عام مشہور ہے یہ قوم سرہنگ کے ساتھ اول شرقی کنارہ دریاے سندہ کی جا آباد ہوئی تھی چنانچہ اب بھی شاخ داود خیل مشانی بموضع داود خیل اور شاخ موندی خیل بموضع ہٹی علاقہ میانوالی مین آباد ہین اور باقی مشانی پھر واپس مغربی کنارہ دریاے سندہ آن آباد ہوے انکا بڑا موضع کمر مشانی دریاے مذکور کنارہ پہ موجود ہے اور وقت بدی قوم مروت عیسی خیلون سے معاون ہوتے تھے مشانیونکا قبضہ مغرب کوہ خٹکان کے دامن تک چلا گیا ہے زمین انکے سواے کچھ کنارہ دریاے کے ناقص ہے مگر بند باندہتے اور بارشی نالونکے پانی چھڑانے سے زراعت گندم اور باجرہ بارانی رقبہ مین بھی کامل ہوتا ہے اس قوم کے اکثر لوگ حاسد اور خانگی دشمنی سے مملو ہین کوئی آدمی باہمی عداوت سے خالی نہین معلوم ہوتا داود خیل ایک گنبدی اور شادی خیل دوسرے گنبدی باہم دشمن ہین مگر ان سے نیچے اپنے شاخون مین بھی عداوت موجود ہے مندا خیلونکا موضع علیحدہ ہے اور حدوزئی اور نیازی بھی الگ بستے ہین اور چند گھر قوم ہیار نیازی کے بھی اس علاقہ مین ہین

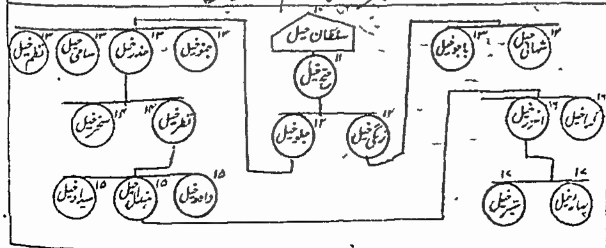
ذکر قوم سلطان خیل

یہ قوم دراصل سرہنگ کی اولاد سے ہے ابتدا مین اپنی قوم کے شامل علاقہ میان والی مین آباد تھے قریب ڈیڑہ سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ وہان سے بباعث خانگی فساد اور دشمنی کے یہ شاخ سلطان خیل غیر آباد ہوکر اس علاقہ مین چلے آئے اور متصل کوہ خٹکان عیسی خیلونکی صلاح سے بنجر زمین آباد کرکے میران مان سالمان خیل نے موضع سلطان خیل کو آباد کیا اور تب سے رقبہ موضع مذکور کے مالک و رقابض چلے آتے ہین فی الحال گمی ارسلا و توکل و منصور و ضبدا اپنے موضع اور قوم کے نمبردار سرکار انگریزی مین مگر آپسمین اتفاق نہین

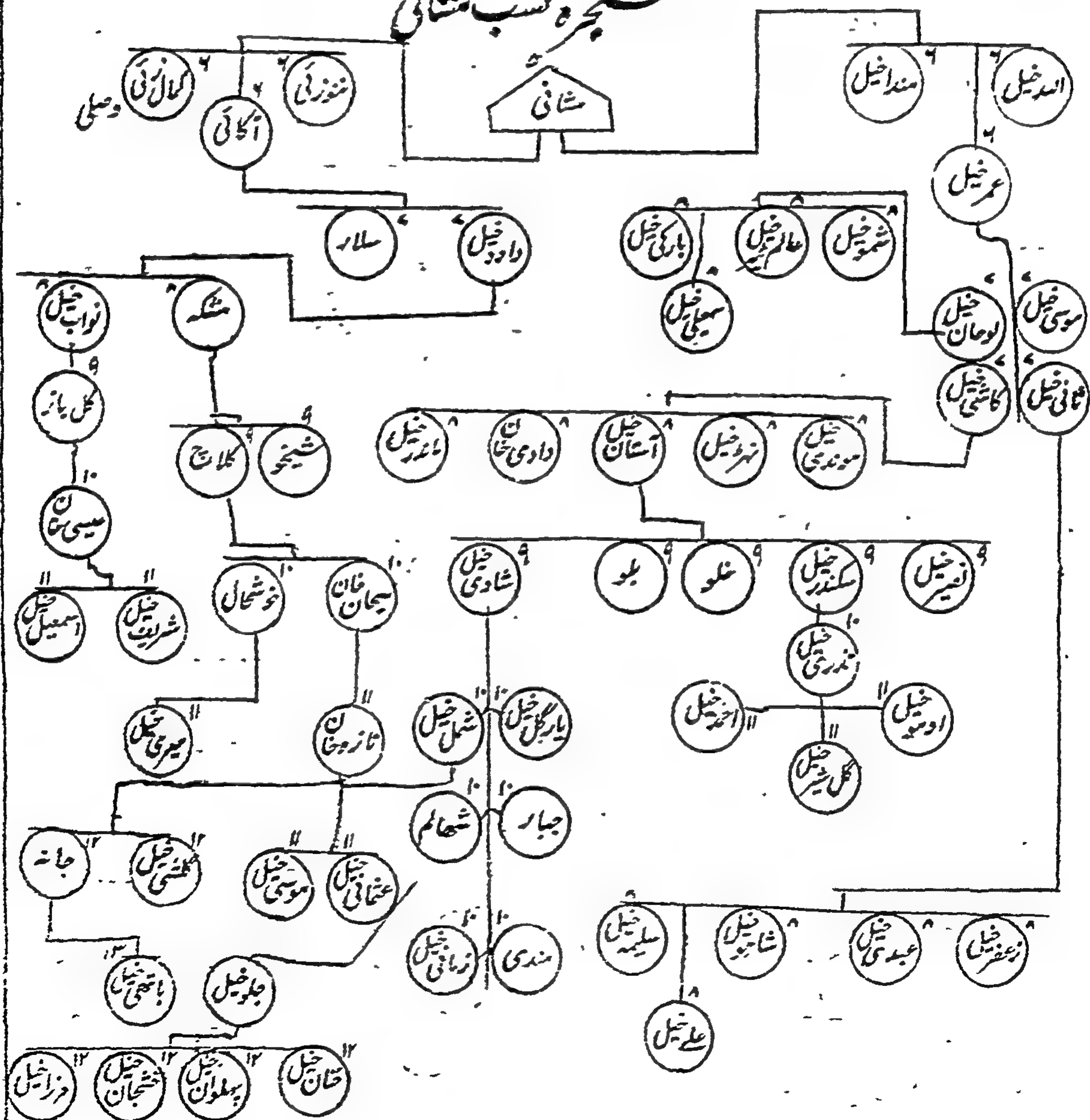
ذکر اون قومون کا

جو علاوہ شاخہاے نیازی کے اس علاقہ مین قابض اور ملکیت و مناف رکھتے ہین قریش بھی چند گھر عیسی خیل بستے ہین جنکو قاضی عیسی خیل کہتے ہین و موضع او رحس منظر او دنیاداری اور زمانہ سازی مین محو ہین شیخ موسی خیل ایک شاخ نسل بیٹے اولاد بنت سے ہے اور اس علاقہ مین انکے دو گانو ایک موضع گینڈر انوالہ اور دوسرا شکل شحان والی اپنے ملکیت عیسی خیلونکی دی ہوئی ہے خمو خیل کی نسل اس علاقہ مین ایک موضع رکھتی ہے اور اپنے آپ کو افغان سمجھتے الا صحیح شجرہ نسب انکے کا نہین ملا فقط

شجرہ نسب قوم سلطان خیل

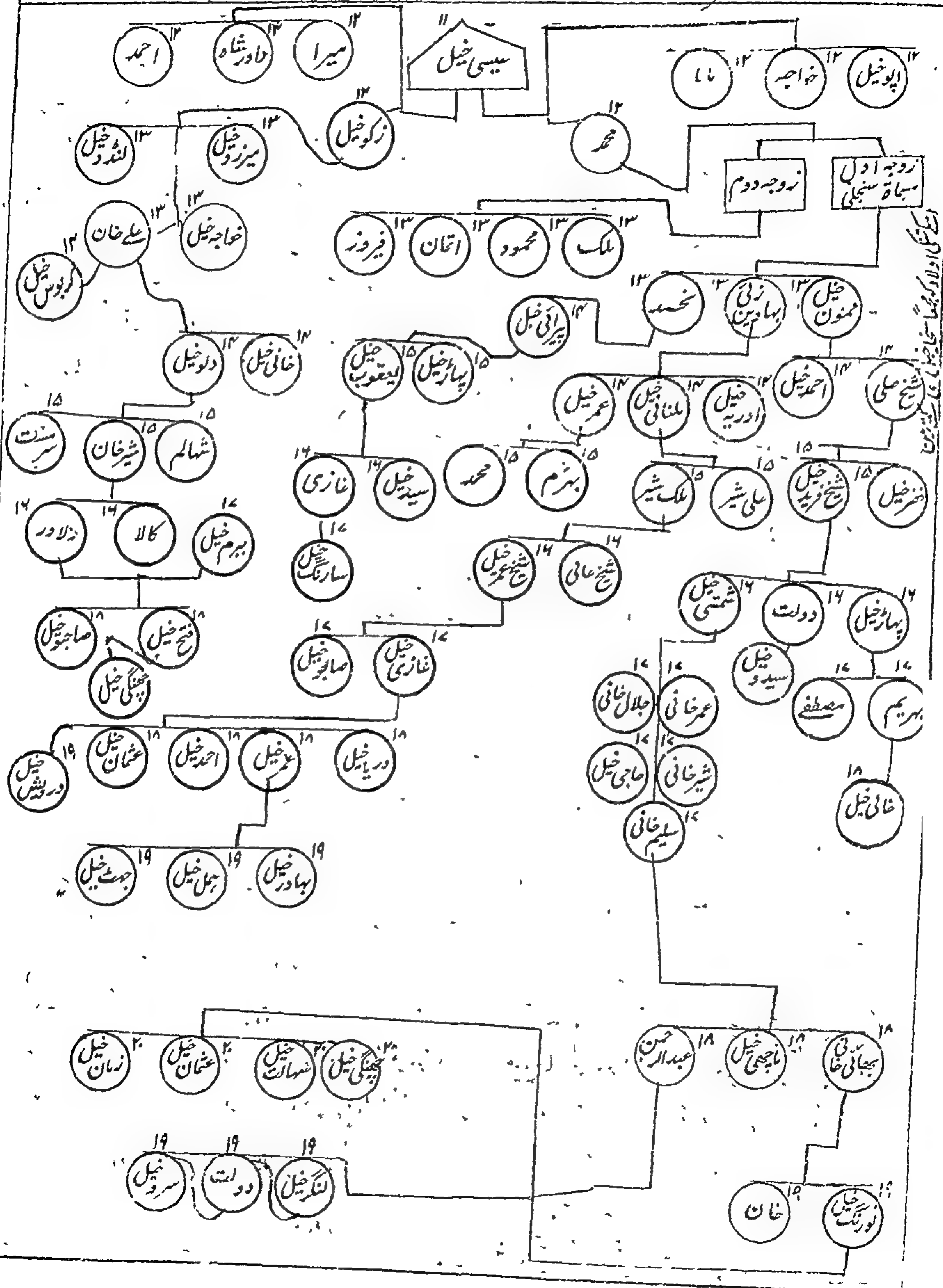


یہ قوم جنگی ذربابت مین سے بارہ آدمی باقی ہین ہندوستان کی طرف سے آگرا ولاد عیسی خان کے شامل ہوئے یہ لوگ اپنے آپ کو نیازی افغان سمجھتے ہین اور بعضے لوگ انکو دہلی کے جانب سے آنے کے باعث پرچنتہ بتاتے ہین گوکہ صحیح نسب انکی نہین معلوم مگر غالب یقین ایسا ہے کہ یہ لوگ نیازی ہین اور سلیم شاہ کے محاربات کیوقت بعد نیازی جائے عیسی خان اور ہیبت خان کیجو چند نیازی قید ہوکہ ہندوستان بھیجے گئے تھے اونکی اولاد اپنے قوم کے شامل ہوگئی اور ایک چہارم سے دو حصہ نمرہ کوکہ اور تت سے حصہ اور نفع نقصان مین شامل چلے آئے ہین نمرہ کے دو شاخ ہین ایک نصرت خانی جنکو سرخ نمری کہتے ہین دوسرے سرور خانی ہوکالی نمری مشہور ہین نصرت خان اور سرور خان دونو بھائی تھے مگر نصرت کی اولاد سرخ رنگ اور سرور کی اولاد سیاہ فام ہے نمرہ بزبان پشتو زنبور یا او بنو کہتے ہین اور چونکہ اولاد نصرت خان و سرور خان مسلح اور مستعد لڑائی مین دلاور سوار تھے پس واسطے نمرہ یعنے زنبور سے تشبیہ دیکر پشتو مین اسی نام سے مشہور ہوگئے



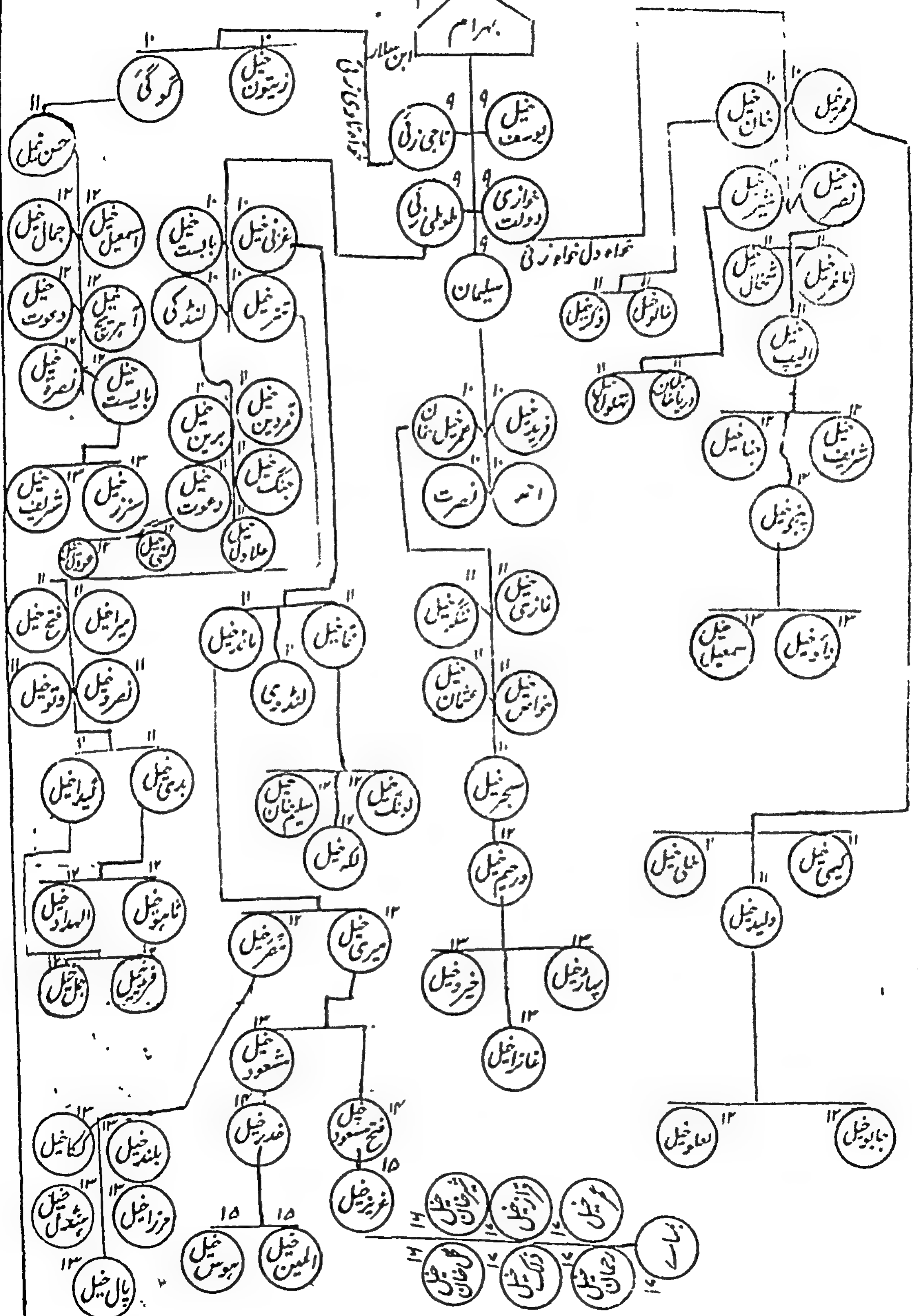
ذکر حال قوم عیسی خیل

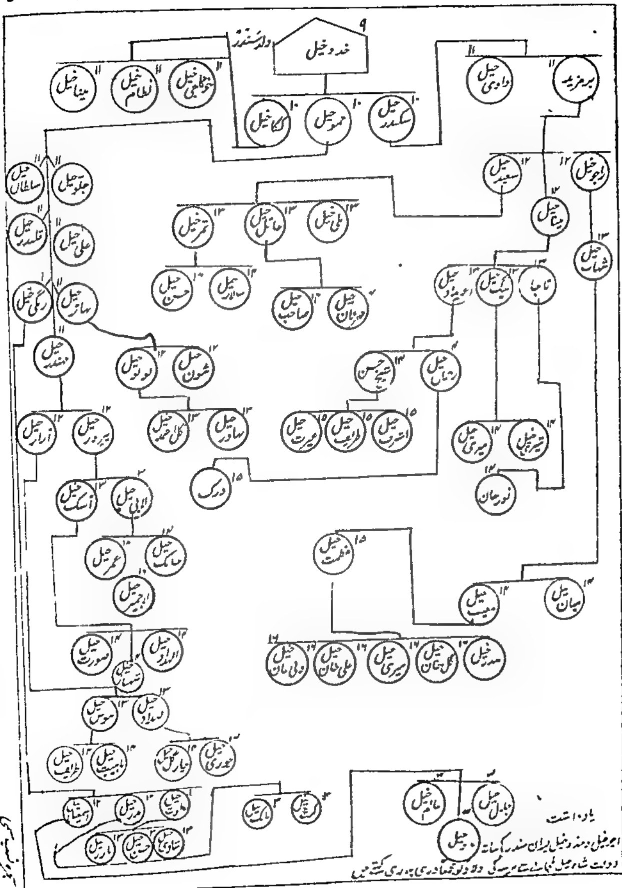
جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے عیسی خان کے آٹھ فرزند تھے ازانجملہ تین نسل کی اولاد موجود ہے اور پانچ کی نسل کا پتہ نہین لگتا غالبا ہمراہ بابر کے
ساتھ محاربات سلیم شاہی مین لاولد کام آئے جب اپنے ہم قوم نیازیون کے ساتھ اولاد عیسی خیل تھل مروت پر ٹانک کے طرف سے آئے
تو اس کو اوس زمین پر قصبہ ملاخان اب قصبہ لکی مالہ کیلئے کے شمال اور رود کورم سے جنوب واقع ہے جب نیازیونکو خٹکون نے
بے دخل کیا تب درہ سنگ سے نکلکر اول موضع سبت کے متصل موقع پر آباد ہوئے اور پھر رود کورم کے جنوبی کنارہ پر عیسی خیلون
نے گانو آباد کیا اوس موقع کا نام باعث نصب ہونے کے تاحال عیسی خیل مشہور ہے مروتون کی مدد سے اوس جگہ کو غیر آباد
کرکے دریاے سندھ کے کنارہ اور گانو آباد کیا جس کا موقع اب زیر دریا ہے جب ممو خیل اور زکو خیل کے
باہم عداوت شروع ہوئی تب متفرق ہوکر اسی نواح مین آباد ہوئے اور بعد دریا برد ہونے موقع آبادی سابقہ احمد خان
رئیس عیسی خیل نے بماہ اسوج سمت [illegible] بکرم مین جس کو چھتیس برس ہوئے یہ قصبہ جدید عیسی خیل کا آباد کیا نام اس قصبہ کا
عیسی خیل صرف باعث آبادی قوم عیسی خیل کے ہے اور ملکی لوگ اس قصبہ کو ترنہ کہتے مین وجہ تسمیہ ترنہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب اول عیسی خیل لوگ
اس علاقہ مین آئے تو کوئی نالہ کورم سے جاری نہیں تھے بلکہ درہ تنگ اور اوس کے نیچے سے بہت کورم کا ایسا اونچا
تھا کہ پانی خود بخود سیلاب کے وقت علاقہ پر یا موضع مہر شاہ والہ تک پہیل جاتا تھا اور اونچی زمینات کو نشیب موقع سے لکڑی کا
ہر مار کھڑکر پانی چڑہایا جاتا تھا اور اس موقع آبادی قصبہ اور اوسکے نواح مین کثرت سے ترتار کیے جاتے تھے جسکے باعث سے اس قصبہ
کا نام بھی وطنی لوگ مین ترنہ چلا آتا ہے تقسیم ملک واضح ہو کہ جب عیسی خیلون نے یہ ملک اپنے قبضہ مین کیا تو چند عرصہ کے بعد
شیخ فرید کے معرفت جو شاخ ممون خیل میں سے شیخ میلی کا فرزند ایک بڑا نیک نیت اور خدا پرست آدمی تھا سب قوم نے تقسیم ملک کی چاہی
شیخ فرید نے ہر ایک شاخ کی تعداد پر لحاظ کرکے کل ملک مقبوضہ قوم عیسی خیل کو اوپر چہار حصہ ذیل کی تقسیم کیا ممون خیل یک
حصہ بادین زئی یک حصہ ابو خیل معہ نمرہ یک حصہ اپنی تقسیم اور اصیں چہار شاخ کی نسبت ہے قوم عیسی خیل چہار پتہ مین
عام معانی مین جس طرح کا معیم جیسا کہ مروت یا کسی قوم کے مقابلہ کے وقت ہر چہار پتہ عیسی خیل حسب رسد کام دیتے تھے اور ربع نقصان
و اخراجات چہار حصہ رسد رحہ بالا پر کوئی ایتا دیتا تھا اور جب شاہ درانی کو ربل لیئے حشری کے طور لشکر مطلوب ہوتا تھا سو بھی بحسب
رسد چہار حصہ پر بہم پہنچایا جاتا تھا اگرچہ اوپر یہ چہار حصہ مین مگر شکمی تقسیم انکی سولہ حصہ پر ہے جب ذیل ممون خیل اپنے چہارم حصہ جگہ
کو چہار جگہ کرتے مین شمسی خیل ایک حصہ احمد خیل یک حصہ خضر خیل یک حصہ بہار خیل یک حصہ اور بادین زئی کے چہارم سے بڑے
خیل یک حصہ شیخ عمر خیل یک حصہ عثمان خیل یک حصہ اور زکو خیل کے ربعہ سے دتو خیل یک حصہ فرتو خیل یک حصہ
سدو خیل یک حصہ بابی خیل یک حصہ اور ابو خیل اپنے چہارم سے اور الو خیل و مدرو حصہ نمرو دو حصہ اس
حساب سے بزبان ملک سولہ سولہ مین عیسی خیل کی کہی جاتی مین گرچہ جدی تقسیم اور موروثی حصص اوسی تفصیل سے مین جیسا کہ اوپر
لکھے گئے ہین اور واسطے تقسیم وراثت جدی یہ تین حصص قائم مین مگر تعداد قصبہ مین باعث انتقال از روے بیع و رہن وغیرہ اکثر فرق کثیر ہوگیا
ہے خصوص چہارم ابو خیل اور نمرو والہ باعث کمی تعداد اشخاص اوس شاخ اور سستی ملکیت کے اکثر ابو خیل اور ممون خیل کے ہاتھ
منتقل ہوا ہے زکو خیل مین سے اولاد جنگی خان دتو خیل نے جس مین سے جزو زمین عیسی خیل نے اپنے موروثی حصہ سے بیبایا
زمینات بذریعہ بیع و گرو وغیرہ پر قبضہ کرلی ہے شجرہ نسب قوم عیسی خیل کے دیکھنے سے اون شاخون کے نام معلوم ہو سکیگے
جنہون نے سولہ حصون مین سے قبضہ پایا الا قوم نمرو عیسی خان کمیل سے نہین ہے اسواسطے شجرہ مین اسکا نام نہین لکھا

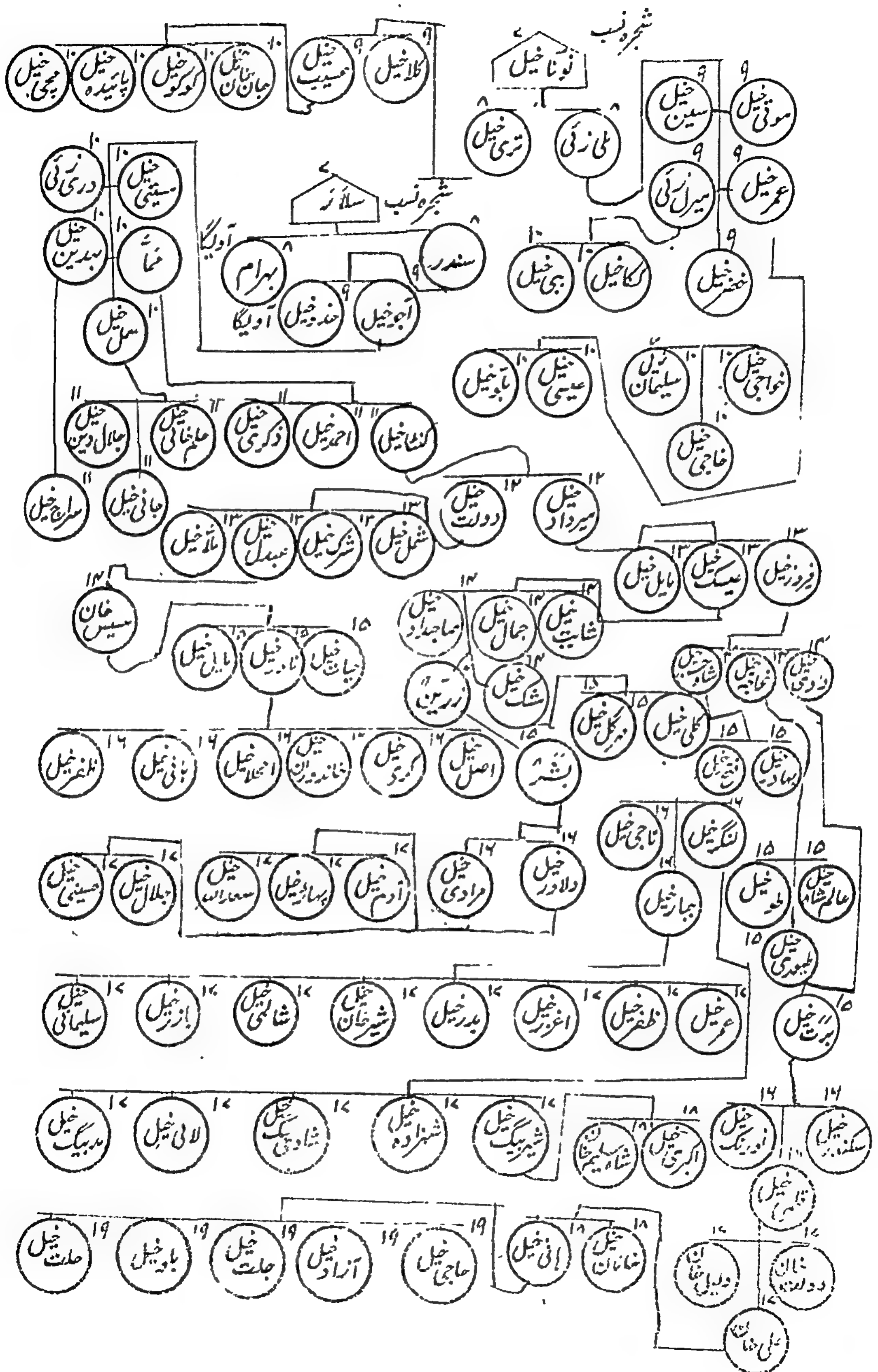

شجرہ نسب عیسیٰ خان نیازی جنگی اولاد مشہور بہ عیسیٰ خیل
عیسیٰ خیل
احمد
دادر شاہ
میرا
زکو خیل
ماما
خواجہ
اپو خیل
محمد
زوجہ اول مسماۃ سنبلی
زوجہ دوم
لنڈہ خیل
میرزو خیل
علی خان
خواجہ خیل
کربوس خیل
فیروز
اتمان
محمود
ملک
محمد
زنی بہادرین
ممون خیل
پیرائی خیل
دلو خیل
خانی خیل
یعقوب خیل
پیارہ خیل
عمر خیل
ملتانی خیل
ادریہ خیل
احمد خیل
شیخ علی
سرمست
شیر خان
شہالم
غازی
سید خیل
محمد
بہرام
ملک شیر
علی شیر
شیخ فرید خیل
نصر خیل
ذلاور
کالا
بیرم خیل
سارنگ خیل
شیخ عمر خیل
شیخ عالی
شمسی خیل
دولت
پیارہ خیل
صاحبو خیل
فتح خیل
چپنگی خیل
صاحبو خیل
غازی خیل
سید و خیل
جلال خانی
عمر خانی
مصطفیٰ
بہریم
وریش خیل
عثمان خیل
احمد خیل
علم خیل
دریا خیل
حاجی خیل
شیر خانی
سلیم خانی
شاہی خیل
جعفر خیل
ہمل خیل
بہادر خیل
زمان خیل
عثمان خیل
شہادت خیل
چپنگی خیل
عبدالرحمن
تاجی خیل
بیجانی خانی
سرو خیل
دولت
لنگر خیل
خان
نورنگ خیل

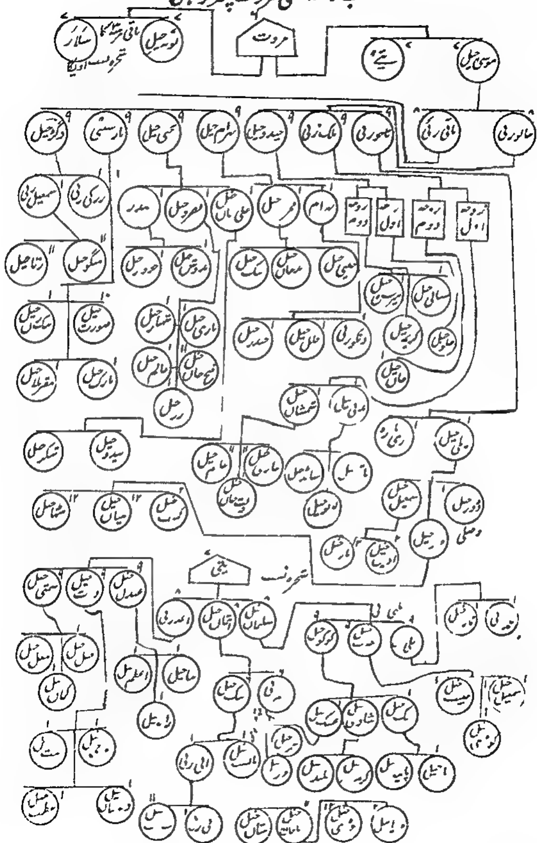
ذکر اون شاخون کا جنکے نسبت اختلاف قومیت واقع ہے اور داخل شجرہ نسب مروت ہین

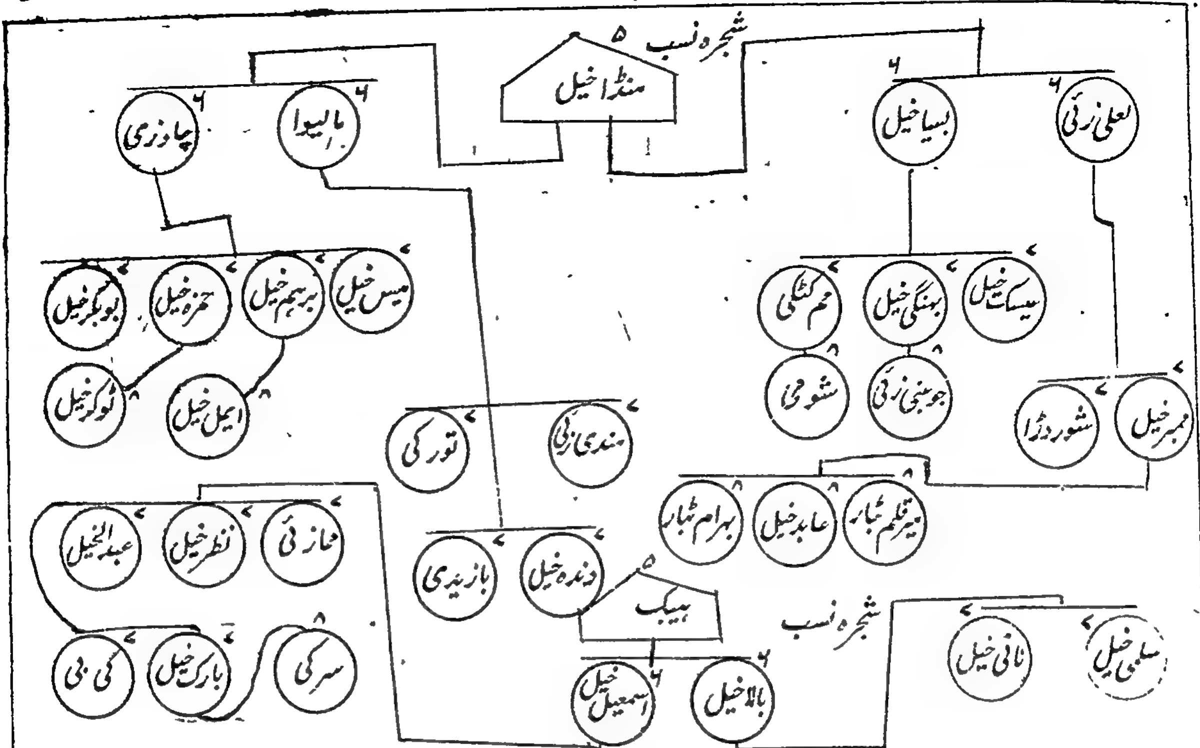
قوم ملا خیل متفرق اکثر دیہات مروت مین چند چند خانہ جات آباد مین اس قوم کو فقیر کہتے ہین اولاد مسمی ملا عثمان کی بعضے اونکو قوم شیخ سے اور بعضے شیخ سے نسبت دیتے ہین مگر قوم مروت مین مخلوط ہوکر تمیز نہین ہو سکتے دوسری شاخ نمر خیل ملحق بہ قوم بہرام خیل اصلی مروت نہین ہے مگر بسبب توطن اور خرچ کے بہرام خیل سے حصہ پایا اور ایسی وصل ہوگئی کہ مشہور عام مروت سے ہے **شاخ ملک زئی** نسل موسی خیل مروت کو بعضے لوگ قوم نیازی سے بتلاتے ہین مگر تحقیقات سے یہ روایت غلط معلوم ہوئی ملک زئی از اولاد جانو زئی صحیح مروت ہے **شاخ مرزا خیل** ملکان والی وال کی نسبت بعضے لوگ کہتے ہین کہ نسل قوم خٹک سے ہے الا یہ بات صحیح نہین اور اصل یہ شاخ نسل اتمان خیل مروت ہے انکے ایک مورث کا نام خٹک تھا اس سبب سے لوگ اونکو ناحق قوم خٹک بتلاتے ہین **فرقہ منگو خیل** شاخ دگر خیل نسل بائی زئی موسی خیل کو بعضے آدمی نیازی بتلاتے ہین مگر بغیر کسی دلیل کامل کے غالباً یہ فرقہ مروت ہے **شاخ خان خیل** ملحق بہ قوم دولت خوازئی بہرام کی یہ روایت ہے کہ مسمی خان جسکے نام سے یہ شاخ نامزد بہ خان خیل ہے اپنی بیوہ والدہ کے ساتھ مالا تہ خور ہے اگر قوم دولت خوازئی مین خلط ہوا قومیت مین خیبو سے مگر حصہ پایا **ذکر قوم مچن خیل** اولاد فاکو شاخ نیازی سے ہے اونکے مورث کا نام اصلی ابتدا مین کوئی اور تھا ایک روز بحالت شکار بسبب شوق اپنے روزہ جنبہ مین اگر تیر چکر مارتا ہوا بیابان کیطرف روانہ ہوا باقی افغانون نے دیکھ کر بہ تیر پھرنے کے مچن کا لقب دیا مچن بزبان پشتو آسیا دستی یعنے چکی کو کہتے ہین اوس روز سے وہ مورث انکا مشہور بہ شیخ مچن ہوا جسکی نسل کو مجمعاً مچن خیل کہتے ہین اس خاندان کو لوگ متبرک سمجھکر عزت کرتے ہین عہد افغانی مین لوٹ مار اور حال مین سرقہ وغیرہ دست اندازی انکے گھر و مین کوئی نہین کرتا ہے اور خطرناک اوقات مین انکے گھر لوگون کا محافظ خانہ ہوتا ہے اس فرقہ کے افراد میون کا چال چلن نیک ہے شیخ مچن کے دو فرزند تھے کرسی نامہ نیازی کے خاندان مین اپنے موقع پر درج کیا گیا ہے اس قوم کے آدمی گرچہ متفرق جگہ آباد ہین جیسا کہ علاقہ بنون مین میتی خیل مگر زیادہ گروہ انکا موضع تتی مچن خیل رود کرم سے جانب شمال تخمیناً تین چار میل فاصلہ پر آباد ہین اور اس موقع پر خاص اسکا ذکر مطلوب تھا اور یہ قوم باقی قوم نیازی کے ساتھ شامل اس علاقہ مین آباد ہوئی جب سرنگ عیسی خیل موسانی کی شاخون کو قوم مروت ذ اس ملک سے بیدخل کیا تب یہ فرقہ بسبب متبرک ہونے کے سمجھے جا ذکی مروتون سے محفوظ رہا بدستور سکونت پذیر رہا **نسل دولت شاہ معروف اباشہید قوم متوری داد خیل برادران خیل باخیل شی خیل** یہ پانچ فرزند اولاد دولت شاہ مروت اباشہید ذات سید ہے قبر انکی مورث کے متصل ڈیرہ اسمعیل خان بہ کنارہ غربی دریائے سندھ موجود ہے اباشہید کی اولاد نے اپنے جد کے لحاظ سے اور نفع نقصان مین شامل ہونے کے باعث سے قوم مروت اولاد سندر سے حصہ پایا اور اونکے الحاق کے سبب سے اولاد سندر یعنے خدو خیل اور اجو خیل مین باشتمال اونکے دری پلاری کہتے ہین معنی دری پلاری کے تین باپ ہیں دادے ایک خدو خیل دوسرا اجو خیل تیسرا دولت شاہ اب یہ قوم دری پلاری مین ایسی خلط ہے کہ سب کوئی اونکو مروت سمجھتا ہے اور اونکی راہ و رسم اور پوشش سب مطابق مروتون کے ہے اور اپنے آپ کو مروت کہتے ہین **شاخہاے نیازی فرقہ گونڈی دباقی وحید** ان قوم نیازی سے ہین ان حالات سید خیلی اپنے قوم کے وقت مین کہ ...رت اون ... سابق ... اس نواح مین تک ... گونڈی سک باقی وہ فرقہ کے لوگ بہت قلیل اور متفرق اس علاقہ مین آباد ہین گونڈی ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے حد مین آباد ہین فقط


شجرۂ نسب نامہ نسبی بہرام ابن صلار
بہرام
ابن صلار
یوسف خیل
تاجی زئی
دولت زئی
ملوبلی زئی
سلیمان
زیتون خیل
گوگی
حسن خیل
اسمعیل خیل
جمال خیل
دعوت خیل
نصرو خیل
بابیست خیل
بابست خیل
غزنی خیل
لنڈکی
تنیر خیل
فردین خیل
برین خیل
جنگ خیل
دعوت خیل
سرز خیل
شریف خیل
علاول خیل
میرا خیل
فتح خیل
نصرو خیل
ولو خیل
برنی خیل
تیدا خیل
ثامو خیل
الهداد خیل
فرنو خیل
پل خیل
تنا خیل
مانند خیل
لنڈی
ابنک خیل
سلیم خان خیل
لکہ خیل
میری خیل
متصر خیل
شعور خیل
فتح مسعود خیل
خدر خیل
عزیز خیل
بلند خیل
وزرا خیل
پال خیل
الیمن خیل
سوس خیل
زیند خیل
نصرت
غازی خیل
عثمان خیل
سنجر خیل
رحیم خیل
خیرو خیل
پیار خیل
غازا خیل
مز خیل
نعمان خیل
نصر خیل
شیر خیل
شمخال خیل
الیپ خیل
ورز خیل
دریا خان
شریف خیل
دنیا خیل
پیری خیل
اسمعیل خیل
بائی خیل
کیمی خیل
علی خیل
ولید خیل
لعلو خیل
تیا بو خیل


خدو خیل
ولد سکندر
مینا خیل
نظام خیل
خواجہ خیل
داوی خیل
برمزید
گنا خیل
ممو خیل
سکندر خیل
سعید خیل
ابو خیل
دینا خیل
علی خیل
سالار خیل
جلو خیل
سلطان خیل
قلندر خیل
علی خیل
شہاب خیل
صاحب خیل
تاجا
رنگی خیل
ساہر خیل
حسن خیل
موسیٰ خیل
مشون خیل
دولو خیل
رشاش خیل
میری خیل
تیز خیل
نور خان
درک
اشرف خیل
ابجیر خیل
عمر خیل
صوبت خیل
شہاب خیل
موسیٰ خیل
علی خان
میری خیل
ولی خان
میان خیل
بابل خیل
عالم خیل
یاد داشت
ابجو خیل و مندو خیل پسران سندر کی سات دولت شاہ خیل نہایت سے برسے کی وہ دلو تھا دری پدری کہتے ہیں


شجرہ نسب
توتا خیل
تری خیل
ملی زئی
سین خیل
موتی خیل
میران زئی
عمر خیل
شجرہ نسب
سلارزئی
سندر
بہرام
آجو خیل
خدو خیل
آدیگا
کلا خیل
عیسب خیل
بیان خان
کوکو خیل
پائیدہ خیل
یحیٰ خیل
دری زئی
سیتی خیل
عبدین خیل
سمل خیل
کاخیل
بیبی خیل
خضر خیل
عیسیٰ خیل
تابو خیل
سلیمان
خواجی خیل
کنشا خیل
احمد خیل
ذکری خیل
جلال دین
معراج خیل
جانی خیل
دولت خیل
میرداد خیل
شمل خیل
شر خیل
عبدل خیل
ملا خیل
فیروز خیل
بایل خیل
شاہ خیل
جمال خیل
بشر
دلاور خیل
مرادی خیل
آدم خیل
پہاڑ خیل
بلال خیل
عمر خیل
ظفر خیل
بدر خیل
شیر خان
شالمی خیل
سلیمانی خیل
لالی خیل
شہزادہ خیل
اکبری خیل
حاجی خیل
آزاد خیل
جات خیل
بادہ خیل
حالت خیل


نسب نامہ مسمی مروت پسر لوہانی
مروت



ذکر نسب اولاد سورانی

دہم خواجک نبیرہ سورانی کی اولاد سے شاخ آمندی کے نسبت بعضے لوگ کہتے ہین کہ صلبی پسر خوزک نہین تھا فی الحال اس روایت کا کچھ ثبوت نہین ملتاہے اسبات پر خیال کرنے سے کہ خوزک کے ملک سے **آمندی نے** اپناحصہ کامل پایا یہ راے غالب ہے کہ صلبی بیٹا خوزک کا تھا گو والدہ علیحدہ اور کم درجہ سمجھکر داؤدشاہ کی نسل کچھ اعتراض کرتی ہے اور اسیطرح خمشی شیخل نمبر ۱ کو بھی بطنی پسر جتلاتے ہین مگر صحیح نہین سبب سکا غالبا یہ معلوم ہوتاہے کہ خوزک کے پسران سے داؤدشاہ سب سے کلان اور اول وجہ سے تھا اسواسطے اولاد اپنے برابر باقی ماندونکو نہین سمجھتے دوازدہم پچ زئی کے نسبت یہ روایت ہے کہ طفل نوزائیدہ کسی کنارہ رود سے ملاتھا اور رود کے کنارہ کو اوس ملک کے پشتو مین کچھ کہتے ہین جس باعث سے کچہ زئی مشہور ہوا اور خوتی نبیرہ سورانی پرورش کرکے کچھ حصہ زمین کا بقدر گذارہ دیدیا یہ امر بعید از قیاس نہین سیزدہم **ہیبک پسر سورانی** کے اولاد کے نسبت بعضے لوگ یہ کہتے ہین کہ یہ قوم غلام زادہ ہے مگر فی الواقع یہ بات سچہ معلوم نہین ہوتی سبب شہرت خطاب غلامی یہ ہوا تھا کہ عملداری احمد شاہ ابدالی مین مسمی ملک دوانہ قوم ہبکی نے بوقت وصولی قلنگ یعنے معاملہ قوم ہیبک پر یہ دعوے کیا کہ یہ میرے غلام ہین ان سے جتنا چاہتا ہون قلنگ وصول کرون حاکم نے کیا جواب دیا کہ غلامان پر معاملہ سرکاری نہین ہے ان کو معاف کردو جب یہ حکم دوانہ نے سنا تو دیوانہ ہوگیا اور پھر دوبارہ عرض کیا کہ ہیبک میرے عزیز ہین غلام نہین ہین اور اپنی پہلی دروغ گوئی پر بہت عذر خواہی کرے تب بدستور قلنگ یعنے خراج اون پر ہوگیا فقط

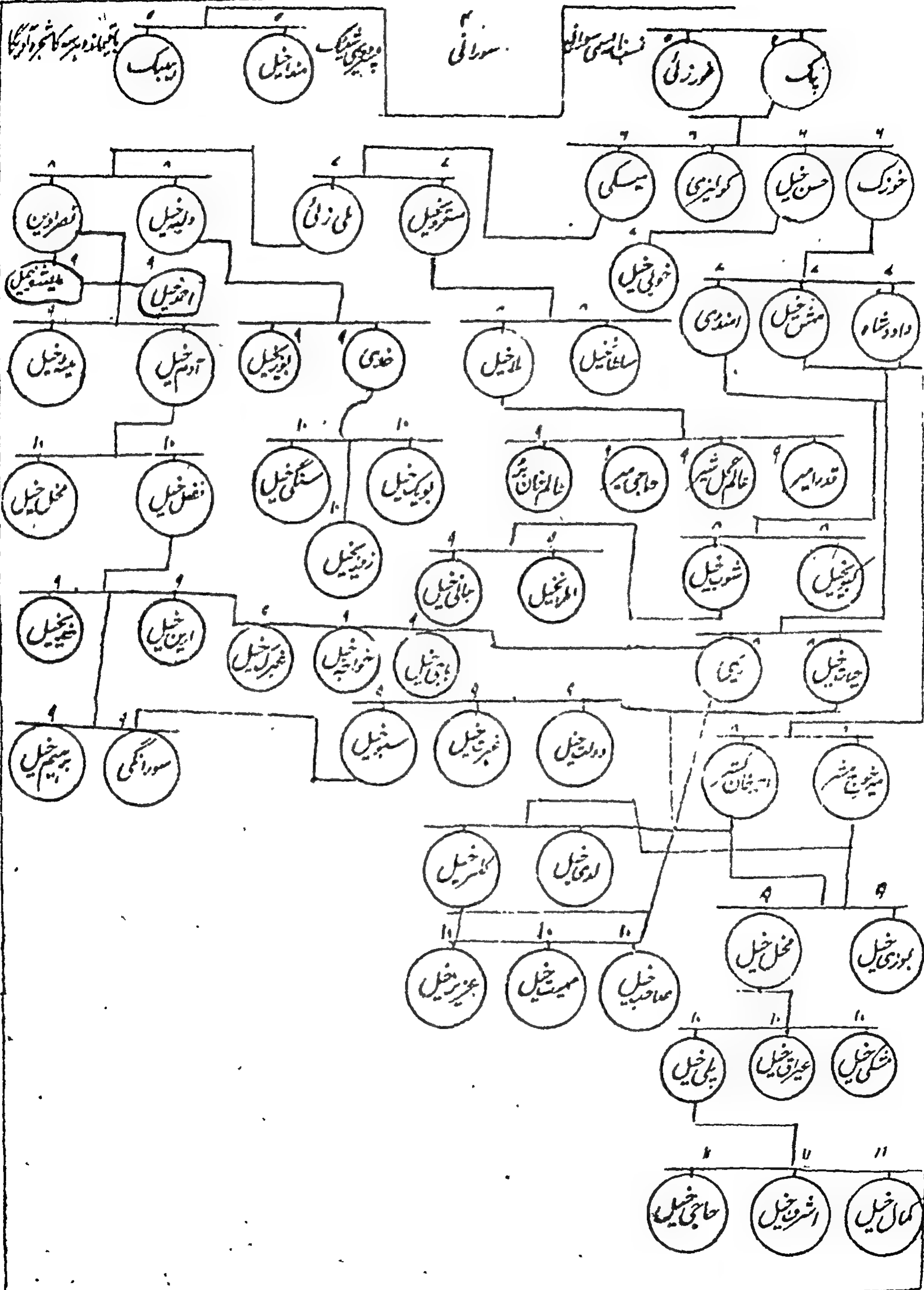
شجرۂ نسب منڈخیل

شجرۂ نسب

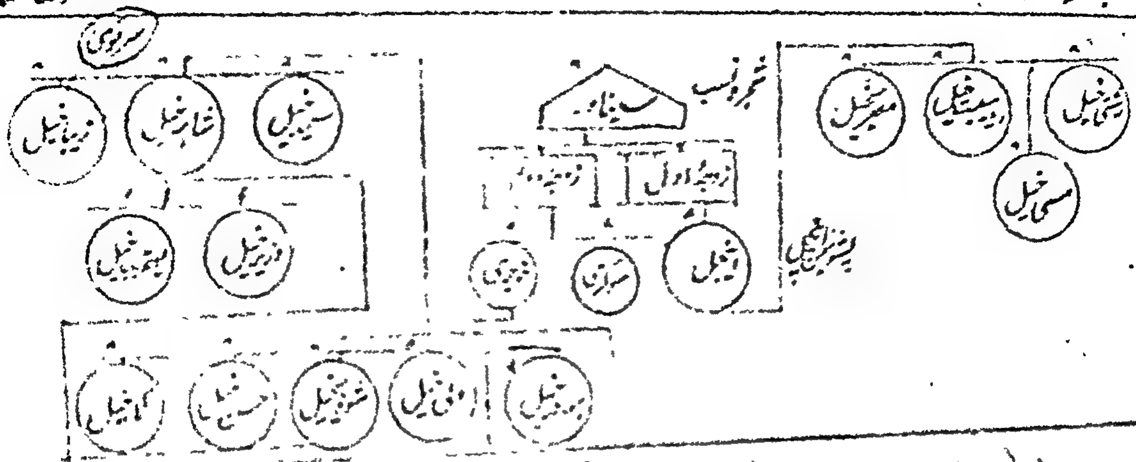
ذکر نسب اولاد سورانی

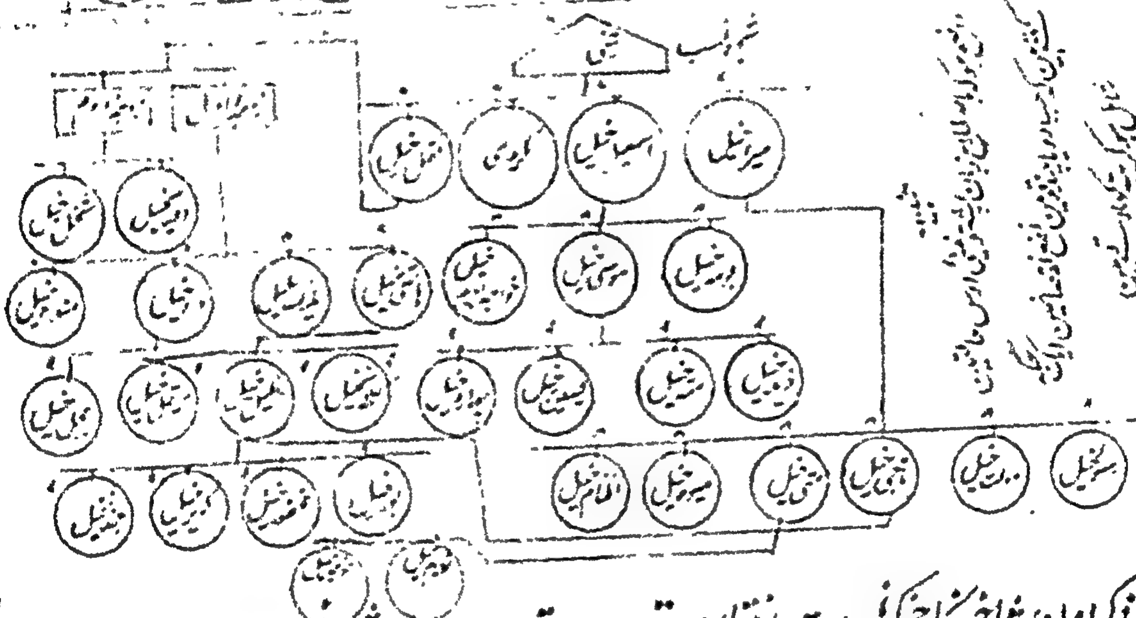
بعض لوگ جو کہ نیرہ سورانی کی اولاد شاخ آمندی کی نسبت کہتے ہیں کہ خلجی پسر خوزک نہیں تھا بلکہ
اس روایت کا کچھ ثبوت نہیں ہے اس بات پر کہ اگر مانئے کہ خوزک کے لڑکے سے آمندی ہے
اپنا حصہ کا [illegible] سے نسبت کہ خلجی پسر خوزک کا [illegible] محمد [illegible] وجہ جھگڑا وادی شادی کی نسبت
کچھ [illegible] سورانی ہے اور سیتوری محمد خیل کیا [illegible] سے جدا ہے لیکن نہیں سبب [illegible]
معلوم ہوتے کہ خوزک کے پسر سے ہاتھ شاہ سے [illegible] ہے سو سکے وہ [illegible] برابر [illegible]
نہیں تھے [illegible] کے نسبت یہ روایت ہے کہ [illegible] روایت [illegible]
دریا کے کنارہ کوہ اوس ملک کے پشتے میں کچھ کہتے ہیں جس باعث سے کچھ [illegible] مشہور ہوا اور خود نیرہ سورانی پرورش
کرکے کچھ حصہ زمین کا بقدر [illegible] دیا یہ امر بعید از قیاس نہیں ہے وجہ یہ کہ پسر سورانی کے اولاد کے نسبت
بعضے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ قوم غلام زادہ ہے لیکن فی الواقع یہ بات کچھ معلوم نہیں ہوتی جب شہرت غلامی
ہوا تھا کہ عہد احمد شاہ ابدالی میں [illegible] تو قوم [illegible] نے بوقت وصولی تلنگ یعنے معاملہ قوم
پر یہ دعویٰ کیا کہ یہ میرے غلام ہیں ان سے جتنا چاہتا ہوں تلنگ وصول کروں حاکم نے
جواب دیا کہ غلامان پر معاملہ سرکاری نہیں ہے ان کو معاف کرو جب یہ حکم [illegible] نے سنا تو
[illegible] ہو گئے اور پھر دوبارہ عرض کیا کہ بیشک میرے [illegible] غلام نہیں ہیں [illegible]
[illegible] پر بہت عذر خواہی کرے تب بدستور تلنگ یعنے خراج ان پر
ہو گیا فقط

فرقہ منڈان کا ملک بنگش سے یہان آکر آباد ہوا ہے اصلی بنون زئی اگرچہ قوم دریافت سے غلط معلوم ہوا اس روایت کا سبب یہ ہے کہ ایک فرقہ
منڈان کا ملک بنگش مین اب موجود ہے لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ منڈان بھی اونسے علیحدہ ہوکر قوم شمل کی استدعا سے یہان آکر آباد ہوے
اور اصل حال جسکی صحت کی کثرت دلائل و روایات یہہ ہے کہ منڈان نسل بنون زئی سے ہین اور جو گروہ منڈان کا علاقہ بنگش مین جا آباد ہوا ہے
وہ اس منڈان کی شاخ ہے اور اس ملک سے وہان گیا سبب جانی اونکے کا یہہ ہوا کہ جب بلا نادری یعنی نادر ایرانی اس ملک مین آیا تو اونسے
ایک خفیف بات پر حکم قتل عام شاخ ولی خیل منجملہ منڈان کا دریافت موضع کہنہ ولی خیل فوج کو نادری نے غارت کیا تب ولی خیلون مین سے نسل
ذلوس کے آدمی یہان سے بھاگ کر قوم بنگش مین جا آباد ہوے کہ اب تخمیناً پانسو آدمی انکی نسل کے ملک بنگش مین گنے جاتے ہین
البتہ یہہ بات سچ ہے کہ منڈانونکو **قوم شمل** سے جو ابتدا مین سب سے زیادہ رسوخ اور بڑا ملک رکھتے تھے اپنے علاقہ سے اکثر زمینات دیکر
اپنا مددگار بنایا مگر آخر کو اپنی محسن قوم شمل کے ساتھ قوم منڈان نے مقابلہ آرا ہوکر اونکا بہت علاقہ بے مروتی سے جبراً دبا لیا **ششم شاخ**
عیسکی اولاد بنی مین سے فرع سکندر خیل نمبر ۵ کو بعضے لوگ کہتے ہین کہ بنون زئی نہین ہے خراسان سے آکر یہان انکا مورث اعلے
آباد ہوا کوئی انکو سادات کہتے ہین اور کوئی سدوزئی اور اس فرع کے بعضے آدمی سدوزئی بنی سے اپنا فخر سمجھتے ہین ان ہر دو روایات کی تحقیقات سے
کچھہ اصلیت نہین معلوم ہوتی انکی تقسیم او حصص قدیمہ اور اکثر وجوہات سے سکندر خیل بھی نسل عیسکی قوم بنون زئی سے پائی جاتی ہے
سبب **چندول** اور خراسانی مشہور ہونیکا یہہ کہتے ہین کہ انکے مورث اعلی مین سے کسی شخص کا عقیدہ شیعہ رہا کا تھا مگر شیعہ ہونا کف سے خارج
نہین کر سکتا اب یہہ لوگ بظاہر اسب سنی مذہب ہین ہفتم سرور پسر عیسکی کے شجرہ مین جو فرقہ بڈاخیل وصل ہوتا ہے وہ دراصل
عیسکی یا بنون زئی نہین ہے بڈاخیل شاخ بنگش مین سے کوئی شخص اس ملک مین آیا اور سرور کی دختر سے شادی کری
اور حصہ مین شامل ہوکر بنوزئی مشہور ہوا اور اصل بنگش ہے **ہشتم مسمی سیناور** کی اولاد مین سے شاخ خوجڑی نمبر ۵ کے
قومیت مین بہت خفیف اختلاف اسبات کا کرتے ہین کہ نہین معلوم خوجڑی کون ہین کیونکہ علیحدہ دو رہا ہے سو دو رجائی سے
قومیت مین فرق نہین پڑسکتا ہے کثرت روایات سے یہہ بات حاصل ہے کہ سمیان کسو کرو و خوجڑ ایک والدہ سے پسران سیناور تھے
اول جائے سکونت انکی بستی مین تھی جہان اب بھی ایک بڑے ٹیکرہ اراضی کا نام سیناور مشہور ہے پسران سیناور سے مسمی
خوجڑ کو جسکی قوم خوجڑی ہے مالداری اور مویشی چرائی کا شوق تھا اوسنے بسبب زیادہ چراگاہ او جنگل ہونے کے وہ حصہ
لیا جہان اب خوجڑی ہے اور اسی پر دوسرے بھائیون سے علیحدہ اپنی چراگاہ مین جا آباد ہوا اور کسو کرو و ماسی اوشمل
شمل اپنے دوسرے بھائی کے قریب آباد **نہم قوم تپی** مین سی اسمعیل خیل نمبر ا کو قوم بنگش بتاتے ہین اس باعث سے
کہ بنگشون کا مورث اعلی اسمی اسمعیل تھا اور بعضے لوگ اسمعیل خیلون سے بنگشون کے ساتھہ کرسی نامہ ملانے سے
فخر سمجھتے ہین مگر یہہ بات سچ نہین ہے کیونکہ بنگشون کا مورث اعلی اسمعیل کی وفات کو نو سو برس سے بھی کچھہ زیادہ عرصہ
ہوا ہے اور اسمعیل سے جو ان اسمعیل خیلون کا مورث اعلی تھا تخمیناً دو سو برس جہان ناپایدار کو چھوڑا **المصرعہ** ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا + اور شاید اختلاف ڈالنے والون کو یہہ بات بھول گئی ہے کہ پشتو قومون مین ایک قوم کے نام مختلف خاندان مین
چند قومین ہوتی ہین پس کچھہ یہہ غرض نہین ہے کہ جہان کہین اسمعیل خیل گروہ بنگش ہی سمجھے جاوین جس بات کی صحت مین
وجوہات تائیدی موجود ہین وہ یہہ ہین کہ اسمعیل خیل قوم بنون زئی مین **میر اخیل اسمعیل خیل کردی** تینون بھائی تھے قوم کرد کو
نادر شاہ ایرانی نے قتل کیا اونمین سے صرف تھوڑا دی لڑکی نسل سے بلاک بنون موجود ہین اپنی قدیم تقسیم اور کرد کے ملک کی تقسیم باہم
میرا خیل و اسمعیل خیل ایصفا نصف ہے اگر اسمعیل خیل بنگش ہوتی تو میر خیلونسے مرشد جدی اور کرد کی ملکیت بموجب حصص شرعی نصفا نصف کیون پاتے


سورانی
خوزک
حسن خیل
میسکی
داود شاه
اسندی
سلطان خیل
آدم خیل
احمد خیل
سنگی خیل
امین خیل
سورانگی
دولت خیل
سنبل خیل
کمال خیل
اشرف خیل
حاجی خیل

فرقہ منڈان کا ملک بنگش سے یہان آکر آباد ہوا ہے اصلی بنون زئی مگر یہہ قوم دریافت سے غلط معلوم ہوا اس روایت کا سبب ہو کر ایک فرقہ
منڈان کا ملک بنگش مین اب موجود ہے لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ منڈان بہی اونسے علحدہ ہو کر قوم منجل کی استدعا سے یہان آکر آباد ہوے
اور اصل حال جسکی صحت کی کثرت دلائل و روایات یہہ ہے کہ منڈان نسل بنون زئی سے ہین اور جو گروہ منڈان کا علاقہ بنگش مین جا آباد ہوا ہے
وہ اس منڈان کی شاخ ہے اور اس ملک سے وہان گیا سبب جانے اونکے کا یہہ ہوا کہ جب بلا نادری یعنی نادر ایرانی اس ملک مین آیا تو ادنے
ایک خفیف بات پر حکم قتل عام شاخ ولی خیل منجملہ منڈان کا دریا خان موضع کہنہ ولی خیل نوج کو نادری نے غارت کیا تب ولی خیلون مین سے نسل
ژوبی کے آدمی یہان سے بہاگ کر قوم بنگش مین جا آباد ہوی کہ اب تخمیناً پانسو آدمی انکی نسل کے ملک بنگش مین گنے جاتے ہین
البتہ یہہ بات سچ ہے کہ منڈان کو قوم منجل نے جو ابتدا مین سب سے زیادہ رسوخ اور بڑا ملک رکھتے تھے اپنے علاقہ سے اکثر زمینات دیکر
اپنا مددگار بنایا مگر آخر کو اپنی محسن قوم منجل کے ساتھہ قوم منڈان نے مقابلہ آرا ہو کر اونکا بہت علاقہ بے مروتی سے جبراً دبا لیا ششم شاخ
عیسکی اولاد سنبی مین سے فرع سکندر خیل نمبر ۷ کو بعضے لوگ کہتے ہین کہ بنون زئی نہین ہے خراسان سے آکر یہان انکا مورث اعلے
آباد ہوا کوئی انکو پوپلزئی کہتے ہین اور کوئی سدوزئی اور اس فرع کے بعضے آدمی سدوزئی بنکر اپنا فخر سمجہتے ہین ان ہر دو روایات کی تحقیقات سے
کچہہ اصلیت نہین معلوم ہوتی انکی تقسیم او حصص قدیمہ اور اکثر وجوہات سے سکندر خیل بہی نسل عیسکی قوم بنون زئی سے پائی جاتی ہے
سبب چندوول اور خراسانی مشہور ہونیکا یہہ کہتے ہین کہ انکے مورث اعلی مین سے کسی شخص کا عقیدہ شیعہ مذہب کا تہا مگر شیعہ ہی ہو کر کف سے خارج
نہین کر سکتا اب یہہ لوگ بظاہر اسب سنی مذہب ہین ہفتم سرور پسر عیسکی کے شجرہ مین جو فرقہ بڈا خیل وصل ہوتا ہے وہ دراصل
عیسکی یا بنون زئی نہین ہے بڈا خیل شاخ بنگش مین سے کوئی شخص اس ملک مین آیا اور سرور کی دختر سے شادی کر کے
اور حصہ مین شامل ہو کر بنوزئی مشہور ہوا اور اصل بنگش ہے ہشتم مسمی سیناور کی اولاد مین سے شاخ خوجڑی نمبر ۸ کے
قومیت مین بہت خفیف اختلاف اسبات کا کرتے ہین کہ نہین معلوم خوجڑی کون ہین کیونکہ علحدہ دو رجا بسے سو دور جانے سے
قومیت مین فرق نہین پڑسکتا ہے کثرت روایات سے یہہ بات حاصل ہے کہ مسمیان کسو کرد و خوجڑ ایک والدہ سے پسران سیناور تہے
اول جاے سکونت انکی پشہ تی مین تہی جہان اب بہی ایک بڑے ٹیکرہ اراضی کا نام سیناور مشہور ہے پسران سیناور سے مسمی
خوجڑ کو جسکی قوم خوجڑی ہے مالداری اور مویشی چرائی کا شوق تہا اوسنے بسبب زیادہ چراگاہ اور جنگل ہونے کے وہ حصہ
لیا جہان اب خوجڑی ہے اور اسی پر دوسرے بہائیون سے علحدہ اپنی چراگاہ مین جا آباد ہوا اور کسو کرد و ہاسی او منجل
منجل اپنے دوسرے بہائی کے قریب آب نہم قوم ہیتی مین سی اسمعیل خیل نمبر ۹ کو قوم بنگش بتاتے ہین اس باعث سے
کہ بنگشون کا مورث اعلی اسمی اسمعیل تہا اور بعضے لوگ اسمعیل خیلون سے بنگشون کے ساتھہ کرسی نامہ ملانے سے
فخر سمجہتے ہین مگر یہہ بات سچ نہین ہے کیونکہ بنگشون کا مورث اعلی اسمعیل کی وفات کو نوسو برس سے بہی کچہہ زیادہ عرصہ
ہوا ہے اور اسمعیل سنے جوان اسمعیل خیلون کا مورث اعلی تہا تخمیناً دوسو برس جہان ناپائدار کو چہوڑا مصرعہ ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا + اور شاید اختلاف ڈالنے والون کو یہہ بات بہول گئی ہے کہ پشتو قومون مین ایک قوم کے نام مختلف خاندان
چند قومین ہوتی ہین پس کچہہ یہہ غرض نہین ہے کہ جہان کہین اسمعیل خیل نظر آوے بنگش ہی سمجہے جاوین جس بات کی صحت مین
وجوہات تائیدی موجود ہین وہ یہہ ہین کہ اسمعیل خیل قوم بنون زئی مین میرا خیل اسمعیل خیل کردی تینون بہائی تہے قوم کردی کو
نادر شاہ ایرانی نے قتل کیا اونمین سے صرف چہہ آدمی کرد کی نسل سے بملک بنون موجود ہین اپنی قدیم تقسیم اور کرد کے ملک کی تقسیم باہم
میرا خیل و اسمعیل خیل نصفا نصف ہے اگر اسمعیل خیل بنگش ہوتی تو میر خیلونسے میراث جدی اور کرد کی ملکیت بموجب حصص شرعی نصفا نصف کیون پاتے





ذکر اون شاخون کا جنکے نسبت اختلاف قومیت مرقع ہوا در داخل شجرہ نسب نوچی ہین

اول قوم مرئی اس قوم مین شاخ تورہ کی نسبت باقی لوگ کہتے ہین کہ نسل مرئی سے نہین ہے کیونکہ غیر شخص انکا مورث تھا اگرچہ اس روایت کا کچھ ثبوت انہین ملتا تحقیقات سے گرچہ کامل اطمینان بسبب تنگی ... بابت قوم ... نہین ہوا مگر غالب رائے یہہ ہے کہ تورہ مرئی نسل سے ہے بسبب شکل اور شباہت وقد وقامت دیگر اولاد مرئی سے ملتا ہے دوسرے سبب کہ اول تورہ لوگ اور نوچی سے جنوب باقی اولاد مرئی علیحدہ آباد تھی اور پیچھے سے آکر اس موقعہ پر آباد ہوئے جس سبب سے بعض لوگ اونکو علیحدہ سمجھتے ہین البتہ استدلال پایا جاتا ہے کہ انکی اولاد مسمی مرئی کی چہارم زوجہ نزیل تھی اور اسی باعث سے قوم بھائی اونکو اپنے برابر نہین سمجھتے فی الحال تورہ کسی طرح باقی قوم مرئی سے زبون نہین بلکہ بہت اوجہالیت مین فوق رکھتے ہین گی امر سوئم مرئی کی اولاد سے شاخ تمیز خیل وغیرہ کی نسبت یہہ روایت ہے کہ انکی مورث اعلی پرکٹائی تھی پرکٹائی انہا کا نام زبان پشتو کا ایک لفظ ہے جسکا معنی ہے کہ بیانہ فیا ... عورت دوسرے شوہر کی اولاد شوہر جدید کے گھر خوردسال لائی ہو اور اس طفل نے اپنی پدر کے گھر پرورش پاکر داخل ہوا یہہ امر قرین قیاس ہے کیونکہ اب بھی اکثر ہوتا ہے ہر دو شاخ حصہ اور تقسیم برادری مین ایسے مخلوط ہین کہ امتیاز نہین ہے اسیطرح قوم ہر ہنہ اولاد مرئی سے شاخ لنڈی کا پرکٹائی شوہر ہے دوم تفریق نسل سمی ستی کی اولاد سے نسبت شاخ منداں نمبرہ بعضے نادواقف لوگ کہتے ہین کہ یہہ

پنگی زراعت کو اپنے مال مویشی سے پامال کراتی اور ہر طرح کی تکلیف دیتی تھی حرکم پہونچاتے اور جواب ہمیشہ تنازعات مین گرفتار ہوا
آخرمین غالب آئے اخراج قوم ہنی وشکل کو مجبورا ملک چھوڑ دینا پڑا تو قوم کچھ ہندوستان کیطرف جابسی اور کچھ مع قوم شکل کے کوہ میسر
جنوبی جانب جا آباد ہوے اور اس عرصہ سے اولاد وشیتک بنون کی اس علاقہ مین قابض چلی آتی ہے اگرچہ وقت حصول قبضہ ایک بڑا
کوئی تاریخ معین معلوم نہین ہے مگر یہ کہ قبضہ اس قوم کا بوقت حیات شاہ محمود صاحب کی جو ہم عصر اور مرید شاہ رکن عالم تھی ہوا ہے
او شاہ رکن عالم اسی سال بیس عمر پاکر سنہ یعنی ہشتم صدی ہجری مین فوت ہوے ہیں جسکو پانسو ستر برس ہوے ہیں تو تقریبا پانسو برس سے
قبضہ اس قوم کا خیال کیا جاتا ہے اور اس امر کی تائید ورود بیل سے بھی ہوتی ہے **تقسیم ملک باہم قوم متوجی بعد اخراج نسل**
ہنی وشکل اس قوم نے بہ پیمایش اپنے ہر یک ملک بنون کو اسطرح آپس مین تقسیم کیا کہ **سمی مری** پسر شیتک کی اولاد کو
جنوبی حصہ موسومہ جال علاقہ مروتی موضع نگی کی شرقی حد تک جو اوسوقت زیادہ تر آباد اور زرخیز تھا دیا گیا اور سمی کی فرزند دویم کو
وسطہ مین زمین نارنگ اور اولاد سورانی کو یہ کوہ پہاڑ شمال تھل بک تک حصہ لا سورانی کا علاقہ اوسوقت ناقص اور اکثر ورکبہ یعنی بیلہ
جنگل تھا مگر اب سب سے کامل اور اعلی قسم کی زمین ہے سورانی کی نبیرہ خوزک نے ہجل یا سوکڑ کی دختر سے شادی کر لی تھی
کوہ سے جانب جنوب جہان اب پتہ اودو شاہ و مندی کوس خیل ہے اوس دختر کی اولاد کے ملک کا حصہ تھا سمی خوزک نے
اپنے خسر سے درخواست کی کہ اوسکے جوتے کے برابر مجھکو سر دیہ یعنی تیبرین زمین دو جب اوسنے دینے کا عہد کر لیا تب چرم گاو کا باریک تسمہ
بنا کر اوس ساری زمین کو گھیر لیا چنانچہ اب سمی خوزک کی نسل کے قبضہ مین ہے فی زمانہ اوس پورانی تقسیم کے حلقہ مین جس جس نام کے
پتہ ہائے کلان ہین اونکو ذیل مین لکھا جاتا ہے - جنوبی حصہ اولاد مری وسطہ حصہ اولاد وسمی

بزہ وپتہ بازار لزنی پتہ نوری پتہ محمد خیل بررو پتہ نگی وبریتہ ‌ ‌ ‌ بررو پتہ سیتے پتہ منداں جو خیبر مین ہے
پتہ عیسکی، ہنبلخیل پتہ زرنیل پتہ شیخ خیل ‌ ‌ ‌ شمالی حصہ اولاد سورانی پتہ منشاخیل المعروف تیرہ بزہ
پتہ اودین المعروف پتہ مومن خیل پتہ کفوری (امندی) المعروف پتہ آپچی ‌ ‌ ‌ پتہ وزیر خیل المعروف پتہ ملفت

اسماء پتہ کی قوم مشہور کی نام پر رکھے گئے ہین شجرہ نسب دیکھنے سے پتہ ملے گا۔

شجرہ نسب شیتک

زوجہ اول ‌ زوجہ دوم ‌ زوجہ سوم
سرور ‌ قرہ دینا
حسن خیل ‌ سکندر خیل ‌ شمسی خیل
سبرہ ‌ پتہ خیل ‌ بملل ‌ سودہ خیل ‌ پال ‌ اپیلو
زوجہ اول ‌ زوجہ دوم ‌ زوجہ سوم
ابر خیل ‌ کوز خیل ‌ جمندو خیل ‌ عیسب خیل ‌ عرفان خیل
شمس خیل ‌ علم خیل
تجاع ‌ ششکی ‌ محبت خیل ‌ بیادخیل

ذکر اسمیت ولدیت شیتک

جد اعلیٰ قوم بنوچی کا مسمی شاہ فرید معروف شیتک بیٹا کگھی کا ہے ذکر اصلیت و قومیت کرد ر انکا اول لکھا گیا ہے مولد اصلی اس قوم کا کوہ سوال شاخ کوہ سلیمان ہے جہان اب بھی کگھی میلہ ایک موقع کا نام مشہور ہے اوس جگہہ کگھی کے گھر تیسری زوجہ سے یہہ شخص پیدا ہوا والدہ اسکی تتولد مرگئی باپ نے نام اوسکا شاہ فرید رکھا چھوٹی عمر مین باعث ناموافقت شیر دیگر عورات بہت بیمار ہوا تب اوسکو بفہمایش اور حکما شیر خر مادہ کا پلایا گیا جس سبب سے شیرتک کے نام پر معروف ہو کر بکثرت استعمال و اختصار زبان پشتون شیتک مشہور ہے بعد شش بلوغت شیتک کو پہلی زوجہ سے جسکا نام **مسماۃ بانو** بیان کرتے ہین دو فرزند مسمیان **کیوی و شتوزانی** پیدا ہوئی جنکی نسل کو بسبب والدہ مجمعاً بانوزئی اور عوام پشتو بنوچی کہتے ہین جو بسبب اختلاف زبان ہندی بنوچی مشہور ہین وجہ تسمیہ بنون غالباً اس ملک کا باسم بنون وہی عورت ہے اور اوسکی اولاد معروف بنون زئی کے آباد ہونے سے اس علاقہ نے بلفظ بنون تسمیہ پایا کیونکہ قبل از آبادی قوم بنون زئی یہہ ملک نام زد بہ بنون نہین تھا بلک جب یہہ قوم اس ملک مین آئی تو اس علاقہ کو **ڈھنڈ بمعنی تشیب** بولتے تھے گو بعض سن رسیدہ آدمیون کی یہہ روایت ہے کہ کسی ہندو راجہ مسمی ستر ام قبل از ظہور اسلام سکنہ ملک ہذا کے دختر مسماۃ بانو تھی جسکو باپ نے مسماۃ ونی نام اپنی ملازم پہلوان کے ساتھہ بیاہ دیا اور اوس عورت نے اس حقارت کی سبب سے بد دعائی جسکی پذیرائی سے ظہور قہر الٰہی بارش سنگی و زالہ یہہ ملک اور اوسکے ساکنان سے تباہ ہو گئے اوس واردات کی سبب سے اوس راجہ کی دختر کے نام سے یہہ ملک نام زد بنون ہوا الا چند دلایل سے آخر الذکر روایت ضعیف معلوم ہوتی ہے شیتک مذکور کی دو منکوحہ اور بھی تھی جنمین سے ایک کے شکم سے مسمی ڈوڑ پیدا ہوا جسکی نسل کا ذکر اول لکھا گیا ہے اور تیسری زوجہ سے مسمیان **جیلم و ہویدا** ہوئے جنکی اولاد بہت کم ہے

حال تسلط اولاد بنوچی

قوم ہنی و منگل کی سکونت کو اس ملک مین ایک سو پچاس برس کا بھی نہین گذرنے پایا تھا کہ اونکے آپس مین بے اتفاقی ہوئی اور اوس عہد مین اونکا پیر شیخ شاہ محمد روحانی اس سبب سے ناراض ہوا کہ پیداوار غلہ سے عشر یعنی دہم حصہ جو اونکو دیتے تھے وہ بند کر دیا تب اوس پیر نے اولاد شیتک سے نسل کیوی اور سورانی بنون زئی کو کوہ شوال سے معہ اپنے فرزند شاہ بنگس صاحب کے اوس ملک مین بھیجکر اجازت دی کہ قوم ہنی و منگل خارج کر کر اس علاقہ کو جو اوسوقت موسوم بڈھنڈ تھا اپنے قبضہ مین کر لو اور چونکہ اولاد شیتک قوم وزیر کی غلبہ سے تنگ تھی اسبات کو غنیمت سمجھکر خانہ کوچ ادہر کو روانہ ہوئی اور اول آکر دو توچی سے جانب جنوب دامن کوہ گبیر سے شمال درمیان **کیوی میلہ** ایک موقع کا نام ہے اوس جگہہ سے بصلاح اپنے پیر زادہ کے منوز بان فی تین کبوتر منگا کر انمین سے ایک کے پر ثابت رکھے اور ایک کے نصف پر اوکھاڑ دیئے اور تیسرے کے بالکل سب بال و پر نوچ کر یہہ کبوتر انکو اپنے وکیل کے ہاتھہ قوم **ہنی و منگل** کی گروہ مین بھیجکر یہہ پیغام دیا کہ تم مین سے جو لوگ اب اس علاقہ کو خالی کر کے چلے جاوین تو وہ مثل اس کبوتر پردار کے جیسا کہ یہہ تمہارے سامنے اوڑ جاویگا اپنا مال جان لیکر چلا جاوے کوئی مزاحم نہوگا اور جو لوگ بعد توقف جاوینگے وہ بطور اوس کبوتر نیم پر کے نقصان جان و مال اوٹھا کر پشیمان ہونگے اور جو نہین جاوینگے تو اونکو ہم برکت اپنے پیر کے مثل کبوتر نوچے ہوے بے پر کے بے زر کر دینگے یہہ حال کبوتران دیکھہ کر اور پیغام سنکر آپسمین اونھون نی مشورت کری کہ اگر ایسے لڑین تو بھی امید کامیابی نہین ہے اونکو اپنی بے اتفاقی اور پیر کے دباو نے زیادہ دل بردار کر دیا اور بنون زئی بھی

سیستی
سمی
متنہ
عیسگی
موروف منار
تنی
ہر سہ کا شجرہ تو دیگا

پاپی خیل
مرخیل
پیتاخیل
حبیث
بائزید

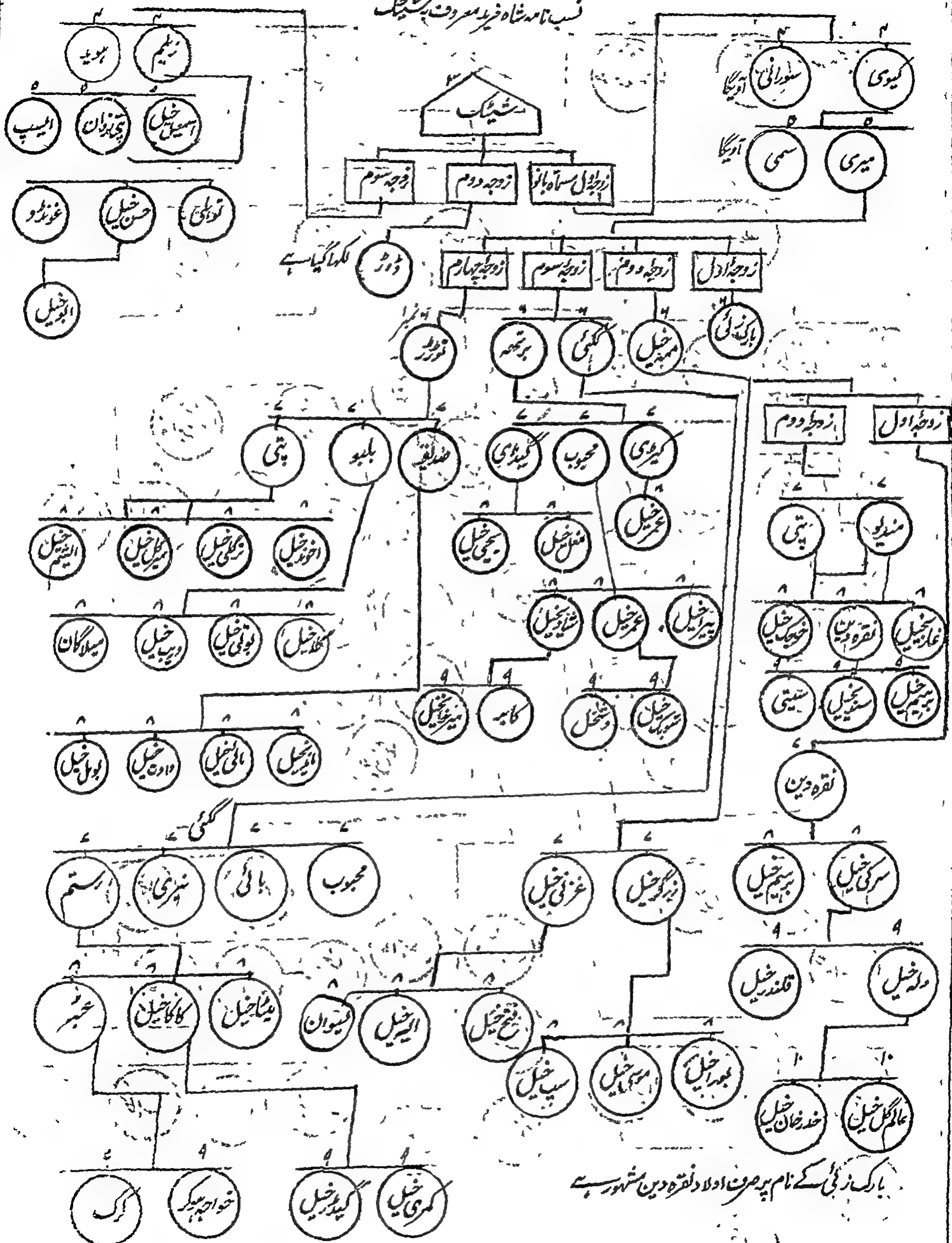
بائش خیل
حکاخیل
خانی
صالوخیل
لیدچی
سکندرخیل
نعمتی خیل
خوبی خیل
محابت خیل

زلوتی
ولی خیل
حیگہ خیل
بالی خیل
عیسی خیل
قاسم خیل
میاں زار خیل
افضل خیل
بست خیل
بلیب خیل

خوجہ
محاسن
رسی
کیگر
ملاندیر خیل
گندو خیل
ممیت خیل
میرزعلی خیل
بہرام خیل
کلان خیل
تالی خیل
حیدرخیل
شہدو خیل
لاچی خیل

حان خیل
ستاخیل
گلستان خیل
تحاء خیل
مانک خیل
میاں خیل
دلوخیل
لکاخیل
بہادرخیل
اکر خیل
سری خیل
محبت خیل
ادریس خیل
بہادرخیل
گلک
ویران
بشر خیل

اوریی خیل
کمی خیل
عقیب خیل
بابک خیل
مدار خیل
سیکر خیل
کرم خیل



نسب نامہ شاہ فرید معروف بہ شیتک
شیتک
زوجہ اول مسماۃ بانو
زوجہ دوم
زوجہ سوم
کیوی
سورانی
میری
سمی
زوجہ اول
زوجہ دوم
زوجہ سوم
زوجہ چہارم
ڈوڑ
لکھا گیا ہے
بارک زئی
ممبہ خیل
گگی
برتھہ
پتی
بلبو
محبوب
گیدڑی
کیوڑی
عمر خیل
بیحی خیل
اخوند خیل
اسمٰعیل خیل
پیرزادان
الیپ
حسن خیل
الیوب خیل
داوت خیل
بوبل خیل
سیلاگان
کابہ
منڈی
نقرہ دین
سرکی خیل
قلندر خیل
عالم گل خیل
رستم
بالی
عجبر
کاکا خیل
غزنی خیل
فتح خیل
سپ خیل
کرک
خواجہ بیکر
کمری خیل
بارک زئی کے نام پر صرف اولاد نقرہ دین مشہور ہے

نیچے دیا ہے شمال قوم اورکزئی جنوب غربی مین قوم وزیری کی حد ملی ہے اور مغرب علاقہ کورم ہے جو بنگش علاقہ کورم اور ہنگو اور میں رہتے ہین وہ مغلوب قوم توری کے ہین
اور شلوزان والی خود مختار اور ضلع کوہاٹ کے رہنے والے ریاست کا ہین اکثر پیشہ زمینداری رکھتے ہین بعضے سوداگری اور نمک فروشی کا بھی کام کرتے ہین
بدستہ بنگشونکا انکے ملک مین ہمیشہ بے خطرہ ہوز یادہ پیداوار انکی ملک کے گندم اور چانول ہین آب وہوا اچھی ہے اس قوم کے بعض لوگ شیعہ
مذہب اور بعض سنی ہین کل تعداد اس قوم کی تخمیناً اٹھارہ ہزار گھر بیان کرتے ہین جنگ جو اور دلاور قوم ہے آلہ بندوق اور
چھرا کلان تفنگچہ ساخت ملک خود ہر ایک بالغ مرد رکھتا ہے اگرچہ راہزنی کم کرتے ہین مگر اپنے ملک مین مشہور سارق ہین وہان
نوازی بہت اچھی طرح کیجاتی ہے بشرطیکہ مسافر بیگانہ میزبان کے گھر پہونچ جاوے پستہ قد اور گندم رنگ لوگ ہین خوراک اچھی ہے اکثر گندم کی
خمیری تنور کی پکی ہوئی روٹی گوشت سے کھائی جاتی ہے ہنگو کی چاول عمدہ ہوتے ہین پوشاک سر پر سفید یا سیاہ یا بیگنی رنگ کی دستار اور
زانو تک لنبا کرتہ اکثر سیاہ رنگ کا اور سفید پارچہ کا ہوتا ہے اور پاجامہ فراخ سفید رنگ کی سوسی کا جسمین نیلا خط بھی ہوتا ہے اور پاؤن مین
چپلے رکھتے ہین کبھی کبھی دستار بطور کمربند کمر پر باندھکر چادر کا عمامہ سر پر لپیٹتے ہین بنگش کے مرد لوگ سر کے دونو طرف شعور سے بال بطور گیسو
کوتاہ مثل یورپیہ اور یہود لوگونکی چھوڑ کر باقی سر کے بال منڈوا ڈالتے ہین یعنی پٹہ کلان رکھتے ہین شرقی بنگش بڑی داڑہی رکھتے ہین اور
مغربی داڑہی کو کترواتے ہین اور عورات اکثر سیاہ رنگ کا کرتہ اور شلوار گھیردار سوسی کی اور سر پر سفید چادر یا لنگی جسکا ریشمی کنارہ
ہوتا ہے اوڑہتی ہین انکے بڑے کانون میہ مین ترہی اوتہ ٹل ورکمنڈ ہنگو استرلی کس اٹی
تو مہ نوری ور ہی کہی مذکورہ سوائے ملک افغانستان کے صوبہ مازندران ممالک ایران مین بھی چند گھر
بنگش انکے سنے جاتے ہین جو اسطرف سے گئے ہین اور ہندوستان کے بعض اضلاع مین خصوص فرخ آباد مین بہت بنگش ہین
نواب فرخ آباد بھی اسی قوم سے اور یہ کے بنگشون مین سے ایک زمیندار کی اولاد سے تھا ابتدا مین نواب فرخ آباد ساڑھے چار لاکھ
روپیہ لکھنؤ والے وزیر کو دیتا تھا ۱۸۰۱ عیسوی مین وہ ساڑھے چار لاکھ روپیہ ریاست لکھنؤ کی جانب سے سرکار انگریزی کے
ہاتھ مین آیا اور ۱۸۰۲ء وہ ملک باقرار ہی ایک لاکھ آٹھ ہزار سالیانہ کی نواب امداد حسین صاحب ناصر جنگ کو
گورنمنٹ انگریزی نے اپنے قبضہ مین کر لیا مفسدہ ۱۸۵۷ء مین بباعث بے اعتدالی نواب تفضل حسین خان خارج کر کے
برضامندی اوسکے سرکار نے عربستان مین جانے دیا بعد حج شریف کے وہ عدن مین آگئے تھے اور سرکار کی
طرف سے اوسکے پانچ روپیہ روزینہ مقرر تھے یہان پر جناب نواب صاحب موصوف نے قلب سازی کری
اس جرم مین گرفتار رہے ہمراہ نمون نے درخواست کری کہ اب مین مکہ معظمہ مین اپنی بود و باش رکھون گا
بموجب درخواست کے انکی درخواست منظور ہوئی فقیر نے ۱۲۷۹ ہجری مین موسم حج مین حرم شریف
مین ملاقات کری جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ بہت خراب حال دنیوی مین گرفتار ہوگئے لیکن
نعمت دنیوی اون کو میسر تھی زبانی محمد وزیر خان بنگش ولد محمد امیر خان رسالدار بنگش باشندہ فرخ آباد
کے معلوم ہوا کہ ۱۲۸۰ ہجری مین وہ کعبہ شریف سے بیمار ہو کر اسلئے علاج کے عدن مین آکر انتقال ہوا
اور کل گھر بنگشون کے فرخ آباد مین تخمیناً چار سو کے ہونگے منجملہ اونکی اولاد نواب مظفر جنگ مین سے قریب ایکسو
بنگشون کے ہونگے وہ لوگ وثیقہ سرکار انگریزی سے پاتے ہین اور باقی بنگش روزگار پیشہ ہین اور
بعض ہم بنگشون کے قصبہ مئو وراسے پور وغیرہ علاقہ فرخ آباد مین بھی آباد مین فقط + +

محسن شاہ فوت ہوئے اس سے میں آیا اور حسن شاہ پہاڑ میں رہا غیرہ شاہ خونکی واردات کرکی بخوف انتقام اکے کیسا رفتہ ہوا گیا جہان اب بھی اسکی اولاد ہے
جنگ شاہ منوہ میں مارا گیا جسکی خانقاہ کس دیادہ کے کنارہ پر موجود ہے اور جنگ شاہ کی اولاد چہلہ خیل اور سورانیکی میں موضع کوٹی سادات میں آباد ہے
علاقہ بنو میں صرف پچاس آدمی اسقوم کے ہونگے جنکا ملک تخم شاہ ہے

شجرہ نسب مسمی اسمعیل معروف بنگش

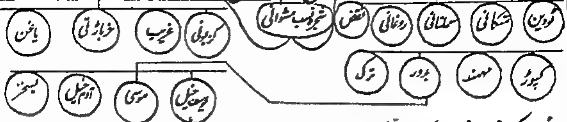
بنگش
کورہ — گاڑہی
شامل زئی
خدی زئی — خواجہ احمد خیل
ستوری خیل — وزیر خیل
برستوری خیل — کور ستوری خیل
علی زئی — نعماز زئی — عماز زئی
میران زئی — امیر — جمشید زئی
بائی زئی — ورسیندر — ملنبد خیل — وانکہ زئی
زوجہ اول — زوجہ دوم — عمر
مری — کسی
موز خیل — موسی خیل — حسن خیل — ملنداہی
خروتی — تائی
حسن زئی — بدہ خیل — خواجہ شاہان خیل
عمر خیل — دولت خیل — کلشاہ خیل
عیسی — میرہ زئی — شیخی خیل — کلمخان خیل
حسن خیل — ابی خیل
علیخان خیل — مندرہ خیل
ایشیب خیل
عیسی خیل — سی خیل
حسن خیل — لندی خیل
کمال خیل — شاہی خیل — دود خیل — مندر خیل
شعی خیل — ستر خیل — شیخ خیل
میر احمد خیل — علی شیر زئی
مرو خیل — آزمی خیل — شاہو خیل — لودی خیل

ذکر قوم بنگش

یہہ قوم پٹھان ہیں افغان میں پٹھان اولاد عبداللہ سید کیکو بولتے ہیں بباعث خطاب انحضرت کی اور افغان اولاد افغان بن ارمیا نسے ہی یہہ حال اول فصل کی
اخیر میں اور فصل دوم کی شروع میں ناظرین کو مفصل معلوم ہوگا قوم بنگش حضرت خالد بن ولید کی فرزند مسمی عبدالعزیز کی دسوین پشت میں مسمی اسمعیل پیدا ہوا
اوسکی دو پسر مسمی گاڑہ اور سامل کی باہم جنگی والدہ قرلی قوم سی تھی بہت سخت لڑائی اور کشت خون ہوئی اس سبب سے بن گش کی اسم سے موسوم ہوکر اصطلاح عام میں
بنگش مشہور ہوئی اسمعیل مورث اعلی اسقوم کا گوریین علاقہ زرمت میں آباد تھا جو مولد اسقوم کا ہی انکی خانگی فساد میں ایسا اثر کیا کہ گاڑہ اور سامل کی نام سے دو گوندی
کل اقوام ملحق قوم بنگش میں ہوگئی ہیں اور دو گوندی آپس میں دشمن ہیں جب اس قوم کی تعداد زرمت میں زیادہ ہوئی اور دوسری طرف سے قوم غلزئی نی زور دکھایا تو تخمینا
پانصد برس ہوئی اوس ملک کو چھوڑ کر علاقہ کورم اور بیواڑ و شلوزان کوہ سفید سے جنوبی ملک اپنی قبضہ میں کرلیا اور اوس سے تخمینا ایک سو برس بعد قوم اورکزئی میں لڑائی
شروع ہوئی اوسوقت خٹک کی قوم بھی بنگش کی معاون ہوئی اور اورکزئی کو بعد سخت لڑائیکے کوہاٹ سے بیدخل کرکی اسقوم نی اپنا قبضہ کیا اوسکی پیچھے بھی مدت
لڑائی باہم بنگش و اورکزئی کی ہوتی رہی مگر آخر کو بموجب اوس فیصلہ کی جسکا ذکر قوم اورکزئی کی حال میں لکھا گیا ہی بنگش اور اورکزئی کی حد مقرر
ہوگئی یہہ میدان اور درہ مقبوضہ حال بنگشوں کی قبضہ میں رہا اور شمالی پہاڑ اورکزئی کی لیا فی الحال قوم بنگش اکثر ضلع کوہاٹ میں آباد ہیں اور باقی منوب علاقہ
کورم اور شلوزان میں رہتی ہیں مگر بنگش کی وادی بخرباد شرقا طویل میدان پہاڑوں سے محصور ہی اس قوم کی مشرق اور جنوب میں قوم خٹک یعنی کوہ خٹکان

خان اس قوم کے ہوئے ہین فی الحال خداے اطہر خان وحقیق خان واکرم خان ملک ہین ورد کی قوم سے علاقہ چھچھ ضلع
راول پنڈی مین ہے اور بہت گھر آباد مین خصوص ٹھوپہ نامے بڑی اور وہان بھی مالک زمینات یہہ ہین

حال قوم مشوانی



واضح ہو کہ مشوانی اپنے آپکو سید سمجھ کر افغانون مین قوم کاکڑ سے اپنا تعلق ابتدا بیان کرتے ہین یہہ قوم تھوڑی اور متفرق رہتی ہے
قریب چار سو گھر انکے کوہ دامن مین کابل سے پچیس میل شمال مین آباد ہین کوہ دامن کے مشوانی پیشہ زمینداری اور بعض سوداگری کا
کرتے ہین اور شتران پر مال تجارت بار کرکے بخارا تک جاتے ہین اور آسودہ حال ہین قندہار کے ملک مین بھی چند گھر اس
قوم کے ہین اور کوہ گندگھر کے شمالی حصہ مین بمقام سری کوٹ ضلع ہزارہ مین بھی مشوانی رہتے ہین اور خبار اونام ایک موضع بھی گندگھر
مین ہے نہین معلوم ہوتا کہ وہان کس تقریب سے گئے مشوانی کی قوم آستانہ سمجھی جاتی ہے اور نیک چلن اور کم آزار لوگ ہین خصوص
اس قوم مین سے شاخ لودین جو توخی غلزائی کے ملک مین متفرق ہین اور چند گھر قندہار مین بھی ہین

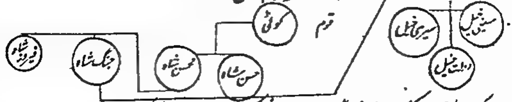
ذکر قوم خوندی

شجرہ نسب اس قوم کا جہانتک معلوم ہوا قوم غرغشت کے ذکر مین شامل شاخ دادی اس سبب سے درج کیا گیا کہ یہہ قوم اوسکے تعلق تھی گرچہ
خوندی لوگ بھی سید کہلاتے ہین اسواسطے اس جگہہ مختصر ذکر اونکا مناسب سمجھا گیا کہتے ہین کہ دادی ابن دانی نبیرہ غرغشت نے ایک بیوہ
سیدزادی سے جو ولایت خجند سے ملتانمین اپنی خواہر کے پاس آئی تھی نکاح کیا اوس بی بی کے شکم سے پہلے شوہر سید کا بیٹا مسمی سید حسین
تھا اوسکے چار فرزند تھے بلیل سکندر موسی علی سید حسین کی اولاد کو اس سبب سے کہ وہ ملک خجند سے تھا بی بی خجندیہ کو افغان اپنے
روزمرہ مین خوندی بگی مدت خوندی لوگ قوم غرغشت کی نفع نقصان مین شامل رہی گر فی الحال بالکل اونسے علحدہ ہین قندہار اور اوسکی نواح مین
رہتے ہین اور یہہ بہت قلیل قوم ہے

ذکر قوم سپنزائی

قوم سپنزائی سید کہلاتے ہین اور قوم ترین کی شامل ملک پشین مین زراعت کاری اور سوداگری کا کام کرتے ہین زیادہ حال انکا معلوم نہین ہو سکا
قوم ترشین کا ذکر قوم میانہ افغانکے شامل لکھا گیا ہے سوای قندہار اور اوسکی نواح والی ترشین کی تخمینا پچاس گھر اس قوم کی دوسری مغرب شمالی مین
رہتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ ہم حضرت بلال کی اولاد سے ہین مگر اس روایت کا کچھ ثبوت نہین ملتا اور انکو بجای ترشین کی عام طور ترخین کہتے ہین

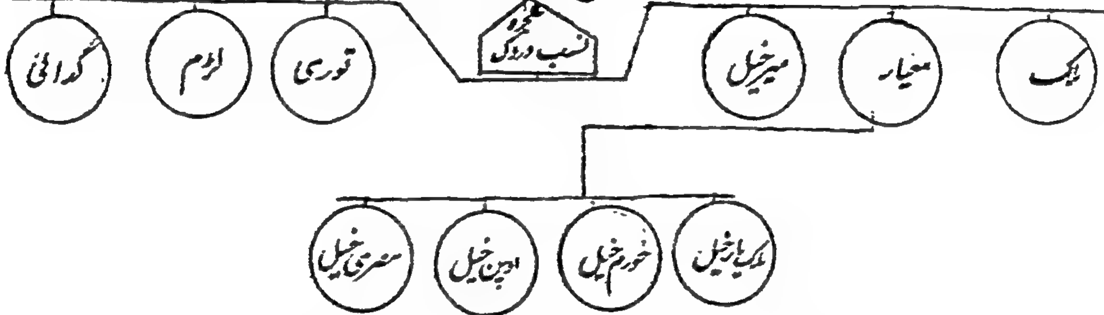
شجرہ قوم کوٹی



کہتے ہین کہ کوٹی نام ایک سیدزادہ معصوم کو مسمی ابراہیم نبیرہ مومبی نے پرورش کیا اور جب بڑا ہوا تو مومبی کی خاندان مین شادی کری اوس سے دو فرزند پیدا ہوئے

درنیح ہو کہ یہہ قوم اپنا تعلق اوپر سے کرلانی خواہ کرلانی سے بتلاتے ہین ابتدا مین یہہ ہنجا کی قوم شامل قوم منگل جنکا نام اب تک اس ملک مین
شامل ہین منگل مشہور ہے ملک بنون مین آباد ہے اولاد شیتک بنون زئی تا بفنان حال بنون نے تخمینًا پانچسو برس سے
کچھہ اوپر عرصہ ہوا کہ نیہی اور منگل کو اس ملک سے بیدخل کیا کچھہ نیہی لوگ ہندوستان کو چلے گئے اور کچھہ شامل قوم منگل کے مغربی پہاڑ مین جا کر
آباد ہوے فی الحال اس قوم مین سے شاخ دوشت جسکو دوشتی اور دوبختی بھی کہتے ہین مشہور اور قابل ذکر کے ہی قوم مشت بنگش
اور اورکزئی اور کرم کے بہین کوہ سفید سے مشرق مائل جنوب پہاڑی ملک مین آباد ہے اور یہہ قوم دو شاخون مین منقسم ہے کل
تعداد اس قوم کی اسلحہ بند مردان کی نو ہزار بیان کرتے ہین پورا قد اور مضبوط آدمی ہوتے ہین اکثر پیشہ کاشتکاری اور اجناس فروشی اور
بعضے نمک بھی بہادر قبیل کی کان سے لیجا کر نفع اوٹھاتے ہین خانگی دشمنی سے خالی نہین مگر باہر کا سخت غنیم نہین رکھتے ہین

حال قوم وردک



یہہ قوم کو دی ابن کرلانی سے الحاق رکھتی ہے مگر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے اونکو سید سمجھتے ہین مولد اس قوم کا کوہ بریل شاخ
کوہ سلیمان سے ہے جہان سے کل قوم کرلانی پھیلی ہے فی الحال جو اصلی مالک وردک کا ہے اوسکا مختصر بیان اسقدر کافی ہے کہ
مغربی حد اونکی ملک ہزارستان سے ملتی ہے اور باقی ہر سہ طرف قوم غلزئی کا ملک ہے اونکا ملک بطور وادی کے طویل ہے جنوبًا
و شمالًا اور مشرق اور مغرب دونو طرف انکے ملک کے پہاڑ ہین مشرقی پہاڑ مشرقی جانب کوہ گرا اور خروار ہے اور غربی پہاڑ ہزارستان کے
متعلق ہے ایک رود جسکا نام لغلی سے رود غزنی مشہور ہے اونکی ملک کے جنوبی حصہ سے شروع ہو کر اور بہال دیسی رقبہ کو سیراب کرتی جاتی
ہے اور شمالی حصہ مین رود سوہ گر سے سیرابی ہوتی ہے علاقہ تنگی اور شیخ آباد اور شیر اور خواست اور سہ آو اور چقتو انکے ملک کی
مشہور حصہ مین اونکا ملک اکثر سبز اور زرخیز ہے مگر فصل خریف بہت تھوڑا ہوتا ہے موٹے چانول بہت پیدا ہوتے ہین اور فصل ربیع مین
گندم و جو کثرت سے ہوتی ہین کل قوم وردک زمیندار کا پیشہ رکھتی ہین اور خوب بختی قوم ہی بعض مالداری کا شغل رکھتی ہین انکی سکونت مستقل ہے
اور چھوٹے چھوٹے دیہات مین رہتے ہین اکثر دیہہ مین پچاس گھر سے کم ہین اور ہر گانو کے گرد دیہہ پناہ معہ برج بطور چھوٹے قلعہ کی ہوتی ہے
ایک دروازہ ہوتا ہے خانجات سکتی مٹی اسے بناتے ہین اسکے ملک سے راہ عام کابل اور غزنی کا گذر ہوتا ہے وردک قوم نیک چلن اور کم آزار سمجھی
جاتی ہے سب اپنی بدمذہب ہین جب برف پڑتا ہے اور دیہون کا موسم جب بند ہوتے ہین تو اکثر اوقات مسجد مین بیٹھکر نماز اور پڑھنے کا شغل
کرتے ہین پورا قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین خوراک اکثر گندم گوشت سے خمیری روٹی تنور کی پکی ہوئی اکثر پسند کرتے ہین پوشاک بدوضع ہی اکثر
لوگ سر پر کابلی وضع کی ٹوپی رکھتے ہین اپنی ہمسایہ قومون سے لڑائی نہین رکھی اور خانگی فساد بھی کم ہے امیر کابل کو محصول مقررہ دیتے ہین
اور جو تنازعات یا مقدمات اپنی قوم سے واقع ہون اکثر معاملات حاکم غزنین کی روبرو طے ہوتے ہین اور باقی خفیف مقدمات ملک اور قاضی فیصلہ
کر دیتے ہین کل تعداد اس قوم کی تخمینًا دس ہزار گھر بیان کرتے ہین سب سے زیادہ تعداد مین میرخیل اور اوسکے بعد معیار اور پھر نوری کی شاخ جسمین سے

ذکر قوم ہمڑ مشہور باسم استرانی

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ استرانی یا اوسترانی کی پانچ پسران ہین سے چار کے اولاد باسم گنڈہ پور مشہور ہے صرف ایک فرزند مسمی ہمڑ کی نسل اپنی مورث کے باسم استرانی کہلاتی ہے ایک شخص کا قول ہے کہ ہمڑ کے تین فرزند تھی ایک فرزند مسمی عطار دوسرا جرش تیسرا داود وہ شجرہ نسب ہمڑ و معروف ابتر ذیل کا اسطرح لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ ان ناموں پر شاخین اس قوم کی مشہور ہین بموجب شجرہ نسب کے ÷

شجرہ نسب ہمڑ ابن استرانی

ستی زئی
غوری زئی
حسن زئی
کابنی زئی
ابراہیم زئی
عثمان زئی
نظر زئی
احمد زئی
بختی زئی
خیزئی
سی زئی
احمد زئی
شہوزئی
العلاوزئی
وزیر زئی
الدرزئی
موسیٰ زئی
جیرشاہی
جاہر زئی
اورنگ زئی
فریدزئی
بایزید زئی

مختصر تاریخ اس قوم کی

قوم ہمڑ مشہور استرانی قوم ہے جنوب کیسہ میدان علاقہ یہ کا انگریزی مین اور کچھ پہاڑ مین آباد ہین انکی جنوب گسرانی بلوچ اور مغرب پہاڑ مین قوم امرزانی رہتے ہین انکے بزرگان آنگ پیور کو آئی وجہ کو ہی شکل اور گنڈہ مین استرانی لوگ پہلے مال چرانی کا پیشہ رکھتے تھے اور یونہ کی طرح یہان آبی چراگاہ دیکھی وہان مستقل گزارہ کرتے تھی بہت عرصہ نہین ہوا کہ اونھون نے بلوچون سے یہہ ملک مقبوضہ حال دبالیا اور باقی سب اقوام دامان والون مین سے یہہ قوم میدان پہچے آئی اور پہر لوگ تمشیر کچھ شمالی طرف بابر کی حدود کو بھی شامل کرلیا موسم زمستان مین اس میدان پر رہتے تھے اور تابستان کو موسیٰ خیل ہمقوم کا کرو کی پہاڑون جاتی تہی اونکا ثمر و منتظر اسی بہت یا زیادہ کا عرصہ ہوا کہ اوس قوم سے انکی کچھ بے اتفاقی ہو گئی اسواسطے نصف لوگ قوم استرانی اپنی اجرت بھیجکر کاشتکاری کرنے لگے وہ انصاف چاہتا تھا کہ ہم اپنے قدیمی پیشہ کو نہ چھوڑین لیکن آخر کو وہ بھی زمیداری کرنے لگے گرد شاخ جنہین سے مشہور ستی زئی ہین بدستور حال تک یونہ چلے آتے ہین اس قوم کا پیشہ زمیداری اور تجارتی عرصہ مساوی ہوگا سوداگر ونکے فرقہ مین کرایہ کشی زمین باربرداری اکثر ذریعہ اشتران اور بیل اور مرکب کی ہوتی ہے سوداگر لوگ عموماً دولتمند اور آسودہ ہین اور ایک گروہ انکا شامل دیگر یونہ کا آتا جاتا ہی زراعت کاریکی زمین جلہ سرکاری حد مین ہے اور جو استرانی پہاڑ مین رہتے ہین اونکی اراضی زرعی نیچے میدان مین واقع ہے اور اس سبب سے گورنمنٹ انگریزی کی حکومت اس قوم پر موثر ہے انکی زمین زرعی مین فصل خریف کو باجرا کثرت سے اور فصل ربیع مین گندم پیدا ہوتے ہین اس پیداوار کی سبب سے زمستان مین باجرا اور تابستان مین گندم زیادہ کہائی جاتی ہین رمہ گوسفند بھی رہتی ہین لحم گوسفند اور گاو دنبا بہی ہین کہاتے ہین استرانی رواج کا سفید کپڑا پہنتے ہین بڑا عمامہ سر پر ہوتا ہے اور معتبر لوگ اونکی اوپر اور ہتے ہین عورات کی پوشش انگریزی ہے یہہ قوم نیک چلن اور دلاور ہے انکی سخت دشمنی گسرانی بلوچون سے ہے قوم کے سردار کو نواب کہتے ہیں یہہ کل قوم اپنی ہمسایون سے تخمیناً تین ہزار گھر مشہور مین مسجد ہر گانو مین ہوتی ہے اور باہر چھوٹے گانو مین اونکو جیوک کہتے ہین یہہ قوم مسلمان اور پختہ دین دار ہین فرائض شرعی

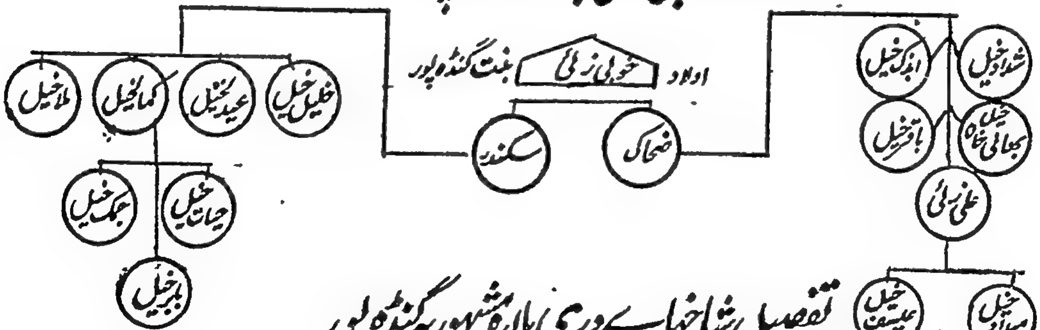
حال قوم نہی

شجرہ نسب نہی

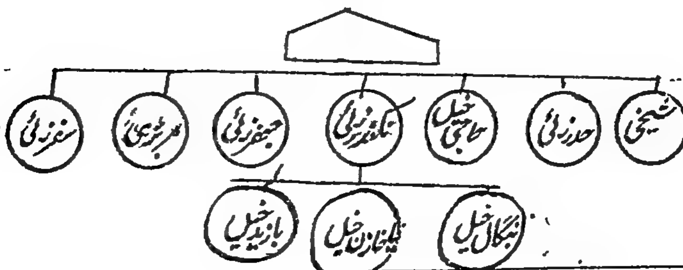
جیرتانی
دولت
پنجی
بنبیت
خوست
دوان
خوید خیل

زیادہ تعداد مین تری ملقب گنده پور کی نسل سے ہے پانچوان پسر ستوری کا ہمڑ تھا فی الحال صرف ہمڑ کی اولاد اپنے مورث اعلی کے نام سے اوستر انی یا اوستریانی کہ جو ہفت منزل قندہار سے بگوشہ شرقی و شمالی واقع تھا سکونت رکھتے تھے اور جملہ پسران ستوری سے مسمی تری گنده پور خوبصورت تھا ہیچ زبان زندگی ستوری کے ایک دختر دوشیزہ رئیس قوم شیرانی مفتون حسن گنده پور ہوکر بلا رضامندی والدین گنده پور کے گھر چپی گئی اور گنده پور نے اسکو حسین دیکھکر ارادہ عقد نکاح کا کیا ستوری باپ گنده پور اور دیگر بھائی اوسکے مانع ہوئے مگر گنده پور باز نہ آیا اس سبب سے ستوری اوسکے دیگر پسران نے گنده پور سے رنجیدہ ہوکر ترک مکالمت اور قرابت کی کری بدینوجہ گنده پور مقام ستوریانی چاہ سے مع متعلقان اور وابستگان اپنے کے بھائی اور باپ سے ناراض ہوکر بمقام زمین موسومہ تروی کہ بفاصلہ دو منزل خفیف ستوریانی چاہ سے ہے سکونت پذیر ہوا اور باپ نے اوسکو گنده پور یعنی ناقص بھٹا کیا یہہ ہی وجہ تسمیہ گنده پور ہوکر مبادا یہہ اسم تری ہوا اور باپ نے یہہ بھی کہا کہ بدون رضامندی میری تمنے اس عورت سے نکاح کیا ہی تمھاری اولاد ہمیشہ بدی سے خلاص نہین ہوگی اگر دشمنی بیرونی نہو تو خانگی فساد مین مبتلا ہوگی مگر اولاد تمھاری بہت ہوگی ذکر تعداد قوم گنده پور لوگ عوام مین بموجب شمار احمد شاہ ابدالی بارہ ہزار اسلحہ بند مرد مشہور ہین فی الحال تخمینا تیس ہزار ذی روح آدمی اس قوم کا ہوگا موقع آبادی حال گنده پور و نکا ملک ضلع ڈیرہ اسمعیل صاحب مین اندر حدود ذیل کے واقع ہے اونکی جنوب ملک میان خیل اور شمال دولت خیل مغرب دامن کوہ تخت سلیمان اور مشرق علاقہ ڈیرہ اسمعیل خان بدین کا ذین اس قوم کی حسب ذیل ہین اول کلاچی جو بارا خان رئیس گنده پوران کے عہد مین آباد ہوا اور وجہ تسمیہ کلاچی یہہ ہی کہ اس شہر کے موقع پر پہلے چند گھر قوم کلاچی کے آباد تھے جسکی سبب سے یہہ قصبہ موسوم کلاچی ہوا اور دوسرا انگرارہ جسکو عمران زئی گنده پوروں نے بوقت جانے آزاد خان عمران زئی آباد کیا تیسرا لونی جو دامن شرقی کوہ سلیمان مین بکنارہ نالہ لونی آباد ہے اور یہہ نالہ کوہی ملک گنده پور کی سیرابی عارضی کیواسطے بڑا مفید ہے چوتھا بدہی جو اوپر راستہ ڈیرہ اسمعیل خان کے واقع ہے پانچوان روہڑی چھٹا کوٹ ظفر اور واسطے سکونت کی مکان سکنی مٹی کی کوٹھہ بنالی ہین جھمین اکثر مین ایک کمرہ ہوتا ہے

اولاد خوبی زئی بنت گنده پور



تفصیل شاخہاے دری بلارۂ مشہور بہ گنده پور



۲
شجرۂ نسب یعقوب زئی ابن گنڈہ پور

شاہ خیل — ماما خیل — سرمان خیل — پراخیل — احمد خیل — خواجہ خیل — قدم خیل

سرمان خیل: سلیمان خیل — مستی خیل — اختیار خیل — سمی خیل — بہادر خیل — محمد خیل — ادین خیل

خواجہ خیل: اختی خیل — داری خیل — حیات خیل

۳
تفصیل اولاد عمران زئی ابن گنڈہ پور

سپے خیل — گنڈہ خیل

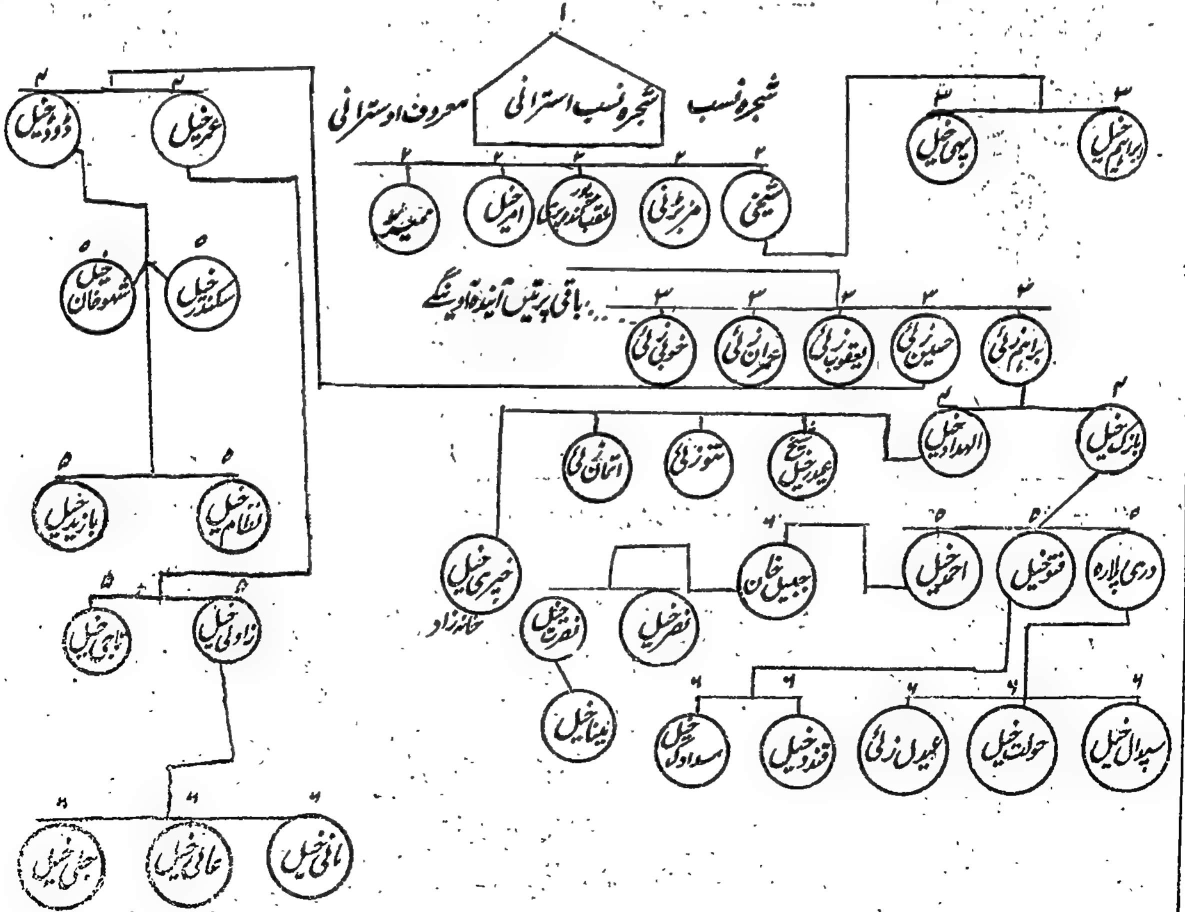
سیال خیل — سلطان خیل — عثمان خیل — سیال خیل — دولت — بابر خیل

نصرت خیل — زری خیل — رسید خیل — الماد خیل — حیدر خیل — سید خیل — گدائی خیل — ازادیان

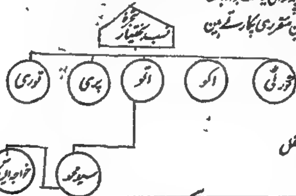
شہاب — برہ خیل — لمی خیل — شمد خیل — ... خیل — ... خیل — عیسی خیل — یحیی خیل

واقع ہوگئے تھی اور مربڑی بھائی گنڈہ پور کے تھے جنکا نسب نامہ اوپر درج ہوچکا ہے اور نفع نقصان مین داخل نامہ دری پا پارہ کی
ہوئی اور سفر زئی اور حیدر زئی قوم شیرانی سے ہین وہ بھی بطور ہملی داخل نامہ دری کی ہوئی ہیاپا وہ انکی شاخ انزری قوم شیرانی
سے نکل کر ابراہیم زئی شاخ گنڈہ پور کے ساتھ شامل ہوئی موسی زئی جسمین چار شگوفہ حسب ذیل مین یعنی تحقیق خیل سیین خیل خوار زئی
نیکر خیل قوم غرغشت سے نکل کر حسین زئی گنڈہ پور کے ساتھ شامل ہوئی اور قوم بابا زئی جسکی چار شاخین ہین تفصیل ہین
علی جان خیل نائی خیل ملی خیل کتی خیل قوم یوسفزئی سے علحدہ ہوکر یعقوب زئی گنڈہ پور کے ساتھ وصل ہوئی پس
یہ شاخین گنڈہ پور ہوئین وصل مین کر حصہ اور رسم مین ایسی مخلوط کہ سوائے علحدگی نسب اور کچھ تمیز نہین ہوسکتا تاریخ قوم گنڈہ پور
اصلیت نسب کا حال پیچھے درج ہوچکا ہے شجرۂ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ستوری معروف استریانی کے پانچ پسر تھے
اس تفصیل سے شرنی ملقب گنڈہ پور اور شیخی اور مربڑی و عمران ہر چہار کی اولاد تخمیناً گنڈہ پور کہلاتی ہے اور انہین سب کر

اور کرلرانی اپنی اپنی دختران ناکتخدا اوس سید کے پیش کش کی اور سید محمد گیسودراز ان ہر سہ کے ساتھ نکاح کر کر رہنے لگا جنسے چار فرزند پیدا ہوئے شیرانی کی دختر سے استریانی اور کاکڑکی دختر سے مشوانی اور کرلرانی کی دختر سے دو فرزند پیدا ہوئے ورد گ اور ہنی اور جب سید محمد گیسودراز ہندوستانکی طرف تشریف لیگئے تو اپنی ہر سہ منکوحہ افغانیہ کو مع فرزندان جو اونکے شکم سے پیدا ہوئے تھے والدین مستورات کے گھر چھوڑ گئے اور اپنی جدیاد رہی کے گھر مین ان لڑکون نے تربیت پاکر بعد سن بلوغت شادی بھی افغانونکے گھر سے کری اسواسطے افغانونسے خلط ملط ہوگئے حضرت گیسودراز کے باب مین تاریخ فرشتہ والا لکھتا ہے کہ ۸۰۱ ھ ہجری مین جبکہ زمانہ حال تک چارسو اڑنا سی برس گذرے ہین سلطان فیروزشاہ بہمنی کے عہد سلطنت مین سید محمد گیسودراز دہلی کیطرف سے ملک دکھن مین گئے اور حسن آباد گلبرگہ کے متصل خانقاہ بنا کر فروکش ہوئے جہان مرقد منور اونکا تاحال زیارت گاہ خاص و عام ہے احمد شاہ بہمنی جو ۸۲۵ ھ ہجری مین تخت نشین سلطنت دکن ہوا تھا وہ سید محمد گیسودراز کا مرید اور معتقد خاص تھا جسنے بہت سے قریات اور قصبات اونکے خانقاہ کی واسطے وقف کر دئے اور تاحال علاوہ افغانستان کی اولاد سید محمد گیسودراز کی دکن مین موجود ہے مگر نہ اس کثرت سے جیسی کہ افغانستان مین وہانکے لوگ اونکی اولاد ہونیکا ادعا کرتے ہین دوسرا کرسی نامہ سید محمد گیسودراز کا جو صاحب مخزن افغانی سید موصوف سے لیکر گیارہوین پشت مین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملایا ہے وہ اس باب کے اول مین لکھا گیا ہے ناظرین کو دیکھنے سے معلوم ہوگا اور یہہ کتاب حیات افغانی سے لکھا گیا ہے



یہہ حال اونکا لکھا جاتا ہے کہ جو افغانون کے شمار مین داخل ہین مع نسب نامہ کے لیکن سر ابن مین نہین گر قوم افغان مین سے ہین یعنے اولاد افغان بن امیا کی لیکن عبد الرشید کی اولاد نہین کہ جنکو خطاب پٹھان کا آنحضرت نے بخشا تھا اور ابھی آپکو سید سمجھتے ہین یعنے ہوکہ بختیار اور استرانی قوم شیرانی ہے اور مشوانی قوم کاکر مین اور ہنی اور قوم وردگ اقوام کررانی اور خوندی قوم وادی اور سپیند زئی قوم ترین اور بحر شین قوم میانی ہین اور کوئی قوم ہنی ہین یہہ بلا نو قومین حسب تفصیل مندرجہ بالا اقوام افغانیہ کی ملحق ہین اور اگرچہ اپنی آپکو برملا سید نہین کہلاتے مگر چونکہ جن اقوام افغانیہ سے ملحق ہین اونسے کرسی نامہ پدری نہین ملتا اسواسطے وہ زیر دا آپکو سید تصور کرچاہتے ہین اور چونکہ عوام اونکی سیادات کے معترف نہین ہین اسواسطے وہ یہہ کہتے ہین کہ جب ہم قبیلہ سادات سے نکلکر افغانون سے پیوست ہوئی اور نسبت اور خوشی اور راہ ورسم اس قوم کی اختیار کی تو پھر سید کہلانا طریقہ ادب اور احسان سے دور ہے اور کہتے ہین کہ ہمارے بزرگ بھی یہہ بات کہہ گئے ہین کہ جو کوئی ہماری اولاد سے آپکو سید سمجھیگا وہ ہماری اولاد سے نہین ہے جو کچھ کہ حال ان شاخونکا تحقیقات سے حاصل ہوا وہ درج کیا گیا اور مفصل حال اس قوم کا اوپر بھی درج ہوچکا ہے

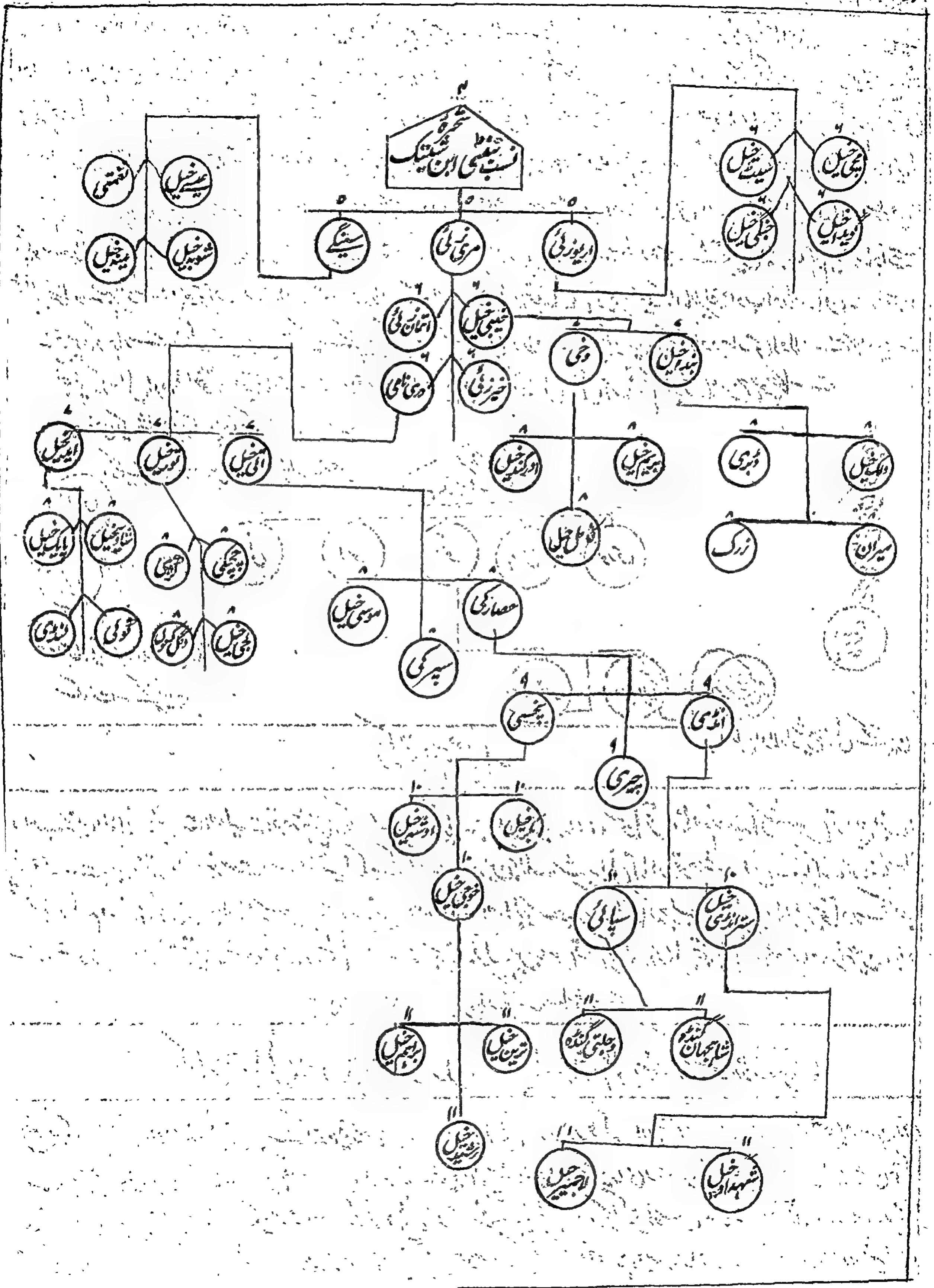


ذکر قوم بختیار

صاحب مخزن افغانی نی نسبت اصلیت قوم بختیار لکھا ہے کہ ایک جوان سیدزادہ اسحاق نام قصبہ اوش توابع بغداد شریف سے بنا بر تفرقہ روزگار غربت سفر اختیار کرکے کوہ سلیمان مین بملک شیرانی آیا اور قوم شیرانی سے ایک عورت مسماۃ شمنجی نام اپنے نکاح مین لایا اوس سے فرزند پیدا ہوا اونکا نام ابو سعید رکھا گیا کہ جو بسبب خوبی طالع بختاور کے لقب سے مشہور ہوکر رفتہ رفتہ بختیار مشہور ہوگیا اونکی نسل سے بختیار لوگ ہین اس قوم کی فی الحال تخمیناً پانسو گھر علاقہ مرغہ مین آباد ہین اور یہہ قوم نیک چلن اور نیک معاش ہے

ذکر اوشترانی اون چہار قومون کا جو اپنا مورث اعلی سید محمد گیسودراز کو سمجھتی ہین

واضح ہو کہ اوشترانی خواہ استرانی جنہین سے گنڈہ پور بھی ہین اور مشوانی اور وردگ اور ہنی یہہ چار قومین اپنا کرسی نامہ پدری سید محمد گیسودراز کے ساتھ اس تقریب سے بالملاتے ہین کہ ہنگام زمانہ حیات شیرانی وہ سید صاحب کوہ سلیمان مین آکر افغانستان مین شال سینہ لگو بغو اور کرامت اونکے کررانی اور شیرانی اور کاکر اوس سید کے معتقد ہوے اور امیر تیمور گورگان کے خطرناک یورش سے بذریعہ حمایت خیر سید موصوف کی محفوظ و مقصور ہوکر سرداران ہر سہ قوم یعنی کاکر اور شیرانی


شجرۂ نسب شیتک ابن شیتک
سپینگے
اریوزئی

مشہور ہے اس تعداد مین دیگر چار فرقہ متفرق جنکا علیحدہ کرسی نامہ درج ہی شامل نہین

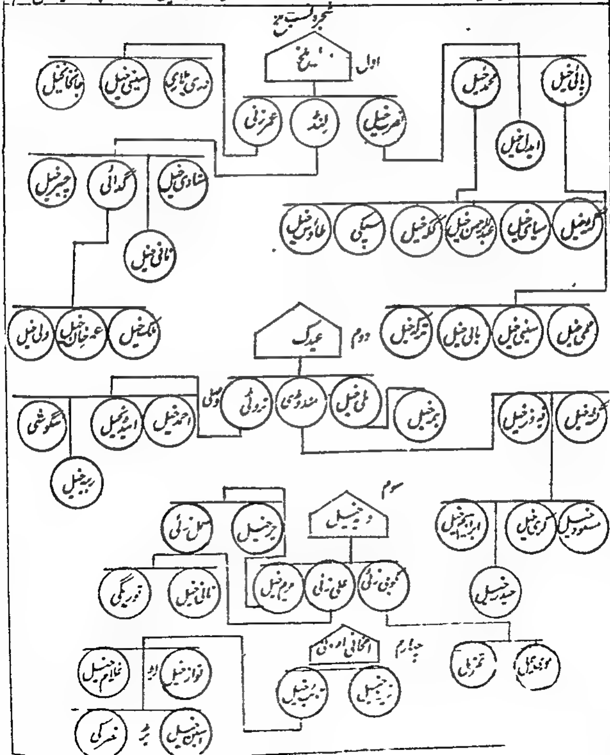
ذکر قوم بنستی

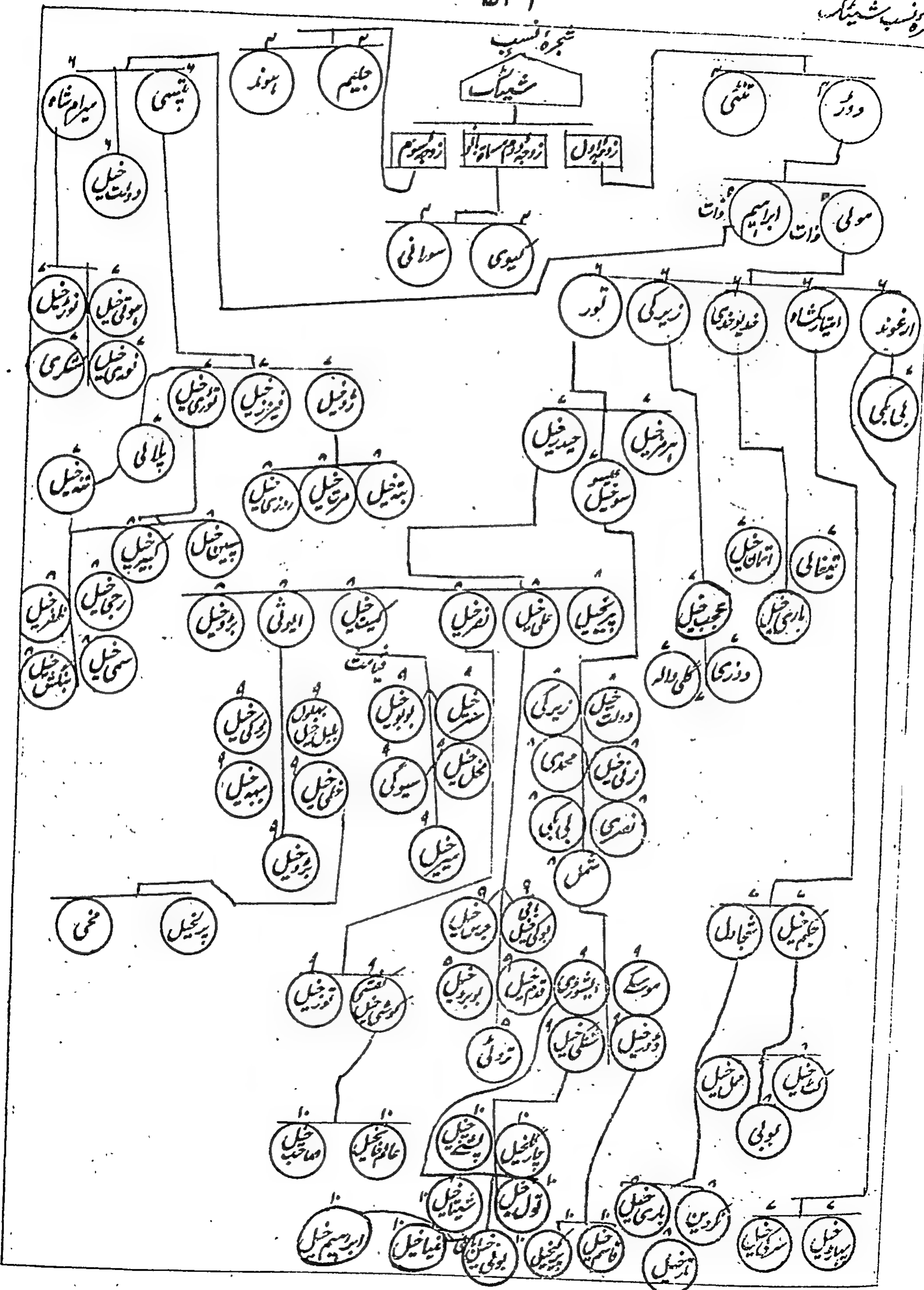
شجرہ نسب اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہے یہہ لوگ اپنے تیئن دوڑ کا بھائی سمجھتے ہین اور جدران کہتے ہین کہ تنی مسمی کاغ ڈوم کی نسل سے ہی دریافت سے ثابت ہوا کہ یہہ قوم بھی ایک شاخ کرڑانی خواہ کرلانی کی کہتے ہین کہ تنی کے صلبی پسر دو شخص نے ایک آڑی جسکی نسل اربوری ہے دوسرا مری جسکی اولاد مری خیل کہلاتی ہے اور مسمی سینگی ایک طفل شیرخوار کو مسمی مری بن تنی نے پرورش کری اوسکی اولاد سینگی مشہور ہے یہہ قوم ہم ملاقہ خوست کی گوشہ غربی و جنوبی مین آباد ہین اکثر پہاڑ مین رہتے ہین اور بعض دامن کوہ مین مگر اونکا بڑا گانون موضع درہ وسکے سیب بن ہے جسکے پانصد گھر ہونگے لوگ کہتے ہین کہ ایک ہزار مسلح بند آدمی اس موضع سے نکلتے ہین سوائے موضع درگی کے جو انکے نسب دیہات سے بڑا ہے دیہات ذیل بھی اونکے بڑے گانون ہین حصارک گوجتہ ترخی استان اس قوم کی سکونت مستقل ہے اور سقف کوشعہ رہتے ہین انکا مغربی پہاڑ خوب سر سبز ہے کل مری روح اس قوم کی تخمیناً دس ہزار آدمی ہونگے اولاد دوڑ ڈوم کی اولاد کی مردم قوم ناغر اور بنی کے ہمراہ قلیل لوگ ولایت سے ہمراہ ہین جنکو یہہ لوگ بمبیٹ بولتے ہین دس بارہ گھر قردلی مین ہین اور بیس بائیس گھر ناک شنبا واتی مین ہمراہ ان لوگون کے ہونگے یہہ لوگ کل اولاد کاغ دوڑ ڈوم کی اولاد ہین عورات انکی درمیان شادی کے گاتی بجاتی ہین ہمراہ ڈہل کے چونکہ عورات ناغر و بنی کی درمیان شادی کے گانے بجانے کو ہمراہ ڈہل کے عیب سخت جانتی ہین لیکن بدون ڈہل کے درمیان شادی کے گاتی ہین رسومات شادی مین ہم قوم متفق ہوکر اور اس گانے مین بھی امتیاز ضرور ہوتا ہے اول تو ایک یہہ کہ باجا ڈہل وغیرہ کچھہ نہوا اور دوم گانے مین انکے قسم غزلیات ریختہ تان ٹپہ وغیرہ عشق آمیز لفظ بے حیائی کا لحاظ ضرور ہوتا ہے چند بتی و ٹولی و سوہاک وغیرہ جو قدیم سے اونکا مارواج مقرر ہے اندر شادی کے بس وہی ترنم پر گانی بجانی ہین سواس گانیکے اور کو معیوب جانتی ہین دو عورات کو عیب سخت جانتی ہین لہذا یہہ قوم ولایتی سو واسطے گانی بجانیکو اونکے ہمراہ انکی درمیان شادی کے روبرو ڈہل بجاتی ہین دولہہ کے ہمراہ قوم ناغر و بنی کی رسم ہے کہ روبرو دولہہ دولہن کے باجا تماشا مرفہ وغیرہ کچھہ نہین ہوتا ہے سوا ایک ڈہل وہ بمبیٹ کی گردن مین ہوتا ہے اور وہ بجاتا ہے اور ہی طور سے ہی رسم دویت ڈوم نوبت خانہ نہیں رکھتے ہین اندر شادی کے جیسا کہ کل قوم کا دستور ہے کہ شادی مین نوبت خانہ بجواتے ہین حالانکہ عنایت الہی سے پچاس سال اول زمانہ حال سی کمر و نوبت خانی تھا یعنی صاحب نوبت نقارہ عمل کرہ حکم سے تھے اوس زمانہ مین بھی ایسا اتفاق شادی مین ہوا کہ نوبت گھر پر رکھوا لی ہے انکا قول ہے کہ ہم کنس قابل ہین اور ایسے کیا ٹہر شادی ہر کہ جیسے ہم نقارخانہ رکھوا دیگی راقم نے ایک رسم کو تو توڑ دیا تحفہ نوشیران شادی خریدہ آزاد فالسے یعنی ہم اہل مجکو شادیکا جلوس بدون باجہ و تماشہ مرفہ کی انجہا ہی معلوم ہوا لہذا اس رسم کو موقوف کر کر بجانے اوسکی تماشہ مرفہ جاری کیا گیا اب قوم ناغر نے مین کرولی مین جاری ہے لیکن خانگی جو کہ رسمیات دولہہ دولہن کی ہین اونمین تو ڈہل ہی جاری ہے یعنی ہمراہ اوس رسمیات کے بھٹے ڈہل گلے سے ڈال کر بجاتا ہیگا حال تک اور کبت بھی پڑہتے ہین بطور کبھی سرونگی اور ان لوگون کے نقارہ اور شتری پر سوار ہوتے ہین اور یہہ لوگ سوا ناغر اور بنی کی دوسری قوم سے نہین مانگتے ہین لہذا یہہ ہر دو قوم مذکور ان لوگون کی بڑی آبرو کرتے ہین اور درمیان شادی کے اپنی حیثیت موافق خوب دیتے ہین

حال قوم دوڑ

واضح رہے کہ جیسا نسب نامہ شیتک مین درج ہے یہہ قوم بھی شیتک کی اولاد سے ہے جسوقت کہ اولاد کیتوی وسورانی معروف نیوچی
کے شوال سے علاقہ بنون کیطرف آئی اوسی عہد مین جسکو تخمیناً پانچسو برس سے کچھہ اوپر عرصہ گذرا ہی یہہ فرقہ بھی اندر کوہ رود توچی کی ہر دو
کنارہ پر آکیر آباد ہوا باوجود دریافت مزید یہہ حال نہین کھلتا کہ انسے پہلے موقع پر جسکو فی الحال ملک دوڑ کہتے ہین کوئی آباد تھا یا کہ غیر آباد
موقع دیکھکر یہہ لوگ آباد ہوئے سماعی روایات اور دلایل موجودہ سے آخر الذکر حال قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اس قوم کی پورانی تاریخ
نہین ملتی کہ بادشاہان وقت سے انکا کس طرح تعلق رہا الا سنہ ۱۶۹۶ع جسکو ایکسو چھتر برس ہوئے بعہد سلطنت اورنگ زیب جس سال مین شاہزادہ
بہادر شاہ نے ملک بنون فتح کیا اوسی سال علاقہ دوڑ پر بھی بارہ ہزار پر معاملہ مقرر کرکے ایک شخص مسمی سید حسین نام کو حاکم دوڑ مقرر کیا چند
عرصہ تک اوسنے بمشکل اوقات گذاری کری آخر جب علاقہ بنون کا انتظام سست ہوا تو دوڑ بھی چھوٹ گئی تاوقتیکہ نادر شاہ ایرانی نے دوبارہ
ایسی سختی سے مطیع کری تاکہ عہد زمان شاہ درانی بارہ ہزار معاملہ ادا کرتے رہی الا کوئی حاکم مقرر نہین تھا سال دو سال کے بعد ایک افسر درانی
مع کچھہ فوج کے آکر بنام نہاد بارہ ہزار جو کچھہ ہاتھہ لگا وصول کرکے لیگیا فتح خان بارک زئی کی حادثات مین شاہزمان نے بموجب درخواست
ایک پیر سید کی دوڑون پر بارہ ہزار معاملہ معاف کردیا جسکے عوض مین قوم دوڑ اوس اپنی محسن سید کی اولاد کو فی قلبہ کچھہ قلیل غلہ بطور
سالانہ سے دیتی رہی ہے تب سے آزاد چلے آتے ہین حال مین بسبب دباؤ قوم وزیر اس فرقہ کی خواہش ہے کہ گورنمنٹ انگریزی
ہمکو بھی اپنے سایۂ عاطفت مین جا دیکر ممالک محروسہ کی شامل کری مگر چونکہ ہماری گورنمنٹ کو اسطرف کچھہ حدود بڑہانے اور ملک
لینے کا منشا نہین ہے اسواسطے باوجود درخواست کرنیکے وہ محروم رہے غرض اس قوم کے آدمی بہت جنگ جو نہین ہین میانہ قد متوسط
اندام گندم گون مایل بزردی آرام طلب کاہل عیش پسند سفلہ طینت ہوتے ہین بدعہدی اور بے مروتی مین مشہور ہین عورات اور طفلان
بے ریش پر عاشق ہونا بہت مروج ہے اور اس معاملہ مین نخل افغانستان کے قدمون مین سے اول درجہ کی بدکار ہین
اور ایک طفل بے ریش پر جب چند آدمی عاشق ہوتے ہین تو رقیب ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش اور معشوق
کو اپنی طرف مایل کرنیکے واسطے چند گوسفند وغیرہ ذبح کرتے ہین اور رات کو رقیب کے رشک کیواسطے گوسفند ذبح شدہ کو
بعض وقت اونچی دار پر لٹکا کر رقیب کے گھر کے پاس کھڑا کرتے ہین جب صبح وہ حال دیکھتا ہے تو وہ بھی اوسی طرح کرتا ہے
اور اسطرحکا نقصان مال تبتک ہوتا رہتا ہے کہ جبتک ایک فریق مغلوب نہو جاوے یا وہ معشوق اونمین سے
کسی ایک کو اپنی دوستی کے واسطے منتخب نکرے بعض وقت اس بدعت کی تکرار پر باہم کشت وخون ہوجاتے ہین
اور ایسی بابت پر گانون مین بھی گونہ بدی داری رہتی ہے اور جس لڑکے پر اسکے عاشق ایک دوسرے کی رشکانہ ترغیب
سے زیادہ گوسفند ذبح کرین وہ فخر کرتا ہے اور سرمہ اسقدر بے ڈھب حد تک لگاتے ہین کہ گرد نواح آنکھونکے گوش تک
سیاہ ہوتا ہے اور اکثر جوان آنکھون کو سیندور سے سرخ کرتے ہین بعض ایک آنکھہ سرمہ سیاہ سے اور دوسری
سیندور سے سرخ کرتے ہین کبھی اونکی آنکھہ اس خراب سرمہ سے خالی نہین رہتی ہے اور دوڑ لوگ تمام افیونی ہین
بلکہ بعض عورات بھی افیون کھاتی ہین اور قلیل مرد ایسے ہونگے جو افیون یا چرس اور بنگ کا نشہ نرکھتے ہون بنگ
سبز کو بھی خشک کرکے حقہ مین پیتے ہین شراب کا نام بھی نہین جانتے ہین مگر بعضے خبیث نشون سے وقت زوال
سے لیکر تمام شب سیاہ مست رہتے ہین اور باوجود اس بدعت کے نماز کو کم چھوڑتے ہین مگر اسکو رسماً ادا
کرتے ہین نہ کہ نماز یا نیاز بہ خشوع وخضوع پڑہتے ہین اس قوم کا کل شمار تخمیناً مردان مسلح بنداس قوم کا بارہ ہزار

اور واضح ہو کہ اصل نسل دوڑ کی وہی ہے کہ جو پیچھے لکھی گئی گر چند قوم متفرق ہمین اور بھی مدت سے شامل چلی آتی ہین کہ وہ دوڑ کی اولاد نہیں مگر دوڑ کہلاتے ہین اور حصہ و نفع نقصان دوڑ کے ساتھ شامل ہین انکی تفصیل یہہ ہے کہ ملخ ایک ہزار عیدک ایک ہزار دریہ خیل ایک ہزار دو سو اخگانی یا امروانی ایک ہزار تروی شامل عیدک حیدر خیل انکا شاخوار شجرہ ذیل مین درج ہے




شجرۂ نسب
شیتک
زوجۂ اول
زوجۂ دوم مسماۃ ...
زوجۂ سوم
ودر
تنتی
موسیٰ
ابراہیم
کیوی
سورانی
جلیم
ہونر
تپسی
میرام شاہ
دولت خیل

شجرۂ نسب
کربز

ذکر قوم کربز

قوم وزیری کے شجرۂ نسب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسمی بار ابن سلیمان مورث اعلیٰ قوم وزیری کے دو پسر تھے اون مین سے مسمی ہندکی
جو ہندکی کے تین فرزند تھے سب سے چھوٹا مسمی مبارک تھا جسکا بیٹا مسمی کربز ہوا اور یہہ اولاد کربز کہلاتی ہے اگرچہ حقیقت مین
یہہ قوم وزیری کی ایک شاخ مین مگر فی الحال ایک رسم و رواج مین سے علیحدہ کرکے بتلا سکتے ہین کہ ابتدا مین کربز لوگ
مسعود وزیری کے شامل اونکے ہمسایہ کے شمالی حصہ مین رہتے تھے چنانچہ شدہ سکتو اور کرو اب تین آباد از کمین سال وزیری
قوم کے پہلے تحت کرانی میں ازان بعد عمر زئی کی علامت بتلاتے ہین دو سو برس سے کچھ زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ یہہ لوگ اس
جگہ سے خارج ہوئے اور سبب اخراج یہہ بیان کرتے ہین کہ کرو کربز مین پہلی شاخ مدہ گاری قوم مینگن آباد تھی کربز لوگون نے
اونپر شورش کیکے قتل عام کیا اور کرو کو بزور اپنے قبضہ مین کرلیا بعد چند مدت کے جیسا کہ قوم منگل کے حال مین لکھا گیا ہے
شاخ کچین منگل نے اس قوم پر غلبہ پایا اور سخت لڑائیون کے بعد قوم کربز نے شکست کھائی اور کرو کربز سے منگلون کے قبضہ مین آیا
اور جو کہ یہان فسادون مین کم زور ہو گئی تھی اس واسطے ایسی بے پایہ ہوا کہ کل وزیری ملک کے مغربی اور شمالی گوشہ مین
یک خوست سے شرق اور جنوب اور اسکے علاوہ سے شمال غربی کے پہاڑون مین جا آباد ہوئی اونکے پہاڑی ملک مین
داو بستان مین برف پڑتی ہے اور چونکہ پہاڑ کے رہنے والے اکثر دریا کی چوڑائی اختیار کرتے ہین اونکی تسلی ہی معاہدون کی
چولداری سے برف پہاڑ پر اکثر تین یا چار فیٹ تک ابر سے دریا کی بنیاد کو وابستہ ہے یہہ قوم مفلس مگر جنگجو ہے
خوست کے مشرقی اور جنوبی گوشہ پر انہون نے حملہ کرکے کچھ میدان علاقہ تلیل خوست کا اپنے قبضہ مین کرلیا
تمام اس کے واسطے ریاست کابل کی حکومت فی الحال اونپر موثر ہے اور تمام معمولی زمین کے جو بحساب فی جریب دو روپیہ
کا ہے ایک فصل کی بابت مین سے لیے جاتے ہین دو روپیہ ڈوڈی لینے فی گھر کے حساب سے حاکم خوست انسے
وصول کرتا ہے اور دستور اگرچہ خوست کے رہنے والے قومون سے مطابق ہے مگر طرز وضع اور قد و قامت
ایک اور شکل قوم وزیری کے واضح ہے کہ کربز لوگ بعض قوم وزیری کے شامل نہین مین مگر اونکو اپنا بھائی سمجھتے
مین زمین وزیری تقسیم ہوتے وقت بھی عمل کرتے تھے مگر اب نہین رہا کل تعداد اسلحہ بند مردان ہر قوم کی ایک ہزار کہتے مین
عموماً کاشتکاری اور مالداری کا پیشہ رکھتے ہین مگر بعض لوگ ہین کہ بدرقہ کا کام بھی کرتے ہین جاہل اور بے علم
لوگ ہین خوست کے

نوٹ

واضح ہو کہ بموجب اس تخمین مندرجہ فہرست کے اونتالیس ۳۹ ہزار نوسو پچاس آدمی ہوتا ہے جسمین شاخ اتمان زئی پندرہ ہزار سات سو اور شاخ احمدزئی نو ہزار سات سو پچاس اور شاخ مسعود چودہ ہزار پانسو ہے اگرچہ اس اندازہ کو کل صحیح نہین سمجھا جاتا مگر قریب صحت کے ہوگا کیونکہ اس تخمینا لگانے مین مختلف بیان اکثر ملکون سے باتفاق اوار ایک ایک بیان کو چھانٹ کر لکھا گیا ہے یہہ علامت جو فہرست مین درج ہے اون شاخونکا پتہ دیوگی جو ضلع بنون کے حدود سرکاری مین ملکیت اراضی اور تعلق سرکار سے رکھتے ہین انکے شمار سے معلوم ہوگا کہ صرف چھہ ہزار سات سو پچاس آدمی اس کثیر قوم کے ایسے ہین کہ جنپر گورنمنٹ انگریزی کی حکومت موثر ہے اور وہ بھی اکثر بموسم گرما پہاڑ کو چلے جاتے ہین مذکر مونث بالغ نابالغ کل ذی روح اس قوم کے تقریبًا ایک لاکھہ ہونگے اور افزایش مین ترقی ہے

ذکر قوم لالی خواہ لیلی وزیر

اس قوم کی تعداد پنج ہزار مرد سلاح بند لوگ بیان کرتے ہین اور کوہ سفید کے شمالی و مغربی نواح مین رہتے ہین یہہ لوگ بھی ایک شاخ قوم وزیری کے ہین اپنی باقی قوم سے ہوکر علحدہ اوس طرف جانے کا سبب یہہ بیان کرتے ہین کہ لالی ابن وزیری اپنے باپ کے ساتھہ کوہ شمال مین رہتا تھا اتفاقًا اوسکے ہاتھہ سے سٹیک کی اولاد سے کوئی شخص مارا گیا تب بخوف انتقام بھاگ کر قوم خوگیانی مین چلا گیا اور وہان اوس قوم سے شادی کرلی جسکی اولاد اب اس تعداد تک پہونچی

دوسری روایت یہہ ہے

کہ وہ شخص کوئی عورت مسماۃ لیلی ورغلان کر بھاگ گیا اور اوس نے راستی پر بڑی دلاوری کرکے قوم شینواری کے چند سارقان کو جنہون نے اوسکی معشوقہ سے پانی مانگ کر شرارت کری تھی قتل کیا اور مسماۃ لیلی سے اوسکے چند فرزند ہوے جنکی نسل اب مشہور ہے باوجود بہت کوشش کے اوس قوم کے کسی آدمی سے مؤلف کی ملاقات نہین ہوسکی اور یہی وجہ ہے کہ شجرہ نیچے کی شاخون کا حاصل نہین ہوسکتا ہے

تفصیل سوم قوم مسعود وزیری

نمبر	نام شاخ مشہور عام: شاخ بالائی	نام شاخ مشہور عام: شاخہای پایانی	تعداد مردم شمار قابل اسلحہ بندی	نام ملکان	جای سکونت	پیشہ
۱	ننلیزئی پوخیل	شہابی خیل	۱۲۰۰	گلان مہر خان زر بلند سیر پایاو	کوہ بابڑ وغیرہ متفرق	آہن فروشی و چوری و کاشتکاری
۲	״ ״	حسن زئی	۲۳۰۰	عمر خان ولد جنگی خان سرفراز پارک	متفرق اندر کوہ	اور بوریابافی و بلہ فروشی
۳	״ شمن خیل	چیار خیل	۶۰۰	پیرزال پروسخان بناد ین خان یاسین الدین	شہپر و میدان	״
۴	״ ״	خلی خیل	۵۰۰		متفرق	״
۵	״ ״	بدین زئی	۸۰۰	״	״	״
۶	״ ״	گلی شاہی گلی ستے	۱۰۰۰	قمردین خان جبن شودی	مقام غور درسہ کانی گورم سے جانب شرق	آہن فروشی اکثر
۷	بہول زئی بہل خیل	عیدلی	۲۵۰۰	زبردست سعید	اکثر مکین و بعض متفرق	آہن فروشی و کاشتکاری
۸	״ ״	ملک شی	۸۰۰	اخلاص شواززئی	کانی گورم سرحد و بہار مین	چوری
۹	״ ״	ننظر خیل	۴۰۰	فتح خان	״	اکثر کاشتکاری
۱۰	״ ״	بلمند خیل	۳۰۰	میر پایا ولد مشعل	مکین	کاشتکاری
۱۱	٠ نانو خیل	٠	۱۴۰۰	تاج محمد خان میر غضب جہانگی	متفرق	چوری
۱۲	״ ״	عمر خیل	۲۰۰	خاوہ دیدار	مکین	کاشتکاری
۱۳	״ ״	کوکرہی	۹۰۰	شاہ مراد ولد شہباز شیرانز	متفرق	آہن فروشی و کاشتکاری و چوری
۱۴	״ ״	وردر خیل	۲۰۰	گل میر	״	״
۱۵	״ ״	جنگی اشنگی	۱۲۰۰	نبی ولد ماگی وغیرہ	اکثر درہ ٹاک	چوری زیادہ
میزان کل			۱۴۵۰۰			

تفصیل دوم قوم احمدزئی

نمبر شمار	نام شاخ مشهور عام: شاخ بالائی	شاخهای پایانی	تعداد مردم شماری قابل اسلحه بندی	نام ملکان	جای سکونت	پیشه
۱	سیپن خیل	ہانی خیل	۱۲۰۰	عظیم بندر شجاع	تهل متصل حدود خشگان	زراعت کاری
۲		سرکی خیل	۹۰۰	لعل میر	متفرق	وچوری
۳	.	عمرزئی	۸۰۰	لنڈک بیگی دخضر خان	تهل و گومتی	زراعت کاری و ہیمہ فروشی
۴	کالو خیل	بوتی خیل بائی خیل	۲۵۰۰	کریم خان دیوان اسپ	متفرق	بیوپار نمک ہیمہ فروشی فرقہ زلی خیل اکثر چوری
۵	شادی خیل	خانیہ خیل	۴۰۰	فوجدار خان	ترپ متصل کرم	ہیمہ فروشی
۶	"	خرجل خیل	۱۲۰۰	عمت امخان ہاشم گوہر امان	تل بلند خیل سی ہنگو علاقہ کوہاٹ تک	نمک فروشی و رمہ داری
۷	"	برین خیل	۵۰	رضا خان	متصل علاقہ سرکار انگریزی	کاشتکاری و سوداگری مویشی
۸	"	بزن خیل	۸۰۰	میر اکبر جعفر خان	اکثر بمقام سراون علاقہ نبون اور کچھ پہاڑ میں	کاشتکاری و سوداگری مویشی
۹		پاینده خیل پاپندی خیل	۲۰۰	بہرام خان	تهل	کاشتکاری و رمہ داری
۱۰	سیرکی	سدل خیل	۶۰۰	نجیب خان داد سودا شخان	ایضاً سدراون	کاشتکاری
۱۱	"	محمد خیل	۶۰۰	فضل شاه شاه جہان داران	کنارہ کرم و ہنگو حد سرکار	کاشتکاری ہیمہ فروشی
۱۲	"	سدی خیل	۶۰۰		اندر کوہ	کاشتکاری و چوری
میزان کل			۹۷۵۰			

تعداد اور پیشہ و جاے سکونت و نام ملکان معلوم ہوں گے درج کر کے اس قوم کی حالات کو ختم کیا جاتا ہے

فہرست مذکور اول تفصیل قوم اتمان زئی

نمبر	نام شاخ مشہور بنام: نام شاخ بالا زئی	نام شاخ مشہور بنام: نام شاخ ہای پائی	تعداد مردم شمار قابل اسلحہ بندی	نام ملکان	جاے سکونت	پیشہ
۱		میستا خیل محمود خیل	۳۵۰۰		حسن خیل بمقام گیتو و وزیر خیل بر جنسورہ کی سیر و خیرہ متفرق	کاشتکاری و نمک فروشی و مبارک خیل کرایہ کشی
۲		منظر خیل متفرق	۶۰۰	بلال قمر دین	متفرق	کاشتکاری و رمہ داری
۳		مَخیل و ٹوخی	۴۵۰۰	آدم خان میا خیل	کوہ موسوم گو بالائی سیر و ڑ	//
۴		توری خیل	۳۰۰۰	اکبر کمی میر حسن معروف مع علما اخوند وغیرہ	شیرہ تلہ و جنسور	کاشتکاری و لبہ فروشی یعنی تیر و باندگی فروخت زرلی و رسول خیل سارق
۵		کابل خیل	۳۲۰۰	ملک دین محمد شاہ عالم شاہ وغیرہ	رود کرم کے کنارہ تیرا و کوہ	کاشتکاری و چوری
۶		ملک شاہی ملک شی	۴۰۰	صالح	اکثر بلا تہہ نہانہ سیریان دامن کوہ گبر	//
۷	بکا خیل کمست	سروی خیل	۳۰۰	قاسم سردار	در علاقہ مزبور	//
۸		جالی خیل	۱۰۰۰	اللہ داد کمی رضاداد میر زم شاہ کریم خان	//	و ہیمہ فروشی
۹		تحتی خیل	۶۰۰	حسن شاہ سر دیگ بہادر	//	//
۱۰		نری خیل	۵۰۰	حسن خان کریم خان کنشہ میر	//	چیتاری
		میزان کل	۱۵۰۰۰			

بزبان خود چلویپہ یعنی محض کہتے ہیں سزا مہر کی ذمہ کچھہ خدمت ہے کہ لشکر گاہ میں حاضر رہکر بوقت لڑائی حسب ایمای ملکان کلان اپنی رائے ہر ایک شاخکو
علیحدہ علیحدہ گروہ میں منقسم کرکے مستعد جنگ کری چاہئے اگر وہ میں ہر ایک شاخ کو اسواسطے یکجا جمع رکھتے ہیں کہ ہر شاخ کی مرد ایک دوسرے کے
رشک سے نبرد آزمائی کے میدان میں تفوق چاہیں اور پہرہ اور لشکر گاہ کی حفاظت اور بندوبست کرتے ہیں تیسرا کام سزا میر کا یہہ ہے کہ جس شاخکے
آدمی بیل انکاری یا انکار تمرد ایسے میعاد معینہ پہ حاضر نہ آدمی تواونکی فراہمی کیواسطے ایک چھوٹا امیر مع محصلات تا تحت کی تعینات کرے ان چلویپو نے
یعنی محصلاتکو بڑا اختیار ہوتا ہے محض انکار سے یا غیر حاضری پر بموجب رواج وزیری مع ناغہ یعنی جرمانہ معین ہوتا ہے کہ اوسکا ایک بیل یا دو گوسفند
چلویپو نسے حلال کرکے لیا جاوے اور باقی رسد یعنی اوس سے لیجاویں اگر ناغہ نہ ادا کرے اور لشکر کی شمولیت سے بھی انکار کرے تو چلویپونکو اختیار
ہے کہ اوسکا گھر لوٹ لیویں اگر اوس نمار تگری کے ارتکاب میں صاحب خانہ مزاحمت کرے تو چلویپان اونکو جان سے مار سکتے ہیں اور ان سب
افعال کا بموجب آئین وزیری اونپر کچھہ الزام عاید نہیں ہوتا گر اونکی بے رعیدالبوق کا سزا میر نگران حال رہتا ہے نوبدفعہ سال ۱۸۶۳ع کے
موسم میں یعنے موسم خزاں میں شاخ احمد زئی واتمان زئی کے اکثر فرقون نے قوم دوڑ کے فرقہ تالی خیل پر جو بنوں سے مغرب ایس میل علاقہ
دوڑ کی مغربی حصہ میں اور توچی کے کنارہ پر آباد ہے اس سبب سے یورش کی راستہ وزیرون کی سپر کہ جب موسم گرما سوال کو اور موسم سرما میں واپس نیلکو
آتے ہیں فرقہ تالی خیل نے مزاحمت کرکے نوبت کشت وخون تک پہونچائی تھی اور تین سال سے اونکا آپس میں عناد چلا آتا تھا جب بورہ جمع ہوا
تو موضع منڈی دیچہ سکونہ فرقہ دشمن کا وزیرون نے محاصرہ کرلیا اور باوجودیکہ لشکر وزیری پانچہزار سے بھی زیادہ تھا اور تالی خیل محصور پانچسو
سے بھی کم تھا تاہم چار ماہ محاصرہ رہا اور وزیر اسقدر جان بچا کر رہتے تھے کہ استے عرصہ میں کل سو آدمی کام آئی آخر کار وزیران نے سرنگ لگائی تھیں
سو ایک کی اوڑنی پر اور اپنی باقیماندہ قوم کی مدد سے مایوس ہوکر محاصرہ کرائی اور خلعی جان کیوقت صلح کرکے وہ گانو وزیرونکو دیکر باہر نکل گئے اور علاوہ اسکے
اونسے تین ہزار نقد بھی لیکر اوس موضع پر معمار کرکے اپنا جدید گانو بنایا اسوقت وزیر یہہ شاخ کا اوسمیں آباد کیا اور بعد اس کامیابی کے آیندہ کے
واسطے راستہ جاری کیا رہنے کا اطمینان لیکر لشکر وزیر متفرق ہو گیا

ذکر لشکر وزیری اسپ اور سواری

واضح ہو کہ وزیری وال گھوڑی مختی اور رہوار کش اور تیز ہوتے ہیں قد متوسط اکثر مایل بکوہ ہوتا ہے کوچاب سترکنوتی یعنے ہر دو گوش خوبصورت
اور نوک دار سم مضبوط اور اوٹہہ صندوقی وضع ہوتا ہے بنیاد نسل ان گھوڑونکی باوجود بہت تحقیقات صحیح نہیں معلوم ہوتی ہے مگر دو تین گلہ کے
گھوڑے مشہور ہیں جیسا کہ دغلو گلہ یعنی سارقان والا گلہ دخذ گلہ تیسرا اور مرگلہ ان تین گلہ گھوڑے زیادہ مشہور ہیں ایسا مقیوس ہوتا ہے کہ پہلے کبھی
وزیری لوگ کوئی اچھا گھوڑا چوری کر کر شاید لائی ہیں کہ اوسکی نسل سے وزیروان گھوڑی ہونگے وزیری اسپ وزیرونکے پاس بہت کم
خوراک اور زیادہ محنت کھینچے ہیں اس سبب سے جب وہ کسی متمول کے پاس فروخت ہوتی ہیں تو خوراک اور خدمت سے جلد فربہ اور خوش شکل
اور کام کے لایق بنجاتے ہیں مختی اسدرجہ ہوتی ہیں کہ تمام روز سوار لیسے سیر نہیں ہوتے ہیں معذ یلی جیلبی رکاب پکڑے ہوئے اور کہنہ زین
اور کہنہ و میلہ لباس پر تلوار باندہے ہوئے کسیکے پاس بدشکل نیزہ اور کسیکے پاس چھوٹی بندوق اور تفنگچہ و خنجر ہوتا ہے فی الحال
قوم کابل خیل اور اتمان زئی اور ممیت خیل اتمان زئی اور زنی خیل احمد زئی انکے بیچ زیادہ گھوڑے اور سوار ہیں اور قوم
مسعود میں دو صد سے زیادہ سوار نہیں ہونگے سوائے تاخت اور ڈاک زنی میدانی لڑائی میں انکے سوار کسی کام کے
نہیں ہیں وحال اتفاق باہمی قوم وزیری جو کچھہ افغانستان کی جملہ اقوام کا حال میری تحقیقات سے دریافت ہو سکا اوس سے یہہ بات
ثابت ہے کہ جسقدر اتفاق اور بے نفاق اس قوم میں ہے کسی دوسرے پشتون قوم میں اوسکی نظیر نہیں ملتی اسکا سبب سوائے
اوس آئین وزیری کے اور کچھہ نہیں معلوم ہوتا ہے تخمیناً شمار قوم وزیری ذیل میں ایک فہرست جس سے ہر ایک شاخ کلان کی

اور رشتہ دار کے ساتھ اپنی بہتر کو اسطرح بیرون نہ کرتے مین کہ بہت سی روٹیان پکا کر ایک آدمی کے سر پر اوٹھوا کر اور ایک یا چند گوسفند یا بیل یا
گاے بقدر مقدور کے غنیمت کرتے مین اور اوس آدمی یا رسم کو سر بسر بر کہتی مین اور روٹیان شہر کے گانوؤن مین ٹکڑا ٹکڑا کرکے بانٹ دیتے ہین یہ بڑے
تکلف خوانی خیر مین سب سے گرا اکثر روپیہ سے کم دیا جاتا ہے

طریق ماتم داری

اگر کوئی شخص مر جاوے تو دستور ہے کہ بعد دفن کرنے میت کے اوس خاندان یا چھوٹی قوم کے لوگ جسکا ماتم ہوا ہو دوسری قومون کے
گھر روٹی منقسم ہو کر کھاتے ہین اور اس رسم کو بزبان خود شل گری کہتے ہین اور جب کوئی دور سے مہمان اور ماتم پرسی او تعزیت کیواسطے آتا ہے
تو ایک گوسفند یا چند روپیہ ہمراہ لیجاتا ہے اور اوسکے گھر جا کر گوسفند ذبح کرکے وہ مہمان بھی کھاتا ہے اور دیگر یہ کہ جو آخوند میت کو
غسل دیوے اوسکو میت کی پوشاک جو اوسنے مرنے کیوقت پہنے تھی مزدوری مین دیتے ہین اور جنازہ کے ساتھ بقدر مقدور استاطہ مین
گوسفند یا بکری وغیرہ مویشی خیرات کرتے ہین

طریق توزہ یعنے لشکر کا جمع ہونا

جب اس قوم کو کسی دوسرے فرقہ پر یورش کرنیکی ضرورت ہوتی ہے تو ہر ایک شاخ ملکان کسی ایک یا چند موقع پر جمع ہو کر دعا سے خیر
آزماتے ہین کہ دشمن قوم پر چلنے موسم مین توزہ یعنی لشکر کشی ہوگی اور ہر ایک قوم کی پانچ آدمیونکو اوس لشکر مین آنا ہوگا اور بعد دعاے خیر کے
اوس معرکہ مین کوئی سید یا اخوند یا اور کوئی متبرک آدمی ملک وغیرہ جسکی پرہیزگاری کے لوگ قائل ہون پتھر جنکو بزبان پشتو کانی کہتے ہین
اوٹھا کے پیچھے لشکر کے چلنے مین ایک چھوٹی ڈھیری بناتا ہے اور سب اہل معرکہ کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ جو کوئی شخص اس جرگہ کے مشورہ سے
انکار یا عمداً پہلو تہی کریگا تو چلی اوسکے پیچھے پڑیگی یعنی اوسکو بد دعا کا اثر پہونچیگا اور اوسکا خانہ خراب ہوگا اور یہہ بد دعا سب اہل معرکہ سے
ہوتی ہے اور سب کہتے ہین کہ پنچے یعنی پانچون یعنی کل کی جانب سے یہہ چلی اوسکے پیچھے پڑیگی جو برخلاف اس اقرار او مشورہ کے ہوا اور
یہہ جو چلی بنایا ہوا اس پتھر کو دیتا ہے پنچو یعنی پانچ کی لفظ اسطرح کی جملہ افغانون یا قوم کی اصطلاح عام مین کل قوم سے مراد لیجاتی ہے
شاذ اگر کوئی شخص بیان کرے کہ پنچون وزیر ان کی یہہ صلح ہے پنچون مین [illegible] تو اس سے سمجھا جاتا ہے کہ وہ کل قوم اس لفظ مین
داخل تھا اور جزو کل ان قوم کیواسطے بجاے لفظ کل کے پنچو کا لفظ استعمال ہے غرض جبتک اصلاح مذہ کا یکالی [illegible] نہ ہو جاوے تو پھر اوس مشورہ
کی تعمیل حرف بحرف کی جاتی ہے اور یہہ لوگ کہتے ہین کہ اگر کبھی شاذ و نادر کوئی شخص اس عہد کے مخالفت کرے تو اوسکو نقصان مال و جان کا
پہونچتا ہے اور یہہ وہی کالی کا مشورہ [illegible] کیواسطے ضرور بنایا جاتا ہے عموماً یہہ لوگ اپنی بہار قریہ ہر موسم مین یورش کرتے ہین یا موسم
بہار یعنی مارچ و اپریل یا خریف موسم خزان مین یعنی اکتوبر و نومبر جب موسم موعودہ آپہونچتا تو ہر شاخ [illegible] مارچ اپریل تک اپنی گردہ کے آدمی
جتنے کہ [illegible] وقت پر یہان لشکر کا جمع ہونا قرار دیا جاوے حاضر ہوتا ہے اس لشکر کا کوچ قابل دید ہی ہوتا ہے ہر ایک مرد کے
پاس کوری [illegible] چند سیر آٹا [illegible] کیواسطے [illegible] بھرا ہوا موجود ہوتا ہے اور ڈھال تلوار پورا الہ حرب [illegible] ہوتی [illegible] بندوق
توڑہ دار [illegible] کاندھے پر [illegible] ڈھول بجاتے ہوئے مقام معینہ کو جاتے ہین تقسیم کا حرف جب [illegible] مقرر پر پہونچے سب
ملکان متفق الراے ہوکر [illegible] دیتے ہین جنکو سر [illegible] یعنے لشکر کا [illegible] کہا جاتا ہے اور اونکا یہہ کام ہوتا ہے کہ ہر ایک
شاخ کو موقع مناسب پر معین [illegible] نظم و نسق حملہ بدی اونکی مرضی پر منحصر [illegible] اتفاق مشہور ہے فی زمانا قوم [illegible] زندگی مین مسمی آدم خان داخیل
اتمانزئی مین نجیب خان [illegible] خان [illegible] کی ملک [illegible] مین [illegible] کے ایک شخص بنام منز امیر یعنی بڑا امیر مقرر ہوتا ہے اور
اوسکے تحت چند شخص بنام کم امیر یعنی چھوٹے امیر [illegible] ہوتے ہین اور ہر ایک امیر کے تحت بقدر ضرورت بیس سے لیکر سو آدمی ہوتا ہے جنکو

جو فیصلہ اور تشریح مسئلہ آئینی ان تین دودمان کا ثابت کر دیوے وہ پتھر قطعی ہے گویا آئین وزیریہ کی تھما علی وہ تین اغر بیکے خاندان مین اور سب پیشوا مہ اور ہوسنے تخمینا قطعی فیصلہ کا ہر سہ دودمان کو ہمیشہ ہے کہ آئین وزیری کے موجد ان تین خاندان سے کہ مورث مین جیسا کہ ابتدا مین ذکر ہوا ہے

حال ملکان

قوم وزیری مین انتخاب عہدہ ملکی کیوقت کچھہ موروثیت کی پابند نہین ہین اگرچہ لحاظ موروثی خاندان کا بھی کچھہ ہوتا ہے مگر اصل مین مستعد کے واسطے کوئی امر مانع نہین ہے کہ وہ ملکی کا نام اپنی واسطے حاصل نکر سکے شہ میر یعنی خوب مردی جسکے ذریعہ سے ملک کا نام ہو سکتا ہے یہہ ہے اول ما شام نورہ یعنی شام کی تلوار جس سے مراد یہی مہمان کو روٹی دیتا ہے دوسرا آدمی زیرک یعنی ہوشیار ہو اور جرگہ مین یعنی جرگہ مین گفتگو ہوشیاریکی اور دلایل سے کری اور اپنی قوم کی بہبودی اور نگہبانی ہر حال مین ملحوظ رکھی اور رشوت خور بھی نہووے انجمن کا پختہ ہووے تو ایسے شخص پر قوم کا اعتبار ہو کر اسم ملکی اپنی شاخ کا پیش رو ہو جاتا ہے اور موروثی ملک کا خاندان ہو اوسکی لیاقت کی برابر نہو وہ اوسکا مطیع ہو جاتا ہے اور تغیر اور تبدل ملکی سے آپس مین دشمنی کم ہوتی ہے کیونکہ اوسمین آمدنی یا فایدہ نہین ہے اور اسیطرح جبکہ اوس پہلے آدمی کو یعنی مستعد کی اولاد سے کوئی لایق نرہی تو اوس شاخ کی دوسری خاندان سے کوئی پیدا ہو جاتا ہے اور یہہ دستور انکا اسباب کا شاید ہے کہ آپسمین جملہ برابر اور ایک رنگ رہین ملک کا اختیار سوائے فراہمی معرکہ بہت تھوڑا ہے اگر جرگہ مین کبھی بلا اتفاق اکثر اہل جرگہ بخصوصیت ملکی کچھہ اختیار نہین ہے اور اپنی قوم کے فریقین مین فیصلہ نہین کرتے بلحاظ ناراضگی کسی فریق کے بلا اشتمال لشکر ان دیگر یا رضامندی فریقین اگر کسی انتظام عام کیواسطے اہل جرگہ کو بھی تجویز کرین تو وہ تجویزات ملک اپنی قوم کو سناتا ہے مگر لڑائی کی تجویز کی تعمیل اور فراہمی قشون سترا میرا ور جلو پشتگان کی معرفت ہوتی ہے ملکان کو سوائے روٹی اور کچھہ آمدنی نہین ہے جسکا ملک مہمان ہو تو اوسکے واسطے اکثر گوسفند ذبح کیا جاتا ہے فی الحال نجیب خان ولد سوہان خان قوم احمدزئی کا اور آدم خان قوم اتمان زئی کا بڑا ملک ہے باقی ملکانکے نام شاخوار فہرست تعداد اور شمار اقوام سے معلوم ہونگے

طریق بیاہ ونکاح

نکاح کا یہہ دستور ہے کہ جبتک مرد عورت بالغ نہووے تب تک شادی نہین کرتے جب دونطرف حد بلوغ کو پہونچے تب ایکروز شادی کا معین کرکے مرد وائے گانو سے فی گھر یا فی آدمی جو برات کیساتھہ جاوے ایک اوڑی یعنی ایک پیمانہ غلہ مکی یا گندم جسکا وزن تخمینا دو سیر ہی لیا جاتا ہے اور جسدن برات جاوے اوس سے پہلی کچھہ غلہ یا آرد یا مکی کا دلیہ جیسا جسکا مقدور ہو اور ایک یا چند گوسفند اور کسیقدر قند سیاہ اور اوس دولہن کے پارچہ جات لیکر تین چار عورت اور پانچ چھہ مرد روانہ ہو جاتے ہین اور اوس دختر والون کے گانو مین پہونچکر روٹی اوس جنس سے جو ہمراہ لیجاتے ہین طیار کرتے ہین اول اوس طعام مین سے سکنا دیعنی سکونہ کی دختر کو دیتے ہیں اور اوسکے بعد شام کیوقت برات جسمین تعداد آدمیون کی حسب حیثیت جانبین کم بیشی ہو جاتی ہے جا پہونچتی ہے پھر اور سوکونکی زد عورات اور طفلان دیہہ سے کھاتے ہوئے گانو مین داخل ہو کر وہ کھانا جو پہلے انکی اپنی طرف کے آدمی جاکر پکاتے ہین کھاکر ننداره یعنے تماشا ڈہل زنی اور مردون کے ناچنے کا تمام رات ہوا کرتا ہے چارپائی یا لحاف یا اور کسیطرح کی خدمت مہمانیکا دستور نہین ہے بموسم سرما جاڑیکی تکلیف آگ کی تپش سے کم ہوتی ہے صبح کیوقت اگر والدین دختر صاحب مقدور ہین تو ہر ایک خانچی کو خشک روٹی یا مکی کا دلیہ ہاتھہ مین دیکر رخصت کر دیتے ہین اور اوس عورت کو بدون نکاح پڑھانے دولہن کے پارچہ جات پہنا کر گھوڑے یا بیل پر سوار کر کے لیجاتے ہین مگر اوسکا شوہر دو یا تین روز سسرال مین اونکی خاطر تسلی کیواسطے رہتا ہی اور تیسرے روز اپنے گانو مین واپس جاکر اخوند کو بلا کر دو گواہ منظر کے ساتھہ نکاح پڑھا جاتا ہے بعد دسوین یا بیسوین روز اپنی والدین کے گھر جاتی ہے دو ہفتہ کی بعد والدین اوسکے شوہر کر کسی ہمراہ

ترجمہ تمام امور باشندگان کے ... ہست ہو کر وہی اپنی اپنی جماعت الفریق کے پاس جمع ہوتے ہیں اور جیسا کہ سفید ریش ہوا کرے اہل جرگہ [illegible]
ہا فریقین کو کھانا دیتے ہیں ... [illegible] کی حیثیت سے بہت زیادہ ہوتا ہے تا ایسے فریق کی تعداد ... [illegible]
[illegible] باقی ... [illegible] ... شروع کیا ... [illegible]
[illegible] لوگون کی ... [illegible] کھانا کھاتے ہیں ... [illegible] میں کرتے ... [illegible]
[illegible] ایک ... [illegible] نسبت اکثر ... [illegible] مقدمہ میں ... [illegible]
اور بیان ... [illegible] ہمیشہ عمدہ کھانا ... [illegible] سے ... [illegible]
ساتھ دیا جاتا ہے ... [illegible] ... درمیان فیصلہ ... [illegible] ... جب اہل جرگہ
[illegible] فیصلہ ... [illegible] ... کا بیان ... [illegible] ... سمجھتے ہیں کہ ... [illegible]
[illegible] اختیار ... [illegible] مناسب سمجھیں فیصلہ کر دیں اگر وہ اختیار ... [illegible] خود بطور صلح ... [illegible] جانبین ... [illegible]
اگر وہ اختیار صلح ... [illegible] ... ایک ... [illegible] ... فیصلہ کی تجویز اہل معاملہ کو سنا کر ... [illegible]
[illegible] اگر اس تجویز سے ... [illegible] فیصلہ قطعی ہے ... [illegible] ... درمیان ... [illegible]
[illegible] اختیار ہے کہ ... [illegible] ... اگر دوسرا ... [illegible] ... کی رائے سے اتفاق کرے تو ... [illegible]
[illegible] اگر ... [illegible] پہلی تجویز سے مخالف ہو ... [illegible] ... فیصلہ سابق ... [illegible] ... اپنی تجویز ... [illegible]
کرتے ہیں ... [illegible] فریق ثانی کو اختیار عدم تعمیل کا ہے ... [illegible] فریق اول یا ثانی ... [illegible] بیان سے انکار کرے
[illegible] جب آئین ... [illegible] انفصال مقدمہ ... [illegible] دوسرے فریق کو اختیار ہے ... [illegible] دشمنی اور ... [illegible]
[illegible] نقصان ... [illegible] اگر وہ مظلوم ... [illegible] ... سکتا تو دوسری ... [illegible] ... جا کر سفید ریش ... [illegible]
اور خود ... [illegible] ... ہمسایہ ... [illegible] ... جب ہمسایہ بن چکا تو پھر اس کا
[illegible] تنگ ... [illegible] ہمسایہ ... [illegible] ... دوسرے فریق کو ... [illegible] ... فیصلہ ... [illegible]
قانون ... [illegible] شریعت کی ... [illegible] فیصلہ ... [illegible] ہمسایہ ... [illegible] فیصلہ ... [illegible]
[illegible] آپس میں دشمنی ہو کر ایک دوسرے کا مال ... [illegible] ... اگر ... [illegible] ہمسایہ ... [illegible] دوسرے فریق کی جانب سے ... [illegible]
ہمسایگی ... [illegible] ہمسایہ ... [illegible] نقصان پہنچانے والے ... [illegible] ... جنکی تعداد ... [illegible]
سب ... [illegible] فیصلہ ... [illegible] ... زبردست ... [illegible] ... اختیار ... [illegible] فیصلہ
[illegible] ... کے موسم میں ... [illegible] ... جمع ہوتے ہیں تو وہاں ... [illegible] زراعت کے ایام میں زیادہ ... [illegible]
انفصال ... [illegible] ... نقصان فیصلہ اول پر اکتفا کرتے ہیں ÷ ÷ ÷

[illegible]

[illegible] ... میں سے ... [illegible] ... خیل ... [illegible] ... سے ... [illegible] کہتے ہیں ... [illegible]
[illegible] ... جسکا لفظی معنی ... [illegible] ... ہوتے ہیں ... [illegible] ... دوران یعنی خاندان سے
[illegible] مقدمہ ... [illegible] ... فیصلہ کریں تو ... [illegible]
[illegible] ... کوئی آدمی ... [illegible] یعنی فریق مقدمہ میں سے کوئی ... [illegible]

اکثر ایسا ہی کہ زمین مین ایک شاخ کا حصہ دوسری شاخ کے شامل ہو گیا ہی اور پھر ہر ایک شاخ نے آپس مین خانگی طور پر اپنی تقسیم کیا واسطے بموجب کرسی نامہ چھوٹی حصص جسکو بزبان پشتو دڈی کہتے ہین بنا رکھی ہین اور ہر ایک شخص اپنا دڈی یعنی حصہ رکھتا ہی اور اوس حصہ مطابق نفع نقصان کا شریک ہوتا ہی اور تعداد دڈی کی غیر معین ہی اول وقت مین ہر ایک مرد لڑنیوالی اور لڑائی کا خرچ کرنیوالے کے حساب پر فی کس ایک دڈی مقرر ہوتی ہی اور پھر جس خاندان کی اولاد بہت ہو گئی تو اسمین وہ دڈی یعنی حصہ بہت چھوٹی حصص پر منقسم ہو گی اور اون چھوٹی حصص کو نولی دڈی یعنے جدید کہتے ہین اور جس خاندان مین اولاد کم ہوئی اونکی دڈی سالم رہی یا تھوڑی جگہ پر منقسم ہوئی غرضکہ قدر دڈی اور تعداد سر دیکھ پاس ہر ایک دڈی کی تعداد اراضی مساوی حساب پر نہین ہوتی اور خرچ تو دعا حسب رسد دڈی کے کرتی مین + + +

رواج تقسیم میراث

اگر کوئی شخص سوای فرزند نرینہ چھوڑنیکے مر جاوی تو میراث اوسکی باہم وارثان نرینہ حسب شرع محمدیہ کے تقسیم ہوگی عورت کو برعکس شرع میراث سی حصہ نہین دیا جاویگا پس جو حصہ بموجب تقسیم شرعی طور مستورات کا ہوتا ہے وہ بھی حسب رسد حصص وارثان نرینہ اپنی حصونکی شامل کر لیتی ہین تقسیم میراث متنازعہ عموما معرفت ملکان وغیرہ یا کسی اخوند کی ہوتی ہی بیوہ عورت گرچہ کسی خاص حصہ کی حقدار نہین ہو سکتی الا جبتک اپنی شوہر متوفی کے حق مین بیٹھی رہی تب تک نان و نفقہ اور گذارہ کی مستحق ہوگی اور استری دہن جسکو بزبان وزیران جن سی کہتے ہین عورت کا مال ہی وارثان شوہر اوس سے کچھ دعوی نہین کر سکتی بعد وفات عورت کے اوسکی شکم سے اولاد نہو تو والدین استری دہن عورت مذکورہ کی لیتے ہین خیرات کر دیتا ہی اگر خود کچھ لیوی تو بھی جایز رہے وصیت نامہ انمین بہت کم ہے اگر شاذ و نادر کوئی وصیت کر کر مر جاوے تو اوسکی تعمیل بھی کم ہوتی ہے

تنازعات اراضی

جھگڑا زمین کا بابت حقیت انمین بہت کم ہی کیونکہ استدار دخیلیابی کے اپنے اپنے حصہ پر قابض رہتی ہین اور ہر ایک کو اپنی دڈی یعنی حصہ بخوبی معلوم ہوتا ہی البتہ تک لرہن اراضیات کی تنازعات ہوتی ہین سو اونکا تصفیہ اس آئین سی ہوتا ہے کہ اگر مرتہن ملکیت مدعی راہن سی منکر ہی تو مدعی کو اپنی ملکیت اور رہن کی ثبوت کی گواہ دینی چاہیے بشرطیکہ مدعی ثبوت سے قاصر ہی تو مدعا علیہ اپنی ملکیت کی ثبوت مین گواہ دیوے اگر گواہ نہین رکھتا تو مدعا علیہ منکر کو حلف قران شریف کا کرنا پڑیگا جب وہ حلف اسبات کا کر گیا کہ اراضی متنازعہ میری ہے مدعی کی ملکیت سی یا رہن سی نہ مین آگاہ ہون نہ میرا باپ مرتے وقت مجھکو اطلاع دی گیا تب دعوی مدعی ساقط ہے در حالیکہ دعوی متنازعہ نسبت کمی بیشی تعداد زر رہن کی ہے تو اوسکی واسطے مرتہن کو اختیار ہی کہ جسقدر روپیہ حق اپنا سمجھے راہن سی کلام اللہ شریف کی اوپر رکھا کر اوٹھا لیوی ایسی حالتین راہن کچھ عذر نہین کر سکتا

تنازعات نسبت قرض

قرضہ معاملہ مین بھی مدعا علیہ کی انکار کی صورت مین بشرطیکہ موجود ہونے گواہان مدعی یا مدعی خود حلف کریگا یا مدعا علیہ کو دیگا اگر مدعا علیہ حلف نکرے تو زر متدعویہ دیوی واضح رہے کہ اس قسم کی جملہ تنازعات مالی اور دیوانیمین زیادہ حق اوپر حلف فریقین کی ہے اور باوجود ایسی خفیف آئین تحقیقات کی کم ناحقی ہوتی ہی جسکا باعث یہ معلوم ہوتا ہے کہ معرکہ انکان یا مجتمع مردان وغیرہ ہے جھوٹھ حلف قرآن کا زیادہ تر بسبب بدنامی عام متنازعہ مین یا گواہانمین سے مجمع عام کوئی شاذ و نادر اوٹھاتا ہے

طریق انفصال مقدمات باہمی

یہہ ہے کہ جب باہم دو اشخاص وزیری یا دو شاخ اسقوم مین سے کسی امر کا تنازعہ از قسم اراضیات یا معاملات دیوالی یا فوجداری یا عورت کا ہو جاوی تو اونکو اپنے دوست یا ملک وغیرہ یا دیگر سفید ریش موقع فہمایش کر تے ہونگے کہ اگر خود رضامند ایسے فیصلہ نہین کر سکتے ہون تو معرکہ یعنی جرگہ بطور راہ یا ثالثان پسند کر کے فیصلہ کرالو اور آپسمین جھگڑا نکرو اگر جانبین اسکے آخری معرکہ منظور کر قرار دیا

طریق حلف

عموماً اس قوم مین حلف قرآن مجید کا اس تقریر سے کیا جاتا ہے کہ اول مجھے خدا پاک کی اور پھر قرآن اور اوسکے متن کی قسم ہے کہ مین فلانی بات مقصود سے کہتا ہون اور طریق حلف یہہ ہے کہ مسجد مین یا کسی اور مکان نمازی جگہہ مین چادر بچھا کر اوسپر قرآن شریف رکھا جاتا ہے اور حلف بردار دضو اوس قرآن پر ہاتھہ رکھکر تقریر حلفانہ کرتا ہے علاوہ اسکے جیسا کہ زمانہ ماضیہ کی بعضے سادہ لوح قومون مین آگ اور پانی سے آزمایش کرنیکا رواج تھا اوسکی مشابہت اس قوم مین بھی گرم لوہا اور گرم پانیسے جسکو اپنی زبان مین کھیارہ اور تودہ کہتے ہین آزمانیکی رسم ہے بالخصوص مقدمات چوری مین اور اون مدعاعلیہم مشتبہ کیواسطے جنکی چلبلی اور بد معاشی عام مشہور ہو اور حلف قرآن شریف کا بیباکی سے اوٹھاتے ہین اور کچھہ خوف ربی نہو جب ایسے مدعاعلیہ کو مدعی اسطرح آزمانا چاہتا ہے اور مالک دیہہ اوسکی بدچلنی کی تصدیق کرے تب کھیارہ یا تودہ سے اوسکو آزماتے ہین کھیارہ یہہ ہے کہ بقدر ایک روپیہ کلدار آہن مدور بنا کر اور دکان آہن گران مین رکھکر اوسکو آگ دیتے ہین اور جب گرمی سے سرخ بمنزلہ آتش ہوجاوے تب اوس مرد مشتبہ کی اول سب پاتجامات اوتروا کر یا سوا ایک دو شید کی جسم مخصوص برہنہ کرکر اور اوسکے بدن کی تلاشی کرلیتے ہین اسواسطے کہ شاید کوئی تعویذ مانع سوختگی آتش اوسکے پاس موجود نہو جب یہہ ہو چکا تب اوس مدعاعلیہ کے دست راست پر ہفت قطعہ چھوٹے چھوٹے کاغذ کی کرکر رکھدیتے ہین اور اونکے اوپر کف دست پر فوراً وہ کان سے سرخ شدہ لوہا نکال کر رکھتے ہین اور اوس مرد کو درمیانہ چال سے نہ بہت جلد نہ سست ہفت قدم چلاتے ہین جب ساتوین قدم پر پہونچا تو لوہا ہاتھہ سے ڈال دیتا ہے وہ شخص مگر اوس بے انصافی کی منصف اوسکے ہاتھہ کو دیکھتے ہین اگر اوس آہنگی آگ نے ہفت پارچہ کاغذ جلا کر اوسکے ہاتھہ پر بھی داغ سوختگی ڈالدیا تب بدون کسی اور ثبوت چوری اوسپر ثابت ہوگئی تودہ کے اصلی معنی گرم ہین مگر اس جگہہ یہہ مراد ہے کہ ہانڈی مین اسقدر پانی گرم کرکر کہ جس سے زیادہ گرم ہونا غیر ممکن ہو شخص مشتبہ کو کہا جاتا ہے کہ دست راست کی تین انگشت سے تین دفعہ اوس گرم پانی شدید کو جو اوس مین ڈالکر اوس ہانڈی مین سے باہر پھینکتا ہے اگر اس استعمال سے اوسکے ہاتھہ کی اونگلیون پر آبلہ پڑگیا تب اوسپر جرم ثابت ہے ورنہ بیگناہ سمجھا جاوے گا بڑی ہوا طرفہ تماشا یہہ ہے کہ اس آزمایش کی صدق پر اونکا خوب اعتقاد ہے اور کہتے ہین کہ جو بےگناہ ہو اوسکو آسیب نہین پہونچتا اور جسمین گناہ ہو وہ کبھی نہین بچتا

حال تقسیم ملک

ابتدائی اتمان زئی احمد زئی مسعود زئی ہر سہ شاخ کا ملک باہم تین حصہ مساوی پر لیا ہوا ہوتی بہار تقسیم تھا الا جب مسعود ان دو قوموسے علیحدہ ہوگئی اور ملک مقبوضہ وزیری پر قابض ہوگئی تب سے اونکا تعلق تقسیم سے الیسے کچھہ نہ رہا اتمان زئی اور احمد زئی کا آپسمین نصفا نصف حصہ ہے اگر کوئی جدید علاقہ دونو اقوام متفق ہو کر لشکرکشی کر کر لیوین تو اوسپر حصہ اگر شاخہای آپسمین اسطرح تقسیم کرینگی کہ قوم اتمان زئی مین شاخ ولی خیل ایک حصہ شاخ ممیت خیل ایک حصہ اور فرقہ شاخ آنہ مین نصف پاسنی یعنی بہادر کی ہو والی دونصف شتی میں نجپر تعمل کر بینے والی اور اس اپنی اپنی نصف کو اپنی شاخون مین حسب تفصیل ذیل تقسیم کرتے ہین اول پاسنی زئی خیل ایک حصہ لنگی خیل ایک حصہ تونجی خیل ایک حصہ جل خیل تانیا خیل ایک حصہ سرکی خیل ایک حصہ دم کشتی

سپرکئی کچھہ حصہ پاسنی خیال کر وہ حصہ میزان خیل کر حصہ پائندہ خیل بدین خیل سوا پاسنی یعنی پاسنی اپنی نصف حصہ کو پانچ حصہ برادر کشتی دوسری نصف کو پانچ حصہ پر تقسیم کرتے ہین تمام مسعود اپنے فرقہ مشتمل تین جگہہ حصہ کرتے ہین پہلا اول زئی ایک حصہ علی زئی ایک حصہ شمن خیل ایک حصہ واقع ہے کہ اسکے حصص باستحقاق کرتی نہ بہ صورت الی نہین ہوتی بلکہ تو رغ کی لحاظ پر ہوتی ہے

اقطاع تو رغ

تو رغ ہوا ہے تو رہ یعنی لشکرکشی ومہمان وغیرہ ہر قسم کا نقصان جس جس شاخ اور ذات ملک گیری اول دیا تھا اوسی مطابق حصہ پاتی ہے

اور اوسکی آشنا مرد کو حسب شرح بالا ضرر شدید نہ پہونچاوی تو اوس عورت کے بھائی یا باپ اوس شوہر پر یہہ دعوی کر سکتے ہین کہ یا تو اوس مرد متہم کی ناک کاٹو یا ہمارا نیم مڑیکا قرضہ تمہارے ذمہ ہے اور اس دعوی پر اونکو اختیار ہی کہ وہ نیم مڑیکا پور یعنی حق ادا نکری تو اوس شوہر کا ناک یا پانو کاٹ دین اس باعث سے اکثر مرد زانی بدون ناک کٹنے مین بچیا البتہ یہہ ہو سکتا ہے کہ مرد متہم بعد مارے جانے عورت آشنا کی چھہ سو روپیہ کی جنس مین بطور حق دنیم مهری دیکر صلح کرلیوی اوس جنس مین نصف شوہر کا حصہ ہی اور نصف والدین عورتکا ایسی صلح کرنے پر اوس زانیکا ناک یا پانو بچ سکتا ہے

آئین مقدمات ورغلانید کی عورات

اگر عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کا بھگانیوالا صلح کرنی چاہے تو ڈمڑہ نیک یعنی خونبہا کی برابر ایک ہزار دو سو روپیہ کی جنس جسمین بعوض عورت مفرورہ وہ جوان عورت ہونی ضرور ہے جسے مدعی وارث یا شوہر کے آگی ادا کر کے کلی برائت حاصل کر سکتا ہے جب اسطرح صلح ہو جاوی تو شوہر اوس عورتکا طلاق دیدیتا ہے اور اوسکا آشنا فرار کنندہ اوس سے نکاح کر لیتا ہی اگر بجنس حق واپس دیجاوے تو بھی شرم یعنی ہتک عزت و یاداش جرم مین چھہ سو روپیہ کی جنس کم حیثیت کے زیادہ ہیچ دیجاویگی اگر نہ دیوے تو ناک کٹواوی اور جب ناک کٹواے تو عورت بھی ماری جاوی ورنہ ناک کٹنا مدعا علیہ ہوکر اوسکو شرم دیوی

استحقاق حراست عورات

ناکتخدا دختر کو باوجود بلوغت اور بیوہ عورت کو باوصف آزادی مطلق اختیار نہین ہے کہ بدون رضامندی اپنی وارثان کے کسی اجنبی شخص سے برضی خود نکاح کرین اگر کوئی ایسا کری تو اوسپر بموجب آئین بھگالیجانے عورتکے فتوی دیا جاوے گا ناکتخدا دختر کا ولی باپ یا بھائی یا چچا اور بیوہ کا شوہر متوفی کا بھائی وغیرہ میراث وارثان شخص متوفی اپنا حق سمجھتے ہین اکثر ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ منکوحہ یا منسوبہ بیوہ کے معاوضہ مین وارثان شوہر بیس روپیہ سے چالیس روپیہ تک زر نقد خواہش مند سے لیکر اوسکو دوسری جگہہ نکاح کرنیکی اجازت دیتے ہین الا اگر شوہر متوفی کا بھائی اوس بیوہ سے نکاح کرنے پر مستعد ہو تو اول حق شفعہ اوسکا سمجھا جاتا ہے اور وہ بیرحم بھائی اپنے عزیز دوست کا حق برادری اسطرح بجالاتا ہے بعد وفات برادر کے

طریق تعمیل قواعد آئین

واضح رہے کہ جتنی قواعد آئین کے ہر ایک امر کے متعلق لکھے گئے ہین کہ اونکی تعمیل کیواسطے کوئی حاکم یا رعب حاکمانہ نہین ہے انکی رواج کے قواعد حسب حالات اول کے ایسے ہین کہ وہ فریقین کو تعمیل کرنیکے واسطے خواہ رغبت دلاتی ہین خصوص مدعا علیہم کو خوف انتقام سخت جو پشتان تک اوسکے لینے کا استحقاق مدعیانکو رہتا ہے جلد صلح ہونیکی خواہش ہوتی ہے اور نیز دباؤ اونکا جنکے پاس رہی واسطے تعمیل کرانے آئین کے ہمسایہ بنکر جاتا ہی یہہ عمدہ تقویت ہے

جواز معاوضہ تاوان بموجب آئین صلح

مدعا علیہ قبول کرے مگر پیچھے سے سہل انکاری یا تمرد ادا نکرے تو وہ حق بمنزلہ قرضہ دلوانیکے ہو جاتا ہے اور جیسا کہ قرضہ کے معاملہ مین بعد ثبوت بصورت عدم ادا کے مدعی اختیار رکھتا ہے ویسا ہی واسطے وصول زر مقررہ کے بھی مجاز ہے اگر اپنی جرائت رکھتا ہو تو زر مطلوبہ کی تعداد تک مدیون کا مال مویشی یا دیگر جایداد منقولہ خواہ چوری خواہ زوری لیجاوے اگر اپنی قوت نہو تو کسی دوسری شاخ زبردست کا ہمسایہ بنکر اونکی اعانت سے تعمیل کرادے اسطرح کے حقوقین مدعا علیہ مدیون کا مال جسطرح بن سکے لیجاوی تو اوسکو زبان خود شوحتہ کہتے ہین اگر شوحتہ معاملہ مین چوری کرکے مال لیجاوی تو بھی یہہ فعل داخل جرم نہین ہے اگر تعداد واجب الطلب سے زیادہ قیمت کا مال شوحتہ مین لیجاوی تو وہ بطور سہانگ بمنزلہ گرو مدعیکی پاس رہتا ہی جب مدعا علیہ زر مقررہ دیدیوی تو بجنس مال واپس لیجانیکا استحقاق رکھتا ہی فقط

اگر عوض میں نہ دے سکیں تو پنی عورت رہ دیتا ہے اور بیٹا غیر زائیدہ دیتے بطور تاوان مع اصل مال یا قیمت مال مسروقہ وحویدار کو سمجھا چھوڑا دیتا ہے ملحوظ رہے کہ اس تاوان کے معاوضہ میں بھی اوسیطرح حسن کا اکثر ترجیح ہے جیسا کہ خونبہا مین یا داستن نقصان رسانی مال اگر کوئی شخص قوم وزیری میں سے کسیکے بستی کو بہ پہ رہبری غیرہ تاخت کرے تو مطابق آئین جو رسیکے اوس سے ہتیس آنا جاتا ہے اگر درختان میوہ دار سے دور کرکے سے نقصان پہونچاوے تو فی درخت میوہ دار صور روپیہ تاوان ہے اور گو بٹہ اکیشروی آگ لگا دیگی مدلہ میں بھی یکصد روپیہ معین ہیں علاوہ اوسکے مال سوختہ کے مرتکب کو دینی پڑیگی اگر اوس آتش زدگی میں کوئی آدمی جل جاوے تو مجرم جرم پر قتل عمد عاید ہو کر آئین قتل کے مطابق تعمیل ہوگی مگر اسمین اتنی شرط ملحوظ ہے کہ مرتکب کو ارتکاب کیوقت اتنا معلوم ہو کہ جسکو بٹہ یا کیسر دی کو مین آگ لگاتا ہون اسمین انسان حقیقتاً یا بیدار موجود ہے

طریق بدرقہ

قاعدہ مشہور ہے جب کوئی شخص راہگذر جوار کسی مذہب یا قوم کا ہو اور وہ کسی وزیر کو کچھ معاوضہ دیکر یا دوستانہ بطور بدرقہ ہمراہ لیکر انکے ملک کی راستہ میں جاوے اور اوسکے مال یا جان کو کوئی وزیر باوجود دافع ہوئے بدرقہ کے نقصان پہونچاوے تو اوس بدرقہ دار کی قوم کا مرتکب پرمش آئین غارت گری استحقاق بدلہ لینے کا ہوتا ہے وزیری بدرقہ پر بہت اعتبار نہیں چاہیے +

ہمسایہ داری

سوا اسکے بہت ہمسایہ کی یہہ لوگ اوسکو بھی ہمسایہ کہتے ہین کہ جو شخص دوسری جگہ کوئی جرم کرکے فرار ہو کر کسی فرقہ وزیریاں میں جائے اور پناہ لیوے طریق ایسے ہمسایہ ہونیکا یہہ ہے کہ شخص مفرور ایک گوسفند ذبح کرکے دیہہ یا وہ جندہ کے ملک یا اور معتبران دیہہ کو کھانا کھلا کر اوسی کہتا ہے کہ میں فلانی آدمی کا یہہ گناہ کیا مثلاً قتل یا چوری یا زنا کاری یا عورت کا فرار کرلانا اب مین تمہارا ہمسایہ ہون جس شخص نے اوسکی روٹی کھائی تھی وہ ہر ایک فرداً فرداً اوسکو اپنا ہمسایہ سمجھکر شریک ہو جاتا ہے اگر وہ مفرور اونکا ہم قوم کا ہے تو جہانتک ممکن ہو صلح کرانیکے واسطے حسب آئین وزیری کوشش کرتے ہین اگر صلح نہو اور بحالت ہمسایگی اوس مجرم مفرور کو کوئی اونکا ہمقوم نقصان اور ضرر پہونچاوے تو اوس شخص پر ہمسایہ والونکا جرم ہیسا کہ مارتکب کے جرم کیواسطے ہی ویسا ہی ہوگا سوائے محرمان مفرور کے دوسری قسم کا ہمسایہ وہ ہوتا ہے کہ جسکا کچھ حق بموجب قواعد آئین وزیری کے یا حصہ یا زمین کسی دوسرے ہمقوم سے لینا ہو اور وہ شخص تمردی سے ادا نکرے یا کسی فعل کا مرتکب ہو کر موجب دعویٰ مدعی فیصلہ اوسکا حسب رواج وزیری نکرے تب وہ مدعی کسی زبردست آدمی یا قوم کا اوسی رسم کیساتھ جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے ہمسایہ ہوکے انتقام اور بدلہ اوسکی دوستی سے لیسکتا ہے کچھ شک نہیں کہ ہمسایہ گریگا ملک اس قوم میں بہت سی ملکی کل قوم اعانت مین لیسی امر دیکھا لیا جاتا ہے اور اوسکی باعث سے اوسکے ادراحقہ مین یہہ بھی ایک بہت بڑا ہی حق ہوتا ہی الا انکو اپنی قوم کی رابطہ ضبط کیواسطے اور آئین مروجہ کی تقویت کیہ اسلیئے مفید ہے کیونکہ جب ایک شاخ میں سے کسی شخص نے گناہ کیا تو دوسری شاخ والے اوسکو مدد و دیگر اغراض ملک اور نقصانسے بچالیتے ہیں اور اوسکے دعوے سے متنازع ہو جاتی اور آئین کی تعمیل مجبوراً بھی کرنی پڑتی ہے + + + +

جرائم متعلق نکاح وطریق حراست عورات و پاداش زنا

اس قوم میں زنا کے جرم قبیح کو قتل کی برابر گنتے ہیں اسواسطے مباح ہے کہ جب وارث عورت مثلاً شوہر یا بھائی اوس عورت کو کسی شخص کے ساتھ زنا کرتا ہوا ایک جا میں سوتا ہوا دیکھے تو اہل معمول انکو بالسیہ ہلاک کردیوے الا اگر جاص مطابق صورتہائی یا اوزنا کاری میں دیکھے لڑتی پائیں اوسکے مال شنیعہ لئے زنا دو یا کہ عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کو وارثان کے گھر سے بمراد بدکاری اغوا کر لیجاوے تو یہہ داخل ہے کہ اوس عورت کو جانسے ماردیا جاوے اور مرد کا جب موقع ملے ناک یا ہونٹ کاٹ دیا جاوے اگر ایسی صورت واقع ہو کہ عورت کو بعلت بدکاری اغوا

درصورتیکہ عورت سہ روز تک اس دعوی کو ظاہر نکرے تو بعد اس میعاد کے دعوی زنا بجبر نامسموع ہوگا۔ پاداش سرقہ احکام متعلق مال اول چوری اگر کوئی شخص اپنے وزیرانسے کسیکا مال چراوے تو اوسکی یہ سزا ہے کہ بجنس مال مسروقہ واپس دیوے بشرط عدم موجودگی مال مسروقہ کے دوگونہ قیمت ادا کرے اور علاوہ اسکے ناغہ یعنی جرمانہ مین ایک گوسفند قیمتی پانچ روپیہ سارق واسطے خوراک ہمسایوں اور اوسکے ہمراہیان کی حلال کریگا یا پانچ روپیہ نقد دیویگا اور نیز ایک پٹہ مدعی کو دیویگا پٹہ کے معنی یہ ہین ایک دختر مجرم کی جو ابتک پیدا نہین ہوئی آیندہ کبھی پیدا ہوگی مدعاعلیہ کہتا ہے کہ آیندہ جو پہلے دختر پیدا ہوگی وہ مدعی کو دیدونگا پس اگر وہ دختر زندہ پیدا ہوکر مرجاوے تو مدعی کا حق اوسکے مرجانے سے ساقط ہوگیا بشرطیکہ وہ پیدا نہو تو مدعاعلیہ کے پسر پر پور یعنی قرضہ ہوجاتا ہے اور اوسکو دینی پڑتی ہے یا بیع ادا کرنی پڑتی ہے قیمت پٹہ کی فی پٹہ پچیس ۲۵ روپیہ یعنی زائد ہے اگر مدعاعلیہ کہے کہ مین پٹہ دینے کا اقرار نہین کرتا ہون یا پیدا نہین ہوتا تو اوسکے معاوضہ مین پچیس ۲۵ روپیہ دیکر برات حاصل کرسکتا ہے الا اگر مدعی کہے کہ مین پٹہ نہین لیتا تو پٹہ کی قیمت نصف ہوجاتی ہے ساڑہے اٹھارہ روپیہ گویا قیمت پٹہ کی بلحاظ خواہش مدعی یا مدعاعلیہ کم بیش ہوسکتی ہے اگر سارق تعداد مین ایک سے زیادہ ہوئی تو ہر ایک پر ایک ایک ناغہ گوسفند اور ایک ایک پٹہ لازم آتا ہے کہ مال مسروقہ ایک ہی دفعہ یا اصل یا دوگونہ لیا جاتا ہے بشرطیکہ مدعاعلیہ اس تعمیل صلح کرنے پر راضی نہو تو مدعیان کو اختیار ہے کہ مدعاعلیہم یا مدعاعلیہ کے مال مویشی کو ژوبلہ روبل کرین لفظ ژوبلہ باصطلاح زبان وزیران اوس مال مویشی وغیرہ حیوانات خانگی کو جان سے مار دینا مراد ہے جو مدعیان مدعاعلیہم کو مال بعلت چوری یا غارت گری راہ زنی نقصان رسانی مال بدرقہ وار ضرر رسانی ہمسایہ یعنی پناہ گیرندہ بصورت عدم تعمیل آئین کے ہلاک کرین جب اسطرح ژوبلہ گری زاید ہوجاوے تو پھر مدعیکا کچھہ استحقاق ناغہ وغیرہ نہین رہتا گو اوس ژوبلہ مین مدعاعلیہ کی ایک ہی بھیڑ ہی ماری جاوے بلکہ اگر ژوبلہ کی نیت سے مدعاعلیہ کے مال مین ہوا کر تلوار میان سے نکالی جاوے تو بھی مدعیکا شرم و ناغہ پورا ہوگیا۔ طریق تحقیقات چوری اگر بجنس مال مسروقہ موجود نہو اور نہ کچھہ دیگر ثبوت ظاہری ہووے مدعاعلیہ مشتبہ منکر ہی تو ایسی حالت مین باتمیاز وقت سرقہ اسطرح تحقیقات کیجاویگی اول اگر مدعی عویدار ہے کہ میرا مال بوقت شب بذریعہ نقب یا اور طرح چوری گیا ہے تب مدعی کو دو گواہ ثبوت رویت یا قراین پیش کرین بشرط عدم موجودگی گواہان مدعاعلیہ منکر کو قرآن مجید کا حلف دیا جاوے اگر وہ حلف کرگیا تو بری ورنہ چور ہے اگر شخص ماخوذ مشہور بدمعاش یا سارق ہو تو حسب درخواست مدعی کے گرم لوہا یا گرم پانی سے اوسکو آزمایا جاوے گا دوم اگر مدعی کہتا ہے کہ چوری میری دن کو ہوئی مدعاعلیہ مشتبہ منکر ہے تب مدعی قرآن کا حلف کرے کہ مجکو بصدق دل یقین و معلوم ہے کہ میرا چور یہی ہے تو بس بدون کسی اور ثبوت کے مدعاعلیہ مذکور پر جرم ثابت ہوکر قیمت مال مسروقہ مع ناغہ و پٹہ کرنی پڑیگی صرف اسقدر رعایت ہوگی کہ قیمت مال مسروقہ دوگونہ نہین لیجاوے گی پاداش قزاقی و راہ زنی اگر کوئی وزیر اپنے مین سے کسیکی بھیڑ یعنی قافلہ کو جو موسم گرما یا شروع مین کوہ شوال و برمل وغیرہ کو جاتے ہین یا واپس آتے ہین لوٹ لیوے یا دست اندازی کرکے نقصان پہونچاوے یا کسی گانو یا کیٹری سے بطور غارت گری کچھہ مال لیجاوین تو اوس بھیڑ یا اوس گانو مین سے ہر ایک شخص مثلاً یا مشترکاً اختیار رکھتا ہے کہ مرتکبان مین سے ہر ایک کی مال مویشی از قسم شتر گھوڑا گاو بھیڑ بکری جو ملے اوسکو ہلاک کرکے رسم ژوبلہ پورا کرے جب اسطرح ژوبلہ پورا ہوجاوے تو مدعیان کی شرم یعنی ہتک عزت اور مدعاعلیہم کے جرم کا مبادلہ ہوجاتا ہے الا مال غارت شدہ کا پورا لینے حق بدستور مرتکبان کے ذمہ رہتا ہے بصورتیکہ قبل از ارتکاب رسم ژوبلہ مدعاعلیہم صلح کرنا چاہین تو اسطرح ممکن ہے کہ بعوض شرم و جرم اٹھارہ عورتین جنمین سے نو ردولی یعنی زائیدہ شدہ اور نو پٹہ یعنی جو ابتک پیدا نہین ہوئین مدعی کو دیوین

اگر کوئی شخص رات کو مارا جاوے یا کوئی گواہ رویت نہو یا کسی اور روایت سے از قسم مفروری وغیرہ قتل کا جرم ظاہراً کسی پر ثابت نہو اور وارثان مقتول باجتماع عداوت یا کسی اور وجہ سے کسی پر شبہ کرین اور شخص مشتبہ منکر ہو تو چاہیے کہ ہر کہ مکان مین اوس مشتبہ کی قوم کا ایک سو مرد علٰحدہ علٰحدہ قسم قرآن شریف کے اوٹھاوین کہ یہہ مشتبہ اس جرم کا مرتکب نہین ہوا اور ہمکو اسکی بیگناہی کی تسلی ہے تب وہ مشتبہ بری ہوتا ہے اگر سو آدمی قسم اوٹھانیکے واسطے پورا نہو سکے تو جتنے آدمی موجود ہو سکین مگر کر قرآن شریف اوٹھاوین کہ جملہ سو دفعہ قسم کیجاوے مثلاً بیس آدمی مین تو اونمین سے ہر ایک پانچ پانچ بار حلف قرآن مجید صفائی مدعا علیہ کا اوٹھاوینگے کہ جملہ سو قسم پوری ہو جاوینا درصورتیکہ ایسا کوئی گواہ صفائی یا خود شخص مشتبہ ہو تو خود وہ مدعا علیہ ذرہ ذرہ وپیسے کے بعد کلام اللہ شریف سو دفعہ ہاتھہ لگا کر قسم اوٹھاتا جاوے کہ مین مرتکب اس جرم کا نہین ہوا تو بس وہ بری ہے اگر قبل از اس قسم کی تحقیقات کی وارثان مقتول مشتبہ آدمی کے بدون ثبوت ظاہری قصاص مین ہلاک کر دیوین تو وہ بھی اپنی برئیت اوسیطرح سو آدمی یا چند آدمیون یا خود سو دفعہ حلف قرآن مجید اس بات کے کرنے سے فی الواقع قاتل وہی تھا کہ جسکو ہمنے مارا اور سواے لینے قصاص کے اور کچھہ عداوت اس سے نہین تھی کر سکتے ہین تحقیقات قتل عورت مین صرف پچاس حلف کافی سمجھتے ہین اگر بعد اوٹھانے سو یا پچاس قسم کے پھر بھی ارادہ دیوین تو یہہ قتل داخل قتل عمد ہے اور اوسپر آئین قتل عمد جاری ہوگی پاداش ضرب جسمانی یہہ لوگ ایسے ضرر کو جس سے کوئی اندام مثل ہاتھہ پانون یا ناک کاٹا جاوے یا آنکھہ اندھی ہو جاوے نیم مری یعنے نصف مردہ کہتے ہین اسکا بدلہ اوسیقدر ضرر پہونچانا ہے کہ جسقدر ضرر رسیدہ اول کو پہونچا تھا اور اگر صلح ہو جاوے تو نیم مری کا پورا یعنے خون بہا سے نصف حق یہہ سو روپیہ کی جنس ضرر رسیدہ کو دینی پڑیگی اگر بالکل عضو بیکار نہو مگر کسی قدر کم قوت اور ناکارہ ہو جاوے تو جس قدر نقصان پہونچے اوسیقدر حسب رسید معاوضہ بھی ملیگا مثل نصف قوت ہاتھہ کی کم ہو گئی تو اصل معاوضہ سے نصف تاوان کم ہوگا سواے بیکاری عضو باقی زخمون کے واسطے حسب ذیل تاوان یعنے جرمانہ معین ہے سر پر تلوار یا چھری سے زخم لگے تو فی انگشت زخم پیچھے چالیس روپیہ چالیس تاوان اور تیر سے سر پر زخم ہو تو فی انگشت بیس روپیہ اگر بندوق یا تلوار یا خنجر کا زخم چہرہ یا پیشانی یا گردن پر لگے تو فی زخم خفیف پچاس روپیہ جرمانہ اگر ان ہی آلہ کے ساتھہ کمر سے اوپر سینہ اور گردن کے نیچے فی زخم سو روپیہ اور کمر سے نیچے پانون تک فی انگشت بیس روپیہ بیس تاوان ہے زدوکوب خفیف جس سے کوئی ضرب نہ پہونچی اوسکے مبادلہ مین مدعی کو چاہیے کہ کسی اپنے بھائی یا دیگر مدد دہندہ کے ہمراہ مین مدعا علیہ کو پکڑ کر زمین پر گرا کر ذرہ سا دبا دیوے اس امر کو شرمندہ کرنا کہتے حب اسطرح شرمندہ ہونا نہ چاہے تو اوسکو اختیار ہے کہ تین روپیہ مدعی کو تاوان دیکر صلح کر لیوے چنانچہ اس شرمندگی سے سبکی سمجھکر تین روپیہ تاوان دینے پر راضی ہو جاتے ہین

ذکر سزاے زنا بالجبر

اگر کوئی شخص جبراً کسی عورت سے زنا کرے تو عورت بری اور زانی کا ناک یا پانون کاٹ دیا جاتا ہے اس جرم کی ثبوت کیواسطے اگر گواہ رویت ہو تو بہتر ہے ورنہ وہ عورت مظلومہ وقوع جرم سے تین روز کے اندر اپنی موضع کے لوگون سے مجمع مین کہدیوے کہ فلانا شخص اس جرم کا اسطرح مرتکب ہوا ہے تو بس یہہ ثبوت کافی الا اگر مدعا علیہ عذر کرے کہ عورت نے عداوت سے میرا نام لیا ہے تو یہہ اوس عورت کا وارث مثلاً شوہر یا باپ یا بھائی اور خود وہ عورت قرآن شریف کا حلف کرینگے

قتل اگر کوئی شخص کسی مرد کو جان سے مار دیوے تو مقتول کے وارثان کو اجازت ہے کہ قصاص مین قاتل کو مار کر اوسکا
گھر بار لوٹ لیوین اگر فوراً ہاتھہ نہ پہونچے تو جب دسترس ہو خواہ راستہ پر یا گھر مین چوری یا زوری جیسا موقع ملے
اوسکو قتل کرین جب تک اصل قاتل زندہ رہے تب تک جائز نہین ہے کہ بدلہ مین اوسکے پسر یا کسی دیگر رشتہ دار کو
مارا جاوے اگر وہ قاتل اپنی موت سے بدون کرنے نیکی یعنے صلح جسکا ذکر آگے آویگا مر جاوے تب وارثان مقتول
قصاص مین اوسکے فرزند نرینہ یا اوسکے بھائی اگر وہ نہون تو جو قریب تر وارث نرینہ قاتل کا میراث خوار ہو ایک کس کو
مار سکتے ہین الغرض حق قصاص کا بدون نیکی یعنے صلح کرنے کے پشتہا تک بنا رہتا ہے مگر عورت کو مرد کے قصاص مین
نہین مارتے امتیاز آلہ قتل بندوق سے مارنا یا ایک ضرب چھرہ یا خنجر یا پتھرون سے ہلاک کرنا گاؤ سے کو موتا یا ذبح
کرنا یہہ سب مرگ برابر ہے الا تلوار کے زخمون سے قتل کرنا سب مرگون سے سخت سمجھہ کر اوسکا یہہ امتیاز کیا ہے کہ
اگر کوئی آدمی بندوق یا آلہ سے قتل کیا جاوے یا اوسکے معاوضہ مین قاتل کو تلوار کے متعدد زخمون سے مارا جاوے
تو اوس معاوضہ لینے والے کو مبلغ ایک سو روپیہ وارثان مقتول اور ضربات تلوار کو دینا پڑیگا اگر پہلا اور پچھلا دونون مقتول
تلوار سے مارے گئے تو پھر کچھہ امتیاز نہین ہے عموماً انہین چھورا سے مارنا زیادہ مروج ہے یاداشت قتل عورت
ایک عورت کو جو بیگناہ مار دیا جاوے تو بھی قاتل پر قصاص لازم نہین ہے اوسکا معاوضہ یہہ ہے کہ قاتل کا پانو دھلیا ناک
کاٹ دیوے سبب اسکا یہہ ہے کہ عورت کو مرد سے رتبہ مین نصف سمجھتے ہین

ذکر طریق صلح قتل

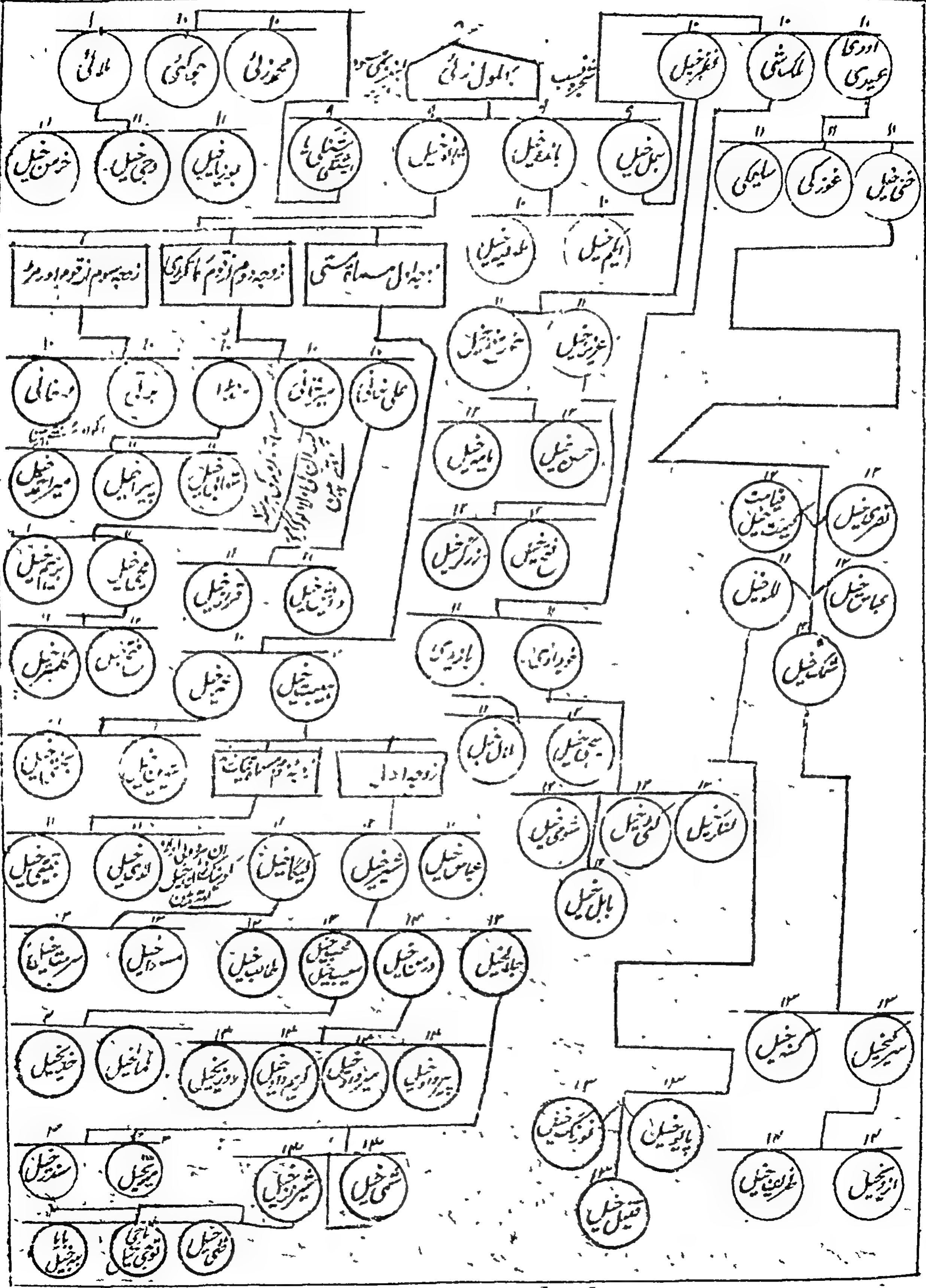
واسطے صلح قتل مبلغ ایک ہزار دو سو دمڑہ یعنے خون بہا مقرر ہے بدون انتقام جبکی حمایت کی کوئی میعاد نہین
اکثر قاتل خواہان صلح ہوتا ہے الا وارثان مقتول صرف اسی صورتون مین صلح کرتے ہین اول سمجھے کہ ہم کم قوت ہین
اور قصاص لینے کے واسطے ہاتھہ نہین پہونچیگا دوم اگر قاتل کو مارا جاوے تو اوسکے وارث زیادہ قوی ہین بدی سے
باز نہین آوینگے یا آنکہ قاتل نے کسی اور قوم کے پاس جاکے پناہ لی ہو اور فرقہ پناہ دہندہ زبردست ہے جب وارثان
مقتول صلح کرنے پر راضی ہوے تو طریق صلح یہہ ہے کہ قاتل کا باپ یا بھائی یا کوئی رشتہ دار مع چند ملکان اپنی قوم یا فرقہ
پناہ دہندہ بطور جرگہ ننہ واتہ یعنی ردبی اور ہمراہ لیکر وارثان مقتول کے پاس جاکر ایک ہزار دو سو خون بہا جسکو
بزبان خود دمڑہ نیک کہتے ہین دینا کرتا ہے واضح ہے کہ ایک ہزار دو سو صرف برائے نام اور دبا کی تعداد مقرر ہی ورنہ اصل
اس قدر زر نقد دینے نہین پڑتے بلکہ اس تعداد کے معاوضہ مین جنس کی قیمت بہت زیادہ بیع کے نام پر ملکان فریقین
کی تجویز سے دلائی جاتی ہے جیسا کہ ایک عورت خواہ شیر خوار طفل بھی ہو تو بھی ایک سو کی عوض اور فی اسلحہ بندوق یا تلوار
گرچہ وہ حقیقتاً دو روپیہ کی ہو تو بھی بیس روپیہ اور فی راس مویشی خواہ گوسالہ دو سالہ ہو تو بھی بیس روپیہ اور بھیڑ یا بکری
فی شاخ پانچ روپیہ پر اس قسم کی جنس دیکر ایک ہزار دو سو کا نام پورا کر دیتے ہین جب اسطرح نیکی ہو جاوے تو پھر
حق قصاص نہین رہتا مگر بعض اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ بعد نیکی بھی قصاص لیکر بجنس مال نیکی واپس دیدیتے ہین
مگر اس دنما کا استحقاق اوسوقت ساقط ہو جاتا ہے کہ جب اصل قاتل مر جاوے یا جنس مال نیکی موجود نرہے اور
عورت کا خون بہا مرد کے خون بہا سے نصف یعنی چھہ سو روپیہ ہے باقی شرائط مطابق ہین طریق تحقیقات قتل

علاقہ بدر کے جسمین کچھہ مسعود رہتے ہین مسعودون کے ملک مین علاقات ذیل قابل لکھنے کے ہین اول درہ جسمین مشہور شہر کنیگرم ہے
دوم خسورہ ثانی سوم میدان چہارم وہ توئی جو بعد ملجانے بدر اور درہ کے نیچے دو توئی یعنے دو نالہ کہلاتے ہین اور وہ ٹاک اندر کوہ
اور کوہ باہر خواہ بوبڑا اور زنگرہ اور شہیر اور شکئو اور کوشہ مین انہین متفرق دیہات کے اندر جو اکثر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین مسعود
اور وزیری آباد ہین مساکن وزیری یہہ قوم متفرق سکونت رکھتی ہے اور سوائے شہر کنیگرم اور چند دیگر دیہات کے اکثر پہاڑی
گالوانکے بیس گھر سے کم ہوتے ہین زیادہ تر گذار اس قوم کا جو ایلاث یعنے کوچی ہین سیاہ خانہ یعنے کیژدی ہے جسکی تعریف آگے
آویگی اور پوڑی یعنے بوریا خانہ جو بطور سائبان کے ہین اوسمین ہوتا ہے نہایت تکلیف سے اور میدان علاقہ بنون مین چپر یعنے
خس خانہ اکثر رکھتے ہین اور زیادہ جمع رہتے ہین اور پہاڑی وزیر مستقل سکونت والے بھی گرچہ اکثر قشلاق اور ایلاق رکھتے ہین
مگر قشلاق یعنے قرارگاہ زمستان کے واسطے اکثر چھوٹے چھوٹے پتھرون کی بنی ہوی کوٹھی جسکا سقف بڑی سولی مضبوط [illegible]
ہوتا ہے رکھتے ہین مگر بہت تنگ اور خراب اکثر مویشی بھی اوسی ایک کوٹھہ مین ہوتے ہین اور پہاڑون کی سلامی مین متفرق سکونت
رکھتے ہین اور کوچی وزیری بھی جب ایلاق کے واسطے کیژدی اور پوڑی پہاڑ مین جالگاتے ہین تو وہ بھی بدون خطرناک وقت کے
متفرق ایک ایک دو دو کیژدی اور پوڑی اپنی اپنی زمین کی حدپر یا اچھی چراگاہ مین جانصب کرتے ہین **ایجاد آئین وزیری**
اب دیگر حالات متعلقہ اس قوم سے پہلے اوس بکھیڑہ آئین کی تشریح کیجاتی ہے جو اس قوم کی خانگی دستور العمل ہے واضح ہو کہ اس
آئین سے یہہ لوگ باصطلاح زبان خود وزیری نرخ کہتے ہین جسکے معنی وزیری عرف اور رسم ہے اس آئین کی سبب سے
آپس مین اتفاق اور کار کے واسطے بہ نی ضبط رہتا ہے اور اس بات کے واسطے اونکا رواج اور اوسکا نتیجہ ایک دلیل ہے
کہ آئین خواہ کیسے ہی ناقص ہو بہرحال بے آئینی سے بہتر ہی کہتے ہین کہ ہنوز اس قوم کے بیچ بھی نسل دیگر آزاد پشتون قومون کے
کوئی دستور مقرر نہین تھا اور چونکہ یہہ قوم خصوصاً شاخ احمدزئی و اتمانزئی بطور خانہ بدوشان کوچی رہتے تھے جہان اچھی چراگاہ
دیکھتے تھے وہان چند روز کیژدی لگا کر گذارا کیا پھر اوس جگہہ سے مال مویشی لیکر چل دیا اسی آوارہ گردی اور کم حفاظت
کی سبب سے اور دیگر قومون کی دشمنی کے باعث سے ضرورت پڑی کس واسطے اتفاق اور انفصال معاملات باہمی
کوئی رواج مقرر کیا جاوے اسی وقت مین ایک مقدمہ مابین فرقہ شادی خیل اور فرقہ سپیرکی وزیران ایسا برپا ہوا کہ جس سے
نفاق قوم نمودار تھا یعنے ایک عورت ناکتخدا مسماۃ گرانی قوم شادی خیل کی محمد خیل سپیرکی کے گھر بدون رضامندی والدین
چلی آئی تھی اور اوسکے وارث لیجانے کے واسطے شادی خیل لشکر اپنی قوم کا جمع کر کر محمد خیلون پر چڑھائی تھی اور
قریب تھا کہ دونون فرقون مین شدید کشت وخون ہو اوس تنازعہ کے فیصلہ کے واسطے اکثر ملکان کلان ہر ایک
شاخ وزیران جمع ہوئی اور اوس جھگڑہ کی صلح سے طے کرکے جہت انتظام آئندہ اس آئین کو ایجاد کرکے اوسی
مجمع مین تقریر کی گئی اور سب نے اوسکے اتفاق کے واسطے دعائے خیر کری اور جرگہ مین بڑے ملک اور اس آئین کی
زیادہ موجد و مصلح کار میان اسکندر ولد [illegible] قوم توری خیل و جرمیت خیل و کاجی کابل خیل باعانت دیگر ملکان تھے
بعض ہوشیار آدمی اس قوم کے کہتے ہین کہ دس یا بارہ پشت گذری ہین جسکا عرصہ تخمیناً تین سو برس سے کچھہ اوپر
ہوگا جب یہہ آئین بنا کر جاری کئے گئے اور اب تک مروج ہے ناظرین باخبر دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس رواج مین
کوئی کوئی اصول شرع اور کچھہ پورانے وقت کے بے سروپا دستور کو ملا کر ایک عجیب ڈھنگ کے آئین کو
اپنی قوم کے حالات وطبائع کے موافق بنا لیا ہے جسکو ذیل مین قسم وار درج کیا جاتا ہے **آئین وزیری اول**

اور کئی چھوٹی وادی اوسکے متعلق ہین سب سے عمدہ قطعہ اس مین زمین مرغہ ہے جسمین سپیلی اپیپلی شاخین کابل خیل اور سید گی رہتی ہین
زرعی زمینات اس علاقہ مین بہت ہین مگر برمل مین قبضہ وزیران ہر موسم مین نہین رہ سکتا زمستان مین اکثر قوم سلیمان خیل اور خروتی وغیرہ غلجی
واسطے چرانے مویشی اور رمہ وہان جا چراتے ہین سواے علاقہ مرغہ باقی برمل مین قبضہ زراعت کاری وزیرونکا نہین ہے شروع موسم
خزان مین اپنے مویشی کی گلی لیکر واپس چلی آتے ہین موسی درویش انکی مورث کے قبر بمقام زینده اور علاقہ برمل مین ہے اور وزیری
اوسکا بہت ادب کرتے ہین زرنگ ایک چھوٹی اور عمدہ وادی چھہ کوس طویل اور چار کوس عریض معتدل الہوا قطعہ ہے اور اسمین
میت خیل اور تودی خیل شاخ اتمان زئی وزیری رہتی ہین علاقہ شم بھی اوسکے ملحق ہے جسمین درخت اور سبزی بہت نہین ہین مگر
آب وہوا اچھی ہے اور اوسمین میت خیل اور براہیم خیل اور شاخہاے اتمان زئی آباد ہین درہ خیسور شرقاً وغرباً طویل اور رونق
علاقہ ڈور سے جنوب واقع ہے اوسکا پانی اچھا ہے خیسور کے سر پر میت خیل اور وسطہ مین توری خیل اور نیچے تنگ اسمین ہین
درڈکے آباد ہین اور پانی خیسور کا معتدل اور خوشگوار ہے شہرنہ علاقہ ڈور سے مغرب چھہ کوس طویل اور ایک کوس عریض ایک
چھوٹی وادی ہے شہرنہ مین مداخل اوس سی نیچے خدر خیل اور ڈور کی متصل مغربی حد پر منزر خیل شاخہاے اتمان زئی وزیری رہتی ہین
شرکی درہ شکتو کی سر پر توری خیل اور مسعود وزیری کے مابین علاقہ شرکی قوم عمر زئی وزیریہی کا وطن ہے شیره تلہ وغیرہ
شمالی ملک وزیرون کے ملک کا شمالی حصہ خراب اور ناقص ہے چھوٹی اور گرم پہاڑ ہین جنمین کوئی بڑا درخت سرد ملک کا
نہین ملتا اور برف نہین پڑتا درخت پھلاہ اور بعض جگہہ ریتو اور پیلو کا درخت ہوتا ہے اس جنوبی حصہ مین شیر تلہ پہاڑونکے بیچ ایک اچھا وسیع میدان ہی مگر اسمین
زراعت کاری نہین کرتی میت خیل اور توری خیل اسپر قابض ہین علاوہ اسکے ڈنڈی جسمین میت خیل رہتے ہین اور نالہ کیتو حسن خیل
مدر خیل توری خیل کا مقبوضہ اور نالہ کورم علاقہ بنگش سے نیچے متفرقہ کابل خیل وخرخی ملک شی قوم کا اور گندالی اور زنگرہ گنگی خیل زئی خیل وغیرہ
کا ہے شہیدان توچیا خیل کا اور سپیرہ لگڑی سرو غمار غنتو کوڑ وشم اور خرسنیہ ہاتی خیل وزیرون کا ہے اور تحصیل وغیرہ زمینات
مقبوضہ علاقہ بنون کا ذکر آگے آویگا علاقہ وانہ یہہ علاقہ ملک وزیرکے جنوبی حصہ مین درہ گومل سے شمال اور نیچے پہاڑونمین
واقع ہے کہ جنگلی جنوبی سلامی کی ڈھال درہ گومل تک جاتی ہے وانیہ ایک وادی ہے شمال سے جنوب کو بیدره کوس لمبی
اور تخمیناً چوڑی اوسکے بیچ توئی یعنے نالہ ہے جسمین کچھہ پانی کبھی جاری رہتا ہے یہہ نالہ جنوب کو جاکر گومل مین شامل ہوتا ہے
اس نالہ کے دونو کنارون پر آبی زمین بہت عمدہ قسم کی ہے اور کل وادی قابل زراعت ہے مگر کل سے چہارم حصہ نہری رقبہ
اور باقی بارانی ہے نہری زمین مین ہر قسم کی پیداوار ہوسکتی ہے اور علاقہ بنون کی زمین سے قسم مین مطابق ہے موسم
اس علاقہ مین تابستان کو نہایت گرم ہے اور مچھر اس کثرت سے ہوتا ہے کہ آرام سے نیند نہین ہوسکتی علاقہ وانہ کے وسط مین
قوم دوتانی شاخ لودی مستقل سکونت رکھتی ہے اور اونکا ایک قلعہ بنایا ہوا ہے گر اوسکے دیگر نواحات پر وزیری قابض ہوتے
جاتے ہین زلی خیل شاخ احمد زئی وزیری جو درہ گومل کی مشہور راہزن ہین وہان ہمیشہ رہتے ہین اور گنگی خیل تجل خیل توچیا خیل
ہاتی خیل سرکی خیل بیزن خیل پاینده خیل خونیا خیل شاخہاے احمد زئی وزیری وہان تابستان کو جاتے ہین زمین موسومہ دیلہ
اور ہندی ہاتی خیلون کی اور مشرق کی طرف شیشے پزن خیل اور تجل خیلون کی ہے مگر وسط کو دوتانی نہین چھوڑتے
علاقہ بدر ایک وادی ہے طولاً شمال سے جنوب مائل مشرق کی شہر کانی گورم تک پانچ کوس مائل اور قریب ایک
میل عریض ہوگی ایک سر پر قوم تنگی وغیره شاخہاے بہلول زئی مسعود اور کچھہ پاینده خیل احمد زئی اور باقی بیزن خیل
احمد زئی رہتے ہین اور اوسے نیچے سدن خیل سپیر کی ہین اور نیچے مسعود وزیری رہتے ہین محلاقات مسعود وزیری سواے

ذکر قوم وزیری ولد سلیمان

شجرہ نسب سے مفصل شاخوار اس قوم کا اوپر درج ہو چکا ہے یہہ شہرہ عام کہ وزیر جسکی نسل سے یہہ جرار قوم ہے کسی بادشاہ کا وزیر تھا مطلق
غلط ہے درصل وزیر اوس شخص کا اسم تھا جسکی اولاد یہہ قوم ہے جیسا کہ اب بھی اکثر اس ملک مین وزیر یا امیر آدمیون کے نام رکھے جاتے ہین
سو اسطرح مسمی سلیمان نبیرہ کرران نے اپنے فرزند کا نام وزیر رکھا جو مورث اعلی اس قوم کا ہوا وزیر مذکور کے دو فرزند تھے ایک کا نام
خضر زئی اور دوسرے کا نام لالی کہتے ہین کہ اوسوقت یہہ شخص شمال اولاد شیتک متصل کوہ شوال اور علاقہ برمل مین رہتے تھے اتفاقاً مسمی
لالی پسر دومی وزیر نے شیتک کی اولاد مین کوئی شخص مارگیا تب لالی بخوف انتقام گیری بھاگ کر تنگہار کے ملک مین چلا گیا
اور وہان جاکر شادی کرلی کہ اب بھی اوسکی اولاد سے ایک قوم موسوم لیلا بالالی وزیر اوسطرف کوہ سفید کی نواحات مین آباد ہے باقی رہا
مسمی خضر جو پہلا بیٹا وزیر کا جسکے تین فرزند ہوئے موسی معروف درویش اور محمود اور مبارک آخر الذکر کا بیٹا گرباز تھا موسی کو اسواسطے درویش
کہتے ہین کہ وہ شخص پرہیزگار اور زاہد تھا کہ اب بھی اوسکی اولاد اوسکو ولی کامل سمجھکر اوسکی قبر پر جو علاقہ برمل مین ہے چڑہاوہ اور صدقہ دیا کرتے
ہین مگر افسوس کہ اوسکے اعمال نیک کی پیروی نہین کرتے موسی درویش کے دو پسر تھے ایک اتمان جسکی
اولاد کو مجتمعاً اتمان زئی کہتے ہین دوسرا احمد جسکی نسل کو احمد زئی کہتے ہین اور اوپر سے ان ہردو کی نسل یعنے
موسی کی ذریات کو تساملاً درویش خیل یا درویش وزیری بھی کہا جاتا ہے اور وزیری لوگ اپنی روزمرہ مین اتمان زئی اور احمد زئی
کو تساملاً درویش کی لفظ سے امتیاز دیتے ہین موسی کے دوسرے بھائی محمود کا بیٹا مسعود تھا جسکی نسب کو مسعود وزیری کہتے ہین اب سرحد پر
جو قومین آباد ہین اونکی تفصیل یہہ ہے اتمان زئی احمد زئی مسعود ان ہرسہ مین بہت قوم مین جو شجرہ نسب سے معلوم ہوگا انکی سوا اس
قوم کا کوہ برمل تھا جو کوہ سلیمان کی ایک دہار ہے جیسا کہ اس قوم کی تعداد مین افزونی ہوتی گئی ویسے ہی یہہ لوگ تدریجاً اپنی ہمسایون پر
بزور اتفاق خود غالب آکر پھیلتے گئے سب سے پہلے کوہ سلیمان کے پہاڑی علاقون مین علاقہ شوال اور اوسکے نواح اس قوم کے قبضہ مین آیا
جہان پہلی قوم شیتک وغیرہ آباد تھی اوس عہد مین بباعث قحط سالی قوم اور مرجو شہر کانی کورم وغیرہ علاقہ متصلہ مین آباد تھی غیر آباد ہوکر اکثر علاقہ لوگر
واقع ریاست کابل ودیگر ملکون مین چلے گئے قلیل لوگ اوس قوم کی رہگئی تھی قوم مسعود وزیری نے موقع پاکر یورش کری اور پہلے حملہ مین علاقہ بدر و
شہور پر قابض ہوگئی کانی کورم دشمن کی نواح پر قبضہ کرنیکے وقت اوس قلیل گروہ باقیماندہ اور مردمان نے جو مقابلہ کیا اونسے وزیری غالب آئے
بعد شش قوم منی کو بھی درہ ٹانک اور اوسکے متصل پہاڑون سے خارج کرکر اپنے قبضہ کو پھیلا لیا اور دوسری طرف شمال کیجانب شاخ اتمان زئی اور
احمد زئی نے بستی گمٹی اور جن مخالف قومون سے اونکا مقابلہ ہوا اونکی بے اتفاقی کی سبب سے اوپر کامیاب ہوئی اور تدریجاً اپنی حدود محروسہ کو
بڑہا کر اوس ساری وسیع ملک پر متصرف ہوگئے جو فی الحال اونکی قبضہ ضلع کوہاٹ کی حد سے لیکر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے سامنی والیہ درہ ٹانک تک ہی
طولاً پیمودہ فاصلہ اس سرحد کا ایکسوچالیس میل ہوگا انکی پہاڑی مشہور علاقہ کا ذکر کیا جاتا ہی علاقہ شوال سرسبز پہاڑون بیچ بطیخ وادی
مشرق سے مغرب تک تخمیناً بارہ کوس طویل اور خیوآباد شمالاً جمعہ گردہ عرض سے خوب سرسبز درختان اپر جلغوزہ اور دیودار وغیرہ ہی علاقہ دنگی
یہہ علاقہ مارون کے بیچ ہموار شکل وادی واقع ہے شمال مائل غرب سے جنوب مائل مشرق تک تخمیناً گیارہ کوس طویل اور تخمیناً تین کوس اوسکا
عرض ہوگا کنارون پر سنبت درخت نارتی وغیرہ بہت اسکی سرپر ملک ہے اور میامی شاخ سے اتمان زئی وزیری اور اونسے نیچے شادیکی
خونیا خیل وبرین خیل کا حصہ ہے اور اونسے پائین دور تک ہاتی خیل مین اور ایک کنارہ پر سدان خیل سپیرکی بستے ہین اور سب سے
نیچے حصہ مین قوم مسعود وزیری کی شاخہاے بہلول زئی وعلی زئی آباد ہین علاقہ برمل ملک وزیر کے غربی حصہ مین پہاڑون کے بیچ
علاقہ برمل بطور وادی کے ہے شرق سے مغرب کو تخمیناً اٹھارہ کوس اور تخمیناً چار کوس عرض ہوگا وادی مین اکثر زمین ہموار ہے

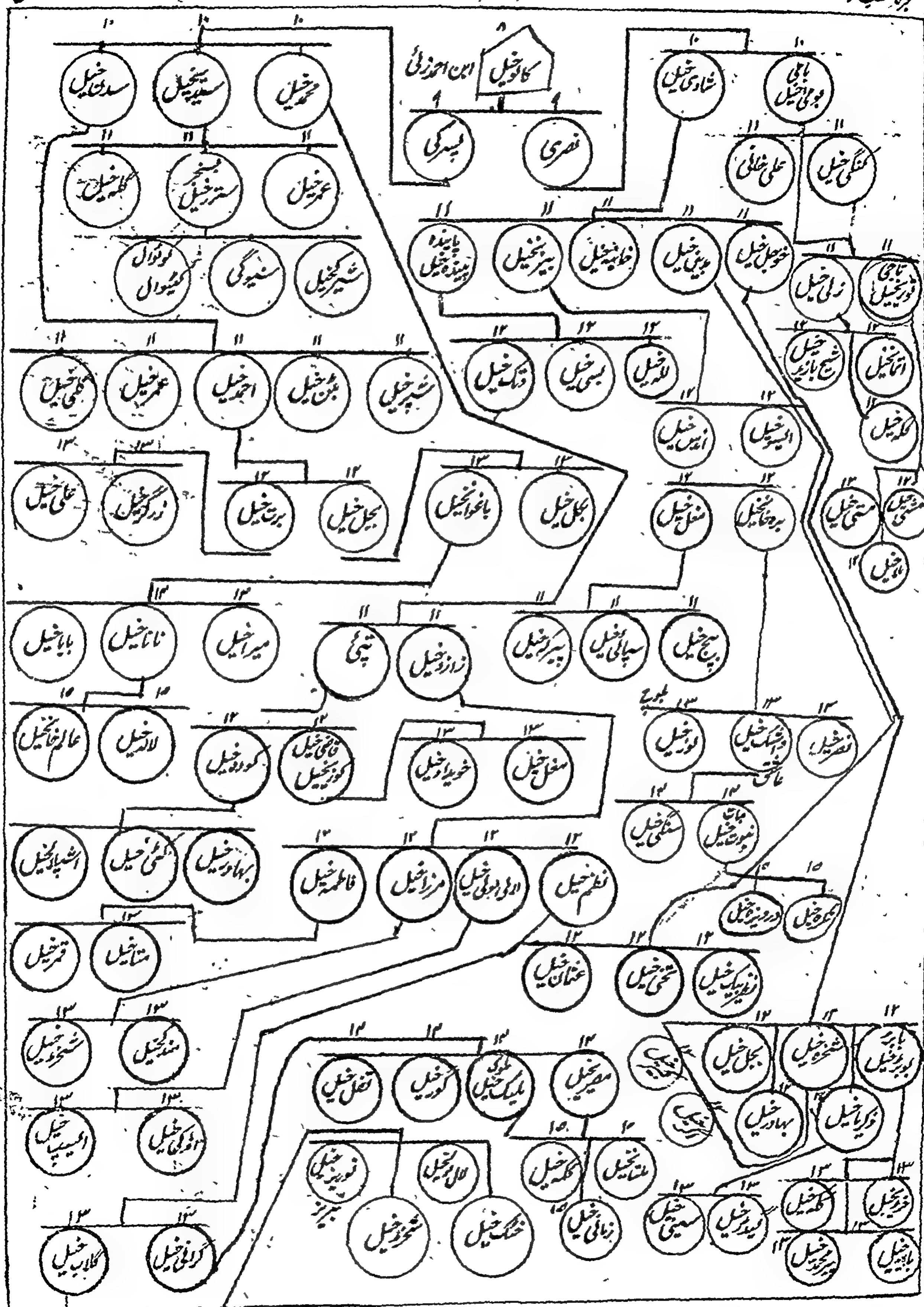


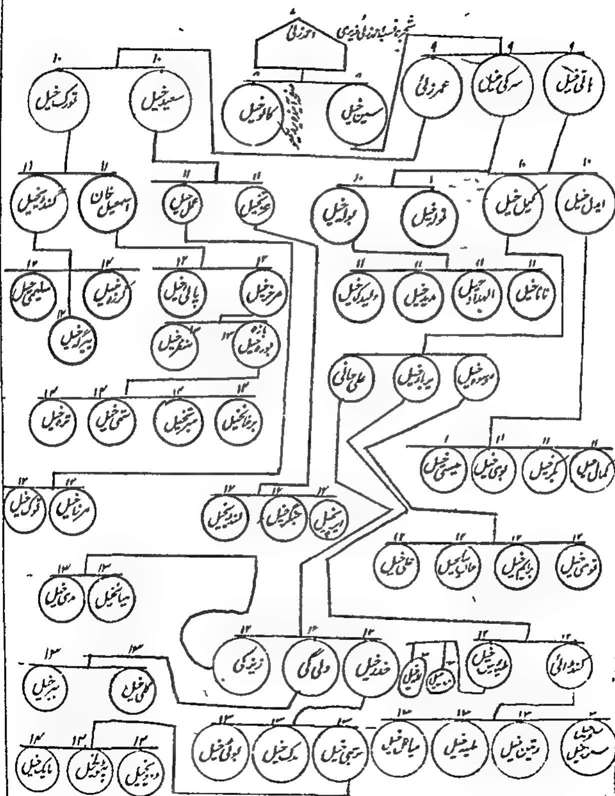
شجرہ نسب

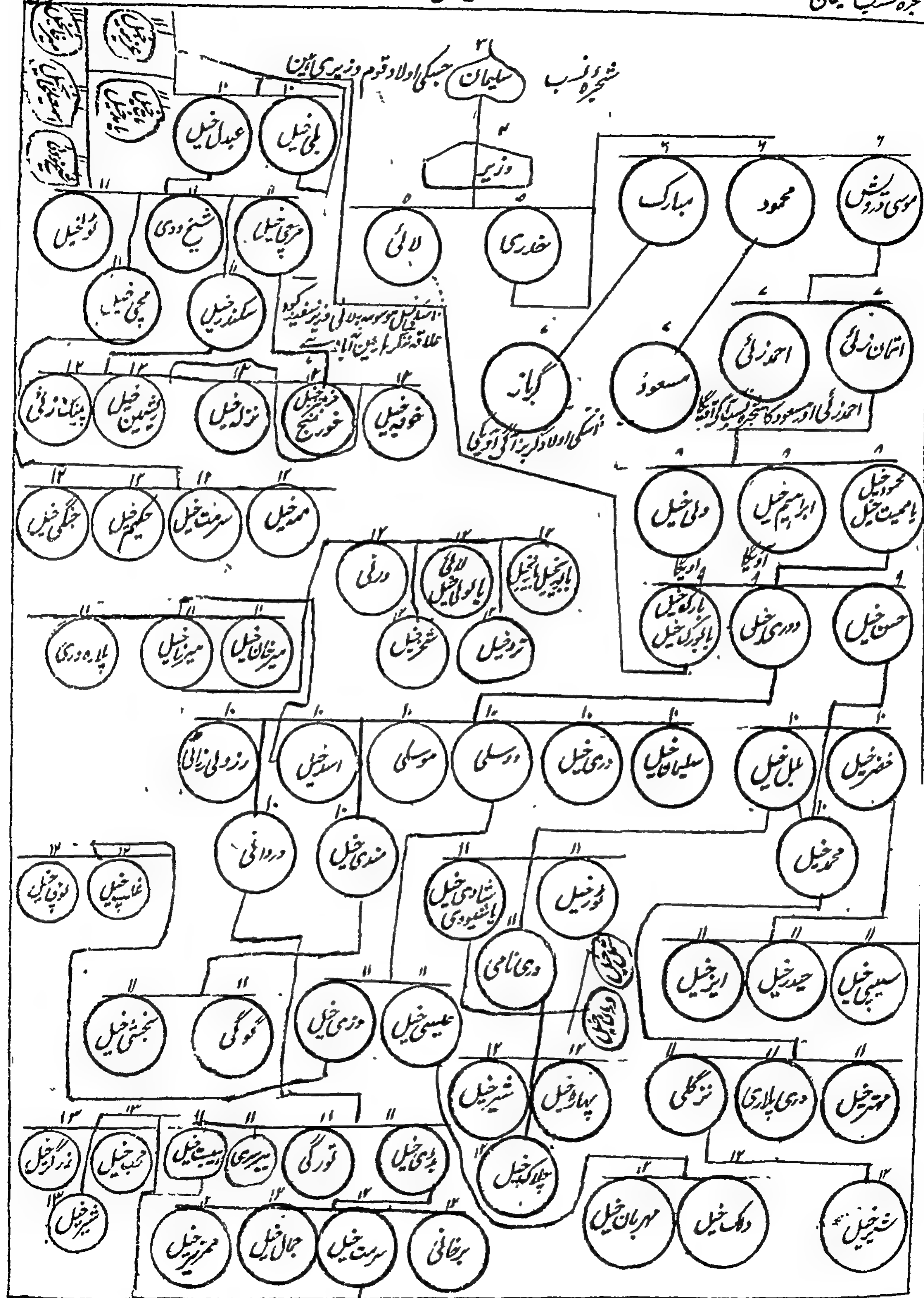
مسعود وزیر

یادداشت

واضح ہو کہ اسمٰعیل مسعود کے [illegible] بیٹے تھے ایک [illegible] قوم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسعود کا بیٹا نہیں [illegible]


کاکوخیل
ابن احمدزئی
پیسرکی
نصری
شادی خیل
محمدخیل
عمرخیل
احمدخیل
لالہ خیل
بسی خیل
ادریس خیل
بگل خیل
باغوانخیل
بیجل خیل
میراخیل
ناناخیل
باباخیل
لالہ خیل
عالم خانخیل
فاطمہ خیل
مرزاخیل
عثمان خیل
بہادرخیل
قمرخیل
گلاب خیل
کلہ خیل
باباخیل


شجرۂ نسب احمدزئی وزیری
احمدزئی
سین خیل
کاکوخیل
عمرزئی
سرکی خیل
ہاتی خیل
سعید خیل
تورک خیل
اسمعیل خان
کمیل خیل
ایدل خیل
براله خیل
نورخیل
ناناخیل
مدہ خیل
ولیدکی خیل
علی حانی
مرزخیل
پالی خیل
بیراز خیل
کمال خیل
بکرخیل
عیسیٰ خیل
حطی خیل
ولی گی
زیزیکی
خدرخیل
کنڈرائی
میاخیل
برخان خیل
مرزاخیل


شجرۂ نسب سلیمان جسکی اولاد قوم وزیری ہین
سلیمان
وزیر
خضری
لالی
مبارک
محمود
موسی درویش
گربز
مسعود
احمد زئی
اتمان زئی
ولی خیل
ابراہیم خیل
حسن خیل
خضر خیل
بلل خیل
محمد خیل
ملی خیل
عبدل خیل
سکندر خیل
مستہ خیل
حکیم خیل
جنگی خیل
ورنی
شہر خیل
میرزا خیل
گوگی
بخشی خیل
عیسی خیل
وزیر خیل
سیپی خیل
حیدر خیل
ایز خیل
شیر خیل
مہربان خیل
دلک خیل
مہتر خیل
نرگلی
سربت خیل
جمال خیل
برخانی
تورگی

شجرۂ نسب ولی خیل ابن اتمان

کابل خیل | ملک شالی | بیانا خیل ااکی خیل | جانی خیل

میاخی | سفیلی | بلبلی

میسر سور | قور | ابراہیم خیل

مدر خیل | غوری خیل

بچکی | میندی خیل | محمود جان | رشید خیل

سر خیل | نحتی خیل | نرم خیل

مندر خیل | کاجی خیل | خدر خیل | شیر خیل | رحیم خیل

ملی خیل | غوروپر خیل | وزیر کی | علی خیل | شیخ خیل | کوتنیا

ارم خیل | تره خیل | شیخ عثمان خیل | ملک خیل

بڑا خیل | عیسیٰ خیل | شیر احمد خیل

سلطان خیل | پوپل خیل | ماخیل | ہمتی خیل | علی خیل | لعبدل

سرنی خیل | سیستی خیل | شیخ علی | موسیٰ خیل

عثمان خیل | خان خیل

بسرز خیل | ارخیل | لودی خیل | بجی خیل

شیخ خیل | کوہ خیل | ارم خیل | تره خیل

جانی خیل | مرست خیل | علیشاہ خیل

ملا خیل | شیخ خیل | تحی خیل

شیر خیل | میانا خیل | تحمل خیل

شخان | دیا خیل

فلی خیل | ادوری خیل | دینال خیل

شہاد خیل | ولایت خیل | میاء خیل | رونی خیل

بہرام خیل | میانا خیل

زلو خیل | لعیف خیل | نسر خیل

غوری خیل | موسیٰ خیل | علیاء خیل | سنی خیل | مامیہ

فتح خیل | پیر خیل

ہریر خیل | ملا خیل | جنبی خیل | ابا خیل

رشید خیل | غور خیل

موزنی خیل | مرنی خیل | سی خیل

میا خیل | اسماعیل خیل

مرید خیل

ابراہیم خیل | صاحب خیل | سلیم خیل

شجرۂ نسب پسران استان

ابراہیم خیل

بہزاد خیل — یارزدہ خیل — توزری خیل

عملی خیل — دولتانہ خیل

موسم خیل — سکندر خیل

صاحبداد سوداد خیل — ولیداد خیل

کرمی خیل — مختار خیل

خوشحالی — میر علی — شاہ میری

ونا خیل — عل خیل — بوبلی

شیخ خیل — علی خانی

تورپنجیل — مری خیل — میگان

سہیل خیل — خوجی خیل — علی خان — بہادر خان

تبیبنی — سوگی

جمالی — عثمان خیل

کمبی خیل — بہرام خیل

مدی خیل — رسول خیل

زبرنی

خضر خیل — نظر خیل — خواجہ احمد خیل — جہان بیگ خیل — نعمت خیل — رمی خیل

منی خیل — میو خیل — اندس خیل — شہادت خیل

پیلہ خیل — سامی خیل

علی خیل — اوردنیخیل

سلی خیل — سنجی خیل

توپنبر خیل — تور خیل — عثمکی خیل

خونہ خیل — بجل خیل — قلندر خیل — بریم خیل — اسکندری خیل

توکاک خیل — خوجہ دین خیل

عالم خیل — ایاز خیل — شیر علی خیل — ہمدی خیل — نوجی خیل — شیخ بدین خیل — محل خیل — دہ وسی خیل — لنجی خیل — ترنیشی

اور یہہ سب لوگ علاقہ خوست مین رہتے ہین اور داخل سپین گونڈی کے ہین ایسا سنا جاتا ہے کہ ابتدا مین کل علاقہ خوست
قوم کیٹرانی شاخہاے خوگیانی وغیرہ کے قبضہ مین تھا جہانگیر کے عصر مین قوم غلزئی کے بعد شاخون نے علاقہ زرمت خروج کرکے
زیادہ حصہ ملک خوست کا انسے لیلیا اور شاہجہان کی سلطنت مین خانگی فسادسے زیادہ کمزور کئی ایسا مشہور ہے

شجرۂ نسب خوگیانی این گکی نبیرہ گان
خوگیانی
پہلی زوجہ
دوسری زوجہ
شیرزاد
بڑیہ
عبدالرحمن
نقدی خیل
عمرکی
ترکی
کانحہ خیل
مارک
بوبوخیل
نعران
شادی خیل
خرپوٹی
قوری
حاجی
منڈوزی
حمزہ خیل
مستوخیل
وزیرزئی
علی شئی
خوگیانی خیل

کہ زمانہ ماضیہ مین قوم بڑیا کی اصلیت بتہ مردمان کی تعداد تینہزار نفس تک تھے اب صرف ایک ہزار مین ہیں اس قوم کا عموماً زمینداری
بعض کچھ قلیل تجارت بھی کرتے ہین حاکم خوست کی ماتحت ریاست کابل کی رعیت ہین **قوم عبدالرحمن خواہ دریان**
یہہ قوم بھی ایک شاخ کیٹرانی کی ہے اسکی چھہ شاخین لوگ بیان کرتے ہین حاجی خیل شودی خیل احمد خیل اصلی اور بندی خیل
گونڈی کنگش اصلی ان ہر چھہ شاخ کو موٹری بھی کہتے ہین اور متوان بھی اونکو بولتے ہین مگر دوزی بھی داخل متون ہین راوی کہتا ہے
کہ متوان دراصل خوست کے ایک علاقہ کا نام ہے اوسکی سکونت کے سبب سے سکناے بھی متون خواہ متونی کہلانے
لگے کل تعداد اس قوم کی ایکہزار مرد بیان کرتے ہین پیشہ زمینداری رکھتے ہین

ذکر شاخہاے قوم کیٹرانی سکنہ خوست

قوم سبری تین ہزار ملی چھہ سو لنڈور ڈیڈہ ایک سو کبی ایک ہزار قوم ایک ہزار تنا ایک سو یہہ قومین داخل جنبہ سپین گونڈ علاقہ کم خوست
مین آباد ہین اور قوم لکن جسکی چار شاخین حسب تفصیل ہین رکی زئی مکٹ خیل شادی زئی ایوب خیل ہر چار شاخ کی تعداد ایکہزار
مرد اور قوم صادق دو سو علی شیر ایک سو بکر خیل ایک سو لون خیل داخل تور گونڈ علاقہ خوست مین آباد ہین اور یہہ سب
داخل قوم کیٹرانی ہے اس واسطے انکا حال بیان درج کیا گیا خوست کے ملک مین غلجی اور کیٹرانی دو مختلف قومین آباد ہین اور
زبان اور رسم و رواج مین مطابق شاخہاے کیٹرانی داخل سپین یعنے سفید گونڈ کی ہین اور غلجی وغیرہ داخل تور یعنے سیاہ گونڈ کی سمجھے جاتے
ہین اور یہہ تور اور سپین دو گونڈی کے باہم سخت عداوت ہے تور گونڈی مین قوم اسمعیل خیل اور سپین مین توم تنی جسکا مفصل حال
آگے آویگا مشہور جنگجو ہین سکناے خوست کی تربیت اور اخلاق خراب بتلاتے ہین لہو و لعب اور واہیات پسند لوگ ہین اور نوخیز
جوان کتنے عرصہ تک ریش کو بڑہنے نہین دیتے اور صاف رکھتے ہین خوست دال مکوق خوراک مین زیادہ تر گندم اور چاول
اور مکئی مستعمل ہے اور پوشاک اکثر کرباس کی ہوتی ہے سر پر نیلا دستار اور پیراہن نیلا یا آبی رنگ اور جوان آدمی اکثر سرخ اور
زرد ابریشم کا کام اوسکے گریبان اور پشت پر کرتے ہین شلوار اکثر توسی کی مگر عمر رسیدہ سفید پارچہ کی پہنتے ہین اور عورات کی سر پر
چادر اور پیراہن دراز ہین اور مثل پوشاک عورات وزیری اور عورتین کم مستوران مین بدکاری بہت ہے سرمہ بہت لگاتی ہین اور لوی
اور تیرہ بازی کا بھی شوق ہے ناچنا گانا بہت ناپسند ایک قسم کے ناچ کا نام بزبان خود متناڑ مرد ناچتے ہین اور وغیرہ کرتے ہین عورت ہم

نصیر علی وشیشک ملک ہی وبرزئی تین ہزار سمی غلام برادر مند علی خان متوفی اونکا ملک ہے علی زئی دو ہزار دوست ملک زیر علی اکبن خویدخیل دو ہزار مسمیان نور علی والد نور اوسکے ملک ہین جملہ بارہ ہزار مرد اسلحہ بند قوم توری کا بتلاتے ہین عموماً سب قوم پیشہ زراعت کاری رکھتی ہے بعض سوداگری میوہ فروشی وغیرہ بھی کرتے ہین اونکے ملک مین چانول اور مکی اور جو زیادہ پیدا ہوتے ہین اور گندم بہت ہوتے ہین اور ماش بھی بکثرت پیدا ہوتی ہے اونکے ملک کی پیدا اور اپنی ضروریات سے بڑھکر علاقہ جات متصلہ مین جاتے ہین سکنا سے علاقہ کرم کی خوراک زیادہ تر چاول گر عمدہ نہین ہوتے اور نان گندم و مکی و جو سی ہوتی ہے گوشت گوسفند کہاتے ہین گر تھوڑا پوشاک مین موٹا سوتی کپڑہ کام آتا ہے ایک پیرہن فراخ اور سر پر اکثر ٹوپی بوضع خاص اور بعض دستار سفید بالون کی باندہتے ہین اور شلوار پایچہ تنگ اوپر سے فراخ ہوتے ہین اور بعض پیرہن کے اوپر پشمین شال کی موٹی اون کی سینہ ور پہنتے ہین کرپاس بنون اور خوست سے خرید کر لیجاتے ہین اپنے ملک مین کپاس تھوڑی ہوتی ہے ضمیرہ خیلون سے دو سو گھر کوچی ہتر ہین باہم سرائل بنخیل کرپاس بنو سوداگری کو آتے ہین روزگار مین کوہ سفید کے نیچے آتے ہین ماخیل تخمیناً دو سو گھر مشہور سارق اور مال مسروقہ لینے والے ہین ملک کورم مین ایک قلعہ حاکم کابل کا بنایا ہوا موجود ہے اور اوسمین کچھہ سپاہ کابلی رہتی ہے اس سبب سے یہہ قوم رعیت اور ماتحت ریاست کابل کہی جاتی ہے فی جریب زمین فی بیگھہ ایک روپیہ آٹھہ آنہ کابلی سالانہ محصول اراضی دینا پڑتا ہے علاوہ اسکے ایک روپیہ فی خانہ و دودہی سے کے نام پر لیا جاتا ہے اراضی زرعی قریب کل کے مُہری ہے اور پانی رود کرم سے سیراب ہوتی ہے قوم توری کل شیعہ مذہب ہے اور اہل سنت جماعت مسلمانون کے دشمن ہین الامان داوڑی اور ننگ افغانی مین بہت لیتے ہین بدرقہ اونکا اپنے ملک مین بخطر ہے دلاور اور جنگ جو قوم ہی اسلحہ پورا رکہتے ہین باہم قومون کا اتفاق نہین نصف قوم کی جو اصل سے جنبہ داری وذمہ داری سید محمود سکنہ تیراہ سے اور نصف شانی بادشاہ میان سید گل وغیرہ سیدان رافضی سکنہ کرم سے ہے اہل غرض پیر دونکا تنازعہ آپس مین لڑاتا ہے شاخ جاجی یہہ قوم ملک توری سے مغرب درہ مائل شمال ابتداے کوہ ملک پیواڑ اوس سے پرے اور ریور وغیرہ مین آباد ہے خوراک اور پوشاک مین قوم توری کے موافق مگر عقیدہ مذہبی مین برعکس توری کی جاجی سب سُنی مسلمان ہین اسی سبب سے توری اور اونکی ہمیشہ باہم لڑائی ہوتی ہے کل تعداد اسلحہ بند اور مردان جاجی کے تخمیناً پانچ ہزار بیان کرتے ہین مہمان داری اور ننگ افغانی مین بہ نسبت توری کے جاجی ناقص ہین متبع قومیت پوری و جاجی خوشحال بیگ خٹک جو عصر شاہجہان بادشاہ کا تھا اپنی بیاض مین قوم توری اور جاجی کو نسل کرران سے لکھہ کر داخل اولس کرران یا کرلانی سمجھتا ہے اور اس قوم مین سے بعضے آدمی اس قوم کی تصدیق کرکے اپنا کرسی نامہ خوگیانی ابن کگی ولد کرران سے اسی طرح جا ملاتے ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے لیکن بعض کہتے ہین کہ مسمیان تور اور جاج دونو بھائی قوم روان کی شاخ مونڈ سی تھی اپنے بھائی بندون سے ناراض ہوکر دریاے سندھ کے مغرب کو چلی آئی اونکی اولاد نے ترقی پاکر ملک مقبوضہ حال کو اپنے قبضہ مین کرلیا تور کی نسل توری اور جاج کی اولاد جاجی مشہور ہے گرچہ اسمین شک نہین کہ قوم مونڈ علاقہ تلہ گنگ ضلع جہلم مین آباد ہے لیکن اس روایت کا کچھہ ثبوت نہین ملتا کہ یہہ لوگ مونڈ ہین ہمارے نزدیک خوشحال بیگ کا قول معتبر معلوم ہوتا ہے اب ایسے مخلوط ہین کہ کچھہ امتیاز افغانون سے نہین ہوسکتا اور سواے پشتو کے اور کوئی زبان نہین جانتے اور لچے مشہور ہین

حال قوم پڑیہ

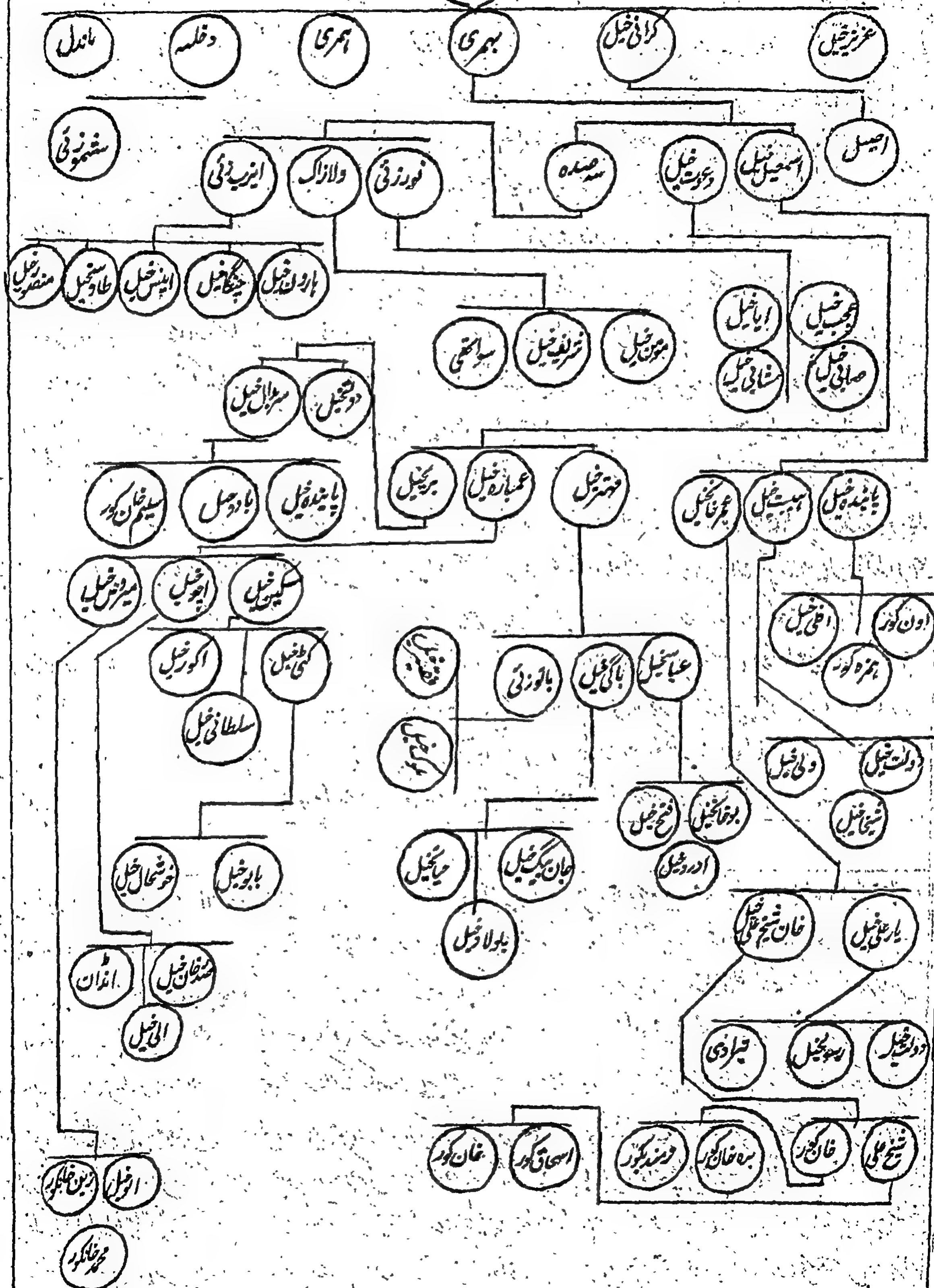
پڑیا دراصل خوگیانی کی ایک شاخ ہی مگر فی الحال ایسے علیحدہ ہین کہ باقی شاخہاے مشہور باسم خوگیانی سے اسقدر دور ہین کہ وہ خود بھی نہین سمجھتے کہ ہمارا تعلق کچھہ خوگیانی سے ہے یا نہین قوم پڑیا کی حسب ذیل شاخ ہین مروہی خیل میان خیل لبی خیل سرزاخیل محمود خیل نرسی زئی ملی زئی اسی زئی ڈوڈہ خیل لوجی خیل کل تعداد اس قوم کی اسلحہ بند مردم کی ایک ہزار کہتے ہین

حال قوم اتمان خیل

شجرہ نسب اس قوم کی مثل دیگر کرلانی شاخون کا بدون اولاد دمری بہت تھوڑا ملا ہے کرسی نامہ سے معلوم ہوگا کہ اتمان خیل بھی کرلانی کی نسل سے ہین یہہ قوم چودھوین صدی
عیسوی کی شروع مین آ کر اور گومل کی پہاڑونسے او شکی شمولیت قوم یوسفزئی کابل و ننگرہار کی راستہ پشاور کو آئی اور وہانسے دوآبہ او دشت نگر مین یوسفزئی
کی قوم شریک رہی جب دلازاکون کو یوسفزئی وغیرہ اقوام متفقہ سے بمقام میرہ لنگرکوٹ یا گمری کیور والی لڑائی ہوئی تب یہہ قوم آباد ہو چکی تھی دلازاک اکثر قوم کرلانی
تھی یوسفزئیونکی طرف ہو کر ان دونون مین بہت کوشش کری کہتے ہین کہ اوس لڑائی مین اتمان خیلون نی واسطے پناہ ذہتیرونکے چرم خام و خشک گاو میش بر
ماد کی آگے رکھکر اونکی سہارے سے جوانان تیرانداز غنیم پر حملہ کرنیکے واسطے بہت آگے بڑھتے گئے اور ایسی نمایان کوشش سے اقوام متفقہ نی دلازاک پر فتح حاصل کی گر
یوسفزیون نی اتمانخیل کی ساتھ نتیجہ نیکوی نکری چند عرصہ تیراہ کیطرف آئی جب یہان سے لی یہ ہوئی تو علاقہ ازنک برنگ کو چلی گئی جہان ابتک آباد ہین اتمان خیل کا
پہاڑ سوات ہمدو اور باجوڑ بیچ جنوبی حصہ کوہ مین واقع ہی اونکے پہاڑ کا مغربی سر باجوڑ کی جنوب تک اور شرقی بانکہ سوات کی جنوب تک پہونچتا ہی اور کئی بڑی دیہات انکے
علاقہ سمہ یوسف مین آباد ہین انکے پہاڑ کا شمالی حصہ کچھ آباد ہی اور پہاڑ کی سلامی ڈہالیں تھوڑی نکے تین سے لیکر بیس فٹ تک بنا کر او مٹی ڈالنی سی ہموار کر کے قابل زراعت
کی زمین بنالتے ہین اوسکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہی سوا اون پہاڑونکے اتمان خیل کے قبضہ مین ایک میدان ہی باجوڑ کی کنارہ پر اور وہی تالوی مین جو سوات کیطرف
جاتے ہین اوپرہ بالی زئی علاقہ میدان یوسفزئی کے گوشہ شمال شیرتمین شاخ ہیر کلی نسل اسمعیل خیل دعوتخیل سہ عدد آباد ہی اونکے دیہات کی تفصیل ملک
یوسفزئی کی بیان مین درج ہو چکی ہے تعداد اولاد دمری کی اٹھ ہزار بندوقچیان کو دو ہزار تک بیان مشہور ہو تیری اور مجھکو جو مین اخبار ہی ۱۸۵۲ء کی فوج کشی سرکار انگریزی نے
او کرنیل جان نکلسن صاحب کمشنر پشاور کی تدابیر سے اونکا زور توڑ دیا اب سیدہی رعیت کیطرح گذارہ کرتے ہین زیادہ پیشہ میدان کی اتمان خیلونکا زمینداری ہی پہلے
سرقہ بالجبر اور رہزنی کمصیبت پر زیادہ دل لگاتی تھی اور ہندو دیگر لیجاتی تھی اور اونسے روپیہ بطور چٹی لیکر چھوڑ دیتی تھے آزاد ملک ساکن میاخان سرچشمہ اس گروہ غارتگران کا
سکونی کی خبر [illegible] پہاڑونمین سکونت اونکی مثل قوم افریدی کے
متفرق ہی اکثر ہی ملکان اونکا اختیار بہت نہین ہی
مگر آپسمین خانگی فساد اور لڑائی بہت رہتے ہین اکثر جاہل اور بعض مسلم ملوث ہی پیشہ زراعت کاری اور مالداری اور زرد دری کرتے ہین بعض باجوڑ کی آہن کا بیوپار بھی
کرتے ہین اونکی پوشاک باجوڑی لوگون کیطرح ہی کل اتمان خیل تخمینا دس ہزار گہر ہونگا اس قوم مین سے کچھ گہر علاقہ کوہ دامن کابل سے شمال رہتے ہین اور
کوہ دامن والے اتمان خیل میوہ فروشی کا کام کرتے ہین ایک قبیلہ اونکا کوچی ہی جو گرما مین ننگرہار اور سرما مین کابل کو جاتے ہین

حال قوم خوگیانی

اس قوم سی ذریت شیرزاد و خذر خیل بارک او بلو علاقہ ننگرہار سے مغربی کوہ سفید کی شمالی طرف مین آباد ہین انمین سی شیرزاد کی نسل بہت ہی شاہجہان بادشاہ کی اوائل سلطنت
مین باہم فرقہ شیرزاد و خیل [illegible] و بارک کی تصور ہی تکرار پر سخت تکرار ہوئی اور عداوت پیدا ہوئی اتاخ عثمان و خذر خیلونکی مدد سی شادی خیلونکو مغلوب کر لیا تب
شادی خیلون نی قوم غلجائی کی اس جا پناہ لی غلجیون نی اونکی اعانت پر کمر حسب یاد کر کے سعید خان صوبہ کابل اونکی مخالفونسے سخت لڑائیان کرتے رہیں مگر
اون فسادونمین ایک ہزار سی زیادہ آدمی او بارک مین مارا گیا آخر کو شیرزاد و خذر خیل اطاعت سلطانیمین آئی اور فساد رفع ہوا فی الحال خوگیانی ایک مشہور قوم
سی اونکا پہاڑ سخت ہی جنگل اور توت اور آرو اور انجیر کا میوہ انکے ملک مین پیدا ہوتا ہی قیمتا اور برف بھی پڑتی ہی اکثر پیشہ زمینداری اور بعض مالداری بھی کرتے ہین
مگر انکے ملک سی باہر کم نکلتے ہین جنگجو قوم ہی کل تعداد انکی سوا سی تین ہزار [illegible] اس قوم کی جو شاخین ملک خوست مین رہتی ہین اونکا حال آگے
اونکا ضلع تزری ملک خوست سی شمال کوہ سفید سی جنوب رود کرم کی کنارہ پر بعلاقہ کوہ سوم کرم آباد ہی یہہ علاقہ پہلی قوم بنگش کی قبضہ مین تھا بنگشون
سی اونہون نی لیکر کر لیا مگر بنگش منوز کرم مین مغلوب ہیں قوم تزری کی بہت مین جو لوگ چوپایان کو ہم مین رہتے ہین وہ بھی بنگش کی نسل سی ہین مشہور ہین شاخ
تزری مین اپنی شکونہ مین جنکی تحریر بقید تعداد مردم اس طرح ہی تفصیل سی کیجاتی ہی تیمور خیل تین ہزار ملک کلان دستو خیل دو ہزار


شجرۂ نسب
اتمان خیل
ابن برکان نبیرہ ککتی
عزیز خیل
کرانی خیل
بہمری
ہمری
دخلسہ
ماندلی
سشموزئی
اصیل
اسمٰعیل خیل
دعوت خیل
سدصدہ
نورزئی
ولازاک
ایریدئی
ہارون خیل
چنگا خیل
ایلیس خیل
طاوس خیل
منصور خیل
مومن خیل
شریف خیل
سواتی
ایا خیل
عجب خیل
صابی خیل
دوت خیل
مرزال خیل
مہتر خیل
عمبازہ خیل
برخیل
پاپندہ خیل
بادو خیل
سلیم خان کور
ہیبت خیل
عمر خان خیل
سکین خیل
ادو خیل
میروس خیل
اکور خیل
سلطانی خیل
عباس خیل
باگی خیل
بالوزئی
اون کور
افغی خیل
ہمزہ کور
دولت خیل
ولی خیل
شیخ خیل
بوخان خیل
فتح خیل
ادرو خیل
جان بیگ خیل
حیا خیل
بابر خیل
خوشحال خیل
یار علی خیل
خان شیخ علی خیل
صدخان خیل
انداں
الی خیل
دولت خیل
رسو خیل
تیرادی
شیخ علی
خان کور
برہ خان کور
فرمند کور
اسحاق کور
خان کور
زرین خان کور
محمد خان کور

دغرت دتقسر دحیک ملکان قوم اختون خیل وسمیان خرو علی شیر قوم پیپا خیل اور شہسند ملک قوم زنی خیل سمیان پیر دلار ستان
ونیاز خان دلد ستاخان ملکان مزائی مین اس قوم کی پوشش مین زیادہ تر سفید اونکا قمیص اور موٹا پارچہ کا فراخ پاجامہ
مستعمل ہے پانون مین گھاس کی چپلی ہر ایک کی ہوتی ہے باوجودیکہ اس قوم کا اپنا طریقہ جنگ جوئی نہین ہے تاہم مخالف
قومین ہم سواتہ کی خطر سے انکی آئین تہی کہ جو بالغ جوان اپنے گھر مین اسلحہ نہ رکھے او سپر ایک بیل جرمانہ یعنی تاغہ کرکے اہل مجلس
تھما جاتے ہین اس لحاظ سے اسلحہ انکے پاس بہ راہ ہے مرد اس قوم کے جسیم اور مضبوط ہوتے ہین

شجرۂ نسب جدران مانند ابر سرسبی برہان نیز بگی

احمد خیل — سرہی خیل — پیرم خیل — بازید خیل — پاؤ خیل — سلطان خیل — پرنگی

نور خیل — پیر خیل — ممپسد — تری — زنی خیل — پیر خیل

بروز خیل — کزنی — ممن خیل — ال خیل — خرز خیل — مجبی — ئمند خیل — منند خیل — پسرکی — بست خیل — مشہ خال — قتال خیل — شیر خیل — بستان خیل

اشرف خیل — پیر خیل — عمر خیل — خرز خیل — نوه خیل

شہادت — حسین خیل — فیروز خیل — علی خیل — علی خیل

حسین — حب خیل — نعمت خیل — ادو خیل — کمال خیل

اختر خیل — مدی پورہ — خدام خیل — ولی خیل — نفر خیل

آتو خیل — ویژی خیل — متی خیل — بیبی — دوه خیل — حسین خیل — خی — یحیی خیل — نال

سیرال — آمند خیل — پیم خیل — تو خیل — ابانیل

اسواسطے زمین سدوران کو چھوڑ کر جانب کوہ شمالی و شرقی جو حال مین معروف کوہ خنگان ہے چلے گئے گو کر بوغہ و تیری و چونترہ و اہچی و شکر دره
پر تادر باب سیلاب یعنی سند قابض ہو گئی اور چونکہ یہہ پہاڑ اوسوقت اکثر غیر آباد تھا بدون مقابلہ اونکے ہاتھہ آیا اوس عہد مین زمین سمونک
کوہاٹ تک قوم اورک زئی آباد تھی مغربی جانب سے براستہ کرم قوم بنگش خانہ کوچ آئی تھی اونسے اورکزئیون کے لڑائی ہوتی تھی اور
جنگے پہلے سے اورکزئیون کے ساتھہ کچھہ پرخاش تھی موقعہ پاکر اونسے بنگش کی اعانت کرتی اور کزئیون سے کوہاٹ بنگش نے لیلیا
رئیسی و پٹیالہ وزیرہ و توڑہ چیرو تک بنگشون کے قبضہ مین آگئے بنگش اور خٹک کے باہم ایک پہاڑ درمیان گدا خیل واقع سرحد قرار ہوئی کہ ابتک
ہی حد ہے بعد اوسکے جیسا کہ خٹک کی قوم مین ایزاد ہے ہوتی گئی ویسا ہی اپنا قبضہ بھی بڑہاتی گئی اور اوس سارے وسیع ملک پر قابض ہو گئے
جو فی الحال اونکے تصرف مین علاقہ یوسف زئی واقع پشاور دریاے کابل معروف لنڈی کے شمالی کنارہ سے لیکر کالاباغ عیسی خیل و مروت
اور وزیری ضلع بنون کی حد تک دریاے سندہ کے مغربی کنارہ پر بجز خٹک کا ملک گج گردی کے ساتھہ شمالاً و جنوباً طویل ہے کابل سندہ پاسے
خٹک کی پہاڑ کی جنوب تک قریب سو میل کے طویل ہوگا اور اوسکا عرض شرقاً و غرباً تخمیناً چالیس میل ہوگا انکی حد اکثر مشرق کیطرف دریاے سندہ ہے
مگر انکی ایک شاخ شاغری شہر کیپہ واقع ضلع راولپنڈی اور اوس جنوب اٹک تک کنارہ شرقی دریاے سندہ بھی قابض ہو گئے ہین مگر سوائے
شہر کیپہ نواح اسکی باقی شرقی کنارہ والی خٹک متفاوب ہین ملک خٹک کی مغربی حد قوم آفریدی اور بنگش وغیرہ سے ملتی ہے اور جنوب ضلع
بنون کی جنوبی حد ملک خٹک ہے بنوچ سخت پہاڑ مین سب ملک خٹک کا سرکار انگریزی کا رعیت ہے علاقہ خٹک جسکا اوپر بیان ہوا
اور جو دریاے کابل و لنڈہ سے جنوب کو ہے اوسکے سواے علاقہ یوسف زئی مین تخمیناً چودہ ہزار زوج قوم خٹک کا متفرق آباد ہے فی الحال
ان لوگون کی سرکار انگریزی آبرو بہت کچھہ کرتی ہے

ذکر قوم جدران خواہ زدران

یہہ فرقہ پہاڑی قومون مین سے ایک بڑی نخالتی مخلوق شہہ بر سکونت اسکی ملک خوست مین مغرب اور علاقہ زرمت سے مشرق کی پہاڑ سر سبز مین
ایسا مشہور ہے کہ بوقت ضرورت اس قوم کی پندرہ ہزار سے زیادہ آدمی اسلحہ بند موجود ہوسکتے ہین خصوصاً انمین شاخ اختون خیل کثرت تعداد مین
زیادہ ہے یہہ شاخ علاقہ شل مین جو ملک خوست مغربی حدود سے ملا ہوا زیادہ رہتے ہین انکے پہاڑی ملک مین آبروان اور سبزہ و صحرائی اور درخت
جیل وغیرہ کی طول الی ہوا کی خنکائی انسان کو فرحت بخشتی ہے باوجود ان صفتون کی زمین قابل زراعت بہت کم ہے یہانتک تنگی ہے کہ پتھر جوڑ کر
اور اسپر مٹی ڈالکر کھیتی کرتے ہین اس سبب سے اس قوم کا قوت اپنے ملک کی پیداوار پر نہین چل سکتا سال بسال دیکھا جاتا ہے کہ واسطے
مزدوری کی پھرتے ہین خصوص چاہ کنی اور مٹی کا کام مثل دیوار پختہ وغیرہ بہت اچھا کرجانتے ہین خوراک مین نکی وجہ و گندم و چانول وغیرہ کھایا جاتا ہے
خوست کی علاقہ سے غلہ گندم و مکی خرید کر لیجاتے ہین اور اسی احتیاج کی سبب سے باوجودیکہ یہہ قوم حقیقتاً رعیت حاکم کابل نہین ہے مگر بوقت فوج کشی کسی
جانب سے کے حاکم مذکور کو لطیہ حشری اپنی قوم سے مدد دیتے ہین انکی کوہ سکونتی مین سیب انار بادام اکثر پیدا ہوتے ہین مگر بابت خود اسقوم کو شوق سوداگری
نہین ہے باہر کے بیوپاری خرید کر لیجاتے ہین اکثر آدمی مفلس اور تہیدست ہوتے ہین مگر حرام خوری و چوری انمین کم ہے انکی چار و اطرف اس تفصیل سے
غیر قومین آباد ہین شرقاً خوست و داول مغرب بہ ملک گبر وزیرہ جنوب غلجی و شمال مائل بہ شرق منگل اور کچھہ توری ان قومون مین سے قوم غلجی اور منگل کی ساتھہ
انکی عداوت ہے مگر حال مین کوئی لڑائی جھگڑا نہین آپس مین لوٹہ خیل اور بیدخیل کی دشمنی ہے سبب فساد خانگی یہہ ہوا کہ تخمیناً ستائیس برس ہوئی کہ سمیان عمیر
کور سوری خیل اور تین کس دیگر فرقہ مزائی اپنی قوم سی رنجیدہ ہو کر فرقہ سفر خیل مین جا ہمسایہ ہوئی اور اپنی قوم سوری خیل کا اجڑ مار کر لیگئے تھا تکرو نکی پیچھے قوم مزائی نے
تعاقب کیا اس تعاقب مین لڑائی ہو کر مسمی اودو کی لالہ خیل وصت خی سفر خیلو نکی طرفسے مارے گئے اور مسمی آدم مزائی دوسری طرفسے مارا گیا اور
ابتک بدستور عداوت چلی ہوئی ہے ہر ایک شاخمین ایک ایک کلان ملک ہے جسکے اختیار مین اوس شاخکی عنان ہے فی الحال مسمی بدیک ...

تخمیناً شمار قوم خٹک

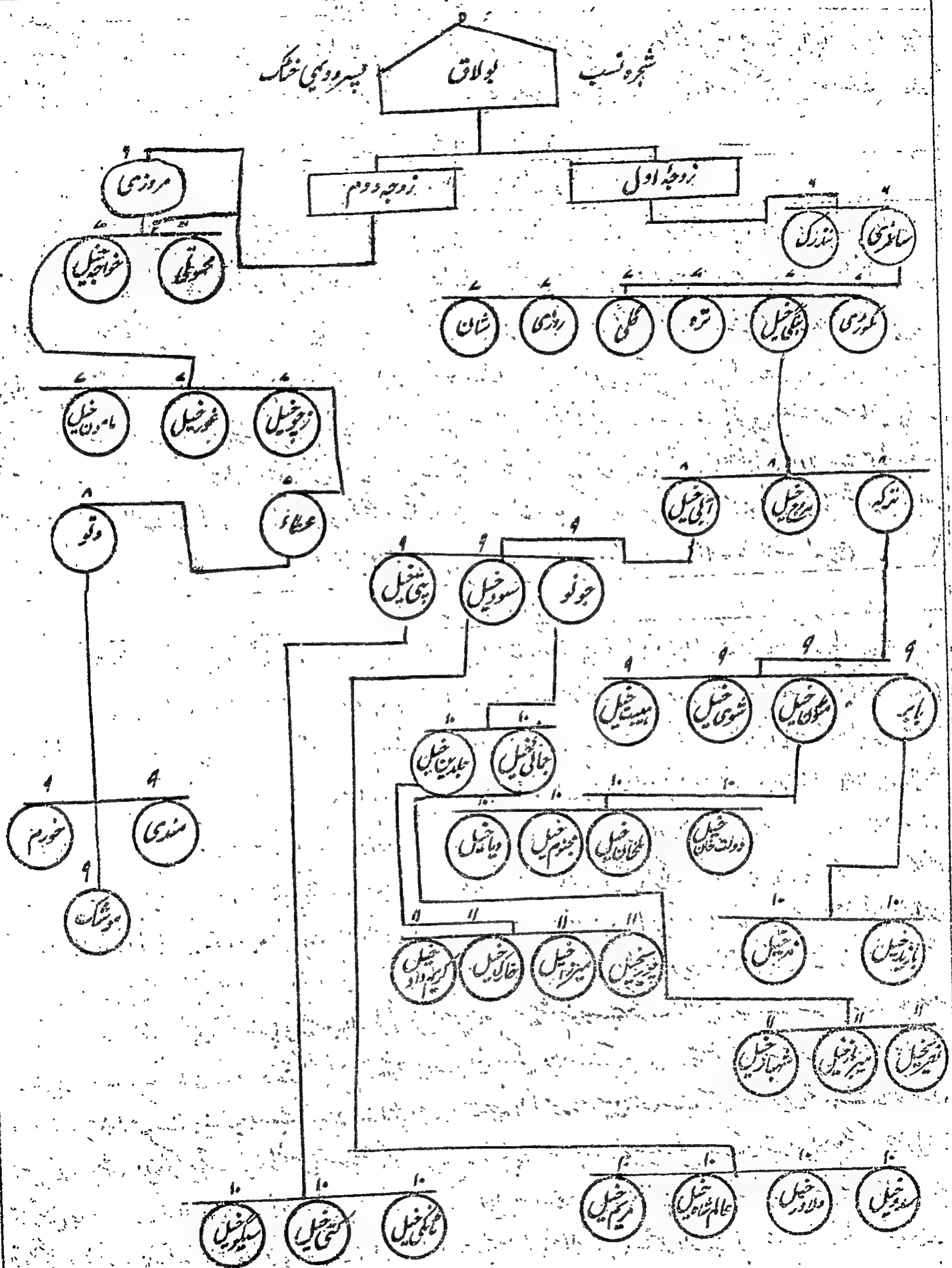
شہرۂ عام یہہ ہے کہ خٹک شصت ہزار ہین الاولت کو یہہ تعداد شمار مین کچہہ زیادہ معلوم ہوتی ہے غالباً کل قوم خٹک تخمیناً پچاس ہزار مرد ہوگا
اگرچہ شاخوار تعداد کی تفصیل میرے پاس موجود ہے مگر چونکہ وہ تعداد بموجب شمار عہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے لکھی ہے اسواسطے فی الحال
اوس سے مطابقت نہین ہو سکتی

یادداشت متعلق شجرۂ خٹک

واضح ہے کہ منگلی و رستمی اور یاخیل و جلوزئی اصل مین خٹک نہین ہین بہت عرصہ ہوا کہ اونکے مورث قوم خٹک مین آکر آباد ہوئے اور خٹکون سے
شادی کری رفتہ رفتہ ایسے مخلوط ہوگئے کہ اب اونکو بھی خٹک کہتے ہین خرنزد منگلی کسی منگلی نسل سے جسنے خٹکون سے شادی کری تھی اوسکی اولاد معروف
بہ منگلی ہوئی اور قوم سینی بھی خٹک نہین ہے سینی نام ایک شخص جو قوم دلازاک سے تھا کسی خٹک کے گھر سے شادی کرکے سسرال مین رہا
اوسکی اولاد مشہور بہ سینی ہے اور یہہ دونو قومین بطور جعلی قوم دلازاک خٹک کے اوس مین شامل ہین قوم اوریاخیل کا یہہ حال ہے کہ ایک بیوہ عورت
جسکی مسمی ممند ہی نے نکاح کیا اپنے پہلے شوہر کا پسری اوریا ہمراہ لائی ممندی نے بلحاظ اس عورت کے اوریا کو بھی حصہ مین شامل کیا اور
اسنے کسی خٹک کی دختر سے شادی کرلی جسکی نسل کو اوریاخیل کہتے ہین اور قوم جلوزئی مسمی رشید پسر یعقوب قوم خلیل کی اولاد سے ہے رشید مذکور
نے زمانہ ما قدیمہ مین مسمی علیخان خٹک کی دختر سے شادی کرکے خٹکون کے ملک مین سکونت اختیار کری اوسکی نسل بنام زوجہ اوسکی جلوزئی مشہور ہوئی اور
دنگرزئی بھی جعلی سب یہہ ہر سہ جعلی قومین داخل اوس ترین مین برابر حصہ پاتے ہین اور خٹک کہلاتے ہین ✣ ✣

حال قوم خٹک کا

مورث اعلی اس قوم کا مسمی لقمان پوتا کرلانکا ہے باعث تبدیل اسم لقمان بہ خٹک کے نام پر یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ لقمان مذکور ایکدن مع اپنے
برادران مسمیان عثمان و جمان وغیرہان صحرا مین شکار یا اور کسی کام کیواسطے جاتی تھے اتفاقاً چار جوان عورتین جنکی پوشاک سے اونکی نا کتخدائی کی
علامت نمایان تھی دوسری طرف آتی ہوئے دیکھین تب انہون نے آپس مین صلاح کری کہ یہہ مناسب ہے قرعہ اندازی کی رو سے ایک ایک عورت
انمین سے ہر ایک لیلیوین قوم سب مین بڑا تھا اوسنے کہا کہ پہلے انمین سے ایک لیلیوین باقیماندہ تین پر تم قرعہ اندازی کرادینا اسی خیال پر لقمان نے
ان چار عورات سے ایک عورت بدون دیکھے چہرہ اوسکی صرف آرایش پوشاک دیکھکر اپنے نام پر کرلی اور باقیماندون نے قرعہ اندازی کی رو سے
ایک ایک عورت لیلی جب اونکو دیکھا تو لقمان بیچارہ کے حصہ مین ایک سیاہ فام آفت ناگہانی آگئی تھی گر رنگ کی اسی بدین سبب کہ اوسپر اوسکا نام
لگ گیا تھا اوسکا قبول کرنی پڑی جب باقی بھائیون کو لقمان کا یہہ حال معلوم ہوا تو ہنسی مین بزبان پشتو کہا کہ لقمان پخٹ لاڑ یعنی لقمان کیچڑ مین
دھس گیا پشتون مین یہہ مثل مشہور ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام سے درماندہ ہو جاوے تو اوسکو پشتو مین کہتے ہین کہ پخٹ لاڑ اسی سبب سے
لقمان نے خٹک کے نام پر یہی شہرت پائی کہ سب اوسکی نسل اوسی نام سے مشہور ہے خٹک کو اسی عورت سے جسکا نام سپاکہ تھا دو فرزند
نرینہ پیدا ہوئے ایک توران دوسرا بولاق کل قوم خٹک انہین دو بھائیون کی اولاد ہے کہ ہر ایک کا شاخوار شجرہ سے حال معلوم ہوگا تورانکی
اولاد بہ نسبت بولاق کے بہت زیادہ ہے توران کے دو پسرون سے جیسا کہ کرسی نامہ مین لکھا ہے ترنی بہت لائق تھا جسنے جملہ اولاد تورانکی
ترنی کے نام پر مشہور ہے تذکرہ وقعات افغانیہ سے طرح سے کہ ایک معتبر قدیمہ حال ہوتا ہے واضح ہے کہ ابتدا مین قوم خٹک کوہ شوال مین
آباد تھی یہہ پہاڑ کوہ سلیمان کی ایک دھارہ غربی جانب ہے اور فی الحال اوسپر قوم وزیر قابض ہین اسی عرصہ تخمیناً چھہ سو برس کا ہوا کہ ہمراہ
قوم بنگش و ہنی و بنون کے علاقہ مین داخل ہوئی تھی دیال سو سو سعدین جسپر فی الحال قوم بیزن خیل و سپیرکی وزیران احمدزئی بستے ہین
اس وقت اس موضع پر بنگش آباد ہوئے مین چنانچہ قوم بنگش کو خٹک ہیں شیتکون نے بنون کے علاقہ سے بیدخل کردیا تب خٹکون نے بلوچستان کی جانب ترتیب دی


شجرۂ نسب بولاق پسر وریمی خٹک
زوجہ اول
زوجہ دوم
مروزمی

شجرہ نسب آکوخیل

این کہ لیاس تری

ملی خیل

ملی

ملی

ملیس

ارکاخیل عیسیٰ یسین خیل بکی خیل

نح خیل کیل خیل شیر خیل شیخ ملی

حسن خیل

میم خیل محمود خیل اثمان خیل کریم خیل

میاں خیل مندو ناصر ملی خیل اخمد خیل

مارک خیل جنجو شاہو

ادل ازوہ خیل

وزیر خیل

ماکوخیل میرادخیل بتری شموزی

یحییٰ خاں

شہبازخان

حاجی خان خوشحال بیگ

وزیر خان بہرام خان محمد افضل خان

محمد شفیع خان حیدرخان نادرخان

سعدالدین خان محمد اعظم خان محمد علیخان حسن خان

نصرت خان

شہباز خان خوشحال خان سعادت یار خان

بمنصب سرداری

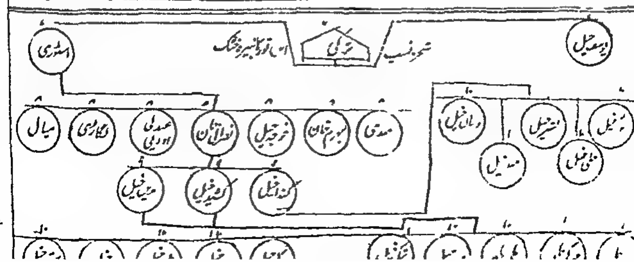
جبیر خان

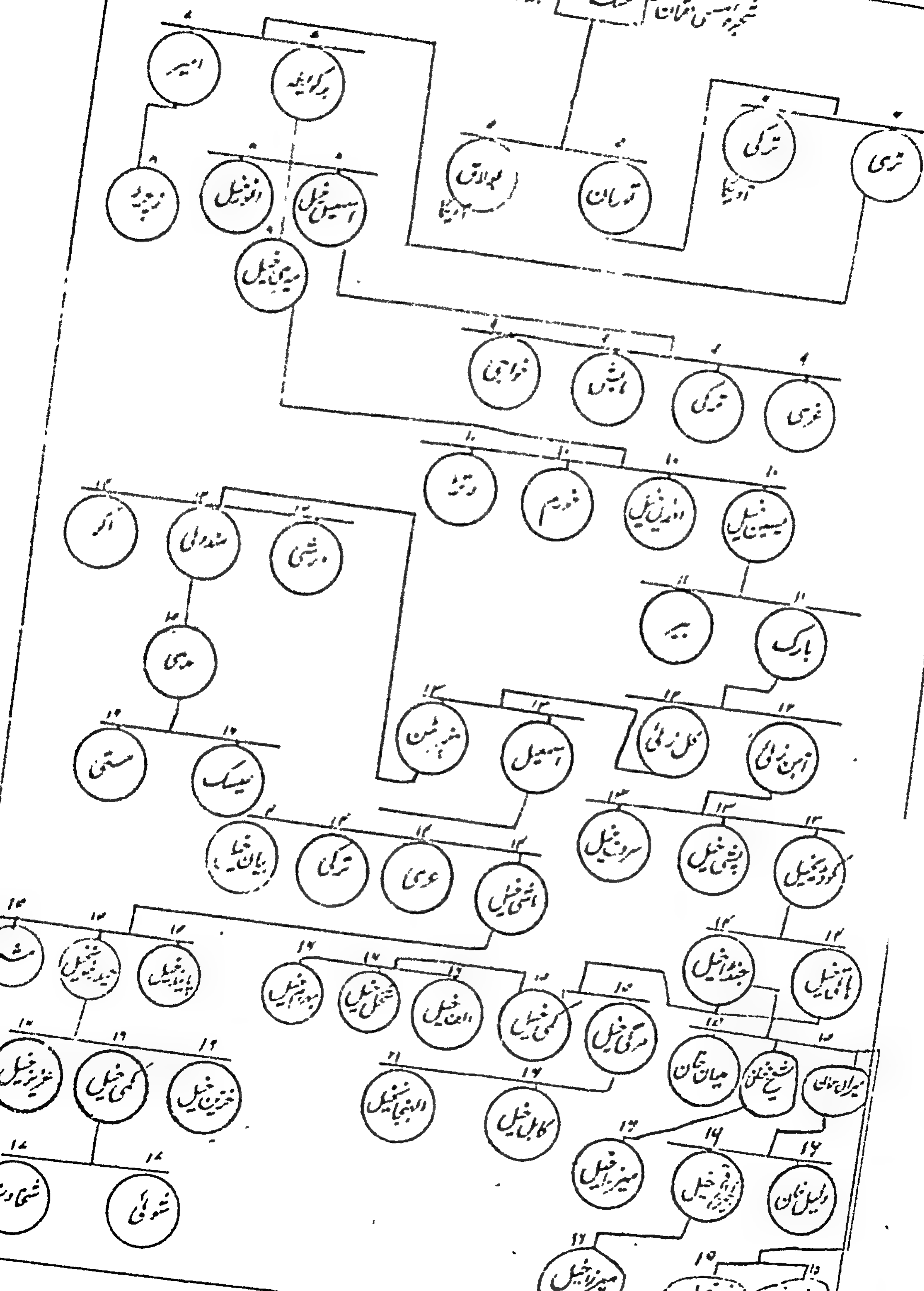
نادر علی خان

خوشحال خان اسد خان

محمد خان

رئیس حال موجود





اکس میں آباد میں جنھیں سے چار گھر خاص کانی کرم میں رہتے ہیں

شجرۂ نسب قوم آفریدی

عثمان معروف آفریدی

پاپی — چلنی

زوجہ اول مسماۃ [illegible] — زوجہ دوم مسماۃ [illegible] — زوجہ سوم مسماۃ زینہ

[illegible] خیل — آدم خیل

اولاد خیل — میری خیل — اکا خیل

اول مسماۃ میرونہ — دوم مسماۃ زخنہ

اول مسماۃ [illegible] — دوم مسماۃ [illegible]

میر خیل — سپاہی

بسی خیل — ما خیل — کمال خیل — سلطان خیل — [illegible] خیل — عیسیٰ [illegible]

شاہ خیل — [illegible] خیل — [illegible]

[illegible] خیل — [illegible] — شیر خیل — کٹ — پیر خیل

یا بدی — خرد گی

کالا خیل — محمدی — علی خیل

ابابا — [illegible]

حسن خیل — زروکی — [illegible]

پیر [illegible] خیل — اس خیل — [illegible] — کرنی خیل

[illegible] — ضیاء الدین — ادالی

سپی خیل — [illegible] — [illegible]

یہ کل ذخہ خیل کہلاتے ہیں

[illegible] خیل — محمد خیل — خونی خیل — قبر خیل — کرما خیل

[illegible] خیل — پیشا خیل — اسکندر خیل

[illegible] خیل — [illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible] خیل — [illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] — حسن خیل

[illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible] — مستا خیل — [illegible]

[illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible] — سلیمان خیل — عالی خیل

[illegible] — [illegible]

علاقہ تیراہ کا پہاڑ جب بسبب لڑائی ملک قوم سے اور دست ... جانب ... گیا اور وہان جا کر آباد ہوئے اور اب تک وہان آباد ہین قوم جو ان سے اولی پہاڑ وغیرہ جا کر
آباد ہوئی اور اب تک وہان آباد ہین تعداد کل قوم کی پانچ بارہ ہزار مشہور ہے

ذکر قوم شلمی

قوم شلمی سے شمال اور قوم ... سے غرب ... پہاڑ مین ایک چھوٹی قوم رہتی ہے گر اوسکا حال زیادہ نہین ... اور علاقہ ... مین ... تمام
لکن الجملہ ... آباد مین سادہ ... اور کم آزار ... ہین

شجرہ نسب
شلمی
اپس ... اولادان
برہان
خوگیانی
سلیمان
شیتک
عثمان سپروت آفریدی
عثمان میر ... خٹک
بیدسان
ہتمان خیل

... اور ... کا حال آیندہ آویگا

... اور ... کا حال آیگا

حال قوم آفریدی وا ... گگیانی

اس قوم کا مورث اعلی مسمی عثمان تھا جسکی تسمیہ ... کی یہہ ہے کہ ایک روز ... مہمان ... اور ... کے گھر آیا ... بسبب ... کے
متصل ... بیٹھے جب عثمان اوپر سے آیا تو انہون نے پوچھا کہ یہہ کون ہے تب اسنے زبان پشتو مین یہہ جواب دیا کہ ... آفریدہ ... یعنی یہہ بھی آفریدہ
بمعنی خدا کا پیدا کیا ہوا ہے اوس روز سے بنام آفریدہ نامزد ہوا کثرت استعمال سے آفریدی مشہور ہوا اوسکی اولاد کو عموماً آفریدی کہتے ہین جسقدر مشہور شاخین
... کی ہین اونکا نام شجرہ نسب ... سب ... اولاد مین ... اولاد ... خیل ... خیل اور ... خیل زیادہ مین ... یہہ قوم ...
... پہاڑ شوار گذار کی سکونت کے سبب ... آزادی ... اس قوم کی ... علاقہ تیراہ اگرچہ ... بہت سا ملک ...
اور ... میدان ... جگہ ... آفریدی ... تیراہ ... تھی ...
... اور جہانگیر کے عہد سلطنت مین ... معروف ... آفریدی ... اور ... آفریدیون ... خیل ...
... اور ... شمالی حصہ تیراہ ... قوم ... متصل ... کا ...
... پہاڑی ... حصہ ... ضلع پشاور ... جنوب و غرب ... قوم ...
... اور شمال ... ہمسایہ ... قوم کی ... پشاور ... تفصیل ...
... میدان تیراہ ... آباد ... ہزار ... میدان تیراہ ... خیل ... ہزار ...
... ہزار ... میدان تیراہ سکونت ... خیل ... متفرق ... ہزار آدم ... خیل ... شمال ...
... مشرق ... ان کی ... جنوب اور شمال ... آباد ... فی الحال یہہ شمار ... تعداد ... تفاوت ... ایسا پایا جاتا ہے کہ
... بہت اوس شمار کی تعداد ترقی ... پیشہ اصلی اس قوم کا زمینداری ہے مگر شغل زراعت کاری اس سبب سے کم ہے کہ پہاڑ ...
... آبادی ... سوا ... میدان تیراہ ... زرعی ... ناہمواری پہاڑون کے کم ... قوم کا گذارہ سوای لوٹ کھسوٹ راہزنی اور سرقہ ... اور ...
اور ... فروشی ... پہاڑون ... خشک لکڑی اور گھاس بیلون اور گدہون پر لاد کر اکثر پشاور کی بازار مین جا فروخت کرتے ہین پشاور ... اکثر منڈی ...
... آفریدی ... بیل اور شتر ... اور افغانستان کی ... دکھن ہندوستان مین آباد ہین اور کچھ پانی پت مین بھی ... جاتے ہین اور ...
ضلع ... مین بھی کچھ ... ہندوستان مین ... جہانگیر بادشاہ بسبب مفسدہ پردازی اور شمولیت اولاد ... ہو گیا تھا اور دکھن اور پانی پت مین متفرق آباد
کئے اس وقت رستم خان آفریدی مشہور تھا جسکا خاندان پانی پت بھیجا گیا چند گھر کشمیر مین بھی ہین اور ٹونک مین بھی کچھ ہین اور بیس گھر آفریدیون کی مسعود وزیر ... کی

...یدا کیا اتنی کثیر قوم سے زمانہ حال مین چند متعدد گھر ضلع ہزارہ مین اور کوئی کوئی خال خال گھر علاقہ تیچہ مین اور کچھ ضلع پشاور مین باقی ہین گویا نشان...
اس قوم کو نابود سمجھنا چاہیے

ذکر قوم اورک زئی

اس قوم کی بڑی شاخین پانچ مین جیسا کہ شجرۂ نسب مین تفصیل ہے اور انمین سے چند شعبہ نکلتے ہین اکثر آبادی اس قوم کی پہاڑی ملک مین کچھ متصل وادی ضلع کوہاٹ اور اکثر اوس ضلع کی حدود سے باہر کوہ سفید کی شرقی اور تیراہی جنوبی کی وادیون مین جو موسوم کرم اور خطرناک اوقات مین تیراہ کا پہاڑ اونکی ملجا ہے قوم بنگش سے پہلی کوہاٹ پر بھی اورک زئی قابض تھی تخمیناً چار سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگشون نے بعد سخت لڑائیکے کوہاٹ انسے لے لیا مگر پھر بھی تکرار ملک گیری ان ہر دو اقوام مین بہت خون ہوتی رہی ایسا مشہور ہے کہ ایک دفعہ ہر دو معاند قومونکے مکان متصل رہنے واسطے تجویز ضلع کے ایک موضع کہ یعنی جرگہ جمع ہوئے ہر ایک قوم چاہتی تھی کہ اس ضلع مین میدان علاقہ جو زرخیز تھا ہمکو ملی اس سبب سے اتفاق صلح نہین ہو سکتا تھا اور قریب تھا کہ پھر لڑائی ہو اتنے مین ایک سوار دور سے آتا ہوا اوس جرگہ کی نظر آیا چونکہ ہر دو قومین لڑائیسے تنگ تھین اس سبب سے اس بات پر اتفاق کیا کہ اس سوار سے جب نزدیک پہونچی تقسیم ملک باہم قوم بنگش وا ورک زئی کا سوال کرین جو اوسنے کہدیا ہر فریقین کو منظور ہے اس قول پر اتفاق کر کے دماغ خیر اور قسم سے محکم کیا اتنے مین وہ سوار کہ جسکا نام دوائی اور قوم کا مطرب تھا نزدیک پہونچا تب ہر دو جانب وارد ان نے اوس سے اس معاملہ مین استفسار کیا اوسنے گھوڑے پر سے بزبان پشتو قافیہ ملا کر یہ جواب دیا دوائی خود سی دوائی جو سمہ بنگش غرو اورک زئی جسکے معنی یہہ ہین کہ دوائی تو اسطرح کہتا ہے کہ میدان بنگش کا اور پہاڑ اورک زئی کا اتنا کہکر اور گھوڑا دوڑا کر بھاگ گیا اورک زئی اوسکے مارنے کیواسطے دوڑے مگر بنگشونکی اعانت سے بچکر نکل گیا کہتے ہین کہ اوس روز سے اس عجیب تقسیم کی بموجب عملدرآمد ہے گو انسین پورا عناد نہین گیا قوم اورک زئی کی لڑنیوالی آدمیونکی تعداد دس تو دہ ہزار بیان کیجاتی ہے سب شاخونسے دولت زئی اور مسوزئی کی تعداد زیادہ ہے دولت زئی مین سے محمد خیل کی نسل بڑہ گئی ہے محمد خیل اہل شیعہ اور باقی سب قوم سنی مذہب مسلمان مین سید محمود تیراہ الیکو شیعہ لوگ بہت مانتے ہین آپسین قوم کا دلخواہ اتفاق نہین ہے اور دو گوندین کل قوم منقسم ہے ایک گوندی شمال اور دوسری گوندی گاڑی ہے شجرۂ نسب مین ہر ایک شاخ کے نام پر حرف سین سے مراد گوندی شمال اور حرف گاف سے مراد گوندی گاڑی کی لینی چاہیے اس قوم کی نفع نقصان کی شامل چار پانچ قومین اور بھی ہین جو در اصل اورک زئی نہین ہین مگر اونکی حق گنی جاتی ہین جیسے قوم علی خیل کی پانچ شاخین حسب ذیل ہیرم خیل سگری اخمان مسو اکند قومی اور قوم شتی جسمین سے ا زئی حیدر خیل داری خیل مین اور شیخان جسکی دو شاخ مین تراتیل زنجین خیل فسو خیل عزیز خیل جو اوپر سے ملا خیل مین اور ایک شاخ کلانین چند چند ملک مین حال مین سید محمود سکنہ تیراہ کی اکثر آدمی اس قوم خصوص شاخ محمد خیل بہت معتقد ہے اس سبب سے یہ مذہب سے پھیلتی جاتی ہے اس قوم کی چار دطرف مخالف قومین آباد مین اصلاح بندوق تیر سکل کی ہر ایک آدمی کے پاس ہوتی ہے اور تلوار اور چھوٹی کلدان ساخت تیراہ سی کوئی بالغ مرد خالی نہین ہوگا اور اکثر طمنچہ اور بعض مرشتہ تیغ بھی رکھتے ہین اورک زئی جنگجو اور سپاہی قوم ہے انکی الیسی بند وقونکی زد سوائی خراب ہون کو وہ نہین ہے گو یہ لوگ نشانہ باز اچھے ہین آدمی پورا قد اور متوسط اندام گو محنتی ہوتی ہین زیادہ تر پیشہ زراعت کاری اور قلیل بلدہ ای گلہ بانی کا سے کہتے ہین اونکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہے گو اسواعدہ کہ بہت جگہہ دو فصلی مین ہو گی گندم و جو غلونمین زیادہ پیدا ہوتی ہین شلغم کدو ہی کثرت سے ہوتے ہین ... کے دوسری فصل تک کھاتے اور ... قسم کی موٹی ہے اوس سے گزران بہت ہوتی ہے انکی ملک کی پیداوار خوراک کیو اسطے سالانہ مکتفی ہوتی ہے مگر پوشاک کے واسطے ... کی ضرورت ہوتی ہے کوہاٹ اور پشاور ... سے پارچہ سفید اور سوسی کا خرید آتا ہے ایام تنگی اور قحط مین بشرطیکہ پیداوار نمک معمولی علاقہ بنگش ... مین علمای لوگ کا اختیار سبت ہے جو تنازعات باہمی قوم خفیف ہوں وہ عالم یا ملک وہ فیصلہ کرتا ہے قبائلی دشمنی بہت ہے اور اکثر ... مہمان کی ضیافت بڑی تپاک سے کیجاتی ہے گو خوراک گوشت بزان کی اگر سفید بو لہ ناقص ... آتش پر کباب کر کے کھاتے ہین

حال قوم شنل

... قوم مین علاقہ منو مین آباد تھی اوس اتفاق پر جیسا کہ قوم شینک بنو کے حالات مین ذکر ہوا ہے جبکہ انکو شینکون ...

جمال خان تراائی سرہند مین مارا گیا اور اوسکا بڑا بیٹا بھیکن خان رئیس ہوا اوسکے عہد مین احمد شاہ ابدالی دہلی کو آیا اور اوس نے اس خاندان پر بہت نوازش فرماکر حدود مقبوضہ کو وسیع کیا اور سکہ ضرب جاری ہوا کہ ۱۷۶۱ عیسوی مین فیما بین الاسنہ ۱۷۶۲ یورش مارا ٹیپہ پٹیالہ اور بھیکن خان کے لڑائی ہوئی جس مین بھیکن خان مارا گیا اور شہر سرہند قدیم جس مین نیاز خان ازجانب بادشاہ دہلی حاکم تھا سکھون نے ایسا غارت اور تباہ ہوا کہ ابتک ویران پڑا ہے بھیکن خان کے بعد بہادر خان اوسکا چھوٹا بھائی مسند نشین ریاست ہوا ۱۷۶۳ عیسوی مین وہ بھی سکھون سے لڑکر عالم آخرت کو سدھارا اور بہت سا علاقہ ریاست مالیرکوٹلہ کا قبضہ والی پٹیالہ کے آگیا بعد مارے جانے بہادر خان کے عمر خان اسد اللہ خان اور عطاء اللہ خان اسکے چھوٹے بھائی اپنی اپنی نوبت پر حکومت کرکے فوت ہوئی ۱۸۰۸ عیسوی سے پھر ریاست خاندان بھیکن خان اولاد اکبر مین آئی مگر اس سے دو برس پیشتر اخیر ۱۸۰۶ عیسوی کو رنجیت سنگھ والی لاہور نے اپنی فوج لیکر ریاست کوٹلہ وغیرہ کی طرف کوچ کیا اور عطاء اللہ خان رئیس کوٹلہ مالیر سے قریب ڈیڑہ لاکھ روپیہ نذرانہ لینا قرار پایا خط اسد اللہ خان نے کچھ روپیہ نقد ادا کیا اور باقی کے واسطے والی پٹیالہ اور جیند و نابھہ وغیرہ کی ضمانت کرا دی اور رفتہ رفتہ ستلج تک تھانجات اپنے بیٹھا کر ضمانت علاقہ مالیرکوٹلہ مین بٹھا دئی خوش نصیبی رؤسائی ملک مخصوص خاندان مالیرکوٹلہ سے اوسی سال یعنی شروع ۱۸۰۹ عیسوی مین سب استدعای رؤسای جنرل اکرل لونی صاحب از طرف گورنمنٹ انگریزی واسطے حفاظت اور انتظام ملک کے علاقہ انبالہ اور لودیانہ وغیرہ تشریف لائے اور خطرناک وارہی بذات خود جنرل صاحب نے کوٹلہ مین جاکر بعد دریافت حال تھانجات والی پٹیالہ اور نابھہ وغیرہ ضمانت دار اونکے اوٹھوا دئے اور قبضہ مالیرکوٹلہ والون کا بدستور کرا دیا اور رنجیت سنگھ سے کنارہ دریای ستلج حد مقرر ہوکر گورنمنٹ انگریزی کا عہد نامہ ہو گیا اور سب رؤسای نواح پنجاب نے تحفظ اسکا تسلیم کیا اگرچہ اوس وقت عطاء اللہ خان رئیس بقید حیات تھا مگر وزیر خان فرزند کلان بھیکن خان نے واسطے حصول ریاست پدری اپنے کے بحضور جنرل صاحب دعوی کیا ابھی مقدمہ تحقیقات وراثت ریاست کوٹلہ مالیر دایر تھا کہ عطاء اللہ خان رئیس نے وفات پائی اور ریاست از طرف گورنمنٹ انگریزی ۱۸۱۰ عیسوی مین بنام وزیر خان نسلاً بعد نسلٍ مقرر ہوئی اور عطاء اللہ خان کی اولاد اپنے خاص علاقہ جاگیر پر قابض رہے وزیر خان رئیس ۱۸۲۱ عیسوی مین فوت ہوا اوسکا ایک بیٹا امیر خان تھا جو اپنے باپ کی جگہہ مسند نشین ہوا امیر خان سے پہلے رئیس مالیرکوٹلہ ملقب بخانصاحب تھے گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سے از عہد ریاست امیر خان مخاطب بنواب صاحب بہادر ہوگئے نواب امیر خان ۱۸۴۶ عیسوی مین فوت ہوئے بجاے اون کے نواب محبوب علی خان فرزند اونکا مسند آرا ہوا آخر

۱۸۵۸ عیسوی مین اونہون نے بھی اس دار ناپایدار کو چھوڑا تب

نواب سکندر علیخان صاحب خلف الصدق اونکی مالک ریاست ہوئے

جو فی الحال موجود ہین ایک ہوشمند شخص کا قول ہے کہ صرف ڈھائی لاکھہ

روپیہ سالانہ کا علاقہ ہے جس مین سے ایک لاکھہ خاص ذات

نواب صاحب کے واسطے اور باقی سب برادران اور حقداران

مین تقسیم ہوتا ہے

حال قوم سروانی

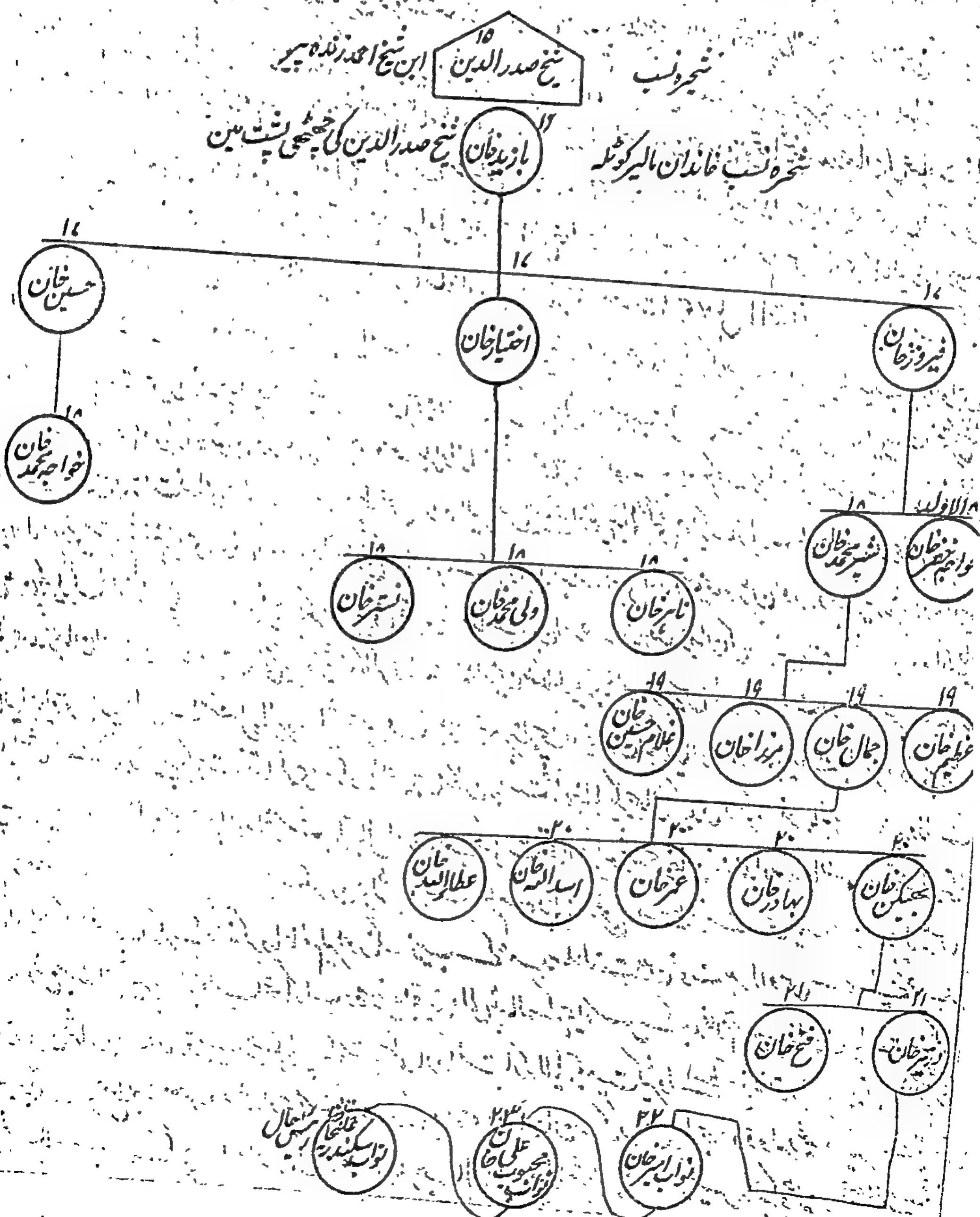
کستی مین کی بعد سلطنت شہاب الدین غوری یا اوس سی کچھ بعد اوس سروانی زادہ شہر درابن معروف اور چودہوان علاقہ جات متصل تصرف کرکی زمیندار اور مالک بعض کی ہوئی اور ریاست اس قوم کی تعلق بخاندان سری پال خصوصا باسلات شیخ ملیح قتال کی پائی ۔ ابھی قدیم مدت سی خراب اور ویران پڑی ہی اور یہ دراہن جو حال مین آباد ہی آباد کی ہوئی شیخ ملیح قتال سروانی کی ہی فی الحال افغانستان کی تو اس قوم کا نابود سمجھنا چاہیئے علاقہ کچھ ضلع راولپنڈی مین چند گھر سنے جاتی ہین اب دولت کے زمانہ مین اس قوم مین سی ذکر کے لائق خاندان مالیر کوٹلا کا ہے

حال خاندان مالیر کوٹلہ

شجرہ نسب ان خاندان کا تا رئیس موجودہ حال درج ہو چکا ہی اوس سی معلوم ہوگا کہ شیخ احمد زندہ پیر جو سروانی مورث اعلی پانچ سو سری پال کی تسانع مین تیرہ یون پشت تھا اوسکی پانچ بیٹون مین سی بڑا بیٹا شیخ صدر الدین معروف صدر جہان جو متقی اور زاہد خدا پرست آدمی تھا اپنی اصل وطن دراہن سی تقریب سیر ہندوستان کی طرف گیا اور مقام مالیر پہونچکر ایک نالہ دریای ستلج کی کنارہ پر جس کی نشان اب بھی معلوم ہوتی ہین شیخ صدر جہان نی چھپر بطور تکیہ بنا کر عبادت الہی مین مشغول ہوئی اور اوس زمانہ مین آبادی مالیر کا نام اور نشان بھی نہین تھا وہان ایک موضع چھوٹا سا معروف بہ ... مین سی تھا شیخ صدر جہان کی عبادت خانہ کی قریب تھا عورت ضعیف قوم مالی سلمان پیشہ بہشتی تھی چنانچہ اول مرید اور معتقد شیخ موصوف کی ہوئی جب صدر جہان نی سلطان بہلول لودی کی دختر سی نکاح کر کر ارادہ آبادی دیہ کیا تو لفظ مالی نی ایک حرف رجوع شروع اسم اول نام رب یعنی خداوند تعالی کا ہی ایجاد کرکی نام اوس آبادی کا مالیر رکھا اور سلطان بہلول کی دختر سی اس شیخ صدر جہان کی اس طرح شادی حاصل ہوئی کہ جب سلطان بہلول بارادہ سلطنت گیری دہلی جاتا تھا تو اوسکا قیام ایک روز تکیہ شیخ صدر جہان کی قریب واقع ہوا اور اون سی ملاقات حاصل کرکے بدریافت کرامات اونکی اپنے دل مین عہد کیا کہ اگر مین دہلی پونہچکر کامیاب ہوا تو اپنی دختر کی شادی اس خدا پرست سی کرونگا چنانچہ خواہش ایزدی سی وہ مراد بہلول کی بر آئی اس سبب سی اوس نے بنظر ایفای عہد اپنے دختر کی شادی شیخ صاحب کے ساتھ کردی اور بارہ گانون اور چھ موضع خورد مع دیگر لوازمات شادی مین اونکو دیئے بعد اوسکی صدر جہان نی دوسری شادی بخاندان ... کری آخر ۱۵۰۸ عیسوی مین رحلت فرمای عالم بقا ہوا اور وسط صحن درگاہ مالیر خاص مین قبر اونکی بنائی گئی جو ایک زیارت گاہ خاص اور عام ہی حسب مرضی الہی جو اولاد اونکی بشکم شاہزادی ہوئی وہ مجاور خانقاہ شیخ صاحب کے ہوئی کہ اب تک اونکی اولاد سی مجاور ہین اور روپیہ وغیرہ چڑہاوہ اونکو ملتا ہے اون مین کچھ لوگ خلیفہ اور کچھ مجاور کہلاتی ہین مگر دونو فریق ملقب بخانصاحب ہین اور جو اولاد شیخ صدر جہان کی از بطن راجپوتانی ہوئی وہ مالک جاگیر اور رئیس ہوئی صدر جہان اور بازید خان کی مابین پانچ یا چھ پشت کا کرسی نامہ سلسلہ وار مین ملتا مگر بازید خان سی جو رئیس حال سی نو پشت اوپر تھا شجرہ نسب اس خاندان کا لکھا گیا ہی لوسی بازید خان نے متصل مالیر دوسرا شہر معروف کوٹلہ مع شہر پناہ پختہ اور خندق آباد کیا اور بہت سی دیہات جاگیر مورثی پر دخل اپنا کرلیا اور بود و باش مالیر چھوڑکر کوٹلہ میں سکونت اختیار کری اور کوٹلہ خاص مین مکان ریاست گاہ بنا یا دیگر بھائی کچھ دی اوسکی بدستور مالیر مین رہی بعد وفات بازید خان اوسکی بیٹون مین سی فیروز خان رئیس ہوا جو بڑا خوش اقبال اور صاحب حکومت تھا اوسکی بعد شیر محمد خان فرزند اوسکا جانشین ہو کر ... عیسوی مین ہمراہ فوج ناظم سرہند ہو کر گرو گوبند سنگھ پیشوای سکھان سی لڑا اور حسب الحکم شاہ دہلی مع فوج واسطے گرفتاری ایک سردار رہیلہ رئیس بداون کے گیا اور اوسکو گرفتار کرکے حاضر کر دیا عالمگیر اورنگ زیب کے عہد سلطنت مین فوت ہوا اوس نے اپنے عہد ایالت مین ایک موضع بنام شیر پور آباد کیا تھا کہ اب وہ موضع بقبضہ والی پٹیالہ کے ہی اوس کے بعد غلام حسین خان کی ریاست کے وقت ۱۷۱۲ عیسوی مین عثمان یار خان روہیلہ جسکی باپ کو شیر محمد خان گرفتار کر لایا بجمعیت کثیر واسطے تسخیر علاقہ مالیر کوٹلہ آیا اور غلام حسین خان کی بنظر مصلحت وقت جنگ سی صلح بہتر سمجھکر شادی ساتھ بلاقن کی ہمراہ عثمان یار خان کے کردی چنانچہ وہ ڈولہ وغیرہ لیکر اپنے ملک چلا گیا بعد انتقال غلام حسین کے گرچہ اولاد اوس کی موجود تھی مگر جمال خان بیٹا شیر محمد خان کا رئیس مالیر کوٹلہ ہوا ۱۷۱۷ عیسوی مین

ذکر قوم مشانی

یہ قوم بھی نسل نیازی سے ہے انکا مورث اعلی مسمی موسی بن خاکو بیرہ نیازی کا تھا موسی کی اولاد نے بباعث اسمیت اپنے مورث کی موسیانی سے شہرت پائی مگر کثرت استعمال اور اختصار لفظ بجای موسیانی کے مشانی تمام مشہور ہے یہ قوم سرنگو کے ساتھ اول مشرقی کنارہ دریای سندہ کی جا آباد ہوئی تھی چنانچہ اب بھی شاخ داؤد خیل مشانی بموضع داؤد خیل اور شاخ مونڈے خیل بموضع مٹھی علاقہ میانوالی میں آباد ہیں اور باقی مشانی پھر واپس مغربی کنارہ دریای سندہ پر آن آباد ہوئے انکا بڑا موضع کمر مشانی دریا کے پورا کنارہ پر موجود ہے اور وقت بڑی قوم مروت عیسی خیلون کے ساون ہوتی ہین



ذکر قوم بختیار — یہ لوگ ملک ایران میں اصفہان کے جنوب شمال مغرب کو اور کچھ بنارس میں بھی [illegible] [illegible] [illegible] تحصیلات سرکار [illegible] زمین [illegible] جو بختیار [illegible] بالکل میاخیل کے ساتھ [illegible] [illegible] اس ملک [illegible] تا حال [illegible] بختیار [illegible] [illegible] بختیار ان میں بھی یعنی پیونده سوداگر ہیں صاحب عزم تجارت ہیں [illegible] لہذا لکھا نہیں گیا

شجرہ نسب

سروانی

حسن خیل · ابو آلغوث · بوبک · ایاب · اسماعیل · [illegible]

تاہم جب کوئی خان مروت کا جاتا تھا تو اوسکو خالی واپس نہیں کرتا تھا اوس لڑائی سے تھوڑی عرصہ کے بعد میان خیل کا پہارم حصہ بیٹا گرایا گیا اور کل علاقہ ٹانک کی مالک سوای زمینات مقبوضہ تھوڑا ان دولت خیل ہوا جو ابتک قابض ہین اور چونکہ دولت خیل بذات خود اسقدر علاقہ کا تردد نہین کر سکتے سوا اسلئے اونکے ساتھ ہمسایہ بعضی رعیت لوگ بہت آباد ہین دولت خیل کے لوگ معہ اپنی رعیت کی تخمیناً آٹھ ہزار گھر ہونگے انکے چند گھر بمقام کارندہ اور موضع اتمہ اور کافرقلاع نواح کابل مین بھی رہتے ہین اور کم حیثیت ہین

ذکر حال قوم نیازی

نیازیون کی ابتدائی سکونت نواح غزنین مین تھی جہان اب بھی چند گھر اس قوم کے موجود ہین سلطان بہلول لودی کے وقت سے ہندوستان کی طرف یہ لوگ آنے شروع ہوے سوریکی سرکار مین بڑی عہدون پر نیازی سردار مختار تھے ہیبت خان نیازی جسکا خطاب عالم ہمایون تھا لاہور کا صوبہ دار ہوگذرا ہے نیازیون کی قوت ہندوستان مین اسقدر جلد بڑھی کہ سلیم شاہ سور سے اونہون نے سخت مقابلہ کیا مگر اس سرکشی نے تباہی و زوال کی حالت پیدا کی افغانستان مین سوای عیسی خیل اور موشانی اور سرہنگ کی جنکا کسی نامہ درج کیا گیا اور کوئی شاخ نیازیون کی مشہور اور قوی نہین ہے اور اکثر جگہ متفرق چند چند گھر اس قوم کے رہتے ہین علاقہ بنگش مین نوع اور دیگر مقامون مین نیازی رہتے ہین اور چند خانہ قندہار مین اور غزنین مین اور کوہ گر اور کابل کے علاقہ شیوکی مین بھی آباد ہین اور ہندوستان مین بھی نیازی آتے ہین مگر بوجہ قلت تعداد اور کمی استعداد محض بانگذران رکھتے ہین جسقدر اس قوم نے نام ہندوستان مین پیدا کیا تھا اوسی قدر اب افغانستان مین کم زور اور کم تعداد ہین مگر نیازی اور گنڈی اور بٹنی بے پیوندگری اور سوداگری کا پیشہ کرتے ہین اور تجارا سودہ حال ہین حال **قوم سور** یہ قوم تعداد مین بہت تھوڑی ہین تخمیناً تین سو گھر سے ہرگز زیادہ نہین ہونگے ٹانک سے غربی طرف آباد ہین **شاخ ہود اور بختیار** ان شاخونکا پتہ سوای نام تو جو کسی نامہ سے ملا ہے اور کچھ نہین ملا آور نہ انکا نام مشہور ہے اگر کوئی اس شاخ مین ہون گے تو وہ باقی نو خانیون مین اون سے مخلوط ہونگے کہ امتیاز حاصل نہین ہو سکتا راوی بیان کرتا ہے کہ افغانستان مین شاذ و نادر اغلب ہی ہوگا **ذکر شاخ میاخیل** میا خیل کا شجرہ نسب اس قوم کا اوپر درج ہو چکا ہے میاخیل کو میان خیل بھی کہتے ہین مگر احتمال ہے کہ سلسلہ مین کچھ فرق ہو کہتے ہین کہ زمانہ قدیم مین میان خیل کے لوگ جملہ پیوندے تھے تجارت اور مالداری کا پیشہ رکھتے تھے اور علاقہ دامان پر آیا جایا کرتے تھے اور میان خیل مستقل سکونت یہاں خاص درابن تھا اور علاقہ درابن جو ہوان مین توم سروانی علاقہ پذیر تھی جنکی خان زمان رئیس کلی خیل نے بڑنگی توم کو ٹانک اور سوری اور زوڑی سے بیدخل کیا اور ٹانک پر دولت خیل قابض ہوکر اور اوڑی ویرانی رہی تو اوس سے چند برس کے بعد فیما بین توم بختیار جسکا حال آگے آویگا اور توم سروانی قابضان سابق درابن وغیرہ بہ تکرار تلفی زراعت جنگ واقع ہو ر مال کار قوم بختیار نے جو شریک میان خیلون کے تھے سروانیونکو شکست دی اور بہ قتل سے بچے اونکو خارج کیا اور بمبر میاخیلون کی صلاح اور اعانت اور شمولیت سے علاقہ درابن وغیرہ پر بالاتفاق قبضہ کرکے اراضیات بارانی کو اوسپر چار حصہ کی تقسیم کیا تین حصہ میان خیلون نے لئے اور چوتھا حصہ بختیارون نے اور زمینات آبی کو جسطرح کہ اب ہین تقسیم کر لیا اور ہر دو توم سے بعضی لوگ مستقل سکونت کو پسند کرکے زمینداری مین مصروف ہوئے اور بعضے بدستور حسب تجویز قوم پیوندہ رہے چنانچہ زمانہ حال تک ہر دو قوم میاخیل اور بختیار بدستور موجود ہین بعض زمیندار اور بعض پیوندہ تجار کوئی شاخ میاخیل کی ایسی نہین ہوگی جسکے لوگ تھوڑے بہت ان دو کامون مین منقسم نہون مگر سید خیل اور شادی خیل قریب کل کے مستقل سکونت اور پیشہ زمینداری رکھتے ہین میاخیل پیوندون مین سے بعضے سوداگر بڑے دولت مند ہین اور سب سے پہلے پیشہ تجارت کا دور دراز ملکون مین پیوندون مین سے میاخیلون نے شروع کیا جنکا نام اسکام مین بخارا سے کلکتہ تک مشہور ہے میاخیلون کا خان تھوڑا اختیار رکھتا ہے اور بعض میاخیل پیوندہ ہین اونکے شامل بھی ایک رشتہ دار خان یا کوئی معتبر ملک مدار المہام ہوتا ہے اور چلویشتی لوگ کوچ کے وقت انتظام رکھتے ہین مگر بدون وقت لڑائی کے اونکا کچھ اختیار نہین ہوتا جب میاخیل پیوندہ بموسم زمستان دامان کو آتے ہین تو اونکے قالتو شتر کوات کے میدان مین چرائی کے واسطے جاتے ہین یہ قوم بڑا آزار ہے اور نیک چلن ہے مدت سے خانی اس قوم کی شاخ سید خیل کے خاندان خدو خیل بھی چلی آتی ہے چنانچہ اب بھی غلام خان خدو خیل معتبر خان درابن کا ایک ہزار پنشن سالانہ سرکار سے پاتا ہے اور موسی زئی مین میر عالم خان بڑا ملک ہے کل تعداد قوم میاخیل کی تخمیناً تین ہزار گھر ہین جن مین سے چہارم حصہ قوم بختیار ہوگا اور چند

شجرہ نسب نیازی ابن لودی

زوجہ اول قوم سروانی — زوجہ دوم سماۃ ز... قوم ... — زوجہ سوم قوم بیتنی

بہائی — جمال خان — ... کریل

ترکی خان — انگا خان — صیدر خان — ہمیار — موسیٰ — عدی — سیانی

حسین خان — تورمان — علی خان — ... — مال خیل — نصیر — آکا خان — ...

سلیم خان — خرم خان — سود — سرکب

اسماعیل — اکا خیل — سہل — تاج خیل — ...

نرت — سیتل — دولت خیل — بندار — جلم — سوران

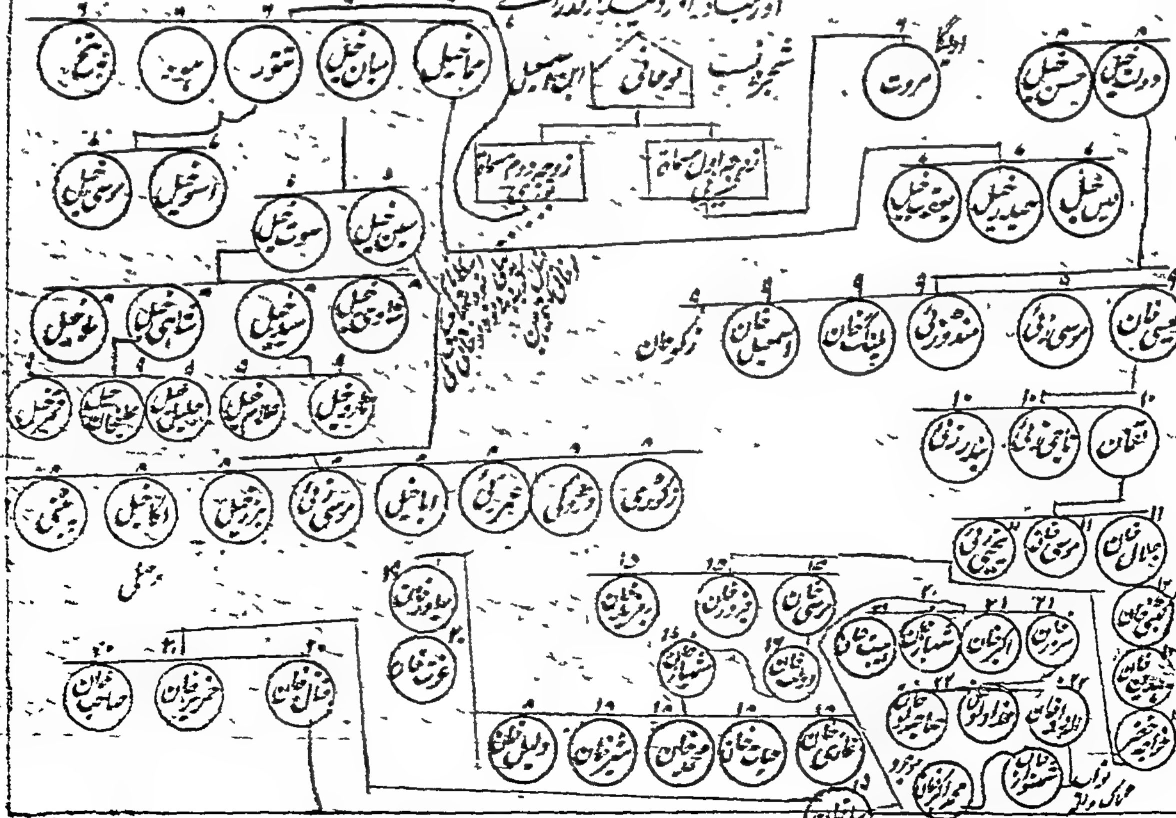
عمر — علی خیل — شادی خیل — عیسیٰ خیل — سنبر — سیس خیل — اسیل خیل — مخی خیل — تیکو

شجرہ نسب دیکھنے سے واضح ہوگا کہ لوحان ابن اسمٰعیل کو در وجہ سے کچھ مٹی تھی کہتے ہین اسکا اصل نام نوح تھا لوحان سے معروف ہوکر اسکی نسل لوحانی کہلاتی ہے افغان اپنے روزمرہ مین لوحانی یا لوانی یا لوہانی کہتے ہین قوم لوحانی کی شاخین جیسا کہ تتہ خیل وغیرہ اور دولت خیل اور میان خیل مروت تتور وغیرہ قبل از سکونت ٹانک سب بطور پوونگان مالدار تھے اور کچھ تجارت کا پیشہ بھی رکھتے تھے اگرچہ اکثر قیام اونکا علاقہ کتواڑ مین تھا جسکے جنوبی حصہ مین کچھ زمینات زرعی بھی انکی موجود تھین مگر کوہ واٹ وغیرہ علاقہ ملحقہ مین جہان اچھی چراگاہ ملتی تھی وہان لوحانی ملکی مالدارون کی کثرت سے تھے اور کبھی کبھی دامان علاقہ ڈیرہ کیطرف بھی زمستان جا گذارتے تھے جب خاندان ہیتکی وغیرہ منسوب محمد بابر بادشاہ ہوئی اوسوقت خاندان کتی خیل شہباز خان نے بہ محافظت سلطان زمان تمام کل شاخہای لوحانی یعنی دولت خیل تتہ میان خیل مروت وغیرہ کو اپنے ساتھ ہم صلاح اور متفق کرکے دربارہ غصب ملک ٹانک پر جنگ کا مصمم کرکے تمام لوحانی کا لشکر جمع کیا اور دیگر [illegible] سے بھی جو جنگیان سکنہ ٹانک سے تنگ تھی مدد لیکر قوم بیٹنی سکنہ ٹانک اور [illegible] پر حملہ کیا چند لڑائیون کے بعد لوحانی زیر سرکردگی شہباز خان و خانزمان خان کی جنگیون پر غالب آئے اور اونکو مقتول اور مجروح کرکے باقی ماندہ کو دربدر کردیا اور ٹانک پر شہباز خان نے قبضہ کرکے بمعیت قوم خود دولت خیل وغیرہ ٹانک مین سکونت پذیر ہوئی اور زمینداری کل علاقہ ٹانک مع آب سیاہ ٹانک اوپر چار حصہ کے منقسم کری دولت خیل ایک حصہ تتور ایک حصہ مروت ایک حصہ میان خیل ایک حصہ جب سال اختتام کو پہنچتا تھا تو خانان مروت اور میان خیل خان زمان رئیس کتی خیل دولت خیل کی خدمت مین جاتے تھے اور وہ [illegible] بابت چہارم حصہ ہر ایک فریق کو دیکر رخصت کرتا تھا مگر تتوری اوس علاقہ مین سکونت اختیار کرکے اپنے حصہ پر قبضہ پایا اور خود کاشت کرکے نفع اوٹھاتے تھے مروت لوگون نے اوپر تقسیم اور حساب چہارم حصہ اپنی کے خانزمان کتی خیل سے نزاع پیدا کرکے بذریعہ قبضہ [illegible] ٹانک پر حملہ کیا اور دولت خیل [illegible] پر غالب آکر اونکو معہ [illegible] تباہ کیا [illegible] گئے رئیس کتی خیل نے جلیل خان سردار تتور [illegible] اوس وقت بطور پوونده دامان پر آئی جاتی تھی مدد لیکر مروتون سے مقابلہ کیا مروت تاب مقابلہ نہ لاکر ٹانک کو چھوڑ کر آئی [illegible] خان زمان نے حصہ چہارم مروت گرچہ ضبط کرلیا مگر

ذکر حال قوم لودی

شاخ سپرنگی کی سیانی ابن لودی کے دو بیٹوں سے سپرنگ بڑا بیٹا تھا جس سے یہ شاخ چلی ابتدا میں اس شاخ کے لوگ غربی افغانستان میں آباد تھے وہاں سے نکلکر کوہ سلیمان جیسے تمن
علاقہ دامان میں بمقام ٹانک اور ڈیرہ جات آباد ہوئے بہت مدت تک اس ملک پر قابض رہے تا وقتیکہ بعہد بابر شاہ کے قوم دولت خیل اور میان خیل اور مروت وغیرہ شاخہای
لودہانی نے جبراً اور غصباً یہ علاقہ اون سے لے لیا اکثر تو ان میں سے مارے گئے اور باقی ماندہ متفرق ہو کر اپنی ہم قوم سپرنگی کے پاس ہندوستان کے مختلف اضلاع میں جا کر آباد ہے
فی الحال افغانستان میں سپرنگی قوم کا نام ہے کوئی شخص شاذ و نادر ہی ہوگا ہندوستان میں متفرق جگہ بنام لودی افغان اس قوم کے لوگ آباد ہیں روہیلکہنڈ اور لودیانہ
اس قوم کا آباد کیا ہوا ہے دکھن میں بھی اور بیجا پور میں بھی چند گہر اس شاخ کے رہتے ہیں اور ایک گہر کرولی میں بھی آباد ہے باسم احمد خان وہ شخص جس نے کہ سب سے کل قوم لودی کی
نے شہرت اور نام پایا اس شاخ سپرنگی میں سے سلطان بہلول لودی بادشاہ ہند کا تھا اب ہمارے عصر میں یہ قوم افغانستان کے زیردست قوموں میں شمار میں
ہوتی خدا پاک کی شان ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ اس قوم میں سے چند بادشاہ تمام ہندوستان کے مالک ہو گذرے ہیں اور اب یہ لوگ مغلوب سمجھے جاتے ہیں ان
اقوام افاغنہ کی تاریخ دریافت کرنے سے کہ ہو یا نہ گذشتہ میں اکثر ہندوستان کی طرف چلی گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ اکثر ایسی قوموں کا زور افغانستان میں نہیں رہا
جنکی تدبیر اس قوم کی شاخوں سے حاصل ہے فی الحال افغانستان میں سیانی ابن لودی کی اولاد سے شاخ اودلی بہ نسبت دیگر شاخہای لودی کی تعداد اور استعداد
میں فوقیت رکھتی ہیں اونکی دوسرے درجہ پر قوم نیازی ہے مگر اس قوم کے لوگ سوائے عیسیٰ خیل اور سرہنگ کی باقی اکثر متفرق اور خانہ بدوش گذران رکھتے ہیں
دونانی بہت تھوڑے ہیں

حال قوم سوری ولد اسمعیل — شجرہ کو دیکھو کہ جس سے معلوم ہوگا کہ سپرنگی ابن سیانی دوسرا بھائی اسمعیل کا تھا اسمعیل
کے تین پسروں میں سے سور بڑا بیٹا تھا جسکی نسل سور خواہ سوری کہلاتی ہے لفظ سور کا معنی پشتو کی زبان میں سرخ نکلتا ہے الغرض سور کا خاندان قوم [illegible] کے
ساتھ دامان پر آباد تھا اور یہاں سے متفرق ہو کر ہندوستان اور افغانستان میں آباد ہوئے اگرچہ ہنوز بنا گہر سپرنگی اور سوری خاندان کے دامانی کے علاقہ میں تیز ہیں اور
علاقہ چہ ضلع راولپنڈی میں بھی قریب تیس گہر انکے آباد ہیں مگر افغانستان میں یہ خاندان قریب نابود کے ہے پسر شاہ سلیم اس قوم کے ہندوستان میں بادشاہ معظم اور عادل
اور بہادر اور رعیت پرور گذرا ہے

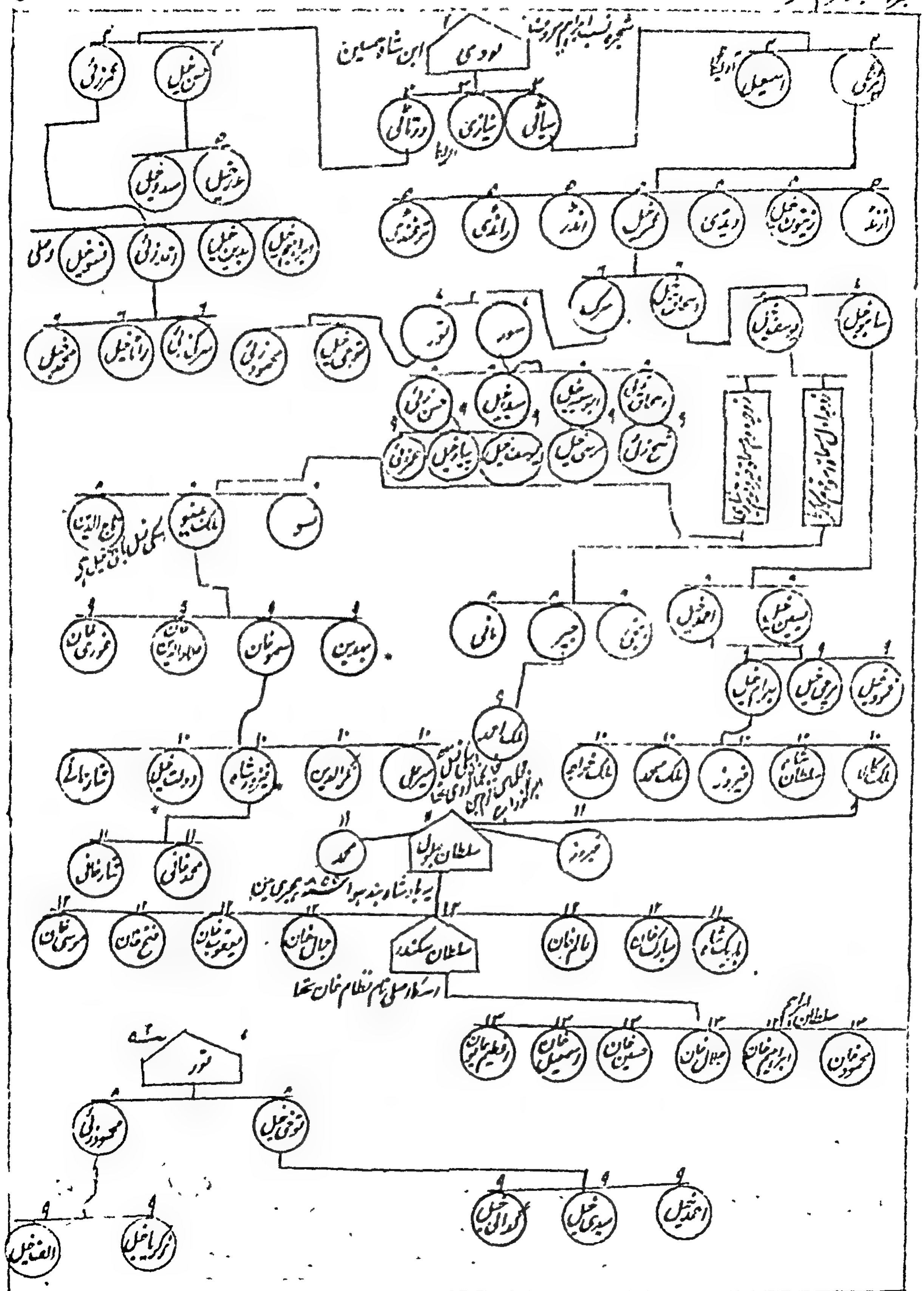


شجرۂ نسب اسمٰعیل بن سیانی

- سور — ارمانی (اوریا) — سیال
- شادی خیل — اوخیل — یونس خیل — کی
- ابی بی زائی
- ترکی — محمود زائی
- کرنی خیل — ابراہیم خیل — نور خیل — محمد زائی
- شیر خیل — دولت خیل — شادی خیل — داؤد خیل
- ارمان خیل
- زوجۂ اول: محمد خان
- زوجۂ دوم: محمود خان — شیر خان
- چاند خان — شندی خیل
- بہادر الدین — رکن الدین — صدر الدین
- ابراہیم خان — حسن خان
- خواجہ خان — ملک خان
- نصیر خان — سدو خان
- نیازی خان
- سلطان ابراہیم بادشاہ
- سلیمان خان — فرید خان المخاطب شیر شاہ بادشاہ — احمد خان — نظام خان — علی خان — یوسف خان
- بادشاہ ہندوستان
- جلال خان — عادل خان
- فیروز شاہ
- مبارز خان

مبارز خان قاتل فیروز شاہ بن سلیم شاہ بادشاہ جو محمد سے ملقب بعدلی ہوا

فیروز شاہ جو بعد تخت نشینی اسلام شاہ اپنا غالبا باپ بمعروف سلیم شاہ ہی کے بعد مبارز خان کے ہاتھ سے نابالغ بے گناہ مقتول ہوا

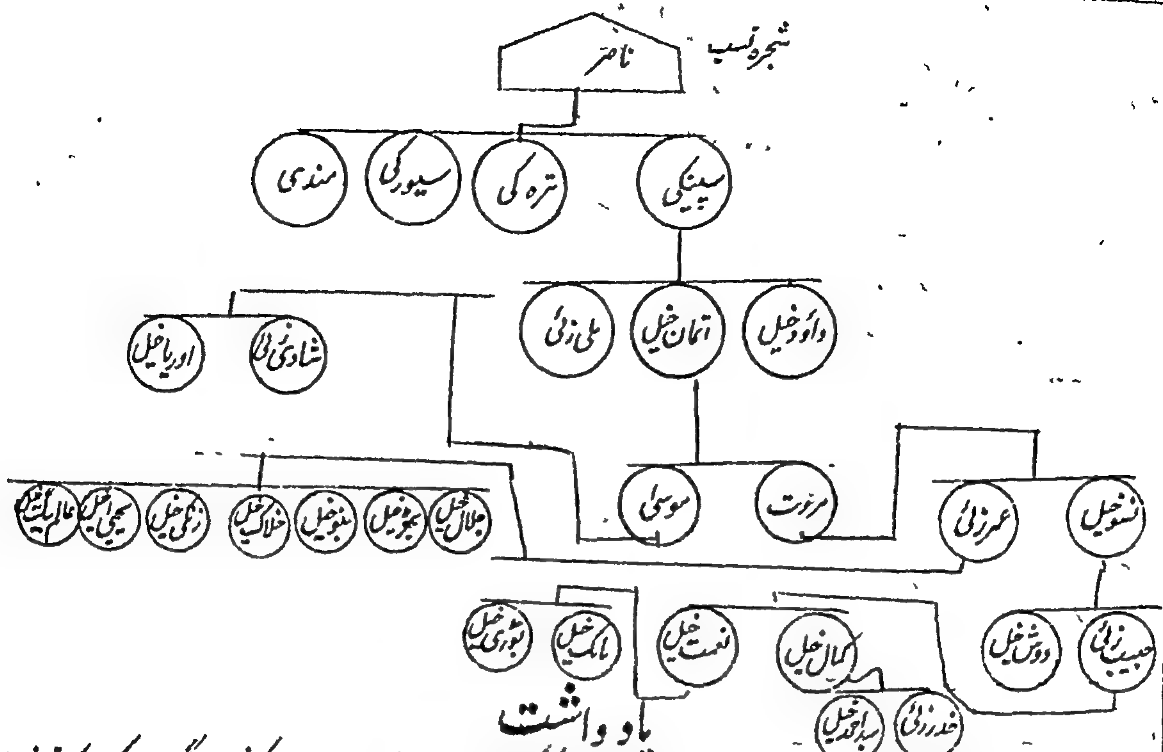

لودی
ابن شاہ حسین
سلطان بہلول
سلطان سکندر
محمود خان
ابراہیم خان
جلال خان
حسین خان

افغانستان میں قریب دو ہزار گھر اس قوم کا ہوگا اور پیشہ زمینداری رکھتے ہیں

ذکر قوم زمرلی

یہ قوم ہمسایہ قوم توخی کا ہے اور اپنے مسکن میں قریبا توخی کے ملک میں رہتے ہیں مگر کابل سے قندھار تک متفرق آباد ہیں۔ اکثر ان میں پیشہ زمینداری اور بعض تجارت اور نوکری بھی کرتے ہیں کل افغانستان میں قریبا ایک ہزار گھر اس قوم کا ہوگا اور [illegible] تجارت بھی کرتے ہیں [illegible] ترقی [illegible] باقی ہیں

شجرہ نسب

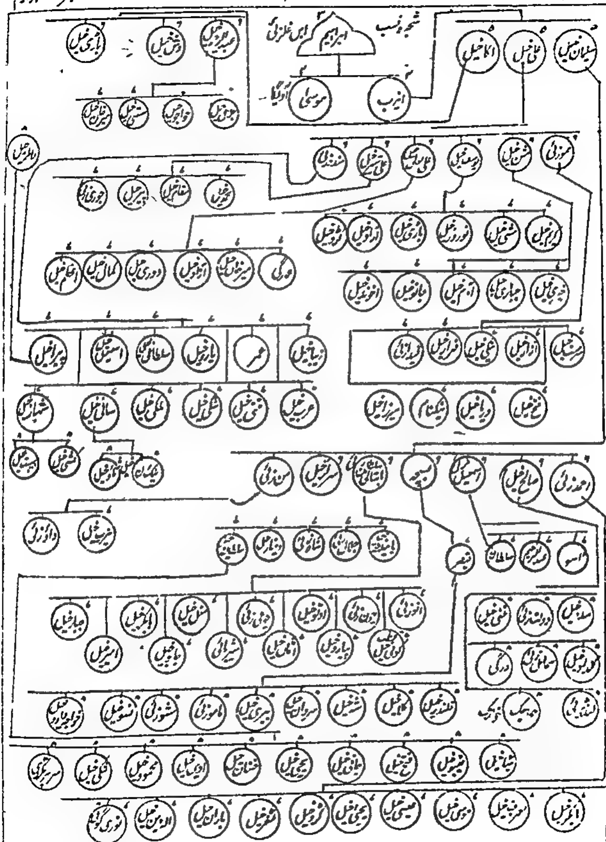


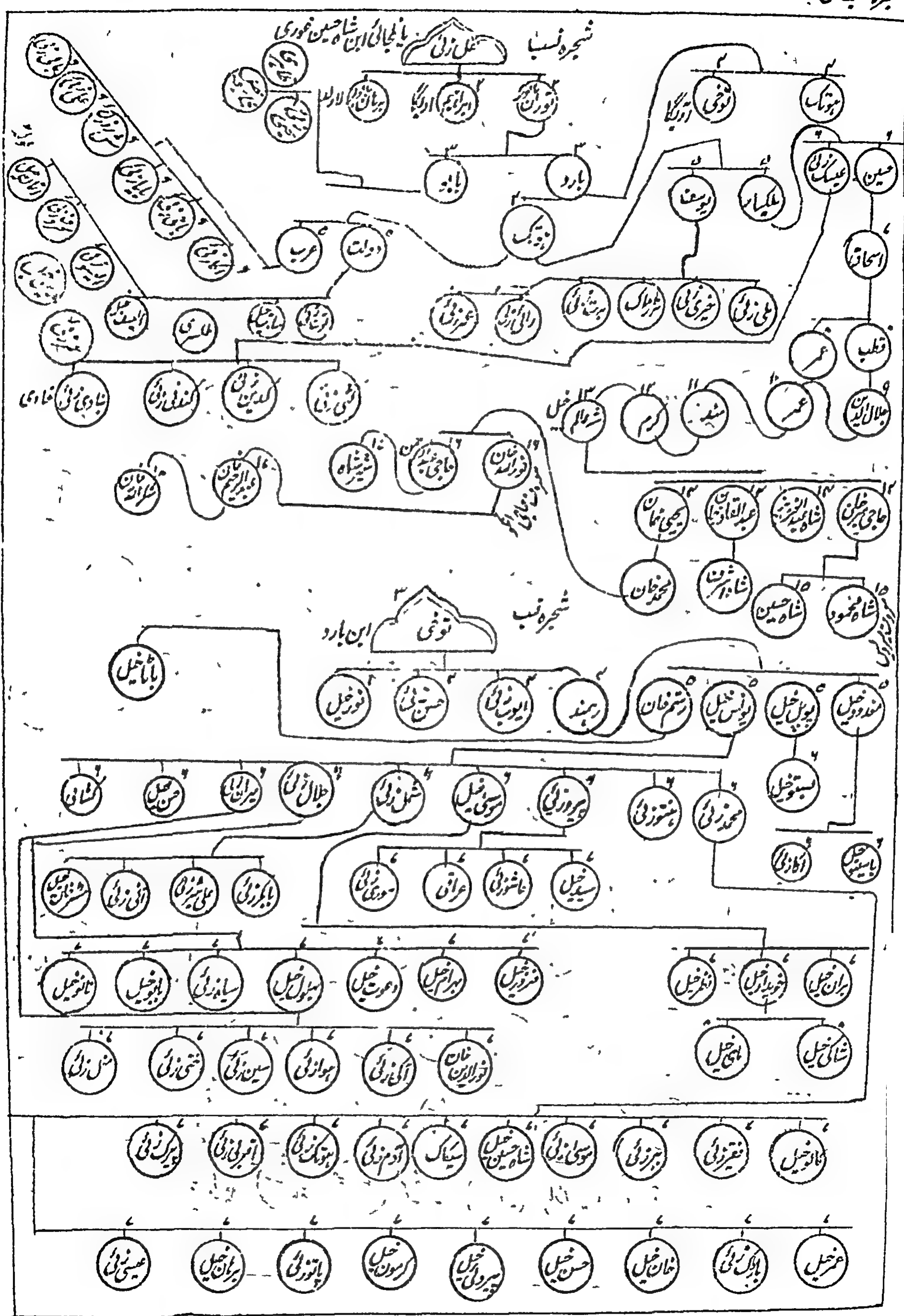
یاد داشت

ایک معتمد شخص قوم ناصر نے بیان کیا کہ فی الحال قوم ناصر تین حصہ پر منقسم ہے تور ناصر عمرزئی کو کہتے ہیں اور سپین یعنی سفید ناصر علی زئی کی نسل ہے مگر راوی کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط مشہور ہے سپین اور تور اور سور وہ سچ جو اوپر کی شجرہ میں لکھی ہے الا موافق اس معاملہ میں کچھ زیادہ اطمینان کے ساتھ نہیں لکھ سکتا البتہ تور یعنی سیاہ ناصر اور سور یعنی سرخ ناصر اکثر تعداد قوم ناصر کی پندرہ ہزار گھر شمار ہوتے ہیں جسمیں سے قلیل لوگ علاقہ کوہ دامن نواح کابل میں بمقام کاودرہ اور شکردرہ اور حاجی لگ وغیرہ میں آباد ہیں اور مستقل سکونت رکھتے ہیں اون میں سے خواجہ میر خان بڑا خان ہے اور قلندر بادشاہ ایک ملا فقیر مشہور ہے باقی قریب کل کے جملہ قوم ناصر کی زمین نہیں رکھتے اور ہمیشہ پیادہ اور کوچی رہتے ہیں اور پوندہ ناصر کا گذرا تجارت اور اپنے مویشی سے ہوتا ہے اپنے بھیڑی کی اون سے کشیر دی اور گلیم اور گونی وغیرہ سامان ضروری بناتے ہیں اور بھیڑی کی کھڑی کی پوستین بھی بنائی جاتی ہیں مالداری شتران اور گاوان خصوص رمہ ہای بھیڑی انکی بہت ہیں اور ہمیشہ اس خواہش اور تلاش میں رہتے ہیں کہ اپنے مویشی کی نمو اک ہم پہنچی رہی ناصرون کی کشیر دین چھوٹی اور سبک ہوتی ہیں عموماً اونکے گھر کی جائداد بوقت کوچ سوای مویشی کے یہ ہے کہ ایک دو جوڑہ پوشاک کی اور آرد کی گونی اور ایک دیگچی اور مٹی کی برتن انکی اس قوم کے لوگ اکثر میانہ قد گندم گون بدنقش ہوتے ہیں مگر بعض برعکس اوسکے آزار اور راست باز مخالف ہے خان اور ملک کلان کا اختیار بہت ہے ناصر بزرگ عبدالرحیم خان ہوتک کے وقت سے کچھ معمول ہوتک کے خان کو دیتے ہیں فی الحال پوندہ ناصرون کا ملک اللہ داد خان اور میر عالم خان دوست محمد خان وغیرہ ملک ہیں **ذکر قوم خروٹی**

کہتے ہیں کہ اس قوم کی تعداد تخمیناً چھ ہزار گھر بیان کرتے ہیں خروٹی لوگ اون پہاڑون میں رہتے ہیں جو کہ شمال ازکی مشرق کیطرف کوہ سلیمان کے متعلق کوہ بربل تک ہیں خروٹی کی ملک کا ایک حصہ علاقہ درگون ہے جسمیں بیرونی خواہ بیرملی قوم تاجک کی ایک شاخ رہتی ہے خروٹی قوم کی قبضہ میں بعضے تنگ میدان ہیں جس کی بیچ اونچی اور سخت پہاڑ ہیں اونکی چار بڑی گانوین جنمین سے مسار رضہ سب سے بڑی ہیں پانسو گھر ہیں سوای پوندہ خروٹی کی باقی اکثر خروٹی زمینداری کا کام کرتے ہیں اونکا زرعی وغیرہ ملک اگرچہ کچھ واسی اچھا ہے مگر سال میں صرف ایک فصل ہوتا ہے اور برف کے نیچے میں ماہ زمستان میں رہتا ہے اور بسبب پہاڑی ملک ہونے کی بھیڑی سے بکری کی زیادہ رکھتے ہیں اور اونکے پاس شتر بھی بہت ہیں جو میدان میں چرتے ہیں اور زبان میں بھی فرق ہے قوم وزیری اور جدران اور بیرملی کے ساتھ انکی سخت دشمنی ہے **ذکر قوم**

خدرزئی — یہ قوم اکثر علاقہ مقر میں شامل علی خیل غلزئی آباد ہیں مقر میں اپنے حصہ کا ملک رکھتے ہیں اور متصل شہر قندہار کے خوجی میں تخمیناً دو سو گھر اس قوم کا ہے یہ لوگ اپنے تئیں کبھی سید کہتے ہیں اور کبھی پوپل زئی درانی کبھی غلزئی غالباً شاخ غلزئی کی معلوم ہوتے ہیں مگر سلسلہ نسل اس کا اوپر تک نہیں ملتا کل


شجرہ نسب
ابراہیم
سلیمان خیل
علی خیل
اکا خیل
موسیٰ


شجرهٔ نسب
عمل زئی
هوتک
توخی
بارو
بابه
دولت
عرب
یوسف
ملکیار
حسین
اسحاق
قطب
عمر
جلال الدین
کرم
حاجی میرخان
محمد خان
شاه محمود
شاه حسین
شجرهٔ نسب
توخی
ابن بارو
باباخیل
نورخیل
رستم خان
یونس خیل
محمد زئی
سید خیل
عراقی
شاه حسین خیل
سیاک
آدم زئی
حسن خیل
عمر خیل

شجرہ نسب موسی خیل از قوم کاکڑی قوم اند غزنی

رستم خیل | حریوال | مانورئی | شست وال | اکو خیل | ... | شمشیر خیل | درازخیل | کمال خیل

شجرہ نسب ترکی این موسی ولد ابراہیم غلزئی

مایس | ماخیل | ساخیل | مرخیل | شوال خیل | کریز خیل

بارک خیل | حراب خیل | کگان خیل | کور خیل | جمال خیل

ماتوخیل | حاتم خیل | حسن خیل | حمزی خیل

قدرت خیل | ... خیل | مغل خیل

صالح خیل | ... | ... | ...

سلیم خیل | تراس خیل | شاہ خیل | ... خیل

حیزخیل | شاہ خیل | اکبرخیل | کریل | ماڑی خیل | ... خیل

ترہی خیل | ... | لاحیز خیل

ضیا خیل | قبازخیل | سینی زئی

... | ... | موسی خیل | ... | ...

سے شاہ محمود کی یورش میں توخی کو بسیار پامال اور کمزور کیا کہ لائق سرکشی کے نہ رہے اور شہاب الدین کے خاندان کی حیثیت بھی بہت کم ہو گئی ہے سلیمان خیل جو زمین برد پر محمد کریم خان اور نیز امیر دوست محمد خان نے فوج بھیجکر بہت سی فتوحات حاصل کریں اور ایسی کو شمالی دبی گئی کہ فی الحال باوجود کثرت تعداد ظاہرہ ارادہ بغاوت نہیں کر سکتی اور نہ مثل سابق کل قوم غلزئی نے ایک کو اپنا رئیس کل کی ہے ہر شاخ میں معتبر اور ملک مثل رعیت کے ہیں اور زر مالگزاری حسب سے وصول کی جاتی ہے

تقسیم تعداد قوم غلزئی اس قوم کو عوام الناس غلط مشہور غلجی بھی لکھتے ہیں جیسا کہ شجرہ نسب میں درج ہوا ہے یہ قوم غلزئی دو حصہ میں منقسم ہیں ایک توران دوسرا برابراہیم اور یہ ہر دو نام غلزئی کے دونوں پسروں کے اسم میں تھی اونکی اولاد کی جو تفصیل میں توران بڑا بیٹا تھا اوسکی اولاد بلحاظ رتبہ قوم سمجھی جاتی ہے توران کی قوم دو شاخ میں تقسیم ہوئی ہے ایک ہوتک دوسری توخی ان دو شاخوں سے شعبہ اور شاخ نہایت بہت نکلتی ہیں جنکی تفصیل شجرہ نسب سے ذیل کی ابراہیم کہ دوسرے تھے مگر اوسکے چھ پسروں کے نام سے چھ بڑی شاخیں ابراہیم غلزئی کی مشہور ہیں اس تفصیل سے سلیمان خیل۔ علی خیل۔ اکا خیل۔ یہ ہر سہ شاخ بنج اپنے مورث کی نام سے اندر کہلاتی ہیں وہ تو بھی سہاک پانچویں اندر چھٹی تره کی ان میں سے بھی آگے بہت شاخیں نکلتی ہیں انکی تفصیل جسقدر حاصل ہوئی شجرہ نسب میں ہر ایک شاخ کے ذیل میں درج کی گئی مگر اونکے سلسلہ پیوستگی کی نسبت کامل اطمینان نہیں ہوا الا غالب کہ قریب صحت کے ہوگا حصول شجرہ نسب قوم غلزئی میں بہت کوشش کی گئی اب ہر ایک بڑی شاخ مندرجہ بالا کا حال مع تعداد اور جائے سکونت تفصیل وار درج کیا جاویگا

ہوتک غلزئی کی قوم میں ہوتک کی شاخ اس سبب سے بلحاظ درجہ کے سمجھی جاتی ہیں کہ بادشاہ غلزئیوں کا اسی شاخ سے نکلا جن میں بہت لوگ تھے مگر بعد زوال اور انتقال سلطنت غلزئی انکی تعداد بہت کم ہو گئی نادر شاہ ایرانی نے بعد فتح قندہار پندرہ سو گھر اس قوم کا ترکستان و ایران اور ہندوستان کی طرف متفرق کر دیا اور ان میں سے بخارا اور بلخ و مازندران اور آذربیل صوبہ ایران میں آباد ہیں فی الحال افغانستان میں تخمیناً آٹھ نو ہزار گھر ہوتک قوم کے ہونگے اور یہ قوم اکثر مزرعہ اور دونوں طرف بازی نہر اور شور غر یعنی کوہ سرخ میں رہتی ہیں عیسک زئی مزرعہ اور ناغر میں ہیں اور ملی زئی کی شاخ گردی جنگل اور خابولان میں شعبہ بت زئی اور غنائی میں اور اکازئی خرنائی اور مندیا میں اور نون زئی بمقام سوری اور عمر زئی مندار میں رامی زئی آتاغر میں رہتی ہیں اور یہ ملک ہوتک کا قندہار سے چار منزل مشرق شمالی اور قلات غلزئی سے ایک منزل طرف شرق جنوبی سے شروع ہوتا ہے فی الحال اس قوم میں سے عالم خان نبیرہ وزادہ عبد الرحیم خان ہوتک اور حمد خان شیر خان ہیں اور اونکے ماتحت ہر شاخ میں چھوٹے ملک ہیں

ذکر توخی قوم توخی قبل از عروج خاندان ہوتک قوم غلزئی میں بہادر جنگی تھے اور سلطان ملخائی جو توخی کی شاخ سے تھا کل توران قوم کا سردار ہو گذرا ہے مگر بسبب ترقی پا جانے خاندان ہوتک کے یہ قوم دوسرے درجہ پر سمجھی گئی قوم توخی کی تعداد الفنسٹن صاحب بارہ ہزار گھر لکھتے ہیں مگر مولف کی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فی الحال افغانستان میں پندرہ ہزار گھر سے کم اس قوم کی تعداد نہیں ہوگی توخی کا ملک میں مشہور جگہ قلات غلزئی ہے توخی لوگ وادی ترنک میں پل سنگی سے لیکر جانب شیبلک اور اوسکی نواحات میں آباد ہیں اور وادی ارغنداب کا شمالی حصہ یعنی ملک ہزارہ بھی اور میرانہ توخی کے قبضہ میں ہے اور وادی ناوہ کی جنوبی اور بالائی حصہ میں اور خاکاک میں بھی کچھ توخی آباد ہیں بالمرزئی جنگیرا در سر آب اور شاہ مردان اور ناوہ میں رہتی ہیں اور باقی شمل زئی اور شیبار اور رباط اور شدان وغیرہ میں آباد ہیں توخی کا ایک محلہ شہر کابل کے متصل [illegible] میں ہے فی الحال توخی کا معتبر خان ہے

ذکر سلیمان خیل قوم غلزئی میں سے شاخ سلیمان خیل تعداد میں زیادہ ہے اکثر روایات سے سلیمان خیل کی تعداد درمیان چالیس اور پچاس ہزار گھر کی پائی جاتی ہے [illegible] اونکو وسیع ملک ہے دیکھکر قریب [illegible] تیس ہزار گھر [illegible] الفنسٹن صاحب نے بھی [illegible] لکھی ہے [illegible] قوم [illegible] ایک [illegible] تفصیل شجرہ نسب [illegible] ہوگا [illegible] مشہور ہیں مگر [illegible] ملک [illegible] دو حصہ میں تقسیم ہو سکتی یعنی جنوبی اور شمالی ان ہر دو حصہ میں سے جنوبی طرف قیصر خیل اور حسن زئی خواہ سمین زئی بہادر جنگ آور ہیں [illegible] تفصیل سے ہر ایک [illegible] آدین خیل شکی خیل شاہ نور ہے جلال زئی کالاخیل محمود خیل [illegible] جنوبی حصہ میں کا سلیمان خیل کے قبضہ میں ہے تعداد اونکی آٹھ ہزار گھر شمار کی جاتی ہیں اور زر رست نصف خیل جو کہ [illegible] اور اسمعیل [illegible] اکاخیل ایک ہزار گھر [illegible] قوم [illegible] جنوبی غربی میں آباد ہیں [illegible] ملک توخی میں [illegible] تعداد [illegible] ہزار گھر [illegible] افغانستان میں انکا اصلی ملک [illegible]

بھی اونکا تعاقب کرتا ہوا مارا گیا تب منح خان اوسکا بھائی دستار مختار بنا شہاب الدین اور فتح خان کی باہم لڑائی ہوتی رہی تا وقتیکہ قوم غلزئی اور درانی کی باہم لڑائی شروع ہوئی اور بنیاد اس جنگ کی اسطرح کھڑی ہوئی کہ جب شاہ زمان اور شاہ محمود سدوزئی بھائیوں کے بیچ فساد مچا اور اللہ خان نورزئی ہراول شاہ زمان کو اوسکی دغا اور بیوفائی کی سبب سے شکست ہوئی تو بیبادشاہ گردی دیکھکر غلزئیون نے یہ آرادہ کیا کہ ہم علحدہ ہو کر خود سر ہو جاوین اس منشا سے عبد الرحیم خان ہوتک شہاب الدین اور اسد خان نبیرہ حاجی خان کو ان لوگون نے بادشاہ مقرر کیا اور شہاب الدین خان توخی اوسکا وزیر ہوا شہاب الدین خان اتفاق اور اعانت عبد الرحیم خان نے اسطرح حاصل کیا کہ اپنی دختر مسماۃ صاحب بیان جسپر شہاب الدین عاشق تھا اور جو زوجہ شاہ زمان اور مادر شاہزادہ ناصر اور قیصر کی تھی سے اوسکی سب زیورات اور فرش وغیرہ سب سامان شہاب الدین کو دیدی یعنی اوس شہاب الدین حاصل کرکے واسطے مدد کرنے اپنے کی بنظر اتحاد و غنیم تعین ہوا اور عبد الرحیم خان بذات خود کابل کی طرف واسطے انگیخت سلیمان خیل غلزئیون کے گیا اور توران اور ابراہیم دونو غلزئی بسمت پیکار ہوئی کابل سے ایک درانی کی فوج بھیجی گئی اور اوس سے لشکر غلزئی نے شکست کھائی ابراہیم غلزئی کے پانچ چھہ ہزار آدمی مارے گئے اور عبد الرحیم خان قلات غلزئی کو واپس آیا دوسری دفعہ درانی کی فوج روانہ ہوئی اور غلزئی بھی اپنا مورچہ بنا کے ایک پہاڑ پر قائم کرکے جریدہ فوج سے در آزمائی کے واسطے میدان کی طرف بڑھی فتح خان توخی اس پہاڑ درانی کے شامل ہو گیا تھا یہ خونخوار لڑائی بابک اور اسپکائی کے درمیان ایک پہاڑ پر کہ جسکا نام فارسین میں کوہ سرخ اور پشتو مین سور غر ہی واقعہ ہوئی غلزئیون نے پھر شکست کھائی قوم توخی سے تخمینا آٹھہ سو آدمی مارے گئے ہونگے اکثر سوار تھے کہ بچ کر نکل گئے اوس وقت بسبب آجانی موسم بارش کے لڑائی ملتوی ہوئی یہ موسم بہار نہیں تھا علیہ ہی غلزئیون مین سال قتل غلزئی مشہور ہے اس لڑائی مین غلزئیون کے سردار عبد الرحیم خان ہوتک اور شہاب الدین خان توخی تھے اور درانی کے لشکر مین عبد المجید خان بارک زئی اور سیدال خان الکوزئی اور اعظم خان پوپل زئی اور شادی خان ایک زئی عرض بیگی اور سمندر خان بامی زئی افسر تھے بعد غلزئی ہارے گئے اور لشکر متفرق ہوا دوسرے سال بہار مین احمد خان نورزئی فوج لیکر کابل کو جاتا تھا مقام بلدرن بالطرف پہنچا شاہ جہان نے توخی کو زیر کیا اور غلزئی آمادہ لڑائی اوسی ہو گیا اور پھر شکست کھائی اور چھہ سو آدمی مارے گئے احمد خان نورزئی اوس ... درانی کی مدد ... واسطے روانہ ہوا مگر کچھہ فائدہ حاصل نکر سکا کیونکہ توخی لوگ زیر سرداری شہاب الدین خان اور فتح خان قلات کے پہاڑ پر چڑھ گئے درانیون نے چند دفعہ حملہ کیا مگر حسب خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا آخر الامر بعد اسکے مین غلزئیون کے مال مویشی پر حملہ کیا اور بہت سے بیگناہ آدمی قتل کردئے یہی اخیر لڑائی تھی درمیان توخی و ہوتک اور درانی کے بعد اسکے عبد الرحیم خان اور شہاب الدین خان کوہستان کی طرف بھاگ گئے اور اوس سے تھوڑے عرصہ کے بعد شجاع الملک نے تاکر کے ملک مین پناہ لی تھی اوسکے ساتھہ شہاب الدین خان اور فتح خان توخی اور شکر اللہ خان اور عبد الرحیم خان بھی مل گئے جب شجاع الملک نے چند روز کے واسطے شاہ ہوگیا اور فتح خان اور شکر اللہ خان نے اوسکو سلام کیا لیکن شہاب الدین خان نے اپنی زندگی مین سلام نہ کیا اس بات سے شاہ شجاع خفا ہوا اور جب اوسنے یہ سنا کہ شہاب الدین نے ایک قلعہ بمقام اوک بنایا ہے تو زیادہ ناراض ہو کر گلستان خان ایک زئی کو واسطے مسماری اوس قلعہ کے ... اور فتح خان بامیزئی کو بھی اوسکے ساتھہ بھیجا جب وہان پہونچکر محاصرہ کیا تو ایک روز وہ غافل پاکر شہاب الدین نے درانی کی فوج پر حملہ کیا سوارون کو بھگا دیا اور رکوئندازان توپخانہ کو قتل کردیا توپخانہ کی ٹیٹی جلادی اور توپون مین میخ ماردی ساری رستان مین وہان خالی توپین پڑی رہین دیا بین محبت خان پوپل زئی کابل سے تازہ فوج لیکر آیا اور توپون کو بعد سرچڑھتا کر چند روز قلعہ پر فیر کرتا رہا مگر کچھہ فائدہ حاصل نہ کرکے واپس چلا گیا اور وہ قلعہ ... عیسوی تک کھڑا رہا جب بوقت فوج کشی کابل سرکار انگریزی کے سفر مہمانی اوڑادیا القصہ بعد واپس جانی محبت خان پوپل زئی کے شہاب الدین خان اور فتح خان بہت مدت تک آپس مین لڑتے رہی اور عداوت اس بات سے زیادہ ہو گئی کہ فتح خان نے شہاب الدین خان کے بھائی میر محمد کو جسکی دلاوری کی تعریف اب بھی لوگ کرتے ہین علاقہ خاکیبن مار دیا تھا یہ دشمنی فتح خان کی زندگی تک رہی اور ہر فصل مین دو تین لڑائیان آپس مین ہوتی تھین جب فتح خان مر گیا تو شہاب الدین خان ناتحہ پرسی کے واسطے سمندر خان ابن فتح خان کے پاس گیا سمندر خان کے وقت یعنی یہ عداوت دوستی سے مبدل ہو گئی سمند خان نے شہاب الدین خان کی دختر سے شادی کرلی اور اپنی دختر شہاب الدین خان کی نبیرہ منصور خان کو دی اور تب سے خانگی فساد ملی ہوا بعد اوسکی امیر دوست محمد خان والی کابل نے اپنی حکومت عملی جرا

سرکاہو پر حملہ کیا کیونکہ وہ اوسوقت کمزور تھے اور شہری ملک توخی کے سلمان اشرف خان اور الہ یار خان پسران خوشحال خان ارغنداب کیطرف گئے ہوے
تھے سبب ترک مارہ گئے سندن اور یہ کہ جب یہ خبر غم افزا اشرف خان اور الہ یار خان نے سنی تو اونھون نے زن طلاق کی قسم کھائی کہ جب تک سکا بدلا نہ لین
تو ہم ایک دلت بھی گھر مین گے وہ بڑ بھائی میزان اور ترین ہیکچیاران کے تمام یہ جوہرات سے مغرب ہو نادرشاہ کے شامل ہوگئے نادرشاہ نے الہ یار خان کو اصفہان تعینات
مقرر کیا اور اشرف خان نے اوسی راستے قندہار کا دیکھا یا ہرات چودہ ماہ کے محاصرہ کے بعد لی گیا اور اوسطرح پر کہ جیسا کہ ہو چکا ہے قندہار بھی فتح ہوا تو ایک برج شہر
کہنہ مین ملا علی غلزئی چند روز تک دلاوری سے لڑتا رہا مگر آخر مغلوب ہوا جب قندہار پر یورش ہو رہی تھی تو اوسوقت عبد الغفور خان ولد حاجی انگو توخی
کا حکم تھا اور اوسکا دوسرا بھائی عبد الرسول سر رشتہ ملک ترونی مین واسطے جمع کرنے لشکر غلزئی جہت مقابلہ نادرشاہ کے گیا تھا نادرشاہ نے یہ خبر پاکر تمام
شیبا اون پر چھپا لگا اور بہت مخالف قتل کرائے موسی خان پدر مدد خان اسحاقزائی درانی معروف موسی ڈونگی شیبار کی یورش کے وقت نادرشاہ کا ہمراہ
تھا اس نے یورش مین مسمی جان قوم ترکی غلزئی بھی نادرشاہ کے شامل تھا جب نادرشاہ قندہار کو واپس گیا تو جان قوم ترکی کو معہ چار ہزار فوج واسطے
لینے قلات کی مقرر کیا اور امید فتح کی جان ترکی وہان کا قلعہ دار مقرر ہوا اس شخص کا اپنی قوم پر بہت اختیار تھا بعد صاف کرنے قلات اور قندہار کے
نادرشاہ نے اشرف خان توخی کو ہوتکیوں کا بیگلربیگی بنایا اور توخی کا بدلہ ہوتک سے اسطرح لیا کہ ہنوز ہوتک کا ایران اور ترکستان اور
سبعجھے ہندوستان کو بھیج دئے بعد نادرشاہ کے جب احمد شاہ ابدالی بادشاہ ہوا تو اشرف خان قلات اور غزنی کا حاکم تھا اور پہلی حملہ
ہندوستان مین احمد شاہ کے ساتھ گیا جب وہان سے واپس آیا تو درانی سردارون نے احمد شاہ کو اغوا کرکے اشرف خان سے بدظن کر دیا
کہ یہ شخص بہت زور آور ہوتا جاتا ہے ہو شاہ نے اشرف خان کو معہ اوسکے فرزند جسیم خان کے قندہار پر طلب کرکے قید کر دیا اور اونکی مہر جعلی خط پر لگا کر الہ یار خان کو
اصفہان سے بلایا اور جب الہ یار خان پہونچا تو وہ بھی قید کیا گیا کسی کو خبر نہیں کہ اونکا انجام کیا ہوا توخی کہتے ہین کہ زندان کی دیوار اون پر گر پڑی تھی اور
اوسی جگہ وہ دفن ہوگئے اسطرف تو یہ حال ہوا تھا اور ابراہیم غلزئی بعد زوال سلطنت غلزئی کے آزاد خان سلمان خیل سب سے نامدار اور صاحب
عزم آدمی تھا جسنے ایران کی سلطنت پر دعوی کیا اور مشہور ہے کہ آزاد خان سب سے قوی دشمن تھا کریم خان کے مخالفون مین سے ایرانی اور افغان ہو
کہتے ہین کہ بعد سخت لڑائی کے ان ہر دو کا باہم دوستی ہوگئی تھی اور جسوقت کریم خان نے فارس کی بادشاہت لی تھی تو آزاد خان بہت برس تک اوسکے
پاس عزت اور سلامت سے رہا آزاد خان کا بیٹا افغان مین چلا آیا کہ اوسکی اولاد اب بھی وہان ہے الغرض احمد خان ابدالی نے بعد تمام کرنے کام
اشرف خان اور الہ یار خان توخی کے حکومت قلات غلزئی کی سمو خان بابکرزائی کو عطا کی مگر اوسکے چند روز کے بعد محمد زائی توخیون نے مار دیا سمو خان کا
دو بیٹے تھے سید رحمت خان اور لشکری خان سید رحمت خان احمد شاہ کا ہمرکاب رہا تھا اور لشکری خان قلات مین بعد تخت نشینی تیمور شاہ سدوزئی کے محمد امیر خان معروف
امو خان ولد اشرف خان سلیمان خیل سے طلب ہو کر قلات اور توخی اور ہزارہ بلخیہ کا حاکم بنایا گیا اور نور اللہ ولد حاجی انگو سردار ہوتک کا مقرر کیا گیا
تیمور نے اسکو خطاب اخلاص تیلتیان اور آمدنی دیرہ اسمیل خان اور رواہان او رہون اور روز کون عطا کرکے صاحب اعتبار بنایا امو خان کشمیر کی
لڑائی مین آزاد خان کے فساد کے وقت مارا گیا اوسکے تین پسر باری کیگو ولی نعمت خان فتح خان میر عالم خان جب شاہ زمان سدوزئی تخت نشین ہوئے
ہوا تو ولی نعمت خان اپنے باپ کی جگہ مقرر ہوا اگرچہ وہ کم مرتبہ تھا [illegible] خان ہوسی خیل اوسکا سر [illegible] مقرر ہوا جب شہاب الدین خان ولد رحمت اللہ خان
نبیرہ الہ یار خان مشہور ہو [illegible] تو توخیون مین ایک خانگی لڑائی پیدا ہو گئی شہاب الدین کا عروج کا قصہ اسطرح پر ہے کہ امین الملک شاہی قوم [illegible]
ولی نعمت خان کو دربار مین کچھ سخت الفاظ کہی ولی نعمت خان نے جواب مین امین الملک کے [illegible] ایک [illegible] کی شکل بیان کری اوس سے امین الملک سخت
[illegible] شہاب الدین [illegible] نعمت خان کے رقیب کی پرورش کرنے [illegible] اوسکو [illegible] اس پر خاص [illegible] قوم [illegible] ہوگئی نعمت [illegible]
[illegible] شہاب الدین کی [illegible] واقعات [illegible] ایک [illegible] ولی نعمت خان [illegible]
[illegible] نعمت [illegible] ولی نعمت [illegible]

کثرت تعداد اور جنگجوئی کے ذریعہ سے زور آور ہو گئی اس قوم کی ریاست کا حال سلطان ملخی توخی سے پہلے کا خود بھی غلزئی لوگون کو معلوم نہین ہے تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ میرویس کی نشوونما سے پہلے محمد زئی شاخ توخی کے خاندان مین اور عیسیٰ نوی ہوتک کے شاخ مین اور جبار خیل ابراہیم غلزئی مین ریاست اور بزرگی اپنی اپنی قوم کی تھی لیکن نام
یعنی فرمان اورنگزیب عالمگیر بادشاہ مورخہ نہم ماہ جمادی الاول ۱۱۰۲ سنہ ہجری مین بنام ملک توخی لکھا ہے کہ راستہ کلات او قرابت کا تا ارغنداب بسبب قوم ہزارہ وغیرہ دزدان سے
محفوظ رکھو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملخی اوسوقت زور آور معتبر سردار تھا اور اوسکو سلطان کا خطاب عالیہ اورنگزیب ہی نے عطا کیا تھا کہتے ہین کہ ہزارہ کے لوگ ملخی نے دربار مین ارغنداب
سے نکالا یا اور اوس لڑائی مین مسمی ملک مانی قوم خان خیل نے بہت مدد کی اور دلاوری دکھلائی جس وقت سلطان ملخی کا کل توران یعنی توخی اور ہوتک کا سردار تھا اوسوقت
مسمی جبار جو مورث جبار خیل شاخ سلیمان خیل کا ہے کل ابراہیم غلزئی کا مالک تھا جبار مذکور بمقام پایاس شاہ جعفر کی لڑائی مین مارا گیا اور کابل اور جلال آباد کے مابین
مین دفن ہوا قبر جبار مشہور ہے وہان بہت سردی ہے اور برف پڑتی ہے اور برنگا بوڑہ وامر گرگ ہین اور وہان بہت گرگ اور ... ہین اوس جگہ کو ایک بہت منحوس اور
مذموم سمجھتے ہین اور کابلی لوگ بہت برا کہتے ہین اور یہ قبر جبار کی کہتے ہین بڑا مدبر شخص تھا اکثر روایات لوگون کی ابادی جزولی ہین بعد سلطان ملخی کے
حاجی میر خان معروف میرویس ہوتک مشہور ہوا یہ میرویس سلطان ملخی توخی کا دختر زادہ یعنی نواسہ تھا غلزئی لوگ یہ قصہ کرتے ہین کہ
سلطان ملخی کا ایک دختر مسمی نازو تھی ایک روز وہ لڑکی اپنی ہمسن دخترون کے ساتھ ندی ترنک کی کنارے پر کھیلتی تھی اتفاقاً ایک تارک دنیا
فقیر ہندوستان کی طرف سے وہان پہونچا اور اوسنے اون دخترون سے کہا کہ کون سی لڑکی مجھکو بوسہ دیگی سب لڑکیان اوسکی اجنبی صورت اور نا ملائم
سوال سے ڈر کر بھاگ گئین مگر ایک مسماۃ نازو نے باعث پیدا ہونے استقرار کے ارادہ بوسہ دینے کا کیا تب اوس فقیر نے بوسہ لینے سے انکار کرکے کہا کہ تو میری
دختر ہے یہ تمہاری آزمایش کے واسطے یہ سوال کیا تھا جاؤ تمہاری شکم مین سے ایک فرزند نرینہ پیدا ہوگا جس سے ایک بادشاہ ہوگا کہتے ہین کہ شیخ ولم باپ میرویس
کا ملخی کے پاس نوکر تھا مسمی نازو دختر ملخی اوسپر عاشق ہو گئی اور وہ دونو بھاگ کر آتا غر پہاڑ کو چلی گئی لیکن باشندگان اوس پہاڑ نے اونکو پناہ نہ دی
اور وہ متفرق جگہہ پھرتے رہے آخر نسنہ والی کیطرح پر سلطان ملخی کے گھر واپس آگئے اور اوسنے قبول کر لی اپنی دختر کو تھوڑی زمین ملحق سر پہاڑی کہ نزدیک کلات غلزئی کے واقع
دیدی اور نزدیک جو زمین تھی اوسکی سیرابی کے واسطے پانی تقسیم ہوا اور اوس مسماۃ نازو کو تھوڑا ... وقت ملا پایا تھا اوسکو وہ زمین ملی جو کہ خیبران کی چشمہ
سے سیراب ہوتی ہے یہ جاگیر شاخ کشتانی قوم توخی سے تھا لوگ کہتے ہین کہ نازو کو دس دن اور رات کا پانی اوس نہر سے ملا تھا اور جاگیر اکو دو دن کا ملک ملخی کی درواز
کی لڑائی مین الجھ گئی اور سرخ سنگ کی ما بین مارا گیا مسماۃ نازو کی شکم سے شاید عالم ہوتک کے تیا میرویس ہوا جنکی تفصیل شجرہ نسب مین درج ہے اون مین سے حاجی میرخان معروف
افغانستان کا بادشاہ ہوا کہتے ہین کہ جب میرویس ایران سے ہو کر بیت اللہ شریف کو گیا تو اوسنے بعد ادائے حج خدا پاک سے دعا مانگی کہ ہمارا ملک یعنی مغربی افغانستان ایران
کی حکومت سے علیحدہ ہو کر آزاد ہو جاوے یہ دعا مانگ کر سو گیا جب بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ اپنی تلوار میان سے نکلی ہوئی برہنہ پڑی ہے اوسکو فال نیک کہہ سمجھ کر
واپس روانہ ہوا اور جب قندھار مین پہونچا تو اوس طریق سے جو اول درج ہوچکا ہے شاہنواز خان گرجی کو جو شاہ ایران کیطرف سے بیگلربیگی قندھار تھا قتل کرا کر خود مالک بن بیٹھا
جب حاجی میرویس قندھار پر قابض ہوچکا تو قوم توخی سے کہا ... وصول کرنے کا حکم دیا توخی نے ادائے معاملہ سے انکار کیا اوسوقت قوم توخی مین شاہ عالم ولد تاج برادر زادہ
سلطان ملخی کا سردار ملک تھا اور خوشحال خان اوسکا بیٹا ... جوان ... تکرار پر باہم قوم توخی اور ہوتک لڑائی ہو گئی تب توخی کی ملک ترنک سے ارغنداب کو
چلی گئی اور باقی قوم توخی دو حصہ ہو کر دو حصہ مین منقسم ہو گئی شاہ حسن خیل اور دیگر قوم جو اب استادہ ہوا آب تازی کی گرد مین ہے یک ... ضلع ... مین اور برک خیل اور دیگر
اقوام جو اونکی گرد رہتی ہین وہ اموکائی مین اکٹھے ہو مین خاص کلات میر حاجی عادل ولد سلطان ملخی قابض اور اوسکا بیٹا بائی ... اور جنگجو جوان تھا اوس نے
ایک چھوٹا قلعہ ترنک کی کنارہ پر متصل کلات بنایا ہوا تھا قلعہ دوسری کنارہ پر بمقام خیبران تھا اوسنے قوم ہوتک کو بہت دق کیا مگر آخر مخالفون سے کمین لگا کر اوسکو
قتل کیا اور وہ قلعہ توخی سے لے لیا اور محمد خان معروف حاجی انکو لایچی برادر زادہ میرویس کا قلعہ دار مقرر ہو کر اب اسوقت خبر پہونچی کہ نادر شاہ ایرانی
قندھار کی طرف فتح کی عنان اوٹھائی ہوئی چلا آتا تھا شاہ حسین ہوتک نے سمجھا کہ ہمارے سامنے ایک قوی دشمن نادر جیسا جلد آتا ہے اور پیچھے دوسرے خار بغل توخی
ہے مناسب ہے کہ پہلے ایک کو درست کیا جاوے اس مشورہ پر چار ہزار سوار ہوتک قندھار وغیرہ سے آکر بمقام پل سنگی جمع ہوئے اور برک خیل اور ترنک سکنائی

حال قوم متنی

زمانہ قدیم میں یہ قوم کوہ سلیمان کی منزل بجانب آباد تھی عہد سلطنت سکندر ابن بہلول لودی میں بسبب [illegible] قوم علیحدگی اپنی قرارگاہ قدیم چھوڑ کر خانہ کشی کو
سلیمان کے شرقی حصہ میں بیدرہ موسوم گومل آکر قرار گزین ہوئی اور اکثر لوگ اس قوم کے بطور سوداگری اور امیدواری ملازمی ہندوستان کی طرف جاتے اور
چونکہ اوس وقت ہندوستان میں افغانون کا اپنی ہم قوم بادشاہ ہونے کے سبب سے بڑی قدر تھی قوم متنی میں سے بعض آدمیون کو بڑا رتبہ و منزلت حاصل ہوئی
جیسا کہ بیدا ابن فتح خان متنی ملک کدر نواب بنگالہ کا خود مختار صوبہ یعنی گورنر مشہور تھا جسکو تاج ابن شاہ قوم کرانی نے دغا سے مار دیا اور اسیطرح اور بھی چند اشخاص
اس قوم کے بادشاہان افغنہ کے سامنے عہدہ امارت رکھتے تھے یہ گروہ انکا درہ گومل میں آباد تھا اونہوں نے اپنی تعداد کی ترقی ہونے پر اپنے قبضہ کو بڑھانا شروع کیا تا حدیکہ مقام
وہ توچی تک جو کہ قوم کے نزدیک ہے جا پہونچا مسعود وزیرون سے اوس مقام پر مقابلہ ہوا جسنے شکست کھا کر پیچھے کو ہٹے اور مقام ٹلہ گرنگی سے بھی جا رہے
فی الحال [illegible] کے تنگ [illegible] میں فرقہ شنگی شاخ بہلول زئی مسعود کی جب مسعود وزیرون نے انکی مقبوضہ ملک کی کمی کی علاوہ چھیڑ چھاڑ شروع کری تب
متنی [illegible] زمانہ [illegible] ہو کر اپنے [illegible] شون کی امید پر ہندوستان کو چلی گئی اور جہان جسکی سینگ سمائی وہان آباد ہوئی الا زیادہ گروہ ذریت کچین کا اور انکا
کوہ سیون کے نواح شرقی کوہ سلیمان میں آباد چلی آتی ہین کہ اوس وقت کوہ گرچونیون سے جانب جنوب اور تاک سے بطرف شمال واقع ہے بقبضہ فرقہ
دکار [illegible] زمین متنی کی تھا اس فرقہ پر [illegible] بڑی یورش کر کے بیشمار درگاری قتل کئے اور انکا ملک لے لیا ایسی روایت ہے کہ اوس مظلوم فرقہ سے
ایک عورت حاملہ زندہ بچکر [illegible] کی چلی گئی بعد انقضای ایام حمل اوس مظلومہ کے شکم سے دو فرزند نرینہ توامان پیدا ہوئے ایک کا نام آدم اور دوسرا
معروف رکھا جب [illegible] یتیم [illegible] کو پہنچے تو اپنی والدہ سے باقی قوم متنی کا حال دریافت کر کے درہ گومل میں اولاد کچین اور دُر سیون کے پاس مدد خواہ گئے
اور اپنی مظلومی سے انکا خبر کر التجا کی کہ اگر ملک [illegible] ہمارا لیکر [illegible] فتح کرو تو دو حصہ تمہارے اور تیسرا حصہ ہمارا ہمکو دینا نسل کچین نے یہ شرط قبول
کر کے لشکر کشی کی مقابلہ سے غالب آئے اور [illegible] کو مغربی [illegible] مقبوضہ حال کو چلے گئے فتح کی بعد علاقہ مفتوحہ کو حسب شرط مقررہ دو حصہ مددگارون
نے لیا اور تیسرا حصہ اصلی مالکان کو ملا اوسی تقسیم مطابق اس علاقہ کا عملدرآمد رہا الا فی الحال اکثر زمینات اور پیلہ حصہ کچین کی اولاد سے شاخ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کرلی ہین [illegible] ترقی تعداد نسل متنی میں بہ نسبت اولاد دیگر اور بھائیون کی بہت کم ہوئی ہے سرحد پر تعداد نفری قابل اسلحہ بندی [illegible]
[illegible] سے زیادہ نہوگی اور یہ بھی متفرق [illegible] اس سال تک پہلے ہوئی مقابلہ [illegible] وقت سے یہ قوم اپنی تابعات اور خرابی کی لحاظ سے [illegible]
[illegible] یہ نسبت سلطنت انگریزی کی کچھ نام خراب نہیں ہے انگریز [illegible] نہیں ہے

حال قوم غلزائی

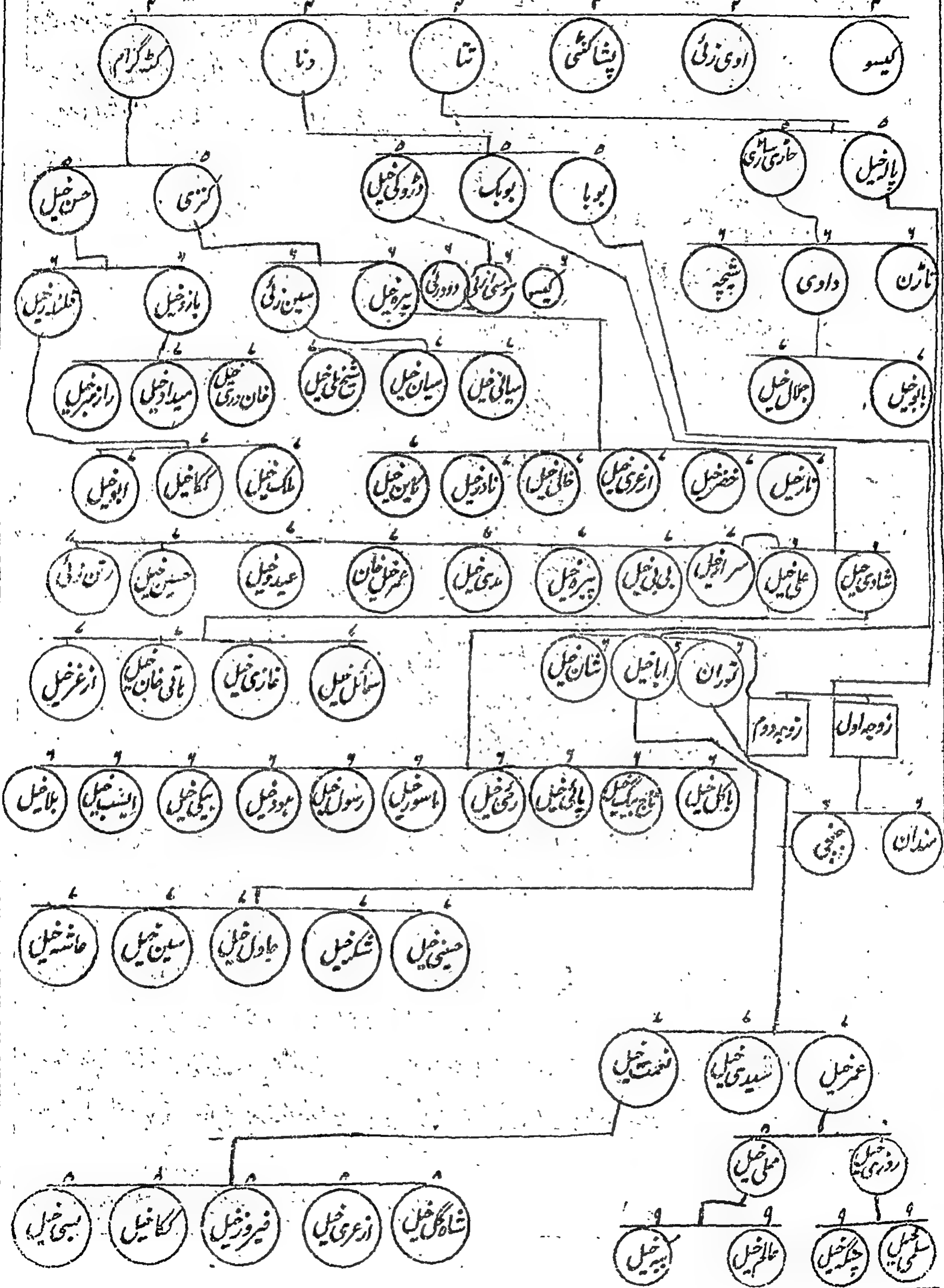
سلسلہ [illegible] دریای کابل میں [illegible] بابا اور کوہ سفید کی
[illegible] گرمی اور سردی کا بہت فرق ہے اور انکی بہت
[illegible]
[illegible]
[illegible] سب سے زیادہ گرم [illegible] بہ نسبت شرقی افغانستان اور [illegible]
کہ بہت سرد ہے زمانہ حاضرہ میں غلزائی کا نام افغانستان میں سب سے بڑا تھا ستر ہوین صدی عیسوی میں اس قوم نے تمام اصفہان کو فتح کیا اور سلطان [illegible]
[illegible] حاصل کی فی الحال بھی کثرت تعداد میں سب سے زیادہ اور شہرت نام میں درانی کے بعد افغانستان میں غلزئی کی قوم ہے اول اس قوم کا وہ قیس تھا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حال قوم متنی

زمانہ قدیم میں یہ قوم کوہ سلیمان کی نواح میں جانب آباد تھی عہد سلطنت سکندر ابن بہلول لودی میں بسبب غلبہ قوم غلجی اپنی قرارگاہ قدیم چھوڑ کر خانہ کوچ کوہ سلیمان کے مشرقی حصہ میں بے دور ہو موم گول میں اگر قرار گزین ہوئی اور اکثر لوگ اس قوم کے بطور سوداگری اور امیدواری ملازمت ہندوستان کی طرف چلے گئے اور چونکہ اوس وقت ہندوستان میں افغانون کا اپنی ہم قوم بادشاہ ہونے کے سبب سے بڑی قدر تھی قوم متنی میں سے بعضے آدمیون کو بڑا رتبہ اور منزلت حاصل ہوئی جیسا کہ بعد ازان فتح خان متنی ملک کدر نواح بنگالہ کا خود مختار صوبہ یعنی گورنر مشہور تھا جسکو تاج اور عماد قوم کرانی نے مار دیا اور اسیطرح اور بھی چند اشخاص اس قوم کے بادشاہ افغنہ کے سامنے عہدہ امارت رکھتے تھے مگر گروہ انکا درہ گومل میں آباد تھا اور جب انکی تعداد کی ترقی ہوئی اپنے قبضہ کو بڑھانا شروع کیا تا حدیکہ تمام وہ قومی تک جو نالی کورم کے نزدیک ہے پہونچا مسعود وزیرون سے اوس مقام پر مقابلہ ہوا جس میں شکست کھا کر پھر کوہ جٹو اور مقام قلعہ گرنگی سے بھی جلا دئیے فی الحال اپنی تنگی ترجمہ میں فرقہ شنگی شاخ بہلول زئی مسعود کی بسبب مسعود وزیرون نے انکے مقبوضہ ملک کی کمی تنگی علاوہ چھیڑ چھاڑ شروع کری تب قوم متنی نے زمانہ بدمعاش ہو کر اسمٹ کر پشتون کی اس پر ہندوستان کو چلا گئی اور جہان جسکو سینگ سمائی وہان آباد ہوئی لا زیادہ گروہ ذریت کچین کا اور اولاد کچھ کم سیون کا نواح مشرقی کوہ سلیمان میں آباد ہے کہتے ہیں کہ اوس وقت کوہ گرد نیون سے جانب جنوب اور تاک سے بطرف شمال انکے بقبضہ فرقہ دیگر اشخاص رہیون تھی کہ تھا اس فرقہ پر مگر سرکشی اور شرکت سے بیشمار درگاری قتل ہوگا اور اونکا ملک لے لیا ایسی روایت ہے کہ اوس مظلوم فرقہ کے ایک عورت حاملہ زندہ بچکر تمام انکی نکل گئی بعد انقضای ایام حمل اوس مظلومہ کے شکم سے دو فرزند نرینہ توامان پیدا ہوئے ایک کا نام آدم اور دوسرے کا معروف رکھا جب دیتیم سن تمیز کو پہونچے تو اپنی والدہ سے باقی قوم متنی کا حال دریافت کر کے درہ گومل میں اولاد کچین اور دیگر سیون کے پاس مدد خواہ گئی اور انہی ہمسائیون سے اکبر کر التجا کی کہ اگر ملک ہمارا لیکر واپس فتح کرو تو دو حصہ تمہارا اور تیسرا حصہ ہمارا ہمکو دینا نسل کچین نے یہ شرط قبول کر کے لشکر کشی کی تا بالاسر غالب آئی اور گرنے سے پاک کر کے اپنا وطن مقبوضہ حال کو چلے گئے فتح کی بعد علاقہ مفتوحہ کو حسب شرط مقررہ دو حصہ مددگارون نے لیا اور تیسرا حصہ اصل مالکان کو ملا اوسی تقسیم مطابق اس علاقہ کا عملدرآمد رہا الا فی الحال اکثر بنیات اور بیلہ حصہ گیر کچین کی اولاد سے شاخ زانی سے بیچا اور تین ایک حصہ کے ہیں شمار قوم ترقی تعداد نسل متنی میں بہ نسبت اولاد دیگر اور بھائیون کی بہت کم ہوئی ہے سے ہر جائے پر تعداد ذکور قابل اسلحہ بندی کے قریب تین ہزار سے زیادہ نہوگی اور یہ بہیج متفرق تاک کی دور ہی لیکر کوہ بگر کی سیمال تک پہیلی ہوئی ہیں مقابلہ حاکمان وقت سے یہ قوم اپنی قانت اور خرابی کے لحاظ سے پرہیز اور خوف رکھتی ہے اور انکا چلن بہ نسبت سلطنت انگریزی کے کچھ بہت خراب نہیں ہے اگرچہ نیک بھی نہیں ہے

حال قوم غلزئی

ندی کابل کی وادی جنکا علاقہ جہانگیرآباد کہ نیوجہ قوم غلزئی کے قبضہ میں ہے بنظر طوالت ضرورت نہیں ہے کہ جو نور دو وادی کہ کوہ ہندوکش کی دامن سے جنوبا اور کوہ سفید کی سلسلہ سے شمالا وادی کابل کے قریب کابل میں گرتی ہیں اونکا ذکر اس جگہ کیا جاوے غلزئی کا ملک میں گرمی اور سردی کا بہت فرق ہے اور انکے بیچ میدان بلند ملک قلات غلزئی بہت تنگ ہیں مثل ایک آبادی والی میدانی جنوب جو تیرہ تک پہنچا ہے ایک عرض ہوگا اگرچہ انکا ملک بہت بلند ہے لیکن بسبب کمی آب نہیں زراعت کی طرح کہ جیسا شمال شرقی کی طرف جانا ہے اور گوشہ جنوبی جانب کی طرف اٹل ہے یہ قوم سب جنگجو ہیں مگر بسبب کم سردی اور ہوا بہتر ملک کی نتیجہ کی طرف ہے اور ملاقہ غلزئی بھی زرخیز ہے مگر دو ملک میں سب جگہ بہت سردی ہوتی ہے اور گرمی میں بھی بہ نسبت شرقی افغانستان اور باکوئی کی بہت سردی ہے زمانہ قدیم میں غلزئی کا نام افغانستان میں سب سے بڑا تھا اٹھارہویں صدی عیسوی میں اس قوم نے تمام اصفہان کو فتح کیا اور سلطان روم کی فوج پر بھی فتح حاصل کی فی الحال بھی کثرت تعداد میں سب سے زیادہ اور شہرت نام میں درانی کے بعد افغانستان میں غلزئی کی قوم ہے اصل اس قوم کا کوہ قیس تھا [illegible]
[illegible]


شجرہ نسب
الکین
ابن شیخ بیٹ
کیسو
اوی زئی
پشاگشی
تنا
دنا
کٹہ گرام
حسن خیل
کرزی
بوبا
بوبک
تاڑن
داوی
بازو خیل
سیان خیل
جلال خیل
ملک خیل
ابو خیل
عمر خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
توران
شان خیل
سندران
رحمی خیل
رسول خیل
بلا خیل
عائشہ خیل
سعیدی خیل
فیروز خیل
ازغری خیل
شاہ گل خیل
کٹا خیل
عالم خیل
بیبی خیل

شجرہ نسب

گدون

[illegible] · اتوزئی · سلیمان زئی · تتی زئی · دودوزئی · خدرزئی

عیسیٰ خیل · عبدالرحیم زئی · محمد خیل

سالار · منصور · دلی خیل · قاسم خیل · شاہی خیل · الہ داد خیل · خواجہ بستم · اویس زئی

عمر زئی · الہ داد زئی

میلشیر خیل · ملنگ خیل · علی خیل

یعقوب زئی · حسن زئی · سامان زئی · بہلول زئی

دولت خیل · ادر خیل

حمید خیل · نورو خیل · ذکریا خیل · عباس خیل · شاہینزئی · ممارئی · خیل زئی · امرازئی

کرار خیل · قمر خیل · یعقوب خیل · عیسیٰ خیل · کرم خیل · بارہ خیل

ذکر نسب اقوام شیخ بیٹ سعروف بن بسیر

مسمی قیس عبدالرشید ۱۲

شیخ بیٹ

اسماعیل · وزیر سیون · کچین · سماؤلی اتی

دیساران · [illegible] · [illegible]

ابراہیم · مزرائی · کوبرال · دمانی · فرزون · شمی

سیتی · ادرکزئی · ودگی · زکنی · بائی خیل · [illegible]

[illegible] · [illegible] · [illegible] · نوروں · [illegible]

اوزم خیل · رعمول خیل · معروف خیل · ہوانی خیل · [illegible] خیل · حریم [illegible] خیل

ملیتی · تری

حمد خیل · منتری · سمو

سن خیل · مالی خیل · دوں خیل · شہ خیل

[illegible] خیل · حالی خیل · حسن خیل · لالی خیل · سمر زئی · دری خیل

وڑ · چالک

شیرانی · ہمرانی · مسوانی · بستور · خالی · نیازی

بنوانی · کوشی · [illegible]

طا خیل · [illegible] خیل · [illegible] · [illegible] · [illegible] خیل · [illegible] · [illegible]

یوسف خیل · شمرانی · لشکری · ابوالفرج

باقی

مس · اورکزئی

الیمر · ترشتر · نید

ذکر قوم گدون کا

واضح ہو کہ یہ لوگ اپنی تئین قوم کاکڑ کی شاخ بیان کرتے ہین شجرہ نسب اور مفصل حال قوم کاکڑ اولاد غرغشت کا اوپر درج ہو کا باوجود بہت کوشش کے
ٹھیک دریافت نہو سکا کہ یہ قوم کب سے اور کہان سے اکر ملک مقبوضہ حال پر آباد ہوئی اس قوم کا ایک شخص بیان کرتا ہی کہ یہان سے اوٹھکر چند عرصہ سفید کوہ مین رہے اور پہر
وہان سے اوٹھکر ہزارہ اور چھچھ کے نواح کے پہاڑون مین اونکی اولاد انکی آباد ہوئی سالار اور منصور سلانہ ہزارہ کے پہاڑون مین نالہ موسوم دوڑ کی دونون کنارون پر علاقہ اوش تک
آباد ہین ہزارہ گگدون کی سمی بہت عمدہ سرسبز اور خیر ملک ہی یہ ملک قوم دلازاک سے لیا گیا تھا زیادہ تر ذکر کے لایق گدون ہین جو دریای اباسین کے قریب کوہ مہابن کی
جنوبی حصہ مین آباد ہین قوم گدون کی ہر دو شاخ یعنی سالار اور منصور اس پہاڑ کی چوٹی سے لیکر نیچے تک جنوبی حصہ پر قابض ہین اگرچہ انکی چہوٹی چہوٹی موضع قریب بیس کی
ہونگے مگر انکی بڑی گانون تین ہین گندپ جسمین تخمیناً چہہ سو سی کچھہ زیادہ گہر ہونگی قوم سالار کا بڑا گانون مشہور ہے قریب کل کے اسمین اتوزئی کی شاخین آباد ہین اس شاخ
کی قبضہ مین دونو ہین گندپ اور رواکوری اور اسمین فی الحال مرابا عیسی خیل جہانگیر علی شیر خیل نواب قند خیل خالی محمد خیل طوطہ علی خیل ملک اور سرگروہ ہین غورغشتی
بہی یہ ضلع راولپنڈی اور ہزارہ مین آباد ہین جیساکہ علاقہ چھچھ مین ایک بڑا موضع باسم غورغشتی نامزد ہی موضع غورغشتی کی رہنے والے بہی اپنے آپکو کاکڑ کہتے ہین اسمین شک نہین کہ
وہ غورغشت کی نسل سے شاخ کاکڑ یا غرغشتی سے ہین ایک موضع بیٹی کا ضلعہ ہزارہ مین بہی ہی قوم منصور کا بڑا گانون بیٹک ہے جسمین قریب تین سو گہر کے ہونگی شاخ
مست خوا ہی قوم سالار موضع پانی واقع علاقہ سرکار انگریزی مین آباد ہی اشرف جو ارشد خان زندہ کی عہد مین مشہور ملک تہا اور افضل ملک ہین سلیمان زئی کی
شاخ سالار کی قبضہ مین سیادہ شنی - کولاگر سلوار احب اور دیہات خور واقع مہابن ہین قوم منصور کا بڑا گانون بیٹک ہی جسمین قریب تین سو گہر کے ہونگی
قوم منصور مین سی شاخ الاوزئی اور رودلازئی کی لوگ بیٹک مین آباد ہین عیسی خان سفید ریش ول خان بیٹک کا مشہور ملک ہی جسکو [illegible] جرگہ اور معاملون مین لوگ
لوٹری کہتے ہین ہاشم علی قاسم خیل قابل خان شاہی خیل میر خان اسد داد خیل غلام شاہ اور محب ریش شاخ کی ملک ہین بادر فتح خان دولت زئی معتبر ملک ہین خضر زئی کا
گدی مین رہتے ہین مسیان زنگی [illegible] اس شاخ کی ملک ہین گندپ اور بیٹک کا اکثر زرعی ملک میدان ملحقہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کی شامل واقع ہی اور اس سبب سے
اونکی بدعتون کی روکنے کی واسطے ہماری گورنمنٹ کو ایک معقول ذریعہ حاصل ہی گندپ - اور بیٹک - ملکا گدی دامن کوہ ملحق میدان کی واقع ہین جنکو [illegible] ان
دیہات کا رقبہ اکثر بارانی اور ناقص ہی مگر جسقدر باشندہ جات انکی بیان کی ہین وہ اکثر سرسبز اور ابل زرخیز زمین ہی گندم مکی اور چانول یہان بہت ہوتی ہین زیادہ تر پیشہ
قوم کا زمینداری اور مالداری ہی گاو میش مہابن کی مشہور اور عمدہ ہوتی ہین روغن زرد اور چوب عمارتی بہار سے لاتی ہین اور یہ اتمان زامہ علاقہ سرکار رڑکی اور کپڑہ اور نمک
خریدکر لیجاتی ہین گندپ اور بیٹک مین مجرمان مفرور سرکار ضلعہ راولپنڈی وغیرہ کا اکثر پناہ گیر ہوتی ہین جنکی راہ بری سے وہانکی لوگ بہی بارہا ارتکاب سرقہ وغیرہ سرکاری
ملک مین آتی ہین اگرچہ مہابن کے گدون اپنی قوم کی اسلحہ بند مرد اس قوم کی ہونگی اسلحہ بندوق انمین قریب نصف کی کم ہین تلوار ہر ایک مرد کی پاس ہی گرچہ یہ قوم جنگجو نہین

ہندوستانی کاکڑ

واضح ہو کہ افغانون مین ایسی کوئی بڑی قوم نہین ہوگی کہ جسکی نسل کے آدمی ہندوستان مین نملین سے اونین سے اکثر ایسی ہین جو پچہلی قوم کی جای سکونت سے کچہ بہی واقف
نہین اور تعلق برادرانہ تو مطلق کچہہ نہین ہی اسیطرح قوم کاکڑ کا بہی گروہ ہندوستان مین بعض اضلاع مین آباد اور صاحب املاک ہین جیساکہ قصبہ کومانہ ضلع رہتک مین
تفرق این کاکڑ کی اولاد سے شاخ علی خیل کا مع [illegible] ابو سعید زئی وغیرہ کاکڑ آباد ہین تخمیناً تین ہزار نفوس کی اونکی تعداد ہوگی روایت ہی کہ سلطان ابراہیم لودہی کی عہد
سلطنت مین ملک عبد المالی ابو سعید زئی کاکڑ مع ہر سہ برادران خود و دیگر چند اشخاص کاکڑ اپنی وطن سے جاکر قصبہ کومانہ مین آباد ہوا بعد وفات سلطان ابراہیم کی عبد المالی خود
تو اپنی اصلی وطن یعنی بوزئی کو واپس آیا مگر اوسکی بہائی مع اور کاکڑون کے وہان رہ گئی جہان اب تک آباد ہین ضلعہ بلند شہر مین جو چہاونی موضع افغانون کی ہین اور بارہ بستی
جو مشہور ہی اونمین بہی بہت کاکڑ افغان ہین خصوصاً قصبہ خواجہ انسی پر یہ غالب ہی کہ بلند شہر مین اس قوم کی لوگ چار ہزار سی کم نہین اور سوای انکی اور افغان بہی وہان
بہت ہین بنگال اور دکن مین بہی کاکڑ کہین کہین سنی جاتی ہین اور دیگر اضلاع مین بہی بعضی جگہہ کاکڑ دکہلائی دیتی ہین ہندوستانی کاکڑ طرز وضع رواج اور شکل اور شباہت مین
کسطرح افغانستان کی کاکڑون سی نہین ملتی اور پشتو نہین جانتی انپر کیا حصر ہی کل ہندوستانی پٹہان نہین جانتی ہین مگر جس قوم کا گروہ ہے اوس قوم کی نسل مین فرق نہین ایا

واضح ہو کہ بابی بن غرغشت نے اپنے چار پسران کے نام باسم پاک چار فرشتگان مقربین جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل رکھا تھا مگر باقی افغانان نے اوسکو ملامت اور سرزنش کی تب اوسنے نام فرزندان خود بدلا کر یہی جیسا کہ اوپر درج ہے مگر عزرائیل کا دوسرا نام نہیں رکھا گیا

ذکر قوم وادی

اس قوم کے لوگ بھی بہت تھوڑے آدمی ہیں اور قوم کاکڑ سے شامل اور متعلق سمجھے جاتے ہیں شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ وادی کی تیسری شاخ باسم خوندی مشہور ہے چونکہ حسن خوندی تھا بہ تغیر لہجہ پشتو اختصار لفظ افغان اوسکی نسل کو اب تک مردم خوندی کہتے ہیں

قوم بابی

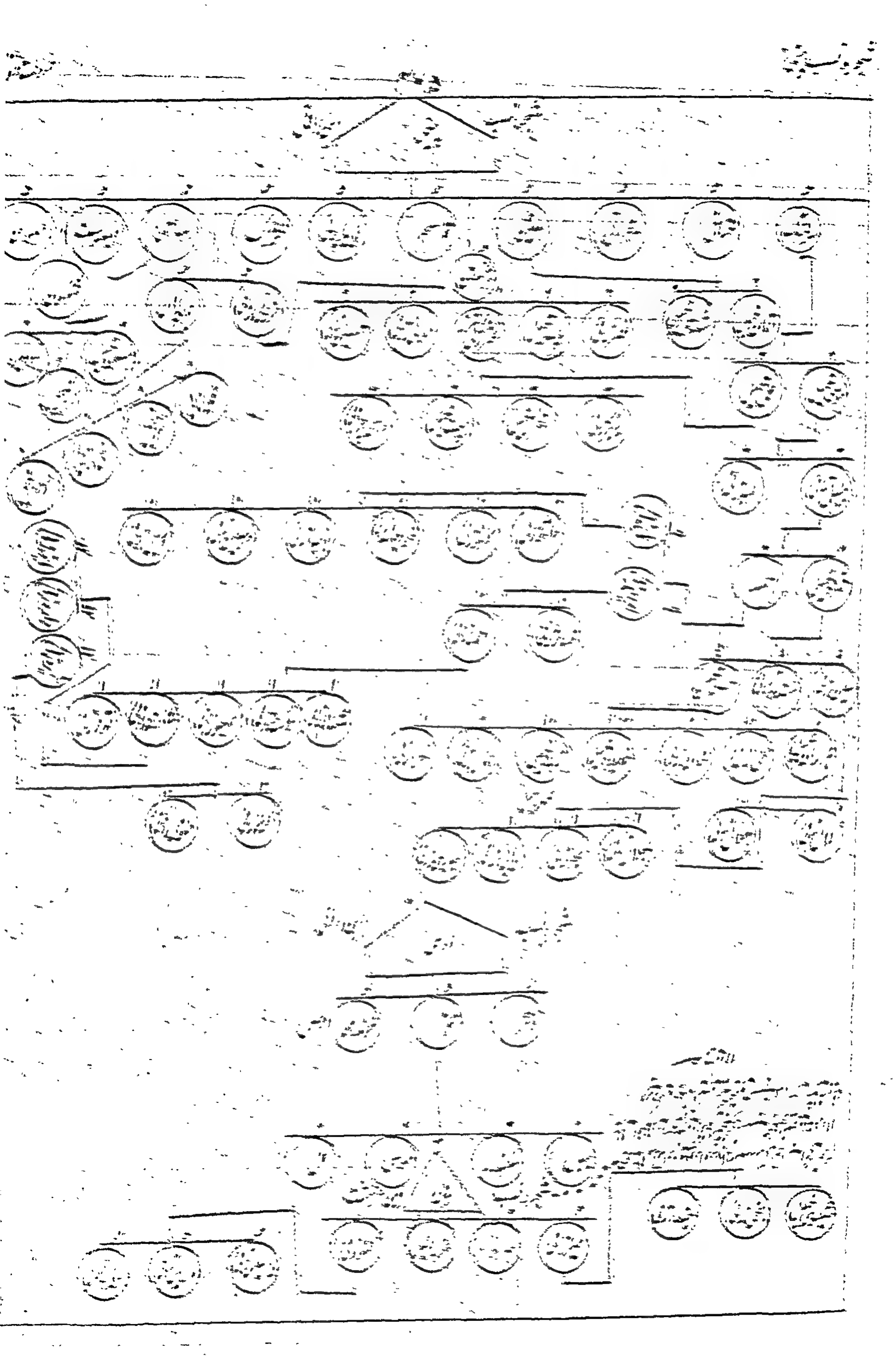
غرغشت کی نسل سے ہے جہان تک کہ شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا اس قوم کا حال بھی بہت تھوڑا لکھا ہے اگرچہ اسکی تعداد میں ہزار آدمی سے زیادہ نہیں بتلاتے مگر افغان میں سے بابی لوگ قندہار اور قلات نصیر کی طرف بڑے صاحب ہمت سوداگر ہیں اور نیک معاشی اور اپنی محنت کے سبب سے آسودہ حال اور اکثر غنی ہیں اس شاخ کے آدمی نیک چلن اور بامروت مشہور ہیں اور اگر افغان بھی بجائے رہزنی اور لوٹ کھسوٹ کے اونکی طرح حلال مال کی کوشش کریں تو آسودگی اور نیکنامی دنیا کی سوا عذاب عقبیٰ کے بھی نجات پاویں جو بابی کہ اہل لوگ ہیں اونکو پوشاک و خوراک اکثر امیر درانی وضع سے قوم بابی اور ابدالی و درانی کی پورانی دشمنی تھی سماۃ مراد قوم ابدالی کا قوم بابی کا خان بلا استر مناہی والدین لیگیا تھا اور باعث دشمنی شروع ہوا کہتے ہیں کہ بابی اپنی مسماۃ مراد کو جو اوسوقت اپنی قوم ابدالی میں تھی رات کو ابدالی کی قوم کی سرکشی پر ونکے جاہ میں پھینکدی اس دغابازی سے ابدالیونکی شکست ہوئی اور مراد بنت مرادیاتی چنانچہ یہ واردات بزبان پشتو منظوم ہے لیکن فی الحال قوم بابی اور درانی میں کچھ دشمنی نہیں ❊

ذکر قوم مندو خیل

شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ مندو جنکے نسب سے یہ قوم ہے غرغشت کا تیسرا بیٹا تھا ماہنوز تمام میں زیادہ تر یہ قوم مندو خیل کی اسم سے مشہور ہے اسکے جو کوئی شاخون کا شجرہ نسب نہیں ملسکا مندو خیل وادی ژوب کے دونون کنارہ پر رہتے ہیں اس ژوب کا سر مندو باغ کی پہاڑ سے شروع ہوکر مشرق مائل شمال کو بہتا آتا ہے جب تک سرکا نہ کے متصل گومل سے ہوکر جنوب کو رخ پھیرتا ہے اور نالہ گومل مشرق کو ملتا ہے ژوب ایک چھوٹی سی ندی ہے تنگ وادی میں جاری ہے اکثر پانی اوسکا میلا اور مفید زراعت کے ہوتا ہے جب یہ نالہ ژوب سرے تھوڑا فاصلہ طے ہو جاتا ہے تو ایک ہی میدان پر پہنچتا ہے جسمین گندم جو مکئی چاول وغیرہ غلہ پیدا ہوتا ہے اس نالہ کی دونون کنارون پر مندو خیل کے دیہات آباد ہوتے چلے گئے ہیں مگر وادی ژوب کا میدان چرائی کے بھی کام آتا ہے اوسکے اوپر بہت کثرت سے مالداری کی چراگاہ میں وادی ژوب فی الیقین جو کہ شمالی طرف وہ ہوگی جو ابو ناداغ کی جنوبی حد کی پہاڑ میں اور نیز گومل کی جنوبی پہاڑ وہ جگہ جو درمیان ژوب اور بوری اور پہاڑ سلیمان کی واقع ہے زمین بوری پال اور بابر کی ہے اور گوشہ مشرقی و جنوبی میں دو غیر آباد جگہ ہے کہ جسے موسی خیل اور السیوٹ اپنے مواشی چراتے ہیں سید باشرق کو حسن خیل اور آبا خیل تیسرا نمبون کہ بہاری وادی ژوب کی بہت زرخیز اور اکثر نہری ہے مندو خیل کا راہ وسیم اور پشتہ مطابق دریائین ہتی وال کا کرون کی ہے اور بیشتر سیاہ پوش اور ہر ایک مخلوق میں زراعت کاری کرتے ہیں اور رہتے ہیں

ذکر ان شاخونکا جو قوم کاکڑ وغیرہ غرغشتی سے دوسرے ملک چلی گئی ہیں

شاخ تیمنی عجب بات ہے کہ یہی حال ایماق کی بھی شاخ مشہور کہ جنکل اونکا اسطرح بیان کرتا ہے کہ تیمن نام کاکڑ کا بیٹا تھا اوسکی نسل کے تیمنی لوگ ہیں مگر وہ بیان نہیں کرتا کہ کب اور کیونکر یہ لوگ اس ملک میں جا کر آباد ہوئے جہانپر فی الحال آباد ہیں یعنی کہ سیاہ بند نواحی ملک غور میں باقی ایماق کے ساتھ آباد ہیں اور تیمنی کی دو شاخ ہیں ایک قیماقی اور دوسری ربنی اگر یہ قوم تیمنی کی کسی دوسری سے پیدا ہوتے نہیں ہوتے حسن انتساب پشتو سے نکلا ہوتا مگر سنا گیا کہ تیمنی یہ آپکو کاکڑ کی نسل کہتے ہیں اگرچہ اونکے ہونے ہو تو وہ کاکڑ کی ایک شاخ ہوتی ملک سیاہ بند میں سے یعنی چاہے تیمنی کی دو شاخ تو بیشک قیماق اصل ایماق ہونے تعلق معلوم ہوتی ہیں لیکن ایماق و تیمنی ہونے بھی نسب نیا ذاتی نام میں [illegible]



... حیدر آباد ... ذکر کا ہے جنکا ذکر اوپر لکھا گیا ہے کہ وہ دو سردار دو برادر ...
... یہ خیال سنا جاتا ہے اللہ تعالے انہوں کی ریاست کو سرسبز رکھے
... ہوتے ہیں اور یہ بھی انکا قاعدہ ہے کہ عیال اور اہلخانہ حیدر آباد مین
نہیں رکھتے مینے مرد حیدر آباد مین اور عورت گھر پر رہتی ہین اور وطن خاص قصبہ امرسر ضلع شیخاوات ہے
قریب جی پور کے ہے وہ انکا خاص وطن ہے حال مین جمعدار علی محمد خانصاحب پسر خورد حسن خان مرحوم مکان پرمین
و حیدر آباد کو نہین جاتے اون کی پنشن پانچ سو روپیہ ماہواری کی سرکار سے امرسر کو آتی ہے اور رہنے کا قاعدہ
ہے ان کا جنابت حسن خانصاحب سے سنا گیا تھا اور صاحب سے کہ جناب جمعدار غلام رسول خانصاحب
کے ایک کنیز حیدر آباد مین نوکر تھی اور اوس سے ایک دختر پیدا ہوئی تھی جبکہ انکا انتقال ہوا اوسوقت
حسن خانصاحب نے اندر جاکر کنیز سے کہا کہ تو اب چلی جا لیکن اوس نے نہین مانا اور جو کہ قاعدہ ہوگیا
ہوتا ہے وہ رسوم کی غلام رسول خان حسن خان کے برادرزادہ اور داماد بھی تھے بعد فہمایش خوب کے
اوس نے نہ مانا تو پھر انہوں نے اوس سے یہ کہا کہ اب دیکھنا ہماری شرم تیرے ہاتھ سے ہے
قصہ مختصر یہ خیال کے وہ کسی بہانہ سے بخدمت نواب صاحب بہادر والی حیدر آباد کے پہونچ گئی
گئی نواب صاحب نے جبکہ اسکے نام جاری کیا کہ تم اوس دختر کو حوالہ کردو ہم اوس کی شادی کر دینگے
سے اسپر انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کا قاعدہ ہے کہ ہماری ہم قوم تنہے پیوند سے پیوند ملتا ہے
غیر قوم سے شادی نہین ہوتی نائر اور رہتی ہین ہمیشہ سے رشتہ ہوتا آیا ہے سوا ان قوموں کے دوسری جگہہ
رشتہ نہین ہوتا جو اس کا بھی ایسے ہی موقع کے آدمی کے ساتھ قوم مین ہوجاسیگا لیکن انکی عرض پر نواب صاحب
نے کچھ خیال نہین کیا اور فوج اور توپ وغیرہ اسلئے لڑائی کے انہونکی مکان پر روانہ کی سنا گیا کہ جب فوج
سرکاری پہنچی ان کے مکان پر مورچہ لگایا اس خبر کو سنکر قوم نائر اور رہتی ان کے مکان پر جمع ہوگئے سنا گیا
کہ اوس وقت سات ہزار آدمی دونو قوم کے جمع تھے کہ کئی سو تیلیا چانول پختہ ہوتے تھے ہر دو طرف سے
جبکہ توپ وغیرہ اور سپاہ کا مقابلہ ہوا اوس وقت حسن خانصاحب نے سرکار مین یہ گذارش
کی کہ اب ہمارے نمک حرامی ہوگی کیونکہ یہ معاملہ شرم کا ہے بدون مرنے کے نہین بنتی لاچار الیت کرین گے
سرکار یہ خیال فرماوین کہ جیسے خیچل گودہ پر ہوا ایسا ہوگا و قصبہ شہر سے باہر تھا اور یہ معاملہ اندر شہر
تک ہے شہر درہم اور برہم ہوجاویگا ایک تو نواب صاحب نے یہ نقصان خیال فرمایا دوسرے
حسین خان کے لوگ ساعی ہوئے تیسرے اندر محل کے اصیل وغیرہ نے سفارش کری بعد
اوس کے نواب صاحب نے حسن خان کو دربار مین طلب کرکر آفرین کری اور فرمایا کہ تمکو ہم خطاب
عنایت کرتے ہین جیسا کہ محمد خان قایم خانی کو عنایت ہوا ہے حسن خان مذکور نے گذارش کری کہ میرے
سال پرچنت بیت پاسپیے اور خطاب الی تو مجکوان جنتکا بس کرتا ہے جو کہ جدا علی عبد الرشید کو جہانگیر
بخشا تھا بعد اوس کے دربار مین اونکو عطر اور پان وغیرہ دیکر رخصت کیا اور یہ قصہ باعث طول کے
مختصر لکھا گیا

بیس یا پچیس لاکھہ روپیہ کے ہونگی ان لوگون نی ابرو ملک حیدرآباد مین پیدا کری سلیمان زئی کی نوابی پانچ پشت رہی جو وہ عرصہ چالیس برس ہی انگریزون نی
لے لی اسکا ایک قصہ ہی باعث طول ہونی کتاب کی نہین لکھا گیا اور کڑنیون کی بھی نوابی انگریزون نی لی ہر دو نواب کی اولاد کو کچھہ تنخواہ مقرر کردی ہی
وہ بحال ہی اور سنا گیا کہ پنچل گودہ مین قریب دو ہزار کی قریب نیی ہونگی اور حسین گہہ مین بھی قریب دو ہزار کے ہونگی اور رسیت پورہ مین قریب ایک ہزار کی سنا گیا
اور بسیت پورہ اور شمس آباد مین بھی سنی جاتی ہین یہ موضع قریب شہر کی ہی قصبہ پنچل گودہ کی مسجد مین مولوی صاحب سی مذہبی تکرار یاسین خان ولد دلاور خان
غوری زئی سی ہوا تھا اور یہ شخص کنچنی یا سمبیران کنو سی پیدا ہوا تھا ایسی اولاد کو راجستان مین خواص وال کہتی ہین غرض کہ اوسوقت تیار پر نوبت آئی
یاسین خان کی ہاتھہ سی جناب مولوی صاحب شہید ہوئی اور یہ شخص زخمی ہوکر پنچل گودہ کو آگیا اور داؤد خان اور حسن خان مندزئی ہر دو برادر بہ ہمراہی جنا
مولوی صاحب زخمی ہوئی سنا جاتا ہی کہ مولوی صاحب کو بہت کچھہ قرب جناب نواب صاحب سی تھا لہذا دیوان چندو لعل نے اوسوقت فتحیار خان ناغر کو
بلا کر کہا کہ تم جاکر اون لوگون کو فہمایش کرو کہ وہ یاسین خان کو حوالہ کردین تاکہ یہ فتنہ فرو ہو فتحیار خان نی جو کہ سردار اوسوقت مین بھی یعنی سردار خا
غوری زئی اور ہمت خان علی زئی اور نوابی خان محمد زئی اور رحیمو خان علی زئی غرض کل لوگ جمع کرکر حکم دیوان چندو لعل صاحب کا بیان کیا
جسپر قوم برادری نی یہ جواب دیا کہ یاسین خان ہماری پیٹ مین ہی اور بہت کچھہ سخت کلامی سی پیش آئی خیر فتحیار خان نی واپس جاکر دیوان چندو لعل صاحب سی ان
لوگون کا کہنا گذارش کیا پھر بار دیگر فتحیار خان ناغر کو دیوان مذکور نی واسطے فہمایش اُن لوگون کی روانہ کیا اس قرار پر کہ تم لوگ یاسین خان کو اپنی ہاتھہ سی
مار دو یا ہم اپنا جراح کو بھیجین تاکہ وہ زخم پر زہر آلودہ پٹی رکھدیوی اوسکو مرنی سی یہ کل فساد جاتا رہی ہم ہر نوع جناب نواب صاحب کو فہمایش کرلین گی یہ حکم لیکر
خان مذکور آئی لیکن یہ لوگ کب مانتی تھی فتحیار خان ناغر فرزند خانی سی برہم ہوگئی اور یہ کہا کہ اول آپ ہی سمجھہ لو نواب کی فوج خداتعالی کی آوی گی جب کہ شدنی ہونی
والی ہوتی ہی جب کچھہ ایسا ہی ہوا کرتا ہی کہ کلام دوستانہ کہتا ہی وہ دشمن معلوم ہوتا ہی لاچار ہوکر فتحیار خان واپس دیوان چندو لعل پر گئی اور کہا کہ میرا کہنا
نرم اور سختی سی جو حق تھا وہ کہا گیا لیکن اونہون کی سمجھہ مین نہین آتا اب کیا کیا جاوی لاچار ہوکر دیوان نی فتحیار خان سی کہا کہ تم اپنی قبائل پنچل گودہ سی لے او
اور اپنا چوبدار اونکی ہمراہ کیا تاکہ کوئی راستہ مین پھرنی والا مانع اور مزاحم نہو خانصاحب مذکور نی بموجب حکم دیوان صاحب کی ویسا ہی کیا۔ نواب صاحب نے
فوج نیاز بہادر کی ہمراہ کرکے واسطے لڑنی کے پنچل گودہ کو روانہ کری اور کئی توپ بھی بھیجین اوسوقت نیون نی مار گروہ کرکر ہر چار راستہ کو باندہ دیا جس طرف
کہ نیاز بہادر صاحب تشریف لائی وہان پر جو کہ لوگ مقرر قوم نیی سی تھی اونسی مقابلہ ہوا نیاز بہادر فیل پر اور تیر کر اسپ پر سوار ہوئی اوسوقت یہ لوگ شمشیر
سی پیش آئی بڑا کام بہادری کا ظہور مین آیا کشتون کی پشتی لگ گئی اوسوقت جناب نیاز بہادر صاحب بدست شمشیر خان اور ہمشیرہ زادہ سالم خان شہید
ہوئی انکی شہید ہونی سی فوج نی شکست کھائی قوم نیی کی فتح ہوئی توپ وغیرہ سرکاری بھی انہون کی ہاتھہ لگین یہ فساد تاریخ ۲۳ محرم الحرام سی شروع ہوا یعنی شہید
ہونا مولوی صاحب کا اور تاریخ ۵ کو نیاز بہادر شہید ہوئی ۱۲۳۱ ہجری تھی جبکہ یہ خبر وحشت اثر جناب نواب صاحب اور دیوان چندو لعل صاحب نی سنی اور
جانا کہ ان لوگون سی ظفر یاب ہونا مشکل ہی لہذا صاحب انگریز کہ افسر بلان ملازم نواب صاحب کا تھا اوسکو بلایا اور حکم دیا کہ ان لوگون کو تم جاکر قتل تمام
کرو وہ بعد عرض معروض اپنی کی پنچل گودہ کو آیا اور اون لوگون کو حکم سرکاری سی ماہر کیا جسکہ انگریز آیا اوس سی معاملہ چاہا اوسنی تین روز کی مہلت دی کہ اس عرصہ
مین تم چلی جاؤ اور سرکار مین جاکر عرض کری کہ یہ لوگ نہ زر دیتا ہی کہ سامنی مرنی والی ہین حضور کے کام آوین گی اور بڑی بہادر ہین انکا قتل کرنا واجب نہین اور قتل
انکی مین سرکار کا انقصان ہی بندہ اونکو مہلت تین روز کی دی آیا ہی اس عرصہ مین وہ لوگ آپکی عملداری سی چلی جاوین گی خیر بموجب حکم کی اونہون نی ویسا ہی
کیا کہ درمیان تین روز کی پنچل گودہ کو خالی کردیا جہان جسکا سینگ سمایا وہان کو چلی گئی لیکن یاسین خان بانی فساد کو حوالہ نہین کیا ہمراہ لی گئی اس گروہ مین سالم خان
بوڑھی بڑا سردار اور مشہور شخص تھا اسکی مکان پر نوبت اور گھڑی بجتی تھی اور روپیہ مین کڑوڑ پتی مشہور تھا یہ شخص نواب کرنول پر گیا سنا گیا کہ بعد نواب دلدار خان کے
نوابی رہبر دل خان کو ہوئی سنا جاتا ہی کہ وہ بھی یعنی زبردست خان اصل پٹھان سی نہ تھا خواص سی تھا وہان سی لوگ خراب ہوکر اوس ملک مین ہی ہی اور بعضی لوگ ملک
تینجاور کی چلی آئی جہان جسکا قرب تھا وہان چلا گیا اختیار خان کرولی کو آیا جب سی زور ان لوگون کا حیدرآباد مین کم ہوگیا بعد انکی زور عربون کا ہوگیا جو حال تک موجود ہی

ذکر حال قوم منی ابن دانی کلہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شجرہ نسب جس پال ابن راجہ دھرم پال بہادر

شجرہ نسب راو سرمتھوا حسب بیان نانگا و سون بھل اور چند ریحان جاگھہ نامی راو سرمتھوا مرقوم

مورث اعلیٰ راجہ گوپال داس جی رئیس کرولی

جس پال

سنتوک پال

بختاور پال — کشن پال

نرسنگ پال — خوشحال پال — نانالنے پال

گلاب پال — بھوج پال — گوپال — سروپ پال

فتح پال — بلدیو پال — پرزوپ پال

چھتر پال — سبن پال — شنکر پال — چمن پال — بھرت پال

راجہ دوارکا داس جی — راو بہت سنگھ — تربھوان سنگھ جی، اولاد کی بود و باش سلگڑہ اور سنڈرا میں ہو گی

راو سبل جی — راو موہن داس جی — ہیلاد بودھ داس — جمیل جی، بود و باش کھوڑن علاقہ سلگڑہ

انکی اولاد بود و باش موضع نجھولی میں ہے

ٹھاکر اٹکم سنگھ — تیز سنگھ — بیرم سنگھ — سبل جی — تیج سنگھ — اسد سنگھ

راو کیرت سنگھ — صورت سنگھ — رنجیت سنگھ — کرپا رام — سکھ رام سنگھ — سندر سہائے

رتن سنگھ — چھترمل — ربِ داس — دھنواجی — ملند سنگھ — سکٹ سنگھ — کلیان سنگھ

کیسری سنگھ — پرسوتم سنگھ — فتح سنگھ — جگروپ سنگھ — جی سنگھ — کنج سنگھ

کشن سنگھ — مان سنگھ — جگت سنگھ

رتن سنگھ — جسپال سنگھ — بھرتی سنگھ — نول سنگھ

جوہار سنگھ — کنجن سنگھ

پدم سنگھ — بچت سنگھ — ہیرا سنگھ — چاند سنگھ — اترو سنگھ — اجیت سنگھ — بہادر سنگھ — مرجاد سنگھ — آنند سنگھ — جی سنگھ

خوشحال راو — بلا سنگھ — ہر سنگھ

پرتاپ سنگھ — بھاگ سنگھ

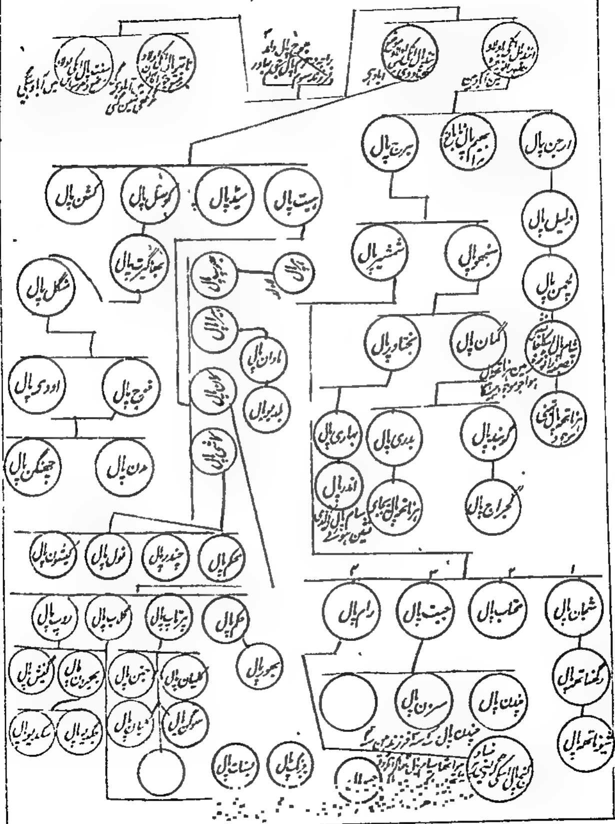
بھگونت سنگھ — ٹھاکر سبت سنگھ

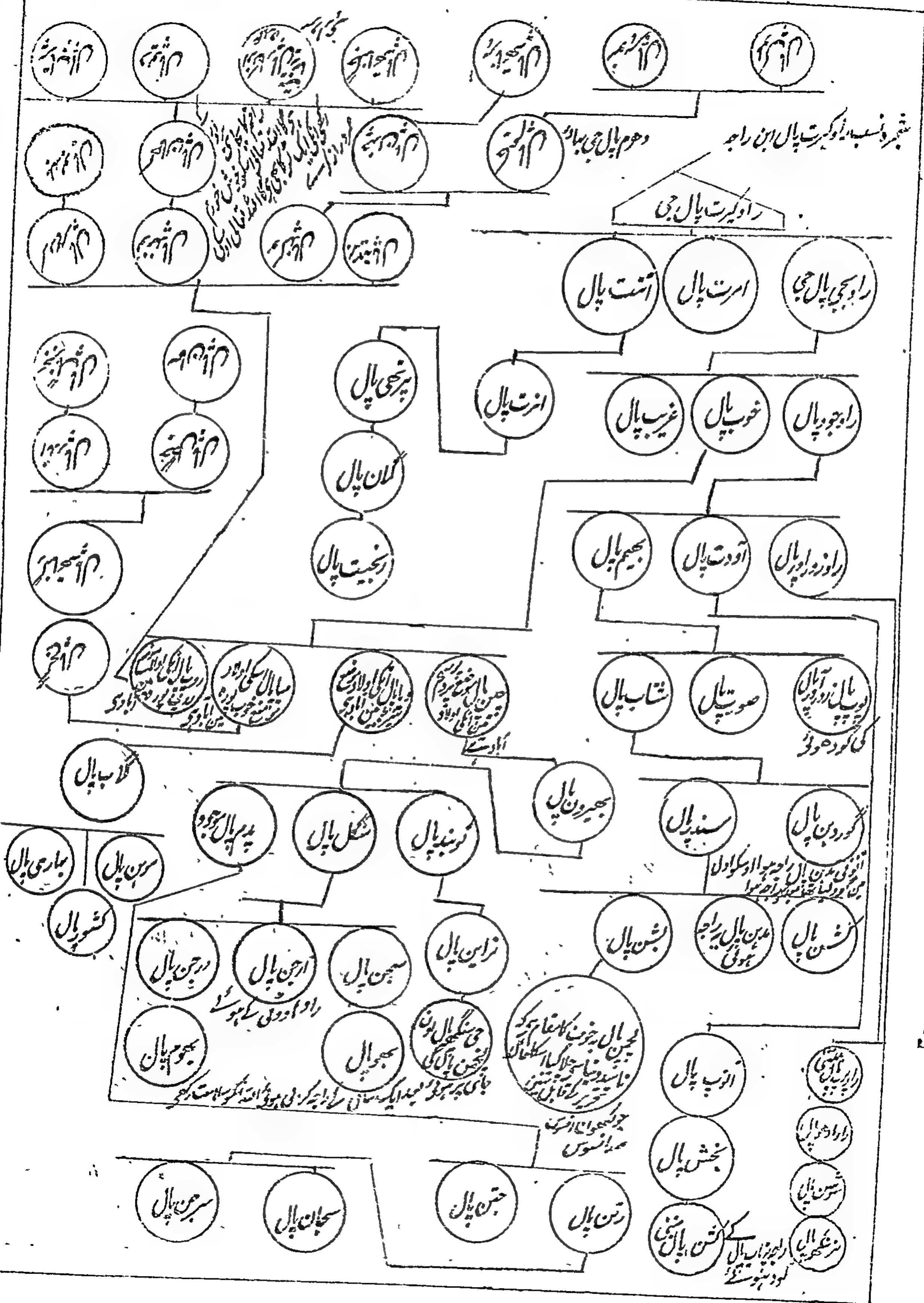
اجیری سنگھ — بیر سنگھ — فصوری سنگھ — بھوپال سنگھ — محبت سنگھ — جگموہن سنگھ — لچھمن سنگھ

عدن سنگھ — پنچم سنگھ — کندن سنگھ — جگت سنگھ — نرسنگھ — سوبھا سنگھ — الوک سنگھ — مالک سنگھ

ہلال سنگھ — مادھو سنگھ — لالہ — بلدیو سنگھ

تھاپا شمار میں لکھا گیا


شجرہ ونسب بھموج پال ولد راجہ ھوم پال جی بہادر کے فرزند سوم کا
ارجن پال
بھیم پال
برج پال
ولیل پال
بھوپال
شمشیر پال
لچھمن پال
گمان پال
نجبار پال
گوبند پال
بدری پال
بہاری پال
اندر پال
بیت پال
سیٹھ پال
کوشل پال
کشن پال
شگل پال
قنوج پال
اودی پال
مدن پال
جھنگن پال
بدہر پال
نکم پال
چندر پال
نول پال
کیشون پال
شمان پال
مہتاب پال
جیت پال
رائ پال
رگھنا تھ پال
شیونا تھ پال
منت پال
سرون پال
ہرتاب پال
کلاب پال
روپ پال
گنیش پال
کلیان پال
جتن پال
بہور پال


شجرہ نسب راو کیرت پال ابن راجہ
راو کیرت پال جی
دھرم پال جی بہادر
راو بجی پال جی
امرت پال
اننت پال
انرت پال
پرتھی پال
گمان پال
رنجیت پال
راو جو پال
خوب پال
غریب پال
راو زور آور پال
اودت پال
بھیم پال
صوبت پال
شتاب پال
گلاب پال
بھیرون پال
سند پال
گوردھن پال
گوبند پال
سنگل پال
سرہن پال
بہاری پال
کشور پال
نراین پال
سیجن پال
ارجن پال
درجن پال
بھوم پال
بشن پال
مدہن پال راجہ ہوئی
کشن پال
انوپ پال
بخش پال
رتن پال
جتن پال
سبحان پال
سرجن پال

نمبر	نام کوٹھری	دشن پال	مواضعات متعلقہ	تعداد	زر کھنڈی	کیفیت مالکانی
۱۱	میانی			۱	۵۰۰ روپیہ	ہمت سنگھ پسر چہارم سردیاس
۱۲	کیشن پورہ			۱	۱۲۰۰ روپیہ	جلد پور میں شریک ہے
۱۳	لکس پورہ	اوت سنگھ		۱	۲۰۰ روپیہ	عنایت سنگھ پسر سوم [illegible] سنگھ
۱۴	بھساوت			۱	۵۰۰ روپیہ	دولت سنگھ پسر ہشتم جادون سنگھ
میزان کوٹھری ہائی ببری اس کے				میزان	ہمت بانات روپیہ	
	برواس			۱	۸۰۰ روپیہ	[illegible] خلف دوم مہاراجہ گوکل دیو جی
موجود				میزان	۱۸۰۰ روپیہ	

علاوہ برادری کے اور لوگوں کو بھی جاگیر [illegible] ہیں جیسے راجپوت افغان وغیرہ کہ اور بیتو سید ہی کو بھی بہت کچھ [illegible] جاگیر کی بابت زمین ہے
یہ فہرست [illegible] راجہ [illegible] کی لکھی گئی ہے تخمیناً چالیس پچاس ہزار کی جاگیر ہے تخمیناً ایک لاکھ روپیہ کی ریاست اور موضع فقط مہاراجہ
مدن پال جی نے صرف اپنی اولاد کو عنایت کی ہے کل بیس [illegible] موضع دیئے ہیں راجہ مہاراجہ سنگھ پال جی بہادر نے اور کچھ مراعات نہیں کی

تجرہ نسب [illegible] کرولی از راجہ دھرم پال جی تا [illegible] پال جی بہادر حال [illegible]

راجہ دھرم پال جی صاحب بہادر

مہاراجہ ہرپال جی صاحب بہادر
راجہ کنور پال جی صاحب
بہوج پال جی
جیپال جی صاحب
راجہ [illegible] پال جی صاحب بہادر
مہاراجہ کنور پال جی
مہاراجہ گوپال سنگھ
نرسنگھ پال
مہاراجہ [illegible]
سلطان پال
بہاراجہ تیرپال جی بہادر
راجہ [illegible] پال جی
راجہ بیکھڑا پال جی بہادر

یہ چند راجہ [illegible] پال سنگھ کے حاشیہ میں ہوئے

راجہ پال جی
مہاراجہ [illegible]
کنور [illegible] پال
نندپال
راجہ [illegible] پال
راجہ [illegible] پال جی
راجہ [illegible] پال
بشن پال راجہ گیا
[illegible] جی

نمبر	نام کوٹھری	نام قابض حال	تعداد مواضعات	جمع	زر کھنڈی	کیفیت نام بانی
	فہرست کوٹھری ہا سے متعلقہ راج کرولی کی					
۲۲	مھولی	راؤ گوردھن سنگھ		[illegible]	[illegible]	لکھمی سین پسر دوم مہاراجہ پرتھی راج
	میزان کوٹھری ہای پیچرانتہ					
۱	فتح پور			[illegible]	[illegible]	مہا سنگھ پسر سوم ہریداس ابن دوارکا داس جی راجہ
۲	رام پورہ			[illegible]	[illegible]	
۳	مینگری				[illegible]	
۴	بخت پورہ				[illegible]	
۵	چین پور			[illegible]	[illegible]	جادون سنگھ پسر اول ہریداس
۶	ماپنچی	بھیج سنگھ		[illegible]	[illegible]	ایضاً
۷	بہنگر عرف مندی کا گانون			[illegible]	[illegible]	مان سنگھ پسر ششم ہریداس یہ کوٹھری بڑی ہے اس میں سب کوٹھری ہریداس کی نکلی ہین
۸	منڈوائی			[illegible]	[illegible]	چین پور مین سے نکلی ہین
۹	بنیگا			[illegible]	[illegible]	ایضاً
۱۰	کوٹہ			[illegible]	[illegible]	جادون سنگھ

فہرست کوٹھریہای متعلقہ راج کرولی سے کے

نمبر	نام کوٹھری	نام قابض حال	تعداد مواضعات متعلقہ	جمع	زر گذشتی	کیفیت نام بانی
۱۱	مجھورہ	ٹھاکر بلجیت سنگھ		[illegible]	[illegible]	انوپ سن پسر دوازدہم جگمن
۱۲	بھرتون	الیسری سنگھ	بھرتون ہری سنگھ پورہ	[illegible]	[illegible]	مدن سن پسر چہارم مہاراجہ بکندجی
۱۳	تردلی	شگل سنگھ	تردلی چٹیرکی پار تبیپورہ باڑی ایدل پورہ	[illegible]	[illegible]	سامن پسر پنجم مہاراجہ بکندجی
۱۴	لولری	گوبند سنگھ		[illegible]	[illegible]	ایضاً
۱۵	سر [۲]	پیپ سنگھ		[illegible]	[illegible]	دلوسن پسر سوم مہاراجہ بکندجی
۱۶	کھونکای کلاں	رام سنگھ			[illegible]	
۱۷	سیمردہ [۲]	پسر مرجن سنگھ			[illegible]	
۱۸	فتح پور [۳]	سن بھادان سنگھ			[illegible]	
۱۹	فدر پور	پسر گنج سنگھ		[illegible]	[illegible]	مدن سن پسر چہارم مہاراجہ بکندجی
۲۰	کیلا	پسر زور آور سنگھ		[illegible]	[illegible]	گیاداس پسر یازدہم خواص وال مہاراجہ رتن پال جی
۲۱	باجنہ	امراؤ سنگھ		[illegible]	[illegible]	سلیدی پسر ہفتم مہاراجہ دوارکاداس

فہرست کوٹھری ہای متعلقہ راج کرولی کے

نمبر	نام کوٹھری	نام قابض حال	تعداد مواضعات متعلقہ	جمع	زر کھنڈی	کیفیت نام بانی
۱	گریری	ارجن پال جی	گریری مانگرول گوپالپور ایکٹ ہاڈوتی کیرت پور سورت پورہ بلواپورہ کمبوپورہ	[illegible]	[illegible]	راو کیرت پال
۲	پردم پورہ	پدم پال دو حصہ گوبند پال اور نگن پال کا		[illegible]	[illegible]	چین پال ابن خوب پال ابن راو بجی پال
۳	روپ پورہ	اوک پال وغیرہ		[illegible]	[illegible]	روپ پال پسر چہارم خوب پال
۴	خوب پورہ	سمال پال		[illegible]	[illegible]	سیا پال پسر سیوم خوب پال
۵	نیٹرہ	کشور پال		[illegible]	[illegible]	دیا پال پسر دوم خوب پال
۶	زانوتھرہ	ہرناتھ پال	زانوتھرہ اوبج رانیہ کھانڈر درگی رانی پورہ بروده گوردہن پورہ	[illegible]	[illegible]	انند پال پسر کلان بھوج پال
۷	سیوارہ عرف چوٹرا گاؤں	ہردیو پال		[illegible]	[illegible]	ناتھو پال پسر ہفتم بھوج پال
۸	کھاودہ	نادان پال	کھاودہ اسید پورہ	[illegible]	[illegible]	سکھ پال پسر سیوم بھوج پال
۹	عناتی	راو بہاری پال	عناتی گلاب پورہ	[illegible]	[illegible]	راو بھوپ پال پسر ششم مہاراجہ چھترمن جی
۱۰	امرگڈہ	اودی بھان چند جی	امرگڈہ جورلی نشانہ کارالڈا [illegible]	[illegible]	[illegible]	امر سنگھ پسر ششم چھترمن

فہرست مشتمر اس کے کہ مہاراج بجی پال جی کی نسل سے کیسے شاخین نکلتی ہین جو وہ قوم کی یادداشت کے لئے لکھی جاتی ہے

نمبر	کیفیت	نمبر	کیفیت
۱۳	مہاراجہ ابھی چند جی کے فرزند منجملہ پانچ مین سے باسم اودھی جی کو موضع سرتھرا عنایت ہوا اونکی اولاد سرتھریا جادون مشہور ہوئی	۲۴	مہاراجہ اودیا چند جی کے چار فرزند ہوئے فرزند دوم باسم سارپال ہین جنکی اولاد مین قوم کھمیرا جادون ضلع آگرہ مین آباد ہین
۱۴	سوجو جی ولد ابھی چند کو موضع بجیا پور پرگنہ سبلگڈھ عنایت ہوا اونکی اولاد مین قوم داودھنگے جادون ہین اور اتنک اوسی نواح مین آباد ہین	۲۵	دہوسین ولد مہاراجہ اودیا چند کی نسل سے قوم رام پوریہ جادون ہین
۱۵	بہادر سنگھ ولد ابھی چند مہاراج کو موضع بہاولی عنایت ہوا اونکی اولاد مین چونڈا جادون ہین	۲۶	مہاراجہ اودیا چند کے تین فرزند پیدا ہوئے فرزند دوم راو سند سہائی انکی اولاد مین سہائی کے جادون کہلاتے ہین
۱۶	مہاراج پرتھی راج جی کی تین فرزند پیدا ہوئے فرزند دوم باسم راو لکھمی سین جی کی اولاد مین قوم کھمیرہ جادون مشہور ہین	۲۷	اودت بھان جی ولد اودیا چند کی نسل سے قوم گھیس جادون ہو گئے
۱۷	بھیم سین ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم مریا جادون ہو گئے	۲۸	مہاراجہ جیند سین کی اولاد مین قوم
۱۸	دھارک دیو ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم کمیریا جادون ہو گئے	۲۹	انگ راج ولد مہاراج تہن پال جی کی نسل سے قوم بہاگھیرا بنیا مین موضع بہادر پور مین آباد ہین
۱۹	مہاراجہ دیو پال جی کی اولاد مین قوم میوانی مین مسلمان ہو گئے		
۲۰	اچرداس ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم لوہا جادون ہین	۳۰	تندپال ولد مہاراجہ تہن پال جی کی نسل سے قوم بیج باشی جادون ہین
۲۱	بھیارہ دیو ولد مہاراج پرتھی راج کی نسل سے قوم جونبار جادون ہین		
۲۲	مانکچند ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم سندرسے جادون ہین	۳۱	بیرپال خواص الی ولد تہن پال جی کی نسل سے قوم کھاجی گوجر چار قوم ہوئے ہین
۲۳	کرم کرن ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم ملاوت جادون [illegible] تیرہ مین سے پانچ گاؤں ہو گئے	۳۲	... پال ولد تہن پال جی کی نسل سے قوم کھیر جادون ہین
		۳۳	مہاراجہ بجی پال جی کی نسل سے چھتیس قوم شمار مین آگئین

تھا باسم زورآور سنگھ قلعہ بوکرسہ جاگیر الکھ روپیہ کے سوا جاگیر پار سے بیٹے علاقہ سپاٹمد سے کے تھی اب انکی اولاد مین سے کوئی نہ رہا بلیدیہ شکوہ تھا
کہ اوس سے زمانہ حال مین قبضہ کر لی

تاریخ وفات مہاراجہ مدن پال صاحب بہادر بکشوباشی رئیس کرولی از تصنیف
سکھوال شاعر آہ باشندہ رامپور

بسکہ بن اہل جہان یکے والم شد خطر + دیکھتے ہین سوی افلاک یہ سب رو رو کر + یہ مدن پال ساراجہ تھا انکو تو انیس + آج بس نا کمین ہائے یہ بار ہنر
کیسی تاریکی یہ پھیلی ہے خدایا نا فلک + چھا گیا بسکہ جہان درد والم سے یکسر + اور ہوتی نہین تاریکی ظلمات الم + کیسی شب بلا کی ہے جگ ہے کہ با تحصر
کہا آہ ز بعد بیچ و تاسف با آہ + حسرت و بخشش مصیبت ہوئی شب بسر
١٨٧٠ م

فہرست مشہور اسکے کہ مہاراجہ بجی پال جی کی نسل سے کے شاخین نکلتی ہین چونکہ قوم کی یادداشت لکھی جاتی ہے

نمبر	کیفیت	نمبر	کیفیت
١	اوہو میال جی کی نسل سے قوم جو کل جادون مین یہ قوم تھا کویلہ بوندی راکھو انڈہ بھیر نہ لہ گنڈہ مین آباد ہین	٧	سورج دیو کی نسل سے قوم سرواسیہ جادون مین
٢	کنور گیا پال جی کی اولاد مین قوم بھاٹی جادون جیسلمیر والی راجہ مین بباعث موضع بھٹ نیر کے نہ سے بھاتی جادون مشہور ہوئے	٨	رام سنگھ کی اولاد مین کالا جادون مین
٣	مہاراجہ سوا پال جی پوتے بجی پال جی نے موضع سنشمی آباد کیا اونکی اولاد مین قوم سنشوار جادون ہین والیان بھرت پور	٩	مہاراجہ مدن پال جی کی اولاد مین قوم کھیرا جادون مین
۴	برم پال ولد تمن پال جی کی نسل سے قوم بمرولیا جادون مین والیان دھولپور سرور شیر اپنے بنے پور اور دھولپور کا ذکر اوپر مین ہو چکا ہے	١٠	بھول دیو خواص پال کی نسل کو لیا جادون کہلاتی ہے
۵	تاہم پال جی کی نسل مین ونشھو ریا جادون ہین یہ قوم مواضع گوپال پور اور کنور پور مین آباد ہین پیشہ زراعت کا کرتے ہین	١١	مہاراجہ انند پال جی نے متصل شہر اکے موضع سمری مین سکونت اختیار کی تو سمری والے راجہ اونکی نسل مین ہین یہ اب علاقہ سرکار انگریزی مین متصل آگرہ کے ہے
٦	مہاراجہ مانک چند کی نسل سے قوم اناوت جادون ہین	١٢	مہا سنگھ خواص وال کی نسل سے گول جادون کہلاتے ہین

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمت سنہ ہجری مسندنشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
۳۴	مہاراجہ پرتاپ پال جی	سمت ۱۸۹۴	۱۲ سال		یہ راجہ عقل کم رکھتا تھا اسکے وقت مین ملک مین خونریزی اور غدر بہت کچھ رہا اور انہون نے عمارت باغ شکار گنج مع باغ طیار کرائی اور مدت زندگی عیش اور عشرت مین بسر کی بلکہ اخلاقی بھی تھا
۳۵	مہاراجہ نرسنگھ پال جی	سمت ۱۹۰۶	۳ سال		انہی چھوٹی عمر مین قضا کی اسکو مذہب کا خیال بہت تھا اسکے وقت مین مسجدین شہید ہوئین ہر دو جانب سے بہت آدمیون کی خونریزی ہوئی اس امر مین اسکا کچھ قصور نہ تھا غدر ہو گیا تھا باعث اس حرکت کے اجنبی ہو گئے نواب سیف اللہ خان نے کام بخوبی انجام دیا
۳۶	مہاراجہ مدن پال جی	سمت ۱۹۱۱	۱۵ سال ۵ ماہ		تھی پھاگن سدی پونون مین مسندنشین ہوئے اور تھی ساون سدی دسمین سمت ۱۹۲۶ مین انتقال کیا یہ بیدار مغز تھا اس سے بہت کچھ کام نیکنامی کے ظہور مین آئے
۳۷	مہاراجہ جیسنگھ پال جی بہادر زیب مسند ہیں	سمت ۱۹۲۶			تھی ساون سدی پونون کو مسندنشین ہوئے اللہ خوش رکھے

مہاراجہ گوپال سنگھ سمت ۱۷۸۱ مین مسندنشین ہوئے بھائی بندون سے ملک بزور شمشیر لیکر ریاست کا ڈھنگ ڈالا یہ راجہ نامآور اور شجاع گذرا ہے اس مدت سلطنت مین اسنے کام اچھی نامآوری کے ہوئے اپنے شہر کے گرد کا پختہ کوٹ طیار کرایا اور عمارات اندر زنانہ کے عالی طیار کرائی قابل دید مین ایک مکان واسطے دربار عام کے طیار کرایا اوسکا نام گوپال مندر ہے یہ مکان نقل دربار عام دہلی کے طیار ہوا ہے اوس زمانہ مین سلطنت مغلیہ کو ضعف ہو گیا تھا سنا جاتا ہے تسپر بھی دہلی سے ممانعت ہوئی بلکہ ڈہونس سوارونکی آئی یہان سے گذارش کیا گیا کہ یہ مکان واسطے دربار کے نہین بنا ہے اسمین ٹھاکر جی بیٹھ گئے یہ مندر ہے لہذا اوسکا نام گوپال مندر رکھا گیا انہین کے وقت مین دادا امام الدین خان صاحب کا آکر دل مین ہوا ہم لوگونکی آمد انکے وقت مین ہوئی اسکا حال اوپر درج ہو گیا ہے شامل انکے حال کے اگر انکا حال لکھا جاوے تو ایک دفتر چاہئے ایسے بڑے بڑے کام شجاعت کے ہوئے ہین یہ راجہ منتظم اور ملک گیر اور نامآور گذرا ہے اسکو شکار کا بڑا شوق تھا صاحب جھاڑی مین انکی شکار کے بابجا الی نئی ہوی مین انکی اولاد نہ تھی ایک خواص سے لڑکا پیدا ہوا

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمبت و سنہ مسند نشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
۲۷	مہاراجہ دھرم پال جی	سمت ۱۷۰۱	۲۱ سال		
۲۸	مہاراجہ رتن پال جی	سمت ۱۷۲۲	۲۰ سال		
۲۹	مہاراجہ کنور پال جی	سمت ۱۷۲	۳۹ سال		
۳۰	مہاراجہ گوپال سنگھ جی	سمت ۱۷۰۱	۳۲ سال	یک	شہر کرولی کا انہون نے پختہ شہر پناہ طیار اور سبلگڈہ کا بھی شہر پناہ طیار کرایا اور ایک فرزند خواص والہ باسم زورآور سنگھ تھا اور اونکی ہی زمانہ مین جد اعلی راقم باسم امام الدین خانصاحب تشریف بعد ملک چھوٹنے بباعث راجہ جی پور کے لائے تھے
۳۱	مہاراجہ ترسم پال جی	سمت ۱۸۱۳	[illegible] سال		انکے زمانہ مین لڑائی سکروارون سے بمقام ندی نیر پر کے ہوئی یہ لڑائی مشہور معروف ہے اس مین افغان نا غربت سے شہید ہوئے اسکا حال راقم نے شامل حال انکے حال سبلگڈہ مین درج کیا ہے
۳۲	مہاراجہ مانک پال جی	سمت ۱۸۳۲	۱۹ سال	دو ہربخش پال امر پال	انہون نے ایک عمارت اندر محل کے اکھاڑہ مین طیار کرائی اوسکا نام مانک محل ہے یہ راجہ از حد عیاش تھا اسکی وقت مین ملک سبلگڈہ کا گیا لیکن اسنے ہر دو دختر کی شادی نہایت اچھی کری ہر دو دختر راجہ بوندی و جی پور کو دی ایک کام اسنے بہت بڑا ہوا یعنی راناگوہد کو گرفتار کرادیا مرہٹون کو وہ پناہ لیکر کرولی آیا تھا
۳۳	مہاراجہ ہربخش پال جی	سمت ۱۸۶۱	۳۴ سال		انہون نے دھول کوٹ یعنی شہر پناہ دیگر شہر کرولی کا طیار کرایا اور محل مین عمارت باز و دروازہ نقار خانہ کے طیار کرائی ہر بھون اوس کا نام رکھا اور ایک باغ بھی طیار کرایا موسوم شکار محل ہے

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمت و سنہ مسند نشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
۱۷	پرتھی راج ابن [illegible]	سمت ۱۲۳۶ [illegible] ہجری	[illegible] ۳۲ سال	۱۳	یہ راجہ اولوالعزم تھا راجہ گوالیار پر فوج کشی کی وہ قوم سے تنور تھا راجہ ان والی گوالیار کو بعد فتح کے تاج بخشی کی اور حاکم بیانہ قوم سردار افغان سے بھی لڑائی کی تھی بعد چند معرکہ کے سمت ۱۲۷۱ مین وفات پائی
۱۸	اودیا چند ابن پرتھی راج	سمت [illegible] ہجری	۱۲ سال	۶	انکے وقت مین کوئی واقعہ قابل یادگار کے نہ ہوا
۱۹	پرتاپ چند ابن اودیا چند	سمت ۱۲۹۰ [illegible] ہجری	۸ سال	۳	اسکے زمانہ مین بھی کوئی کام قابل تحریر نہ ہوا یہ راجہ بلکل رحم
۲۰	چندرسین ابن پرتاپ	سمت [illegible] ہجری	۹ سال		یہ راجہ بھی ملک گیر نہ ہوا ملک دار رہا قلعہ اونگر مین راج کیا سنا جاتا ہے عمر اسکی زیادہ ہے یہ راجہ کراماتی مشہور ہے آنکھون کی پلک رخسارون پر گرتی تھی
۲۱	بھارتی چند ابن چندرسین	سمت ۱۳۲۶	۹ سال		ملک دار رہے قلعہ اونگر مین
۲۲	[illegible]	سمت ۱۳	۳ سال		یہ بھی ملک گیر نہوئے
۲۳	مہاراجہ [illegible]	سمت ۱۳۲۶	۹ سال		
۲۴	مہاراجہ جگندبی	سمت ۱۳۲۱	۱۲ سال		
۲۵	مہاراجہ جگمن	سمت ۱۳۶۲	۴ سال		
۲۶	مہاراجہ [illegible] جی	سمت ۱۳۰۰	۱۲ سال		

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمت و سنہ ہجری مسند نشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
۷	نانگا ارجن ابن سین پال	سمت ۱۲۰۳ سنہ ۵ ہجری	مدت سال	ایک	
۸	پرتھی پال ابن نانگا ارجن	سمت ۱۲۳۲ سنہ ۵۹ ہجری	مدت ۲۲ سال	دو	
۹	تلوک پال ابن پرتھی پال	سمت ۱۲۴ سنہ ۶۱۵ ہجری	مدت ۱۸ سال	دو	
۱۰	پاپل دیو ابن تلوک پال	سمت ۱۲۶۳ سنہ ۶۳۳ ہجری	مدت ۲۰ سال	ایک	
۱۱	ساسل دیو ابن پاپل دیو	سمت ۱۲۸۳ سنہ ۶۵۹ ہجری	مدت ۲۸ سال	سے	
۱۲	آسل دیو ابن ساسل دیو	سمت ۱۳۱۱ سنہ ۶ ہجری	مدت ۲۹ سال	دو	
۱۳	گھوگل دیو ابن آسل دیو	سمت ۱۳۴۴ سنہ ۷۱۰ ہجری	مدت ۴۲ سال	ے	
۱۴	ارجن دیو ابن گھوگل دیو	سمت ۱۳۸۳ سنہ ۷۵۲ ہجری	مدت ۳۴ سال	دو	اس شخص نے دیوان سے عزم وطن اصلی کا کیا اول موضع انگرول علاقہ سیلگڈھ میں آیا یہاں ایک سپہ پادہ ہاتھ لگی اسکے ذریعہ سے خزانہ ہاتھ آیا موضع نیدرین شدہ شدہ قلعہ منڈرایل ہاتھ آگیا راجہ مشہور ہوئے اور سمت ۱۴۰۰ میں شہر کرونی کی بنا ڈالی اور کلیان رای کا مندر بنایا جو کہ روبرو قلعہ کرونی کے واقعہ ہے
۱۵	بکرماجیت ابن ارجن دیو	سمت ۱۴۱۸ سنہ ۷ ہجری	مدت ۲۱ سال	ھ	انہوں نے قلعہ تہون گڈھ دار الحکومت قرار دیا اگرچہ انہوں نے ملک گیری نہیں کی مگر ملک داری رہی ملک آبا و اجداد پر قابض رہے
۱۶	ابھی چند ابن بکرماجیت	سنہ ۷۹۹ ہجری	مدت سال	ھ	اس راجہ کے وقت میں کوئی واقعہ قابل یادگار نہ ہوا سمت ۱۴۶ میں انہوں نے رحلت کی

فہرست مسند نشینی مہاراجگان کرولی من ابتدای مہاراجہ بجی پال تا نہایت مہاراج دھراج جادو کل چند بہال مہاراجہ سنگھپال جی دیو بہادر					
نمبرشمار	نام مہاراجگان	سمت سنہ ہجری مسند نشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
١	مہاراجہ بجی پال	سمت ۱۱۱۱ سنہ ۵۲ ہجری	رہے ۵۱ سال	۱۸	اس راجہ نے قلعہ بیانہ اور شہر کی بناڈالی اور آباد کیا اور بکر قبضہ ہماری سے لڑکر مغلوب ہوا
٢	تون پال ابن بجی پال	سمت ۱۱۱ سنہ ۶۰ ہجری	رہے ۳۲ سال	۱۸	اسکو ایک بیراگی خدارسیدہ نے تیرپارس کا دیا اوس کے زور سے قلعہ تون گڈہ آباد اور تعمیر کرایا حال مین ویران ہے
٣	دھرم پال ابن تون پال	سمت ۱۱۴ سنہ ۹۰ ہجری	رہے ۱ سال		بیرپال کنور خواص وال نے اسکی حکومت کو تسلیم نکیا اور قلعہ تون گڈہ پر قابض رہا سوا اسنے چنبل کے کناری پر شہر اور قلعہ دھولپور آباد کر کے وہان راجب اسکا نام دھولتہ دیو مشہور ہوا
۴	کنور پال ابن دھرم پال جی	سمت ۱۱ سنہ ۹۶ ہجری	رہے ۰ سال	۱۸	اسنے سمت ۱۱ مین ایک قلعہ موسومہ کنور گڈہ بنیاد کرایا اور اوس مین سکونت اختیار کی اور تین قبضہ دھولپور کا سبب ہدگری نشینی کی بادشاہی فوج سے لڑے اور مغلوب ہوکر روپوشی اختیار کر کے بمقام بیوان سے پہلے گئے رئیس بیوان انکا رشتہ دار تھا
۵	اجے پال ابن کنور پال	سمت ۱۱ سنہ ۹۶ ہجری	رہے ۲۲ سال	۲	بمقام بیوان پنجاب کی تھمال مین پرستش پائی لقب راجہ گری بار دیگر انسے متعلق ہوا
۶	سین پال ابن اجے پال	سمت ۱۱۰۳ سنہ ۵۰۵ ہجری	رہے ۲۰ سال	۱۸	

کیفیت	تعداد ایام جلوس	سمت مسند نشینی	نام مہاراجگان	نمبر شمار
	لہ سال	سمت ۱۷۲۲	مہاراجہ رتن پال جی	۷
	نہ سال	سمت ۱۷۴۵	مہاراجہ کنور پال جی	۸
کوٹ یعنی شہر پناہ کرولی کا طیار کرایا اور سبلگدہ کے تلہٹی کا بھی شہر پناہ اور کرولی کے محل اور عام خاص باسم گوپال مندر طیار کرایا غرضیکہ یہ راجہ نامی گرامی ہوا ہے بہت کچھ نیک نام آوری کری ہین اگر اس کا لکھا جاوے تو ایک جلد دوسری طیار ہو جاوی لہذا موقوف رکھا گیا	کہ سال	سمت ۱۷۸۱	مہاراجہ گوپال سنگھ جی	۹
یہ راجہ ملک گیر نہین ہوئی ملک دار رہے	لو سال	سمت ۱۸۳۳	مہاراجہ ترسم پال جی	۱۰
انکی وقت مین سبلگدہ جاتا رہا یہ شخص عیاش گذرا ہے	لو سال	سمت ۱۸۳۲	مہاراجہ مانک پال جی	۱۱
انکی وقت مین دھاور خوبی رام منتظم تھا ملک کو آباد کیا	للو سال	سمت ۱۸۶۱	مہاراجہ ہرنجش پال جی	۱۲
تمام عمر عیش اور عشرت مین گذاری عقل بھی کم تھی لیکن حیا بہت	نا سال	سمت ۱۸۹۵	مہاراجہ پرتاپ پال جی	۱۳
انکی وقت مین مسجد شہید ہوئی لیکن انکا کچھ قصور نہین بلوہ تھا اور انکی وقت مین بباعث اس حرکت کے اجنٹی ہو گئی ڈپٹی سیف اللہ خان باشندہ نجیب آباد نے اچھا انتظام کیا	ے سال	سمت ۱۹۰۰	مہاراجہ نرسنگھ پال جی	۱۴
یہ شخص بیدار مغز اور قدر شناس مردم تھا اور رحم دل بھی تھا قحط سالی مین غربا کو قریب لاکھون آدمیون کے پرورش کیا	د سال ۵ ماہ	سمت ۱۹۱۰	مہاراجہ مدن پال جی	۱۵
		سمت ۱۹۲۶ ستی ساون سدی پونون مسند نشین ہوئے	مہاراجہ جیسنگھ پال دیو بہادر	۱۶

مین راجہ ہوئے یہ راجہ اولوالعزم اور بااقبال تھا راجہ گوالیار پر فوج کشی کی وہ قوم سے راجپوت قوم تنور تھا بعد معرکہ آرائی کے فتح اور نصرت پائی اور راجہ مان والی گوالیار اسیر ہوا بعد فتح کے پھر اوسکو تاج بخشی کی اسی عرصہ مین قوم چہان قوم سروالی حاکم بیانہ نے ارادہ تسخیر قلعہ تہون گڈہ کا کرکے بافوج کثیر قلعہ پر محاصرہ کیا مہاراجہ صاحب نے مع سپاہ جرار ہوکر جنگ عظیم کی بعد اونکا قلع اور قمع کیا — اس راجہ نے بتیس برس تسلط اور اقبال راج کیا سمت ۱۲۰ مین وفات پائی انھون نے چہہ شادیان کین جنمین تیرہ فرزند ہوئے اول اودیا چند راو لکھمی سین جنکی اولاد کھیرہ جادون مشہور ہین — بھجر سین موریا جادون انکی نسل مین ہین — دیار سنگہ دیو کھیریا جادون اسکی اولاد مین ہین۔ اجیراش لوتیا جادون انکی اولاد مین ہین — بھکلم دیو جبوئیا جادون انکی نسل مین ہین — مانکچند سندر کے جادون سکے ہورث — کوم کرن انکی نسل مین ماباوت جادون ہین — رومبوجی لاولد — سکندرجی لاولد — حامی بھان جی کھوک سین ہیں — مساچند جی یہ سب لاولد گئے — اودیا چند ابن پرتھی راج سمت ۱۲ مطابق ۵۰۷ھ ہجری مین سندنشین ہوئی تین شادیان کین — اولاد تفصیل ذیل ہوئی — اول پرتاپ رور — ساریاین جنکی اولاد کھیرسیا جادون ضلع آگرہ میں ہین — دیوسین جنکی اولاد ترم جادون ہین — سر جان جی یہ لاولد گیا — پرتاپ رور ابن اودیا چند سمت ۱۲۹ مطابق ۵۲۲ھ ہجری مین سندنشین ہوئی تین شادیان کین تین فرزند ہوئی — ایک چندر سین — راو سندر سمای انکی اولاد سمای کی جادون مشہور ہین — ابھی پال جی انکی اولاد گھس جادون کہلاتے ہین — چندر سین ابن پرتاپ رور سمت ۱۵۰ مطابق ۵۴۳ھ ہجری مین سندنشین ہوئے۔ بھارتی چند ابن چندر سین —

فردیادداشت سندنشینی مہاراجگان کرولی من ابتدای مہاراجہ گوپال داس تا بنهایتہ مہاراجہ جیسنگہ پال جی دیو بہادر

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمت سندنشینی	تعداد ایام جلوس	کیفیت
۱	مہاراجہ گوپال داس جی	سمت ۱۵۹۰	[illegible] سال	
۲	مہاراجہ دوارکا داس جی	سمت ۱۶۲۶	[illegible] سال	
۳	مہاراجہ مکند جی	سمت ۱۷۱۱	[illegible] سال	
۴	مہاراجہ جگمن جی	سمت ۱۷۶۲	[illegible] سال	
۵	مہاراجہ چھترمن جی	سمت ۱۷۸۹	[illegible] سال	
۶	مہاراجہ دھرم پال جی	سمت ۱۸۰۱	[illegible] سال	

۶۲۳ھ ہجری مین بعد رحلت پدر جانشین ہوئے چار شادیان کین ایک فرزند ہوا جسکا نام ساسل دیو رکھا — ساسل دیو ابن پایل دیو
سمت ۱۲۸۳ مطابق ۶۹۲ھ ہجری مین بعد انتقال پدر جانشین ہوا چار بیاہ کئے تین فرزند پیدا ہوئے ایک آسل دیو دوم بانک چند جسکی نسل
لاباوت جادون کہلاتے ہین سوم سیلک چند جو لاولد مرا — آسل دیو ابن ساسل دیو سمت ۱۳۱۱ مطابق ۷۰۹ھ ہجری مین بعد مرگ
پدر جانشین ہوا تین بیاہ کئے دو فرزند ہوئے ایک گھوگل دیو جانشین دوم بجل دیو لاولد — یہ نام مشکوک لکھا ہے — گھوگل دیو ابن آسل دیو
سمت ۱۳۴۲ مطابق ۷۴۰ھ ہجری مین بعد فوت پدر جانشین ہوئے سات بیاہ کئے چھ فرزند ہوئے (۱) ارجن دیو (۲) سورجن دیو
(۳) آکھی راج (۴) رام سنگھ یہ چارون اصلی سے تھے (۵) بھولن دیو (۶) مما سنگھ یہ دونون خواص وال تھے — سورجن دیو کی نسل
مین ہرواسیہ جادون ہین — آکھی راج لاولد گیا — رام سنگھ کی اولاد کالا جادون کہلاتے ہین — بھولن دیو خواص والی
کی کولیا جادون ہین — مما سنگھ خواص وال کی بھگوال جادون کہلاتے ہین — ارجن دیو ابن گھوگل دیو سمت ۱۳۸۳ ۷۸۳ھ ہجری
مین بعد وفات پدر جانشین ہو کر ازراہ تہور اور شجاعت رنیو آن سے عزم وطن اصلی کا کیا اور ایک رانی اور چار بھائیون کو ساتھ لیکر
روانہ ہوا جب موضع مانگرول علاقہ سبلگڈھ مین پہونچا تو وہان سے ایک گھوڑی ہاتھ لگی جسکا مالک نے تجسس جانکر چھوڑ دیا تھا
پھر وہان سے موضع مندر آیا گھوڑی مذکورہ نے بباعث بھوک پیاس کے زمین کو کھودنا شروع کیا کرمی خدا سے اوس غار مین
ایک دفینہ نکل آیا جو کہ گھوڑی نے کھود کر کیا تھا اور وہان پر ایک باوڑی بنائی اور وہان سکونت پذیر ہو کر تدبیر تسخیر قلعہ کی کی قلعہ
منڈرایل پر ایک شخص بادشاہ کیطرف سے قلعہ دار تھا جسکا نام مکن تھا ایک بار قلعہ دار شکار کرتا تھا اوسکو اثنار شکار مین ارجن دیو
نے قتل کیا اور قلعہ پر قبضہ کر لیا اور مبلغ خطیر صرف کر کے بہت کوشش اور تدبیر سے حضور بادشاہ دہلی سے ایالت قلعہ اور
علاقہ منڈرایل کی حاصل کی اور قرب جوار اقطاع مثل اونگر و توون گڈھ وغیرہ کو دبایا — اور بتبدیل موضع کہ جو اب علاقہ سرمتھرا لنازد
ہین آباد کی سمت ۱۴۰۴ مین شہر کرولی کی بنیاد ڈالی اور راول کلیان رای کا مندر بنایا جو کہ حال مین روبرو قلعہ کے کرولی مین موجود ہے
یہ حال کتاب جگون سے نقل کیا گیا لیکن اور کتاب تواریخ پورانی سے یہ پایا جاتا ہے کہ میان حسین بزرگ زادہ کو از طرف سلطان سکندر
قوم لودی نے قلعہ مندرایل مین بعد فتح قلعہ مذکور کے شہر اور آباد کیا اور وہان پر بت خانہ توڑ کر مسجد بنا کر تھی جو اوس
مسجد کا کچھ نشان پایا جاتا ہے قلعہ مذکور مین بموجب نقل کتاب جگونگی — انہون نے چار بیاہ کئے اور دو فرزند ہوئے ایک بکرماجیت
دوم ٹوڈر مل کہ لاولد مری — بکرماجیت ابن ارجن دیو سمت ۱۴۱۸ مطابق ۸۰۸ھ ہجری مین بعد رحلت پدر مسند آرا ہوا اور [illegible]
دارالحکومت قرار دیا اگرچہ انہون نے ملک گیری نہین کی مگر جو ملک وارد ہے جو باپ کے وقت مین زیر حکومت آیا تھا
اوسپر قابض رہے — شہر کرولی کی بنیاد جو انکی باپ نے ڈالی تھی بسبب مزاحمت قوم مچامینہ کی اوسکو پورا نکر سکے —
انہون نے دو شادیان کی اور پانچ فرزند ہوئے (۱) ابھی چند (۲) ابی چند (۳) مدن چند (۴) لکھو کچند (۵) کرمال جی
(۶) سوائی ابھی چند کے چارون لاولد فوت ہوئے — ابھی چند ابن بکرماجیت سمت ۱۴۳۹ مطابق ۷۹۹ھ ہجری مین بعد رحلت پدر
مسند آرای ریاست ہوئے دو شادیان کین پانچ فرزند پیدا ہوئے (۱) پرتھی راج (۲) ارجو جی (۳) سوجو جی (۴) رای ماس جی
(۵) بھاو سنگھ جی — ازانجملہ پرتھی راج راجہ ہوئے جنکا ذکر آئندہ مرقوم ہوگا — اور ارجو جی کو موضع سرمتھرا عنایت ہوا اونکی اولاد
سرمریا جادون مشہور ہین — سوجو جی کو موضع تبھی پور پرگنہ سبلگڈھ عنایت ہوا اونکی اولاد وراو کی جادون کہلاتی ہین اور تب
اوسی نواح مین آباد ہین — رائی ماس لاولد گیا — بھاو سنگھ کو موضع بھاوسے ملا اونکی اولاد جونڈرا جادون کہلاتی ہے —
ان راجہ کے وقت مین کوئی قابل یادگار نہوا سمت ۱۴۶۰ مین انہون نے رحلت کی — پرتھی راج ابن ابھی چند سمت ۱۴۶۰ مطابق ۸۱۰ھ ہجری

آیا کرایک گھوڑی سواری مہاراجہ بجی پال کی جو بوقت فتح قلعہ بیانہ کے شمول غنایم شاہ قندھار سے گیا تھا حسب الایمای راجہ تون پال اپنے
باپ کی بہ حکمت عملی اور شجاعت فطری کے افغانستان سے لایا اسی سبب سے تون پال نے خوش ہو کر [illegible] مین اسکو مختار ریاست کیا ۔
مہاراجہ تون پال جی نے سمت [illegible] مین وفات پائی ــــ دھرم پال ابن تون پال بعد وفات تون پال کے [illegible] مطابق [illegible] ہجری مین
یہ مسند آرا ہوا لیکن ہر پال خواص وال نے اسکی حکومت کو تسلیم نکیا اور قلعہ تون گڈھ پر ہر پال تابض اور حکمران رہا اسواسطے یہ راجہ چنبل کے
کنارہ پر شہر قلعہ دھولپور آباد کر کے وہان سے جب اسکا نام دھولی ڈیرہ مشہور تھا اور ہر پال حاکم تون گڈھ کچھ روپیہ واسطے خرچ
سپاہ وغیرہ دھرم پال جی کے پاس بھیجا کرتا تھا ــ کنور پال ابن دھرم پال جوان با حوصلہ تھا انسنے سمت [illegible] مین ایک قلعہ متصل موضع
گولاری تعلقہ جھری کے بنا کر اوس مین سکونت اختیار کی اور کنور گڈھ اوسکا نام رکھا اور ہر پال قابض قلعہ تون گڈھ سے بظاہر میل ملاپ اور امد و رفت
کی رسم پیدا کر کے قابو پایا اور ہر پال کو قتل کر کے تون گڈھ پر تسلط کر لیا اور اپنی باپ دھرم پال کو خبر کی کہ وہ بھی تون گڈھ آئی اور خرشہ ہر پال سے
مطمین ہو کر حکمران بالاستقلال ہوئے ــــ لیکن چونکہ ہر پال سپاہ اور سردار بادشاہی موجودہ قلعہ بیانہ سے موافقت رکھتا تھا اسلیے
جبکہ خبر قتل ہر پال کی مشتہر ہوئی تو حاکم بیانہ نے تون گڈھ پر فوج کشی کی اور مہاراجہ دھرم پال جی مع فرزند ارجمند کے تون گڈھ کو چھوڑ
کر قلعہ جدید موسوم کنور گڈھ مین آ گئے فوج شاہی یہان بھی آئی اور معرکہ جدال اور قتال کا برپا ہوا عین جنگ اور جدل مین مہاراجہ دھرم پال
جی بزخم تیر راہی ملک بقا ہوئی یہ واقع سمت [illegible] مین ہوا اور اس رئیس نے سات شادیان کی تہین اور دو فرزند چھوڑے ایک کنور پال دوم
بُدن پال جسکی نسل کو بنجی جادون مشہور ہین ــــ کنور پال ابن دھرم پال سمت [illegible] مطابق [illegible] ہجری مین بمقام قلعہ کنور گڈھ بعد مقتول
ہونے دھرم پال جی کے یہ گدی نشین ہو کر بادشاہی فوج سے لڑے اور مغلوب ہوئے ــــ تون گڈھ اور کنور گڈھ سب
سرداران بادشاہی کے قبضہ مین آیا ــ کنور پال جی مع عساکر کے بمقام اندھیری کھٹولہ ملک پورب کہ جو اب ریمان مشہور ہے
چلے گئے کہ رئیس ریمان انکا ماما تھا قیام وہان کے آٹھ شادیان کین اور چار فرزند پیدا ہوئے (۱) اجی پال (۲) قایم پال
(۳) انند پال (۴) منوہر پال اس راجہ نے سمت [illegible] مین بمقام ریمان رحلت کی اور فرزند اکبر اجی پال راجہ ہوئی جنکا ذکر آئندہ مرقوم ہوگا
اور راو قایم پال جی نے اپنے تئین ڈنڈوریا جادون مشہور کیا اور خفیہ طور پر موضع بٹی مین اگر رہا یہ موضع بٹی علاقہ راج ہذا مین ہے انکی اولاد
ابگوپال پور کنور پور وغیرہ مین پیشہ زراعت کا کرتے ہین انند پال نے متصل متھرا کے موضع سمری مین سکونت اختیار کی ــــ
آہی والی راجہ اونکی نسل مین ہین یہ آباب عملداری انگریزی متصل اگرہ کے ہے ــ اور منوہر پال کی اولاد ضلع بلند شہر اور سوتی
ملکولی مین آباد ہین زمینداری کرتے ہین ــ اجی پال ابن کنور پال سمت [illegible] مطابق [illegible] ہجری مین بعد وفات پدر بمقام ریوان لقب جرگی
کا انسے متعلق ہوا اور انہون نے اپنے باپ کی ننھیال مین ایام گذاری کری اور دہین انہون نے چار شادیان کین اور دو فرزند پیدا ہوئے
سین پال و سیمد ساگر پال لا ولد سمت [illegible] مین ساغ حیات انکا باد ممات سے لبریز ہوا اگرچہ بموجب فہرست کرسی نامہ کے بعد اجی پال کے
ہر پال کا نام ہونا چاہیے لیکن کتاب جلکوٹ مین سین پال لکھا ہے ہر پال کا کچھ پتہ نہین لگتا ــ سین پال ابن اجی پال سمت [illegible] مطابق [illegible] ہجری
مین جانشین ہوئی انہون نے سات بیاہ کی اور چار فرزند پیدا ہوئی (۱) نانگا ارجن و سیمد (۲) ایک راج لا ولد گئی اور دو کا نام درج نہین ہے
نانگا ارجن ابن اجی پال سمت [illegible] مطابق [illegible] ہجری مین بعد فوت پدر جانشین ہوئی پانچ شادیان کین اور ایک فرزند ہوا جسکا نام پرتھی پال تھا
پرتھی پال ابن نانگا ارجن سمت [illegible] مطابق [illegible] ہجری مین بعد وفات پدر جانشین ہوئی پانچ بیاہ کی اور دو فرزند ہوئے ایک تلوک پال
جانشین ہوئے دوم بہارتی پال ہو لا ولد گئے ــ تلوک پال ابن پرتھی پال سمت [illegible] مطابق [illegible] ہجری مین بعد انتقال پدر جانشین
ہوئے دو بیاہ کی دو فرزند ہوئی ایک پایل دیو جو جانشین ہوئی دوم دہارک دیو لا ولد گئی ــ پایل دیو ابن تلوک پال سمت [illegible] مطابق

بھرم پال الابتلا اودے پال جی کی اولاد قوم چھونکر جادون ہین —
بالک راج نے موضع باگھیر آباد کیا انکی اولاد قوم باگھیریا مینا مشہور ہوئے فی الحال اس قوم کی آبادی موضع بہادرپور مین موجود ہے — نند پال جی موضع نند گانون برسانہ مین آباد ہوئی انکی اولاد قوم برجباشی جادون ہین —
ھمیر یا ہیر پال کی اولاد مین قوم کساری گوجر و ٹوڈوال اور ایک قوم کا نام معلوم نہین غرض کہ چار قوم کساری گوجر مین مشہور وہ اونکی اولاد مین کھیرداہر — برم پال جی کی اولاد برولیا جاٹ مشہور ہوئی انہون نے اول تو موضع گوڈیرہ اور موضع بھوسینڈہ آباد کیا یعنے ان مین خورکش ہوئی یہان سے بیٹھ کر غارت گری کرتی رہی تلوار کے زور سے کچھ ملک قبضہ مین کر لیا اکبر بادشاہ کے وقت مین انکو خطاب رانائی کا ملا باعث دلیل کرنے اودے پور کے کہ ہم اونا کو تسی زیادہ آبرو دے سکتے ہین ہم نے ایسا خطاب دیا کہ اجتنک کسی رئیس کو نہ ملا ہے وہ یہ ہے مہاراج دھراج سری سوائی رئیس الدولہ سپہدار الملک سرآمد راجہائی ہند سری مہارانا فلان لوکندر بہادر دلیر جنگ — اگر کوئی صاحب یہ خیال کرے کہ یہ راجپوت ہین اور یہ ہر دو رئیس قوم جاٹ سے ہین اوسکا یہ جواب ہے کہ یہ بات بخدا ذرا بھی غلط نہ جانو باعث اسکا یہ ہے کہ جس وقت کہ مسلمانون کے ہندوستان مین سلطنت ہوئی بعد معرکہ بیانہ کے انکوا ایسا دلیل کیا جہان ہیر جی پال کی اولاد سنتے قتل کرتے لہذا جو کہ لوگ اس ضلع مین آباد رہے ہے اونہون نے جس قوم کی صحبت پائی وہ اوسی قوم کے سات شامل ہوگی اور اپنے کو وہی قوم والا مشہور کیا اور اوسی سے ہی رشتہ کر لیا — باک راج کی اولاد مین بھاگیریا مینا مشہور ہین موضع بہادرپور مین آباد ہین —
اور دوسری روایت یہ ہے یعنے ایسا بھی راقم کو مطالعہ ملا ہے وہ درج کیا جاتا ہے کچھ ایسا فرق نہین ایک دو اسم کا فرق ہے لیکن اوپر کی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے

تعداد ازواج مہاراج تہن پال جی مع حرم کہ بیس ۲۰ تھی — اور تعداد اولاد سات —

رانی — مدخلہ ۱۸ — خواص خاص رانی — اصلی معہ — خواص سی
دو گوجری ایک — راٹھور کنیز ایک — ۲

اصلی سی — خواص سی

اول دھرم پال — دوم آلاجی — سوم ہیاجی — اول دیوپال — دوم جھون پال — یہ دونون خواص راٹھور کنیزہ والی سے ہین

چہارم سوم دیوجی — سوائی دھرم پال کے ہر ۳ لاولد — سوم ہرپال خواص قوم گوجر سے اور جھون پال کی سوا پال بانی موضع ستی رہے دیو پال کی اولاد قوم میواتی ہین کہ مسلمان ہو گئے
انکی اولاد جاٹ ہین والیان بھرت پور سے جاتے ہین کہ اونکا کرسی نامہ جو کہ سرکار انگریزی مین معرفت پالٹ صاحب بہادر اجنٹ کی داخل ہوا ہے سری کرشن جی سے جاملا ہے اور جو کہ قوم جاٹ ہین اونکا مہادیو جی سے ملتا ہے یعنے مہادیو جی کی جٹا سے انکی بنیاد ہے ایسا کہتے ہین واللہ اعلم — فرزند سوم خواص وال مسمی ہرپال بڑا اولوالعزم اور شجاع ہوا ایک کارنمایان اس سے ظہور ہوا

ہنس پال موتی پال پران پال دیوپال روپ پال سنت پال
رام پال گنگا پال سورج پال

دوہرہ تاریخی

گیارہ سو تھوڑا ۱۱۰۳ بھاگ تیج رب وار
بجی مندر توڑیا ابوبکر شاہ قندہار

سمت ۱۱۰۳ مین یہ راجہ ابوبکر شاہ قندہار سے بمقام بیانہ مغلوب ہوئے اور اپنے تئین خود ہلاک کیا بعد جنگ و جدال اور ریخت خون بسیار عمل دخل قلعہ بیانہ پر شاہ قندہاری رہا یہ واقع جانگاہ متی پھاگن بدی تیج ۳ یوم یکشنبہ یعنے اتوار کو قلعہ تحت حکومت راج سے خالی ہوا چنانچہ بموجب حساب کے اکاون سال راج ذوام رہا — کج پال فرزند انکا بسبب غلبہ عدو کے بیانہ سے چلا گیا قلعہ تہنگر گڈھ اور گج گڈہ اوسنے آباد کیا یہ کسی کتاب تواریخ سے ثابت نہین ہوا کہ ابوبکر قندہاری خود بادشاہ تھا یا کسی بادشاہ کا سردار تھا کیونکہ قبر اسکی بیانہ مین موجود ہے اس قبر کے دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سردار تھا کسلئے کہ قبر اسکی خام ہے اور یہ کرامت اسکی ظاہر ہے کہ اسکی قبر پر ایک درخت نیم کا ہے اس درخت کی جو شاخ قبر پر ہین وہ تلخ نہین ہین اور باقی کل درخت تلخ ہے فقیر نے بچشم خود دیکھا اور ازنا یا بیانہ مین سرای کے سامنے جنگل مین متصل کربلا کے یہ قبر واقع ہے

تون پال ابن بجی پال

بعد غلبہ شاہ قندہار و وفات پدر سے بارہ ۱۲ برس تک یہ روپوش رہے بعد اسقدر عرصہ کے جب یہ علاقہ بیانہ کیطرف آئے تو اپنی دایہ کے مکان پر چند روز رہے اور وہ قوم سے مینی تھی اوسکی گھر رہتے اور اکثر سیر اور شکار کیا کرتے تو اثنا شکار مین ایک بیراگی خاکسار سیدہ سے ملاقات ہوئی اوسنے انکے حق مین دعای خیر کی اور اوسکی ہدایت موافق قلعہ تون گڈھ انہون نے تعمیر اور آباد کیا اور راجہ ہوئے تھا پارس اوس فقیر با توقیر نے انکو دیا تھا کہ جس سے لوہا سونا ہوجاتا تھا سمت ۱۱۱۵ مطابق ۵۲۸ہجری مین یہ حکومت آرا ہوئے ۱۱۰۰ فقیر کی دعا کی برکت سے فوج اور حشم اور خادم سب سامان میسر ہوا اور سنگ پارس کے ذریعہ سے آباد ہوا اور عمارت قلعہ وغیرہ کا سرانجام ہوا — ملک ڈانگ مین چنبل سے دھول پور تک انکی حکومت تھی — تعداد ازواج وحرم

تعداد ازواج وحرم جسقدر تھی — تعداد اولاد ذکور

تعداد ازواج وحرم				تعداد اولاد ذکور	
رانی	معہ ۱۰	خواص	دو ۲	اول دہرم پال (۱)	راو اوودی پال جی (۲)
راٹھور تیلی رانی یک		قوم گوجر یک		نسپال جی (۳)	پرتھی پال (۴)
رانی قوم راٹھور جس سے چوناگڈہ		اس خوجو کی اولاد جوکر		اودے پال (۵)	بانک راج (۶)
لیکن اس رانی سے شادی		ہوئی یا مسر ایر پال انکی		سوا پال (۷)	[illegible] (۸)

ہوئی باعث یہ اچھی کرسکے معہ جین ۱۰ الا کھاری گوجر ڈوپال نہ کیا کرینگے

حرف الف

فرد اسمای روساء چندربنسی یعنے سلسلہ نسب فرمان روایان کرولی از سری کرشن جی تا مہاراجہ جیسنگھ پال جی دیو بہادر رئیس حال مرقومہ ۲۷ شہر ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق سمت ۱۹۲۸

تا ۱۲۲ تن

سری کرشن پرومن انرو بجرناتھ پرتبارو پ سین سست سین مہاباداب سین بسال سین سمت سین امرسین سوسین سورمانی نسوحاہی کھیم دھرم اودجک رای سوبرت رای سرجوال سمت درسین سبل سین شب جیت بشن جیت ابجیت ہی راجہ دھرم جیت کمال جیت سبل رای بجورہی سردا لوک جیت کھنسی جوج مہابن جیت بھدر سین وہن سناجہ دبشن کھیم دھرم چترو دھرم نندترم بیرسائی ساست جی برج جی چندر سین کمس سین بیرتھای انک تھای بھیم سین اوگر سین دھرم نورت دیودت دیوبک روج بس کیتا بیس سوان بیرتھای بجی تھای شہباد ارمردن ارکال سوکیش کس بند سنس بند سنگرام جیت جی مردرای ہیم گد انگ نند بیرج تتھر شلی سری رنگ اپ مردا تیج بجد سین نندرائی بیرسین سنگ پال جگت پال نرپال سنگرام پال کیت پال بھیم پال نجھہ پال اجھی پال برم پال جی اند پال بجی پال بانی بیانہ تون پال دھرم پال کنو پال اجی پال نہرپال سین پال نانگا ارجن بیرتھی پال تلوک پال بابل دیو ساسبل دیو آسل دیو گھوگل دیو ارجن دیو بکرماجیت ابھی چند پرتھی اودیا چند پرتاپ زودہ چندرسین بھارتی چند گوپال داس دوارکاداس راجہ مکند جگمن چترمن دھرم پال رتن پال کنور پال گوپال سنگھ جی ترلچم پال مانک پال ہرنجش پال برتاب پال نرسنگھ پال مدن پال جی سنکھ پال مہاراجہ

مختصر تاریخی حالات بجی پال سے جیسنگھ پال جی تک انکی مسند آرائی کی تاریخ معلوم نہین یہ راجہ متھرا سے بیانہ مین آکر رہے قلعہ اور شہر بیانہ سمت ۱۰۵۰ مطابق ۱۱۲۰ ہجری مین انہون نے بنایا۔ اوسوقت مین قلعہ بیانہ کا نام بجی مندہ گڈھ تھا۔ مورخان ریاست کی زعم کے موافق اس رئیس نے دور دور ملکون پر حکمرانی کی اور اکثر راجگان عظیم الشان اسکے زیر حکم رہے اور اکثر رئیسون پر انہون نے کرین لگائین جنکی تفصیل لاحاصل اور موجب طوالت ہے

تفصیل ازواج واولاد کی

ازواج	اولاد	
بڑگوجر جی بگھیلی جی سنگر جی چوہان جی راٹھور جی	مہاراجہ تون پال جی بانی قلعہ تون گڈھ	کنور گج پال بانی گج گڈھ مورث بھاٹی جادون جیسلمیر
چوہان جی پرتھی راج سنگر جی تانی بگھیلی جی	... ل پال جی بسرستہ قلعہ منڈرائل	اودی پال جی بانی مقتبہ اودی خورد کلان
بڑگوجر جی تانی سیسودنی جی بگھیلی جی بڑگوجر جی کچھوہی جی	مدل پال جی سے سلسلہ سب کچھ جادونکا ہے	باگ پال لاولد بانی باگھیر علاقہ سبلگڈہ
نہار جی چوہان جی نبڑیہی جی کھتیرنی جی پنڈیر جی تنور جی	رسد پال	چھیتر پال معرکہ غزنی مین مقتول ہوا انکی اولاد چھونکر جادون مشہور ہین اور علاقہ کہ بڑ مین ہے
کچھوائی جی چوہان جی پنوار جی بڑگوجر جی کہلاہی جی کھیجر جی		
سینگر جی سولنکھی جی		
چوہان جی سیسودنی جی		

کا لکھا ہوا جاگیر کا حکم بموافق اکیس پرگنہ سواسا سن کرین بیرزا انکی دیوان لکھا مانند

سوار الف ساتم الف تقررہ

جماعت دار ذیل و غیرہ کی بابت

ذیل	پالکی	ہاتھی	گھوڑا نشان
ایک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گھوڑہ نقارہ	شتر اونٹ	تیغی بان	جہانگیر والہ

سوار سمت [illegible] جاگیر · نواہ سوار سمت [illegible] کر سال سے جاگیر

یا موافق پادین تا پٹہ لکھ دیئے جسکا بیورہ

پٹہ قدیم انکی جاگیر کا بیورہ

باقی جاگیر سو گئین

موضع [illegible]	موضع [illegible] پور	موضع [illegible]	جوگی پور
موضع اوتھا پور	سرائے پور	کلیان پور	[illegible]
[illegible]			

سوار شکار کی مین [illegible] · سوار جاگیر جاگیر کی سمت کرسال مین پٹہ کا [illegible]

زمین [illegible] ذکات افغانی [illegible] باغ ہمیشہ کے سوا متی اساڑہ بدی ایکم سمت [illegible]

نقل پٹہ

مہر مہاراج ترسم پال جی دیو بہادر

سدہ سری مہاراج دھراج سری ترسم پال جی دیو بہادر چند گل چند ربجال کی سرکار سون لکھ دینو سری جمعدار زور آور خان جی جاگیر انکو جانب [illegible] سوار پیادہ
ایک سو پچاس ہاتھی ایک پالکی ایک تا کی جن سالتمام آرتیس ہزار نو سو تین روپیہ موافق تفصیل پادین جاگیر موافق حکم دیس پرگنہ کی کرین گانٹھ کا داناکھا
جمع مقرر روپیہ اتیس ہزار نو سو تین مدامی جسکو سوار نشان اور ہاتھی پالکی نقارہ وغیرہ دیان جمعدار سردان کییس ہزار چھ سو ناسی اور نواد اسوار سنان کلا
رالکھ تنکواہ گیارہ کی اسوار ایک سے کی دو سو گیارہ جاکی تیرہ ہزار دو سو چھبیس موافق پادین ترائی مین گھوڑا تمام آدمی سو سرکار سی قیمت پادین حکم حضور تہی اساڑھ
بدی ایکم سمت [illegible] التماس لکھا جمعدار زور آور خان جی کو کردینی پاسی انکی جاگیر کو پٹہ کر دینا تا مین قدیمی اسوار سمت [illegible] کی جاگیر کو روپیہ پٹہ مین دھرم تہی اسوار
کیتی کی پیشی راو نول رام جی کا کاغذ مین لکھی سو دینا لینا انکی پٹہ موجب تہی اساڑہ بدی ایکم سمت [illegible] پٹہ شوری ملا ہو مین معرفت چوہری رام چودھری اسید رام
کر اتیس ہزار گھوڑے متعلقہ پادین بارہ ہزار چھ سو چیالیس اور موضع وغیرہ [illegible] اور [illegible] [illegible]
کو بارہ سو اور روپیہ تنکی کو دو ہزار چار سو اکیاون بلوند [illegible]
پانچ سو ایک روپیہ اور گھنوری کو دو ہزار پانچ [illegible]
پانسو پچاس سے زیادہ انکی پانسو ایک نقدی پادین [illegible]
ہوکنہ مانہ مہاراجہ گوپال سنگھ مین امام الدین خانصاحب کی کروٹی مین آنکا اتفاق ہوا جب سادہی پانسو سوار کی نوکری کا پٹہ تو مہاراج گوپال سنگھ جی کی
کر دیا اور سادہی تین سو سوار کی جاگیر بطرف شاہ دہلی باقی رہی تہی بعد چھوٹ جانی ملک تنخواہ کی اور خان مذکور تعین صوبہ گوالیار کر ہوگئی تہی ناظرین کو کل
حال معلوم ہوا ہوگا کل حال ہو گیا بیدرج ہو چکا ہے بعد انتقال خان صاحب امام الدین خان کے یہ کل نو سو گھوڑے بنام غلام علیخان کر رہے کیونکہ
کہ وہ خانصاحب امام الدین خان کے دختر زادہ تہے اور اونکی سوای دختر مذکور کے اور اولاد نہ تہی لہذا بعد انکی سند نشینی انکا نام ہوگئی اور پٹہ سال راجہی بنام
غلام علی خان کی ہوگیا وہ پٹہ میرے پاس موجود تہا گم گیا کرون کہ وہ پٹہ میرے پاس سے گم ہوگیا ایک تو پیادہ دوم جدا مجد راقم محمد مستجاب خان عرف
محمد مصطفی خان نے صد سپ کی جاگیر کا فی الحال جو استاد شاہی اور راجگی کی میرے پاس موجود ہے اوسکی نقل مطابق اصل اوپر درج ہوئی ہے
اوس سے سب حال واضح ہوا ہوگا کہ بعد غلام علی خاں کے مہاراجہ ترسم پال جی نے چار حصہ میں جاگیر کر دی تہی بموجب ذیل

بنام محمد مستجاب خان عرف محمد مصطفی خان پانسو سوار کی جاگیر	بنام محمد زور آور خان	بنام مغل خان	بنام دلاور خان

پٹہ بہی گم ہوگیا لیکن جو کہ اسکے نام مہاراج ملک پال جی نے کیا تہا وہ موجود ہے جو تین ہزار گھوڑون کا اوس سے نقل اوپر درج ہے

سری مدنموہن جی
جیت مہاراجہ دھراج مہاراج
سری مانک پال جی بہادر
دیو چندکل چندر بہال

صحیح

سری کی سرکار سے جماعت دار دلاور خان کو پالکی کا پٹہ روپیہ ۱۰۰ کے بدلے پندرہ روپیہ ۱۵ کر دیا ... موافق یادین کے انگی
دیوان کھانڈ ... سمت ۱۸۶۱

موضع اناری الہ بی ... ایکسو سے ساڑھے تین
نور اولی بدن ... سمت ۱۸۶۱

اس موافق یادین زکات انعامی ... اساڑھ بدی یکم سمت ۱۸۶۱

خانہ زاد تحریر شد

نقل کاغذ مہری اضافہ

صحیح

سری مہاراجہ دھراج مہاراجہ مانک پال جی دیو بہادر چندکل چندر بہال

سدہ سری جماعت دار جی سری ... خان جی جوگ لکھائی تتنگ سری مہاراجہ دھراج مہاراجہ سری مانک پال جی بہادر دیو چندکل چندر بہال کی ...
بھاگی ... سرکار کی کرپا سوں ... ہیں تمہاری ... سے اپنی ... کے انکو ... پال ... کی ... روپیہ ... باقی ہیں ...
... خان ... کاغذ ... دیوان ... سری ...
سری صاحب ... جی جوگ لکھائی تتنگ سری مہاراج دھراج مہاراج سری پرتاپ پال جی بہادر دیو چندکل چندر بہال ... سری جی کی کرپا
سوں بھلا ہیں تمہارا ... ہمارے پاس ... کاغذ ... آگے جو تم ... سیام ...
کی جا ... نہیں ہونگی ... خط ... خاص ... مہاراجہ پرتاپ پال جی صاحب — سری مہاراج
دھراج سری پرتاپ پال جی ... جمعدار صاحب دلاور خان جی کو ... سیام ... اور جو تم ... بابات ...
رہیں ... پیر ... اساڑھ سدی ... سمت ۱۸۶۱

سری مدنموہن جی
جیت مہاراجہ دھراج مہاراج سری
مانک پال جی دیو بہادر چندکل چندر بہال

سدہ سری مہاراجہ دھراج مہاراج سری مانک پال جی دیو بہادر چندکل چندر بہال کی سرکار ... جماعت دار احسن خان جی ... ایک ... ایک ... ایک نشان ...
ایک نقارہ گھوڑا ایک شتر ... ایک ... سو سوار ... بارہ ... روپیہ ... یادین کھانا ...

صورت احوالی

واضح ہو کہ جد بارہ بادشاہی جبکہ اتفاق توسط ریاست کرولی سے ہوا تو جو کچھ قدر و منزلت رئیسان و مہاراجگان نامی گرامی کرولی کی مہربانی اندرین اکثر اس خدا اس خاندان ریاست کو ہمیشہ سے رہا اور آباو اجداد ہر رئیس بعد رئیس اسیطرح مہربانی فرماتی رہے اب بھی رئیس مسند نشین حال وہی قدر اور منزلت ہماری کی فرماتے ہیں لہذا اب یہ کچھ اسناد ریاست کرولی معدقہ بمہر مہاراجگان پیشین اسوقت ہم پہنچ سکیں جہت ملاحظہ ناظرین ذیل میں درج کیجاتے ہیں اور انکے دیکھنے سے حال تحریرات ریاست جو بطور پیرا ورانہ بنام بزرگان ہمارے نیز ہمارے جاری ہیں ناظرین کو ظاہر ہوگا اگرچہ اسناد و خطوط ریاست اور بھی موجود ہیں لیکن بمعاد ملاحظہ کرینوالا سوجہ سے طول کلام اسی ایک خط پر اکتفا کیا گیا

نقل سند معافی ذیلیل پور سرکار کرولی بنام مستجاب خان جماعہ دار جدا علی راقم

اعلا منا سندی

صحیح

سری مدن موہن جی جیت
مہاراجہ دھراج مہاراج سری پال پال
جی دیو بہادر یدکل چند بہال

سری جی کی سرکار سے جماعہ دار مستجاب خان جی کو معافی کی سند کر دینی بابت موضع ذیلیل پور کے کھنڈی رکانہ وغیرہ ابواب ہمیشہ معاف کھیل کسی بات کی نہیں ہو وے گی سال در سال تعاف یہ تو آگی دیوان کھیم رام تیتی اسوج بدی دسمین سمت ۱۸

داخل دفتر معافی سند

مہر

سری مدن موہن جی
جیت مہاراجہ دھراج مہاراج
سری مانک پال جی بہادر
دیو یدکل چند بہال

صحیح

سند سری مہاراجہ دھراج مہاراج سری مانک پال جی دیو مہاراج یدکل چند بہال کی سرکار سے ہنڈ کرنا جماعت دار دلاور خان ذیل ایک نقارہ و نشان سوار سوسے چاکر الکی حق ساتھ تمام ماہ بعد کی روپیہ دس ہزار سادہ بیشتر ۔۔۔ پاوین چاکری حکم موافق دیس پردیس سواسا سن کریں کھانا دانہ کا کا کھاتا ہیں حکم حضور پروانگی پیرا مصر دیوان کھیم رام

جماعہ داری	نقارہ	گھور و نشان	جماگیری
ا۔۔۔	سات	ادھت	۔۔۔

سوار سب ۔۔۔ داخل ۔۔۔ امام ۔۔۔

تتی اساڑہ بدی بکم سمت ۱۸
داخل دفتر نقل پٹہ

ایضاً دفتر تالی

[illegible]

سوانح [illegible]

[illegible]

تحریر بتاریخ [illegible] شهر مذکور سنه [illegible] جلوس مبارک

[illegible]

[illegible] مرقوم [illegible]

[illegible]

[illegible] سنه [illegible]

[illegible] نوشته شد

[illegible]

[illegible] مرقوم [illegible] جمادی الاول [illegible]

بدستور سابق بحال

[illegible]

تا سال ۴۲

للعوادم اسان تصحیح شد

حامد شاه رحم ... ت سرا تحریر

ولد بارید
اسپ سرنگ بکلان سر شد
جب داغ و داغ بی نشان
راری کلان سرا

ولد لطف شاده آب
نیل سرنگ ... اکلان فروش

ولد حامد شاه اسپ طرق ابلق ولد بیل ... سرهی بدل اسپ
بی داغ بی نشان را زمانے ... سنبد رای بار ... رجتا
کلان بچراده

تحریر بتاریخ ... سنه احد

تصحیح اسپان ... ذات محمد الرشید خان ولد صبل خان متعینه سیدی قاسم فوجدار سرا شه وسکا بانه از انکه تاریخ ... شهر ... ۱۰۱ ... و

تصحیح ... بنام ... شاه ... سرشاهی ... فدوی ... شمس الدنیا

رسالہ ... تبریز
نیله ابو ... طرف ابلق ... داغ ... استاع
تحریر فی التاریخ ... سنه

عالمگیر بادشاه
عنایت احمد ...

بالف

حاضری باسم عبد الرشید خان ولد صبل خان ناعر از تعینات پرگنه سراشه سکا آنکه
من ابتدای غرّه شهر رمضان المبارک سنه ۳۸ لغایت بست و دوم شهر جمادی الثانی سنه ۴۲ همراه بنده خلایق پناه حاضر است
کیفیت ... وسبتی ذات
تحریر فی التاریخ صدر شهر جمادی الثانی جلوس سنه ثانوس

حامد شاه
فدوی بادشاه
خواجه عبد الرحیم

بالف

حاضری باسم عبد الرشید خان ولد صبل خان منصبدار ملازم سرکار والا فوجدار سکانانه از انکه کس ابتد اسے
شانزدهم رجب سنه احد لغایته تاریخ ۱۲ شهر ذیقعده سنه الیه بکار مامور حاضر است

تحریر تاریخ ۱۲ شهر ذیقعده سنه احد جلوس الا

بالف

حاضری باسم عبد الرشید خان ولد صبل خان منصبدار
من ابتدای غرّه رجب المرجب سنه الیه لغایته ۱۵ ... سنه

سقط

اسپ بنیلہ لور لب بالا پاین حہر بیشانہ چپ داغ اراسپ سواری عبد الرشید خان منصبدار سرکار والاستعنیر گنہ
بیرا ... سکہانہ از انجہ بقضا الہی بتاریخ بست وپنجم شہر صفر المظفر سنہ ۱۱ سقط شد
راس ترکی

تحریر فی التاریخ صدر صفر المظفر سنہ ۱۱ جلوس الا

۱۶

بالف

تصحیح نامہ اسپان و اسلحہ حصہ ذات و تابینان عبد الرشید خان ولد صمد خان ناغر کہ بمنصب یکصد و ۳ بستی ذات
و ۱۰۰ سوار جاگیر و سرفرازی دارد و بخدمت قلعداری پرگنہ سنگھانہ مقرر ست از انجہ کہ بتاریخ پانزدہم شہر جمادی الاخر
سنہ ۳ یکصد سہ بستی ذات بتصحیح نرسد
سوار

اصل ـــــ اضافہ
دو بستی یکصد بستی
مقرر دہ موافق ضابطہ
راسان
سے نہان
للو
للہ راس
المصـ

اسپان ... عقد ... ایضاً عقد ... اسپ ... سے نہان

... بتاریخ ۱۵ شہر جمادی الثانی ... سنہ ۳ ... نقل ...

حصہ ذات
راسان اسپان و اسلحہ تصحیح رسید

اسپ ـــــ الف
راسان ترکی

طرق برہنہ
ابلق برپیشانی راست داغ راسں ... وجہ سفید بانی سواری حاکم محمد سعید ران سواری داغ راسں

سلاح
سے نہان

... شمشیر ... سپر ... وقبضہ ...
... سفید ... نہان ... نہان ... وجہ سل ... نہان

۱۲

تصحیح نامہ عبدالرشید خان ولد صیدل خان ناغر متعینہ بیر اشٹہ و سگھمنانہ

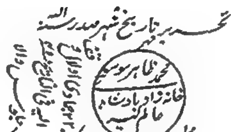


بمنصب یکصد و بستی ذات سرفرازی دارد از انچہ کہ بتاریخ بست و ہفتم شہر شوال ۱۲۵۱ تصحیح رسد
یکصد و بستی ذات
مقررہ موافق ضابطہ
راسان ترکی
المضاعف
للدو راس

~~یلو النہار بر~~ سپاغ
راس ترکی

~~ارق ابلق~~ راست
داغ راس ترکی

تحریر بتاریخ شہر صدر سنہ



۱۳

تصحیح نامہ بابت اسپان حصہ ذات عبدالرشید خان ولد صیدل خان کہ بمنصب دو یکصد و بستی ذات سرفرازی دارد و تعنات بیر اشٹہ و سگھانہ است از انچہ کہ واقع بتاریخ بیست و دوم شہر جمادی الاول ۱۲۵۱ تصحیح رسد
دو یکصد و بستی ذات
مقررہ موافق ضابطہ

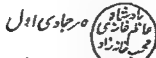
موازی دو راس
المضاعف للدو راس

~~یلہ ابو البہار~~
ترکی

~~ارق ابلق~~ داغ
ترکی

تحریر بتاریخ شہر صدر سنہ جلوس الا

تاریخ سنہ جلوس
۵ جمادی اول



تصحیح نامہ اسپان از بابت سواری عبدالرشید خان ولد صیدل خان منصبدار کہ بمنصب یکصد و بستی ذات سرفرازی دارد و تعینات پرگنہ سگھانہ است از انچہ کہ واقع تاریخ پنجم جمادی الاول سنہ ۱۲ جلوس والا تصحیح رسد
یکصد و بستی ذات
مقررہ موافق ضابطہ
راسان
راسان ترکی تصحیح رسد

راہسان

تصحیح رسید

تصحیح ابیا چہرہ

راس تُرکی تصحیح رسید

طرف در پیشانی اندکی سفید

راس ترکی تصحیح رسید برطرف

داغ اسپ ابلق طرف برہنہ راست داغ

راس ترکی عوض اسپ طرف برطرف داد برو

بداغ رسد

تحریر تاریخ صدر السنہ

نمبر ۱۰

سیادت و عوالی پناہ وزارت و کفایت دستگاہ سو سو خان در حفظ باشند

چون مبلغ شصت ہزار روپیہ از پرگنہ نہر من اعمال سرکار نارنول مضاف صوبۂ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر عبد الرشید خان ناغر مقرر است لہذا نوشتہ میشود کہ دام مذکور را حسب الضمن بجاگیر مشار الیہ بحال اغیار نموده نوینداران آنجا قدغن نمایند کہ مال واجب را بجاگاشتہ موحی الیہ جواب سیگفتہ باشند

شہر ربیع الاول سنہ جلوس

مصد اضمن باسم عبد الرشید خان ولد صمدال خان قلعدار سنگھانہ پرگنہ نہر سرکار نارنول صوبہ دار الخلافہ بدستور بحال

پادشاہ عالم

نمبر ۱۱

چودہریان و رعایا و مزارعان پرگنہ نہر سرکار نارنول مضاف صوبۂ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند

چون مبلغ شصت ہزار روپیہ از موضع کتھوووت وغیرہ علاقہ پرگنہ مذکور را از تغیر عبد الدین انیداسے لفف خریف ایت رائیل سطابق ضمن بجاگیر عبد الرشید خان ولد صمد خان ناغر مقرر گشتہ باید کہ مال واجب و حقوق دیوانی را از قرار واقعہ ور انسے موافق ضابطہ و معمول لمشار الیہ جواب سیگفتہ باشند و از سخن حسابے و صلاح صواب دید موحی الیہ بیرون نروند تاریخ دہم جمادی الاولی سنہ جلوس والا قلمی گشت

ضمن باسم عبد الرشید خان

ال عبد اللہ خان

کتھوووت

عبد اللہ

عبد اللہ

لادلوزد و ولست — امودوت درواست

بالعوه — بالرسوه

دہندہوا نیاحصہ

تحریر بتاریخ شہر

نام درفہمینابد — عالمگیر بادشاہ

داغنامہ

داغ نامہ اسپان ارابت حصہ ذات عبدالرشید خان ولد عبدل خان کہ منصب دو یکصد بیستی ذات جاگیر و سرکار داده بتاریخ سوم شہر رمضان المبارک سنہ ۸ فتح شد بتاریخ سوم رمضان سنہ ۳۸ بنظر عمدة الملک عادلخان

بیست لعه، دو یکصد بیستی ذات جاگیر

درو ازین نیاید

ومبرہ تجارت بس التواء

بیسیا بحث دیوان کاغذ

نبام عبدالرشید خان

تصحیح نامہ اسپان بابت حصہ ذات عبدالرشید خان ولد عبدل خان کہ بہ منصب یکصد و بیستی ذات سرفراز داراد و تعنات بیرانہ و سنگسانہ است از انجہ بتاریخ نہم شہر ذیحجہ سنہ ۳۲ تصحیح رسید

دو یکصد بیستی ذات

مقررہ موافق ضابطہ

بموجب تفصیل

راس

راس برطرف

راسان مقررہ

جاگیرداران مواضع پرگنه نرہر سرکار نارنول محصول فصل ربیع و خریف ئیل ۱۰۵۹ فصلی معرفت کلن جاگیردار پرگنه مذکور بوصول رسید

مبلغ دام درهم سکه مبارک

نصفی

تحریر تاریخ ۱۲ شهر رمضان المبارک سنه ۲۶ جلوس والا

مهر مقرره: قطب الملک شمس الدوله سپه سالار یار وفادار سید عبدالله خان بهادر ظفر جنگ محمد فرخ سیر

چودهریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنه نرہر من اعمال سرکار نارنول مضاف صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد بدانند که چون مبلغ بست و شش هزار و دو صد و پنجاه روپیه از پرگنه مذکور از تغیر بهیکن خان ولد یونس خان ناغر من ابتدای نصف ربیع تیلان مطابق ضمن بجاگیر عبدالرشید خان ولد صیدل خان ناغر مقرر گشته باید که مال واجب و حقوق دیوانی را از قرار واقعی موافق ضابطه و معمول مشار الیه جواب سیگفته باشند و از سخن حسابی و صلاح صوابدید مومی الیه بیرون نروند بتاریخ ۱۴ ذیقعده سنه ۲ جلوس قلمی گشت مقرره ضمن باسم عبدالرشید خان ولد صیدل خان ناغر از پرگنه نرہر سرکار نارنول صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد از تغیر بهیکن خان ولد یونس خان ناغر که از خود گذاشته از ابتدای نصف ربیع تیلان شان مرحمت شد

بتاریخ ۱۴ ذیقعده سنه ۲ مبارک تعلیقه قبر رسید

محمد عالمگیر قاسم خانه زاد بادشاه

چودهریان و قانون گویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنه نرہر من اعمال سرکار نارنول مضاف صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد بدانند که بموجب پروانه بمهر عمدة الملک مدار المهام مبلغ شصت هزار روپیه پرگنه مذکوره از بابت محال عبدالرشید خان ولد صیدل خان من ابتدای سه ربیع ئیل مطابق ضمن بجاگیر مومی الیه مقرر گشته باید که مال واجب و حقوق دیوانی را از قرار واقعی و راستی موافق ضابطه و معمول مشار الیه جواب سیگفته باشند و از سخن حسابی و صلاح صوابدید مومی الیه بیرون نروند فقط بتاریخ ۱۶ شعبان سنه ۴۸ مقرره ضمن باسم عبدالرشید خان ولد صیدل خان از موضع کهودت وغیره عمله پرگنه نرہر سرکار نارنول مضاف دار الخلافه شاهجهان آباد بابت محال مشار الیه از ابتدای سنه ربیع ئیل بموجب پروانه بمهر عمدة الملک مدار المهام مسطور ۲۳ ربیع الآخر سنه ۴۸

کهودت — دام درست

دهید سوانا — دام

لادپور — دام

۱۶ شعبان جلوس والا تعلیقه قبر دیوان نمد قلم

طومار

جمیع مال وجهات یاد حیات و کل صوبجات مواضع پرگنه نرہر سرکار نارنول مضاف صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد محال جاگیر بندگان رفعت پناه صاحب امر عبدالرشید خان چوهدری تا فصل خریف بیل سنه ۱۱۳۰ فصلی

درباب مشارکت
مواضعان
مقرره سال تمام

اما للعبد

بر پیشانی مہر قاضی ستا کرابن قایم محمد قریشی

بنام سیدل خان ناغر

محال سیدل خان جاگیردار مواضع پرگنہ سرکار نارنول و

مبادل مبلغ سیصد و پنجاہ و ہفت روپیہ سکہ مبارک زر بالوجہات و سائر جہات بجہت تصواسی فرد نوطہ خانہ بابت فصل خریف
توی ئیل و ربیع یحی ئیل سنہ ۹۹ فصلی بقبولیت آدم خان ولد سیدل خان مشخص نمودہ شد می باید کہ مبلغ مذکور را بتحویل فوطہ دار زواید
باقی چکلہ میوات داخل سازد و رعایا را بحسن سلوک راضی و شاکر دارد

مبلغ سیصد و پنجاہ ہفت روپیہ سکہ مبارک

مہر امرای شاہی بر پیشانی

تحریر تاریخ دوازدہم شہر محرم الحرام سنہ ۳۵ جلوس الا

قبض الوصول بنام سیدلخان ناغر
در وجہ تحویل فوطہ دار زواید یا باقی چکلہ میوات
مشارکت سیدلخان ناغر

لاد نود وغیرہ عوض مشارکت در نسبت

للعـ ـلماء

ف

وہند ہوا سینا

ملاد نود

مع

سند دیگر بنام صید لخان

جمیع مالوجہات وبادحیات کل صوبات موضع پرگنہ ... صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد جاگیر رفعت اقبال پناہ
سید لخان - بابت فصل خریف ... وربیع ... شش فصلی

موضع اصلی

در نسبت موضع مقررہ ... مشارکت ... لخان
تنخواہ ...

المقررہ جمع سالتمام

ملاد نود

خریف

ربیع

اور پہر مقام سبلگڈہ کیا گیا تہ و ذات مردانہ و دلیرانہ ہوئے ہین جنکے سبب سے اب دل تہر اتا ہے
اون صدمات کے سبب مال و اسباب لکہو کہا روپیہ کا ضائع ہو گیا کوا غذات اسناد شاہی بابت عطای
جاگیرات اسمی دادا نواب دلاور خان بہادر جسمین عطاے جاگیر و منصب لکہو کہا روپیہ درج تہا سب اوسی
معرکہ مین غارت گی ات ہر چند تلاش کی گیی اونکی نقل تک کسی جگہ بہم نہ پہونچی نہایت تجسس و تلاش
سے چند اسناد جو بنام اولاد خود یعنی اولاد سوم فرید خان کے ہین ایکجگہ افتادہ ملگئی ہین کہ اونکو غنیمت
جانکر بطور یادگار نقل اونکی ذیل مین درج کیجاتی ہے واضح ہو کہ چہوٹی اولاد یعنی خود فرزند سیوم فرید خان کے نام یہ سند تقرر کیا گیا
تہا اب یہان سے ہی قیاس منصب جاگیر کا کر لینا چاہیے

سند شاہی بنام سبدل خان ولد فرید خان ناغر

چودہریان و قانون گویان و متصدیان و رعایا و مزارعان پرگنہ نرہر من اعمال سرکار نارنول مضاف صوبہ دار
الخلافت شاہجہان آباد بدانند کہ سابقاً سبدل خان ولد فرید خان ناغر پرگنہ مذکور بلا قید محال جاگیر تنخواہ
داشت در ینولا مبلغ شصت ہزار از موضع کہودت وغیرہ از توابع پرگنہ مزبور سن ابتداء خریف تخاقوئیل
مطابق ضمن تعہدہ و اہتمام موصی الیہ مقرر گشتہ باید کہ مال واجب حقوق دیوانی را از قرار واقعی و راستی
موافق ضابطہ و معمول بمشار الیہ جواب سگفتہ باشد و از سخن حسابے و صلاح صوابدید موصی الیہ بیرون نرفند
بتاریخ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲ جلوس اقبال مانوس قلمی گشت

بر پیشانی مہر اسد خان مرید عالمگیر شاہ

مقررہ ضمن بانام سبدل خان ناغر از موضع کہودت وغیرہ محال پرگنہ نرہر سرکار نارنول مضاف صوبہ شاہجہان آباد
سن ابتداء خریف تخاقوئیل بموجب افرادی کہ بدستخط رسیدہ بوا ضع درست مقرر شد

بے موضع
مقررہ واقع

وکہودث درست

یہان سے سرکار اونکی ملاقات کو تشریف فرما ہوے اوسوقت وہان سے سردار اونکی فیل کے ہودج پر سوار
ہوکر اوسکے پیشوائی کے ڈیرہ پر آئے تھے لہذا یہان سے بھی ایسا ہی ہونا چاہیے تھا سو اونکے آنے کے
وقت ہماری سرکار نے مجھکو اور ٹھاکر صاحب برادر اندر پال جی باشندہ موضع گہڑیکی جدا گانہ ہر دو فیل کے ہودج پر
سوار کرا کے واسطے پیشوائی اونکے روانہ کیا سو صرف اوسوقت اتفاق سواری فیل کا بحکم لاچاری ہوا تھا
تاہم مین دل مین بکمال نادم و پشیمان ہو اگرچہ وہ موقع ایسا ہی تھا کہ انکار حکم حاکم سے نہین کیا جاتا تھا تو ابتدا
کی اولاد قوم ناغر ونکا دستور یہ چلا آتا ہے کہ اگر باپ ایک فیل حضرت کے مزار مبارک پر پیشکش نذر کرے
تو وہ خود ہی سواری فیل پر کریگا اور بیٹا نذر فیل لیجاویگا تب بیٹا سواری ہاتہی کی اختیار کریگا غرض کہ ہر
متنفس ایک فیل اول جناب حاجب شکر بار چشتی کی نذر کریگا تب فیل پر سواری کریگا جو آج تک یہ رسم
اس قوم مین چلی آتی ہے اور عنایت الہی سے چوتھی پانچوین سال مین حیدرآباد سے فیل وغیرہ آتا ہی
جب کہ اس قابل ہم لوگ تھے تو قصبہ سبلگڈہ سے فیل وغیرہ نذر جایا کرتے تھے اب قابل فیل کے رہے نہین
لیکن رسم کے پابند ہین کہ فیل پر سوار بدون نذر کے نہین ہوتے بقول انکہ عصمت بی بی الہڑی جاری یہ رسم سواری فیل کی
اوسوقت پر منحصر ہے کہ فیل بذات خود خرید کیا جاوے واسطے سواری کے اوسوقت مین نذر کیا جاتا ہی
بعد دریافت کے معلوم ہوا اور عاریتا سواری کا کچھ مضائقہ نہین اول عاریتا سواری فیلکو بھی قوم ناغر انکار کرتے
تھے اب شکر بار یون مشہور ہین ان کے گھر کے اندر بازو کواڑ کے بین ایک طاق
واقع ہے اوسمین ایک سوراخ ہے اوس زمانہ مین شکر اوس سوراخ سے اوترتی تھی لتا گیا
کہ اوس شکر کو مجاورون نے فروخت کرنا شروع کیا جب سے شکر توموقوف ہوگئی بالعوض شکر کے اب سوراخ
سی بالو ریت اوترتی ہے اسقدر شب و روز مین تخمینا بوزن چہار پنج فلوس کے سوراخ بند کو رہے تنگ
نکل پڑتی ہے نکلتی ہوئی یہین آتی ہی مثل رقی برف کے برستی ہے دیر تک ہاتہ اوس سوراخ کے نیچے رکھی
رہو تو کچھہ اسقدر ہات مین آجاوے اوس بالو ریتے کو مجاور لوگ تبرک زایرونکو دیتے ہین آپکی بہت کرامتین
مشہور و زبان زد عوام ہین اور فیض روحانی جاری ہے قوم ناغرون کو آپ سے بہت کچھ اعتقاد ہی ذکور و اناث
کو بلکہ قسم آپکی معرکہ جہلگہ مین کہاتے ہین اور قوم شیخاواتی کے ہندو و مسلمان بکمال اعتقاد و عقیدت
حضرت مسبوق الذکر کی طرف رکھتے ہین اگر ہنگی حالات خوارق و عادات آپکے زیب تحریر کئے جاوین تو
دفتر ہا ہو جاوین لہذا اسیقدر پر مختصر کیا گیا اور ہر وقت معرکہ جنگ و جدال کے روبرو ناغر انکی
قوم بارہ ہزاری و قوم بیٹ یعنی بہاٹ وغیرہ انکی جو کہ ہین اوسوقت پر کرکے یعنی رجز حضرت حاجب
شکر بار کی پڑہتے ہین اور ناغر کل جانتے ہین کہ عنایت الہی سے ہر وقت حاجت موقع کار زار پر ضرور
مدد بزرگوار مذکور کی ہوتی تھی کہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ بزرگوار عنایت الہی سے ہر وقت
مشکل کی حاجت بر وا الله تعالی سے کراتے ہین اسمین شک نہین ہے کہ طرف الله کے سے اس قوم
کی دین اور دنیا مین مددگار ہین جو صدمات بسبب محاربات متواترہ ہم لوگون پر کچھ واقع ہوئے ناظرین کتب تواریخ
کو واضح ہوے ہونگے کہ ملک شیخاواتی مین شیخون ٹہاکر جہجار سنگہ سی کتنا بڑا صدمہ پہونچا اور کیا محاربہ عظیم ہوا

معین الدین چشتی مین مین نے یہان شہادت پائی ہے جب تک اوس قبر کو میری پشت لگی رہیگی ظفر یاب نہوگا کیونکہ
بالفعل سامنے پیر سے قبر میری ہے درینصورت گویا تو مجہہ سے جنگ کرتا ہے اب مناسب ہے کہ تو قبر کو میرے
اپنی پشت پر لیکر حرب و ضرب شروع کر انشاء اللہ تعالے اول مرتبہ ہی فتح ہوگی جب کہ نواب صاحب بیدار ہوئے
رفیقون سے اس خواب کو بیان کیا لوگون نے جواب دیا کہ حضرت بموجب فرمودہ اوس بزرگوار کے کاربند
ہونا چاہیے صبح کو نواب صاحب نے ویسا ہی کیا کہ بزرگوار ممدوح نے ارشاد کیا تہا عنایت الٰہی سے وہ لڑائی
سر ہوئی نواب صاحب کی فتح ہوئی پیر روز بروز اوس ملک پر قابض و متصرف ہوتے رہے بعدہ نواب صاحب
نے اوسی پتہ و نشان پر قبر بزرگوار پختہ تعمیر کرائی سمت ۱۵۱۰ ہندی مین یہ تاریخ سمت ہندی کتاب جگون سے لکہی گئی ہے
اوس زمانے سے زمانہ حال تک قوم ناغر یعنی اولاد نواب صاحب مقدم الوقت مین بہت کچہ اعتقاد بزرگوار موصوف کا چلا آتا ہے
اور یہ بہی مشہور و معروف ہے اور بندہ نے چند اشخاص ثقہ عمر رسیدہ سے سنا ہے کہ جب ناغرونکی زمانہ
اول مین جہان پر لڑائی ہوتی تہی تو غنیم کو ہزارہا فوج نظر آتی تہی ان بزرگوار کی سواری مدد پر ناغرون کی لڑائی مین
آیا کرتی تہی بارہا اوس زمانہ مین تجربہ اسکا ہوگیا ہے یہان تک قوم ناغرین انکی منت ہے کہ نواب صاحب
کی اولاد فیل پر سواری نہین کرتی بلکہ راقم بہی آج تک کبہی ہاتہی پر سوار نہین ہوا ہے سوای ایک روز کے
سو وہ حسب الامر لاچاری واقع ہوا تہا وہ یہ ہے کہ جب کہ سمت ہجری مین سری مہاراجہ جدکل چندر بہادر
مہاراجہ سے سنگہ پال جی راجہ کرولی بہرت پور تشریف لیگئے واسطے ملاقات پالٹ صاحب بہادر ایجنٹ راجستان
تشریف لیگئے اوسوقت ہر دو مہاراجہ صاحب کے باہم ملاقات ہوئی اس ملاقات کی بہی تحریر کرنا ضرور ہوا
لہذا لکہا جاتا ہے کہ اول واقعہ سرحد بہرت پور پر تعدادی پچاس سوار مع ایک سردار وہان کے آئے ہر منزل پر
ایک سردار مع سوار پیادہ وہان کے اتارا اور راجہ بہرت پور مع سواری جلوس کے استقبال کو چہاونی تک قریب
چلنا کے اسلئے یہان سے سرکار رئیس کرولی جو تشریف لیگئے تہے جلوس و تزک کا سامان چندان ساتہ
تہا لہذا مہاراجہ صاحب بہرت پور نے دس فیل مع ہودج نقرئی و زرین واسطے سواری انکے بہیجے تہی تاکہ
سردار لوگ ہمراہی مہاراجہ صاحب کرولی فیل سوار اپنے رئیس کے ہمرکاب رہین اوس روز سامان
جلوس و احتشام بہرت پور دیکہا گیا اوس رئیس کی اوس سواری مع ماہی مراتب کے ہوئی تہی رئیس بہرت پور
دائرہ گاہ تک ہمراہ صاحب والی کرولی پہونچا کر واپس تشریف فرما ہوتے دوسرے روز مہاراجہ کرولی محلسرای
مہاراجہ صاحب بہرت پور پر تشریف فرما ہوئے یہان سے حسب ہدایت بموجب حکم آقای نامدار خود ہر ایک سردار
ہمراہی مہاراجہ صاحب کرولی نے نذر راجہ صاحب بہرت پور کے گذرانی لیکن ٹہاکر صاحب تالوکسہ پال جی افسر
فوج کردیے اور راقم نے بہی دیگر ملاقات مین وکنوار اونکار پال و ٹہاکر دیا و سنگہ صاحب غرضکہ بموجب
دستور قدیم کے نذر راجہ بہرت پور کے نگری اس امر پر اقدام نکیا بلکہ اوس دربار مین گئے بہی نہین
بہ اصرار و اعتراض ٹہاکر صاحب سے بموجب دستور قدیم ظہور مین آتیا اسلئے انکار اونکا و بیجا تصور ہوا
رئیس صاحب بہرت پور نے لوازم مہمانداری مہاراجہ صاحب والی کرولی کے اچہے طور سر انجام دئے دوز
رخصت طرفین سے اسپ و فیل و خلعتہا باہم دیگر دئے گئے الیکن روز بندہ کا اتفاق سواری فیل کا ہوا تہا کیونکہ

نعمت خان مانجی سکے کمیت نہ ہو دن آج کمیت نہ ہون آج ... لکارے بہانیان آج بر کھو بات کہ لو ... ترایا ... ن

آج پر کھوبات کڑتار ... بہادے کرکرتو بن جیس کے لونہار لکر ... دہر تھکر نہ بات آولنگین ایران ہنوت جیسو ہانک لکاری بیران

نیلی سے اسعار کو ترتی جو دی باگ تسبیح عنایت خانکو جان آج یا ... ہمان بر ... باگ لکارے نا بیان ... انک ہانک جتوائی کری ... یان

دادسے عمر خان جو جن جیدکو دسے بیدار بسن پاز لابو بومکت ... جنکے تا دنت ... کرین کرای تا دنتا کرین سیرا ... سر لر کو ہو جان

لڑین دو بان بلند دلد ... گوئی غالب جھیس سو حسن سبھا ... در گ بھنتو ون جمیعن عنایکو

کبت دیگر بزبان ڈنگل

آریا دستاہ بہادر اعظم گھر تا کے گہر تا ... دچک واتی خاص جوکی بین ... ماند کتب تنان ابرابیت اوبین

اوجلین ... بین ... کا نبین ... جبشہ اکیر دیرہ کی بانن ہر اب سن او انا نداز گولان بال گولان ل

اربان کو بخین یکلیان سیس جھترین کیوان عبدالصمد ... اعظم رنگی کو بان کمرا کہ ... او بو نہران جنگ جد و ار

دہولپور ججتان ... ترین کہا ... سو ... لیو ... کرمیو دلی بادشاہان اگہ ناغر نمک حلال کیو

سنا جاتا ہے کہ ناغر اس لڑائی میں بھی موجود تھے جو کہ درمیان بہادر شاہ و اعظم ہر دو پسران شاہ عالمگیر میں

بمقام دہولپور واقع ہوئی اوس لڑائی کا یہہ کبت ہے کہ اوپر لکہا گیا اس کبت سے لڑائی میں شامل ہونا ناغر کا

بدل و جان پایا جاتا ہے اور قرب حضور بادشاہ میں رہنا نواب بابن خان ناغر کا کبت منت بذا سے پایا جاتا ہے

یعنی مصنف کتب خاص جو کہ میں رہنا نواب صاحب کا بیان کرتا ہے خاص جو کی یعنے مصاحبت و مجالست کے

ہوتے ہیں اور کبت نواب دلاور خان کا نمبر اول کبت نواب بابن خان سے صفحہ صدر پر اسوقت کی لڑائی کا لکہا گیا

کہ جبکہ اول ہی نواب اس ملک شیخاواٹی میں تشریف لائے ہیں بموجب فرمانے سلطان بہلول لودہی کے وزیر اولاد کے

سنا جاتا ہے کہ اوس زمانے میں یہہ ملک شیخاواٹی باغی و سرکش ہو رہا تہا لہذا شاہ دہلی نے نواب دلاور

خانکو واسطے زیر کرنے ملک مذکور کے روانہ کیا راوی بیان کرتا ہے کہ اول لڑائی قصبہ نہرہ میں ہوئی تہی اوس

لڑائی کا ہی یہہ کبت ہے جو کہ اوپر لکہا گیا اس لڑائی کا قصہ اس طور ہے کہ جب کہ نواب صاحب موصوف نے قصبہ نہڑ

پر عزیمت فرمائی تو موضع ڈہڑ دہیر دایرہ کا دولت نصب ہوئے اور اقیام اسلئے مقام لڑائی شروع ہوئی الکا سورج

موضع مذکور کی پہاڑی پر لگا یا گیا تہا سماعت میں آیا کہ تین لڑائی متواتر نواب صاحب ہارے دوسری جانب سے

راجپوت لوگ فتحیاب ہوتے ان لڑائیون میں افغانان بہت شہید ہوئے یہہ بات بہی مشہور و معروف ہے جب کہ

نواب صاحب بسبب تین شکست کے طبیعت برداشتہ ہو گئی سب کو مرکوز تہا کہ واپس چلے جاوین اسی فکر میں وقت شب

سو گئے عین خواب میں کیا دیکہتے ہیں کہ ایک شخص بزرگوار نورانی صورت خضر سیرت بالین پر آکر فرماتے ہیں

کہ اسطور پر اگر تو ہزار بار جنگ و جدل کریگا تب بہی فتحیاب نہوگا کیونکہ میرا مزار درمیان میدان جنگ تو واقع ہے

اور اوسکی یہہ شناخت ہے کہ فلان تو دہ ریگ کا ہے اوسپر میری قبر ہے بالین قبر پر میرے درخت کوبلی

کا ہے اور طرف پایتن قبر درخت پیلو کا ہے ان ہر دو درخت کے درمیان میری قبر ہے جاننے چاہئے عجیب ہے

کہ یہہ ہر دو درخت زمانہ حال تک وہان نشو و نما رکہتے ہیں اور یہہ بہی فرمایا کہ میں شہید ہون بزبانہ خواجہ صاحب

پنجم لڑائی نواب مذکور بمقام سبلگڈہ کے راجہ رائے سیلچی نیاوت ششم لڑائی نواب مذکور سے بہری سال ولد جیر سال باشندہ سبلگڈہ سے واقع ہوئی تھی اسکا کبت بہی باعث تکثیر زبانی کے نہین لکہا گیا؀

دیگر دوہرہ درباب گرفتن جلیسیل میری اول نواب قطب خان ناغر بدست دلاور خان

روول پہری نواس مین تیغ یا کہ گوبند اون بے رانی کہے بہو قطب کے ادبہ دوہرہ بیکانہ گریبان ناغر سون ہم جلیبہ دوری دنی پہان انکس آئو دسین

دیگر دوہرہ برای نواب دلاور خان درزبان آمد ملک شیخاوانی

جیا لاہور آگرہ جیسے بگر بانسے — جیسن پیر سے زاول پکڑ اجگ مین بڑی دہائی

کبت نواب دلاور خان عرف نواب اسمعیل خان ناغر اس کبت کو نشانی بولتے ہین

سمرون نی صاحب سینس نام ایک نام جیو کرتار دا — لکہ جو ہنر اسی جیا جون جن پایا نہ پار آپار دا
دلڑی سیواسی دلاور خان این صوبہ بارہ ہزار دا — اپہنی نے دیا بیت کہیت کو ظفیا ولاسو بانی ملک پنجار دا
جنگ جوڑی رحان حسان کرحل لان جسل لالا دیگر — تمر یز خان عبدالکریم داہن
رنجن گہوڑا گہالیان آپ کہانی اوتہل نا — جنگلی کہیا کہیت دہر جنگ اکہارہ بل لالا ن
امر بہن ستسار بین جگ اوپر گل لان دیگر — کرون ادستاد نے کانا سو رستی نا کمند ملتان کر
اوپر خانہ سے کا دنیا حسین نشتر بیت — لگی بردے کہون نشانی جہتی بادیسی کے جوٹ سون جین برادری
اب ماجا تو چلا من سے کے گا سوچا بہر بہوب کرار دیگر — با پا جبز رہیان سے کہا ادو دا را ایک جہنک کی کیا دو لوک برون ہار
کڑک سکے دیرہ دہی گیا — با دہجرون اوستاد بیر سیکہ پانی ہوا
پانچا نسی تان دسن سنے دہر چلگی دلہہ — ناغر کا جہیا یا ہوا سند دلاور با بن دسکے

دیگر کبت بزبان ڈنگل درشان نواب دلاور جنگ بہادر عرف محمد اسمعیل خان صاحب

سیدان فوجان سجان برک فرک نشان — کوہتہ ہندی کو مک پر سجی دلاور خان
سجی دلاور خان لگار ایہیا کہتہ با کہر توپ سحر بہر سجیاہ — ہندوانی کرحل سبل فوجان بنی ناغر گئے بر دل
بوندے کو نا آپ رن دہیراو بہ — جاگی فوجان مار سے جا کا سید بہادین سنگ سید بہادین سنگہ کو فوجان
بدہ سنگ اور بہم راج سنے بہر کہنا ظالم سنگہ جو دار گی — سیان جان جہر رنگ
کہیت بوبار بی کو سوان روپ دی گران گہیم — سا نوبت کرین خوشحالیان اج سندی آرم آج سندی ارم سیان جانار
اعدان بدی تا بات گئی اوسان سون — بگر دلاور خان کو لیے کمان سون دہوم اڑان ڈر خان آولان
ہودان سے ہوا ان مان ہتے جان سہار فیل — ہنستی جان بار کرمیک آدھران جہہ من رہکہا توپ دہ جنین ہیر اران
بخشی جہوڑا بانون حلاحل با گرا ان — اج سندی زن جہر ہیلان ناغران سید سندی انو کہ تانان لا

ہوتی ہے یقین تو یہہ ہے کہ زندہ رہنا دشوار ہے اور جو زندہ رہا تو تمام عمر گریہ وزاری مین گذری ہے یہ بچ خدا تعالی و شمن کو بھی نہ دے

ذکر قوت زاہد خانصاحب

یہ حال زبانی سو جدار خان پسر محراب خان ناغر قوم خواجو خیل کے معلوم ہوا وہ یہ بیان کرتے ہین کہ مجھسے زاہد خانجی نے فرمایا تھا کہ مین حیدرآباد جاتا تھا اثناء راہ مین کسی مقام پر جاتا تھا کہ اوسکا نام معلوم نہین اور نام مقام کا زاہد خانجی سے سنا تھا لیکن یاد نہین رہا اوس مقام پر ایک پہلوان بڑا زبردست مجھسے قد و قامت مین بڑھا ہوا اوسکے پیر مین ایک زنجیر آہنی قریب بیس سیر پختہ کے ہوگی اوسنے بہت کچھ مجھسے واسطے کشتی کے کہا مین نے اوس سے کہا کہ مین پہلوان نہین ہون جو کشتی لڑون لاچار اسبات پر میری طرف سے قرار پایا کہ تو میرے سر پر طمانچہ کر اور مین تیرے سر پر طمانچہ کرون مین نے کہا کہ اول تو طمانچہ کر اوس نے نانا لاچار مین نے اوسکے سر پر طمانچہ کری دونون ہاتھون بروقت زور کے اوسکی ناک سے خون جاری ہوگیا اور وہ واویلا کرنے لگا اسوقت مین نے چھوڑ دیا دوسرے روز سر اوسکا سوج ہوگیا یقین تو یہہ ہے کہ وہ زندہ نہ رہا ہوگا ‌+

ذکر طاقت زاہد خانجی ناغر

کہ موضع ڈادہ جمورہ مین اونہون نے تھہایا تین کہ جسکو جو باں کہتے ہین کہ جسے زبدہ انسان شمار زمان وجہہ آگرا کشتہ کیا کر کے ہین اوس مقام پہ پتہر لا کر بعضے سنگ پچھائی کہ اوسکو بات بولتے ہین کہ اوس پتہر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام انسان کا نہین بلکہ دیوؤن سے بھی دشوار معلوم ہوتا ہے اور ایسا ہی سنگ موضع شہرہ مین اٹھایا ہوا پڑا ہوا ہے وہ موجود ہے ہر سہ موضع ہین وہ ہر دو موضع پرگنہ بالاسپور سے متعلق ہین جہانکے برگ تنبول مشہور و معروف ہین دہلی و آگرہ و متہرا وغیرہ تک جاتے ہین اور سیوم موضع مذکورہ ضلع اٹک مین ہے

ذکر خیر ناہر خان برادر کلان زاہد خانجی

یہہ صاحب دیوانہ تھے ایک وقت شب کو قضائے حاجت کو شہر کے باہر جانے کے لئے گہر دروازہ والی دربانو نے کہا کہ دروازہ کہولدو مین پاخانہ جاتا ہون انہون نے کہا کہ خانصاحب کنجی سرکار مین ہے آپ خانصاحب دربانون سے یہ سنکر کنڈی توڑکر باہر چلے گئے دوسرے روز سرکار نے اونہیا وہ شہر پناہ کی دروازے کی کنڈی منضبوط لگوائی ناظرین کو بتلا دین کہ شہر پناہ کی دروازے کی کنڈی پر غور فرمانا چاہیئے کہ وہ وزن مین کسقدر گران ہوگی ‌+ گیت اوس لڑائی کا جوکہ درمیان نواب دلاور خانصاحب و راجہ گیرت سنگہ راجہ لوہارو بمقام لوہارو کے ہوئی تہی اور نواب مذکور نے عنایت الہی سے فتح حاصل کری یہی کہ اوسے لوگ گاتے ہین گے ‌+ اور لڑائی نواب دلاور خانصاحب کے راجہ نوندی باسم راجہ نول سنگہ ولد سادہور سنگہ سے ہوئی تہی اس لڑائیکا ایک گیت اسوقت میسر آسی بیان کرتا ہے بیگا لیکن بباعث غیر زبان کے نہین لکھا گیا ہیگا ‌+ اور دیگر گیت بھی بلحاظ غیر زبان کے نہین لکھا گیا دیگر لڑائی کا جوکہ درمیان نواب مذکور اور راجہ سوجان سنگہ ولد درجن سال کے بمقام ساکو کے واقع ہوئی ہے ‌+ دیگر اسکا بار دیگر لڑائی درمیان نواب مذکور اور راجہ گیرت سنگہ ولد بہوپال سنگہ بمقام لوہارو واقع ہوئی تہی اسکا بھی گیت بلحاظ غیر زبان کے نہین لکہا گیا

فن شاعری مین خوب سمجھتے تھے عروض وقافیہ سے واقف و ماہر تھے اسلئے اکثر مدح و ذم خوب ہوتی تھی ہزل توبکثرت تھے واقعی ہمپایہ رفیع الدین سودا کے ہوتے ہین ارشد تلامذہ سعادتیار خان رنگین دہلوی سے تلمذ تھا متخلص بہ فرحت واقعہ ۱۲۵۵ھ بہرت پور کی شاعرہ مین کہ جہان اکثر شعرا نامدار حاضر تھے وہان سے ملک الشعراء استر الیلبس صاحب فطرت وگستین صاحب سفقون وغیرہم کے روبرو اپنی طبع زاد فی البدیہہ غزلین بہ مضامین بکر مویدو داد آفرین شاعرانہ کے ہوے اور پھر بہرت پور سے آکر قرولی مین اپنے مکان پر مشاعرہ مقرر کیا اور زمین شعر کو آسمان پر چڑہایا مگر چونکہ یہان بعض صاحب اس فن عجیب سے مذاق آشنا نتھے یہہ شغل چند روز رہکر موقوف ہوگیا اونکو اکثر خفقان رہا کرتا تھا الغرض یہان سے کسی سبب سے جی پور چلے گئے اور پلٹن بعہدہ کمیدانی مامور ہوے بخشی محمد فیض علیخان صاحب نے اونکے ذمہ ناحق اتہام بغاوت ایام غدر ۱۲۷۳ھ کا لگا کر اونکو قید کیا ادہیالنین انتقال کر گئے خداوند کریم کو یہی منظور تھا کہ اس خاندان کو ایسا داغ لگے یعنی جناب صاحب جم بیگناہ مارے گئے

ذکر نوشیر خان ہمشیرہ زادہ زاہد خان

انکے خاندان مین فقط نصر اللہ خان معروف نوشیر خان طاقت کو مشہور پیدا ہوا اگرچہ بہ نسبت زاہد خان صاحب کے کم تہا نوشیر خان کی عادت تہی کہ ہر ایک طاقتور کے روبرو انگشت شہادت کہڑی کر دیتا تہا اور دو آدمی بڑے طاقتور اوس اونگلی پر طاقت کرتے تہے لیکن اوسمین ذرا بہی خم نہین آتا تہا بارہا راقم ہذا نے بہی طاقت کی مگر انگشت شہادت خم نہو سکی **نقل نوشیر خان مذکور** یہہ شخص سکے یعنی پونڈے کے پورے کو اوکہاڑ ڈالتا تہا جتنی پورے سکے گنے مین ہون سبکو اوکہاڑ ڈالتا تہا فقیر نے اکثر شب روز گنے کو شب باش رکہہ کر تاکہ پورے سکے گنے کے نہ اوکہڑ سکین خان مذکور کے روبرو گنے کو رکہکر کہا کہ خانصاحب ہم جبجانین آپکی طاقت تب اس سکے گنے کے پورے اوکہاڑ کو بجذا انہون نے ویسی ہی پورے کو اوکہاڑا ہان مگر اتنا تو ہوا کہ رنگ چہرہ ہوگیا اور ہر وقت طاقت کرنیکے خان مذکور کلدار روپیہ کو توڑ ڈالتے تھے **ذکر طاقت نوشیر خان مذکور** اونہون نے نوسنی کی چرس کو روبرو راقم ہذا کے چاہ سے کہیچا اور یہہ بہی طاقت روبرو راقم کے ہوئی تہی کہ جسوقت فوج کو کشنجنت کرولی سے برخاست ہوئی اونہون نے ایک ہاتہہ سے توپ کو پکڑا اور دوسرے ہاتہہ سے پہیے کو پکڑا اور کہینچکر کندہ مین لگا دیا میری دانست مین ان کل طاقتون سے گنے کی طاقت بڑہکر ہے کیونکہ ہر وقت اوکہاڑنے کے ایک انگشت گنہ اندر سے یعنی پورے سے نکل آتا تہا یہہ نہایت طاقت سے گنے کا اوکہاڑنا کام رکہتا ہے اور یہہ بہی اکثر دیکہا گیا کہ نال اسپ کو کتی پیچ دیدیتے تھے اور درخت پر بہی انکی طاقت دیکہی گئی اکثر شاخ کو توڑ ڈالتے تھے یہہ طاقت دیکہنے سے تعلق رکہتی ہے اور یہہ شخص بہادر بہی تہا مقام کوٹہ جبکہ فوج قرولی سے گئی تہی اوسوقت اونکے بہی ہمراہ ذیل تہی لہذا سرکار فیضدار مہاراجہ مدن پال جی دیو بہادر نے اونکو بہی روانہ کیا تہا سنا جاتا ہے کہ ان سے بڑے بڑے کار نمایان دلاوری کے ہوئے اول حملے مین توپ کو غنیم سے لے لیا لیکن انکی عمر نے وفا نکی بعد فوت ہوجانے مہاراجہ مدن پال جنکی یہہ بہی اوسی غم و الم مین فوت ہوگئے درمیان چار پانچ مہینے کے سرکار مرحوم انکی بہت کچہہ خاطرداری کرتے تھے بلکہ درمیان اور گروہ کے اون سے زیادہ محبت کرتے تھے اور سچ تو یہہ ہے کہ جس کا آقا قدردان مرجاتا ہے پہر اوسکو اپنی زندگی دشوار معلوم

ہوتی ہے یقین تو یہہ ہے کہ زندہ رہنا دشوار ہے اور جو زندہ رہا تو تمام عمر گریہ وزاری مین گذرنی ہے یہ بہی خدا تعالی دشمن کو بہی

ذکر قوت زاہد خانصاحب

یہ حال زبانی سوجدار خان پسر محراب خان ناغر قوم خواجو خیل کے معلوم ہوا وہ یہ بیان کرتے ہین کہ ہمسے زاہد خانجی نے فرمایا تہا کہ مین حیدرآباد کو جاتا تہا اثناء راہ مین کسی مقام پر جاتا تہا کہ اوسکا نام معلوم نہین اور نام مقام کا زاہد خانجی سے سنا تہا لیکن یاد نہین رہا اوس مقام پر ایک پہلوان بڑا زبردست مجہسے قد و قامت مین لنبا تہا اوسکے پیر مین ایک زنجیر آہنی قریب بیس سیر پختہ کے ہوگی اوسنے بہت کچہہ مجہسے واسطے کشتی کے کہا مین نے اوس سے کہا کہ مین پہلوان نہین ہون جو کشتی لڑون لاچار اسبات پر میری طرف سے قرار پایا کہ تو میرے سر پر طمانچہ مار اور مین تیرے سر پر طمانچہ مارون مین نے کہا کہ اول تو طمانچہ مار اوس نے ناچار مین نے اوسکے سر پر طمانچہ مارا دونون ہاتہون کے زور سے اوسکی ناک سے خون جاری ہوگیا اور وہ واویلا کرنے لگا اوسوقت مین نے چہوڑ دیا دوسرے روز سر اوسکا پہٹ گیا یقین تو یہہ ہے کہ وہ زندہ نہ رہا ہوگا +

ذکر طاقت زاہد خانجی ناغر

کہ موضع ڈاڈہ جہوجہ مین انہون نے تہیا مین کہ جسکو چوپال کہتے ہین کہ جب زیادہ اسان مزارعان وہہ آکر اکثر بیٹہا کرتی ہین اوس مقام پر پتہر لاکر بعض سنگ بہاری کہ اوسکو پاٹ بولتے ہین کہ اوس پتہر کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام انسان کا نہین بلکہ دیوؤن سے بہی دشوار معلوم ہوتا ہے اور ایسا ہی سنگ موضع بنہرہ مین اونہای پہ رکہا ہے وہ موجود ہے ہر سہ موضع مین وہ ہر دو موضع پرگنہ مالسیور سے متعلق ہین جہان کے برگ تنبول مشہور و معروف ہین دہلی و آگرہ و متہرا وغیرہ تک جاتے ہین اور سیوم موضع مذکور ضلع اودگر مین ہے +

ذکر جیر ناہر خان برادر کلان زاہد خانجی

یہ صاحب دیوانہ سے ایک روز شب کو بضرورت حاجت کو شہر کے باہر جانے لگے شہر دروازہ والی دربانون نے کہا کہ تم دروازہ کہولدو مین پاخانہ جاتا ہون انہون نے کہا کہ خانصاحب کبہی سرکار مین ہے آپ خانصاحب دربانون سے یہ سنکر کنڈی توڑ کر باہر چلے گئے دوسرے روز سرکار نے اور زیادہ شہر پناہ کی دروازے کی کنڈی مضبوط لگوائی ناظرین کتاب ہذا شہر پناہ کی دروازے کی کنڈی پر غور فرمانا چاہیئے کہ وہ وزن مین کسقدر گران ہوگی + گیت اوس لڑائی کا جو کہ درمیان نواب دلاور خانصاحب و راجہ گیرت سنگہ راجہ لوہارو بمقام لوہارو کے ہوئی تہی اور نواب مذکور نے عنایت الہی سے فتح حاصل کری ہی کہ اوسے لوگ گاتے ہین + اور لڑائی نواب دلاور خانصاحب کے راجہ بوندی باسم راجہ نول سنگہ ولد سادہور سنگہ سے ہوئی تہی اس لڑائی کا ایک کبت اسوقت میسر اسی بیان کرتا ہے ہیگا لیکن بباعث غیر زبان کے نہین لکہا گیا ہیگا + اور دیگر کبت بہی بوجہ غیر زبان کے نہین لکہا گیا دیگر لڑائی کا جو کہ درمیان نواب مذکور اور راجہ سوجان سنگہ ولد رجن سال کے بمقام ساکو سکے واقع ہوئی ہے + چہارم بار دیگر لڑائی درمیان نواب مذکور اور راجہ گیرت سنگہ ولد بہوپال سنگہ بمقام لوہارو واقع ہوئی ہی اسکا بہی کبت بوجہ غیر زبان کے نہین لکہا گیا

فن شاعری مین خوب سمجھتے تھے عروض وقافیہ سے واقف و ماہر تھے اسلئے اکثر مدح و ذم خوب ہوتی تھی نزال
تو بڑا کہتے تھے واقعی ہمپایہ رفیع الدین سودا کے ہوتے ہین ارشد تلامذہ سعادتیار خان رنگین دہلوی سے تلمذ تھا
متخلص بہ فرحت واقع ۱۲۵۵ھ ایک بہت بڑی مشاعرہ ہین کہ جہان اکثر شعراء نامدار حاضر تھے وہان کے ملک الشعراء استر
ابلیس صاحب فطرت وگستین صاحب مفتون وغیرہم کے روبرو اپنی طبع زاد فی البدیہہ غزلین پر مضامین پڑہکر
سودا و آفرین شاعرانہ کے ہوسے اور پھر بہت پور کے اکر قرولی مین اپنے مکان پر مشاعرہ مقرر کیا اور
زمین شعر کو آسمان پر چڑہایا مگر چونکہ یہان بعض صاحب اس فن عجیب سے مذاق آشنا نتھے یہہ شغل چند
روز رہکر موقوف ہوگیا اونکو اکثر خفقان رہا کرتا تھا ایکبار یہان کسی سبب سے جی پور چلے گئے اور پلٹن بخشیانہ
مین بعہدہ کمیدانی مامور ہوئے بخشی محمد فیض علیخان صاحب نے اونکے ذمہ ناحق اتہام بغاوت ایام
غدر ۱۸۵۷ع کا لگا کر اونکو قید کیا اوسیجا لتمین انتقال کر گئے خداوند کریم کو یہی منظور تھا کہ اس خاندانکو ایسا داغ لگے یعنی یہہ صاحب بیجرم بیگناہ مارے گئے

ذکر نوشیرخان ہمشیرہ زادہ زاہد خان

انکی خاندان مین فقط نصر اللہ خان معروف نوشیرخان طاقت کو شہزور پیدا ہوا اگرچہ بنسبت نساہر خان صاحب کے
کم تھا نوشیرخان کی عادت تھی کہ ہر ایک طاقتور کے روبرو انگشت شہادت کھڑی کر دیتا تھا اور دو آدمی بڑے
طاقتور اوس اونگلی پر طاقت کرتے تھے لیکن اوسمین ذرا بھی خم نہین آتا تھا بارہا راقم ہذا نے بھی طاقت
کی مگر انگشت شہادت خم نہو سکی **نقل نوشیرخان مذکور** یہہ شخص گنتے یعنی پونڈے کے پورے کو اوکھاڑ
ڈالتا تھا حتی پورے گنے مین ہون سبکو اوکھاڑ ڈالتا تھا فقیر نے اکثر روز گنے کو شب باش رکھ کر تاکہ
پورے گنے کے نہ اوکھڑ سکین خان مذکور کے روبرو گنے کو رکھکر کہا کہ خانصاحب ہم جبجانین آپکی طاقت
تب اس گنے کے پوری اوکھاڑ دو بخدا انہون نے ویسی ہی پورے کو اوکھاڑا ہان مگر اتنا تو ہوا کہ سرخ
چہرہ ہوگیا اور ہر وقت طاقت کرنیکے خانمذکور کلدار روپیہ کو توڑ ڈالتے تھے **ذکر طاقت نوشیرخان مذکور**
اونہون نے نوسٹہی کی چرس کو روبرو راقم ہذا کے چاہ سے کہینچا اور یہہ بہی طاقت روبرو راقم کے ہوئی تہی
کہ جسوقت فوج کو گنگینجنت کرولی سے برخاست ہوئی اونہون نے ایک ہاتھ سے توپ کو پکڑا اور دوسرے
ہاتھ سے پہئے کو پکڑ اپر دو کھینچکر کنڈہ مین لگا دیا میری دانست مین ان کل طاقتون سے گنے کی طاقت بڑہکر ہے
کیونکہ ہر وقت اوکھاڑنے کے ایک انگشت گنہ اندر سے یعنی پورے سے نکل آتا تھا یہہ نہایت طاقت ہے گنے کا
اوکھاڑنا کام رکھتا ہے اور یہہ بہی اکثر دیکھا گیا کہ نال اسب کو کئی پیچ دیدیتے تھے اور درخت پر بہی انکی طاقت
دیکھی گئی اکثر شاخ کو توڑ ڈالتے تھے یہہ طاقت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اور یہہ شخص بہادر بہی تھا مقام کوٹہ
جبکہ فوج قرولی سے گئی تھی اوسوقت اونکے بہی ہمراہ ذیل تھی لہذا سرکار فیضدار مہاراجہ مدن پال جی دیو بہادر نے
اونکو بہی روانہ کیا تھا سنا جاتا ہے کہ ان سے بڑے بڑے کارنمایان دلاوری کے ہوئے اول حملے مین توپ
کو غنیم سے لے لیا لیکن انکی عمر نے وفا نکی بعد فوت ہوجانے مہاراجہ مدن پال جیکی یہہ بہی اوسی غم و الم مین فوت
ہوگئے درمیان چار پانچ مہینے کے سرکار مرحوم انکی بہت کچھ خاطر داری کرتے تھے بلکہ درمیان اور گروہ دستون کے
اون سے زیادہ محبت کرتے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ جس کا آقا قدردان مرجاتا ہے پھر اوسکو اپنی زندگی دشوار معلوم

ہے ایکبار سرکار سے عرض کی تہی سرکار نے اقرار و انکار کچہہ نفرمایا لہذا خیال مین آیا کہ تو اسکو پھیر لیچل تاکہ قرضہ ادا ہو جاے اب کیا کیا چاہئے کہ اوسکو کوئی لوہیرہ نہین لیتا ہے یہہ سنکر سرکار نے فرمایا کہ تم جس جگہہ سے توپ اوٹہا لیگئے ہو اوسی جگہہ رکہہ آؤ تو ہم بموجب کہنے تمہارے کے روپیہ دیدینگے خاطر جمعی رکھو اونہون نے ویساہی کیا کہ اوپر قلعہ کے برج پر توپ لیجا کر رکھہ آئے چنانچہ حال تک وہ توپ برج پر موجود ہے قرولی مین اور اس حرکت کے دیکہنے والے بہی دو ایک صاحب ثقہ و معتبر موجود ہین **نقل قوت خانموصوف** انکی یہہ نقل طاقت خداداد کی کہ جو اسنے مقام پہاڑگڈہ مین ہوئی مشہور و معروف ہے کہ چوب گران کو ہاتہی سے لے پکڑا اتہا اور دوسری جانب سے خان مذکور نے پکڑا القصہ کوتاہ کہ چوب مذکور درمیان سے ٹوٹ گئی اور اکثر ہمراہ سرکار والا کے شکار مین ایسا بہی ہوا ہے کہ ایک سانبہر کو کباب کرے کہا کرتے ہین روزمرہ کی خوراک دس بارہ سیر کی تہی نقل رہا ہے جسوقت کہ یہہ بیمار ہوتے اور طاقت جسمیہ زایل ہوگئی اوسوقت مزاج پرسی کو مہاراجہ ہربخش لال جیصاحب سلمہٗ طبابشی تشریف لاتے بروقت گفتگو سے کے یہہ ذکر درمیان آیا کہ آپ نے کچہہ کہانا بہی کہایا ہے یا نہین کہایا ہے کہ بسبب ضعف و نقاہت و کثرت بیماری کے کہانا پینا موقوف ہے لیکن گہر والون کے کہنے سے قلیل کہچری کہائی ہے دریافت کیا کہ وہ کسقدر وزن مین تہی گہر والون نے بیان کیا کہ ایک سیر پختہ تہی چنانچہ بندہ راقم کتاب اوس زمانے مین طفل صغیر سن تہا کچہہ اونکا قد و قامت یاد ہے کہ قریب ڈیڑہ بالشت کے چہرہ یعنی پوست لبہ کا لٹک رہا تہا اور آپ نابینا ہوگئے تہے اکثر اطفلان برادری کے ہاتہہ اپنے ہاتہہ سے پکڑ کر غور کرتے اور دریافت کرتے کہ یہہ کسکا لڑکا ہے اگر ہڈی جسم کی موٹی مضبوط پاتے تو نہایت خوش ہوتے اور کہتے کہ خدا اسکو زندہ رکہو اچہا جوان ہوگا اور اوس لڑکے کو فرماتے کہ تو ڈنڈہ ورزش کیا کر اور اگر ہڈی اوسکی پتلی اور کمزور پاتے تو فرماتے کہ یہہ لڑکا نام نا غریبہان کو شرماویگا اور اوسکے والد سے اوس لڑکے کی شکایت کرتے اور کہتے کہ تم خبر گیری خوراک کی اسکے ضرور رکہا کرو تاکہ لڑکا تمہارا کچہہ سمہل جاوے آپکی عادات درویشانہ تہی نمازی پرہیزگار تقوے طہارت سب تہا باوجود ایسی طاقت و شمشیر زنی کے تکبر و غرور ذرا بہی نتہا ہر سہ برادران مین سے فقط آپ کے یعنی زاہد خانصاحب کے اولاد ہوئی پسر کلان **عارف خان** پسر دوم **غلام علیخان** واضح ہو کہ عارف خان مرحوم درویش صفت سادہ مرد تہی آپکی ایک نقل یادگار ہے **نقل** جبکہ انکا انتقال ہوا تو بروقت غسل کے اوستاد حامد خان چابک سوار کا ہاتہہ اونکی ستر پر گیا اوسوقت چشم وا ہوگئین لیکن پہر نہ بند ہو سکین اور اونکی پسر احمد خان دیوانہ وار رہتے تہے اکثر اون سے بہی کرامات ظہور مین آتے یہہ کرامات تو راقم ہذا نے دیکہی کہ جس روز بروقت نیم شبی کے انور خانصاحب کا انتقال ہوا یہہ بہی درویش صفت بزرگوار تہے بعد انتقال انور خان کی بندہ راقم صحیفہ ہذا اپنی حویلی کو آتا تہا مکان کے دروازے پر احمد خانصاحب مجہکو ملے بندہ نے دریافت کیا کہ بروقت نیم شبی کے کہان جاتے ہو اتنا بیان کیا کہ فی الحال مجہکو ایک جانور نے خبر دی ہے کہ انور خان کا انتقال ہوگیا اور تو نہین گیا لہذا اب مین وہان جاتا ہون

ذکر خیر غلام علیخان فرزند دوم زاہد خانصاحب مرحوم مغفور

یہہ صاحب قد و قامت مین اچہے تہے مگر درویشی مین کچہہ دخل نتہا بلکہ عیاش آدمی تہے اور بدغرور لیکن شاعر حاضر جواب

یہ میں نے بچشم خود دیکھا ہے اور والدہ سے سنا کہ بر وقت پیچھوڑنے غلہ کے وہ اپنی پستان کو اوپر پشت کی ڈال لیتی تھین باعث اوسکا یہہ تھا کہ پشت کیطرف سے فرزند اونکا دودہ پی لیا کرتا تھا اور یہہ بھی بیان کرتین تھین کہ برقت بچہ تولد ہونے کے قریب پانچ سیر پختہ کے حلوا نوش کرتین تھین علاوہ اور خوراک کے **حال ولیداد خان عرف عودلیخان** یہہ صاحب خداپرست درویش صفت آدمی تھے چنانچہ انکا بھی قد وقامت وخوراک ایسی ہے کچہ تھی کہ جو اوپر بیان ہوچکا ہے جاے غور ہے کہ جس شخص کے کہ ایسے والدین ہون پھر اونکی اولاد کا کیا حال ہوگا زور مین انکی اولاد کے حال بھی ایسی کچہ مشہور ومعروف ہین یہانپر ایک شمہ لکھا جاتا ہے کہ اگر کل لکھے جاوین تو ایک کتاب اوزدوسری تیار ہو **نقل معتبر زاہد خان خواجوخیل** نقل معتبرہ ہے کہ ایکبار یہہ صاحب ہمراہ مہاراجہ مانک پال بہادر کے مقام قرولی سے سلگڈہ کو جاتے تھے موضع نیدر کی گھاٹی پر سوار ہوکر اسپ پر گئے اور بر وقت واپسی کے اوس اسپ کو پشت پر رکھہ کر اوپر اوس گھاٹی کے لے آئے لوگون نے منع کیا تو یہہ کہا کہ مجکو شرم آتی ہے کیونکہ خدا نے مجھکو اینسی ہی طاقت عطا فرمائی ہے باوجودیکہ ایسی طاقت کے ناحق تکلیف دون یہہ کیا بات ہے لہذا تلافی اوسکی کرنا مناسب ہے اس گھاٹی کی بلندی قریب نیم میل کی ہوگی **نقل زاہد خان موصوف** کہ مہاراجہ صاحب بہادر رئیس مذکور قرولی سے جے پور تشریف لیگئے تھے بر وقت سواری کے جس فیل پر مہاراجہ صاحب موصوف سوار تھے اوس فیل کے ہودج کا رسہ ٹوٹ گیا اوسوقت زاہد خانصاحب زیر فیل کے ہمرکاب تھے سو بجرد اس حال کے رسی ٹوٹی ہوئی کو پکڑ کر گرہ دیدی جاے غور ہے کہ اس حرکت کو نہایت طاقت سمجھنا چاہیے یہہ نقل ہر دو شہر مین معروف ومشہور ہے بر وقت اس حرکت کے مہاراج والی جے پور کے مہاراج مانک پال جی والی قرولی سے ایسا فرمایا کہ تم انکو مجھکو دیدو مین انکو بہت خوش رکھونگا اور یہہ بھی فرمایا کہ تم اونکو کیا دیتے ہو سرکار موصوف نے فرمایا کہ ساتھہ موضع تو انکی نانکار مین اور علاوہ اس کے ہاتھہ خرچ بھی دیتا ہون بطور نقدی کے بقدر حاجت ضرورت کے اور جو کچہ کہ جان ومال موجود ہے لیکن اسکے امر مین معاف فرماوین در اصل انکی تعدادی ساتھہ موضع تھی یعنی سیلا — پرم کا — دسیل پور — گوارٹی — وغیرہ ضلع قلع اونگر کے داننگ مین موجود تھی یہہ موضع مذکور فقیر کے زمانہ مین ابہی نزد عارف خان — وغلام علیخان ولد اخانصاحب موجود تھے یعنی بحال تھے بعد مہاراجہ صاحب بہادر پرتاب پال جی کے مہاراجہ مدن پال بیکنٹہ باشی کے زمانے میں خالصہ ہوئی بالعوض ان کے نقدی مقرر کردی چنانچہ احمد خان پسر عارف خان مذکور کو اور اب تونند خان پسر احمد خان مرحوم کی بیوہ ولڑکا وہی نقدی مقررہ پاتا ہے **ذکر طاقت خداداد اور زاہد خان جی ممدوح** ایکروز زاہد خان مذکور بوقت شب توپ کو اوٹھا کر اپنے گھر پر لے آئے صبح کو جو دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ توپ برج پر نہین ہے لوگون نے بیان کیا کہ یہہ طاقت تو زاہد خان اور لدی خان کی سی ہے کہ شاید یقین ہے کہ بدون اونکے کون بشر ایسا کہ جس سے ایسی حرکت ہو جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ زاہد خان صاحب کے گھر پر موجود ہے تا مذکور سے باعث لے آنے توپ کا دریافت تو بیان کیا کیا تو انہون نے کہا میرے قرض

بین بھرتی ہوے چنانچہ اس رسالے کے افسر کلان یہہ صاحب تھے بھرتی کرنیوالے کرنیل بین صاحب بہادر لیدان
براسفورڈ صاحب بہادر و جی بابر صاحب متوفی الصاحب کا انتقال کردلی مین ہوا ہمگا قبرا ونکی بنگلا محل باغ
مین ہے غرض کہ رسالہ ناغر وانکا اتک سرکار انگریزی مین موجود ہے اس حکایت کے لکھنے سے راقم کتاب ہذا
کا یہہ مطلب ہے کہ سلف سے آج تک کسی حاکم کے ساتھہ اس قوم نے نمک حرامی نہین کی لہذا مالک حیدر آباد مین
اس قوم کی زیادہ قدر و منزلت ہے زمانہ سابق مین قوم ناغر وینی کا زیادہ زور تھا جب سے کہ چنچل گوڑہ چھوٹا
اوسوقت سے زور ناغر وینی کا کم ہے لیکن ان ہر دو قوم سے سردار صاحب مالک وجاگیدار بحبت ابن اسد اللہ نے
ریاست کو سرسبز وقائم رکھی ان لوگونکی قدر و منزلت بہت کمیہ کرتے ہین یعنی ناغر وینی کی **ذکر زاہد خان**
ناغر خواجو خیل ولد ولی داد خان ولی داد خان کے تین فرزند اور دو دختر پیدا ہوے فرزند کلان لڈی خان
دوم قائم خان عرف ناصر خان سوم زاہد خان دختر کلان احسن خاتون دوم ابی بی بی - انکی اولاد مین نوشیر خان
وحکیم رسول خان ہین **حال لڈی خان** انکا حال مختصر طور پر لکھا جاتا ہے کہ زمانہ مہاراج نرسن پال کے
مین اندر قلعہ قرولی روبرو سرکار کے فیل کے سر پر ہاتھہ رکھکر طاقت و زور سے فیل مذکور کو اوس جاسے
ہٹادیا یہہ نقل اونکی مشہور و معروف قرولی مین ہے اور اونکی والدہ صاحبہ کی یہہ طاقت مشہور رہے کہ ایکروز
کوٹھی مع غلہ کے اوٹھا کر دوسری جگہہ رکھدی یہی اوس کوٹھی کے دیکھنے سے قیاس کیا جاتا ہے کہ قریب دس من
پختہ کی تو وہ تہہر ہونگے یا شاید زیادہ ہوون اور قرولی کے تول پختہ سے اوسمین غلہ بارہ من تھا اور اب بھی
اوسمین غلہ بارہ من رکھا جاتا ہے **نقل دیگر** ایک روز چور انکی گھر مین آیا سبب یہہ باہر نوہرہ کے رہتی تھے
یہہ نوہرہ دروازہ کے باہر ہے حقیقت وہان کی رہنے کی یہہ ہے کہ جب سیلاب چھوٹا اوسوقت یہہ مکان سبھم
پہونچا ایسی جگہہ گذران کی کیونکہ سرکار سے پانچ حویلی عنایت ہوئین تھین واسطے عورات کل کے یعنی امین خان و
یار علیخان صاحب کو تو حویلی تار تک جمعدار والی جو کہ قریب حویلی جمعدار راقم کے ہیگی اور جمعدار منگل خانصاحب کو حویلے
چودہری پاڑہ مین مہاراجہ مدن پال جی صاحب نے انکی عورات بعوض اس حویلی کے مجاہدخان مین اور مکان عنایت
کرکے یہہ حویلی چودہری کی خزانچی کے عنایت کی اور ان حویلی مین مردان کثیر کا رہنا دشوار تھا لہذا جیسا ان
جسکو جا میسر آگئی وہ وہان قیام پذیر ہوا بعد قیام کے مکانات اپنے موقع سے خریدی و تیار کرائی جب کہ
مذکور اندر گھر کے داخل ہو گیا موسم گرمی کا تھا یہہ اندر صحن کے بیدار تھی اوسی کوٹھی کو مع غلہ کے اوٹھا کر دروازہ
پر لگادیا اور پھر کہنی لگی کہ اگر میرے فرزند بیدار ہو کر آجاوینگے تو تجھکو مار ڈالینگے خیر اب تجھکو رہا کرتی ہون
بار دیگر چوری نہ آیا یہہ کہکر کوٹھی مذکور کو دروازہ سے اوٹھالیا جبکہ چور باہر آیا اوسوقت اوسکا ہاتھہ پکڑ کر دبایا گویا
اوسپر پتھر الہی نازل ہوا وہ شور وغل کرنے لگا باعث تکلیف شدیدہ کے چنانچہ اوس غل کے سننے
سے لوگ ہمسایہ وگھر کے آدمی بیدار ہو گئے لیکن ان سبکو بقسم منع کردیا کہ اس سے کوئی مزاحمت نکرے اور چور
سبکو رہا کر دیا **نقل سوم** جوکہ نانی مذکور کا ہے یہہ حال زبانی بی بی کے لکھا جاتا ہے کہ وہ بیان کرتین ہین کہ
یہہ بی بی مذکور اونکی زمانے مین قریب چہارده ۱۴ سالہ کے عمر مین بعضے یہہ کہتی ہین کہ اوسکے قد و قامت
کا کیا بیان کیا جاوے بیان پر ختم اون کے قد و قامت کا بیان صحیح کیا جاتا ہے یہہ بزرگوارہ کہتی ہین

وہان گئے دیکھا کہ ایک جگہ چار سو سوار اتوام تیار و غارتگر موجود ہین آپ نے اون کے سردار ونکو طلب کرکے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بسبب کے سب واسطی نوکری کے جاتے ہین آپ نے کہا کہ ہم تمکو تنخواہ ایک ماہ پیشگی
دیتے ہین غرض کہ اونکا تنخواہ دیکر آپ جے پور کو روانہ ہوئے راجہ جی تیاری جودہپور کی کررہا تھا قلم جاری تھے آپنے
بھی وہان جاکر نام لکہالیا سناگیا کہ راجہ جے پور ہمراہ اپنے بہت فوج لیکر جودہپور سے لڑنے گیا تھا جبکہ راجہ
صاحب جے پور کو شکست ہوئی تو یہہ معہ اپنی سپاہ کے بہوپال کو گئے وہان پر انہون نے بڑا نام پیدا کیا اور
وہان سے عرضداشت بخدمت مہاراجہ ملک پال سنگہ صاحب والی قرولی کے بہیجی کہ آپ دریافت فرمائین کہ
اب عنایت الہی سے دو ڈہال میری فوجین موجود ہین زبانی بہیکن خان آدم خانی کے سناگیا کہ انہون نے
بچشم خود دیکہا ہے کہ یہہ بیان کرتے ہین کہ پیشتر بہوپال کے بازو پر ایک موضع باسم ناغرپورہ آباد ہے وہ موضع
نونند خان کا آباد کیا ہوا ہے واللہ عالم بالصواب یہہ بات صحیح ہے یا غلط ہے کیونکہ ہر ادمی کا نشہ باز ہے مجھکو یقین کم
ہوتا ہے اوسکی بات کا خدا کو علم ہے کہ ہر بات راست و یا دروغ ہیگی اور فتحیار خان و مستی خان بہی حیدرآباد کو گئے
انکی نوکری بوال حیدو لعل سنگہ قریب ۵۰ سوار کے کردی تہی ذکر اونکا اوپر درج ہیگا اور کامدار خان محمد خانی حیدرآباد کو
گئے اور کئی جا نوکری کی اور پوماستارہ ملک مین غدر کرتے رہے اور شہر اوجین کو دو مرتبہ لوٹا اور
علاوہ ازین اور ملکو مین غدر کرتے رہے مع فوج کے واضح ہو کہ یہہ قوم ناغرونکی ولایت مین بہی کم ہین
اور جو کہ ولایت مین ہین وہ ناغر قوم کاکڑون مین شامل رہتے ہین اور اوسی ملک مین آباد ہین کتاب
حیات افغانی سے معلوم ہوا اور ہندوستان مین سے فی الحال ان جا پر قوم ناغرونکی آباد ہین و لکہی جاتی ہین
بلدہ حیدرآباد۔ اور ملک شیخاواٹی کی بار و بستی ہین قوم ناغر اس تفصیل سے آباد ہین بگر۔ اسلام پور۔
کہوڈانو۔ جہنی پہاڑی۔ چوسون۔ شیخاواٹی۔ شہر قرولی۔ گڑیانی ضلع جہجر۔ سہاگپور۔ سوا اسکے انکی
اور جگہہ اباد نہین ہین ہان مگر سناجاتا ہے کہ جب ملک چہوٹا تہا اوس زمانے مین ہمراہ ستہ دار خان ناغر کے
پورب کو گئے تہے وہ لوگ قلیل موضع کنی مین اباد ہین یعنے بنارس اودہ کا شیگنج اور سنا جاتا ہے
کہ مالیر کوٹلہ مین بہی ناغر اباد ہین اور یہہ بہی سناگیا کہ قصبہ بارم علاقہ مین پورنی زبانی نو رشیر خان ناغر کے سناگیا
یہہ صاحب وہان کے باشندہ ہین اور فی الحال نوکر دہولپور مین ہینگے ناغر آباد ہین بلکہ انکی جابدا دبہی موجود
ہی اور زبانی ارجن خان کے سناگیا کہ ناغر لوگ قصبہ منڈاور اور نجیب آباد ضلع بجنور۔ رسیور۔ کرت پور۔
بستی مین ان قصبون مین قریب سو گہر کے اباد ہونگے واضح ہو کہ بلدہ حیدرآباد مین رسالہ قوم ناغرونکا قدیم
سے تہا بوقت غدر ۱۸۵۷ع کے اس رسالہ کے ہندمین اکثر کام نمایان سرکار کا کیا تہا لہذا سرکار انگریزنے
درمیان غدر کے ایک رسالہ قوم ناغرونکا بہرتی کیا تہا جسکا بیان ہوتا ہے اور اس رسالہ حیدرآباد
یہہ صاحب افسر کلان ہین نگے بموجب نوشتہ کے کہ افسر کلان عارمہ صاحب بہادر دہمن صاحب بہادر و منجہ
رسالدار علاء الدین خان بہادر قوم ناغر سے غرض کہ اس رسالہ کو دیکھکر سرکار انگریز بہادر نے رسالہ ناغرونکا
ہندوستان مین بہرتی کیا بمقام گونا و اگرہ مین اس رسالے مین تحریر قوم ناغر و قائم خانی کے دوسری قوم
بہرتی نہین کی بمقام قرولی و شیخاواٹی و گوڑیانی و حیدرآباد مین پروانجات جاری کرکر ناغرونکو طلب کیا اور اس رسالہ

چیند ولعلی دیوان نے اسکے انتقال ہونیکا بہت رنج کیا اسکی جا بیرخاص و ال اسکا لڑکا باسم علاؤ الدین خان کو مقرر کیا لیکن وہ کپوت ناخلف نکلا اپنی ریاست کو برباد کر دیا اور جو کہ نقدی و زیور تہا وہ بہائی کے پاس رہا بہائی نے اسکی تین دختر تہین اور ان ہر سہ دختران کے نسبت جمعدار صاحب نے قرولی مین کر دی تہی اپنی زندگی مین دختر کلان کی نسبت جمعدار غلام غوث خان کو دوم بہاین خان سیوم صاحبداد خان کو چنانچہ بعد یکسال کے جمعدار غلام غوث خان حیدر آباد کو گئی جہت شادی کرنے کے بعد شادی کے اپنی زوجہ کو مع جمعدارنی یعنی خوشدامن اپنی معہ دختران ہر سہ کے مع کل ساماں کے کرولی سے لے آئے کہ حال تک قرولی مین موجود ہین یہہ حال ہم اونہین کے زبانی لکہا گیا

ذکر نوبند خان باغر فریدخانی کا

زمانے مہاراجہ مانک پال جی رئیس قرولی کے بعد چہوٹ جانے قصبہ سبلگڑہ کے یہہ صاحب قرولی کو آئے ایک روز دربار مہاراجہ صاحب موصوف کا بمقام سترہ دواری پر ہو رہا تہا اوسوقت دربار مین رقص تولیان کا ہو رہا تہا سرکار نے از راہ تمسخر کے نوبند خان سے یہہ فرمایا کہ جمعدار صاحب یہہ رنڈی آپکی ہم مذہب ہے خان مذکور نے عرض کیا کہ بجا ہے اس سترہ دواری کے نیچے رسوئی کا بننا ہے اکثر پائل وغیرہ خاکروب کو وہان بلا کرتے ہین لہذا وہ خاکروب اوسوقت اوسجا پر موجود تہا خان مذکور نے سرکار سے دست بستہ ہوکر عرض کی کہ سرکار نیچے غور فرماوین جب کہ سرکار نے نیچے نگاہ کی اوسوقت نوبند خان نے گزارش کی کہ یہہ خاکروب سرکار کے ہم مذہب ہے سنا گیا کہ اوسوقت سرکار ناراض ہوئے لیکن زبان سے کچھہ نکہا بعد ایکدو مہینے کے خانصاحب نے سرکار سے رخصت چاہی تو سرکار نے اونکو روکا تو گذارش کیا کہ مجہکو بخار عصر پڑ رہی ہے یہہ کہکر اوٹھے تو سرکار بہی واسطے تعظیم کے اوٹہی دوسرے روز شہر سے باہر بمقام لوٹہ پر بوقت صبح کے خیمہ افگن ہوئے جس جگہہ کہ اب راقم نے مسجد عیدگاہ وباغ تیار کرایا ہے سنہ ۱۲۳ ہجری عنایت الہی سے اس گورستان عیدین کو سلامی توپ یعنی ضرب توپ بعد نماز عیدین کی سلح سر ہونے ہی مہاراجہ مدن پال جی صاحب نے جاری کری اور اسی ہی سال مین اپنے مذہب کی بہی ایجاد کری یعنی بزور جنم کنہیا جی کے سلح سر ہوتی جاری کری فرمایا کہ دونون مذہب کی پابندی ضرور چاہئے ہے اور عیدین کے چاند کے بہی سلح سر ہونے کا حکم دیا جو یہہ حال اتنک عنایت الہی سے جاری ہین انکا جاری ہونا دفتر راج مین لکھوا یا گیا ہیگا فارسی اور ہندی مین اس خبر کو مہاراجہ صاحب نے سنا اور اپنا دیوان اونکے پاس بہیجا اور یہہ فرمان بہیجا کہ شاید تم اوسبات سے ناراض ہوئے ہو سو وہ تو ہمنے ہنسی سے کہدیا تہا در جواب اوسکی کہتے ہین ہنسی کہدیا پہر ناراض ہونا کب مناسب ہے کہ جبیر انہون نے گزارش کرا بہی کہ جب مالک سے کوئی صورت ناراضگی کی ہو جاتے تو پہر نوکر کو اوسجگہہ رہنا نچاہئے اب مجہکو رخصت ہو انشاء اللہ تعالے بعد چند سال کے حاضر ہونگا سرکار والا نے جب یہہ حال دیکہا کہ اب میرے جانے سے بہی یہہ نرہیگا تب یہہ فرمایا کہ ہمکو بہی دیکہنا ہے کہ تم ڈہال کہڑی کرکے یعنی یا و ٹا جو کہ بازار فوج مین ہوتا ہے وہ لیکر آؤ گے انہون نے بہی گذارش کیا کہ انشاء اللہ تعالے اگر خدا یہہ سامان کریگا اوسیوقت بندہ قرولی کو آویگا بدون اسکے ہرگز نہ آویگا خداوند تعالے کی شان ہے کہ یہہ صاحب اول منزل قصبہ خوشحال گڈہ متعلقہ راج جےپور مین ہو چکی

بہادر جنید تحمل کر رہے تھے اس حادثہ جانکاہ کی خبر سنکر کرسیمہ بمتدا الی کہ یک بیک نابینا ہو گئے بعد نابینا ہونے کے
اسکے ایک مدت تک تو فتح یار خانصاحب نے انکا کام کیا اول بہی تنندگی امام ملنیما نتضاحب کی بہی فتح یاب خانصاحب
کام سرکار خانہ کل کا کرتے تھے کہ یکا یک علاوہ ورشتہ کے یہ شخص ہوشیار بہی تھے تندہ شدہ اونہین سے قریب تیس
اسپ کے فتح یار خانصاحب نے دیوان چند ولعل سے رسائی کر کر اپنے نام کر لیا علاوہ اسکے رشتہ کے
ایک جدی بہی تھے لہذا اسکے نام دیوان چند ولعل صاحب نے تیس گھوڑے کی نوکری انکا نام کردی اونہین سے
لیکن فتح یار خان صاحب نے باعث تلافی اس احسان کے افضل خان وغیرہ کے ساتہ بہت کچہ سلوک
کیا اکرسے چنانچہ فتح یار خان فرید خانی کی جاگیر مین دیوان چند ولعل صاحب نایب مختار ریاست کل نے قصبہ کرنگل
کے قریب ایک موضع ... کے تباہ وہ دیا اس موضع کو یون ہی یہ مشہور کرتے ہین کہ گڑ کی کرنگل درمیان
جنگل اس شخص نے موضع لاچوری کو بجمعیت مردان علی خان وبہاؤالدین خان یعنی سو سوار سرد وصاحب
کی ہمراہ لئے اور باقی اپنی سپاہ ہمراہ تہی اور دو توپ ہمراہ تہی ہمراہی اس قلیل فوج کے خانذکور نے تیرہ لی
سے موضع لاچور فتح کیا اور دوسری لڑائی کہیدرل کی فتح کی اور بار ہا انکا ہتیار ہوتا رہا اور ہر لڑائی بعنایت
الہی سے فتحیاب ہوتے رہے لہذا دیوان چند ولعل انکو بہت چاہتا تھا اور بڑی خاطرداری سے پیش آتا تھا
اور زمیندار کرنگل اسکے ہاتہ سے مارا گیا باسم سنگان ردی وا پیر زمیندار بہی کہتے ہین اور راجہ بہی کہتے ہین
جبکہ یہ مر چکا اس سے برادر کی زوجہ باسم جیانی مشہور عرف دلیس لکہی تہا سنا گیا کہ اوسنے خانذکور کی آشنائی
تہی لہذا اس زوجہ کی برادر دشمنی ولین رکہتی تہی باعث اسکے میر حسین شاہ سید نے جمعدار موصوف کو مارا
اور یہہ بہی سنا گیا کہ یہ عورت دلیس لکہی کا دیور بدست خانصاحب فتح یار خانصاحب کے مر چکا تہا لہذا اوس نے اپنے
نوکر میر حسین علی کے معرفت خان مسطور کو ہلاک کرا دیا اوسکا قصہ یون ہے کہ ایک روز یہہ ہنگام سہ پہر
دن کے جمعدار واسطے ہوا خوری کے گئے ہمرکاب سواران وپیادگان اردلی ہونے لگی آپ نے سبکو منع کیا
اور سرور فقط تن تنہا سوار ہو کر جہت ہوا خوری کے گئے شدنی امر کہ غنیم موقع دیکہ رہا تہا درمیان جنگل کے
موجود ہوا اول تلوار کو انہون نے خالی دیا بعدہ اونکے وار ونکو بہی اونے اوکا دیا دوسری دفعہ حربہ تلوار کا
انکی ہاتہ پر لگا کہ اسپ سے جدا ہو گئے اور اوسوقت اونکے ہمراہ سائیس تہا سو وہ بہی فرار ہو گیا اس عرصے
مین کرم خان ولد غلام غوث خان ناغر گولی دال مکان پر آتے تے بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ جمعدار اکیلے
ہوا خوری کو گئے اور کسیکو ہمراہ اپنے نہ لیگئے بہت اون سے واسطے ہمراہ چلنے کے کہا تہا لیکن نہ مانا کرم خان
مذکور نے کہا کہ تمنے برا کیا کہ اوسکے ساتہ نگئے خدا خیر کرے جلد وہ اسپ پر سوار ہو کر جس طرف جمعدار
گئے تھے جنگل مین کیا دیکہتے ہین کہ جمعدار جنگل مین زخمی پڑے ہین اوسوقت جمعدار نے کرم خان
سے یہہ کہا کہ دیکہنا سید حسین علی نجانے پاوے غرض کہ کرم خان نے گہوڑے کو تیز کر کر سید مذکور
کو جا لیا اور حسین علی کو انہون نے مار لیا اور یہہ بہی زخمی ہوے اس عرصے مین اور لوگ بہی وہان پہونچ
گئے اور انکو پالکی مین ڈالکر مکان پر لے آئے بعد آنے مکان کے انکا انتقال دوسری تاریخ ماہ محرم
سنہ ۱۲۴۰ ہجری مین ہوا اور انکو قصبہ کرنگل مین دفن کیا اور بعد چہلم کے قبایل انکی شہر حیدرآباد مین

قدیم سے برتتے ہین یعنی آمدرفت خلعت و اسپ وغیرہ سے اور جاگیر ہم لوگونکی بعہد مہاراج ہربخش پال جی و پرتاب پال جی
کو قریب ستر اسی ہزار روپیہ کے رہی ہے اور بعہد مہاراج نرسنگ پال جی تک باقیماندہ دو نقارہ و نشان رہے اور نشان
ہم لوگونکی سفید ہوتے ہین بموجب دستور قدیم کے اور اس راج کے نشان زرد ہوتے ہین پہلے سے یہہ رسم
راجا نے قایم رکہی بموجب دستور ہمارے کے اور جو قلعہ سبلگڈہ مین عمارت ہم لوگون کی موجود ہے وہ ابتک اوسیکے قبضہ
مین ہی اور باغ وغیرہ مکانات امام الدین خانصاحب کے ہین وہ قبضہ راقم واخوی نامدار خان کے ابتک ہین چنانچہ
کرایہ مکانات وحاصل باغ کا آتا ہے اور اس باغمین قبر امام الدین خان کی اور نظام الدینخان و زور آور خان وغیرہ
پٹہانان فریدخانی کی ہین محلہ پٹہانان و قلعہ بیوہ ویران ہی ہی لیکن اوسپر بہی راقم ہذا قابض و متصرف ہے محلکی ویرانی کا باعث
یہہ ہوا کہ مولوی صاحب صوبہ سبل گڈہ طرف گوالیار سے تہے اونکے زمانے مین ایک عمارت گر پڑی تہی سنا جاتا ہے
کہ اوسکی فصیل مین اشرفی و روپیہ بہت کچہ نکلے لہذا عمارت اکثر توڑی گئی غرضکہ جہان اور عمارت مین کچہ نکلا تب اوسوقت
توڑنا عمارت دیگر کا موقوف رکہا اور جو عمارت کہ توڑنے سے باقی رہی اوسپر ہنوز راقم کتاب متصرف و قابض ہے اور
عیدگاہ پر قبر دادا صاحب مصطفی خان جی کی ہے اور یہ مسجد انکی ہاتہ کی بنائی ہوئی ہے اس مسجد کو بہی دوسرا قلعہ تصور
کرنا چاہیے جبکہ یہہ مکان غنیم کے ہاتہ آگیا تہا تب قلعہ فوراً خالی ہوگیا ورنہ قلعہ مذکور ہرگز خالی نہوتا قلعہ کے چہوٹنے کے چار
سبب ہوئے اول تو مدد قرولی سے نہ آئی - دویم سرنگ کا لگنا کیونکہ پہاڑ قلعہ پر مٹی نرم نکل آئی سرنگ لگ گئی سیوم
عیدگاہ کا غنیم کے ہاتہ آجانا - چہارم مردمان برادری راج کا طرفداری مین ملجانا جبکہ قلعہ سبل گڈہ چہوٹا اوسوقت مین جد
بزرگوار راقم ہذا یعنی محمد امین خان و یار علیخان ہر دو برادران قرولی کو آتے کہ ذکر اونکا پہلے لکہا گیا ہے اور بلال
خان یونس خان بمقام کوٹہ چلے گئے بعد چند عرصہ کے وہانپر اونکا انتقال ہوگیا اونکے فرزند باسم اللہ یار خان خورد
سال تہے اونکی وفات کا حال جب کہ یار علیخان و محمد امین خانصاحب نے سنا تہا نہایت افسوس کیا باعث خورد
سالی اللہ یار خان کے اونہونے یہان پر سرکار سے اور وہانپر خوبی رام صاحب سے لکہکر کوٹہ سے اللہ یار خانصاحب کو طلب
کر کے بار دیگر اس راج مین نوکر کرا دیا اور بابن خان قایم خانی بہی کوٹہ کو گئے اوس راج مین اونکی بڑی عزت و آبرو
ہوئی چنانچہ ایک موضع نانکار باسم بہاگڈہ بعوض اس نوکری کے خون بہا مین اوس راج سے عنایت ہوا
کہ بابن خان قایم خانی موضع ناریلی کے گڈہی پر مارے گئے بڑی دلیری سے انکی بیٹے اسد علیخان بڑا بہادر
سپاہی کہ جنہون نے راجگوٹہ مین بڑی بڑی دلاوری و بہادری کے کام کئے اور بڑی نیکنامی پیدا کی
گہوڑی کی سواری مین بے نظیر لاجواب تہے اکثر مکانات کی دیوارون پر تصویر منقش کوٹہ مین ہوئی ہین فی الحال احمد علیخان
پسر اسد علیخان اوس راج مین موجود ہین اونسے خان حسنی خانی شاخ فریدخانی مقام بہوپال کو گئی اوس
راج مین انہون نے بڑے بڑے کام کئے ملک گیری کی اور قریب چار ہزار کے ہمراہ انکی سپاہ تہی اور امام علیخان
و محمد علیخان پسر دلاور خان مذکور شاخ فریدخانی حیدرآباد گئے اونکے بہی قریب پانصد سوار کی اوس ملک
مین نوکری ہوئی اور فتح یار خان فریدخانی حیدرآباد مین جمعدار ہوتے فتح یار خانصاحب کی ہمشیرہ کے
امام علیخان صاحب کی ساتہ شادی ہوئی تہی جب کہ امام علیخان کو نجابت خان نے بضرب کٹار سے مار گرایا
اسکا ایک قصہ ہے باعث طول کے نہین لکہا گیا یہہ قاتل بہی رشتہ مین قریب تہا اوسوقت محمد علیخان

کہ معاملہ پٹھان لوگ کرین گے چنانچہ اوسوقت محمد امین خان و یار علیخان پسر مصطفیٰ خان یعنی جد بزرگوار راقم صحیفہ ہذا نے
یہ گزارش کیا کہ مالک آپ کا ہے ہمکو کیا علاقہ جو ہم معاملہ کرین اور کہا اول مرتبہ والد بزرگوار نے اپنے پاس سے روپیہ
معاملہ کا دیا تہا وہ روپیہ بھی آجتک راج سے وصول نہوا اور ہمارا معاملہ تو یہ ہے کہ ایک مشت باروت موجود ہے معاملہ
نہ دینے سے آخر کار مرہٹہ چہ ماہ تک قلعہ سبلگڈہ سے لڑائی رہی اس لڑائی مین راجپوت اور پٹھان بہت مارے گئی ہین اور یہ حال تہا
کہ فصیل قلعہ مذکور کی گر جاتی تہی اور راتکو معہ زن و بچہ کے افغان لوگ تیار کر لیتے تھے محاصرہ غنیم نے قلعہ کا مضبوط
کیا رسد وغیرہ کو نہ آنے دیا یہان تک نوبت پہونچی کہ گہوڑے ذبح کر کر بعض وقت کہاتے اور کچہ رسد وغیرہ نہ آسکی
اور کچہ لوگ برادری راج کے بہی طرفداری مین ملگئی تہے کہ جنکا ذکر اول آگیا ہے اوسوقت انہون سے معاملہ کرا دیا تہا
جانا حق نمک ادا ہوگیا تہا غرضکہ اونہنے اس امر کو ناچار جانکر اونٹ باربرداری لیکر معہ زن و بچہ کے کرولی آئے اور یہ بہی
مشہور و معروف ہے کہ مرہٹہ نے بروقت معاملہ کے کہا تہا کہ اب تم ہماری طرف سے سبلگڈہ مین رہو جاگیر تمہاری
بموجب دستور قدیم کے جاری رہیگی چنانچہ اس معاملہ کے خطوط مرہٹہ کیطرف سے جو کہ آئی تہے وہ راقم کتاب ہذا کے
پاس بجنسہ موجود ہین خطوطات مسطورہ کے مضامین سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مرہٹہ ہماری جاگیر کو قایم رکہتا تہا لیکن
یار علیخان و محمد امین خان ہر دو برادران نے قبول نکیا باعث اسکی کہ کل رجواڑہ مین یہ جانین گے کہ اونہون نے
نمکحرامی اپنے منافع کیواسطے کیا لہذا و ہانکا رہنا مناسب نجانا اور یہ بہی خیال تہا کہ فوج مرہٹہ کو قیام تو ہے نہین چند روز
یہ مصیبت ہے جبکہ قرولی مین راجپوت و پٹھان وغیرہ آئی تو اوسوقت مہاراج نے بہت خاطرداری کی اور فرمایا کہ فی الحال
واسطے نشست قبایل اپنے قلعہ بہادرپورا در نانکار بالعوض جاگیر تمہارے کی مواضعات ضلع قصبہ بہادرپور کے تعدادی
بارہ ہزار روپیہ کے جاگیر لو اور جسوقت موقع ہوگا اور جب زمین ہاتہ آوی اوسوقت بموجب دستور قدیم کے اپنی جاگیرین
لینا لیکن خاندان نے اس امر کو قبول نکیا باعث اوسکا یہ تہا کہ ایک تو سبلگڈہ ہاتہ سے جاتا رہے گا کیونکہ مرہٹہ چند روزہ ہے
دوسرے آل و اولاد دہقان ہو جائیگی سب روش رہ مین بقول شخصے فرق آجائیگا فرد دہ مرد دہ مرد را احمق کند
عقل را بی نور بے رونق کند ماسیوم متعلق بہ معصوم ہے اگر وہ لوگ قصبہ سبلگڈہ قبول کر لیتے تو ہم لوگ عملداری انگریزی مین
بخوبی گذران کرتے اب بہی شکر ہے کہ اللہ تعالے اراج قرولی کو ہمیشہ قایم سلامت رکہے مصرع ع زہے ملک و دولت
کہ پاینده باد کہ روٹیان یعنی نان و نفقہ کپوت و سپوت کو بہت ہے اور مرجاد یعنی عزت آبرو وہی ہم لوگونکی بموجب دستور
بہائی بیٹون کے اس راج سے بندہی ہوئی ہے اور انصاف برادری کا بہی ہم لوگ آپسمین کرتے ہین اور جو کہ رعایا
ہم لوگونکی ہے اوسکا فیصلہ بہی ہم کرتے ہین غرضکہ کچہ بہی قصور سرکاری ہم لوگون سے سرزد ہو تو سرکار فیصلہ ارعایت
فرماتی ہے درمیان مین بعہد مہاراجہ سر سنگہ پال جی کے جناب میجر مسن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ راج قرولی نے
بموجب دستور قدیم کے ہماری مرجاد مین کبہی کسی نوع کا رنج و ملال اون سے نہ پہونچایا صاحب بہادر موصوف فی بار ہا
فرمایا اگرچہ یہ امر از روے قانون کے بعید ہے لیکن بموجب دستور راج کے تم لوگون سے ہم پیش آتے ہین
غرضکہ مہاراجہ قرولی پٹہانونکا یہانتک بہروسا کرتے ہین کہ بالا قلعہ کو کسی بہائی بیٹی کے سپرد نہین کرتے ہین سوائے
پٹہان کے اور زنانہ کو بہی ہم ہی لوگون کے سپرد کرتے ہین اور تحریر بہی لیتے حتی بتدی بموجب ہنا کر امر گندہ و
نازوتی زنیبر متہرا والا کے بموجب برادری کی طور لکہتے ہین اور جو دستور شادی و غمی کا ہے وہ بموجب برادری کے

آجتک کوئی حرکت سنکے حق مین سرزد نہین ہوئی غرضکہ ہر دو طرف سے بہت پیچ قیل و قال درمیان آئی اور اسباب پر قرار پایا
کہ انکی جاگیر پادشاہی ہے اوسپر خالصہ کرتا ہون اگر اسپر ان لوگون نے تکرار کیا تو راو صاحب یہ آپکا قول راست ہے اور اگر کچھہ
تکرار و حجت نکی تو میرا قول راست و درست ہے القصہ دوسرے روز ایسا ہی ہوا کہ انکی جاگیر عطیہ پادشاہی پر خالصہ کیا گیا
اور کنجی قلعہ کی اونھون سے طلب کی بمجرد رسیدن حکم خانصاحب مصطفی خان جد بزرگوار راقم کتاب ہذا نے کلید قلع کی سپرد
کردی اور مواضعات جاگیر پادشاہی سے سپاہ اپنی طلب کرلی اس عرصہ مین یہ خبر راناجی گوہد کو معلوم ہوئی کہ یہ مواضعات
مہاراج قرولی نے خالصہ کر لئی ہین چونکہ یہ مواضعات ضلع گوالیار کے تعلق ہین اور اب قلعہ گوالیار زیر حکومت ہمارے ہے
لہذا راناجی مذکور نے واقع سنہ ۱۲۳۳ مین اپنا قابو مواضعات مذکور پر کیا لیکن خانصاحب نے مقابلہ رانا سے گوہد کا کیا اصل اسکی
یہہ ہے کہ بروقت خالصہ ہونے کے خانصاحب مستجاب خانصاحب نے سرکار سے یہہ بہی گذارش کردیا تہا کہ اگر غنیم اوپر
آویگا تو اوس سے نہ لڑینگے کیونکہ یہ ضلع قرولی کا ہمارا جاگیر ہے باعث نوکری قلع گوالیار سے ۳۰۰ صد سوار دکنی ملی تہی جو کہ
گوالیار کا مالک ہوگیا وہ اسکو ضرور لیگا اور چند خط راقم کے پاس کاغذات مین سے نکل آئے ہین اوسکی مضمون سے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ مستجاب خانصاحب نے اشارہ راناجی گوہد کو کیا تہا چونکہ یہ ضلع گوالیار سے تعلق رکہتا ہے فی الحال گویا
تمہارے قبضہ مین ہے اور یہ مہاراجہ مانک پال جی ایسا ہے جیسے نہے عیش و عشرت مین شب و روز گرفتار رہتے تہے لہذا
یہ بار دیگر سیالگڈہ انکی عہد مین یعنی سنہ ۱۲۴۳ مین مہاراجہ کے قبضہ سے چہوٹ گیا ذکر انبا کہنڈ مرہٹہ جبکہ فوج انبا کہنڈ مرہٹہ
کی قرولی آئی اون سے معاملہ مہاراجہ مانک پال جی نے کیا اور یہ روپیہ ہاتی بیتون پر اوتارا تہا بموجب حکم مہاراج کے اور کوتہون
نے تو قبول کیا لیکن موضع امرگڈہ کی تہاکر بہیرون چند و سوائی چند نے ادا نکیا اور مرہٹون سے یہ کہا کہ مین تمکو
اس روپیہ کی دو چند روپیہ پٹہانون سے دلوا دونگا غرضکہ مرہٹہ کی فوج کو ہمراہ لیکر سیالگڈہ کو لگیا تہا اصل اس لڑائی کی یہی
ہی چنانچہ کنور سوائی پال پسر مہاراجہ مانک پال جی نے بعد چہوٹ جانے سیالگڈہ کے عیوض اس حرکت کا امرگڈہ والون سے
لیا یعنی امرگڈہ فتح کیا اور یہ دونون برادر یعنی سوائی چند و بہیرون چند گرفتار ہوکر آئی اور ہر دو برادران مذکور سے کنور صاحب
نے بازار شہر قرولی مین پابجولان کرکے بہیک منگوائی اور کنور موصوف نے بباعث اس حرکت ناشایستہ کے امرگڈہ
والون کے جو کہ انکی شریک تہی اور برادر ان سے بہی قلعہ اونٹگر ونارولی فتح کیا ابتک یہ ہر دو قلعہ خالصہ مین ہین لیکن بعد
وفات کنور مذکور کے مہاراجہ مانک پال جی نے بعد چند سال کے امرگڈہ ہر دو برادران کو عنایت کیا اور اس بخشش کا باعث یہ ہے
کہ درمیان کنور صاحب اور مہاراجہ صاحب مانک پال جی کے نا اتفاقی از حد تہی یہانتک نوبت پہونچی کہ مہاراجہ مانک پال جی کنور
مذکور سے شکست کہاکر مقام جیپور نزدیک مہاراجہ پرتاب سنگہ جی کے پہونچتے چنانچہ والی جیپور داماد راجہ صاحب موصوف کا
تہا اور ہمراہ اونکی یہ ہر دو برادران بہی موجود تہی اور محمد امین خان معروف امن خان پسر مصطفی خان جد بزرگوار راقم بہی
موجود تہی والی جیپور نہایت خوشی سے اونکی ساتہ پیش آیا اور ان ہر سہ برادران مذکور سے بہ تعظیم ملاقات ہوئی اس
ملاقات کا حال تزراج جیپور مین موجود ہے وقعہ کوتاہ مہاراجہ مذکور بباعث رہانکے مدد کے قرولی تشریف لاتے بعد چند
مدت کے کنور صاحب قلعہ اونٹگر مین بیکنٹہ باش ہوئی اس خبر کو سنکر مہاراجہ صاحب کی نسبت رنج و الم کیا کہ
بیان اوسکا احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے بلکہ اسی رنج مین بعد تیرہ روز کے مہاراجہ صاحب نے بہی وفات
پائی جبکہ مرہٹہ کی فوج نے آکر قلعہ سیالگڈہ پر حملہ کیا تہا اوس وقت اونھون نے معاملہ چاہا تہا لیکن مہاراجہ نے یہ فرمایا

دیار سول کسی ہو بکٹ خدا کی مہابی تیراب دل بہکا پیٹھان بدہیکا تو پنڈ جا ہیکا جس مدیں پڑ سیکا بیگ کہاندی ہر جگا لی ۔ الله الله
پہر کیا جلال الدین خان ست محمد مبارک سد یہ باتیں گائی ۔ اوگا خان خانا سا امام الدین خان بل نا ہیپ من ما تا یا نا کہی تو نے
کاسے ۔ کہیت پہہ ارم ہنگس بدار دنو لیس نے سرا وجب جات کہیت مارو امام الدینخان پٹھان نے ۔ جہان چڑہ نا یو
جہان ہاتی کو جہلایو ۔ اور بدہ جس پایو سبہی کہیت کا مان نی ۔ آتو سوار جب دکہنی راکہو جب ۔ جہوج کی جہوری سنے
اب مانت نی آن نے ۔ کہیت ہین ہانیت رای کہاندائی کردن ۔ الہس ہیے سو نواب خان خان نے ۔ غرض کہ سرکار [illegible]
ایسا زیر کیا کہ پہر اونہوں نے سر نہ اوٹہایا ملک مین امن ہوگیا جبکہ امام الدینخان نے قضا کی اور انکی چھوٹے بہائی نظام الدینخان کا اول انتقال
ہوچکا تہا اور یہ لاولد تہے لیکن امام الدین خان کے ایک دختر تہی اور اوسکی شادی ایک جدی برادران مین ہوئی تہی چنانچہ غلام [illegible] خان ولد [illegible] خان نے
دختر زادہ خانصاحب مرحوم کو مہاراجہ نرسنگہ پال جی نے اس ریاست پر بجای اونکے مسند نشین کیا اور عمر بہر کم تہی سنا جاتا ہے کہ بعد مسند نشینی
کی اونکو فیل کی عماری پر سوار کر کر شہر کی گلی قلعہ کے نکالا تو ادہی روز بیمار ہوگئے پہر آپ نے سواری نکلی ایک ماہ مبتلا ہے بیماری ہوکر اس جہان فانی سے بعالم
جاودانی رحلت کی لوگ ایسا مشہور کرتے ہین کہ باعث سحر وافسون کے قضا کی بعد انتقال فرمانی کے مہاراجہ قرولی نے تمام سیلگڈہ [illegible]
ہوکر اس جاگیر کے کئی حصہ کئی بباعث فساد خانگی چنانچہ جاگیر ہین سو سوار کی خانصاحب مستجاب خانکو عطا کی اور دو صد سوار کی جاگیر بنام [illegible]
خان اور ایکصد سوار کی جاگیر بنام منگل خان کے اور ایکصد سوار کی جاگیر بنام دلاور خان و غدر خان کے لیکن اس جاگیر کو زور آور خان نے قبول
نکیا چونکہ حق بعد غلام علیخان کے زور آور خان کا تہا اور مستجاب خان وغیرہ محمد خانی کہ کر دو تہی اسباب سے مہاراجہ نے اونکو جاگیر عطا کی یہ امر
اونکو ناگوار معلوم ہوا آخر الامر زور آور خان نے روبرو سرکار کے سخت کلامی کر کی واسطے مدد لینی کے رانای گوہد کے پاس گئے رانا جی گوہد نے
بہت دلجمعی کی اور فرمایا فی الحال مجہکو یہ لڑائی درپیش ہے یعنی گوہد پر مرہٹہ آئی ہوا ہی بعد فتح اس لڑائی کے انشاء اللہ تعالی مین تمکو مدد دونگا
اونہون نے گزارش کیا کہ لڑائی یہہ سے وہ نہ ہے آپ کچہ خیال نکرین آخر الامر وہ لڑائی مرہٹہ کی درپیش آئی اور عنایت الہی سے جناب رانا
صاحب والی گوہد ظفر یاب ہوتے غرضکہ اس لڑائی مین زور آور خان کے بہت آدمی مارے گئے چنانچہ نامی گرامی پٹھان قوم [illegible] کی اوسجگہ
قبور ہین یعنی گوہد مین اور بعد فتح ہونے اس لڑائی کے رانا صاحب نے واسطے مدد کی فوج اپنی ہمراہ زور آور خان کے کردی بموجب قرار [illegible]
کیا اول لڑائی مین زور آور خان نے اسپ اپنا موجب خبر کیا شدنی امر کہ ایک بندوق پیشانی پر لگی چونکہ لڑائی برادرانہ تہی لہذا اونہون نے
جانکا کچہ خیال نکیا ارمان دلکا دل مین رہا مصرع ع ہوتا ہے وہی یار جو کچہ کہ خدا چاہی ۔ غرضکہ اونکی لاش کو سیلگڈہ مین امام الدینخان کے
باغ مین دفن کیا فوج رانای گوہد کی واپس چلی گئی چنانچہ [illegible] اول مرتبہ فوج مرہٹہ کی آئی اون سے
معاملہ مبلغ ایک لاکہ روپیہ ٹہر گیا چنانچہ اس روپیہ کی جسکو بزبان ہندی اول کہتے ہین خانصاحب مستجاب خان جی گئے اور اپنی گرہ
سے یہہ روپیہ مرہٹونکو دیکر کئی ماہ کی بعد [illegible] سیلگڈہ کو آگئی ۔ اس روپیہ کے کاغذ سند وغیرہ موجود ہین راقم کے پاس اور ان کل حال [illegible]
پیشہ کا اصل دفتر راج مین موجود ہین گئی لاکہ روپیہ کی جاگیر کی دفتر مہاراجہ [illegible] پال جی صاحب کا ہی سمت ۱۸۲۰ بکرم مین راو راجہ اونیارہ قرولی اپنی اور
قرولی سے سیلگڈہ کو ہمراہ مہاراجہ مانک پال جی کے تشریف لیگئے چنانچہ اون سے یہ لوگ واسطے پیشوائی کے آئے مستجاب خان و منگل خان
گیسے خان ۔ دلاور خان ۔ بلال خان وغیرہ پٹھان [illegible] اراستہ کی راو راجہ اونیارہ خوش ہوئے اوسوقت راو موصوف نے مہاراجہ
صاحب سے گزارش کیا کہ یہ لوگ کون ہین سرکار نے فرمایا کہ یہ لوگ [illegible] بہائی بیٹوں سے بہتر [illegible] ہین اوسوقت راو صاحب نے فرمایا کہ
یہ نوکر ہیں یہ دانستہ ہین تو ان سے ملک کا آباد ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ انکی بنیاد [illegible] اسواسطے الہذا [illegible]
معلوم ہوا مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ انسی کسی کچہ اندیشہ نکرنا [illegible] کی یہ لوگ [illegible] زمانہ [illegible] لوگ [illegible] ہین اور [illegible]

ذکر محاربۂ موضع سیری

جیسا کہ سر کہین ملا تہا اور دست و پا کہین ملے تہے اس واقعہ کے ہونے کے بعد امام الدین خانصاحب نے فوج غنیم پر حملہ کیا اور عنایت الہی سے غنیم پر غالب آ گئے اور گڈہی یہاں فتح ہوئی غرض اس لڑائی مین امام الدین خان کے تعدادی بائیس زخم آئے تہے مگر فضل الہی شامل حال رہا کوئی نقصان نہ پہونچا اور فتح کر کے اس گڈہی مذکورہ سے نظام الدین خان کی لاش کو اپنی ہمراہ لا کر مقام سیلگڈہ باغ اپنے مین دفن کیا جبکہ سرکار والاتبار مہاراجہ رسم پال جی صاحب فرولی مین سنا تو باستماع اس سانحہ ہوش ربا کے سرکار کو بہت رنج ہوا اور ماتم پرسی کو سیلگڈہ آ گئے اور بر وقت ملاقات کے سرکار نے خانصاحب سے یہ فرمایا کہ مجھکو نظام الدین خان کا بڑا رنج ہوا اگر آپ اونکو لڑائی دیگر سے موقوف رکہتے تو یقین تہا کہ وہ شہید ہوتے اور یہ بہی کہا کہ کوئی بہی ایسا کرتا ہے جیسا کہ تمنے کیا اور بہائی زخمی کو بار دیگر لڑایا سنا جاتا ہے کہ اوسوقت خانصاحب کو زخمی ہونے سے غش آ گیا اور بر وقت جاری ہونے طپش کے زخم بدن پہٹ گئے اور ہر زخم سے خون جاری ہو گیا اوسوقت سرکار سے امام الدین خان نے گذارش کیا کہ ضیا بعالی نظام الدین خان کچہ نقال نتہا پٹہان تہا جو اوس کا کام تہا وہ اوسنے کیا مگر ہان یہ برا ہوا اگر مین زندہ رہا یہ امر منظور خدا ہی

نقل نظام الدین خان آپ طاقت ور مشہور تہے سیلگڈہ کا ذکر ہے کہ ایک پہلوان قوم گوجر ایک روز آیا غرض کہ اوس سے طاقت سر کی ورزش کر رہی ہوئی سنا جاتا ہے کہ اول اوس نے آپ کے سر پر زور کیا اوسوقت چشم خون آلودہ ہو گئی اوسحال پر نظام الدین خان نے بار دیگر زور کیا تو اوسکا مغز پہٹ گیا بلکہ وہ گوجر اوسیوقت فوت بہی ہو گیا بعدہ نظام الدین خان نے دیکہکر بخوف برادر کلان کی ایک بخاری مین گہس گئے کیونکہ اوس بخاری کا منہ تنگ تہا جسوقت غصہ فرو ہوا اور کہانیکا وقت آیا تو برادر کلان کو اضطرابی ہوئی کہ نظام الدین خان کو لاؤ جب والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ اگر تو اوس کا قصور معاف کرے تو مین تبلا دون آپ نے کہا کہ مین نے اوسکا قصور معاف کیا آپ بلاتے ہون کہ والدہ صاحبہ نظام الدین خان کو بخاری مین جاتے دیکہا تہا اسواسطے برادر کلان سے اقرار لیکر اطلاع کی تہی سنا جاتا ہے کہ آپ اوس تنگ دہن بخاری سے نکل نہ سکے لاچار کاریگر کو بلا کر منہ اوسکا کشادہ کرایا جبکہ باہر آئے اوس زمانہ مین برادر کلان کا اسقدر خوف تہا جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے اب فی زمانہ والد کا بہی اتنا خوف نہین ہوتا ہے قصہ کوتاہ خانصاحب نے اوس پہلوان فوت شدہ کے گہر کے لوگون کو طلب کر کے کچہ زمین بطور نانکار کے بخشی تہی کہ وہ زمین حال تک جاری ہے اور سرکار ہیمداولی گوالیار نے بہی بحال رکہی ہے

کبت امام الدینخان فریدخانی کا

پرتہم جب کری تیغ گوالیار جب جہلکری سیندہیا کی گئی جب کری ہے لئے ✝ دوجہہ جب کری سستر سماوالی کی نہ گئی ✝ تیجی جب کری دل دلکو بلوڈالو ✝ چوتہی جب کری دل دکہن کی ڈہلگئی ✝ پانچین جب لہیت پٹری کی خان بلی ✝ ماری ہین غنیم لوتہہ بڑی جی سے جہہ گئی ✝ چہٹی جب النسی کب راج یہ نہ سہی جای ✝ ساتین جب اسگے چیب سکروار جہہ گئی ✝

کبت دیگر راجہ رسم پال ✝ مہاراج جیڈہی ہین کوب ✝ جہلکی جہان بلکر ٹوٹ آئی سون آئی مل پر دل کہاتی ہین ✝ بہت کرد ان بان گولی ہت نال ہین ✝ جو گئی ہرت بہرت مل نار دیجا سنے ہین ✝ سیکہہ ملامت لچہی رام تجیلی سنگ روپ ✝ نول کے بہاجی بہی سونیس کہاڈی ✝ رادجہہ کی برددہنا تی ہین ✝ مدار لیعل پانگ امرا اور راول جوسکے ✝ درجن دل ماری رنگ تنگ سون چڈہاتی ہین ✝ بیرانولی یا امام الدین خان پہان جسکی صفت کری جگ جہان ✝ ہوجاتو امانت خان بہوب لرٹ سواتی ہین ✝ سبہی امراو مل ہنیری کا کہیت جیتا ✝ ماری سکروار سیس گنبد سے دہولائی ہین

کبت

اصل کہا تہا

چنانچہ بعد مہاراج نرسنگ پال جی کا چھوٹا ہے اس سال کے بعد مسٹر مسن صاحب بہادر رونق افروز
قرولی سے ہوئے اور بعد تشریف آوری صاحب موصوف کے بعد دو سال کے مہاراجہ مدن پال جی
مسند نشین ریاست قرولی ہوئے لہذا ناعر قوم خواجو خیل قرولی والے کہلاتے ہین اور بباعث رہنے سیل گڈہ
کے لوگ گڈہ والے کہلاتے ہین حاصل کلام یہ ہے کہ خانصاحب منظور نے قوم سکروار کو ایسا زیر کیا تھا کہ یہ حکایت
اظہر من الشمس ہے

ذکر محاربہ موضع ہیری

کہ موضع ہیری پرگنہ قوم ٹھاکر یعنی سکروار جمع ہو کر باغی ہو گئے اس خبر کو سنکر مہاراج نرسنگ پال جی بیکنٹھ باشی واسطے
زیر کرنے باغیون کے مقام قرولی سے موقعہ واردات پر تشریف فرما ہوئے یہ حکایت مشہور و معروف ہے
کہ مہاراجہ صاحب نے چاہا تھا کہ بموجب گزارش قوم سکروار کے کہ کلمہ ہو جائے لیکن اسوقت خانصاحب امام الدین خان
نے کہا کہ آپ راجہ ہین آپکو روپی بہت ہے اور مین مصیبت زدہ ہون کیونکہ اس فلک کج رفتار کی کج ادائی سے ملک
آبا و اجداد سے دست بردار ہو کر یہان آیا ہون ہزار شکر خدا تعالی کا کہ اوس نے اب روٹیون سے لگایا ہے اب
بجز مرنے کے اور کچھ نہین بنتا آپ قرولی کو تشریف فرما ہون اور مین لڑونگا اور انشاء اللہ تعالے باقبال سرکار دولتمدار
کے دشمنون پر فتح یاب ہوتا ہون اور بندہ کو سوا ے لڑنے کے اور کچھ ٹھکانا نہین ہے سناجاتا ہے کہ اوسوقت کوئی شخص
ایسا بولا کہ آپ تو لوہے مین جکڑے ہوئے ہین اور سروا ہین آپکو دشمن کی تلوار کا کیا ڈر ہے بمجرد سننے اس بات کے
خانصاحب نے تن سے زرہ اوتار ڈالی اور جامہ پہن لیا مشہور ہے کہ اوس روز ایسا کشت و خون ہوا کہ کشتون کے پشتے
لگ گئے اس موضع کے نیچے باسم کواری ایک ندی ہے وہ خون سے آلودہ ہو گئی یہانتک کہ پانی اوس ندی
کا سرخ ہو گیا تھا باعث آب سرخ کے لوگ مشہور کرتے ہین کہ اوس لڑائی مین گھٹنے گھٹنے خون بہا اصل اوسکی یہ ہے
کہ باعث آب کے سرخ خون ہو گیا تھا اوسوقت مین آب ندی مین گھٹنے گھٹنے تھا اس کثرت سے قوم سکروار ماری گئی تھی
اور بہت سے گرفتار ہوئے اسی جنگ اس لڑائی مین خانصاحب کے بضرب تلوار گیارہ زخم آئے مگر زندہ رہے اور سرکاری
فوج سے قوم ہیراس اور جادوان وغیرہ مارے گئے اور یہ بہی مشہور ہے کہ بعد اس لڑائی کے بار دیگر موضع کنارسی گڈہ
ضلع پہار گڈہ پر لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین انکے برادر حقیقی باسم نظام الدین خانصاحب مارے گئے تھے نقل معتبر
اوس لڑائی کی یون ہے کہ اول انکو نظام الدین خان گئے تھے اونکے بھائی امام الدین خانصاحب کے دل نے نمانا پیچہ
عقب سے وہ بہی گئے اور وقت پہونچنے کے کیا دیکھتے ہین کہ نظام الدینخان موصوف اوس لڑائی مین زخمی ہو کر زمین
افتادہ ہین اور ہاتہ مین تلوار ہے اور ہاتہ تلوار کے زمین پر مار رہے ہین امام الدین خان نے عرض کیا کہ اگر مین نزدیک
جاتا ہون تو شاید کہ یہ میری ضرب تلوار مارنے کیونکہ خون بچشم بند مین لہذا اول اونکا نام لیکے پکارا اور کہا کہ تو زمین
پر ہاتہ مارتا ہے اوسکو بند کرتا کہ مین نزدیک اجاؤن اور برادر کلان نے اون سے پکار کر یہ کہا کہ اے نامرد مین تو
یہ جانتا تھا کہ مین تیری لاش کہ بھیگی پر نعش سے اوٹھا دیگا لیکن تو تو ابھی تلوار کا ہوا جسپر بھائی نے کہا کہ جناب من
تلوار میرے کاری لگی ہے یہ کہکر اور ڈوپٹہ کمر سے کھولکر سر سے مستحکم باندہا اور گھوڑے پر سوار کیا چونکہ خدا کو یہی
منظور تھا کہ بار دیگر لڑائی مین ایسا کچھ ہوا کہ لاش نظام الدینخان صاحب کو برادر کلان نے ایک بھیگی زمین سے عضو کو متفرق

[illegible] سنگھ نے [illegible] راجہ [illegible] کی روانگی فوج [illegible] واسطے گرفتاری قبائل کے روانہ کی [illegible] صاحب [illegible]

سنگھ دیتا و الہ راجہ نے فوج واسطے [illegible] کے آئے اور اوسکو شکست دی اور [illegible] نول سنگھ [illegible] سے [illegible] بات [illegible]

سے [illegible] کے بمقابلہ غنیم کے آئے اور اوسکو شکست دی اور [illegible] سنگھ [illegible]

گوپال سنگھ رئیس قرولی [illegible] تو نہایت خوش ہوئے [illegible] پٹھان [illegible] سے [illegible] ارادہ

غرض کنول سنگھ کمانڈر [illegible] مشورہ [illegible] طلب کرنا [illegible] الدین خانصاحب کا [illegible] مہاراج کنول سنگھ نے

دریا میں [illegible] اوس زمانے میں مہاراج گوپال سنگھ خوردسال تھے ملک میں [illegible] بزرگ تھا اور [illegible] تھا

لیا تھا [illegible] مہاراج گوپال سنگھ واسطے لینے [illegible] تشریف لیگئے اور مہاراج [illegible]

اور اپنی نشست [illegible] دربار میں نشست کری اور نشست [illegible]

گوپال سنگھ آئے [illegible] اوس فوج [illegible] موضع [illegible] قتل کیا [illegible]

گوپال سنگھ کو حقہ پانی سے دور کیا اور [illegible] نشست [illegible] بیان کرتے [illegible]

رئیس جی پور واسطے شادی کے تشریف لائے تھے [illegible] مہاراج [illegible] نشست [illegible]

ہمیشہ کا یہی دستور چلا آتا ہے اور مہاراج گوپال سنگھ برادران قوم [illegible]

اب لیے تھے مع قاعدہ کے اور مہاراج گوپال سنگھ کی فوج نے کئی مرتبہ شکست پائی [illegible]

ہو رہے تھے اس باعث بار دیگر او [illegible] مناسب وقت [illegible] صاحب [illegible]

مضبوط ہوگئی اوس وقت مہاراج قرولی تشریف فرما [illegible] ہوئے [illegible]

سے موضع الدپور ساولی [illegible] اپنی فوج سے کوچ کرکے موضع [illegible] فوج غنیم کا قتل کیا [illegible]

مورچہ لگایا اگرچہ اس لڑائی میں افغان بہت مارے گئے [illegible] لوگوں کے [illegible]

اس لڑائی کا [illegible] مہاراج قرولی [illegible] مقام [illegible] شریک لڑائی کے ہوئے [illegible]

بسمت گوالیار کے غرض [illegible] مہاراج قرولی [illegible] قلعہ [illegible] موضع [illegible]

لڑائی ہونا شروع ہوا اوس وقت [illegible] خانصاحب [illegible] مقام [illegible]

قلعہ پر فتح پائی [illegible] کے سرکار [illegible] موضع [illegible]

موضع پیا ٹھان	ڈونگر [illegible]	کمیر [illegible]	جوگ [illegible]	[illegible]	راج پور	کھیان پور	[illegible]
علاپور	دھرم [illegible]	جہانگیر پور	[illegible]	[illegible]	موضع [illegible]	موضع [illegible]	[illegible]
ساولی خاص	موضع [illegible]	کھنوت	راج پور	موضع [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
موضع [illegible]	نو ادولی	[illegible] پور	کنڈرولی	کانکڑ	موضع [illegible]	جوگی پور	[illegible] پور

نو اولی [illegible] موضع [illegible] موضع کھیری [illegible] موضع کی [illegible] مواضعات [illegible] موضع [illegible]

تحریر راقم کے [illegible] خانصاحب کو واسطے نشست [illegible] مہاراج گوپال سنگھ [illegible]

تواضع [illegible] اب گوپال سنگھ [illegible] قرولی [illegible] مہاراج گوپال سنگھ [illegible] موضع [illegible]

نسب نامہ راجہ گہری قوم شجاوت

اول

کشن سنگه — بہوپال سنگه — باگر سنگه — ہری سنگه — بختاور سنگه — شیو ناتھ سنگه — فتح سنگه — اجیت سنگه [illegible]

نسب نامہ کیسری سنگه بن دو سال سنگه

کیسری سنگه — [illegible] — سیام سنگه — چین سنگه — گوبند سنگه — خیند سنگه موجود

رکہہ سنگه سے پنجمین اولاد کندز الملک اسکا تیار کرایا ہوا ایک قلعہ توپ ہے واقع جہوجہنون مین کہ اوس قلعہ کو
رکہی گڑہ کہتے ہین اور دوسری روایت یہ ہے کہ سب ملک شجاوت کا پہونچی کا یہ حال ہوا کہ نواب قطب خان کی
گہر مین حرم کلان ہمشیرہ ٹہاکر جہوجہار سنگه وسکہدی سنگه قوم کچہواہہ دختر راو بہوج راج باشندہ اودی پور
مالک شجاوت کی پرگنہ جہوجہنو کی تہی اور یہ ٹہاکران مذکور کارکن نواب مذکور کے روبرو تہا بالکل کام کرتا تہا
چنانچہ محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ مین علی قلی خان نے سنہ مین ملک نواب قایم خان کا زور شمشیر چہین لیا نواب
موصوف اوس ملک مین دخل ہوا تو دیوان قطب خان ناعز نواب کمر کی کہ تمہارے ملک کیواسطے نواب
علی قلی خان نے بادشاہ سے اجازت لی ہے لہذا نواب کچہ عذر معذرت کر کے دہلی بخدمت بادشاہ کے تشریف
لیگئی حالانکہ نواب دار الخلافہ دہلی تک نہ پہونچی تہی کہ راستہ مین بمقام سکہانہ انتقال ہوگیا چنانچہ سالا نواب کا
یعنی جہوجہار سنگه کہ روبرو نواب کے کارکن تہا بعد وفات کے وہی قابض ملک اور سیاہ ہوگیا اپنی ہمشیرہ مین ملکر
اور آپس مین یہ لوگ ناعز لڑنے لگے بباعث مسند نشینی کے کیونکہ نواب کی اولاد نہ تہی اور اس عرصہ مین کل
شجاوت نواب علی قلی خان مین ملکر اور اپنا سرغنہ ٹہاکر جہوجہار سنگه کو بناکر شجہون کیا غنیم غالب آیا شکست
فاش ہوئی اوسوقت نواب علی قلی خان کی تقسیم مین ملک نا نول آیا اقبالنامہ انکی بہی رہا کہ آج تک انکی
اولاد کے قبضہ مین ہے اور ملک حسب تفصیل ذیل اسطرح ہے پرگنہ [illegible] پرگنہ [illegible] پرگنہ جہوجہنون
سورج گڑہ و منڈاور و بول گڑہ کہری غرض کہ بموجب تفصیل مرقومہ بالا کی قبضہ شجاوان کی ہین اور باقیماندہ سرکاری خالصہ مین
ہین عقل مین بہی یہ روایت آتی ہے شاید اوسوقت مین نواب صاحب بہی تشریف فرما ہوئی ہون یہی راوی اس
روایت کا بیان کرتا ہے کہ رئیس جے پور کی راجہ جیسنگه ثانی کے باعث رشتہ بادشاہ کی راجہ مذکور نے بادشاہ سے اجازت
لیلی تہی نواب صاحب شریک لڑائی ہوئے تہی اور سپہ بعد ہونے شکست کے تین فرقہ ہوگئی ایک گروہ تو ملک
حیدر آباد کو چلا گیا دوسرا گروہ سردار خان ناعز مع انجمعیت کے راجہ بدلس کے پاس گیا اور امام الدین خان سلیم
نالش کے دہلی بخدمت محمد شاہ بادشاہ کے گئے اور چند سردار برادری قوم ناعز ن سے جو کہ ٹہاکر مذکور مین ملکی
تہی وہ وہان رہے لیکن زمین انکی بہی دستیاب نہوئی یہ امر منظور خدا تعالی ہے بادشاہ ملک وہان سے
غافل تہا لہذا لقب اسکا محمد شاہ بادشاہ رنگیلا مشہور ہے اسکی زمانہ مین فساد ہر سمت سے برپا تہا چنانچہ بعد عرصہ
ادنی امام الدین خان کو جاگیر گوالیار کی علاقہ مین عنایت کی یعنی اعلی پور و موضع بہارنی و سمادلی
لاکہہ روپیہ کے تعلقہ جاگیر محمد شاہ عطا کی اور خلف شمس الدین متوطن گوالیار نے ان موضعات مین گڑہی پختہ طیار کرائی ہوئی
نشانہاے وہ موجود ہین اور باعث قرولی آنیکا یہ ہوا کہ خان والاشان کی ملاقات [illegible] سنگه کہانڈی
بیشخص الملکار راج قرولی و مزدور کا تہا اسکی قبائر بمقام [illegible] سے قرولی کو آئے تہے اس خبر کو

ارادہ انکا دیکھکر ساد ہو سنگھ نے کہا کہ برادر زادہ کا مارنا آپکو مناسب نہین یہہ سنکر خان مذکور بجانب ساد ہو سنگھ
متوجہ ہوا اور ایک ضرب تلوار کی اٹھا کر مذکور کو ماری چلتہ کے باعث کم کارگر ہوئی عقب سے زورآور سنگھ
پسر ساد ہو سنگھ نے امان اللہ خان کو بضرب شمشیر حالت غفلت و بیہوشی مین مارا اور دارالفنا سے
دارالبقا کو پہونچایا جب کہ خبر ماری جانی امان اللہ خان مذکور کی نواب کے گوش زد ہوئی اوسوقت کا بیان راوی معتبر
اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ تین ساعت روز نواب شمس خان نے کہانا تناول فرمایا اور اہل برادری سے
لوگون نے کہا کہ یہان سے ساد ہو سنگھ کو نکالدو ورنہ ہم لوگ تمہاری اطاعت مین نرہینگے اور یہ واقعہ جانکاہ
سمت ۱۷۹۰ مطابق سنہ ۱۱۴۹ ہجری مین ہوا اور رنجیدہ نواب نے نواب صاحب سے کہا کہ میرا بہتیج جنوانی بموجب ارشاد
آپکے اپنے کو گیا تہا اور لڑائی مین مرنا مارنا دونون بات ہوتے ہین اسکا کیا قصور ہے اگرچہ اسکو نکالینگے تو ہماری
آبرو اسکے ہاتھ جاتی رہیگی اس کلام ساد ہو سنگھ کو نواب نے نہ نکالا اسپر کل لوگ برادری کے برداشتہ خاطر ہوکر نکلگئے جب
نواب کا انتقال ہوا تو یہ ملک اور ریاست پر قابض و متصرف ہو گیا اس نے توقع محل جانکر راجہ جی سنگھ کی فوج بلکیر
اور برادری کے لوگ اور قوم تنور کے مردمان اور فوج جودہپور کی اور بیکانیر کی آگئی اور اس زمانہ مین پادشاہت اوکی
ہوتی جاتی تہی ان لوگونکا موقع لگ گیا یعنی ملک شیخاوائی تاخونکی قبضہ اختیار سے جاتا رہا جو ملک جسکی ہاتہ آیا اوسنے
داب لیا ہر ایک کی دلمین مذہبی عناد پیدا ہوگیا بلکہ اس سمت مین بھی قوم پٹھان پر ہندوستان مین زوال آگیا تہا حافظ
رحمت اللہ خان نواب انکی لڑائی مین شہید ہوگیا کل قوم پٹہان پر ہندوستان مین وبال آگیا جو کہ ہندوستان
مین قبضہ افغانان مین جو ملک تہا وہ ہر ایک کے قبضہ اختیار سے چھوٹنے لگا کتب تاریخ معتبر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
روایت معتبرہ ایک راوی بہت معتبر بیان کرتا ہے کہ امان اللہ خان کا ایک شخص میراثی تہا اوس نے بعد چند
مدت کے ارادہ کیا کہ عوض آپنے آقا کا لون چنانچہ اوس موضع پر واسی سے نکلکر اپنا بہیس یعنی تبدیل لباس درویشانہ کر کر
ساد ہول سنگھ کے مارنیکو گیا اوسکو ساد ہول سنگھ اور سار دیگھ جوگی پر غسل کر رہا تہا اس میراثی مذکور نے چاہا کہ بقصد
مارون بلکہ مارنیکو متوجہ ہوا اسوقت سمی بہیم سنگھ باشندہ موضع دہمورہ قوم کارلوت کچھواہہ نے اس شخص درویشی لباس
والے کو پکڑ لیا گرفتار کرتے ہی اس نے بہیم سنگھ مسطور کو واصل جہنم کیا لیکن پہر وہ میراثی بہی مارا گیا نقل کرتے ہین کہ اس
فقیر میراثی کی قبر بڑی طیاری سے موضع ٹونک قریب اودے پور کے یعنی بفاصلہ تین کوس کے ہے
اور یہ اودے پور شیخاوائی مین متصل کہندیلہ کی ہے اور بہیم سنگھ مقتول مذکور کی چہتری بہی بڑی طیاری سے اوسی
جگہ ہے حال ساد ہول سنگھ انکی پانچ بیٹے تہے پسر کلان زورآور سنگھ نول سنگھ وکشن سنگھ کیسری سنگھ اکہی سنگھ
زورآور سنگھ کی اولاد موضع جہوکرنی اور موضع سلطانہ ہے وہ سلطانہ ہے جو کہ نواب دلاور خان نے اپنے حصہ خاص
دادا خواجو خان صاحب کو عنایت کیا تہا اونکی اولاد خواجو خیل کہلاتی ہے کروی مین آباد ہین موضع ملسیسر موضع منڈرا
مین آباد ہین اور نول سنگھ پسر دوسری کی اولاد موضع نوا لگڈہ مین آباد ہے اور کشن سنگھ کی اولاد قصبہ
کہتڑی مین آباد ہے اور کیسری سنگھ کی اولاد موضع اسسر و موضع بے تاہو و سورج گڈہ مین آباد
ہے چنانچہ اس جگہ راجہ کہتڑی کا نسب نامہ بہت تصحیح کے ساتھ واسطے واقفیت حال ناظرین کتاب ہذا کے لکہا جاتا ہے

جگنہ رام سنگہ کا سادول سنگہ اودیپور کا ٹہاکر قوم شیخاوت اوس زمانہ مین قصبہ اودیپور موضع پنتالیس الاتی کے
اور یہ دوسرے قبیلہ جگرام کی سے تہا سنا گیا کہ اسکی ٹہاکر مذکور کو اسکی والدہ سے محبت نتہی لہذا اسنے زمین موضع
ٹونک ضلع اودیپور ملک شیخاواٹی مین چہہ ہزار بیگہ دی اسکا قصہ اسطرح پر ہے کہ ٹہاکر جگرام سنگہ کی دو قبیلے تہے
اول قبیلہ اسکا ہمشیرہ گوبند داس جی تنور باشندہ موضع ماموند ضلع نیبی تہے چنانچہ اس قبیلہ سے دو بیٹے ہوئے
بڑا تو سادول سنگہ دوسرا اسلیدی سنگہ اور دوسرا قبیلہ جگرام سنگہ کا قوم بیداوت راٹہور علاقہ بیکانیر کی تہی
اس زوجہ دوم سے تین پسر پیدا ہوئے موہن سنگہ گوپال سنگہ مکند سنگہ ٹہاکر مذکور کو اس دوسرے قبیلہ سے محبت زیادہ
تہی لہذا بباعث زوجہ دوم کے اپنے ایام زندگی مین مکند سنگہ کو اودیپور کا مسند نشین کیا غرض کہ ٹہاکر جگرام سنگہ
نے جو زوجہ اول سے مسمی سادول سنگہ تہا اوسکو زمین مذکور دیکر اودیپور سے نکالا یہ شخص مع زوجہ و مردان
اپنی کے واسطے سکونت زمین مسطور کی موضع ٹونک کو چلا گیا اسکی زوجہ ناہاسر کی قوم بیکا یعنی راٹہور تہی اور اس
زوجہ سے سادول سنگہ کی پہوپہی یعنی اس عورت مذکور کی والدہ کی ہمشیرہ زوجہ نواب شمس خان بہادر رئیس
جہجہون کی تہی اور غرض کہ موضع ناہاسر کی یہ ہر دو پہوپہی پہنچی کہ ان ہر دو شخص کے ہمراہ شادی ہوئی تہی جب وقت
کہ یہ شخص باسم سادہول سنگہ چند مدت موضع ٹونک مین رہے اور اونکی اوقات بسر ہو سکی اوسی الیتمین اونکی
زوجہ نے کہا کہ مناسب وقت یہ ہے ہم تم نزد پہوپہی صاحبہ کے بمقام جہجہون چلین یقین ہے کہ میری پہوپہی نواب
صاحب سے کہہ کر تمکو نوکر رکہہ لینگے بموجب کہنے زوجہ کے سادہول سنگہ مقام جہجہون کو گیا قصہ کوتاہ اونکی
زوجہ کی سعی سے نواب کی نوابزادی نے سنا اب کہا کہ میری بہتیج جنوائی کو کیا تمہاری یہان روٹیان تنگین ہین کہ مدت مدید
منقضی ہوتی کہ اب تک اوسکی کوئی صورت نہوئی وہ بسبب میری یہان پہر آیا ہے اور تمہارے گہر مین
ہزارہا آدمیونکی روٹی ہے کیا اسکی نہین چنانچہ نواب نے بموجب گذارش بیگم صاحبہ کی ٹہاکر سادہو سنگہ کو نوکر
رکہہ لیا یہ ٹہاکر مدت سولہ سال تک نوکر رہا۔ راوی یہہ بیان کرتا ہے کہ ایک روز دربار نواب شمس خان کے
مین امان الله خان موجود تہا اوس روز دربار مین سادہو سنگہ نے نواب کا مع ذکے بہنچنگایہ امان الله خان کو
ناگوار خاطر معلوم ہوا اوسنے کہا کہ روبرو نواب کے حقہ کو مع ذکی پینا مناسب نہین اسمین بے ادبی جناب موصوف
کی ہوتی ہے غرض کہ ان دونونکے درمیان سخت کلامی ہوئی اسوقت سادہو سنگہ نے کہا کہ ہین قصبہ بیرواس مین اگر
دیکہونگا اور سمجہ لونگا ایکو کیا گہمنڈ ہے کیونکہ قصبہ بیرواس کا علاقہ امان الله خان کی جاگیر مین تہا اس بات سے یہہ
اشارہ تہا کہ تمہارے گہر چلا کر لونگا اسوقت امان الله خان نے کہا کہ یہہ کہنا آج میری نیتی ہوا یہہ کہنا چاہئے صاحب یعنی نواب شمس خان
کی اشارہ سے ہی چنانچہ بعد ہونے اس گفتگو کے امان الله خان دربار سے اوٹہکر اپنی مکان پر آکر اپنی تیاری کارزار
کی کرکے موضع بیرواس کو روانہ ہوگئے اور راستہ مین ایک نعلبند شتران سرکاری کا ملگیا اوسکو اپنے
ہمراہ لیگئے جسوقت کہ اسکی اطلاع نواب کو ہوئی کہ شتران سرکاری کو امان الله خان اپنے ہمراہ پکڑکر لیگئے
لہذا نواب صاحب سنتے ہی اپنی فوج کو موضع بیرواس کے واسطے لڑائی و گرفتاری امان الله خان کے روانہ کی
اوس فوج کا سپہ سالار سادہو سنگہ کو کیا قصہ کوتاہ بروقت لڑائی کے نواب کی فوج کو شکست ہوئی الغرض سادہو سنگہ ا
اوسکا فرزند کلان یعنی زوراور سنگہ میدان کارزار مین کہیت رہے اوسوقت امان الله خان نے چاہا کہ پسر سادہو سنگہ کو مار دون اوسوقت

شجرہ نسب سی عاویز ہوگا وہ نمین سے چار پانچ کا اسم شجرہ نسب مین درج کیا گیا اگر کل [illegible] نواب دلاور
خانصاحب کا شجرہ نسب لکھا جاتا تو قریب تیس یا چالیس کے اسم دختر راجپوتانہ کی نسبت [illegible] نانہال کی بھی
شادی ہوتی ہے شجرہ نسب مختصر لکھا گیا ہے والا نہ فقط ناغر کا شجرہ ایسا ہے کہ ایک دو [illegible] زمانہ
مین بعد چھوٹ جانے ملک کے عمارات چاہ وغیرہ مین ہر ایک اونکے نام کا [illegible] سے
جابجا نے تلاش کرا کر مٹا دیا ہے لیکن دختر راجپوت سسکی و کھتری دو دختر [illegible] ورا ومین [illegible]
وبدا در غرض کہ ان ہر چہار دختران کے نام سے نگر مین محلات موجود ہین اور عمارات علیحدہ علیحدہ ان راجنکی
ٹھونکی نام سے معروف ہین کبت نواب دلاور خان جی اول نام خدا کا دوسرے نبی رسول [illegible] کا
مکہ سے کلمہ کہا درج کیا مین بہول ÷ اسحق پیغمبر یعقوب کے پوت قریشی ہوا ÷ حضرت آپ نوازے کے نام رکھو [illegible]
سوئل پچاو پٹھیان نت اشنان بہشت آبادان ÷ توکا گھر گانو داوی نہی باون خیل ناغر کی ÷ باون خیل ناغر کی یونس
دیس ÷ باجین ڈھول سوای کابل سے آئے بزرگ مکرا ولراد کھنڈیلی کے [illegible] نواسئے ÷ خان دلاور
نر ہرلانی ÷ جگ جار دن سرنتھلی کانڈی دے [illegible] بجاتی ÷ [illegible] جیلا [illegible] ÷ جب آیا [illegible]
کری سگاتی ÷ دانت سیوا تی [illegible] ÷ [illegible] اعلی بار امیکا نور ÷ بار امیکا نور
انگریت لب یا کبر ÷ کبت دیوان قطب خان ناغر رئیس قصبہ [illegible] واقع شیخاوتی اسکونشان [illegible]
گایو منگل چار ÷ دوہی سب جیت قطب دیوان کے ÷ جیت ہی جیت ہی جب تاری اسے گڑ نوائی ÷ بیٹھی تخت
کھنڈیلی باجن [illegible] بہت منگائی ÷ دلی لاہور آگرہ جیسا جیسی گڑ بنالی ÷ جیلمہ ی راول [illegible] بھیری دوہائی
دہن ماتا نوار دہر رانی باجن کوک اوپاتی ÷ پندرا جاسے پانچون بیٹا بابن خان جی کے جامی مظفر خان خمیر [illegible] خان
لطیف گنائی پٹھکی خان دیوان قطب خان باج باجگونی خیس گاہی ÷ کبت بزبان [illegible]
نرائین سنگھ تا بجایا ÷ نگر کہوداؤ [illegible] اسلام پور [illegible] پایا ÷ ناغران نام [illegible] دلاور خان
قلندر خان جہبند [illegible] بہادر لیکر فوج امامی ÷ باکا مورت [illegible] خان خواج علیخان ÷ ممیر خان [illegible] ملک کا مالم
اسلام پور جوری دلی عظمت خان لڑانوادی ÷ بہادر [illegible] محکم خان ÷ محکم خان [illegible] مین تیغ بجائی
شہامت خان [illegible] نوبت بجاے ÷ سویان [illegible] دلاور دو جابین توری دنیا
سرنام ÷ غلام احمد خان [illegible] ÷ [illegible] خان جی [illegible] ÷ بہادر خان [illegible] ÷ دنیا ہی
دیا انہون نے دن جاران ÷ کامدار خان جسکا کام [illegible] ÷ [illegible] تیرا مہر کہے [illegible] اسد الفتح
ہتھیاری کہ انکی ناغروں کی بخشش و بہادری کی تصنیفات کی کہ بہاسے [illegible] اور انکی [illegible]
بہاشا بزبان پختو اونکو بہیٹ بولتے ہین یہ قوم انکی ولایت سے ہمراہ آئی ہے اس قوم یعنی بہیٹ کا مورث اعلی
ولایت مین باہم کا [illegible] ہو ڈور گذرا ہے اوس نسل سے یہہ لوگ ہین اونکے پاس موجود [illegible]
بجانے کا ہے اور تعریفات بیان کرنا جا ونکے پاس کتاب ہے مذکور سو جو ہین [illegible] دو چار کتب
معتبر درج کیجاتی ہین واسطے یادگاری کے حال زبانی [illegible] قوم [illegible] افغان [illegible] یہہ شخص باعث [illegible]
اور اوسنے اپنے باپ سے سنا کہ جو مین سچ [illegible] ٹھاکر جی [illegible] سنگھ کا [illegible] رام سنگھ اور

یعنی جب سے راج مین یہہ نوکری ہوئی اس امر کو بہلو نے خوب دفتر راج سے تلاش کیا ہوگا در باب نوکری
بلال خانصاحب دفتر ریاست مہاراج مانک پال کے مین نوکر رہنا انکا تحریر ہوگا اور اسکے کی ہوگا بعد چہوٹ جانے سبل گڈہ کے محمد
بلال خانصاحب کوٹیر چلے گئے وہان انہون نے قضا کری بعد قضا کے اونکے فرزند باسم اللہ یار خانصاحب
کو محمد امین صاحب ویار علیخان صاحب نے دلاور خونی آم سے کہکر مع قبائل اونکے کرد کے مین طلب کیا تہا کوٹہ
مین بررہ بابن خان قایم خانی کی نوکری اُنکی فقط ذات سے ہوگئی تہی زیادہ کچہ وانپر فراغ حاصل ہوا تہا
بعد آپکے کو بیٹے عنایت الٰہی سے زمانہ حال تک نوکری قایم وبرقرار رہی کی اللہ تعالےٰ زیادہ کرے
لیکن اولاد و احفاد اونکی اُبتک اوس بغض و کینہ ناحقہ سے باز نہین آتے ہین اسکا کیا علاج یہہ مرض لادوا
ہی اللہ جلشانہٗ ہر شخص کو اس مرض سے محفوظ رکہے بموجب آیہ کریمہ ومن شر حاسد اذا حسد جاے
غور ہی کہ اس نسل مین حسد و بغض کوٹ کوٹ کر بہرا ہوا ادنی و اعلی مین ہی مگر ہان عبد الوہاب خان صاحب
مین کہ جو اس قوم مین ہے بہت کم پایا گیا بلکہ مطلقاً نہین پایا جاتا ہے کیونکہ یہ آدمی درویش صفت اللہ نے پیدا کیا ہی
جای غور ہی کہ اشرف خانصاحب مین از حد حسد ہیگا کہ ایک کتاب حالات نواب دلاور خان صاحب آمد از ولایت
تا ہند مع کل حالات اونکے مجلد کتاب ہے فارسی مین اور اوسکا نام منبادری ہے جبکہ یار علیخانصاحب کا انتقال
ہوا اسوقت اونکے کتب خانہ کی کتاب جسکے ہاتہہ لگی وہ لیگیا تہا اس کتاب کو اللہ یار خان ولد اشرف خان
لے آئے تہے اسوقت نہو کو اوس کتاب مذکور کی نہایت ضرورت تہی لہذا نہونے اونسے طلب کری اور بہت
عبد الوہاب خانصاحب وجہو خان ناہر خانی سے کہا گیا کہ نہو دعوی سے طلب کرتا ہیگا مجکو دو بعد آجانیکی خاطر جمع رکہو
لیکن بباعث حسد اور بغض کے کتاب مذکور رکہہ دینا چاہی غور ہے کہ نواب کی حالات مین تو وہ بہی شریک تہے
لیکن حسد اور عادت سے یہہ فرمایا کہ مجہسے گم گئی لاچار احوال ملا اور سبہونکو طلب کر کے لکہا گیا بباعث طلب کے
مبلغ ذیرہ صد روپیہ اونکو دینے کے کیونکہ وہ مسافت طی کر کرا اپنے وطن سے آئے تہے اگر یہہ کتاب موجود ہوتی
تو شرح حال دلاور خانصاحب کا لکہا جاتا معہ کل لڑائیونکے وہ حالات موہوم آمد ولایت و شیخاواٹی و سبل گڈہ
وکروی موہوم اوسمین لکہا ہوگا چونکہ نہو کے پاس اسنادات و کاغذات لکل آئینکے کاغذات کی روسے بہی حال
لکہا گیا ہوگا غرض کہ ملک شیخاواٹی مین عمارات قدیم اقوام ناغرہ پٹہان کے اُبتک موجود ہین اور آبادی بہی
ناغرونکی بہی ہے چنانچہ اس ملک مین مواضعات آباد ان سے کئے ہوئے ناغرونکی اُبتک آباد ان ہین اسلام پور
محمد اسلام خان ناغرہ کا آباد کیا ہوا ہے اور املاک ہین سے جو مواضعات وزمین عطیہ نواب نگر رہے وہ
اُبتک جاری ہے مثلاً موضع جار نواس دلاور خان نے قوم چارنان کو بخشا ہے اب تک یہہ موضع اونکی اولاد
کے قبض و تصرف مین ہے ضلع نگر مین اور کچہہ زمین اجمیر شریف مین ہی درگاہ شریف کو نذر کیا ہے
وہ بہی اُبتک قبول درگاہ شریف ہی اور حضرت صاحب شکر بار یعنی صاحب شکر بار چشتیہ کو نذر مین جو
زمین اور موضع نذر درگاہ شریف ہی نواب نگر نے کیا ہے وہ اب تک قبول درگاہ شریف ہے
غرض کہ سکندر شاہ لودہی سے لیکر محمد شاہ بادشاہ تک یہ ملک قوم ناغرونکی قبضہ مین رہا جو کہ دختر
راجگان سیکر وکہتری وغیرہ ناغرونکی یہان شادی ہوتی تہی چنانچہ اس رشتہ داری کا مفصل حال

فوج کو شکست دی اسحال کے معلوم یافت ہونے سے نواب کو ایک بڑی غیرت ہوئی لہذا اپنی ذات سے نواب نے معہ فوج کے یورش کیا چنانچہ اسمرتبہ کی لڑائی مین فرید خان کو شکست فاش حاصل ہوئی نواب کی گرفتاری مین باپ سکندر خان آ گئے اسوقت نواب نے سے سکندر خان نے عذر کیا کہ اس معاملہ مین میرا کچھ قصور نہین ہے فرید خان میرے بیٹے کا قصور ہے مین نے اوسکو بہت کچھ فہمایش کی لیکن اوس نے نمانا وہ قابو مین نتھا اور میری ایام ضعیفی و پیری کے ہین لہذا اوسپر میرا کچھ قابو نچلا اب آپ کو اختیار ہے جو چاہو کرو لیکن ضعیفی شرط ہے یہہ عذر سکندر خان کا نواب کو نہایت پسند خاطر آیا چونکہ قابل سماعت تہا خان مذکور کی نواب نے بہت کچھ دلجمعی کی اور کہا کہ تم اوس سے یعنی فرید خان سے کچھ بیر و کاوش مت رکھو ہم تمہاری شادی کرینگے جو اوس قبیلہ سے اولاد ہوگی اوسکو ہم مسند نشین کر دینگے یہ فرمودہ نواب کا سکندر خان کو سوا اسے قبول کرنیکے اور کچھ بنا ناچار اس امر کو قبول اور منظور کیا چونکہ نواب بابن خان ولد حسین خان نبیرہ قاسم خان سکندر خانصاحب کے حقیقی برادر زادہ تہے اور چچا بجاے باپ کے ہوتا ہے لہذا نواب بابن خان مذکور نے یہہ عقصہ فرید خان صاحب برادر زادہ چونکہ سکندر خانصاحب نے بموجب فرمانے برادر زادہ یعنی نواب بابن خانصاحب کے درباب فرید خانصاحب کی قبول کر لیئے یا چونکہ سکندر خان صاحب دبی اللہ درویش صفت بہولے بہالے تہے اونکی نزدیک جیسے کہ فرید خان تہا ویسے ہی نواب بابن خان کیونکہ یہہ فرزند اور وہ برادر زادہ دستور ہے کہ برادر زادہ اور فرزند بیچ نظر بزرگان مین یکسان یعنی برابر ہوتا ہے دوم ارشاد نبی یون ہی ہے نے و الا نہا لہذا قبول و منظور کیا نواب مذکور سکندر خان کو ہمراہ قصبہ ٹگر کی لے آئے اور وہان اکرم قائم خانی سے شادی کرادی عنایت الٰہی سے سکندر خان کی اس بی بی سے تین فرزند پیدا ہوئے کہ ذکر اونکا سابق مین تحریر ہو چکا ہے نسب نامہ کی ملاحظہ سے سارا حال معلوم ہو جاویگا حالانکہ وہ سن تمیز کو نہ پہونچے تہے کہ نواب مذکور نے وفات پائی خدای تعالے کو یہہ ہی منظور تہا کہ عنایت الٰہی سے اقبال فرید خان نے یاوری کی اور درمیان مین عذر ہوتا رہا یعنی فرید خانصاحب ملک مین لوٹ مار کرتے رہے تہے کہ اس عرصہ مین سکندر خان بہی مر گئے اور بجاے اونکی فرید خان مسند نشین قصبہ کہوڈا نو کے ہوئے لیکن یہہ ہر سہ فرزند خورد سکندر خان متوفی کے قصبہ کہوڈا نو مین نہ آسکی بود و باش اونکی قصبہ ٹگر مین رہی لیکن ان ہر سہ فرزندان کی دشمنی فرید خان سے بحد رہتی آئی بلکہ اونکی آل اولاد نے بہی یہی شیوہ اختیار کیا قرابت اور رشتہ داری تو ایکطرف بلکہ جان کے خواہان رہتے چونکہ اللہ تعالے نے فرید خان کو سردار کیا تہا اسنے اونکی بغض ناحق و آزردگی پر کچہ خیال نکیا اپنا برادر حقیقی جزو تصور کرتے رہے بلکہ اونکی آل و اولاد فرید خانی نے بہی ایسا ہی سمجہا بموجب وصیت والد بزرگوار اپنے کے آج تک محبت برادرانہ کرتے ہین اور بعد چہوٹ جانے ملک شیخاواٹی کے جہان جانیکا اتفاق ہوا وہانپر ہمراہ اپنے بہ محبت ایک جدی ہونے کی رکہا کیے یعنی قصبہ سبل گڑہ مین خان صاحب اللہ یار خان نے دس گہوڑی کی نوکری اپنی گرہ سے دیتے رہے جبکہ اونہون نے قضا کری اونکی جا پر مسند نشین دختر زادہ اونکی محمد غلام علی خانصاحب ہوئی جب تک بہی دس گہوڑے کی نوکری اونکی قائم رہی جب کہ غلام علی خانصاحب نے بہی قضا کری اور اس جاگیر کے پنج حصہ تقسیم ہو گئی زمانہ مہاراجہ بانگسیل جی صاحب کے مین اوسوقت اونکی ہی نوکری یعنی ہلال خانصاحب یونس خانی کے راج کے دس گہوڑی کی ہوتی تہی

چون کہ نواب مذکور سلطان بہلول لودہی کے دختر زادہ ہین نسب نامہ سے کل حال ناظرین کو واضح ہو گا انکے زمانے مین نواب ولاور خان ملتان کے صوبہ دار رہے اور سلطان سکندر شاہ ولد سلطان بہلول کے زمانے مین ملک بہار کے مالک رہے اور شہر جونپور مین بڑے بڑے معرکے ہوئے اور محاربات عظیم ظہور مین آئے چنانچہ حال اوسکا ایک ذرا قصہ ہے اس محل پر بباعث خوف طوالت کے فروگذاشت کیا جاتا ہے کہ کتب قدیمہ مین مشرح وتا مندرج ہے ازان بعد نواب مذکور کو ملک شیخاواٹی محاصل چہہ لاکہہ روپئہ سرکار بادشاہی سے مرحمت ہوا پرگنہ نارنول وباگر کہ جسکو بالفعل بگر بولتے ہین اور پرگنہ اجمیر شریف علاقہ میرات اور علاقہ بہی اسماک کی جاگیر مین شامل تہا چنانچہ مفصل حال کل جاگیر کا کتاب آئین اکبری مین سنا گیا کہ لکہا ہے غرض کہ اسماک کو سلطان ابراہیم شاہ لودہی نے بعد اپنے والد سکندر شاہ کے بہی بحال وقایم رکہا کسی بادشاہ نے اس ملک پر دست اندازی نکی جبکہ نواب ولاور خان کی آل واولاد زیادہ ہوئی تو اسملک مین سے اولاد کلبنہ وغیرہ کو تقسیم ہوتا رہا اور داد اخواجو خان کو کہ نواب مذکور کے چچا ہیں موضع سلطانا عطا کیا اور سکندر خان کو موضع کہوڈانو دونرشر عطا کیا انکی اسنادات شاہی موضع کہوڈانہ وغیرہ کے بنام جلال الدین کے پاس راقم کی موجود ہے اونکی نقل درج ہین یہ اونکی اولاد مین ہین اور آدم خان کو مواضعات تاری۔ باری وساری تقسیم ہوا ان آدم خان کی اولاد تونخانی کہلاتی ہے یہ بہی نواب کی اولاد مین ہے چنانچہ حال انکا شجرہ نسب سے کہ جو صدر مین مندرج ہوچکا ہے واضح ہوا ہے ناظرین کتاب پر ہوگا اور ملک تیم خان کو موضع بدانا وکالی پہاڑی جنی پہاڑی کوتترہ وکولی عطا ہوا اونکی اولاد مین ملک زئی ہین لیکن یہ اولاد نواب کی بہنبن برادر کلان کی ہین حال انکا مفصلاً شجرہ نسب سے معلوم ہوگا غرضکہ ملک شیخاواٹی مین قوم تاغر کی سرداری بائین الہی نواب مذکور سے بالکل نشین تہی یہ بات اوس ملک مین مشہور ومعروف اظہر من الشمس ہیگی براے یادگار لکہا گیا نسب نامہ سکندر خان انکی پانچ بیٹے چنانچہ حال پانچون بیٹون کا شجرہ نسب سے واضح ہوجائیگا فرید خان ورشید خان یہ ہر دو بہائی ایک والدہ کے بطن سے پیدا ہوئے اور یونس خان اور یاسین خان یوسف خان دوسرے قبیلہ سے پیدا ہوئے تاریخ ولادت انکی اور شجرہ نسب مین درج ہوچکی ہے جسقدر حکیمہ لوگون نے انکی عمر کا فاصلہ لکہا ہے فرید خان کے شش پسر پیدا ہوئے حبیب خان۔ محمد خان۔ صفدر خان۔ جمیل خان۔ شیخ خان۔ عبدل خان سے تیسری پشت مین یہ نام گم ہوگیا ناظرین کو شجرہ نسب دیکہنے سے معلوم ہوگا باقیماندہ سبہی کی اولاد بعنایت الہی بر تا حال موجود ہے

قصہ فرید خان ابن سکندر خان

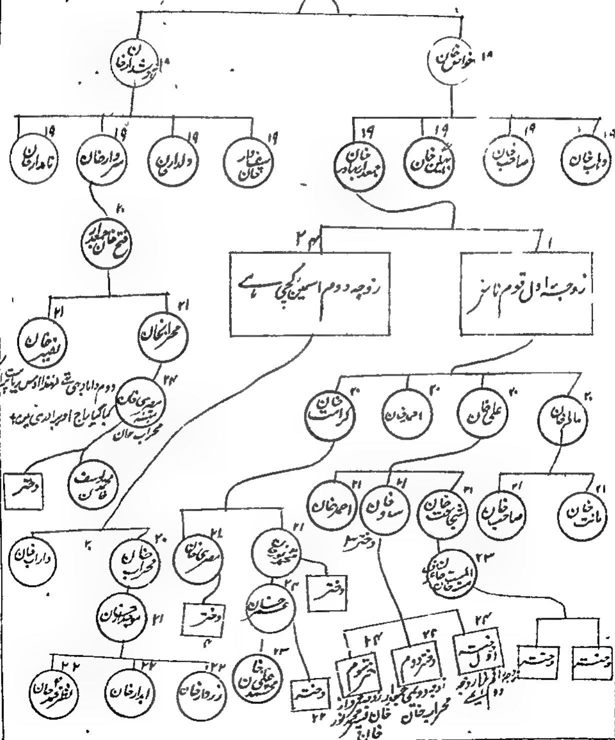
جبکہ فرید خان سن تمیز کو پہونچے اوس زمانہ مین نواب بابر نے جو کہ برادری مین جاگیر وغیرہ تقسیم جدا اعلیٰ کی تہی اوسپر کہنڈی یعنی مالگذاری مقرر کردی چنانچہ شجرہ نسب اولاد فرید خان اوپر لکہدیا گیا ہے تو ساری کوٹہری والون نے قبول کرلی لیکن فرید خان نے اس امر کو قبول نکیا اور کہا کہ ہم دعویٰ مسند نشینی کا رکہتے ہین کہ بہ نسبت دیگر مردمان برادری کے ہم بہت قریب ہین اس امر کو ہم کیونکر قبول کرلین غیرت تقاضا نہین کرتی اس خبر کو سنکر نواب بابر نے فوج واسطے لڑائی کے قصبہ کہوڈانہ کوروانہ کی فرید خان نے اس

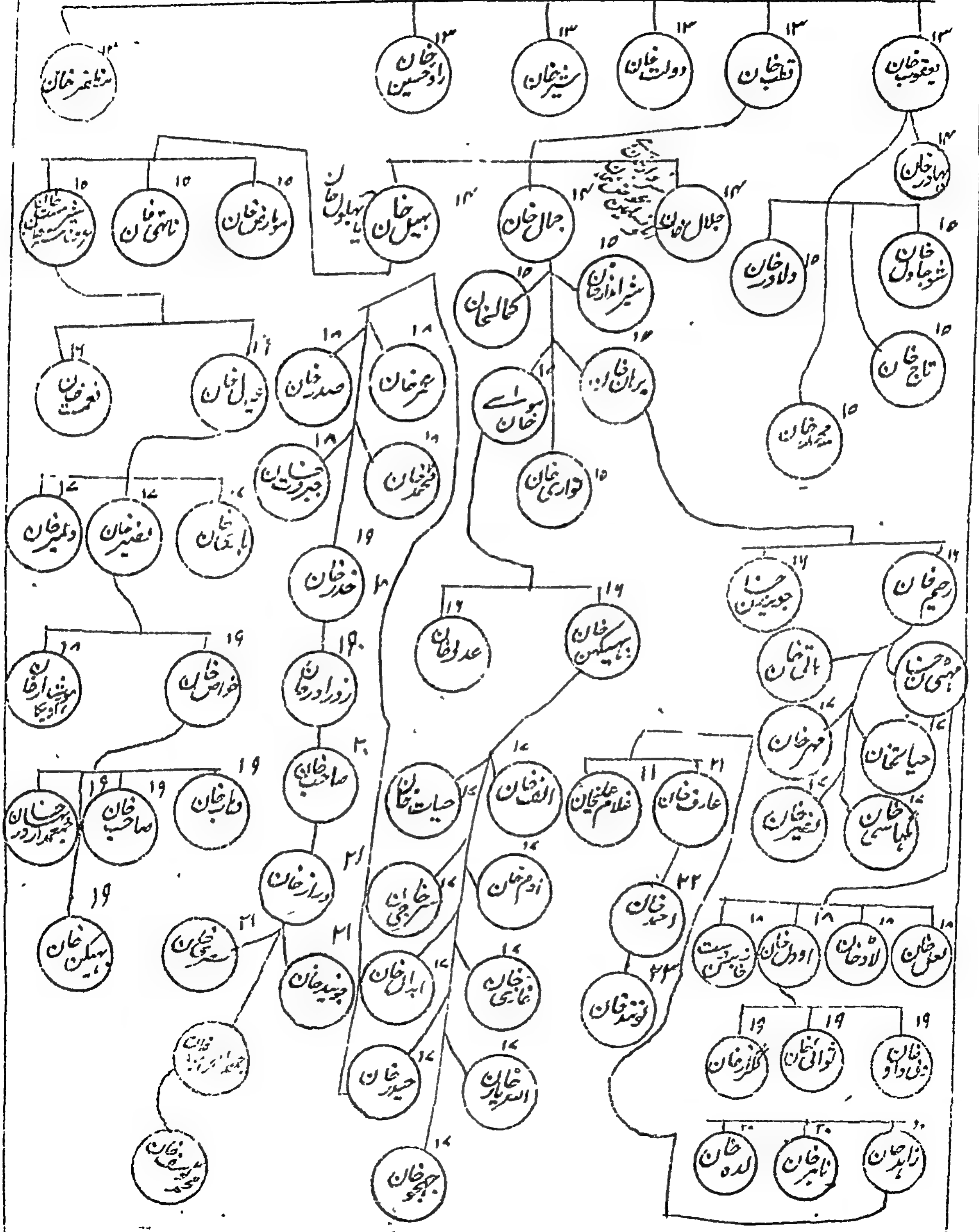
کہ جسکے اولاد کی مشہور غرغشتی ہین کہ جسکی نسل نغی کہلاتی ہے تین بھائیون مین سے سٹر بن بڑا تھا کہ جسکی نسل سے
قوم شرابن ہے روایت ہو کہ سٹر ابن برا بیٹا عبد الرشید کا مفلس اور بے اولاد تھا اسلیے اپنے چہوٹے بھائی
شیخ بیٹن کا بیٹا مسمی اسمعیل لیکر متبنی لیا اور بیٹن سے جوڑا ہے اور خدا پرست آدمی تھا دعا خیر کی امداد سے اوسکے بعد خداوند
کریم نے دو فرزند نرینہ شرین کو عطا کئے ایک شرف الدین کہ جو مشہور شیرون تھا دوسرا اخیر الدین معروف نسب
نامہ کغور غشت ابن قیس عبد الرشید غور غشت کے تین پسر دانی - بابی - مندو دانی کے چار فرزند کاکڑ
ناغر - پنی - داوی چونکہ راقم کتاب ہذا قوم ناغر سے ہے اسلئے اپنا حال لکہا جاتا ہے خلاصہ ناغر ابن دانی کے دو بیٹے
یونس وسش - یونس کے دس بیٹے رسالہ نسب اولاد نواب دلاور جنگ بہادر یعنی دلاور رسالہ مین تو دس لکھے ہین اور
دیگر شجرہ ہزار قوم خواجو خیل ناغر و پنی مین چہار فرزند یونس ابن ناغر کے لکہے ہین - بامین موجب بلغت خان پیر انوا خان شیر خان
اور رحمان خان عرف عبد الرحمان خان اور تاریخ مخزن افغانی مین یونس بن ناغر کی اولاد کے چھ اسم لکھے ہین
اس موجب بلغت نامو تر حیدر اسکنی رندک - موسی - پاکٹ - خواجو - پیران - سلاج - روڑک - حیدر - وتی
عبد الرحمن - دور - متروہی اور وسش کے سات بیٹے پیر بدیہ - تریاک - سخاو - عمابج - تیرو - عبد الرحمن
لمیر - باقی حال شجرہ نسب کہ صدر مین مرقوم ہو چکا ہے اور سب سے اخرہ ناغر تا راقم نسخہ ہذا سارا احال مفصل قوم ناغر یہان کا
واضح ہو جائیگا دیگر حال کتاب ہذا مین لکہا گیا ہے اس سے بھی حال کتاب جلون کی جو درج ہے

حال آمد از ولایت ملتان جد اعلی کا کہ وہ چند روز بطور صوبہ ملتان مین رہے ہین بعدہ ملک باب اودہ
مین صوبہ رہے اور جاگیر مین رہنا مدتہا سال تک ملک سنجاوانی کا اور قرابت قریبہ ہونا قوم شنجاوت راجہ
کہتری وسکہ راجہ جیلو پائن قوم تنو سے و نیز حال رشتہ داری راؤ مین پوری و مینڈا اور
قوم چوہان سے چنانچہ یہہ حال شرح شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کو کہ قرابت قرابہ اقوام مذکور
سے بہت کچھ ہوتی ہے مگر راقم صحیفہ ہذا نے اندکے اریخ بار دو درج کیا ہے اور حال جاگیہ مین لینا
نواب دلاور خان کا راجہ جیلو پائن کو مواضع داتل و گیر دا و جہانولی و قبضہ بابودی صناع شنجاوت
متصل کوٹ پوتلی اور لڑائی ہونا قوم بہکاوت بہ شنجاوت سے و نسب نامہ فی زمانہ ناغر لکہا ہوا ہے
اور نواب دلاور خان قوم ناغر تا ملک افغانستان سے باعث فساد خانگی کے ملک ہندوستان مین آئے تھے
واضح ہو کہ جو کچھ حال زبانی ثقات و مردم معتبر رسیدہ سے پایہ اثبات کو پہونچا و نیز کتب معتبرہ سے استباط کیا گیا او بلا
افراط و تفریط لکہا جاتا ہے کہ سلطان بہلول لودہی دعا سے درویش سے پادشاہ ہند کا ہوا اور جب ہند کو آیا اور ملتان
مین داخل ہوا تو بموجب تحریر سلطان کے ولایت سے ہمراہی بارہ ہزار سوار جرار کے جد بیدا اسمعیل خان عرف نواب دلاور جنگ بہادر
آئے تھے اور بباعث دیگر افغانستان سے آنیکا یہہ ہوا کہ درمیان ہمان خیل شاخ کاکڑ او ناغر کے فساد سلف سے چلا آتا ہے اور اب تک باہم جو
ہی رفع فساد نہین ہوا ہے تک ہوتا ہے چنانچہ بعد فتح اس لڑائی کے سلطان مذکور بنا بر کمک کی جمعیت مذکور کو طلب کیا تھا غرضکہ ولایت سے
افغانی قوم ناغر کا ملک ہندوستان مین آنیکا یہہ سبب ہوا ہے اور ولایت سے افغانستان اونکی یعنے اولاد ناغر کی بود و باش شاخ وجہر
نسل کاکڑ کے شامل حال ناغر رہتے ہین اور جبکہ محمد اسمعیل خان ناغر یونس خان ولد احمد خان و بیا عبید اللہ خان ہندوستان مین آئے تو اوسوقت
خطاب نواب دلاور جنگ بہادر ملا گیا بعد کو نواب دلاور خانصاحب عرف محمد اسمعیل صاحب کو منصب پنج ہزاری قوم لودہی سے عنایت

بہت ترشی سے ہمراہ کفار اوس ملک و نواح مین متواتر جنگ کرکے غالب آئی ملک غور وغیرہ کو اپنے قبضہ مین
کرلیا اور جو افغان کی قوم عرب مین جاکر آباد ہوئی اوسمین سے خالد بن ولید مشہور ہوا کہ جو بڑا دلاور اور اصحاب
رسول اللہ صلعم سے تھا اوسنی روبرو آنحضرت اور خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانے مین بہت سے
ملک مفتوح کئے لہذا اسکو سیف اللہ لقب عطا ہوا جب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے
مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تب خالد بن ولید کی تحریر سے جو قوم افغان کوہ غور مین آباد ان تھی اوسکے رؤسا سے
چند کس متوجہ مدینہ منورہ کے ہوئے اور بزرگترین اوس جماعت افغنہ کا قیس ابن عیص تھا جسکا سلسلۂ نسب
مخزن مین یون لکہا ہے شجرہ نسب عبدالرشید پہسی وچہار واسطہ افغان بن ارمیا سے جا ملتا ہے
تاریخ افغانی مین و نیز کتاب موسوم گلشن رحمت تصنیف محمد سعادت یار خان بن محمد یار خان بن نواب حافظ رحمت خان بہادر
و نیز کتاب تذکرۃ الابرار والاشرار تصنیف عالم باعمل یعنی آخوند درویزہ ننگرہاری اپنی کتاب مین قوم افغانان کو اولاد ساول
ملقب طالوت بادشاہ قوم بنی اسرائیل سے مع دیگر حالات اس قوم کے تحریر کرتے ہین اور ہمچنین یون لکہا ہے اور مخزن
تاریخ افغانی مین قیس مذکور کا کرسی نامہ سے وقت پشت ساول ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل اور چہل و پنج واسطہ
حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ترپن واسطہ حضرت ابوالبشر آدم صفی اللہ جا ملتا اور شمار سطر ذیل لکہا ہے
قیس بن عیص بن سلول بن عتبہ بن نفیح بن مرہ بن جالند بن سکندر بن ریان بن عین بن
بہلول بن سلیم بن خارج بن فاروذ بن عمر بن بہلول بن کرم بن عمال بن حدیفہ بن منہال بن قیس
بن علیم بن اسمعل بن ہارون بن قمرود بن ابی بن حلب بن طلال بن لہوی بن عاقل بن تارخ بن
ارزند بن مندول بن سلیم بن افغان بن ارمیا بن ساول الملقب بہ طالوت بن قیس بن عتبہ بن
رویل بن یہودا بن یعقوب بن اسحق بن مہتر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے
آخر وہ جماعت بعد وصول مدینہ تشریف حضرت پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لائے اور مشرف بہ اسلام ہوئے آنحضرت نے فرمایا کہ
قیس نام عبرانی ہے اور قیت عرب ہون از روے کرم قیس کا نام عبدالرشید لکہا اور فرمایا کہ تم اولاد ملک طالوت سے ہو
کہ جسکو حق سبحانہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین بخطاب ملکی یاد فرمایا ہے اسواسطے آیندہ بہتر ہے کہ تمکو بھی ملک کہا جاے چنانچہ آجتک
اس قوم افغان مین خطاب اور لقب ملکی مروج ہے اور اونہین دنون مین حضرت صلعم ختم المرسلین بنے واسطے فتح مکہ معظمہ
کے عزیمت فرمائی اور قیس عبدالرشید بالجمیع ازبنی افغان بہمری خالد اور مقدمہ عسکر ہمایون تعین فرمایا چنانچہ فتح
مکہ شریف کی لڑائی مین افغانون سے کارہاے نمایان و ترددات شایان ظہور مین آئے اور ہفتاد کس از قریش بغاوت شعار
فقط عبدالرشید کے ہاتھ سے قتل ہوئے تب پیغمبر علی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا کہ اس شخص کی اولاد سے سلسلہ عظیم پیدا ہوگا کہ تا قیامت
استحکام دین اسلام کو کرینگے اور استحکام اس قوم کا شل اوس لکڑی کے ہے کہ جسپر بنیاد جہاز کی رکھی جاتی ہے اور اوس لکڑی کو بتان
کہتے ہین اس سبب سے قیس عبدالرشید بتان کے لقب سے مشہور ہے اور غلط العام پٹہان ملقب ہوا اور اوسکی اولاد پٹہان
کہلاتی ہے اور قیس کی روایت دیگر یہ ہے کہ آنحضرت نے عبدالرشید کو بہ تمیتان کا خطاب دیا چنانچہ عبدالرشید نے واپس آکر
کوہ غور وغیرہ گرد و نواح مین دین اسلام تابعین کیا اور سب پٹہان لوگ صحیح النسب اوسکی اولاد سے ہین قیس
عبدالرشید کی ایک بی بی سے تین بیٹے ہوئے کہ جنکی اولاد کو مجمعاً سراین کہتے ہین اور غور غشت

اپنی تحقیقات کا نتیجہ لکھنے سے پہلے مناسب نظر آیا کہ کتاب موسوم مخزن افغانی وغیرہ روایات انتخاب جس سے
ہم لوگونکا نسب نامہ بنی اسرائیل سے جا ملتا ہے واضح ہو کہ مصنف مخزن افغانی وغیرہ نسب نامہ افغانان اسطرح پر
لکھا ہے کہ حضرت یعقوب اسرائیل کے بارہ فرزندون مین سے یہودا پسر کلان سے افغانونکی نسل چلتی ہے اور یہودا
کی پانچوین پشت مین ساؤل ملقب بہ طالوت پادشاہ بنی اسرائیل پیدا ہوا جو حضرت مسیح کے وجود سے ایکہزار اریحالون
برس یا زمانہ حال سے دو ہزار نوسو چھیاسٹھہ برس پیشتر حضرت اشموئیل نبی کے فرمانے سے پادشاہ بنی اسرائیل
ہوا تھا اسکو ہم لوگ اپنا مورث اعلی سمجھتے ہین اسکے آگے خلاصہ تحریر مخزن افغانی اسطرح پر ہے کہ جب ساؤل طالوت
نے اپنی گناہون سے استغفار کر کے سلطنت حضرت داؤد پیغمبر کو سپرد کری اور ارادہ شہادت جنگ کفار کا کیا تب
حضرت داؤد کو وصیت کی کہ میری دو زوجہ حرم مین حاملہ ہین اون سے دو فرزند نرینہ پیدا ہونگی جسکی نتائج اور اولاد
کی شجاعت تا یوم قیامت صفحہ روزگار پر یادگار رہیگی اور کثرت تعداد مین اونکی ذریات سب طوائف سے رائج ہوگی اور
جب طالوت مع دو فرزندان کفار کے ہاتھ سے شہید ہوگیا اور حضرت داؤد نے عنان سلطنت اپنی ہاتھ مین لی تب
حسب وصیت ساؤل طالوت کی اون دو حاملہ عورات کی پرورش اور خبرگیری کما ینبغی کی تا کہ بعد انقضائے ایام حمل ایکروز
مین ہو دونون سے فرزند نرینہ پیدا ہوئے چنانچہ حضرت داؤد نے ایک کا نام ارخیا اور دوسرے کا نام ارمیا رکھا اور جب وہ دونون
ایام بلوغت کو پہونچے تو پہلوانی اور شجاعت مین گوئے سبقت مردان مبارزت سے لیگئے حضرت داؤد نے ارخیا کو وزیر الممالک
بنایا اور ارمیا کو اپنی کل فوج کی سپہ سالاری پر ممتاز کیا ان ہر دو برادران کے یمن قدوم سے تمامی ممالک و رعایا اور سپاہ
رونق اور رفاہیت اور معموری اور آبادی المضاعف ہوگئی ان دونون بھائیونکے بھی دو فرزند اولی العزم پیدا ہوئے ارخیا
نے اپنی فرزند کا نام آصف رکھا اور ارمیا نے اپنے پسر کو افغنہ سے نامزد کیا یہہ دونون لڑکے سن رشد اور تمیز کو پہونچے ارخیا
اور ارمیا دونون مرگئے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے منصب پدری یعنی وزارت آصف ابن ارخیا کو اور سپہ سالاری افغان
ابن ارمیا کو عطا فرمائی بعد وفات حضرت داؤد کے حضرت سلیمان علیہ السلام پادشاہ ہوئے اور اسنے بدستور آصف
اور افغان کو وزیر اور سپہ سالار قائم رکھا تھوڑی مدت مین ضوابط آصف ہفت اقلیم مین جاری ہوئے اور ضبطۂ افغان
ہر جن وانس دہر مین پہونچا اور سوای مصلحت افغان کے کام نہین ہوتا تھا اور تعمیر عمارت بیت المقدس و بنا اور
شلیم کی افغان کے سپرد ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہزار ہا ابواب او حجاب اور دیہہ افغان کے سپرد کیے
جسنے چالیس برس مین عمارت بیت المقدس کی پوری کرائی اور زبان پشتو افغانون کو دیو لوگون نے سکھلائی اور بعد
وفات حضرت سلیمان کی باقیماندہ کام تعمیر بیت المقدس افغان نے دیوون سے پورا کرایا اور افغان کے چالیس پسر پیدا
ہوئے اور اولاد افغان کی کثرت جمعیت مین اس مرتبہ کو پہونچی کہ کوئی قبیلہ ربع مسکون مین برابر اونکی نہ تھا اور آصف
اور افغان تا آخر ایام زندگانی خود بیت المقدس اور ممالک روم و شام مین صاحب اقتدار و اختیار اور
سلطنت کے تھے اور حل و عقد بنی اسرائیل قبضۂ اقتدار ان ہر دو برادران مین تھا جب دونون بھائی
مرگئے تو اونکی بہت اولاد اوس ملک مین آباد رہی مدت کے بعد جب بخت نصر نے بیت المقدس پر یورش
کر کے خرابی کی اور بنی اسرائیل کو جلاوطن کر دیا تب قبائل اولاد آصف اور افغان کوہ غور اور کوہ
فیروزہ مین اور جبال خراسان مین جاکر آباد ہوئے اور بعضے عرب مین آباد ہوئے تھے اونکی تعداد مین


شجرہ نسب
اول انکی آمد کرولی مین ہوئی تھی
خوشحال خان
زوجہ اول قوم ناسر
زوجہ دوم اسمین کچھی ہے
صاحب خان
احمد خان
علی خان
دختر
دختر دوم
محراب خان
دارا خان
ابدار خان



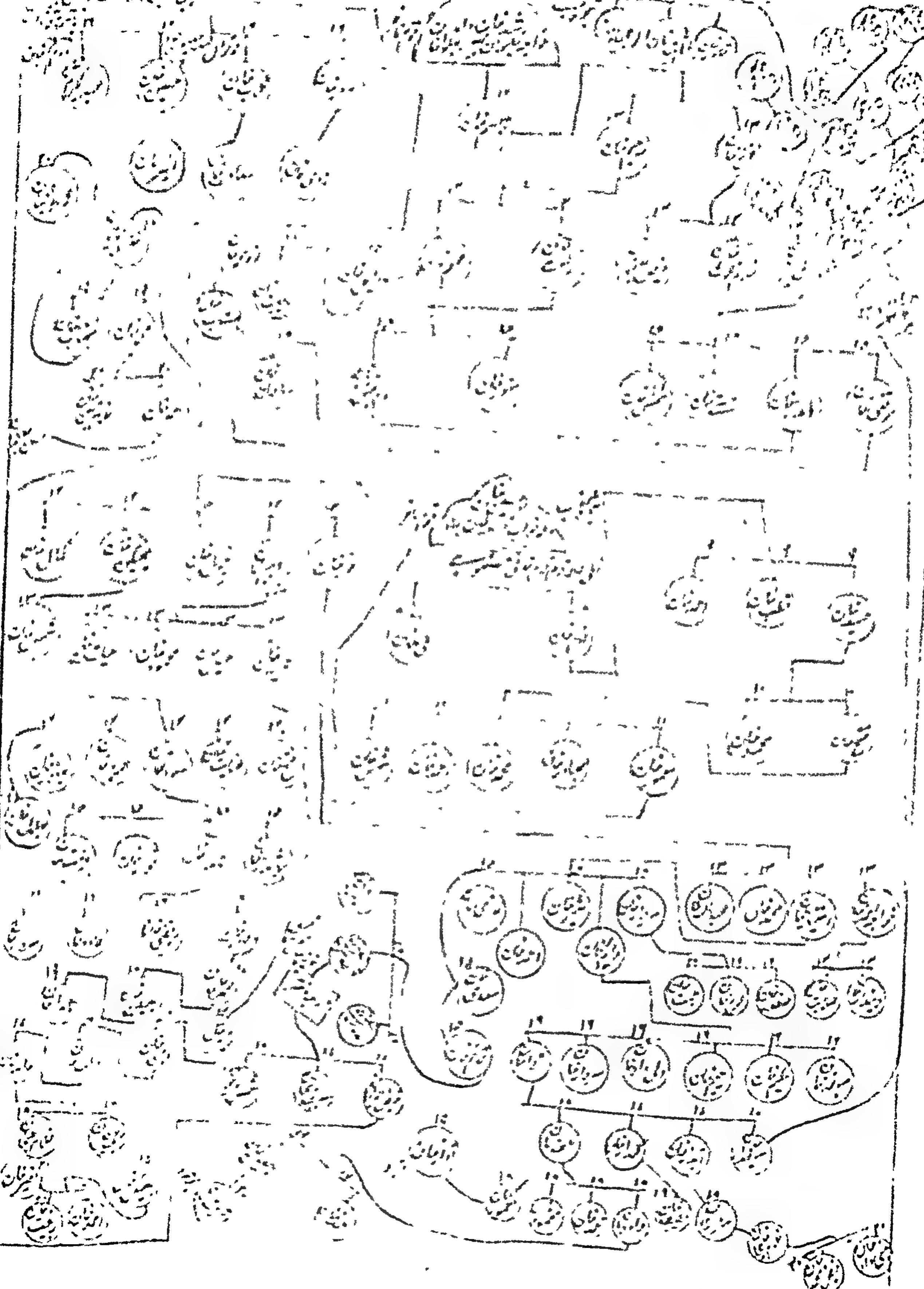
شجرہ نسب
یعقوب خان
قطب خان
دولت خان
شیر خان
بہادر خان
جلال خان
جمال خان
دلاور خان
تاج خان
کمال خان
شیر انداز خان
صدر خان
عمر خان
نعمت خان
خدر خان
رحیم خان
حیات خان
الف خان
عارف خان
غلام علی خان
احمد خان
لعل خان
لاڈ خان
زاہد خان
لدہ خان

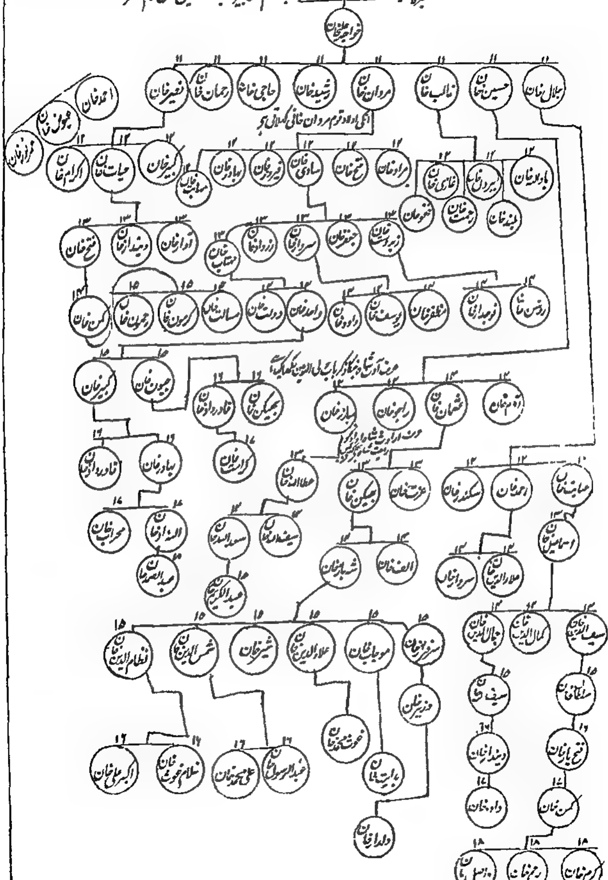
نقل این شجرہ نسب خواجو خیل مانو بن یونس تاغر از رسالہ قوم بارہ ہزاری کہ جسکو افغان لوگ بولتے ہین اور راج لوت جگی کہتے ہین باشندہ تکریا صدر بڑوہ یاسم ہے جگہ اور یہہ جگہ یونس خان صاحب کی دو قبیلہ لکھوا ہیگا اول قبیلہ سے ملک غالب خان و ملک نعیم خان پیدا ہوئی اور دوسرے قبیلہ سے ملک اسمعیل خان صاحب دختر سلطان بہلول لودی سے پیدا ہوسے آوتھو جگہ داماد سلطان بہلول مذکور کا عیدل خانصاحب کو لکھوایا ہیگا اسکی موجب قیاس چاہتا ہے کہ یہہ ملک عیدل خانصاحب کو وا یونس خانصاحب کو عنایت ہوتا اگر یونس خان کو عنایت ہوتا تو حق غالب خان اور ملک نعیم خان صاحب کا تھا کیونکہ یہہ کلان فرزند ہین سے اور ملک اسمعیل خان صاحب خورد ہینگے بہلا خورد کو میراث کب پہونچتی ہیگی لہذا ملک اسمعیل خان صاحب تک یہہ ہی شجرہ نسب درست معلوم ہوتا ہیگا اور دوم قیاس بہی چاہتا ہیگا کہ بباعث نواسے ہونے سے یہہ ملک شیخ واٹی ملک اسمعیل خانصاحب کو از جانب سلطان مذکور یہہ جاگیر عنایت ہوئی تھی واللہ اعلم کہ ہر دو مین سے کسکی تحریر راست ہیگی فقط

شجرہ نسب

ماغر عطاناس دانی

شجرہ نسب




شجرہ نسب ببلول خان ولد ابو القاسم خان نبیرہ نواب سالار الدین خان قوم ناغر
خواجہ علی خان
ببلال خان
حسین خان
غالب خان
مروان خان
رشید خان
حاجی خان
رحمان خان
نصیر خان
احمد خان
مراد خان
اکرام خان
حیات خان
کبیر خان
فتح خان
بہادر خان
زبردست خان
سردار خان
جعفر خان
داؤد خان
یوسف خان
دولت خان
کبیر خان
اکبر خان
عثمان خان
سکندر خان
احمد خان
اسماعیل خان
عطاء اللہ خان
الف خان
شہباز خان
شیر خان
علاء الدین خان
شمس الدین خان
نظام الدین خان
موسیٰ خان
وزیر خان
سیف الدین خان
کمال الدین خان
جمال الدین خان
عبد الکریم خان
عبد الرسول خان
علی محمد خان
اکبر علی خان
داؤد خان
کرم خان

شجرہ نسب

یونس خان
ولد سکندر خان قوم ناغر

چوشہ خان
بھیکن خان
مہتاب خان

عبدل خان
عثمان خان
ادوم خان
عمر خان
عبدالوہاب خان
لطیف خان

فتح خان
غلاب خان
انتساز خان

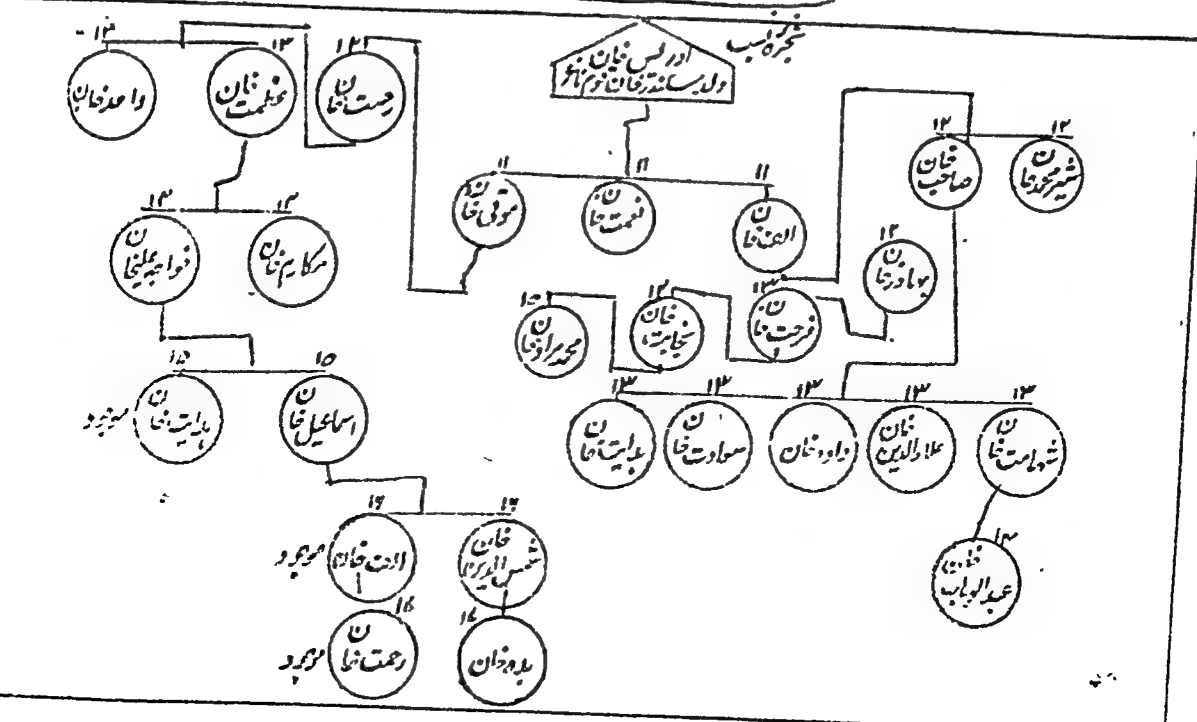
نظام الدین خان
ابن خان
ممتاز خان
علاؤالدین خان
حکیم خان
عبداللہ خان
سعادت خان

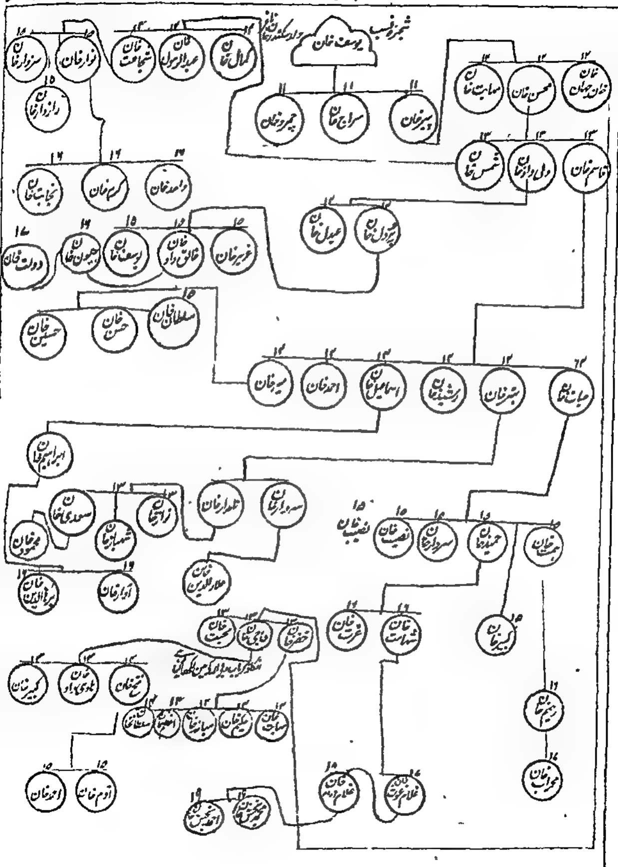
محمد امین خان
ابراہیم خان
سردار خان
ونیاز خان
امام الدین خان
لشکر خان
دراز خان
تیم خان
اسلم خان
سلطان خان
شجاعت خان
غریب خان
محمد شریف خان

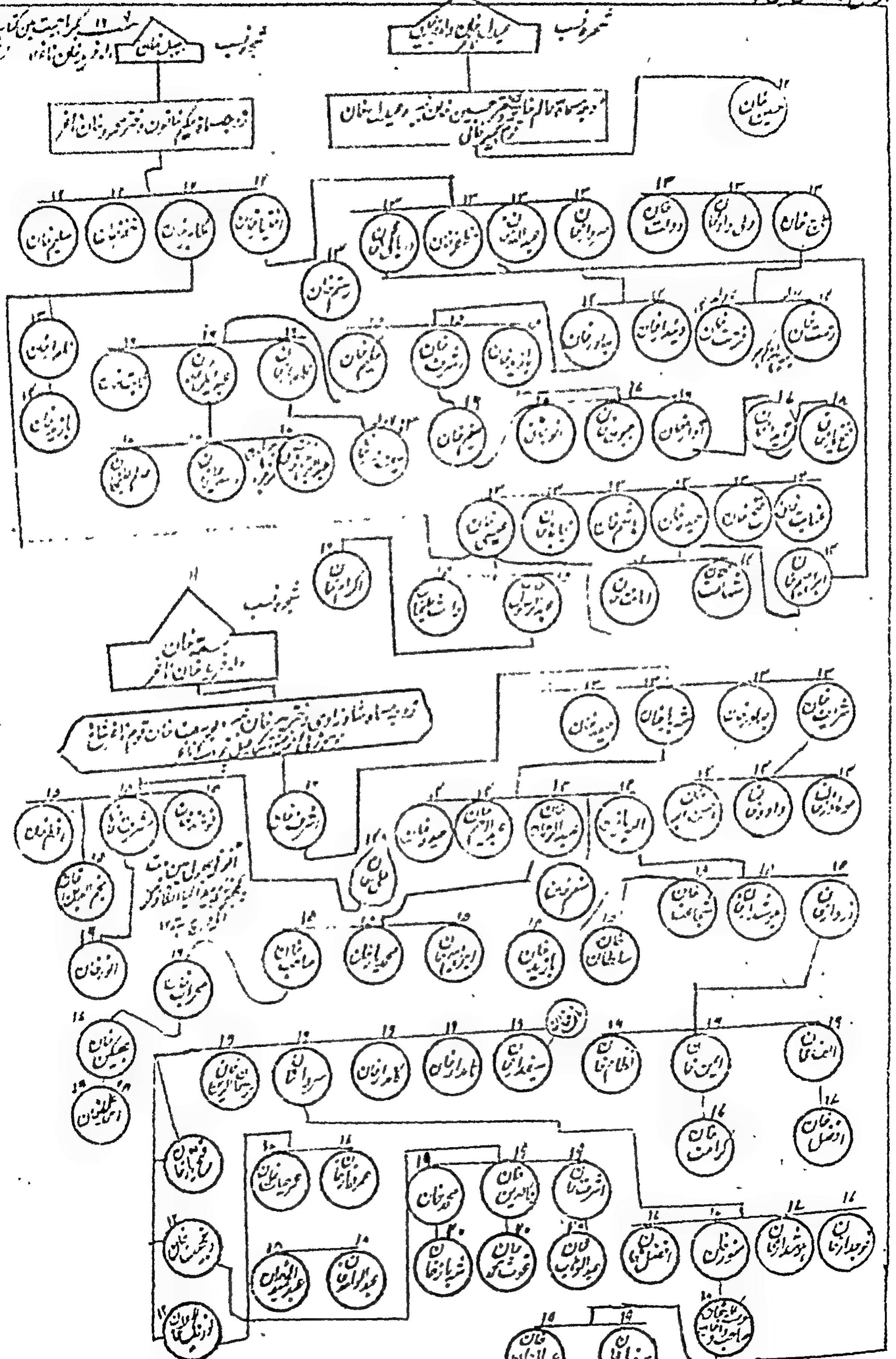
سہیل خان
بہادر خان
اشرف خان
بازید خان
محابت خان
نور خان
جیون خان
بادر خان
عبداللہ خان
الف خان
دختر

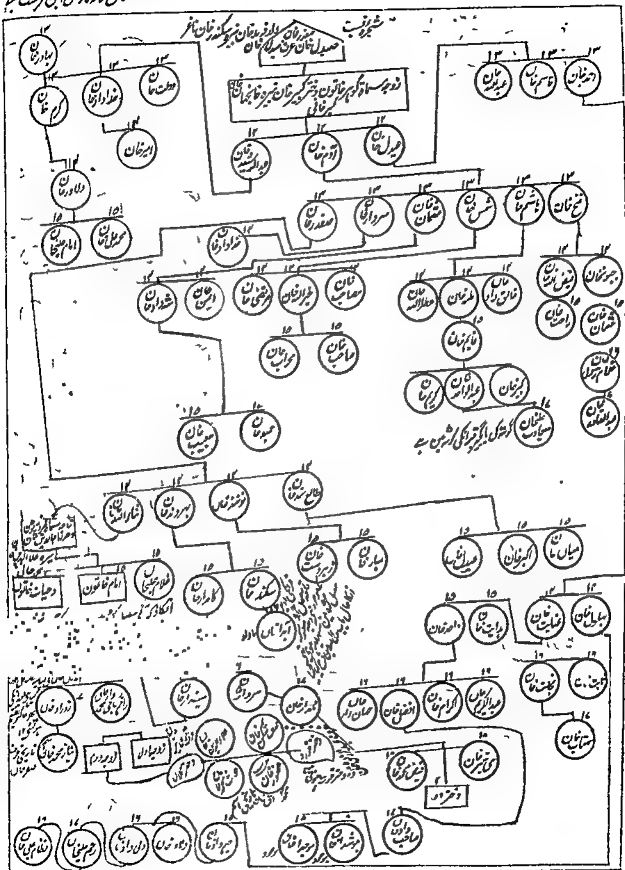
غالم علی خان
شتی خان
سعادت خان
سید حسن خان
محمد بلال خان
نظام الدین خان
بدرالدین خان
شرف الدین خان
نصیرالدین خان
کریم خان
عبدالوہاب خان موجود
عبدالعزیز خان موجود
زرداد خان
محمود خان

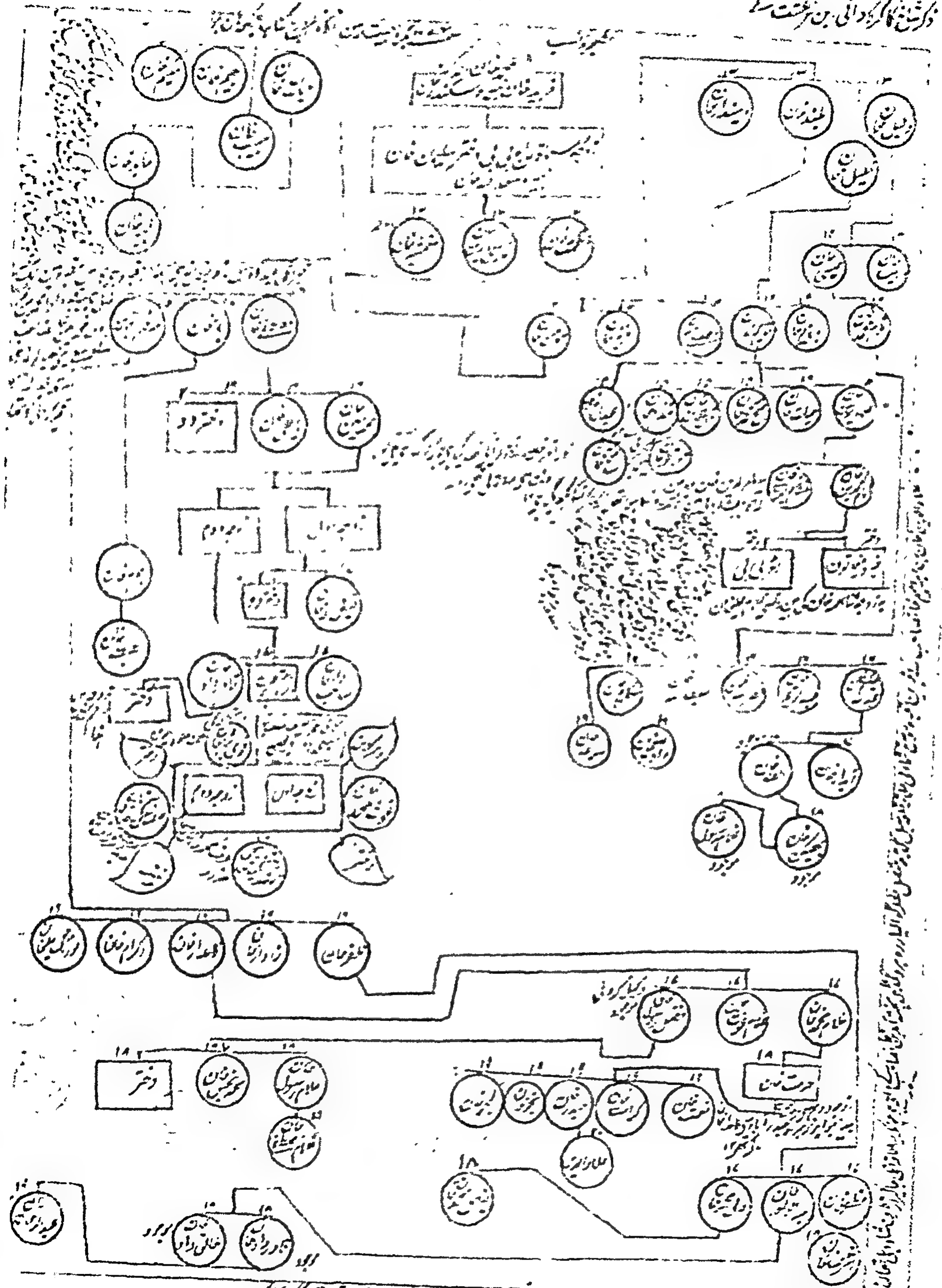
اریان خان
اشرف خان
سکندر خان
فیض محمد خان
عبدالرحمن خان
عبدالرحیم خان
نادر شاہ خان

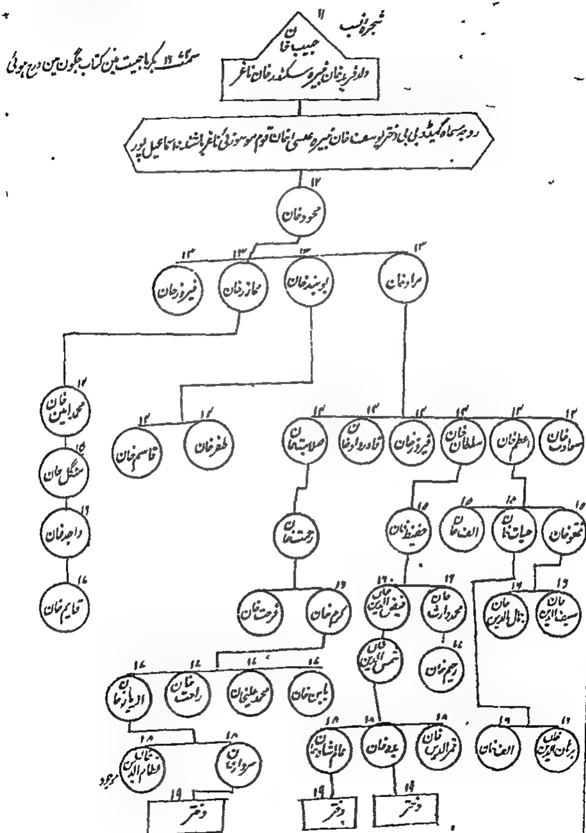


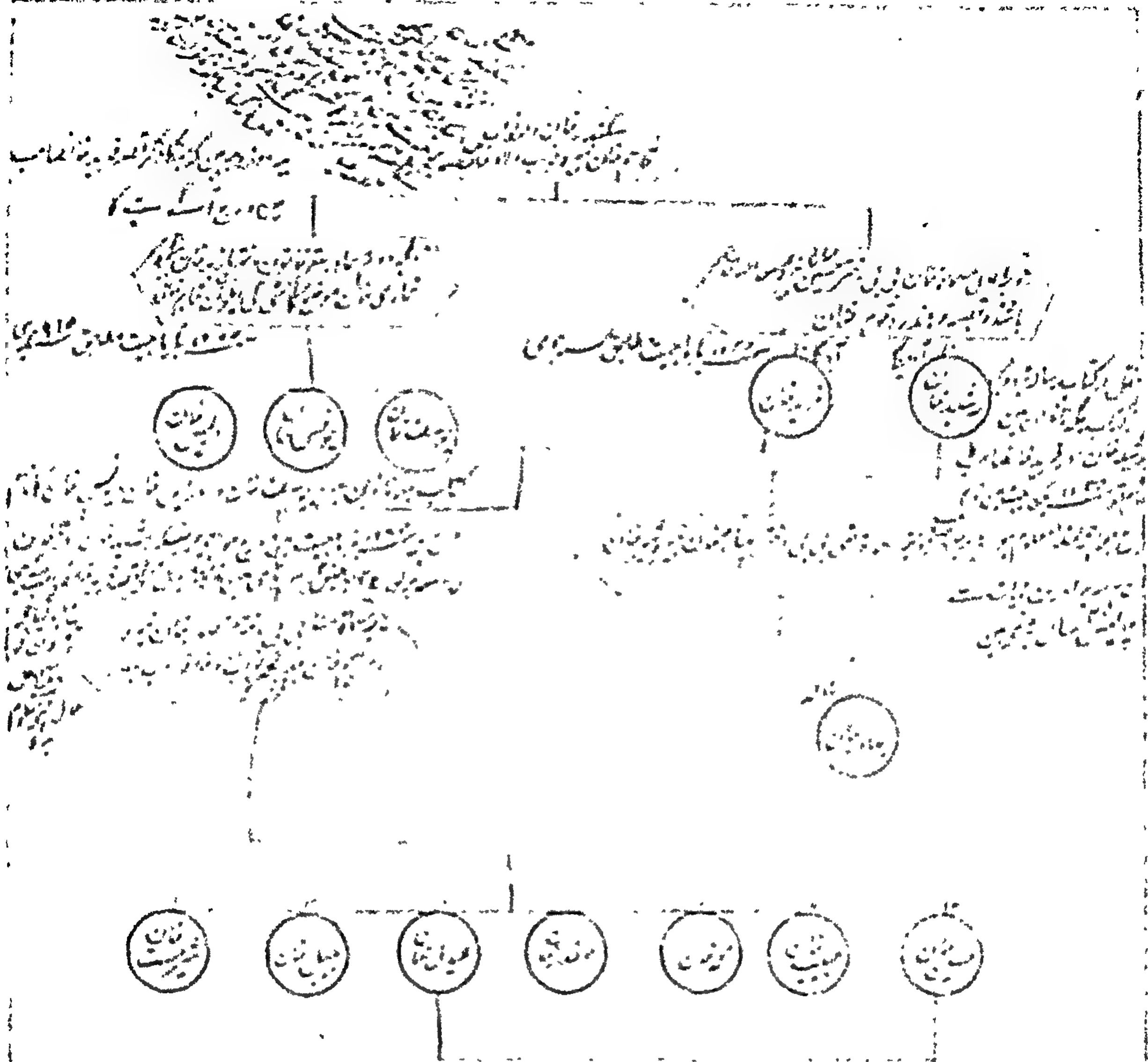

شجرۂ نسب
یوسف خان




شجرہ نسب
صیدل خان عرف سیدال خان
بہادر خان
کرم خان
خداداد خان
دولت خان
امیر خان
عبدل خان
آدم خان
فتح خان
ہاشم خان
شمس خان
عثمان خان
سردار خان
صفدر خان
خداداد خان
سکندر خان
کامران خان
امام خاتون
اکبر خان
میاں خان
ناصر خان
افضل خان
اکرام خان
عبدالکریم خان




شجرۂ نسب
حبیب خان
ولد فرید خان نبیرہ سکندر خان ناغر
سمگنت بکرماجیت مین کتاب جگون مین درج ہوئی
زوجہ مسماۃ گمیڈ بی بی دختر یوسف خان نبیرہ عیسیٰ خان قوم موسیٰ زئی ناغر باشندہ اسماعیل پور
محمود خان
مراد خان
بوبند خان
مماز خان
فیروز خان
محمد امین خان
قاسم خان
ظفر خان
صلابت خان
نادر خان
فیروز خان
سلطان خان
اعظم خان
سعادت خان
سنگل خان
واجد خان
قائم خان
رحمت خان
حفیظ خان
الف خان
حیات خان
محمود خان
کرم خان
فرحت خان
فیض الدین خان
محمد ارشد خان
جلال الدین خان
سیف الدین خان
شمس الدین خان
رحیم خان
راحت خان
محمد علی خان
قمر الدین خان
الف خان
برہان الدین خان
سرور خان
دختر
دختر
دختر



کبت فرید خان ناصر کا

بانکی بانکی بانہیں شاہ سے فرید خاں کی — اور بانکی بانکی بھویں بانکی جوانی میں

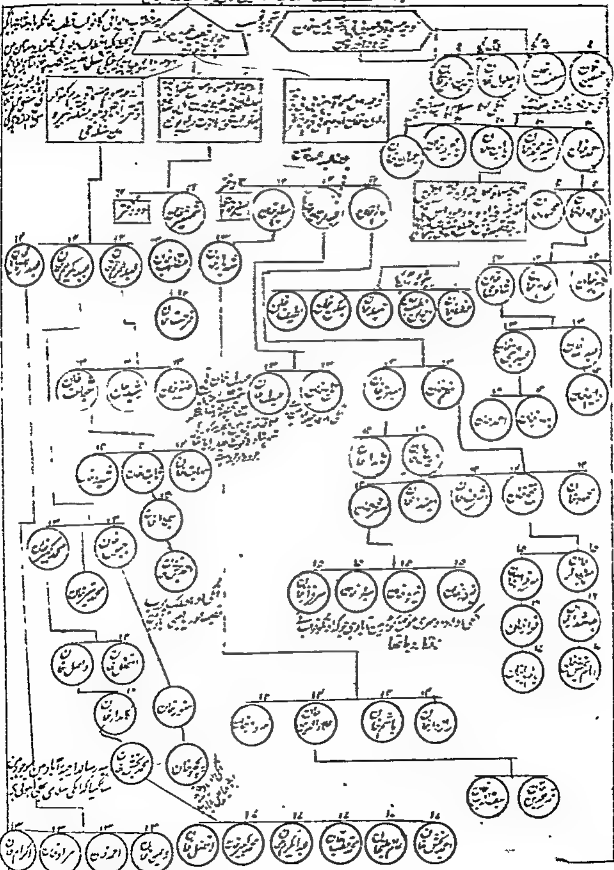
تیغ کو بار بار مار مار کیے + — پہونچتا ہے جس جس مشکل میں کامانی میں

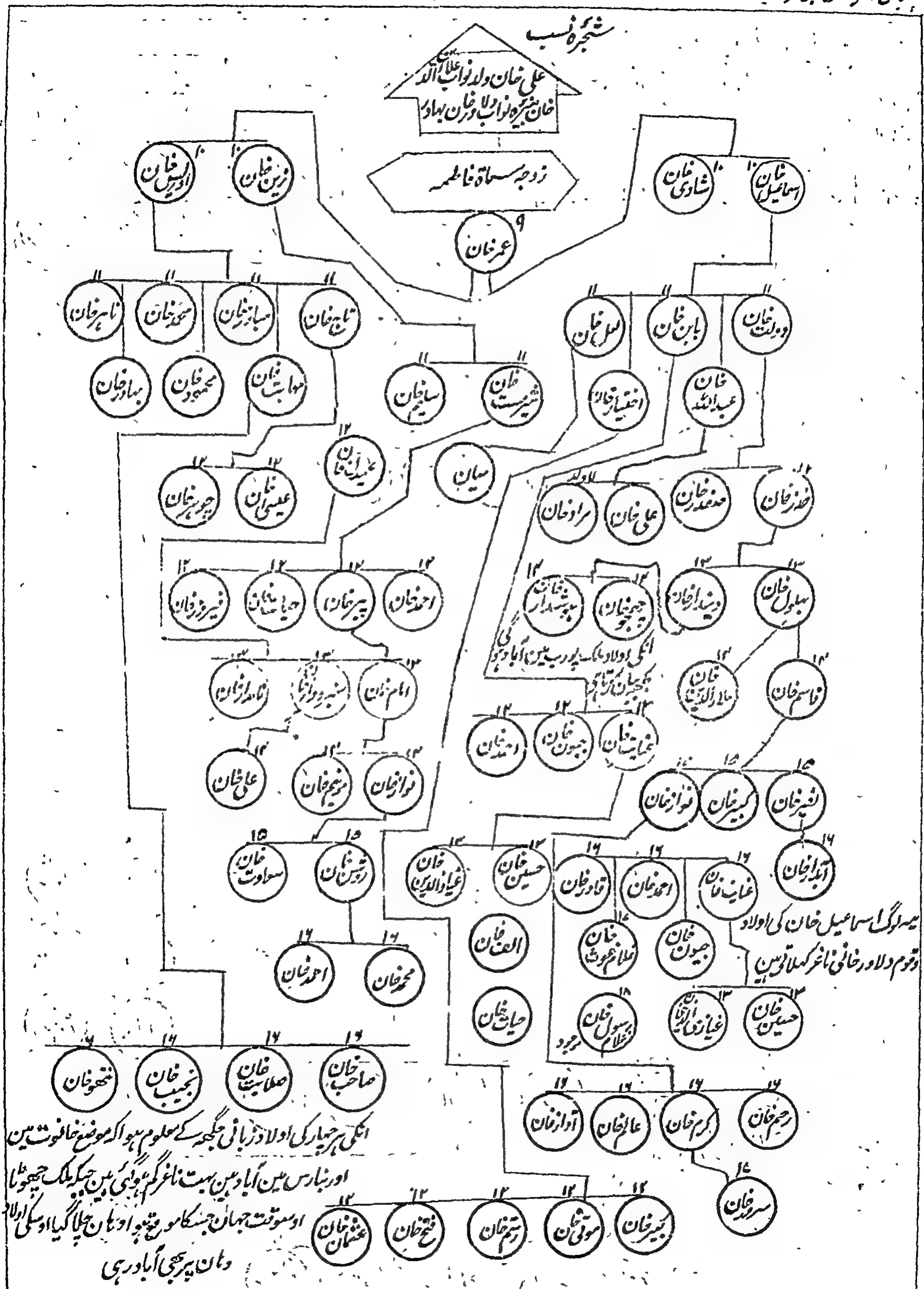
کہیں کہیں لعل تو تو دان میں تو رنگ ہوتا — [illegible]

کبت دیگر

پانچ ہیم ... بیٹے ... ولاور سکے — [illegible]

محمد خان ایسے ہوتے ہیں ... — آل میں ... فرید خان ... [illegible]




شجرۂ نسب
علی خان ولد نواب علاء الدین خان ہمشیرہ نواب دلاور خان بہادر
زوجہ مسماۃ فاطمہ
عمر خان
زین خان
ادریس خان
شادی خان
اسماعیل خان
ناہر خان
محمد خان
مبارز خان
تاج خان
بہادر خان
محمود خان
مہابت خان
سایم خان
شیر مست خان
لعل خان
بابن خان
دولت خان
اختیار خان
عبد اللہ خان
میان
مراد خان
علی خان
محمد خان
احمد خان
پیر خان
رشید خان
بہلول خان
قاسم خان
انکی اولاد ... میں آباد ہو گئی
امام خان
علی خان
نواز خان
نواز خان
کبیر خان
سعادت خان
حسین خان
غیاث الدین خان
قادر خان
احمد خان
آباد خان
الف خان
حیات خان
جیون خان
غلام غوث خان
رسول خان
غیاث الدین خان
حسین خان
یہ لوگ اسماعیل خان کی اولاد ہیں
وقوم دلاور خانی ناغر کہلاتے ہیں
احمد خان
محمد خان
صاحب خان
صلابت خان
نجیب خان
چھتو خان
آواز خان
عالم خان
کرم خان
رحیم خان
سرمد خان
عثمان خان
فتح خان
رستم خان
موتی خان
کبیر خان
انکی ہر چہار کی اولاد زبانی جگجہ کے معلوم ہوا کہ موضع خانقوت میں
اور بنارس میں آباد ہیں بہت ناغر گم ہو گئی ہیں جبکہ ملک چھوٹا
اوسوقت جہان جسکا موقع ہوا وہان چلا گیا اوسکی اولاد
وہان پر بھی آباد رہی

نواب دلاور خان صاحب نے قبصہ ... و الی کی شہر پناہ کا کوٹ بنوایا اور دو مرتبہ ... ہندوکورمین واجب شکریا اور شہر ... بنایا کرانی ... شجرۂ نسب مطابق ... شجرہ میں

ملک اسمٰعیل خان
والد حسن خان ناغر

خطاب اسم
نواب دلاور خان بہادر

۱

زوجہ اول اسماہ نعیمت خاتون دختر ... خان قوم ... شاخ ...

۲

زوجہ دوم مسماۃ مراسان بی بی دختر ... خان ...

۳

زوجہ سوم مسماۃ ... بی بی دختر ... خان قوم ... شاخ ...

شجرۂ نسب ملک ... کا آگے دیگا

۴

زوجہ چہارم مسماۃ رام کنوار دختر راجہ ... قوم چوہان شاخ ...

زوجہ اول

علی خان
ابراہیم خان
فیروز خان
دل آور خان
بابن خان

منصور خان
محمود خان
طاہر خان

زوجہ چہارم

پیروز خان
حسن خان
عیدل خان

موسیٰ خان

دختر

دختر باسم ... بی بی

زوجہ

... اللہ خان
... حسین خان

علی خان
قاسم خان
عیسیٰ خان
بازید خان

انکی اولاد قوم دلاور خانی ... شجرہ انکا ...

حسین خان
سکندر خان
سبول خان
زین الدین خان

زوجہ سوم ۳

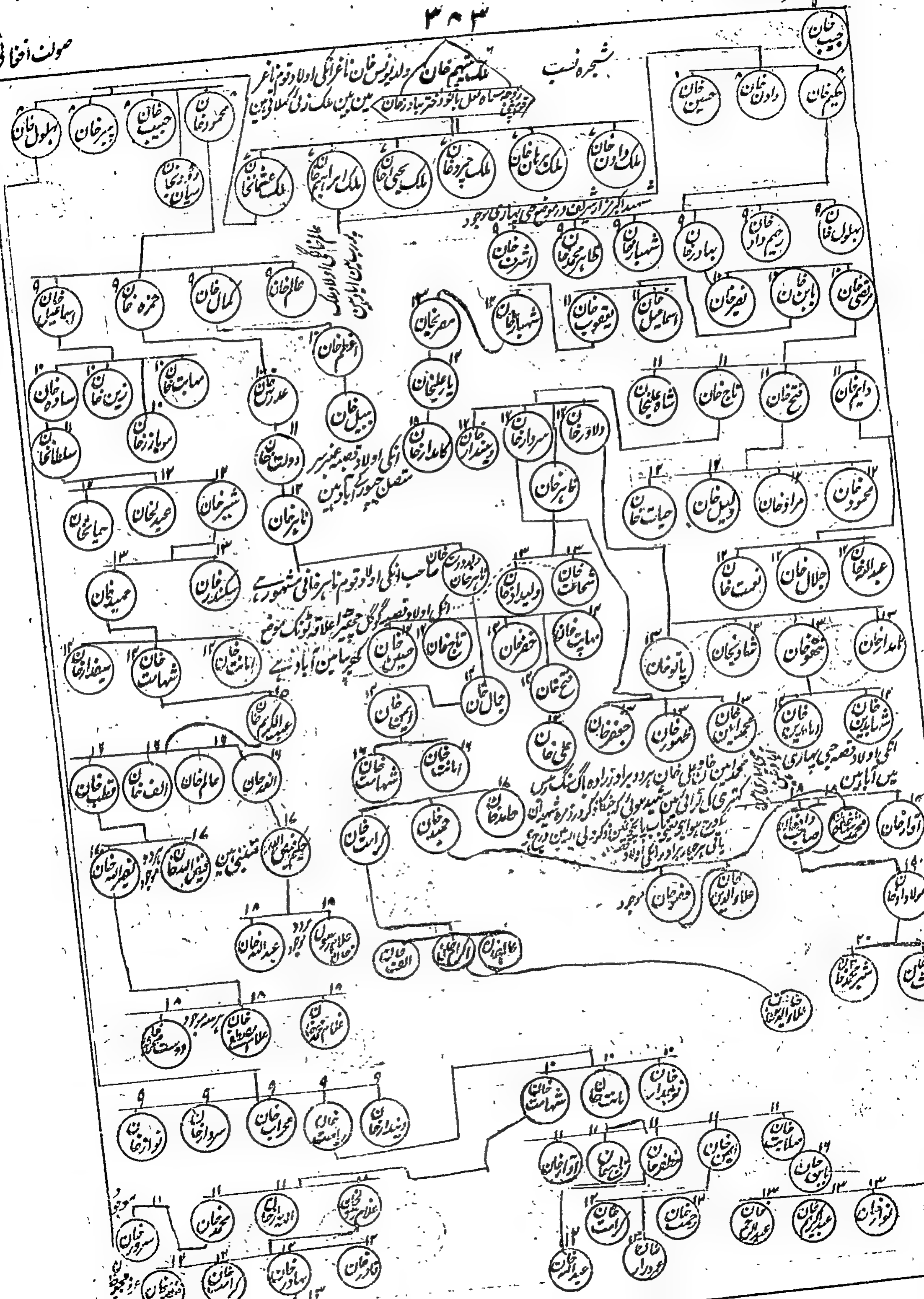
شادی خان
رانو خان
لکھن خان

محمد خان
عمرانخان

باقی اولاد نواب دلاور خان بہادر کی مقام ... کی حویلی گرگری ہی اوسکی ... سب گرشہید ہوگئی اور اونکی شجرۂ نسب کو قوم ... یعنی ... بیان کیا ... لکھا نہیں گیا اسکا باعث ...

آدم خان
علی خان
... کا ... آفرین کو یاد رہے

جہان خان
بایزید خان
... خان
...


شجرہ نسب
حبیب خان
حکیم خان
دادن خان
حسین خان
بہلول خان
پیر خان
حبیب خان
محمود خان
بہلول خان
رحیم داد خان
بہادر خان
شہباز خان
طاہر محمد خان
اشرف خان
زینی خان
بابن خان
نصیر خان
اسماعیل خان
یعقوب خان
شہباز خان
مصری خان
دایم خان
فتح خان
تاج خان
شاہ علی خان
دلاور خان
سردار خان
کامدار خان
ناہر خان
محمود خان
مراد خان
حیات خان
عبداللہ خان
جلال خان
نعمت خان
حامد خان
شاد خان
شہامت خان
سکندر خان
عبید خان
شیر خان
دولت خان
ناہر خان
سلطان خان
سرباز خان
ساوہ خان
زین خان
مہابت خان
اسماعیل خان
حمزہ خان
کمال خان
عالم خان
اعظم خان
یار علی خان
نبیل خان
تاج خان
جعفر خان
فتح خان
جمال خان
علی خان
کرامت خان
حامد خان
آواز خان
قطب خان
الف خان
عالم خان
نواز خان
سردار خان
محراب خان
شہامت خان
امانت خان
نواز خان
محمد خان
سرور خان
آواز خان
مظفر خان
امین خان
صلابت خان
نواز خان
عبدالکریم خان
کرامت خان
عبدالرحمٰن

نقل از کتاب یک قوم ناغری

شجرہ نسب ناغر ابن دانی

زوجہ مسماۃ سرلی بانو دختر عبد الرحمان خان ... قوم لودی

[illegible]

یونس خان — ونس خان

پریدہ — ترنیک
خارو — تیرو
صلایج — نصیر

سونی خان — خواجہ خان
پلش — پیران
سلایج — دوور
زوزک — چندرولی
عبد الرحمان — شروانی

زوجہ مسماۃ ... دختر حسین خان قوم ...

... اولاد ... سلاطین ...

زوجہ مسماۃ تنی بی بی دختر تاتار خان قوم ...

حمیدل خان

زوجہ مسماۃ حکیم بانو دختر بادشاہ بہلول یعنی سلطان بہلول قوم لودی

یونس خان — شاہ بز خان — شرف خان

نواب یونس خان صاحب ... علاقہ ... میں ... [illegible]

زوجہ مسماۃ گلہ موتی بی بی دختر نظام خان قوم لودی

نصیر خان — شاہ خان
حمزہ خان — نظام خان
خواجہ ... خان — نصیر خان

ان ہر سہ کی اولاد ... آباد ہین ... کے نام سے مشہور ہین

زوجہ مسماۃ تباشا بی بی دختر شاہ بز خان قوم ...

ملک قیم خان — غالب خان

نواب ... خان

زوجہ مسماۃ زیبا بی بی دختر داود خان ...

بیبا خان

انکی اولاد ... مشہور ہین اس شاخ کے نام ... شاخ شیخوانی ہین اور ... مین آباد ہین

حسن خان — حسین خان — عیسیٰ خان

فیروز خان — ساردی خان
نظام خان — رحیم خان

کے فرد نے پڑھ کیا مذا قوسے اپنی خسرال کی جگو نکو یعنی قوم شجادت کی تکو انکو طلب کر کرا لیا شجرہ نسب انکی رسالہ مین درج کر دیا اگر ایک دو اسم کا فرق رہ گیا ہو تو شاید بیک گیا ہوگا

کوشی پہاڑ ہین جو گذرگاہ نہین رکھتے بلوچون ان نشان کیطرف سے اس قوم پر حملہ کرنیکا راستہ دشوار سمجھکر وادی بوہہ کی جانب سے جاکر بعد
عبور کرنے ایک سخت پہاڑ کے ایک تنگ وادی کے اوپر پہونچکر حملے نہ آسان ان راستہ دور خواہ دور کت قرارگاہ کاکڑون کو جاتا تھا
طاؤس خان جو اون کاکڑون کا سپہ گروہ تھا اونسے غنیم کو آنے دیا جب تک سب سے آخری سخت چیز یا ہی تک پہونچی یہان
بلوچون پر کاکڑون نے زیر حکم طاؤس خان دلاور سردار کے حملہ کیا اور قریب کل کی نسبت بلوچ ہمراہ فاضل خان اون کے
افسر کے مارے گئے تب سے کوئی نمایان حملہ بلوچون نے کاکڑون کے ملک پر نہین کیا ترین کی قوم سے بھی کاکڑون
کی کچھ دشمنی تھی چنانچہ احمد شاہ ابدالی کیوقت شاخ سینہ کاکڑ کی بسبب اتفاق کے سبب سے ترینون نے اپنے حملون سے بیحد غافلی
کاکڑون کو مجبور اور تنگ کر دیا تھا تب رئیس گس کا جو اپنی قوم کے بے اتفاقی سے لاچار تھا احمد شاہ ابدالی کے پاس
دادخواہ گیا جب بادشاہ تو بہین شکار کرتا تھا اور اس رئیس نے بادشاہ کی حضور مین اپنی سر پر آگ رکھکر فریاد کری اور
بادشاہ نے اوسکی عرض سنکر اسطرح دادرسائی کری ایک دستہ اپنی فوج کا واسطے دبانے ترینون کے ملک مین بھیجا اور قوم سینہ
کاکڑ کے نام ایک رقعہ بھی فرمان جاری کیا کہ ایک اپنی خانگی اطاعت اور تعمیل احکام کرو جب سے قوم سینہ کا باہم متفق ہوگئے
جس سبب سے ترین جرات نہ کر سکے فی الحال کچھ زیادہ پرخاش ترینون سے نہین معلوم ہوتی اور باقی اقوام ہمسایہ سے
بھی کچھ سخت بدی نہین ہے مگر قوم وزیری اور کاکڑ کے باہم کبھی کبھی تاخت اور لڑائی ہوتی ہے وزیری غارتگری کے واسطے
تاخت کرتے ہین اور کاکڑ اطلاع پاکر اونکا تعاقب یا مقابلہ کرتے ہین جیسا کہ عرصہ دس سال کا ہوا کہ سو سوار اور پیدل وزیرون نے
ژوب کے شرقی اور جنوبی پہاڑون مین کاکڑون کے رمہ پر حملہ کیا اسکے واسطے حملہ کیا اٹھارہ وزیری مارے گئے اور
چھ کاکڑ کام آئے وزیرون کے مردے بھی وہان چھوٹ گئے شمار قوم کاکڑ کا تعداد مین مختلف روایات ہین بعضے بارہ لاکھ
اور بعضے اٹھارہ لاکھ کوئی نو لاکھ بیان کرتا ہے ایسے اختلاف کی حالت مین صحیح اور اطمینان کے ساتھ تعداد کا لگنے
دشوار ہے مگر غالب ہے کاکڑ کی تعداد مین ذی روح پانچ لاکھ سے کم نہین ہونگے اس قوم کے مرد گرچہ سادہ بوجہ
کے سبب فن سپاہ گری نہین جانتے مگر سیدہا لڑنے مین اچھے سپاہی ہین گو صاحب عزم نہین بتیغ دار بعضے
توڑے دار ہین کے لائق سپاہی کے اور دور تک ہوتے اور اکثر دو پایہ رکھتی ہین اور بعضے آدمی اچھے ثابت پا ہوتے ہین بسبب
تعداد اشخاص قابل اسلحہ ہندی بندوق تین ربع کی ہے یعنی ایک ربع بندوق والے ہونگے قریب کل کے لیئے
مرد کے پاس ہوتی ہے مگر اکثر ملک کے بیچ سب اسلحہ پرستی ہین سوا کاکڑون مین اہمیت نہین ہین گھوڑے بھی رکھتے
کاکڑ مشہور ہے علاوہ افغانستان کے ہندوستان مین بھی بستے ہین رام پور وغیرہ مین اور دو گروہ اس شاخ کے غلام محمد خان
وقائم خان [illegible] مشہور ہین اور کثرت تعداد قوم کی سبب افغانون مین ایک مثل مشہور ہے کہ کاکڑ [illegible] جھتا
وزرلہ گردد روپیہ [illegible] ہندو الو غلہ خوڑلہ سیر در روپیے [illegible] ہونا [illegible] معنی یہ ہین کہ اگر کاکڑ کپڑا سو تو
پہنتے تو روپیہ کا ایک گز بکتا اور جو ہندو غلہ کھاتے تو ایک سیر بھی ہاتھ نہ آتا کیونکہ یہ نسبت اوسکے کہ [illegible]
ہندو ترکاری خور ہین افغان اوس سے ہندوان کو زیادہ سبزی خور سمجھتے ہین یہ بات صحیح ہے کہ ہندو سبزی خور ہے
ایک نقل افغانون کے بچکو اور یاد آگئی وہ یہ ہے کہ غلہ رابا غلہ سے منخورند گو ہند دال روٹی کیونرا
تا اینہ سے کنند گو ہندہ ہوتی [illegible] نقل دیگر تو اغم ہندوستان بکو نحہ تنگ ویا بہ کانہ ہینگ

دستور اور رواج

ایسی بڑی قوم میں جیسے کہ کاکڑ ہے ایک سا دستور اور رواج نہیں ہوتا خصوصاً کاکڑ کی قوم اوپر سے جیسا کہ شجرہ نسب میں دیکھو گے بہت شاخوں سے کم میں تقسیم نہیں ہے اور پھر ان شاخوں سے کئی چھوٹی شاخوں میں تقسیم ہو کر دور دراز ملک میں پھیل گئی ہیں اسی سبب سے اونکی راہ و رسم اور پیشہ کچھ مختلف ہو گئی ہیں اور اس قوم پر کوئی ایک بڑا خان نہیں ہے جو کاکڑ کی شاخ علاقہ ژوب میں رہتی ہے اونکا رواج اور دستور اپنے ہمسوانہ قوم ترین سے ملتا ہے اور باقی جو مغربی کاکڑ ہیں اونکی پوشاک اور دستور جیک زئی درانی سے کچھ موافق اور جو تنازعات باہمی قوم ہوں وہ گانوکا ملک باتفاق سفید ریشان و پیر اکثر صلح یا تجویز سے فیصلہ ہوتا ہے مگر شرقی کاکڑون میں ذرہ زیادہ بدانتظامی ہے بوری کے رہنے والی عربی خیل اکثر آپس میں لڑتے ہیں اگرچہ سب بعضے اوقات منصف اور سفید ریش زمرہ تنازعہ میں کوشش کرتے ہیں مگر عموماً تلوار سے فیصلہ ہوتا ہے اور اتمان خیل اور دمڑ کی باہم بھی اکثر دشمنی رہتی ہے

پیشہ

کاکڑ کی قوم زیادہ تر دو کام میں مشغول ہے زراعت کاری اور مالداری اور چونکہ زمینات زرعی اس بسیار قوم کی گذارہ کیواسطے کافی نہیں ہے اسواسطے گلہ بانوکی تعداد بھی قریب نصف کے ہو گئی اپنے پیشہ میں محنتی اور جفاکش ہیں پہاڑوں میں سیاہ خیمہ یعنی کیشدی چرواہوں کی اور رمہ بھیڑ بکریوں کی بہت نظر آتی ہیں اکثر اپنی قوم کی مضبوط پہاڑوں میں چار یا پانچ سیاہ خیمہ ایک جگہ شامل لگا کر چرائی کا گذارہ کرتے ہیں بعضے اوقات بباعث کمی گھاس علاقہ خود یہ لوگ ایک بڑا کیمپ جمع ہو کر جسمیں چالیس سے سو تک کیشدی ہوتے ہیں واسطے چرائی مویشی دوسرے قوم کے ملک میں جاتے ہیں شرق والے کاکڑ زیادہ تر بھیڑ بکری اور بیل کے ریوڑ رکھتے ہیں اور بیل بھی مگر مغرب والوں میں شتر بھی رکھنے کا دستور ہے دستکاری کا کام کاکڑ بہت تھوڑا کرتے ہیں مگر تجارت سے عار نہیں کرتے الا اپنے ملک سے باہر کم نکلتے ہیں بھیڑ کی روئی زیادہ قندھار کیطرف انکی ملک سے جاتی ہے اور کچھ شرق کے جانب بھی آتی ہے کوسی اور عدبارجات کے واسطے یہ لوگ خود اون سے بناتے ہیں اور بعض کاکڑ خصوص کوئٹہ او جنوبی طرف رہنے والے غارتگری اور رہزنی راستہ درہ بولان وغیرہ بھی کیا کرتے ہیں اس قوم کے لوگ ہینگ واسطے تجارت کے ہرات کے پہاڑوں سے بہت لاتے ہیں یہ قوم سادہ لوح علم کا شوق مطلق نہیں مگر قرآن شریف بعضے لوگ پڑھتے ہیں ملا کے تابعدار اگر اونکو گھر سے خیرات وغیرہ کم دیتے ہیں مکار اور تعویذ نویس اخوند اور پیرون کے معتقد ہوتے ہیں گرچہ اونکی تربیت میں علم مند نہیں ہے مگر تاہم دروغ گوئی کم ہے مغربی کاکڑ صلح پسند اور راستی خواہ ہیں اونمیں سرقہ اور ڈکیتی اور سرقہ مال جیر کم ہے مشرقی اور جنوبی اس معاملہ میں اونسے کچھ مخالف عادت رکھتی ہیں تاہم بنظر کل حالات اس قوم کی یہ بات لکھی جاسکتی ہے کہ عام چلن اس قوم کا کچھ زیادہ خراب نہیں ہے عورات مشہور نہیں ہوتیں اور قریب شام خصوص چاندنی کی راتوں میں بعد فراغت طعام شبینہ مرد و عورات علیحدہ گھروں میں جٹ کر اپنے وطن کے طرز پر گانی بجانی ہیں اور خوش طبع مخلوق مذہب کاکڑونکا جیسا سے مسلمان ہیں مگر اپنے فرائض سے کم واقف اور سوائے شہر رسیدہ آدمیوں کے نماز پڑھتے ہیں خیلی نمیں حرف اپنی ہے تعصب فضول نہیں رکھتی خانگی فساد کاکڑونکی بیچ بہت کم ہے گو عربی خیل کے بعضی شاخیں آپسمیں کچھ فساد رکھتی ہیں اور اتمان خیل اور دمڑ بھی بکر باوجود کمی فساد گوندی اور جبب سے خالی نہیں ہیں دشمن بیرونی کاکڑونکی قوم کا موروثی دشمن بلوچ ہیں ہمیشہ اونکے آپسمیں تاخت اور کشت خون رہتی ہیں اور ایک دوسرے کے نام سے بھی دشمن ہیں اگرچہ بہت عرصہ ہوا لشکر کشی یا یکدوسرے کی ملک پر نہیں کرتے مگر ہر ایک فریق غنیم کے نقصان رسانی کیواسطے گھات میں رہتا ہے وہ مشہور لڑائی جو باہم سینہ کاکڑ و بلوچوں کی طہماس خان کاکڑ کے وقت میں ہوئی قریب سو برس کا عرصہ ہوا ہوگا اور حال اس لڑائی کا اس طرز پر ہے کہ کاکڑونکی تاخت سے بلوچوں نے غصہ کیا چھ ہزار بلوچوں کا لشکر زیر حکم نصیر خان والی بلوچستان علاقہ شال میں واسطے یورش کے جمع ہوا کاکڑ اونکی ساند خوف کھا کر بمقام دوزخ یا دوزک جا کر پناہ گزین ہوئی یہ جگہ ایک پتھر دار میدان ہے اور پہاڑونکی جو وادی ژوره کی مغربی طرف ہے اس قدر تنگ کی خبر یابی بہت دشوار گذار ہے اور اکثر اطراف

شجرہ نسب پسر سوم خرشبون ابن سڑبن

کانسی

الوزئی — مرزیانی — محمد زئی — شنواری — سام — سویلغ — سیلا — سلمٹ — خمرجا — سیرون

کتیر — کرنباز

شیخ خیل — نوگا خیل — میرداو خیل — سنگو خیل — سرکی خیل — پیرو خیل — سلمان خیل

شجرہ نسب نامہ ابن قیس عبد الرشید

غرغشت

کاکڑ — ناغر — دانی — بابی — مندو

الگو مکھو

پنی — اوتگا — داودی — ترہ غری — سرگڑی — دریپی خیل — جدرام — وہمر — خاٹن خیل — سین — عیسیٰ زئی — سوران — کرکراتو — پیندار — چوری خیل — کنڑی — مکران — جلال خیل

شاہ خیل — یوسف خیل — موسیٰ زئی — زرن غرغی — نوفت ترک — شیرود — حسین — آبا بکر — تاران — کبک غرغشت — سے زئی

شام — جام — عمر — آدم زئی

شیخ جراو — یونس خیل — سالار خیل — سوران زئی

شادی خیل — باجو خیل — ابو خیل — مندوزئی — تاجو زئی — ماخیل — سنگ — ممی خیل

طاہر — نسب نامہ

الیاس زئی — سلیمان کا — یوسف — عیسیٰ — پیچی

شازی — الکوزئی — نکاتر زئی — انوزئی

ابراہیم خیل — علی خیل — اسمان خیل — پیرزئی — خنیر خیل — کیدی — عبد العزیز — عزیز خیل

اکبر — فراہرزئی — ترکانون — ادین — اسمیل — تور — ابراہیم

یاسین خیل — حسن خیل — شمس زئی — شمس الدین — گلزور — اتان — لوو خیل — استانہ — شکور خیل — سابک — ابویسد

فیروز — رسام — سلیمان خیل — ونی زئی — جلال زئی — بردان زئی — ابوسعید زئی — کمال زئی — احمد زئی

مرزئی — بداری — عوغرنی — شادو زئی — سعدین — ابراہیم زئی

شادی — سیف الدین — ابو المعانی عبد المعانی — عین الدین

اصل میں طاہر ان روایت مخزن افغانی کا جو کہ تارن سید زادہ تھا کاکڑ نے بطور پسر متبنی اسکی پرورش کی اور اپنی قوم سے شادی کرائی اور یہ مشہور ہے اسکی اولاد مخلوط ہو گئی اکثر تارن علاقہ قندھار میں آباد ہیں اور استانہ سے پہچانے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم طاہر آب شناس کی نسل سے ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے عصر میں آب شناسی کے کام میں یکتائے زمانہ تھا اور اسکی رہبری سے کاریزین سرانجام دی جاتی تھیں

ذکر اولاد زمند پسر دویم خرشبون ابن سربن



جہاں چین سے کاکر پیدا ہوا تھا جس کی بیشمار اولاد ایک بسیط پہاڑی ملک پر قابض ہے کاکرستان کی حد ہی جو ملک غلزائی کی جنوبی
حد ہے اور شمال مغرب علاقہ ارغسان ہے اور شیر و حصہ ژوب کا جو قوم ایک نرالی درانی کے قبضے میں ہے مغرب اور جنوب کی طرف
بلوچستان کی حد اور کچھ شین ترین کا علاقہ بھی اور کوہ سلیمان کی شاخیں ہیں تمام کاکرستان قریب ایک صد میل طول سے
چوڑائی ہو گا تمام علاقہ پہاڑ اور پہاڑوں سے بھرا ہوا ہے جس میں سے ایک اونچا پہاڑ شمال جنوب کو
جاتا چلا گیا ہے اس پہاڑ کے مغربی طرف اگر آدمی شمال سے آوے تو سب سے پہلے جہاں پہنچتا ہے
توبہ کا علاقہ ہے جو ایک اونچا سرد غیر آباد میدان خالی چراگاہ مویشی کے لایق ہے مگر اب کچھ آباد ہے آبادی ہوتی جاتی
ہے اور جب کاکڑی کے علاقہ توبہ کی طرف اور جنوب کو آدمی آوے تو یہ اونچا میدان ختم ہو جاتا ہے مگر اوس کے مغرب رو بہت وادی
پہاڑ کے پیچ نشیب میں ہیں جن میں سے تو رہ مرغہ برشور زبرین تو گی بہت زیادہ برشور میں ان پہاڑ وادیوں کے وہاں مغرب
کی طرف میں وادی پشین زیادہ برشور کے آخر سے اس کے شروع چشمہ ژوب کے پاس سے ہے اوسی نالہ کے کنارے پر
یہ وادی حد علاقہ پشین تک جاتی ہے اس کے شروع شمال حد ژوب کا علاقہ ہے اور جنوب کی طرف ایک سخت پہاڑی
اس وادی کا اوپر والا حصہ تنگ اور جنگل سے بھی بھرا ہوا ہے مگر نیچے والا حصہ آباد ہے اور زرخیز ہے جو کچھ پیداوار نباتات
خراسان میں ہوتی ہے وہ اس علاقہ میں بھی پیدا ہوتی ہے اگر اس کے بیچ دوسری قوم آباد ہو گئی تو یہ وادی بھی ملک پشین کا
ایک حصہ تصور کیا جاتا کیونکہ بیچ میں کوئی حد فاصل نہیں ہے اس علاقہ میں قوم ترین غرغشتی اور سید نسل کاکڑ کی شاخیں زیادہ تر
آباد ہیں اور تلی سیاہ غر و نکی بھی آباد ہیں [illegible] کی وادی کا وہاں علاقہ شمال میں پہنچتا ہے اور اوس کا سر کوتل حسیرہ کے متصل ہی شروع
ہوتا ہے اس نیچے سے ایک بڑی سخت چڑھائی چڑھکر ایک راستہ وادی شوراوک کو جاتا ہے شمال کی علاقہ میں بھی قوم کاکڑ کی ایک شاخ
آباد ہے احمد شاہ ابدالی بادشاہ افغانستان نے نصیر خان والی بلوچستان کو بعوض خدمت گذاری کے دیا تھا فی الحال اگرچہ برائے
نام بلوچستان سے تعلق ہے مگر بباعث ضعف ریاست کے بلوچستان کے لوگ خود سر ہو گئے علاقہ ہو انکی چھوٹی چھوٹی
علاقہ جات مغربی حصہ ملک کاکڑ کے بیچ بہت میں [illegible] ایک تنگ وادی ہے کند کے پہاڑ کے مغرب کی طرف اور
اوسکی [illegible] اور اکثر جگہ خوب آباد ہے بہار کے موسم میں تمام وادی اور پہاڑ [illegible] سرسبز [illegible] معلوم ہوتا ہے وادی
[illegible] بھی اور پست تنگ ہے [illegible] ہو جاتی ہے اور تخمینا تیس میل تک طویل ہوگا جنوب مغرب کو اس وادی
آباد [illegible] چوڑا ہے [illegible] کھلتا ہے اوس کے بیچ چند دیہات بھی ہیں جن میں چالیس پچاس گھر کی آبادی ہوتی ہے اونکی
[illegible] آبادی اچھی ہے مگر اکثر جگہ [illegible] تمام [illegible] اس علاقہ کے ایک شاخ قوم سید نسل
[illegible] اس علاقہ [illegible] ایک وسیع اور طویل میدان آباد ہے اور زرخیز [illegible] بعض لوگ میدان کے
[illegible] اور وسعت میں بیان [illegible] روایت صحیح ہے [illegible] علاقہ آباد ہے اور سرسبز ہے اور میدان کے لوگ
سب کاشتکاری کا پیشہ رکھتے ہیں ایک اچھی ندی [illegible] جنوب مغرب کو [illegible] پہاڑی نالے [illegible]
[illegible] آب پاشی کرتے ہیں پیداوار بہت عمدہ ہوتی ہیں [illegible]
[illegible] تمام شاخیں قوم [illegible]
[illegible] نسل سے ایک [illegible] آباد ہیں [illegible]
[illegible] ملک میں اور بھی علاقہ جات [illegible]

شجرہ نسب معروف خوگنی پشتو کی زبان مین

خوگنی

وزیر خیل — خالی خیل — ارزی خیل

نزاخیل — دریی خیل — بلاجوا خیل — سیدی خیل — مندی پادرہ — مزیر خیل

شوہن خیل — حکیم خیل — ولی خیل — فتح خیل — نور خیل — مدی خیل — سبار خیل — سلطان خیل — نر خیل — حسین خیل — احمد خیل — برہر خیل — شاکر خیل — خولی زئی — ترکئی خیل

گل شیر خیل — لنگر خیل — جلال خیل

مصطفے خیل — نور خیل — جمال خیل — شیر خان خیل

ذکر حال قوم کانسی پسر سوم خرشبون ابن سربن کا

کانسی کی قوم سی سوائے شاخ شنواری جو نواح ننگرہار مین رہتے ہین باقی شاخون کا کچھ صحیح حال نہین ملتا اور شنواریون کا بھی بہت تھوڑا حال مل سکا اس قوم کا آدمی سے باوجود تلاش مولف کی ملاقات نہین ہوسکی مگر دیگر نقشہ اشخاص سکنا افغانستان مغربی کی زبانی معلوم ہوا کہ قوم کانسی کا اجتماع کسی خاص مقام پر نہین ہے متفرق جگہہ کوئی کوئی گھر اس قوم کا آبادی ہے اور ہندوستان مین اور علاقہ دکھن مین سنا جاتا ہے کہ اس قوم کے لوگ کچھہ موجود ہین غرضکہ افغانستان مین سوای شاخ شنواری کی باقی قوم کانسی غریب پائو سے کے شنواری بباعث ابادی نواح درہ خیبر کے خیبری بھی کہلاتے ہین خیری سوای برہمندگی افریدی اور ترکی بشنواری تین قوم ہین ان تینون مین سی شنواری ذرہ نیک چلن مشہور ہین مگر تاہم لوٹ ۔۔ جرائم تھوری بہت کم پرہیز کرتے ہین کل تعداد شنواری کی دس ہزار گھر بیان کرتے ہین مگر شنواریان باجوڑ اور رہ سیگل علاقہ کونر وغیرہ بھی اس تعداد مین داخل ہین اس قوم کے لوگ وادی اور نشیب مین واسطہ سکونت کوتہی شفقت کتے ہین گرمی کی برداشت بہت کم کرسکتے میوہ جات دریا مین بیستوم کا زمینداری اکثر اور نواح ننگرہار مین شنواری اناردار بادام و تمرہ میوہ جات ودیگر اشیاء کا بیوپار بھی کرتے ہین فی الحال قوم شنواری کی ہفت شاخون کی نام سے شنواری سات ہین جو مشہور ہین پختیخیل مین ملک اکرام اور آدم خان سرگروہ ہین قریب کل ہر مرد کی پاس تلوار ہے زمین تمامتر پاس مینہ مین بندوق کا نشانہ اچھا مارتے ہین مگر سوای نیا ر سیائی کسی کام کے نہین شنواری الملک سی ہزار نام مشہور ہین شنواری کی قوم سی شاخ سنگوخیل تعداد تخمیناً تین ہزار مرد ہان اسلحہ بند بیان کرتے ہین شیہ ور اور ان اپسار قبیت سنگوخیل قوم خوگیانی سے ملحق تا الحدود کوہ سفید مغربی حصہ مین آباد ہے جنگجو قوی اور ۔۔ رہی انکی ضرب المثل ہے بیستہ اور مضبوط آدمی ہوتے ہین اسلحہ اشبار اور تلوار کے سوا لے تیر بارسے ہین وہ لوگ مشہور عام ہین کسی ہین کراون سے ہاتھ سے تیر لگا ہوا کچھ باقی نہین چھوڑتا ہے

ذکر شاخ کاکہ کاوانی ابن غرغشت کے

یہاں سے دیو شہ کر قصبہ خور جا میں جا بسے کرے اور اسی طرح اکثر سلسلہ یاک بھی ریحوزئی اور حسین زئی کو مقابلہ سے عاجز آکر قصبہ ٹانڈہ میں جا گئے اور کچھ قصور
باقی ہیں اور بہت زیادہ کچھ سے روہیلے خانگی خصومت کے سبب جا کر آباد ہوئے فی زمانہ اس قوم کی زیادہ تعداد افغانستان میں نہیں رہی اور اسی
سبب سے افغانستان میں اس قوم کی زیادہ بود و باش نہیں اور اکثر لوگ اس قوم کا نام بھی نہیں جانتے ہیں زمند یا جیسا کہ چند گھر علاقہ پشین میں اور قندہار
وغیرہ نواح میں علاوہ باقی ہیں اور شاخ خویشگی کا ایک گروہ درہ غوربند میں رہتا ہے اور ایک گاؤں علاقہ ہشتنگر میں ضلع پشاور موسوم خویشگی آباد ہے
جسکو شجاعت خان موسوی نے آباد کیا تھا اور چند گھر دریائے کابل کے شمال متصل علاقہ کوہی مہمند اور درہ خیبر کے شلگی میں اور قصبہ خلیل آباد
میں خویشگی افغان آباد ہیں جنکو وہاں لوگ صرف تصور پٹھان کہتے ہیں فقط شاخ محمد زئی یا مومن زئی قوم زمند یا جمند ساکنان افغانستان میں یہ شاخ
محمد زئی زیادہ آرام میں ہیں یہ قوم شاخ باقی نسل زمند کی اخراج پہلی قوم یوسف زئی کے شامل نول از زمان سید حل ہوئے اور یہ یوسف زئی کے ہمراہ جیسا کہ
یوسف زئی کے حال میں لکھا گیا حادثات کابل وغیرہ میں متفق رہے جب یوسف زئیوں کے ساتھ سنگ باڑ میں پہنچے تو وہاں ایک عقیدت تازہ یوسف زئی
اور محمد زئی کی باہم لڑائی ہوئی جسمیں یوسف زئی کامیاب تو ہوئے مگر وہاں رہ نہ سکا اور محمد زئی لوگ چند عرصہ سنگ باڑ میں رہے جب ملک احمد مدد گار اسکا ہوا
اور محمد زئی اس دعوے پر شامل ہوئے کہ علاقہ ہشتنگر ہم لینگے چنانچہ بعد فتح کے ایک ہشتنگر میں کا محمد زئیوں کا ہوا اور اب تک اسی قوم کے قبضہ میں ہے گاؤں تمام
میں چارسدہ تنگی وغیرہ میں دستور اور رواج اور خوراک و پوشاک اکثر مطابق یوسف زئی لوگوں کے ہے کل تعداد اسکی

بھی شامل ہوں گے
شجرہ نسب داؤد زئی ابن دولت یار
مندکے
مامور
یوسف
تاج خیل
محمد خیل
سید خیل
بوس خیل
بادین خیل
علی زئی
بی بی زئی
بھائی زئی
بابوزئی
نیاوزئی
حسین زئی
مشابر
معتبر زئی
وناخیل
شجرہ نسب خلیل ابن خلیل
سالار زئی
انوزئی
تورزئی
متی زئی
اکازئی
بارو زئی
ترک
ساک

قوم داؤد زئی اور خلیل کے سب نیچے کی شاخونکا شجرہ نسب مفصل نہیں مل سکا

ذکر قوم زبرانی کا

غوریا کے چوتھے پسر کا نام زبران تھا اوسکی نسل کو زبرانی کہتے ہین افسوس کہ باوجود کوشش تمام زبرانی کی شاخ کا شجرہ نسب نہ مل سکا الا اسقدر دریافت ہوا کہ اس قوم کے لوگ تھوڑے سے اور متفرق اور ننگرہار وغیرہ مین شامل تاجیک رہتی ہین اور اکثر لوگ انکو غیر نہین اونکو تاجیک کہتے ہین جیسا کہ اخوند درویزہ بابا بھی اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ زبرانی اپنے دیگر بھائی غوریا خیلون سے علحدہ ہوکر بسلک ننگرہار تاجیک مین رہتے ہین

ذکر ملاگوری قوم کا

اس قوم کی چار شاخین ہین ایک پہار خیل دوسرے تار خیل تیسرے احمد خیل چوتھے دولت خیل انکی قومیت کے نسبت مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ مورث اعلی انکا بطور صلی قوم مہمند کے شامل ہوگیا اور دوسری روایت ہے کہ اصل مین اس قوم کا مورث اعلی بھی مہمند کی قوم سے تھا ایک وقت چند کس مہمند کی راہزنی کیواسطے گئے اور جب ارتکاب اس جرم کا کیا تو ایک شخص ملا یعنی اخوند جو اونکے ہمراہ تھا وہ الگ کھڑا ہوکر دیکھنے لگا تو ساتھیون مین سے ایک شخص نے بزبان پشتو کہا کہ ملا گوری یعنے اخوند دیکھتا ہے اوس روز سے اوسکا نام ملاگوری ہوکر وجہ تسمیہ اس قوم کا ہوا اگرچہ اس روایت کی صحت مین شک ہوتا ہم فی الحال یہ لوگ پہاڑی مہمندون کے ساتھ مخلوط اور ہم عمر یہ قوم اکثر دہ تاتیرہ مین رہتے ہین اور رہزنی او زمیداری کا پیشہ رکھتے ہین کل تعداد اون کی پانسو آدمی بتلاتے ہین + +

ذکر اولاد رمند پسر دویم خرشبون ابن سربن

واضح ہو کہ قوم رمند ابتدا مین نواح قندھار علاقہ ارغسان کے متصل آباد تھے آخرش اور توبہ ہرنی کے بیچ علاقہ پشین جسکو شنگ بھی کہتے ہین اس قوم کے قبضہ مین تھا قوم ترین نے اور لاکر علاقہ پشین انسے لیلیا وزرمند جسکے بڑی شاخ خودکی تھی اکثر پشین کی رہی سہی تنگ آکر مجبور اوس ملک کو چھوڑکر زمند ملتان مین جا آباد ہوئے اور شاخ خود شکی غزنین ہوکر کابل کے راستہ درہ خوربند مین آباد ہوئے جہان فی الحال بھی کچھ زمند اور خودشکی اور نیکنے آباد مین خوربند کی علاقہ مین بادام بہت پیدا ہوتے ہین اور خوب سرسبز ملک ہے اوسی عرصہ مین جب بابر بادشاہ نے ملک کابل پر قبضہ کیا چند عرصہ کے بعد ہندوستان پر یورش کا ارادہ کیا تو شاخ خودکی اور بعض دیگر زمند جنہون نے اپنا گذارہ قدر بند وغیرہ مین تنگ دیکھا اپنے پیر کے اشارہ سے ہندوستان کیطرف روانہ ہوئے نقل ہی کہ اس پیر نے اس قوم کو ایک سماری میخ آہنی دی اور کہا کہ جس جگہ یہ سمار مین جا رہے وہی تمہارا وطن ہوگا اکثر خوشی خوشی بادربار دیگر زمند خانہ کوچ کابل سے پشاور کے راستہ ہندوستان کو روانہ ہوئے مسمی سلیم خان ہمندا اسوقت اس قوم کا سردار تھا جس جگہ اب شہر قصور ہے لاہور سے مشرق پہونچکر وہان استقامت کرکے اس قوم کے مرد اکثر زیر سرداری سلیم خان ہمند بابر بادشاہ اور سلطان ابراہیم کے باہم بمقام پانی پت واقع ہوئی ــ روایت ہی کہ اوس لڑائی مین اس قوم کے ہفت صد آدمی بابر بادشاہ کیطرف سے مارے گئے اس سبب سے بابر بادشاہ اور ہمایون اونپر بہت مہربانی کرتا تھا اور جب خویشگی اور زمند قصور مین قرار گزین ہوئے تو مسمی سیر نام بلوچ اپنی قوم کی جمعیت سے خشکی طرف سے اکثر غارت اور تاراج کرلیجاتا تھا اس دست برد کی انسداد کیواسطے ہیکندزی اور حسین زئی اور خارف زئی شاہن زئی اور گرلاقی اور سلیمان کے لوگ مغرب کیطرف کہ جسکو ہر کلی یعنے اوپر لا کالوکہتی ہین آباد ہوئے اسی راستہ سیر جو حملہ کیا کرتا تھا اسکی سد راہ اور مقابلہ سے محفوظ ہوئی اور عمر زئی اور جنو زئی اور ابراہیم زئی کی اطرف مشرق جسکو لرکلی کہتی ہین اقامت پذیر ہوئے اور باقی زمند جنکو مطلق جمند کہتی ہین طرف شمال آباد ہوئی بعدلہ کے ابراہیم زئی کی باعث دشمنی قوم جنو زئی

[illegible]

قوم توری

[illegible]

قوم [illegible]

[illegible]

قوم چمکنی

[illegible]

[illegible] اور ملان کل ... ہزار آدمی ہونگے ... ہزار آدمی ہونگے

شجرہ نسب عمیاخیل قوم عوریاخیل

دولت یار — خلیل — چکنی — زیرانی

بہند — داؤد زئی — آدینگا

باقی ہر سہ کا نسب نامہ آگے آئیگا

زوجہ اول مسماۃ ... — زوجہ دوم مسماۃ خاتونہ — کوکو — موسیٰ زئی

کاو — یعقوب — حسن — بیبی — عمر — سندر — تنل — شجاع

ایوب — شاہ خیل — ساک — ... — اچند — بیشہ — سلیمان خیل — ... — سندر زئی

بھتیل — تمار ... — ستی ... — یوسف — میوزئی — دولت شاہ

زوجہ اول ... — زوجہ دوم مسماۃ ...

... — موسیٰ زئی — حاجی — سدو — ابراہیم

بلال خیل — بابی خیل — سیب — ...

داؤد زئی — ... — خلیل — عیسیٰ — ...

آدم — سدو — کوکو — لوہب — ...

زوجہ اول مسماۃ ... — زوجہ دوم مسماۃ ...

بیان شاہ — ... — آہستو — اکا خیل — ... — سلیمان

یایک — حیدر — اکازئی — احمد — مندک — ...

... — مریم زئی — ...

موسیٰ خیل — ذکریا — محمود — سنجر — قاسم — دریا

ستره گانو علاوه ننگی دهوکر اور پاینده کی بہت ہین اور پانچوین شاخ خلی زئی سے فروغ نکلتے ہین سلطان خیل تین ہزار بندوق اور پاینده خیل
تین ہزار بندوق نصر الدین خیل دو ہزار بندوق سه شاخ لمی زئی علاقه پچکوره مین رہتی ہے اور فی الحال غزن خان و عبد الله کی حکومت مانتی
ہین جسکا اختیار اپنی قوم پر بہت ہے کل خواجوزی پینتالیس ہزار آدمی اور باره ہزار بندوق ہے دوسرا بازید زی خواه بالی زئی کا مردم اٹھاره ہزار
آدمی اور چھه ہزار بندوق بیان کرتے ہین اس قوم مین ہفت شاخ ہین جسکی تفصیل شجره مین درج ہے اونمین سے بابوزئی کوه دامن پته
بالی زئی مین رہتے ہین جو میدان یوسف زئی سے شمال کو واقعه مگر علاوه اسکے اٹھاره گانونکے سوات مین رہتے ہین جو میدان
یوسف زئی سے کوه واقع ہے مگر علاوه اسکے اٹھاره گانون کے سوات مین بھی دریاے سے چھوٹی طرف ہی ہین متور ازئی کی چار سو گانون
سوات مین ہین اباخیل کے چھه گانون عزیز خیل جسکو روزمره مین رزی خیل بولتے ہین چھه گانون سوات مین ڈھوک اور پاینده کی اس سے
علاوه ہونگی زنگی خیل بولتے ہین انکا کوئی گانون سوات مین نہین ہے وه سب کوه ایلم کے جنوب کی طرف رہتے ہین رانی زئی اکثر
علاقه میدان یوسف زئی محروسه گورمنٹ انگریزی کے باہر شمالی پہاڑ مین رہتے ہین اور طوطیا ہی کے پہاڑ ون مین بھی لیکن انکے
پندره گانون سوات مین بھی ہین الاوند اسی قوم مین جگهه مشہور ہے جہان کل قوم رانی زئی کا خان رہتا ہے فی الحال صحبت خان بڑا
مدبر آدمی الاوند مین سوات کے رانی زئی کا خان ہے جسکا بہت اختیار اپنے علاقه پر ہے الا شیر دل خان اوسکا چچا
دل سے مخالف ہے جسکا نتیجه انجام کو بہتر نہین معلوم ہوتا ہے تعداد اونکی تیره ہزار آدمی مین ہزار بندوق کی ہین واضح
ہو کہ اس قوم یوسف زئی کی اصلی وطن یہه ہے ہین جنکی تفصیل لکھی ہے مگر بعضے لوگ اس قوم کے ہندوستان مین یہان سے
جاکر باره بستی مین وغیره مین آباد ہوے ہین خصوص شاخ مندر کے لوگ روہیلکھنڈ ٹانک آباد ہین ہندوستان مین اونکو پیله
کہتے ہین آخون جو دیگر قومون کے ملک یوسف زئی مین رہتے ہین جنگ محمد زئی اتمان زئی خیل اور تالاش کے علاقه مین متفرق لوگ
بستی مین جنگ بولاق کچھه گوشه کندی مین اور سنده کے کناره شمالی میدان پر اور کچھه لوند خور مین ہین کل جنگ جو اس قوم یوسف زئی
کے علاقه مین رہتے ہین اونکی تعداد ڈاکٹر بیلیو صاحب چوده ہزار بندوق لکھتا ہے لوند خور جنکو نکا مشہور گانون بطور قبضه کے
پته بالی زئی مین ایک پته کی جگهه ہے جہان سوات کے بیوپاری اکثر آمد و رفت رکھتے ہین اور اسمین زیاده جنگ نسل
بولاق شاه مروزئی سے ہین جنمین سے شاہر خیل کا خاندان معتبر ہے ملک صدر خان ملک غلام معتبر سفید ریش ہین نسل
ترمی مین سے ملکوری اور سینی رہتے ہین سواے لوند زئی جور کے موضع کالنگ والو فاسمی مین بھی جنگ ہین ملکهه قریب مکمل کمی
پته بالی زئی مین جنکو نکا غلبه ہے محمد زئی خواه ممن زئی قوم سدا ہند کی شاخ جو یوسف زئی کی شاخ کے نشان ہی پچیس ہزار آدمی پانچہزار بندوق علاقه ہشت نگر مین
آباد ہین اتمان خیل قوم کرزلی کی شاخ جسکا ذکر اس حصه کے چوتھے باب مین ہے یوسف زئی نکی ہر حادثه مین شریک رہے بعد فتح کے یوسف زئیون نے
اتمان خیل کو وه علاقه بھاری دیا جس پر وه اب دریاے سوات کے کناره باجوڑ سے جنوب مشرق مین آباد ہین کل بیس ہزار آدمی پانچہزار بندوق ہے
علاوه اونکی پته بالی زئی کی مشرقی بابن شمالی گوشه بھی اسمعیل خیل دعوت خیل سه صد مین بڑی شاخین ذیل مین آباد ہین شاخ اسمعیل خیل
موضع کوہی دہر مول اور دعوت خیل موضع سگالو و میان خان اور پیل مین آباد ہے سه صد موضع خسر کی مین زیاده آینده آویگا فقط داونا لاش جسکو بعد فتح
سوات کی یوسف زیون نے مفتوح کیا تھا اب اس تالاش کے علاقه مین متفرق قومین آباد ہین جنکی تعداد چھه ہزار آدمی دو ہزار بندوق بتلائی جاتی ہین
اور اس علاقه مین دو خان ہین جو غزن خان دیر والیکی حکومت مانتے ہین متفرق لوگ سواے افغانونکی یوسف زئی اور مندڑ مین کی ملک مین متفرق
قومین حسب ذیل آباد ہین فقیر سید گوجر اور آل ہند کی قریش غلام ہندوان جمله قومونکی تعداد فرد ہی درج کیا جاتا ہی فرقه فقیران جو مشہور ہین وه تین لاکهه سے
زیاده ہین گوجر صیل مین چھه ہزار راجپوت اس ملک مین اونکی بھی خیل ہین کل گوجر پچیس ہزار مردم ہوگا ملان تین ہزار کشمیری چھه ہزار ہندکی دس ہزار اور یہه سب محنتی لوگ ہین

شمال میدان جسکو سمہ یا علاقہ یوسف زئی کہتے ہین اور وادی چملہ ہے کل تعداد یوسف زئی قوم جو افغان مین نولاکھہ تیرہ مشہور ہے آزاد
ہوتی ہے اور اس نولاکھہ مین شاید کل خوخی کی قوم داخل ہوگی تحقیقات حال سے جو بہت احتیاط کی ہوئی اس قوم کی دو لاکھہ
چالیس ہزار آدمی خاص اپنے اصلی وطن کے ساکن شمار مین آئے ازان جملہ مندر ایک لاکھہ چالیس ہزار اور یوسف زئی تیتالیس ہزار
دو سو مندر کی ہفت بیٹے ہین اول حسب مین سے عثمان زئی اور اتمان زئی میرے بیٹے ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے عثمان زئی
دو بڑی شاخون مین منقسم ہین کمال زئی جسکے دو شعبے ہین مشران زئی اور اوسکی طور والے اور کشران زئی ہوتی والہ سرکاری علاقہ
یوسف مین آباد ہے دوسری بڑی شاخ آمازی کی ہے جسکی دو فرع کلان دولت زئی اور اسمعیل زئی ہین اس آمازی کی ایک
شاخ مہابن پہاڑ وادی چملہ کی شرق اور اسکے نواح مین رہتے ہین اوسف [illegible] گانون ہے
دولت زئی کی شاخ اکثر سرکار انگریزی کے علاقہ یوسف زئی مین آبا [illegible] چار شاخین
مین ملی زئی جنکی نسل سے شعبہ طاہر خیلی علاقہ کند گہر مین بھی آباد ہے کتازی رکاری ہے اتمان زئی کہلاتے ہین اور انہین بارہ سو
بندوق ہے چوتھی شاخ سند زئی مین ہے جسب مندرجہ تحریر بانیہ [illegible] جنمین سے اباخیل عمر خیل سیر احمد خیل بہزاد خیل میدہ چار
تومین سرکاری علاقہ مین آباد مین [illegible] گنداب انکے بڑے گانو مین پانچوین حد خیل اکثر سرکاری علاقہ کو مہابن سے [illegible]
اور اسکی نواح مین سکونت پذیر ہین اور کچہہ سرکاری علاقہ مین بموضع باجہ رام خیل آباد مین اٹھارہ سو یا دو ہزار بندوق ہوگی مشہور
گانو انکا موضع جنگلی یجیا ہے خان کہ مشہور سردار اس قوم کا جو شیر شاہ سوری کے وقت مین تھا وہ بہزاد خیل سے اس شاخ مین سے
باقی پانچ بیٹے رزر یار جر کہلاتے ہین اور اکثر سرکاری علاقہ مین آباد ہین انکے بڑے گانو یہہ مین سمیلا یا سمیلا یار حسین تشو
تشوی گنگی [illegible] ترلاندی اور علاقہ جملہ مین کوگا نبلہ علو یوسف زئی کے پانچ اپتدائی شاخون مین اونکی
نسل آدمی خیل یا موزہو گی ہے باقیاندہ چار مین سے عیسی زئی جسکے تین شعبے حسن زئی مداخیل اکازی مشہور ہین سیہ جلہ کوہ
مہابن سے شمال و گوشہ مشرق اور اگر ضلع ہزارہ و لوکنارہ دریائے سندہ اوترکے کوہستان مین آباد ہین دریائے سندہ سی مغرب
ہزار یا بارہ سو بندوق ہوگی موسی کی اولاد الیاس زئی گیارہ ہزار آدمی اور دو ہزار بندوق ہوگی پانچ شاخون سے شادزی گدازی گی
پیچ پائی عائشہ زئی کل چار شاخین علاقہ نیر مین سکونت پذیر ہین اونکے دیہات مین سے موضع بار شار چینو تورو ریک باگہرہ مشہور ہین عائشہ زئی
اصل مین مسمی جہی کی نسل مین ہین کی زوجہ کا نام عائشہ تھا لہذا بباعث شہرت والدہ کے موسوم بہ عائشہ زئی ہوئے پانچوین شاخ محوزئی
کوہ دو سرے پر رہتے ہین جنکا بڑا گانو سکولی ہے ملی زئی کی چار کلان شاخین جنمین سے دولت زئی جعفر زئی مساۃ و بی کی اولاد
ہی اور آبازی اور منسوز ئی مساۃ نوری کم سکم سے نوری زئی کہلاتے ہین جملہ ملی زئی سو یہہ ہزار آدمی چار ہزار بندوق گر علاقہ ویر کے طے
تھے جو اکوزی خواجوزی کی شاخین دو ایسی علیحدہ ہین اکوزی کی قوم باقی جملہ شاخہا یوسف زئی سے زیادہ ہیکل اکوزی چھیانوے ہزار
آدمی تبلایا جاتا ہے یہہ قوم دو والدہ کے شکم سے ہے ایک مساۃ گوہرہ جسکے چار بیٹے بازید زئی خواجوزی ایازئی شرک
چار شاخین منوزت ہوئی دوسری مساۃ رانی جسکی نسل سے رانی زئی ہین الایا بحث قلت باقی تین شاخون کی اب یہہ
قوم اکوزی دو بڑے حصہ مین شمار ہوکر دو نامی مشہور ہے ایک خواجوری دوسرا بازیدی جسکو افغان اپنے روزمرہ مین
بائی زئی کہتے ہین اور باقی شاخین بھی انہین دو کی متعلق سمجھی جاتی ہین خواجوری کی پانچ شاخین ہین اونمین سے چار شاخین
ملک سوات مین دریائے سوات کی شمالی کنارہ اور درجات شمالی متعلقہ تعلقہ سوات مین آباد ہے ہر ایک شاخ کی بڑی گانو اس
تفصیل سے مین ادہن زئی بیندہ وگا شامون زئی چینہ گانو بنک بی خیل لوگا کر عائشی خیل اور مسمی زئی علیحدہ گیاران گانو مشہور جونا

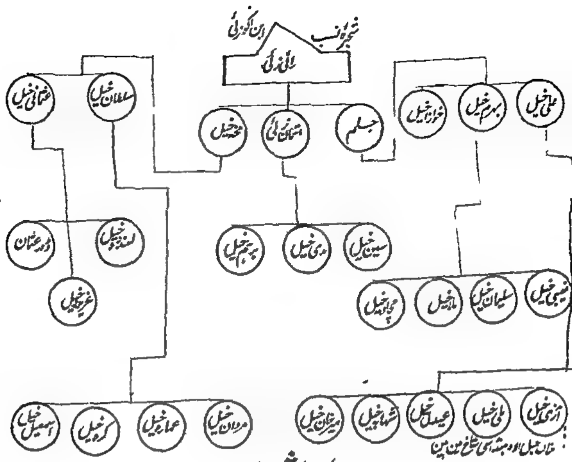
ہر گروہ مین کہ زیادہ اختیار والا ہو وہی کہین ہوتا

حال قوم یوسف زئی وقوم مندر

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے شرجنون ولد شیرین ابن قیس عبد الرشید کے تین پسر ہے کند. اورجند یار قند اور کاسی کند کے دو بیٹے تھے ایک موسوم بخبرخی جسکی اولاد خوریاخیل دوسرا خشی یا تخی جسکو یوسف زئی کو پشتون مین جوجی کہتے ہین اوسکی اولاد سے یہہ قومین ہین بموجب قول اخوند درویزہ کے جو اس قوم کے شامل مدت تک رہا اور بہت ماہر تھا واضح ہوتا ہے کہ مسمی خشی کی پہلی زوجہ مسماۃ مرخانہ تھی مسمے مند اور یک اوسکے شکم سے مسماۃ مرخانہ کی ایک خواہر تھی جسو نام مدیا سی دا خشی پر عاشق ہوکر اوسکے گہر مین داخل ہوئی جسکے شکم خشی کا تیسرا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام ترک رکہا گیا اوسکی نسل کو ترکانی کہتے ہین اخوند درویزہ علیہ الرحمۃ کی کتاب مین لکہا ہے کہ اتبک ترکانی قوم مین ورغلائیند کی عورات بہت ہوتی ہے شاید جدی اثر چلا آتا ہے مسمی مند کی دو پسرون سے مسمی عمر نہایت نیکبخت اور بادیانت آدمی تہا بطور سیاحی ہندوستان کیطرف آیا اور اپنے وطن سے باہر اوسنے کسی قریش کے خاندان مین شادی کرلی اوس بی بی کے شکم سے مندر پیدا ہوا کہتے ہین کہ عمر اوسی ملک مین فوت ہوگیا اور یوسف اوسکے بھائی نے وہان پہونچکر اپنے بہائی کی بیوہ اور فرزند کو اپنے وطن مین ہمراہ لے جانا چاہا مگر اوس وفادار بیٹے نے یوسف کی ہمراہ جانے سے اس تدبیر سے انکار کیا کہ تمہاری رسم بہائی کا مال اور زوجہ اوس جاوی نو اوسکے ساتھ عقد کرلی ہو اور میری خوشی ہے کہ ایک نکاح پر دوسرا نکاح میری پر ہرگز جائز نہیں ثابت ہوا آخر یوسف اوسکی بہت عہد وسوگند سے ہمراہ لے آیا اور جب برادر زادہ اوسکا سن تمیز کو پہونچا تو یوسف نے اپنی دختر سے اوسکی شادی کردی عثمان اور اتمان دونون اوسکے شکم سے ہین اور تیسرا ازریا جو یاند کے شکم سے تہا اور یوسف کے پانچ پسرون مین سے ایک کا نام اوتا ایک کا منکر اور معزز تہا اس سبب سے اوسکو بادی کہتے تھے اور اوسکی نسل کو بادی خیل نقل ہے کہ اوس وقت افغانون مین یہہ رسم تہی کہ جب فرزند حد بلوغت کو پہونچی سے جایداد والدین کی باہم تقسیم کرلیتے تہی اور ماں باپ کو بھی حصہ برابر ملتا تہا اس رسم بموجب جسکو پسران یوسف نے جایداد باہم تقسیم کرنی چاہی تو اونکے والد نے کہا کہ میرا حصہ بھی علیحدہ کرو اور بہائی جیسا کہ اوس بادی کمبخت اندام نہادی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تم یہہ لیو اوسکی حقدار والدہ نے اوسکو بد دعا دی کہ تمہاری اولاد تیرہ کس سے زیادہ نہو اخوند درویزہ اپنی عصر کا حال لکہتا ہے کہ اتبک تیرہ سے زیادہ اوسکے اولاد نہین ہے چند کس چغرزئی شاخ کی شامل رہتے ہین گو حال کی تحقیقات سے اوسکی اولاد سے ایک کس کا بھی پتہ نہین لگتا غالباً ابو ہوگئے ہین روایت ہے کہ مینی ابن یوسف کے گیارہ پسر تھے ایک روز کہ اسپان ازان مندر مغل لوگ تاراج کرکے لیگئے مینی مع نو پسر خود تعاقب کی بطور غارت گران کے پیچہے سوار ہوگیا اور سب لوگون پہلے پہونچا اور اوس مقابلہ بموجب قول اخوند درویزہ کے سب شہید ہوگئے دو پسر اوسکے باقی رہے تھے ایک مسمی حسن کی نسل کو حسن زئی کہتے ہین دوسرا یعقوب جسکی اولاد موسوم بہ یعقوب زئی ہے جب مینی مرتا تہا تو اوسکی زوجہ حاملہ رکہی تہی اوس سے فرزند پیدا ہوا اوسکا نام اکار رکہا جسکی قوم اکارزئی ہے باقی جملہ پسران یوسف کی اولاد کا نام شجرہ نسب سے معلوم ہوگا

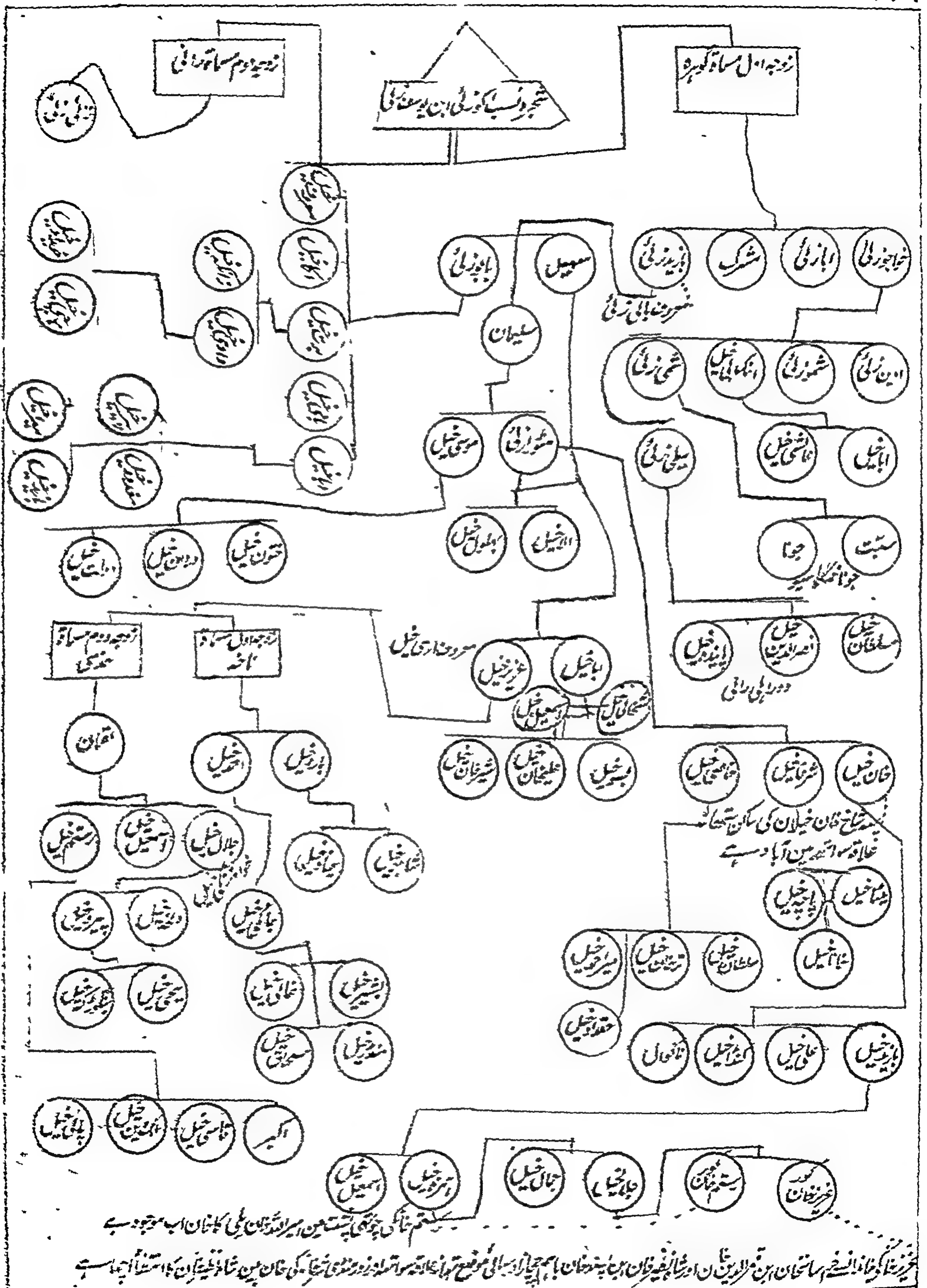
تفریق اور شمار قوم یوسف زئی وحالی سکونت شاخ در زر

واضح ہو کہ یوسف زئی قوم اپنے دو بڑے حصہ مین منقسم ہوئی ہے ایک مندر دوسرا یوسف زئی اگرچہ مندر کا باپ عمر اور یوسف دونو بہائی تہی مگر مندر کی نسل بھی مجموعاً یوسف کہلاتی ہے گو حقیقت مین وہ ایک علیحدہ شاخ ہے یوسف زئی قوم ملک اجتخاور بنیر و سخاو رجیمن مین بجہی سکونت پذیر ہے اور مندر کا ملک دریای کابل و دریای سندہ کے



یادداشت

واضح ہو کہ یوسف زئی کی اولاد یوسف زئی بہت دور دراز ہمارے ملک پر پہلے ہوئے قابض ہین جیہر سے مشرق کوہستان مین کوہ تور تک حد کرہ تک بکنارہ حد باسے ابا سین زیادہ تر شبی کی اولاد حسن زئی مداخیل اکازہی آباد ہین نیز اور ملک ملحقہ اوسکے مین موسی اور رانی کی اولاد یعنے الیاس زئی دولت زئی نوری زئی جعفر زئی رہتے ہین ملک صوات اور اوسکے نواحین اکبر زئی ابن یوسف زئی کی نسل رہتی ہی حسن مین خواجو زئی بالی زئی رانی زئی مشہور شاخین ہین جاجوزئی کی شاخ مین سے ملی زئی علاقہ وزیر جنگ رہ مین رہتے ہین ملک … کا حرن خان … الاشہور آدمی سے گروہ اسکے فرزند اون سے بانکے ہم تحت کوئی نہین سنا جاتا … کی قوم مین قدیمی معزز خاندان صاحب اختیار تین مشہور رہتے اول خاندان ملی زئی دوم خاندان … خیل مالی زئی جو تھا یہ علاقہ … مین رہتے ہین اور رانی زئی قوم کی با اختیار خان قدیم سے چلے آتے ہین ایسے خاندانا مین سے فی الحال … خان تھانہ والا اور امیر اللہ خان … والا اور خراسان خان شیر جانیہ والا مشہور آدمی ہے … سب … اتفاقی جان سکے پہلی طرح نہین ۔ اگرچہ بہی آتے آتے علاقہ مین بہت اختیار رکھتے تہے کہ وہ مہر کی گوجر … سے بابت … مونیتی ایک محصول کی آمدنی انکو بہی جسمین کبہی کبہی زیادہ ظلم بہی کیا جاتا تیسر خاندان اوہ بند قوم رانی زئی مین جسکے خاندانکو کا جو کور کہتے ہین ایسے خاندانکے قانونکا اختیار پہلے سب تہا اب اونپر کے علاقہ رانی زئی چہہ ہزار اپنے قوم پر انکا حکم ہے فی الحال صحبت خان اوہ بند والا باوجود نو عمری ایک مدبر اور ہوشیار خان ہر سوا اسکے مہر مین … نید اللہ خان احمد خان قاسم خان وغیرہ اپنی اپنی قوم


شجرہ نسب کوزئی ابن یوسف زئی
زوجہ اول مساۃ گوہرہ
زوجہ دوم مساۃ
اسمعیل
سلیمان
خواجو زئی
شمو زئی
ادین زئی
سبت
جبا
ایاخیل
عزیزخیل
اسمعیل خیل
خان خیل
رستم خیل
جلال خیل
یحیی خیل
اکبر
قاسم خیل
عزیزخان
رستم خان
جمال خیل
اسمعیل خیل

شجرہ نسب یوسف زئی ابن مندر

عیسے — موسے — مائی زئی — اکوزئی — ادریا — داؤدی جیل

حسن زئی — یعقوب زئی — کارزئی — الیاس زئی — جعفر زئی — دولت زئی — نوحتی زئی — ادا زئی — عیسوئی

شجرہ نسب شمس ترنگ نواب زمان خان بہادر والد محمد حیات خان وزیر کل

کیا اور گولہ زنی اور توپ اندازی سے محصورین کا ناک مین دم کردیا ملک ساگر نے فوج ملکی اور توپ خانہ سرکار رگھوجی
بھوسلہ ناگ پور سے طلب کرکر ساگر سے بفاصلہ چار کوس صفوف آراے کی اور جنگ عظیم واقع ہوئی بعد محاربہ و مقاتلہ فوج
امیر خان نے شکست پائی بہت آدمی کشتہ ہوے اور بہت زخمی و خراب ہوکر بحال تباہ بے سروسامان و ہراسان افتان
و خیزان براہ قلعہ راتگڈھ کے مقام سرونج مین بہزار وقت و خرابی پہونچے امیر خان نے وہان آکر بسبب خجالت ہزیمت کے
ترک لباس کیا اور درویشانہ چلہ شاہ مردان مین کہ بمقام سرونج ایک تکیہ ہے بود و باش اختیار کی جب یہ خبر جسونت راو
ہلکر کو پہونچی تو وہ بمقام راج گڈھ پاٹن سرونج سے تیس کوس کے فاصلہ پر تھا بمجرد استماع اس خبر کے سرونج کو آیا امیر خان کو
فہمایش کرکر عزم ترک دنیا اور اختیار درویشی سے باز رکھا اور ایک لاکھ روپیہ نقد واسطے درستی سامان اور تقسیم سپاہ
کے مرحمت کیا اور باوجود اس ہزیمت اور مغلوبی کے جو ساگر پر ہوئی تھی امیر خان کو بخطاب نواب امیر الدولہ محمد امیر خان بہادر
دلاور جنگ سرفراز کیا اور پھر امیر خان اور ہلکر نے بالاتفاق ملک مالوہ سے تا گجرات و خاندیس و پونا بلکہ بعض پرگنات متعلقہ
حیدرآباد خوب لوٹ مار کی اور باجی راو پیشوا اور سیندھیہ کو مغلوب کرکر اوسکا خزانہ و توپخانہ چھین لیا اور علاوہ اوسکے دفائن اور
اور نفایس مہاجنان شہر کا لوٹا اور غنائم بے انتہا اور اشیاے بیش و بہا سے مالا مال ہوکر غلبہ اور دبدبہ عظیم حاصل کیا بعد
اسکے فوج انگریزی حسب درخواست پیشوا اوسکے معاونت کے لئے ملک مالوہ مین آئے اور دولت راو سندھیہ و رگھوجی
بھوسلہ نے بمقابلہ انگریز بھی ہزیمت اوٹھائی یہی بہانہ باعث ترقی ہلکر اور امیر خان ہوا ہے فقط آج ایک پرچہ مہری نواب
امیر خان صاحب کا میرے کاغذات مین سے نکلا جسکی نقل ذیل مین مرقوم ہے مہر کی عبارت سے بے اختیار مجکو ہنسی
آتی ہے سجع مہر مین یہ ہے کہ خدا خود میر خان سامان است اسباب توکل را ہے ملاحظہ ہو کہ خان کیا موزون ہے اگر خان برتمامت
وزن شعر محذوف ہوتا تو کیا شخصیت بگڑتی تھی مگر اسمین اونکا قصور نہین اونکی افغانیت کا قصور ہے اس قوم بزرگوار سے اکثر ایسے
حرکات ظہور مین آتے ہین کہ موجب خندہ کی ہوتے ہین جیسا کہ کسی شاعر سے لال خان افغان نے سجع مہر کی فرمایش
کی جسمین اسپ شرغہ کا نام بھی آجاوے جو خان صاحب کو بہت پسند تھا اور اوسکی رفتار اور سوار کا نام بھی ہو شاعر
نے یہ سجع کہا شعر اسپ سمند شرغہ شاید غمہ میرود ٭ بر تاش زین سوار لال خان مرغہ میرود ٭ یہ غمہ کا قافیہ مرغہ کیا
خوب لطف دیتا ہے

۱۲۲۵
خدا خود میر خان
سامان است اسباب
توکل را

آنکہ — الکہ

مبلغ دو ہزار ہفت صد روپیہ سکہ مولائی بابت فوج خرچ قلعہ سیوارہ معرفت خانصاحب مہربان حمید خان جیو ہمعہ در سرکار فیض آثار
نواب مختار الدولہ بہادر داخل گردیدہ بنابران این چند کلمہ بطریق رسید نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال سند باشد۔

المبلغ

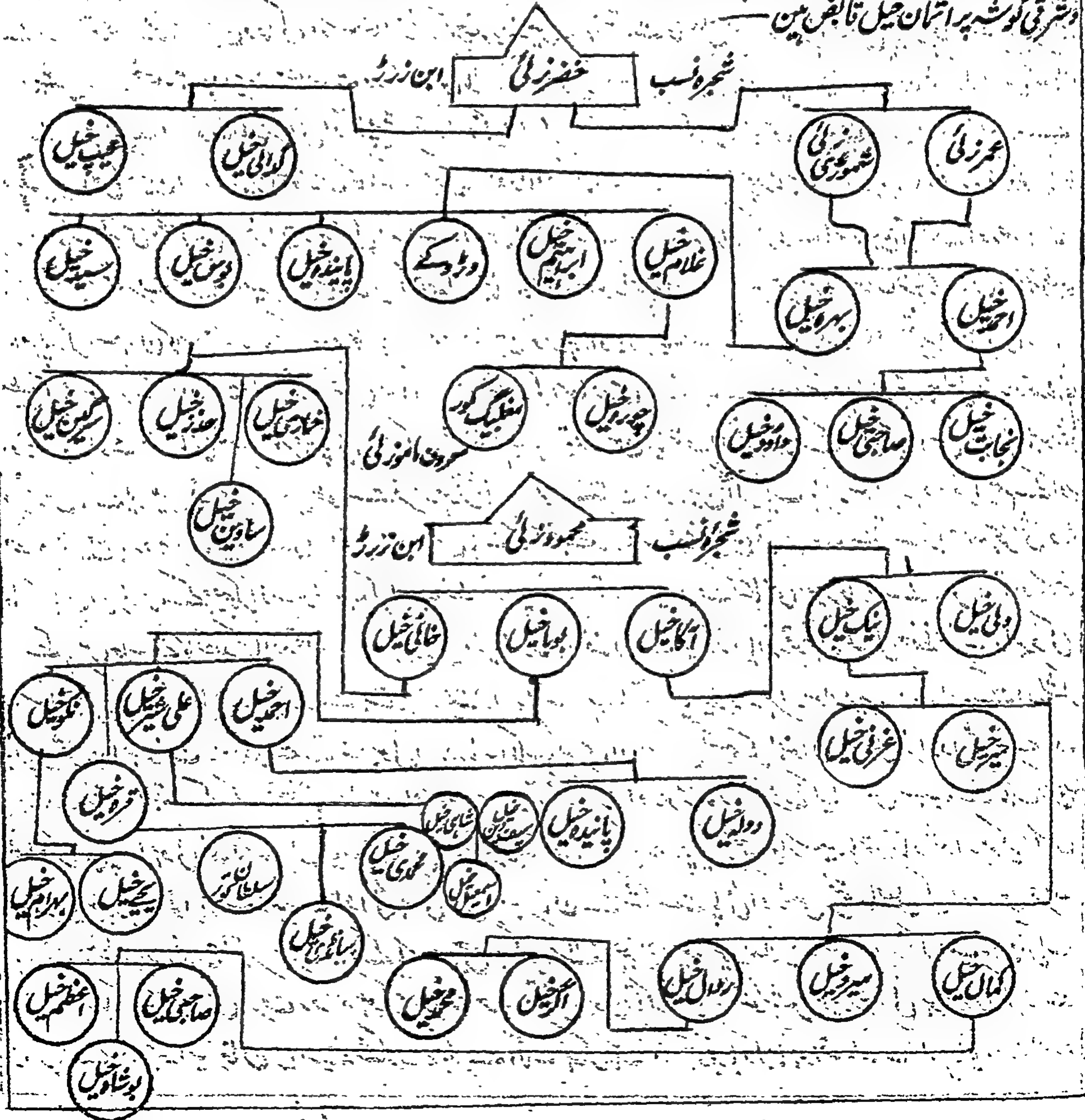
اصل — خرچ

تحریر بست و ہشتم شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۶۳ ہجری فقط

کیفیت ابتداے عروج نواب امیرالدولہ محمد امیرخان بہادر دلاور جنگ وارتقاے اواز حضیض فلاکت باوج ایالت وامارت اقتباس از رسالہ آفریدی مولفہ محمد قاسم علی خان افریدی قادری

امیرخان ابن حیات خان قوم افغان ترین شہر سنبھل متصل مرادآباد محلہ ترین سرا کا باشندہ تھا۔ ابتداے حال مین وہ تھے خان کوتوال شہر کے پاس پیادون مین بدرماہہ اٹھائی روپیہ نوکر تھا اور حالت عسرت وافلاس مین بسر کرتا تھا۔ آخر تنگ دستی سے تنگ ہوکر باحال خراب بے سروسامان گھر سے نکلا کہ دیس چھوڑی پردیس بھیک مانگ مشہور ہے۔ نہ بدن پر ثابت کپڑے تھے نہ پانون مین جوتی تھی زر اوراہ کے نام چند خرمہرے جیب مین پڑی تھین اس حال پریشان سے عزم ملک دکن کیا۔ رستہ مین ایک درویش سے دوچار ہوا اوسنے سوال کیا خان موصوف نے وہ خرمہرہ جو پاس تھے سب درویش کو دیکر عذر کیا کہ میرے پاس اور کچھ نہین ہے ورنہ آپکی تواضع کرتا ارادہ سفر دور دراز کا ہے اور تہی دست ہون اسلیے حیرانی وپریشانی ہے درویش نے بیہودہ نے ازراہ ترحم اسکے حق مین دعا کی اوسیکا اثر تھا کہ چند روز مین جاہ وحشمت حاصل ہوا اور مرتبہ والی پر پہونچا القصہ امیرخان درویش سے رخصت ہوکر بہزار مصیبت ودشواری ملک مالوہ علاقہ پرگنہ صوبہ اوجین مین آیا اور چند راجگان خودسر اسیوقت وہان کوہستان مین تھے اور لوٹ مار قزاقی اونکا پیشہ تھا اونکی نوکری اختیار کی اور کمال دلیری اور مردانگی کی سبب تھوڑے عرصہ مین پالکی نشین اور دوتین گھوڑون کا مالک ہوگیا اون دنون مین بالاراو مرہٹہ چھوٹا بھائی آناجی حاکم قلعہ نروہ گوالیار کا بارادہ ملک گیری وتحصیل زرخراج وسرکوبی امراے اوس نواح سے کے فوج عظیم ہمراہ لیکر ملک مالوہ مین آیا تھا اور صوبہ اجمیر تک اوسی کا تصرف تھا۔ امیرخان یہہ حال دیکھکر باجماعت یک صد نفر پیادہ ودیگر سپاہ مع حدنغا خان ونقیر محمد خان طوطہ متوطن رامپور گراسیون کا روزگار چھوڑکر سرکار بالاراو مرہٹہ مین نوکر ہوا اور بموجب حکم بالاراو چند زمیندارا ن متمرد کو مقتول واسیر وطیع کیا اس کار نمایان سے بالاراو خوش ہوا اور امیرخان کی بہادری اور نمک حلالی سے اسکے دل پر منقوش ہوگئی از بسکہ قدردانی اور حسن سلوک ومہربانی قلعہ وشہر بھوپال مع ملک متعلقہ کہ جونیا قبضہ مین آیا تھا امیرخان کے حوالہ کیا اسی عرصہ مین جسونت راو ہلکر جو بجبس ناگپور مین قید تھا کسی طور سے فرار ہوکر نکلا اور کوہستان مالوہ مین آکر ایک ہزار سوار وپیادہ فراہم کیے اور خط مہری مع بارہ ہزار روپیہ نقد اور اقرارنامہ اس بات کا کہ جسقدر ملک قبضہ مین آوے اوسکا تیسرا حصہ بخوشی دیا جاویگا پاس امیرخان کے بھیجکر اوسکو طلب کیا جب خط وروپیہ اور اقرار قسمیہ بجاعت گنگا جلی امیرخان کے پاس آیا تو اوسنے اوسکے پاس جانے کا قصد کیا اور قلعہ وشہر بھوپال وزیر محمد خان افغان کے سپرد کردیا اور قوم افاغنہ کی حفظ عزت وآبرو کی اوسکو تاکید کی اور رکھا اسے ہنوز جسقدر زرنقد اور اسباب ہاتھ آیا لیکر چار ہزار سوار وپیادہ نوکر رکھے اور لشکر ہلکر مین ملحق ہوا جسونت راو ہلکر سے ملاقات ہوئی اور دربارہ ملک گیری اور اوسکی تقسیم کی بعنوان ماسبق قرار داد ٹھہرے اور بابت مناقشہ سابقہ کے ملک متعلقہ دولت راو سندھیہ مین تاخت کرنا اور لوٹنا مارنا شروع کیا اس سبب سے ملک دکن مین قحط وگرانی پیدا ہوئی غلہ کہ سابق ایک پیسہ کا چار سیر بکتا تھا اب ایک روپیہ کو بھی چار سیر ہاتھ آنا دشوار ہوگیا اس عرصہ مین چندبار افواج سندھیہ سے لڑائی ہوئی کبھی امیرخان نے شکست پائی اور کبھی فتح حاصل کی اور اس عرصہ مین خزانہ خطیر اور فوج کثیر امیرخان کے پاس جمع ہوگئی ١٢١٢ھ ہجری مین یہہ صلاح ومشورہ ہوا کہ امیرخان ایک جانب اور ہلکر دوسری طرف روانہ ہوکر معروف حرب وقتل ہون تاکہ دشمن پر تشویش وپریشانی ہو اور دوطرف سے زور پڑے چنانچہ امیرخان مع اپنے لشکر کے ہلکر سے الگ ہوکر ملک ساگر کو برباد کرتا ہوا قلعہ ساگر پر آیا اور محاصرہ

چار علاقہ مین اتمان نامہ سے مغرب دوسرا پتہ زرڑ واقع ہے جسمین پانچ شاخین پسران زرڑ کی نام پانچ تعلقہ مشہور ہین پتہ زرڑ سے مغرب با شمال بکنار رود مقام وسد ہوم پتہ آبازی ہے جسمین تین تعلقہ مین آبازی سے مغرب علاقہ کمال زئی ہین جسمین مشران زئی وکسران زئی دو تعلقہ مین یہہ چار پتہ سرکار انگریزی کے علاقہ یوسف زئی مین واقع ہے جسکو ملک سمہ یعنی میدان الملک مندر بھی کہتے ہین سواے اسکے علاقہ جلہ جو پتہ زرڑ وست ہوم مشرق بہار مین واقع ہے اور مہابن کی شمالی خبرو مین بھی مندہن کی اولاد رہتی ہے اور حدو خیل اور پنجپاء اور جنگلی کی نواحیر قابض ہین ہرگز یوسف زئی مین سواے ملک مقبوضہ اولاد مندر کی پانچوان پتہ انائی زئی بھی جو اصل مین بلکیت قوم مامی زئی شاخ یوسف زئی کا تھا مگر اخیر عہد اور شروع سلطنت شاہ جہان مین قوم خٹک نے اوس پتہ کی زیادہ حصہ پر قبضہ کرلیا مگر ابوزئی آزمی خیل شاخہاے بامی زئی یوسف زئی کے تا ہنوز شرقی حصہ پر کچھہ قبضہ رکھتے ہین اور پتہ بامی زئی کے شمالی وشرقی گوشہ پر اتمان خیل قابض ہین —



یادداشت نسب قوم اتمان زئی

اگرچہ اتمان وغیرہ جد سے چار پسر تھے جیسا کہ شجرہ نسب میں درج ہے مگر فی الحال صرف تین پسر کی اولاد مینی اکازئی کنازئی علی زئی باہم اپنے مورث کے اتمان زئی کہلاتے ہیں سدوزئی سے گرچہ اتمان نامہ مین داخل ہے مگر اوس نے علحدہ نام حاصل کیا — اتمان زئی ملک یوسف زئی شرقی حد مین بکنارہ دریائے اباسین اور دامن جنوبی کوہ مہابن مین آباد ہین کل ہزارہ قوم اتمان زئی کی بموجب تقسیم شیخ ملی الملقب بہ دفتری ہی بحصہ مساوی ہوں قومین جدی ملک کو کہاتے ہین پتہ اتمان زئی نامہ مین ایک موضع ہین جنمین سے ہر ایک موضع اتمان زئی کے ہین سب مشہور اور بڑی گانو اسکی کراری علاقہ مین موضع توبی منشی کو تھہ کراری علاقہ سے باہر موضع کمل دریائے اباسین کے غربی کنارہ سامنے تور بیلہ کے عمدہ ہوا وار گانو ہے کچھ چھوٹے چھوٹے باہندو مہابن مین بھی ہین علی زئی کی قوم سے شاخ طاہر خیلی علاقہ گندگر اور رکھری اور بر مین متفرق رہتے ہین اور ضلع ہزارہ مین بموضع کہلابٹ سید خانی آباد ہین اور باقی علی زئی وغیرہ نے بھی تور بیلہ وغیرہ دیہات ملحقہ مین کچھ ملکیت حاصل کی ہے فی الحال غلام محی الدین خان طاہر خیلی اور میر زمان خان سید خانی اور فضل خان رکھا خیل کنازئی معزز اور معتبر آدمی ہین مگر سوائے فضل خان کے باقی دو کس کا اپنے اصلی ملک مین کچھ اختیار نہین ہے فقط

یادداشت نسب اولاد سدوزئی اتمان

اوپر درج ہو چکا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ سدوزئی اتمان کا بیٹا تھا بلحاظ چند وجوہ نصف سرخلی اور دوسر نصف مین دیگر پسران اتمان نے ہوا ایک اور سے تھے پایا — اتمان زئی سے سدو کی اولاد مغربی جانب آباد ہے — شاخ نو زئی سے مشہور ابا خیل مین — ابا خیل کا خاندان زیدہ اور ہند خان خیل مین — راستہ خان زیدہ والہ سکھون کیوقت اتمان نامہ مین ایک مشہور زبردست باختیار خان تھا جسکا نبیرہ ابراہیم خان فی الحال زیدہ کا خان ہے اور ہند مین شہداد خان اوسکا مخالف جان ہے باہم خاندان ہند اور زیدہ بہت سخت دشمن ہے اور سوائے اسکے ہر ایک خاندان کے بیچ آپس مین خانگی عداوت ہے نہایت درجہ تک ہے عمر خیل شوالی ناہبری مین رہتے ہین شاخ وزیری زئی سے میرا حمد خیل و میر خند اور بنکوری سلیم خان اور گار منارہ مین رہتے ہین اور بیرا خیل کہلابٹ مین خدو خیل زیادہ تر سرکاری علاقہ سے باہر دمانہ پنجبار اور بسطلے مین آباد ہین اور سرکاری علاقہ مین یا چہ نام خیل بھی اونکی ملکیت ہے خدو خیلان سکہاسے دوتالی کا زیادہ مزروعہ قبضہ میدان ملحق علاقہ سرکار انگریزی کر واقع تھی اشرار فساد امنکے جبپر سرکار انگریزی کی مزاحمت مفید انتظام ہو سکتی ہے —

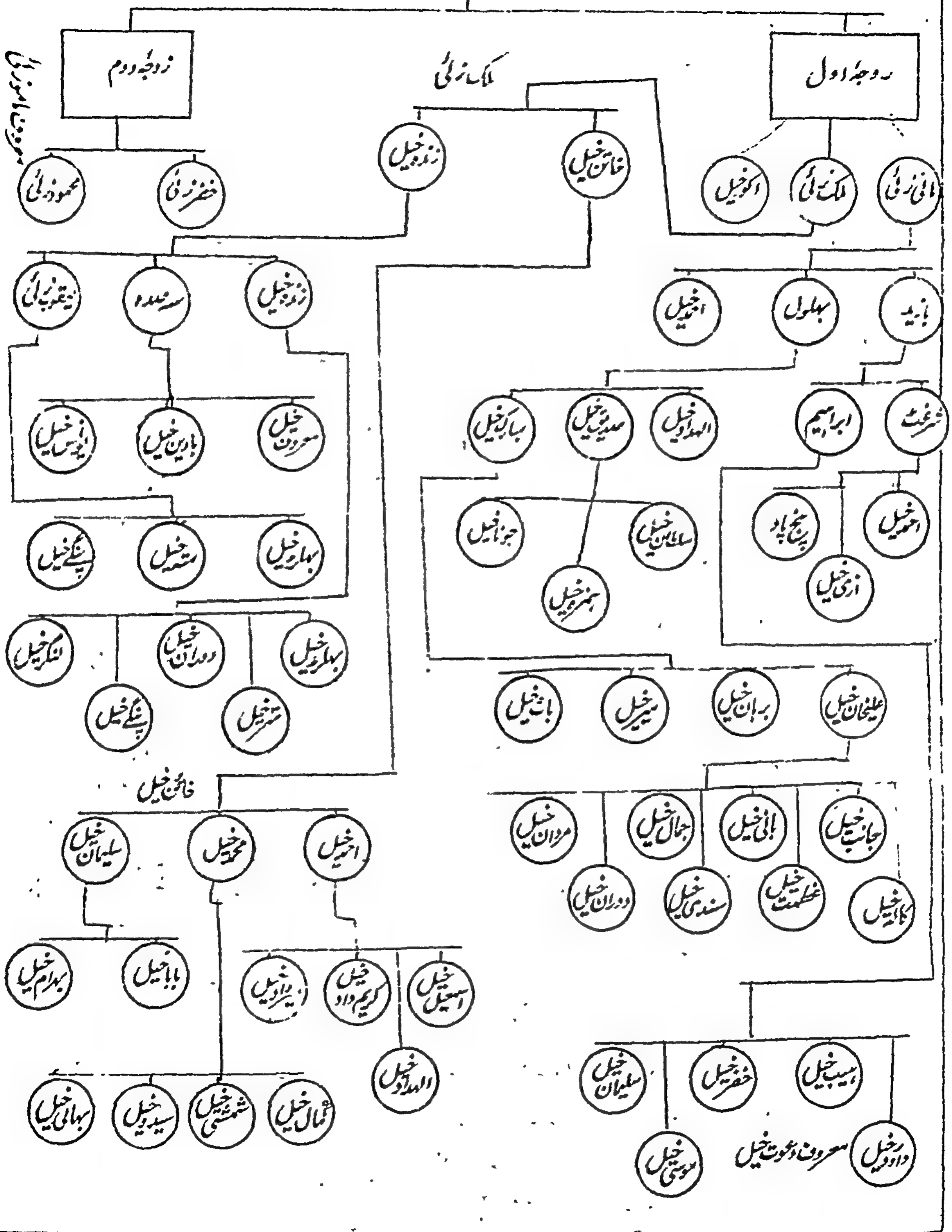
خدو خیل مین پنجبار کا بہت پورانہ خاندان شاخ عثمان خیل نیبری خیل سے ہے فتح خان اور اوسکا بیٹا مقرب خان پنجبار سی والہ مشہور صاحب اختیار خان تھے مگر مقرب خان کو بموجب ظلم سنگین سے قوم اوسکا مایوس ہو اوسکو اپنا دشمن قرار دیکر پنجبار سے خارج کیا اب مقرب خان موضع باجہ علاقہ سرکار مین پناہ گزین ہے باعزت سادہ لوح اور کنہ پور سید ہا آدمی ہے —

یادداشت نسب قوم زرڑ

یہ قوم کبھی زیادہ تر سرکاری علاقہ یوسف زئی مین رہتی ہے اکثر حصہ اسماعیل مین جنکا سرگردہ خدیداد خان ہے مگر اوسکے خاندان سے بہت آدمی اس سے دشمنی رکھتے ہین خصوص میر افضل خان رہویان اوسکا سخت رقیب ہے خضر زئی شیخو مین رہتے ہین جنکا خان امیر خان جو رڑ خیل سے انی زائی و یہ وال کی تر اماز ہی او یوسف خان و ان کی زمین معتبر آدمی ہین ملکانی کا بڑا موضع پارسین لنگ کا پیٹہ ہے محمود زئی اتو شیخ جانہ وغیرہ مین رہتے ہین

یادداشت کل قوم مندڑ

واضح ہو کہ مندڑ خواہ مندن کل چار بیٹے مشہور ہین پتہ اتمان نامہ جسمین اولاد اتمان کی اتمان زئی و سدوزئی بستے ہین اس پتہ مین


شجرہ نسب زرزئی کا خوانخوڑ
زوجہ اول
زوجہ دوم
ملکا نرئی
معروف احمدزئی
اکوخیل
ملک زئی
مانی زئی
خانن خیل
زندہ خیل
خضر زئی
محمود زئی
بائید
بہلول
احمد خیل
زندہ خیل
سدمدہ
یعقوب زئی
شیر غنث
ابراہیم
الہداد خیل
صدیق خیل
بہادر خیل
معروف خیل
بادین خیل
ادریس خیل
احمد خیل
پنج پاو
ازری خیل
سلطان خیل
جوتا خیل
ہمزہ خیل
بہادر خیل
رستم خیل
پنگے خیل
علیخان خیل
برہان خیل
میر خیل
بات خیل
بہادر خیل
دوران خیل
ننگر خیل
پنگے خیل
حاجت خیل
بائی خیل
جمال خیل
مردان خیل
کاتہ خیل
حکمت خیل
سندی خیل
دوران خیل
خانن خیل
احمد خیل
محمد خیل
سلیمان خیل
اسمٰعیل خیل
کریم داد خیل
بابا خیل
بہرام خیل
الہداد خیل
کمال خیل
شمشی خیل
سید خیل
بہائی خیل
ہیبت خیل
خضر خیل
سلیمان خیل
داود خیل
معروف داؤت خیل
موسیٰ خیل

شجرۂ نسب دری زئی ابن سدوزئی بنیر عثمان

میر خیل
پیرو خیل
خدو خیل

ترہ خیل
علی خیل

بابو خیل
خانہ خیل
یار خیل
آکا خیل

خونداد خیل
بہلر خیل
الہداد خیل

گدائی خیل
مالا خیل
محمدی خیل
سکندر خیل

احمد خیل
حبیب خیل
سکندر خیل
جلال خیل

کندلی کوز جمہ
کندلی بریم
آکا خیل

ارمی خیل
عثمان خیل
ما خیل
قمر ال
سلطو خیل
اوریا خیل
جانا خیل

خانہ خیل

پیر خان خیل
صدیق خیل
پیر خیل
دو خیل

حسن بیگ
آدم خیل
ترکیا خیل
دلاور ک
وسلی

عثمان خیل
لعل خیل
موسی خیل
بام خیل
قاسم خیل

عثمان خیل از بلوکان اول است

پیری خیل
دور عثمان

حسن خانی
افضل خانی
بہادر خانی

موسی خیل
خواجہ پوس خیل

اللہداد خیل
شیرین خیل

مرا خیل
جعفر خیل
انیس خیل
بودا خیل

کالو خیل
زیارت خیل
بیان خیل
حیریا خیل

بانید خیل
عیسی خیل
جسدو خیل

زوجۂ اول
زوجۂ دوم

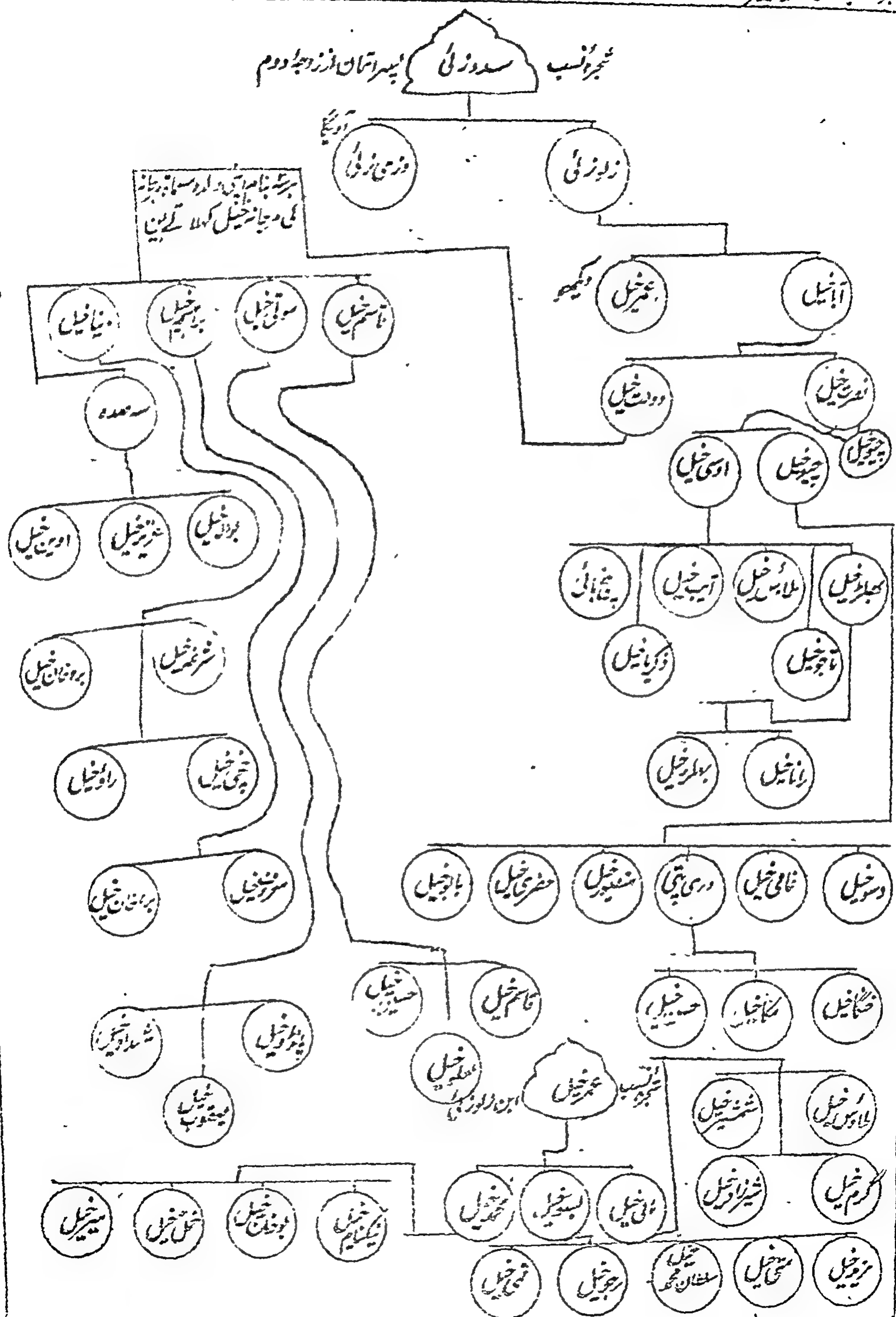
سلیمان خیل
لمر خیل
ترکی خیل

ولید خیل
گواز خیل
نبی خیل

کمو خیل
جلو خیل
تکلودہ خیل

مزید خیل
بوی خیل
سید داد خیل

عثمان خیل خان بکر کی اولاد سے ہیں پیر شہباز مشہور رضا خان ہیں

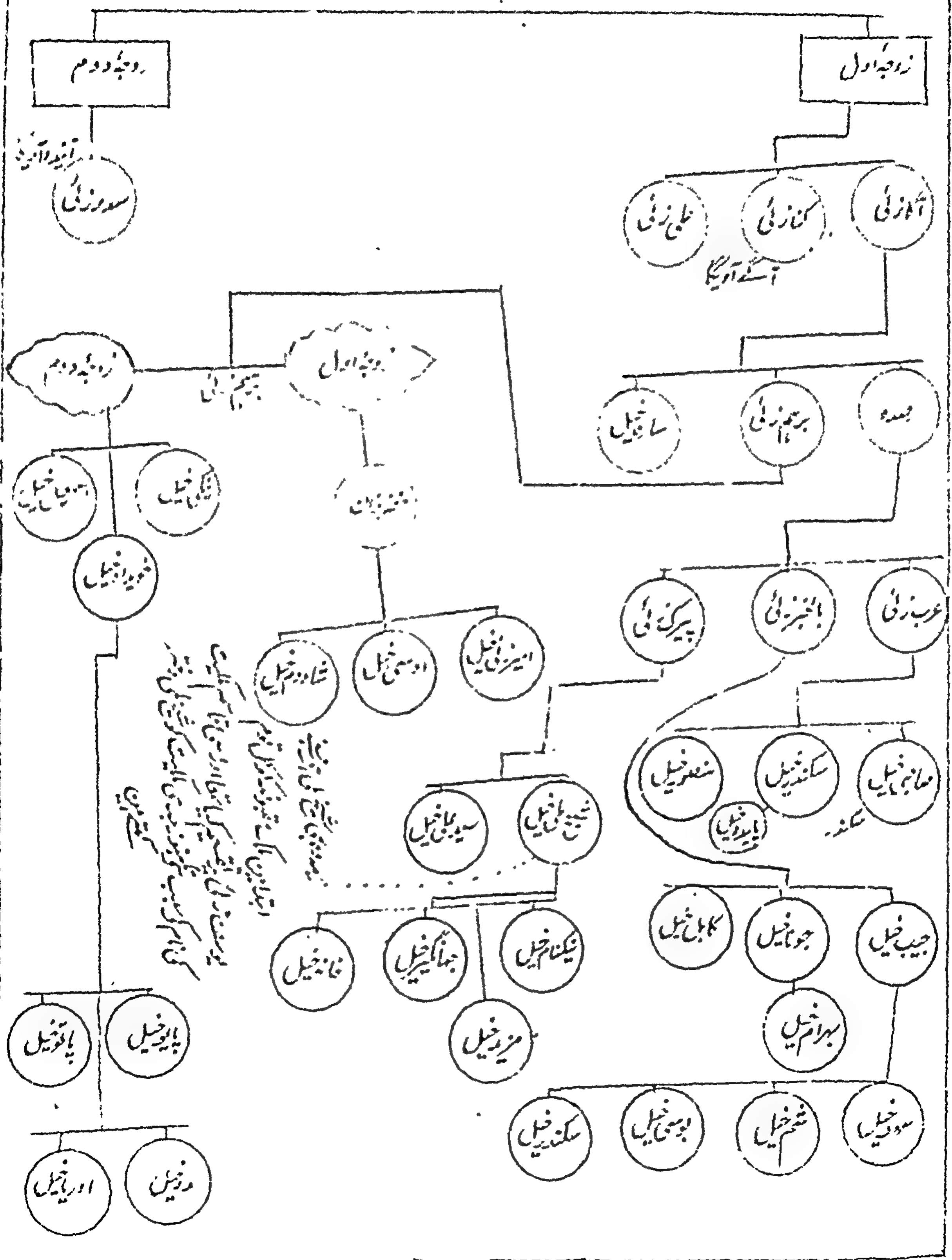

شجرۂ نسب سدوزئی پسر اسمان از زوجۂ دوم
عمر خیل
دیکھو
نصرت خیل
دولت خیل
آیب خیل
ذکریا خیل
تاجو خیل
قاسم خیل
شیر محمد خیل
رانا خیل
بہادر خیل
قاسم خیل
یعقوب خیل
شمشیر خیل
شیر زاد خیل
شجرۂ نسب عمر خیل
محمد خیل
میر خیل
سلطان محمد خیل
رجب خیل

شجرۂ نسب کنازئی پسر دویمی اتمان

- سدوو
- بارکزئی خیل
- ستانخیل
- بادخیل
- غلام خیل
- خدر شاہان خیل
- موسی خیل
- اس حاجی خیل
- اسامیا خیل
- مرزہ خیل
- زوجۂ اول
- زوجۂ دوم
- آرزم تیک
- پیرو خیل
- نحریف خیل
- شکی خیل
- ہمیل خیل
- اخیل
- بیسیو خیل
- مغلہ خیل
- مٹیا خیل
- باروخیل
- عید خان خیل
- باجیا خیل
- خالد خیل
- سلیم خان خیل
- بوجبہ خیل

شجرۂ نسب علی زئی پسر سومی اتمان

- براخیل
- پنجپاؤ
- سموخیل
- سمعیل
- بیگی خیل
- جیم خان
- سیدخیل
- پائزخیل
- پیراخیل
- زنگی خیل
- نزخیل
- پائندہ خیل
- کمال خیل
- بیسو خیل
- علی خیل
- جوگی خان
- چاراندہ
- ادین
- طاہر خیلی
- خواجی خیل
- دوبا خیل
- سیبیو خیل
- میر خانی
- تنادس خیل
- بائی خیل
- سیفخانی


شجرۂ نسب
اتمان زئی
ابن مندر
زوجۂ اول
زوجۂ دوم
سدوزئی
آکازئی
کنازئی
علی زئی
زوجۂ اول
زوجۂ دوم
عرب زئی
سکندرخیل
منصورخیل
حبیب خیل
بہرام خیل
سکندرخیل
نیکنام خیل
جہانگیر خیل
مزید خیل
پاینوخیل
اوریا خیل

شجرۂ نسب آمازئی

دولت زئی — اسمعیل زئی — بوقہ — بتال خیل

مبارک خیل

مسکین خیل — حبا خیل — چمام — خیرالدین

جونی خیل — رانمہ خیل — یعقوب خیل

مصبت خیل — رابی خیل — اسمعیل خیل — ابریز خیل — طاؤس خیل — بلال خیل — دوگر

اریازی — بوقہ — اسحاق زئی

سید خیل — سلیمان خیل — الداد خیل — میرہ — سدیرہ

نال خیل — جلال خیل — نیکنام خیل — پیر خیل — پیرز خیل — پیرسہ خیل

می خیل — لعلیخان خیل — پائندہ خیل — غازی خانی — دولتخان کور — کپور

حالو خیل — عیسی خیل — نقرہ خیل

قابل خیل — لمی خیل — سمرہ خیل

سکز خیل — بہرام خیل — شیا خیل — دریخان خیل — نانا خیل — خرعجمعہ خیل — محمد خیل

یادداشت

... زیادہ تر سرکار انگریزی کے علاقہ یوسف زئی مین کنارہ دو مقام وسہ موسوم آبادی سدہوم مین عجیب خان وعزیز خان میسران
... جاگیردار ہین اور گھڑی کپورہ مین میر افضل خان قدیمی خاندان سے کپورخیل دولت زئی خان سبہ اور گروہی اسمعیل زئی مین
... خیل عجیب خان شدہوم والیہ شکاری اور خدمتگذار سرکار انگریزی ایک اچھا آدمی ہے اسی قوم مین سے زیادہ تعداد
... بنیر خیل و بام خیل وغیرہ بمقام جروڑی ڈگری علاقہ مہابن مین بیرون از حدود سلطنت انگریزی آباد ہین جنکے اسلحہ بند
... بیان کرتے ہین اُن مین موزہ خان سکزخیل شاخ سفید کور اور چار معتبر ادر سدکرد ہین۔

شجرہ نسب کمال زئی ابن عثمان زئی

عثمانینا — اکاخیل — یوسف

مشران زئی — کشمران زئی

مغدود خیل — رستم خیل — قاسم خیل

زوجہ اول — زوجہ دوم

نوری خیل — دیگان خیل

محمد خان خیل — اسمعیل خیل

سیرخانی — حیدر خان خیل — ساہو کور

شدہ خیل (وصلی) — خارجی خیل — بلدر خیل

الوداد خیل — بروخان خیل

شدہی خیل — سکندر خیل — ہمزہ خیل

محتشم خیل — سلطان کور

تنی خیل — سوسی خیل — داؤ خیل — بوسی خیل

کرا خیل — الا خیل

عمو خیل — صدیق خیل

نیک بی خیل — زید خیل

خان طورو پیتہ مشرانی زئی اس خاندان سے ہیں

باؤ خیل — مرجان خیل — بوستہ خیل

محمد خیل — شیر خیل — یحیی خیل (وصلی)

ونو خیل — بامو خیل — بائی خیل — بہادر خیل — لشکری خیل

محمخیل

شادی خیل — اسپت خیل — محرم خیل — شہباز خان

بلند خیل — جلال خان — ہیبت خیل — مسوالی خیل

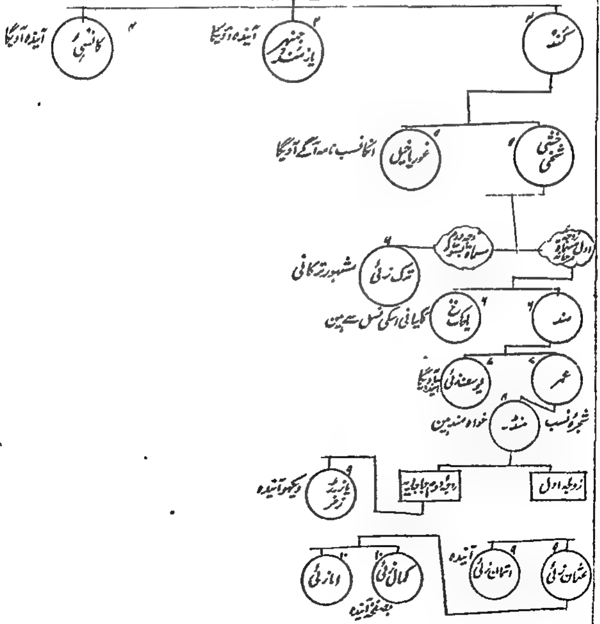
زرو خیل

خان خان خیل ہوتی مردان اس شاخ سے ہیں

کورستہ

قوم کمال زئی سے مشران زئی طورو میں اور کشمران زئی ہوتی مردان میں آباد ہے اگرچہ جدی پیمانہ ملکیت کا باہم اس ہر دو شاخ کی بحصہ مساوی ہے مگر فی الحال قبضہ کشمران زئی کا نصف سے زیادہ ملک پر ہے اور تعداد میں بھی زیادہ ہے مشران زئی میں محبت خان خلف قادر خان طورو اور کشمران زئی میں سرارشد خان ہوتی والا اور شاد محمد خان مردان والے خان ہیں۔

علاقہ مین بھی اور مروت کا گانون آباد ہے اور کچھ ہندوستان مین بھی متفرق رہتے ہین افغانستان مین یہہ قوم بباعث قلت اور تفرقہ کم قوت ہے مگر سب افغانی قوم مین سے نیک چلن اور غریب مشہور ہے راہزنی اور چوری کی عادت انہین بالکل پائی نہین جاتی تونگر اور امرا کثر انکا پیشہ رکھتے ہین اور پشاور واسے زمینداری اور تجارت کرتے ہین کانی گرم کی اور مرزمینداری اور پلہ فروشی وغیرہ سے اپنا گذر کرتے ہین اکثر مفلس اور تنگ گذران اور مسعود وزیر کی علوم مین ہو مگر اور کانی گرم کے اور مڑ ایک اور انمری زبان عجیب طرح کی آپس مین بولتے ہین جو پشتو اور ہندی و فارسی وغیرہ ملا کر بنائی گئی ہے۔



شجرہ نسب بھڑیچ ابن شرخبون

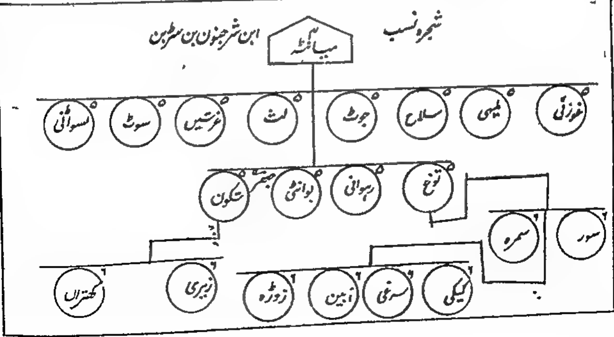
داؤد
- وزیسی زئی
- چوپان زئی
- نتوزئی
- نموکزئی
- شیخ ثابت
- بدال زئی

حیتی
- حمزانی زئی
- مندی زئی
- بارکزئی
- بانزئی
- زکوزئی

حال قوم اورمڑ

واضح ہو کہ اورمڑ کا باپ [illegible] شرخبون کے پانچ پسران میں سے چھوٹا پسر تھا اور اسکا ایک بیٹا اورمڑ تھا جسکے نام سے قوم نے تسمیہ پایا اور [illegible] اور یہ قوم [illegible] مشہور ہے سبب اسکا یہ بتلاتے ہیں کہ اورمڑ کیجوینہ جس ناحیہ پیدا ہوا اوسی جگہہ کے نام سے اوسکو موسوم کیا ایک پشتو کی منظوم شجرہ اورمڑ سے جو میاں [illegible] صاحب نے بنایا ہے اوس میں پسران اورمڑ اس تفصیل سے معلوم ہوئے [illegible] منوخی مسکو سلوی [illegible] مشوش بلوثان [illegible] تالی کرم حران کوچ جعفران زنگ وادی گلافی سید [illegible] نعمان [illegible] [illegible] اس ایک قوم کا کوہ سلیمان کے پہاڑ سے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ جو فی الحال قوم مسعود وزیری میں آباد ہے شہر کانی گرم جو مسعود وزیریوں کے [illegible] میں واقع ہے وہ اورمڑوں کا آباد کردہ ہے فی الحال یہی قوم اورمڑ پانچ شاخین حسب ذیل کانی گرم میں آباد ہیں [illegible] گھر [illegible] کل تین سو اسی [illegible] اپنے قدیمی وطن میں اور [illegible] کے [illegible] باقی [illegible] لوگ قریب پانچ سو کے [illegible] باعث تھا اور [illegible] سے بسبب ظلم قوم وزیری اس ملک سے [illegible] ہو کر علاقہ [illegible] کابل سے جنوب [illegible] آباد ہوئے کہ اب بھی موضع برکی برک علاقہ [illegible] اکثر اورمڑ [illegible] پشاور کے

اونچے پہاڑ مین واقع ہے انکا پہاڑ بہت سخت ہے یہ قوم چھوٹے چھوٹے دیہات مین بیس چالیس گھر والے مین وادی اور پہاڑ کی نشیب مین پھیلی ہوئی ہے اور اکثر اپنے گھر پہاڑ مین کھود کر بناتے ہین اور تین طرف دیوار تعمیر کر کے سقف ڈالتے ہین شاخ بابڑ شجرہ نسب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بابڑ بھی اصل مین شیرانی کی نسل سے تھا مگر اوسکی اولاد نے علیحدہ نام پاکر اب مطلق رسم بابڑ سے مشہور ہی بابڑ لوگ میانخیل سے جنوب کی طرف رہتے ہین انکا مغربی حصہ سخت پہاڑی ملک ہے ایک وادی کوہی کا وہان اونکے ملک مین پہونچا ہے اور اوس سے ایک بھاری نالہ نکلتا ہے جس سے سیرابی زمینات کی ہوتی ہے ایک راستہ اس وادی سے مغربی افغانستان جاتا ہے مگر ایسا عام نہین جیسا کہ عوا بلزئی یعنے گومل کا راستہ ہے کہتے ہین کہ قوم بابڑ سوائے قوم شیرانی کے باقی سب دامان کی افغانی اقوام سے پیچھے کوہ شیرانی سے نکلکر علاقہ چودوان مین آباد ہوئے بابڑ کی قوم سوداگری بہت کرتی ہین اور دامان کی قوم کی قومون مین سے دولتمند اور آسودہ ہے بعضے ان مین سے تین و چار لاکھ تک روپیہ جمع رکھتے ہین جو اس ملک کے لوگون مین اسقدر جمع والا آدمی بڑا دولتمند سمجھا جاتا ہے اس قوم کے خان زیادہ اختیار رکھتے ہین اور بابڑ اکثر افغانی قومون مین سے دولتمند اور نیک چلن شمار ہوئے ہین تیمور شاہ سدوزئی بادشاہ کابل کے وقت تک قوم بابڑ کا سردار عہدہ امین الملکی پر ممتاز ہوا تھا بابڑ میدان کی رہنے والے تخمیناً قریب چار ہزار گھر کے ہونگے بڑا حصہ قوم بابڑ کا صحرا مین کوہ سلیمان کی پرلے طرف آباد ہے جنکی حد شیرانی کے ملک سے ملتی ہے بابڑ کا دستور شیرانیون سے موافق ہے سوا ہے اونکے جو شرقی حصہ مین رہتے ہین مغربی افغانستان مین ہے بعضی جگہہ بابڑ لوگ آباد ہین جیسا کہ خاص شہر قندہار مین چند گھر اور یہ یسوزئی نواح قندہار متعلق ارغنداب مین چند دیہہ بابڑ کے آباد ہین اور نواح کابل اور لوہ گر مین اور درہ کوہر مین بھی کچھ بابڑ آباد ہین مختلف روایات سے جو حاصل ہوئے ہین ایسا قیاس ہوتا ہے کہ مغربی حصہ افغانستان مین متفرق جگہہ رہنے والے بابڑونکی تعداد پانچ سو گھر سے زیادہ ہین مگر اونکا تعلق اور راہ رسم مشرقی حصہ کی بابڑون سے بجز ہم قومی اور کچھہ نہین



شاخ ہری پال ہری پال شیرا کا نبیرہ تھا شاخ کیپ خواہ کیپ زئی جو دوم کی نسل سے ہے وہ بھی ہری پال سے شامل اور ملحق پہاڑی ملک مین درہ کومل سے جنوب علاقہ دانہ کی مجاوری مین آباد ہین اور دستور رواج مین شیرانیون سے مطابق ہین ہری پال کم آواز مخلوق ہے شاخ جلوانٹی یہ شاخ بھی شیرانی کے نسل سے ہے اور شیرانی کے ملحق پہاڑون مین آباد ہے مگر انکا مفصل حال نہین مل سکا شنا گیا کہ ہندوستان مین بھی جلوانی قوم کے لوگ چند جگہہ مین مگر باعث قلت تعداد افغانستان کی مضبوط قومون مین شمار نہین ہوتی حال قوم میانئہ اس قوم کی شاخون کا جسقدر شجرہ نسب مل سکا اوپر درج کیا گیا ہے مگر یہہ قوم مجمعاً کسی ایک جگہہ سکونت نہین رکھتی بلکہ متفرق اور قلیل ہونے کے سبب سے اسکا نام افغانستان مین کم مشہور ہے شاخ تونع نواح تبکتش مین اور باقی شاخون مین سے کچھہ قندہار کی نواح مین رہتے ہین شکون کی اولاد سے کہتران کی شاخ علاقہ گرانگ مین کچھہ آباد ہے ایک واقف کار شخص کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان چشتی جنکا مزار شریف قصبہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان مین واقع ہے اس قوم کی بھی غرشین کی نسبت یہہ روایت ہے کہ وہ پسر صلبی میانئہ کا نہین تھا کسی نجیب خاندان سید نے پسر خوردسال کو میانہ پرورش کیا اوسکی نسل سے غرشین لوگ ہین غرشبین کا حال وجہ تسمیہ غرشبین یہہ بیان کرتے ہین کہ انکے مورث نے جو خدا پرست آدمی تھا اپنی دعا سے ایک خشک پہاڑ کو سبز کیا تھا اور چونکہ پشتو زبان مین پہاڑ کو غر اور سبز کو شین کہتے ہین لہذا اس کرامت کے اوسنے غرشین سے تسمیہ پایا غرشبین لوگ اکثر مغربی افغانستان متعلق قندہار کے پہاڑی علاقہ مین رہتے ہین اور غرشبین کا خاندان آستانہ ہے اس قوم کے چند گھر موضع غرشبین علاقہ بربان ضلع راولپنڈی مین رہتے ہین جن مین سے محل شاہ متوفے ایک معزز اور نیکبخت آدمی تھا فقط حال قوم ترین قوم ترین اکثر ملک شوراوک یا شوراوک مین رہتے ہین اس علاقہ کے حدود اربعہ اسطرح پر ہین شمال ملک درانی جنوب پہاڑ مقبوضہ قوم براہوئی و بوج مشرق کوہ خواجہ عمران مغرب صحرا یعنے بیابان ریگ ان حدود کے بیچ ملک شوراوک قریب ساٹھہ میل چورس ہر طرف سے واقع ہے تعداد سکنا ئے شوراوک کے قریب تین ہزار گھر ہونگے ترین کی قوم گرچہ اوپر سے دو شاخ ہین اور پھیران دو شاخون مین سے جیساکہ شجرہ نسب مین درج ہی چند فرع نکلتے ہین مگر کل چار ترین کی مشہور ہین اور ہر ایک پشہ کا علحدہ خاندان ہے اور اون کو اپنی قوم پر بہت اختیار اگرچہ بمعاینہ قوم ملک سوز تا شوراوک مین رہتے ہین اور چند گھر ہندوستان مین سے جاتے ہین چنانچہ ہندوستان مین ریاست جھجھر کے پاس ترین تھی ١٨٥٧ء مین رئیس جھجھر کو بباعث بغاوت پھانسی ملی اور حال اسکا مفصل واضح ہوگا اور بعضے ترین دریای ہیلمند کے کنارے جوئی پلانگ رود بار کی علاقہ متصل حدود سیستان مین اور چند گھر ترینون کی قلعہ بست مین رہتے ہین یہہ سنت دریاے ہیلمند کے مشرقی کنارہ پر واقع ہے ذکر سپین ترین کی چار شاخین ہین اور تور ترین سے تعداد مین کم ہین پھر لوگ وادی موسوم ثروہ تل چتیالی کے میدانون آباد ہین اس ملک اور تور ترین کے ملک کی راہ مین کچھہ کاکڑ کا ملک واقع ہے انکا دستور تور ترین کی موافق ہے مگر کچھہ کاکڑ کی قوم سے بھی ملتا ہی یہہ شاخ کار زراعت اور قلبہ رانی مین بخصہ مساوی منقسم ہے یہہ آدمی تنومند اور مضبوط ہوتی ہین ریاست ہر دو قوم تور اور سپین ترین کی باوجود ایک ہی خان سی متعلق ہی لیست ہای سی خاندان ریاست قوم تور ترین کی شاخ بھی زئی مین چلا آتا ہے فقط ذکر قوم شیرانی کا یہہ قوم زمرے لوک کی شمال کی طرف پہاڑ مین رہتی ہی اور قوم وزیری انکے شمال مین درہ گومل سے شمالی طرف رہتی ہے اور مغرب علاقہ ژوب وغیرہ ملک کاکڑ و مندوخیل کا ہے اونکے ملک کا اکثر حصہ تخت سلیمان کے

شجرهٔ نسب
ترین ابن شرخبون
ابدالی
سپین
تور
اسکا شجرهٔ نسب اوپر درج ہوچکا ہے
طوری
بابو
کندزئی
سیکھی
ہارون
علی
یعقوب زئی
مارو زئی
تورزئی
ملک یار
اسمعیل زئی
ابابکر زئی
حیدر زئی
احمد زئی
اسپکل زئی
خان خیل
کوک
بادینی
نیک خانی
بچی زئی
منگل زئی
مندی زئی
ہنزل زئی

شجرهٔ نسب
شیرانی ابن شرخبون
چار
پریپال
جلوانی
ودم
ہیوس
سالار خیل
مروت خیل
نوکری
نیکی خیل
سپندزئی
مبار
تورک
توری
بابڑ
سیدانی
عمر
عیسانی
کیت زئی
ابوالفروز
حصین
حمید
بنین
منفرد
یعقوب
احمد
جرہ بڑ
سنجر
انجر
مسنوخیل
عمر یار خیل
ابابکر خیل
اسمعیل خیل
یعقوب خیل
حسین خیل
بودیہ خیل
ستی خیل
دولت خیل
اللہ عمر
کشمیر
نابانون

ماکوان آباد ہین بعض درانی ماکو کی نسل کو اپنی برابر نہین سمجھتے اور کہتے ہین کہ ماکو پسر متبنے تھا مجملاً حال کل
قوم درانی کا یہہ بیان نسب سے قابل اعتبار ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قوم آزاد
اور الگ رہی اور تا ۱۵۰۰ عیسوی تک اوسوقت اوزبک لوگ ایران پر سختی کرنے لگے بدین باعث
درانیون نے شاہ ایران کو خراج دینا اس شرط سے قبول کیا کہ قوم اوزبک بچانے کے واسطے
مدد عطا ہو اور اسی طرح باجگذار ۱۷۰۸ عیسوی تک رہے اسوقت قوم غلیزائی نے بغاوت کرکے
حکومت قندہار سے سرکشی کرے اور ابدالیون کے ساتھ بھی لڑائی ہوئی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے
یہہ قوم نواح ہرات کے پہاڑون مین آباد ہوئی اور ابدالی کے نام سے مشہور تھے اور اوسوقت و نیز پہلے
اس سے بھی قوم غلزائی کے ساتھ انکی اشد دشمنی تھی جب نادر شاہ نے پھر نواح قندہار مین اس قوم کو
آباد کیا تو تب سے اگرچہ ہر ایک فرقہ قوم درانی کی زمین علیحدہ علیحدہ منقسم ہوگئی جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے
مگر حقیقت مین یہہ قوم آپس مین پیوست اور ملی ہوئی ہے ایک قوم کے آدمی دوسری قوم کی زمین سے خرید لیتے ہین
یا انکو بخشی جاتی ہے اور بعضے علاقہ مین جیسا کہ گرمسیر اور ملک جو قندہار کے قریب مین ہے جملہ اقوام درانی سے
برابر حصہ پر آباد ہے **شمار قوم** کل تعداد درانی کی رہنے والون کے آٹھ لاکھ مشہور ہے مگر شاید
دس لاکھ تک ہوگی اون مین سے درانی خاص ذی روح چار لاکھ سے زیادہ ہونگے کہتے ہین کہ نادر شاہ ایرانی نے
اس تمام قوم کا شمار کیا تھا جبکہ اون مین زمینات کی تقسیم اور حصص مقرر کرتا تھا اور اوسوقت ساٹھ ہزار گھر
شمار مین آئے تھے اگر حقیقت مین یہہ شمار کیا گیا تو بہت کم معلوم ہوتا ہے غالباً کہ اکثر لوگ خصوصاً رمہ چرائی والے
چھوڑ دئے گئے ہونگے کیونکہ اوسکو زمیندارون کی تعداد مطلوب ہوگی جن مین زمینات کا تقسیم کرنا مقصود تھا
ذکر تورترین مع بود و باش ملک پشین مین رہتے ہین یہہ علاقہ درانی کے ملک سے جنوب کی جانب بفاصلہ
کوہ واقع ہے اسکو مغرب علاقہ شورابک ناشور ایک ملک قوم بڑیچ اور جنوب کی طرف ملک شال اور اوسمین
کوہ تکھ حد فاصل ہے ملک پشین طول مین قریب اسی میل کے ہے شمال مائل مشرق جنوب مائل
مشرق تک اور سب سے چوڑی جگہ چالیس میل ہوگی پشین ملک شورابک علاقہ قوم بڑیچ سے
اونچا ہے اور سطح اسکی شورابک سے زیادہ ناہموار مگر آباد اوس سے زیادہ ہے قلبہ رانی کے واسطے نرگاؤ زیادہ
کام آتے ہین بہ نسبت شترون کے اگرچہ شتر بھی قلبہ مین جوتے جاتے ہین اور شترون کی گلے بھی بہت ہین
اکثر لوگ قلبہ رانی اور زمینداری سے معاش حاصل کرتے ہین مگر اونکی تعداد بھی بہت ہے جو قندہار اور
ملک سندھ کے مابین سوداگری کا کام کرتے ہین قوم تورترین کا دستور ہے کچھہ درانیون سے ملتا ہے اور اونکے
خان درانی سردارون سے مطابقت رکھتے ہین والی کابل اور حاکم قندہار پہلے اوس سے کچھہ غرض نہین رکھتا تھا
بجز لینے سواران مقررہ واسطے بجا آوری خدمات ریاست جو بعوض کلنگ لئے جاتے ہین کبھی کبھی اونکے خان
دربار مین بھی طلب کئے جاتے تھے کل تعداد سکنائے ملک پشین کی تخمیناً دس ہزار گھر ہونگے بہت سید
اس علاقہ مین رہتے ہین اور سیدان پشین کا تجارت مین صاحب ہمت سوداگر مشہور ہین پشین مین سوائے قوم
تورترین اور سید کاکڑ ہمسایہ اور کوئی قوم آباد نہین ہے اون مین سے تورترین کی تعداد چھہ ہزار گھر تخمیناً مشہور ہے

قوم نورزئی بارکزئی سے تعداد مین برابر ہے مسکن اس قوم کا اکثر بلوک گرم سیر اور علاقہ دیہہ راوت قندہار سے
کوہستان شمال ملحق ہزارجات اور یہہ علاقہ زرخیز اور سیراب ہے اور بہت علاقہ فراہ اور سبزوار مین ہرات تک اور
باقی ریگ مین قندہار سے جنوب اور ایک بڑا قریہ موسوم سنیروان یا سفید روان بار سفر زمین قندہار سے
مغرب سے کنارہ شرقی رود ارغنداب واقع ہے باوجود کاشتکاری پیشہ اس قوم کا اکثر رمہ داری ہے موسم
سرما مین اپنے ملک یا اوس موقع پر جہان عمدہ چراگاہ اور گھاس ہو گذارہ کرتے ہین اور بہار کی موسم مین دو خانگی
ہوکر ایک گھر اپنے مال مویشی اور بال بچہ لیکر کوہ سیاہ دشت کو جاتا ہے دوسرا گھر زمینداری پر ملک مین رہتا ہے
یہہ قوم مہمان نواز اور بڑی مدبر اور متعصب ہے خودنمائی و خودآرائی کو بہت پسند کرتے ہین قوم علیزئی زمین داور
متعلق بمویہ قندہار مین آباد ہے انکا دستور موافق علیکوزئی کے ہے اور علیکوزئی کے بیچ حد فاصل صرف دریائی ہیرمند ہی اور علیزئی کا
ملک بھی کچھہ مطابق ملک علیکوزئی سے ہے مگر علیکوزئی کا ملک اکثر زرد بارانی اور انکا ملک کار تری ہے کل
تعداد قوم کی قریب سولہ ہزار گھر کے ہے اس قوم کے چند قبیلے پنجاب مین بھی آکر آباد ہوئے انمین ملتان و الدین کے
آخر مین ایکہو سکے اور ایک خاندان اسی قوم کا محمد شریف خان مشہور رئیس برہان ضلع راولپنڈی والے کا جو موضع
حسن ابدالی سے تین میل مغرب آباد ہے چند دیہات انکے اپنی ملکیت کے اوس علاقہ مین ہین اور کچھہ پنشن بھی
سرکار سے ملتی ہے محمد شریف خان کی اولاد مین سے شیردل خان اور پیردل خان لائق آدمی ہین اور تیسرا بھائی انکا سردار خان
اور سب سے چھوٹا حسین خان ہے گورنمنٹ انگریزی سے معتبر خاندانکو نظر التفات کی امید ہے یہہ اوس محمد شریف خان
کی اولاد ہے کہ جسکا نام سکہون کی عملداری مین دلاوری اور خاندانی کے سبب سے مشہور تھا علاوہ اونکے قوم علیزئی کے
اونیس گھر موضع ملاچھجہ ضلع راولپنڈی مین بھی آباد ہین اور علاقہ چھچہ چارتیون مین سے ایک پتہ علیزئی ہے قوم آدوزئی
واضح ہوکہ آدو اور علی ہم بھائی ہین یہہ قوم تخمیناً پانچ ہزار گھر ہونگے چند موضع انکے علاقہ معروف مین اور دو موضع علاقہ
دیہہ راوت اور تین موضع علاقہ گرم سیر مین واقع ہین انکی رسم و رواج اور پیشہ مطابق اقوام ہمسایہ کے ہین قوم اسحاق زئی
قندہار سے مغرب دامن ریگ کنارہ رود ارغنداب قلعہ بست تک اور چند موضع پایان علاقہ چکہ کنارہ شرقی
دریائے ہیرمند اور کچھہ زمیندار زمین اکثر علاقہ گرم سیر اور فرہ اور سبزوار اور علاقہ لاش وجوین ہرات سے جنوب شرقی
اور سیستان سے شمال مین اور کچھہ ہرات مین رہتے ہین اس قوم مین سے دو بڑے بڑے خاندان ایک خاندان سردار
صالح خان رئیس معزز و با اقتدار علاقہ لاش وجوین کا جو تابعدار سلطنت ایران کا ہے مگر با لگذار تھے نہین دوسرا خاندان
سردار مدد خان ساکن قلعہ خان نشین علاقہ گرم سیر کا اس خاندان مین موسی دودنگی مشہور شخص گذرا ہے مگر اب یہہ خاندان
بارکزیو کے صدمہ ریاست سے تنزل مین ہے بیشتر اس قوم کا اکثر رمہ داری اور گلہ بانی اور کچھہ زمینداری ہے
کل تعداد اس قوم کی دس گیارہ ہزار گھر مشہور ہین اور بلخ مین بھی ایک ہزار گھر سے زیادہ اس قوم کا سنا جاتا ہے
قوم ماکو اور خاگانی خواہ خاگوانی اس قوم کے آدمی بہت قلیل ہین اور انکی کوئی اور علیحدہ زمین بھی نہین ہے
بعض قندہار مین رہتے ہین اور کچھہ قوم نورزئی کے شامل ہو گئی یہہ شاخ قریب نابودی کے ہے اور انکا خود مختار
سردار یا خان کوئی نہین ہے خاوگانی دو حصہ مین ایک خاگوانی کلان دوسرا خاگوانی کوچک خاوگانی
نواح قندہار مین متفرق اور غزنین مین چند دیہات خاگوانی کے اور کئی قریہ گو کے متصل ہمدیگر بنام خاگوانی

نواح

قومون سے صاحب ادب نجیب اور معزز ہے اور اسی مین سے احمد شاہ اور تیمور شاہ کے وقت اکثر بڑے بڑے عہدہ دار شاہی مقرر ہوتے تھے اور بامی زئی کی شاخ سے احمد شاہ کا وزیر شاہ ولی خان اور اوسکا خاندان مشہور تھا اور شاخ ایوب زئی سے سردار جہان خان سپہ سالار احمد شاہ کا تھا۔ قوم بارک زئی تعداد مین پوپل زئی سے بہت زیادہ ہے یہ بڑی قوم قندہار سے جنوب کے علاقہ ارغستان اور دریاے ہیرمند کے کنارہ اور خشک میدان مین آباد ہے بارک زئی مین سے وہ لوگ جو قندہار سے قریب ارغستان اور دریاے ہیرمند کے کنارہ آباد ہین بباعث عمدہ قسم زمین ہونے کے قریب کل پیشہ کاشتکاری رکھتے ہین اور بعض نہل بیابان کے بیچ بھی جہت محنت سے کام زراعت کاری کرتے ہین مگر اکثر لوگ اس قوم کے گلہ بانی اور رمہ چرائی کا پیشہ رکھتے ہین یہ قوم بڑی دلاور اور جنگ جو تھی وزیر فتح خان بارک زئی کے وقت سے زیادہ مشہور ہو گئی تھی اور بعد شکست امیر دوست محمد خان جب تخت نشین کابل ہوا تو اوسکے سبب سے اسکی قوم بارک زئی دور تک مشہور ہو گئی ہے فی زمانہ افغانستان مین قوم بارک زئی کا رسوخ اپنے ہم قوم امیر ہونے کی سبب سے جملہ اقوام سے زیادہ ہے اور اسقدر رسوخ اور برتری کا سبب اونکی دلاوری ہے اور اس دلاوری سے امیر دوست محمد خان مرحوم کی ہوشیاری اور چالاکی بھی کچھہ کم نتھی بارک زئیون کے قریب پینتیس ۳۵ ہزار گھر ہونگے۔ اچک زئی بارک زئی کی ایک شاخ ہے مگر احمد شاہ نے انکو علیحدہ کر دیا اس سبب سے کہ اگر بارک زئی اور اچک زئی شامل رہین گے تو قوی اور زور آور ہو جاوینگے اب علیحدہ خان کے ماتحت ہین اور عدی قوم سمجھی جاتی ہے بارک زئی سے بالکل علیحدہ ہو گئی تھی جملہ قوم درانی مین سے شاخ اچک زئی سرکش اور انکا گذارہ گلہ بانی رمہ چرائی اور لوٹ کھسوٹ پر ہوتا ہے۔ قوم علی کوزئی کی ہر تکیہ تخمیناً پندرہ ہزار گھر ہونگے اونکا ملک سب اقوام درانی سے اچھا اور سرسبز اور زرخیز اور پہلا نمبر ہے قندہار سے مشرق علاقہ جلدک اور شمال غربی و مغرب خاص علاقہ ارغنداب وہ جائی جہان کے انار لطافت سے مشہور ہین وغیرہ مواضعات غربی اور شمالی علاقہ خاکریز دیگر پہاڑی ملک شمالی اور مغرب شمالی علاقہ میوند خواہ میمند جہان خواجہ حسن میمندی وزیر سلطان محمود غزنوی کا زاد و بوم و علاقہ چکہہ و ساروان قلعہ کنارہ شرقی دریاے ہیرمند اور چند مواضع جنوب بلدہ ہای قندہار اور نیز علاقہ کوئی موسومہ یعنے باغران ملک زمین داور سی شمال غربی علاقہ نوزاد و کنجاک زمین داور سی مغرب اور ہرات اور غزنین و کابل کے ملک مین بھی متفرق رہتے ہین اس قوم مین بھی اکثر زراعت کاری اور قلیل المویشی و رمہ چرائی اور ملازمی اور تجارت کا پیشہ ہے اس قوم مین شاخ نسوزئی اور سرکانی علاقہ چھچھہ ضلع راولپنڈی مین آباد ہے چنانچہ ایک پٹہ باسم سرکانی نام زد ہے جس مین اٹھارہ موضع واقع ہین اور ایک بڑا قریہ شاخ سرکانی کا اسی نام پر درہ کوئٹہ مین واقع ہے اور کئی گھر قوم علیکوزئی کے علاقہ دوآبہ وغیرہ ضلع پشاور اور کئی گھر بلوچستان اور ملک دکھن مین آباد ہین مسمی عبد الغنی خان شاخ زبیرانزئی مخاطب میر افغان اس قوم مین بڑا مدبر اور مشہور تھا اور وزیر یار محمد خان زین الدولہ والی ہرات شاخ نسوزئی ایک بڑا عالی ہمت اور جوانمرد آدمی اس قوم مین گذرا ہے اور مسماۃ زرغونہ والدہ احمد شاہ ابدالی اس قوم سے تھی قوم موسی زئی کے صرف چند گھر ہین اور نصرت زئی شاخ بارک زئی مین شامل شمار ہوتی ہے اقوام پنجپائی

نکرا وسنے اپنی قوم کی لحاظ سے دُرِّ دوران اپنا لقب کیا یعنے موتی موتیون کا دُرِّ دُرّان بمعنے جمع موتیون سے
مراد کل قوم دُرّانی یعنے ابدالی سے ہے احمد شاہ سے شاہ شجاع الملک اوسکے نبیرہ تک خاندان
سدوزئی کی سلطنت کا حال اس کتاب باب دوم شمول حال بادشاہان افغانستان مین درج ہوچکا ہے
اور جسطرح سے کہ سلطنت افغانستان کی خاندان سدوزئی سے منتقل ہوکر بارک زئی کے خاندان مین
آئی پایندہ خان باپ امیر دوست محمد خان کے وقت سے امیر شیر علیخان والی کابل کا ذکر بھی باب دوم مین
لکھا گیا ہے یہان اعادہ کرنا اوسکا فضول ہے تقسیم و شمار قوم دُرّانی واضح ہو کہ ابتدا مین یہہ قوم
دو بڑے حصّون مین تقسیم ہوگئی تھی ایک زیرک دوسرا پنج پائی مگر اب وہ تقسیم کچھ مفید نہین ہے بجز اسکے
کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی قومین کسکی شاخین ہین اس موٹی تقسیم کی دونون حصون مین زیرک کا بڑا
معزز خاندان ہے اور ان ہر دو حصہ مین نو شاخ نکلتی ہین زیرک سے چہار زیرک کی تفصیل اور
پنج پائی سے پانچ زیرک کی تفصیل یہہ ہے پوپل زئی ۔ الکوزئی ۔ بارک زئی ۔ موسیٰ زئی پنج پائی
اور نورزئی علی زئی ۔ مع اوڑوزئی ۔ اسحاق زئی ۔ خکوانی ناکو کو کہتے ہین اور اوڑوزئی شامل علی زئی سمجھے جاتے ہین
پوپل زئی کی قوم زیادہ مشہور ہے اور افغانون کے بادشاہ اسی قوم سے تھے یعنے احمد شاہ ابدالی اور اوسکی اولاد
اسی قوم مین سے شاخ سدوزئی کہ ایک خاندان سے تھا اور سدوزئی بہت مدت سے نہ ایک پوپل زئی بلکہ
کل قوم دُرّانی کی خان خیل چلی آتی تھی یقین ہے کہ سدوزئی دُرّانی قوم مین سب سے معزز خاندان مین تھا اس
یقین کا مضبوط ثبوت یہہ ہے کہ اونکے پاس ایک رقم یعنے سند بطور فرمان پہلے صفوی بادشاہ ایران کی ہے
جس مین سدوزئی کے خاندان کو تمام قوم ابدالی یعنے دُرّانی کی حکومت اور سرداری دی گئی تھی اور سدوزئیونکو
سواے اپنی قوم کے اور کوئی سزا نہین دے سکتا تھا اور نیز بادشاہ اوس خاندان مین ہونے کے سبب ہی
سدوزئی لوگ ایک علحدہ قوم سمجھی گئی ہے مگر اصل مین پوپل زئی کی ایک شاخ ہے جیسے سدوزئی کے
بادشاہون کا خاندان تباہ ہوکر بارک زئی کی قوم سے امیر دوست محمد خان مالک افغانستان مغربی کا ہوا
تب سے اس معزز شاخ کی قدر کم ہوگئی ہے اکثر آبادی ان لوگون کی شہر صفا کے متصل ہے جو وادی ترنک کی
بیچ واقع ہے اور بعضے قندھار مین رہتے ہین اور خاندان شاہی مین سے اولاد شاہ شجاع کی بمقام لودہیانہ
دریاے ستلج کے مشرقی کنارہ رہتی ہے اس احمد شاہی خاندان کو بادشاہ خیل بھی کہتے ہین اور چند گھر
سدوزئی پشاور اور لاہور مین بھی رہتے ہین شاخ سدوزئی وغیرہ اقوام ابدالی کے جو لوگ ملتان مین آنکر
آباد ہوئے تھے اور وہان سے دیرہ جات وغیرہ مین جاکر آباد ہوئے انکا ذکر اخیر مین مختصراً کیا جاوے گا
باقی پوپل زئی اکثر قندھار سے شمال کی طرف کچھ علاقہ جاگیر براور پہاڑی ملک مین اور کچھ مشرق چند
مواضع اور کچھ جنوب جیسے دیہہ ذاکر و بالا قرمن اور شورانداّم وغیرہ اور کئی مواضع علاقہ زارست
مضافات پرگنہ کرشک کنارہ غربی دریاے ہیرمند اور دو موضع گرم سیر مین اور تین ۳ موضع مغرب
پایان علاقہ ارغنداب مین رہتے ہین بڑی جرار قوم ہے اور لوگ کہتے ہین کہ اسکے قریب تیرہ ہزار گھر ہونگے
بعض رمہ داری کا پیشہ رکھتے ہین مگر اکثر کاشت کاری سے معاش حاصل کرتے ہین پوپل زئی کی قوم سب افغان

اوس کی شہر بند کیا بہت سخت جنگ ہوئے بعد ابدالی کامیاب ہوئے اور بعد اوسکے [illegible] نادرشاہ کے حضور میں [illegible]
نادرشاہ سے [illegible] بہت خوش ہو کر [illegible] کہ جو عرض کرو گے منظور کی جاوے گی
احمد خان [illegible] سدوزئی وغیرہ سردار ابدالی نے عرض کی کہ ہماری [illegible] زمینات عطا ہوں اور جو [illegible]
[illegible] بھیجے گئے وہ بھی واپس ہو کر [illegible] اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] درخواست منظور [illegible] جو ایران کو گئے تھے واپس [illegible] چنانچہ سب جمع
ہوئے مگر ایک عورت قوم [illegible] جو نادرشاہ کے فرزند کے پاس تھی وہ نہ آئی جب نادرشاہ کو ابدالی سے
اس حال سے اطلاع ہوئی تو اوسنے حکم دیا کہ وہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہونے کو راضی ہے تو [illegible]
[illegible] سے چلی جاوے چنانچہ وہ عورت سب جاہ و حشم چھوڑ کر اپنے [illegible] شوہر کے ساتھ چلی گئی
بعد [illegible] نادرشاہ چھ سال میں جب قندہار [illegible] احمد خان [illegible]
بھائی [illegible] حسین غلزائی [illegible] ابدالی اور [illegible] نادرشاہ [illegible] احمد خان [illegible]
[illegible] بہت [illegible] ابدالی اور فوج [illegible] قندہار [illegible] اور اوس [illegible] کے سبب
سے [illegible] سے [illegible] زمین [illegible] اب [illegible] اور قوم غلزائی کی زمین
[illegible] تقسیم کرے [illegible] احمد خان [illegible]
ایک [illegible] کے حصہ میں [illegible] نادرشاہ نے [illegible] قندہار [illegible] تقسیم کیا ایک قلبہ [illegible]
زمین کا تھا اور [illegible] ہر ایک قلبہ کے [illegible]
[illegible] کی زمین ہے اور [illegible] واسطے نوکری شاہی مقرر کیے اور [illegible]
[illegible] سے [illegible] مقرر [illegible] کے موجب ہمیشہ
وصول ہوتی تھی جب نادرشاہ ہند کی طرف گیا تو احمد خان اوسکے لشکر میں اپنی فوج کا افسر تھا اور جب ہند سے
واپس آیا [illegible] اور [illegible] راضی [illegible]
[illegible] نادرشاہ [illegible] دوسرے روز لڑائی ہوئی افغان اور [illegible] ایک
ایک طرف اور قزلباش وغیرہ دوسری طرف مگر اس لڑائی سے [illegible] احمد خان [illegible]
تین ہزار سوار [illegible] ابدالی قندہار کو چلا آیا وہاں اوسکو خبر ملی کہ ناصر خان حاکم کابل [illegible]
[illegible] نادرشاہ کے پیچھے جاتے [illegible] احمد خان کے ہاتھ آیا
اور [illegible] ابدالی کو قتل کرو [illegible] اوسکے بعد [illegible] احمد خان
[illegible] خان [illegible] تخت نشین ہو کر احمد شاہ [illegible] احمد شاہ
[illegible] تخت نشینی کے وقت ابدالی اور قزلباش اور ہزارہ [illegible] وقت تخت نشینی کے عمر اوسکی
[illegible] برس کی تھی اوسنے اپنی قوم [illegible] سے بدل کر درانی رکھا اور تب سے [illegible] وجہ تسمیہ درانی [illegible]
درانی مشہور ہوئے وجہ تسمیہ درانی [illegible] احمد شاہ [illegible] تخت نشین افغانستان ہوا [illegible] ایک مجذوب
فقیر [illegible] بہت معتقد تھا اوسنے احمد شاہ کو [illegible] درانی [illegible] زمانہ کا

بھی مین علی جیون نے فتح پائی اور ابدالیون نے شکست کھائی اور ہرات کے پہاڑون مین جا آباد ہوئے سنہ ایک ہزار انتیس ہجری مین
عبد اللہ خان ولد حیات خان سلطان ملتان سے آکر اس قوم کا سردار ہوا اور ارادہ خروج اور فتح ہرات جو اوسوقت
شاہ ایران کی سلطنت مین تھے مصمم کیا اس راز سے عباس قلی خان شاہ ملوک جو شاہ حسین صفوی بادشاہ ایران کی جانب
سے ہرات کا حاکم تھا مطلع ہوکر عبد اللہ خان کو مع اوسکے بیٹے کے قید کرلیا ہرگاہ قزلباشیہ ہرات نے بغاوت کرکے
عباس قلی خان مذکور کو بیدخل کردیا عبد اللہ خان فرصت پاکر محبس خانہ سے بھاگ گیا اور کوہ دوشاخ مین پہونچکر
اپنی قوم کو جمع کرکے ہرات پر حملہ آور ہوا جعفر خان حاکم جدید ہرات مین داخل ہوا اندر شہر کے بھی سخت لڑائی ہوئی
فریقین کے بہت آدمی مارے گئے اور شہر ہرات لوٹا گیا بعد فتح ہرات قلعہ فرہ بھی جو محمود ابن میرویس ہوتک غلزائی کی
ریاست کے شامل تھا ابدالیون نے لے لیا اسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد محمود شاہ غلزائی نے اصفہان کو فتح کیا اور ابدالیون نے
بھی فتوحات حاصل کرین مگر چونکہ وہ ممالک مفتوحہ جدید کے نظم و نسق مین مصروف ہوا اس باعث کچھ زیادہ تعرض ابدالیون سے
نرکھا چند مدت بعد اوسکے عبد اللہ خان سدوزئی مسند سے اوتارا گیا اور شاید اوسکو زہر دیکر محمد زمان خان ولد دولتخان
نے جو باپ احمد شاہ ابدالی کا تھا ہلاک کردیا اور خود زمانخان رئیس قوم ابدالی کا ہوا اور اوسنے ایران کی فوج پر جو اپنی
جمعیت کی نسبت دوچند زیادہ تھی فتح حاصل کری اور جتنے حملے فوج ایران نے ہرات پر کیئے اوسنے اون سبکو روکا
اور فتح حاصل کرتا رہا اتنا جلدی ابدالیون کا اختیار اور قوت زیادہ ہوگئی کہ سنہ ۱۱۳۲ء مین مشہد کے لینے کا ارادہ کیا مگر افسوس
کہ ایسے اوج کے وقت مین باہم ہی نااتفاقی ہوکر فساد ہوگیا الہ یار اور سعد اللہ خان پسران عبد اللہ خان نے محمد زمان خان کو قتل
کردیا اور خود قوم کے مختار ہوگئے زمانخان کا خوردسال بیٹا احمد خان جو پیچھے سے احمد شاہ ابدالی کا دشمن کے ہاتھ سے
بچ رہا اور اوسکی والدہ جو قوم الکوزئی سے تھی اپنے نور چشم احمد خان کو حاجی اسمعیل خان غلزئی حاکم ہرات کے پاس لیگئی اور اوسکو
اپنی دختر دینی کری اسوجہ سے حاجی اسمعیل خان نے اوسکو پناہ دی اور بخوف الہ یار خان مذکور احمد خان کو سبزوار اور فرہ کی طرف
بھیجدیا اور پوشیدہ رکھا اسی عرصہ مین اخیر سنہ ۱۱۴۲ء کو نادر شاہ ایرانی نے ابدالیون پر یورش کی اور بعد چند خفیف لڑائیون کے نادر شاہ
کے تابع ہوگئے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ذوالفقار خان برادر کلان احمد خان کی سرداری مین ابدالیون نے بغاوت کرکے مشہد کی
ملک متعلقہ سلطنت ایران پر حملہ کیا اور ابراہیم نادر شاہ کے بھائی کی فوج پر فتح حاصل کرکے مشہد شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ نادر شاہ خود
اونکے لشکر پر حملہ آور ہوا اور اونکو اپنے ملک کی طرف واپس ہٹا دیا ابھی اچھی طرح دم نہین لے چکے تھے کہ نادر شاہ نے ہرات پر
لشکر کشی کری اور بعد سخت مقابلہ کے دس ماہ کے عرصہ مین ہرات کو فتح کرکے قوم ابدالی سے چھہ ہزار گھر کو حکم دیا کہ بہمراہی غنی خان
الکوزئی اور نور محمد خان علیزئی ایران کے ملک مین متفرق جا کر آباد ہون اور بعضونکو ملتان جلاوطن کیا اور اکثر ابدالی قوم کے
لوگ جبراً اپنی فوج مین بھرتی کیئے بعد اوسکے ہرات کی طرف کبھی سرکشی نکری مگر ابدالی لوگ بشمولیت قوم غلزائی
اور اتفاق ملک پشین فساد کرتے رہے جب افغانستان کے شہر کو گیارہ ماہ تک نادر نے محاصرہ رکھا ایک دن شہر محصور
سے گولہ توپ سراپردہ نادری کے بیچ آن پڑا اور نادر شاہ کھانا کھا رہا تھا جسمین گولہ کے صدمہ سے مٹی پڑی تب
نادر شاہ جسکا مزاج نادری ابتک ضرب المثل ہے بہت غصہ ہوا اور سرداران قوم ابدالی کو حضور مین بلاکر حکم دیا کہ اگر چوبیس
گھنٹہ تک یہ شہر فتح نہوگا تو تم سب قتل کیئے جاؤگے یہ حکم پاکر غنی خان الکوزئی نور محمد خان علیزئی حاجی جمال خان
محمدزئی بارکزئی خانو اور مانو خان نورزئی نے بشمولیت چند دیگر سرداران ابدالی اپنی قوم کی جمعیت سے دلاورانہ حملہ

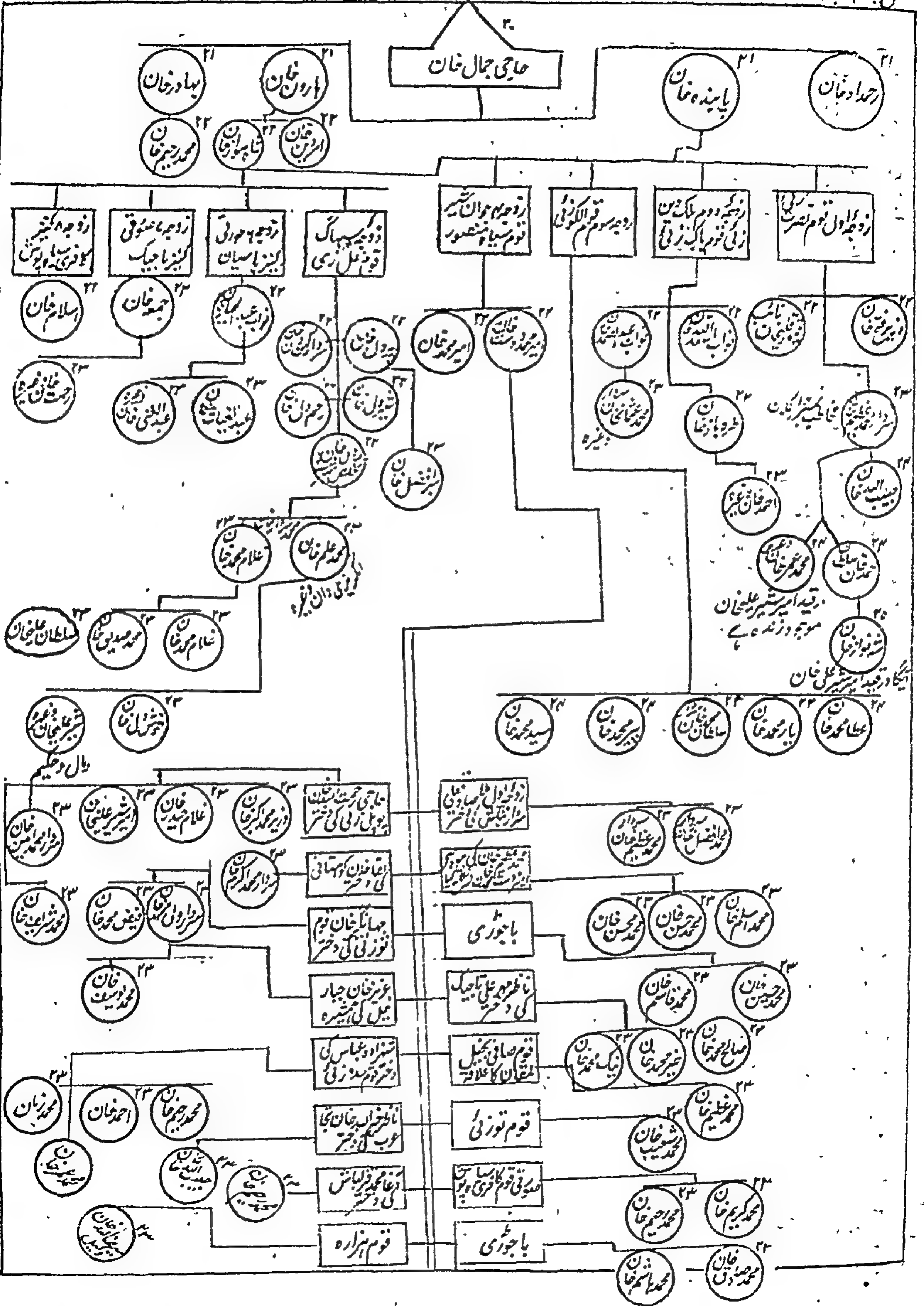
کل اختیار اوسکو عطا کیا پینسٹھہ برس کی عمر مین شیر خان ایک روز شکار مین گھوڑے پر سے گر پڑا اور بباعث
سخت ضرب لگنے کے بیہوش ہو گیا اور گھر مین اوٹھا لانے کے بعد جب ہوش آیا تو اوس نے بختیار خان اولاد صالح خان
کو بلا کر کہا کہ اب مجھے زندگی کی امید نہین ہے سرمست کی خبر گیری رکھنا اور اوسی صدمہ سے مرگیا سرمست خان بیٹا
اوسکا پچاس برس کی عمر تک زندہ رہا جب وہ بھی فوت ہوا تو اوسکا بیٹا دولت خان خورد سال بہ سربراہی حیات سلطان
اپنے جدی چچا کے قائم مقام اپنے باپ کا ہوا روایت ہے کہ ایک دفع حاکم قندہار نے سب کتخدایان اور سرخیلون کی
دعوت کی اوس جلسہ ضیافت مین دو فرقہ امیر تھے ایک ایرانی سردار اور دوسرے قوم ابدالی کی افغان و خان اس دعوت
مے بھی بلائی گئی اور چونکہ حیات سلطان اور دیگر ملکان ہمراہی اوسکے صوفی تھے اسواسطے تشنہ مین زیادہ سرشار ہوئے اور
اوس مستی کے حالت مین ہر ایک فرقہ اپنی اپنی مومنیات کی خوبصورتی اور سیرتی کی صفت کرنے لگے یعنے ایرانی اپنی
قوم کی اور افغان اپنی قوم کی اوس گرمجوشی مین ہفت ہفت دختران ناکتخدا ایک دوسرے فرقہ مین شادی کرنے کا
اقرار ہو گیا جب صبح حیات سلطان ہوش مین آیا تو اوس حرکت سے پشیمان ہو کر افسوس کیا اور عہد شکنی کے واسطے
کچھہ بہانہ چاہا ملکان ہمراہی مین سے ایک مبارک نام ملک نے صلاح دی کہ تم ایرانیون سے کہدو کہ ہماری رسم ہے کہ
داماد کو ہمراہ لیجاتے ہین جب یہہ بات کہی گئی تو ساتھہ کس داماد ایرانی سردار افغانون کی ہمراہ شہر صفا مین گئے جملہ ابدالی
قوم کی ملک بطور جرگہ واسطے مشورہ اس معاملہ کے جمع ہوئے اوس جرگہ تجویز سے ایرانیونکو یہہ بات کہی گئی کہ اول تم اپنی ہفت
دختر ہمکو بیاہ دو بعدش ہم دینگے ایرانیون نے جواب دیا کہ ہمارا گھر دور ہے پہلے ہم کسطرح سے دیسکتے ہین افغانون نے اونکا
فریب سمجھکر حیات سلطان سے کہا کہ اس معاملہ مین اب تم کچھہ بند و بست کرو مگر اوس سے کچھہ نہو سکا اور جرگہ سے اوٹھکر
گھر چلا گیا دولت خان ابن سرمست خان رئیس نے یہہ صلاح دی کہ ان ہفت داماد و نیز چار کس شیعہ کو چار یار کبار بہ ضد کر کر
ذبح کر دو اور زنین کو چھوڑ دو چنانچہ ایسا ہی ہوا جب حاکم قندہار نے یہہ ناخوش خبر سنی تو اوسنے حیات سلطان سے کیفیت
طلب کری اوسنے جواب لکھا کہ یہہ کام دولت خان نے کیا ہے اور جب دولت خان کو اوسنے قندہار مین طلب کیا تو انکار
مصاف پایا فوج ایرانی نے حملہ کیا پہلی لڑائی مین ابدالیون پر فتح حاصل کری مگر دوسری فوج سے شکست فاحش کھائی
حیات سلطان ہندوستان کی طرف چلا آیا اور ملتان کی نواح مین قرار گزین ہوا بعد اوسکے ابدالیون مین خانگی بھی اتفاقی زیادہ
ہونے لگی نوبت یہانتک پہونچی کہ مسمات عزت اور عطل ملکان نے سرکشی کر کے دولتخان کو مع نظر خان فرزند اوسکی قتل کر دیا
اور رستم خان بڑا بیٹا دولت خان کا ایرانیون سے ملگیا اور جب بلوچون نے بغاوت کری تو رستم خان اوس مہم پر تعینات ہوا
اور بلوچون سے شکست کھا کر واپس آیا تب میرویس ہوتک غلیزائی عزت عطل ابدالیون نے صوبہ قندہار سے
رستم خان پر ناحق الزام فریب اور عمداً شکست کھانے کا دیکر قید کرا دیا چند روز کے بعد رستم خان عطل کے ہاتھہ مارا گیا
جب میرویس ہوتک غلیزائی نے ایران اور عرب سے واپس آکر قندہار مین بغاوت کری اور شاہ نواز خان حاکم قندہار
کو قتل کر دیا تو اوس بلوہ کے وقت میرویس نے قوم ابدالی کو اس شرط سے اپنے شامل رکھا کہ لوٹ وغیرہ سے
جو جائداد حاصل ہو گی اس مین سے ابدالیون کو بھی حصہ دیا جائے گا مگر بعد کامیابی اس عہد کی ایفا نکری اور
زمینیات وغیرہ جائداد غصبیدہ سے کچھہ حصہ ابدالیون کو نہ دیا اس سبب سے الوس ابدالی قوم غلیزائی کے ساتھہ
لڑنے کے واسطے جمع ہوا اور ایک بڑی سخت لڑائی دشت بوری کے میدان مین ان دونون قوم کے باہم واقع ہوئی

اپنے دل مین یہہ بات سوچی کہ سلطان خدالکئی اور گوہزائی مونونام ملتے ہین اور ملکائی سے اموکائی کا نام مطابق ہے
اس عجیب لحاظ سے اوسنے ہردو قطعہ متنازعہ کا فیصلہ کردیا اور دونون قومون نے منظور کیا اس سے چند عرصہ بعد
سلطان خدالی نے اپنی قوم لیکر علاقہ ژوب پر فوج کشی کی اور اوس ملک کے سکنا کو لوٹ اور مار سے تباہ
کردیا جب واپس آتا تھا تو اوسکے خیمہ گاہ کے پاس کہدئی یعنے مغاک مین تین طفل خوردسال اور ایک مرد لشکر کے خوف سے
پوشیدہ بیٹھے تھے جب وہ ہر چہار بیکس پکڑے گئے تو اسنے اونکو بیگناہ قتل کرادیا رات کو خواب مین کیا دیکھتا ہے
کہ وہ چارون مقتول اسکے مارنے کے ارادہ پر چلے آتے ہین یہہ بہت ڈرا اتنے مین وہی سبزپوش بزرگ بصورت خواب مین
اسکو کہتا ہے کہ تمنے بہت بڑا ظلم کیا کہ ان معصومونکو مارا اب تم اگر سرداری چھوڑکر شیرخان اپنے بھائی کو دیدو تو بچ رہوگے
ورنہ نہین بعد بیداری اوسنے اسیطرح عمل کیا اور خود اپنے بھائی شیرخان کا نائب ہوا جب شیرخان ذعنان اختیار اپنے ہاتھ مین
لی تو بباعث پناہ دہی چند مجرمان سنگین حاکم قندہار سے جو بادشاہ ایران کی طرف سے مقرر تھا اوسکا فساد ہوگیا پہلی لڑائی
مین بمقام شہر صفا شیرخان نے فتح حاصل کی پھر آمد و رفت نواح قندہار کا بند ہوگیا شاہ ایران کے حکم سے حاکم قندہار نے
بنظر انتظام فساد شاہ حسین ابن معدو دترپور شیرخان کو میرزا کا خطاب عطاء کرکے دوسرا شریک شیرخان کا مقرر کیا میرزا
شاہ حسین دہہ شیخ مین اور شیرخان شہر صفا مین جو قندہار سے نو فرسنگ نہار ہے رہنے لگے اور اب ابدالیون دوگندی یعنی
جنبہ واری ہوگئی شیرخان کہتا تھا کہ شاہ ایران سے ہمارا کچھہ تعلق نہین ہے اور میرزا شاہ حسین شاہ ایران کا ہواخواہ تھا
مسمی خلیل علیزئی شاہ حسین کا مختار حاکم قندہار کے پاس آیا جایا کرتا تھا کئی برس اسطرح گذر گئے ایکدفعہ خلیل کی معرفت صوبہ
قندہار نے شاہ حسین کیطرف یہہ پیغام بھیجا کہ بادشاہ نے آپکو میرزا کا خطاب عطاء کرکے مثل فرزندان تمہا طلب کیا چالیس ہزار قوم کی
لوگ تمہارے تابع ہین اور اسیقدر ہماری فوج موجود ہے بادشاہ کا حکم ہے کہ شیرخان کو سزا دو اگر اب زیادہ اغماض کیا جاوے
تو بادشاہ کی جانب سے ہمکو نقصان اوٹھانا ہوگا یہہ خبر مشرق افغانستان کے صوبہ نے سنکر بادشاہ دہلی کو اطلاع دی اور اوس
شاہ ہند نے شیرخان کی طرفداری ضرور سمجھکر اوسکو شاہزادگی کا خطاب دیا یہہ بات واقع ہوتے ہی شاہ حسین کا اختیار کم ہوگیا
کسواسطے کہ لوگ دہلی کے بادشاہ سے راضی اور خوش تھے بہ نسبت بادشاہ ایران جو شیعہ مذہب تھا اوسی عرصہ مین میرزا شاہ حسین
واسطے ملاقات اور مشورہ کے صوبہ قندہار کے پاس گیا اور خلیل علیزئی اوسکا معتمد ملازم بھی ہمراہ تھا جب دربار مین حاکم قندہار
سے گفتگو شروع ہوئی تو شاہ حسین کی تقریر مین خلیل اوسکا مختار دخل دیتا تھا اور اپنی ہوشیاری اور چالاکی جتاتا تھا شاہ حسین نے
غصہ ہوکر اوسکو ترش زبانی سے کہا کہ تم ہمارے غلام ہوکر ہماری تقریر مین کیون دخل دیتے ہو اور چونکہ خلیل ایک شکیل اور قدآور جوان تھا اور
شاہ حسین برعکس اوسکے اس وجہہ سے خلیل نے گستاخی کرکے یہہ سخت جواب دیا کہ غلام اور اصل کی شناخت صورت سے ہوتی ہے
شاہ حسین کو دربار مین یہہ کلمہ نہایت ناگوار گذرا اوسنے پیش قبض نکالکر خلیل کو ایسی سخت ماری کہ وہ مرگیا اور حاکم قندہار نے اس واردات
شدیدہ سے جو دربار مین ہوئی تھی ناراض ہوکر شاہ حسین کو قید کردیا اور واسطے صدور حکم مناسب اطلاع اس معاملہ کی دارالسلطنت
ایران مین بھیجی وہان سے حکم آیا کہ شاہ حسین کو رہا کردو کہ اوسنے ایسے گستاخ ملازم کو واجب سزا دی ہے اگرچہ شاہ حسین
راضی ہوا مگر اوسکے سبب گوندی یعنی جنبہ مین ٹوٹ گیا تھا بعد رہائی وہ شیرخان سے ملکر ہندوستان کو چلا گیا اور اوسکی
چوتھی پشت مین نواب مظفرخان شہید ملتان کا والی مشہور نواب تھا جسکی ریاست کو رنجیت سنگہ نے خراب کیا الغرض
بعد چلے جانے شاہ حسین کے شاہ ایران نے بنظر مصلحت ملکداری شیرخان کو دلاسا اور نوازش دیگر قوم ابدالیون کا

دس برس مختاری کرکے مرگیا اور اوسکی جملہ جائداد بھائی وغیرہ نے لیلی پیچھے مرنے معروف کے اوسکا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام والدہ نے عمر رکھا بباعث نہونے جائداد کے مان بیٹا بڑے افلاس کی حالت مین گذارہ کرتی تھی جب عمر جو دہ برس کا تھا تو ابدالیون نکے باہم بسبب تقسیم زمینیات وغیرہ متنازعہ بلا اتفاقی ہوئی آخرکار اونہون نے عمر کو سردار مقرر کیا اور اوسنے تمام قوم مین حصص مقرر کرکے زمینیات تقسیم کردی کہ ابتک موٹی حصہ قوم مین اونہین حصص کی تعداد پر مقرر ہوتی ہین عمر کیوقت بارک زئیون نے بلوہ کیا اور عمر کی سرداری سے انکار کرکے اوسکے چند ملازمونکو قتل کردیا اور باقی ماندونکو نکالدیا اور بیان کیا کہ دستار ہماری تھی پوپل نے جبراً لے لی یہہ خبر سنکر عمر نے بارکزئیون پر لشکرکشی کی اور خونریز لڑائی کی بعد فتح حاصل کرکے بارک زئی اور نور زئی قوم سے جو دونون شامل تھے یرغمال لئی تاکہ آئندہ سرکشی نکرین عمر کے دو پسر تھے بڑے کا نام ملک صالح اور چھوٹے کا نام بموجب فرمانے شیخ اکوز آمد کے اسعد اللہ رکھا مگر عوام مین سدو کے نام سے مشہور رہا ایک روایت ہے کہ سدو ماہ ذی الحجہ ۹۶۵ ہجری مین بعہد سلطنت شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ ایران پیدا ہوا جب ہند مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ فرمان روا تھا الغرض اٹھانوے برس تک عمر زندہ رہا جب سدو نوے برس کا تھا اور صالح اوسکا بڑا بیٹا شصت برس کا اور سدو پچیس کا تب اوس نے سب قوم کو جمع کرکے سدو کو مختار بنایا اور اس تجویز کو ملک صالح اور جملہ قوم نے منظور اور پسند کیا عمر اور صالح نے اپنے ہاتھ سے سدو کو کمر بند ہوائی چنانچہ یہہ سنت ابتک درانیون مین مروج ہے کہ باپ جس پسر کو اپنا جانشین مقرر کرے اوسکی کمر اور تلوار اپنی ہاتھ سے بند ہوا تا ہے الغرض بعد مبارکباد دستار مختاری کی ملک صالح نے جو نہایت سعادتمند تھا اپنے چھوٹے بھائی سدو کو کہا کہ میرے پانچ پسر مین درخان و ابراہیم خان ماما زید خان ماما الو انپر ہمیشہ نظر مہربانی کی رکھنی اور ہر طرح کی نکالیف اور خدمات سے معاف رہین سدو نے یہہ بات بخوشی قبول کی اور ملک صالح اپنے پیر سید کی فہمایش سے تارک دنیا ہوگیا تھا بعد وفات اپنے باپ کی سدو قوم ابدالی کا سردار رہا اور اوسکے عہد مین بارک زئیون نے پھر فساد کیا مگر فوج کشی کی ذریعہ سے اونکو دبا یا گیا اور عبرت ہوئی سدو بہت منصف اور دلاور آدمی تھا جب ابدالیون سے فرصت پاچکا تو اوسنے قوم غلزائی اور قوم ہزارہ پر بھی فتوحات حاصل کرین جیسا کہ شجرۂ نسب مین درج ہے کہ سدو کی پنج بیٹے تھے جب وہ ضعیف العمر ہوا اوسنے لوگونکو جمع کرکے کہا کہ میرے پسران خواجہ خضر خان اور معدود کے منجملہ ایک کسیکو ریاست کیواسطے پسند کرلو چونکہ بڑا معدود خان تھا اسواسطے لوگون نے اوسکو پسند کیا مگر سدو کو یہہ بات ناپسند تھی اوسنے کہا کہ خواجہ خضر لائق ہے اور مینے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک راتکو ایک سفید ریش سبز پوش نورانی چہرہ میرے گھر آیا اور اوسنے کہا کہ تمکو مبارک ہو تمہارا بیٹا پیدا ہوگا کہ جسکا نام خواجہ خضر رکھو اور تمہارا نام اور نیکنام ہوگا اس سبب سے مین خواجہ خضر کو مقرر کرنا چاہتا ہون مگر لوگون نے اس قصہ پر کچھہ لحاظ نکرکے معدود کو اپنا سرگروہ بنایا اور خواجہ خضر اوسکا نائب مقرر ہوا اور سب اختیار خواجہ خضر کے ہاتھہ مین تھا جب سدو مرگیا تو سب قوم نے یکتن سمجھکر خواجہ خضر کو دستار مختار بنایا اور معدود مایوس بعد وفات خواجہ خضر خان اوسکا بڑا بیٹا خداداد سلطان رئیس ہوا اصلی نام خداداد تھا اور شائد سلطان کا خطاب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی نے عطا کیا اور افغان اوس کو سلطان خداکی کہتے تھے اوسنے قوم ابدالی و غلزائی کا حد یعنی سرحد بہت سنگی مقرر کیا اوس وقت قوم غلزائی کا سردار سیمے ملکئی تھا اصل تنازعہ ان ہردو قوم مین بابت زمین موسوم کوہرانی اور آموکائی کے تھا ہردو فریق نے موقع پر جاکر ایک آجری یعنی شبانکو منصف مقرر کیا اوس آجری نے

ذکر قوم ابدالی یا درانی

شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ سربن کے پسر ترین کا نبیرہ ابدال تھا جسکی نسل سے یہہ قوم ہے کہتے ہین
کہ ابتدا مین ابدال کچھہ اور نام رکھتا تھا جب بخدمت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی پہونچکر خدمتگذاری مین مشغول ہوا
تو اونہون نے براہ مہربانی اوسکو بخطاب ابدال مخاطب فرمایا اوس دن سے وہ باسم ابدال مشہور ہوا اور اوسکی
اولاد معروف بہ ابدالی ہوئی ہے اور افغان اپنے روزمرہ مین ابدال کو اودل کہتے ہین حال ریاست اس خاندان کا
ابتدا مین اس قوم کی موروث صرف اپنے گھر کی دستار مختاری تھی جیسا کہ تدریجاً قوم کی تعداد اور فتوحات مین
ترقی ہوتی گئی ویسا ہی سرداران قوم کا اختیار بھی بڑہتا گیا روایت ہے کہ جب ترین باپ ابدال کا عمر
طبعی کے قریب پہونچا تو اوس نے اپنا جانشین تین پسران مندرجہ شجرہ نسب سے مقرر کرنا چاہا باوجود ناراضگی تور
اور سپین کی ابدال دستار مختار ہوا اور ایک سید نے جو اونکا پیر تھا اوسکو مستحق اس رتبہ کے ظاہر کیا ایک پانچ
برس کی عمر پاکر ابدال فوت ہوگیا تب اوسکا بڑا بیٹا (رجڑ) اپنے خاندان کا سرگروہ ہوا اوسکے بیٹون مین مسمی
عیسے پسر کلان کو باپ نے اپنا جانشین مقرر کیا اور اودو اسکا چھوٹا فرزند اپنے پیر کی فہمائش سے نفقیر ہوگیا
عیسے کے فرزندون مین سے مسمی سلیمان اپنی قوم مین بڑا عقلمند آدمی تھا اس سبب سے زیرک مشہور ہوا یعنی
بھی افغان لوگ دانا آدمی کو زیرک کہتے ہین عیسے نے بباعث لیاقت باوجود موجود ہونے بڑے پسر پیرک کے
زیرک کو اپنا جانشین مقرر کیا زیرک کے چہار پسران مین سب سے بڑا بارک تھا اوراسی کے واسطے باپ نے
دستار مختاری تجویز کی تھی الا بباعث ناراضگی زیرک یہہ ارادہ پورا نہوسکا اور سبب ناراضگی جیسا کہ سیجر
لیج صاحب اپنے تحریر حال ابدالی مین لکھتے ہین یہہ ہوا کہ ایک دفعہ بموجب دستور خود جاے سکونت کی تبدیل کرنا
چاہتے تھے اور ہر کوئی اپنا اپنا اسباب خود اوٹھا کر لیجاتے تھے زیرک جسکی عمر ایک سو برس سے زیادہ ہوگئی تھی بباعث
ضعف بدنی چل نہین سکتا تھا جب بارک آیا تو اوس نے باپ کو دیکھہ کر غصہ سے کہا کہ تم اب بھی نہین مرتے کہ تمسے جان
چھوٹے اور اسکا کچھہ فکر نکرکے چلا گیا اوسکے بعد الکو آیا اور وہ بھی مہری سے پیش آکر چلا گیا اور جب موسے تیسرا بیٹا پہونچا
تو اوسنے باپ کو کہا کہ گھوڑے پر چڑہ بیٹھو زیرک نے جواب دیا کہ میری اعضا مین قوت گھوڑے پر بیٹھنے کی نہین ہے
تب اوس نے بھی چین بجبین ہوکر باپ کو لات ماری اور کہا کہ تم یہان ہی پڑے رہو تا کہ کوئی درندہ جانور کھا جاے اور ہمارا
پیچھا چھوٹے سب سے پیچھے پوپل وہان پہونچا اور اوس نے ادب اور تعظیم سے باپ کو اپنی پشت پر اوٹھا کر منزل گاہ تک لے گیا
اور وہان پہونچکر زیرک نے سب برادری کو جمع کیا اور اوسنے یہہ حال بیان کرکے تین پسران اول الذکر سے سخت ناراضگی ظاہر
کری اور پوپل کو دستار مختاری بند ہوا کر ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال کیا اور پوپل اپنے باپ کی طرح قوم کا مختار رہا جب
پوپل بھی فوت ہوگیا تو حسب وصیت باپ کے مسمے حبیب بڑا بیٹا پوپل کا دستار مختار بنا ایوب اوسکا بھائی اوسکے شامل رہتا تھا
بعد وفات حبیب کے اوسکے چار پسران سے مسمی بامی جو اوسوقت پندرہ برس کی عمر کا تھا جانشین اپنے باپ کا ہوا اور بارکو بابا دو جو
بامی کا چچا تھا اوسکی دختر سے بامی نے شادی کری اور خسر اوسکا بطور سربراہ کار کام کرتا تھا بامی کے تین پسر تھے اوسنے بیان کیا کہ
میرے پسران سے کوئی لائق دستار مختاری کے نہین ہے مگر کالی کا بیٹا جو میرا نبیرہ ہے وہ اپنی قوم کا سردار ہوگا چنانچہ بعد وفات بامی
اور کالی کے ہہلول بڑا بیٹا کالی کا سرگروہ ہوا جسکے دو پسر تھے معروف اور علیخان اپنے باپ کی وفات کی بعد معروف جانشین ہوا اگرچہ سخت مزاج تھا


حاجی جمال خان
رحمدل خان
پاینده خان
ہارون خان
بہادر خان
محمد رحیم خان
زوجۂ اول قوم نصرت زئی
زوجۂ سوم قوم الکوزئی
اسلام خان
جمعہ خان
امیر محمد خان
وزیر فتح خان
احمد خان
سلطان علی خان
غلام محمد خان
غلام حیدر خان
عطا محمد خان
یار محمد خان
سید محمد خان
باجوڑی
قوم توزئی
قوم ہزارہ
محمد حسن خان
محمد اسلم خان
محمد قاسم خان
محمد حسین خان
محمد کریم خان
محمد رحیم خان
محمد ہاشم خان
محمد زمان خان
محمد شعیب خان
محمد عظیم خان

شجرہ نسب ابن عمر

سدوزئی

۱۷ خواجہ خضر خان خیل — ۱۷ معدود خان خیل — ۱۷ کامران خیل — ۱۷ زعفران خیل — ۱۷ بہادر خیل — ۱۸ اسمعیل خان

۱۸ خداداد خان — ۱۸ شیر خان — ۱۸ شاہ حسین خان — ۱۸ عیسی خیل — ۱۸ موسی خیل — ۱۹ کمال خان — ۱۹ صحبت خان — ۱۹ علیخان

۱۹ حیات خان — ۱۹ سرمست خان — ۱۹ عابد خان — ۱۹ جعفر سلطان — ۱۹ یعقوب خان

۲۰ جعفر خان — ۲۰ غازی خان — ۲۰ عظمت خان — ۲۰ حلیم خان

۲۰ عبداللہ خان — ۲ دولت خان — ۲۰ زاہد خان — ۲۰ یوسف خان

۲۱ بارا خان — ۲۱ سوہن خان

۲۲ عبدالرحمن خان — ۲۲ حافظ نواب احمد

۲۲ نواب محمد خان — ۲۲ خدا یار خان — ۲۲ صالح محمد خان

۲۱ الہ یار خان — ۲۱ خان محمد خان — ۲۱ سعد اللہ خان

۲۱ شجاع خان — ۲۲ نواب مظفر خان — ۲۱ بارو — ۲۲ فتح اللہ خان — ۲۳ رحمت اللہ خان — ۲۴ محمد ضرغام خان

۲۲ رحیم خان — ۲۲ اکبر شاہ خان

۲۳ عبدالصمد خان — ۲۳ نواب شیر محمد خان — ۲۳ نواب عبدالرحیم — ۲۳ عبدالکریم خان

۲۵ سرفراز خان — ۲۵ محمد نواز خان — رب نواز خان — امیر دوست محمد خان

موجودہ پیرہ اسمعیل خان ہیں

امیران ہرات و سردار ان کابل

امیران افغانستان ہیں بعد ان کے

۲۱ رستم خان — نظر خان

۲۱ محمد زمان خان

۲۲ ذو الفقار خان — ۲۲ احمد شاہ ابدالی بادشاہ ہند و افغانستان کا

۲۳ نواب سرفراز خان — ۲۳ ذوالفقار خان — ۲۳ محمد یار خان — ۲۳ شہباز خان

احمد علی خان

۲۳ حق نواز خان — ۲۳ شاہنواز خان — ۲۳ ازاد خان — ۲۳ سرباز خان

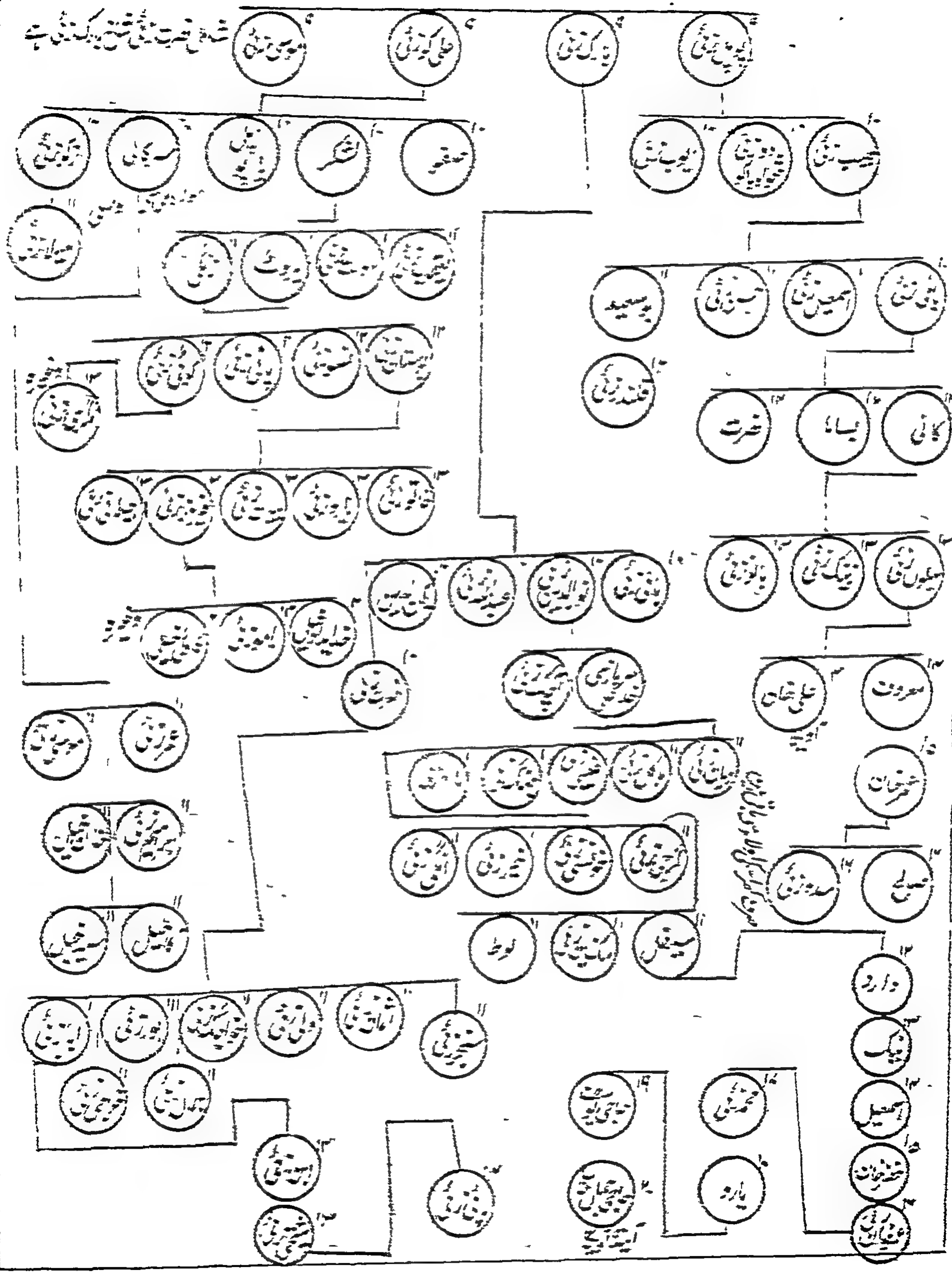
۲۵ نواب عبدالمجید خان الا موجودہ نیز برادر محترم

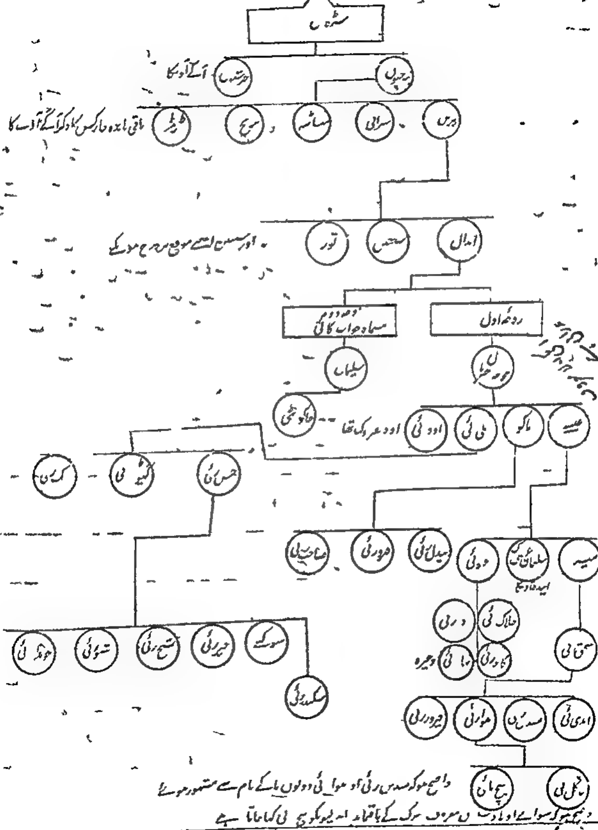
۲۳ تیمور شاہ — ۲۳ سلیمان شاہ — ۲۳ سکندر شاہ — ۲۳ پرویز شاہ

۲۴ ہمایون — ۲۴ محمود شاہ — ۲۴ شاہ زمان — ۲۴ عباس — ۲۴ شاہ پسند — ۲۴ حاجی فیروز الدین

۲۵ شہزادہ کامران — ۲۵ قیصر — ۲۵ شاہ شجاع الملک

۲۵ شہزادہ فتح جنگ — ۲۵ شاہ پور — ۲۶ شہزادہ تیمور — صفدر جنگ وغیرہ




شجرہ نسب سڑبن ابن قیس عبدالرشید
سڑبن
سلیمان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ دولت تیری بقدوم اوسکے ہے کارخیر کر بعد ازان پسر خورد کا تا مردم بنظر حقارت اوسکو نہ دیکھیں اور عزت بختیار کا بڑہاوین اور مردم مین نشو ونما پاوے اوس مرد نے قبول نکیا مادر بختیار معترض ہوکر بملازمت جمیم شیرانی ہین کہ رئیس اوس قوم کا تہا گئی اور احوال عرض کیا جمیم نے اوسکو طلب کر شرافت اور بزرگی و حرمت سادات خاطر نشان کری اور جمیع اموال نقد و جنس اونکا بالمناصفہ تقسیم کر دیا اور پاول کار خیر بختیار کا کیا بختیار سے پانچ پسر بوجود آئے اتو اکو کورتی سپیری توری اکو اتو ولد بختیار گوزی ولد بختیار سپیری ولد بختیار توری ولد بختیار اکو ولد بختیار نام اتو عطاء اللہ تہا قبیلہ شیرانی مین باتو شہرت پائی اتو سے سید محمد بوجود آیا اور سید محمد سے خواجہ الیاس اور خواجہ الیاس سے حضرت خواجہ یحیی کبیر بوجود آئے اولاد شیخ خواجہ کبیر کو شیخ زئی کہتے ہین وے اصل سیادات سے ہین نسب افغان سے اونکو افغان کہتے ہین جو حقیقت بختیار کی ظاہر ہوئی احوال اوس چار فرقہ دیگر کا مرقوم کرتا ہے نقل ہے کہ زمانہ حیات شیرانی مین ایک مرد صالح بیدار مغز متشرع پرہیزگار صاحب تمیز و حالت کرامت سید محمد نام کہ سلسلہ نسب شریف اوسکا اس وجہ ہے کہ سید محمد بن سید عور بن سید عمرو بن سید قاسم بن سید قابن بن عبدالرجال بن سید اسمعیل بن امام باقر بن امام محمد جعفر صادق بن امام زین العابدین بن امام حضرت حسین بن امام المتقین یعسوب المسلمین اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بوطن افغان آیا اور درمیان سہ تمن کے قرارگاہ اپنا کیا یکطرف اوسکے زمین کاکر کی اور جانب دوسرے تمن کزرانی کی اور طرف سوم تمن شیرانی تہا مدت دراز اوس مکان مین اقامت کری خلائق ہر سہ تمن کو ذات عالی صفات سے اوسکے فائدہ تہا اتفاقا کوئی خوف اور ہراس ہر سہ تمن پر رونما ہوا اور نزدیک ساتہہ اوسکے پہونچا کہ پامال حوادث کے ہووے رؤسائے کلان ہر سہ تمن کے ملازمت مین میر سید محمد کے آئے اور استمداد ہمت اس مادہ بلیہ اور نفع و دفع موجب اور نذر اور فتوح اونسے بہت قبول کیے حضرت میر نے درحق اونکے فاتحہ پڑہکر توجہ کر و بحرمت دعاء اوس ولی اللہ کی جو بلائین کہ روانی تہین دفع ہوئین اور اوس تہلکہ سے نجات پائی اعتقاد ہر سہ تمن بہ میر سید محمد زیادہ ہوا اور نذر اور فتوح اقبال کری ہوئی جمع کرکے بملازمت سید لائی حضرت امیر نے ساتہہ کوئی چیز کے نظر نکری اور ملتفت نہوے وہ جماعت ناامید ہوکر پہرین اور آپسمین مصلحت کری کہ اس مرد نے نقد اور جنس سے کچہہ قبول نکیا بہتر وہ ہے کہ خدمت شایستہ کیجاوے کہ منظور نظر شریف اوس بزرگوار کے ہووے پس رئیس ہر سہ تمن نے دختران خود کو نذر مین لائے سید محمد نے ہر سہ قبول کرکے بتجدید صحیح بشرعی در لایا بعد از مدتی ہر سہ عورت سے چہار فرزند تولد ہوئے سید محمد نے دختر زاد کاکر کا موالی ہمیرہ شیرانی کا اوشترانی نام رکہا اور دختر کزرانی کی دو پسر توام بوجود آئے سید محمد نے ایک کا ہونک اور دوسرے کا بنی نام کہا یہ ہر چہار طائفہ قوم و قبائل افغانان سے سید زادہ ہین اما بواسطہ نسبت مادری ساتہہ افغانان کے شہرت رکہتے ہین

فصل در بیان اولاد شیرانی ولد سید محمد گیسو دراز

اولاد شیرانی ولد سید محمد گیسو دراز پنج پسر رکہتا تہا شیخی تری مریری اوراخیل ہمر شیخی ولد استرانی مریری ولد استرانی ہمر ولد استرانی اورخیل ولد استرانی تری ولد استرانی

ذکر در بیان اولاد مسوانی ولد سید محمد گیسو دراز

اولاد مسوانی ولد سید محمد گیسو دراز نہہ پسر رکہتا تہا تعفن لودین شالی سبانی روحانی کرنونی نجیب مربادری دیاخس تعفن چہار پسر رکہتا تہا کپور ولد تعفن فہمند ولد تعفن مدور ولد تعفن ترک ولد تعفن اور بوولد تعفن

ابن کرلانی کے دو پسر ہوئے اورزئی یعقوب اورزئی کے بیٹے چار تھے اسپن خیل یحیی زئی ونگ زئی عمر خیل
امید خیل ولد اورزئی ابن دولت زائی یحیی زئی ولد اورزئی ابن دولت زائی ونگ زئی ولد اورزئی عمر خیل ولد اورزئی ابن دولت زائی
یعقوب ولد کرلانی کے ہفت پسر ہوئے مندر زئی اکے زئی [illegible] متی زئی [illegible] لیشین زئی مانی زئی مندر زئی
ولد یعقوب امی زئی ولد یعقوب مانی زئی ولد یعقوب مستی زئی ولد یعقوب خادر زئی ولد یعقوب لیشین زئی ولد یعقوب
جاننا کہ بعضے طوائف دیگر کہ خود کو پٹھان کہلاتے ہیں وہ اس فرقہ سے نہیں ہیں چنانچہ قرلبی و خطائی مگر قرلبی مردم
ساکنان موضع قرلبی کے کہ جملہ توابع کابل و غزنین سے ہیں وجہ تسمیہ قرلبی کی اونکی معلوم ہے کہ نام اس سبب
نکا ہے جو کس یہاں سکونت رکھتا ہے اوسکو قرلبی کہتے ہیں ابا و اجداد اس قوم افغانیہ کے بدست ایک
مشائخ صوفیہ سے کہ اولیا اللہ تھا اور اسم مبارک اوسکا شیخ محمد سلیمان تھا شرف اسلام و بیعت سے مشرف
ہوئے ہیں اور شیخ سلسلہ افغانیہ میں بہت بزرگ اور صاحب کرامات کثیر تھا چنانچہ ذکر اون کا خاتمہ میں مذکور ہو گا
بنا برآن کہتے ہیں کہ قرلبیان نسل پٹھان سے ہیں یہ سخن غیر واقع ہے بنام اوس موضع کے شہرت پائی ہے
لیکن خطائی ایک جماعت ہیں کہ ولایت خطا و ختن سے آیا اور اجداد اونکے آئے مردم دیگر نسل پٹھان کی
جانتے ہیں یہ غیر واقع ہے اور اولاد ختائی بنا بر منقوطا و لاد فرزندان بیٹے کی ہیں یہ قوم پٹھان ہیں اور خود کو غرشتی
جانتے ہیں صحیح ہے سوائے اونکے جو کوئی خود کو پٹھان کہتا ہے مسموع نہیں مفصل در بیان نسب تحقیق از شیرانی
منی و زدک وغیرہ سے منشعب ہوئے ہیں نقل ہے ایک جوان سید زادہ اسحاق نام قصبہ اوس توابع بغداد سے
بنا بر تقدیر روزگار ہجرت سفر اختیار کی اور بکشور کہ وطن شیرانی کا تھا پہونچا اور ایک مدت دراز اوس جا میں
گذران کری جو آثار صلاح کا خفیہ اوسکے سے ہویدا تھے ایک نے مردم شیرانی سے عاجزہ اپنی اوسکے ساتھ
نسبت کری نام اوسکا دختر بیبی تھا اوس سے ایک فرزند بوجود آیا اوسکا ابی سعید نام رکھا و لغوی ابی سعید اور
کرمنی سید اسحاق کی اسطور ایراد کرتا ہے سید اسحاق ابن جعفر ابن [illegible] ابن عیسیٰ بن یحییٰ الدین بن محمد
بن حافظ ابن نور ابن جمال ابن ابو علی ابن یادگار علی ابن شان علی ابن زین العابدین ابن امیر المومنین حسین
رضی اللہ عنہ ابن فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] از چندگاہ سید اسحاق کو
ارادہ وطن کا ہوا جو راہ میں کہ وطن طائفہ منسوانی کا پہونچے بیمار ہو کر رحلت ہو کر بعالم بقا لیگیا مادر سید ابی سعید
نے پسر کو عجیبہ در زمین شیرانی لائی اور چو ابی سعد طفل تھا پرورش اوسکی مشکل اور مادر اوسکی بے بضاعت اوقات
بمحنت تمام گذارتی تھی بنا بر ضرورت ایک مرد طائفہ شیرانی سے کہ نانی کہتے ہیں از اسباط شیرانی سے ہے چونکہ
المفلس تھا حق تعالے نے برکت مقدم مادر شیرانی کے بخت اوس کا مساعد کیا اور اندک مدت میں دولت
بہت ہوئی پس اوس مرد نے از روے مہربانی کے سعد ابی سعید کو بخت آور کہا تھا اور عقیدہ ظاہر کیا کہ دولت
میرے یمن مقدم اس فرزند سے ہے روشن دل خلائق بھی سید ابی سعید کو کہتا اور کہتے سبطے رفتہ رفتہ بخت یار
شہرت پائی اور مدت کی خداے تعالے نے فرزند دیگر ساتھ اونکے ارزانی رکھا چو مرد وجد بلاغت پہونچے اوس مرد
شیرانی نے چاہا کہ فرزند جیلی اپنے کو کدخدا کرے ساتھ زن کے اپنے مصلحت کری ضرورت ہے کہ کونسے پسر کا
کار خیر کرتا ہے تو کہا کہ اول خورد کا بعد ازان پسر تیرے کا زن نے کہا مناسب وہ ہے کہ اول سید ابو سعید بخت یار کا

غافل تھا خواب غفلت مین گیا حسن افغان حاضر تھا انتظاری اوسوقت کی کھینچتا تھا حضرت شیخ نے آب وضو طلب کیا حسن
افغان آب وضو تیار رکھتا تھا لیگیا اور وضو کرایا اور خود جس جگہہ کہ حاضر تھا قرار لیا حضرت غوث العالم نے جسوقت کہ حضوری
حق تعالی کی رکھتے تھے فرمایا کہ اے حسن کہا بلی پیر دستگیر نے فرمایا کون حسن عرض کری کہ حسن افغان خاموش ہو رہی پھر فرمایا
بھی پیر دستگیر نے فرمایا کدام حسن کہا حسن افغان غرض تین مرتبہ اسیطور فرمایا اور حسن افغان نے جواب دیا چہارم مرتبہ فرمایا آؤ جسکو
خدا دیوے آوے اندرون حجرہ کے طلب کیا جو کچھ خدا سے چاہتا تھا مقصود اوسکا حاصل ہوا تمام عالم حسن افغان پر کشف اور
متجلی ہوا اور فرمایا کہ پیش فلان سفید بافی جاؤ وہ فرماوے اوسکو عمل مین لاؤ حسن افغان پیش سفید بافی گیا اور سرگذشت اپنی بیان
کرکے کہا اے برادر مین کچھ نہین جانو ہون مگر اسقدر واقف ہون کہ جو مخلوق کہ صاحب بنا تا ہے ریسمان خوب بناتی ہے اس
بشارت سے معلوم ہوا کہ امر ریاضت شاقہ فرماتے ہین حسن نے ایک مدت ریاضت کھینچی اور ایک مدت خدمت مین پیر کے
اپنے گذرانی تا آنکہ بمرتبہ ولایت پہونچا شیخ غوث العالم حضرت بہاء الدین ذکریا نے فرمایا کہ اے حسن جا اور قوم افغان مین ہدایت کر
حسن حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا سے رخصت ہوکر قوم غرغشتی مین آیا اور خلق کو ہدایت بحق کرتا تھا در اصل حسن خجند سے تھا
عالم مین شہرت بخوندی پائی ذکر در بیان اولاد ہنی ولد دانی خصنجانی نے بکرم خود ہنی کو متولد پسر عنایت کئے مستکا اسوت مرغزائی
مندو خیل مرغنین دہ مال یوسے امرزئی زدون سالی شون علی خیل قاسم کرک تون خنابق رضی موسی ولد ہنی
مستکا ولد ہنی اموت ولد ہنی مرغزائی ولد ہنی امرزئی زدون ولد ہنی سالی ولد ہنی شون ولد ہنی علی خیل ولد ہنی رضی ولد ہنی مندو خیل
ولد ہنی مرغنین ولد ہنی ابا بکرزئی ولد ہنی یوسے ولد ہنی قاسم ولد ہنی کرک ولد ہنی تون ولد ہنی خنابق ولد ہنی ذکر در بیان اولاد
بانی ولد غرغشتی چہار پسر رکھتا تھا جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل ذکر در بیان اولاد مندو ولد غرغشتی بن پشتان

فصل چہارم در بیان نسب گرامی بعضے طوائف متفرق کہ داخل اس سلسلہ کے ہین

نقل ہے کہ دوکس قبیلہ اور رسمی در آمدے ایسی جگہہ پہونچے کہ لشکر وہان فرود آیا تھا ایک زن دوکس کی ایک سطل آہنی پڑی ہوئی پائی اوس وقت میں
اوسی شب پسر تولد ہوا تھا اور اتفاقات حسنہ سے وہ کہ سطل پائی تھی فرزند نرکھتی تھی اور جسنے کہ فرزند پایا تھا اولاد بہت رکھتا تھا
مگر نفقوت حی الذی لایموت عاجز تھا جو ہر دو ایک قبیلہ سے اور خویش اقربا تھے وہ مرد کہ صاحب سطل آہنی تھا ساتھہ اوسکے
کہا کہ اے برادر تو جانتا ہے کہ میرے فرزند نہین ہے اور اس دولت سے بے نصیب ہون اگر اس پسر کو میرے ساتھہ ارزانی کرے تو
مین اوسکو بفرزندی تمام پرورش کرون مین اور نام میرا اس پسر سے عالم مین باقی رہے عنایت اور کرم تیرا ہوگا اور موجب ممنونیت
اور احسان تیرا ہوگا جبتک زندہ ہون مین مرہون احسان اور اخلاص کا تیرے رہونگا تو اس سطل آہنی کو مجھسے لے تا چند روز
وجہ کفاف تیرا ہووے اور پسر کو ساتھہ میرے دیوے اوس مرد نے واسطے خاطر اوسکے ویساہی کیا پسر کو ساتھہ اوسکے دیا اور سطل کو
بمعاوضہ لیا اور بزبان پشتو سطل کو کرزی کہتے ہین اوس مرد نے ساتھہ مناسبت کی اوس پسر کا کرزانی نام رکھا
اور بفرزندی کا ان کیا کہ جو سن رشد و تمیز پہونچا بصبیہ خود حبالہ نکاح مین اوسکے دلایا اور اوس سے اولاد بہت
ہوئی چنانچہ مرقوم ہوتی ہے بنا بر اس تفصیل کہ حق تعالے نے کرزانی کو دو پسر دیئے کودی ککی کودی سے شش بوجود
آئے موسی زئی ہوتی منگلی دلہ زاق دتوزئی دروک اگرچہ ہوتی و دروک داخل فرزندان کودی کی ہوی مین
مگر راویان اس فن کے فرزندان سید محمد گیسو دراز سے کہتے ہین واللہ اعلم بحقیقتہ ککی سے پانچ پسر پیدا ہوئے
دورخیل جبکلم سورانی کیسوی امرخیل دورخیل ولد ککی سورانی ولد ککی کیسو ولد ککی امبر ولد ککی دلہ زاق ولد کودی

چار پسر رکھتا تھا حسن با سمین ارم سنا عمر حسنی علی ولد میران چار پسر رکھتا تھا سادو زئی میر زئی غوزی زئی حیدر زئی بی خیل ولد میران چار پسر رکھتا تھا حسن با سمین ارم سنا
شمس الدین سمعون لاولد گیا سرادو ولد کاکر چار پسر رکھتا تھا شادی زئی انگوزئی فاطمہ زئی آنوزئی برلفوزئی ولد کاکر زئی ہشت پسر رکھتا تھا
شادی خیل باجو خیل ایوب خیل باجوزئی سدوزئی مما خیل ممی زئی سنک حسنی ولد کاکر دمرو ولد کاکر سرگری ولد کاکر عشتی ولد کاکر ترغزی ولد کاکر
موسی زئی ولد کاکر جلال خیل ولد کاکر نکرانا ولد کاکر ذکر در بیان اولاد فرزندان وصلی کاکر شش پسر بدین تفصیل جرمی فرزند وصلی
کاکر سیدار پسر وصلی کاکر کرکرانو پسر وصلی کاکر تارن پسر وصلی کاکر کہ سیدزادہ تھا ایک پسر رکھتا تھا انجرا نام اوسکا ایک بیٹا متوجہ کری
نام کیا وہ پنج پسر رکھتا تھا ازان جملہ چار پسر اصلی و ایک وصلی تھا چار پسر اصلی بدین تفصیل مکانون اذین اسمعیل نور ابراہیم
ذکر کرسی سید طاہر الملقب تارن کہ کاکر نے بفرزندی کلان کیا تھا ایسا روایت ہے کہ تارن بن سید ناصر سید علاء الدین بن
سید قطب الدین بن سید داود بن سلطان کبیر بن سید شمس الدین بن سید احمد بن سید علی رفاعی بن سید حسن بن سید محمد
بن سید جواد بن سید علی رضائی بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین
بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرملی پسر خوانده کاکر پسر خوانده کاکر ذکر در بیان اولاد ناغر ولد دانی ابن غرغشتی ناغر سے دو پسر
ہوے یونس و ہس یونس ولد ناغر ولد دانی ابن غرغشتی کے شش پسر ہوے بکفت خاخنہ ممتہ وچیذر اور یونس سلمی
اندک دہس ولد ناغر کے بھی شش پسر ہوے پرند ترک سالاج عبد الرحمان برند ولد دہس ترک ولد دہس ذکر در بیان اولاد
داوی ولد دانی داوی کے تین پسر موجود آے دمر اصلی ہمیر خواندی وصیلی سیدزادہ تھا اولاد دمر ولد داوی اولاد ہمیر ولد داوی اولاد
خواندی ولد داوی سیدزادہ تھا الملقب خجندی چار پسر رکھتا موسی علی سکندر بلبل وجہ تسمیہ خوندی نقل ہے کہ جبات داوی ولد خدائی
داوی مین کہ پسر اوسکا خوردترین ہمیر کا تھا بجہت خرید اسپان قندہار مین گیا تھا اور چند روز اوس مکان مین رخت اقامت ڈالا ایک زن
باکمال عظمت باپسر سید حسین نام ولایت خجند سے پہونچی داوی نے انہسی اوسکی استفسار کیا کہ کہانسے آئی تو اور کہان جاویگی زن نے کہا
کہ خجند سے آئی ہون اور یہہ پسر سیدزادہ ہے اوس ولایت مین قحط سالی واقع ہوئی ہی چاہتی ہون کہ خود کو پیش خواہر کلان اپنے کے
کہ ملتان مین ہے پہونچاؤن مین مگر بلاحظہ راہ دور دراز سے نہین جاسکتی ہون داوی نے کہا کہ اے عورت خاطر جمع رکھہ کہ انشاء اللہ
تعالی تجھکو پاس خواہر کے تیرے پہونچاؤنگا مین بعد خرید اسپان داوی اوس عورت صالحہ کو پیش خواہر کے اوسکے ملتان مین لیگیا
خواہر کلان اوسکی نے اپنی اس خواہر سے کہا تو جوان ہی تو بہتر یہہ ہے کہ کد خدا ہووے تو اور عقد نکاح کسی جوان کے در آوے تو
با محنت اور مشقت سے خلاص ہووے تو کہا کہ اگر رضاے تیری ایسی ہی قبول رکھتی ہون مین کہا اے خواہر یہہ مرد جوان کہ تیرے کو
اسقدر راہ دور دراز سے لایا بہتر ہے کہ عقد نکاح اسکی مین در آوے تو اوسنے برضاء خواہر اپنے قبول کیا اور عقد نکاح داوی مین در آئی
داوی نے بوطن خود معاودت کی اور یہہ پسر حسن نام کہ ہمراہ رکھتی تھی خیلے شوخ تھا دزدی در پیش لی رفتہ رفتہ مردم قوم غرغشتیان حسن کو
بحو کہتے تھے بزبان افغان بحو دزد کو کہتے ہین بعد از مدت مدید توبہ نصوحا و امنگیر حسن کی ہوئی ہاالدہ خود بہر خصمت حاصل کرکے
پیش حضرت غوث العالم شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہ العزیز کے گیا اور حلقہ بندگی اوسکا گوش ارادت مین کرکے مرید ہوا اور ایک مدت
خدمت مین گذرانی اور ایک شخص خواجہ حسن نام بصرہ سے تھا مدت طویل سے خدمت مین قیام رکھتا تھا ایکروز خواجہ حسن نام بصری
نے عرض کری کہ یا حضرت پیر دستگیر ایک مدت سے کہ امیدوار ہون مین دروقت حضوری حق کی اس خاکسار کو نعمت حق سے
بہرہ ور کرے تو در عرض کرنیکے یہہ حسن افغان بھی حاضر تھا حضرت غوث العالم نے فرمایا کہ وقت آخر شب کے حاضر ہوئیے
تو حسن افغان نے اوسیوقت سے دروازہ حجرہ کا پکڑا اور آپ وضو تازہ رکھتا تھا جو وقت آخر شب کا پہونچا حسن بصری اوس آخر

کہتے ہین اور شادو رستم کو رستم خیل کہتے ہین اور نکروہن کو نکرو خیل کہتے ہین اور اولاد فیروز شاہ سے دو پسر ہوی محمود خان و نیاز خان محمد خان کو محمد خانی کہتے ہین
اور اولاد نیاز خان کو نیاز خانی کہتے ہین برگ ولد عمر ابن برنگی سے کے دو پسر ہوے ایک نور دوسرا سور نور ولد برگ کی دو پسر ہوی نوحی محمود زئی نوحی ولد نور کے
سہ پسر ہوے احمد خیل مہندی خیل گدائی خیل سور ولد برگ کے چار پسر ہوے حسن زئی اسحاق زئی اسحاق زئی کو قند خیل سیدو زئی حسن کی تین پسر ہوے یوسف
خیل مہا خیل عمر زئی محمود زئی کے دو پسر ہوے زکریا خیل الیف خیل اسحاق کی ایک پسر ہوا شیخ ابو مند کے دو پسر ہوی وادی خیل جنگ زئی سیدو زئی
کے ایک پسر ہوا اوسکو موسی زئی کہتے ہین موسی ولد سیدو ذکر دربیان اولاد دوتانی کہ پسر سوم لودی کا ہی حق تعالی فرد دوتانی کو پسر کرامت فرمایا ذکر
دربیان اولاد سروانی بن میی حق تعالی نے سروانی کو سہ پسر کرامت فرماے سوتی سربال بلی سوتی و بلی ایک مادر سے تھے سوتی سے پنج پسر ہوی سہ پسر
اصلی و دو پسر وصلی کہ بفرزندی کلان کہتے تھے فرزندان اصلی سے سہ پسر ہوے ابو الفتح ایبک بوبک فرزندان وصلی دو پسر ہوی حسن ہدیا خیل
ایبک و بوبک کی اولاد کا حال معلوم نہین خلل خال ہے اور فرزندان حسن کو حسن خیل اور اولاد ہدیا کو ہدیا خیل کہتے ہین اور ابو الفتح سے سہ پسر
باقی رہے یونس شہباز سربر یونس کو دو پسر ہوے یوسف منا یوسف کی دو پسر ہوے اسمعیل اصبا اسمعیل دوزن رکھتا تھا نام یکی نتی او نام
دوسری کا بانو تھا بانو سے دو پسر ہوے نوری مجاری نتی سے اور نتی سے سہ پسر ہوے مجاہد نن ہولی کو چار ہوے الیک احمد ک الک گدا منا
ولد یونس او شہباز ولد ابو الفرح سے کے ایک پسر ہوا اوسکا خضر نام رکھا اور خضر سے شش پسر ہوے چار اصلی دو وصلی چار اصلی اموت
ہنجہ جیا زرنی زکو زئی وصلی رستم نامزئی ذکر دربیان اولاد سربرن ابو الفرح: ذکر دربیان اولاد سربال ولد سروانی اوسکی سہ پسر تھے جندی
احمد سوری ولد سربال کے سہ پسر ہوے ابراہیم کلکتور شہباز کلکتور کے شش پسر ہوے ابراہیم سید لولی الوت منکت مولانا
ابراہیم کے سہ پسر ہوے محمود ہارون کرزوی محمود کا ایک پسر ہوا موسے نام رکھا اور موسے کو تین پسر ہوی اجا ابو احمد شیخ احمد الشنہر گکیور کے
سہ پسر ہوے مدو سمو سلیمان دانا شیخ سلیمان دانا کے دو پسر ہوے اور ایک دختر شیخ محمود حاجی شیخ طیسی قتال کے دو پسر ہوے
شیخ علی شہباز شیخ بابر مدریا شیخ شہباز سے ایک پسر ہوا اوسکو احمد جوانمرد کہتے ہین اور شیخ احمد جوانمرد سے چار پسر ہوی صد جہان شاہ سکندر
شیخ خواجہ بابری ہارون ولد ابراہیم کی کرد ہی ولد ابراہیم کے شہباز ولد سوری ہے سب ولد سوری او تھوڑا سا احوال مشایخ طالف مذکور کا
خاتمہ اس تاریخ مین مسطور ہوا ہی حق تعالے توفیق معرفت احوال کا اگہان دیا اول کچھ بندہ کو مع سید و گکتور موتی ولد گکتور اموت ولد گکتور منکت الکیور مولانا ولد
بدین کاکر ناعر وادی تبی اولاد کاکر کا کر سے بست و چہار فرزند بوجود آئے **فصل دربیان اولاد واحفاد عز عشتی** قال اللہ تبارک
و تعالی یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم ان اللہ علیم خبیر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورہ حجرات مین کہ اے لوگو ہمنے تمکو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور بنائین تمہاری ذاتین اور گوتین تاکہ آپسمین پہچان ہو مقرر
بزرگی اللہ تعالی کی ہان اوسکی بڑی ہی جو پرہیزگار بڑا ہے اللہ سب جانتا ہے خبردار ولد قیس عبد الرشید پٹھان لاے ہین کہ حق تعالی نے [illegible]
اپنے عز عشتی بنت شاہ ملا سے فرزند مرحمت کیے تھے داتی بانی مند و ذکر دربیان اولاد داتی داتی سے چار فرزند بوجود آسے بدین تفصیل
[illegible] ذکر اولاد کاکر کاکر کو بست و چہار فرزند پیدا ہوے [illegible] پسر اصلی تھے شش پسر دیگر کو مردم افغانان [illegible]
[illegible] قسمت میراث و املاک مین سبکو علی السویہ [illegible] فرق [illegible] فرزندان اصلی [illegible] یعنے [illegible] جد رام [illegible]
[illegible] عزی موسی زئی بابلی فرزند وصلی شش [illegible] پیدا [illegible] کہتے ہین سیدزادہ تھا
[illegible] خیل نکرانی [illegible] ولد کاکر چار پسر رکھتا تھا [illegible] یونس خیل سالار خیل سوندن
[illegible] ابابکر ولد جد رام الیاس [illegible] کو سردار اونکا کہتے رہے دوازدہ پسر ہوے علی خیل
[illegible] ولد ابابکر سہ پسر رکھتا تھا یوسف [illegible] عیسی الیاس ولد ابابکر چار پسر رکھتا تھا

داکی چھپی دنیار خیل نالو خیل نیازی خیل سلیمان خیل ولد نجیب و دیگر فرزندون کو سہاگ و لد ابراہیم بن غلزئی کو دو پسر ہوئے لوحی خیل اسمعیل خیل پہلے رول غلزئی کو ذکر درمیان احوال لودی بن شمی کے حق تعالی نے لودی کو سہ فرزند کرامت فرمائے نیازی سیانی دونانی کہتے ہین کہ دونانی وہ فرزند خواندہ رکھتا تھا اور نیازی سے سہ پسر پیدا ہوئے باہی جام خاکو انہیمیں اولاد باہی بحال خود رہی اونکا باہی کی تین پسر اور بیٹہ دیگر اونسے جدا تھوا اجام ولد نیازی کو ہشت پسر ہوئے جندار سنبل خان خیل دولت خیل عیسی خیل علی خیل مہل خیل بکی اور یہہ دو بھی انباری نیازی مین ہین ہمیم خیلی خاکو ولد نیازی کو پنج پسر ہوئے آکی لالا کندی اور اولاد دو پسر ہوئے سود شہ تک اور سود کو دو پسر نیلو اور آکی جام سوری اور جام دو پسر پیدا آئی یکو محسن آسمعیل جرنای آسمعیل ولد سیانی تین پسر رکھتا تھا سور زبانی یونس و ولد اسمعیل کو چار بیٹے ہوئے نیال ہیکی سارہ لالا یونس ولد سور کے دو پسر اہراناک دختر محمود نی لیسین نام دختر ترکی تھا محمد بین یونس اسکو چیا پسر رکھتا تھا داد خیل دولت خیل شادی خیل مہر اخیل داود ولد محمود چاپ رکھتا تھا کوئی برام موسی نور اخیل شیر اولد محمود کے ایک بیٹا ہوا اتمان نام رکھتا تھا اتمان دو زن رکھتا تھا ازان یک ان ست ایک پسر ہوا اوسکا محمد نام رکھا محمد ابن اتمان سے پسر ہوئے بہاوالدین صدر الدین رکن الدین بہاوالدین کے ایک پسر ہوا ابراہیم نام رکھا اور ابراہیم کو ایک پسر ہوا حسن نام کیا اور حسن بن ابراہیم ہشت پسر رکھتا تھا از ان افغانی ست دو پسر ہوئے فرید نظام اور فرید کے ہشت پسر ہوئے سلیمان احمد سد اشادی خان یوسف علی فرید حسن بسلطنت پہونچا اور ملقب بشیر شاہ ہوا وہ پسر رکھتا تھا سلیم خان رکن خان رشید خان سلام عادل خان قطب خان نصرت خان کمال خان نو بنان قائم خان نظام ابن حسن ایک پسر رکھتا تھا مبریان نام و خواہر اوسکی عقد میں سلیم شاہ کے تھی بعد از فوت اسلام شاہ خواہر زادہ خود کو مار کر بادشاہ ہوا اور ملقب ساتھ محمد شاہ عادل کے ہوا مردم عادلی کہتے تھے لبسن ولد یونس ابن سور نرگی بنت لیسین اولاد کو اوسکی نرگی کہتے ہین بجکی ولد سور ابن آسمعیل الا داد ولد سور بن آسمعیل ساد و ولد سور بن آسمعیل لوحانی ولد سور کا در اصل لیوح نام تھا دو زن رکھتا تھا ایک کا نوری نام اور دوسری کا سری نوری کے پانچ پسر ہوئے مما میا آخور پنج خیل خود ما ابن نوری کے سہ پسر ہوئے لیسین خیل خدر خیل یعقوب خیل ما ابن نوری کو میا خیل کہتے ہین اوسکے دو پسر تھے امروت خیل موسی خیل کہ دیا بیان و مرا سے سکندر بنی اوس خیل سے تھی لبسن کے دو پسر ہوئے دولت خیل حسن خیل خدر خیل کے چار ہوئے زکو خیل بورا خیل براہم خیل لودی و سری کہ عورت وہی لوحانی تھی اوس سے ایک پسر ہوا اوسکو امروت نام رکھا اولاد کو اوسکے امروت کہتے ہین ذکر درمیان میال ولد آسمعیل ابن سیانی کہتے ہین کہ میال ہی نام رکھتا تھا اولاد نے بھی اوسکے بنام پدر اپنے شہرت پائی اور اونکو بنی کہتے ہین ذکر درمیان اولاد برنگی ولد سیانی اسکو ہشت تھی مروندی اندار زند زندی زمیون تبر غندی عمر ولد برنگی کو دو پسر نصیب ہوئے اسحاق سرک اسحاق ولد شرکو دو پسر ہوئے ایک ملک شاہو دوسرا ملک یوسف ملک شاہو کی دو پسر ہوئے لیسین احمد ملک یوسف دو زن رکھتا تھا ایک لسنا نام اور ایک دختر کاکڑ کی لیسین ولد ملک شاہو کو لیسین خیل کہتی ہین وہ دختر خام سو دختر خام نیازی سے سہ پسر پیدا ہوئے گرامی خیل باجی خیل نسو سو کی کہ کاکڑنی کی تھی سہ پسر ہوئی جیر و اشجا اباما باہی سے تین پسر ہوئے نہد بن سمو علاء الدین اولاد انا پنج ہین کہ بحور ابین متوطن ہین اولاد اشجا کے شیخ محمد و عالم خان رو ہر مین متوطن ہین اولاد جیر وکم ہے ملک بہرام کو دو پسر ہوئے الا کالا اولاد ملک محمد و قصبہ غوت مین ساکن ہے اونکو محمود خیل کہتے ہین محمد بہلول سلطنت کو پہونچا اور بادشاہ ہند کا ہوا نسو اولاد ملک یوسف کو لودیحان نیازی ایسا نقل کرتا ہے کہ ملک یوسف دو زن رکھتا تھا ایک دختر کے انسو نام اور دوسری دختر خام نیازی کی اوسکو نسو کہتے ہین سہ قسم ہوئین شد جیر و انجی مالی اولاد انجی کہ رو ہر مین ہی تھی مین نسل مالی سے چند کس ہندستان مین متفرق ہین اور دختر خام کے سے بھی سہ پسر ہوئے ایک نسو دوسرا تاج الدین سوم ملک پیوا و ملک پیو سے بھی چار پسر ہوئے علاء الدین سمو وا از یک مادر سہ پسر وا از مغلانی میر علی از میر علی یکرو بین فیروز شاہ رستم نادر سے علیحدہ دختر گستہ دولت خیل نوحانی اولاد خواجہ خضر وغیرہ کو نسو خیل کہتی ہین اور اولاد تاج الدین کو تاج خیل کہتے ہین اور سمو کی اولاد کو سمو خیل کہتی ہین اور میر علی کو میر علی خیل.

اور پس ایام معدودہ کے فرزند موجود آیا جو یہ خبر ساتھ شیخ بیت کے پہونچی کہا کہ یہ فرزند بے رضامی مادر و پدر بزدزدی حاصل ہوا مناسب وہی
کہ نام اسکا غل زوی چاہیے رکھنا اور بزبان افغانان یعنی پشتو مین غل چوری اور زوی پسر کو کہتے ہین یعنی فرزند دزدی پس ساتھ اسی نام کے اشتہار پایا و بعد از
چندگاہ شاہ حسین بنابر قول و قرار کے دختر کا جسکا متو نام کو برضاے شیخ بیت حبالہ نکاح مین اپنے لایا اور اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا طفولیت مین
ودیعت حیات سپرد کی اور بعضے ایسے ہین کہ شیخ بیت نے پسر متی کا سروانی نام رکھا اور ایک فرقہ کہتے ہین کہ سروانی تیرہ پسر متولد ہوا تھا اور قول
اصح اقوال کا یہی اور بعد مرور ایام کے حق تعالی نے بی بی متو کو فرزند دیگر کرامت فرمایا شیخ بیت نے اوس نواسہ اپنے کا نام ابراہیم رکھا اور جو صغر سن
اوس طفل سے آثار رشد و تمیز کے مشاہدہ کیے اور انوار بزرگی و فراست جبین سے اوسکے تفرس اور محسوس ہوئی اوسکو لودی لقب کیا وجہ تسمیہ لودی
کی وہی کہ قبیلہ مین اونکے ایک سال ایسا واقع ہوا کہ برف بسیار برسی بواسطہ زیادتی سرما کی کوہ سے کہ مستوطن تھے بجاے دیگر کہ برف کم تھی منزل کری
جو موسم زمستان کا بانجام پہونچا اور بہار درآئی اور نوروز ہو گیا پھر کے متوجہ وطن مالوفہ کی ہوے جس روز کہ منزل قدیم مین پہونچے شیخ بیت نے ساتھ
والدہ فرزندان نسبتی کہا کہ طفلان راہ سے پہونچے ہین اوٹھ اور واسطے اونکے چند نان پکا کہ کھاوین کوفت راہ برطرف ہووے اور آسودہ ہووین اوس
ضعیفہ صالحہ نے کہا کہ اس گھڑی راہ سے آتے ہین کسی خانہ مین آتش نہوی بعد ازین آتش میسر ہوگی روٹی پکاونگی مین شیخ نے کہا اوٹھ بسم اللہ کہہ اوسی
دیگدان قدیم مین کہ نان پخت کرتی تھی ہاتھ ڈال اور آگ نکال اوس ضعیفہ نے کہا کہ تمسخر و استہزا کرتا ہے تو شاید کہ یہان سے گئی ہین ہم اور اسقدر
ابر و باران برسا کہ بشرح راست نہ آوی آگ ابتک رہنا کیا معنی رکھتی شیخ نے کہا کہ تجھے استفسار و اظہار اس بات کی کیا کام ہے اوٹھ اور جو کہتا ہون کر اگر آگ
ہووی بسیار خوب اگر نہ کچھ نقصان ساتھ تیری عائد نہوگا وہ عصمت مآب اوٹھی اور بسم اللہ کہہ کر ہاتھ دست تنور مین کیا اور تھوڑی سی راکھ اوٹھائی دیکھا کہ اخگرہا ویسی ہی
روشن اور تابندہ ہین کہ گویا اسی ساعت آگ افروختہ کری ہے تعجب کیا اور کچھ آرد آب پاسی نکال کر خمیر کیا اور روٹی پکانیمین مشغول ہوئی شیخ نے کہا کہ ہر نان کہ پخت ہووی
اول آگے میرے لاوی کی بوجود عصمت مآب روٹی پکانیمین مصروف ہوئی ہر سہ بیٹے اوسکے جیسے کہ روش اطفال کی ہے گرد و پیش تنور کے جمع ہوی اور منتظر
تھے کہ جو نان پخت ہو جاوے پاس پدر کلان کے اپنے لیجاوین درین اثنا جو نان کہ اول پخت ہوئی تھی جدہ اونکی نے تنور سے نکال کر پیش
اپنے رکھی ابراہیم پسر خورد بی بی متو کا ازروے جلدی و تیزدستی کے اوس روٹی کو آگے سے والدہ کے اوٹھا کر پیش جد کے لیگیا اور بتعظیم
تمام آگے اونکے ایستادہ ہوا شیخ بیت نے جو وہ جلادت اور دلیری اور تہور اوسکے برادران دیگر سے زیادہ دیکھی ایسے خورم و شادمان ہوا اور
ازروے ابتہاج و مسرت اوپر زبان اوس ولی خدا کے گذرا کہ ابراہیم لودی اور بزبان پشتو مین لودی کلان کو کہتے ہین و وہی ست یعنی
خوب کلان ہے پس اوسکو بغل مین لیا سر اور چشم اوسکی چومی اور اوس نان کی لقمہ کر کے اول دہان مین اوسکے رکھا اور حق مین لودی کے
دعاے خیر بتقدیم پہونچائی اور نسبے باسم لودی اشتہار پایا اور جو کہ نعمت اور بزرگی پہونچی اوس لقمہ سے پہونچی کہ حضرت شیخ بیت نے مرحمت
فرمایا تھا اور بمرور زمانہ ایام کے نام اوسکا زبان مردم سے محو ہوا اور ساتھ اسی لقب کے شہرت پکڑی اور بدعاے جد بزرگوار حق تعالی نے
اوسکو اولاد و احفاد بہت کرامت فرمائی اکثر قبائل مین فخر اور بزرگی اوسکی سلسلہ مین تھی اور نزد سلاطین سلف مکرم و معتبر رہے اور کرام
علیا بہرہ مند ہوے اور حق تعالی نے اس سلسلہ مین سلطنت عالم کرامت فرمائی فرمانرواے مکرم کیا اور جو شاہ حسین بجملہ اس گروہ سے تھا
بنابران اسم نسب اوسکا اس قبائل مین مذکور ہوا اولاد نے اوسکی باسم والدہ خود شہرت پائی اور اونکو متی کہتے ہین اور بقول بعضے مجموع پنجاہ دو
او خیل مین اصل سے ساتھ متی کی اشتہار رکھتے ہین بعد ازین بیٹا ہاے دیگران خیول سے منشعب ہوے ہین اسو تعداد فرزندان
و انساب متی سے شروع کیا جاتا ہے جو فرزند رشید بی بی متو کا غلزی تھا بنابران اول ذکر غلزی کا تحریر مین آتا ہے تا رعایت بزرگی خوردی
واضح ہو جاوے حق تعالی نے غلزی کو سہ فرزند دیے ابراہیم تولر ابراہیم ولد غلزی سے تین فرزند پیدا ہوے تحجب بابک تولر ولد غلزی کے
سہ فرزند ہوے ترلی و ہوتک و اندر ولد تحجب ولد ابراہیم کے سیزدہ پسر موجود آئے سلیمان خیل علی خیل عمر خیل حمید خیل کاری خیل مردکی

ظفر یابی اور اوسکو دو بار اوسمین سرنگون چاہ مین آویختہ کیا اور حکم بقتل اولاد قبیلہ لنگاہ کیا اولاد و اسباط قبیلہ لنگاہ [illegible] کوئی وجہ کے
خلاصی اپنی وسعت [illegible] سے کہ [illegible] سلطان حسین [illegible] تھا اس
خیال تھا کہ [illegible] متوطن ہوئے اسکے اوس [illegible] آبادی تھی نواحی مین اوسکے قبائل [illegible]
کی آبادی تھی [illegible] اسپر [illegible] ہوگیا تھا کہ [illegible] اولاد
مجملاً صحیح و سالم اقامت پذیر رہی [illegible] زمان اسلام شاہ [illegible] کیا اور بعد ازین [illegible] جلال الدین محمود
جلال الدین [illegible] السلطنت ولیعہد تھا شاہ [illegible] الدین [illegible] شاہ حسین [illegible] خاطر [illegible] شاہ حسین [illegible]
موافقت پدر ہاتھ سے [illegible] شیخ تبتی [illegible] آیا اور محلہ شیخ مین [illegible] اور ریاضت و طاعت حق [illegible]
روز قیام رکھتا تھا اور قائم اللیل رہتا تھا [illegible] کیا اور ملازمت شیخ سے مشرف ہوا جو آثار بزرگی [illegible] شاہ حسین [illegible]
بیت [illegible] اوسکو خانہ [illegible] مین [illegible] و محرم کیا [illegible] پرورش [illegible] حسین [illegible]
تمام کاروبار [illegible] اوسکے قرار پاے [illegible] شیخ [illegible] شاہ حسین [illegible] فرزندان [illegible]
اور اتنے مین [illegible] شیخ تبتی کی اوسکو مثل فرزندان کے تصور کرتے تھے [illegible] طریقہ [illegible] بیان [illegible]
آمد و رفت رکھتا تھا [illegible] کوئی کام [illegible] تدبیر سے [illegible] شادی [illegible] شاہ حسین کو سبب [illegible]
باصبیہ شیخ تبتی کہ منسوبہ نام رکھتی تھی الفت تمام حاصل ہوئی اور رفتہ رفتہ [illegible]
سلسلہ مواصلت کا درست کیا یعنی نکاح پوشیدہ کر لیا تھا اور بعد چند [illegible] آثار حمل نظر آنے لگے [illegible]
[illegible] والدہ [illegible] کی اس امر سے واقف ہوئی [illegible] ندامت و سرزنش [illegible]
چارہ [illegible] اس امر کا ساتھ [illegible] شیخ تبتی کے معلوم کیا اور کہا کہ [illegible]
رسوائی [illegible] ظاہر ہو [illegible] بہتر ہے کہ اس [illegible] جوان [illegible] شیخ نے کہا کہ یہ
کفو ہمارے نہین [illegible] حقیقت اصل و نسل سے اوسکے واقف نہین ہون [illegible] اس امر کے [illegible] والدہ [illegible] شاہ حسین
سے احوال حسب و نسب اوسکا دریافت کیا شاہ حسین نے کہا آبا و اجداد میرے ولایت [illegible] مین اشراف [illegible]
ہین اگر تم [illegible] نہین رکھتی ہو ایک کس کو [illegible] تمہارا [illegible] تم کو [illegible] تحقیق کر کے [illegible] واسطے تمہارے [illegible]
اونہوں نے اس بات کو پسند کر کے نکاح [illegible] ولایت [illegible] شاہ حسین نے بھی ایک [illegible]
مخفی [illegible] بعض [illegible] نکاح [illegible] اور [illegible] متوجہ [illegible] حالات حسب و نسب شاہ حسین کے
معلوم کری اور خاطر جمع [illegible] سعادت [illegible] شاہ حسین [illegible] منتظر [illegible]
ایک روز [illegible] شاہ حسین نے پوچھا کیا خبر لایا ہے [illegible] حقیقت اصالت و بزرگی تمہاری تحقیق [illegible]
[illegible] میری [illegible] بغیر [illegible] شاہ حسین نے بعد [illegible] درست [illegible]
اوسکے [illegible] قبول فرماوے [illegible] شاہ حسین [illegible]
اور کہا [illegible] اشارت [illegible]
در آیا اور [illegible] والدہ [illegible] کے آیا [illegible] اصالت و بزرگی شاہ حسین کی [illegible]
[illegible] نے حقیقت شیخ تبتی کی ظاہر کری [illegible] اس خبر سے خوش دل ہوا [illegible] شاہ حسین [illegible]

کہ کلان اور عاقل تہا ساتہہ اونکے دونا خدمت مین بکار آوین ہم شیخ بیٹ نے کہا کہ کیا خوب ہوے یعنے جانب اپنی سے کہ فرزند رشید ہے تو برادر کو اپنے مین او مجہہ ہمراہ برادر کے میرے جاؤ کہ مین اور مادر تیرے حق سے اپنے باز آئے ہم خود کو سربنی موسوم کریگا تو اسمعیل نے سخن بدیر بگوش قبول اصغا کر کے ہمراہ سربنی کی روان ہوا اور بمنزل عم آیا سربنی نے اسمعیل کو بفرزندی کلان کر کے پرورش کرتا رہا حق تعالی نے ساتہہ برکت مقدم اوسکے سربنی کو دو فرزند اور مرحمت فرمائے اور دولت دنیوی نے چندان منہ کہلایا کہ شرح راست نہ اوے جو اسمعیل بسن رشد اور تمیز کے پہونچا اوسکے دل مین خدا طلبی کا شوق دامنگیر ہوا اور ریاضت سخت اور بیت سے مرتبہ ولایت پہونچا اور براین شیخ اسمعیل سربنی مقبرہ اور گنبد اونکا اوپر کوہ سلیمان مقام خواجہ خضر کے واقع ہے وہی اسمعیل ہے اور جو اسمعیل اوس جگہہ گیا اوس سے بارہ پسر اور دو دختر موجود آئے اور شیخ تبتی سے اولاد اور احفاد بہت بوجود آئی نسل دکو تبنی کہتے ہین اور اولاد دختر کو اوسکے تبنی کہتے ہین اولاد دختر اوسکی تبنی شہرت پائی اور اوسکو منی بہ کہتے ہین اب بذکر پسران اوسکے شروع کرتا ہے اشیلن کلین اشیون کو حق تعالی نے شش پسر روزی کیے ابراہیم مرنانی ورغازی عرون شنجی کر لونی ابراہیم کے دو پسر ہوئے ایک کہ صلبی تہا اوسکا دونانی نام کیا اور دوسرے پسر سید زادہ کو کہ بفرزندی کلان کیا تہا اوسکا کودی نام رکہا مرنانی ولد اشیون کے دو پسر ہوئے جاکی و بہرو دنانی ولد ابراہیم کے دو پسر ہوئے اکری بہمن عل جاکی ولد میربانی نے پسر رکہتا تہا نیازی سربن جاکی تشور میورانی ہمدانی کہتے ہین کہ پسر خواندہ تہا اور کری ولد میربانی کی تین پسر ہوئے بلیر شبیر تبد بہمن ولد دونانی پانچ پسر رکہتا تہا یوسف سنکرلانی لشکری ابوالفرج بابی دمر ولد مربانی کے سات بیٹے ہوئے شاہ مالک تاجو حنفی ملاخیل سیکری روم دلوبالی خیل عزون ولد اسیون شش پسر رکہتا تہا سپنی ورکی زرکی ثابت خیل عوزرئی ادرک زئی ورغازی ولد شیون مستحی ولد شیون کرلولی ولد اشیون ذکر دربیان اولاد چین ولد شیخ بیت چکین سے سہ فرزند صلبی بوجود آئے اور سہ خانہ زاد اپنے کہ بفرزندی کلان کیے تہے مرسہ داخل اولاد اوسکی ہوے فرزند صلبی سہ کس کسو لسک کہنی و دوتری خانہ زاد سہ کس نتاید کنا ازنجملہ کہنو و دودوزی نے اتفاق کر کے نتاویدا کو جانب اپنے لیا اور کنان کو برادر دوسرے نے لپکی کو بطرف خود کرلیا اولاد نتاوید اوکنا ذکر دربیان اولاد و اسباط و احفاد تبنی نسبت تبنی کی مخفی نرہے کہ درباب سلسلہ تبنی کے اختلاف بسیار واقع ہو کمترین محرر اس تاریخ کا درینباب جد و جہد تمام وسعی مالاکلام بجا لایا اور کتب ہائے معتبر اس فن سے تحقیق اور تفتیش کمال کیا سلسلہ انساب متی کا اسوجہ پر منقح ہوا مصنف کتاب مجمع الانساب کا لاتا ہے کہ زمانہ خلافت ولید بن عبدالملک بن مروان حجاج بن یوسف نے بعضے کہ سپہ سالار اوسکے تہے لشکر بہ تسخیر خراسان و غورستان کی تعین کیا جو سپاہ حجاج کی بدیار غور پہونچی نے الجملہ تفرقہ اوس ملک مین واقع ہوا ایک جوان بزرگ زادگان اور اشراف اوس دیار سے شاہ حسین نام بنابر حوادث زمانہ و رنجش خاطر تن مالوف سے کربت غربت و محنت سفر اختیار کری او قبیلہ شیخ سامین کہ اوس قریب تہا پہونچا اور نسب اوسکا اس وجہ پر لکہتا ہے کہ شاہ حسین ولد ابن شاہ معزالدین محمد ابن جمال الدین حسن ابن سلطان بہرام کہ حاکم دیار غورستان کا تہا اور وہ درزمان خلافت حضرت اسداللہ الغالب امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بملازمت مین بکوفہ گیا اور بخدمت شرف مشرف ہوا منشور اوس دیار کا بخط خاص حضرت امیر بنام خود لایا تہا سلطان بہرام پسر رکہتا تہا کلان او سکے پسر کا جمال الدین نام تہا بسلسلہ نسب محمد غوری کہ جد سلطان معزالدین محمد بن سام غوری کہ سلطان شہاب الدین اشتہار رکہے اور ہندوستان مین اسلام اوس کی شایع ہوا اور تمام سپاہ اکوٹ کا بنا کردہ اوسکا ہے اور راجہ پتہورا محاربہ مین اوسکے کشتہ ہوا او پسر سلطان بہرام کا جمال الدین حسین نام تہا کہ جد شاہ حسین کا ہے اور امور سلطنت خاندان پسر بزرگ مین تہے کہ اوسپر نسبت سلاطین غور کہ بضحاک تازی برادر ایرج بن سام بن نوح علیہ السلام کی منتہی ہوتا ہے کہ بعد از جمشید اوپر سریر سلطنت فارس کے متمکن ہوا لائے ہین کہ جبکہ فریدون نے ضحاک پر

اوسکا صغدر نام رکھا اور دختر اپنے عم یوسف کی خواستگاری کری اوس سبب سے اونکو یوسف زئی کہتے ہین اور یوسف زئی کے
دو پسر ہوے ایک کو خود یوسف زئی کہتے ہین اور دوسرے کو مندر اور مندر کا بیٹا عمر تہا برادرزادہ یوسف کا دختر عم اپنی یوسف کی
خواستگاری کری اور یوسف سے چار پسر ہوے الیاس اکو نبی عیسی الیاس مندو کے بہی چار پسر ہوے منوزئی خدو رجب اموان چار پسر
خدو بمرتبہ ولایت کے پہونچا او رمانو داخل چار قطب کے جانتے ہین خدو ولد منور منو ولد مندر کے سہ پسر ہوے کمال ابا انمان کمال ابا
انمان کو بھی چار پسر تھے سدو آکا منا علی سدو کے تین پسر تھے بہزاد خضر عمر پیر احمد ابا محمد احمد ولد مندر اور ماموولد مندر اور بہزاد کے
دو پسر ہوے علی فراعلی فرا کے ایک پسر ہوا انان کو بہ کہتے ہین اور اندر نام یوسف زئی کے گنزار ایک نبیرہ کو کہتے ہین تحت حکم اونکے تہے
نقل ہے کہ خواجہ خضر ساتھ اوس کے ملاقی ہوے تہے اور ساتھ شیشا ہ سور کے ثبت تھا خضر ولد سدا اور عمو ولد سدا
اور ابا ولد شدا چند ولد خرشبون کے پانچ پسر تہے خوشکی نکمی زئی کتانی توتی محمد زئی خوشکی ولد جمند کے
ہوے سوربانی نسل تمک کرلانی زرزئی سنگ زئی عمرزئی سوربانی کے چہہ پسر ہوے دلوزئی حسین اجو ایرب بہدتن ابراہیم
دلو ایک پسر تہا اوسکو بہدن زئی کہتے تہے بمرتبہ ولایت پہونچا اور مسند خلافت وہدایت پر مسلم رہا حسین ولد سوربانی اجو ایرب
بہدتن ولد ایضا کرلانی ولد خوشکی وزری ولد خوشکی سنگ زئی ولد خوشکی عمرزئی ولد خوشکی بکی زئی ولد جند تخالی ولد جند کے
دو پسر ہوے عیسی و عمر عیسی ولد کنانی دو پسر رکھتا تہا موسے زئی حیدر نسل عمر ولد تخالی دو پسر رکھتا تہا ملازئی مولان زئی نوفی
ولد جند پنج پسر رکہتا تہا بنی زئی ارکی زئی منصور زئی جمیل زئی ماجوزئی محمد زئی ولد جند کانسی ولد خرشبون ابن سڑبنی کے دوازدہ پسر ہوے
محمد زئی انوزی ستورانی کمتر ختا ایا کو بار یام زئی موسیلع سلمت جر پسر خوانده سروان محمد زئی ولد کانسی کے انوزئی ولد کانسی زمرانی
ولد کانسی شنوارزئی ولد کانسی کمتر ولد کانسی سالیا ولد کانسی کوبار ولد ایار سامرزئی ولد کانسی موسیلع ولد کانسی سلمت ولد کانسی
جرار خوانده کانسی سروان ولد کانسی

فصل دوم در تعداد تبنی ولد پٹھان

کے بسیاری عبادت اور طاعت سے اوسکو شیخ بیت
کہتے تہے حق تعالی نے تبنی کو سہ پسر اور ایک دختر مرحمت فرمائی پسر کلان کا اسمعیل و میانہ شیون و خورد کا کچہین نام رکھا اور دختر کا
موسوم کیا نقل ہے کہ سڑبنی برادر کلان تبنی کا مفلس تہا اور کچھ چیز کی دست قدرت نرکہتا تہا باوجود اوسکے سعادت فرزندی سے محروم تہا
اور ہمیشہ ان دو آرزو مین کہ مال و نوا ہم نام کا ساتھ ان دو امر کے وابستہ رہتا تہا اور بطلب اوسکے شیخ بیت کرتا تہا اگرچہ
اپنے شیخ تبنی کی آیا تہا ازلوازم اخوت و مہربانی حقیقت احوال کی اپنے برادر پر ظاہر کری کہ در طلب فرزند و فراخی معاش کوشش بہت
رکہتا ہون مین میسر نہین ہوتا ہے شیخ تبنی نے کہا کہ جب تک ایک کو فرزندو نسے بجانا اپنے لیجا کر بفرزندی پرورش نہین کرتا ہی تو نہ دیکھا
تیرے بالگرمی آتش کی ہوگی اور نہ فرزند تولد ہوگا سڑبنی نے کہا مین آرزو خدا سے چاہتا ہون مین کونسی سعادت بہتر اس سے ہوگی کہ فرزند
تمہارے اور برادرزادہ اپنے کو بفرزندی قبول کرون مین التماس کرتے ایک فرزند ان سے اپنے میرے کو مرحمت فرماؤ تم شیخ بیت نے
ہاتھ کچہین کا کہ پسر خورد تھا پکڑکر سڑبنی کے حوالہ کیا کہ لیجاؤ اور حق مین اوسکے فاتحہ پڑہا اور دعا کری سڑبنی مبتہج و مسرور ہاتھ کچہین کا پکڑ کر اپنے تمن کا
راہی ہوا کچہین خوردسال تہا مفارقت پدر و دلگیر ہوا اور راہ مین گریہ کرتا جاتا تہا سڑبنی ہر چند فائدہ نہ تہا جبکہ شیخ پرائی سرحد
سڑبنی کو غافل دیکہ کر دیکہا اور پیچھے سے اوسکے بہاگا اور خود کو بصد اضطراب پاس والدہ اپنی کے پہونچایا دست بلا
اور سڑبنی شیخ بیت سے آیا اور حقیقت حال بیان کری اوسنے چاہا کہ
کچہین کو ساتہہ اوسکے سپرد کرے ہر چند بیشتر کری سود اندک بہی مرتب نہوا اور وہ لفظ چاہتا تہا کہ
در مین اثنا اسمعیل پسر کلان شیخ بیت نے کہا کہ وہ خوردسال ہے ہلاک ہوگا اگر تم برادر خورد اپنے مرحمت فرماتے ہو ایک ہم

کہ کر گوشت اوسکا کھایا جب ہارون شکار سے پھر کر گھر آیا اسے بھی شرط خدمت کی ادا کی صبح کو جب وہ اولیا اللہ سفر کرنے کو طیار ہوئے ہارون اپنی دختر اور بکھورے کو اونکی روبرو لایا اور کہا کہ میری بساط مین یہی دو چیزین ہین ان کو قبول فرماوین وہ اسکے حسن خلق و مروت سے نہایت خوش ہوئے اور دعای خیر ہارون کے حق مین کی اور کہا کہ ہمنے تمہاری واسطے خدا تعالی سے دعا مانگی ہے کہ سات فرزند اس عورت صالحہ سے تمکو عنایت کرے اور یہ ذکر کیا کہ ہماری ساتھ ہے سیدزادہ ہے تمکو بخشا ہمنے اور ایک اور لڑکا فلان جا پڑا ہے اوسکو بھی لے آؤ اور ان دونونکو اپنی فرزندی مین پرورش کر کر پڑا کر واس لڑکی کا نام کیلا اور اوس لڑکے کا نام سید زئی رکھو انشاء اللہ تعالی ان دونونکی قدم کی برکت سے دولت تیری مددگار ہوئی اور گروہ تو ہرین فرزند تیری تھوڑے عرصہ مین رئیس اور صاحب قبیلہ ہونگے پس بعد اس دعا کے فقیر تشریف لے گئے اور ہارون اوس لڑکے کو لایا و کربلا نام رکھا اور اونکی دعا کی برکت سے سات لڑکے اور ہارون کے اوسی زوجہ سے پیدا ہوئے اور دولت دنیوی بھی مددگار ہوئی جب سید زئی بڑا ہوا ہارون نے اپنی دختر اوسکے نکاح کر دیا اتنک سرداری اوسی قوم کی ہارون کے فرزندونکے متعلق ہے ذکر ہارون کی اولاد کی پہلے فرزندون کا نور زئی ملک یار اسمعیل زئی حیدر زئی یعقوب زئی بادو زئی ابابکر کربلا وصلی سید زئی ابابکر چار فرزند رکھتا تھا احمد گل خان ہدیا اولاد چند پسر کندری مندو زئی منگل زئی نیک تحانی منازئی منزل زئی علی ولد طمونی سبکے ولد یودو لڑکے رکھتا بانو ولد نور کوک بادی و ولد تربن کی کہ اولاد انہین مین سے ہے جا بجا تھے دو پسر سلیمان نعمت جام ادبجی اولاد میزی اور ل ولد تربن کے تین فرزند تھے بارک پوپل علی ذکر اولاد میانہ و ولد شرخیون کا یہ ہے کہ حق تعالی نے میانہ کو تیرہ فرزند عطا کیے بارہ اصلی اور ایک وصلی ایک سیدزادہ کو فرزندی مین لے لیا تھا غورنی لورنی ملکی لت سالچ جوت اشکون لواقی رہوانی توخ چمچ سومیت خوشین سیدزادہ غوراتی لورانی ملکی لت سالچ جوت اشکون کے دو فرزند تھے رہری کترانی توخ کے چھ فرزند تھے سور شمر کبکی مرغی زوبر اہیس ذکر اولاد بیج ولد شرخیون کا یہ ہے کہ اوسکے دو فرزند ہوئے واود و حسین اولاد و نع ولد بریج کے چھ فرزند ہوئے شیخ ناب ملی زئی بدل زئی خوبان زئی سکزئی سوکی زئی حسین و لد تریج پانچ لڑکے رکھتا تھا بارک زئی لسارزئی کوزئی مندو زئی داوزئی ذکر اولاد اورم ولد شرخیون کا کہ اوسکو فرسیون بھی کہتے تھے ابن سری کا اللہ تعالی نے اوسکو تین بیٹے دئے کند جمند کانسی کند ولد فرسیون کے دو بیٹے ہوئے غورا شیخا غورا ولد کند کے پانچ فرزند ہوئے دولت یار خلیل مومنزئی زیرانہ جوکن دولت یار ولد غورا کے دو فرزند مہمند داوزئی مہمند ولد دولت یار کے گیارہ بیٹے ہوئے ساک زئی بارو زئی ترائی متی زئی تور زئی افوزئی الاتی زئی سلار زئی یہ آٹھون بیٹے بی بی وو یہ شیخ ملی قبالی کی بہن سے پیدا ہوئے ان آٹھون مین سے دو تو لاولد گئے اور باقیونکے اولاد ہوئی اور تین فرزند ایک عورت خاتون نام کی پیدا ہوئی میار کی موسی یعقوب کالا حسن مند و ملی عمر میار کی چار فرزند ہوئے الیسوزئی زیخبر دوگمہ یوسف داوزئی ولد دولت یار کے چار بیٹے ہوئے امنزئی مانڈزئی یوسف مند کے سید امام دکھنے کی وجہ یہ کہتے ہین کہ چو بیار وزنخ بھائی ایک گانون مین رہتے تھے یا موکو آٹھ فرزند ہوئے علی زئی بنی زئی پاکل زئی سیدی خیل بایزید خیل یونس خیل محمد خیل تاتو خیل یوسف ولد داوزئی کے دو بیٹے ہوئے دفار امنت اور دو مند کی ولد داوزئی کا ایک بیٹا ہوا اسنجارزئی نقل ہے کہ دو زوجہ رکھتا تھا حسین نزو بکینہ ماں کے تھا اور نیکو و بالو ایک مادر سے تھے جب پدر اونکا فوت ہوا اور جو کہ میراث حسین کو پہونچی اسی سبب سے نیکو و بالو نے حسین سے عداوت پیدا کی اور چاہا کہ حسین کو بقتل پہونچاوے تو اس واقع سے خبردار ہو کر خواب گاہ سے علیحدہ ہوا اور بجای خفتن بستر اپنا ڈالا معلوم ہوا کہ خواب مین ہے نیکو و بالو وہان پہونچکر تلوار اپنی خوابگاہ پر حسین کے ڈالی وہ موجود نہ تھا کہ مارا جاوے علی الصباح حسین کو زندہ دیکھا نیکو بجانب ہندوستان کے نکل گیا اور بالو طرف روم کے گیا اور حسین وطن مین رہا ذالہ اعلم اور شیخا ولد کند کے چار بیٹے تھے ترکلانی گگیانی عمر یوسف زئی مرکنی گگیانی دو پسر رکھتا تھا ہوتک سید اعمر ولد شیخا کو ایک پسر تھا

اس مقدمہ مین عہد و پیمان باہم گرم و کدہ و موثق ہوگئے اور شیرانی نے آپ کو داخل غرغشت کرکے اوس قوم کی تسلی کی جب اون لوگونکی نیابت ختم
شیرانی کیطرف سے ہوگئی کاکڑنے اپنی ایک پوتی یعنی ایک بیٹے کی بیٹی سے نکاح شیرانی کا کردیا اول ہنیو تھا اب اوسکے بیٹے کا داماد ہوا
دو آتشہ ہوگیا جب کاکڑنے سب مال و متاع و اپنا سب فرزندون پر برابر تقسیم کردیا اور شیرانی کو بھی تین سب کی برابر حصہ دیا لغنایت الہی سے
شیرانی کے تھوڑی مدت مین اولاد و اسباط بہت ہوئی و کثرت جمعیت اونکی اس مرتبہ کو پہونچی کہ مقام کاکڑ مین اونکی گنجایش نرہی شیرانی نے اپنے
جد فاسد اپنے سے کہا کہ مین بھی تمہاری توجہ سے صاحب جمعیت ہوگیا ہون اور یہان جگہ تنگی کرتی ہے اگر میرے توطن کیواسطے کوئی جگہ عنایت کرو
تو عین بندہ نوازی ہے اتفاقاً ان روزہ مین کوہ کشنغو کاکڑ کے قبضہ مین تھا اور برادر کاکڑ نی نام اوس پہاڑ پر رہتا تھا کاکڑنے بپاس خاطر شیرانی
اپنے بھائی پی سے ایک طرف اوس پہاڑ کے لیکر شیرانی کو رہنے کو دے کہ اپنا وطن کرے شیرانی نے وہان رہنا اختیار کیا اور نسل اوسکی
وہان ترقی پکڑی اور فرزند بہت ہوئے اون فرزندون مین سے مسمی میانی فرزند کو کہ سب مین چھوٹا تھا اوس پہاڑ پر کہ تخت سلیمان
اوسکا نام ہے رہنے کو جگہ دی اب تک اولاد میانی وہان رہتی ہین القصہ جب سے پیچھے شیرانی نے اپنے تئین غرغشتی کہلایا ایک روز
مجلس سلطان بہلول مین یہہ مذکور ہوا تھا جب شیرشاہ سلطنت پر قائم ہوا اور حسین جلوانی سے اس حقیقت کو پوچھا کہ تم کس قوم مین سے ہو
اور حسین نے عرض کیا کہ ہم قوم غرغشتی سے ہین اگرچہ اول سربنی تھے لیکن اب داخل غرغشت ہوگئے ہین اور سربنی سے نکل گئے
پس جب سے شیرانی داخل غرغشت ہوئے اور حق سبحانہ تعالے نے شیرانی کو ایک فرزند رشید کرامت کیا کہ اوسکا نام چہار
رکھا اوس چہار سے تین فرزند وجود مین آئے اول وَرْم دوم جلوانی سوم ہریپال وَرْم کے چار فرزند ہوئے عمر سیدانی
بابر میانی جلوانی کے سات فرزند ہوئے چھ اصلی اور ایک وصلی کہ اوسکو بکنی خیل کہتے ہین سالار خیل مروت خیل
اسپند زئی میاہ کوناری نسری بکنی خیل کہ پسر وصلی اوسکا تھا عمر کے ساتھ پیدا ہوئے انکو شیرانی کہتے ہین سالار خیل مروت خیل کیپ خیل
یعقوب جمعہ منجر ابوالفرح جمیم اسپند زئی مہبار کیپ تھا یعقوب جمین منجر کو نکری نسری بکنی خیل پسر خواندہ تھا لیکن
متبنے تھا ابوالفرح مین جمیم اور جمیم نیچ پتہ ہوئے ہین سن خیل لوہا خیل لند عمر موسی خیل بہتا رون پسر والدوم کے دو فرزند
ہوئے انجر و سنجر سنجر والد بابر کے پانچ فرزند ہوئے مسعود خیل عوزبا خیل ابراہیم خیل اسمعیل خیل یعقوب خیل عوزبا
انجر و لد بابر میانی دوسرا بیٹا ہریپال والد چہار ابراہیم کا ایک بیٹا تھا اسمعیل منو لیعقوب ذکر اولاد ترین والد شرخبون ترین کے
تین بیٹے ہوئے ایک کا رنگ سیاہ فام تھا اوسکا توری نام رکھا دوسرے کا رنگ سفید تھا اوسکا اسپین نام رکھا اور تیسرے
بیٹے کا نام اودل رکھا توری کے چار بیٹے ہوئے ملموئی کندری سنگی ناتو ملموئی کے دو فرزند ہوئے ہارون علی کندری
کے پانچ فرزند ہوئے اور ہارون کے نو فرزند ہوئے سات اصلی اور دو وصلی مندو یحیی منگل زئی نور زئی ملکیار اسمعیل زئی بابو زئی
جبید زئی بنک تخانی منازئی یعقوب زئی ابابکر کربلا وصلی سیدزئی ترک زئی نقل ہے کہ ہارون والد ملموئی مرد مفلس اور
پریشان حال تھا ایک لڑکی اور ایک گھوڑا اور ایک بکری رکھتا تھا اور آپ ہمیشہ شکار کو جاتا تھا اور اوس شکار سے اوقات بسر کرتا تھا ایک دن
اپنی عادت کے موافق ہو شکار کو گیا چار شخص اولیا بالعہد ہارون کے گھر مین آئے ایک لڑکا بھی اونکے ہمراہ تھا نام اوسکا سید تھا
اور صورت و جمال اوسکے سے آثار بزرگی کے اوسکی پیشانی پر ظاہر تھے عورت ہارون کی نہایت عاقلہ اور دانا تھی اونکے چہرہ سے آثار ولایت
سمجھ کر اونکی احترام اور تعظیم بجا لائی اور وہ بکری جو گھر مین رکھتی تھی اونکے نذر کی اور اپنے افلاس اور بیمقدوری کا حال بیان کیا اور کہا کہ
ہماری بساط مین یہی بکری ہے اسکو قبول کیجئے وہ متبرک بزرگ اوسکے سلوک سے نہایت راضی ہوئے اور اوس بکری کی لینے مین عذر کرنے لگے
اوس عورت نے کہا جب اون بزرگون نے دیکھا کہ یہ دل سے نذر کرتی ہے اور نہ لینے سے ناراض ہوتی تو اونھون نے قبول کیا اور اوسکو ذبح

ذریت اور اولاد دیتین دی کہ اونسے آبادی تمام جہان مین ہوگئی اور مشرق و مغرب و جنوب شمال مین اونکو بعزت و جاہ تمام آباد و مشہور کیا اونشجرہ نسب اونکا جو تینتیس ۳۳ واسطہ سے افغنہ بن ارمیا کو پہونچتا ہے اور سینتیس ۳۷ واسطہ سے ملک طالوت کو اور بیالیس ۴۲ واسطے سے مہتر یعقوب اسرائیل اللہ علیہ السلام کو اور پینتالیس ۴۵ واسطے سے حضرت مہتر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اور ترسٹھ ۶۳ واسطہ سے مہتر آدم علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے اور اونکو خدا تعالے نے تین فرزند ارجمند سعادت مند کرامت فرمائے تھے ایک سربن دویم بیٹن سوم غرغشت اور ان تینون مین ہر ایک سے اولاد و احفاد و اسباط بہت ظاہر ہوے چنانچہ بقول بعضے او ذیلا کے مجموع تین سو ننانوے ۳۹۹ گروہ ہین بجملہ اونکے سربنی ایکسو پانچ خیل اور بیٹنی ایک سو آٹھ خیل اور غرغشت ایک سو اٹھتر خیل یہہ سب نسل پٹھان سے ہین اور باسم پٹھان مشہور ہین بحسب عدد فرزندان اس باب مین پانچ فصلین لکھی جاتی ہین **فصل اول** اولاد سربنی کے بیان مین **فصل** دوسری اولاد بیٹنی کے بیان مین **فصل** تیسری اولاد غرغشتی کے بیان مین **فصل** چوتھی مین شجرہ نسب مع احوال **فصل** پانچوین بیان اون عہد نامونکا جو سرکار انگریزی اور رئیسان افاغنہ مین منعقد ہوے ہین اور بعضے سوانح جو وقوع مین آئے وہ بھی اسمین مذکور ہین **فصل اول** بیان اولاد سربنی مین جاننا چاہیے کہ حق جل و علی نے اپنے فضل سے سربنی ولد پٹھان کو دو پسر کرامت فرمائے اور او سنے بدیدار فرزندان مسرور ہوکر ایک کا شرخبون اور دوسرے کا خرشبون نام رکھا ذکر اولاد شرخبون کا شرخبون سے پانچ فرزند وجود مین آئے شیرانی و ترین و میانہ و بریچ و اورمر و اورمر پسر پنجم شرخبون کا ہے اسطرح کہ شرخبون دختر ابن گر پر عاشق ہوگیا تھا اوسکو اپنے نکاح مین لایا اوس عورت سے جو فرزند پیدا ہوا اوسکا نام اورمر رکھا گیا اور یہہ اورمر صاحب دولت و حشمت و نامور ہوا اور اپنے باپ سے زیادہ مشہور ہوا اب ان پانچون کی اولاد مین سے بیان اولاد شیرانی یہہ ہے کہ شیرانی دخترزادہ کاکڑ تھا جب سن رشد و تمیز پہونچا اوسکی ماں یعنے دختر کاکڑ رہگرائے عالم بقا ہوئی اور اوسکے باپ شرخبون نے اور ایک عورت سے نکاح کرلیا اور اوس سے بھی فرزند پیدا ہوئے شرخبون نے چاہا کہ اسم ملکی کا اس عورت ثانیہ کے فرزند کلان کے نام مقرر کرے شیرانی نے کہا کہ مین فرزند کلان ہون خطاب ملکی میرے لائق ہے اس بات مین بہت گفتگو واقع ہوئی شیرانی نہایت رنجیدہ خاطر ہوا اور باپ بھائی اوسکے بھی باہمد گر آزردہ ہوئے اور یہہ مادر شیرانی بھی اوٹھہ تھی اور بھائیو نسے بباعث اسم ملکی کے عناد پیدا ہوا شیرانی نے وہان رہنا مناسب نہ سمجھا اپنے نانا کاکڑ کو اس پریشانی احوال اپنے سے بذریعہ تحریر اطلاع دی اور چاہا کہ وہ آن کر اپنے ہمراہ اسکو لیجاوے کہ اس رنج سے خلاصی ہو جب وہ خط کاکڑ کو پہونچا تو وہ اپنے فرزندان و یگانگان کی ایک جماعت ساتھہ لیکر آیا اور شرخبون کے ہان ٹھہرا اور سبب آنیکا ظاہر کیا باپ اور اقربا سے شیرانی اوسکے لیجانے پر راضی نہوتے تھے اور کاکڑ کی برادری کے لوگ اصرار لیجانے پر کرتے تھے جب باپ اور بھائی شیرانی نے اصرار شیرانی کے نانا اور طلبگاریان کا از حد زیادہ دیکھا اور جانا کہ شیرانی کو ضرور لیجاوینگے تب غصہ ہوکر کہا کہ چھوڑ دو شیرانی کو اور لیجانے دو اگر ایک شیرانی نہوگا تو کیا ہوگا اگر وہ ہمسے بیزار ہوا ہے تو ہم بھی اوس سے بیزار ہوگئے پس کاکڑ وغیرہ شیرانی کو لیکر اپنے وطن مین آئے اور کاکڑ اوسکی پرورش مین سعی بکمال پہونچاتا تھا اور کوشش بہت کرتا تھا خویشان و اقربا کاکڑ نے کہا یہہ رنج و مشقت حق پرورش شیرانی مین جو تم کرتے ہو سب ناحق اور ضایع ہے اسواسطے کہ جب یہہ جوان ہوجاوے گا اپنے باپ کے قبیلہ مین چلاجاویگا اور سربنی کہلائے گا کیا تمکو ضرور ہے کہ بیگانہ کو اسطرح تربیت کرو یہہ سنکر شیرانی نے کہا کہ مین نے اپنے خدا سے عہد کرلیا ہے کہ جبتک زندہ رہونگا اپنے کو غرغشتی کہلاؤنگا اور میرے فرزندون مین سے جو سربنی اپنے کو کہلائیگا مین اوس سے بیزار ہونگا اور خدا و رسول اوس سے بیزار ہون بس

مرحمت کی اور ہمراہی کی اور پرگنہ خضرآباد و شاہ جہان پور کو میانہ دوآب اور پرگنہ سیالکوٹ کا چند محال دیگر مرحمت
فرمائے اور سید خضر خان کہ اولیاء سے تھا سلطان فیروز شاہ کا تھا بحکومت دہلی مشرف و تفویض ہوا اور تیمور بجانب
سمرقند کہ مستقر سلطنت کا تھا از راہ کابل بطریق یلغار متوجہ ہوا اور ملک حبیب اور ملک یوسف اور
دیگر سرداران افغنہ کو کابل سے رخصت کیا اور دوران حکومت رایات عالی خضر خان کے آخر وہ لوگ
درجہ امارت پہنچے اور آمد و رفت اس گروہ کی رو سے ہندوستان میں بیشتر ہوئی اور سلطان شاہ لودی
ایک امرائے کبار سید خضر خان اور سلطان مبارک شاہ کا ہوا سرہند جاگیر میں پایا اور بعد ازان مہمات اوکو
دربار دہلی میں پیش ہوتے رہے افغان کی اولاد میں جیسے تا ایندم بادشاہت و سرداری پیشہ سپاہ گری عنایت
الہی سے چلا آتا ہے انشاء اللہ تعالی دعائے رسول مقبول کی رو سے قیامت تک رہیگا باعث دعا رسول مقبول کی
ایسا ہو قال اللہ تبارک و تعالی یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ
علیم خبیر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حجرات میں کہ اے لوگو ہمنے تمکو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت
سے اور بنائیں تمہاری ذاتیں اور گوتیں تاکہ پہچان ہو کہ بزرگ ہو اللہ کی ہاں اوس کو کہ الہی سے جو پرہیزگار
بیشک ہے اللہ سب جانتا ہے خبردار اور شریعت میں ہر قوم سے نکاح منع ہے اور حکم ہے کہ اگر کسی اور رشتہ دار
ولی نے یا غیر شخص نے کسی نابالغ لڑکی کا نکاح اوسکے باپ چچا وغیرہ قریب کی غیبت میں کسی فاسق بدکار یا خوار
محتاج یا ذلیل پیشہ والے یعنی کم ذات والے کی ساتھ کر دیا پھر اوسکے باپ یا قریب کو خبر ہو تو اوسکو اختیار ہے
کہ اوس نکاح کو فسخ کرے اور دین میں جیسا کہ لحاظ ذات کا ہے ویسا ہی لحاظ دینداری کا بھی ہے قال
اللہ تعالی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ مومنون میں کہ پھر
جب پھونکا جاوے گا صور تو ذاتیں نہیں کی اوس دن اونکا اپس میں نہ پوچھنا فقط اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب العلم میں لکھا ہو کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکا عمل دیر کرے گا اوسکا نسب جلد نہ کریگا
آگے یعنی دنیا و آخرت میں آدمی کا عمل کام آتا ہے ذات پات کام میں آتی ہو جیسے کہ ذات پات کا بڑا ہو والا
تھا اور اپنے عمل سے پیچھے رہ گیا کچھ کام نہیں آیا جیسا کہ کم ذات ہو مگر دونوں برابر کا کام نہ کر سکا عزیز حضرت
بلال باوجودیکہ غلام حبشی تھے مگر درست سب اہل کرام مقبول ٹھہرے اور ابو جہل باوجودیکہ قوم میں نجیب اور شریف تھا مگر
... اس سبب سے بلال نے ... کم ذاتی سے ... اور ابو جہل کی نجابت اور شرافت ... ابو جہل نے
... اوسکی نجات کیواسطے ... تو معلوم ہوا کہ ذات پات محض ...
... اور آخرت میں ... پر فخر کرنا محض نادانی ہے ... ذات پات
... مسلمانوں کو ... فخر ... ہے قطعہ ... سبب ...
... اسکی ... دل سے ... مال ... اور نسب ... دوست ... میں ... مسیب ...
... ایک ... ہمارا ... جانتا ...
... عبد الرشید کو خطاب ... کیا ... بعد اس قدر ... لودی

پس سلطان نے اونکو بھی بانواع نوازش ترتیب فرمایا اور ہرایک فرقہ کو دریاے سندھ و نواحی نیلاب جاگیر کری جو اوس طائفہ نے اندر اوس سرزمین کے قرار لیا اور بزور استیلا تمام پایا اور انہون نے ہرسال با کفار ککھور و کفار ہندوستان جنگ کی اور اوس کوہستان کو غبار کفر سے پاک صاف کیا جو مرتبہ سوم سلطان شہاب الدین نے بطرف دہلی لشکر کھینچا ملک محمود لودی کو کہ جمعیت اوسکی سب گروہ سے زیادہ تھی سپہ سالار اپنے کا کیا بانواع ترتیب نوازش کیا اور دو منزل پیشتر خود سے روانہ کیا معہ دوازدہ ہزار سوار مقدمہ لشکر اپنا کیا اور اوپر تمام سپاہ افغنہ کے اوسکو سرگروہ کیا لاہور مین پہونچا یا خسرو ملک کہ آخرین سلاطین غزنوی تھا قلعہ لاہور مین محاصرہ کیا اور بعد از عہد و قول خسرو ملک کی آنکر ملازمت کری سلطان نے اوسکو مقید کر کے ولایت مین اپنے برادر کے پاس بھیجا اور اکثر نواحی لاہور کو مسخر کیا کافرون سے جنگ بہت ہوئی حق تعالے نے بفضل و کرم خود لشکر اسلام کو کفار پر ظفر دی اور وقت مراجعت کے دیار ہند سے قلعہ سیالکوٹ کی بنا رکھی اور علی کرماخ کو لاہور سے طلب کر حکومت سیالکوٹ کی اوسکو عطا کری اور ایک برادران ملک محمود سے کہ اوسکو ملک سیاہو کہتے تھے بجہت تعمیر و آبادانی شہر خود چھوڑ کر غزنی مین گیا اور ملک محمود کو بانواع نوازش معزز کیا و حل و عقد و قبض و بسط سرکار بہ اختیار اوسکے سپرد کری اوس روز سے بزرگی سلسلہ لودیہ مین ہے جو سلطان شہاب الدین نے و بعد حیات سونپی سلطان قطب الدین ایبک کہ جملہ جیلگانی بندہ ہاے سے تھا اوسنے سریر سلطنت پر جلوس کیا ان سلوک و مہربانی و نوازش کہ سلطان شہاب الدین سے بوقوع آئی اور سلطان قطب الدین ایک سی نسبت اجمال اس گروہ کی اضعاف مضاعف واقع ہوے اور چند کس اونسے بمرتبہ امارت پہونچے ازان باز کہ قریب نہ صد سال مین ابواب آمد و رفت اس طبقہ اکرام کی ہندوستان مین ہوئی اور در پیش سلاطین دہلی معزز و مکرم رہتے تھے جو سلطان فیروز شاہ بادشاہ ہوا تو اونکو نواز کر بمرتبہ امیر الامرا پہونچایا و بست نود و پنج سال اسیطرح عامل تھے اور جو در سنہ ہشت صد و یک امیر تیمور صاحب قران نے تسخیر ہندوستان کی راے عالم آراے اپنی مصمم کیا اوسطرف نہضت فرمایا ملک خضر لودہی و ملک بہار الدین جلوانی و ملک یوسف سروانی و ملک حبیب نیازی کو با دوازدہ ہزار کس کے کوہ سلیمان اور اوس حد سے طلب کر کر نوازش فرمائی اور ہرایک کو خلعت خاص و اسپ و کمر و خنجر و شمشیر مرصع عنایت کر کے ہمراہ اپنے آیا اور براہ کول حالالی سے متوجہ دہلی کا ہوا جو بملتان پہونچا مرزا پیر محمد فرزند اون کے سے تھا کہ ملتان مین بملاحظہ زمینداران بسی متحصن ہوا تھا اونکو جس نے ولایت کا رکھتا تھا تشریف آوری صاحب قران سے مخلصی پاکر ملازمت مین ہوئے اور بعنایت عنایت مشتمل ہوا اور جو اسپان شاہزادہ کے برسات سے ہندوستان مین تلف ہو گئے تھے اکثر پیادہ [illegible] ہوا [illegible] سے تیس ہزار اسپ یکروز مین اوس یک مجلس کے بمرزاے کامگار جوان بخت و سپاہ اوسکو مرحمت فرمائی اور دیالپور سے لاہور کو آیا اور خطبہ اور سکہ بنام خود کیا اور طرف دہلی کے روانہ ہوا ملو خان کہ حاکم دہلی تھا فرار ہوا اور دہلی تصرف اولیاے دولت کے آئی اور روز جمعہ تاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور بنام نامی آن بادشاہ صاحب اقتدار کا خطبہ و سکہ مقرر و معین ہوا اور پانزدہ روز کنارہ حوض خاص پر منزل رہی جبکہ خاطر اشرف دہلی سے جمع ہوئی بجہت غزای کفار جانب کوہ سوالک کی عزیمت کی خاص نیت ثواب جہاد و رواج دین اسلام قلعہ میرٹھ روز اول فتح کیا اور کفار بسیار قتل ہوے اور غنیمت بہت ہاتھ آئی اور ملک خضر اور ملک بہار الدین آن حروب سوالک کے بشمادت پہونچے صاحب قران نے فرزندان و اقربا اونکے طلب کر کر خلعتہاے خاص

غرجہ و خراسان و داور تک تھا حدود کابل و دریاے سندھ اوسکے تصرف مین آئے اور منجملہ کس ہزار سے کہ غوریان
کو ساتھ اوسکے کتب تواریخ مین اسوجہ مسطور ہین کہ اول ملک خانوی و دیگر ملک عاموں و ملک داؤد
و ملک یحیی و ملک احمد و ملک محمود و ملک محمد و ملک عارف و ملک تاتاری بملازمت سلطان محمود ورسیکے اور
شرف ملازمت مشرف ہوئے اور چونکہ آثار بزرگی اور رشد و رشد کے اونکی پیشانی سے ظاہر تھے سلطان نے اونکو
بانواع نوازش تربیت کیا اور ہر ایک کو سراپاے فاخرہ بزرگانہ ملبوس کیا اور ہر جنس و نقد سے دامن اونکے بھرا اور
ہر ایک کو کمر اور خنجر مرصع و شمشیر و اسپ و خلعت خاصہ مرحمت کیا اور ہمراہ اپنے لیکر جب سفر سومنات
ہندوستان کی عزیمت کی چونکہ بار ہاے دالشکیر راجہ بزرگ اوس ولایت کا تھا ہمیشہ راجہ کو وہان سے نکال دیا
اور بتخانہ ہاے اوس مملکت کے خراب ہوگئے اور کفرستان وہان کا پامال کیا اور جس جگہ کہ جنگ ہوا اور
سلطان کے پیش آئے اس سپاہ کو ملکی کی باسپاہ اور جمعیت اونکی تعین کرکے تحت حق تعالے اوس
لشکر کو باحسن وجہ صورت اتمام دیا تھا سلطان محمود مدت سے سال تک سومنات مین رہا جو خدمات
پسندیدہ اونکی مشاہدہ کین ہر ایک کو بقدر حالت نوازش کی اور قرب منزلت بدرجہ عالی پہونچایا اندک
مدت مین کام یہان تک پہونچا کہ ایک رکن ارکان دولت کے ہوئے اور اکثر مہمات کثیرہ بدیدہ اونکے بصورت
پائی تھی اور کار زمانہ سلطنت مین صاحب دخل اور معتمد علیہ ہوئے اور تا زمان حیات سلطان محمود سی و نہ
سال دولت یاب و صاحب شوکت ہوئے جب سلطان محمود روز پنجشنبہ ہفتم ربیع الآخر سنہ چار صد و بست و یک
انتقال کر گیا سلطان محمد و سلطان مسعود ابناے سلطان محمود غازی جب کہ چراغ سلطنت اوس سبکتگین
کا بعد ایک سو پچاس سنہ کے بادشاہ منطفی ہوا اور سریر امارت نے بوجود سلاطین غور زیب و زینت پائی
اور سلطان شہاب الدین غوری نے اوپر تخت غزنی کے اجلاس کیا چاہا کہ ہندوستان کو مسخر کرے اور چند
مرتبہ غزنی سے ہندوستان مین آیا اول حد لاہور سے معاودت کی اور مرتبہ دوم ولایت نہروالہ سے بے مراد
بازگشت ہوا مرتبہ سوم دوازدہ ہزار سوار خنجر گذار جوانان چابک سوار و مردان کارگذار قبائل افغان سے
اپنے ہمراہ لایا حق تعالے نے فتح اور فیروزی نصیب اوسکے کی اور راجہ پتھورا کہ سرآمد راجہ ہندوستان کا
تھا بقتل پہونچایا اور اموال بسیار اور سپاہان تازی و ہندی و فیلان کوہ پیکر و غلامان مالہ عذار و کنیزان
پری رخسار و نقد و جنس بے شمار بدست اہل اسلام کے آئی اور وقت مراجعت خود سلطان شہاب الدین نے اوس
جماعت کو کوہستان روہ و کوہ سلیمان و اشتغر و سواد و بجور حدود کابل سے تا دریاے چناب آباد کیا نواحی
قندہار سے سرحد ملتان تک اور ملک معز الدین غوری کو ہشت ہزار کس تعین فرمایا تا اس جماعت کو خانہ کوچ
کوہستان غور سے نقل کرکے ان کوہستان مین آباد کیا اور روہ عبارت ہی کوہ سے مخصوص کہ ابتدائے طول کا
سواد و باجور سے تا قصبہ سیوی توابع بھکر کا اور باعتبار عرض حسن ابدال سے کابل اور قندہار تک در حدود
اس کوہ کے واقع ہے اور کوہ سلیمان اور کوہ اشتغر مابین اس کوہ کے ہے اور اول جو شہر کہ کوہستان مین علاقہ
اونکے آباد ہوا وہ اشتغر تھا جو ملک معز الدین نے اونکو آباد کرکر بملازمت سلطان گیا سلطان بغایت
مسرور و مبتہج ہوا اور آباد ہونا اس طائفہ کا موجب فتح ہندوستان کا تصور کیا اور فی الواقع ایسا ہی تھا

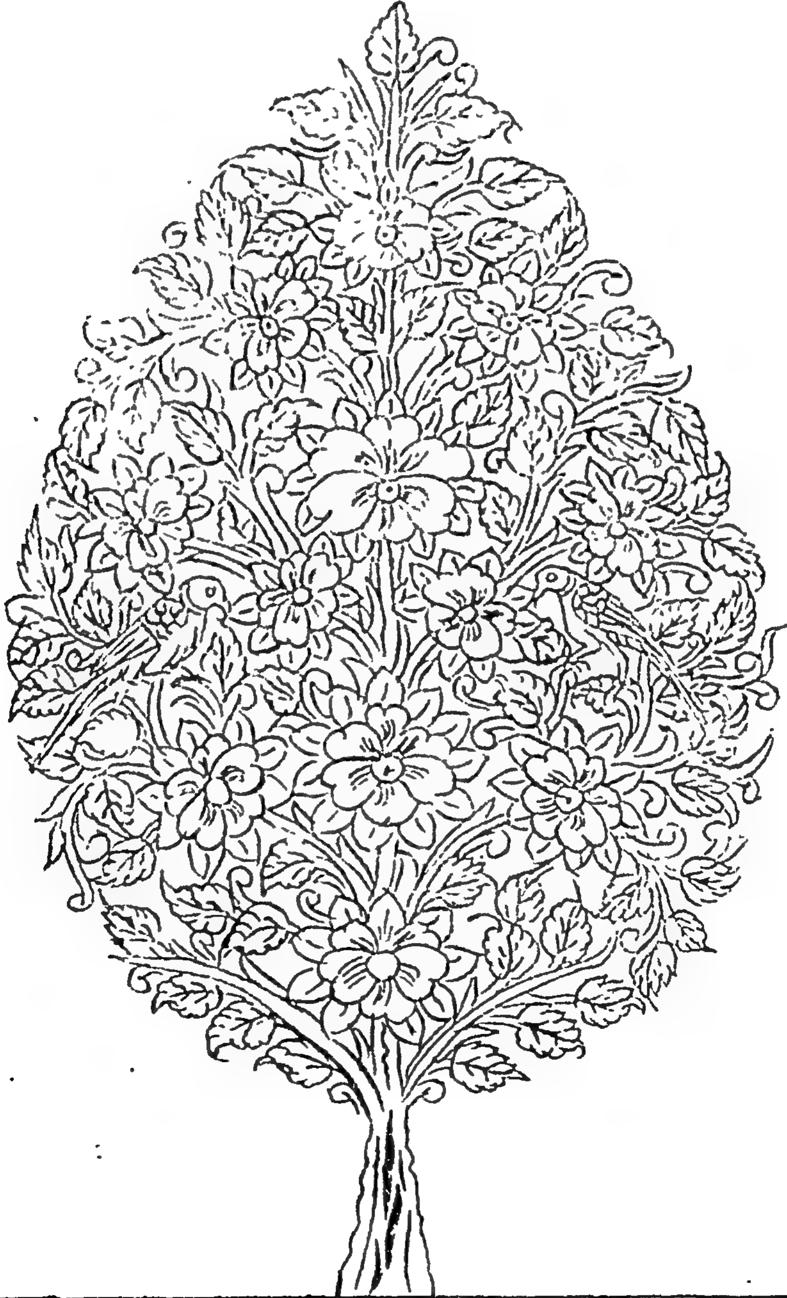
اور درباب عبد الرشید کے کہ بخطاب پٹھان ممتاز ہوا تھا دعا کرے اصحاب خود کو فرمایا کہ آمین کہین جو دعا سے فارغ ہوئے آثار وحی بشرہ مبارک پر ظاہر ہوئے اور او پر زانوے امیر المومنین علی کے تکیہ کیا بعد ساعتے کہ وحی متجلی ہوئی اوٹھے اور روے مبارک شادی سے چمکتا تھا اور فرح ناک اور شادمان تھی فرمایا حضرت جبرئیل پاس میرے وحی لایا کہ حق تعالی بعد از تحفہ درود و سلام فرماتا ہے کہ دعا میری جو حق عبد الرشید مین کی تھی قبول فرمائی اور اوسکو بزرگ سب قبایل مین کیا ہمنے پھر عبد الرشید کو طلب کیا مکرر دعاے خیر و فاتحہ در حق اوسکے کی اور ایک اصحاب اپنے گروہ انصار سے ساتھ عبد الرشید پٹھان کے کیا کہ در دیار غور و کوہستان آنجدود کہ مسکن بنی اسرائیل و قبیلہ بنی افغان و گروہ عبد الرشید کے تھے احکام اسلام تلقین اوس جماعت کو کرے اور اونکو رخصت کیا پس قیس کہ باسم عبد الرشید و خطاب پٹھان معزز ہوا خوشحال بدیار خود گیا اور حقیقت اولاد کی اوسکی آیندہ مرقوم ہوگی اور قیس در ایام ایالت معاویہ بن ابو سفیان در سنہ اربعین کہ چہل ہجرت سے ہوی وفات پائی مدت عمر اوسکی ہشتاد و ہفت سال اگرچہ یہ اخبار احادیث و روایات سے ثابت نہین ہے مگر در بعضے کتب تواریخ مثل مخزن افغانی و گزیدہ و مجمع الانساب و بعضے سیر مرقوم ہے کہ در سال نہم غزوہ تبوک کہ وقود اعراب بملازمت آن سرور آئے قیس بھی بدلالت خالد بخدمت پیغمبر پہونچا چنانچہ مسطور ہوا و اکثر روایات چنانچہ سیرا بن ہشام بحضرت ویس قرنی او ساتھ لیجانا حضرت کا ساتھ ابو تمامہ بن تبیع علی لالا غزنوی کے پہونچا دہی کتابون مین مذکور ہی یہ احوال بھی اوسی قسم سے ہے واللہ عالم بحقیقہ والقصہ بپایان بناے فوقانی کثرت استعمال پٹھان شہرت پائی و گرنہ در اصل بتان ہے اور تقریب آسنے اس طایفہ کی بکوہستان روہ و کوہ سلیمان کی وہ ہے کہ مصنف تاریخ گزیدہ و صاحب جہان کشا سے ایراد کرتا ہے کہ جماعت بنی افغان از زمان اخراج کرنے بخت نصر سے اونکو بین شام او رکوہستان غور اور اوس نواحی سے کہ متوطن جو سنہ نہم مین بدلالت خالد بشرف اسلام مشرف ہوئے اور آنحضرت سنے دربارہ اس گروہ کے دعا فرمائی حق تعالے سنے دعا حبیب اپنے کی کہ درباب اونکے کی تھی مستجاب کی اور جمعیت سنے اس طایفہ کی روبزیادتی رکھا اور اس کثرت کو پہونچا کہ مافوق اوسکے متصور نہوے اور عبد الرشید کے سہ فرزند رشید صاحب تمیز پیدا ہوے ایک کا شربنی اور دوسرے کا بتنی اور تیسرکا غرغشتی نام رکھا اور ہر ایک کی اولاد اور احفاد اور اسباط بہت بوجود آے عنقریب لوضوح سے گا جو سریر خلافت سنے بوجود عبد الملک بن مروان سے زینت پائی اور حجاج بن یوسف ثقفی سپہ سالار و مدار المہام تھا عماد الدین محمد قاسم کو کہ خواہرزادہ اوس کا تھا در سنہ ہشتاد و شش بہمت تسخیر ولایت سیوستان اور ساون نواح حجاج سے کے تعین کیا بعد قطع مسافت سے جو عماد الدین محمد قاسم بنواحی غور پہونچا ایک جماعت اس طایفہ سے اپنے ہمراہ رکھتا اور اونپر بانواع نوازش کی اور بمدت ہشت سال تک اوس ولایت مین اقامت کی رکھی اور سیوستان کو مسخر کیا اور راجہ کو وہان سے کے بقتل پہونچایا اور غنایم فراوان بدست اہل اسلام کے آیا جو سنہ نود و چہار عماد الدین محمد قاسم بموجب امر حجاج بن یوسف متوجہ دار الخلافت کا ہوا جماعت بنی افغان کو بمنزل اپنے رخصت کیا اور بخلعتہاے فاخرہ و کمر و خنجر و شمشیر مرتبع نوازش فرمایا جو سنہ اربعمائۃ کہ چار سو ہجرت سے ہوتے ہین حق تعالے سنے سلطان محمود غازی بن سبکتگین بن البتگین کو کہ مولا زادہ نوح بن منصور بن سامانی کا تھا سلطنت پر معزز کیا اور دیار عراق

باب چہارم در بیان تعداد سلسلہ افغانیہ

ذکر افغانان

تاریخ گزیدہ و مصنف مجمع الانساب ایراد کرتا ہے کہ جو انوار طلعت آفتاب جہانتاب جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم تاریک کو روشن کیا اور خالد بشرف اسلام مشرف ہوا وہ گروہ اعراب و اصناف خلایق کی مدینہ مین لائے خالد نے ایک مکتوب بجانب بنی افغان و بنی اعمام خود کہ کوہستان نواحی غور مین مسکن رکھتے تھے اور زمان اخراج بخت لنصر بنی اسرائیل سے اوس جگہہ متوطن تھے لکھا اور اونکو بعثت پیغمبر آخر الزمان اور حقیقت اسلام اور ایمان سے اعلام کیا جو مراسلہ خالد کا اس قوم کے پاس پہونچا چند کس روسا اور بزرگان اوس گروہ سے متوجہ مدینہ کے ہوئے اور بزرگ ترین اس جماعت کا قیس بنی افغان تھا سلسلہ نسب اسکا سی و ہفت واسطہ بملک طالوت و چہل و دو واسطہ بہ مہتر یعقوب اسرائیل اللہ و چہل و پنج واسطہ بہ مہتر ابراہیم خلیل اللہ پہونچتا ہے و شصت و سہ بشیث بہ مہتر آدم علیہ السلام پہونچتا ہے اور صاحب مجمع الانساب نے نام اجداد قیس کی یون لکھے ہین کہ قیس بن عیص بن بہلول بن عتبہ بن مرہ بن جلندر بن اسکندر بن زمان بن عنین بن مہلول بن سلم بن صلاح بن قارود بن عثم بن فہلول بن کرم بن عمال بن حذیفہ بن نہال بن قیس بن علیم بن اشمویل بن ہارون بن قمرود بن ابی بن مہیب بن طلل بن لوی بن عامیل بن تارج بن آزرند بن مندول بن سلم بن افغنہ بن ارمیا بن ساروال الملقب بملک طالوت بن قیس بن عتبہ بن عیص بن روئیل بن یہودا بن مہتر یعقوب اسرائیل اللہ بن مہتر اسحاق بن مہتر ابراہیم خلیل اللہ بن تارخ کہ جسے آذر بھی کہتے ہین بن ناخور بن ارغون علیہ السلام بن قالغ علیہ السلام بن اخنوخ بن بردہ بن بارد بن مہابیل بن قینان بن انوش بن سروغ بن سارو بن شالح بن مہتر ہود علیہ السلام بن غابر بن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام بن لمک بن متوشلخ بن مہتر ادریس علیہ السلام بن مہلائیل بن انوش بن مہتر شیث علیہ السلام بن مہتر آدم صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین پس وہ جماعت بعد وصول مدینہ مین بدلالت خالد بملازمت آنسرور مشرف ہوئے اور ساتھہ دولت اسلام کے ممتاز ہوئے اور اوس حضرت نے اونکو بانواع رافت اور مہربانی کے اسم ہر یک کا پوچھنے لگے پس فرمایا کہ قیس ایک اسم ہے عبرانی اور ہم اہل عرب مین ازروئے کرم قیس کا عبد الرشید نام رکھا اور فرمایا کہ جو تم اولاد سے ملک طالوت کے ہو اور اوسکو خدا تعالے نے قرآن مجید مین بخطاب ملکی مفتخر کیا اوسے اور انسب وہ ہے کہ تمکو بھی ملک کہین اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ معظمہ مین تشریف لائے خالد و عبد الرشید خدمت مین ہمراہ تھے اور روز فتح مکہ کی ایک جماعت بنی اسرائیل و عبد الرشید کو ہمراہ خالد کے تعین فرمایا اون دونون اوس سے کام شایستہ ظہور مین آئے اور جانسپاری مین تقصیر نکی اور ستر آدمی قریش کے ہاتھہ خالد سے اس جماعت کے قتل ہوئے جو خالد بملازمت آنسرور آیا حقیقت تہور اور مردانگی عبد الرشید کی عرض کی زبان گہربار درنثار اوس خلاصہ آفرینش کے جاری ہوا کہ حق سبحانہ تعالے نسل اس مرد سے سلسلہ عظیم پیدا کرے گا کہ بیچ جمعیت اور استحکام دین و زیادتی قبائل بر جمیع طبقات آنام رایج ہونگے کیونکہ جبرئیل نے مجھکو خبردار کیا بان چوب کہ کشتی بہ بنیاد جہاز اور آغاز جہاز کا اوسپر ہوتا ہے اور دریا نے آدمی اوس چوب کو پٹہان کہتے ہین مشابہت کر کے عبد الرشید کو بخطاب پٹہان مخاطب کیا اور حق تعالے سے درخواست کی کہ نسل اس مرد سے طایفہ عظیم ظہور لاوے کہ تا قیامت اوپر شریعت اسلام کے ثابت قدم اور راسخ دم رہے اور اولیا کبار اور درویشان نامدار اور اہل وجد و حال اس گروہ سے پیدا ہو دین کہ ستون خانہ اسلام کے ہو وین پس دست مبارک اوٹھایا

کہ شہنشاہ خورشید کلاہ فلک بارگاہ ولیم ڈی کیونکر پسر وزیر توزمندی اورنگ آرائے سلطنت ہوئے جبسے اب تک متصل و مسلسل نسب بہ نسب اُن ذیشان عالیشان سے بادشاہان بلند مکان ہوتے چلے آئے ہیں اگرچہ سلاطین بائکین اور اقلیموں میں مثل قیاصرہ روم اور فغفوران چین مالک داری اور شہریاری کرتے رہے ہیں لیکن تاجداران انگلستان کی برابر رعایا پروری اور عدالت گستری اور کشورگیری اور باج ستانی و تاج بخشی بہ تحقیق نشانی میں کوئی نہیں ہوا اب سینتالیس برس سے شہنشاہ عالیجاہ فلک رتبت انجم سپاہ خورشید نظیر گردون سریر ملکہ ملکی قباب جناب ملکہ وکٹوریہ دام اللہ سلطنتہا جلوہ فرما کے جلوس ابد مانوس اورنگ شہی اور شہریاری کی ہیں چنانچہ کیفیت مکان وزمان ولادت و جلوس و انتداد سلطنت و عمر ہر شہریار والا تبار کی انمیں سے بمعاصرت فرمانروایان ترک کے سیاق و سیاق نقشہ سے کہ لکھا جاتا ہے مفصل دریافت ہوتا ہے



نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	حامی فن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان و دیگر حالات مختصر
								از قصائیش جان بحق تسلیم کرد۔ سکہ بود از عکی جلوس یک جو سیدم جواسم از بالیت۔ سال تاریخ فاس سید ریک کعت بالف از سر تاریخ جان؟ مرد شاہ ہند در ہند ریک ۲۷۷ / ۲۷۹ھ

بیع احوال سلطنت انگلستان بر سبیل اجمال کے واضح ہو کہ مورخان زبان یونانی اور مورخان تاریخ انگلستان نے ایسا لکھا ہے کہ یہ ممالک
بھی برابر بے اسدامیں بطور قوالیم دیگر کے حد امکان کے باشندوں کی حد امات صحرائی کا دودھ اور گوشت اور لباس اونکے جانوروں کا پوست تھا
اسیوا سطے مویشی بہت پالتے اور واسطے بچاؤ گرد سردی و گرمی کے پوس کی جھونپڑی ڈالتے مگر زمین وہاں کی بہت قابل حیرا اور زرخیز تھی تا وقت تسلط
قیصر روم کوئی بادشاہان جہان ستان سے بچا تھا کہ یہ کشور اسعد روسیع اور آبادان اور اوسکا محاصل اتنا وافر اور فراوان ہے اسواسطے
باشندے وہاں کے بطور خود محفوظ اور وہ ملک صدمۂ تسخیر سلاطین جبار سے محفوظ رہا رسم و رواج وہاں کی رہنے والوں کا یہ تھا کہ ہر فرقہ میں ایک شخص
دانشور کو ہم قوم میں سے انتخاب کرکر سردار اکبر بنا لیتے تھے کہ فصل مقدمات اور انفصال خصومات اوسکی رائے رزین پر منحصر رکھتے اور بندوبست
انتظام مہام ملکی اور امور جنگی میں تابع رائے صواب نمائے اوسکی ہوتے آلات حرب و پیکار انکی تلوار اور بیرہ اور برچھی اور سواری رتھ کہ اوسکی دونوں
دہروں میں تلوار اور برچھی جوڑ کر مثال مضبوط باندھ دیتے اور انکی دلاور انکے سواری میں کمال رکھتے تھے چھپن برس پہلے بعثت اور ظہور
حضرت عیسی علیہ السلام کے شہنشاہ قیصر روم کہ ساری روی زمین اسکی تحت حکومت میں لانا مع افواج جرار اپنی زمین مملکت میں بھی آیا یہ سب دبدبہ
شوکت شاہ اور عدت و کثرت سپاہ قیصری دیکھکر بالطاعت و فرمان برداری مسئول ہوئے اور دیتے باج و خراج میں مقبول بعد چندے مرجعت
شاہ سے طرف تختگاہ کے رعایا یہاں کی رعیت گری سے پھری کہ دوبارہ شہنشاہ نے آکر تہدید کری اور ایک سردار نامدار مع لشکر مقرر تعین کیا
کہ وہ زر تعلقہ کی تحصیل کر کے حضور قیصر میں ترسیل کرتا رہتا تھا یہ طریقہ چار سو برس تک جاری رہا ساری رہا زمان خلافت شاہ ولس قیصر روم کے
کہ ضعف سلطنت قاصرہ کا ملا اور افواج شاہی یہاں تری انہوں نے بالکلیہ بخوف ہوکر بھیجنا زر تعلقہ کا موقوف کیا جب یہ حرکت ردکٹ
واسکاٹ موئی اشتالیہ کے باشندوں نے کہ جانب شمال انگلستان کے واقع ہے کمر اوپر باندھ اور تاراج اس ملک کے حسب مدعی اور جب
اوپر غارتگری او مردم آزاری کے دست کی انہوں نے محلات اور عاجز ہوکر بارگاہ قیصری میں استغاثہ کیا کہ گرپھاٹے ہیں لو دریائے شور میں
ڈوبتے ہیں اگر رہتے میں تو طعمۂ تیغ بیدریغ ہوتے ہیں بیایسے روش رہائے بادن آپ دستگیری کیجے اور معاونت و بائے لشکر قیصر سے
بباعث بے انتظامی اپنے ملک کی اور ضعف سلطنت کے کچھ اسباب اوکی ہوسکی ناچار انہوں نے قوم سکسن سے رجوع کی او انہوں نے
آکے ہی العور کمک کری اور غارتگروں کو سزائے واقعی دی مگر ملک زرخیز دیکھکر موافق اس مقولہ کے روستائی کو حمام خوش آیا جو رنگ تو طن
اور تسلط کا ڈالا چنانچہ بکرسٹ نام ایک دلاور اور دانشور قوم سکسی سے کل صوبہ جات پر قابض اور متصرف ہوگیا جب کامل جزوان اس ولایت سے
مشورہ کر کے ۲۶ۤ۸ مسیحی میں کہ چند سال پہلے اس سے دین عیسوی وہاں رواج پا گیا تھا انگریز کو سی قوم سے یاد کیا اسکے بعد تا زمان سلطنت
ہرلڈ دوم میں سر سر آرا غیر مستقل ہوئے کہ بسبب نا اتفاقی سرداران و بے انتظامی کوئی بالاتفاق کل ممالک ہوسکا اونکے نام نامی بہ ترتیب یہ ہیں
اول شاہ ایکبرٹ ۱ دوم شاہ اسل ولف ۲ سوم شاہ اتھل بلد ۳ چہارم شاہ اتھل برٹ ۴ پنجم شاہ اتھل رڈ ۵ ششم شاہ الفرڈ ۶ ہفتم شاہ ایڈورڈ ۷ ہشتم شاہ اتھل گسٹن ۸ نہم شاہ ایڈ مند اول ۹
دہم شاہ ایڈ رڈ ۱۰ یازدہم شاہ ایڈوی ۱۱ دوازدہم شاہ ایڈگر ۱۲ سیزدہم شاہ ایڈورڈ ۱۳ چہاردہم شاہ اتھل رڈ ۱۴ پانزدہم شاہ ایڈمند ایرن سد
ہرالسم شاہ ہرلڈ دوم ایلیکس ۶۳۵ سنہ عیسوی سے

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جائی دفن	کیفیت معاصرین شاہان انگلستان و دیگر حالات مختصر وغیرہ
۵۴	محی السنہ شاہجہان ثانی بادشاہ بن محی السنہ بن میرزا کام بخش	دہلی	سنہ ۱۱۷۳ ہجری		۱۱ شہر ۱ یوم	سال وفات معلوم نہین لیکن خلع خلافت سنہ ۱۱۷۳ ہجری مین ہوئے		جارج دوم ۲۵ یوم باقی ایام سلطنت شاہ عالم بادشاہ مین محسوب ہوگئے فقط
۵۵	فردوس منزل عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ ثانی بن عزیز الدین عالمگیر ثانی	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۰ ہجری	۸ جمادی الاول سنہ ۱۱۷۳ ہجری آلہ آباد	ف سال ۹ شہر ۲۰ یوم	مح سال ۴ شہر ۳ یوم	۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ ہجری	درگاہ قطب صاحب	اول جارج دوم ۱۱ شہر ۲ یوم دوسرے جارج سوم پسر جارج دوم مولود ۱۷۳۸ سال نہ شہر ۷ یوم
۵۶	بیدار شاہ ابن احمد شاہ	سنہ ۱۱۶۶ ہجری دہلی	سنہ ۱۲۰۲ ہجری دہلی	لو سال	دو شہر ۵ یوم	سنہ ۱۲۰۲ ہجری	ٹیوڈہی محلہ	معاصر انکے وہی تھے جو شاہ عالم کے تھے یہہ وہی شاہزادہ ہے کہ جسکو غلام قادر نے بعد اندھا کرنے شاہ عالم کے تخت پر بٹھایا تھا اور جب شاہ عالم اعانت مرہٹہ سے سرپرآرا ہوئے اوسکو ہلاک کیا
[illegible]	عرش آرامگاہ ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ بن شاہ عالم بادشاہ	۲۰ شعبان سنہ ۱۱۷۳ ہجری ریوان مکند پور	۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ ہجری دہلی	لو عو سال ۲ شہر ۲۱ یوم	لب سال ۹ شہر ۲۱ یوم	۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری	درگاہ قطب صاحب	پہلے جارج سوم ید سال ۷ شہر ۵ یوم دوسرے جارج چہارم پسر اونکا ع سال ۴ شہر ۲ یوم تیسرے ولیم چہارم برادر جارج چہارم ۷ سال ۱۱ شہر ۲۵ یوم چوتھی ملکہ ملکی صفات وکٹوریا دام سلطنتہا ۲ شہر ۱۸ یوم
۵۸	ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ بن اکبر شاہ بادشاہ	۲۸ شعبان سنہ ۱۱۸۹ ہجری دہلی	۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری قلعہ دہلی	تا سال خلع خلافت ۸۴ سال	عب سال ۷ شہر	سال خروج سنہ ۱۲۷۳ ہجری سنہ ۱۲۷۹ ہجری سال وفات	رنگون	معاصر انکی ملکہ ملکی صفات وکٹوریا دام سلطنتہا و اقبالہا عب سال ۷ شہر لغایت سانحہ خلع خلافت سنہ ۱۲۷۳ ہجری یہ فقط تاریخ وفات کسی شاعر نے بعد وفات در رنگون اس مصرعہ مین نکالی ہے گفت ہاتف از سر باغ جنان ہا مرد شاہ ہند در قید فرنگ ۱۲۷۹ احتیاطاً کل اشعار بھی تاریخ وفات شاہ دہلی مکرر تحریر کیئے گئے شاہ دہلی کان بہادر شاہ بود جانشین حضرت تیمور لنگ

دولت افغانی

نمبر شمار	نام بادشاہان ہند	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان و یا حالات تخت وغیرہ
۴۹	رفیع الدرجات ابوالبرکات بادشاہ بن شاہزادہ رفیع الشان بن بہادر شاہ	۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ ہجری دہلی	۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ ہجری قلعہ دہلی	۲۰ سال ایک شہر ۱۳ یوم	۳ شہر ۱۱ یوم	۲۰ رجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری	مقبرہ ہمایون	جارج اول ۳ شہر ۱۱ یوم
۵۰	شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بن بہادر شاہ بادشاہ	۵ صفر سنہ ۱۱۰۸ ہجری دہلی	۲۰ رجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری قلعہ دہلی	۲۳ سال ۹ شہر ۱۴ یوم	۳ شہر ۲۱ یوم	۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری	مقبرہ ہمایون	جارج اول ۳ شہر ۲ یوم
۵۱	فردوس آرامگاہ ابوالفتح روشن اختر محمد شاہ بادشاہ بن شاہزادہ خجستہ اختر ابن شاہ محمد معظم [illegible]	۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۴ ہجری و بقول ۱۱۱۳ [illegible] شیرگڈہ	۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری دہلی	۴۷ سال ایک شہر ۱ یوم	۲۹ سال ۵ شہر ۸ یوم	۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ ہجری	درگاہ نظام الدین	پہلے جارج اول ۷ سال ۴ یوم دوسرے جارج دوم [illegible] سال ۵ شہر ۸ یوم
[illegible]	[illegible] بادشاہ	[illegible]	۲ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ ہجری [illegible]	[illegible] سال ۳ شہر ۳ یوم	۶ سال ۳ شہر ۱۴ یوم	۹ شعبان سنہ ۱۱۶۷ ہجری	دہلی	جارج دوم پسر جارج اول ۶ سال ۳ شہر [illegible] یوم
۵۳	عزیز الدین عالمگیر ثانی بن معز الدین [illegible] شاہ بادشاہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵ سال ۲ شہر [illegible]	۸ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۳ ہجری	مقبرہ ہمایون	جارج دوم ۵ سال ۷ شہر ۲۸ یوم

نمبر	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مدت عمر	مدت سلطنت	[illegible]	[illegible]	کیفیت
	[illegible]	[illegible]	[illegible]						[illegible] شہر ... سال ... شاہزادگی میں ... سال
[illegible]	محمد معظم شاہ ... عالمگیر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک سال ... دو ماہ	[illegible]	[illegible]	اول شاہزادگی میں ایک سال دو ماہ ہوئے ... کو سلطنت بہادر شاہ میں محسوب ہوئے
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ایک شہر	[illegible]	[illegible]	شاہزادگی میں ۔ سال ایک شہر دو ماہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] شہر دو ماہ	[illegible]	[illegible]	شاہزادگی میں ۔ شہر دو ماہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یعنی شاہزادگی میں ایک سال ... شہر دو ماہ دوسرے ... اول ... سال ... شہر دو ماہ

نمبر شمار	نام بادشاہ	سال پیدائش	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جائے دفن	فہرست معاصرین سلاطین انگلستان مع مدت سلطنت
۴۰	جنت آشیانی نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بن ظہیر الدین بابر بادشاہ	۴ ذیقعدہ ۹۱۳ ہجری کابل	۱۰ جمادی الاول ۹۳۷ ہجری اکبرآباد	۴۹ سال ۳ شہر ۷ یوم	۲۶ سال ۷ شہر ۵ یوم	۱۱ ربیع الاول ۹۶۳ ہجری	سواد دہلی	پہلے ہنری ہشتم ۲۶ سال ۶ شہر ۱ یوم دوسرے ایڈورڈ ششم ۶ سال ۷ شہر ۹ یوم تیسرے شاہزادی میری
۴۱	عرش آشیانی جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن محمد نصیر الدین ہمایون بادشاہ	رجب ۹۴۹ ہجری امرکوٹ	۲ ربیع الثانی ۹۶۳ ہجری مقام کلانور	۶۳ سال ایک شہر ۲ یوم	۵۱ سال ۲ شہر ۱۱ یوم	۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۴ ہجری	سکندرہ اکبرآباد	پہلے شاہزادی میری ۵ سال ۴ شہر ۱۱ یوم دوسرے شاہزادی الزبتھ ۴۴ سال ۴ یوم تیسرے جیمس اول ایک سال ۷ شہر
۴۲	جنت مکانی نورالدین جہانگیر بادشاہ بن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ ہجری مقام فتح پور سیکری	۱۴ جمادی الثانی ۱۰۱۴ ہجری اکبرآباد	۵۹ سال ۱۱ شہر ۲ یوم	۲۲ سال ۱۱ شہر ۲۳ یوم مع ایام [illegible]	۲۷ صفر ۱۰۳۷ ہجری	شاہدرہ لاہور	پہلے جیمس اول ۲۱ سال ۲ شہر ۲۴ یوم دوسرے چارلس اول ایک سال ۹ شہر ۹ یوم
۴۳	فردوس آشیانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ بن نورالدین جہانگیر بادشاہ	۳۰ ربیع الاول ۱۰۰۰ ہجری [illegible]	۸ جمادی الثانی ۱۰۳۷ ہجری اکبرآباد	۷۶ سال ۴ شہر ۲ یوم	۳۱ سال ۴ شہر ۲۲ یوم	۲۶ رجب ۱۰۷۶ ہجری مستقر الخلافت اکبرآباد میں مرے	مستقر الخلافت اکبرآباد	پہلے چارلس اول ۲۲ سال ۱ شہر ۱۰ یوم دوسرے پرکیر ۱۰ سال ۶ شہر ۲۲ یوم
۴۴	خلد مکانی ابوالمظفر	۱۱ ذیقعدہ ۱۰۲۷ ہجری	غرہ ذیقعدہ ۱۰۶۸ ہجری	۹۰ سال ۷ یوم	۵۰ سال ۲۷ یوم	۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری	[illegible] آباد	پہلے پرکیر [illegible] سال ۳ یوم دوسرے چارلس دوم ۲۶ سال ۹ شہر تیسرے جیمس دوم ۳ سال

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جائے دفن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان و دیگر حالات مختصر وغیرہ
۳۴	قطب السلاطین امیر تیمور صاحبقران بن امیر طراغا	۷۳۶ ہجری شہر سبز	۱۲ رمضان ۷۷۱ ہجری بلخ	مدت ۷۱ سال ۱۱ شہر ۱۲ یوم	مدت ۳۶ سال ۱۱ شہر ۵ یوم	۱۷ شعبان ۸۰۷ ہجری	سمرقند	پہلے ایڈورڈ سوم پسر ایڈورڈ دوم ۱۹ سال ... دوسرے رچارڈ دوم ۲۲ سال ۱ شہر ۲۴ یوم تیسرے ہنری چہارم ۷ سال ۵ شہر ۱۲ یوم معاصر انکے انگلستان میں بادشاہ ہوئے
۳۵	جلال الدین میرانشاہ بن امیر تیمور صاحبقران	۷۶۹ ہجری بروز پنجشنبہ سمرقند	۱۷ شعبان ۸۰۷ ہجری آذربایجان	۴۱ سال ۷ شہر ۱ یوم	۳ سال ۳ شہر ۱۳ یوم	۳۰ ذیقعدہ ۸۱۰ ہجری	تبریز	انکے معاصر ہنری چہارم شہنشاہ انگلستان ۳ برس ۳ شہر ۱۳ یوم
۳۶	سلطان محمد میرزا بن جلال الدین میرانشاہ		۲۴ ذیقعدہ ۸۱۰ ہجری		۴۴ سال ۸ شہر	۲۱ رجب ۸۵۵ ہجری	بلخ و لقولی خطہ کش	پہلے ہنری چہارم ۳ سال یک شہر دوسرے ہنری پنجم ۹ برس ۵ شہر ۲۴ یوم تیسرے ہنری ششم ۳۳ سال ۱ شہر ۲ یوم
۳۷	سلطان ابوسعید میرزا بن سلطان محمد میرزا	۱۷ ربیع الاول ۸۳۱ ہجری سمرقند و لقولی حجاز	۲۲ رجب ۸۵۵ ہجری غزنین	مدت ۴۲ سال	مدت ۱۸ سال	۲۲ رجب ۸۷۳ ہجری	سمرقند	ہنری ششم مدت ۱۸ سال رہے
۳۸	سلطان عمر شیخ میرزا بن ابوسعید میرزا	۸۶۰ ہجری سمرقند	۲۳ رجب ۸۷۳ ہجری نواع سمرقند	مدت ۳۹ سال	مدت ۲۶ سال یک شہر ۱۱ یوم	۴ رمضان ۸۹۹ ہجری	سمرقند	ہنری ششم ۲ سال ۸ شہر ۵ یوم دوسرے ایڈورڈ چہارم ۲۲ سال ایک شہر تیسرے ایڈورڈ پنجم ۲ شہر ۸ یوم چوتھے رچارڈ سوم دو سال دو شہر ۵ یوم پانچویں ہنری ہفتم ۱۴ سال ۲ یوم
۳۹	فردوس مکانی محمد ظہیر الدین بابر بادشاہ بن ابوسعید میرزا	۶ محرم ۸۸۸ ہجری	۵ رمضان ۸۹۹ ہجری اندجان	۴۸ سال ۴ شہر	مدت ۳۸ سال ۳ شہر	۶ جمادی الاول ۹۳۷ ہجری	اول نعش در باغ نور افشاں اکبر آباد سپرد بعد چندی نقل کردہ در کابل دفن نمودند	پہلے ہنری ہفتم ۱۴ سال ۴ شہر ۱۴ یوم دوسرے ہنری ہشتم ۲۳ سال ۳ شہر ۲۷ یوم

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان وگرما نہ حسن فریز
۲۷	سلطان علاءالدین بن سلطان محمد شاہ		سنہ ۱۴۴۶ع		سی و سہ سال و ہفت ماہ و شانزدہ روز لویب ب ۷ م ۶ الوم			بہلول خان لودی کو سلطنت دیکر بداؤن کو چلا گیا جب دہلی چہہ کوس کے دور مین رہگئی تھی
۲۸	سلطان بہلول لودی		سنہ ۱۴۵۰ع		سی و ہشت سال و ہشت ماہ قریب ب ۳ م		دہلی	۲۶ برس مین جونپور فتح کیا اور پنجاب شامل دہلی ہوا جمنا پار کا سارا ملک تابع تھا
۲۹	سلطان ابراہیم سکندر بن سلطان بہلول لودی		سنہ ۱۵۱۷ع				پانی پت	از ابتدای سلطان بہلول لغایت سلطان ابراہیم مدت سلطنت ہفتاد و یکسال پنجاہ کل فی والعصر بعد ازان سلطنت در قبضہ چغتایان آمد سنہ ۱۵۲۶ع مین بادشاہ اکبر تخت نشین ہوا مر بیس برس بعد اوسکے سنہ ۱۵۳۰ع مین ہمایون تخت نشین ہوا دس برس بعد بار دیگر شاہ
۳۰	شیر شاہ سور		سنہ ۱۵۴۰ع		پنج سال عب ب			پانزدہ سال در بنگالہ پنج سال چند ماہ در دہلی مسند نشین ہوا
۳۱	سلیم شاہ سور		سنہ ۱۵۴۶ع		ہشت سال و دو ماہ ۃ ب دو م			ایدورڈ دوم پسر ایدورڈ اول ہمعصر اسکا انگلستان مین تھا
۳۲	فیروز شاہ سور بن سلیم شاہ سور		سنہ ۱۵۶۰ع		یک سال یک ب			ایدورڈ دوم پسر ایدورڈ اول
۳۳	سلطان محمد عادل شاہ کہ بعلی مشہور بود برادرزادہ شیر شاہ سور		سنہ ۱۵۶۱ع		قریب دو سال دو ب			ایدورڈ دوم پسر ایدورڈ اول ہمعصر اسکا انگلستان مین تھا

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	نام ...	کیفیت مع معاصران ...
	نام سلطان محمد بن فیروز شاہ							تخت پر بیٹھا اونمون نے ہی بسبب تکرار نکال صرف د ماہ ۷۹۳ھ میں تخت نشین رہا
۲۱	ابوبکر شاہ بن ظفر خان شاہزادہ فتح خان بن سلطان فیروز		۷۹۱ھ		یک سال و شش ماہ یک ب ے م			ناصرالدین نے سرمور کے پہاڑوں سے آکر قید کیا
۲۲	سلطان محمد تغلق شاہ		۷۹۲ھ		شش سال و ہفت ماہ ے ب مع م			اچھا بندوبست نکر سکا انتقال الٰہی جان بحق تسلیم کی
۲۳	سلطان علاءالدین سکندر عرف ہمایون شاہ بن محمد شاہ		۷۹۵ھ		یکماہ و شانزدہ روز			اپنی موت سے مر گیا اسکے وقت کی اور کوئی بات مشہور نہیں
۲۴	سلطان محمود		۷۹۵ھ		بست سال و دو ماہ عب ب دو م			کم سنی میں بادشاہ ہوا
۲۵	خضر خان بن ملک سلیمان		۸۱۷ھ		ہفت سال و شش ماہ مع ب ے م			خضر خان نام تھا دولت خان لودی کو تخت سے اوتار کر بادشاہ ہوا اور اپنی موت سے مر گیا
۲۶	سلطان مبارک شاہ		۸۲۴ھ		سیزدہ سال و [illegible] ب یک م			مارا گیا اسکے عہد محمد شاہ سید ۸۳۷ھ میں تخت نشین ہوا مبارک شاہ کا پوتا [illegible] بادشاہ رہا آخرکار بقضائے الٰہی فوت ہوا

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت مع معاصران راجہ ہاے ہندوستان
۱۵	سلطان غیاث الدین		سنہ ۱۳۱۷ ع		سہ ماہ			۳ مہینے بادشاہ رہا
۱۶	قطب الدین مبارکشاہ برادر حقیقی سلطان علاؤالدین خلجی بود		سنہ ۱۳۱۷ ع		۱۴ چہاردہ سال وچہار ماہ سویب سعہ م		دہلی	نہایت بیوقوف وبدچلن تھا خسروخان نے اوسکو مارکر ۶ مہینے بادشاہت کی .
۱۷	سلطان ناصرالدین عرف خسروخان مشہور		سنہ ۱۳۲۱ ع		شش ماہ			چھہ مہینے بادشاہ رہا
۱۸	غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی ملک		سنہ ۱۳۲۱ ع		۴ چہار سال و ۲ دو ماہ لاعہ ب			اسکا نام غازی خان پنجاب کا صوبہ دار تھا آخرکار بادشاہ ہوا قلعہ تغلق آباد بنوایا منتظم بادشاہ تھا ایک مکان کی چھت کے تلے دبکر مرگیا
۱۹	الغ خان سلطان محمد شاہ عرف فخرالدین جونا پسر سلطان غیاث الدین تغلق شاہ		سنہ ۱۳۲۵ ع		۲۶ بست و شش سال یب ب دوم		دہلی	اول سخی وعالم ومتقی ومنتظم رہا پھر سودائی وخبطی ہوگیا تھا دکن وغیرہ کو زیر کیا اور چین پر بھی چڑھائی کی کہ سب فوج کام آئی دہلی کی ویرانی اور دولت آباد کی آبادی کا حکم دیا تھا آخرکو سنہ میں راہی عدم ہوا
۲۰	سلطان فیروز شاہ عرف ملک فیروز شاہ باربک شاہ		سنہ ۱۳۵۱ ع		۳۶ سی و شش سال و ہفت ماہ یب ب ععہ م		دہلی	یہہ بادشاہ بہت نیکنام رہا چنانچہ ایک نہر اور طرح طرح کے مکانات بنوائے ۹۰ نوے سال کی عمر میں رہگراے عالم بقا ہوا اسکے بعد غیاث الدین ثانی مسندنشین ہوا جب لوگون نے

نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت مع معاصران راجہ ہاے ہندوستان
علاؤ الدین مسعود شاہ بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ		سنہ ۱۲۴۱ ع		چار سال ایک ماہ سنہ ب یک م		دہلی	اسنے مغلوں کو جنہوں نے براہ تبت بنگالے پر چڑہائی کی تھی شکست دی باہمی تکرار میں مارا گیا
۱۰ سلطان ناصر الدین ولد شمس الدین		سنہ ۱۲۴۶ ع		نوزدہ سال و ۳ ماہ نوٹ ب سے م			نیک اور فقیر مزاج ہوا ہے نغرنی کالنجر ہزہ چندیری بوسیلہ وزیر کے فتح ہوئی
۱۱ سلطان غیاث الدین بلبن بن شمس الدین التمش		سنہ ۱۲۶۶ ع		بائیس سال و تین ماہ عب ب سے م		دہلی	غیاث الدین بن شمس الدین التمش کا غلام اور داماد تھا دہلی کو رونق دی بڑی شان والا نرم مزاج و نرم دل نمازی اور علم دوست تھا سنہ ۱۲۷۸ ع میں میواتیوں نے سرکشی کی سزا پائی سنہ ۱۲۷۹ ع میں طغرل خان باغی مارا گیا
۱۲ سلطان معز الدین کیقباد بن ناصر الدین نصرتخان بن سلطان غیاث الدین		سنہ ۱۲۸۷ ع		سہ سال و سہ ماہ سے ب سے م			بڑا عیاش و بے ادب تھا کیخسرو اور اکثر امرا کو قتل کیا آخر کو لوگوں نے مار کر دریا میں پھینک دیا قراخان کی انگیخت سے بادشاہ ہوا تھا
۱۳ سلطان جلال الدین فیروز خلجی		سنہ ۱۲۸۸ ع		ہفت سال و دو ماہ ہفت ب دو م			یہہ شخص پہلے تعالی کا نائب ناظم تھا بعمر ستر سال تخت نشین ہوا بڑا حلیم و رحیم تھا اوسکے بھانجے نے ازراہ طمع سلطنت مار ڈالا
۱۴ سلطان علاؤ الدین خلجی سکندر ثانی		سنہ ۱۲۹۵ ع		بست سال و ۳ ماہ سے م			اکثر راجاؤں اور مغلوں کو شکست دی تند مزاج و نامور ہوا فوج کی تنخواہ گھٹا دی جس سے سستی کر دی بقضائے الٰہی مر گیا

نمبر	نام بادشاہان	سال ولادت	سال تخت نشینی	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت مع معاصران راجہ ہای ہندوستان
								راجا جیا چند راجہ قنوج اور پرتھی راج دہلی اجمیر کا راجا جو اننگ پال کا نواسہ اجمیر کا رہنے والا تھا شہاب الدین سے ۱۱۹۳ء مین شکست کھائی اور پکڑا گیا اجمیر آگیا اس سے راجہ جیچند سے قطعی عداوت تھی
۴	قطب الدین ایبک غلام زر خرید سلطان معز الدین		سنہ ۱۲۰۶ ع		چار سال [illegible]			خاندان غلامان غوری ۱۳ صدی قطب الدین ایبک محمد غوری کا غلام تھا پہلا بادشاہ دہلی کا ہوا چوگان کھیلنے مین گھوڑے سے گر کر مر گیا
۵	آرام شاہ پسر خواندہ قطب الدین		سنہ ۱۲۱۰ ع		قریب ایک سال			آرام شاہ قطب الدین ایبک کا بیٹا تھا چند ماہ مین تخت سے اوتارا گیا
۶	سلطان شمس الدین التمش ایبک غلام ترکستانی داماد قطب الدین		سنہ ۱۲۱۱ ع		چھبیس سال ایک ماہ ... ب یک م		مدفون دہلی	شمس الدین التمش قطب الدین ایبک کا داماد تھا اسکے وقت چنگیز خان کا ایک سپہ سالار جلال الدین خوارزم کا تعاقب کرتا آیا اوسکے قبضہ مین تھا قطب مینار بہت اونچا بنایا یہ مینار مسجد کا ہے
۷	رکن الدین فیروز		سنہ ۱۲۳۶ ع		۷ ماہ			رکن الدین فیروز شمس الدین التمش کا بیٹا تھا عیاش شراب خوار ہوا
۸	بی بی رضیہ بیگم بعد پدر		سنہ ۱۲۳۶ ع		تین سال ۶ ماہ سے ب دو م		دہلی	رضیہ بیگم شمس الدین التمش کی بیٹی تھی سلطنت مین مشہور ایک حبشی کو ممتاز کرنے سے مقتول ہوئی
۹	معز الدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین		سنہ ۱۲۳۹ ع		دو سال و یکماہ و دو ب ۱۰ م			معز الدین بہرام شمس الدین التمش کا بیٹا تھا بھائیون نے قتل کیا

جدول بادشاہان ہندوستان ومعاصران از شہنشاہان انگلستان

سنہ ۶۳۶ء مین چتور کا راجہ دہانی قرار دیتا تھا اول حملہ مسلمانون کا اوسکے وقت مین ہوا تھا اول فوج ہندوستان مین چتور پر عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کی بعد فتح ایران سے آئی لیکن اخیر کی لڑائی مین افسر شہید ہوا پھر خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر نے چتور کو فتح کیا لیکن بعد کو خود ہی چھوڑ دیا سنہ ۷۱۱ء عیسوی مین خلیفہ ولید کی فوج نے تشدد کر کے تمام سندھ پر قبضہ کر لیا اور تیسرے سال محمد بن قاسم نے راجہ مذکور سے شکست کھائی راجہ نے سلیم حاکم کمبایت کی بیٹی سے شادی کی آخر ترک مذہب کر کے راہی خراسان ہوا کھمان بابا کی پوتی کا بیٹا جسنے مامون رشید بن ہارون رشید حاکم خراسان سے چوبیس ۲۴ لڑائیان فتح کین اور مامون آخر کو خراسان واپس گیا

نمبر شمار	نام بادشاہان ہندوستان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جاے دفن	کیفیت مع معاصران راجہ ہاے ہندوستان
۱	ناصر الدین سبکتگین در دہلی		سنہ ۹۷۷ء آمد ہندوستان		۲۰ بست سال ہے			راجہ جے پال امیر ناصر الدین سبکتگین سے سنہ ۹۷۷ء کی بعد دو لڑائیان ہارا یہہ راجہ آخر کو جلکر مر گیا اسلئے کہ وہ محمود غزنوی کے قید مین رہا تھا آنند پال پسر جے پال نے سنہ ۱۰۰۶ء مین محمود ابن سبکتگین سے بڑی شکست کھائی
۲	سلطان محمود بن ناصر الدین سبکتگین		سنہ ۹۹۷ء آمد ہند		۳۵ سی پنج سال ہے			کنور راے یہہ راجہ سنہ ۱۰۱۷ء مین محمود کا مطیع ہوا اس بادشاہ نے ۱۳ حملے کئے یہہ نوان حملہ تھا اور ۹۹۷ سے ۱۰۳۰ تک اوسکی مدت سلطنت ہے اور اوسکے خاندان مین سنہ ۱۱۸۶ء گیارہ چھیاسی کو بادشاہت ختم ہوئی
۳	سلطان شہاب الدین غوری عرف معز الدین شام		سنہ ۱۱۹۳ عیسوی		پانزدہ سال و دو ماہ ۱۵ برس دو مہینے	سنہ ۱۲۰۶ء مین بد معاش کی ہاتھ سی مارا گیا		جی چند راٹھور اس راجہ کو شہاب الدین محمد غوری نے سنہ ۱۱۹۴ء مین شکست دی او قطب الدین ایبک کی تیر سے مارا گیا یہہ بادشاہ محمود سے حوصلہ مین کم نہ تھا غزنی زبان انکی اوسنے تخریب کی جسکے آخری بادشاہ خسرو ملک کو قید کر لیا اور آپ سنہ ۱۲۰۶ء مین بد معاشونکے ہاتھ سے مارا گیا ایبک ترکی زبان مین اوسے کہتے ہین جسکے ہاتھ کی چھوٹی انگلی ٹوٹی ہو اننگ پال اسکے خاندان مین بکرم کے وقت سے ۵۰ برس بعد راج آیا بائیسوان

نام بادشاہان ہند	تاریخ ماہ و سال	تاریخ شاعر
جہانگیر بادشاہ	۲۸ ماہ صفر سنہ ۱۰۳۷ ہجری سمت [illegible] ۲۹ اکتوبر [illegible]	جہانگیر از جہان عازم شد
شاہ جہان	۲۶ رجب سنہ [illegible] لا اعلم	رضی اللہ شاہ جہان گیر و وفات
اورنگ زیب عالمگیر	غرہ رمضان سنہ [illegible] ایضاً	آفتاب عالمتاب من – دخل الجنت
معظم شاہ	یکم محرم ایضاً	در وفاتش بے سروپے باشد: فیض و فضل و نعمت و عدل و کرم
جہاندار شاہ	۲۲ ذالحج مؤلف	جملہ را بے او سر سرگشش بنود تذلل و رحم و شفقت و عقل خبر وجود
معین الدین فرخ سیر	۲۲ جمادی الثانی سنہ [illegible] لا اعلم	حیا رفت از اسمہ فرخ سیر
شمس الدین رفیع الدرجات	۱۹ رجب سنہ [illegible] ہجری "	گفتا خلد برین مقام دما وا
رفیع الدولہ شاہ جہان	۲۰ ماہ ذیقعد سنہ [illegible] ہجری "	– فغان –
ثانی ابوالفتح ناصر الدین محمد شاہ	غرہ ربیع الثانی سنہ [illegible] ہجری "	سال وفاتش سال رحلتش گفت ہاتف رفت از جہان محمد شاہ
مجاہدین احمد شاہ	۲ – شعبان سنہ [illegible] ہجری "	سال گور شدن سنہ [illegible] ہجری
عزالدین عالمگیر ثانی	۱۹ – ربیع الثانی سنہ [illegible] ہجری "	داد عرشش سماک مرا ولے ولے
جلال الدین شاہ عالم عالی گہر	۱۹ – رمضان سنہ [illegible] ہجری "	آہ – دریغا – جاے او خلد برین
معین الدین محمد اکبر بادشاہ	۲۰ – جمادی الثانی سنہ [illegible] ہجری "	غم اکبر – بہ تخرجہ ۱۰ عدد

تاریخ وفات بہادر شاہ بادشاہ

شاہ دہلی کہ بہادر شاہ بود چون شنیدم خواستم از ہاتف	جای نشین حضرت تیمور رنگ سال تاریخ وفاتش بیدرنگ	از قضایش جان بحق تسلیم کرد گفت ہاتف از سر باغ جنان	بسکہ بود از زندگی خویش تنگ مرد شاہ ہند در قید فرنگ
ٹیپو سلطان	سنہ [illegible] ہجری "	شمشیر گم شد	
ناصر جنگ شہید	سنہ [illegible] ہجری "	آفتاب رفت	

فہرست بادشاہان ہند

نام بادشاہان ہند

ناصر الدین محمود
غیاث الدین بلبن
معز الدین کیقباد
جلال الدین فیروز خلجی
علاء الدین خلجی سکندر ثانی
قطب الدین مبارک خلجی
ناصر الدین خسرو شاہ
غیاث الدین تغلق شاہ
الغ خان محمد تغلق
فیروز شاہ
غیاث الدین ثانی
ناصر الدین محمد
ہمایون سکندر
ناصر الدین محمود تغلق
دولت خان لودی
خضر خان سید
معز الدین مبارک شاہ
سید محمد شاہ
سید علاء الدین
بہلول لودی
سکندر لودی
ابراہیم حسین لودی
ظہیر الدین محمد بابر
نصیر الدین محمد ہمایون
شیر شاہ
سلیم شاہ
محمد شاہ عدلی
محمد اکبر بادشاہ

تاریخ ماہ و سال

۶۶۴ ہجری رر
۶۸۵ ہجری رر
۶۸۶ ہجری رر
ہفتدہم رمضان ۶۹۹ ہجری رر
ششتم شوال ۶۱۶ ہجری رر
نحشم ربیع الاول ۷۲۱ ہجری رر
سوم ماہ رجب ۷۲۱ ہجری رر
ربیع الاول ۷۲۵ ہجری رر
۲۱ محرم ۷۵۲ ہجری مؤلف
ہفتدہم رمضان ۷۹۰ ہجری لا اعلم
ماہ صفر ۷۹۰ ہجری مؤلف
۱۰ ربیع الثانی ۷۹۶ ہجری رر
اول جمادی الثانی ۷۹۶ ہجری
۲۹ ذی القعد ۸۱۵ ہجری لا اعلم
جمادی الاول ۸۱۷ ہجری رر
۱۷ ماہ جمادی الاول ۸۲۴ ہجری
پنجشنبہ رمضان ۸۳۷ ہجری
۲۲ شوال ۸۴۵ مؤلف
سال عزل ۸۵۵ ہجری
دویم شعبان ۸۹۱ ہجری
ہفتم ماہ ذیقعد ۹۱۵ مؤلف لا اعلم
ہشتم رجب ۹۳۲ لا اعلم
ششم جمادی الاول ۹۳۷ ہجری رر
۱۱ ربیع الاول ۹۶۲ ہجری رر
۱۲ ربیع الاول ۹۵۲ ہجری رر
۲۵ جمادی الاول ۹۶۱ ہجری
۹۶۳ مؤلف
۱۳ جمادی الثانی ۹۶۳ ہجری لا اعلم

تاریخ شاعر

شاہ شاہان بگو تو از دل صاف
سر مشرق
دل گفت کہ بادشاہ شاہان بود داد
عمدة السلاطین بگو بے روے آن
شہریار
شاہنشاہ جہان
ہفت پیکر لقا مرگش یافت
خلیفہ
دور عادل سر از زمین اسے ولے
وفات فیروز
سر جان از وفات شاہ بشکست
از سر دل بگو کہ فوت شاہ
از سر جان بگو وفات شاہ
ساز و الم و درد ہمین روز افزون
یک صاحب دولت بمرد
بدر خوبی
سعی سفر روح محسن سر وشن
رونق حشم ندا گفتا
بود آن شاہ بال اختیار
گفتہ ام تو ز خلد از سبا آمد
تاریخی شد
گفتہ شد بار سر شد
ابراہیم لودی شہید شد
بہشت روزے باد
ہمایون بادشاہ از بام افتاد
سر آتش مر و مؤلف گرم گستر بود
بجنات جاے یافت
از ظلم سر زور جدا شد امروز
قوت اکبر شد - بادشاہ عالم خاوند اکبر بادشاہ

نام ریاست	تعداد افواج سوار	تعداد پیادہ	تعداد سوار		آمدنی ریاست	تعداد توپ	تعداد پیادہ	[illegible]
کانکیا وار	۱۵۰۰۰	۱۵۲۰۹	۵۰۳۳		۵ لاکھ	۱۰۹۶	۱۱۲۰	۰۲۲
گوالیور	۲۵۰	۱۵۰۲	۱۵۴		مبلغ ۶ لاکھ	۳	۵۰۳	۲۱۰
سونت کھنچی	۱۹	+	۱۰۰		[illegible]	۱۴	۱۲۵۰	--

تمام ہندوستان مین ریاستون کے قبضہ مین ۵۲۵۲ توپ ۹۳۰۰ توپچی ۵۰۱۰ سوار ۱۰۰۱۰ پیادے مین احاطہ وار اسکی تفصیل بشرح بالا ہے۔ اضلاع مغربی و شمالی ۲۰ توپ ۵۰۰۱ پیادے ۱۰۷ سوار نوبگ علاوہ تیار ہوسکنے کے بالفعل ہندوستانی ریاستون مین ۵۰۰۰ فوج تیار ہے ۵ ہزار توپ موجود ہے انگریزی علاقہ ۹۶۳۱۹ مربع میل ہے جسمین ۰۰۰۰۰۰ آدمی رہتا ہے۔ اور ریاستون کا علاقہ ۵۰۶۷۵ مربع میل ہے جسمین ۰۰۰۰۰۴ آدمی بستے ہین۔ علاوہ برآرو میسور کی سرکار انگریزی کو پچاس کرور روپیہ اور ریاستون کو پندرہ کرور کی آمد ہے۔ سرکار انگریزی ہندوستان مین آٹھ لاکھ اکتیس ہزار نوسو ترسٹھ مربع میل مین کو اٹھارہ کرور لاکھ آدمیون پر حکومت کرتی ہے۔ اور والیان ریاست ماتحت کی عملداری ۵ لاکھ ۷۵ ہزار ایک سو تیرہ مربع میل مین کو چار کرور اسی لاکھ آدمیون پر ہے مین ملک برار اور میسور شامل نہین ہے۔ اپنے علاقہ سے گورنمنٹ انگریزی کو پچاس کرور روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اور رؤساے ہندوستانی کو ۱۵ کرور روپیہ کی۔ فوج کی کیفیت یہ ہے کہ رؤساے ہندوستانی کی چندار توپ پانچ ہزار دو سو باون توپ اور نو ہزار تین سو نوے سپاہی توپخانہ چونسٹھ ہزار ایک سو بہتر سوار اور دو لاکھ اکتیس ہزار تریسٹھ پیادے کل تین لاکھ پندرہ ہزار آدمیونکی فوج ہے لیکن گورنمنٹ انگریزی کی فوج متعینہ ہندوستان دو لاکھ پچاسی ہزار

فہرست سالہاے ہجری بابت وفات بادشاہان ہند

نام بادشاہان ہند	تاریخ او وسال	تاریخ شاعر
سلطان محمود غزنوی	سنہ ۴۲۱ ہجری لا اعلم	شاہباز جہان
معزالدین محمد سام مشہور	سوئم ماہ شعبان سنہ ۶۰۲ ہجری	صاحب السریر
شہاب الدین محمد غوری		
قطب الدین ایبک	سنہ ۶۰۷ ہجری	راہنمت پناہ
شمس الدین التمش	۲۰ شعبان سنہ ۶۳۳ ہجری مواصلہ	چون گشت ز بام تخت افتادہ مرتبہ بار الکہ یاد
رکن الدین فیروز	سنہ ۶۳۴ ہجری	ازروے ستم گذشت رکن فیروز
سلطان رضیہ بیگم	سنہ ۶۳۷ ہجری	سر جان نلد یافت ار روحش
معزالدین بہرام	سیزدہم ذوالقعد سنہ ۶۳۹ ہجری	واے بہرام شاہ جان دادہ
علاوالدین مسعود	سنہ ۶۴۴ ہجری	شاہ دہلی بہ بہرام شد حاکم مقتول انجام شد

فهرست ریاست های هندوستانی مع تعداد توپ پیاده و سوار

نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیاده	تعداد سوار
اضلاع پسط بنگ	۰	۲۱۱۵	۱۴۰
پنجاب	۴۰۰	۳۵۹۰۰	۵۹۲۵
راجپوتانه	۲۰۰۳	۶۹۰۲۳	۲۴۲۸۷
وسط هند	۸۹۲	۳۸۴۰۱	۱۵۳۲۱
مدراس	۷۳۴	۳۸۴۰۱	۸۲۶۲
بمبئی	۱۰۸۳	۳۲۷۷۰	۹۳۳۱

ریاست وار تفصیل

نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیاده	تعداد سوار
مینی پور	۸	۴۶۶۲	۴۰۰
رام پور	۲۳	۱۸۹۹	۵۰۴
پتیاله	۱۰۹	۴۴۰۱	۲۴۴۳
جیند	۱۰	۱۶۴۹	۲۰۲
نابه	۲۲	۱۱۴۴	۵۴۸
پهاڑی ریاستین	۳۳	۳۲۱۰	۴۸۹
کپورتهله	۱۸	۱۵۰۰	۳۰۱
منڈی	۹	۱۷۷۵	+
بهاولپور	۸۰	۲۴۸۴	۳۶۰
کشمیر جمون	۹۶	۱۸۴۳۶	۱۲۹۳
اودے پور	۵۳۸	۱۵۰۰۰	۶۲۴۰
سنجے پور	۱۳۱۲	۱۵۰۰	۳۵۰۰
جوده پور	۲۲۰	۴۰۰۰	۳۵۰۰
جیلمیر	۱۳	۴۰۰	۵۰۰
بوندی	۲۸	۲۰۰۰	۲۰۰
کوٹه	۱۱۹	۴۶۰۰	۷۰۰
ٹونک	۵۳	۲۲۲۸	۴۳۹
جهالاوار	۹۰	۳۵۰۰	۴۰۰

نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیاده	تعداد سوار
الور	۳۵۱	۵۶۳۳	۲۲۸۰
بهرتپور	۳۸	۸۵۰۰	۱۴۶۰
دهولپور			
کروله	۲۰	۳۲۰۰	۴۰۰
سروهی	+	۳۵۰	۳۷۵
بیکانیر	۵۳	۹۴۰	۶۷۰
کشن گڑه	۳۵	۲۰۰۰	۱۵۰
شاه پوره	۲۳	۲۸۰	۳۵۰
بانسواڑه	۳	۵۰۰	۶۰
پرتاب گڑه	۱۲	۹۵۰	۲۷۵
ڈونگرپور	۴	۶۳۲	۵۷
گوالیار	۲۱۰	۱۶۰۵۰	۶۰۶۸
اندور	۱۰۲	۵۵۰۰	۳۰۰۰
بهوپال	۳۹	۴۷۷۶	۱۹۴
بهوپال ایجنسی	۴۲	۱۸۵۲	۶۳۱
مالوه	۲۹۰	۱۷۳۰	۳۰۰
بندیل کهنڈ	۴۲۱	۲۲۱۶۳	۲۶۷۷
دهار	۴	۷۹۰	۳۷۰
بهوپاور ایجنسی	۴	۷۸۱	۹۱
ریواه	۳۵	۲۰۰۰	۹۰۵
بگهیل کهنڈ	۷	۲۸۰	۱۳۵
تراونکور	۶	۱۲۱۱	۶۰
کوچین	۲	۳۰۰	+۰
حیدرآباد دکن	۷۲۵	۳۶۸۹۰	۸۲۰۴
بڑوده	۳۰	۱۱۰۰۰	۳۰۹۸
کچهه	۳۳	۶۰۰	۳۰۰

کی تلون کی ہین نقل + کیا کرون نیرنگی گردش کا اسکی مین بیان + آن مین اوج حسب کو سمجھو نجم بمبول النسب + خاک ذلت پر گری پل مین فلان ابن فلان + چتر ہوتا کالنہ فقر اکثر آتا ہے نظر + بارہا تختہ کی دیکھا صاحب تخت روان ہا کیا کہئے غرض اس شعلہ دون کا مزاج + ایک دم پر نہین گاہے خیمت گاہے جنان + پس جو ایسا ہو تو ادل اب نگرے ایسکا کرے آشنا کر دعلے اپنے خاسہ کی زبان + بہرحال وہ کارنامہ جو امیر تیمور صاحب قران اعظم کے عہد ملک باعث اعلام کے زمانہ سے چلا آتا تھا اوسی نے بیان انجام پایا۔ **بیت** ماہ نو بر ہمہ روشن کند این مضمون را

کہ زوال است نسیہ دولت روز افزون را + الحق ثبات و قرار علی الدوام ذات تقدس آیات حضرت خالق کائنات کو سزاوار ہے اور سب امور دنیا کے ناپایدار اور انجام کو سب اہل دنیا ناچار فاعتبروا یا اولی الابصار است دنیا ہیچ است وکار دنیا ہمہ ہیچ + اے ہیچ زبہر ہیچ بر ہیچ مپیچ + اس دہلی کی بگڑنے کی خبر جو اطراف مین شہرت پا گئی تھی اسواسطے اکثر چند ریاستین بھی منحرف ہو گئی تھے چنانچہ وہ بھی پھر فتح ہوئین اور جو جو نواب اور راجہ قرب و جوار کے باغی ہو گئے تھے اونکو سرکار نے پھانسی دی شہر گوالیار ۱۹ تاریخ ماہ جون کو سور و صاحب نے فتح کیا اور ۲۲ تاریخ کو شہر کالپی اور اوسکا قلعہ مفتوح ہوا اسی طرح اور ممالک برگشتہ بھی پھر کر مطیع لیے گئے

۲ - ماہ اگست ۱۸۵۸ع عیسوی کو ایک فرمان شاہی کے جاری ہوتے ہی حکومت ہندوستان کی کمپنی بہادر کے ہاتھ سے جاتی رہی ملکہ لنڈن جو حقیقت مین ہند کی فرمان بردار ہین بذات خود حاکم اور فرمان بردار ہندوستان کی ہو گئے اور اونہون نے ایک حکم اسطرحکا جاری فرمایا کہ سب باغی خواہ سپاہ ہون خواہ رعایا فلان میعاد تک اپنے اپنے گھرون مین آجاوین اونکا قصور بلحاظ اولوالعزمی شاہانہ معاف کیا جاوے گا اسی طرح وہ لوگ جو جنگلون اور پہاڑون اور صحراؤن مین جان بچاتے پھرتے تھے اپنے اپنے گھرون مین چلے آئے اور کتنے زمینداری مین مشغول ہو گئے اب رعایا اس ملک کی بہت آباد اور نہایت خوش و خورم ہے روز بروز آبادی زیادہ ہوتی جاتی ہے ہر ایک پیشہ دار اپنے پیشہ مین ترقی کرنے لگا فساد بالکل جاتا رہا اور سب لوگ ملکہ معظمہ دام حشمتہا کے حق مین دعا کرتے اور چین سے رہتے ہین فقط لیکن شرفا لوگ پیشہ سپاہ گری کے نان نفقہ کو محتاج ہین قدر اس پیشہ کے شہر مین اب تر ہے اکثر لوگ دغا باز جعلساز دروغ گو خوش ہین ہان مگر رجواڑون مین تو کچھہ قدر پیشہ سپاہ گری کی ہے اللہ تعالے ان ریاستون کو آباد رکھے - ہندوستان کی آمدنی بانیر بحوالہ گزٹ آف انڈیا نقل ہے کہ ماہ جنوری ۱۸۸۱ع عیسوی مین آمدنی مال کی تعداد دو کروڑ نوی لاکھہ چوبیس ہزار ایک سو نو روپیہ کی تھی اور آمدنی بابت دس ماہ کے اخیر جنوری تک چھپن کروڑ چودہ لاکھہ اڑتالیس ہزار سات سو چھپن روپیہ کی تھے اور روانگی مال بابت ماہ جنوری ساٹھہ کروڑ اٹھائیس لاکھہ اٹھہ ہزار دو سو بیاسی روپیہ کی اور بابت دس مہینے کے پچاس کروڑ بیس لاکھہ تین ہزار آٹھہ سو بیالیس روپیہ ہوئے

ہندوستان مین ہندو مسلمان اور عیسائیون کا شمار

ہندو ایک ارب ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھہ دو ہزار تین سو ۱۱ — مسلمان ۴ کروڑ ۸ لاکھہ ۶۶ ہزار ۲۰۴۲ —
یوروپین ایک لاکھہ ۴۴ ہزار ۴ سو ۴۹ — ہندو عیسائی دو لاکھہ ۲۴ ہزار ۱۶۱ —

فہرست ریاست ہائے ہندوستانی مع تعداد توپ و پیادہ و سوار

نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیادہ	تعداد سوار
اضلاع متحدہ	۰	۲۱۱۵	۱۴۰
پنجاب	۴۰۰	۳۵۹۰۰	۵۹۲۵
راجپوتانہ	۲۰۰۳	۶۹۰۳۳	۲۴۲۸۷
وسط ہند	۹۹۲	۳۸۴۰۱	۱۵۳۲۱
مدراس	۷۳۴	۳۸۴۰۱	۸۲۶۲
بمبئی	۱۰۸۴	۳۲۷۷۰	۹۳۳۱

ریاست وار تفصیل

نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیادہ	تعداد سوار
مینی پور	۸	۴۶۶۲	۴۰۰
رام پور	۲۳	۱۸۹۹	۵۰۴
پٹیالہ	۱۰۹	۴۴۰۱	۲۴۴۳
جیند	۱۰	۱۶۴۹	۲۰۲
نابہہ	۲۲	۱۱۴۴	۵۴۸
پہاڑی ریاستیں	۳۳	۳۲۱۰	۴۸۹
کپورتھلہ	۱۸	۱۵۰۰	۳۰۱
منڈی	۹	۱۷۷۵	+
بہاولپور	۸۰	۲۴۸۴	۳۶۰
کشمیر جموں	۹۶	۱۸۴۳۶	۱۲۹۳
اودے پور	۵۳۸	۱۵۰۰۰	۶۲۴۰
جے پور	۱۳۱۲	۱۵۰۰۰	۳۵۰۰
جودھ پور	۲۲۰	۴۰۰۰	۳۵۰۰
جیسلمیر	۱۳	۴۰۰	۵۰۰
بوندی	۲۸	۲۰۰۰	۲۰۰
کوٹہ	۱۱۹	۴۶۰۰	۷۰۰
ٹونک	۵۳	۲۲۲۸	۴۳۹
جھالاوار	۹۰	۳۵۰۰	۴۰۰

نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیادہ	تعداد سوار
الور	۳۵۱	۵۶۳۳	۲۲۸۰
بھرتپور	۳۸	۸۵۰۰	۱۴۶۰
دھول پور			
کرولی	۴۰	۳۲۰۰	۴۰۰
سروہی	۷	۳۵۰	۳۷۵
بیکانیر	۵۳	۹۴۰	۶۷۰
کشن گڈھ	۳۵	۲۰۰۰	۱۵۰
شاہ پورہ	۲۳	۲۸۰	۲۵۰
بانسواڑہ	۳	۵۰۰	۶۰
پرتاب گڈھ	۱۲	۹۵۰	۲۷۵
ڈونگر پور	۴	۶۳۲	۵۷
گوالیار	۲۱۰	۱۶۰۵۰	۶۰۶۹
اندور	۱۰۲	۵۵۰۰	۳۰۰۰
بھوپال	۳۹	۴۷۷۶	۱۹۴
بھوپال ایجنسی	۴۲	۱۸۵۲	۶۳۱
مالوہ	۲۹۰	۱۷۳۰	۳۰۰
بندیل کھنڈ	۴۲۱	۲۲۱۶۳	۲۶۷۷
دھار	۴	۷۹۰	۳۷۰
بھوپاور ایجنسی	۴	۷۸۱	۹۱
ریواں	۳۵	۲۰۰۰	۹۰۵
بگھیل کھنڈ	۷	۲۸۰	۱۳۵
تراونکور	۶	۱۲۱۱	۶۰
کوچین	۲	۳۰۰	+
حیدرآباد دکن	۷۲۵	۲۶۸۹۰	۸۲۰۴
بڑودہ	۳۰	۱۱۰۰۰	۳۰۹۸
کچھ	۳۳	۶۰۰	۳۰۰

کی تلوّن کی ہین نقل + کیا کرون نیرنگی گردش کا اسکی ہین بیان + آن ہین اوج حسب کو سمجھو نجم مجہول النسب +
خاک ذلت پر گری پل مین فلان ابن فلان + چتر ہوتا کاسہ فقر اکثر آتا ہے نظر + بارہا تختہ لی دیکھا صاحب تخت رواہا
تا کجا کہئے غرض اس سفلہ دون کا مزاج + ایک طور پر نہین گاہے خشت گاہے جیان + پس جو ایسا ہو تو اے دل اب نکر کچھ اوسکا کر
آشنا کر مدعا سے اپنے خامہ کی زبان + ہر حال وہ کارنامہ جو امیر تیمور صاحب قران اعظم کے عہد ملک
باعث اعلام کے زمانہ سے چلا آتا تھا اوسی نے یہان انجام پایا **بیت** ماہ نو بر ہمہ روشن کند این مضمون را
کہ زوال است نہ پیے دولت روز افزون را + الحق ثبات و قرار علی الدوام ذات تقدس آیات حضرت خالق
کائنات کو سزاوار ہے اور سب امور دنیا کے ناپایدار اور انجام کو سب اہل دنیا نا کار فاعتبروا یا اولی الابصار است
دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ + اے ہیچ زبہر ہیچ بر ہیچ مپیچ + اس دہلی کی بگڑنے کی خبر جو اطراف
مین شہرت پا گئی تھی اسواسطے اکثر چند ریاستین بھی منحرف ہو گئی تھے چنانچہ وہ بھی پھر فتح ہوئین اور جو جو نواب اور
راجہ قرب و جوار کے باغی ہو گئے تھے اونکو سرکار نے پھانسی دی شہر گوالیار ۱۹ تاریخ ماہ جون کو سر ہیو روز صاحب
نے فتح کیا اور ۲۴ تاریخ کو شہر کالپی اور اوسکا قلعہ مفتوح ہوا اسیطرح اور ممالک برگشتہ بھی پھر کر مطیع کیے گئے
۲۔ ماہ اگست ۱۸۵۸ عیسوی کو ایک فرمان شاہی کے جاری ہوتے ہی حکومت ہندوستان کی کمپنی بہادر کے
ہاتھہ سے جاتی رہی ملکہ لنڈن جو حقیقت مین ہند کی فرمان بردار ہین بذات خود حاکم اور فرمان بردار ہندوستان
کی ہو گئے اور اونہون نے ایک حکم اسطرحکا جاری فرمایا کہ سب باغی خواہ سپاہ ہون خواہ رعایا فلان میعاد تک
اپنے اپنے گھرون مین آ جاوین اونکا قصور بلحاظ اولو العزمی شاہانہ معاف کیا جاوے گا اسیطرح وہ لوگ جو
جنگلون اور پہاڑون اور صحراؤن مین جان بچاتے پھرتے تھے اپنے اپنے گھرون مین چلے آئے اور کتنے زمینداری
مین مشغول ہو گئے اب رعایا اس ملک کی بہت آباد اور نہایت خوش و خرم ہے روز بروز آبادی زیادہ ہوتی
جاتی ہے ہر ایک پیشہ دار اپنے پیشہ مین ترقی کرنے لگا فساد بالکل جاتا رہا اور سب لوگ ملکہ معظمہ دام حشمتہا کے
حق مین دعا گو تھے اور چین سے رہتے ہین فقط لیکن شرفا لوگ پیشہ سپاہ گری کے نان نفقہ کو محتاج ہین قدر
اس پیشہ کے شہر مین اب مرتبہ ہے اکثر لوگ دغا باز جعلساز و دروغ گو خوش ہین ہان مگر جو ان مین تو
کچھ قدر پیشہ سپاہ گری کی ہے اللہ تعالے ان ریاستون کو آباد رکھے ۔ ہندوستان کی آمدنی بانیر
بحوالہ گزٹ آف انڈیا نقل ہے کہ ماہ جنوری ۱۸۸۲ عیسوی مین آمدنی مال کی تعداد دو کروڑ نوی لاکھ چوراسی
ہزار ایک سو نو روپیہ کی تھی اور آمدنی بابت دس ماہ کے اخیر جنوری تک چھبیس کروڑ چودہ لاکھ اٹتالیس ہزار
سات سو چھپن روپیہ کے تھے اور روانگی مال بابت ماہ جنوری ساٹھہ کروڑ اٹھائیس لاکھ
اونسٹھہ ہزار دو سو بیاسی روپیہ کی اور بابت دس مہینے کے پچاس کروڑ بیس لاکھ تین ہزار
آٹھہ سو بیالیس روپیہ ہوئے

ہندوستان مین ہندو مسلمان اور عیسائیونکا شمار

ہندو ایک ارب ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ دو ہزار تین سو ۱۱ — مسلمان ۴ کروڑ ۸ لاکھ ۶۶ ہزار ۳۲۴ —
یورپین ایک لاکھ ۴۴ ہزار ۴ سو ۹۴ — ہندو عیسائی دو لاکھ ۲۴ ہزار ۱۶۱ —

اور علاوہ ازین بہت سے باشندہ پنجاب کے نئے بھرتی کیے گئے اور نئی فوج تیار کرکے دہلی پر چڑھائی کی
گئی اور وہ فوج ایران پر تھی وہان سے گورے کی سپاہ جلد تر بلوائی گئی اور ہر ایک ضلع سے جسقدر فوج کو
لڑائی کا سامان بہم ہو سکتا حکام نے خرید کر جمع کر لیا اور اوس فوج کو جو لڑائی کے واسطے دہلی کی طرف
گئی تھی بتواتر مدد پہونچتی رہی صرف تین ہزار گورے سپاہی دہلی پر گئے تھے اونہون نے جا کر پہاڑی
پر بیرون شہر اپنی چھاونی ڈالی جانبین سے گولہ اور توپ کی لڑائی تھی اور کبھی کبھی پوربیہ فوج کے
لوگ باہر شہر کے بھی بلہ کرتے تھے ۳۰ تاریخ مئی ۱۸۵۷ عیسوی کو بھی مفسدہ لکھنؤ مین برپا ہوا سپاہ
نے چند افسران کو قتل کر کے انکے بنگلہ جلا دیئے اور سر ہنری لارنس صاحب بھی اوس مقدمہ
مین اوسی جگہ مارے گئے ۱۴- تاریخ ماہ ستمبر سنہ مذکور انگریزون نے شہر دہلی پر حملہ کیا اور شہر
مین داخل ہو کر بہادر شاہ بادشاہ کی اولاد کو جو اوس نئی فوج کے افسر تھے گولیون سے مار ڈالا اور
اونکی لاشین کو تختہ پر کھنچوا کر لوگون کو دکھلائین کہ جنہون نے باغیون کے ہمراہ ہو کر
مفسدہ برپا کیا تھا اب وہ اوس پاداش کو پہونچے اور بہادر شاہ کو بھی جو اولاد تیمور سے
اخیر بادشاہ تھا اور برائے نام واسطے حفاظت نسل تیموری کے تخت شاہی پر بطور شاہ متمکن تھا
اور بے غل و غش سرکار کمپنی اوسکو سوا لاکھ روپیہ ماہوار دیتی تھی اور کسی طرح کی تکلیف اوسکو
نہ تھی پکڑ لیا اور جو فوج جمع ہوئی تھی تتر بتر ہو گئی اور بادشاہ قلعہ مین قید ہو گیا اور سپاہ ہندی
نمک خوار قدیمی سرکار دولت مدار انگریزون کو روگردان اپنے خداوندان نعمت سے کیا اور اونسے
علم بغاوت کا اوٹھوایا اور سب کے دلون کو راغب قیام پذیری دار الخلافت واسطے بربادی سلطنت
دہلی کے کیا اور جب لشکر ظفر پیکر واسطے سرکوبی اون مفسدون کے نواح شہر مین آیا برملا اونسے
مقابلہ خداوندان نعمت کا کروایا اور روسیاہ اندھے بنایا آخر کار بسبب شوخی نیت و شامت
نمک حرامی سے سبکو بھگوایا اور متفرق اطراف جہان مین سرگردان پھرایا اور ہزارون کو
جیسے کہ شکم مادر سے آئے تھے بے گور و کفن راہی ملک عدم کیا **بیت** مردہ ہم حسرت کفن دارد
خانہ آرزو خراب شود + اور اوس ضمن مین نام و نشان خاندان پانصد سالہ تیموریہ کا بالکل مٹایا
الحاصل فتنہ قیامت کہ دیکھنا اوسکا موعود بعد موت تھا وہ عالم حیات مین دیکھا چنانچہ جو کچھ
نیرنگی اوس فلک کجرفتار کی شان مین افضل الشعرا مرزا رفیع السودا نے لکھا ہے صادق آیا
سفلہ کو اپنے لیے کرتا ہے پانی آسمان + مینہ پلاوے آرسی تا عیب روئے مردمان + کام عالم کا [illegible]
جوئے تصویر اوسکی ہاتھہ + بند رہتا ہے بہی گو بصورت ہو روان + دیکھ تک احوال عنقا کا یہ اس ظالم کے ہاتھہ
نام گر پیدا کرے کوئی مٹا دے بے نشان + منعم کو معتی چکاتا ہے سدا ان بے تمیز + پوست کھنچے ہے ہما کا
دمڑی کے مشت استخوان + پا برہنہ اہل ثروت کو پھراوے ہو یہی ہین + خار کر سر پر کرے دامان گل
کا سائبان + میل کھنچے دیدۂ بینا مین یہ تاریک عقل + پر کرے کحل الجواہر لیکے چشم سرمہ دان
ایک لعبت نان کی لیے حیران ہوتے شہر شہر + مثل باد نو بہ نو پھرتے ہین عالی ہمتان + کیا کرون اسکا کہ جسنے

یہ معرکہ ہوا تو کل ہندوستانی فوج تینون احاطون کی ملاکر تین لاکھ آدمی کے قریب تھی اور گورے کی فوج
مین پینتالیس ہزار پانچ سو آدمی تھے جنمین سے پانچ ہزار دو سو گورے ملک ایران مین لڑائی پر گئی ہوئے
تھے اور باقی ۴۰۳۰۰ گورے ہندوستان مین موجود تھے اب یہ سوال کرنا پورب کی فوج کسواسطے منحرف
ہو گئی اور کیون کمپنی سے ناراض ہوئے اس موقع پر نامناسب ہے اور اسکا صحیح جواب بھی وقت طلب ہے مگر اسکا
تمام سبب جو زبان زد ہر خاص و عام ہے سوا ہے اسکے نہین کہ کارتوس جو سرکاری کمپنی نے ولایت سے منگا کر انکو
تقسیم کیے تھے اونمین یہ شک ہوگیا تھا کہ سور اور گائے کی چربی کا نام سنکر متنفر ہوئے اور اونہون نے اس امر سے
باہم اتفاق کیا اور بعد مشورہ عام کے کہ جو خفیہ بذریعہ خطوط اور خاص قاصدون کے اونمین ہوا تھا سبکا یہی ارادہ
ہوگیا کہ ہر ایک انگریز کو جہان پاؤ قتل کر ڈالو اور اسیطرح سے پھر اپنی قدیم بادشاہت کو قائم کرو و بعضے عقلمند
اسپر اعتراض کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ کارتوس کا ایک بہانہ ان لوگون کے ہاتھ لگا تھا پھر اصل مین اسکا کچھ
اور ہی باعث ہوگا چنانچہ اس راز کی افشا اور اظہار کے لیے بہت لوگون نے کوشش کی اور بڑی تحقیقات
بھی ہوئی اور شبہات بھی کئی طرح کے واقع ہوئے مگر راقم کو اب تک اسکا اصل سبب سوائے امر مذہبی کے اور کچھ
پایہ ثبوت کو نہ پہونچا الغرض اس امر کا کچھ ہی سبب ہو پر ابتدا اس بغاوت کی شہر میرٹھ سے ہوئی جو دہلی
سے اٹھائیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ کو ایک ہزار سات سو گورہ اور دو ہزار
سات سو ہندوستانی سپاہی وہان موجود تھے جسوقت گورے لوگ انگریز گرجا گھر مین گئے اور اپنی عبادت مین
مشغول ہوئے پوربیون نے فرصت کا موقع پاکر ایک دفعہ ہی چھاونی کو آگ لگا دی اور کئی گورون کے
افسرون کو گولیون سے مار ڈالا اور انگریزون کے مرد اور عورت اور بچہ نہایت بیرحمی سے قتل کیے گیارہوین
تاریخ یہ باغی فوج دہلی مین پہونچی اور زیر جھروکہ سایہ قلعہ کے روبرو اونہون نے بادشاہ کی سلامی اوتاری اون پوربیہ
سپاہیون نے جو قلعہ کے اندر تھے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے سازش اونکی ہوگئی ہوگی بعد
ازان اون انگریزون کو قتل کرنا شروع کیا جو قلعہ کے اندر تھے پھر میگزین پر حملہ آور ہوئے لفٹنٹ ولوبی صاحب
ان لوگون سے بڑی دیر تک لڑتا رہا اور گولیان مارتا رہا پر جب اوسنے دیکھا کہ اب کسی صورت سے میگزین نہیں
بچ سکتا اوسوقت آپنے خود آگ لگا دی جسکے صدمہ سے ایک سو سپاہی مارے گئے اور آپ بھی ہلاک ہوگیا اسوقت
دہلی مین ۵۴ انگریز افسر موجود تھے جو وہان سے اطراف و جوانب کو بھاگ گیا وہ بچ گیا باقی سب مارے گئے اس
واقعہ کے بعد تاربرقی نے یہ خبر جابجا ہر ایک شہر و چھاونی مین پہونچا دی اور صاحبان اضلاع اس فساد سے مطلع
ہوکر اپنے ذات او خزانہ کی حفاظت مین اور دفع فساد کی طیاری مین مصروف ہوئے چنانچہ جہان پوربیہ سپاہی تھی
فورا اوسکو گھیر کر خواہ توپین لگا کر خواہ دھمکا کر اسکے ہتھیار لیے مقابلہ میان میر پر چار ہزار سپاہیون کی ہتیار تو بمدد
ایک ہزار تین سو گورون کے رکھوا لیے گئے اور اونکو فیروزپور اور سیالکوٹ اور جہلم پر بھی اسی طرح کا فساد برپا ہوا
مگر بہت جلد رفع ہوگیا اور بہت سے مفسد سپاہی تتر بتر ہوگئے صرف تھوڑے سے آدمی پہاڑون کی راہ
اور بعضے براہ لدھیانہ بھاگ آکر دہلی کے مجمع باغیان مین جا شریک ہوئے سوائے اضلاع مذکورہ بالا کے
تمام پنجاب مین خدا تعالے کا بڑا فضل رہا اور فوج یہان کہڑی فورا اوسکے ہتیار لیلیے گئے اور مفسد قتل کر دیے گئے

سے ملاقات کی وقت رزیڈنٹ نے عرض کیا کہ حضور اس اقرار نامہ پر جو درباب تبدیلی حکومت کی لکھا گیا ہے کہ اب سرکار کمپنی نے بسبب اسکے کہ انتظام اس ملک کا بہت خراب تھا برداشت نکر کے بدین خیال کہ اب زیادہ دنون تک اس ملک کو نواب کی عملداری مین چھوڑنا گویا خدا کی نزدیک گنہگار ہونا اور ظلم کا بڑھانا ہے اپنی قبضہ مین کر لیا ہے اور بادشاہ کی تنخواہ بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اور تین لاکھ روپیہ واسطے حفاظت مال اور تنخواہ نوکرون کے مقرر کر دیا ہے دستخط کر دین بادشاہ یہ سنکر باوجودیکہ حسیم اور شجیم اور معتبر آدمی تھا بچون کیطرح رونے لگا اور کہنے لگا کہ جو مرضی سرکار کی ہو کر دیوین دستخط اس کاغذ پر نکرونگا اگر میرا انصاف یہان نہوگا مین ولایت کو جاؤنگا ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ کی قدمون مین جا کر کرونگا نواب نے عرض کیا کہ حسب الحکم ملکہ معظمہ کے یہ تجویز ظہور مین آئی ہے اب اسمین کچھ نہوگا غرض کہ بادشاہ نے نمانا اور ذیل اقرار نامہ پر اپنے دستخط نکیے لیکن کسیطرحکا فساد بھی نکیا جب میعاد مہلت گذر گئی انگریزون نے منادی کرا دی کہ اب سرکار کمپنی انگریز بہادر کی عملداری لکھنؤ مین ہوگئی ہے سب رعایا کو اسبات کی اطلاع دی بادشاہ نے کلکتہ کو کوچ کیا اور وہان جا کر دریاے ہوگلی کے قریب کلکتہ کے ایک مکان وسیع پسند کر کے رہنا اختیار کیا اور اپنی والدہ اور بیٹے اور بھائیون کو بخدمت ملکہ انگلستان کو روانہ کیا وہان جا کر نواب کی والدہ فوت ہوگئین اور سب لوگ جو ساتھ گئے تھے بے نیل مرام واپس آئے ۹ تاریخ فروری ۱۸۵۶ع کو لارڈ ڈلہوسی صاحب نے بسبب اسکے کہ وہ بیمار ہوگئے تھے اپنے کام سے استعفا دیا اور اونکی جگہ لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر ہند مقرر ہو کر کلکتہ مین آئے انکے وقت مین ایک بڑا بھاری انقلاب ہندوستان مین ہوا وہ یہ تھا کہ سپاہ ہندوستانی سرکار انگریزی سے منحرف ہو کر باغی ہوگئی اور سرکار کمپنی بہادر کی عملداری جاتی رہی اور حضور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ دام ملکہا کی حکومت ہندوستان مین ہوگئی چونکہ یہ امر ایک بڑا حادثہ اور انقلاب عظیم تھا ؀

ختم ہونا حکومت کمپنی انگریز بہادر کا اور شروع ہوجانا سلطنت ملکہ معظمہ وکٹوریا فرمان روای انگلنڈ کا

لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل سنہ ۱۸۵۶ع سے سنہ ۱۸۵۸ع تک کمپنی بہادر حسب عادت قدیم شاہ لنڈن سے ہندوستان کی حکومت کا ٹھیکہ ایک میعاد معین کی واسطے لیا کرتے تھے چنانکہ ابکی دفعہ ٹھیکہ کی میعاد قریب الاختتام تھی اور کمپنی بہادر کا ارادہ تھا کہ اس میعاد کی پورا ہونے کے بعد حسب عادت مستمر پر ٹھیکہ لیا جاوے گا اور کاروبار حکومت کمپنی کے بیغل وغش جاری تھے اور ہندوستان کی رعایا عین آرام اور راحت مین بستی تھی حکام مالی انتظام آمدنی مین سرگرم تھے حکام ملکی تدابیر افزونی پیداوار انتظام ملک مین مشغول اور حکام جنگی انتظام کارزار مین مصروف انگریزون نے اس وقت ملک ایران پر چڑھائی کی تھی اور چند پلٹنین فارس کی لڑائی پر گئین ہوئی تھین مگر وسط ہند مین اور ہی طرح کی کھچڑی پک رہی تھے خدا کو منظور تھا کہ انتظام ہند کی باگ کمپنی کے ہاتھ مین رہی بلکہ جسطرح ہمیشہ سے یہ ملک تابع بادشاہان سابق کے چلا آتا ہے اوسی طرح اب پھر وہ وقت آگیا تھا کہ شاہ لنڈن کے زیر فرمان ہوا اور بلا وساطت کمپنی بہادر کے شاہ لنڈن شہنشاہ ہند ہو کر حکمرانی کرے اور وسیلہ اس امر کا ظہور کا سپاہ پوربیہ کی بغاوت تھی کہ یکایک سپاہ انگریزی باشندہ لکھنؤ وغیرہ کے مفسد ہوگئے ۱۸۵۷ع مین پورب کی فوج نے سرکار کمپنی بہادر سے باغی ہو کر اپنے افسران اور انگریزون کو مارا اور دہلی مین جا کر جمع ہوئے اور ارادہ کیا کہ ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ دہلی کو تخت ہندوستان پر بٹھلا کر انگریزون سے اس ملک کی حکومت لے لین اور پھر بادشاہت چمکاوین جسوقت

کی کبھی وہان جبکہ حکام نے انصاف پر ذرا بھی توجہ نکی ظلم زیادہ ہوتا گیا اور عیاشی اور زناکاری یعنے حرام کاری
کی ملک پر زیادہ چھا گئی نواب ملک اودہ جو مطلق العنان وخودسر حاکم تھا شب وروز عیاشی وحرامکاری
اور لذاید حیوانی مین غلطان و پیچان رہتا تھا اور اپنا وقت اور عقل اور آمدنی ملک کی خوشامدیون
اور حرام کاران اور مردم ڈانڈیون کی صحبت مین برباد کرتا تھا ناچ اور راگ کی محفل رات دن گرم رہتی تھی
ملک کا انتظام ظالمون کے ہاتھ پڑا عملے نے ایسی لوٹ مچا رکھی تھی کہ جو جسکے ہاتھ پڑا صاف الگ کیا
رعایا کو ہمیشہ جان کا خطرہ اور مال کے بچانے کی فکر رہتی تھی زمینداروں سے محصول زمین کا لینا بڑی
جوانمردی کا کام تھا چنانچہ بہادری شمار کی جاتی تھی ہر ایک زمیندار کے گھر پر سپاہ نوکر رہتی تھی
زمیندار لوگ گڈہی مین متحصن ہوکر نامزد رہتے تھے بدون فوج کشی ایک پیسا بادشاہ کو نہ ملتا تھا اور
زمینداروں کے نوکرون کا یہ بیشہ تھا کہ جب اونکی تنخواہ بہت چڑہ جاتی تھی اونکو حکم ہوجاتا کہ
گردونواح رعایا کو لوٹ کر اپنی تنخواہ وصول کرلو دربار شاہی مین تمام جہان کے واہیات کے سامان مہیا اور
عیاشی کے اسباب طیار ہوتے تھے پچاس برس تک یہ حال گورنمنٹ انگریزی نے دیکھا پر گورنمنٹ کو
یہ انتظار رہا کہ شاید کبھی تو کوئی جانشین اچھا نکلے جو اس ملک کی خرابیون کو اصلاح دے
مگر جو نواب ایک دوسرے کے بعد تخت نشین ہوا وہ اول سے بدتر ہی نکلا اسلیے گورنمنٹ انگریز کو سوا
اسکے کہ یہ ملک بھی شامل ممالک مقبوضہ کمپنی بہادر کرلیا جاوے اور کوئی تدبیر نہ سوجھی کیلیے کرنیل
سلیمن صاحب بہادر جو کہ لکھنؤ کے رزیڈنٹ اور نواب کی عملداری کے طرفدار تھے اونہون نے بھی
یہ خرابیان دیکھکر رپوٹ اپنی مین درج یہ رایے کی ہے کہ تا وقتیکہ یہ ملک سرکار کے قبضہ اقتدار مین
نہ اوے گا کسی صورت سے یہان کی بدانتظامی روباصلاح نہ لاوے گی جبکہ یہ صاحب رخصت لیکر ۱۸۵۶ء
مین ولایت کو تشریف لیگئے تو اثناء راہ مین سفر کرنے کے وقت اونہون نے انتقال کیا اور اونکی جگہ جیمس
اوٹرم صاحب رزیڈنٹ ہوے اونہون نے تمام علاقہ اودہ مین خود گشت کرکے نبابے رعایا اور ظلم او حکام
کے اور کچہری والے لکھنؤ کی رپوٹ گورنر جنرل صاحب بہادر کو کی اور اونہون نے بھی یہی رایے دی کہ تا وقتیکہ
یہ ملک سرکار دولت مدار کے قبضہ مین نہ اوے گا اسکی خرابیان ہرگز دفع نہون گی انکی رپوٹ بھی مثل رپوٹ
کرنیل سلیمن صاحب کی بلکہ اوس سے بھی زیادہ تھے یہ سب حال دیکھکر گورنر جنرل صاحب نے بطور خود بھی
خوب تحقیقات کرکے اون رپوٹون کی صداقت کی اور اونکو مناسب معلوم ہوا کہ اب اغماض کرنا اور یہ ملک ظالمونکے
قبضہ مین رکھنا ایک طرح کی گناہ گاری کا باعث ہے کیونکہ گورنمنٹ نے جبکہ خوب طرح پر ظلم اور طریق ظلم جان لیا
اور طور اوسکی دفعیہ کا پہچان لیا تو تسامح کرنے مین بیشک گناہگار ہونے کا اندیشہ تھا اسلیے اونہون نے
ولایت کو رپوٹ کی اور وہان سے حکم آنے کے بعد اوٹرم صاحب نے وزیر اعظم ملک لکھنؤ سے گفتگو
جاری کی بعد ازان بادشاہ نے کو تین دن کے بعد وزیر نے خبر دی اسلیے سرکار نے تین دن کی مہلت
دی کہ اس عرصہ مین اگر لکھنؤ کی سلطنت سے دست بردار ہوکر قبضہ سرکار مین لایا جاوے تو بہتر ہے ورنہ
تیسرے دن اشتہار دیا جاوے گا کہ اب سے تعلق بہ سرکار کمپنی بہادر کے ہوگئی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ

ایک اور قرضہ ہوا جسکے سود کے باعث فیصدی چار روپیہ منظور کیا اور بموجب اقرار نامہ نمبری ۴۲ محتاجگان لکھنؤ کو اوسکا سود بطور خیرات ماہوار ہی دینا منظور کیا سنہ ۱۸۳۷ع میں نصیر الدین حیدر مر گئے اور اونکے چچا محمد علی شاہ مسند نشین ہوئے اوسکی مسند نشینی ہی باہم اوسکے اور نواب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل کے عہد نمبری ۴۳ ہوا اس عہد نامہ کو بادشاہ نے بہت ناراضگی سے منظور کیا اسلیئے حکام خانگی نے نامنظور کیا اور تعلقات ریاست اودہ کو اونہیں قاعدوں پر جند بیشتر بھی بدستور قائم رکھنے کی ہدایت کی اسپر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ سرکار کا ایسا ارادہ ہے کہ شرائط متعلق فوج تائیدی میں جو امر باعث تکلیف ہی اوس سے تمکو سبکدوشی کیا جاوے اور جو حصہ فوج حال میں بھرتی ہوا ہے اوسکا خرچہ انگریزی سے دیا اگر عہد نامہ کو حسب سر رشتہ منسوخ نکیا محمد علی شاہ نے اپنی قبیلہ کے چند اشخاص کی واسطے وظیفہ دوامی مقرر کرنے کی مراد سے سنہ ۱۸۳۸ع میں سترہ لاکھہ کا قرضہ سوائے فیصدی چار روپیہ اور پیشیں کیا اور درخواست کی کہ جن لوگوں کے وظیفہ میں یہ سود ادا کیا جاوے اونکو حکام آئندہ اودہ کے ظلم سے محفوظ رکھنے کی کفالت کیجاوے سند نمبری ۴۴ سے یہ قرضہ منظور ہوا اگرچہ نکہ اقرار نامہ نصیر الدین حیدر سنہ ۱۸۲۵ع میں کفالت ندی گئی تھی وظیفہ داران سے صرف عنایات خاص و مہربانی سرکار انگریزی کا اقرار ہوا سنہ ۱۸۳۹ع میں محمد علی شاہ نے بارہ لاکھہ روپیہ قرضہ چار روپیہ فی صدی میں اور شامل کر کر اوسکا سود بذریعہ امانت نامہ نمبری ۴۵ کے امام باڑہ حسین آباد کی مصارف کی واسطے مقرر کر دیا اسمیں بادشاہ نے اور روپیہ شامل کیا کہ جملہ چوبیس لاکھہ سترہ ہزار پانسو ہوگیا اور اوسکی وفات کی بعد امانت نامہ ورثون نے دو لاکھہ تیس ہزار روپیہ بقایا اسے سود کہ خرچ میں نہیں آیا تھا او شامل کیا سنہ ۱۸۴۲ع میں بادشاہ نے بموجب امانت نامہ نمبری ۴۶ کی اور روپیہ یہ تعداد تین لاکھہ چالیس ہزار آٹھ سو جسمیں سے دو لاکھہ ستاسی ہزار سود کی فیصدی چار روپیہ تھی مصارف شفاخانہ لکھنؤ کے واسطے اور دیا علاوہ انکے اکثر دیگر قرضی اوقات مختلفہ پر بادشاہان اودہ نے خزانہ سرکار میں دیئے ہیں مگر چونکہ قرضوں کے واسطے عہدنامجات خاص کے کفالت نہیں دی گئی ہے انمیں اور دیگر قرضہ ہائے ویسی کی سرکار میں کچہ فرق نہیں ہے مگر بعض صورتون میں صرف اسی قدر کہ ہنڈویان خزانہ سرکاری واقع لکھنؤ میں رکھی گئی ہین اور بعوائے سہ ماہی کے ماہوار دیا جاتا تھا اسطرح سنہ ۱۸۴۲ع میں چودہ لاکھہ روپیہ دیا گیا کہ تھا اوسمیں سے آٹھہ لاکھہ کا سود ماہوار ٹھہرا اور ستمبر سنہ ۱۸۴۲ علیسوی میں بارہ لاکھہ اور بھی اونہیں شرائط پر شامل ہوا مئی سنہ ۱۸۴۲ علیسوی میں محمد علی شاہ مر گئے اور اونکے بیٹے امجد علی شاہ مسند نشین ہوئے اسکے بعد سنہ ۱۸۴۷ ع فروری سنہ ۱۸۴۷ع کو واجد علی شاہ مسند نشین ہوئے

شمول ملک اودہ سلطنت انگریزی

ملک اودہ جسمیں ۲۵ ہزار میل مربع زمین اور ۵۰ لاکھہ آدمی کی بستی ہے وہان کی رعایا ۵۰ برس سے بڑی بڑی ظلم اور بے انتظامیان وہان کے حکام سے برداشت کرتی تھی اور گورنمنٹ انگریزی نے ان حکام کو ہمیشہ تاکیدین ہوتی رہتی تھیں کہ تم اپنے ملک کا انتظام قرار واقعی کرو اور رعایا سے جہان تک ہو سکے انصاف اور سلوک سے پیش آؤ پھر باوجود اسقدر تاکیدات کی اور اونکے اقرارات

وظیفے بھی آ گئے اور خاص محسن کے وظیفون مین سے تین لنبی لطف النساء و مرزا محمد تقی خان و مرزا نصیر اور اونکے بچون نے
جملہ چھ ہزار روپیہ ماہوار بہ کفالت سرکار انگریزی محفوظ ہوئین اب نیام وظیفہ ضمانت مشہور ہین ۱۸۱۴ع مین جب لارڈ
موابرا صاحب موقع کارزار جنگ نیپال سے قریب رہنے کیواسطے ممالک برترین آئے نواب نے مقام کانپور ملاقات کی
بطور عطیہ خوشنودی ایک کرور روپیہ دینا چاہا عطیہ تو نامنظور رہا مگر قرضہ بہ تعداد ایک کرور آٹھ لاکھ پچاس ہزار
روپیہ بتقرر سود فی صدی چھ روپیہ سالانہ قبول کیا اور اوسکا سود کہ چھ لاکھ اکیاون ہزار روپیہ تھا بوجہ ادائے
بعض مواجب مندرجہ سند نمبر ۲۸ متعلقہ سرکار انگریزی ۱۴- نومبر ۱۸۱۴ع سے دینا ٹھہرا اور مواجب منقضی المیعاد
کا اصل سرکار اودھ کو واجب الطلب ٹھہرا اسطرح ۱۸۵۵ع تک اٹھتر لاکھ بیالیس ہزار سات سو پینسٹھ روپیہ
ادا کیا گیا اور بقایا بے واجب سودی فیصدی چھ روپیہ سال چھتیس لاکھ سات ہزار دو سو چھتیس روپیہ رہا
مارچ ۱۸۱۵ع مین بباعث مصارف کثیر جنگ نیپال قرضہ ثانی سودی فیصدی چھ روپیہ سال کی نواب سے
درخواست کی اختتام لڑائی پر عہدنامہ منعقدہ ۱۹-۲۰ سے ضلع خیری گڈہ و اراضی ترائی کہ گورکھون سے فتح ہوئی
تھین دریائے گھاگھرا بجانب مغرب اور ضلع گورکھپور کے نواب کو مفوض ہو کر قرضہ ثانی معدوم یعنی ادا کیا گیا
اور بموجب اسی عہدنامہ کے ضلع گورکھپور کا حصہ بعوض اوس خطۂ سرزمین کے کہ درمیان اضلاع انگریزی
جونپور و مرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے سرکار نے نواب کو دیا ۱۸۲۵ع مین وزیر نے کہ جسکو ۱۸۱۹ع مین سرکار
انگریزی نے درجہ بادشاہت پر ممتاز کیا تھا سرکار انگریزی سے درخواست کی کہ کسیقدر روپیہ لیکر اپنے ملک مین
ایک حصہ اونکو دیوین مگر حصہ ممالک انگریزی کے انتقال کرنے مین اعتراض ناقابل تردید تھی مگر چونکہ بباعث
خصومت برہما کی سرکار کو مشکلات آمدنی درپیش ہین اور بادشاہ کا خزانہ الامال تھا اسواسطے بادشاہ سے مبلغ ایک کرور
روپیہ بطور قرض سودی فیصدی پانچ روپیہ سالانہ لینے کی درخواست کی بموجب عہدنامہ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷- اگست ۱۸۲۵ع
کی چند مواجب کاتن اس قرضہ کے سود پر برائے دوام لگایا اور سرکار انگریزی نے پامیدگان مواجب کی عزت
و ہمیشگی کا محافظ ہونا منظور کیا سال آیندہ مین جو تھا قرض تعدادی پچاس لاکھ روپیہ کا دو برس بعد ادا کرنے کے
اقرار سے بہ تقرر سود فیصدی پانچ روپیہ لیا گیا اپنے مرنے سے پیشتر بادشاہ غازی الدین حیدر نے ۱۸۲۷ع مین درخواست
کی کہ یہ قرضہ دوامی کر دیا جاوے اور سود مین سے وظیفے معینہ ملتے رہین اور پایندگان وظیفہ کو حفاظت سرکار انگریزی
سے مقبول ہو جاوین مگر سرکار کی نتایج کفالتون سے ایسے وقت پیدا کرنی ہے کہ بادشاہ کی درخواست نامنظور ہوئی
غازی الدین حیدر کے بعد نصیر الدین حیدر بیٹا اونکے اپنے خاندان کی چند بیگمات کے واسطے معاش مستقل مقرر کرنیکی
مراد سے اور قرضہ جسمین پچاس لاکھ سالگذشتہ کا دیا ہوا شامل ہوا اور تازہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ دیکر دیے
جاوین بہ تقرر سود فیصدی پانچ روپیہ سالانہ دینے کے واسطے درخواست کی سند نمبر ۴۳ سے قرضہ تو منظور ہوا مگر
بعد وفات اصل پایندگان کسی وقت قابل ادائے ٹھہرا اور پایندگان کو حفاظت کی کوئی کفالت نہ دی گئی مگر صرف
قرار کیا گیا کہ وے ہمیشہ مورد عنایات و شفقت خاص ہین گے ۱۸۵۳ع مین اڑتیس لاکھ چالیس ہزار روپیہ منجملہ
اس قرضہ کے بدین تفصیل کہ چند اصل موہوب الیہم کے وارثان کو دو لاکھ چالیس ہزار نقد بلکہ جمع چھتیس لاکھ
روپیہ چار آنہ فیصدی پر سرکار کو منتقل ہوئے ۱۸۳۳ع مین حسب درخواست بادشاہ کے سرکار تین لاکھ روپیہ کا

فرمان دوامی جاری کرنا منظور کیا اس عہد نامہ سے گنگا و دیگر دریاؤن مین جہان دریاے مذکور ممالک انگریزی و اودہ
دو مشترک ہین آمد و رفت کشتیون کا بلا مزاحمت جاری رہنا ٹھیرا ایک دفعہ نواب وزیر سے بمقام لکھنؤ ملاقات جسمانی ہوئی
پھر گورنر جنرل نے چند مراتب عہد نامہ ۱۰ نومبر کو جنکا فیصلہ باقی رہا تھا بالمشافہ طے کیا اور قواعد ساگر جنگی بموجب تعلقات و
دار و مدار باہمی ہر دو سرکار متعلق اس عہد نامہ کا انصرام واجب تھا بتلائی اور اس ملاقات کا حصول بشکل یادداشت
نمبری ۴۴ ثبت ہو کر ایک نقل مہر و دستخط نواب گورنر جنرل وزیر کو دی گئی سنہ ۱۸۱۲ء مین واسطے رفع تنازعات اراضی ریلیہ
و دریا برآمد اون ندیون سے جو ممالک انگریزی اور اودہ کی حد مشترک ہین نواب سعادت علی خان سے عہد نامہ نمبر ۳۵
مقرر ہوا اس عہد نامہ سے صرف نزاع باہمی ہر دو سرکار کا انسداد ہوا مگر حقوق زمینداران کا کچھ تصفیہ ہوا۔ اخیر لاکر
سنہ ۱۸۱۴ء کو سعادت علی خان مر گیا اور بجاے اوسکے اوسکا بڑا بیٹا غازی الدین حیدر مسند نشین ہوا اوسکی مسند نشینی پر عہد نامہ
نمبری ۴۹ بدین قرار کہ کل صلح نامجات و عہد نامجات جو نواب مرحوم سے ہوئے ہین کل مطالب و مقاصد مین بدستور جاری و معمول
رہین گے جس زمانہ مین سعادت علی خان سے تفویضگی روہیل کھنڈ کا پیغام تھا بہو بیگم نے درخواست کی کہ اگر اوسکو اوسکے
پوتے کی تخت سے علیحدہ کیا جاوے اور اوسکی رشتہ دار اور توابعین کو اونکی جایداد بلا مزاحمت محفوظ رکھا جاوے
تو وہ سرکار انگریزی کو اپنا وارث مقرر کرے یقین ہے کہ عہد نامہ تفویضگی روہیل کھنڈ کی منظوری مین نواب صرف اس سبب سے عذر کرتا تھا
کہ اوسکو بیگم کی وفات پر بڑی دولت حاصل کرنے کی امید تھی اسواسطے گورنر جنرل نے بیگم کی درخواست منظور کرنے کا
ارادہ ظاہر کیا مگر کبھی اس تدبیر کی تکمیل ہوئی اور آخر کار بباعث تبدیل تعلقات باہمی وزیر اور بیگم کی بعد تقرر عہد نامہ
سنہ ۱۸۰۱ء سرکار نے درخواست نامنظور کی سنہ ۱۸۱۳ء مین بیگم نے بعد منتاے جاگیر و پنشن اور کچھ روپیہ واسطے تعمیر مقبرہ وغیرہ
دیکر بہ تحریر وصیت نامہ سرکار انگریزی کو جایداد مابقی کا وارث کیا مگر سرکار نے بہ مہمہ وزیر کو کر جایداد مابقی کو
اوسکو دی مگر بعدہ یہ وصیت نامہ منسوخ ہوا اور امانت نامہ نمبری ۴۷ مرتب ہو کر سرکار انگریزی نے جہانتک
اوسپر منحصر تھا اوسکی کفالت دی منظوری بیگم سند و اسناد مجوزہ سے وزیر کو آگاہ کیا گیا اور اوسکی اطمینان کی گئی کہ
بشرط منظور کر لینے کل مطالب وصیت نامہ کی اوسکو سرکار انگریزی بیگم کا وارث منظور کرے گی غازی الدین حیدر نے
اس سند و نسبت کو بذریعہ چٹھی موسومہ صاحب رزیڈنٹ مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۱۸۱۳ء منظور کیا ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۱۵ء کو
جایداد قیمتی نوے لاکھ اٹھائیس ہزار نوسو سولہ روپیہ چھوڑ کر بیگم نے وفات پائی اوسکی وفات کے بعد یہ تجویز ہوئی
کہ در باب اوسکی جایداد کے جو فی الفور بذریعہ سرکار انگریزی اور وزیر پیش تھے بشکل عہد نامہ مرتب کیے جاوین مگر چونکہ
نواب نے ایسی دستاویز کی تجویز مین جو بموجودگی عہد نامہ سنہ ۱۸۱۴ء بلا ضرورت ہونے اپنی ناراضگی ظاہر کی اسواسطے
اس عہد نامہ کا تقاضا ہوا کل جایداد منقولہ بیگم اخذ مبلغ چھبین لاکھ چوراسی ہزار بیاسی روپیہ خزانہ سرکار
انگریزی مین وزیر کو دیے گئے اور اس روپیہ کی سود مین سے وظیفون کا روپیہ جسکا بذریعہ امانت نامہ ترکہ بیگم سے
دینا تھا ادا ہونا قرار پایا یہ وظیفہ اب بنام وظیفہ امانت مستور ہین مگر علاوہ اسکے اکثر جاگیر اور وظیفے واجب الاداے
خزانہ اودہ ایسے تھے اگر اونمین کمی و یا ضبطی کرے تو سرکار انگریزی کو بیگم کی جایداد مابقی سے اوسی قدر روپیہ بابند
دلانا لازم آتے مرزا علی و سالار جنگ اور اوسکی تین بہنون اور چند سرکار خاص محل کی وظیفے اس قسم مین داخل
تھی بعدہ وزیر نے اداے اول قرضہ اودہ کی تجویز کر کے اوسکی شامل مرزا علی و سالار جنگ اور اوسکے تینون بیٹون کے

بھاگ کر جب پہاڑ مین آیا
آخرش رانی نے چھپایا اوسے
ایسا کیا نصیب اپنا لے آیا
غرض گنگا بھی درمیان لیکے
جب فرنگی وہ نگر آیا
راگ اور رنگ مین کیا سرشار
ایک دن نشہ خوب پلوایا
بیخودی کے نشہ مین کر سرشار
جب فرنگی اوسے پکڑ لایا
ہائے جیبو کا آج نام گیا
جسکے مارے فرنگی ڈرتے تھے
اب یہ جیبو رہے نہ یہ راجا
گرچہ گھر مین رہے ہے وہ بیٹھے
ہان راجہ نے جا ولایت مین
جتنے ہین جگ جہان مین خورد کلان
ہائے کیا کام بد کیا تونے
جلد تجھکو خدا تباہ کرے

راجہ نیپال والے نے جایا
پیچھے دشمن کے سے بچایا اوسے
دے کے تعظیم اوسکو بٹھلایا
رکھا جے پور مین اوسکو بہلاکر
دے کے پیغام اوسکو سمجھایا
اوسکے دل سے بھلا یہ دشمن خار
آج کے حیلہ اوسکو بلوایا
جسکی ڈیوڑھی سے کھینچ گئی تلوار
سب زمین آسمان تھرایا
ایسے راجہ سے ایسا کام ہوا
سوتے مین چونک پڑتے تھے
یہان طنبور فرنگ کا باجا
رہے کو تجھ مین اپنی وہ پھر شیر
باقی رکھی نہ کچھ شجاعت مین
خورد اور طفل مرد پیر و جوان
کیا بھلا جگ مین جس لیا تونے
دونو عالم مین روسیاہ کری

دو پکڑا اوسکو اور یون جا یون
بھاگ کر جب وہ جے نگر آیا
رہے یہان بھی تو آپ کا گھر ہے
بٹھا کر کرکے اوسکو یون پالا
ہم بھی آئے اسی ارادہ کو
اوسکو دو چار دن کا کرکے قرار
اور ہین چار یار یون ہمراہ
پھر پکڑا ایسے شیر جنگی کو ادہر
جتنا چھوٹا بڑا تھا سب کانپا
ہائے ایسا بھی کیا کیا اندھیر
ایسی ٹکسال ہو گئی کھوئی
کیون نہ پھر جاوے دی مبہم خفی
تجھسے کمبخت کیا یہ بن آئی
باپ دادا کی تونے سب کھوئی
نام تیرے یہ مارین ہین جوتی
تو تو راجا نہین قصائی ہے
اب یہ قصہ تو ختم کر موزون

یہ تمنا تھا کہ سر چڑھیگا خون
سنکے راجہ نے اوسکو بلوایا
مال اور ملک سب جو لشکر ہے
باتون باتون مین جو دبا ڈالا
تم پکڑ دو وزیر زادہ کو
لا یا اسید گڈھے اوسکو اوتار
جیسے تارون کے بیچ ہو چاند ماہ
سامنے کر دیا فرنگی کو نہ
سارے جے پور مین ہو گیا سناٹا
کیون پکڑوایا ایسا نازی شیر
گئی سب راجپوت کی رونق
ہے جسکی نائی اور درزی
باپ دادا کی ناک کٹوائی
پھینک دی سب سے شرم کی لوئی
ڈوب دی سب سوزی تیری رجپوتی
گوک راجا کی دیے پانی ہے
تیری آنکھون سے برسیگا اب خون

سعادت علی خان کی مسند نشینی پر بقدر عہد نامہ نمبری ۱۳ مطالبہ سرکار انگریزی بذمہ وزیر چھتر لاکھ روپیہ مقرر ہوا اور اوسکے ملک مین کم سے کم دس ہزار آدمیون کی فوج کا رہنا ٹھہرا اوسیوقت مین وزیر نے بہوبیگم سے قول نامہ عطائی جاگیرات واقع گونڈہ و فیض آباد بہ کفالت سرکار انگریزی کیا وزیر کی فوج صرف ایک انبوہ مسلح اور بے قواعددان تھی اور اگر زمان شاہ جسکا ہندوستان کے لوگ ہر سال خوف کرتے تھے حملہ آور ہوتا تو بجائے امداد موجب خطر ہوتے اسواسطے سنہ ۱۷۹۹ع مین مارکوئیس ولیسلی صاحب نے بمراد ترغیب شکستگی اوسکی فوج کے اور بجائے اوسکی فوج تائیدی انگریزی مقرر کرنے کے وزیر کو تحریر کی اور میجر سکوٹ صاحب کو پیغام دیکر بھیجا کہ وزیر سے اس امر کی بحث و تکرار کرکے مصارف فوج تائیدی ادا کرنے کیواسطے ملک نکلوالین اس درخواست کی منظوری مین وزیر نے بہت ناراضگی ظاہر کی اور اپنے بیٹے کے حق مین ملک چھوڑ کر تارک دنیا ہو جانے کی دہمکی دی مگر آخرکار بعد پیغام متواترہ اور تعیناتی آنریبل مسٹر ولسلی صاحب برادر گورنر جنرل کے لکھنو مین ۱۰ - نومبر سنہ ۱۸۰۱ع کو عہد نامہ نمبری ۲۲ پر دستخط کرائی گئی بموجب اسکے وزیر نے بعوض مطالبہ تائیدی اور کل مصارف آئندہ محافظت ملک کی اراضی دوآب جمنی ایک کروڑ تیس لاکھ تینتیس ہزار چار سو چہتر روپیہ سرکار انگریزی کو مفوض کیا اور اپنی افواج بہ تعداد چار پلٹن پیادہ اور ایک کمپنی اور دو ہزار سوار اور تین سو گولہ انداز متعدد رکھے اور اپنے ممالک باقی ماندہ مین سررشتہ نیک کاروائی

وکیل صدر کلکته بطرف جے پور با جمعیت بنجن پلٹن و چهار عدد ضرب توپ کوچ هاے متواتر کرده رفت بعد از عرصه قریب مقام شهر جے پور رسید از مسمی پرتاب سنگه راجه جے پور ملاقات کرده و از دبدبه احکام اهالی سرکار مرقوم قطع منازل هانموده بکمپنی انگریز بهادر برسانید بعنوانیکه شد از راجه مذکور نواب وزیر علی خان مظلوم سفیبت [illegible] کرده با بلا مبالغه جنگ فریب داده گرفته گرفتار کرده در پالکی انگریز محبوس بقفل زنجیر ساخته قطع منازل اماے متعینه نموده در کمپ فتح گده متعلقه فرخ آباد آمد و از انجا با حتیاط تمام بر کشتی سوار کرده براه دریاے گنگ بکلکته رسانید چنانچه نواب مذکور مظلوم در شهر کلکته قلع در حویلی که نام آن سنجره خوانند مقید شد **فرد** نیست ممکن از زمانه واژگون ✣ آنکه از قید فرنگ آید برون ✣ و بر بر کسیکه اشتباه کم و بیش شراکت نواب مظلوم بوقت قتل ساختن مسمی چیرے صاحب انگریز و با سبق مشتمل شدن مدتشاید حرکات مهلکات مرقومة الصدر در شهر بنارس از ساکنان شهر مذکور مے شده بود همگی را گرفتار ساخته تجویز عدالت بعضی را هلاک نموده بعض را دایم الحبس گردیده بعبور دریاے شور روانه شده رفتند یکے از رفقاے سابق بر کشیده بجان فرار شده در راج کرولی آمده نوکر شد بعد چند روز فوت گشت نواب وزیر علی بهادر باسم عزت علی در زمان آن قبر عزت علی مذکور در گور غریبان قوم افغان تا غرض موجود است بعد چندے از لکهنو اقربا آن سید مذکور آمده مذکور را پخته طیار کنانید در رفت شنیدم که این سید مذکور از علم بانک و لکڑی یکتا زمانه بود و متعلقان نواب مظلوم محبوس شده از شهر بنارس در لکهنو آمدند و اثاث البیت کارخانجات سرکار نواب مظلوم در سرکار نواب سعادت علی خان وزیر ضبطی در آمده **بیت** یکی بمال ذکر سکند طمع ناحق ✣ گذاشتن بود اور است دگر آخر ✣ لیکن مخفی نماند انکه مسمی پرتاب سنگه راجه جے پور نامردی و کم فهمی کرده نواب مظلوم را گرفتار کنانید همچنین حرکات در تمام عالم هیچ کس چه از وحید از نا لعمل آورده و نخواهد آورد هرگز این بیحیائی نامرد اثرے و حیاے و غیرتی نه آمده بلا مبالغه جنگ یا و تمت فوج و خزانه و ملک کار بجا نموده مگر پوشیده نماند ازین وبال راجه مرقوم در عرصه قریب به بیماری جذام گرفتار شده و لا دوا گردید که تمام جسمش پاره پاره به سبب بیماری گردیده بخرابی تمام فی النار و السقر راهے شده و در نرخ جای یافت **مصرع** لعنت آنرا چنین راجه ✣ فقط زوجه راجه پرتاب سنگه مذکور دختر مهاراج مانک پال جی رئیس کرولی بود تحقیق شنیده مے شود که نواب وزیر علی خان صاحب مسطور در ضمانت رانی صاحبه مذکور در جے پور آمده بود چونکه راجه مسطور این حرکت ناشایسته نمود امدازوجه این راجه بے حیا دختر رئیس کرولی از باعث این حرکت نالایم روے شوهر خود را بعد این حرکت هرگز ندید و بسیار لعنت کرده دروازه ڈیوڑهی خود تیغه نموده گوشه نشین گشت مرحبا بر همت و شرم این رانی ✣

قصه نواب وزیر علی خان صاحب

لکھوں پہلے خدا کی صفت و ثنا ✣ جتنے کون و مکان کیا پیدا
آدمی اور پری و جن و ملک ✣ طایر و وحشی و زمین و فلک
کسی کو شاہ کیا کسی کو فقیر ✣ کسیکو تخت ہے کسیکو حقیر
ایک کا ایک سون بیاہ کیا ✣ ایک کون ایک سے تباہ کیا
کام مردی کا سبھی کرتے ہین ✣ نام اپنے کو سبھی مرتے ہین
اس لیے موت تو مقدر ہے ✣ نر ہے مال و ملک و لشکر ہے
سن جے پور کو راجہ کا یہ حال ✣ کہ وہ ہے بیحیا بلچ کمال
ایک شیر وغا وزیر علی ✣ خادم انبیا وزیر علی
نشان شوکت نبرد آمادہ ✣ جسکی دہشت سے شیر نر مادہ
حاکم وقت رستم غازی ✣ جسنے مارلی فرنگ کی بازی

انجوار بموجب افواه و غلغلهٔ از ساکنان دامان کوهی توکر داشته میگردید درین ضمن افواج فرنگ رسیده مع سواران
رساله خان صاحب عالی شان عبد الرحمن خان بهادر قندهاری بحسب حکم نواب سعادتعلیخان و کمپنی انگریز بهادر برسر
گرفتاری ساختن عقب شان پیاپی رسیدند بلکه دو سه در راهمون مذکور مقابله جنگ بحربه هاے تیر و تفنگ و شمشیر و نیزه
از طرفین بمیان واقع در آمد لیکن سواران رساله خان معزالیه بلحاظ نمک خواری قدیمه در گرفتاری شان بمکان چشم پوشیده
کردند والا نه بلا اشتباه انجا گرفتار مے شد مگر خوب کردند که ملازم نگشتند بلکه نواب وزیر علیخان را نبض کلی بود که کدام کس
از جمهور راجگان کوهستان شراکت من خواهد کرد لیکن هیچکس ندیده افواج قاهره فرنگ منجمله راجگان محال مرقوم
شراکت شان قبول نساخته ازین جهت نواب وزیر علی خان مظلوم با جماعه صغیر تاب مقابله جماعت افواج قاهره
کثیر مذکور نیاورده رو بفرار نهاده هرچند افواج فرنگ تعاقب متلاشی جهت گرفتاری شان مے بودند لیکن هیچ
نوع در راهمون مذکور بکدام کس دستیاب نگردید درصورتیکه داناتی صاحبان انگریز اظهر من الشمس از قدیم الایام
مشتهر هست براے پیش بندی اشتهار نامجات بهر یک اطراف چه در ملک مقبوضه و مفتوحه و چه در ملک غیر و غلی بدین مضمون
ترسیل داشتند که هر کسیکه چه اهلی و چه ادنا وزیر علی خان مفرور را گرفتار کرده خواهد آورد بمبلغ پنجاه هزار روپیه زر نقد و مبلغ
پنجاه هزار روپیه سالانه جاگیر با قرار نسلاً و بعد نسلاً و بطناً و بعد بطناً گیرنده مذکور را از سرکار کمپنی انگریز بهادر خواهد یافت و
سواے ازین انعام معقول از حضور نواب سعادت علی خان یافته سرفراز بخلعت وغیره خواهد بود از استماع اشتهار نامجات
متضمن مرقومة الصدر اکثر مردمان ازین ملک و ملک دیگر بطمع زر و جاگیر تلاش تا مقدور مے کردند مگر دستیاب نشده بعد از
چند مدت نواب مظلوم مرقوم محنت و رنج اسفارهاے کشیده و قطع منازل ها شدیده بخرابی تمام ساخته مع پنج و شش سواران
همراهی باقی مانده رفقاء قدیم زیر دامان کوهستان شده و شده در شهر جی پور راسید حفاظت و متوقع علو مرتبت رسید و از پرتاب سنگه
راجه جی پور در ان زمان بود ملاقات حاصل فرموده میداشت که انجا حافظ حقیقی بحفظ خود نگاه داشته باشد یقین است
که الحال راجه مذکور بلحاظ خاندان خود ممد و معاون شده شراکت من خواهد کرد و بسبب شراکت راجه مرقوم بلواے عام پیدا
شده بمقابله جنگ از صاحبان موصوف خواهد شد و یا مصالحت و موافقت بکدام وجه فیما بین قرار از طرفین ظهور خواهد یافت
نمیدانست که پرتاب سنگه راجه جی پور بدنگی راجگان راجپوت نامردول و کم جرأت و توابع از خود صاحبان انگریز بلا اسباب
جنگ هست دستگیر کرده حواله خواهد کرد هرگز اشتباه و توهم این معنی بخاطر خود نمیداشت والا نه از انجا فرار گردیده بجاے دیگر
لجاے میدید و پناهے می آورد **بیت** نوشته ازل بر نگردد زکس * همین است قاسم علی فهم و بس * درین ضمن
بحضور صاحبان موصوف و مخبران اخبار نویس ملک جی پور بر جا اخبار گذرانیده که نواب وزیر علی خان مظلوم مفرور
در شهر جی پور رسیده و از راجه آنجا ملاقات فرموده هست غالب شراکت میدارد باستماع اخبار این معنی صاحبان موصوف
فی الفور در اجلاس کونسل نوشتجات بقید تمام بر راجه جی پور و نیز از طرف نواب سعادتعلیخان بهادر بدین مضمون ترسیل
ڈاک رسیدند اگر وزیر علی خان از شهر شما بکدام جا فرار شده خواهد رفت جوابدهی آن بذمه شما بحضور صاحبان افواج کمپنی
لازم و واجب خواهد شد بوقت رسیدن نامجات مذکور بول و براز راجه صاحب جی پور در مجالس اداره برآمده فی الفور
چوکی و دور باشان ملازمان سرکار خود نموده بفریب نواب مظلوم را مقید ساخته و بظاهر گفته داد که صرف مردمان خود جهت
حفاظت متعین نموده شد و از انجا کرنیل کالنز صاحب وکیل کمپنی بموجب احکام نواب گورنر جنرل بهادر ناظم دار الحکومت

خواهد گشت و نا مداخلت اهالی سرکار کمپنی محالات مقبوضه جناب عالی متعالی موافق معلوم از اقساط و اخراجات فوج
جدید از سرکار خود خواهد رسانید و اهالی سرکار موصوف بعد مداخلت دعوی از اقساط اخراجات فوج جدید از جناب عالی
نخواهد کرد دفعه هشتم دستور العمل برای امور تجارت باصلاح همدیگر که موجب مفید ممالک هر دو سرکار و رفاه مردم
تاجران براه دریای گنگ وغیره که فیمابین سرحد ممالک هر دو سرکار است بلا تعرض جاری خواهد ماند یعنی کشتی ها آمد
و رفتنی دریای گنگ و دیگر دریا های فیمابین سرحد هر دو سرکار مزاحمت بعلت محصول نشود و اخذ محصول از کشتی
های مرقومه بوجه لنگان بی آنکه مال را باراده فروخت بکسی جا فرود نیارند از طرفین بعمل نخواهد آمد تا القدر محصول
بر اجناس رفتنی از ملک خودها و آمدنی از ملک دیگران القدر که زیاده از محصول فروخت مال نباشد باقتدار و اختیار
هر دو سرکار خواهد بود و نیز چنین قرار یافت که درخواست معافی محصول اجناس بابت مصارف افواج کمپنی انگریز بهادر
مع ملک مقبوضه بوجه مقبولات بعد سپرد ملک بعمل نخواهد آمد دفعه نهم دفعه عهدنامه های سابق بنظر توثیق و استحکام
مبانی محبت و اتحاد فیمابین هر دو سرکار بحال و برقرار خواهد ماند و هم دفعات عهدنامه مورخه ۱۷۹۸ع که عهدنامه هذا
متعلق آن نیست بحال و برقرار خواهد ماند و مرسم و منضبط هر دو سرکار خواهد بود دفعه دهم نقل آن هویدا اگرچه ثبت
نشد لیکن مضمون این بود که عهدنامه هذا مشتمل بر ده دفعه است یک قطعه از آن بخط انگریزی و فارسی و مهر و دستخط خود جناب عالی
متعالی بذات خود و از نشان خود حواله مستر هنری ولزلی صاحب بهادر و لفتننت کرنیل ولیم اسکات بهادر نمودند و یک قطعه
بخط انگریزی و فارسی مستر هنری ولزلی صاحب بهادر لفتننت کرنیل ولیم اسکات صاحب بهادر بحسب اختیار داده گورنر جنرل
اشرف الاشراف مارکوئس ولزلی صاحب بهادر مهر و دستخط خودها حواله جناب عالی متعالی ساختند و نیز صاحبان موصوفین اقرار
می نمایند که در عرصه سی روز عهدنامه هذا بمهر و دستخط گورنر جنرل بهادر طلبیده حواله جناب عالی متعالی خواهد نمود و عهدنامه مهری
و دستخطی نموده واپس خواهند گرفت فقط لهذا صاحبان فرنگ بطمع ملک و زر ضبطی نواب وزیر علی خان بهادر را فریب و زور
مقید نموده معزول از عهده وزارت مذکور ساخته در میان ڈاک به بنارس رسانیده نواب سعادت علی خان را بجای
شان به مسند مذکور نشانیدند جمیع ملازمان آنکه مقربان بودند نمک حرام گشتند مگر درین مقدمات خان والاشان
عبد الرحمن خان بهادر قندهاری مشاورت نه نموده و نه اطلاع و نه سروکار داشت بعد ازین واقعات البته روزگار
دران سرکار کرده لیکن حرام شد و بیده مردی انتخاب زمانه بود مرحبا صد مرحبا بیت نام و نشان ز آصف الدوله
ازین جهان * رفت آنچنان نبود که نام و نشان ازان * فقط ذکر نواب وزیر علیخان صاحب بهادر مظلوم
بمرتبه دویم در شهر جی پور رسیدن از انجا محبوس گردیده به کلکته سبب هلاک کردن مسمی چیری صاحب انگریز را
چون نواب وزیر علی خان صاحب بهادر از شهر لکهنؤ معزول و مقید شده در شهر بنارس رسید بعد از چندی که وقت
فرصت یافته بدعوی وزارت بمردانگی تمام کوته اندیش گردیده مسمی چیری صاحب انگریز مع چند صاحبان دیگر را از ضرب
شمشیر بجان هلاک ساخته خود بدولت دلاور دل جریده شده متعلقان خود را معه اناث البیت همگی در شهر مذکور گذاشته
بخاطره افواج فرنگ متعینه قلعه چنار گده تا بوی مقابله ندیده رو باطراف جهان شمال کرده روانه از انجا شده مع
ده پانزده سواران همراهی خود بکدام عنوان و حیله عبور دریای گهاگره نموده در هاسون و دامان جبال مذکور بضلع
گورکهپور رسیده قلم نگاه داشت سپاه جاری ساخته مگر فرصت اندک نیافته لیکن قریب یک هزار کسان نفری پیادگان

یک ہزار و ہشت صد و نود و ہشت سال عیسوی برمہ نواب وزیر الملک بہادر منعقد و مشروط حفاظت ملک وغیرہ خواہ ملک مفوضہ
سرکار کمپنی خواہ بقیہ ملک مفوضہ جناب عالی متعالی اگر فوج زاید ضرور افتد اخراجات آن ذمہ نواب صاحب ممدوح تعلق
نخواہد داشت دفعہ سیوم حفاظت بقیہ ملک سرکار از جمیع معاندان بیرونی و اندرونی اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر
بذمہ خود مے گیرند بشرطیکہ تعین افواج کمپنی در بقیہ ملک سرکار ہر جا کہ اہالی سرکار کمپنی مناسب دانند باختیار اہالی کمپنی
موصوف خواہد ماند دیگر آنکہ نواب وزیر الممالک چہار پلٹن تلنگہ و یک پلٹن نجیب و پیادہ ہاے میواتی و دو ہزار سوار
و شش صد نفر گولہ انداز از آن نگاہ داشتہ بقیہ فوج برطرف خواہد نمود دیگر پیادہ ہاے سہ بندی بجہت تحصیل و قدری سواران
و نجیب بجہت ہمراہی عامل ضرور خواہد بود نگاہ داشتہ خواہد شد دفعہ چہارم فوج انگریزی نقد و ضرورت مع
توپخانہ بخدمت جناب عالی متعالی خواہد ماند دفعہ پنجم باینکہ مقصد اصلی و مطالب واقعی دفعہ اول و دوم
و سیوم و چہارم عہدنامہ ہذا الوجہ احسن منکشف واز دقیقہ از دقایق فایق مہمل پس نماندہ باشد کردہ میشود چون
این تفویض ملک عوض بالکل اقساط قدیم و جدید بابت اخراجات حفاظت ملک سرکار جناب عالی ست من بعد کمپنی
انگریز بہادر خواہ در وجہ اجتماع افواج براے مقابلہ و مدافعہ دشمنان بیرونی خواہ چہ بابت رسانیدن فوج بروقت بجہت
تدارک ہنگامہ بدوازان ملک نواب صاحب موصوف یا در وجہ اقامت فوج انگریزی یا تعیناتی حضور خواہ سہی چہار نی
افواج انگریزی خواہ بابت کمی تحصیل محالات مفوضہ بوقوع آفات سماوی و ارضی یا بابت روئداد جنگ وغیرہ در آن ملک محالات
دعوی مطالبہ بسرکار نواب وزیر الملک بہادر نخواہد ماند دفعہ ششم محالاتیکہ برطبق مضمون عہدنامہ ہذا مفوض سرکار انگریز بہادر میشود
بالکل اقتدار و اختیار سرکار کمپنی و اہتمام اہالی سرکار موصوف خواہد ماند و بعد تفویض ملک در خیابان کمپنی انگریز بہادر ہر قدر
ملک کہ در سرکار باقی ماند الغاے آن ہر سال و وام داشتہ ملال سرکار نواب وزیر الملک بہادر نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ
بعنایت سرکار دولت مدار کمپنی انگریز بہادر و اختیار جناب عالی متعالی در آن بقیہ ملک خواہد ماند جناب عالی متعالی اقرار
می نمایند کہ در بقیہ ملک سرکار خیال سررشتہ بندوبست کہ موجب رفاہ خلایق و حفاظت جان و مال سکنا و رعایا ازان بخوبی رود بدیا
تمام عملہ و فعلہ خود تقرر و اجرا خواہد نمود و نیز جناب عالی متعالی در آن جہت ملک سرکار موافق صلاح و مشورہ دہی اہالی سرکار کمپنی
انگریز بہادر ہمیشہ بعمل خواہد ماند محصول یک کرور و سی و پنج لکھ و بست و شش ہزار و چہار صد و ہفتاد و سہ روپیہ ہشت آنہ یک
کرور و ست لکھ ... الماسی ... رچکلہ کوڑا و کڑا و اٹاوا پنجاہ و پنج لکھ چہل و ہشت ہزار ... ہفتاد و چہار روپیہ
دوازدہ آنہ پاؤ بالاے ... لکھ ... رہتر وغیرہ پنج لکھ و سی و شش ہزار و سہ صد و ہفتاد و چہار روپیہ نیم آدھ لک
... فرخ آباد وغیرہ چہار لکھ و پنجاہ ہزار گھیرا گڈہ وغیرہ دو لکھ و دہ ہزار اعظم گڈہ وغیرہ شش لکھ و نود
و پنج ہزار و شش صد و بست و چہار روپیہ ہفت آنہ نیم آنہ سے لک ... رصوبہ الہ آباد و ہفت لکھ و سی و چہار
ہزار و سہ صد و شصت و سہ روپیہ ... لکھ ... گورکھپور وغیرہ و بٹول پنج لکھ و چہل ہزار و ہشت صد و پنجاہ و چہار روپیہ
ہفت نیم آنہ ... لکھ ... رچکلہ بریلی و آصف آباد و کاشیپور و چہل و سہ لکھ و سیزدہ ہزار و چہار صد و پنجاہ و ہفت روپیہ
یازدہ آنہ ... لکھ ... لا ر آنولہ وغیرہ یک لکھ و نوزدہ ہزار و دو صد روپیہ ... وغیرہ
یک لکھ و شصت و ہشت ہزار و سہ صد و ہفتاد و ہشت روپیہ لکھ ... دفعہ ہشتم مکانات
محالات ... دفعہ اول عہدنامہ ہذا از ابتداے ... فصلی سپرد اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر

اور بقایاے واجب الطلب سرکار انگریزی ادا نہ ہونے سے معاف ہوا سال آئندہ مین وزیر سے عہدنامجات تجارت نمبری ۱۹
اس شرط سے قرار پایا کہ مال تجارت پر مقامات معینہ محصول باندازہ قیمت مال لگایا جاوے اور زمیندار وغیرہ محصول
راہداری نلیا کرین تکلیفات خرچ جنین نواب وزیر مبتلا تھا بیشتر اوسکے ناقابلیت و بدانتظامی کی باعث سے ترقی پائین ۱۷۹۷ء مین
سر جان شور صاحب لکھنؤ مین تشریف لائے اور نواب وزیر کو واسطے ترمیم انتظام ملک اور اداے حصہ افسرونکی
جنکی عملہ کی کہ جسکا رکھنا بضرورت لازم آیا ترغیب دی اور اقرارنامہ نمبری ۲۰ مرتب ہوا بموجب اوسکے وزیر نے
علاوہ زر مقررہ ایک رجمنٹ گورہ اور ایک رجمنٹ سواران ہندوستانی کا خرچ بشرطیکہ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سے
تجاوز نکرے ادا کرنا قبول کیا ۱۷۹۷ء مین آصف الدولہ مرگیا اور بجاے اوسکے اوسکا بیٹا مرزا علی مسند نشین ہوا مگر
بعد وا اوسکی اصلیت مین شبہ ثابت ہونے پر وہ بیدخل کیا گیا اور بجاے اوسکے سعادت علی خان شجاع الدولہ
کا اول خلف اور آصف الدولہ کا بھائی مسند نشین ہوا چو در سال یکہزار و دو صد و شانزدہ ۱۲۱۶ ہجری مین
نواب آصف الدولہ بہادر نے بیماری استسقا بدار البقا رحلت فرمائی بوراثت نواب ممدوح مغفور بر مسند وزارت
مورث نواب وزیر علی خان بہادر کہ امرد بود باصلاح مصاحبان و مقربان نواب مذکور بلکہ بموجب نوشتجات و اقرار
سابق اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر بنشست اگرچہ امرد بود دیگر سواے حوصلہ عالی اندوزان دل و دماغ بلکہ علاوہ ازان
عزم از وراثت وزارت قدیمہ مے داشت چون بر حالات ارادہ شان مشیران و کارپردازان نواب مغفور آگہ بودند
دانستند کہ نواب وزیر علی خان بہادر با وصف در عمر طفولیت ارادہ عزم ممالک غیر دخلی سواے ملک متعلقہ خود دا
و ہمت عالی سیداز و پس آئندہ مشیران محمول کیش و آرام طلب را بطور بایستی آرام کلی نخواہد داد خیال ہاے خام
از کم جراتے بتفہیم خود بخاطر آوردہ بریک نمک حرام ہمت معتمد و معزول نمودن از عہدہ وزارت و نشانیدن نواب سعادت علیخان
را بالاتفاق یکدیگر سواے مشاورت خان عالیشان عبدالرحمن خان بہادر قندہاری از صاحبان انگریز بہادر مصلحت نمودند
منجملہ مشیران و مصاحبان مذکوران سر غناے مردان میر الماس خواجہ سرا و شرف علی خان بود چونکہ
صاحبان انگریز بہادر ارادہ مسخر نمودن ملک ہفت اقلیم بلکہ زیادہ ازان اگر بزور بازوے ہمت عازم عالم
بخاطر خود ہا داشتہ و مے دارند و مشاورت مشیران مرقومان کم نقصان را از ذات اے خود قبول فرمودہ بلحاظ
مد نظر منافع سرکار کمپنی و بادشاہ انگلستان لنڈن انگریز نیز بموجب قول و قرار سابقہ نواب
نواب مغفور گذشتہ و نیز ارتفاع و اندفاع اشرار آئندہ بعواید منفعت ملک از جمع تحصیل موجبات متعلقہ وزارت مذکور را
عہد و پیمان حال و نوشتجات مستحکم برضامندی بدستخط و مواہیرات نواب سعادت علیخان برادر نواب مغفور کہ از مدت
در شہر بنارس سکونت داشت سہ چہار لکھ و پنجاہ ہزار روپیہ از جمع تحصیل ملک متعلقہ فرخ آباد آنکہ باسبق در سرکار
نواب وزیر مغفور بموجب وصول سال بسال مے شد باقرار التفویض تا انقضاے ابد الآباد بمجفر مہری و دستخطی مشیران
محمول مرقوم بابت ناراضی شدن خود ہا از وزارت نواب وزیر علیخان بہادر بتحریر بگواہی گواہان معتبر و بمہر قاضی کنانیدہ
و اقرارنامہ کہ مابین نواب سعادت علیخان بہادر و اہالی سرکار کمپنی انگریز بعمل آمدہ نقل عہدنامہ مسطور مطابق
اصل مندرج مے گردد و عہدنامہ بابت تقسیم ملک جمع یک کرور سی و پنج لکھ روپیہ سکہ لکھنؤ کہ فیمابین سرکار کمپنی و جناب عالی
متعالی سعادت علیخان بہادر بعمل آمدہ نقل دفعہ اول بدست نہ آمدہ دفعہ دویم آنچہ اقساط قدیم بموجب دفعہ عہدنامہ ۱۷۷۵ء

مقام کوڑہ ایک حملہ مین منتشر ہوگئی اور وزیر نے مبتلاے مصیبت ہوکر سرکار انگریزی سے التجا عفو کی کرے قرارداد شاہنشاہ
دہلی کہ سنہ ۱۷۶۵ع مین ہوا تھا اور اوسکے بموجب غازیپور و بنارس سرکار کمپنی کو مفوض ہوکر باقی ممالک وزیر شاہنشاہ کے قبضہ مین
آئی تھی پیشگاہ کورٹ آف ڈائرکٹرس سے نامنظور ہوا اور ممالک وزیر کو مرہٹون کے مقابلہ مین بطور حد حفاظت قائم رکھنا
ضرور متصور ہوا اسواسطے بموجب عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵ع نمبری ۲۰ کی وزیر کل ملک بجز الہ آباد کوڑا کہ واسطے کارروائی اور اخراجات اور
حفظ مراتب کے شاہنشاہ کو دی گئی تھی وزیر کو واپس ہوئی تاہم وزیر کے ارادون سے بدگمانی پیدا ہوئی کہ شاہنشاہ بالکل
اوسکے قبضہ اختیار مین تھا اور اوسکا ارادہ کوڑہ و الہ آباد از سر نو لینے کا تھا اسواسطے اوس سے عہدنامہ سنہ ۱۷۶۸ع نمبری ۲۱
بدین شرط کہ اوسکی کل فوج دس ہزار مفصلہ ذیل سے سواران پیادگان جیجیان گولہ انداز اور اوسمین سے کسی پاس
انگریزی فوج کی سی وردی نہو اور نہ ویسی قواعد سکھائی جاوے مقرر کرنا ضرور متصور ہوا اسیوقت مین مرہٹے بہت مخلف
ہوگئے تھے شاہنشاہ خود اونکے اختیار مین آکر تخت دہلی پر بٹھایا گیا تھا مگر اوسکو کچھ اقتدار حاصل نہ تھا مرہٹون نے اپنی
ظلم و تعدی کے واسطے اوسکا نام بطور شے مستعمل کر رکھا تھا سنہ ۱۷۷۱ع مین جب شاہنشاہ الہ آباد سے جانے لگا قلعہ پر وزیر کو
قابض کر گیا مگر جب مرہٹون نے کوڑہ والہ آباد اوس سے بزبردستی حاصل کیئے تب اونکے مقابلہ مین قلعہ جات چنار و الہ آباد
مین فوج انگریزی مقیم رکھنا ضرور متصور ہوا اور اوس مراد سے اقرارنامجات نمبری ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ماہ مارچ سنہ ۱۷۷۲ع کو مرتب ہوئے
چونکہ اضلاع الہ آباد بموجب عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵ع شاہنشاہ کو واسطے معاش کے دیئے گئے تھے اسواسطے اضلاع مذکورہ کا مرہٹون
کو دیدینا خلاف منشاے عہدنامہ مذکور متصور ہوا اور بادشاہ نے اپنا قبضہ برخاست کر لیا تب بموجب سند نمبر ۲۴
بقیمت پچاس لاکھ روپیہ وزیر کو فروخت کیئے گئے اوسوقت مین وزیر نے اقرار کیا کہ فوج انگریزی جو میری امداد کے واسطے
عوض مین فی کمپنی دو لاکھ و تین ہزار روپیہ ماہوار ادا کرون گا سنہ ۱۷۷۵ع مین نواب شجاع الدولہ وزیر کا انتقال ہوا اور
بیٹا آصف الدولہ خان ہوا اوسکی سند نشینی پر عہدنامہ نمبری ۲۵ مقرر ہوا اس سے اضلاع کوڑا و الہ آباد اوسکے قبضہ مین بحال
رہے خرچہ فوج انگریزی فی کمپنی بتعداد دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری مقرر ہوا اور بنارس وجونپور و غازیپور و ممالک
مقبوضہ راجہ چیت سنگھ سرکار انگریزی کو مفوض ہوئی عرصہ قلیل مین زر کثیر واجب الطلب سرکار انگریزی نواب کے ذمہ باقی رہا
کشمکش مصارف سے تنگ ہوکر اوسنے والدہ شجاع الدولہ اور اپنی والدہ بہو بیگم کو اونکی جایداد ترکہ بیدخل کرنا چاہا سنہ ۱۷۷۵ع مین بہو بیگم
نے چھپن لاکھ روپیہ جہین لینے کی نالش کی بعدہ باہمی ماؤن کے اقرارنامہ نمبری ۲۶ باقرار تصرف رہنے اوسکی کل جایداد و
جاگیر پر بکفالت سرکار انگریزی مرتب ہوا سنہ ۱۷۸۱ع مین جب وارن ہیسٹنگز صاحب سے بمقام چنار ملاقات ہوئی تب بمراد سبکدوشی
نواب بذریعہ برخاستگی کل افواج انگریزی بجز ایک پلٹن اور ایک رسالہ کے اختیار ضبطی جاگیرات بشرط تقرری پنشن
اون جاگیرداروں کی جنکی جایداد کی سرکار انگریزی کفیل ہے عہدنامہ نمبری ۲۷ مقرر ہوا نواب کی بیگمات کی جاگیر ضبط
کرنے مین اور بہ بہانہ شراکت مفسدہ چیت سنگھ اونکا خزانہ لوٹنے مین اس موقعہ کو غنیمت سمجھا وارن ہیسٹنگس صاحب
ان معاملات مین شریک ہوتا منجملہ اون علتون کے تھا کہ اونکی ماخوذگی پر اونکی سبب عاید ہوئین افواج انگریزی کا برقرار
رکھنا کہ عہدنامہ سنہ ۱۷۸۱ع سے قرار پایا تھا باعث ضعف حکومت نواب کی موقوف رہا جب سنہ ۱۷۸۶ع مین لارڈ کورن ولس صاحب
نے حکمرانی شروع کی نواب سے گران باریون سے سبکدوش ہونیکی درخواست کی فوج انگریزی کے کمی سے تو صریح خلل
نیت نظر آتا تھا مگر بموجب معاہدہ نمبری ۲۸ ـ رزیڈنسی نواب بجاے کل مطالبون کے پچاس لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہوا

فوج نے دادا خاصگی والے کو قید کر کے انگریزون کے سپرد کر دیا اور ماہ دسمبر کو گورنر جنرل بہادر بھی ملک سندھیہ مین جا پہنچے تک
لڑائی مقام مہاراجپور مین درمیان انگریزون اور مرہٹون کے واقع ہوئی اگرچہ اس لڑائی مین مرہٹے نہایت بہادری اور
دلاوری سے جنگ کر لڑے اور انگریزون کے آدمی بہت ضائع بھی ہوئے تو بھی آخر کو شکست کھائی فوج اونکی ست
دو لڑائیان ایک مقام چانڈا پر اور دوسری موضع بلیسر پر ہوئی اور اون مین سے مرہٹون نے شکست کھائی ان
سب لڑائیون کے بعد مہارانی صاحبہ نے صلح کی درخواست کی اور حسب مرضی انگریزون کے شرائط عہدنامہ کے مقرر
ہوئے اسوقت سے جانڈان سندھیا سے لین اور اونہی کے نام سے بالکل کاروبار سلطنت کی فیصلہ پاتے تھی لیکن
مین ان مہاراج کو کچھ اختیار نہین اور نہ کسی ایسے شخص کو جو برخلاف انگریزون کے ہو رکھ سکتے نہین غرضکہ اب سلطنت
گوالیار کی برائے نام ہے چونکہ کورٹ آف ڈائرکٹرز اس انتظام مین لارڈ ایلنبرا صاحب سے ناراض ہوئے اور اونھون نے
ان لڑائیون کو جو اوس گورنر نے امراء سندھ اور مہاراجہ گوالیار سے کی تھین بہت نامناسب جانا اس لیے
اونکو ملزم ٹھہرا کر ولایت کو طلب کیا اور اونکی جگہہ لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کو ہندوستان کا گورنر جنرل مقرر کیا

شمول راج ناگپور بہ سلطنت انگریزی

اسی گورنر جنرل صاحب کے وقت مین راج ناگپور کا ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر سے ملحق کیا گیا اور اوسکی کیفیت یہ ہے
کہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ء کو رگھوجی بھوسلا راجہ ناگپور نے وفات پائی یہ شخص اس ملک کی سلطنت حاصل کرنے مین سرکار
انگریزی کا بڑا ممنون احسان تھا کیونکہ جب وہ آپا صاحب مرہٹہ سے شکست کھا کر بھاگا تھا تو اوسوقت وہ نابالغ
بچہ تھا اور انگریزون کی مدد سے ۱۸۱۸ء مین پھر کر اوسکو گدی ملک برار کی نصیب ہوئی تھی اور جب تک وہ نابالغ
رہا یعنی آٹھ برس کے عرصہ تک انگریزون نے اوسکی ملک کا انتظام ایسا کیا کہ وہ ملک زرخیز ہو گیا پھر سنہ ۱۸۲۶ء مین
اوس ملک کی حکومت اوسکی سپرد کی گئی ۲۷ برس تک اوس راجہ نے بڑی شکرگزاری سے عملداری کی اور جب
وہ مرگیا تو کوئی لڑکا وارث نہ تھا چونکہ بھوسلا کے خاندان مین یہ دستور تھا کہ سوائے وارث مرد کے کوئی عورت گدی
نشین نہین ہو سکتی ہے تو جب کوئی ایسا مدعی وراثت کا نہ پایا تو بیشک اوسکے خاندان سے حکومت جاتی رہی اگرچہ
اوسکی بیوہ رانی نے ایک لڑکا بعد انتقال راجہ کے گود لیکر چاہا کہ بجائے اپنے خاوند متوفی کے گدی نشین کرے پر لارڈ
ڈلہوزی صاحب نے اس امر کی حقیقت حال دریافت کر کے اور یہ جانا کہ یہ درخواست قابل پزیرائی کے نہین
ہے انکار کیا اور حکومت ناگپور داخل ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر کے کر دی اگرچہ رانی صاحبہ نے اپنے
مقدمہ کی پیروی انگلستان مین بھی کی اور وکیل بھیجے چونکہ گورنر صاحب نے اپنی رائے کو بوجوہات کے لکھا تھا اسکا
مرافعہ کارگر نہوا بلکہ اپنی اصل پر اور حکومت بھی جنکا کوئی وارث حقیقی خاندانی نہ پایا گیا ممالک سرکار کمپنی بہادر
کے شامل کر دی گئی ۔ ان ایام ناگپور دار الحکومت صوبہ ہند کا شمار کیا جاتا ہے اور وہان ایک کمشنر حاکم اعلی
ہے اور سررشتہ تعلیم سے بھی جاری ہو گیا ہے اور روز بروز اوس ملک مین ترقی ہوتی جاتی ہے + + +

سعادت علی خان کہ عہد او باسی محمد شاہ مین صوبہ دار اودھ مقرر ہوا خاندان اودھ کا بانی تھا اوسکے بعد اوسکا داماد
صفدر جنگ ہوا کہ وہ بھی سنہ ۱۷۵۳ء مین مرگیا اور شجاع الدولہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا اوسکو شاہ عالم نے وزیر مقرر کیا
سنہ ۱۷۶۴ء مین مقام بکسر شکست کھا کر وزیر اپنے ملک کو مفرور ہوا اور مرہٹون کی ایک مجمع کی امداد حاصل کی مگر یہ ضعیف فوج

محاصرہ اوٹھا ڈالنے کے بہت لاکھ روپیہ انگریزون کو دیے تھے لیکن پھر بھی قلعہ انکے قبضہ مین نہ آیا حقیقت مین بھی
ایک قلعہ سید ہیا کہ انگریز باوجود محاصرہ کے اوسکو نہ لے سکے اور تمام ہندوستان مین یہ مشہور ہوگیا کہ وہ اوسکو تسخیر
نکر سکینگے گرد اوسکی ایک پختہ بڑے آثار کی فصیل تھی اور تلے اوسکی ایک چوری خندق کی اگرچہ اتبک بڑی فوج برپا
لڑائی تھی تپیر بھی ایک لشکر تیس ہزار آدمی کا اور سو ضرب توپ قلعہ پر گئی اور تمام ہندوستان منتظر تھا کہ
ظہور مین آوے میسوین ستمبر کو جنگ شروع ہوئی اور اٹھارہ جنوری ۱۸۲۶ء مین لارڈ کمبرمیر انچیف آ
وہ جب سال کو انگریزون نے پکڑ کر قلعہ الہ آباد کو روانہ کیا جنگ برپا اور بھرت پور مین سرکار میزان کر دو
کے قرضدار رہہ گئی ۱۸۲۷ء مین لارڈ ور فہرست سفر بیہ کا دورہ کیا اور دہلی مین آئے گفتگو اوضاع و اطوار رکھو
کی شاہ دہلی سے ہوئی گورنر جنرل نے صاف کہدیا کہ اب کسی نوع سے مانع و از خاندان تیموریہ کی نہین ہے
ہندوستان سے ہین ساٹھ برس قید جنگ بلاسی کی اسطرح کا کلام انگریزون نے کیا خاندان
سنکر نہایت غمگین ہوا او ہنون نے خیال کیا کہ مرہٹے اگرچہ جیسے کمال شناخت ہے لیکن اوہنون نے
ہندوستان کا دعوی نکیا تھا اور ہین بلقب شاہ ہند کرتے تھے اور اب خاندان ہمارے سے سلطنت
الٹی اس دیا رکو اس بات سے کچھ رنج ہوا پر کامیاب نہوئے تو لاچار ہوکر خاندان سندھیہ سے ایک لڑ
اور جب وہ بالغ ہوا تو کاروبار سلطنت کو خود انجام دینے لگا کچھ شارع اور فساد کے بعد اوس لڑکے نے
کل حاصل کر لیا تو مہارانی صاحبہ آگرہ کو چلی گئین مدت تک اس بات کا جھگڑا رہا کہ مہارانی صاحبہ کے خرچ
کسیقدر روپیہ ماہواری مقرر ہونا چاہیے اور کون سا مکان اونکے رہنے کو تجویز کرنا چاہیے یہ سب باتین ا
ہونے پائین تھین کہ مہاراجہ صاحب گوالیار ۱۸۲۷ء مین راہی ملک بقا ہوئے مہاراجہ متوفی کی بیوہ نے جو
لیبلاح ارکان سلطنت کو جو کہ قریب رشتہ دار مہاراجہ کا تھا گود لیکر گدی پر بٹھایا کرنیل اسپیر صاحب نے
مامنان صاحب کو جو کہ ماموں مہاراجہ متوفی کا تھا عہدہ وزارت کا عنایت ہو چنانچہ بروز جلوس مہاراجہ صا
خلعت وزارت مامنان صاحب کو عنایت ہوا پھر ۲۱ مئی ۱۸۳۳ء کو رانی صاحبہ نے وزیر موصوف کی شکایت رزیڈنٹ
صاحب بہادر کو لکھی اور چند روز کے بعد عہدہ وزارت سے معزول کر دیا اور اوسکی جگہ دادا خاصگی والہ کو وزیر اعظم
مقرر کیا وہ مہارانی صاحبہ کو ہر ایک وضع کی خراب صلاحین دینے لگا اوسوقت حقیقت مین بالکل اختیار فوج کے ہاتھ
مین تھا فوج جو چاہتی تھی سو کرتی تھی یہ فوج دار السلطنت مین دولت راؤ کے عہد سے رہا کرتی تھی اور وہ تعداد
مین چودہ ہزار آدمی تھے جب اس امر کی خبر گورنر جنرل کو پہونچی کہ دربار گوالیار نے مامنان صاحب کو نکال دیا
اور اون شخصون کو جو سلطنت انگریزی کے برخلاف عمل کرتے تھے اختیار حکومت کا دیا ہے تو اوہنون نے حکم دیا
کہ قریب دریاے چنبل کے فوج جمع کی جاوے اس عرصہ مین کہ فوج وہان جمع کی جاتی تھی گوالیار مین تنازع
اور فساد برپا کیا مہارانی نے جو رزیڈنٹ صاحب کو بمقام دہول پور خفا ہوکر چلے گئے تار لکھا کہ تم یہان آؤ اونکو
صرف یہ جواب دیا کہ جب تک دادا خاصگی والہ انگریزون کے سپرد نکیا جاویگا یا جلا وطن دیگر شہر سے بدر ہوگا
مین ہرگز قدم شہر مین نہ رکھونگا اسی اثنا مین گورنر جنرل صاحب بہادر نے ارادہ کیا کہ گوالیار کی طرف کوچ
کیجیے اور وہ فساد جو مدت سے درمیان سلطنت انگریزی و مہارانی صاحبہ کے رہتا ہے رفع کیجیے سندھیہ کی

[illegible]

[illegible] فرانسیسیوں [illegible] کمپنی [illegible]

[illegible] ہوا [illegible] کمپنی [illegible]

[illegible] کی [illegible] سیف الدولہ [illegible]

پہنچا بعد ایک برس کے مرگیا سیف الدولہ اوسکے قائم مقام ہوا [illegible]

بھائی اسکا [illegible] ریاست [illegible] صاحبان [illegible]

تنخواہ کم کرکے سولہ لاکھ روپیہ سالانہ مقرر کیا [illegible] سال [illegible] بسبب [illegible]

[illegible] مصیبت [illegible] انتظام [illegible]

[illegible] سال [illegible]

[illegible] مرشدآباد [illegible]

جمع کرتے تھے اور [illegible] گئے تھے لیکن [illegible] مرشدآباد [illegible]

اور وہ بھی [illegible] صاحب [illegible]

منصوب ہوئے اور سرکار [illegible] صاحب [illegible]

اور سرکار کمپنی آپ [illegible] حکومت کلکتہ کے قریب [illegible]

گورنری [illegible] صاحب گورنر صاحب کلکتہ [illegible]

ہندوستان میں [illegible]

اسکے [illegible]

گورنر ہوئے اونھوں نے ایک [illegible] ہندوستان سے [illegible]

[illegible] شکست پائی اور قید ہوا [illegible] سرکار کمپنی [illegible] صاحب [illegible]

ولایت چلے گئے اور [illegible] مقام [illegible] ہندوستان [illegible]

اور [illegible] نے ہندوستان کے اخبار نویسوں کو اجازت دی [illegible]

گورنمنٹ [illegible] اخبار [illegible]

انگریزان پر [illegible] تھے ایک [illegible] سال [illegible] رنجیت سنگھ [illegible] بھائی [illegible]

[illegible] نونہال سنگھ [illegible] سال [illegible]

نے [illegible] سال [illegible] معلوم ہوئی [illegible]

تسخیر اس مقام سے بہت دشوار ہے [illegible] محاصرہ کیا اور انگریزوں کے [illegible]

کسی جنگ ہندوستان میں اپنے [illegible] محاصرہ میں ہلاک ہوئے [illegible]

یا انہیں مین معروف تھی لیکن باب تحصیل مین بالکل درک نرکھتے تھے صوبہ داران سابق کے یہ امور سپرد ہوئے جو بسبب محنت کش اور حساب دان ہونے کے کرتے تھے اگرچہ انگریز حال اس ملک سے واقف نہ تھے لیکن ہندوستانی بھی جانتے تھے کہ کوئی بات اسکے کی اونکے ظاہر نہ ہوئی اور آئین کسی نوع کا اسمین علم ہوتا ہی اونہون نے ناچار ہوکر ہر ایک چیز کو دستور قدیم پر اگرچہ شتاب رای دیوان بہار کا مقرر ہوا اور وہ پٹنہ مین رہا کرتا تھا محمد رضا خان دیوان بنگال کا اور مقام اوسکا مرشدآباد ہوا یہ طور حکومت کا سابق یعنی ۱۷۷۲ء تک رہا بعد ازان انگریز خود کاروبار سلطنت کرنے لگے اس عرصہ مین حکومت کسی کی معلوم نہ ہوئی زمیندار اور رعایا جانتی نہ تھی کہ ہمین کسکی اطاعت کرنی چاہیے ایک طرف بندوبست ہوا اور اسکی کو کرون کا برائے نام تھا لیکن انگریز اس ملک مین ایسے زور آور ہوگئے تھے کہ افسران ہندی اپنے تئین حکومت نرکھتے تھے کہ دوسری طرف کو زیر کلکتہ مین پارلیمنٹ اختیار نہ کسی جرم کا اسطرف خندق مرتبہ سے بھر گیا تھا بعد حقوق دیوانی بنام انگریزان کے ساٹھ برس تک بہت پریشانی اور حیرانی تمام ملک مین رہی بے انتظامی سلطنت سے سارقین بہت ہوگئے ہر ضلع مین گروہ کے گروہ ڈاکہ والون کے پھرتے تھے اور لوٹتے تھے جو اسقدر ہوگئے تھے جب کمپنی نے عنان سررشتہ حکومت کی اپنے ہاتھ مین لی وہ سب واسطے جاری کرنے آئین شدید بدفعہ ہونے اونہون نے حکم دیا کہ ڈاکہ والون کو اوسکی اپنی گانون مین لیجاکے پھانسی دین اور اوسکے اہل و عیال ملازم سرکار سے ہون اور باشندگان اوس گانون کے موافق قدراپنی کے جرمانہ دین ایام اس بے انتظامی مین اراضی بے محصول ہوگئی اگرچہ آمدنی بنگال حضور شاہ سے انگریزون کو مرحمت ہوئی تھی لیکن تحصیل اسکی کلکتہ مین نہین ہوتی تھی ملک مرشدآباد مین ہوا کرتی تھی کلکتہ صرف تحصیل تھا تھی بنگالہ اختیار مین محمد رضا خان و راجہ دولت رام و راجہ گنیش سنگھ بھائی گنگا گوبند سنگھ جو ابتک ہر راہ پر امور نیابی وہ اپنے طور پر بندوبست کرتے تھے اور روپیہ تحصیلتے تھے محصول سعات کرویتے تھے انکی اغماض سے چودہریون نے تخمینا چالیس لاکھ بیگہ اراضی برہمنون کو دیدی اسیطور محصول سرکاری مین تیس اور چالیس لاکھ روپیہ سالانہ کی جیسے کہ وہ ابتک زکوۃ نہ تھی کم ہوگیا بسبب جانب زمینداران اور عاملون خالصہ مرشدآباد کے سرکار کمپنی باوجود آمدنی دو کرور روپیہ کے ہمیشہ مقروض اور مرہون رہتی تھی ورمی ایٹ صاحب بجاے لارٹ کلان ہوگئے ۱۷۷۲ء مین گورنر بنگال مقرر ہوئے ابتدا ایک سال کے حکم اخیر صاحبان ڈائی رکٹر کا درباب موقوفی تجارت نمک اور اجناس دیگر نوکران اپنے کے صادر ہوا اونہون نے لکھ بھیجا تجارت اس ملک کی ہندوستانی کرتے اور انگریز اسمین دخل نہ دیتے کیونکہ تنخواہ افسران انگریزی کی بہت قلیل تھی اسلیے صاحبان ڈائی رکٹر نے ڈھائی روپیہ سیکڑہ محصول زمین پر اور زیادہ کردیا اور اس روپیہ کو اونہون نے حکم دیا کہ انکے نوکر کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف موافق قدر اپنی کے تقسیم کرلیتے لیکن عہد روانگی لارڈ کلائو صاحب کی کاروبار کمپنی مین بھی خلل آنے لگا اگرچہ آمدنی ہندوستان کی بہت ہو لیکن فرخرچ اس سے تھا ہر روز خزانہ مین کمی ہونے لگی جو موجب بڑے تشویش کا ہوا جبکہ اکتوبر ۱۷۸۳ء کو کاغذ حساب تیار ہوا گورنر کلکتہ نے دیکھا کہ بہت روپیہ قرض ہوگیا تھا ادے روپیہ نہ کار تھا سم تجویز بندوبست قرض لینے کے ہوئے گو یہ ترشے خزانہ کلکتہ مین روپیہ نوکران کمپنی کا جو اونہون نے کمایا تھا داخل کرلیا اور ہمارے ملک مین ہنڈیان صاحبان ڈائی رکٹر پر کرکے صاحبان ڈائی رکٹر نے سواے فروخت اسباب کے جو ہندوستان سے بھیجا گیا تھا کوئی دوسرا طور ادا کرنے زر ہنڈویان کا نہ پایا چونکہ گورنر اور صاحبان کونسل کلکتہ نے دو طور سے روپیہ بہم پہونچایا ایک تو قرض لینا اور دوسرے اسباب ولایت کو بھیجا تھا اسلیے صاحبان ڈائی رکٹر کو ادائے زر ہنڈی دشوار ہوا اونہون نے گورنر کلکتہ کو ارقام کیا کہ وہ آیندہ کو ہنڈویان نکرنا اور کلکتہ مین واسطے ایک سال کے روپیہ قرض لینا

منافع کو ملازمین اہل قلم اور اہل سیف آپسمین تقسیم کرلین ارباب کونسل کا بڑا حصہ تھا اور خوشی تھی کم بین تھی چھوٹا اسنے صاحبان ڈائرکٹر
کو اسس اپنی تجویز سے آگاہ کیا اور واسطے اضافہ تنخواہ گورنر کی بہت سی لکھہ بھیجی تاکہ وہ کچھہ غرض تجارت سے نرکھتا لیکن یہ رائے
صائب اسکی بعد پندرہ برس کے منظور ہوئی جبکہ صاحبان ڈائرکٹر حال اس خلاصہ سے واقف ہوئے اونہون نے اوسکی پروا
نرکھنے مین حکم غضبناک لکھہ بھیجا اور کلاؤ صاحب کو اوسکی تقرر مین کیا وہ حکم دیا کہ وہ صلا موصوف کیا جاوے اور کوئی نوکر سرکار تجا
تجارت اسس حکم مین نکرے اتبک اخراجات گورنمنٹ ہندوستان کا بہت کم تھا اور تمام آمدنی بھی صرف ہوتی تھی اگرچہ بظاہر
مین آمدنی صاحبان کمپنی کی بہت ہی لیکن وہ ہمیشہ قرضدار رہتے تھے کیا فرنگی اور کیا ہندوستانی جتنے اونکے نوکر تھے سب ذاہنین
بیدسرلک نے لارڈ کلاؤ صاحب سے انگلنڈ مین سوال کیا کہ کیون کمپنی باوصف اسقدر آمدنی کے ہمیشہ مفلس رہتی ہی اوس نے جواب دیا
کہ جو شخص کمپنی کا محاسب ہوا اوس نے اپنے لیے بہت سی دولت جمع کی لیکن فوج مین بہت روپیہ صرف ہوتا تھا جبکہ فوج انگریزی نواب
کی طرف سے لڑائی ہوئی اسس نے واسطے اونکی ایک انعام مقرر کیا جو موسوم بھتہ مضاعف کر ہوا یہ اونھین بہت مدت تک چلا گیا
جسکو کہ وہ آخر کو اپنا حق سمجھنے لگے کلاؤ صاحب نے دیکھا کہ افزائش محصول نے کمی خرچ فوج کی متصور نہین وہ یہ جانتا تھا کہ کوئی شخص
کسی طرح تجویز کے کو گوارا نکرتا لیکن چونکہ اوسکی طبیعت مین استقلال تھا اسلیے اوسنے بھتہ مضاعف کو یک قلم موقوف کردیا افسران
فوج اسس بات سے بہت ناراض ہوئے اونہون نے کہا کہ ہمنے اس ملک کو فتح کیا ہے اور لازم ہے کہ ہم بھی اسکا فایدہ اوٹھاوین لیکن
کلاؤ صاحب اپنی بات سے نہ ہٹا اوس نے کچھہ وجہہ بطور انعام کے دینا پڑا لیکن پھر بھی اوسکا ارادہ کمی خرچ فوج کے تھا افسران
نے آپسمین اتفاق کیا تاکہ وہ تنگ ہوکر موافق اونکے خواہشون کے کرتا اونہون نے جعہ ایک دوسرے کو خط بھیجا اور آج ہی دن
استعفا دینے پر مستعد ہوئے جبکہ افسران اول نرکنڈ طور پر مستعفی ہوئے اوس خبر کلاؤ صاحب کو پہونچی وہ بہت مضطرب ہوا اسے یہ شک
ہوا کہ اتفاق وسازش تمام فوج مین ہوگئی ہی اگرچہ اوسنے بہت سی سختیان دیکھی تھین لیکن یہ مصیبت سب سے اشد تھی بر
سامان جنگ اسس ملک پر کر رہے تھے اور فوج انگریزی مین افسران یہ تھی کلاؤ صاحب اپنی شجاعت ذاتی عمل مین لائے
اسنے افسر مندراس سے طلب کیے بعضے افسران علاقہ بنگالہ کے تھے جو بہت سرکش ہوئے تھے رجوع ہوگیا مفسدین گرفتار ہوگئے اور
اور اونکے عہدون سے اونہین معزول کرکے ولایت کو بھجوا دیا اس تشدد سے اونہین پھر لشکر کو مطیع کیا اور ریاست کو جو ایک
خطر مین تھی اس طور سے نجات دی لارڈ کلاؤ صاحب بیس مہینے ہندوستان مین رہا اوسنے امور کمپنی کا دوبارہ انتظام دیا اسنے خرچ
کم کیا تھا اور بسبب حصول دیوانی کے آمدنی قریب دو کروڑ کی بڑھ گئی اوسنے ایک بڑی سرکشی لشکر کی دبائی اور اوسکا بندوبست
بخوبی کیا اور اوسس انواع انواع کی مشقتون سے اوسکی صحت و تندرستی مین فرق آیا اور لاچار ہوکر ولایت کو چلا گیا وہ فروری
سنہ سترہ سو سڑسٹھ کو جہاز پر سوار ہوا یعنی جبکہ وہ اول دفعہ بنگالہ مین داخل ہوا اس پر قریب دس برس کے منقضی ہوے تھے
اسس عرصہ دس برس مین یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اسنے بنیاد سلطنت انگریزی ہندوستان مین ڈالی اسکے بندوبست سے
اسکے بہت دشمن ہوگئے اونہین سے تھوڑے ایک ساتھہ بڑی ثروت کی ولایت کو گئے تھے اور وہان جاکر اونہون نے اختیار
انڈیا ہاوس مین اختیار حاصل کیا جبتک کلاؤ صاحب انگلنڈ مین پہونچے وہ اپنی دارا وسپیر بار سمت اور کورٹ روف دری
رکھہ مین کرنے لگے جسنے اوس سے بہت بدسلوکی کی جسنے محض اسس سلطنت کی بنا رکھی اوسکی دشمنون نے اوسے دم واپسین تک
پیچھا نہ چھوڑا وہ بہت برہمی حال سے ۲۲ نومبر ۱۷۷۴ع کو مرا وہ بلیسٹ صاحب اور کارٹیر صاحب دیوانی لینے تحصیل بنگال بہار
واوڑیسہ جو انگریزون کو مرحمت ہوئی تھی وہ اوسکی بندوبست سے واقف نہ تھے نوکران کمپنی اتبک لڑائی یا تجارت مال سرکار

ہو کر تھے جاری رہے لیکن بے بندوبستی نظم و نسق مین بہت تہی ہر ایک شخص بلکہ ارباب کونسل کو بھی خیر خواہی سرکار کمپنی کی
منظور نہ تھی بلکہ غرض اونکی نوکری سرکار مین یہ تہی کہ روپیہ حسب دلخواہ جمع کرکے جلد ولایت انگلند کو چلے جاوین شہر مین
بے منصفی پھیل گئی تہی ہندوستانی انگریزونکے ہاتھہ سے ایسی تنگ ہوئی تھے کہ وہ اونکے ہاتھہ سے بیزار تھے بوے امارت و
عزت کسی مین نہ تہی صاحبان ڈائرکٹر سال گذشتہ مین پیشکش کی ممانعت کی حکم سخت واسطے انہی نوکرون کے بھیج چکے تھے
میر جعفر قریب الموت تھا عجیب کہ حکام صاحبان کونسل نے ان احکام کو کتاب کونسل مین درج نکیا بلکہ بعد اوسکے مر گئے
پر اونہون نے یہان تک نواب ایک مقرر کیا اور اس سے بہت سا پیشکش لیا اسی خط مین صاحبان ڈائرکٹر نے لکھا کہ
انکے نوکر اپنے مال کی تجارت نکرین برخلاف ان احکام کے صاحبان کونسل نے ایک عہدنامہ نواب حال سے لیا جسمین یہ
لکھا تھا کہ انگریز بطور سابق کے بے محصول تجارت کرین کلائو صاحب نے بجرد پہونچنے کے تعمیل حکم ڈائرکٹر کا ارادہ کیا ہرچند
صاحبان کونسل نے اسلیے بہت دہمکایا تاکہ وہ انکے قابو مین آجاوے لیکن چونکہ سرشت اس شخص اور ان اسمارٹ صاحب
کی مین بہت فرق تھا اسلیے تدبیر مین اونکے مفید نہوئین اسنے اصرار کیا کہ وہ تمام اسباب پر اقرارنامہ اپنی مہر دستی لکہدین کہ ہم
آئندہ کو پیشکش نہ لینگے جنہون نے اوسکا انکار کیا اوسے اوسنے بے تامل موقوف کردیا بعضے اوسکا کہنا بجا لائے اور وہ جنہون نے
کہ خاطر خواہ روپیہ جمع کرلیا تھا ولایت کو چلے گئے لیکن سب اسکے دشمن ہوگئے چوبیسوین جون کو کلائو صاحب بارادہ صلح کے
طرف اضلاع غربی کے کلکتہ سے روانہ ہوئے کیونکہ لڑائی مین روپیہ تحصیل کا ضایع ہوا تھا نجم الدولہ نے ایک شقہ لکہا جس سے
کہ انگریز نظم و نسق مین بالکل مختار ہوگئے اونہون نے واسطے جمع خرچ اوسکے دربار کے پچاس لاکہہ روپیہ سالیانہ مقرر کردیا
مصارف اس روپیہ کا مشورہ محمد رضا خان و راجہ دولت رام اور جگت سیٹھہ کے متعلق ہوا چند روز بعد نواب اودہ سے
صلح ہوگئی بڑا مطلب اس سفر سے یہ تھا کہ شہنشاہ و بنام صاحبان کمپنی دیوانی صوبہ ثلاثہ کے مقرر کردین اسکا ہم پیشتر ذکر
کرچکے ہین کہ اوسکی اجازت تہی کہ جب اونکی خوشی ہووے وہ اسے لے لین کلائو صاحب نے اسکی ملاقات الہ آباد مین حاصل
کی اور ایفاے وعدہ چاہا جسکو اوسنے بے عذر قبول کیا بارہوین اگست کو شہنشاہ نے کلائو صاحب کی دیوانی بنگالہ وبہار
اور اوڑیسہ بنام کمپنی کے مرحمت ہوئی اسنے آمدنی کل بادشاہ کو دو لاکہہ روپیہ دینے کا اقرار کیا یہ بات بھی قابل لکھنے کے ہے کہ حقیقت
سلاطین دہلی کو اپنے ممالک محروسہ مین قرار نتہا اسلیے ہمراہ اوسکے کچھ تجمل نتہا بجاے تخت کی دو میزین جنپر کہ صاحبان انگریز کہانا
کہاتے ہین برابر بچھا کر پارچہ زردوزی سے پوشش کردی اوسپر شہنشاہ نے جلوس کیا اور تین کروڑ رعایا مع تین کروڑ
روپیہ کی آمدنی کے انگریزون کو عطا کیے مورخ محمدی اس مقدمہ مین یون لکھتا ہے کہ فیصلہ ایسے بڑے کام کا جو اور زمانہ مین
بغیر وزیرون ذی شعور اور وکلاء ذی شعور بہت گفتگو کی نہو سکا کم اس عرصہ قلیل مین ہی جو نرخ کہ مایوسی مین صاف ہو نا گیا
بعد جنگ پلاسی کے اب یہ ایک برسی حد انگریزون کے ہاتھہ لگی فی الحقیقت اس لڑائی مین وہ مالک اس ریاست ملک کے
ہوگئے لیکن پھر بھی اہل علاقہ انہین عاصی و چیار جانتے تھے اب اس عطاے شاہی سے مالکیت اور حقیت بڑہی ساتوین ستمبر کو
کلائو صاحب نے کلکتہ سے مراجعت کی اہل نوکران کمپنی سے مہاجنین بہت سی پیدا ہوئے صاحب ڈائرکٹر نے بارہا اسکی ممانعت
لکہہ بھیجی لیکن ملازمین انکے ان احکام کو خیال مبہم و مشکوک تہے اور کلائو صاحب نے دیکہا کہ مشاہرہ اہل قلم کا بہت کم تھا اور جس کمی کو
کہ وہ بڑے طور سے پورا کرتے تھے چاہا کہ ہمیشہ تجارت دیرپا فایدہ اچہے کی جاری رہے اوسنے ایک طائفہ تجار ان کا تجویز کیا اور واسطے
سوداگری کی نمک اور چہالیا اور تماکو کی انہین رخصت دی پینتیس ۳۵ روپیہ فیصدی کا محصول واسطے خزانہ کمپنی کے مقرر کیا اور اوسکے

یار ہی جذام ہے کہ مشکل حرکت کر سکتا تھا کلکتہ سے مرشد آباد کو مع فوج انگریزی روانہ ہوا میر قاسم نے واسطے ترتیب نظم فوج اپنی
کے بہت محنت کی اور فی الحقیقت یہ فوج ایسی تھی کہ کبھی کسی حاکم بنگالہ کو نصیب نہوئی تھی گرگین خان اوسکا آدمی سپہ سالار
اگرچہ فن سپاہ گری سے بہت واقف تھا لیکن پھر بھی جنگ سے اہتمام پایا بسبب مخالفت افسران نواب کے اوسکے
لشکر نے ۱۹ - جولائی ۱۷۶۳ عیسوی کو کٹور مین ترتیب پائی ۲۴ - کو لشکر انگریزی نے موتی جھیل پر حملہ کیا اور مرشد آباد پر
متصرف ہوا دوسری اگست کو گھیریا پر جو متصل موتی جھیل کے ہے دوسری لڑائی واقع ہوئی اور فوج میر قاسم نے شکست پائی
اوس نے خندق مستحکم رود اودہا نالا مین قریب راج محل کے کہدوائی تھی چنانکہ اوسکا لشکر آپ چلا گیا اتابک وہ مونگیر مین تھا اور
لڑائیاں جو اس عرصہ مین واقع ہوئین اون مین وہ شریک نہ تھا اوسنے اب چاہا لشکر سے اودہ تھا شامل ہو جاے لیکن اوسنے قبل
اپنے روانگی تمام اسیران ہندوستانی کو مار ڈالا یہ منقول ہے کہ راجہ رام نراین کو جو سابق مین حاکم پٹنہ تھا ساتھ ایک پہلی ریگ
کے دریاے مین غرق کر دیا اونہین ایام مین راجہ راج بلبھ جو سابق مین نائب حاکم ڈہاکہ تھا مع تمام فرزندوں اوسکی اور ہم گمان
رکھتے ہین کہ کشن داس جسکا ابھی مذکور ہوا اور رلے رایان راجہ انند سنگہ برادر راجہ بہادر سنگہ اور راجہ فتح سنگہ وغیرہ کو مروا ڈالا اور
دوسرے اقوام دولتمند اور سیٹھوں کو باہر لائے اور برج قلعہ مونگیر سے انہین دریا مین گروا دیا ایک زمانہ دراز تک ملاح اوس
مقام کا جان کر اونہین ڈلوایا تھا نشان دیتے تھے بعد فراغ ان خونریزی کے قاسم علی اوادہ مین اپنے لشکر سے شریک ہوا
شروع ماہ اکتوبر مین انگریزون نے اسپر حملہ کیا اور شکست دی ایک یا دو دن بعد شکست کے وہ مونگیر کو راہی ہوا لیکن اوسنے
تاب مقابلہ فوج انگریزی کی جو اوسکے درپے تھی اپنے مین نہ پائی پٹنہ کو مع فوج بھاگ گیا انگریز جو اوسکے اسیر تھے اونہین
ہمراہ اپنے لے گیا دوسرے دن بعد روانگی کے اوسکا لشکر کنارہ رود رہ پر پہنچا دفعتاً ایک شور عظیم اوسکے لشکر مین ہوا ہر ایک
شخص واسطے عبور دریا کے مضطر تھا اور دیکھا کہ کچھ آدمی ایک نعش مردہ کو دفن کے لیے میدان مین لیے جاتے ہین جب اوسنے
پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ نعش گرگین خان سپہ سالار کی ہے سو اس سے نواب کو خوشی کمال حاصل ہوئی یہ بات
اسطرح معلوم ہوتی ہے کہ عنقریب غروب ہونے آفتاب کے تین چار مغل اوسکے خیمہ مین گھسے اور کام اوسکا تمام کیا یہ بات
افواہاً مشہور ہوئی کہ وہ واسطے مانگنے تنخواہ کے گئے تھے اور جب کہ سپہ سالار انہین نکالنے لگا اونہین نے تلوارین اپنی کھینچ اسپر
کر دیے لیکن اونکی تنخواہ کچھ چڑہی ہوئی نہ تھی کیونکہ نو دن پیشتر اوس واقعہ سے تنخواہ تقسیم کر چکا یہ بات بہت قریب یقین ہے
کہ اونہین قاسم علی نے واسطے قتل گرگین خان کے بھیجا تھا اوسکا بھائی خواجہ پدروس ایک مرد مشہور کلکتہ مین تھا اور وہی اسٹارٹ
صاحب اور ہیسٹنگز صاحب سے کمال دوستی اور محبت دلی رکھتا تھا پدروس نے خفیہ گرگین خان کو لکھا کہ تم نوکری نواب کی چھوڑ دو
اور اگر گرفتاری اوسکی کسی نوع ممکن ہو دریغ نکرنا اس نے مخبرون کی جو کہ نواب کی خدمت مین تھے اس معاملہ سے آگاہ ہوکر
دوپہر پر ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ اس نے اپنے آقا کو بیدار کیا اور دغا بازی سپہ سالار سے اطلاع دی جو بیس گھنٹہ بعد اوس خبر کے
ارمنی جنرل جو اوس زمانہ مین بہت شہرت رکھتا تھا مارا گیا میر قاسم بہ جلدی تمام پٹنہ کو بھاگ گیا مونگیر تصرف انگریزون مین
آگئی اوسنے دیکھا کہ اسے لازم ہے کہ وہ پٹنہ کو بھی چھوڑ دیتا اور اس ملک سے نکل جاتا وہ اب انگریزون پر بہت خفا ہوا پیشتر
چھوڑنے پٹنہ کے اسنے ارادہ کیا کہ وہ اپنے قیدیون کو مار ڈالتا اوسنے اپنے امیرون کو حکم دیا کہ وہ قیدخانہ مین جا کر اسیرون کو
قتل کرین اونہون نے جواب دیا کہ انہین مسلح کر کے ہمارے مقابلہ مین بھیجو تاکہ ہم انسے لڑین اور ہم جلاد نہین ہین کہ انہین
بیکس کر کے مارین تب اوس نے اپنے افسران مین سے سمرو کو حکم دیا کہ [illegible] اس امر کو بجا لاوے یہ شخص اول فوج فرانسیس مین سارجنٹ تھا

اوس کے بعد میر قاسم نے [illegible] ہوکر [illegible] ہندوستانیوں اور انگریزوں پر محصول مقرر [illegible] تمام [illegible]
پہونچتا ہے [illegible] اور [illegible] کہا کہ میں خود [illegible] انگریزوں کو شکایت صاحبان کونسل
کلکتہ [illegible] نہیں کر سکتا ہوں لیکن واسطے [illegible] کے میں انھیں [illegible] کا [illegible] مگر [illegible] بات قبول کی اور کہا
آئندہ [illegible] بیان [illegible] کی [illegible] انکا محصول موقوف کردونگا اور ہندوستانیوں اور انگریزوں میں [illegible] رہے
سے [illegible] نہ رکھونگا [illegible] صاحب [illegible] تمام کلکتہ کو گئے اور [illegible] پیش کی میر قاسم نے [illegible]
[illegible] اپنے عاملوں [illegible] کو [illegible] کہ وہ انگریزوں سے [illegible] مال تجارت پر حساب [illegible] محصول
انگریزوں نے [illegible] انکار کیا اور [illegible] ہندوستانیوں کو گرفتار کیا [illegible] کو [illegible] کے [illegible]
اپنے مقام [illegible] کلکتہ میں [illegible] تمام [illegible] وین سٹارٹ صاحب نے [illegible] محصول [illegible] تجویز کیا سب نے سوائے
[illegible] صاحب [illegible] کیا [illegible] اتفاق [illegible] محصول [illegible] میر قاسم [illegible]
جنگ [illegible] گیا [illegible] انگریزوں کو محصول [illegible] اکثر
اور [illegible] کو قید [illegible] جب [illegible] بالکل محصول موقوف کردیا صاحبان
کونسل [illegible] بات [illegible] نواب محصول [illegible] اور انگریزوں نے محصول
[illegible] صاحب نے کہا [illegible] معلوم نہیں ہوتا [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] وہاں تھا [illegible] صاحب [illegible]
نواب [illegible] صاحب [illegible] کوئی شخص [illegible] ایسی بات [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] وہ محصول [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] بات [illegible] ایلس صاحب نے
[illegible] نواب نے [illegible] صاحب کو رخصت کیا اور [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] صاحب نے [illegible] ایلس صاحب [illegible] نواب [illegible]
کیا تھا [illegible] میر قاسم کی [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] قید [illegible] اب جنگ [illegible] انگریزی [illegible] اپنے
[illegible] گرفتار [illegible] ایلس صاحب [illegible] جب [illegible]
موقوف [illegible] مرشدآباد [illegible] اور [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] مرشدآباد [illegible] میر قاسم [illegible]
[illegible] انھیں قید کیا [illegible] صاحب اور [illegible]
[illegible] صاحبان کونسل [illegible] وین سٹارٹ صاحب اور [illegible] صاحب نے [illegible]
[illegible] میر قاسم [illegible] موقوف [illegible] انگریزی [illegible] اتفاق
[illegible] اور میر جعفر [illegible] اسباب [illegible]
[illegible] اپنے اسباب [illegible] تجارت پر محصول [illegible] تجویز کیا [illegible]

اسوقت فوج غنیم سے بہت سی سختیان پیش آئی تبین نواب نے کہلا بھیجا کہ مین زر باقیات انگریزون کو جبتک رام نراین زر باقی انگریزکو
ادا نکریے کا نہ دون گا اوس زمانہ مین دو گروہ کونسل کلکتہ کے تھے ایک اونمین کا مخالف میر قاسم کے اور دوسرا جس گروہ کا
سرگروہ وین سٹارٹ صاحب موافق اور گروہ کے رائے وین سٹارٹ صاحب کی آخر کار غالب آئی لشکر انگریزی پٹنہ سے بلایا
گیا اور رام نراین تنہا نواب کے اختیار پر چھوڑا گیا اوسنے فی الفور اسے گرفتار کر کر قید کیا اوسکے نوکرون پر بہت تشدد کیا
تا وہ خزانہ کی اطلاع دیوین کہ کس مقام مین پوشیدہ ہے لیکن روپیہ جو وہان سے ہاتھ لگے زیادہ خرچ روز مرہ ریاست سے
نہ تھا یہ ایک بڑی غلطی ایام حکومت وین سٹارٹ صاحب مین واقع ہوئی اسواسطے کہ اب ہندوستانیون کو حمایت انگریزون
پر اعتماد نرہا اب تک نواب اپنی حکومت پر بخوبی کامران رہا لیکن اب بیان کہ کیونکر وہ تاراجگری ملازمان کمپنی سے برباد ہوا
ضرور ہے بہت سے روپیہ ہندوستان مین محصول اشیاء تجارت سے جو ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو منتقل ہونے مین
حصل ہوا تھا یہ طور تحصیل زر کا معقول نہ تھا کیونکہ اسکے سبب سے تجارت مین قصور ہوتا تھا لیکن اوسنے ایسا رواج پایا تھا
کہ ہی انگریزون نے پیشتر سنہ اٹھارہ سو چھتیس عیسوی مین موقوف نہین کیا جبکہ کمپنی نے باقرار ٹیکس تین ہزار روپیہ سالیانہ
کی اجازت تجارت کی حاصل کی انکے مال پر محصول نرہا پریسیڈنٹ کلکتہ نے ایک دستک اپنی دستخطی تیار کی اور بسبب اسکی کوئی
مال کمپنی کا مزاحم واسطے محصول کے نہوتا تھا اور یہ اجازت فقط واسطے مال سرکار کے نہ تھی ہرگاہ انگریزون نے اپنی طرف سے
ایک نواب مقرر کیا اور اوس ملک مین زور آور ہو گئے تب ہر ایک نوکر کمپنی کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف تجارت اپنے اپنے مال
کی کرنے لگے جبتک کلاو صاحب اس ملک مین رہے وہ محصول بموجب سوداگران ہندوستانی کی ادا کرتے رہے لیکن جبکہ
وہ ولایت کو گئے اور اصحاب کونسل نے دوسرا نواب مقرر کیا تب اختیار انکا بہت ہو گیا اور ارادہ کیا تجارت کرنے اور
محصول کے ندینے کا وہ بنگالہ مین بہت ایسی زور آور تھے کہ نوکران سرکار و نواب جرات اونکے مقابلہ کی نرکھتے تھے وہ دن
بدن خرابیان زیادہ کرتے تھے انکے گماشتے جہان انکی مرضی مین آتا نشان انگریزی نصب کر دیتے تھے اور نوکران سرکار اور
تجاران ہندوستانی پر زیادتی کرتے تھے جو شخص کہ ایک دستک بدستخط کسی انگریز کے اپنے پاس رکھتا تھا وہ اپنے تئین بمنزلہ
کمپنی کے سمجھتا تھا ہرگاہ کوئی جھگڑا واقع ہوتا انگریز سپاہی بھیجکر افسران نواب کو بلا کر قید کر دیتے جبکہ کوئی کشتی انکی محمولہ اموال
تجارت جاتی کہ بے ادائے محصول گذر جاوے تب ملاح نشان کمپنی کھڑا کر دیتے تھے نواب کا حکم کچھہ نرہا اور سوداگران ہندوستانی تباہ
ہو گئے اور انگریزون نے بہت سا روپیہ پیدا کیا آمدنی نواب کی کم ہو گئی اسواسطے کہ فقط انگریزہی محصول سے چھوٹے نہین تھے
بلکہ ہر ایک شخص اپنے تئین انکا نوکر قرار دیکر اپنا مال بے محصول نکال لے جاتا تھا میر قاسم نے بہت سی نالشین ان تکالیف کی
ارباب کونسل سے کین اور آخر کار تہدیداً کہلا بھیجا کہ اگر وہ ان باتون سے ممانعت نکرین گے تو مین اپنی حکومت سے دست بردار ہونگا
وین سٹارٹ صاحب اور ہسٹنگز صاحب نے واسطے رفع ان برائیون کے بہت سی کوشش کی چونکہ دوسرے اصحاب کونسل کو
انکی سبب سے منفعت کثیر تھی اسلئے کہ انؔ دونون کو مفید نہوئے انجام کار یہان تک ہوا کہ انگریزون کے گماشتون نے ہندوستانیونکو
مجبور کیا کہ تم خرید فروخت ہماری قیمت پر کیا کرو میر قاسم نے اب انگریزون کو اپنا دشمن سمجھا اور آثار جنگ کے دونون
گروہ مین ظاہر ہوئے واسطے رفع کرنے اس بات کے وین سٹارٹ صاحب خود بیچ مونگیر کے اسکے پاس گئے اور ملاقات کی
اور وہ مخاصمانہ پیش آیا جبکہ مقابلہ اس معاملہ کا ہونے لگا نواب نے بہت سی شکایتین زیادتی نوکران سرکار کمپنی کے
اور نقصان جو بسبب موقوف ہونے محصول کے اس ملک مین واقع ہوئے تھے آگے ظاہر کیے وین سٹارٹ صاحب نے

روپیہ دیے جسکو اونہون نے آپسمین تقسیم کر لیا وہ ایک مرد لئیق اور مستقل مزاج تھا بعد مسند نشینی کے اسنے پہلے ایک نسخہ کاغذ
حساب اس روپیہ کا جسکو اسنے انگریزون اور فوج میر جعفر اور اوسکی نوکرون اپنے خادمین کو دینا کر لیا تھا تیار کیا اور بعد اوسکے
اسنے تجویز اوسکے ادا کرنے کی نکالی اسنے خرچ اپنی دربار کا کم کیا اور بہت ہوشیاری سے کواغذ حساب دیکھے اور اوسنے روپیہ جو
سرداران سے ایام بیخبری حکومت میر جعفر مین انے لیا تھا واپس کر دیا اسنے زمینداروں سے فقط زر باقیات بھی طلب نہین کیا اوسنے
از سر نو محالات کی ایک نئی تشخیص کی تحصیل سالیانہ دونون صوبون مین پیشتر اوسکے زمانہ سے ایک کروڑ بیالیس لاکھ پنتالیس ہزار
کروپیہ کی تھی اب اوسنے دو کروڑ چھپن لاکھ چوبیس ہزار روپیہ کی تحصیل مقرر کی فی الحقیقت یہ بندی جو اسنے مقرر کی ادا کرنا اوسکا
وہان کے باشندگان کو دشوار تھا اسطورسے خزانہ اسکا جلد بھر گیا اور قابل ادا سے زر باقیات ہوا چونکہ وہ تنخواہ فوج اپنی کو
ماہ بماہ دیتا تھا اسلیے وہ اسکے مطیع تھے اگرچہ اوسنے ریاست بمدد انگریزون کے حاصل کی تھی لیکن اب اوسکا ارادہ یہ ہوا کہ وہ اونکے
متعلقین سے ہوتا اوسنے خیال کیا کہ اگرچہ وہ نواب بنا یا گیا تھا لیکن حقیقت مین طاقت ان لوگون کے ہاتھ تھی جو اوسی مسند ریاست
پر لائے تھے اسنے دیکھا کہ بجز لڑائی کے کوئی صورت رہائی کی ارباب کونسل کلکتہ کے ہاتھ سے نہ تھی اور اسی سبب سے وہ انتظام فوج مین
مشغول ہوا اوسنے سپاہیون کو جو نوکری کے قابل نہ تھے خارج کیا اسنے فوج اپنی کو قواعد انگریزی سکھلائی اسنے ایک شخص ارمنی
گرگین خان کو جسکا مولد اصفہان تھا جو ایران مین واقع ہے سردار فوج اپنی کا مقرر کیا وہ ایک مرد صاحب سلیقہ تھا ابتدا مین
وہ ایک بزاز تھا لیکن چونکہ وہ فن سپاہ گری سے بہت ماہر تھا اسلیے میر قاسم نے اوسے اپنا نوکر کر لیا اور اوسنے بھی واسطے آزادی
خداوند نعمت اپنی کے ہاتھ انگریزون سے بہت سی سعی کی اوسنے بندوقین تیار کروائین اور توپین ڈہلوائین اور گولہ اندازون کو
تعلیم کی اور فوج جسپر کہ وہ حاکم تھا بعد ازین تمام فوج ہندوستانی امیرون بنگال کی تھی واسطہ اخفاے پختگی اس راز کی انگریزون سے
میر قاسم نے مرشد آباد چھوڑ کر مونگیر کو دار السلطنت اپنا مقرر کیا اوسکی ارمنی سپہ سالار نے یہان کارخانہ بندوقون کا کھڑا کیا یہ شہر
واسطے بندوقون کے بسبب گرگین خان کے جسکی عمر بیس برس سے کچھ زیادہ تھی اب تک مشہور ہے بعد گذرنے برسات سنہ سترہ سو
ساٹھہ کے میجر کارنک صاحب واسطے مقابلہ شاہ عالم کے جو ابھی تک اطراف بہار مین تھا گیا اور شکست فاش دی بعد لڑائی کے کارنک صاحب
نے راجہ شتاب رای کو ساتھہ پیغام صلح کے انہین پاس بھیجا جسکو اسنے بے عذر قبول کر لیا اور انگریزی سپہ سالار اسکے لشکر مین آداب
اوسکو بجا لایا میر قاسم باستماع معاملہ انگریزون اور بادشاہ کے مضطر ہوا اور جلد پٹنہ کو گیا تاکہ کوئی حادثہ اوسپر واقع نہو کارنک صاحب
نے اس سے عرض کیا کہ وہ تابعداری شاہ عالم کی کرے لیکن اس شخص کو بسبب اپنی غرور کے یہ امر ناگوار تھا انجام کار یہ بات فی
قرار پایا کہ طرفین مکان تجارت انگریزون مین آکر ملاقات کرین گے میان رکھا گیا اور بادشاہ متبدل نسل تیموریہ جو اپنی قلمرو مین
بہاگا پھرتا تھا اسے تخت پر بٹھایا میر قاسم رسومات مقررہ بجا لایا اور شہنشاہ نے اسی صوبہ داری بنگال و بہار و اوڑیسہ
عطا کی اور اسنے قرار کیا کہ چوبیس لاکھ روپیہ سالیانہ خزانہ مین دیا کرون گا بعد ازان بادشاہ نے دہلی کو مراجعت کی اور
کارنگ صاحب ہمراہ رکاب اسکے کنارہ کرم ناسہ تک گیا بادشاہ نے وقت رخصت کے اقرار کیا کہ ہم بروقت درخواست انگریزون کے
دیوانی تینون اضلاع کی انہین عطا کرین گے یہ بات ہمین بیان کرنی ضرور ہے کہ اوڑیسہ اگرچہ سنہ سترہ سو چھپن عیسوی مین اوسکے
ضلعون سے جدا کر کر مرہٹون دیا گیا تھا لیکن پرگنات شمالی دریای سوبرن ریکہہ کے اسمین سے نہین رہی ہے اور انکا نام
اوڑیسہ رکھا تھا قاسم علی نے تمام زمینداروں کو سوائے رام نراین حاکم پٹنہ کے اپنا مطیع کیا وہ بہت صاحب دولت مشہور تھا
لیکن حمایت انگریزون کی رکھتا تھا اسنے تین برس تک خراج کا حساب نکیا لیکن یہ بات ملحوظ خاطر رہی کہ بہار مین

شب کی اوسنے مقام دشمن کو بغور دیکھا اور دوسرے دن اوسنے جب وہ قیلولے مین تھے اونپر یورش کیا لشکر شاہ نے شکست
پائی اور آپنے خیمہ کو آگ دیکر بھاگ گیا خادم حسین خان بعد ایک دو دن کے معہ لشکر کے جسمین ۱۲ ہزار آدمی ستھے خواجہ پور مین آیا
اور امادہ یورش کرنے پٹنہ کا ہوا کپتان نوکس نے ایک چھوٹے لشکر انگریزون اور ہندوستانیون کا جو ہزار آدمی سے زیادہ نہ تھے
دریا سے عبور کیا اور اسکو ہزیمت دی یہ ایک بڑا کار جرات اور دلاوری کا تھا یہ اوس لڑائی مین واقع ہوا اور اسی سبب سے
ہندوستانیون کو انگریزون کا کمال اعتقاد ہوا راجہ ستارا نے اس لڑائی مین ایسی شجاعت کی اور مردانگی ظاہر کی کہ انگریز اوسکے
مداح ہوتے بعد ہزیمت کہانے کی حاکم پورنیہ واسطے رفاقت شہنشاہ کے روانہ ہوا اب کرنیل کلنڈ و میرن نے اسطرف سے آئے ہوئے
اوسکا تعاقب کیا موسم برسات شروع ہو گیا تھا لیکن افسر اوسکے تعاقب سے باز نہ آئے دوسری جولائی سنہ سترہ سو سات کو رات
شب طوفان شدید واقع ہوا اور میرن جب کہ اپنے خیمہ مین قصہ سن رہا تھا کہ ایک بجلی گری اور وہ اور دو نوکر اوسکے مر گئے کرنیل
کلنڈ اس واقع سے مجبور ہو کر تعاقب چھوڑ دیا اور پٹنہ کو پھر آیا اور برسات بھر وہان رہا میرن اگرچہ عیاش تھا لیکن اپنے باپ کی
سلطنت کا ایک بڑا رکن تھا مورخ محمدی حال اوس زمانہ کا یون لکھتا ہے کہ جو وہان کی امرا کی حکومت و شوکت
جاتی رہی اور نظم و نسق ملک مین خلل کلی واقع ہو لشکر نے قلعہ کو گھیر لیا اور واسطے باقیات تنخواہ اپنی کے شور و غل کرنے لگے میر قاسم داماد
نواب اون پاس نرہا اور اقرار کیا کہ مین تنخواہ تمہاری اپنے پاس سے دونگا انگریزون کو عنقریب ایک جنگ درپیش ہے کہ
جسمین روپیہ بہت مطلوب ہے لیکن اون پاس اتنا روپیہ نہ تھا کہ جوڑ سکین وہ دولت بے قیاس جو انہیان خیر قرب ہاتھ
لگی تھی بے تامل اوٹھا ڈالی انہون نے نواب سے روپیہ درخواست کیا لیکن اوسکی خزانہ مین بھی کچھ نہ تھا اس سبب سے
انہین اب بجز لینے قرض کے اور کچھ چارہ نہ ہوا یہ بات ظاہر ہوئی کہ حال اسطور ہمیشہ نرہیگا نواب میر قاسم کو سفر کر کر کلکتہ کو بھیجا
وہان اسکا شعور اور لیاقت وین سٹارٹ صاحب و ہلسٹر صاحب جو بالفعل مدار المہام امور کمپنی کے تھے ظاہر ہوا میر قاسم بار دیگر
واسطے ایکدوسرے معاملہ کے بھیجا گیا اور گورنر صاحب کی نزدیک یہ بات ثابت ہوئی کہ اس شخص سے نظم و نسق بنگالہ کا دوبارہ
ہو سکیگا اسنے اوس سے کہا کہ وہ نائب ناظم اس اضلاع کا ہو جسکو اسنے بے تامل منظور کر لیا وین سٹارٹ و ہلسٹر صاحب
معہ کچھ لشکر کے مرشد آباد کو روانہ ہوئے اور یہ مقدمہ میر جعفر سے عرض کیا لیکن اوسکے اقبال کرنے سے ہمیشہ ناراض تھا اسنے
سمجھا جس صورت مین کہ تمام طاقت اوسکی داماد کے ہاتھ مین چلی گئی تو وہ محض نام ہوگا اور مجھسے کوئی رجوع نکریگا وین سٹارٹ صاحب
نے نواب کی مرضی نہ دیکھی خاموش ہو رہا اور میر قاسم نے ڈرایا کہ مین شہنشاہ سے جا ملتا ہون کیونکہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ بعد اس
قیل و قال کے رہنا اوسکا مرشد آباد مین خالی خوف سے نہ تھا وین سٹارٹ صاحب نے اس لحاظ سے سختی کرنا مناسب جانا اسنے
حکم دیا کہ لشکر انگریزی قلعہ مین نرہنا اور میر جعفر نے یہ حالت دیکھ کر قبول کر لیا اور اسنے التماس کی کہ ہمین مرشد آباد یا کلکتہ مین
سکونت کرنیکا اختیار ہے اسنے غور کیا کہ یہ مقتضائے عزت نہ تھا کہ مین مرشد آباد مین بے حکم اختیار رہان ایک مدت سے حاکم بنا رہون
اور سرزنش اپنے داماد کی اوٹھاؤن اس سبب سے اسنے کلکتہ کا جانا اختیار کیا اسنے اپنی حرم سرای مین ایک کنچنی ڈال لی تھی
اور اوسنے ایسا فریفتہ کر لیا تھا کہ جو وہ کہے تھا سو کرتا تھی اور بعد ازان دولہن بیگم کر مشہور تھی مورخ محمدی بیان کرتا ہے کہ قبل
روانہ ہونے کے وہ عورت اور میر جعفر سوغات مین جو اندر محل کے تھے لے گئے اور جواہرات نایاب جو حکام سلف (مرشد آباد) مین جمع
کیے تھے لیا اور ساتھ ایک لشکر جلو کے روانہ کلکتہ کو ہوئے میر قاسم باستعانت انگریزون کے چوتھی تاریخ سنہ سترہ سو ساٹھ عیسوی [1760]
کو صوبہ دار بنگال و بہار کا ہو گیا اور اس خدمت کے شکریہ مین اسنے کمپنی کو ضلع بردوان پیش کش کیا صاحبان کونسل کو بیس لاکھ

وہ بڑی شان اور شوکت سے ماہ فروری سنہ سترہ سو ساٹھ ولایت انگلنڈ کو بسواری جہاز روانہ ہو گیا لیکن تین برس
کی مشقت و رنج سے جو اسنے اوٹھائے تھے بہت ضعیف و لاغر ہو گیا تھا اسنے عنان حکومت ہادین سارٹ مین چھوڑی
وہ ملک اب امن مین نتھا نواب میر جعفر نے جو اب بہت مسن ہو گیا تھا اختیار حکومت اپنے بیٹے میرن کو دیا وہ نوکران
سرکاری سے گستاخانہ پیش آیا اور انکی بہت سی تحقیر کی اور رعایا انکی سفاکی بیرحمی سے ظلم و تعدی سراج الدولہ کو بھول
گئی شاہ عالم پسر شاہنشاہ دہلی نے بہ سبب اس فساد عام کے سفر کی تیاری کی وہ بارہ جراب کی خادم حسین خان صوبہ ہدار
پورنیہ نے یہ کہا کہ وہ مع فوج اوسکے لشکر مین آئے جو ہین کہ شاہزادہ کرم ناسر سے جو سرحد بہار کی گذرا تھا اسے یہ خبر پہونچی
کہ وزیر عماد الملک نے اسکے باپ کو مار ڈالا تھا اوس حادثہ کے وقوع ہونے سے وہ شہنشاہ ہندوستان ہو گیا اور صوبہ دار
اودہ کو اپنا وزیر بنایا لیکن یہ شہنشاہ زور و رعایا نرکھتا تھا ملک اوسکے دار الخلافت پر سے اوسکے اعدا مسلط تھے حال اسکا
اور ایک فراری کا اسنے اپنی قلمرو سے چندان فرق نرکھتا تھا اسنے پٹنہ کو نفقت کی زام نراین جو ایک مرد شجاع تھا
اسنے اوسکی حفاظت مین بہت سی سعی کی اور مرشد آباد کو ساتھ بہت عجز و انکسار کے لکھا کہ ایک لشکر مدد کے لیے بھیجا جاوے
کرنیل لیلے زند جو فی الحال حکومت فوج کی رکھتا تھا فورًا ساتھ فوج انگریزی کے برفاقت میرن معہ فوج نواب کے روانہ ہو
اس ملعون شقی نے چند روز ہوئے تھے کہ دو اپنے افسرون کو مروا یا تھا اور سر دو عورتون کا اپنی حرم سرا سے
ساتھ خنجر کے جدا کیا تھا گھسیٹی بیگم اور امنیہ بیگم جو صاحبزادی الہ وردی خان اور بیٹیان نویس محمد اور سید احمد مرحومین کی تہین
چند روز سے پوشیدہ ڈہاکہ مین رہتی تہین وقت روانگی کے اس مہم پر اسنے احکام اسکے قتل کے بھیجے حاکم ڈھاکہ نے اونکی خونین
ہاتھ آلودہ کرنے سے انکار کیا خیر میرن نے ایک ملازمین کو بھیجا اور حکم دیا کہ انہین یہان سے لیجا کر مرشد آباد کی کشتی پر سوار
کر کر معہ کشتی کے بغرق کر دینا یہ احکام بے تفاوت عمل مین آئے قاتلین جب واسطے غرق کشتیون کے دریا مین نکال رہے تھی چھوٹی بہن
بولی کہ اے خدا ہم دونون عاصی گنہگار ہین لیکن ہمنے کچھ خطا میرن کی نہین کی تھی بلکہ تمام حشمت و جاہ اوسکو ہمارے خاندان سے
ہوئے میرن نے وقت اپنے روانگی اسم تین سو آدمیون کا ایک ہندکا تذکرہ لکھا اور ارادہ کیا تھا کہ بعد سعادت اس سفر کی
ہین قتل کرونگا لیکن پھر اوسے اولٹا پھر آنا نصیب نہ ہوا کرنیل کلیدنے زام نراین کو لکھ بھیجا کہ وہ شہنشاہ سے اوسکی آنے تک
نہ لڑتا لیکن اوسنے اوس نصیحت سے غفلت کی اور دشمن سے لڑنے گیا اور شکست فاحش پائی پٹنہ کا کوئی اب محافظ نہ تھا اور شہنشاہ
ایک حملہ مین اوسپر قابض ہو جاتا لیکن وہ غارتگری ملک مین مصروف ہو گیا اس اثنا مین کلنڈ صاحب آپہونچا اور التماس فورًا حملہ
کرنے کی غنیم پر کی لیکن میرن نے کہا کہ بائیسوین فروری تک ستارے نامسعود ہین بیسوین کو شہنشاہ نے حملہ اوپر دونون لشکر متفق کی کیا
میرن کے چند ہزار سوار ایک ہو کر بھاگ گئے لیکن کرنیل کلنڈ نے ساتھ استقلال و مردانگی کے حملا اوپر رزمگاہ سے استادہ کیا اسکی سپہ سالار
فوج نے اسے صلاح دی کہ پہاڑ و ٹمین سے جانا اور مرشد آباد کو دفعتًا لینا اگرچہ سب شب تا بی تمام کٹے لیکن میرن نے فی الحال ایک کشتی تیز رو
روانہ کی اور اپنی نانکو اس خبر سے مطلع کیا اور شہنشاہ عرصہ قریب مین پہاڑونسے جو چند رہ کوس پر اسے تھا باہر آیا اور فورًا حملہ نکیا بلکہ اس
مملکت مین دیر تک رہا کرنیل کلنڈ نے اوسکا تعاقب کیا دونون لشکر مقابلہ مین ایک دوسرے کے بڑہے اور فوج انگریزی نے شہنشاہ سے
لڑنا چاہا لیکن وہ سراسیمہ ہو کر پٹنہ کو چلا گیا اور اوسے محاصرہ کیا خادم حسین حاکم پورنیہ نے فی الحال بادشاہ سے عرض کیا کہ وہ اعانت
حضور کی کرنا چاہتا ہے اور اپنی لشکر کو روانہ کیا شہنشاہ نو دن تک پٹنہ پر حملہ کرتا رہا لیکن یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ اس شہر پر مسلط ہو جاتا
لیکن اس اثنا مین کپتان نوکس ساتھ جمعیت قلیل پٹنہ مین آگیا اوسی کرنیل کلنڈ پہونچا تھا اور تیرہ دن مین وہ بردوان مین پہونچا وقت

دوست کو بسبب تسخیر چندر نگر کے زوال آیا وہ انگریزون پاس چلا گیا اگرچہ سراج الدولہ کو اسپر بہت اعتماد تھا
لیکن یہ بھی اون لوگون مین سے تھا کہ جنھون نے انگریزون کو واسطے اوتارنے اسکے کے مسند ریاست سے
بلایا تھا بعد سرکشی کے جب اسنے دیکھا کہ اوسکے مطالب خاطر خواہ پورے ہوئے اسلئے اسنے فوج جمع سے لا بنگا بنگالہ مین
ارادہ کیا تاکہ وہ انگریزون سے مقابلہ کرین اوسوقت مین شوری جنہر اسکے دو گروہ تھے سردار ایک طائفہ کا مرسم کو زیرد
اوسنے کلاو صاحب سے کہا تھا اور وہ واسطے مداومت صلح کے متردد تھا اور دوسرے کا رسن ریٹ صاحب اسکی تعین
جنکا تسلط جنہر امین تھا بہت مفسد و شریر تھے انگریزون نے واسطے امن اپنی تمیسرے اہل ڈچ کو اپنی قوم کے ناخدا اون کے
رکھنے سے ممانعت کی اسواسطے انہون نے بھوہ کو لکھا اور ایک بڑا لشکر بامید اس بات کے کہ وہ فسادون اس ملک سے
نفع اپنا حاصل کرین بلایا کلاو صاحب اس لشکر سے بہت متردد ہوا چونکہ انگریزون اور اہل ڈچ سے صلح تھی اسلئے اوسکی
فوج فرنگ زیادہ تیسرے حصہ اس فوج اہل ڈچ سے جواب اِن پاس موجود تھا نہ تھی وہ بیباکی سے اپنے کام مین مصروف
رہا اور اسوقت مین اوسنے کہا کہ نوکران سرکار گورنمنٹ ہندوستان پیشتر معرض خطرہ مین ہین فائدہ فرانسیسون کا
بنگالہ سے معدوم کرکرا وسنے بھی ارادہ کیا کہ اہل ڈچ بھی یہان زور نہ پکڑنے پائے اسنے میر جعفر سے التماس کی کہ وہ
فی الحال یہان سے فوج ڈچ کو رخصت کرتا نواب میر جعفر نے کہا کہ مین خود ہوگلی کو جاکر تصفیہ اس امر کا کرتا ہون
وہان جاکر اسنے کلاو صاحب کو ایک بھیجا جسمین یہ مرقوم تھا کہ بلنے کچھ عہد و پیمان اہل ڈچ سے کر لیا تھا اور وہ کہ اپنے
جہاز کو بعد گذرنے موسم کے یہان سے لیجاوینگے کلاو صاحب لہو لیت اس فریب کو دریافت کر گیا اور یہ چاہا کہ کشتیان
اہل ڈچ کی چڑہا و پر نہ آنے پائین اوسنے سورجال ہٹا کر جو زیر کلکتہ واقع ہے مستحکم کیا لیکن میر ی پہلے حملہ کا ارادہ نکیا کشتیان
اہل ڈچ کی محاذی قلعہ کے آگئین اور فوراً حملہ کیا لیکن انہون نے ہزیمت پائی تب انہین سات سو اہل فرنگ اور آٹھ سو
ملا بارین پر اتری اور جسکی راہ ساحل یمینی دریا سے جنہر اکیطرف روانہ ہوئے کلاو صاحب نے کچھ فوج کرنیل فورڈ کی ہمراہی
تا وہ پیشتر سے جاکر اوس جگہ کو جو بابین مقام مذکور تو چندر نگر کے واقع ہے قابض ہو جاوے فوج ڈچ کی آگے بڑہی
اور بفاصلہ ایک کوس جنوب جنہر اکے جوزن ہوئی چونکہ فورڈ صاحب جانتا تھا کہ ان دونون قومون مین صلح و اتفاق
ہے اسلئے اوسنے اجازت درباب کونسل کے حملہ کرنا مناسب نجانا اور سہ باب مین انہین ایک خط لکھا اور انکا حکم طلب چاہا
کلاو صاحب گنجفہ بازی مین مشغول تھا کہ خط اسکا پہونچا اوسنے اوسی مقام سے جواب اوسکا بقلم پنسل لکھا عزیزمن فورڈ
تمہین لازم ہے کہ تم بے تامل جنگ کرو اور مہلت ایک لحظہ کی روا نہ رکھو اور کل مین تمہین حکم با جلاس کونسل کے بھیجونگا
فورڈ صاحب بمجرد پہونچنے اس حکم کے فوج ڈچ سے لڑنے لگا اور عرصہ آدہ گھنٹہ مین اونہین شکست دی اوسی دن
انگریزون نے جہازون کو جو دریا مین آئے تھے تسخیر کر لیا اور اس مہم سے انہین کچھ منفعت ہوئی بعد اختتام جنگ
جینرا کے نواب میران ساتھ جمعیت چھ یا سات ہزار سوارون کے آپہونچا یہ بات ظاہر تھی کہ وہ بے شبہ
امداد اہل ڈچ کی کرتا اگر وہ ظفریاب ہوتے لیکن اب اسنے انگریزون سے شریک ہوکر انکا تعاقب کیا کرنیل
فورڈ صاحب نے فوراً بعد ہزیمت دشمن کے جینرا کو محاصرہ کر لیا اور یہ مقام مدت تک لڑسکتا تھا لیکن
اہل ڈچ نے کلاو صاحب سے عذر خواہی کی اونہون نے ادا کرنا روپیہ کا جو اس لڑائی انگریزون کا صرف
ہوا تھا اقرار کیا اور اوسنے اونکے جہازون کو چھوڑ دیا چند روز بعد الفراغ ہونے کے ان امورسے

قبول کرنے اطاعت اوسکی نواب سے کی اور آخر کار اسنے منظور کیا رام نراین فوراً لیکو گیا اور ادا اداب تسلیمات
میر جعفر کو بجا لایا اور اپنی ریاست پر پھر مستقل ہوگیا نواب اور کلاو صاحب نے مع رائے درست کے مرشد آباد کو مراجعت کی
اس شخص کو اس بات کا ظن تھا کہ صرف منت تک کہ یہان انگریزون مین ناول رہونگا میران اس معاملہ کے ہونے سے مبتغضاہوا
مطلب اوسکا اور اوسکے اب کا بربادی اور کم کرنا طاقت ہنود کا تھا لیکن برخلاف اپنی خواہش کے اونہون نے اس سفر مین انکی
طاقت کو مضبوط کیا وہ دونون کلاو صاحب سے بدظن ہوئے میر جعفر برائے نام صوبہ دار تینون صاحبون کا تھا ولیکن حقیقت مین
کلاو صاحب مالک ہر سہ دار جنکو انگریز دو برس پیشتر واسطے کہنے کاتہ الخیر کے حضور نواب مین بہت ہی منت و ناخری کرتے تھے
اور روپیہ دیتے تھے اب وہ اونکی چاپلوسی و خوشامد کرنے لگے مسلمانون نے دریافت کیا کہ ہندو جو صاحب شعور تھے اونہون نے
چاپلوسی سے نواب کو چھوڑ دیا اور کلاو صاحب سے اپنے مطالب معروض کرنے لگے لیکن اسنے ایسا طریقہ دانائی و اعتدال کا
اختیار کیا کہ جب تک وہ ان امور مین مداخلت رکھتا تھا وہ ابھی خلل ہوا ایک نیا دشمن حدود بنگالہ مین پیدا ہوا شاہ عالم اسیر دہلی
کا باپ اپنے سے مخالف ہوگیا اور صوبہ دار الہ آباد و اودہ سے بنارس کے اوپر ایک سپاہ عوام الناس کی تیار کر کر واسطے تسخیر بہار
کے اور بنگالہ ان دونون صوبہ دار و بنگالہ کرنا شاہزادہ کا نہ تھا بلکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ انہین بھی کچھ اضلاع ان مین دانتاب کے ہاتھ آئے
شاہزادہ نے چند خطوط کلاو صاحب کو باین مضمون لکھے کہ اگر تم ہماری اعانت کروگے تو تمہین ہم اضلاع معدودہ عطا کرینگے
لیکن اوسنے جواب دیا کہ مین عہد و پیمان میر جعفر سے کر چکا ہون اور یہ خوب ہے کہ مین اس سے دغا کرون اسطرف شہنشاہ نے کلاو صاحب
کو اس سرگذشت کو جہان کہین پاؤ گرفتار کر کے ہمارے سپرد کرو لشکر میر جعفر بسبب چڑھنے تنخواہ کے اس سے مخالف تھا اور وہ
باعث بدانتظامی کے لڑنے پر تیار تھا اسنے دوبارہ درخواست مدد کلاو صاحب سے کی جسنے بشتابی تمام سنہ سترہ سو انسٹھ مین
پٹنہ کیطرف نہضت کی پیشتر اسکے پہنچے مقدمہ فیصل پا گیا شاہزادہ اور صوبہ دار الہ آباد نے نو دن تک پٹنہ کا محاصرہ کیا اور غالب تھا
کہ وہ اوسپر قابض ہو جاوے جبکہ متصل پہونچا انگریزون کا اور بیہی وفا کرنا صوبہ دار اودہ کا کہ جو خائن صوبہ دار الہ آباد کے اوسکے
دار الحکومت پر متصرف ہوگیا تھا انہین معلوم ہوا تب اسنے شاہزادہ کو چھوڑا کہ وہ خود اپنے کام سے تندہ تھا اور اب جلد واسطے
بچانے ملک اپنی کے روانہ ہوا لیکن وہ لڑائی مین مارا گیا لشکر شاہزادہ فوراً بعد اس سے کنارہ کش ہوگیا اور تین سو آدمی اوسکے ساتھ
رہ گئے اور وہ مفلس ایسا ہوگیا کہ اسنے کلاو صاحب سے کچھ روپیہ طلب کیا جسنے کہ از راہ فیاضی کے ایک ہزار اشرفی بھجوا دین جب
میر جعفر کی اس خوف سے خاطر جمع ہوئی اسنے ممنون ہوکر کلاو صاحب کو ایک اپنا امیر بنایا اور بطور جاگیر کے زر آمدنی کو کہ
جو کمپنی نے واسطے زمینداری کلکتہ کے دینا مقرر کیا تھا معاف کیا وہ قریب تین لاکھ روپیہ کے آمدنی سالیانہ کی تھی چند روز بعد
اس معاملہ کے میر جعفر نے کلکتہ مین جا کر کلاو صاحب سے ملاقات کی اور وہ وہان کمال عزت سے استقبال کیا گیا
جبکہ وہ یہان مقیم تھا کہ ایک اہل ڈچ کا بڑا لشکر بحری پندرہ ہزار آدمی کا سات جہازون مین آیا اور وہان دریا پر لنگر
کئے اور یہ بات جلد معلوم ہوگئی کہ وہ بغرض تولیت یہان آیا ہے وہ چند مدت تک جزائر مین بامید لانے فوج
فرنگ کے جو مقابلہ انگریزون کا کرسکتی ہین سازش کرتا رہا یہ سازش بواسطے خواجہ وحید سوداگر کشمیری
کے جسپر اللہ وردیخان بہت مہربان تھا ہوئی اوسنے نمک کا ٹھیکہ لیا تھا بسبب اوسکے بڑا دولتمند
ہوگیا یومیہ اخراجات اوسکے ہزار روپیہ کے تھے اور ایک مرتبہ اوسنے بطور نذر پندرہ لاکھ روپیہ
نواب کو دیئے اینڈ رین وہ فرانسیسون کے طرف سے گماشتہ مرشد آباد مین تھا لیکن جب کہ انکے

اٹھارہ مہینے پیشتر مارا تھا جب فیلبان نے واسطے کسی ضرورت کے ہاتھی کو ٹھہرانا چاہا ہاتھی اوسی مقام پر جا کھڑا ہوا جہان سراج الدولہ
نے اٹھارہ مہینے پہلے اسکا خون کیا تھا اور چند قطرہ خون کے اسکی لاش مجروح سے اوس جا پر جہان کہ اوسنے اس بےگناہ کا
خون بہایا تھا گرے وہ حسین قلیخان نائب صوبہ دار ڈھاکہ اور اوسکے عشائر کو بہت ناپسند کرتا تھا اور اونکی بربادی کے درپے تھا واسطے
اس بات کی اوسنے ایک غلام اپنے کو اس شہر کو بھیجا جسنے اوسکی بھانجے کو دن کے وقت سامنے سب لوگون کے مارڈالا بعد ازان اوسنے
واسطے قتل حسین قلیخان کے اجازت پانا اپنی چاہی الہ وردیخان نے جواب دیا کہ یہ بات بے اجازت نوازش محمد اوسکے آقا کی ممکن نہین
کہ وقوع مین آوے اوسنے اس کاربد سے زجر و توبیخ کی بلکہ شہر چھوڑکر واسطے شکار کے راج محل کو چلا گیا تا وہ مشاہدہ اوسکا نکرے
اوسکی زوجہ نیز نانی سراج الدولہ خود نوازش محمد پاس گئی اور اجازت قتل اوس بےگناہ کے رفیق نوکری کی درخواست کی گھسیٹی بیگم زوجہ
نوازش محمد نے اس مقدمہ مین بہت سعی کی اوسنے انکی منتون سے عاجز ہوکر اس بات کو منظور کیا سراج الدولہ بعد ملاقات کے اپنے
دولتخانہ کو روانہ ہوا اور حسین قلیخان کے گھر کے پاس گذرا اور حکم دیا کہ اوسکو گھر سے نکال لاوین اور اپنے سامنے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے
کرادین اور اوسکے برادر نابینا کو بھی اوسی وقت ذبح کیا مورخ محمدی کہتا ہے کہ بسبب اوس قتل بیدریغ کی غضب الٰہی اور گناہ گار خاندان
الہ وردیخان کے نازل ہوا چند روز گذرے تھے کہ نوازش محمد مرگیا اوسکا بھائی سید محمد صوبہ دار اوڑیسہ کے تھا بعد دو مہینے کے عالم بقا کو
کوچ کیا الہ وردیخان بسبب بدا طواری اپنے نواسے کے بہت آزردہ و شکستہ خاطر تھا اور مرتے انکے دونون بچون سے انکی کمر
ٹوٹ گئی اور اسی غم مین نوین اپریل سنہ سترہ سو چھپن عیسوی کو اس دار فانی سے رحلت کی اقتدار میر جعفر کو اہل ہر سہ صوبہ ترقی
ہوئے اور یہ بات جلد ظاہر ہوگئی کہ لائق امور سلطنت کے نہ تھا وہ نامرد بے رحم و طامع تھا اوسکا اول ارادہ بربادی سرداران
ہنود کا جو زیر حکومت اوسکے تھے ایام ناظمین سابقین کے اونہون نے دولت بے شمار جمع کی تھی ہنوز وہ اول راجہ رائے درلبھ
منصرم اعظم پر جو علاوہ دولت بے قیاس کے ایک لشکر چھ ہزار آدمی کا رکھتا تھا اگرچہ مرد صاحب سلیقہ اون اشخاص مین سے
جنہون نے کہ اوسی مسند پر بٹھایا تھا بہت چالاک اور ذی ہوش تھا جب مشورہ واسطے اوتارنے سراج الدولہ کے مسند ریاست سے
ہوا لاے درلبھ نے اوسکے مخالفین کو صلاح دی کہ مسند نشینی بجای اوسکے میر جعفر کو سزاوار ہے جسکی عوض مین میر جعفر
خواہان بربادی اسکی کا ہوا اور اوسی ہوا و ہوس سے ایسی نفرت ہوئی کہ بیگمان اسکے اسکی چھوٹے بھائی سراج الدولہ سی دستی
ہے اس معصوم کو مار ڈالا یعنی مروا ڈالا درلبھ بسبب حمایت انگریزون کے اوسکے ہاتھ سے بچ رہا ناظم بعد ازان درپے
بربادی رام نرائن کے جو ایک مدت سے نائب صوبہ دار بہار تھا ہوا اور صوبہ داری اوسنے قائم کی بنام بھائی اوسی کے جو بموجب
کلاو صاحب کی روایت کے میر جعفر سے زیادہ تجربے و وقوف تھا تجویز کی راجہ رام سنگھ حاکم مدناپور بسبب قید کرنے اسکے بھائی
کے اس سے برگشتہ ہوگیا راجہ اول سنگ نائب پورنیہ نے بسبب اغواے کرنے اہل دربار کی بغاوت قبول کی بعد بیٹھنے میر جعفر کے
مسند ریاست پر عرصہ پانچ مہینے مین سرکشیان اول اضلاع مین واقع ہوئین اسی رجوع طرف کلاو صاحب کی جو بیبر ایک بنگالی
اعتماد رکھتا تھا آکے یہ نکتہ کرنا اوسکا فائدہ ہوا اسواسطے کہ اسنے تین سرکشیان بغیر بہانے ایک قطرہ خون کے دبا دین بسبب کمال منت
و عاجزی نواب کی وہ مع لشکر کے پٹنہ کو جاتے ہوئے مرشد آباد مین ہوتا گیا وہ روپیہ جو نواب نے انگریزون کو دینا کیا تھا بہت سا ابھی کل
اب تک ادا نہوا کلاو صاحب نے بعد پہونچنے کے دار الامارت مین کہا کہ کوئی سبب واسطے ادای زر موعودہ کے ضرور ہے نواب نے
ایک ٹپہ اوپر محصول بردوان دیدیا و ہوگلی کے لکھ واجب کہ یہ مقدمہ فیصل پاچکا ہندوستانی و انگریزی فوج نے پٹنہ کو کوچ کیا رام نرائن
کلاو صاحب پاس آیا اور کہا کہ انگریز اوسکے حامی ہوئے تو البتہ وہ اپنے آقا کا مطیع و منقاد رہیگا کلاو صاحب نے بہت سی قیل و قال در باب

سپاہی مجروح و مقتول ہوئے بعد لڑائی کے میر جعفر نے کلائو صاحب سے ملاقات کی اور مبارکباد دی اس فتح کی دی وہ تب مرشدآباد کو
گئے میر جعفر قلعہ بادشاہی کو اپنے قبضہ مین لایا تمام رؤسا ے شہر اور امرا ملک وہان جمع ہوئے اور دربار ہوا کلائو صاحب اپنی جا سے
اوٹھا اور ہاتھ میر جعفر کا پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور بآداب نوابی بنگالہ اور بہار اور اڑولیہ کا بجالایا وہ مع چند صاحبان دیگر اور رام چند
دیوان اور کلائو صاحب اور نبوکشن کے منشی خزانہ پر گئے او سمین دو کروڑ روپیہ سے کچہ زیادہ کی اشرفی اور روپیہ پائے مؤرخ اوس
زمانہ کا بیان کرتا ہے کہ یہ خزانہ فقط باہر کا تھا اور ایک خزانہ اور تھا جو زمین مین زنانہ مین تھا کہ اوس سے کلائو صاحب
کو مطلع نکیا اس گنجینہ مین کہا گیا ہے کہ آٹھ کروڑ روپیہ سے زیادہ کا مال چاندی و سونے و جواہر کا تھا وہ کہتا ہے کہ میر جعفر اور
امیر بیگ اور رام چند و نبوکشن نے یہ دولت لی اور یہ قول ہمین دروغ معلوم نہین ہوتا اسواسطے کہ رام چند کہ جسکا مشاہرہ ساٹھ
روپیہ تھا دس برس بعد مر گیا سوا کروڑ روپیہ کا مال چھوڑا بابو نبوکشن جو بعد ازان ملقب براجہ ہوا اسکی تنخواہ زیادہ ساٹھ روپیہ سے نتھی چند روز
بعد اسنے اپنی مان کے سرادہ مین نو لاکھ روپیہ صرف کیا ایام مصائب انگریزون کے آپ منقطع ہوئے ماہ جون سنہ سترہ سو چھپن عیسوی کو کوٹھی اور
تمام اسباب تجارت انکا تاراج ہوا تھا جو ستر سو ستاون کو وہ فقط اپنی کوٹھی پر متصرف نہو گئے بلکہ سراج الدولہ کو جو انکا دشمن تھا مغلوب اور ایک اپنی طرف
نواب بنایا اور بنگالہ سے فرانسیسون کو جو انکی مخالف تھی نکال دیا اب فقط یہ بات رہی تھی کہ وہ نقصان اپنے کو خزانہ مرشدآباد سے وصول کرنے
اس بات نے قرار پایا کہ ایک کروڑ روپیہ کمپنی واسطے نقصان سرکار کے اور پچاس لاکھ روپیہ صاحبان انگریز عوض اپنے اپنے اثاث البیت
جو کلکتہ کی شکست مین غارت گیا تھا اور بیس لاکھ روپیہ ہندوستانی او سات لاکھ ارمنی لیئے علاوہ اسکے بہت روپیہ انعام مین
فوج بحری او بری کو عطا کیے بلکہ نوکران سرکاری بھی جو ساعی واسطے مسند نشینی میر جعفر کے ہوئے تھے محروم نرہے کلائو صاحب
نے نو لاکھ روپیہ اور دوسرے صاحبان کونسل نے کم اس سے اس بات کا عہد و پیمان کیا کہ انگریز جمیع حقوق اپنون پر سابق کے
قابض رہنے اور زمین جو اندر خندق کے تھی اور جو سو گز پڑی اس سے تھی تحت انگریزون کے رہنے اور اختیار زمینداری
شہرون جنوبی کلکتہ کا کالپی تک سرکار کمپنی کو ہوتا اور فرانسیس اون اضلاع مین رہنے نپاوین سراج الدولہ بھگوان گولہ
کو روانہ ہو کر راج محل مین پہونچا اور کشتی سے اوترکر جھونپڑے ایک فقیر کے جسکو اسنے قبل ازین بہت اذیت دی تھی
کچہ کھانا واسطے بی بی اور بیٹے اپنی کے پکانے لگا اور اس شخص نے سراج الدولہ کی اون لوگون کو جو اسکے تلاش مین تھے
آگاہ کیا اور اونہون نے آنکر اسے گرفتار کیا اسنے بہت منت اور سماجت کی اون لوگون کی جنسے ایک ہفتہ پیشتر
وہ ہمکلام نہوتا تھا لیکن اونہون نے ایک بات اسکی نسنی اور تمام زر و جواہر اوسکا لوٹ لیا اور مرشدآباد کو
اولٹا لے گئے جب کہ وہ شہر مین پہونچا میر جعفر نے بہت سی افیون پی لی تھی اور موافق عادت کے اسکے خمار مین پڑا ہوا تھا
میرن بیٹے اسکے نے جو ایک بڑا فاسق و فجار تھا سنکر کہ سراج الدولہ آتا ہے حکم دیا کہ اسے متصل مکان ہمارے کے
قید کرین بعد ایک یا دو گھنٹہ کے اسنے اپنے رفیقون سے اسکے قتل کرنیکے لیے کہا لیکن اون سب نے انکار کیا مگر ایک
شقی محمد بیگ نے کہ جسکو علی وردیخان نے پرورش کیا تھا اس امر شنیع پر مبادرت کی جو ہین کہ یہ شخص اس مکان مین داخل ہوا
کہ نواب جب اوسکے ارادہ سے واقف ہوا اور بولا کہ مین بعوض خون حسین قلی کے مارا جاتا ہون جون ہین کہ اسنے
یہ الفاظ بولے تھے کہ قاتل نے شمشیر نکالی اور کئی ضربون مین کام اسکا تمام کیا وہ اسکے پانون مین گر پڑا اور دم
واپسین اسنے یہ الفاظ بولے کہ اب حسین قلی خان کا انتقام ہوا بعد ازان اسکی لاش کہ پکڑی گئی اور
ہاتھی کے رستے مین ڈال دیا اور بطور تشہیر کے تمام شہر مین پھرا کر اوسکی مدفن کو لیگئے یہ بات مشہور ہے کہ جب فیلبان نے حسین قلی خان کو

اقرار کرلیا اوسنے دو کاغذ تیار کیے ایک مین اقرار تیس لاکھ روپیہ دینے کا امی چند کو درج کیا اور دوسرے مین وہ رقم بالکل نہ لکھی کاغذ
کہ جسمین اقرار تیس لاکھ روپیہ کا تھا اسنے دیکھا و باوجودیکہ اوسکی اطمینان ہوا اور میر جعفر سے یہ بات قرار پائی کہ وہ مع جمعیت اپنی کے
ہنگام پہونچنے لشکر انگریزی کے لشکر نواب سے جدا ہو کر آ ملے جب یہ سب چیز مہیا ہو چکی کلائو صاحب نے ایک خط سراج الدولہ کو لکھا
اور اوسمین تمام تکلیفین جو انگریزون نے اوسکے ہاتھ سے اوٹھائی مذکور تھین اور اوسکی نقض عہد کا الزام دیا اور یہہ لکھا کہ تمنے جو تلافی مین
اونکے اقرار کیا تھا وہ نکیا اور فرانسیسون کے واسطے اخراج انگریز کی مدد کرتے ہو اور انجام خط مین یہ لکھا تھا کہ مین خود مرشد آباد کو
آتا ہون تا امراے دربار تمہاری کے قضایا جو مابین ہماری اور تمہارے فیصلہ کر دین نواب ناظم بطرز خط او دہشت باستماع اس خبر کے کلائو صاحب
رتھانسے مضطر ہوا اور مقام پلاسی کو کوچ کیا مع لشکر خود و اوتر کلائو صاحب نے شروع ماہ جون سنہ سترہ سو ستاون کو لشکر اپنا روانہ کیا
سترہوین جون کو وہ کٹوا مین پہونچے اور دوسرے دن اسکو محاصرہ کیا اور قابض ہو گئے انیسوین تاریخ کو بارش شدت سے ہوئی
کلائو صاحب کو اسمین تردد تھا کہ آیا دریا سے گذر کر نواب سے مقابلہ کرتا دیا اولیا یہہ تھا اسواسطے کہ نہ کچھ نشان میر جعفر کا یہان دیکھا
اور نہ خط اسکا پایا اسنے ایک شوری درباب جنگ کے جمع کیا اور خلاف جنگ کی انکی رائے کو مستحسن جانا لیکن بعد خوب غوض کرنے کے
اس عقدمہ مین اسنے لڑنا مناسب جانا اسنے تجویز دیکھا اگر بعد اسکے دور آنے کے وہ اولٹا پھر جاتا تو البتہ فوائد انگریزی کے بنگالہ مین
سے جاتے رہتے بائیسوین کو لشکر قریب طلوع آفتاب کے دریا سے عبور کرنے لگا اور چار گھنٹہ بعد دوپہر کے تمام فوج دوسرے کنارہ پر اوتری
انہون نے یہان مقام نکیا اور آگے کو چلے تیئیسوین کو دوپہر ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ جنگ پلاسی مین گذر کیا اور صبح ہوتے ہی لڑائی
شروع ہوئی کلائو صاحب میر جعفر اور اوسکے لشکر کا منتظر تھا لیکن یہان کہین اوسکا کچھ اثر نہ پایا نواب کی فوج مین پندرہ ہزار سوار
اور پینتیس ہزار پیادہ تھے وہ عقب فوج کے خیمہ مین مع جو شامدگو ان کے بیٹھا تھا اور میر مدن لڑنے گئی میر جعفر اگرچہ مع لشکر دہان
موجود تھا لیکن اسنے کچھ مقابلہ نکیا قریب دوپہر کے ایک گولہ میر مدن کے آکر لگا او دم ٹانگ اسکی اوڑ گئی اسکو نواب کے خیمہ مین لیگئے اور
اسنے حضور نواب مین جان بحق تسلیم کی نواب نہایت پریشان ہوا اور تمام نوکران پر شک و دغا بازی کا کرنے لگا اوسنے میر جعفر کو بلایا اور
اوسنے پگڑی اوتار اسکے قدمون پر دہری اور نہایت تضرع و الحاح سے کہا کہ وہ بواسطے روح اسکے نانا کے اوسکی تقصیر
معاف کرنا اور اسوقت درماندگی کی اوسنے پشت نہ دینا میر جعفر نے قرار کیا کہ مین تیرا خیرخواہ رہونگا اور سب تجھسے دغا نکرونگا
اور واسطے اظہار دولتخواہی کے اسنے نواب سے نصیحتاً کہا کہ اب دن بہت آگیا ہے مناسب ہے کہ تم لشکر اپنے کو میدان کارزار سے بلوالو
اور کل کے دن انشاءاللہ تعالے ہم دونون باہم ہو کر لشکر کشی کرینگے اور لڑینگے جب موہن لال سپہ سالار متوجہ نواب جنگ مین
سرگرم تھا حکم واسطے اوسکے مراجعت کی بھیجا اور وہ باکراہ اسکو بجالایا اسکے چلے جانے سے سپاہ بیدل ہو گئی اور ہر طرف بھاگ نکلی
کلائو صاحب نے اسی آسانی سے مظفر اور منصور ہوا اور سراج الدولہ سانڈنی پر سوار ہوا اور دو ہزار سوار ہمراہ لیکر
تمام رات چلا اور صبح کے وقت قریب آٹھ بجے کے مرشد آباد مین داخل ہوا اسنے تمام اپنے افسران اور امیرون کو
طلب کیا کہ اسکے پاس آکر حاضر ہون لیکن ہر ایک انمین سے اپنے اپنے گھر چلا گیا بلکہ خسر اسکا بھی اس سے کنارہ کر گیا
ایک دن وہ تنہا قلعہ مین بیٹھا رہا اور شب اپنی اپنی جان بازی کا ارادہ کیا رات کے وقت اسنے اپنی زوجہ اور تھوڑے ایک
رفیقون کو رتھون پر سوار کیا اور زر و جواہر جتنا کہ اوسمین آسکا بھر کر آدھی رات کو تین گھنٹہ گذرے کہ وہ بھگوان گولہ کو
بھاگ گیا یہان اسنے یارادہ کیا لیے مورے صاحب فرانسیس کے کہ جسکو اسنے پٹنہ سے بلایا تھا کشتیون پر سوار ہو کر راہ
دریا کی لی جنگ پلاسی سے حکومت انگریزون نے ہندوستان مین استقلال پایا اسی لڑائی مین بیش انگریز اور پچاس ہندوستانی

[illegible]

محصول بالکل نرہا اور حصار کلکتہ کا از سرنو بنایا ایک دار الضرب جدید کی اجازت چاہی نواب نے واپس کردی تمام اسباب کہ جو لڑائی مین
غارت گیا تھا اور ادا کرنے قیمت کا تمام اون اشیاء کے جو ضایع ہوگئے تھین قرار کیا بلحاظ ظفر انگریزون نواب نے اون عہود کو اپنے حق مین بہت
مناسب جانا لیکن کلائو صاحب اس سے مطلع تھا کہ ایک لڑائی فرنگستان مین درمیان فرانسیسون اور انگریزون کے ہوگئی تھی اور لشکر
فرانسیس چاندنگر مین برابر لشکر کلائو صاحب کے تھا اسلیے وہ اندیشناک ہوا اور نواب صلح کرکے حملہ کرنا فرانسیسون پر مناسب جانا جب خبر جنگ
ان دونون قومون کی کلکتہ مین پہونچی کلائو صاحب نے فرانسیسون سے پیغام کیا کہ ملک ہندوستان مین بصلح رہین گے اور ایک
دوسرے پر حملہ نکرینگے گورنر چاندنگر نے جواب دیا کہ ہمین یہ بات منظور ہے لیکن اگر جنرل اعظم فرانسیسون کا آتا تو یقین ہوتا کہ وہ اس
عہد و پیمان کو جائز رکھتا کلائو صاحب نے دیکھا کہ کوئی تدبیر ایسی نتھی جسپر اعتماد ہو اور کلکتہ کو بھی محل خطر مین پایا اسواسطے کہ فوج فرانسیسی
چاندنگر مین کثرت سے تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ سراج الدولہ نے صلح بخوف کی تھی اور وقت قابو کے وہ پھر مستعد پیکار ہوویگا چونکہ نواب
اور فرانسیسون مین ایک مدت سے موافقت تھی اسنے کچھ فوج اون سے واسطے انکے مدد کے بھیجی کلائو صاحب نے حملہ کرنا فرانسیسون کے
بستیون پر بے مرضی تمہارے نواب کے مناسب نجانا اور چند درخواستین اسباب مین اوس پاس بھیجین لیکن اوسنے کچھ جواب باصواب ندیا
اور لیت و لعل مین ٹال کر دیا ایڈمرل واٹسن نے ایک خط اوسکو اس مضمون کا لکھا کہ لشکر جتنا ہمین منظور تھا موجود ہے اور ہم نائرہ
جنگ اسطرح شعلہ زن کرینگے کہ اطفا اوسکا ساتھ تمام پانی گنگا کے نہو سکیگا سراج الدولہ اس سے بہت خوف زدہ ہوا اور نوین
مارچ سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو خط معذرت کا لکھا جسکے انجام مین یہ الفاظ مرقوم تھے کہ جو تم بہتر سمجھو سو کرو کلائو صاحب نے اس
ایما سے اجازت حملہ کرنے کی فرانسیسون پر سمجھی علی الفور فوج اپنی خشکی کے راستے چاندنگر کو لے گیا ایڈمرل واٹسن تری کے راہ جہازونپر
پہ گیا اور سامنے شہر کے لنگر کئے کلائو صاحب نے بہت مردانگی اس لڑائی مین ظاہر کی لیکن حقیقت مین اس جگہ کو فوج بحری نے تسخیر کیا
یہ ایک بڑا جھگڑا تھا جسمین اب تک انگریز ہندوستان مین پھنسے ہوئے ہین یہ مقام اور تمام و نو دن کے تصرف مین آیا یہ بات اکثر مفہوم
ہوئی تھی کہ انگریزون نے بافسران فرانسیسی کو رشوت دی اور چاندنگر کو دغا سے لیا وار داتین جو آگے مذکور ہونگے موجب اس افواہ کا
ہوئین قاعدا فرانسیس نے ایک بڑا ٹکڑا دریا کا کشتیان غرق کرکر بند کردیا تا کہ انگریزی جہاز آگے نبڑہ سکین اور ایک چھوٹی سی نہر
کھولی رکھی جس سے چند آدمی واقف تھے اونامی ایک شخص افسر فوج فرانسیسی گورنر سے ناراضی ناخوش ہوکر کلائو صاحب
سے جا ملا اور مقام نہر سے مطلع کیا اسنے چند روز کے بعد نوکری انگریزون سے کچھ روپیہ پیدا کیے اور فرانسیس مین اپنی باپ پاس بھجوانے
جسکو اسنے اہانت سے نلیا اور کہلا بھیجا کہ یہ روپیہ دغابازی اور نمک حرامی کا ہے اس بات سے اوسے ایسی عبرت آئی کہ اسنے رومال
کی پھانسی بناکر دروازہ اپنے سے لٹک گیا اور جان بحق ہوا نسبت عہد و پیمان سراج الدولہ کے انگریز واسطے بنا دار الضرب اور قلعہ کے
معزول ہوگئے وہ ساٹھہ برس تک سعی لاحاصل واسطے حصول ان مطالب کے کرتے رہے کیونکہ قلعہ قدیم جسپر نواب بسہولیت متصرف ہوگیا
خفیہ بناگیا تھا کلائو صاحب جلد تیاری فصیل مستحکم مین کہ جسپر کوئی ہندوستانی فوج غلبہ نکرسکے مصروف ہوا بنیاد قلعہ جدید کی
سنہ سترہ سو ستاون عیسوی مین پڑے اوسکے تمام ہونے مین بہت سعی کے وقت بنیاد ڈالنے کی اسنے کچھ روپیکا
تخمینہ کیا کہ کتنا اسکے تعمیر مین صرف ہوگا اور جسطرح ایک مرتبہ شروع کیا تھا پھر اسمین کچھ تصرف نکرسکتا تھا اگرچہ یہ بات
بتدریج معلوم ہوگئی کہ اس عمارت مین دو کروڑ روپیہ خرچ ہوئے اور ایک دار الضرب اسی سال مین تیار ہوئی
اور پہلی ضرب سکہ انگریزون کا نوین اگست سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو ہگلی مین پڑے کلائو صاحب نے
جب کہ تصرفات انگریزون کو بزور مقرر کرکے دیکھا کہ یہ بات پوری قائم رہیگی اوسنے شروع سے دیکھا کہ

قریب [illegible] دنیا کی [illegible] چھوڑ [illegible] کرکے [illegible] کلائیو صاحب کی [illegible] جمع کیا [illegible] شہر سے کلائیو صاحب اٹھارہ برس کی عمر
[illegible] میں [illegible] ہو کر [illegible] ہندوستان ہوا [illegible] سپاہ گری سے وہ فوج میں بھرتی ہوا اور وہاں ایک
[illegible] اور [illegible] کی [illegible] میں [illegible] اگرچہ وہ کم عمر تھا لیکن تجربہ کار بڑا تھا [illegible] اسباب
[illegible] میں ایک [illegible] میں [illegible] ہوا اور [illegible] سنہ [illegible] سو [illegible] عیسوی کو روانہ ہوئے شمال [illegible]
[illegible] اور [illegible] کشتیاں [illegible] میں [illegible] تھی اور کشتیاں [illegible] آئیں اور اس لشکر میں جو تسخیر کلکتہ کو گیا تھا
[illegible] ہندوستانی سپاہی تھے [illegible] دسمبر کو [illegible] میں پہنچے [illegible] اور [illegible] جہاں ایک
[illegible] کیا [illegible] کلائیو صاحب نے [illegible] لشکر کو کشتیوں سے [illegible] اترا [illegible] لیکن [illegible] میراں [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے قریب پہنچے [illegible] ناظم [illegible] کلکتہ سے آ پہنچا اگر فوج اسکی [illegible]
[illegible] شکست [illegible] لیکن کلائیو صاحب [illegible] مقابلہ [illegible] میں لگا دیں ایک گولی [illegible]
[illegible] مضطرب ہو کر [illegible] بھاگ [illegible] اور ایک جمعیت پانسو آدمی کی چھوڑ [illegible] پاس
[illegible] کلائیو صاحب [illegible] کلکتہ کو گئے اور [illegible] آپہنچا اور دو گھنٹہ تک [illegible]
[illegible] دوسری [illegible] سنہ [illegible] سو [illegible] عیسوی کو [illegible] میں آگیا اور [illegible] طرح کلکتہ
[illegible] میں [illegible] کلائیو صاحب کو یقین کامل تھا کہ نواب [illegible] صلح [illegible]
[illegible] لشکر [illegible] ایک بڑی [illegible] تجارت و دولت کی تھی [illegible]
[illegible] پاس [illegible] آدمی [illegible] آباد [illegible] صلح کا [illegible]
[illegible] لیکن [illegible] یہ بات معلوم کی کہ کلائیو صاحب
[illegible] تجارت [illegible] نواب [illegible] آیا اور [illegible] لشکر کلکتہ کو روانہ ہوا اور [illegible] لشکر
[illegible] دوسری [illegible] کے [illegible] کلائیو صاحب [illegible]
[illegible] کلائیو صاحب میں [illegible] ہندوستانی تھے اور لشکر نواب قریب چالیس ہزار کے تھا سراج الدولہ
[illegible] کلائیو صاحب [illegible] کیا [illegible] انگریز اور نواب کے [illegible]
[illegible] اس [illegible] کلکتہ [illegible] بھاگ گئی [illegible] انگریز [illegible]
[illegible] کلائیو صاحب [illegible] رات [illegible] جہاز [illegible] کو گیا [illegible]
[illegible] آدھی رات [illegible] ایک [illegible] تمام لشکر [illegible] ہو گیا [illegible]
[illegible] نواب [illegible] کلائیو صاحب کے لشکر میں [illegible] انگریز اور [illegible] ہندوستانی سپاہی تھے وہ اس جمعیت کو
[illegible] لشکر [illegible] شروع ہوا [illegible]
[illegible] انگریز [illegible] میں [illegible]
[illegible] مجروح ہوئے لیکن نواب [illegible] بہت [illegible] ہوا [illegible] ایک [illegible]
[illegible] کلائیو صاحب [illegible] کا سامان کیا اب سراج الدولہ [illegible]
[illegible] کیا [illegible] اسباب [illegible]

روپیہ خزانہ مین پایا بے نہایت متحیر ہوا سراج الدولہ نے تو مقام قرب جوار کلکتہ کے کئی اور نام اس شہر کا علی نگر رکھا بعد ازان
سمت مرشدآباد کے نہضت کی دوسری جولائی کو اوسنی ہوگلی سے عبور کیا اور اہل ڈچ اور فرانسیس سے باج
طلب کیا اور یہ بھی تنبیہا کہلا بھیجا کہ اگر وہ ادای زرباج مین کچھہ عذر کرین تو حال اپنا مثل انگریزون کے سمجھین اہل
ڈچ نے چار لاکھہ پچاس ہزار روپیہ اور اہل فرانس نے ساڑھے تین لاکھہ روپیہ دیکر ہاتھہ اسکے سے نجات پائی
جس سال مین کہ شہر کلکتہ تحت حکومت انگریزون سے نکل گیا اور وہ حدود بنگالہ سے خارج کیے گئے اوس برس
یعنی سنہ تیرہ سو چھپن عیسوی مین ڈھر نے تھوڑی سی زمین کا پٹہ پایا اور شہر سیرام پور کی بنا رکھی سراج الدولہ حصول
اس فتح سے خرم وشادان مرشدآباد مین داخل ہوا اور بار دگر قصد تسخیر پورنیا کا جو دار الحکومت شوکت جنگ کہ بنی عم
اوسکی ہے گیا اسنی واسطے قبضہ کرنے کے ایک اپنے ملازم کو فوجدار دس ضلع کا مقرر کیا اور اپنے چچیرے بھائی کو لکھہ بھیجا
کہ وہ اب اس عہدہ کو سپرد کر دین اسبات سی وہ بہت آشفتہ ہوا اور در جواب لکھا کہ ہم صوبہ داران ضلع کے موجب
قانون کے ہین اور مقرر کیے ہوئے اس عہدہ پر شاہ دہلی کے اور علاوہ یہ لکھا کہ نواب مرشدآباد کو خالی کر دے اور جدھر
اسکی مزاج مین آوے چلا جاوے سراج الدولہ یہ جواب سنکر نہایت برہم ہوا اور بجلدی تمام لشکر فراہم کر کر پورنیہ کیطرف
کوچ کیا شوکت جنگ مع فوج اپنی کے اسطرف سے نکلا لیکن وہ فن لڑائی سے بالکل ناواقف تھا اور نصیحت بھی کسی کی
نہین سنتا تھا اسکے سپہ سالار افواج ساتھہ لیکر طرف ایک جای محکم کے سامنے جسکی ایک جبل تھا اور اوسپر فرش سنگین
تھا آئی اور اس مقام مین آکر خیمہ زن ہوئے کوئی سردار اس فوج کا آئین جنگ سے واقف تھا ہر ایک سردار اپنے
دستے اپنے لشکر کو جس جا مناسب جانا مقام کرا دیا سپاہ سراج الدولہ آخر کو محاذی جبل آگئی اور دشمنوں پر توپ سے کرنے لگی توپ کا
سے فوج شوکت جنگ سراسیمہ ہو گئی بسبب جسکے اسنی ازراہ بیوقوفی سوارونکو حکم دیا تھا کہ وہ جبل سے ما مرا [illegible]
حملہ کرین وہ بمشکل تمام اس دلدل سے گذرے اور اونہین سخت پر پہونچی دیر نہوئی تھی کہ فوج سراج الدولہ نے حملہ کیا
ہنگامہ جدال گرم ہوا تھا شوکت جنگ میدان معرکہ سے خیمہ مین آگیا اور عورتون سے مشغول ہوا اس [illegible]
[illegible] سرداران فوج اوس پاس آئے اور مصر ہوئے کہ وہ سر فوج پر چل [illegible]
[illegible] سوار کیا اور ایک آدمی پیچھے اسکے بٹھایا تاکہ وہ کر پڑے اور سیدھا بیٹھا رہے اور کنارہ [illegible]
[illegible] پہونچا ایک گولی فوج عدو سے اسکی پیشانی پر آکر لگی اور وہ ہودج مین وہین سرد ہو گیا لشکر
[illegible] حالت دیکھکر بھاگ نکلا بعد دو دن کے موہن لال جرنیل ناظم بنگالہ پورنیہ پر قابض ہوا اور خزانہ جو قریب
[illegible] لاکھہ روپیہ کے تھا مع حرم سرای شوکت جنگ کے مرشدآباد مین بھجوا دیا سراج الدولہ اس لڑائی مین
گیا تھا اور سراج محل کے آگے نہ بڑھا تھا لیکن بسبب اس ظفر کے اپنا بڑا فخر کیا اور بڑے کر و فر سے مرشدآباد
کو مراجعت کی ہم ذکر کرین گے وہ امور کلیہ جو بسبب فتح کلکتہ کے بگڑ گئے تھے ڈریک صاحب نے بعد ایسی ہزیمت کے یعنی مصیبت
مین چھوڑ کر جانے اپنے ہموطنون کی مدراس سے مدد مانگی اور آپ مع رفقا کے جہاز پر قریب دہانہ دریا کے ٹھہرا رہا اور وہان بہت سی بیمار ہو کر
مر گئے ہر گاہ اخبار مصائب جو کلکتہ مین واقع ہوی تھے مدراس مین پہونچے گورنر اور ارباب کونسل یہ احوال سنکر بہت خائف ہوئے اونہون نے
ہر طرف سی اپنے تئین گھرا ہوا خوف سی جانا اسواسطے کہ لڑائی فرانسیسون سی بھی قریب تھی کہ ہووے اگرچہ فوج فرانسیس جو پونڈچری مین تھی بہت
زور آور تھی اور فوج انگریزی بہت قلیل تسپر بھی اونہون نے معاونت بنگالہ اہم مقاصد جانا اونہون نے ایک فوج بسرداری اڈمرل [illegible]

دیب سن کی تیاری کی اور تھوڑا سا لشکر بسر کردگی کرنیل کلاو صاحب کی جمع کیا تیرہ برس پیشتر سے کلاو صاحب اٹھارہ برس کی عمر مین
زمرہ اہل قلم مین داخل ہوکر وارد ہندوستان ہوا بعد ازان خواہش سپاہگری سے وہ فوج مین بھرتی ہوا اور وہان ایک
بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی اکیس برس کی عمر مین وہ بنگالہ کو گیا اگرچہ وہ کم عمر تھا لیکن تجربہ کار بڑا تھا تیاری اسباب
حرب مین ایک زمانہ دراز مدراس مین صرف ہوا اور جہاز و بافسے ماہ اکتوبر سنہ سترہ سو چھپن عیسوی کو روانہ ہوئے شمال مائل بشرقی
چلنی شروع ہو گئی تھی اور کشتیان چھ ہفتہ مین کلکتہ مین پہونچی اور دو کشتیان بہت پیچھے آئین اور اس لشکر مین جو تسخیر کلکتہ کو گیا تھا
نوسو انگریز اور پندرہ سو ہندوستانی سپاہی تھے بیسوین دسمبر کو وہ فلتا مین پہونچے اٹھائیسوین ماہ مذکور کو مبا اور کی طرف جہان ایک
قلعہ مٹی کا بنا تھا کوچ کیا کرنیل کلاو صاحب نے رات کے وقت اپنے لشکر کو کشتیون سے زمین پر اوتارا لیکن رہبران ہندی انکو دور
لے گئے تھے اور بعد طلوع آفتاب کے وہ قلعہ کے قریب پہونچے مانک چند دیوان ناظم ناگاہ کلکتہ سے آپہونچا اگر فوج اسکی واقف
ہوتی تو اوسیوقت یہ بات تھی کہ انگریز نہایت شکست پاتے لیکن کلاو صاحب نے جلد توپین مقابلہ حریف مین لگا دین ایک گولی ہودج مانکچند
لگی اور وہ مضطرب ہوکر کلکتہ کو بھاگ گئے خوف کے مارے وہ وہان بھی نہ ٹھہرا اور ایک جمعیت پانسو آدمی کی چھوڑ کر شتابی پاس
اپنے آقا کے مرشد آباد کو چلا گیا کلاو صاحب راہ خشکی سے کلکتہ کو گئے اور جہاز پیشتر اوسکے وہان آپہونچا اور دو گھنٹہ تک اسپر ایسی
توپین ماریں کہ آخرکار دوسری جنوری سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو وہ قبضہ ایڈمرل مین آگیا اور ایسی سہل طرح کلکتہ
قبضہ انگریزون مین آیا کہ صرف دو چار آدمی تلف ہوئے چونکہ کلاو صاحب کو یقین کلی تھا کہ نواب بخوف دوڑ کے صلح نکریگا اس لیے
دو دن بعد پھر لینے کلکتہ کے اسنے جہاز و لشکر بطرف ہوگلی کے جو اوسوقت مین ایک بڑی جائے تجارت و دولت کی تھی بھیجے اور واپس
متصرف ہو گئے فورا بعد لینے کلکتہ کے اسنے سیٹھون پاس کئی آدمی مرشد آباد مین بھیجے تاکہ وہ معاملہ صلح کا درمیان انگریزون
اور نواب کے کرادین سراج الدولہ نے اولا نصیحت اونکی بخوشی تمام سنی لیکن اسنے یہ بات معلوم کی کہ کلاو صاحب نے
ہوگلی کو لے لیا اور اوسکی تجارتگاہ کو لوٹا تب وہ بہت غصہ مین آیا اور حکم دیا کہ فورا لشکر کلکتہ کو روانہ ہوا اوسنے مع لشکر
کے بیسوین جنوری کو دریائے ہوگلی سے عبور کیا دوسری فروری کو پاو کوس کے فرق سے کمپنو کلاو صاحب سے وہ گذرا اور عقب
شہر کے خیمہ نصب کیے فوج کلاو صاحب مین ساتھ انگریز اور بارہ سو ہندوستانی تھے اور لشکر نواب قریب چالیس ہزار کے تھا سراج الدولہ
کے پہونچنے سے کلاو صاحب نے پیغام صلح کا پیش کیا اور وہ اسبات پر راضی ہوا اور کئی ملاقاتین سفیران انگریز اور نواب کے ہوئین لیکن
اونھون نے اسے راست باز نجانکر اوسکی اقوال آشتی پر اعتماد نکیا اوسکے آنے سے باشندگان اطراف کلکتہ کے بھاگ گئے اور غلہ انگریزون پر
کم ہونے لگا اس سبب سے کلاو صاحب نے ایکبارگی حملہ کرنا مناسب نجانا رات کے وقت چوتھی فروری کو وہ جہاز ایڈمرل کو گیا اور چھ سو
ملاح اسے لیے آدھی رات پر ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ وہ مع ہمراہیون اپنے کے زمین پر اوترا اور دو بجے تمام لشکر مسلح ہوگیا اور چار بجے پر
کوچ طرف کمپنو نواب کی کیا کلاو صاحب کے لشکر مین تیرہ سو پچاس انگریز اور آٹھ سو ہندوستانی سپاہی تھے وہ اس جمعیت کو
ساتھ لیکر واسطے حملہ کرنیکے لشکر عدد کیر چوبیس مرتبہ ان سے زیادہ تھا چلا صبح ہوتے ہی کہر اسقدر شدت سے گرا شروع ہوا کہ کوئی شخص
عرصہ تین گز تک سامنے اپنے ندیکھ سکتا تھا اور یہ آخر موسم سردی مین پڑا کرتی ہے انگریز لڑتے ہوئے کمپنو سے دشمن مین جا گھوسے
دو سو بیس انمین سے مقتول اور مجروح ہوئے لیکن نواب کی آدمی بہت سے مارے گئے اس سخت حملہ ونکی سے وہ ترسناک ہوا اوسنے دیکھا کہ کیسی ایک دشمن
دلاور سے اوسے مقابلہ درپیش تھا اور فورا کمپنو اپنا چار کوس کی فاصلہ پر اٹھا دیا کلاو صاحب نے دوسری حملہ کا سامان کیا اب سراج الدولہ جنگ
سے بہت عاری ہوا اور عہد و پیمان صلح کے مرقومہ نوین فروری کو منظور کیا تمام حقوق سابقہ ان لوگون نے پھر حاصل کیا علاوہ نواب مین انکی اسباب تجارت پر

روپیہ خزانہ مین پایسے نہایت متحیر ہوا سراج الدولہ نے تو مقام قرب جوار کلکتہ کے کمپی اور نام اس شہر کا علی نگر رکھا بعد ازان
سمت مرشد آباد کے نہضت کی دوسری جولائی کو اوسنی ہوگلی سے عبور کیا اور اہل ڈچ اور فرانسیس سے باج
طلب کیا اور یہ بھی تنبیہا کہلا بھیجا کہ اگر وہ ادای زرباج مین کچھ عذر کرین تو حال اپنا مثل انگریزون کے سمجھین اہل
ڈچ نے چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ اور اہل فرانس نے ساڑھے تین لاکھ روپیہ دیکر ہاتھ اسکے سے نجات پائی
جس سال مین کہ شہر کلکتہ تحت حکومت انگریزون سے نکل گیا اور وہ حدود بنگالہ سے خارج کیے گئے اوس برس
یعنی سنہ تیرہ سو چھپن عیسوی مین ڈھرنے تھوڑی سی زمین کا پٹہ پایا اور شہر سیرام پور کے بنا رکھی سراج الدولہ حصول
اس فتح سے خرم و شادان مرشد آباد مین داخل ہوا اور بار دگر قصد تسخیر پورنیہ کا جو دار الحکومت شوکت جنگ کہ بنی عم
اوسکا ہے گیا اسنی واسطے قبضہ کرنے کے ایک اپنے ملازم کو فوجدار اوس ضلع کا مقرر کیا اور اپنے چچیرے بھائی کو لکھ بھیجا
کہ وہ اب اس عہدہ کو سپرد کردین اسباب سے وہ بہت آشفتہ ہوا اور در جواب لکھا کہ ہم صوبہ داران ضلع کے بموجب
قانون کے ہین اور مقرر کیے ہوئے اس عہدہ پر شاہ دہلی کے اور علاوہ یہ لکھا کہ نواب مرشد آباد کو خالی کردے اور رحم
اسکے مزاج مین آوے چلا جاوے سراج الدولہ یہ جواب سنکر نہایت برہم ہوا اور بجلدی تمام لشکر فراہم کرکر پورنیہ کیطرف
کوچ کیا شوکت جنگ مع فوج اپنی کے اسطرف سے نکلا لیکن وہ فن لڑائی سے بالکل ناواقف تھا اور نصیحت بھی کسی کی
نہین سنتا تھا اسکے سپہ سالار افواج ساتھ لیکر طرف ایک جای محکم کے سامنے جسکی ایک جہل تھا اور اوسپر فرش سنگین
تھا [illegible] اور اس مقام مین آکر خیمہ زن ہوئے کوئی سردار اس فوج کا آئین جنگ سے واقف تھا ہر ایک سردار نے
اپنے اپنے لشکر کو جس جا مناسب جانا مقام کرا دیا سپاہ سراج الدولہ آخر کو محاذی جہل آ گئی اور میمنہ پر توپ مرکز کی توپ کا
سے فوج شوکت جنگ سراسیمہ ہو گئی بسبب جسکے اسنے از راہ بیوقوفی سوارونکو حکم دیا تھا کہ وہ جہل سے پار اتر کر اوس
حملہ کرین وہ بمشکل تمام اس دلدل سے گذرے اور اونھین سخت پر پہونچی دیر نہوئی تھی کہ فوج سراج الدولہ نے سخت حملہ کیا
ہنگامہ جدال گرم ہوا تھا شوکت جنگ میدان معرکہ سے خیمہ مین آ گیا اور عورتون سے مشغول ہوا اس [illegible]
[illegible] قامت [illegible] سرداران فوج اوسکے پاس آئے اور مصر ہوئے کہ وہ سر فوج پر چل کھڑا ہووے اونھون نے
[illegible] سے سوار کیا اور ایک آدمی پیچھے اسکے بٹھایا تاکہ وہ پکڑے اور سیدھا بیٹھا رہے اور [illegible]
[illegible] وہ وہان پہونچا ایک گولی فوج عدو سے اسکی پیشانی پر آکر لگی اور وہ ہودج مین وہین سرد ہو گیا [illegible]
[illegible] یہ حالت دیکھکر بھاگ نکلا بعد دو دن کے موہن لال جرنیل ناظم بنگالہ پورنیہ پر قابض ہوا اور خزانہ [illegible]
[illegible] لاکھ روپیہ کے تھا مع حرم سرای شوکت جنگ کے مرشد آباد مین بھجوا دیا سراج الدولہ اس لڑائی مین
گیا تھا اور سراج محل کے آگے نہ بڑھا تھا لیکن بسبب اس ظفر کے اپنا بڑا فخر کیا اور بڑے کروفر سے مرشد آباد
کو مراجعت کی ہم ذکر کرین گے وہ امور انکلیہ جو بسبب فتح کلکتہ کے بگڑ گئے تھے ڈریک صاحب نے بعد ایسی بیحمیتی کے یعنی مصیبت
مین چھوڑ کر جانے اپنے ہموطنون کی مدراس سے مدد مانگی اور آپ مع رفقا کے جہاز پر قریب دہانہ دریا کے ٹھہرا رہا اور وہان بہت سے بیمار ہو کر
مر گئے ہر گاہ اخبار مصائب جو کلکتہ مین واقع ہوئی تھے مدراس مین پہونچے گورنر اور ارباب کونسل یہ احوال سنکر بہت خائف ہوئے اونھون نے
ہر طرف سے اپنے تئین گھرا ہوا خوف سے جانا اسواسطے کہ لڑائی فرانسیسیون سے بھی قریب تھی کہ ہووے اگرچہ فوج فرانسیس جو پونڈچری مین تھی بہت
زور آور تھی اور فوج انگریزی بہت قلیل تسپر بھی اونھون نے معاونت بنگالہ اہم مقاصد جانا اونھون نے ایک فوج بحری بسرداری اڈمرل واٹسن حسب

بھاگے اور عرصہ چند لحظہ مین کچھہ کشتیان جہازون سے مل گئین اور کچھہ چور اکو گئین اور نصف سے زیادہ آدمی قلعہ مین رہگئے
جب فرار گورنر ظاہر ہوا مردمان قلعہ نے جودل صاحب کو سردار کیا جہازون مردمان فراری نے بفاصلہ ایک کوس
کی لیکر گئے ۱۹ جون کو دشمن نے بار دیگر حملہ کیا اور ناکام ہٹ گیا اور یہ بات کچھہ مردمان جہاز کو مشکل نہ تھی دو دن تک
مردمان قلعہ لڑے اور اہل جہاز مین سے کوئی انکا معین نہوا مردمان اندرون قلعہ کو ابھی تک ایک توقع باقی تھی
راپیل جارج نامے جہاز جو پنیہ مین لنگر کر رہا تھا جودل صاحب نے اسکو لانیکے واسطے دو آدمی روانہ کیے یہ
جہاز آنے مین طرف قلعہ کی زمین مین بیٹھہ گیا اور اوبھر نہ سکا اس سے اب اہل قلعہ اور بھی مایوس ہو گئے ۱۹
شبکو دشمن نے عمارات باقیہ کو جو گرد قلعہ کی تھین آگ دیدی ۲۰ کو دشمن نے سخت حملہ کیا جودل صاحب نے مقابلہ
مناسب نجانکر خط صلح بنام مانکچند نایب ناظم کے بھیجا چار گھنٹہ بعد دوپہر کے ایک شخص نے فوج دشمن مین سے
واسطے سر کرنے قلعہ کے اشارہ کیا اور انگلش تبوقع جواب نایب کے سر کرنے قلعہ مین آتو اب سے باز رہے بعد ایک
ساعت کے دشمن متصل فصیل کے آگئے اور چڑھنے لگے عرصہ ایک گھنٹہ مین مردمان سراج الدولہ قلعہ پر قابض ہوگئے
اور تاراج مکانات شروع کیا قریب پانچ گھنٹہ کے نواب موصوف بسواری ڈولی آپہونچا اور انگریز آگے اسکی لائے گئے
جودل صاحب ہاتھہ بندہے ہوئے حضور نواب مین آیا نواب نے ہاتھہ اسکے کھلوا دیے اور بہت سی تشفی دیکر کہا کہ
کہ اسے ایک سر مو ایذا نہ پہونچے گی وہ اس گروہ قلیل انگریزون کو دیکھکر سخت متعجب ہوا اور دلمین کہا کہ کیونکر اینے
لوگون نے اس مدت دراز تک اس لشکر سے جو شمار مین انسے چار سو مرتبہ زیادہ تھا مقابلہ کیا اسنے میدان مین دربار کیا
اور حکم واسطے احضار کشن داس کے دیا ایک سبب حملہ کرنے نواب کا انگریزون پر تھا کہ اونھون نے کشن داس کو
اپنی حمایت مین بٹھایا تھا اور اسے مظنہ اسبات کا تھا کہ ہرگاہ وہ ہاتھہ نواب مین پڑے عقوبت قید مین گرفتار ہوگی
لیکن نواب نے اوسے ماخوذ نکیا خلعت سرفرازی کا دیا ایک قلعہ دار ہندوستانی چھوڑ خود بدولتخانے مابین چھہ سات ساعت
گھنٹہ کے مراجعت بطرف کمپو اپنے کے کی ایک سو چالیس انگریز مع ایک بی بی اور بارہ مجروح سردارون کے
اسیر ہوکے قلعہ دار نے واسطے شب باشی ان لوگون کے جاے محفوظ تلاش کی اس قلعہ مین ایک مکان چھہ گز کا
لنبا کچھہ کم یا پانچ گز کا چوڑا تھا اور ہوا کے لیے ایک کھڑکی اسکی ہر سری پر لگی تھی شریر سپاہی قید ہوا کرتے تھے اس مکان
تنگ مین مسلمانون نے انگریزون کو اوس مہینے مین جو کمال شدت گرمی کا ہوتا ہے قید کیا تکلیف اوس شب کی بیانسے
باہر ہے قیدی کمال تشنگی سے بجان آئے اور پانی جو چار دن تک اونھین دیا کچھہ نافع نہوا بلکہ اور حق مین مضر ہوا
ہر شخص بہت سعی کر کر کھڑکی تک جاتا تھا اور تفریح نفس حاصل کرتا تھا اس حالت اضطرار مین اونھون نے ساتھہ بہت منت
وسماجت کے محافظین مقام سے اپنی ہلاکت کی استدعا کی انجام کار ایک بعد دوسرے کی جان بحق تسلیم ہوا اور وہ جو زندہ رہ گئے
جو دروازہ کھولا ایک سو چالیس آدمیون مین سے تیئیس ۲۳ زندہ رہے اور باقی مردہ پائے یہ قتل مشہور بکمال ہوا یعنی سوراخ
سیاہ تاریک کی ہوا اسکی سبب سے حصار کلکتہ مین خوف عظیم واقع ہوا ایک بڑی مصیبت تھی جسکی یادگاری آجتک ہر ایک
مین ہے اور اوسیکی سبب سراج الدولہ ایک بڑا ظالم مشہور ہوا نواب دوسرے دن تک اس ماجرے سے بالکل آگاہ نتھا یہ قصور ہانک چند کا جو
واسطے ایک رات کی محافظ اس قلعہ کا مشہور مقرر ہوا تھا ۲۱ جون کو نواب اس واردات سے مطلع ہوا اور چندان اس امر مین پروا
نکی منجملہ اسیران سوراخ تاریک سے جو زندہ بچے ایک جودل صاحب تھے اونھین بلا کر مقام خزانہ دریافت کیا جب اسنے پچاس ہزار

ایک نیا گروہ اوباشونکا اپنی رفاقت مین رکھا وہمیشہ ترغیب دیتے تھے اوسی پر کرنے بدکامون کے اور اصرار کرنے
تھے اوپر کرنے ظلم وبے منصفی کے مال اور ناموس ہر متنفس اس بلاد کا ہاتھہ ظلم اور تعدی اسکے سے محفوظ تھا رئیسان
شہر اس ظلم سے نہایت بجان آئے اور خواہان تقرر صوبہ دار دوسرے کی ہوئی اونھون نے بامید بہتری اپنی کے شوکت جنگ
کو واسطے اس عہدیکے تجویز کیا اگرچہ وہ بھی بداطواری وناہمواری مین کم سراج الدولہ سے تھا یہ گروہ اعظم متفق
ہوا اور ایک وکیل واسطے حصول فرمان ریاست بنگالہ وغیرہ کے بنام شوکت جنگ کے طرف شاہ دہلی کے روانہ کیا ایک
عرضداشت مع اقرار پیشگی کرور روپیہ سالیانہ کے حضور مین ارسال کیا تا ال سے ناظم اس ملک کا کردے سراج الدولہ نے
ارادہ ان اشخاص سے واقف ہوکر جلد لشکر اپنے کو فراہم کیا اور بارادہ بربادی چچیرے بھائی اپنے کے راہی پورنیہ کا
ہوا یہ لشکر ہنوز راج محل تک نہ پہونچا تھا اور گنگا سے عبور کرنے کو تھا کہ جواب ڈرنک صاحب کا آ پہونچا جسمین یہ لکھا
تھا کہ ہم پر بجا آوری احکام ناظم واجبات سے ہے نہین وہ بجردستی اس جواب کے بہت غضبناک ہوا اور یہ بات زبان
پر لایا انگریز سرکشان مفسدان ملک ہمارے کو اپنی حمایت مین رکھتے ہین اور فصیل بنا کر ہمارے ملک مین رہتے ہین
تشددسے کہلا بھیجا کہ ہم تمہارا نشان اس قلمرو مین نرکھین گے یہ بات سے کمیو توڑ کر وہ فوج کس طرف کلکتہ کے ہوا اور
کوٹھی تجارت انگریزی جو واقع قاسم بازار تھی تاراج کی اور ساکنین کوٹھی کو مقید کیا چونکہ صاحبان انگریز عرصہ ساٹھہ
برس سے بامن وامان کلکتہ مین رہتے تھے اور کسی نوع کا خوف اور اندیشہ نرکھتے تھے اسلیے مرمت فصیلونکی جو موجب
حفاظت کا تھا تغافلی ہوئی اور سبب اطمینان کی اونھون نے بفاصلہ چالیس گز کے فصیل سے گھر بنا کر لیے تھے قلعہ
کلکتہ مین اوسوقت ایکسو ستر آدمی تھا انمین سے ساٹھہ انگریز اور باقی ہندوستانی تھے باروت بہت پرانی وناقص
ہوگئی تھی اور بندوقین زنگ آلودہ سراج الدولہ ساتھہ چالیس پچاس ہزار آدمیون کے اور توپخانہ معقول کو واسطے
حصار شہر کے چلا انگریزون نے اپنے تئین قابل مقابلہ اسکی بپا کر ہرچند مکرر سکرر خطوط اسکی پاس بھیجے اور زر خطیر دینا
ٹھرایا لیکن اسنے کچھہ جواب ندیا اور عزم بالجزم کرکر روانہ آگے کا ہوا مقدمۃ الجیش سراج الدولہ کا ۱۶ ارجون کو چیپور
مین پہونچا وہان مورچال انگریزون کا تھا انھون نے ایسی گولیان مارین کہ فوج غنیم تاب نہ لاسکی اور ہٹ کر
کردم دم مین مقابلہ کیا ۱۸ تاریخ کو لشکر ناظم بنگالہ نے محاصرہ شہر کا کیا اور دوسرے دن ہر طرف سے حملہ کیا مکانات
متصل فصیل کو اپنے قبضہ مین لائے اور ایسی آتشباری کی کہ کوئی تاب لاسکا کہ فصیل پر ٹھہرے اور مقابلہ کیے اس دن
بہت سے مارے گئے اور کتنے ہی زخمی ہوئے اور مورچال پر غنیم قابض ہوگئے اور تمام انگریز قلعہ مین بھاگ گئے وقت شب
کی تھوڑی سی عمارت عالیہ مین جو گرد قلعہ کی تھی آگ لگ گئی ایک سو واسطے مشورہ لڑائی کے جمع ہوا افسران جنگی نے
تامل وغور کی اپنے عہدون اور حقوق سے جو ان پر لازم تھی بوسے کہ سوای بھاگنے کے اور کوئی صورت امن کی معلوم نہین ہوتی
ہندوستانی اس قلعہ مین اس کثرت سنتے تھے کہ غلہ جو اسمین تھا ایک ہفتہ بھر کو کافی نہوا اب یہ تجویز ٹھہری کہ دوسرے دن صبح کو
اول عورتون بعد ازان مرد کشتیان پر سوار ہوین اور اس شہر کو چھوڑ دین لیکن یہ خبر ایسی تھی کہ کوئی اونمین عالی حوصلہ
تھا جو امور ضروریہ کو بجا لاوے بلکہ سب سفلہ مزاج اور جوانان حکومت تھی اور انتہا وا اور فرمان بری روا نرکھتے تھی
ہرگاہ عورتین کشتیون پر سوار ہوئین ناگاہ ایک خوف سب پر غالب ہوا ہر شخص کنارہ کو دوڑا اور ملاحون نے کشتیان کنارہ
سے کھینچ لین اور ہر واحد نے حفاظت اپنی جانکی مقدم سمجھی اور جو کشتی کہ انھین پہلے نظر آئی چڑھ گیا اول ڈرنک صاحب اور افسر فوج

ذکر سراج الدولہ

اونھین بار ہا شکست دی انجام کار تنگ ہو کر شرائط جو مرہٹون سنے پیش کی تھے منظور کر لئے اور بارہ لاکھ روپیہ سالانہ
خراج دینا اونھین مقرر کیا ایک برس قبل از وفات اپنی سے خان موصوف نے مجبور ہو کر صوبہ اوڑیسہ کو حوالہ مرہٹون کی
کیا کہ ایک مرد جوان چوبیس برس کی عمر کا جو متکبر اور ظالم و نامرد و عیاش اور طریقے لہو و لعب کو بڑا مطلب زندگی کا سمجھتا
اوسکے قائم مقام ہوا اور ممکن تھا کہ صوبہ بنگال و بہار اوسکے قبضہ تصرف مین رہے بعد وفات خان مرحوم کے مرہٹہ اور دیگر مستعد
جنگ ہوئے اوسوقت بھی اوضاع و اطوار سے یہ بات صاف عیان تھی سو وہ لوگ اس ملک مین قابض ہو جاوین لیکن خان
ارادہ الہی کچھ اور تھا سب بنگال اور تمام سلطنت ہندوستان قریب تھا کہ قبضہ صاحبان انگریز مین آوے معاذ اللہ دردکی
قوم انگلشیہ کے گمان و وہم مین بھی یہ بات نتھی کہ وہ کبھی حاکم ہندوستان ہوینگے ہم لکھین گے تھوڑی سی واردات جنگ کی نسبت یہ
لوگ فتحیاب ہوئے اور سیر نواب سراج الدولہ نے دسوین اپریل ۱۷۵۶ء کو مسند بنگال اور بہار پر جلوس کیا چونکہ شہنشاہ دہلی
اوسوقت مین بے حقیقت محض تھا اسلیے نواب موصوف نے اس سے واسطے فرمان ریاست اپنی کے درخواست نکری اول
کار اسکی ریاست کا یہ تھا کہ اسنے ایک لشکر واسطے لوٹنے خزانہ اپنی خالہ کے جو زوجہ یونس محمد مرحوم کی تھی متعین کیا خاوند
اس عورت کے نے جو حاکم ڈھاکہ کا تھا عرصہ سولہ برس مین بہت سی دولت جمع کی تھی اور بعد اسکی وفات کے بی بی وارث
ہوئی اشار جسکو اس نے واسطے غالت اپنے مال کے نوکر رکھا تھا اوسوقت مین کنارہ کر گیا اور تمامی خزانہ بے مشقت
آمد لڑائی کے داخل محل سراج الدولہ ہوا بعد اوس عورت کو جس جگہہ سے نکالدیا راج بلب نایب یونس محمد حاکم ڈھاکہ
نے سب مال نخانہ گری اضلاع سے جمع کیا اللہ وردی خان حاکم صوبہ بنگالہ جب کثرت پیری سے مسلوب الحواس ہو گیا
اسکے پوتے نے راج بلب کو مرشدآباد مین گرفتار کر کے قید کیا اور کچھ آدمی فوراً ڈھاکہ کو واسطے ضبطی اموال اسکے روانہ
کیئے لیکن کشن داس بیٹے راج بلب نے کشتیان مال و تال خانگی کی بھری تھین اور بہانہ تیرتھ گنگا ساگر یا جگناتھ جی
کر کر روانہ کلکتہ کا ہوا۔ ماہ مارچ کو تمام مذکور مین آپہونچا اور حقیت رہنے کی شہر کلکتہ مین گورنر ڈرینک صاحب سے حاصل
کی اور قیام اپنا اس جگہہ مین تاخبر رہائی اپنے باپ کے اسنے تجویز کیا سراج الدولہ نے جب دیکھا کہ وہ دولت
بیشمار قابو سے نکلتی بہت بیچ و تاب خاطر ہوا اور ایک وکیل کلکتہ کو بھیجا یا گورنر صاحب سے کشن داس کو طلب کرے چونکہ
یہ شخص کچھ اسناد نہین رکھتا تھا اسلیے گورنر صاحب نے اوسے باہر اپنے شہر سے کر دیا تھا چند روز بعد ایک خبر
یوروپ سے سنی گئی کہ اغلب تھا کہ ایک جنگ درمیان اہل فرانس اور انگلش کے عرصہ چند روز مین واقع ہووے اوسوقت
مین فرانسیس بنگال کو ان کی زیادہ .. زور آور تھے اور فرانسیس لشکر جو چاندنگر مین تھا دس گونہ زیادہ فوج انگریزی سے
جو کلکتہ پر متعین تھی تھا اس لحاظ سے صاحبان انگریز نے تعمیر فصیل شہر شروع کی اور یہ خبر جلد گوش زد سراج الدولہ
کے ہوئی جو ہمیشہ سے قوم انگلشیہ سے باستکراہ تمام پیش آتا تھا اسنے ایک خط مرہٹہ بنام ڈریک صاحب کے جاری
کیا جو مشتمل ممانعت فصایل جدیدہ اور انہدام فصایل قدیمہ اور بعذر حوالہ کر دینے کشن داس پر تھا سید احمد چچا
سراج الدولہ کا ایک یا دو مہینے قبل وفات اللہ وردی کے اس جہان سے رخصت ہوا اور تمام دولت اور لشکر
اور ضلع پورنیہ بنام شوکت جنگ اپنے بیٹے کے ہبہ کر دیا یہ لڑکا چند روز بیشتر صوبہ داری سراج الدولہ کے جو اسکا
چچیرا بھائی تھا مسند ریاست پر بیٹھا یہ دونوں ناعاقبت اندیش جفاکار و احمق تھے اور یہ بات ممکن نہین کہ وہ آپسمین
اخلاص سے رہین سراج الدولہ نے بعد مسند نشینی کے فوراً نوکران قدیمی مرہٹے دادا کو ایک قلم موقوف کر دیا اور

بلحاظ اسکے کہ مبادا جہاز انگریزی جہازون مغلیہ اور صاحبون کو سد راہ ہون راضی ہوئیے مرہٹون نے ۱۱۴۱ سنہ ۱۷۴۲ء مین بنگالہ پر حملہ کیا اور چوتھ مانگی لیکن علی وردی خان نواب نے انھین ہٹا دیا کارکوٹھیون تجارت اہل فرنگ بیچ بنگالے کہ جسکی ایام حکومت مین بہت رونق اور خوبی سے چلتا تھا ایک لڑائی فراسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی اور اس لڑائی مین بربادی ان انگریزون کی جو کنارہ کرومندل پر بستے تھے تتبع دوسری قومون اہل فرنگ کا کیا تھا اور اپنی کوٹھیان ہندوستان مین بنالین تھین تاکہ وہ بھی فوائد تجارت ہندوستان سے حاصل کرین کوٹھیان ہندوستان میز فراسیسون کی پونڈجری اور چندر نگر مین تھین اب دب لکس صاحب جو بڑا ایک مرد ذی ہوش اور صاحب تدبیر تھا پونڈچری مین گورنر تھا ایک فوج بحری فراسیسون کی بسرداری لبی صاحب جو ایک مرد قابل اور شجاع تھا مقابل مدراس کے جسمین بڑی کوٹھی انگریزون کی تھی آئی اور اس شہر کو تسخیر کرکر فوٹ سنٹ دیوو پر حملہ کیا اگر فراسیس اسمین فتحیاب ہو جاتے تو ظاہر تھا کہ کوئی برابر انکے اسطرف نرہتا انگریزون نے نواب ارکٹ سے اعانت چاہی اسنے مدد ایک فوج دس ہزار آدمیونکی بھیجی فراسیس انسے مقابلہ نکر سکے اور ہٹ گئے دو برس بعد کچھ فوج انگلستان سے انگریزون کے لیے آئی اور لو سنٹ دیو وسی آگے بڑھی اور پونڈجری کو محاصرہ کر لیا لیکن اوسپر فتحیاب نہوئے ۱۱۶۲ سنہ مین انجام مین یہ خبر آئی کہ ولایت مین فراسیس اور انگریزون مین صلح ہو گئی ہے اس سبب سے فراسیسون نے مدراس کو چھوڑ دیا اور اس شہر مین انگریز ونکا پھر دخل ہو گیا یہ صلح تھوڑے دنون تک رہی تخت نشین ہونے سلطنت کارناٹک پر جھگڑا ہوا اور ایک دوسری لڑائی شروع ہوئی بعد مرگ نظام الملک کے چندا صاحب نے نوابی کارناٹک کا بحمایت مظفر جنگ کے دعوی کیا مظفر جنگ پوتے نظام مرحوم صوبہ دکن ناظر جنگ کی مخالفت مین جو بجاے باپ اپنے کے مسند نشین ہوا تھا مظفر جنگنے اول مرتبہ شکست پائی اور ناظر جنگ کی قید مین پڑا چند روز بعد اسکی خلاف مین اسنے ہنگامہ برپا کیا اور ناظر جنگ اسمین مارا گیا اور چندا صاحب کہ فراسیس تھے مظفر جنگ صوبہ دار دکن کا ہوا اور چندا صاحب نواب ارکٹ کا مظفر جنگ آخر کار مارا گیا اور انگریز محمد علی خان بیٹے اسد وردی خان نواب سابق ارکٹ کے موید ہوئے لیسی صاحب نے صلابت جنگ کو جنے اقرار کیا کہ مین قبضہ نوابون سابق کا جو انھین دیدیا تھا بدستور قدیم بحال رکھونگا مقرر کیا ۱۱۶۴ سنہ ۱۷۵۱ء مین محمد علی جو متوسلین انگریزون سے تھا بھاگ گیا اور کہا کہ مجھے کچھ دعوی نہین ہے لیکن وہ پھر ۱۱۶۵ سنہ ۱۷۵۲ء مین انگریزون کے ملک لیکر چندا صاحب اور فراسیسون سے مستعد ہوا اور چندا صاحب انجام کار ناچار ہو کر آپ اوسکے پاس آیا اور وہان مارا گیا ۱۷۵۴ء مین فراسیسون اور انگریزون کے صلح ہو گئی اور محمد علی مسند ریاست پر قائم رہا ۱۷۵۸ء مین ایک دوسری لڑائی فراسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی لیکن ۱۷۶۱ سنہ مین انگریز فتحیاب ہوتے فراسیس اگرچہ اب بھی حکومت پونڈجری اور چندر نگر اور ایک یا دو اور موضع کی رکھتے مین لیکن تب سے حکومت اونکی بیچ ہند کے کسی جا مستقل نتھی اب ہمین احوال تسخیر بنگالہ کا لکھنا ضرور ہے کیونکہ وہ اوسوقت مین واقع ہوئی تھی

ذکر سراج الدولہ

اسوقت مین ایک انقلاب عظیم درپیش تھا اسد وردی خان جو شجاعت اور امور ریاست مین شہرت رکھتا تھا دس سال تک مرہٹون سے لڑا اور صوبہ بنگالہ کو اونکے دست تصرف سے باز رکھا اگرچہ اس عرصہ مین خان مذکور نے

لقب انکا صاحبان گورنر صاحبان کوٹھی مہاجنی لندن سوداگری ہندوستان شرقی مین ہوا کرے مقرر ہوا۔
ابتدائی کمپنی حال اور سلطنت انگریزی کا یہ لوگ تھے اسکی پونجی سات لاکھ روپیہ کی آمدنی مین دوسو پندرہ آدمی کی
شراکت تھی لندن انصرام کاروبار اس کوٹھی مہاجنی یعنی کمپنی کا چوبیس صاحبان انتخاب ہوکر کرتے تھے
جمیع صاحبان مال ہر وقت ضرورت حال واسطے تجارت حال اپنے کاروبار کے جمع ہوا کرتے تھی آرزو کمپنی کی کچھ فتح نتھی
بلکہ مقصد انکا تجارت تھا یہ لوگ سوداگر تھے اور اپنے گماشتون کو اطراف ہندوستان مین بھیجتے تھے اونھون نے
بسبب ظلم زیبان اس بلاد اور بھی ان قومون کے جو دعوی شراکت کار کمپنی تھے حکام کی اجازت لیکر بتدریج قلعے تعمیر
کیے اور اپنی محافظت کے لیے فوج رکھی جہان جہان کہ انگریزون اور اہل وچ نے کوٹھیان بنانی شروع کین وہان
قوم پرتگیس آئی اور اونسے مقابلہ کیا اول انگریزون نے اپنی کوٹھیان تجارت کی بیچ ہندوستان کے سورت احمدآباد
اور کھمبایت مین مقرر کین ایک ہزار چھ سو چوبیس مین شاہجہان نے ایک فرمان انگریزون کو اس مضمون کا مرحمت کیا کہ آیندہ کو
انگریز بنگالہ مین تجارت کیا کرین سعی لوٹن صاحب سے یہ بات انھین حاصل ہوئی تھی جب بادشاہ دکن مین خیمہ زن تھے
کہ اسکی ایک بیٹی کے کپڑون مین آگ لگی اور وہ بہت جل گئی ایک فرمان شاہی بنام صاحبان کوٹھی سورت کے صادر
ہوا کہ وہ کسی انگریز کو جو فن طبابت مین خوب ماہر ہو بھیجین لوٹن صاحب وہان سے روانہ ہوا معالجہ موافق پڑا اور
وہ لڑکی اچھی ہوگئی بادشاہ نے ممنون ہوکر کہا کہ تم جس چیز کی مجھ سے درخواست کروگے مین اوسے عطا کرونگا
لوٹن صاحب نے اپنے لیے کوئی چیز طلب نکی لیکن اسبات کی درخواست دی کہ صاحبان انگریز صوبہ بنگالہ مین تجارت کیا کرین
شاہجہان نے فرمایا کہ بلاسور مین کوٹھی بنالین کاربار کوٹھی بنگالہ چند روز تک کوٹھیون مدراس اور بمبئی سے بہت
کم ہوا اور وہ نسبت اونکے بہت چھوٹی ہے ۱۶۹۰ء مین موضع چٹانٹی کو مدور اور کلکتہ شاہزادہ عظیم الشان انگریزون کو
عطا کیا اگرچہ انگریزی کوٹھیان اس دیار مین روز بروز بڑھتی جاتی تھی لیکن چونکہ ایک کوٹھی مہاجنون کی مقابل پہلے
کوٹھی کے کھڑی ہوئی تھی اسلیے کوٹھیون طرفین کو خوف بربادی کا تھا بعد مقابلہ اور جھگڑے کے حصہ دار دونون
کوٹھیون کے ملگئے اور ۱۷۰۸ء مین کل کوٹھی ہوگئین اور یہ کوٹھی موسوم بہ کوٹھی سوداگران جو ولایت ہند سے تجارت کیا کرتے
تھے ہوئی انکی کوٹھیان بیچ صوبہ بنگالہ کے موضع چٹانٹی مین مشہور ڈاکہ کو قاسم بازار ہوگلی مالدا رون محل اور پٹنہ مین تھین
۱۷۳۳ء تک سوداگران مذکورین کو کئی دفعہ سندین بمیعاد چند سال کے شاہ انگلستان نے مرحمت کین تھین لیکن اسی سال
مین شاہ موصوف نے انکی تجارت موقوف کروادی اگرچہ وہ پھر بھی بیس برس کے لیے حاکم ہند مقرر ہوئے تھے شاہان
ہند بعد اورنگ زیب کے کمزور ہونے لگے اسلیے مرہٹون نے غلبہ پایا اور شاہ ہند کی سلطنت پر متواتر حملہ کرنے لگے
اور اہل فرنگ کو خواہش مقابلہ اور تسخیر تختگاہ دہلی کی ہوئی ۱۷۱۳ء مین عرضی کمپنی نے اس مضمون کی فرخ سیر کو
لکھی کہ ہمارے اسباب کی تلاشی نہوا کرے اور جو محصول نواب ہمسے لیتا ہے معاف ہوجاوے ہملٹین صاحب نے
جو ایک سفیر ان کمپنی سے تھا ہماری بادشاہ کو جو شادی کی رات اسے لاحق ہوئی تھی اچھا کیا اور شاہنشاہ
سے مضمون درخواست کمپنی کا تذکرہ عرض کیا اور شاہنشاہ نے اقرار کیا کہ جو بات تمھین مطلوب ہے وہ مجھے منظور ہے
انگریزون نے اگرچہ کئی بار عرائض واسطے حصول فرمان کے کہ جسکا شاہنشاہ نے دینے کا اقرار کیا تھا بھیجین
جواب اونکا دو برس تک نملا خبر رسانگی گورنر صاحب سورت بمبئی کی جب ارکین سلطنت کو ہوئی وہ معاملہ کرنے پر

کا بلی خیاتی ہین اور محفل وجد صوفیان مین اوسکی شعرون پر رقت آتی ہین اس بادشاہ کی تمام عمر کتب تصوف کے مطالعہ اور اشعار کے بنانے اور عیاشی مین صرف ہوئی بادشاہ علم موسیقی مین بھی مہارت کامل رکھتا تھا اور اپنے دو بزرگوارون کے مانند برلے نام بادشاہ تھا سرکار کمپنی نے اس خاندان کا نام رکھنے کی تجویزین بہت خوب مقرر کی تھین چنانچہ ایک یہ کہ اس خاندان مین بڑا بیٹا گدی نشین ہوتا رہے اور علاوہ آمدنی تیول شاہی کے ایک لاکھ روپیہ ماہواری بھی برابر جاری رکھی بلکہ تجویز تھی کہ چونکہ بادشاہ قوجداری سوا لاکھ روپیہ اوسکو ماہواری دیکر قرض اسکا ادا کیا جاوے اور سرکار کا ارادہ تھا کہ بادشاہزادونکو تعلیم علم کی کیجاوے چنانچہ ایک مدرسہ شاہی مقرر ہونیوالا تھا قسمت نے جو گردش کھائی تو فوج انگریزی بسبب تکرار کے جو اونکے افسرون سے کارتوس کاٹنے کی بابت واقع ہوئی اسکا حال مفصل خاتمہ حکومت کمپنی بہادر مین لکھونگا منحرف ہو کر اس بادشاہ کے پاس جا کر جمع ہوئی انگریزونے دہلی کا محاصرہ کر لیا کئی لڑائیان ہوئین انجام کار سپاہ مفسد کچھہ ماری گئی کچھہ بھاگ گئی اس لیئے اس بادشاہ کو انگریزونے ملک برہما مین لیجا کر مقید رکھا اوسکی بی بی زینت محل اور میرزا جوان بخت اوسکا چھوٹا بیٹا بھی اوسکے ہمراہ تھا یہ بادشاہ ۱۲۷۹ہجری مطابق ۱۱ تاریخ ماہ نومبر ۱۸۶۲ء مین فالج کی بیماری سے فوت ہوا یہان یہ تاریخ کسی شاعر نے اس بادشاہ کی جلوس اور وفات کی کہی ہے

تاریخ جلوس و وفات سراج الدین ابوظفر

سراج الدین ابوظفر مسافر وہ سوی جنت ہوا روانہ	کہ جسکے باعث سے خوشی سی جھلک رہا تھا ایاغ دہلی
چراغ دہلی جلوس کا سال ہے سو اب بھی مطابق اسکا	سروش غیبی نے سال رحلت کہا بجھا ہے چراغ دہلی

ابتدای عملداری انگریزان در ہندستان

نقل از کتاب تواریخ ہند ترجمہ انگریزی اہل ہند اور اہل فرنگ قبل اسکے کہ پرتگیس جانب شرقی کمپ گڈ ہوپ کے پہونچے آپسمین تجارت بحر قلزم اور بحر عمان سے کیا کرتے تھے یہ تجارت زمانہ سابق مین معرفت اہل مصر اور بعد چند روز کے بیئے معرفت یہودیون کے ہوا کرتی تھی محل تجارت اجناس شرقی کی کبھی معرفت اہل وینسا اور کبھی معرفت اہل جینوا کے ہونے لگی سنہ ایکہزار چارسو اٹھانوے مین اسکودی گاما مع ایک فوج بحری قوم پرتگیس کی کلکی کٹ مین جو ساحل ملابار پر ہے وارد ہوا ان ایام مین تجارت اس ملک میں اہل وینس کیا کرتے تھے ایام حکومت اس سردار مین عظیم الشان اور اوسکی جانشین البوکرک پر کچھہ بہت زمانہ نگذرا تھا کہ قوم پرتگیس باوصف مقابلہ اپنے حریفون کے اہل وینسا اور راجاؤن ہند سے جو کبھی کبھی اس طور پیش آجاتے تھے نباہنے کو کھیون سال مغربی ہندوستان اور اسباب بیلنے تجارت کو جسکو دیار ہند مین اکثر مثل رانگا وسیسا ہر شئے آیا کرتی تھی مصالحہ عطریات سنگ بیش قیمت موتی ابریشم پارچہ کرپاس ہیل لاکھہ اس ولایت سے باہر جایا کرتے تھے باشندگان دنیا بسبب اسکے کہ وہ ملک ایک مدت سے معرفت انکی ہوتی تھی اپنا حق سمجھے تھے کامیاب ہوے بڑے مقامات تجارت پرتگیس کے اور مربصرہ تواہو کیلیکٹ گوجرا اور بھی ملا مثلاً مکا وغیرہ اور کچھہ مقام بنگالہ مین بھی دوسری قومون ولایت فرنگستان نے بھی قوم پرتگیس کے کامیاب ہونے سے انکا تتبع اختیار کیا اول اہل ڈچ اور چند روز بعد انگریزون نے کشور ہند مین تجارت شروع کری ایک ہزار چھہ سو مین کچھہ لوگون نے بیچ شہر لندن کے کوٹھی مہاجنی بنائی اور

کے قبضہ مین آیا وہ بھی اسطرح کہ گنگا کے شرقی اور شمالی اودہ کے متصل جیسے بریلی اور آنولا اور شاہجہان پور اور تلہر اور بن گڈہ اور بداون وغیرہ ہے اور اندر گنگا اور جمنا کے درمیان مین جیسے سنبل اور مراد آباد اور امروہہ اور بعض مثل کاسگنج اور دریا گنج کہ پہلے ملک بنگش مین سے تھا اور صفدر جنگ کے عہد مین احمد خان سے جنگ صفدر جنگ کی عنایت سے مرہٹہ کے قبضہ مین ہوا اور مرہٹہ کے ان ملک مقبوضہ جو جماعت کے استیصال کے بعد احمد شاہ ابدالی کے ہاتھوں سے پانی پت کے نواح مین ہوا تھا حسب الحکم حافظ رحمت خان اور احمد خان بنگش اور نجیب الدولہ اور دوندے خان کی اولاد نے آپسمین بانٹ کر اپنے قبضہ مین کیے تھے امیر الامرا ذو الفقار الدولہ میرزا نجف خان بہادر غالب جنگ اس ملک کی تقسیم کیواسطے شجاع الدولہ کی خدمت مین آیا اور ان ملکون پر ملکون کی آمدنی سمجھکر ضابطہ خان کے سب ملک مین سے جو گنگا کے اسطرف جیسے چاندپور وغیرہ تھا شجاع الدولہ کو دیکر باقی ملک بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوندے خان کا جو اکبر آباد اور شاہجہان آباد سے متصل تھا آپ آیا ہر ایک کی حدین تحقیق اور خوب صاف ہو کر نجف خان نے ضابطہ خان کو شجاع الدولہ سے رخصت دلواکر اپنی ہمراہی مین رکھا اور دونون طرف سے درستی کے قول قرار خوب استوار ہو گیے بعد اسکے نجف خان رخصت ہو کر اکبر آباد سے اپنے شہر کی حدونمین آیا اور شجاع الدولہ ملک روہیلکہنڈ کی بندوبست مین مشغول ہوا

ذکر قبضہ شاہ عالم بر دہلی شاہ عالم مرہٹون کے مدد سے دہلی پر قابض ہوا لیکن تھوڑے سے روز بعد غلام قادر ایک روہیلہ نے بادشاہ کی آنکھین نکلوا ڈالین اور جب سندھیہ مرہٹے کے سردار نے دہلی کو فتح کیا تو اوسنے شاہ عالم کو قید مین رکھا جب کہ ۱۸۰۳ء مین انگریزونکی قبضہ مین دہلی آئی تو اونھون نے ایک لکھہ روپیہ ماہواری تنخواہ بادشاہ کی مقرر کر دی چنانچہ اوس تاریخ سے اس خاندان مین بادشاہ کی جان بچی رعایا کو امن ملا ملک کی ترقی ہوئی آبادی بڑہ گئے علم ہندوستان مین پھیل گیا سڑکین درست ہو گئین سرکار کمپنی بہادر کی عملداری ختم ہوئی جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ملکہا کی حکومت شروع ہوئی تک یعنی ۱۸۵۸ء تک گدی نشینان مغلیہ کی ایک لاکھہ روپیہ ماہواری بے خلش تنخواہ جاری رہی شاہ عالم کل ۴۸ برس تک تخت پر بطور یادگار شاہان سابق کے رہا **اکبر بادشاہ ثانی** ۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء عیسوی تک اوسکا نام ابو النصر معین الدین اکبر شاہ ہے یہ بیٹا شاہ عالم ثانی کا تھا ۱۸ تاریخ رمضان ۱۱۷۳ ہجری مطابق ۱۷۵۹ء کے شب چہارشنبہ کو پیدا ہوا تو اپنے باپ شاہ عالم کی وفات کے بعد ۷ رمضان ۱۲۲۱ ہجری مطابق ۱۸۰۶ء کے روز چہارشنبہ کو تخت نشین ہوا اکتیس ۳۱ برس نو مہینے ایک روز اوسنے قلعہ کی حکومت کی بروز جمعہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری مطابق ۱۸۳۷ء کو وفات پائی مدت عمر اس بادشاہ کی ۸۰ سال دس ماہ اکیس یوم ہے وفات کے بعد بستی قطب شاہ واقع جنوب دہلی مین مدفون ہوا اگرچہ اس بادشاہ کے وقت مین کمپنی بہادر کی حکومت پنجاب کی حدون تک بخوبی ہو گئی تھے اور فوجداری اور دیوانی صاحبان انگریز بہادر کے سپرد تھی الا مقدمات باشندگان قلعہ کی بادشاہ خود فیصلہ کرتے تھے اور لقب بادشاہی اور جلوا اور چہترا اور تخت اور قلعہ بدستور سابق اوسکی قبضہ مین تھا

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۷ء تک یہ آخر بادشاہ خاندان تیموری کا ہے جسپر اس خاندان کا نام بھی تمام ہو گیا اوسکی تاریخ پیدایش لفظ ابو الظفر سے نکلتی ہے ۱۱۸۹ ہجری مین پیدا ہوا اوسکو شعر گوئی مین بہت دخل تھا چنانچہ اوسکی اکثر شعر ہندوستان کے ہر ایک آدمی کی زبان پر جاری ہین محفل رقص اور سرود مین اوسکی غزلین اکثر

اسکے مارے جاتے ہی باقی لوگ بھی بھاگ گئے حافظ رحمت خان صاحب کی فوت کی کسی شاعر نے یہ تاریخ کہی ہے شد سر حافظ کا گرا کھوٹے
سی جسوقت کہ لاشاہ ہاتف نے دی آواز کہ جانا دل راشاہ شجاع الدولہ فتح کی خبر سنکر ہاتھی پر سے اوتر خدا کا شکر اور سجدہ
کرنے لگا کہ اسمین لوگ حافظ رحمت خان کا سر کاٹ کر لے آئے جنہون نے اسے پہلے دیکھا تھا اونسے پہچنوایا جب تحقیق ہوا دوبارہ
خدا کا شکر بجالایا اور جب سجدہ کر کے سر اوٹھایا پیشانی پر جو خاک لگی تھی اسکے پونچھنے کیواسطے اسکے ساتھی سالار جنگ نے چاہا کہ
رومال سے پونچھون اسنے منع کیا کہ یہ خاک میری پیشانی کی رونق ہے اون لوگون نے جو میرے باپ سے اور مذہب امامیہ کے
ایماندارون اور مسافرون سے گستاخیان کی ہین تو خدا کا شکر ہے کہ آج اسکا بدلہ منہ مانگا ملا اسوقت ضابطہ خان تردد
و انبوہ سے اس میدان مین شجاع الدولہ کے ساتھ تھا حافظ رحمت خان جو ۱۱۸۸ ہجری مین ارا گیا ایک شاعر نے اسکی ماریخ
کی یہ تاریخ و دیگر کہی ہے تاریخ چو از لفظ ظفر تاریخ جستند شد ہی باقی سر حافظ بریدند یعنی لفظ ظفر کے عدد لیکر اس حرف
ح کے عدد اور بڑھائے جاوین جو لفظ حافظ کے سر پر ہے فقط حافظ رحمت خان کے مرنے کے بعد
افغانون پر بہت ادبار آگیا اور بہر اسان ہو کر انکی جمعیت منتشر ہو گئی شجاع الدولہ نے اپنی فوج افغانون کے
اطراف اور اضلاع مین تعین کیا اور حکم دیا کہ جو سر داتا بعداری قبول کرے اسے حاضر کرو اور جو سرکشی کرے اوسے قتل
کرو پہلے تو دوندے خان کے بیٹے فتح اللہ خان وغیرہ اور حافظ رحمت خان کی اولاد محبت خان وغیرہ اور علی محمد خان
روہیلے کے بیٹے فیض اللہ خان کماون کے پہاڑون مین رہے جب آب ہوا کی ناموافقت سے تنگ ہو گئے آخر
ناچار شجاع الدولہ کے حضور حاضر ہوئے اور فیض اللہ خان اس گھمنڈ مین کہ سردار زادہ اور علی محمد خان کا بیٹا ہے اور
اسکا باپ اپنے عہد مین حافظ رحمت خان اور دوندے خان وغیرہ کا آقا تھا پہلے تو ایک جماعت کے ساتھ متفق ہو کماون کے
پہاڑ و نسی نشیب مین جو زمین ہے اسکا حاصل قریب دس پندرہ لاکھ روپیہ کا تھا انگریزون کے وسیلہ سے شجاع الدولہ سے
لیکر افغانونکی ایک جماعت سی وہان بخاطر جمع رہنے لگا اور روپیہ سے محتاج ہو گئے بلکہ روپیہ کی تباہی کی علت مین بہت دنون تک
گرفتار رہے اور نادر یہ کہ پہلے فیض اللہ خان کے پاس اپنی قوم کے وقت مین پانچ لاکھ روپیہ کے سوا اور کچھ ملک نہ تھا اب
ایسا ملک ملا کہ جسکا حاصل بیس لاکھ روپیہ سے کم نہ ہوگا اس فتح کے بعد ولایت کی کونسل والون کی بہت دنون تک گورنر
ہسٹنگ بہادر پر خفگی رہی کہ لڑائی مین شجاع الدولہ کا کیون شریک ہوا اور کس لیے انگریزی فوج اسکی مدد کو بھیجی گورنر نے
کچھ جواب معقول لکھکر بھجدیے کہ جس سے خفگی رفع ہو کر اور بھی زیادہ منظور نظر ثابت ہوا

پٹھانون سے فتح کیا ہوا ملک شجاع الدولہ نواب نجف خان مین تقسیم ہونا و نواب نجف خان بہادر

اسوقت مین اپنے مرتبہ سے گذر کر شجاع الدولہ کے برابر جا بیٹھا تھا اور شجاع الدولہ نے بضرورت پورانی دشمنی ترک کر کے
اس سے بہت اخلاص پیدا کیا بلکہ اپنے لڑکیون مین سے ایک اوسے دیکر نجف خان کا دل اپنی طرف متوجہ کرنیکو اسکے
بہت تاکید کر دی تھی نجف خان بظاہر اپنے تئین چھوٹا سمجھکر شجاع الدولہ کا ہمیشہ کیطرح ادب قاعدہ بجالاتا تھا اسوقت
کہ افغانون کے نصیب اوندھے ہو گئے اور انکی ریاست چھین گئی مرہٹہ کی مدد سے ضابطہ خان کے ملک مین سے تھوڑا سا نجف خان
کی تصرف مین آگیا یعنی ان ملکون مین سے جیسے چاند پور ندیہ اور شیرگڈھ وغیرہ گنگا کے اس طرف علی محمد خان اور حافظ رحمت خان
وغیرہ کے ملک سے متعلق گنگا کے شمالی طرف اور اکثر اسکا ملک بارہ اور سہارنپور وغیرہ گنگا کے دکن اور سہاپہا کی جانب
اور جتنا حافظ رحمت خان اور علی محمد خان کی اولاد اور دوندے خان کے تصرف مین تھا اور اب شجاع الدولہ

دوستی کے حق بھول گیا بلکہ سارے افغانون کی تباہ کرنے کا ارادہ کیا اور گورنر ہسٹنگ بہادر سے مشورہ کرا اور دو
کرنیکی عوض مین کمپنی کو بہت سا روپیہ دینا قبول کرکے افغانون سے لڑنیکا حکم لیا ہرچند گورنر بہادر کو کمپنی سے یہ حکم
نہ تھا کہ انگریزی فوج اپنے ملکون کی حدود سے شجاع الدولہ کے ملک یعنی کرم ناسا اور صوبہ اودہ اور الہ آباد کی حدو مین
بے ضرورت کسی کا ملک چھین لینے یا لڑنے کو بھیجے فقط یہی حکم تھا کہ جب کوئی شجاع الدولہ کے ملک پر چڑھے تب اوسکی اعانت
کرے اور انگریزون کے ملک یعنی بنگالہ اور عظیم آباد پر اس ارادہ پر آوے تو شجاع الدولہ انگریزونکی مدد کرے اور
یہ اسواسطے مقرر ہوا تھا کہ انگریز چاہتے تھے کہ افغان اپنے سردارون کی روک اور اون ملکون پر جابیچ قربان ہین
جو کوئی اسطرف کا قصد کرے پہلے انسے لڑے لیکن گورنر نے بعضی فائدون پر نظر کرکے شجاع الدولہ کو افغانون سے لڑنیکا
حکم دیا اور انگریزی فوج کو اسکی مدد کی واسطے مقرر کیا شجاع الدولہ نے حافظ رحمت خان وغیرہ کو لڑائیکی خبر کرکے کوچ کیا یعنی اول
یہ پیغام بھیجا کہ مین نے تم مین اور مرہٹہ مین صلح کرواکے اپنی طرف سی بہت سا روپیہ مرہٹہ کو بھرا ہے اور تمہین اسکی غلبہ
سے بچایا اور اس روپیہ اپنے ادا کی مدت گذر گئی کہ ابتک نہین داخل ہوا اب تمہین لازم ہے کہ وہ روپیہ فوراً ادا کرو
نہین تو لڑائی کو طیار ہو حافظ رحمت خان نے کہ بڑا عقلمند اور دور اندیش تھا اللہ خان وغیرہ دوندے خان کی اولاد اور
فیض اللہ خان علی محمد خان روہیلے کے بیٹے وغیرہ کو جمع کرکے کہا کہ شجاع الدولہ نے جو انگریزی طریق پر فوج آراستہ کی ہے
اور انگریزون کی مدد کے بھروسے پر آکے اور ہمارے ملک کو چھین لینے کا ارادہ کیا ہے چونکہ اسکی توپون کے زور سے بچنا
دشوار ہے بہتر یہ ہے کہ اس آفت کو اپنے سر سے ٹال دین اور یہ اسکا دعوی حق بجانب ہی شجاع الدولہ نے رحمت خان کو تو
یہ پیغام بھیجا اور ادہر خفیہ دوندے خان کی اولاد کو پیغام دیا کہ مجھے تمہارے ملک سے جو گنگا کے اسطرف ہی کچھ
سروکار نہین بخاطر جمع رہو لیکن اگر حافظ رحمت خان ہی کی صلاح کرتے بہتر تھا ان بیوقوفون نے روپیہ دینیکی صلاح ندی اور
اوسے لڑنے پر رہنمون ہوئے اور اورون نے بھی خود بہراہی کے غرور سے بیقدوری کی صلاح کا عذر کرکے لڑنے کو
بھڑکا کر مدد اور ساتھ دینے کا دم دیا حافظ رحمت خان نے ہرچند سمجھایا کہ دیکھو فرنگ کی لڑائی سے عہدہ برا نہوگے آبرو
میدان مین برباد کرکے بھاگ جاؤگے اور فرنگیونکے گولون کے مارے دھوین اوڑ جاینگے لیکن ان سب کی عقلین ماری
گئین کسینے اسکا کہا نہ مانا اور مقابلہ کی نوبت پہونچی شجاع الدولہ بہت سی فوج سے اور جرنیل ہبار کر مع توپون اور
بہت سی اسباب کی انکے ملک مین جاکر لوٹنے لگے حافظ رحمت خان نے ہرچند دوندے خان کی اولاد اور سردارون کی
طلب مین تاکیدین لکھین ہر وجہ سے جھوٹے جھوٹے وعدہ کرتے تھے لیکن کچھ تھوڑی فوج اور کہین کہین سے پہونچنے کا وعدہ لکھ آیا تھا
یہانتک کہ شجاع الدولہ نہایت قریب آپہونچا تب حافظ رحمت خان نے لڑنے کے سوا اور کچھ علاج ندیکھا اور خاص اپنی فوج
اور بعضی اپنی مددگارون سے کہ سب پچاس ساٹھہ ہزار سے کم نہ تھی نکلکر ایک سوکھی کھائی جسمین موڑ توڑ بہت تھی اور بڑی بگڑی اور
اوسکی کنارون پر بڑے پھیلے درخت تھے اسی اپنی پیش رو کیا اور اسکی پیچھے جو کچھ توپخانہ تھا بہت ترتیب سی چنکر لڑائی کا مستعد
ہوا ایک طرف سی شجاع الدولہ کی پلٹن اور دوسری طرف سی انگریزی پلٹنون نے سوای روبرو کی راہ افغانونکی صفون کی سب طرفین
گھیر لین اور اوس راہ کھائی سے ہوکر شلک چلانا شروع کیا جو یہ قوم توپ چلانیکے حق مین ایسی چالاک ہوتی ہین کہ انسے خدا ہی بچاوے
تو بچین افغان گھبرا گئے اور حافظ رحمت خان کے بہت ساتھی بھاگ گئے لیکن وہ اور اوسکی تھوڑے سے جگری رفیق میدان مین جمکر
لڑتے رہے قضارا ایک گولہ حافظ رحمت خان کی سینہ مین لگا اگرچہ اسکی چھاتی سے پار نہ ہوا تھا مگر اسکے صدمہ سی اسکی جان ہوا ہوئی

ملاقات کی اور معاملات مین اسے کچھہ اختیار بھی حاصل ہو گیا اسنے اپنی دانائی سے چند روز دونون طرف خوش رکھا
یہانتک کہ شجاع الدولہ مع مرہٹہ کوراکے طرفون مین آپہونچا بینی بہادر نے ایک فقیر کی زبان سے جسکا وہ بہت معتقد تھا
یہ سنکر کہ شجاع الدولہ کی فتح ہو گی اسکے پاس جانیکا ارادہ کیا اور اس بھید کو شتاب رای سے چھپایا اور کوئی فرصت کا
وقت تکتا رہا ایک وقت کسی محال کے بندوبست کرنیکے بہانہ سے انگریزی لشکر سے دور نکل گیا اور شجاع الدولہ کے
لشکر کی جانب چلا گیا تلنگونکی کمپنی جو اسپر متعین تہین باوجود اسکے کہ وہ اسے منع کیا کین پر وہ اپنی فوج لے شجاع الدولہ
کی فوج سے جٹ جا ملا جرنیل کرنک صاحب بینی بہادر کے جانے سے بہت حیرت مین آیا اور شجاع الدولہ کے آنے کی خبر
پاکر اپنی اس فوج کو بلایا جسنے قلعہ چنار کی تسخیر کو بھیجا اور وہ فوج شکست کھاکر وہان سے کچھہ فاصلہ پر پڑی تھی اس عرصہ مین
میرزا نجف خان بھی بوندیل کھنڈ سے آکر انگریزون کے ساتھہ ہوا اور انگریزی سردار نے میجر اسٹرٹ صاحب کو بعضی
فوج کا سردار کرکے لکھنؤ کو بھیجا تاکہ صوبہ اودہ اور وہان کی حدون سے خبردار رہے اور جرنیل کرنک سب فوج
اور میرزا نجف خان اور شتاب رای کو اپنے ساتھہ لے الہ آباد مین پہونچ وہان کے قلعہ کے لینے مین لگا اور میرزا نجف خان کی
بتلانے سے بڑی بڑی توپین جو وزیر کے لشکر سے لوٹ مین اسکے ہاتھہ لگین تھین قلعہ کے کسیطرف پتہ تھا لگاکر گولون کی
مار سے وہانکی دیوار کو توڑ ڈالا وزیر کے قلعہ دار علی بیگ خان وغیرہ یہ وقت تنگ دیکھکر امان چاہنے لگے راے شتاب رای
خاص انکے مال اور آبرو کا ضامن ہوا اور انھین قلعہ سے نکل جانے دیا اور قلعہ انگریزون کے ہاتھہ لگا اور وہ قلعہ دار
وہانسے نکلکر اپنے آقا کے پاس گئے اور شتاب رای نے راجہ بلونت سنگہ اور نور الحسن خان کی مدد سے ان دونون
صوبون کا حتی المقدور بخوبی بندوبست کیا اور عالیجاہ کی فوج مین سے روشن علیخان اور شیخ رجب علی اور شہسوار بیگ
تورانی جسنے میٹ صاحب کو مارا تھا ان سب کو اکثر محالون پر مقرر کیا جب وزیر کے آنیکی خبر پہونچی تب جرنیل نے
میرزا نجف خان اور شتاب رای کو اپنے ساتھہ لے اور تھانونکو مع نئی فوج کے جابجا چھوڑ وزیر سے لڑنیکا قصد کیا
اور وزیر بھی راو ملہار کو لیکر آگے بڑھا اور پٹھانونکی جماعت نے جو وزیر کے ساتھہ آنے کا وعدہ کیا تھا اور ساری
شہر مین خبر اوڑا رکھی تھی جب کام آپڑا تو ایک قدم بھی نہ اوٹھایا پر عماد الملک تو تھوڑے آدمیون سے آکر تماشا دیکھہ
رہا تھا نہ اسمین کچھہ زور تھا اور نہ ہراس سے کچھہ ہو سکتا تھا مرہٹے سے بھی انگریزی توپون کے صدمہ نہ اوٹھلائے
گیے ہاتھہ پاون مارکر آخر وہ اپنے مقام گوالیار کو چلا گیا شجاع الدولہ بھی اپنے نوکرون کی نمک حرامی دیکھکر لاچار ہوکر
پھر گیا علی ابراہیم خان نے پہلے بینی بہادر کی اطلاع سے یہ چاہا کہ وزیر کے لشکر سے آملون شہر سے نکلکر کئی کوس چلتا تھا
کہ اسمین وزیر کی دوسری دفعہ شکست کھانیکی خبر پائی لاچار ہوکر پھر اور کئی دنون تک اس اطراف مین چھپا رہا
جب وزیر اور انگریزون سے صلح ہو گئی اور جھگڑا فساد دب گیا تب وہانسے نکلکر مرشد آباد کو گیا مظفر جنگ جو مرشد آباد کا
نائب ناظم تھا اسکی حکومت مین جاہی تو اسکا بھی مذکور آویگا

شجاع الدولہ کا حافظ رحمت خان سے لڑنا اور روہیلون اور پٹھانونکا استیصال ہونا

شجاع الدولہ کا انگریزی سردارون سے اخلاص اور عہد و پیمان تھا کہ جب کسی دشمن سے لڑنیکا اتفاق ہو تو ایک
دوسرے کی مدد کرے جب اسنے میرزا نجف خان کی جانب خان اور جاٹ پر غلبہ کا حال دیکھا تو اس سبب سے کہ اسکو
افغانون سے پرانا کینہ تھا ایک وقت سعد اللہ خان علی محمد خان کے بیٹے اور عنایت خان حافظ رحمت خان کے بیٹے کی

انگریزونکا بادشاہی لڑنا اور نبی بہادر خان کا انگریزونکے پاس آکر پھر جانا اور وزیر کا دوسری دفعہ انگریزونسی لڑکر شکست کھانا اور مغلوب ہونا

جب نبی بہادر خان گنگا پار آپڑا بادشاہ نے معنیر الدولہ پیغام کرکے انگریزون کو بلوایا انگریز بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوکر بادشاہ سمیت گنگا پار ہوے اور نبی بہادر خان کو بھی اپنے نزدیک بلایا اسنے آکر انگریزون سے ملاقات کی اور انگریزون نے اس سے وزیر کے ساتھہ صلاح کرنیکا ارادہ ظاہر کیا اس شرط پر کہ عالیجاہ اور سمرو کو انکے حوالہ کردے نبی بہادر نے عرض کی کہ سمرو تو فوج والا ہے اور اس لڑائی مین وہ کچھہ نہین بگڑا ہے اسکا پکڑنا تو بہت مشکل ہے و عالیجاہ کا پکڑ دینا سہل ہے اگر اسبات کو وزیر منظور کریگا تو کوتاہی نہوگی اور انگریزون سے پیغام لیکر اپنے لشکر مین گیا اور اپنے ہمرازون سے وہ احوال کہا علی ابراہیم خان نے اس کا مافی الضمیر دریافت کرکے تک تاڑلی ہی عالیجاہ کو اس حال سے آگاہ کیا جو چہ سات کوس نبی بہادر کے لشکر سے آگے پڑا تھا عالیجاہ یہ سنتے ہی وہانسے کافور ہوگیا اور الہ آباد مین پہونچکر اپنے ساتھہ والون کو جو وزیر کی غارتگری سے خستہ حال ہوگئے تھے جیسے بن سکا ایسے وقت مین جمع کرکے آگے بڑھا افغانون اور روہیلون کی سرحد مین سے کسی آبادی مین پہونچکر ٹھہرا شجاع الدولہ کو غصے کے مارے ایسا خیال بھی نہ تھا کہ وہ بھاگ جائیگا جب یہ سنا بیگانہ لوگون مین بھاگ جائیگی سوائی اور کچھہ صلاح نہ دیکھا اور اپنے بعضے معتمدون کو فیض آباد اور لکھنؤ مین پہونچکر بہت تاکید کی کہ سب اسباب اور خزانہ حافظ رحمت خان کے ملک مین لیجاکر بریلی مین ٹھہراؤ اور آپ الہ آباد مین جاکر اپنے مان اور عورت کو ساتھہ لے علی بیگ خان کو الہ آباد کے قلعہ مین چھوڑکر اور بشیر حبشی کو چنارگڈہ کے قلعہ مین نگہبانی کیواسطے مقرر کرکے افغانون کے ملک مین گیا — نبی بہادر کے آنے کی بعد وزیر نے اوسکے مشورہ کو انگریزون سے صلح کرنیکے باب مین افغانون اور راو ملہار راو کی مدد کی بہر سے سے اور یہ سمجھکر کہ میری قدر اور منزلت محفوظ رہے اور خاندان کا نام نشان نہ ڈوبے اسکی اطلاع کو پسند کیا اور رات لکھنؤ کو رخصت کیا اور آپ ملک بنگش مین جاکر احمد خان بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوسرے افغان اور غازی الدین خان عماد الملک جو اتفاقا وہان آیا ہوا تھا ان سب سے صلاح و مشورہ کرنے لگا سبھون نے اسے یہی صلاح دی کہ راو ملہار راو مرہٹہ سے مدد لو کہ دکن کا پرانا سردار سپہ سالار ہے اور ملہار راو کا حال یہ تھا کہ احمد شاہ ابدالی کی لڑائی مین جو مرہٹون نے بڑی شکست اوٹھائی تھی اور انکا سب مال اور اسباب لوٹ گیا تھا سو وہ گوالیار کی طرفون مین اوقات گذاری کرتا تھا اور اسکی پاس کچھہ بھیر بھاڑ نہین تھی — شجاع الدولہ نے اپنے معتمدون کو ملہار راو کے پاس بھیجکر اپنی رفاقت کے لیے بلوایا اور انگریزون نے بشرط فتح ہونے کے کچھہ روپیہ دینے کا ارادہ کیا وہ قبول کرکے آیا اور شجاع الدولہ کے لشکر مین شامل ہوا اور راجہ بینی بہادر نے لکھنؤ مین جاکر راجہ شتاب راو کو لکھا کہ جو شرطین انگریزون کو منظور تھین اونپر شجاع الدولہ راضی نہین اور پہر لڑنیکی ارادہ پر ہین اور عالیجاہ اسکی ہاتھہ سی بلا چاہتا ہون کہ شتاب رای تو انگریزون کا بہت معتمد علیہ تھا اور عالیجاہ کی اسکی ہاتھہ سے نکالدینے کے وقت جو بینی بہادر نے اس سی سلوک کیے تھے انکا بہت احسان مند تھا بینی بہادر کی اسبات کو جرنیل کرنگ سی کہا کہ جو پہلے لشکر کا سردار اور اب میجر مٹرو صاحب کی جگہہ ہے فوج کا سردار تھا جرنیل نے اسکو بلانیکے باب مین ایک خط بہت تعظیم اور بڑی تکریم کا لکھا اور اسے شتاب رای کی معرفت بلایا بینی بہادر نے آکر جرنیل سے

اس راجہ نے انگریزوں سے بہت سی مکر و فریب کیے تھے اور آخر انگریزوں سے مغلوب ہو کر بھاگا تھا گورنر بہادر نے
جرنیل کوٹ کی چلتے وقت یہ اس سے قرار کیا تھا کہ فوج کٹک اور چکا تھا اور کسام اور سکاکول کی طرف سے
کرنیل بارس صاحب کلکتہ کے قلعدار کے زیر حکم ہمارے دیا اور ہمراہی کے لیے خشکی کی راہ ہو کر پیچھے جائیں گے
جب برسات گذر گئی گورنر بہادر نے فوج کے بھیجنے کا ارادہ کیا اور ایک انگریز کو تین لاکھ روپیہ کے نقد جس
سے معہ وکیل جمناجی کے پاس جو رکھ چھوڑا تھا اور سر دار لٹکرا اور کٹک میں وارد تھا وثیقہ عہد کا مضمون اسکو
دیکر آگے [illegible] فوج جدا اس طرف ہو کر جانے کی جمناجی سے پروانگی لے اس نے بہت سی مدارات ظاہر کر کے وہ بھی ملی
عرضی نویس [illegible] اور ملک کی سوال و جواب کے [illegible] کو اپنے باپ پر رکھا جو اپنے دار الملک برار ناگپور میں تھا
آخر وکیل ناگپور میں بھی بھیجا اور اس پاس عرضی کا یہ جواب دیا کہ انگریزوں کا قول و قرار قابل اعتماد نہیں اس
واسطے کہ انہوں نے بنگالہ کے حاکموں سے اور شجاع الدولہ کی اولاد سے جیسی جیسی بدسلوکی کی ہیں سب پر ظاہر ہیں
علاوہ اسکے ہم وکیل کے عہدہ سردار دکی مرضی کے تابعدار ہیں خاص صلح اور لڑائی میں اور اپنی حدوں سے فوج
کے رستہ دینے میں کچھ اختیار نہیں اور دکن کے سرداروں کا نہیں انگریز سے رو گئے بلکہ انکے ہنگامہ اور عظیم آباد کی حدوں
ٹھہریکا حکم ہے مگر [illegible] پہلے عداوت کا [illegible] کر کے اس امر میں درنگ کرتی ہے ہم سے فقط اتنا سے صیمت جانو کہ تم آج
یار رہے گو [illegible] سکر پھر [illegible] سمجھا کہ ہمارے اور تمہارے کو پہلے سے صلح ہے کیا ڈر ہو گا جو تم ہماری اب
رفاقت کرو اور تیس لاکھ روپیہ مدد خرچ کے طور پر ماہواری جو یہ مقرر کیے گئے سو ہم سے لیا کرو اور ہماری فوج جو دکن کو
جاتی ہے اسکی رفاقت کرو جمناجی اور اوسکے باپ نے یہ بات قبول کی پر یہ کہلا بھیجا کہ خیر کچھ مضائقہ نہیں ہم اس
شرط سے تمہارے رفیق ہوتے ہیں کہ پہلے چوتھ کی باقی جو اب سات لاکھ روپیہ کی ہمیں دینی ہے پہلے دیدو اور آیندہ
کو ایک صاحب ہمیں بتا دو کہ جس سے مہینے کے مہینے تین لاکھ روپیہ لے لیا کریں گورنر بہادر نے ان باتوں کو بہت گران
جانا اور اوکے سے کچھ امین کی ہو یا لی اس لیے قبول نکیا اور اس سبب سے کرنیل بارس صاحب کی روانگی میں
توقف ہوا اور جسطرح کہ انگریزی فوج پہلے اپنی اپنی حدوں میں اور مرہٹہ کی فوج برابر اسنے رو [illegible] بنگالہ
اور عظیم آباد میں تھی ویسے ہی رہی اور جمناجی کی فوج کٹک میں اپنے حدود پر قائم رہی اور ہر ایک دوسری کی
گھات میں ہو کر وقت کو تکتا رہا آخر کار ناگپور کے مرہٹے نے ان گفتگوؤں کو اپنے حصول مقصد کا واسطہ سمجھا
اور چوتھ کا روپیہ تمام و کمال جو لیا اور یہ بھی لیٹ اپنے وکیلوں [illegible] بعد اسکے اس سبب سے
کہ انکو دریعہ پونا اور ستارا وغیرہ کے سرداروں سے پہلے عداوت تھی جمناجی اپنے باپ کے پاس چلا آیا اور
کرنیل بارس بہت سی فوج لیکر گنجام کے رستہ ہو مندراج کے قلعہ میں پہونچا اور جرنیل کوپ سے متفق ہو کر پھر چندر ناگر سے
[illegible] اس مرہٹہ نے اسی کچھ سے نہ رہی اور چندرناگر بڑی مضبوطی سے صوبہ ارکاٹ پر غالب ہو گیا لیکن مندراج
[illegible] فقط اسنے ہاتھ پھیر لگا ایک دفعہ کرنیل بارس جو قاصدی پر سوار ہو کر کلکتہ میں آیا اور گورنر سے بہت سا
روپیہ ہی قوم میں سے [illegible] رکھا تھا اسے مندراج میں لیلیا اور مشہور ہے کہ مندراج میں
[illegible] رسد چیز کی بہت ہی قلت تھی لیکن انگریزی مضبوطی اور [illegible] سے واقف تھے اور
تین برس کے عرصہ تک مندراج کو قبضہ اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیا فقط

جو گوہد کو گئی تھی انگریزی فوج جسکا سردار کپتان بالمر صاحب بہادر تھا اور رانای گوہد کو گئی تھی چند روز وہین رہے کپتان نے
اپنے آدمی تسلی کیواسطے انکے قلعہ مین بٹھایے اور بعضی قلعون کے لینے کی فکر مین پڑا جو حقیقت مین اسکے باپ دادونکی تھے اور رہ
اسنے ہر جگہہ اور ہر مکان کا احوال پوچھا رانا نے کہا کہ جتنے میرے باپ دادونکے قلعہ ہین انمین سے گوالیار کا بھی ایک قلعہ ہے
کہ اس سے قبل سلاطین بابر کا سر لے اسے جبرًا اپنے قبضہ مین کرلیا تھا وہ جیسے دو بادشاہی قلعہ مشہور تھے جب سلطنت کمزور اور مرہٹے
قوی ہو گیے قلعہ دارون نے بادشاہ کی غفلت سی بہت سا روپیہ مرہٹون سے لیکر اس قلعہ کو انھین دے دیا اس وقت سے اتبک
مرہٹے کے پاس ہے اور یہ معاملہ محمد شاہ کے بیٹے احمد شاہ کے وقت مین ہوا تھا گوہد کا رانا اس سبب سی کہ گوالیار اور گوہد
مین تیرہ کوس کا فاصلہ ہے وہان کے حال سے بالکل واقف تھا اور شاید اس قلعہ کا ایک مخفی رستہ ایک پہاڑ پر ہو کر تھا
اور اور طرفون سے قلعہ کی اسطرف کی دیوار نیچی تھی یہ سب باتین اسنے انگریزی سردارون سے ظاہر کین اور جو آدمی
کہ اس راہ سے واقف تھی انھین لاکر حاضر کیا انگریزی فوج کے سردار نے مناسب رستہ مخفی اس دیوار پر چڑھنے کو بنایا
اور یہ مشہور کیا کہ گوہد سے کسی اور طرف کو کوچ ہے جب اسکا لشکر قلعہ سی پانچ چہ کوس کے فاصلہ پر رہا تب اسنے رات
ہونے کے سبب لشکر کو وہین چھوڑ دیا اور فقط فوج کو ساتھ لیکر نکلا جو پہلے سے تیار کروا رکھی تھی انھین سے قلعہ
کیطرف جلد اور چلین بڑی وہان پہنچکر قلعہ پر چڑھ گیا اور قلعہ کی محافظون کو توپین مارنا شروع کیا کہتے ہین کہ
قلعہ دار مرہٹے نے غصہ سی یا ڈر کے مارے اپنے بڑے بڑے رفیقون کو مار ڈالا اور یون بھی سنا ہی کہ بادشاہی وقت کا
ایک قدیم نگہبان اس سبب سی کہ مرہٹون نے اس سے ایفای وعدہ نکیا دلمین اسنے بغض رکھا تھا اور اوپری دلسے
اس سی سازش رکھکر قلعہ کے اندر رہتا تھا یہ کام اسکی مدد سے ہوا غرض کہ قلعہ انگریزی کے تصرف مین آگیا
اور ویسا ہی سنا گیا کہ مہاجی سندھیہ کہ مالوہ اور اوجین اور گوالیار کے قلعہ کا مالک تھا ۱۱۹۴ھ ہجری مین برسات کے
موسم جب جرنیل گادر صاحب بندر سورت کو گیا تب اسنے وہان آکر برسات کاٹی اور برسات کے بعد کچھہ اچھی طرح
معلوم نہین کہ جرنیل گادر صاحب کی مقابلہ کیا جو قلعہ تسی کو کرے تھا گوالیار کے تدارک پر اور الہ آباد اور کالپی کیطرف
اور اٹاوہ کی طرف مین آنیکا ارادہ دلمین ٹھانکر روانہ ہوا ان طرفون مین انگریزی فوج جو گوہد مین متعین تھی اور کرنیل
اگرچہ پہاڑ نیمین کی راہ ہو کر مالوہ اور اوجین کے ملک مین ایسی برسات مین آیا تھا آنے کرنے کو مشہور نہوا ایک مدت
کے بعد معلوم ہوا کہ انگریزی سردار خرچ کی زیادتی اور قحط کے باعث اور غلہ کی کمی سے تنگ ہو کر اور گوہد کے رانا سے
بھی کچھہ نفاق سا معلوم ہوا ان وجہون سے اوسکی اعانت چھوڑکر گوہد اور گوالیار کے قلعہ کو اسیکی اختیار مین
رہنے دیا اور آپ مرہٹے سے صلح کرنا بچارا مہاجی سندھیہ نے بھی غنیمت جانکر لڑائی موقوف کی انگریزی سردار
سے السن کا نپور اور کورہ کی طرف آتے اور صلح کی اسپر عہد و پیمان دونون کو منظور رتھی استوار ہونیکے لیے
الہ آباد کی حدون مین ٹھہرے اور انفصال کی منظوری آئی سندھیہ گوہد کے رانا سے جسنے قلعہ گوالیار کو انگریزون
کی مدد سے چھین لیا اور مرہٹون کے اکثر ملک لینے کی ارادہ کے سبب دل مین پیچ و تاب کھاتا تھا اسکی بعد بگاڑ
دینے کی فکر مین لڑکے اسکی ملک کو لوٹنا شروع کیا اور رانا کا سارا ملک اور بڑے بڑے قلعہ مہاجی سندھیہ نے
چھین لیے اور رانا کے پاس قلعہ گوہد اور گوالیار کا قلعہ رہگیا سو سندھیہ کی فوج نے ان دونو قلعون کے
نواح کو گھیر لیا اور رانا کو نہایت تنگ کیا رانا جیت سنگھ بنارس کا زمیندار بھی سندھیہ کی مدد اور حمایت مین تھا

لیا گیا انپر ظلم کیا نجیب الدولہ سورجمل جاٹ کے مرنے کے تھوڑے دن کے بعد بیمار پڑا اور شاہجہان آباد کی آب وہوا ناموافق ہونے سے نجیب گڈھ مین جاکر ٹھہرا کوئی دنون تک بیمار رہا آخر اسی بیماری مین آخر ہوا اسکے مرنے کے بعد اسکا بڑا بیٹا ضابطہ خان باپ کی جگہ بیٹھا

مرہٹون کا دکن کو لوٹ جانا اور نجف خان بہادر کا خدا کے حکم سے مروج ہونا

جب میرزا نجف خان مرہٹون کے ساتھ بڑے کروفر سے شاہجہان آباد مین پہونچا مرہٹہ نے اسکو بادشاہ کے حوالہ کر اسکے حق مین بہت سی سفارش کی اور اپنی طرف سے بھی اس سمت کے کامون پر مقرر کرکے دکن کو روانہ ہوئی نجف خان نے جب مرہٹہ کے سبب یہ قوت پائی اقتدار بڑھانیکا ارادہ کیا اور اپنے نزدیک یہ مناسب جانا کہ ایک بادشاہی ملک کوئی ایک ملک جسمین بادشاہ کا بہت دباؤ نہوا وسے تسخیر کرے چنانچہ دہلی اور آگرہ کے پاس کے اکثر جنگلون کی سندین جنمین بادشاہی عامل کے غلبہ جات کے سے مداخلت کرنیکی تاب نہ تھی بادشاہ سے حاصل کی اور مفلسون اور مہلاسون کی ایک فوج روزینہ دینے پر بھرتی کرکے ان محالون کی جانیکا قصد کیا جب جاٹ کی حدود مین پہونچا سورجمل کے بیٹے نے ایک بڑی فوج معہ سیمرو فرنگی کے کہ جسکی ساتھ چھ ہزار تلنگہ پتھر کلا والے اور پندرہ سولہ توپین تھین نجف خان کی روکنے کیواسطے بھیجین کول اور جلیسر کی طرفون مین بادشاہی رستہ پر مقابلہ ہوا چہ نجف خان کی فوج نبی اور اسکی ہمراہی ناآزمودہ کار تھی اکثر نے کوتاہی کی اور بعضے جرائین کرکے زخمی ہوئے اور مارے گیے لیکن جاٹ کے سوارون کی بھی شکست ہوئی اور پیچھے ہٹنے پر سیمرو توپون اور بندوقون کے مارے نجف خان کے ساتھیون کو جمع نہین ہونے دیتا تھا نجف خان بہادر کے بھی بائین ہاتھ مین بازو پر گولی لگی خون جاری ہوا اسنے ایک پختہ کوئین کے اوٹ مین جاکر اپنے زخم کو باندھا اور تھوڑے سی سوارون اور فیل نشینون سے جو موجود تھے خدا کا نام لیکر گھوڑونکی باگ پھیر سیمرو کی فوج پر حملہ کیا خدا کا کرنا سیمرو بھاگ اوٹھا اور اسکی سپاہی بھی پریشان ہو بھاگ نکلے نجف خان کی فتح ہوئی میرزا نجف خان نے اس فتح کی بعد اکبرآباد کی صوبہ داری کی بادشاہ سے درخواست کی بادشاہ کو تو اکبرآباد سے کچھ فائدہ نہ تھا اور وہان کا قلعہ بھی جاٹونکے پاس تھا بہکانے والے لوگون نے جیسے حسام الدین خان اور عبداللہ خان کہ نجف خان کا الگ ہونا چاہتے تھے بیعذر اور بلاتامل وہان کی سند لکھکر بھیجین جو نجف خان کی قسمت تو زور پر تھی وہان کا انتظام اس سے بن پڑا اور اکبرآباد کا بھی قلعہ اسنے لے لیا نجف خان سے نے کثرت اور سردارون کی جمع کرنے مین فائدہ دیکھہ مال اکٹھا کرنا ترک کر دیا جو ملتا تھا سب کا سب سپاہ مین خرچ کرتا تھا اور بقدر ضرورت آپ بھی لے لیتا اور اپنے رفیقون کو اپنے برابر رکھتا اسیطرح اچھے اچھے سردار اور بہت سی سپاہ جمع ہوئی اسکی بعد ڈنگ کے قلعہ پر چڑھائی کی یہ قلعجات کے مشہور قلعون مین سے تھا اور بہت ہی مضبوط دکھلاتا تھا غرضکہ چودہ مہینے مین بھی قلعہ فتح نہوا اور بہت سا اقتدار حاصل کیا اور بادشاہ کی حضور مین امیرالامرا نجیب الدولہ سے منتقل اور ضابطہ خان کو موقوف کروا آپ لیلیا اور ذوالفقار الدولہ امیرالامرا بہادر غالب جنگ خطاب پایا سورجمل کا بیٹا کہ اس قلعہ مین حاکم تھا اور قلعہ مین چلا گیا اور نجف خان صلح کیکے امان خواہان ہوا اسنے مناسب طور پر فیصلہ کرکے صلح کر لی

فصل ۲ دربیان عملداری سرکار انگریزیکا ہونا

کرنل ہارس کی فوج کا مندراج کیطرف جانا ملتوی رہنا اور کنگ کی برموالکا کچھ احوال وانگریزی

انھین ایسا ڈھب ڈالا تھا کہ ہند کی فوج کو مقابلہ مین ہٹا دی اور نہ ٹھہرتا تھا اور نہ کسی کو یہ خیال تھا کہ کوئی شخص اسکو
لڑائی مین ہار سکیگا دو دفعہ تو مرہٹہ سے لڑا اور جب ابدالی کی فوج اسکی ملک مین آئی کہ وہ بڑی پایداری سے تو اوسکا شکست
ہو کر لڑا اور آخر بچا رہا اور افغانون کی لڑائی مین صفدر جنگ سی لڑکر اور بڑی دلیری اور جانفشانی سے غالب
آیا اور صفدر جنگ وزیر سے مقدور والے نے اس سی مدد چاہی اور اسنے اوسکی اعانت کی جو اسکے ملک اور زمینداری
شاہجہان آباد سے بہت لگی ہوئی تھی اور ہمیشہ اوروں کے ملک اپنے مین لگا رہتا تھا اس سبب سی نجیب الدولہ
کو اس سی دلی بغض تھا اور وہ بھی اسکی فکر مین لگا رہتا تھا دونون مین ہر ایک اپنا داؤن تکتا تھا مگر نجیب الدولہ
کو اس سی جی مین خوف و اندیشہ تھا جب اسکی عمر پوری ہو لی ایک روز اسی لڑائی مین مارا گیا لڑائی بند ہو گئی
جب یعقوب علی خان نے آکر اسکی ہاتھ کے ناسور اور چھیٹ کی آستین سے پہچانا تب اسکا مرنا تحقیق ہوا اور
نجیب الدولہ کی فتح ہوئی

جواہر مل سورجمل کا اپنے باپ کی جگہہ بیٹھنا اور بہت جلد مر جانا اور نجیب الدولہ کا وفات پانا اور اسکے بیٹے ضابطہ خان کا باپ کی جگہہ بیٹھنا یعنی قائم مقام ہونا

جواہر مل کہ سورجمل کے سب بیٹون مین بڑا تھا باپ کی جگہہ بیٹھکر مغرور ہو گیا اور مرہٹہ کو بلا کر اسکو ساتھ لے شاہجہان آباد
کے قلعہ کا محاصرہ کیا اور نجیب الدولہ و جواہر مل مین میدان خضر آباد مین ملاقات ہوئی بعد اسکی جواہر مل
نے سمرو فرنگی نمک بحرام کو اپنا رفیق کیا یہ وہ شخص ہے جسنے اپنے آقا عالیجاہ کو شجاع الدولہ سے ملکر اسکے
سپرد کر دیا تھا اور اسکی گھر بار کو برباد کیا اور پھر شجاع الدولہ سے بدی کی اور عالیجاہ کی ہزارون چقماقدار
بندوق اور توپ وغیرہ لیکر خود سر ہو گیا تھا غرض جاٹ نے آپکو صاحب فوج و مال سمجھکر راجہ جی سنگہ سوائی
سے توپون سے لڑنیکا ارادہ کیا اور بہت سی فوج اکٹھی کرکے جی نگر پر چڑھ گیا مگر باوجود اسکے کہ توپخانہ فرنگی کا
اور اسکی باپ کی فوج بہت آراستہ تھی راجپوتون سے شکست پاکر اولٹ آیا اسنے اپنی تھوڑی سی زندگی مین باپ
کے بہت سے رفیقون اور تابعدارونکو مار ڈالا اور چھیدا نام ایک چوبدار کو بہت سردارون سے بڑا کرکے سبکو خود
سے ناخوش رکھا تھا لوگون نے اسی سے تنگ ہوکر ایک شخص کو اسکی مارنے کے لیے مقرر کیا آخر سورجمل کے
مرنے کے تھوڑے دنون کے بعد دغا سے مارا گیا اسکی بعد رتن سنگہ سورجمل کے بیٹون مین سے اسکی جگہہ بیٹھا جو نامرد
تھا اسکو دوا کی بہت تلاش تھی ایک بیراگی دوا کے بہانہ سے اسکا بہت سا روپیہ کھا گیا جب اسکی قلعی کھل گئی
تب اس اتیت نے راجہ کے مارڈالنے مین اپنی جان بخشی دیکھی اسی لیے دوا کے بہانہ سے اسکو الگ لیجا کر دغا
سے مار ڈالا اور آپ بھی اپنے تئین مارا اسکی بعد اسکا بھائی نول سنگہ راج کی گدی پر بیٹھا رنجیت سنگہ اسکا چوتھا بھائی
سورجمل کی بعضی عورتون کی مدد سے جسکے پاس بڑا روپیہ تھا اپنے بھائی سے پھر کر ایک قلعہ پر قابض ہو گیا راج کا
بند و بست بگڑ گیا اور جو سورجمل کا قدر و مرتبہ تھا اوٹھ گیا نجیب الدولہ اب بہت سا اقتدار پاکر چندروزہ
شاہجہان آباد کا حاکم رہا اگرچہ روہیلہ تھا اور یہ ذات بہت خسیس ہوتی ہے پھر بھی وہ منصف اور خلائق کا
خیرخواہ تھا پر اسکی ساتھی روہیلہ نے بدظنی سے شاہجہان کی رعیت اور امیرون اور اشرافون کو بہت ستایا اور خداجانے

نقل مخزن التواریخ

یہ بادشاہ احمد شاہ ابدالی نے سات مرتبہ ہند پر فتح حاصل کی ہر مرتبہ نقد وجنس بے شمار لیکر اور تاج بخشی کر کر واپس گیا آخر مین احمد شاہ ابدالی کی شادی محمد شاہ کی بیٹی سے ہونا او صاحبہ محل بیگم محمد شاہ اور ملکہ زمانہ کو اپنے ساتھ ولایت لیجانا

جبکہ احمد شاہ بادشاہ نے جشن کیا اور عالمگیر ثانی تخت پر بیٹھا اور عماد الملک کا اقتدار ہوا تب ملکہ زمانی فرخ سیر کی بیٹی اور محمد شاہ کی عورت صاحبہ محل اسکی دوسری عورت کہ ملکہ زمانی کی خانہ زاد بیٹی اور محمد شاہ کی اسی بیگم سے ایک لڑکی ہوئی تھی وے سبکی سب زمانہ کی گردش سے آزردہ رہتین تھین اور عماد الملک کی نمکحرامی اور لوٹ دیکھ دیکھ اپنا رہنا ہندوستان مین نہین چاہتین تھین جب انھین شاہ ابدالی کا پھرنا تحقیق معلوم ہوا تب اونھون نے محمد شاہ کی لڑکی کی شادی کری اور آپ اسکی ساتھ چلنے کا پیغام بھیجا شاہ ابدالی نے اسباب مین آنکو ہمراہ لیجانے مین اپنا فخر جانکر قبول کیا اس لڑکی کی اپنے ساتھ شادی کرلی اور ملکہ زمانی اور صاحبہ محل کر کے طیاری کر کے انھین اپنے ساتھ لے لاہور کو روانہ ہوا جب لاہور مین پہونچا اپنے بیٹے تیمور شاہ کو لاہور اور ملتان اور ٹھٹھہ کا حاکم کیا اور جہان خان کو اسکا سپہ سالار کیا اور شاہزادہ کو وہان بٹھال کر آپ کابل کے رستہ ہو کر قندھار کو چلا گیا

عماد الملک کا باتفاق رحمت خان بنگش اور مرہٹہ کی شاہجہان آباد کو محاصرہ کرنا اور نجیب الدولہ کا شاہجہان آباد سے نکلکر اپنے ملک کو جانا اور عماد الملک اور احمد خان بنگش کا امور سلطنت مین تسلط پانا

عماد الملک کہ فرخ آباد مین احمد شاہ ابدالی کی ولایت کو چلے جانیکی راہ دیکھتا تھا جب ابدالی کی قندھار کو روانہ ہونے اور نجیب الدولہ کی امرا کی رائے پانیکی خبر سنی نجیب الدولہ کے بجای احمد خان بنگش امیر الامرا کیا اور بادشاہ جہان آباد کو چلا گیا اور رگھناتھ داد بالاجی راؤ کے بھائی کو بار بار لکھکر بلایا اور باتفاق ان سبکی دہلی کا محاصرہ کیا عالمگیر ثانی اور نجیب الدولہ نے قلعہ نشین ہو کر پینتالیس دن تک توپ اور رہکلہ اور بان سے لڑائی کی آخر صلح ہو گئی نجیب الدولہ بحرمت اور بمال قلعہ سے نکلکر اپنے ملک کو چلا گیا جو دریا کے اس پار سہارنپور وغیرہ بالکل قبضہ کے اسکی متعلق تھے عماد الملک اور احمد خان بنگش سلطنت کا مختار کل ہوا

سورج مل جاٹ کا نجیب الدولہ کی لڑائی مین محمد خان بلوچ کے ہاتھ سے شاہجہان آباد کی میدان مین مارا جانا

نجیب الدولہ منصب امیر الامرائی کے نام سے شاہجہان آباد مین تسلط ہو کر جوان بخت جہاندار شاہ شاہ عالم کے بڑے بیٹے کو کہ ولیعہد تھا اسکی باپ کی جگہہ شاہجہان آباد مین تخت پر بٹھا کر وہان کا بندوبست کیا کرتا تھا انھین دنون مین یہ شخص بہت باشعور تھا اور واقع مین سرداری کی لیاقت بھی رکھتا تھا اور اسنے اپنی تہور وجوانمردی مین بھی مشہور کر رکھا تھا سورج مل جاٹ کی برابر اسکی قوم کے راجاؤن مین ہوشیاری اور ملک گیری [illegible] مین کوئی نتھا اسنے چار قلعہ ایسے استوار پایدار بنا لیے تھے کہ ہند کے بڑے بڑے مقدور والون کو انکا لینا مشکل تھا اور بارہ ہزار گھوڑے خاص اسکی طویلہ مین تھے اور ان گھوڑون پر سوار ملازم تھے اور انکو گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی اور سپہ گیری کے ہنر سکھاے تھے کہ ہندوستان بھر مین اس سے زیادہ نہین سوجتا تھا اور

نے فتح کر لی اور افغانون کو مار کر دریاے اٹک کے پار کر دیا یہ خبر سنتے ہی چوتھی دفعہ احمد شاہ
ابدالی بڑا لشکر لیکر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور پانی پت پر ایک جنگ عظیم احمد شاہ ابدالی
اور مرہٹون سے ہوئی جسمین مرہٹون نے شکست پائی اسی ہزار آدمی مرہٹون کا مارا گیا
اور دتا سیندیا اونکا میر لشکر میدان مین کام آیا افغانون کے طرف شجاع الدولہ صوبہ دار
اوده اور حافظ رحمت خان اور دوندے خان روہیلہ تھے اور دوسری لڑائی سکندرہ کے
قریب ہولکر سے ہوئی اوسنے ایسی تباہی اور مصیبت اوٹھائی کہ اوسکے ہمراہ ان سے چند
ہمراہیون کے ساتھہ وہ خود بھاگ گیا مگر فوج ساری میدان مین کام آئی ابھی یہ حال یہ انہونے
پایا تھا کہ مرہٹون نے ایک فوج لاکھہ سوا چالیس ہزار آدمی کی جمع کی اور اسمین
فوج کا سردار شیودیوارے مرہٹہ پیشوا کا بیٹا تھا اوسنے وزیر سے ملا او جاٹون
کو ہمراہ لیکر دہلی کی طرف کوچ کیا احمد شاہ ابدالی دریاے جمنا سے
پار ہو کر دشمن کے مقابلہ کو گیا اگرچہ اوسکی فوج دشمن کی فوج کے سامنے کچھ حقیقت
نہین رکھتی تھی پر مرہٹون کا حوصلہ نہوا جو اوسکے سامنے آوین کر پانی پت
کے مورچون پر اپنے تئین چھپایا احمد شاہ ابدالی نے اونکا تعاقب
کیا پر کچھہ فائدہ نہوا پھر میدان کی لڑائی ہوئی مرہٹون
کی فوج تیرہ تیرہ ہوئی اور بائیس ہزار قیدی اور پچاس
ہزار گھوڑے اور بہت مال غنیم کا احمد شاہ ابدالی
کے ہاتھہ آیا ۹ جنوری ۱۷۶۱ سنہ ء کو احمد شاہ
ابدالی نے دہلی کو چھوڑ کر ولایت کو کوچ کیا اور
عالمگیر ثانی کے بڑے بیٹے جسکا نام علی گوہر
تھا اور جسکو غازی الدین نے بوقت
مار ڈالنے عالمگیر ثانی کے تخت پر
بٹھایا تھا براے نام اوسکو
بادشاہ بنا کر چھوڑ
گیا شاہ عالم
ثانی ۱۷۵۹ سنہ عیسوی
سے لغایت
۱۸۰۶ سنہ ء
تک

شا

صوبون مین جیسا کہ چاہتے ہے ابدالی کا عمل و دخل سنہ ۱۱۹۱ ہجری تک تہوا اور سکھ نہایت قادر ہو گئے ایک
ایک رئیس نے ہر ضلع کو اپنے قبضہ مین کر کے ملک اور رعیت کو آباد کیا اور اب کہ سنہ ۱۱۹۵ ہجری میرزا
نجف خان امیر الامرا کی فوج قریب لاہور کے پہونچی اور بہت سی لڑائیان ہوئین احمد شاہ بادشاہ
سنہ ۱۷۴۸ع لغایت سنہ ۱۷۵۴ع اس بادشاہ کے عہد مین دربار مین بڑا ہنگامہ اور فساد رہتا تھا کیونکہ احمد شاہ بادشاہ
اور اوسکے وزیر صفدر جنگ مین خانگی رنجش ہمیشہ چلی جاتی تھی چونکہ صفدر جنگ وزیر نے خوجہ شاہی
کو جسکو بادشاہ چاہتے تھے مار ڈالا تھا اس لئے بادشاہ اوس سے بہت ناراض تھا چنانچہ
اوسنے باعانت امیر الامرا غازی الدین خان کے جو کہ نظام الملک کا پوتا تھا وزیر صفدر جنگ کو اپنے
دربار سے نکلوا دیا تھا اور غازی الدین کو وزارت دی غازی الدین پہلے وزیر سے بدتر نکلا اس لئے بادشاہ
نے اوسکے نکلوانے کی تجویز کی مگر غازی الدین نے بمدد ہولکر ملہار مرہٹہ کے احمد شاہ کو پکڑ کر قید کر دیا
اور اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور جہاندار شاہ کے ایک بیٹے کو جسکا خطاب عالمگیر ثانی مشہور ہے
تخت پر بٹھا دیا عالمگیر ثانی سنہ ۱۷۵۴ع سے لغایت سنہ ۱۷۵۹ع تک اس بادشاہ کے وقت مین تمام قلمرو
مین تہلکہ برپا ہو گیا تھا افغانون نے پنجاب پر حملہ کر کے ملتان اور لاہور پر قبضہ کر لیا اور اسی
نواح مین سکھون کی بھی طاقت اور تعداد بڑہنی شروع ہو گئی اور جاٹون اور روہیلون نے جابجا
لوٹ مچا دی اور مرہٹے بھی دھاوا مار کرتے پھرتے تھے یہانتک روہیلکھنڈ کے شہر بھی اونھون نے
لوٹ لئے ایسے وقت مین غازی الدین نے پھر پنجاب فتح کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ ایک عورت
کو جو قوم سے پٹھانی تھی اور جسکو احمد شاہ ابدالی لاہور کی حکومت سونپ گیا تھا غازی الدین خان
نے گرفتار کر لیا یہ خبر سنکر احمد شاہ ابدالی پھر تیسری دفعہ ہندوستان پر چڑھکر آیا اور بڑا
لشکر لایا اور دہلی مین پہونچکر سنہ ۱۷۵۶ع مین اوس شہر کو غارت اور برباد کیا جیسا کہ نادر شاہ
کے ہاتھ سے سنہ ۱۷۳۹ع مین ہوا تھا عالمگیر ثانی نے احمد شاہ ابدالی سے درخواست کی
کہ کوئی اپنا محافظ میرے اوپر چھوڑ دیا جاوے تا کہ غازی الدین خان جو میرے
اوپر ہے آپ کے جانے کے بعد مجھسے بدسلوکی سے پیش نہ آوے چنانچہ اوسنے عالمگیر کی
حفاظت کے واسطے قوم روہیلہ کا ایک سردار دہلی مین متعین کر دیا تا کہ غازی الدین خان کی قوت
کو ترقی نہو مگر ویسے غازی الدین نے احمد شاہ ابدالی کے جانے کے بعد مرہٹون کی مدد
سے فوراً بادشاہ کو پکڑ لیا اور دار السلطنت پر بھی اپنا قبضہ کر لیا اور بادشاہ کو مار کر جمنا
مین اوسکی لاش پھینک دی مگر اوسوقت اوسکو اپنی جان بچانی دشمنون سے مشکل پڑی
اور ہر ایک طرف کا فتنہ و فساد نہ تھما سکا اس لئے جاٹون مین جا کر اوس نے پناہ
لی اب افغانون اور مرہٹون مین لڑائی قایم ہوئی مرہٹون نے جب دیکھا کہ میدان خالی
ہے کوئی اونکا حریف نہین دکھائی دیتا تو اونھون نے ملک کا دعویٰ کیا اور چاہا کہ ہم ہندوستان
کے مالک بنجاوین چنانچہ سکھون سے مدد لیکر دہلی اور آگرہ اور ملتان اور لاہور اونھون

جیون سنگه کشمیری کا حال اور شاہ ابدالی سے کے ساتھہ اسکا تمرد کرنا اور اس ہندو نیم مسلمان کا انور الدین خان سی مغلوب ہونا

جیون ذات کا کھتری اور کابل کا رہنے والا احمد شاہ ابدالی کے وزیر شاہ ولی خان کا کارندہ تھا ایک دفعہ اسی احمد شاہ نے کابل کے محالات کے زر کی طلب کو ایلچی کر کے معین الملک کی پاس بھیجا اور دوسری بار سنه ۱۱۶۶ ہجری مین جب کہ اسد اللہ خان آغا ض کو کابل سے کشمیر کی فتح کو روانہ کیا تھا اس کو بھی ساتھہ کر دیا تھا اس نے کشمیر کا اس صوبہ دار سکے ہاتھہ سی چھین لیا جو کہ عالمگیر ثانی کیطرف سی مقرر تھا اور خواجہ کنجک فوج افغانون کا سردار تھا اور اپنا نایب بنایا اور سکھہ جیون کو وہان دیوان مقرر کیا اور آپ پھر آیا ایک مدت بعد سکھہ جیون نے افغانون کے سردار کو مار ڈالا اور خواجہ کنجک کو پہلے قید کیا تھا اور پھر کشمیر سے نکال دیا اور عماد الملک سی وہان کی صوبہ داری کی سند بمہر عالمگیر ثانی اپنے نام منگوالی اور خطبہ اور سکہ عالمگیر کے نام مقرر کیا اور ساری صوبہ کو مع خالصہ و جاگیر ضبط کر کے مالک ہو گیا طرحدار اور نیک خو تھا اور اوسکی عقیدی مسلمانون کیسہ تھے کشمیر کے بزرگون کے مزار اور وہان کے باغون کو مرمت کروائی تھی اور ہر روز کچہری کے فراغت ہونے کے بعد دو سو مسلمانون کو اپنی آنکھون کے سامنے طرح طرح کے کھانے کہلاتا اور ہر مہینے کی گیارہوین تاریخ بڑے بڑے شاعرون کی مددگاری دس شخص موزون طبع رکھے تھے اور اسی تاریخ مین پکا ہوا کھانا لوگون کو اور نابینا اور مسافرون پر بھی ہر ایک کے حال کی موافق رعایت کرتا اور ہر ہفتہ مین مشاعرہ قرار دیا تھا شاعرون کی مددگاری کیواسطے دس شخص موزون طبع رکھے تھے کہ کشمیر کی تواریخ ابادی کی وقت سی اسکی عہد تک لکھین ان پانچون شاعرون مین سے ایک کا تخلص توفیق تھا اور اسکا نام کشمیری زبان مین لالہ جو ہے اسوقت مین اسکی برابر کشمیر بھر مین کوئی نہ تھا اور دوسرا محمد علیخان تخلص متین سے تذکرہ حیات الشعرا تالیف کرایا ہے یہ شخص حسام الدین خان کی بھائی کا چھوٹا بیٹا ہے جو کشمیر کا متوطن اور بادشاہی منصب دارون مین سے تھا تیسرا میرزا قلندر متین کا چھوٹا بھائی اور کبھی اسکا تخلص قلندر اور کبھی قلندر تھا اور کہتے ہین کہ اسنے لاکھہ بیتین بنائین ہین چوتھا محمد علی اسکا تخلص فتنہ اور ایک شخص کا نام یاد نہین غرضکہ شاہ ابدالی انور الدین خان کو کشمیر کیواسطے مقرر کر کے راجہ جمو کے وہانکی ایک جماعت کو راہ بتانے اور مدد کرنے کے لیے بلایا ابدالیون اور قزلباش اور ایلات خراسان کی فوج اسکی ساتھہ کی انور الدین خان راجہ جمو کے آدمیون کی دلالت سے جمنا پار ہو کر کشمیر کی حدون مین آیا سکھہ جیون سنگہ نے سخت رستون کے ناکون پر اپنے لوگون کو روکنے کے واسطے بٹھا دیا دونون طرفون سے بہت لڑائی ہوئی آخر انور الدین خان اونپر غالب ہوا اور اونھین پہاڑون اور گھاٹون سے ہٹا دیا اور بہت سی آدمیون کو مار ڈالا بھاگے ہو نکا پیچھا کیا جب کشمیر مین پہونچا جیون سنگہ صفین باندھکر کھڑا اور اپنے مقدور بھر بہت سے ہاتھہ پانون پیٹے آخر مغلوب ہوا اور اسکی ہمراہی بھاگ گیے اور خود وہ اپنے یعنی خواصون اور کنبے اور قبیلے سمیت پکڑا گیا احمد شاہ ابدالی نے فتح کی خبر پا کر انور الدین خان کو کشمیر کا نایب کیا سنه ۱۱۷۱ ہجری مین احمد شاہ قندھار کا قصد کر کے لاہور سے کوچ کر کے کابل مین پہونچا یہ پچھلی بار ہے کہ احمد شاہ ابدالی ہندوستان مین آیا مگر خراسان کا بندوبست جو اسکی خاطر خواہ نہونے پایا تھا اس سبب سی لاہور کا بندوبست اور سکھونکا استیصال کرنیکی فرصت نہ ملی لاہور کا صوبہ اور ملتان اور ٹھٹھہ اسکی گماشتون کے ہاتھہ سے نکل گیا اسکی پہلے کی نسبت ان ملکون مین زیادہ غالب ہو گئے اگرچہ یہ کبھی کبھی وہ اور اوسکا بیٹا ملتان کیطرف فوج بھیجکر دوڑ کرتا تھا اور ملتان کے

پانچ مہینے تیرہ دن بعد انیسوین ذیقعد کو بالاجی بھی اپنے بیٹے اور بھائی سے جا ملا اسنے اپنے مرنے سے کئی مہینے پہلے مقدم اور
پٹواری اور بڑہئی اور دھوبی اور نائی اور اور حق دارون کے رسوم ضبط کرکے بہت سا روپیہ اپنے خزانہ مین جمع کر لیا
تھا لیکن اسی پہلا نہین ابھی اسکی بدسلوکی سارے پرگنات مین پھیلنے نہین پائی تھی کہ خدا ی تعالی نے غریبون کے
حقوق سے اسکا ہاتھہ کوتاہ کیا شاہ ابدالی نے اس فتح کے بعد جو پانی پت کے میدان مین ہوئی تھی روانہ ہوکر دہلی مین
قیام کیا چندروز ٹھہر کر ہند کی سلطنت شاہ عالم کے حوالہ اور وزارت شجاع الدولہ کے نام اور امیر الامرائی نجیب الدولہ
کے نام مقرر کی اور ایک سند دوسری کی سفارش کرکے نجیب الدولہ کو شاہجہان آباد کا رہنا اور میرزا جوان بخت کو بنگالہ
سے بلاکر شاہ عالم کی نیابت مین رکھنے پر مامور کیا اور شجاع الدولہ سے بھی شاہ عالم کی سفارش کرکے اسکی مدد کرنے اور بلانے
کے باب مین کہا اور خلعت اور گھوڑا اور ہتیار خاص عنایت کرکے اسی صوبہ اودہ اور الہ آباد کو رخصت کیا اور خود شاہ ابدالی
اسی سال مین شعبان کی ۲۶ تاریخ دہلی کے شالہ مار باغ سے قندھار کا قصد کیا اور لاہور مین پہونچا اور اپنی نواب کو وہان چھوڑکر آگے کو روانہ ہوا

احمد شاہ ابدالی کا ساتوین دفعہ ہندوستان مین آنا اور اکثر سکھون کو قتل کرنا اور سورجمل جاٹ کا قلعہ اکبر آباد کو لے لینا .

احمد شاہ ابدالی کے قندھار مین لوٹ جانے کے بعد سورجمل جاٹ نے نجیب الدولہ کا کچھہ خوف نکرکے شاہ عالم کی سلطنت کو کہ جو شاہ ابدالی
کی سفارش سے بادشاہ ہوکر عظیم آباد کے اطراف مین رہتا تھا سست سمجھا اور اسکے بیٹے میرزا جوان بخت کو بھی خفیف خیال کیا کہ جسے
نجیب الدولہ ولی عہد کرکے شاہجہان آباد مین اپنے پاس رکھتا تھا اور باوجود اسکے کہ اسی سال مین بادشاہ ابدالی نے مرہٹہ کو ایک
بڑی شکست دیکر تباہ کر دیا تھا تسپر بھی جانتے بوجھتے بلا وسواس ۱۱۷۴ ہجری مین ذیقعد کے مہینے مین اکبر آباد کے قلعہ دار سے ملکر اور کچھہ
زر کا لالچ دیکر قلعہ اوس سے لے لیا اور ساری سلطنت اور بادشاہی اسباب کو جو قلعہ مین تھا اپنے قبضہ مین کر لیا معین الملک
کے عہد سے اسکی غفلت اور اسکی ثملہ کے ظلم کے باعث ساری لاہور کی رعیت نے خودسری اختیار کر رکھی تھی اور سکھون
کے فرقہ کی ایک بڑی جماعت جمع ہوگئی خصوصًا سکھہ نے اوسوقت میدان خالی دیکھکر اور شاہ ابدالی کو دور گیا جانکر بلوہ
عام کرکے شاہ ابدالی کے نایب کو کہ جو لاہور مین تھا مار ڈالا اور اس قوم مین سے ایک شخص جسا نام بادشاہ بنکر اسکی
نام کا سکہ چلایا اور لاہور کے اطراف کو لیکر سب خلق اللہ خصوصًا مسلمانون کو بہت ہی ستایا احمد شاہ ابدالی نے یہ حال سنکر
پھر لاہور کا قصد کیا اور اس دفعہ ۱۱۷۵ ہجری مین اسکا ہندوستان کو آنا ساتوین بار ہے جب وہ لاہور مین داخل
ہوا سکھہ اسکی آنے کی خبر سنکر بھاگ کر ضلع دوہی مین آکر جمع ہوسیے یہ محال سرہند کے اطراف مین ہے اور اسکا راستہ
بہت بڑا ہے اور وہان کا راو جاٹ ہی جب قریب دو لاکھہ سوار اور پیادہ سکے وہان جمع ہوسیے احمد شاہ ابدالی
یہ خبر سنکر دھاوہ مارنے کو ہس دو دن مین چلکر گیا گیارہوین رجب کو اسی سال مین پھر آن گرا اور بیس ہزار آدمی
قتل کیے اور خدا جانے کسقدر مال لوٹ مین اسکی ہاتھہ آیا بعد اسکے اطراف مین لوٹ مار شروع کی جب اسطرف سے
خاطر جمع ہوئی اسی سال کی ساتوین شعبان کو لاہور مین داخل ہوا اور وہان کے صوبون کا بندوبست کرکے انورالدین خان
ابدالی کو جو اسکا وزیر شاہ ولی خان کے بھائی زاد بھائیون مین تھا جیون سنگہ کشمیر کے صوبہ دار کی تادیب کیواسطے مقرر کیا

جیون

ذکر جیون سنگہ

تیسرے پہر سے لڑائی شروع ہو گئی جب کہ دو گھڑی دن باقی رہا روہیلہ نجیب الدولہ کے ہمراہی دس ہزار سوار کے قریب برقنداز اور بان چلانے کے بعد سنگر مین آنگر دشمن سے چھٹی بلونت راو بھاو کا سالا گولی کھا کر مارا گیا درین اثنا خبر لگی کہ گوبند پنڈت ضلع اٹاوہ سے دس ہزار سوار کے ساتھ جمنا کے پار شاہدرہ مین شاہجہان آباد کے سامنے آپہونچا ہے اس ارادہ پر کہ مرہٹہ وغیرہ نجیب الدولہ کے علاقہ کو لوٹ کر کنجپورہ گھاٹ سے پار ہو بھاو کے فوج مین جا ملے شاہ ابدالی نے عطاء اللہ خان کو پانچہزار سوار سے اسکے مقابلہ کیواسطے بھیجا اسنے دوڑ اور شاہدرہ مین پہونچکر بارہ وسنگر قلعہ دار سکنایب کو جو وہان تھا اور اوسکے ہمراہیون کو قتل کر ڈالا اور اوسکی کھوج پر غازی الدین نگر مین جا کر جو مرہٹہ کہ وہان تھے اونھین بھی جان سے مارا

ذکر بھاو مرہٹہ کا بھاو وغیرہ مرہٹہ کی شاہ ابدالی کے ساتھہ آخری لڑائی اور مرہٹون کا ایسا شکست و نابود ہونا کہ مدت تک نشان بھی نہ ملا

جب محاصرہ کو ایک مدت گذری اور مرہٹہ کا سارا لشکر نجاست سے بھر کر بو مارنے لگا تب تو مجبور جان سے عاجز ہو گئے سبھون نے یہ صلاح ٹھہرایا کہ آخر بھوک اور پیاس سے سپاہ اور جانور مرتے ہین بہتر یہی ہے کہ سب ایک بار متفق ہو کر غنیم پر حملہ کرین آگے جو نصیبون کا لکھا ہوگا وہ ہوگا چنانچہ ۱۱۷۴ ہجری مین جمادی الآخر کی چھٹی تاریخ چارشنبہ کے دن فوجین مرتب ہو کر اور ابراہیم خان کو مع توپخانہ کے آگے رکھکر سنگر سے نکل کر ابدالی کے لشکر کیطرف آئے ہند کے سردارون اور ابدالی کے امیرون نے اسقدر انہین فرصت دی کہ مرہٹہ کی فوج ہر ہر کٹتی ہوئی میدان مین آئی جب تھوڑا سا فاصلہ رہا ابراہیم خان نے توپ چلانا شروع کیا اور مرہٹہ کی سوار ابدالی کے لشکر کے مقابل آپہونچے پھر شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ نے بھروسا خدا پر کرکے تلوارین ہاتھہ مین لین اور دشمنون پر حملہ کیا اور لشکر کے ہراولون نے پہلے مرہٹہ کے قراولون کو زیر شکست کیا جب انکا منہ پھیرے کو ہوا تب جلو ریز انکا تعاقب کیا اس حملہ مین اکثر تو مارے پڑے اور جو بچے سو بھاگ کر بھیر کے لوگون مین جا ملے بھیر والے بھی اون زخمی بھاگے ہوون کی حالت تباہ دیکھکر بھاگ اوٹھے بھاو اور بسواس راو نے جب فوج قراول کی شکست اور بھیر والونکا یہ گھبرانا دیکھا بیس تیس ہزار آدمیون سے شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ وغیرہ پر حملہ کیا اور تلوارین کھینچکر نیزہ گھوڑون کے کان پر لگا فوج ابدالی پر گر پڑے اور ہر ہر کا غل ڈال دیا اودھر سے ساری فوج خصوصاً شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ اور شاہ ابدالی کے لشکر کی مردانگیان جتاتے تھے ایک گھنٹہ تک مقابلہ ہوتا رہا اور سارا میدان غبار سے اٹ گیا مرہٹہ کے بہت سے آدمی مارے گئے اور سردارون مین سے پہلے بسواس راو بالاجی راو کا بیٹا جو انکا شاہزادہ تھا عین جوانی کے عالم مین بندوق کی گولی سے مارا گیا اور بھاو اور بالاجی راو کے دو چچا زاد بھائیون نے بھی اسکا ساتھہ دیا اور سوا انکے اور بھی بہت سے سوار جنکو وغیرہ کے اس لڑائی مین کام آئے اور ابراہیم خان کاردی قید ہوا لوگون نے تھوڑی ایک دیر تک اسکی ساتھہ ہنسی کی آخر تلوار سے اسکا سر کاٹا غرضکہ اسقدر خونریزی ہوئی کہ جہانتک نظر پہونچتی تھی لاشون کے انبار کے انبار دیکھہ پڑتی تھی بائیس ہزار غلام اور لونڈیان دیکھنے کہ اکثر چھوٹے موٹے برا درون کی اولاد مین سے تھے ابدالی کے لشکر مین تقسیم ہوئین اور بہت سا جواہرات اور نقد اور جنس اور توپخانہ اور پچاس ہزار گھوڑے اور لاکھہ گای اور کئی ہزار شتر اور پانچ سو فیل لوٹ مین آئے جو یہ فتح بعد قتل و تاراج کے شاہ ابدالی کو نصیب ہوئی تھی میر غلام علی بلگرامی آزاد تخلص نے یہ تاریخ کہی قطعہ تاریخ

شاہ بھاو رالس از دنیا گشت ﴿ کرد در انجام دور آغاز فتح ﴿ صور ربانی خامہ تاریخش نواخت ﴿ شاہ درانی نمودہ باز فتح

شمشیر بہادر بالاجی راو کا بھائی جو کنجپورہ کے پیٹ سے تھا بھاگنے مین مقتول ہو کر رقص بسمل دکھا گیا الغرض کہ نامی سردارون مین سے کوئی نہ بچا مگر دو تین آدمی یعنی ہو الکر ملہار اور اٹھل راو اور مہاجی سندیہ کہ ہزار مشکل مالوہ تک پہونچے اور وہان سے پونا کو گیا اس شکست کے

دروازے کھولنے کی فوراً بھی نہ سوجھی اتفاقاً دس بیس مغل اور ابدالی نے سلیم گڈھ کیطرف آ بندوقین مار مرہٹون کے دس بارہ
آدمیون کو ہلاک کیا اور مرہٹہ مارے ڈر کے قلعہ کی فصیل سے زمین پر گر پڑے اور لیے ہوئے قلعہ کو ہاتھ سے کھو دیا مرہٹہ کے سردار نے
سعداللہ خان کی حویلی مین جمع ہو مورچہ لگا دیے اور سورجمل اور عماد الملک جو وقت دیکھکر بھاؤ کے رفیق ہوئے تھے فقط دور سے تماشا
ہی دیکھا کیے اور مرہٹہ نے قلعہ کے محاصرہ مین بہت سی سعی کی ابراہیم خان گاردی قلعہ کے نیچے ریت مین تین توپین لگا کر بنگلہ
اسد برج اور ثمن برج پر اولون کیطرح گولہ برسا رہا تھا اگرچہ دیوان خاص اور رنگ محل اور موتی محل اور شاہ برج کی عمارتین
تو بہت ٹوٹ پھوٹ گئین پر قلعہ کو ہلوا بھی نہ لگی اور اسطرح معرکہ رزم روز گرم رہتا تھا اور بندوقون کی مار بدستور جاری تھی قصہ مختصر
یعقوب علیخان قلعہ دار نے ناچار صلح کری اور قلعہ دیدینے کا پیغام بھیجا مرہٹہ نے غنیمت جانکر قبول کیا یعقوب علیخان قلعہ سے نکلکر
علی مردان خان کی حویلی مین اوترا اور جمنا پار ہو کر احمد شاہ ابدالی سے جا ملا ۱۱۷۳ہجری اونتیسوین ذی الحجہ کو بھاؤ کے ہاتھ قلعہ لگا
اور بادشاہی حرم سرا کے ساری کارخانہ مرہٹہ کے اختیار مین آئے بھاؤ نے شاہجہان آباد کے قلعہ داری نارو شنکر برہمن کو سپرد
کر کے اپنی طرف سے کچھ جماعت قلعہ کی حفاظت کیواسطے مقرر کی اس جماعت کا سورجمل جاٹ نے یہ طور دیکھکر اور اونکا انجام بد جانکر
مرہٹہ سے بدون کہے سنے شاہجہان آباد سے اوٹھکر بلم گڈھ کو چلا گیا بھاؤ نے پست ہمتی سے دیوان خاص بادشاہی کی چھت جو
مینا کاری کی چاندی لگی تھی اوسے کھرچوا کر اور قدم شریف اور نظام الدین اولیا کے مقبرہ اور محمد شاہ کے مرقد کے جو سونے کے
کلس وغیرہ سامان تھے اونھین طلب کر کے صرف مین لائے آخر بھاؤ دانہ و گھانس سے تنگ ہو کر آخر شاہجہان آباد سے کوچ
کرنیکا ارادہ کر کے ۱۱۷۴ہجری مین محی السنۃ کو سلطنت سے موقوف کر قید کر لیا اور میرزا جوان بخت کو کہ اسکا باپ بنگالا اور عظیم آباد
مین لڑائی مین مصروف تھا شاہجہان آباد مین تخت سلطنت پر بٹھایا اور شجاع الدولہ کو غائبانہ وزیر مقرر کیا اس ارادہ پر کہ شجاع الدولہ سے
شاہ ابدالی بدگمان ہو گیا ہے اور اونکا جتھا بگڑ جائے اور نارو شنکر کو شاہجہان آباد مین قلعہ کے اندر چھوڑ کر اور باقی آپ سب فوج کو
لیکر کنجپورہ کیطرف کوچ کیا کہ جہان عبدالصمد خان ابدالی اور قطب خان روہیلہ رہتے تھے اور رسد و غلہ جمنا پار سے بادشاہ کے لشکر مین
پہونچاتے تھے ساتوین ربیع الاول کو اسی سال مین بھاؤ نے کنجپورہ مین پہونچکر قلعہ کو محاصرہ کیا اور ابراہیم خان گاردی کی مدد سے
توپین لگا کر قلعہ لے لیا اور لڑائی مین عبدالصمد خان اور قطب خان مارے گئے احمد شاہ ابدالی یہ حال دیکھکر بہت غصہ ہوا اور باوجود
اسکے جمنا اوتری نہ تھی سوار ہو فوج سمیت اس مہینے کی اٹھارہوین کو شجاع الدولہ کے راو بتانے سے باگ پت کی گھاٹ سے گھوڑون کو
دریا مین ڈالدیا کوئی پیر کر اور کوئی پایاب پار اوتر لیا بھاؤ نے جب احمد شاہ کی یہ چالاکی اور بیباکی سنی چالیس ہزار سوار سے جو
اسکے ساتھ تھے کنجپورہ سے پانی پت کو چلدیا ہولکر ملہار اور شمشیر بہادر اور بسواس راو بالا راو کا بیٹا اپنی اپنی فوج سمیت اور ابراہیم خان
گاردی جسکے ساتھ دس ہزار بندوق چقماق اور توپخانہ تھا اور ان سرداروں کا دماغ مارے غرور کے عرش پر چڑھ رہا تھا پھر بھی جو
اسقدر بھیڑ بھاڑ کے میدان مین ابدالی سے لڑنیکا حیاؤ نہ پڑا پانی پت کے شمالی طرف مین توپخانہ ایک قلعہ بنایا جیسے آہنین دیوار
کہا جاتا ہے اور توپخانہ سے دور ایک خندق کھود کر مٹی کا دمدمہ تیار اور سنگر تیار کیا اکیسوین تاریخ کو ابدالی کی فوج مرہٹہ کے سنگر کے
مقابل آکر پڑی دونو طرف سے لڑائی ہونے لگی ابدالیون نے لشکر کو ہر طرف سے گھیر کر رسد بند کر دی لاہور کیطرف سے جدھر لشکر
مرہٹہ کی پشت تھی غلہ پہونچتا تھا سو اسپر درانی قابو پا کر جا گرتے تھے آخر شاہ ابدالی کے توپخانہ پر حلقہ مقرر کر کے سوار ہوا خانجہان
اور شاہ پسند خان اور نجیب الدولہ ہراول اور انکے پیچھے شجاع الدولہ اور احمد خان بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوندی خان
اور فیض اللہ خان اور علی محمد خان روہیلہ کا بیٹا اور انکی پشت پر شاہ ابدالی اور شاہ ولی خان وزیر مستعد جنگ ہوئے اور اودھر سے مرہٹہ تیار ہو

رات مین جمنا پار ہوکر صبح سکندرہ مین پہونچ یک بیک ہولکر پر پڑے ہولکر گھبراکر تین سو آدمیون سے بلا زین گھوڑون پر سوار ہوکر بھاگا باقی اسکے سردار اور سپاہ مقتول و قید ہوئے اور انکا اسباب ابدالیون نے لوٹ لیا پیچھے سے ابدالی بھی نارنول سے شاہجہان آباد مین آیا جو موسم برسات سر پر آگیا تھا اور شاہجہان آباد کی طرفین لوٹ مار سے ویران ہو رہی تھی اسواسطے دہلی کے شرقی جانب بیس کوس پرے سکندرہ کے اطراف مین انترببید مین جہان پٹھانون نے اکثر شہری چھاونی مقرر کی ٹھہری اور نجیب الدولہ کو بھیجا کہ شجاع الدولہ کو اسکی رفاقت پر راضی کرکے اودہ سے اسکی حضور مین لاوے نجیب الدولہ اٹاوہ کے رستہ ہوکر قنوج مین آیا اور شجاع الدولہ نے مہدی پور کے رستہ پر پہونچکر قول و قرار کے استحکام کے بعد نجیب الدولہ سے ملاقات کی اور میرزا زمانی اپنے بیٹے کو صوبہ کا نایب اور راجہ بینی بہادر کو مالگذاری کے کامون کا مختار کرکے آپ دس ہزار سوار سے نجیب الدولہ کو ساتھ لے ۱۱۷۳ھ ہجری ذیقعد کے آخر مہینے مین روانہ ہوا اور اسی سال مین ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ شاہ ولی خان احمد ابدالی کا بڑا وزیر شجاع الدولہ کے استقبال کو آگرا اوسے بادشاہ کے حضور لے گیا شاہ ابدالی نے اسپر بہت مہربانیان کین اور اپنے لڑکے تیمور شاہ سے اسکا معانقہ کرایا شجاع الدولہ نے استدعا کی کہ بادشاہی لشکر مین میری بھی نوبت بجا کرے پہلے تو احمد شاہ نے کہا کہ نہین یہ خلاف ضابطہ ہے جب اسنے یہ جواب دیا کہ میری نوبت ہند کے بادشاہ کی بخشی ہوئی ہے کچھ آپ کی نہین اور نہ مین تمہارا نوکر ہون جب بادشاہ نے قبول کرکے اجازت دی چنانچہ نوبت بادشاہی کی بعد شجاع الدولہ کے نقارخانہ مین نوبت بجتی تھی جب دتا کے قتل اور اوسکی فوج اور ہولکر کی فوج کی مخبری کی خبر دکن مین پہونچی سداشیوراو عرف بھاؤ بالاجی راو کا چچازاد بھائی تھا نامی سردارون مین سے اور فوج جرار اور انگریزی توپخانہ سے ابراہیم خان گاردی اور ایک سردار بسواس راو بالاجی راو کے بیٹے کو فوج کا سردار کر اس ارادہ سے دکن سے ہندوستان کو چلا کہ ابدالی سے بدلا لیکر اور بابری خاندان کو تباہ کر بسواس راو کو تخت سلطنت پر بٹھاوے

ذکر سداشیوراو کا سداشیوراو عرف بھاؤ بارادہ سلطنت شاہجہان آباد مین آنا اور شاہ ابدالی سے دکن کی ساری فوج کا مغلوب ہونا

جب سداشیوراو عرف بھاؤ بڑی کر و فر سے اکبرآباد مین راجہ سورجمل جاٹ ہولکر ملہار کے ذریعہ سے بھاؤ کی ملاقات کو آیا اور بھاؤ خود بھی کوس بھر تک استقبال کو گیا اور عماد الملک بھی متہرا کے اطراف مین آکر بھاؤ سے ملا پہلے شاہجہان آباد کا لینا اپنے دل مین ٹھان آگے بڑھا اور ۱۱۷۳ھ مین منگل کے دن شاہجہان آباد مین داخل ہوا اور سعد اللہ خان کی حویلی کے متصل جا کھڑا ہوا یعقوب علیخان احمد شاہ ابدالی کے وزیر شاہ ولی خان کا بھائی تھا اور اس بادشاہ کیطرف سے شاہجہان آباد کا قلعہ دار تھا تھوڑی سے فوج سے اسکی مدافعت کو مستعد ہوا مرہٹہ کی فوج نے حملہ کیا اور اسد برج اور خضری دروازہ پر پہونچی اور ہجوم کیا اور دہلی دروازہ کیطرف فوج نے جدا سر اوٹھایا قلعہ سے چند نفر مغلیہ اور ابدالی برق اندازی کر رہے تھے جنکو کی فوج جہر دکہ دیوان کے نیچے قلعہ کی فصیل کی متصل کھڑی ہوی اور اسکے مقابل سے بندوقون کی آواز اور سلیم گڈھ سے جو توپ چلا رہے تھے اسکا گولہ آسمانی جاتا تھا اس عرصہ مین ہولکر اور جنکو نے خضری دروازہ کے توڑنے کی بہت سعی کی جو کہ دروازہ بیل کے تختون اور آہنی کیلون اور سلاخون سے خوب جڑا ہوا تھا کچھ انکی پیش نگئی اسمین انٹیل راو پانچ سو آدمیون سے اور انکے پیچھے ہولکر اور جنکو کی نوکر اسنج کیطرف سے قلعہ کی فصیل پر چڑہا اور بادشاہی محل تک لوٹکر جو انکے ہاتھ لگتا تھا قلعہ کے نیچے ڈالتے تھے اس لوٹ مین ایسے مشغول ہوئے کہ انھین قلعہ کے

گھبرا کر تیمور شاہ سمیت کابل کو چلا گیا اور اٹک دریا سے پار ہوکر ایک جگہ پناہگیر ہوئے اور مرہٹون کے ہاتھ بہت سی لوٹ لگی اور انکا عمل ملتان اور غازی خان کے ڈیرہ تک ہوگیا جب برسات کا موسم آیا مرہٹہ نے لاہور کو آدینہ بیگ خان کے حوالہ کیا اس قرار سے کہ پچھتر لاکھ سال بسال دیا کرے اور آپ شاہجہان آباد کو معاودت کرکے رکھتا تھا اور شمشیر بہادر تو کئی دن رہکر دکن کو روانہ ہوئے اور جنکو اجمیر کے راجونکا ملک لینے کو دہلی مین رہا قضارا آدینہ بیگ خان مرگیا جنکو نے سرہند کی فوجداری تو صدیق بیگ خان کو اور دوآبہ کی ادینہ بیگ خان کی عورت کو دی اور سابا نام ایک مرہٹہ کو لاہور کا صوبہ دار کرکے رخصت کیا اسنے لاہور مین آکر اٹک تک لے لیا نجیب الدولہ اور تمام افغانون اور ہندوستان کے راجپوتون نے مرہٹہ اور عماد الملک سے جان سے تنگ ہوکر احمد شاہ ابدالی کے حضور مین عرضیان بھیجین اور اسکی ہندوستان مین آنیکی استدعا کی احمد شاہ نے تیمور شاہ کے ساتھ مرہٹہ کی گستاخی دیکھ اور عماد الملک کی عالمگیر ثانی اور انتظام الدولہ کے ساتھ نمک حرامی اور بدذاتی کا حال سن اور ہند کے رئیسون کی منت اور سماجت پر نظر کرکے مرہٹہ کی تنبیہ کیواسطے قندھار سے ہندوستانکا قصد کیا

احمد شاہ ابدالی کا چھٹے بار لاہور و شاہجہان آباد مین آنا اور مرہٹون سے لڑائیان کرنا

سنہ ۱۱۷۳ شروع ہجری مین احمد شاہ ابدالی اٹک دریا سے پار ہوکر آیا اور ابدالی کے قراولون اور سابا کی فوج سے خفیف سی لڑائی ہوئی مرہٹہ کی فوج کو لڑائی کی تاب نہ پڑی آخر لاہور کو بھاگ گئی اور سابا ابدالی کی فوج کو قریب آتے سن فوج سمیت دہلی کو چلا گیا احمد شاہ ابدالی جنو کے پہاڑون مین آیا وہان کے راجہ سے کچھ نذرانہ لے شاہجہان آباد کو متوجہ ہوا جب لاہور سے اسطرف چلا دیکھا کہ دتا مرہٹہ کی آمد و رفت کی سبب اس رستہ مین گھانس اور دانہ جانورون کے لیے کم ملتا ہے اسلیے جمنا سے اوترا انتربید مین آیا اور انتربید اس ملک کو کہتے ہین کہ جو گنگا اور جمنا کے بیچ مین پہاڑون کے پاس سے الہ آباد تک ہی جہان گنگا اور جمنا ملتی ہین غرضکہ جب بادشاہ انتربید مین پہونچا سعد اللہ خان اور نجیب الدولہ اور احمد خان بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوندی خان وغیرہ جنکا ملک انتربید کے شروع پر تھا بادشاہ کی ملاقات کو آئے بادشاہ انتربید سے آگے بڑھا اور قراولی فوج کو حکم دیا کہ تم اس معلوم رستہ ہوکر دتا کے مقابل چلو چنانچہ سرہند کے اطراف مین دتا مرہٹہ اور قراولی فوج مین مقابلہ ہوا اور انھون نے مار مار انھین پیچھے ہٹا دیا دتا لڑتا ہوا شاہجہان آباد کیطرف کو الٹا پھرا اور شاہجہان آباد کیطرف مین جو میدان بادلی ہے وہان آکر پہونچا احمد شاہ ابدالی پھر جمنا اوتر کر اپنی فوج قراولی سے ملگیا اور وہان سے لڑنیکا حکم دیا ابدالی کی فوج نے اسے گھیر لیا بہت لڑائی ہوئی آخر دتا نے فتح پانے سے ناامید ہوکر اپنے بھتیجے کو تھوڑی سی فوج سے دکن کو بھیجا کہ وہان جاکر اپنی قوم کے سردار سے یہہ ماجرا کہے القصہ دتا اپنی سب فوج سے گھوڑون سے پیادہ ہوکر خوب ہی جم کر لڑا آخر وہ اور اوسکے سب ساتھی گھانس کیطرح کٹ گئے یہہ لڑائی سنہ ۱۱۷۳ ہجری مین جمادی الآخر کے مہینے مین ہوئی میر غلام علی بلگرامی آزاد تخلص نے یہہ تاریخ کہی ہے قطعہ تاریخ کرد سلطان عصر درانی ٭ قتل دتا بہ تیغ دشمن کاہ ٭ گفت تاریخ این ظفر آباد ٭ نصرت بادشاہ عالیجاہ ٭ احمد شاہ ابدالی دتا کے مارے جانے کے بعد جنکو کے پیچھے بڑا اور فتح ہوتے ہی اوسیدن پیچھے پندرہ کوس چلکر الہ وردی کی سرا کے متصل اترا اور نارنول تک نہ رکا چلا ہی گیا اوسوقت افغان اپنے محالات سے ابدالی کے واسطے خزانہ اور رسد لیے جاتے تھے ہولکر ملہار راو کہ جنکو کے قریب سکندرہ مین ٹھہرا تھا اسیر قافلہ و بڑا افغان یہ خبر پاکر حتی المقدور خزانہ اور غلہ گنگا کے اس طرف لے گئے اور جو رہ گیا ہولکر نے لوٹ لیا شاہ ابدالی نے یہہ خبر سنکر شاہ پسند خان اور قلندر خان کو پندرہ ہزار سوار سے ہولکر کی تنبیہ کے واسطے مقرر کیا وہ ایک رات مین سترکوس چلکر نارنول سے دہلی مین آئے اور دن بھر ٹھہرکر آدھی

پانچویں دفعہ شاہجہان آباد میں آنا اور دار الخلافت دہلی کا برباد کرنا اور فوج کو غارت کرنا اور متھرا کو قتل کرنا [illegible] جو عماد الملک کی شرارت سے واقع ہوئے

[illegible] عماد الملک کا معین الملک کی عورت سے گستاخی کرنا [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] عورت کو [illegible] [illegible] شفقت [illegible] [illegible] اور عماد الملک بھی [illegible] کی خواہش [illegible] عورت کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابدالی [illegible] عماد الملک [illegible] [illegible] [illegible] اتفاقات کی [illegible] ہوئی [illegible] بادشاہ [illegible] [illegible] [illegible] سنہ ہجری میں [illegible] جمادی الاول [illegible] ابدالی شاہجہان آباد میں داخل ہوا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] کی شادی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شاہجہان [illegible] [illegible] [illegible] ابدالی ہندوستان میں آیا [illegible] عماد الملک [illegible] [illegible] شاہزادوں میں سے [illegible] شاہزادہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] کی عورت سے ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] میں سے ایک شخص [illegible] کو بھی عماد الملک نے [illegible] احمد شاہ ابدالی [illegible] شادی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلیم اور [illegible] شاہ اور [illegible] [illegible] ساتھ ولایت کو بھیجا جب احمد شاہ ابدالی بادشاہ نے [illegible] [illegible] [illegible] عماد الملک کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عورت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہندوستان میں [illegible] [illegible] شاہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی شادی کی [illegible] اپنے ساتھ اور آپ نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور اس [illegible] [illegible] [illegible] شادی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شاہجہان کو اسکے سپرد کیا

ذکر [illegible] کا [illegible] احمد شاہ ابدالی پر [illegible] چڑھائی کرنا اور [illegible] شاہ کا شاہجہان سمیت کابل کو بھاگ جانا اور [illegible] کا [illegible] عماد الملک [illegible] ملتان میں [illegible] ہونا اور احمد شاہ ابدالی کا ہندوستان میں آنے کا اسباب و سامان مہیا ہونا

[illegible] ہجری میں [illegible] [illegible] احمد شاہ ابدالی [illegible] [illegible] شاہجہان [illegible] [illegible] [illegible] شاہجہان [illegible] [illegible] کی حکومت [illegible] آدینہ بیگ خان کو [illegible] [illegible] [illegible] کی حکومت پر [illegible] خان کو مقرر کیا آدینہ بیگ خان نے سکھوں کو [illegible] عماد الملک کے [illegible] بہت زیادہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شاہجہان کے پاس گیا سکھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خوب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو [illegible] [illegible] مرہٹوں کو [illegible] شاہجہان آباد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آدینہ بیگ خان نے [illegible] [illegible] اپنی مدد کے واسطے بلایا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شاہجہان کی فوج [illegible] [illegible] شاہجہان نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مناسب [illegible] آخر [illegible] ہجری میں بہت

احمد شاہ ابدالی کا چوتھی دفعہ لاہور تک آنا اور وہین سے پھر جانا اور جاوید خان ناظر بادشاہی کا صفدر جنگ کی ایماسے مارا جانا

سنہ ۱۱۶۵ ہجری مین احمد شاہ ابدالی چوتھی دفعہ ہندوستان کا قصد کرکے لاہور مین آیا معین الملک لسے روک کر لڑا کیا اور کئی دفعہ بڑی سخت لڑائیان کین ابدالی اوسپر غالب نہین ہوسکتا تھا آخر آدینہ بیگ خان اور راجہ کوڑامل دیوانجن جو حقیقی دوست اور جانفشان تھا اتفاق پڑا اور راجہ نے میدان لڑائی مین اپنی جان دی تب معین الملک بناچاری مغلوب ہوگیا اور شہر کو بھیر کر مفتی عبد اللہ کے ہاتھ صلح کا پیغام بھیجا احمد ابدالی نے خانجہان کو استقبال کے لیے بھیجکر معین الملک کو بڑی عزت اور خاطر سے بولایا معین الملک ابدالی کی پاس گیا بادشاہ نے اوسپر بہت سی مہربانیان فرماکر اور اپنی طرف سی لاہور کا نائب کرکے دار السلطنت کابل و قندھار کو کوچ کرگیا اور لاہور و ملتان سلاطین بابریہ سے چنگیز ابدالی کے ملکون مین شامل ہوگئین چند دنون ابدالی لاہور مین ٹہرا تھا اون دنون مین اوسنے قلندر خان کو اپنا معتبر کرکے احمد شاہ بادشاہ کے پاس شاہجہان آباد مین بھیجا احمد شاہ اور اوسکی امیرون نے بہت گھبراکر وزیر الممالک صفدر جنگ کو بڑی منت و سماجت سے بلانے کے درپے لگا کہ ہولکر ملہار اور فوجون کو اپنے ساتھ لیکر بہت جلد حاضر ہوکر احمد شاہ کی مدافعت کرے صفدر جنگ نے ہولکر ملہار کو بہت سا زر دیکر اور وعدہ دیکر اپنے ساتھ لے لیا اور اسی ساعت رجب کی مہینے مین شاہجہان آباد قریب پہونچا اور جاوید خان ناظر اور سوقت امیرون نے صفدر جنگ کی آنے سے پہلے شاہ ابدالی سے صلح کرلی تھی اور اسکی خاطرخواہ معاملہ کرکے قلندر خان ایلچی کو رخصت کردیا تھا صفدر جنگ اس بات سے بہت آزردہ ہوا اور کہلا بھیجا کہ مین ہولکر کو تمھارے کہنے سے بہت سا روپیہ دیکر اپنے ساتھ لایا ہون بہلا اب اسکے تقاضے کا کیا علاج کرون اور بکمال غصہ سے شہر مین نہ آیا بلکہ شہر سے باہر جمنا کے کنارہ ڈیرہ کیا اس عرصہ مین فیروز جنگ کی مارے جانے کے بعد ناصر جنگ اسکی بھائی نے پہلے ہی مین صوبہ داری دکن کی سند اور خلعت کی استدعا کی بادشاہی امرا دون نذرانہ کے راضی نہ ہوئے تھے اب اسنے وقت پاکر بادشاہ اور سرداروں سے عرض کی کہ اگر دکن کی صوبہ داری بدون نذرانہ کے مجھے عنایت ہو تو میہ نے ہولکر کو تقاضے سے باز رکھون گا بادشاہ اور امیر دل وجان سے راضی ہوئے اور دکن کی صوبہ داری خان فیروز جنگ کے سپرد کی اور وہ اپنے بیٹے کو امیر الامرائی کا نائب کر حضور مین چھوڑ کر ہولکر کو اپنے ساتھ لے روانہ ہوا جب فیروز جنگ مع ہولکر دکن کو چلا گیا تب وزیر الممالک آٹھویں رمضان کو شاہجہان آباد مین داخل ہوا لیکن جاوید خان کی خودمختاری اور بادشاہ کی مان سے اسکی موافقت کے سبب اور بھی اس باعث کہ اونھون نے ابدالی سے صلح کرکے لاہور اور ملتان اوسے دیدیا تھا اور سلطنت کے کاروبار اور عظم شان مین اس جہت سے نہایت سستی آگئی تھی ان سببون سے وہ نہایت آزردہ خاطر رہتا تھا اور بادشاہ اپنی مان کے حکم اور جاوید خان کی ترغیب سے زنان خان نام اپنے خالہ قوال کو ہفت ہزاری منصب دیکر معتقد الدولہ خطاب دیا اور سرداری کے سامان اور عمدۃ الملک متوفی کی حویلی اوسکو عنایت کی اور وہ امیرون مین داخل ہوکر بڑے بڑے سرداروں کے برابر ہوگیا جو ایسے کامون سے بادشاہ کی فضیحت اور سب امیرون کی تھی صفدر جنگ ایسی باتون سے اور بھی دل تنگ ہوا اور جاوید خان کی تدبیر مین لگا اور شوال کے مہینے مین اسکی خواہش سے اسکو دعوت کے بہانہ سے بلا کر اور علی بیگ خان قسقچی نے کہ جسکا خطاب شتاب جنگ تھا چھری کے زخم سے اوسے مار ڈالا اور اس بات سے بادشاہ کے دلمین ہول پڑا اور خفیہ انتظام الدولہ سے ملکر خفیہ وزیر الممالک کی بگاڑنے کی فکر مین پڑا

احمد شاہ ابدالی کا

۱۱۶۱ ہجری شروع مین محمد تقی خان اختر سالار فوج کو اپنے ساتھہ لے لاہور سے شاہجہان آباد کیطرف چلا محمد شاہ نے یہہ خبر سنکر اپنے
بیٹے احمد شاہ کو مع فوج اور توپخانہ اسکے دفع کیواسطے مقرر کیا اور وزیر الملک قمرالدین خان اور ابو المنصور خان اور صفدر جنگ اور
راجہ ایسری سنگہ راجہ سوائی جی سنگہ کے بیٹے اور راو رٹھور اجمیر کے راجہ اسکے ساتھہ کردیئے اور محرم کی اٹھارہوین تاریخ صفدر جنگ اور
شیر جنگ معین الملک اور ذوالفقار جنگ سادات خان اور امیرون کو فتح پیچ عنایت کیئے اور قمرالدین خان وزیر کو بادشاہ نے
اپنے ہاتھہ سے فتح پیچ سر پر باندھکر بادلہ کا طرہ اپنی پگڑی مین سے نکالکر اسکی پگڑی مین باندہا اور ذوالفقار جنگ کو بخشیگری
دوم کی عنایت کرکے شاہزادہ کی اتالیقی پر مقرر فرمایا غرض کہ ان سبکو شاہزادہ کے ہمراہ ابدالی سے لڑنیکو بھیجا شاہزادہ منزل بمنزل
چلکر دریائے ستلج کے کنارہ ماچھی واڑہ کے گھاٹ پر پہونچا اور احمد ابدالی بھی اپنی فوج سے کچھہ چھہ سات ہزار سوار سے سوا نہ تھے
لودہیانہ کے راستہ ہوکر اوپرہی اوپر سرہند مین داخل ہوکر تیرہوین ربیع الاول کو اس شہر کو لوٹا شاہزادہ نے اسکی خبر شہر مین پہونچنے کی
سنکی باگین پھیر دین اور ابدالی کے مقابل پہونچکر سنگر اور مورچے تیار کرا کر اپنے لشکر کو حلقہ مین رکھا پندرہوین ربیع الاول سے اٹھارہوین
تک خوب سی دونون طرف سے مار کوٹ رہی وزیر اور شاہزادہ کے لشکر کی جو کچھہ توپین اور باقی چھکڑے پیچھے رہگئے تھے وہ ابدالی کے ہاتھہ
لگے کہ اسی سبب سے لڑنیکا کچھہ سرمایہ ہوگیا بائیسوین کو وزیر نے پھر ایک دن چڑھے کا ارادہ کیا نماز پڑھکر منہ رجا نماز پر بیٹھا تھا کہ ایک تیر
لشکر ابدالی سے ایک گولہ وزیر کے آکر لگا اور لگتے ہی اسکا دم تمام ہوا بعد راجہ ایسری سنگہ اور راو اور راجہ کہ جنکے ساتھہ وہان بیس تیس
ہزار فوج تھی وزیر کے مرتے ہی انکی کمر ٹوٹ گئی اور ٹھہرنے کی ہمت نہ پڑی آخر بھاگ کر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے مگر صفدر جنگ
اور معین الملک مرحوم وزیر کا بیٹا اور شاہزادہ پایداری اور مردانگی سے لڑتے رہے اٹھارہوین کو احمد ابدالی نے وزیر کے
مورچون پر حملہ کیا معین الملک نے اسوقت ایسی مردانگی کی جیسا کہ حق ہوتا ہے اکثر تورانی سردار اور بہت سے وزیر کے
سپاہی اس لڑائی مین کام آئی اور اس لڑائی کا صدمہ احمد شاہ کے ہمراہیون کو بھی پہونچا فوج ہند پر شکست
ہونی کو تھی کہ صفدر جنگ نے یہہ حال دیکھکر شاہزادہ کی کمک کو فوج بھیجی اور ساری فوج مغلی کو پیدا کرکے آپ ابدالی
اور معین الملک کی فوج مین آکر آ پڑی ہی لڑائی ہوئی اسی عرصہ مین وہ بان کے چھکڑے جو ابدالی کو سرہند مین
ہاتھہ لگے تھے انمین آگ لگی ہزارون بان اسکے لشکر مین پھیل گئے گویا قیامت سی برپا ہوگئی فوج ابتر ہوگئی لشکر
کی شکست ہوئی اور سپاہ لڑائی کے میدان سے پیٹھہ دکھلا گئی پر ابدالی اور محمد تقی خان اختر ویسے ہی ہندوستانی فوج کے
مقابل شام تک لڑتے رہے رات کو اسنے صفدر جنگ کے پاس کچھہ پیغام بھیجا کہ اسکا حال اچھی طرح نہ کھلا صبح ہی
ہندسے کوچ کرکے کابل اور قندھار کی طرف اولٹ گیا

احمد شاہ ابدالی کا تیسری دفعہ لاہور تک آنا اور معین الملک پسر قمرالدین خان کا اسکے ساتھہ لڑنا اور باہم مصالحہ ہوجانا اور پھر ابدالی کا کابل کیطرف لوٹ جانا

سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین احمد شاہ ابدالی نے تیسری دفعہ لاہور پر فوج کشی کی اور صلح ہوگئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ معین الملک پسر قمرالدین خان وزیر مرحوم
محمد شاہ کے عہد سے لاہور اور ملتان کا صوبہ دار تھا اور رستم جنگ روشن الدولہ کے بیٹے کے اہتمام سے وہان کا بندوبست کرتا تھا پر ابھی
لاہور مین لڑائی کا سامان جیسا کہ چاہیئے اسکے پاس نہ تھا دشمن احمد ابدالی فوج لیکر لاہور مین آیا معین الملک نے اسکا
مقابلہ کیا مگر معین الملک اور رستم جنگ کے پاس لڑائی کا سامان واسباب بہت نہ تھا ناچار معین الملک نے اس سے صلح کا پیغام
بھیجا اسنے غنیمت جانکر نادر شاہ کے دستور پر چار محال یعنی سیالکوٹ اور اورنگ آباد و گجرات پرسرور کابل کی تنخواہ بطور نذر کی معین الملک کی حوالگی

جو اُنکا معتمد تھا اپنے ساتھ رکھا اور ناصر خان کو بدستور کابل کی صوبہ داری کا خلعت دیکر رخصت کیا اور یہہ شرط اس سے کر لی کہ وہان
پہونچتے ہی پانچ لاکھ روپیہ بھیجدینا اور پانچ سو سوار دُرانی اسکے ساتھ کر دیے ناصر خان نے کابل مین پہونچکر وہان کے افغانون سے کہا
اونھون نے صاف جواب دیا کہ اسقدر روپیہ ہمارے پاس نہین ہمارے لیے لہاظ ہی باہر ہے ناصر خان نے کہا اگر یہہ روپیہ نہین دیتے ہو تو پھر
اسکی کیا سبیل کرتے ہو اونھون نے کہا لڑینگے پھر کہا کہ مجھے بھروسا نہین پڑتا ہے اونھون سخت سخت قسمین کھائین تب ناصر خان نے ابدالی
کے اُن سوارونکو پھیر دیا احمد شاہ ابدالی یہہ خبر سنتے ہی اسکی طرف چڑھا کابل کے افغان بدعہدی کرکے آپ آپ کو کنارہ کشی کر گئے ناصر خان
لاچار ہو کر کابل سے پیشاور مین آیا اور چند درون کو استوار کیا ان پٹھانون نے پیشاور لینے کی اسے سجھائی چنانچہ احمد شاہ پیشاور کو آیا
ناصر خان کنبہ و قبیلہ کو لیکر قلعہ مین بیٹھا آخر اوقہ کے نبڑنے اور فوج کے کم ہونے سے گھبرا کر بھاگنا ہی مناسب جانا ناصر خان کے بخشی
نے عرض کی کہ ایک روز تک تو مین پایداری کر سکتا ہون تم آجکی رات نکل جاو ناصر خان کچھ آدمیون سے قلعہ سے نکل کر بھاگ گیا اور بخشی
دو دن ایک رات لڑکر مارا گیا ناصر خان کی حرم ابدالی کے ہاتھ لگی ابدالی نے اس لحاظ سے کہ وہ عورت بیج دختر زبردست خان علیمردان خان
کی تھی اسے بڑی عزت سے رکھا القصہ کوتاہ ناصر خان لاہور مین پہونچا اور ایک مسجد مین اوترا شاہ نواز خان زکریا خان کا بیٹا جو اپنے بھائی
یحیی خان کو نکال کر لاہور اور ملتان مین سردار بن بیٹھا تھا اسکی ملاقات کو آیا اور بہت بضد ہوا کہ تم یہین رہو ہم تم ملکر ابدالی سے لڑینگے
ناصر خان نے قبول نہ کیا اور بادشاہ کے حضور مین جانے کو کہا شاہ نواز خان رخصت ہو کر اسکی خانہ سامان کو اپنے ساتھ لے گیا اور یہہ
ہاتھی گھوڑے اور لباس باو پیچبانہ آبدار خانہ جو سرداری کے لوازم ہین سب سرانجام کرکے ناصر خان کے پاس بھیجا اور انکے سواے چار
لاکھ روپیہ بھی اسکو نقد دیئے احمد شاہ ابدالی پیشاور سے کوچ کرکے لاہور کو چلا شاہ نواز خان وہان کے حاکم نے بہت فوج اور بڑے
سامان سے شہر کے باہر ڈیرہ کیا اور بڑی جوانمردی سے لڑنیکو تیار ہوا ابدالی نے بھی قریب آکر لشکر مرتب کیا شاہ نواز خان نے ایک
فقیر کلب علی کے کہنے سے جو علم جفر جانتا تھا دوسرے دن لڑائی کی ساعت مقرر کرکے اور لشکر کے سردارون کو منع کر دیا کہ آج لڑنیکو
کوئی لشکر کے باہر نجاوے اور اگر مخالف ابدالی آوین تو سنگر کے اندر سے اونہین ہٹا دین یہہ حکم کرکے آپ بخاطر جمع خیمہ
کے اندر رہا کھانیکے وقت دستر خوان پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا کہ اچانک ابدالی کے سوار دکھائی دیے اس طرف کے دو سو
سوار برقنداز سنگر باہر نکلکر اون پر دوڑے وے لوٹ گئے تھوڑی دیر کے بعد پہلے سے زیادہ دکھائی دیے اونہین شکست
دے کے ہٹا دیا پھر تیسری دفعہ دو ہزار آئے پھر وہی دو سو سواران پر گرے مگر اکیہ وہ دو ہزار تھے یہہ دو سو اونکی مقابلہ
نلا سکے آخر بھاگے ابدالی کے سوار پیچھے پیچھے باگین ڈالے ہوئے سنگر کے اندر آپہونچے اور ایک قیامت مچادی شاہ نواز خان
بہت گھبرا گئے ہاتھی پر سوار ہو کر دمبدم آدمیون پر تاکید کرتا تھا اسمین شام ہو گئی سوار ابدالی کے پھر کر اپنی جگہ
چلے گئے بھتیرے بھاگ نکلے شاہ نواز خان نے اپنے خیمہ مین پہونچکر چاہا کہ ہاتھی سے اوترے اسکی پٹھان جو خواصی مین
بیٹھا تھا اوس نے بہت مبالغہ کیا کہ قلعہ مین بیٹھکر لڑنا چاہیئے شاہ نواز خان قبول نکرتا تھا مگر اسکی کمبختی نے مارا اور خیمہ
مین اوترنے دیا جب ہی اسکی ہاتھی نے خیمہ سے قدم آگے دھرا لشکر کے لوگون نے یہہ جانا کہ وہ بھاگ گیا تو درانیون نے لوٹنا شروع کیا یہانتک
کہ اسکی ڈیرہ مین آکر جتنا اسباب کو لوٹ لیا شاہ نواز خان خدا کی قدرت دیکھ دیکھکر حیران تھا جب کچھ بس نچل سکا تب لاچار ہو کر
بھاگا اور جب ابدالیون کی فوج کی فتح ہوئی دوسرے دن صبح کے وقت ابدالیون نے شہر مین آکر خوب سا شہر کو خراب کیا شاہنواز خان
بستہ مین وزیر کو تا وزیر نے اسے شاہجہان آباد کو رخصت کیا احمد شاہ ابدالی کو جب یہہ فتح متواتر ہوئین اور اسنے بادشاہ کی ساتھیون
مین بادشاہ ہند کے سستی اور امیرون کا نفاق اور بیخبری اپنی آنکھون دیکھی تھی شاہجہان آباد کے لینے کا قصد کیا اور

کرتا ہے بادشاہ نے ہنسکر اوسیوقت امان کا حکم دیا اور محمد شاہ سے کہا کہ اعلیٰ حضرت کچھ اپنے حسب حال وبا ییئے محمد شاہ نے اوسیوقت یہہ بیت پڑھی بیت دیدۂ عبرت کشا قدرت حق را ببین ٭ شامت اعمال ما صورت نادر گرفت ٭ ہر گلی وکوچون مین مُردون کی بو کے مارنے سٹر رہا تھا آخر شہر کے کوتوال نے سبکو اکٹھا کرکے ایک ہی جگہہ کیا ہندو اور کیا مسلمان سبکو جلادیا اور برہان الملک تھوڑے دنون کی بعد مرض سرطان مین مرگیا اور شیر جنگ جو ہزار سوار سے دو کرور روپیہ لینے کو اودہ کے صوبہ دار صفدر جنگ کے پاس گیا تھا وہان سے روپیہ لایا بادشاہی خزانہ مین داخل ہوئے اور بادشاہ نے بادشاہی اجناس کو اپنے قبضہ مین لاکر شہر کے لوگون سے بہت سا روپیہ لیا اور اپنے چھوٹے بیٹے نصر اللہ کے ساتھہ شاہ جہان کی پوتیون مین ایک لڑکی کے ساتھہ نکاح پڑھوادیا اور کابل کے صوبہ کو پنجاب کی بعضے محالونکی ساتھہ ملاکر سنہ ۱۱۵۲ ہجری مین صفر کی ساتوین تاریخ کو شاہجہان آباد سے کوچ کیا

سانحۂ عظیم احمد شاہ ابدالی جو سنہ ۲۲ جلوس اور سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین واقع ہوا

اور سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین واقعۂ عظیم جو ہوا سو یہہ ہے کہ احمد شاہ ابدالی اصل الوس افغان ابدالی کے رئیس زادگان مین سے ہے نادر شاہ کے قہر اور غلبہ سے افشار لوگ بادشاہ کے مقید ہوئے انمین یہہ بھی رہا اور پھر یسا دلون مین بھرتی ہوا اور بتدریج منکباشی کے درجہ تک پہونچا جو بادشاہ کو وہان کے ایرانیون اور ترکون کے فرقہ سے دلجمعی نہ تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہہ لوگ میرے دشمن ہین اسلیئے اسنے افغانون کو توران کی فوج پر مغلوب کرنے کو اور بہت مہربانیان کین اور اپنے لشکر کا سردار کرکے انہین بڑے بڑے اختیار دیئے یہانتک کہ اسکی قتل ہونے کی بعد بعضے افغان سلطنت کا دم بھرتے تھے اور وہ عوعی کرکے کچھ کچھ ایران کے ملک کو داب بیٹھے انمین سے ایک آزاد خان تھا کہ سلطنت کا دم مارنے لگا تھا اور کریم خان زندنی تلوار کے زور سے اسکو سرکرکے اپنا نوکر کیا اور انمین سے احمد ابدالی بھی ہے چند دنون مین کہ نادر شاہ مارا گیا محمد تقی خان اختر کہ جسے نادر شاہ عزیز رکھتا تھا اسکی مدد سے لشکر سے بھاگا اور اپنے فرقہ کے لوگ جمع کرکے بادشاہ بنگیا اور ہندوستان مین اسکی سات دفعہ آنیکا اتفاق ہوا پہلی مرتبہ بطور نوکرون کے نادر شاہ کے ساتھہ ولایت کو پھر گیا اب اسکی بادشاہ ہونیکی سبب لکھے جاتے ہین

احوال احمد شاہ ابدالی کی بادشاہ ہونیکے اسباب اور ہندوستان مین آنیکا دوسری دفعہ سرہند تک آنا اور مغلوب ہوکر پھر جانا

احمد شاہ ابدالی سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین نادر شاہ سے رخصت لیکر اپنے گھر کو آیا لوٹتے وقت حضرت امام ابوالحسن علی ابن حضرت امام موسیٰ رضا کی زیارت کو آیا جب وہان سے چلا ایک فقیر جسکا نام صابر تھا دیکھا کہ ایک ننھا سا خیمہ لڑکون کیطرح حضرت کے مزار کے برابر کھڑا کیا ہے اسنے فقیر کے پاس جاکر پوچھا کہ حضرت یہہ کیا خیمہ اور لڑکون کیطرح کھیل ہے اسنے پوچھا کہ توہی احمد ابدالی ہے اسنے کہا ہان فقیر نے کہا یہہ وہ خیمہ ہے کہ جب نادر شاہ مریگا تب یہہ گرشیمہ گر پڑیگا اور تو بادشاہ ہوگا احمد ابدالی نے ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے وہین چھوڑا اور کہا کہ درویش کی خدمت کیا کیجیو اور اس خیمہ کو دیکھتا رہیو اور جب یہہ خیمہ گرے اوسکی گرنے کی تاریخ یاد رکھیو اور آپ نادر شاہ کی خدمت مین روانہ ہوا جب نادر شاہ مارا گیا احمد ابدالی اپنی قوم سمیت لشکر سے بھاگ کر اس مزار پر آیا اور اس شخص ملازم سے اس خیمہ کا حال پوچھا اسنے وہی وقت اور وہی تاریخ بیان کی تب اسکو فقیر کی بات کا یقین ہوا اور اپنے بادشاہ ہونیکا امیدوار ہوا اور اپنی قوم کو اکٹھا کرکے محمد تقی خان اختر شیرازی کو اپنے ساتھہ لیکر بادشاہ بن بیٹھا ناصر خان کابل کا صوبہ دار وہان کی تحصیل کا روپیہ اور میر محمد سعید بھی زکریا خان کا بھیجا ہوا نور محمد خان کے محالات کا روپیہ نادر شاہ کی پاس لیے جاتے تھے احمد ابدالی نے یزد وانسے چھین لیا اور ان دونون کو ساتھہ لیکر ایک افغان جو نادر شاہ کیطرف سے قندہار کا حاکم تھا اوسی جا مارا اور قندہار کو لے لیا اور صابر شاہ کو

قزلباش کے لشکر کے ساتھ نادرشاہ کے حضور مین پہونچا نادرشاہ نے اسکے قصور معاف کرکے بہت سی مہربانیان کین اور
اوسوقت شام ہوگئی تھی میدان سے پھرکر اپنے لشکر مین گیا برہان الملک نے جب امیرالامرا کے مرنے کی خبر سنی امیرالامرائی
ملنے کی امید ہوئی اور اس عہدہ کی وہ ہمیشہ آرزو رکھتا تھا نادرشاہ صلح کرنے کی باتین کرنے لگا دو کرور روپیہ دینے پر
راضی کیا کہ صلح کرکے پھر جاؤ اور اس خوشخبری کا رقعہ بھیجا بادشاہ اور آصف جاہ کہ نہایت گھبرا رہے تھے کمال خوش
ہوئے اور آصف جاہ کو نادرشاہ کے پاس جانے کی رخصت اور برہان الملک کی ذریعہ سی نادرشاہ کی ملازمت مین پہونچا اور ان
دو کرور روپیہ کے پہونچانیکا وعدہ کرکے محمدشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور بادشاہ آگے اپنی کارگزاری اور سعی ظاہر کی اور
حرص کے سبب منصب امیرالامرائی کا خواہان اور خلعت کا امیدوار ہوا بادشاہ نے ایسے وقت مین آصف جاہ کی رضاجوئی
مستحسن جانکر امیرالامرائی کا منصب عطا فرمایا اور محمدشاہ خود بھی نادرشاہ کے حسب الطلب آصف جاہ کی صلاح سی نادرشاہ
کی لشکر مین ملاقات کے لیے گیا جب ایرانیون کے لشکر کے قریب پہونچا نادرشاہ نے اپنے بیٹے میرزا نصراللہ کو استقبال کو بھیجا شاہزادہ
جب نزدیک پہونچا محمدشاہ نے تخت رواں سے اوترکے میرزا نصراللہ سے ملاقات بزرگانہ کی اور شاہزادہ بھی فرزندانہ سلوک
ہوکر اپنے ساتھ باپ تک لے گیا نادرشاہ نے لب فرش تک استقبال کرکے معانقہ کیا اور مسند پر اپنے پاس بٹھلایا اور شاہانہ
سلوک کرکے بہت خوش ہوکر رخصت کیا برہان الملک نے جب یہہ سنا عرض کیا کہ آصف جاہ کے سوائے اور کسی سے کچھ نہوسکیگا
اور دو کرور روپیہ کی کیا حقیقت ہے جو ہندوستان کی دولت سی آپ نے اتنی قناعت کیا دو کرور تو مین اکیلا دے سکتا ہون اور
بادشاہ کے خزانہ اور امیرون اور مہاجنون اور سوداگرون کے گھرون کے روپیہ کا کیا حساب ہے مگر آپ شاہجہان آباد کو چلین تو بہت
کچھ روپیہ مل سکتا ہے نادرشاہ نے یہہ بات سنکر آصف جاہ کو پھر بلایا اور اسکی نظربند کرنے کا حکم دیا اور محمدشاہ کو دوسری
مرتبہ پھر بلاکر کہا کہ تم اپنے سارے عملہ کو یہین بلاکر بخاطر جمع ہمارے لشکر مین رہو اور قمرالدین خان محمدشاہ کے وزیر کو نہین
طلب کرکے اپنے لشکر مین ساتھ رکھا اور برہان الملک کو طہماسپ جلائر کے ساتھ شاہجہان آباد کو رخصت کیا اور طہماسپ قلی
جلائر کا ایک سردار تھا اور نادرشاہ کا بہت معتمد تھا اور محمدشاہ کا شقہ اور نادرشاہ کا فرمان لطف اللہ خان صادق کے نام جو
شاہجہان آباد کو روانہ ہوئے اور مین نیابت کے طور پر تھا اس مضمون سے بھیجا گیا کہ قلعہ کی سب سرداری خزانون اور تمام
کارخانون کی کنجیان برہان الملک کو اور طہماسپ کی حوالہ کرین اسکے پیچھے نادرشاہ محمدشاہ سمیت شاہجہان آباد کو روانہ ہوئے
اور ۱۱۵۱ہجری مین آٹھوین ذی الحجہ کو دونون بادشاہ قلعہ مین داخل ہوئے پنجشنبہ کے دن کہ عید اضحی اور نوروز تھا نادرشاہ
کی نام کا خطبہ جامع مسجد اور سب مسجدون مین پڑھا گیا ماہ مذکور کی گیارہوین تاریخ شام کے وقت ہندوون نے مشہور کیا کہ بادشاہ
مرگیا یہہ خبر اوڑتے ہی لوگ ہرطرف سی جمع ہوکر قزلباش کی فوج کے لوٹنے اور قتل کرنے مین لگے کا سمین نادرشاہ کو خبر
پہونچی نادرشاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ کوئی کچھ بولو نہ چالو ہندوستانی تمہارے پاس آوین تو او نہین بٹا دو الغرض رات بھی لیکن
سے سات سے آدمی کے قریب مارے گئے جب دن ہوا پھر وہی حال تھا بلکہ اور بتر تھا نادرشاہ نے قلعہ سے سوار ہوکر قتل
عام کا حکم دیا دوپہر تک قزلباش کی فوج نے قتل عام کیا کہتے ہین کہ دوپہر کے بعد نظام الملک نادرشاہ کے پاس
گیا اور امان کی استدعا کرکے قصور معاف کرنے کے بعد گستاخانہ نادرشاہ سی عرض کری کہ اگر تو بادشاہ ہے تو بخش دے اور
سوداگر ہے تو بیچ دے اور قصائی تو ذبح کر ڈال نادرشاہ نے ہنسی کی راہ سے فرمایا کہ جا تیری سفید داڑھی پر بخشا ابھی امان کا حکم
نہین ہوا تھا کہ محمدشاہ نے خود آکر نادرشاہ سے کہا کہ اگر سلطنت چاہتا ہے تو ہمین مار ڈال خدا کے بندون کو کیون قتل

ایلچی محمد شاہ کی طرف روانہ کیا پر محمد شاہ ایلچی کو اپنے پاس رکھکر رخصت نہین کرتا تھا اوسوقت نہایت معلوم کہ ایلچی کے بھیجنے
سے کیا غرض تھی اور صمصام الدولہ نے راجہ سوائی جی سنگہ اور راجپوتانہ کے راجون کو جنکی جوانمردی اور رفاقت
کا بڑا اعتماد رکھتا تھا اس لڑائی مین اپنی مدد کے لیے ہر چند بلایا مگر کوئی نہ ملا آج کل آج کل کرتے رہے امرا کو برہان الملک
کے پہونچنے کا کمال خیال تھا اور نادرشاہ اپنی فوج سمیت کتنا ہی قریب آچکا تھا پر بادشاہ کے لشکر مین سے کسی کو خبر
نہ تھی کہ نادرشاہ کی فوج کہان تک آپہونچی ہے اسوقت معلوم ہوا کہ محمد شاہ کی فوج کے کچھ گھسیارے وغیرہ گھاس لینے آئے تھے
انمین سے کچھ زخمی ہوئے اور کچھ مارے گئے تب یکایک شور مچ گیا اور لشکر مین تہلکہ پڑ گیا کہ نادرشاہ آیا نادرشاہ آیا

برہان الملک سعادت خان اور امیر الامرا خان دوران خان کا نادرشاہ سے لڑنا اور امیر الامرا کا مارا جانا اور صلح مقرر ہونے کے بعد نادرشاہ اور محمد شاہ کی ملاقات ہونا اور نادرشاہ کا دہلی مین آنا اور پھر ولایت کو معاودت کرنا اور حالات جو اس ضمن مین واقع ہوئے

برہان الملک کا انتظام کرتے ہی کہ اسمین برہان الملک بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور اپنے ڈیرہ و خیمہ
کے پہونچنے کی انتظار مین تھا کہ اتنے مین خبر لگی کہ نادرشاہ کی بعضی فوج اسکے خیمہ پر وارد ہو کر آدمیون کو لوٹتی اور قتل کرتی ہے
برہان الملک یہ خبر سنکر گھبرایا اور صمصام الدولہ سے کہہ بھیجا کہ مین اپنی فوج اور اسباب کو بچانے کے لیے جاتا ہون آنت
جاہ نے بادشاہ سے عرض کری کہ اب تھوڑا سا دن رہگیا ہے برہان الملک کو منع کیا جاوے کہ آج نہ لڑے صمصام الدولہ نے
کہا کیا مضایقہ ہے جو برہان الملک اپنا برا دشمن سے لڑے ایسے سپاہی آدمی کی مدد کرنا مروت سے بعید ہے اور اونکا دل چھوڑنا
سو کرین مین تو برہان الملک کی مدد کو جاتا ہون یہ کہکر ہاتھی پر سوار ہو کر اپنے ساتھی اور تھوڑی سی فوج اور توپخانہ کو جو
موجود تھا لیکر اسکے کو روانہ ہوا ابھی دن رہا تھا کہ برہان الملک کے پاس پہونچکر آدہ کوس کے فاصلہ پر دونو لڑنے کو
کھڑے ہوئے نادرشاہ نے اپنے لشکر کے دو حصہ کیے تھوڑون کو تو اپنے ڈیرہ مین چھوڑا اور کچھ فوج لیکر لڑنے کو آیا اور اپنی فوج
کے آدمیون کے تین حصہ کر کے ایک کو اپنے ساتھ لیا اور دو حصہ ان دونون امیرون سے لڑنے کو مقرر کیے نادرشاہ کی طرف
کے قزلباش صمصام الدولہ اور امیر الامرا پر دوڑکر لوٹ مار کرنے لگے پانچ گھڑی کے عرصہ مین امیر الامرا اور برہان الملک
کا سارا لشکر عاجز ہو گیا اور امیر الامرا کی طرف کے اکثر نامی آدمی یعنی مظفر خان اور صمصام الدولہ کا بھائی اور بڑا لڑکا
اور علی حامد خان اور یادگار خان اور میرزا اسماعیل بیگ کل پوش اور میر گل محمد مروت کا بیٹا اور رتن چند اور
اور خوشحال چند پیشکار میر بخشی کا بیٹا اور انکے سوا اور بھی مارے گئے اور امیر الامرا زخمی ہو کر مجروح اور بیہوش تھوڑے
سے رفیقون کے ساتھ جو بچ رہے تھے میدان سے پھر کر سر شام اپنے لشکر مین پہونچا اور اسکے پہونچنے سے پہلے سپاہیون نے
اسکے خیمہ اور اسباب اور خزانہ کو لوٹ لیا لشکر کا وہان کچھ بھی نہ رہا جب وہان پہونچا تو اتنا سایہ بھی نہ تھا کہ بیجان اسکی
نیم جان لاش کو اوتار کر رکھین آخر بڑی مشکل سے ایک جگہہ سے خیمہ ملا اوسے کھڑا کر کے امیر الامرا کو اوسمین رکھا دوسرے
دن ۱۱۵۱ ہجری مین ۱۵ ذیقعدہ کو امیر الامرا نے دنیا سے رحلت کی برہان الملک کہ اپنے ساتھیون سمیت حیران ہو رہا تھا اسمین لشکر
قزلباش نے اوسے چارون طرف سے آن کر گھیر لیا اور ایک شخص کہ عمر مین نوجوان اور نیشاپور کے ترکون مین سے برہان الملک کا ہموطن تھا دلیرانہ بیباکانہ
اسکے ہاتھی کے آگے آ کھڑا ہوا برہان الملک تیر چلا رہا تھا کہ اس جوان نے بہت آرزو سے آواز دی کہ ارے جواں مین کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے
کس سے لڑتا ہے اور کس کی فوج کا تجھے اعتماد ہے یہ کہکر زمین پر بھالا مارا اپنے گھوڑے کو بھالہ پر روک زین سے اوچک ہاتھی کی ہودے کی رسی تھام
جھٹ ہاتھی کی عماری پر چڑھ گیا جسپر برہان الملک بیٹھا ہوا تھا برہان الملک ایران کی رسم سے واقف تھا وہان کی موافق اطاعت قبول کر کے

اور اسکے حدود کو لوٹ لیا بہت سا فساد مچا رہا تھا قید کرکے مازندران مین بھیجدیا اوسی وقت مین افغان نادرشاہ کے خوف سی ہندوستانکو
بھاگ کر یہان کے سرکار و نمین نوکر ہو نگے علی محمد خان مشہور بہ روہیلہ جو ایک افغان کا منہ بولا بیٹا تھا اور ذات اہیر کی اولاد مین تھا
اور عظیم اللہ خان نے سید سیف الدین علیخان کی بہت رفاقت کی تھی ازین باعث وزیر اعتماد الدولہ نے اس پر بڑی مہربانیان کین
اور آخر وہ ابھی سرکو بہ سے بغرض جاگیرداران او جنانعہ پر بطور ملکیت قابض ہو گیا اور یہہ جو صاحب شعور اور مرجاتہ تھا سب افغانون
اور قندہار کے روہیلون کو جو بھاگ کر آئے تھے جمع کرکے اور وہان کے اطراف و جوانب کی لوگون کو آپ سی ملاکر روہیلہ کے نام سے
مشہور ہوا اور اونکے اکٹھے ہونے سی اسے قوت بھی ہو گئی اور بہت ملک یعنی آنولہ و سنبل مرادآباد اور بریلی اور بداؤن وغیرہ کو اپنے قبضہ
مین کرلیا غرض کہ نادرشاہ نے قندہار کے قلعہ کے تباہ کرنے کا حکم دیکر وہان کے آدمیون اور رہنے والون کو نادرآباد مین جسکو اسنی انہین
دنون بسایا تھا رکھا اور کابل مین آکر وہان کے قلعہ دار کے پاس پیغام بھیجا کہ علی شاہ محمد کے ملک سی تو کچھہ کام نہین پر یہہ حد مین جو افغانون
کے کھان مین اور کچھہ آدمی بھاگ کر اومین مل گئے ہین ہماری غرض انکی تخریب سی ہے تم کچھہ مت ڈرو ہماری مہمانداری کرو اور نادرشاہ
کا لشکر جہان افغانون کو پاتا قتل کرتا اور نادرشاہ اپنے اسی ایلچی کے توقف سی بہت دلین آزردہ ہوا آخر بہت آدمیون سے زبانی کہکر شاہجہان آباد
کو روانہ کیا وہ شاہجہان آباد مین پہونچے بادشاہ اور وزیر اور امیر الامرا کے حضور مین گیا پر وہان انکی کون سنتا تھا بلکہ انکی باتون پر ہنستے تھے
جہان ایسا امیر اور ایسا بادشاہ وہان کی سلطنت کی انتظامون کو خیال کیا چاہیے کیسے ہونگے سات مہینے نادرشاہ کابل مین ٹھہرا جب سنا کہ جلال آباد
مین اپنی لشکر کے وندر آدمی جسکو ایلچی کرکر شاہجہان آباد بھیجا تھا مارے گئے جلال آباد کو کوچ کرکے شہر قتل کیا اور لوٹا پھر وہان سی پشاور مین آیا

ذکر ناصرخان ناصرخان کابل کے حاکم کا نادرشاہ سی لڑنا اور پھر زکریا خان حاکم لاہور کا نادرشاہ سے مقابلہ کرکے اسکی اطاعت کرنا اور محمد شاہ کا شاہجہان آباد سی کوچ کرکے کرنال تک جانا

ناصرخان صوبہ کابل کا حاکم جتنی فوج کہ اسکی پاس تھی اوسمین لیکر راستہ پر پہونچکر اس طرف افغان کو جمع کرکے سخت
ٹیلون اور تنگ جگہہ مثل درہ خیبر وغیرہ کو اپنی دانست مین بہت استوار جانکر راستہ بند کرکے نادرشاہ کی لڑائی پر مستعد ہو بیٹھا
نادرشاہ نے اس سے کہلا بھیجا کہ خلاصہ دن مین وہان آؤنگا تمہارے حق مین بہتر یہی ہے کہ اوٹھہ جاؤ ناصرخان نے
کچھہ خیال نہ کیا نادرشاہ اپنے وعدہ پر آ پہونچا مقابلہ کے وقت افغانون اور ناصرخان کی فوج سے بہت آدمی مارے گئے
اور ناصرخان جیتا ہوا زخمی پکڑ کے نادرشاہ کے پاس بھیجا گیا تھوڑے دنون کے بعد اسکی قدر او عزت ہوئی اور خلعت
عنایت ہوا نادرشاہ پشاور مین آنکر دریاے اٹک سی کشتی پر سوار ہوکر اوترا اور لاہور کے کنارے ملک پنجاب مین پہونچا
زکریا خان حاکم لاہور نے دریاے راوی کے کنارے نادرشاہ سے لڑنے کے ارادہ پر فوج جمع کرکے مقیم ہوا کہ نادرشاہ
کی فوج راوی سی پیادہ پا اوتر کے شہر کے متصل ٹھہری لاہور کے حاکم اکثر ساتھہ سے بھاگ گئے اور وہ خود قلعہ نشین ہوا اور
معذرت نامہ نادرشاہ کے پاس بھیجکر امان چاہی اور نادرشاہ کے حضور مین آکر عزت اور حرمت پائی نادرشاہ
ایک جماعت کو لاہور کے قلعہ مین چھوڑ کر آپ شاہجہان آباد کی طرف چلا اور محمد شاہ کو ایک مدت ہو گئی کہ امیرون اور
لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر شہر باہر آہستہ آہستہ آہستہ چلتا تھا کہ قریب دو مہینے کے شاہجہان آباد سے کرنال تک
جو چار منزل کی مسافت ہی پہونچکر نہر کے کنارے اوترا اور توپخانہ کو لشکر کے گرد چنکر توپین باہم زنجیر بند کرکے
قلعہ مین رہا اور نادرشاہ نے دو تین مرتبہ لاہور سے ہندوستان کے پہونچنے تک محمد شاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارا

کہ وہ بادشاہت کی لائق نہین ہے کیونکہ اوسکی چال چلن سے نمایان ہوا کہ اوسکے دو بڑے لایق وزیر ایک نظام الملک اور دوسرا سعادت علیخان
اوس سے منحرف ہوکر استقلال کا دم بھرنے لگے نظام الملک نے تو اپنی حکومت ملک دکن مین قائم کری اور سعادت علیخان نے ملک اودہ
مین علاوہ برین اس نازک وقت مین مرہٹون نے بھی سر اوٹھایا اور ملک لوٹ لیا اور سلطنت لینے کیواسطے کئی لڑائیان لڑے چنانچہ صوبہ
مالوہ اور گجرات کو لوٹ لیا اور آگرہ کے دروازہ تک جا پہونچا یہ حال دیکھکر سعادت علیخان نواب اودہ نے کوچ کیا اور اوسنے مرہٹون کو
ایسا مغلوب کیا کہ اگر بادشاہ اوسکو نہ روک دیتا تو وہ مرہٹون کا زور بالکل توڑ دیتا مگر بادشاہ نے اوسکو حکم دیا کہ آپ مرہٹون سے نلڑین
کیونکہ بادشاہ اپنے وزیر خاص کو مع چند سرداروں کے اونکے مقابلہ کے واسطے خود روانہ کریگا یہ حکم پاکر سعادت علیخان اپنے دلمین ذلیل ہوکر
پھر گیا مرہٹون کو جو فرصت ملی اونھون نے دہلی پر حملہ کیا اور بہت سا مال لوٹکر مالوہ کو چلے گئے اور سوا اسکے تمام قلمرو مین کئی جگہہ لوٹ مار کرنے
لگے علاوہ برین ایک اور بڑا حادثہ ہندوستان مین واقع ہوا جسکا حال بیان آیندہ سے ظاہر ہوگا ملک فارس مین جبکہ خاندان صفوی کو زوال
ہوا تو وہان افغانون نے حملہ کیا اور اصفہان کو جو کہ فارس کا دار السلطنت تھا چھین لیا اور شاہ حسین کو جو کہ اوس ملک کا بادشاہ تھا
قتل کر ڈالا اور اوسکی اولاد کو مار ڈالا اوسکی نسل مین سے ایک لڑکا مسمے طہماسپ باقی رہا تھا اس لڑکے نے گڈریون کی قوم مین جاکر پناہ لی
جنھون نے اوسکی حمایت گرمجوشی سے کی اون سرداروں مین سے جو خود بخود حاکم ہوگئے تھے ایک سردار نادر نام تھا اوسنے اپنا لقب
طہماسپ ٹھہرایا اور اپنی کوشش اور لیاقت سے سپہ سالار ہوکر پھر اصفہان کو افغانون سے لے لیا اور اس ملک سے حملہ آور ونکو نکال دیا اور
سپاہ کی رضا و رغبت سے بادشاہ بن گیا اور نادرشاہ اپنا لقب مشہور کیا

ذکر نادرشاہ ایرانی

نادرشاہ کا کابل کی راہ سے ارکان سلطنت کی غفلت کے سبب شاہجہان آباد مین آنا ناصر خان شمال کا صوبہ دار شکردہ اور اپنے کام مین غافل تھا
اکثر شکار مین رہتا اور جب شکار سے پھرتا تو عبادت اور قرآن شریف کی تلاوت مین مشغول رہتا اور اسکو جو تنخواہ حضور سے ملتی تھی مصالح الدولہ
نے اس روپیہ کا دینا ناحق جانکر موقوف کردیا اس سبب سے اسطرف کے راستے اور دروں کی خبرداری نہ تو صوبہ دار کرتا تھا اور نہ امیر الامرا کو وہان
کی پرواہ تھی راستہ مین کوئی محافظ نرہا اور امور سلطنت مین سستی آجانے کے سبب نوکرون اور عملہ سرکار کے دل سے خوف اوٹھ گیا کسی کو کسی
سے کچھہ غرض نرہی تھی اس سبب سے چوکی مین جو آتا تھا کرتا تھا اور اوس راہ ہوکر جو چاہتا تھا سو آتا جاتا تھا کوئی روکنے والا نرہا نہ بادشاہ
کو خبر پہنچتی تھی نہ امیرون کو اور نادر بات یہ ہے کہ اگرچہ صفوی سلاطین کو ہند کے بادشاہون سے کسیطرح کی غرض نہ تھی بلکہ سبکو معلوم ہے کہ جیسی
جیسی بادشاہون اسمعیل بادشاہ طہماسپ کیطرف سے بابر اور ہمایون بادشاہونکی حق مین مددین ہوئین مگر پھر بھی سلاطین صفوی مروت کی راہ سے
ہمیشہ شادی اور غمی مین اپنے ایلچی اور خط بھیجا کرتے تھے اور پرانی دوستی نباہے جاتے تھے محمد شاہ ایسا بے مروت اور نااہل تھا کہ کبھی خط نہ بھیجا نہ حال
پوچھا باوجود اسکے کہ ایران مین بہت سے حادثہ اور فساد ہوگئے اور دوسرا شاہ طہماسپ مسند و نکو تنبیہ کرکے ایران مین جو اسکی سلطنت موروثی
تھی تخت پر بیٹھا اور وہان حکومت ہوتی ہے جو افغان کہ ایران سے بھاگ کر ہندوستان مین آئے تھے اسنے اونکو نکال لینے کے لیے محمد شاہ کو
کئی بار خط بھیجے لیکن اس طرف سے کچھہ جواب نگیا ان غفلتون سے آخر الگ ہوا کہ جب نادرشاہ ایران کی ملکون پر متسلط ہوا اوسنے اپنے معتبر
قزلباش کو خط دیکر برہان الملک کی ذریعہ سے جو کہ ہند کے امیرون سے بڑا سردار تھا سب سے اوسکو محمد شاہ کے پاس بھیجا
ایلچی نے خط پہونچا کر رخصت چاہی پر نہ اسے خط کا جواب ملا نہ رخصت مرحمت ہوئی آخر نادرشاہ نے قندھار مین آنکر قلعہ کو لے لیا
اور پھر اسنے محمد خان ترکمان کو جو صفویہ کے امیرون مین سے تھا سفیر کرکے بھیجا اور سب پچھلی باتون کو دہرایا پھر بھی کوئی
پرسانحال نہوا نادرشاہ نے قوم افغان کو قتل و قید کرکے حسین افغان کے قلعہ کو جو بادشاہ بنکر قلعہ قندھار کو داب بیٹھا تھا اور ملتان

سیر کے فیلبان سے اپنی ہاتھی کو داؤد خان کی ہاتھی سے ہٹا لیا جب داؤد خان امیر الامرا کی متصل اور سامنے پہونچا سارا امیر الامرا کا لشکر ڈر کے مارے
کانپ گیا اتنے مین کہین سے بندوق کی ایک گولی آکر داؤد خان کے لگی لگتے ہی ڈھیر ہوا اور جو بچے اونھین خواہ نخواہ بھاگنا پڑا امیر الامرا نے خوشی کے
شادیانے بجنے کا حکم دیا اور اسکے سواری کے ہاتھی کو بلا کر اسکی لاش ہاتھی کی دم سے بندھوا کر سارے شہر مین پھرایا اور بناجی سیندھیہ جو داؤد خان
کی مدد کو آیا تھا جب لڑائی مین اسکا پانون نہ جم سکا اس بات کا منتظر رہا کہ دیکھیے کسکی فتح ہوتے داؤد خان کے مرنے کی بعد امیر الامرا کے پاس جاکر
مبارکباد کی نذر گذرانی اور اسکے ساتھی داؤد خان کے مال اسباب لوٹنے پر پڑے داؤد خان کے گھوڑے اور ہاتھی امیر الامرا کی سرکار مین ضبط ہوئے
انمین سے کتنے ایک ہاتھی بادشاہ کے حضور مین بھیجے جب بادشاہ نے داؤد خان کے مرنے اور امیر الامرا کی فتح پانے کی خبر سنی چہرہ پر دلگیری کے نشان
ہوگئے اور قطب الدین سے کہا کہ ایسے مردانہ اور نامی شخص کو ناحق مارا قطب الملک نے جواب دیا کیسے ہی اگر میرا بھائی اسکے ہاتھ سے مارا جاتا تو آپ کی کلیجہ مین ٹھنڈک پڑتی

فرخ سیر کے قید ہونیکا بیان

ہر چند قطب الملک اور مہاراجہ اجیت سنگہ چاہا کہ فرخ سیر محل سے نکلتا کہ اس سے سوال و جواب کیے اور اسے اپنی قابو مین لاکر ان خرخشون کو رفع کرین
پر کچھہ نہو سکا بلکہ اور بھی فساد پھیلا امیر الامرا نے قطب الملک سے کہلا بھیجا کہ بہت انبوہ ہوگیا ہے اسکا جلدی تدارک کرو نہین تو بڑا بلا برپا ہوگا اب ٹھہرنا نہ چاہیے
آخر قطب الملک کی نوکر افغان اور جیلے اوسکی بھائی نجم الدین علیخان کے کہنے سے زنانخانہ مین گھس آئے اور جو لونڈیان کہ دروازہ پر روکنے کے واسطے کھڑے
تھین اونھین بہت مار دہمکا کر بڑی تلاش سے فرخ سیر کو نکال بڑی خرابی کے ساتھہ باہر نکالا فرخ سیر کی ماں اور جورو اور بیٹی اور بیگمون نے اسے ہر طرف سے پکڑا پر انھون
نے ہرگز نچھوڑا اور عورتون کے انبوہ مین سے بڑی خواری سے گھسیٹے لائے اور ترپولیہ کے اوپر قلعہ کے اندر جو بہت تنگ و تاریک جگہہ تھی وہان قید کیا
اسکی سلطنت معز الدین کی سلطنت کے سوا چھہ برس اور کچھہ کم بلکہ چار مہینے رہی کسی دانا نے اس حال کی تاریخ مین یہہ لکھا ہے تاریخ

فاعتبروا یا اولی الابصار

ذکر شمس الدین ابو البرکات

رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ کہ ان دونو نے کئی مہینے سلطنت کی تھی قطب الملک کو جب فرخ سیر کے معاملہ سے تسلی ہوئی اوسیوقت کہ سارے شہر مین
فساد مچ رہا تھا بتاریخ ۹ ربیع الآخر بروز چہارشنبہ بعد دوپہر ۱۱۳۱ ہجری مین شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات یعنی رفیع القدر کے چھوٹے
بیٹے اور بہادر شاہ کے پوتے کو جو بیس برس کا تھا قید سے نکال کر جلدی سے اور تیار نہ ہونے کیواسطے جو کپڑے کہ وہ پہنے ہوئے تھا وہ کپڑے پہنائے
اور ایک موتیون کی مالا اوسکی گلے مین ڈالکر تخت پر بٹھلا دیا اور بادشاہی نقارے بجنے لگے سارا فساد جاتا رہا اور قطب الدین اور حسین علیخان دونو بھائی
سلطنت کی بندوبست کے واسطے رہتے جو رفیع الدرجات سل کی بیماری مین مبتلا تھا اونتیسوین رجب بروز شنبہ کو مرگیا ان دونو بھائیون نے
اسکی بھائی رفیع الدولہ کو جلد تخت پر بٹھا دیا اور آپ اسطرح مختار رہنے تھوڑے دنون بعد رفیع الدولہ کو جو پہلے سے بیماری دستون کی تھی زیادہ
ہوئی ہر چند دوا دیان کی مگر کچھہ فائدہ نہوا اور آخر شوال و ذیقعدہ کی اول مین مرگیا اسکی نعش کو حضرت قطب الدین کی پاس اسکی بھائی کی برابر دفن کیا

ذکر محمد شاہ بادشاہ

واقعات سنہ ۱۱۳۱ھ تک اس بادشاہزادہ نے پہلے تو بلا عذر سیدون کی خاطرداری کی اور عزت بدستور رکھی مگر آخر کو انکے
قتل کے واسطے تجویز کی کہ اس عرصہ مین اول تو دونون بھائیون یعنی سید عبد اللہ اور سید حسین اور نظام الملک حاکم مالوہ مین کچھہ نااتفاقی
ہوگئی اور یہہ صلاح ٹھہری کہ بادشاہ مع سید حسین کے اوس سرکش حاکم مالوہ پر چڑھائی کرے چونکہ سید حسین کے مار ڈالنے کی سازش
بھی ہوگئی تھی اسلیے اوسکو راہ مین جاکر مار ڈالا سید عبد اللہ نے برپا کر ایک لشکر بنا بادشاہ قائم کردیا اور اپنے بچاؤ کی صورت پیدا کرلی
مگر اوسیوقت اوسکو شکست ہوئی اور قید کیا گیا محمد شاہ نے اپنی بہت دنون حکومت بھی کی تھی کہ اوسکی نالایقی ظاہر ہوگئی اور یہہ دریافت ہوا

کرتے تھے اور اپنی مرضی پر تمام قلمرو مین احکامات جاری کرتے تھے اور بہت زور آور ہوگئے تھے اس بادشاہ کے وقت مین بندہ نامی سکھ پھر پہاڑ سے نیچے اترا اور دریاے اٹک کے کنارے پر تانہت تاراج کرتا پھرتا تھا کہ فوج شاہی نے اوسکو شکست دی اور مارا گیا

بیان شادی فرخ سیر

بارانی دختر راجیت سنگھ جب فرخ سیر کی شادی کا ہونا اجیت سنگھ کی لڑکی سے مقرر ہوا تو یہ منصب امیر الامرا کا شادی ہونے کے بعد دلہن کو جاوین اسواسطے بادشاہ کے حکم سے جو کچھ شادی کے لوازم مہیا ہوسکتا تھو جیسے ہی مرصع مین سب موجود ہوئے اور اس طرف سے امیر الامرا نے اسکے لوازم شادی ہندوستان کی رسم کے موافق مہیا کیے ۸ ماہ تاریخ ذی الحجہ ۱۱۲۷ ہجری کو بادشاہ کی شادی ہوئی اور بادشاہ امیر الامرا کے گھر آکر رانی کے نکاح کا مسمت پڑھوا دلہن کو بیٹے اور باجے کے ساتھ لاکر اپنے محل مین داخل ہوا

بیان کوچ کرنا امیر الامرا حسین علیخان بہادر کا دکن کو اور فتح پانا داود خان پنی پر اور درپیش آنا حوادث اور آشوب کا

امیر الامرا حسین علیخان بہادر نے فرخ سیر کی شادی اور سب کامون سے فرصت پاکر دکن کا قصد کیا اور بادشاہ کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر آپ اپنے قول و قرار سے پھر جاوینگے اور قطب الملک کی نسبت کچھ اور ارادہ کرینگے تو مجھے بھی آپہونچا جانئیے تب امیر الامرا دکن کو گیا بادشاہ نے داود خان پنی کو جو احمد آباد کا صوبہ دار اور افغان صاحب الوثوق اور شجاع تھا اور مرہٹوں کے سرداروں سے موافقت بھی رکھتا تھا برہان پور کی صوبہ داری اسکی لئے مقرر کرکے خفیہ حکم بھیجا کہ برہان پور مین اگر امیر الامرا کی اطاعت نکرے بلکہ اسکے دفع کرنے کی سعی کرے کہ اسکے عوض مین دکن کا کل صوبہ دار تجویز کیا جائیگا اس بات کو سنکر داود خان پنی بڑے زور شور سے اور بکروفر سے برہان پور مین پہونچا اور باطمینان تمام بادشاہ کی وعدہ پر مطمئن ہو کر صوبہ داری مستقل کا دم مارنے لگا امیر الامرا کو اس سے اطلاع ہوئی اور داود خان کے پاس پیغام بھیجا کہ دکن کے سب صوبونکو میرے متعلق جانکر میری فرمان برداری سے باہر نہو اور نہیں تو اپنے تئین بادشاہ کے پاس پہونچا دے اور یہان فساد نہ اوٹھاوے داود خان نے دونو باتون سے ایک بھی قبول نکری اور برہان پور کے باہر خیمہ کھڑا کرکے امیر الامرا کی اطاعت سے منحرف ہو کر مرہٹوں کے سرداروں کو کہ ان مین سے ایک بہادر شاہ کے عہد مین کا نوکر سلطنت کا تھا اور پنج ہزاری اور نیماجی سندیہ نام رکھتا تھا اپنے مدد کے واسطے بلایا چنانچہ حاضر ہوئے اور برہان پور کے گرد و پیش آخر رمضان کے شروع امیر الامرا وہان پہونچکر چوتھی شوال جاپہونچا امیر الامرا نے ہرچند اوسکو نصیحت کی باتین کہلا بھیجین پر اسکے خیال مین کچھ نہ آئی صلح کو نا منظور کرکے لڑائی کی ٹھہرائی امیر الامرا نے جیسی بڑا سپاہی سے زیادہ لیکر لڑائی کے میدان مین صف باندھی اور اوس طرف سے داود خان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہ ہر ایک اپنے تئین رستم خیال کرتا تھا لڑائی کے ارادہ پر مارکوٹ ہونے لگی دونو طرف کے دلیرون نے اپنی اپنی دلیریان ظاہر کین توپون کی آواز سے زمین ہلنے لگی داود خان نے امیر الامرا سے مقابلہ کرنے کو اپنے فیلبانان کو تاکید بہت کی کہ میرے ہاتھی کو امیر الامرا کی سواری کے برابر پہونچا دو اور باوجود اسکی کہ ہراول داود خان کا ہراول جو لڑائی کی شروع مین اپنی ہمراہیون سمیت امیر الامرا کے توپخانہ پر پہونچکر مارا گیا اور اکثر اسکے ساتھی زخمی بھی ہوگئے پر داود خان چند فیل سوارون کو اپنی ساتھ لیکر امیر الامرا کو ڈھونڈتا پھرتا تھا اور کہین ایک جگہ ٹھہرتا نہ تھا اور یہ چاہتا تھا کہ جیسے ہو امیر الامرا کے پاس جا پہونچے اس سبب سے امیر الامرا کے لشکر مین ایک زلزلہ پڑ گیا رستم بیگ اور محمد یوسف توپخانہ کی داروغہ اور بسالت خان اور بہت سی جماعت نے بڑی جانفشانی کی نامزد خان اور عالم علیخان زخمی ہوئے اس لڑائی مین میر مشرف کہ بڑا سردار امیر الامرا کا قدیم رفیق تھا اور سدن گویا اوس مین ڈوبا تھا داود خان کی مقابل ہوا داود خان نے کمان کی چلہ مین تیر کی بھال رکھکر میر مشرف پر آواز ماری کہ کیون تو نے عورتون کی طرح اپنے منہ کو چھپایا ہے جو علم تو اوٹھا کہ مین تیرا منہ دیکھون یہ کہکر تیر شست سے چھوڑا اور یہ بات اسنے اسواسطے کہی کہ وہ خود لڑائیون مین زرہ اور بکتر نہین پہنتا تھا صرف سفید ہی کپڑے پہنے رہتا تھا غرض کہ وہ تیر مشرف کی گلے کے پاس ایسا لگا کہ بڑی مشکل سے نکالا اور ہاتھی کے ہودے پر گر پڑا داود خان کے فیلبان نے دو تین آنکس امیر کی پیٹھ پر ایسے مارے کہ جیتے جی یاد سے نہ بھولا اور اکثر مجلسون مین اسکا ذکر کرتا رہا اسیمن

یہ بھی دکھلا دیا کہ وہ فن جنگ مین بھی مہارت کامل رکھتا ہے اور جنگ کرنے سے بھی عار نہین ہے اور یہ طاقت اس بادشاہ کی بمقابلہ
ایک دشمن کے لئے جو اوسکی ایام مین کھڑا ہوا تھا دکھلائی تھی چنانچہ اوسکا بیان آگے کیا جاویگا قوم سکھ کا ظہور بابر شاہ کے
وقت مین ہوا تھا اوسوقت مین لوگ صرف ایک نیا فرقہ مذہبی مشہور ہوا تھا اس فرقہ کا بانی گرو نانک رحم دل اور عقیل
و نرم مزاج آدمی تھا اوسنے اپنے دل مین یہ منصوبہ باندھا کہ ہندوستان مین دو قوم کے آدمی بہت بستی ہین چنانچہ مسلمان
اور ہندو کوئی عبادت ایسی تجویز کرنی چاہئے جس مین یہ دونو قومین شامل ہوجاوین چنانچہ اوسنے دونو مذہبون کی کتابون سے
وہی مسائل و اعتقادات جو دونو کے نزدیک مسلم تھے سکھلائے اور وحدانیت اور جزا و سزا کا پانا ثابت کیا اگرچہ مسائل کہ دونو
فرقون کے معتقد علیہ تھے صرف وہی اوسنے لئے تاکہ اوس سے کوئی انکار نکرے اسلئے بہت سے لوگ جا بجا ہین سے اوسکے مذہب کو ماننے
لگے مگر چونکہ اکبر بادشاہ کے وقت تک یہ لوگ کچھ طاقت نرکھتے تھے اور مثل ہندو فقیرون کے تھے اور رعایا کے موافق رہتے تھے
اسواسطے ایام سلطنت اکبر شاہ مین کوئی اونکا معترض نہوا مگر جب اورنگ زیب نے جنگ مذہبی کے سبب ان لوگون کو تکلیف دی تو اوسکے
سے یہ قوم خاندان مغلیہ کی سخت دشمن ہوگئی چنانچہ اورنگ زیب نے تیغ بہادر کو جو اوسکی زمانہ مین اوس قوم کا گرو تھا پکڑوا کر مروا ڈالا
گرو گوبند سنگہ نے جو گرو تیغ بہادر کا بیٹا تھا اپنی تمام عمر اس خون کا عوض لینے مین صرف کری اور اوسکی قوم کے لوگ فقیری کی
حالت چھوڑ کر مسلح اور گھوڑچڑھے ہوکر بڑے دلیر اور سخت لٹیرے ہوگئے مگر اورنگ زیب کی کارآزمودہ فوج کے سامنا انکی کیا حقیقت
تھی ایک ہی مقابلہ مین تتر بتر ہوگئے اور گرو گوبند سنگہ کے دو بیٹے پکڑے گئے اور قتل کیے گئے اور اوسکو جلاوطن کردیا وہ اسی غم مین دیوانہ
ہوکر مرگیا پر اوسکی تابعین کے دل سے نفاق کا حوصلہ نگیا تھا اور مدت سے کوہ ہمالہ مین بیٹھے ہوئے انتظاری کر رہے تھے کہ اورنگ زیب
کے مرنیکی اونکو خبر پہونچی اور اس سبب سے اونکو صوبجات شمال کے قریب آنیکا قابو ملا اسوقت مین اونکا بندا نامی ایک سکھ
تھا جو گرو گوبند سنگہ کا چیلا اور گدی نشین تھا اور جسنے آخر کو اپنا نام بھی گرو گوبند سنگہ رکھا تھا اوسنے سرہند پر قبضہ کیا
مگر جب اوسنے سنا کہ شاہ عالم اوسپر چڑھائی کرکے چلا ہے اوسیوقت دارہ کے قلعہ مین جو کہ کوہ ہمالہ مین واقع ہے بھاگ گیا شاہ عالم
نے وہ قلعہ بھی لے لیا پر بندا جان بچاکر پہاڑون کی راہ سے بھاگ گیا شاہ عالم بڑا رحم دل و لائق تمام بادشاہان سابق سے
گذرا ہے اوسکی فیاضی بہت بڑی تھی اور ہمیشہ عظیم مہمات پر وہ کوشش کرتا تھا اگرچہ یہ بادشاہ بڑا دیندار مسلمان تھا اور بہت خوب
اسلام کی حقیقت اوسکی روح اور خون مین پیوستہ تھی مگر پھر بھی اوسنے اپنی ایام حکومت مین مثل اور بادشاہون کے کسی غیر
مذہبی کو بسبب تعصب کے نہین ستایا یہ بادشاہ شہر لاہور مین سنہ ۱۷۱۲ء مین فوت ہوا

ذکر معزالدین جہاندار شاہ

سنہ ۱۷۱۲ء سے سنہ ۱۷۱۳ء تک شاہ عالم بادشاہ کی وفات کی بعد اوسکی چار بیٹون مین تخت کیواسطے باہم لڑائی ہوئی مگر چونکہ بڑے بیٹے معزالدین کا طرفدار
نواب ذوالفقار خان تھا جو کہ اوسوقت مین ایک طاقتور رئیس تھا تو اوس سبب سے معزالدین کی فتح ہوئی اور باقی تینون بیٹون کو شکست ہوئی
اور لڑائی مین مارے گئے معزالدین جب تخت پر بیٹھا تو اوسنے اپنا لقب جہاندار شاہ مقرر کیا مگر حکومت مین نالائق نکلا سید عبداللہ اور سید حسین نے جو کہ
قوم کے سید اور آپسمین بھائی تھے فرخ سیر کو جو شاہ عالم کا پوتا تھا بادشاہت کیواسطے برانگیختہ کیا فرخ سیر نے ملک بنگالہ مین علم بغاوت کا بلند کیا جہاندار
شاہ اور نواب ذوالفقار خانکو شکست دی اور وہ دونو ماری گئے اور فرخ سیر ہندوستانکا بادشاہ ہوگیا جہاندار شاہ نے صرف ایک سال بادشاہت کی

ذکر فرخ سیر

اس بادشاہ کی وقت مین سیدونکا بڑا زور ہوگیا تھا چنانچہ فرخ سیر کو سید عبداللہ اور سید حسن جنہون نے اوسکو تخت دلوایا تھا اپنا غلام تصور

ذکر شاہ عالم پسر دوم

چونکہ شاہ عالم پسر دوم نے فرصت لوگون کو اپنے سے متفق کرکے ارادہ کیا تھا کہ باپ سے تخت چھین لے چنانچہ اسی سبب سے
پھر عالمگیر نے اوسکا اعتبار نہ کیا تیسرا بیٹا اکبر کھلا کھلی مفسد ہوگیا وہ مرہٹون اور جاٹون سے لگیا تھا صرف دو بیٹے
ایک اعظم شاہ اور دوسرا کام بخش اوسکی وفات کے وقت اوسکے پاس حاضر تھے اور اوسکو خوب یقین ہوگیا تھا کہ میرے
وفات کے بعد اس تخت کی بابت ان لڑکون مین جنگ عظیم ہوگی اسی فکر مین آخر عمر مین ۹۰ برس کی عمر اور ۵۰ برس سلطنت
کرکے ۲۱ فروری ۱۷۰۷ء مین راہی ملک بقا ہوا

ذکر اورنگ زیب

اورنگ زیب کی شجاعت اور دانائی اور لیاقت پر لحاظ کرنے سے حیرت ہوتی ہے کہ اوسکی سلطنت کا انتظام اچھا کیون نہین
ہوا وجہ اسکی یہ ہے کہ اوسکا دل اچھا نہ تھا اور ملازم اوسکے اوسکی بدگمانی کی باعث شوق سے خدمت نکرتے تھے
علاوہ انکی نسبت خفیہ تحقیقات کیے تھے ایک دوسرے پر نگران رہتا تھا تاہم کسی بادشاہ کے ساتھ کبھی اوسکے ملازمون نے کبھی نا
انکی نہ ایسی بُری طرح سے خدمت کی اور مذہب کے معاملات مین تنگ نظر کہ ہونے سے رعایا کا دل پھر گیا تھا یہ تو
ممکن تھا کہ ایک ہندو کو بھی اپنے مذہب کی پابندی کے سبب سے نقصان یا ایذا نہین پہونچا نہ کوئی اس سبب سے قید ہوا
کسی پر اوسکے مذہب کی رسوم کے سبب سے اعتراض ہوتا تھا مگر ہنود کی نسبت اورنگ زیب کا یہ دستور تھا کہ اچھے عہدے
اونکو نہ دیتے تھے اور اون پر جزیہ مقرر کیا تھا اونکے میلون اور تہوارون کے باب مین ممانعت تھی اور اگر دربار مین کوئی
رسم اس قسم کی جاری ہوتی کہ ہندوونکے مذہب کی پابندی پائی جاتی تو موقوف کردی جاتی تھی غرض کہ معاملات مذہب
مین ضد اور منافقت باہم کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ نہایت سخت دشمنیون کے باعث ایسی نیت بادشاہ پیدا ہوتی ہے جیسی اس
بادشاہ کی تعصب کے سبب پیدا ہوئی مگر باوجود تعصب کے مذہب کی باب مین وہم اس بادشاہ کی طبیعت مین تھا ہندوون
سے تو اوسکو نفرت قلبی تھی مگر اوسنے مسجدون وغیرہ پر روپیہ بہت صرف کیا اور ان کے خادمون کو دل سے چاہتا تھا
ہندوا اور درویشون کے ساتھ بزرگی سے نفرت کرتا تھا سنہ ء سے سنہ ء تک اورنگ زیب کی وفات کے بعد بادشاہزادون
نے تخت پر قبضہ کرنے کی تدبیر کی مگر شاہ عالم کے حامی بڑے طاقتور امرا و عظام تھے اسلیئے اوسنے تخت حاصل کیا یہ بادشاہ
اپنے بھائیون سے بہت مہربانی رکھتا تھا کہ وہ اوسکی اطاعت مین تابعدار ہوکر رہین مگر ہر ایک کے دماغ بادشاہ
ہونیکی ایسی ہوس ہوگئی تھی کہ بدون فساد اور لڑائی کے کسی کو چین نہوا اور ہر ایک نے یہی ارادہ کیا کہ تقدیر کی آزمائش
کرنی چاہیے جسکو خدا تخت دلوا دے وہی بادشاہ ہو آخرکار یہ ہوا کہ لڑائیان ہوئین اور سب نے شکست پائی ایک تو لڑائی
مین مارا گیا اور دوسرے نے اپنے تئین آپ قتل کر ڈالا شاہ عالم کا اصل مطلب یہ تھا کہ اوسکی قلمرو مین امن و صلح رہے
اور کوئی کسی پر ظلم کرنے نہ پاوے چنانچہ اسی لیے بادشاہ نے راجپوتون سے بھی ایک اقرار نامہ لکھوا لیا تھا کہ وہ بادشاہ کے تابعدار
رہین گے اور کچھ فساد اور لوٹ اوسکی ملک مین نکرینگے اگرچہ یہ اطاعت صرف برائے نام تھی مگر کچھ بھی اوسنے
اپنے ماتحت کو اچھے اچھے زرخیز صوبے مرہٹون کی لوٹ اور بربادی سے بچانے کیواسطے اونکو چوتھ لکھدی یعنی ملک کی خراج سے چوتھائی آمدنی اونکو
دینی منظور کرلی تاکہ رعایا امن سے رہے اور مرہٹون کا ظلم اور لوٹ بہت کم ہوا اور چین حاصل ہو اور دوسرے موقع پر اس بادشاہ نے

اتحصال موصوف الصدر بحوالہ ربانی بخشی میر منشی سید مرحوم کہ معمر اور سال رسیدہ تھے تخمیناً ایکسو پانچ کی عمر پاکر راہی
سفر آخرت ہوئے اونکو بھی راقم نے برای العین دیکھا تھا تشریف لانا شاہزادہ اعظم شاہ کا بعد شکست بحالت مجروحی
بیان کرتے تھے اور اوس قبر کے چبوترہ پر ایک درخت بڑ کا تنومند سایہ دار کھڑا تھا وہ درخت ہی اعظم تارہ کا بڑ مشہور و معروف
ہو چنانچہ چبوترہ کے وسط سے درمیان عمارت چبوترہ کے توڑ کر اوگا ہے اب وہ درخت کلان ہے مگر تعویذ قبر پامال
عمارت چبوترہ پر کچھ لطیف تاریخ یا نام مدفون کندہ نہیں ہے کہ سند کامل ہو جاتی لیکن قیاس شاہد ہے قریب واقع
دھولپور معرکہ حرب گاہ کے شہر کرولی سے ثابت ہوتا ہے کہ اغلب شاہزادہ بعد ہزیمت سپاہ مجروح ہو کر یہاں
تشریف لے آئے ہوں اور باشتداد اوجاع جراحت ہائے کاری سے جانبحق ہو گئے ہوں کسواسطے کہ منشی امانت خان عالی
مصنف جنگنامہ شاہزادہ با مقطعات بہ یہ میں آنا نعش اس شاہزادہ کا تحریر کرتا ہے حال دفن و مقام مدفن و ترکیب تجہیز
وغیرہ کچھ درج جنگنامہ نہیں کری یہاں پر یہ بات بھی اکثر سے بیان کئی مردم سالخوردہ وسکنائے شہر کی دریافت میں آیا
کہ ہنگام تشریف آوری شاہزادہ موصوف راج سے مراتبات تواضع و تکریم شاہزادہ والا تبار کی جیسا کہ بادشاہوں میں آئی
تھی اور کچھ اجناس مثل تلوار مرصع و نقشی ہیرا و اسباب قسم پارچہ وغیرہ کا طرف شاہزادہ کے سے سوغات راج میں آیا تھا اور
اس شہر کرولی میں پورا سے رہنے والے فارسی خوان اہل تواریخ تھے لوگ حضرت سادات مرقوم الصدر بھی ان نسبی بزرگان
سلف اپنی قوم سے دریافت ہوا کہ قوم نادیہ مثل نواب امین خان پسر دیوان تلک خان مع اپنی جمعیت کے لڑائی میں ہمرکاب
سادات شاہ کے تھے اکثروں سے کارنمایاں ظاہر ہوئے جس سمت کہ انکا مورچہ تھا عنایت الہی سے اول لڑائی اودھر سے
فتح ہوئی حسن علیخان عبداللہ خان سے انکا شمار بلاصلہ مواقفت و مرافقت کا تھا کئی اسناد مہری انکے نام جد
امجد ہمارے راقم کے موجود ہیں ان تحریرات سے موالات و مرافقت جد بزرگوار راقم کا نسبت حسن علیخان و
عبداللہ خان ثابت ہوتا اور ہمیشہ وقت رہا جب ادستاو بھی جاس جو کی من کتب مندرجہ سے بھی واضح ہے ادبی
وقت ایک کبت اسی لڑائی کا میراثی سے ٹہرا وہ بھی تحریر کیا گیا کبت اثیاد و شاہ مادر اعظم گہر تالی برکھا
گگناج گہمناں پیچک ڈاتی جاس جو کی میں تیں پگ ماڈا کت مساں شاہ ایراپت اوڑیں اچھایں مراس ہوس
کاہیں اٹڑ اکر بڑہ کتی مائل مراس میں اوبامیل ماڈارے کو ان ارہل گرکو بچین کلماں سب جہریں مکوال عبداللہ
تارا ماطم لرتے موں کبرا وپو مہروں جسگ جہار دہ لیو جسنہ اب لڑتیں کساکاں سو جس اوجیت کیو ولی بادشاہ اس
کوکہ کا عرلک حلال کیو چونکہ اورنگ زیب کو آخر ایام سلطنت میں بڑی بڑی مہتوں سے کچھ یاس ہو گئی تھی اور اوسکی
سلطنت کا زوال روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تھا اسلئے اوسکی زندگی سے حظ ہو گئی تھی اور اوسکو مرہٹہ دکھنیہ سے مدد کر
قتل کرنے پر انگیختہ کیا تھا چنانچہ متھرا اور بنارس کے مندر گرا کر خاک کے برابر کر دیا اور بجائے اوسکے مسجدیں بنوائیں
اور احمد آباد کے مندروں میں گائے ذبح کرائیں یہ حال دیکھ کر ہندو کچھ ناخوش ہو گئے تھے بلکہ اوسکی تمام قلمرو میں
باشندگان ہندوستان کو اوس سے نفرت دلی پیدا ہو گئی تھی اسیوقت میں مرہٹوں نے بھی زور پکڑا اور جیسے
چھوٹے راجپوت سرداروں نے سر اوٹھایا علاوہ اوسکی اورنگ زیب کی عمر اس باعث سے تلخی سے گذری
کہ اوسکو بیٹوں سے بھی اندیشہ اسکے ڈھنگ پر جانا تھا کہ وہ بادشاہ ہوگا اوسکو مثل شاہجہان کے قید کر لیں
چنانچہ بیٹا محمد اعظم اسی بغاوت کے سبب سے ... اور قید ہی میں مر گیا

جسوقت کہ تیر شاہزادہ کے بدن شریف پر لگتا اوسکو اپنے ہاتھ سے باھر تن سے نکالتا اور دوسری تیر کو بھی ایسا
ہی کرتا چند ہای جلو نے بسبب کثرت جراحت عرض کیا کہ ہودج فیل مین استراحت فرماوین اصلا قبول نفرمایا
اور اوسی طور بیٹھا ہوا تماشای نیرنگی تقدیر کرتا رہا نقل ہے کہ بباعث مجروحی تن شاہزادہ نے رغبت پانی کی فرمائی
فیلبان نے عرض کی کہ ابریق آب عماری خاص کی ہے زبان گوہر فشان پر لائے کہ اے نادان نہ ایسا وقت ہے
کہ منہ اپنا مقابلہ اعدا سے طرف دوسری پھیرے ونہین اسی اثناء مین فیلبان زخمی ہوکر زمین پر گرا کہتے ہین کہ خود دولت
بانو عماری سے برآورد کرکے اشارہ سے ہاتھی کو آگی کو چلاتے تھے ناگاہ گولی چند دقت پیشانی عالیجاہ پر پہونچی اوسکی
صدمہ سے توجہ فرمای ملک بقا ہوئے اور مع ہر دو شاہزادہ منزل گزینی آخرت کری چند ہای بادشاہی مثل جی سنگھ
کچھواہہ شاہی اس حال کے سی دست کش محاربہ سے ہوکر بدرگاہ بہادر شاہ ناصیہ سای عبودیت ہوئے اور ذوالفقار خان
بسبب زخم کہ پشت پر لگا تھا طرف گوالیار چلا گیا اور ملازمان شاہی باوجود شہادت عالیجاہ اوسی طور سر گرم جنگ
کی تھے بہادر شاہ فیل سوار تماشای شجاعت و دلیری ان لوگونکا کرتا تھا زبان تحسین و آفرین ہر ایک کی نسبت کھولی اور حکم
فرمایا کہ اب یہ لوگ بسلک ملازمان سرکار بدولت کے درآوین لیکن وہان پر کہ بات کسی کی کوئی نہین سنتا تھا سپاہ طرفین سے
دیر تک دست بتاراج امتعہ عالیجاہ و شاہزادہ ہا دراز کرتی رہی بعد اتمام جنگ جب کہ احیاء ذات الانزادون کی بنظر قدسی
حضرت بہادر شاہ کی درآئی بمقتضای نسبت باطن بے اختیار اشک حسرت دامان ریز کرکے فرمایا کہ اس عزیز نے صلحت اندیش نے
خود کو اندوہ بلا اور ہمکو رنج وعنا مین مبتلا کیا پس حکم فرمایا کہ اونکو تختہ تابوت مین جای گزین کرنا چاہیے اور پردگیان
سرادقات اجلال کو قریب دائرہ گاہ کے جا دیکر والا تبار و بیدار دل کو کہ فی الحقیقت ذود تیم تھے کنار عاطفت مین لیکر با نواع
نوازش دلداری فرمائی اور بعد دو روز کے باغ بعد مین نزول اجلال فرماکر دیدہ سکنہ مستقر الخلافت کے بانوار دیدار
مہر آثار منور کیا اور حکم نافذ ہوا کہ سنگین گوالیار مین جاکر عمدۃ الملک اسد خان کو مع جمیر و بنگاہ کے کہ وہان متوقف ہین
اکبرآباد مین لادے چنانچہ حسب ارشاد تعمیل ہوکر وہ وزیر شیر مع سائر اسباب کارخانجات مستقر الخلافت مین حاضر ہوکر
بشرف استیلام عتبہ علیہ فائز ہوا اور ذوالفقار خان نیز برفاقت پدر خود سعادت یاب آستان بوسی ہوا بندگان حضرت
نے بمقتضای کمال عنایت نواب اسد خان کو بخطاب آصف الدولہ اور بوکالت مطلق عز امتیاز بخشی اور منعم خان
کہ ابتدای متوجہ ہونے الویۂ عالیہ سے طرف ہندوستان کے اب تک مورد ترددات نمایان کا ہوا تھا بخطاب خانخانان بہادر
ظفر جنگ اختصاص دیکر مسند آرای وزارت فرمایا اور ہر ایک بندہ ہای کو فراخور حالات و تباین درجات بانعامات و مراتبات

مناصب مناسب عزت و امتیاز ارزانی کری فقط واللہ اعلم بالصواب

یہانتک حال جنگ و جدال ہر دو شاہزادہ ہای تواریخ سے مستنبط ہوکر زیب تحریر کیا گیا اب راقم شنیدہ و نیز بچشم خود دیدہ
حوالہ قلم کرتا ہے کہ کنارہ شہر کرولی مسکن احقر پر مشرق رویہ متصل ندی دروازہ ایک باغ معروف سک بلاس
ہے اوسکی ایک گوشہ فصیل نیچے ایک قبر سنگین مع تعویذ و چبوترہ کلان پختہ مربع واقع ہے فقیر نے بچشم خود مقبرہ
مذکور کی زیارت کی اور زبانی بعضی اشخاص ثقات معمر میر ثابت علی جی و میر مصاحب علی روسای شہر ہذا و نیز
چند صاحبان دیگر مثل میر خیر اللہ علی مرحوم سکنہ کرولی سماعت کیا کہ وہ قبر شاہزادہ اعظم شاہ کی ہے کہ معرکہ واقع
جاجیو متعلقہ دھولپور سے مجروح یہان تشریف لائے تھے بعد چندے روز شدت جراحت سی عازم ملک بقا ہوگئے اور

پیادہ کیا آویزش و پیکار سخت باہم رونما ہوئی اور عسرید و ضعیف درمیان آیا دلاوران طرفین زور آزمائی مین باہم
گوی سبقت لیجاتے تھے اور مردم لشکر ہر دو طرف بے کشاکش رستانہ کرتے تھے یا تہا سے آتشین آیدان فیلان کوہ پیکر سے بسان
برق کے ابر سیاہ سے نکلے اور زہرہ جوانان کا تاب تلوار سے بسان یخ گداخت ہوا مبارزان زرہ پوش بحر خون مین مانند
نہنگ نمودار اور سپر بر دوش افتادگان معرکہ مانند پشت کشف پدید آہوئے تختہ جوشن آہنین بصفای شست تیر اندازان
مانند غربال ہمہ سوراخ و ناوک جگر دوز کو سپر گردن مین راہ سوراخ عقاب تیر آشیانہ ترکش سے واسطے طعمہ گردہ
گرومان کے پرواز اور اڑدہای شمشیر غار نیام سے بقصد ہلاک وجانگزائی مخالفان دہن باز کاسہ سر دلیران بلکہ گوی سم سمند
مبارزان بسان گومی کہ میدان مین تجم چوگان آوے خاک و خون غلطان اور کشتگان معرکہ حرب مثل مرغ نیم بسمل
برروی ریگ و خاک گرم طپان اوس بحر آتشین پر جوش مین کہ حکم کرہ نار کا رکھتا تھا مبارزان بہادر سمندرانہ سمند
ہمت تاخت کرتے تھے اور اوس دریای پر آشوب مین کہ موج خیز فتنہ و فساد کا تھا نہنگ آسا خود انداخت تھے
خزانہ بندوق مین چقماق جانگزا مہیا اور آب شمشیر غرمن ہستی مین آتش زا سینہ گرم جوشان رزم کثرت بے آبی سے حرارت
مین بسان کانون پر التہاب اور جوش بے مہری مہر نصف النہار سے مانند ماہی برشتہ کی جگر کباب بس کہ سیست
سپہر نے مینای بدن دلاوران کا سنگ جفا سے شکست کیا عرصہ زمین پر صہبای خون ارغوانی ہوا اور بہت سی کہ فلک
کور چشم نے چہرہ چشمان بخاک ہلاک ڈالے فضای غبرا سے ہزاران چشم نرگس نگرانی لاسکے مردان ہو لادر سنے میدان مصاف
مین نواد مردی و مردانگی کی دی اور صدای زہ نے ہر گوشہ سے زبان تحسین کماندار ان کھولی فدویان جانباز جان
بکف جہت نثار قبلہ مجازی اور منبع ہاے وفاداری کتاز مستعد جانبازی و فاسر شتان منتر صد اسکے کہ اگر نقد جان
پاوین نثار راہ فدویت کرین اور جان بازان بصد جگر گرم اس امر پر کہ بپای سر طریق عقیدت طی ہوئے صدای کوس
بخاوی سخن سالکان طلاز اصلی پر داخت کرتے تھے اور آواز کرنا آوازہ اہمیت بگوش افلاکیان انداخت کرتے تھے جوادو
معرکہ زد و خورد مین حسن علیخان و حسین علیخان سنے زخمہای کاری چہرہ عقیدت نگارین کیا اور سید نورالدین خان بعد
ترددات نمایان بدرجہ شہادت واصل ہوا عنایت خان پسر لطف اللہ خان کہ مع جوانان جرار سرگرم پیکار تھا
غرق جمعیت اوسکی بجوش آئی باوجود غلبہ اعدا سرگرم اسپ تازی مشغول و معروف کارزار ہوا مخالفان نے ہاتھ
سادات سے باز رکھکر اوس پر حملہ آور ہوئے آخر کار بہ شیر بیشہ جلادت بار فقای خود درجہ شہادت کو پہونچا اور افواج
عالیجاہ کی باوصف شہادت ہر دو شاہزادہ نزدیک تھا کہ فتح جنگ کر لیوے عین گرمی ہنگامہ نبرد مین ایک تند باد
جانب جنوب سے چلی کہ مقابل فوج عالیجاہ کے تھی غبار سپاہ نے عرصہ عالم اسطور احاطہ کیا کہ منصہ غبرا چشم جہانیان
مین خیرہ و تیرہ ہوا جو تیر کہ مردم سپاہ عالیجاہ سے طرف اعدا کے پرتاب ہوتا تھا واپس ہوا سے ہو کر باعث ہلاک
انکاہی ہوتا سپاہ بہادر شاہ ظہور اس لطیفہ غیبی کو امداد سماوی تصور کر مخالفان کو بہ تیر و تفنگ تنگ کرنے لگے راو دلیپ و منوخان
و خانعالم و تربیت خان و مطلب خان و رام سنگہ ہاڈہ و دیگر بندہای جانفشان بکار آسکے اور رفقاے اونکے سرداران
اپنے کشتہ دیکھکر جنگ سے پہلو تہی کر گئے رکاب عالیجاہ مین سوائے بندہاے جلو خاص کے کوئی نرہا فوج بہادر شاہ
نے مانند دور دائرہ احاطہ و محاصرہ چار طرف سے کر لیا اور تیر و بان سر کرتے تھے اگرچہ جسم مبارک شاہزادہ عالیجاہ
کا مجروح تھا تاہم غبار چہرہ مبارک کا رومال سے پاک کر کے تیر اندازی کرتا تھا کہتے ہین کہ شاہزادہ سن دہ سالگی

لیا اور فوج راجپوتانہ مرغشتہ [illegible] صد برگ زیبائی رنگین جوانان چہرہ سرخ [illegible]

غایت زیبائی اور بیرق سفید سے عرصہ زمین رشک نسترن زار گلزن زیبائی سے ہوا [illegible]

مین بادشاہزادہ معز الدین [illegible] تھا اور گاہی بیدار بخت بزور بازو [illegible]

زدوده کرتا تھا از انجا کہ کوکب [illegible] براوج اعتلا و نیر طالع عالیجاہ [illegible]

بدن مبارک کہ نزاکت [illegible] تھا ضرب سی گولہ کے زمین پر گرا اور [illegible]

والاجاہی بھی سفر عالم بقا [illegible] نواب والا و بلاشک جہت سی برکات [illegible]

فلک راست آیا جبکہ خبر شہادت [illegible] شاہزادہ کی محمد بیدار بخت کے گوش زد ہوئی [illegible]

دیدہ نمناک عرصہ نبردگاہ مین پہنچا اور روی مبارک طرف ایران عظام [illegible]

جاتا رہا اور بوی جمعیت کل [illegible] ہوئی حلاوت زندگانی منغص ہو گئی [illegible]

ہر دو جو بہار زندگانی کے تھا [illegible] بچال اونکے میری آنکھون مین [illegible]

لشکر خار عزم مصمم رکھتا ہون کہ خود کو میدان معرکہ مین ڈالون مین اور جو [illegible] معرکہ مین [illegible]

نامدار مثل خان عالم عقیدت شعار [illegible] منور خان و تربیت خان [illegible] رام سنگھ و دیگر [illegible]

مستعد و ثابت قدم تھے اور بعضی نمک حرامان منافق کہ فرزین کردار [illegible]

خلافت اولا اس بزم [illegible] شاہ ہم سے ضعیف لوگ کا کرنا چاہیے کہ [illegible]

جان نثاری ہوتے ہین بعد ازان جو کہ بخاطر مبارک خطور فرمانے اختیار باقی [illegible]

سرگرم نبرد ہوئے از انجا کہ خان عالم وغیرہ دکنیان شہامت نشان از ابتدا [illegible]

نیزہای سرخ و قبا ہای گلناب اپنے تابینان کو دیگر خیل سپاہ مین [illegible]

و بہتر بزم سی جانکر ہمیشہ [illegible] اس روز سعادت اندوزی رکھتے تھے بانجمہ [illegible]

منور خان متصل فیل سواری عظیم الشان بہادر کے پہونچکر نیزہ ہای عالیہ [illegible]

دیگر بعد مدت ہرچہ تمامتر زیادہ پہلے مرتبہ سی خود قریب شاہزادہ کے [illegible]

مبارک اوسکو خاک ہلاک پر ڈالا جبکہ تسلط سپاہ حد سے زیادہ گزرا [illegible]

دستی اعداسی باہم کہنے لگے کہ ای مردان کار و دلیران کارزار فرقہ [illegible]

وسیلہ شجاعت کی نسوان پر امتیاز یاب ہین اور سادات بارہہ [illegible]

ہے ہین تمام سپاہ ہند پر شرف اختصاص رکھتے ہین اور [illegible]

لان بخیال خام حیات چند روزہ میدان

سے ہارسے بر لا دین گے در

زمین قضا

یر کو بھی ایسا
سلا قبول نفرمایا
نے رغبت پانی کی فرمائی
نہ ایسا وقت ہے
زمین پر گرا کہتے ہین کہ خود دولت
نی عالیجاہ پر پہونچی اوسکے
بندہای بادشاہی مثل جی سنگھ
تودیعت ہوئے اور ذوالفقار خان
عالیجاہ اوسی طور سے سرگرم جنگ
و آفرین ہر ایک کی نسبت کھولی اور حکم
ی کی کوئی نہین سنتا تھا سپاہ طرفین سے
یاد اولاد شاہزادون کی بنظر قدسی
فرمایا کہ اس عزیز مصلحت بیندیش نے
ین کرنا چاہیے اور پردگیان
کنار عاطفت مین لیکر با نوام
خلافت کے با نوار دیدار
کہ وہان متوقف ہین
خلافت مین حاضر ہوکر
یا بندگان حضرت
و منعم خان
خانخانان بہادر
و مراتبات

دودیدہ
روقت سک بلاس
ع ہے فقیر نے بچشم خود مشاہدہ
حاجی و میر صاحب علی روسای شہر ہذا و نیز
خبر شاہزادہ اعظم شاہ کی ہے کہ عند کہ واقعہ
رت جراحت سی عازم ملک بقا ہو گئے اور

برہم ہوجاویے اور تند باد تسلط مخالفان سے پای سپاہ اسطرف کی متزلزل ہوئے مگر سردار بارخان سنے
مع برادران کے کارنامہ مردی ومردانگی ظاہر کرکے بازی ازدست رفتہ کو پھر بجای خود لایا اور بہت سی فوج
اعدا سے بخاک ہلاک ڈالی جو پیمانہ عمر کا اوسکی لبریز ہوا تھا بعد تردد بسیار نقد جان خود نثار فرق قبلہ حقیقی کیا
اور بہت سی بہادران دیگر چہرہ حال اپنا بگلگون سعادت جراحت نگار پذیر کیا اور اکثر سے شربت نوش سبیل شہادت
ہوئے بہادرشاہ باوجود بکار آمدگی مردان کارو مجروحی بہادران بسیار و بیدلی جمیعے کہ اشتداد بارش تیر و بان و
ترکتاز دکنیان سی بیجان آتے تھی ماتھ قطب پای ثبات محکم کرکے ایک ناقہ سوار بہادرشاہ کی خدمت مین بھیجا
کہ فوج اعظم شاہ نے رخ بر بساط لائی اور بہت سی پیادہ واسپ وفیل وسوار بکار آئے بہزاران تردد تاحال بازی
قائم رکھی ہے منصوبہ بہتر یہہ ہے کہ جلد تشریف لاوین ورنہ شبہات ہو فوج عالیجاہ بسبب تحریک حسام وغلبۂ دلیران
خون آشام فتح اپنی ہونا مصمم کرکے کوس فیروزی نواخت کرتے تھے اور اس گمان پر کہ جب کہ اسقدر افواج کثیر
دستبرد نکر سکی اور کسی سے کیا ہوسکیگا زبان بہ تہنیت خود بار طب اللسان ہوتے تھے اور غافل اس سی کہ نیرنگ
تقدیر ہر لحظہ بازی تازہ بظہور لاتا ہے اور منشی قضا کا ہر نفس نقش دوسرا لکھتا ہے جو لوگ کہ اعجوبگی تقدیر سے آگاہی
رکھتے ہین بظہور سیرابی چمن آمال ہرگز خندان نہوین کہ بیک سموم غیب افسردگی پذیر ہوتا ہے اور پژمردگی مزرعہ
تقدیر سے بھی مایوس نہین ہوتے ہین کسواسطے کہ ایک رشحات لطف آبیاش حقیقی سے طراوت پذیر ہوجاتا ہی شعشعہ
مہر سے اوسکی شب تاریک مطلع نیر عالم افروز ہے اور گرد باد قہر سے اوسکی روز روشن طرب ظلمت اندوز شب دیجور
ہوجاتا ہی بوالعجب نادانی کہ خود کو سات اوسکی خورسند کرے اور طرفہ وہ بیگانہ خردی کہ بعیش اوسکی پرداختہ ہوئے
حرکت مذبوحی پیش زندہ دلان قابل اعتبار نہین اور نشاط باطن بلا معاینہ انتہا مانند ابتسام شام بقا و ثبات
نہین رکھتی روشنی چراغ واپسین در نظر روشندلان لائق اعتبار نہین بسا اوقات ساقی فلک دور اولین مین ساغر
طرب دیتا ہی اور انجام اوسکا درد ملال وخمار نکال مآل کار ہے بیت این بادہ کہ روزگار دارد ٭ یک مستی وصد
خمار دارد ٭ روایت ہی کہ جو ناقہ سوار گرم رفتار مین شکار مین خبر استعال نائرۂ کارزار بخدمت بہادرشاہ لیگیا
شاہ شیر شکار عدو فگار بمددگاری عسکر اقبال وپشت گرمی فتاح لایزال باجنود ملائک وقوت سرعت واستعجال متوجہ
عرصۂ رزمگاہ ہوا ایکطرف سی منعم خان با فواج سنگین خدمت مین بادشاہزادۂ عظیم الشان بہادر کے اور آب ریز
نائرۂ فتنہ وفساد اور معز الدین بہادر مع افواج نصرت امتزاج دوسری جانب سی برق آسا پونہچا اور آتش ان
خرمن ہستی مخالفان ہوا مین تموزت مین ہوا بصورت برسات محسوس ومعلوم ہوتی تھی قیال کوہ تمثال چون ابر سر
بفلک کشیدہ تھی اور خدنگ دلدوز لبان بارش باران باریدگی رکھتی تھی توپ ورہکلہ مانند رعد غرندہ ہوے اور سیوف
آبدار عوض برق درخشندہ کمانہا بشکل قوس قزح دست دلاوران مین نمودار وسیل خون ہر طرف سی عرصۂ کارزار مین
بپا میدان رزم نظر نظارگیان مین خوشتر گلزار سی نمایان تھا وصحن حربگاہ خون کشتگان سے کشت زار ارغوان
نیزہ بدست جوانان چون سرو و شمشاد و ہزاران فوارہ خون اجسام مبارزان سے نہیا وجا وشان لطور بلبلان
ارزبار در غریوش اور جہای خونین ہر سمت سی بصورت جویبار اتہار و جوش مرغان خدنگ ہر سو سی عرصۂ
سران نہ عرق بر روی ابل تردد بشکل شبنم عارض گل نمایان صدای چقاچاق نے لحن چکاوک برانگیختہ

اوسکی ہوتی ہے چمکتا ہے اگر تقدیر اس امر خطیر کو قسمت پر باز بست کرتی کوئی پسر بحضور پدر تخت نشین نہوتا کلید اس در دولت کی
بدست اوس شاہنشاہ کے ہے کہ گدای کوچہ گرد کو بادشاہ کر دیتا ہے چنانچہ حرص درویشان کو مذموم ہے قانع بادشاہ نیز مطعون
و ملوم ہوتا ہے باوجود اسکی اگر طریق سویت بھی سلوک ہوتی مضایقہ نتھا جو وہ صوبہ خود لینا اور صرف چار صوبہ دکن مجھکو
دیتا میزان انصاف مین ہموزن نہین ہوتا اور یہہ عقدہ مالاینحل بجز ناخن ناہج جگر دوز نہین کھولتا فرد عروس
ملک کسی در کنار گیرد تنگ ہ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند ہ دیکھا چاہیے کہ بعد وقوع جنگ وجدل کسکی نصرت و فیروزی ہوے
بہادر شاہ پس از استماع پیغام مباینت الپیام سے بخاطر مبارک لائے کہ قضای آلہی کو در پردہ کچھ اور ہی کرنا منظور ہے بہت
سی خون عرصہ غبرا مین ریختہ اور بسیار سر رشتہ حیات ذیحیات گسیختہ ہونگے لاچار بترتیب اسباب وآلات حرب
وضرب ہمت عالی مصروف فرمائی و عازم ملک گیری ہوئے عرصہ قلیل مین دار الخلافہ محل نزول اجلال ومہبط
انوار افضال واقبال ہوا محمد یار خان حارس قلعہ نے کلید قلعہ نذر گزرانی اور بعد ورود الویہ عالیہ کے مستقر الخلافہ
مین باقی خان نے نیز طریق اطاعت پیش لیکر کلید قلعہ بنظر اقدس درلایا اور کچھہ خزانہ قلعہ سے لیکر بطلب سپاہ تنخواہ دیا
اور ہر ایک کو مستمال کیا چورامن جاٹ وگوپال سنگہ بھدوریہ و دیگر زمینداران اطراف نے بعضی بارادہ جانفشانی و
چندی باقتضای غارتگری آکر احراز سعادت ملازمت کیا جب خبر آمد لشکر شاہزادہ بہادر شاہ کی گوالیار مین گوشزد
عالیجاہ کے ہوئی عنان یکران عزیمت گرم کرکے بعد تشریف آوری بگوالیار و دیدن شاہزادہ بیدار بخت کی داعیہ
یہہ کیا کہ بدستور حضرت خلد مکان سواد سموں گڈہ مین میدان محاربہ ومقابلہ مقرر ہوئے اس ارادہ پر اسد خان
کو مع تمام بھیر وبنگاہ وچند دیگر خوانین سے گوالیار مین قیام پذیر کیا اور توپ ہای کلان بھی ہمراہ لیکر جریدہ
دریای چنبل سے عبور کرکے مقام دھول پور مین نزول اجلال فرمایا بہادر شاہ نے بھی باستماع خبر آنی اسکی مستقر
الخلافہ سے کوچ کرکے بتغیر اس ترتیب کی کہ میدان مقابلہ کا دھول پور مین قائم کیا جاوے بتاریخ ہفدہم شہر حال
بفاصلہ چہار کروہ از موضع جاجئو خیام فیروزی فرجام برپا کیئے وقت شب زبانی جواسیس کے عزیمت عالیجاہ کی
سموگڈھ پر معلوم ہوئی حضرت بہادر شاہ نے بھی روانگی دیگر طرف کی ملتوی کرکے دائرہ گاہ متصل جاجئو مقرر
فرمائی اور بسبب عدم تشخیص وضع محاربہ وتقرر ساعت مقابلہ بتاریخ ہشتم شہر مذکور بعزم شکار متوجہ ہوئے ازانجا
کہ مقتضای تقدیر بہادر شاہ کی خواہشمند اسبابات کی تھی کہ پیش از ساعت مقررہ ناظورہ فتح وفیروزی منصہ ظہور پر
جلوہ گر ہوئے ازین باعث اول ارباب مخالفت سرگرم عرصہ پرخاش ہوئے اور بغیر اسکی کہ بقاعدہ بادشاہی
تسویہ صفوف طرفین سے بطور ترک افواج وجبر نغار وبرنغار وقول والتمش ومیمنہ ومیسرہ ترتیب پاوے بادشاہزادہ
بیدار بخت مع امرای نامدار مثل ذو الفقار خان بہادر وتربیت خان بہادر وزراو دلیپ کرن وخانعالم ومنور خان
سمیت بطرز اہل دکن ناگہان دائرہ دولت بہادر شاہ پر کہ ہنوز متصل جاجئو کے ایستادہ بھی نہوئے تھے بسان
شعلہ جوالہ پہونچکر آتش خیام اقدس مین لگادی اور خبر وسے جمعیت کہ ہمراہ دائرہ ہاتھی بنظر کثرت جماعت اعدا
کی سایہ حمایت شاہزادہ عظیم الشان مین مستظہر ہوئے اور جاٹان شقاوت نشان کہ ہمرکاب تھے مع دیگر مردم
سپاہ کے طرفین سے دست بتاراج امتعہ واموال دراز کرنے لگے بادشاہزادہ عظیم الشان سات اوسیقدر
فوج ظفر موج کے تکیہ تائید ربانی پر کرکے آمادہ پیکار ہوا طرفین سے زد وخورد تمام بوقوع آئی نزدیک تھا کہ بازی

کیا جبکہ سواد اکبر آباد دار القرب مخیم اجلال ہوئی خبر لائے کہ مختار خان نسبت بندگی کی جناب عالیجاہ مین رکھتا ہے جادۂ عبودیت
سے منحرف ہو رہا ہے اور پل بندی دریاے جمن کی صورت پذیر نہین لیکن دریاے مذکور اکثر جا پایاب ہوگیا تھا تمام لشکر بہ
بہ جمعیت خاطر پایاب عبور کر گئی اور مستقر الخلافت مصون گڈہ مین نزول اجلال فرمایا اور مختار خان اگرچہ چند روز دم مخالفت
کا مارتا رہا اور رجوع نہ لایا آخر کار تاب سطوت سلطانی نہ لاکر بوساطت باز خان استعفاے جرائم کرا کر دریافت ملازمت حضور
کری پیشگاہ عطوفت شاہی سے عفو جرائم اوسکا ہو کر واسطے عبرت دیگران کے اموال و اقبال اوسکی ضبطی مین آئے
بعدہ حسب ارشاد سامی خان حارس قلعہ نے تفویض مکالید قلعہ مین بدون اجراے منشور والا مضایقہ کرکے تہیہ اسباب
حرب مین مشغول ہوا شاہ والا گہر نے سپاہ بمحاصرہ قلعہ تعین فرمائی درینصورت حارس قلعہ نے عاجز آکر مہلت بست روز کی در
خواست کری بارگاہ عالم پناہ سے التماس اوسکی بشرف اجابت مقرون ہوئی اور بعطاے خلعت خاصہ سرفراز فرمایا اور جمیع
بندہاے متعینہ مستقر الخلافت باضافہ و انعام نوازش ہوئے قریب چہل ہزار سوار نوکر نگاہداشت کرکے انتظار رسی قدوم
رایات عالیات بہادر شاہ کی در پیش رکھتے تھے اوائل ایام بہار مین کہ سلطان چار بالش آنام نباتات کی تخت مربع حمل پر جلوہ
فرما ہوا تھا بہادر شاہ پر خبر پونہچی کہ شاہ خلد آرامگاہ توجہ فرماے ملک قدم ہوئے یہہ شاہ دل آگاہ اگرچہ بمقتضاے بشریت
سنوح ہیچو سانحہ ناگزیر سے مغموم و متالم ہوا لیکن ہمت والا نہمت انتظام امور سلطنت پر متعین فرمائی اور بعزم تسخیر ملک
ہندوستان و سیر سواد اس بوستان کے اعلام نصرت فرجام برافراشتہ کیے وزیر شیر عقیدت نشان منعم خان دیوان
سرکار والا کہ ناظم مہام لاہور تھا اس مقدمہ پر خبر یاب ہو کر بہ تہیۂ اسباب رکاب مشتغل ہوا اور اہتمام توپ در محلہ
وہان و شترنال و گجرنال وغیرہ مین کوئی دقیقہ نامرعی فرو گذاشت نکیا اور قبل ورود رایات عالیات سے اسلوبی تمام
اسباب و آلات کی کرکے قلعہ کو تصرف مین در لایا اور خزانۂ عامرہ سے بہت کچھ سپاہ کو تنخواہ دی پس ازان کہ دار السلطنت
لاہور بیمن قدوم اقدس حیرت فردوس برین ہوئی تمام بندہاے ملازمت اندوز خدمت ہوا بادشاہ جہان پناہ
زیادہ دو تین روز سے وہان متوقف نہو کر سمت مستقر الخلافت کی متوجہ ہوئے ازانجا کہ منشی قضا و قدر نے منشور
فتوت و والا منشی بنام نامی اوس بادشاہ محسن الزمان کے تحریر کیا تھا نظر بر رفع فساد و قلع بلیان عناد محمد اعظم شاہ
پر پیغام بھیجا کہ اے نوگل حدیقہ سلطنت و جہانداری و اے خجستہ گوہر بحر خلافت و شہریاری گوہر وجود ما و شما ایک بحر
سے برلایا ہے و تازہ گل خاقت طرفین ایک شاخ سے نشو و نمایش رکھتا ہے اگرچہ برادر ہے تو لیکن بہتر فرزندون سے
تجھے شمار کرتا ہون مین اور ہرچند ہمسر ہے تو پر کالہ جگر کا جانتا ہون مین آئین خردمندی وہ ہی کہ بر قسمت پدر بزرگوار
راضی ہو کر انتظام مہام دکن مین کہ ملک وسیع ہے مشغول رہو اور بیان خلافت کیا کرو اور بتحریک ارباب غرض زیادہ
اس سے بہ تکدر سرچشمہ یکرنگی معروف نہوین اگر سواے ملک دکن دو سہ صوبہ مثل گجرات و اجمیر مطلوب ہووے مضایقہ
نہین والا در صورت کشاکش فایدہ مرتب نہوگا ترحم حال عالمیان پر چاہیے کیا جو مضمون اس پیغام کا بگوش عالیجاہ
پونہچا تاب حمیت سے چہرہ افروختہ ہوا اور موے اندام پر کھڑے ہوگئے ایک سرد نفس کہ اگر کرۂ آتش پر پونہچتا سرد ہو جاتا
جگر سے کھینچا اور پاسخ گزار ہوا کہ اے دانا ے رموز روزگار کیا مصلحت بخاطر اشرف راہیاب ہوئی اور یہہ
کیا قسمت ہے کہ بقلم انصاف گزارش فرمائی سلطنت پر تو ظلال افضال ربانی ہے وراثت کے سات نسبت نہین اور خلافت
کو بناے برداخت جناب احدیت ہے شراکت اور مساہمت سے کیا الفت یہہ تو فیض مطلق کا ہے سر پر جس کسی کے کہ مشیت

طاری ہو گیا تھا بعضی لوگ ہین کہ مبنی بر مخالفت و مخاصمت ہمدیگر تھین طرفین سے محسوس و معلوم ہوتی تمیز و استنباط رفع فساد ہمدیگر خدمت
صوبہ داری حیدر آباد بادشاہزادہ محمد کام بخش عطا فرمائی اور بندہ ہای بادشاہی رکاب شاہزادہ ہتین تعین فرما کر رخصت کیا اور بادشاہزادہ
عالیجاہ کو بنابر اسماع خبر تواتر شورش و فساد و کنیان کی طرف اوجین رخصت فرمایا ارباب خرد و فراست نیک جانتے ہین کہ انقلاب
خانقہ دہر دوار کا ہے شرح اسکی یہہ ہی کہ ماہ ذی قعدہ ۱۱۱۸ ہجری مین دو روز باقی رہتے تھی کہ وہ بادشاہ عالیجاہ داعی اجل کو لبیک گویان
متوجہ گلگشت روضہ ہشت بہشت ہوا دولتخانہ سلطانی ماتمکدہ غم و الم ہوا روی معلی مین قیامت برپا ہوئی روز رستخیز دیدہ مردم مین
نمودار و پیدا ہو گیا پس ایسی ہی کہ خبر فرقہ غنیم مین پہنچی مردم اوباش لشکر نے دست تاراج احمال و اثقال ہمدیگر دراز کیے نواب
تقدس احتجاب زیب النسا بیگم نے پیک سریع السیر بخدمت بادشاہزادہ اعظم شاہ کے بھیجا اور آگاہی دی کہ اگر ہنگام حدوث حادثہ مین
عمل تعطیل خود و رفق ماتمزدگان بادیہ غربت پر ڈالین تو بہتر ورنہ در صورت آگاہی و اطلاع یابی غنیم حفظ ننگ و ناموس سائر بندگان حضور
محال و اشکال معلوم ہوتا ہے شاہزادہ عالیجاہ مجرد دریافت اس خبر کے شبا شب طی مسافت کرکے پرتو انداز ماتمکدہ بر مفارق ساکنان احمد نگر
ہوی اور چہار یوم تک وہان مقام فرماکر اسماء نواخت نوبت و دیگر اشتغال سلطنت متوجہ ہوئے پس از فراغ ماتم باتفاق امرا و اعیان
دولت تخت سلطنت پر اجلاس فرماکر ہر ایک کو بانعام خلعت و خطاب فراخور سربلند و معزز کیا اور فرمان عالیشان بطلب معز الدین خان
بہادر اجرا ہوا ایس ناعاقبت اندیش نے نظر بر آن کہ بدون مقابلہ باہمین پور خلافت یعنی محمد معظم شاہ کے استقرار و قیام سلطنت ممکن
پذیر نہین اور متابعت انکی بلا تشخیص و تمیز معاملہ کے در صلاح سمجھی و یکجہتی چند وزیر جاہل و اکثر بکار ازرہ انکو در جواب عرضداشت
کری کہ ہم فدوی خاندان حضرت بادشاہ خلد مکان کے ہین بنا بر حفظ و حراست اس ملک کی کہ بتائید و مشقت تمام دستیاب ہوا ہے مجھے
یہان ہی رہنے دیجئی اور خود بدولت متوجہ اکبرآباد چاہیے ہونا عالیجاہ نے اگرچہ پیغام مخالفت انجام اوسکے سے ما فی الضمیر اوسکا
دریافت کرلیا مگر بمقتضای مصلحت وقت صوبہ داری خجستہ بنیاد و اورنگ آباد بنام اوسکے عطا فرمائی اور انتظام مہام برہان پور کے
حسن قلی خان مقرر ہوئے اور محمد امین خان کہ ملازم سرکار تھا اور حاضر رکاب رہتا تھا بعضو اداء نا مناسب کہ اوسکی ظہور مین آئی
تھے الحال رکاب سے جدا ہوکر وہان علیحدہ قیام جا کیا عالیجاہ نے بعد رسیدن بار برداری کے روی توجہ بملک ہندوستان
کیا اور اسقدر جمعیت آدمی و زمین لشکر سے مرتب فرماکر متوجہ رخصت ہوئے کہ اوس طرف سراسر مخافت و پر آفت مین
صغیر و کبیر مردم ہمسیر مع احمال و اثقال و اطفال با جمعیت خاطر و فراغ بال عبور کر گئے خبر لائے کہ شاہزادہ محمد بیدار بخت
طرف گجرات کے سے حسب الامر بجلدی تمام نزدیک پہونچا نظر بہ قلت جمعیت اوسکی ذوالفقار و جے سنگہ کچھواہہ و خان عالم
دکنی کو حکم ہوا کہ بجناب عالی جاہ بہ کرتا ورود رایات عالیات بگوالیار متوقف رہین چنانچہ بادشاہزادہ و امرای نامدار
حسب الحکم والا کار بند ہوکر گوالیار مین قیام پذیر ہوئے الحال سالات فیروزی سمات قدوم میمنت لزوم بادشاہزادہ
محمد عظیم کہ مقدمہ حصول فتح و نصرت و اولین شگوفہ بہار دولت و بہروز کا ہے زیب پذیر تحریر ہوتے ہین کہ جو بندگان حضرت
خلد مکان نے ہنگام حیات پیش از چند ماہ حکم مقدس بطلب بادشاہزادہ محمد عظیم صادر فرمایا تھا وہ عالیجاہ حسب الامر
بجناح استعجال متوجہ استیلام شرع علیہ ہوا اور بعد فنا یری بکور خبر انتقال حضرت شاہنشاہی سامعہ کوب اقاصی و ادانی
زمانیان ہوئی شاہزادہ عظیم الشان نے چند روز وہان قیام فرماکر بہ بازخان برادر دلیر خان مرحوم در باب طلب
سپاہ تاکید کری مردم اطراف و جوانب بامید بندگی رجوع لائے اور سپر در سپر زر تنخواہ پایا خیر اندیش خان سے
اٹاوہ مین شرف ملازمت حاصل کرکے خزانہ اور توپخانہ نذر گزرانا اور محمد مسیح نبیرہ محمود کو با جمعیت شرف اندوز رکاب عالی

جمیعت خاطر سے سپاہ کی ضرورت رفع ہوئی — جو بادشاہ گیتی پناہ عالمگیر کہ ہمت عالمگیری کا اوسکی ازکران تاکران پونہچا تھا اور لوائے سلطنت واجلال فر اوسکی سر بفلک کھینچا بعد پامالی جسونت راٹھور وکم کردگی شورش راجپوتان شقاوت نشان لوائے نصرت وفیروزی بدار الخیر اجمیر مرتفع ہوئے اور بیاوری اقبال عدومال وسعی وجانبازی فدویان عقیدت خصال ماکن ومواطن اونکی بتصرف اولیای دولت قاہرہ درآئے افواج نصرت امواج بہ تسخیر ملک رانای اودیپور کہ بسبب معاونت ومساعدت اوس گروہ باغیہ کی مستوجب نکال وبال استیصال کی ہوئی تھی متعین ہوئی بہ تردد بندہای جانفشان کے نزدیک تھا کہ ملک مال اوس بدمال کا پامال لگدکوب حوافر خیول سپاہ کے ہو مگر اس فریق نے اس آئینہ رہائی وخلاصی اپنی عقاب سلطانی سے بدون مکر وتدویر متعذر جانکر بادشاہزادہ والاگہر محمد اکبر کو کہ اونکے استیصال پر مامور تھے اسطور تحریص وتحریک کیا کہ اب فرقہ راجپوتانہ زیادہ مور وملخ سے کمر بندگی خدمت مین آپ کی بستہ رکھتی ہین امروز افواج منصور برکاب بادشاہزادہ محمد معظم شاہ بہادر کی دریای دشوار گزار مین آئی ہے جناب پادشاہ گیتی پناہ مین بدار الخیر اجمیر زیادہ پانچ چھ ہزار سوار سے نہ ہونگے اگر اسوقت مین خروج کر کے بتحصیل سلطنت تردد بکار آوے صورت مدعا بوجہ احسن جلوہ نما ہوئی بسبب مستی بادہ ہوش ربای جوانی کے قدم ثبات شاہزادہ کا جادۂ عقیدت سلطانی سے منحرف ہوا اور خدعہ وفریب اوس گروہ کا اثر پذیر دلمین بادشاہزادہ عالمگیر کے ہوا چنانچہ بقصد بغی با افواج کثیر راجپوتانہ وغیرہ کے بفاصلہ سہ کروہ اجمیر سے کہ مقر قیام عساکر گیتی پناہ تھا علم مخالفت انگیختہ کیا فرقہ راجپوتانہ عین وقت تردد مین تردد نما کھیل کر فرار کر گئے جو حکمت خدای تعالی یہہ تھی کہ بوسیلہ مخالفت شاہزادہ کے تخلل عظیم بنیان دنیاداران دکن کے پڑی شاہزادہ بعد سرگشتگی بہت کی خلاصی اور سلامت اپنی ملک سنبھا سے مقہور مین جانکر وہان چلا گیا حضرت جہانبانی نے اطفاء اس نائرہ فساد کا برشحات سیوف آبدار خود بدولت منحصر تصور فرما کر توجہ فرمای ملک دکن ہوئے اور بعد ازان کہ آتش قہر سلطانی خانمان سوز سنبھای مقہور ہوئی محمد اکبر سیماب وار شعلہ غضب بادشاہی سے بیقرار ہو کر بہزار محنت ودشوار گزار رہا پناہ بشاہ ایران لیگیا اندک زمانہ مین قہر شاہنشاہی برج دوبارہ جمیعت سنبھای مقہور کا پانو سے درلایا اور بخاک نیستی ہموار کیا از انجا کہ والی بیجاپور وحیدرآباد سنبھای مقہور کو خار بند حراست ملک کی اپنی جانتے تھے بارقہ غضب بادشاہی کہ خرمن سوز ہستی مخالفان ہی رعب اور ہراس بخاطر نہ لائے اور وقت فوج کشی بادشاہی بہ نسبت سنبھای مذکور طریق رفاقت ومددگاری جاری رکھتے تھے بعد ازان کہ نامبردہ بمشیت ایزدی بخاک نیستی سرفرو ہوا عساکر منصورہ سلطانی بہ تسخیر بیجاپور وحیدرآباد مامور ہوا ایک مدت خود بدولت واقبال بہ انتزاع وافتتاح ہر دو ملک متوجہ رہے بعد محاربات عظیمہ والی بیجاپور امان خواہ ہو کر داخل سلک ملازمان سرکار ہوا اور ابوالحسن حیدرآبادی بسبب نمکحرامی مع ملازمان خود اسیر ودستگیر حبل سطوت فرمان روائے آفاق کیا گیا باقی ایام حیات اوسکی اوسی ناکامی مین بسر ہو گئی چونکہ سکنای سرزمین دکن ہمیشہ سے بدقول وبیوفا ہین اور وہ سرزمین بوم فتنہ وفساد کا ماوا ایک جماعت وہان کی وجود عنایت مناسب کے جادۂ بندگی شاہی سے منحرف ہو کر ساہو رانای برادر سنبھا کی متفق ہوئی اور سر بشورش اوٹھایا درینصورت بہ تجویز انقطاع اس فتنہ وانتزاع ملک اونکی چند سال اوسی سرزمین مین گزر گئے اور مثل طرازان نے ملک دکن کو کوزہ آتش ومردم ہند کو مانند خس وخاشاک کی قرار دیا ہے سو یہ تجربہ وہان راست ودرست کرسی نشین برأی العین ہوا چونکہ عمر حضرت نو ہو نہ (۹۹) سال پونہچی تھی بنا بر کبر سن واشتداد مرض مزمنہ ضعف ونقاہت قوای جسمانی قدسیہ مین راہیاب ہو گیا تھا لہذا سیر اطراف سے عنان تاب ہو کر خطۂ احمد نگر مضرب خیام سواری گردون احتشام ہوا اور اس راہ سے کہ شاہزادہا باقطاع دوردست کار پرداز اشتغال سلطنت کے بنا بر کسی مشورت کی کہ اوسکی تفصیل بجز عالم الغیب کسی کو آگاہی واطلاع نہین بادشاہزادہ محمد اعظم شاہ کو بانواع عنایات طلب حضور کیا اور چاہا کہ خاطر بادشاہزادہ محمد کام بخش کہ بباعث کثرت تسلط وسواد دولت عالیجاہ ہمیشہ متوحش ومشوش رہتی تھی اسوقت مین کہ اکثر ضعف بذات مقدس حضرت سلطانی

کیونکہ اوسکو یہہ خیال تھا کہ مبادا اعظم شاہ کی ہاتھہ سے جو اوسکا دوسرا بیٹا تھا کچھہ آسیب اوسکو پونہچے اور بروز جمعرات بیسوین ماہ
ذکور کو اعظم شاہ نے منجھلے بیٹے کو حکم دیا کہ صوبہ مالوہ کو کوچ کردی مگر بہت دیر کرکے جاوی اور ہر روز پانچ کوس چلا کرے اور روزانہ
ہر منزل پر مقام کرتا جاوے الغرض اعظم شاہ تھوڑی دور گیا تھا کہ بروز جمعہ ۲۸ ذیقعد ۱۱۱۹ سنہ ہجری مین عالمگیر نے رحلت کی یہہ خبر سنتی
ہی فوراً وہ معاودت کرکے لشکر شاہی مین آیا اور اورنگ زیب کا تابوت بنوا کر کندھا دیکر چند قدم اوسکی ہمراہ ہو کر تابوت اورنگ آباد
کو روانہ کیا صبح کو حکم دیا کہ نوبت شاہی بجائی جاوی اور دس تاریخ ماہ ذی الحجہ کو کہ عزہ عید کا تھا تخت پر جلوس کیا اور رعیت اور لشکر
کی استمالت اور دلجوئی اور خاطرداری کرنی شروع کی خزانہ جو لشکر کا تھا اوسپر قابض ہوا اور امرا کو حکم دیا کہ دربار عام مین آوین ہر ایک
پر موافق مرتبہ و رتبہ کے نوازش کی آصف الدولہ اسدخان بہادر بدستور عہدہ وزارت پر مامور رہا اور اوسکا بیٹا ذوالفقار خان جیسا کہ سابق
مین سپہ سالار تھا اوسی طرح برقرار رہا وہ ہر تو یہہ انتظام ہو رہا تھا ادہر عالمگیر بادشاہ کا بڑا بیٹا سلطان معظم جسکا لقب بہادر شاہ تھا مع اپنی دو چھوٹے
بیٹے مسمی خجستہ اختر جہان شاہ اور رفیع القدر کہ اپنے والد ہی کے حین حیات مین صوبہ کابل مین سرحد ایران پر مقیم تھا اور سلطان معظم شاہ کا بڑا بیٹا
محمد معزالدین جہاندار شاہ ملتان کا صوبہ دار تھا اور اوسکا دوسرا بیٹا عظیم الشان جو اوسکی اولاد مین بڑا لائق اور منظور نظر اپنی دادا اورنگ زیب
کا تھا بلکہ بنگالہ کی صوبہ داری پر مامور تھا اور محمد کام بخش حسب الامر اپنے والد عالمگیر بادشاہ کے بیجاپور کا حاکم تھا گویا اورنگ زیب کی خیال
مین ہندوستان کا بادشاہ سلطان معظم شاہ اور ممالک دکن کا حاکم محمد اعظم شاہ اور سلطنت بیجاپور کا بادشاہ کام بخش مقرر ہو چکی تھی اور اوسکے
دلمین بھی آرزو تھی کہ یہہ تینون اپنی اپنے ملکون مین ہمیشہ کامران اور حکم فرما رہین مگر ملکداری کی حرص اور سلطنت کی لالچ نے جیسا کہ اگلون
کو چین سے نہین رہنے دیا اونکو آرام نکرنے دیا کام بخش نے جو اپنی والد عالمگیر بادشاہ کی رحلت کی خبر سنی تو اس سبب سے کہ اوسکی قبضہ مین بیجاپور
ایک حقیر سی جگہہ تھی اوسکو بجای خود ملک گیری کا فکر پیدا ہوا اگرچہ بظاہر محمد اعظم شاہ نے کام بخش اور اوسکی والدہ کو یہہ کہکر خوش کر لیا تھا
کہ سوای صوبہ بیجاپور کی مین اور بھی صوبہ اضافہ کر دونگا اور کام بخش نی محدود بیجاپور مین اپنی نام کا خطبہ و سکہ جاری کر دیا مگر اوسکو ہوس شاہنشاہی نے نہ چھوڑا

ذکر سلطان معظم شاہ

سلطان معظم شہر کابل سے اور اوسکا بڑا بیٹا عظیم الشان بنگالہ سے عالمگیر کے شدت بیماری کا حال سنکر اکبر آباد کیطرف چلی جب اثنای راہ مین سلطان
معظم بہادر شاہ نے سنا کہ بادشاہ کا انتقال ہو گیا تو اوسنے اول تاریخ ماہ محرم روز شنبہ ۱۱۱۹ سنہ ہجری کو تخت پر جلوس فرمایا اور محمد اعظم کو لکھا کہ چونکہ ملک
دکن وسیع ہے تمکو مناسب ہے کہ بموجب مرضی والد اوسپر اکتفا کرو اور ملک ہند کی سلطنت میری سپرد کرو اور جنگ سے صلح بہتر ہوتی ہے اور اس
ضمن مین فوائد بیشمار ظاہر ہوتے ہین اعظم شاہ چونکہ اپنے بھائی کو کچھہ نہ سمجھتا تھا اوسنے صرف اسقدر جواب لکھا کہ دو بادشاہ در اقلیمی
نگنجند یہہ سنکر معظم شاہ نے اپنی بھائی پر چڑھائی کی محمد معزالدین حاکم ملتان بہت لشکر اور سامان فراوان لیکر لاہور پر اپنی والد کی خدمت مین
حاضر ہوا اور وہان سے ملکر دونو اکبر آباد کو گئے اور بنگالہ کیطرف سے عظیم الشان بھی جو فوج جرار اور بہت سا خزانہ اور لشکر اور سامان لیکر
آیا تھا اور مختار خان صوبہ دار اکبر آباد کو جو شاہزادہ بیدار بخت کا خسر اور اعظم شاہ کا خیر خواہ تھا پکڑ کر قید کیا اور تمام خزانہ اور
اسباب سلطنت پر جو کہ اکبر آباد مین بافراط موجود تھا قابض ہو گیا مگر قلعہ اوسکی ہاتھہ اسواسطے نہ آیا تھا کہ قلعدار نے یہہ غدر کیا کہ شاہ عالمگیر
سکے تین بیٹے سلطنت کی وارث مین ابھی تک کوئی اونمین سے تخت پر نہین بیٹھا جبکہ ایک شخص انمین سے تخت نشین ہو جاویگا اوسوقت یہ قلعہ اوسکا ہوگا
بالفعل مین قلعہ کسی کو سپرد نہین کرونگا مگر چونکہ عظیم الشان کو سوای قلعہ گیری کے اور امورات کا بھی انتظام ضرور تھا اسلئی اس غدر شکنی
کیطرف اوسنے کچھہ توجہ نکی یہانتک کہ اوسکا باپ معظم شاہ بہادر وہان پہونچ گیا اور اوسنے وہ خزانہ باپ کے نذر کیا معظم شاہ اوس
خزانہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوا کیونکہ اوسکی سپاہ بسبب قلت روپیہ اور ضرورت خرچ کی بہت تنگ تھی اور اوسنے نہایت شکر گزاری خدا کی کری

بہت سی لوٹ مرہٹوں کے ہاتھ آئی اور سیواجی کی بڑی شہرت ہوئی اور اوسنے ملک میں بہت سے دور تک لوٹ مار کی یہانتک کہ بیجاپور
کے قریب تک اوسنے دھاڑا مارنا شروع کیا کئی دفعہ حاکم بیجاپور نے اس پر چڑھائی کی مگر وہ مغلوب نہ ہوا آخر کار صوبہ بہار پر متصرف
ہوگیا اور پچاس ہزار پیادہ اور سات ہزار سوسوار رکھنے کی طاقت اوسکو حاصل ہوگئی بعد ازاں اورنگ زیب نے ایک فوج
بسرکردگی شایستہ خان کے روانہ کی اوسنے کئی فتوح حاصل کی مگر ایک خاص موقع میں گھر جانے کی سبب سے شایستہ خان کا بیٹا
مارا گیا اور ایک اونگلی اوسکی بھی کٹ گئی اور کھڑکی سے کودتے ہوئے زخمی ہوا بعد ازاں اوسنے مراجعت کی درخواست کی اور
چند روز مرہٹوں سے لڑائی موقوف رہی

ذکر غارتگری سیواجی

سیواجی نے فرصت پاکر شہر سورت کو لوٹا اور مرہٹوں کا لشکر یکایک سورت میں جا گھسا اہل انگلنڈ اور ڈچ اپنی اپنی کوٹھیوں کے اندر رہے
اور یہہ فوج مرہٹوں کی تین دن تک لوٹتی رہی جواہرات قیمتی اور اجناس بیش قیمتی ایک کرور روپیہ کی اونکے ہاتھ آئی اورنگ زیب
یہہ حال دیکھکر بہت اوچتہ ہوا اور ایک بڑی فوج بسرداری راجہ جان سنگہ اوسکی تنبیہ کو روانہ کی وہ اوسکو دہلی میں پکڑ لایا اور یہہ شرط کی کہ
تیری عزت بدستور رہیگی مگر یہاں وہ مقید ہوگیا اور پھر ایک فریب کی چال چلا یعنی وہ اور اوسکا بیٹا دو ٹوکروں میں بیٹھ گئے اور اوپر
اونکے مٹھائی رکھکر حلوائی لوگ اونکو باہر لائے اسطور سے خلاصی پاکر متھرا پہونچا اور وہاں سے جگناتھ کو گیا اور حسب دستور سابق راہ
قزاقی کی اختیار کی عالمگیر نے جو اوسکی گوشمالی میں دیر کی اوسکی دو وجہ ایک تو یہ کہ یہہ مفسد الفساد عام تھا اور وہی تھا کہ عالمگیر کو اوسکی فتون
سے نفرت ہوگئی تھی اور دوسری یہہ تھی کہ اوسوقت شاہ ایران کے مقابلہ کی تجویز ہو رہی تھی اور علاوہ اوسکی ٹھٹہ کے فساد دفع کرنے
میں بھی بادشاہ مصروف تھا اس سبب سے سیواجی کو فرصت ملی تو اوسنے تمام اضلاع مغربی کو لوٹ کر تباہ کردیا اور سورت کو پھر دوسری
دفعہ غارت کیا اور اگرچہ تیسری دفعہ اوس شہر میں داخل ہوا مگر بہت سا روپیہ وصول کر کے لیگیا قلعہ سنگڑھ جو پہاڑ میں واقع ہے
اوسکو اپنے قبضہ میں کر کے اپنا لقب راجہ مقرر کیا اور سکہ بھی اپنے نام کا جاری کیا اپنی برابر سونا تول کر برہمنوں کو دیا اور ہمیشہ دان
اور پن کرنے لگا جس کی سبب سے بھی شہرت زیادہ ہوگئی

ذکر فتح کرنا قلعہ گولکنڈہ کا

گولکنڈہ میں جاکر بارہ ہزار سواروں کی ساتھ حملہ کیا وہاں کی رعایا نے بہت سا روپیہ دیکر شہر کو غارت سے بچایا اور سیواجی نے شہر مذکور کو بادشاہ سے رہا کیا
اور گولکنڈہ کا بادشاہ مشہور ہوا اور مقام جنجی اور ویلور وغیرہ میں اپنی فوج متعین کی اور مدراس وسرنگاپٹم تک فتح کر کے پھر مسیتی پر حملہ کیا مگر غالب نہ ہوا
عمر کہ تریپن برس کا ہو کر پھیپھڑے کی سوزش میں مبتلا ہو کر تاریخ پنجم اپریل ۱۶۸۰ء میں فوت ہوا اگرچہ اورنگ زیب اوسکی مرنے کی خبر سنکر
خوش ہوا مگر بلحاظ شاہانہ مزاج کی دلاوری اور جرات بے نظیر اوسکی تعریف کی

ذکر مسند نشینی سنبھاجی پسر سیواجی

سیواجی کی موت کے بعد اوسکا بڑا بیٹا سنبھاجی گدی پر بیٹھا اور تھوڑے دنوں تک مغلوں سے مقابلہ کرتا رہا آخر کو پکڑا گیا اور مسلمان ہونے سے انکار کیا
اسلیئے ۱۶۸۹ء میں قتل کیا گیا اور اورنگ زیب نے دکن اور بیجانگر کو ختم کیا بعد ازاں بیجاپور اور گولکنڈہ فتح کر کے پٹھانوں کو بغاوت کا مزہ چکھایا
اونکا ستارا تک جو مرہٹوں کی دارالحکومت تھی اپنے قبضہ میں لایا لیکن مرہٹے بھی مرہٹے جاتی تھی اور ہر طرف تاخت کرتے پھرتے تھے اور اورنگ زیب
اونکی ہاتھ سے بہت تنگ تھا۔ سیر المتاخرین میں لکھا ہے کہ جب اورنگ زیب بہت بیمار ہوا اور اپنی زندگی سے مایوس ہوا تو کام بخش جو اوسکا
چھوٹا بیٹا تھا اور اوسکو بہت پیار کرتا تھا۔ دوشنبہ تاریخ ۲ ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری میں صوبہ بیجاپور مرحمت فرمایا اور حکم کیا کہ بہت جلد بیجاپور میں جا پہونچے

والی ایران کو پہونچے شاہ عباس یہہ دیکھتے ہی برہم ہوا اور فوراً آمادہ جنگ ہو گیا ہرچند اس امر سے اورنگ زیب کو بڑا تردد ہوا مگر
بہت استقلال سے کام کیا اور اپنے امرا اور وزرا سے بہت احتیاط کی یا کام لیا اور سب سے مدد اور اقرار کئے لیکن اسی اثنا مین شاہ
عباس بقضای الہی فوت ہو گیا اور اسکی جگہ سنی جو اوسکا پوتا تھا تخت نشین ہوا اوسنے اپنا ملک بے انتظام پایا اس لیئے غیر ملک پر عزم
نکیا پھر جانبین مین صلح ہو گئی اسی بادشاہ کے عہد مین ایک عورت مسماۃ بہنا مینہ نے داد ہوش اور نفاق اپنا دکھلا کر میوات کے ضلع
سے بیس ہزار آدمی کا لشکر جمع کیا اور نیمبرا اور جونلی اور موہنی شال سے تیغ کرکے اس بادشاہ پر چڑھائی کی اور آگرہ تک
فتح کرتی ہوئی چلی آئی اور یہہ مشہور ہو گیا کہ اس عورت نے ایسی قسم کا کھانا ایسا کر رکھا ہے کہ جب اپنے لشکر کو کھلا دیتی
ہے بوقت جنگ وہ دکھلائی نہیں دیتے ہین اور ساحرہ ہے جیسا اورنگ زیب کے لشکر مین خوف ہو گیا ہرچند اورنگ زیب اپنی
سپاہ کو سمجھاتا تھا پر وہ اعتقاد باطل اونکے دل سے نہ جاتا تھا اسلیئے اوسنے چند تعویذ لکھا اپنے جھنڈے پر لشکر اوسکے اور سپاہ
کو کہدیا کہ اب اوس عورت کا جادو تم پر اثر نکریگا اس سے بہت سپاہ دل قوی ہوا اور دشمن پر اپنی سپاہ غالب آئی اور سب کو تہ
تیغ کیا اوسکے عہد مین ایک فساد کابل مین برپا ہوا اوسکو اپنی حکمت سے جلد دفع کر دیا اگرچہ اوس ملک کو اپنی ماتحت کر دیا تھا اوسکو
گولکنڈہ اور بیجاپور کی سیر کرنے کا بڑا شوق تھا اگرچہ بادشاہان سابق نے اور اوسنے بھی کئی دفعہ ان شہرون کو فتح کیا تھا اور
لشکر وہان کا تباہ کر دیا تھا پھر بھی اونکو بہت زور حاصل تھا مگر چند درچند فساد اور واقعات کی باعث سے یہہ ملتوی رہی بعد [illegible]
مین یعنی اٹھائیسوین سال جلوس مین اورنگ زیب نے لشکر شاہی کے تین حصے کرکے تسخیر دکن کو روانہ کیا اول شاہ عالم [illegible]
تھا گولکنڈہ کو جا کر محاصرہ کیا بعد ازان بادشاہ نے خود تمام لشکر سے بیجاپور پر چڑھائی کی آخر کار قلعہ کے حادثہ ہونے کے باعث سے بہت
سی شرائط اور اقرار کے بعد وہان کی ریاست نے اطاعت منظور کی سکندر علی شاہ جو وہان کے سلاطین مین پچھلا بادشاہ تھا قید ہوا
بعد ازان گولکنڈہ پر چڑھائی کی اور سات مہینے کے محاصرہ کے بعد کئی لڑائیون مین فریب اور دغا سے اس شہر کو فتح کیا اور اس
شہر کے حاکم ابوالحسن کو بہت ذلت اور رسوائی سے اوسکو قتل کیا جسکے بعد کوئی بڑا حاکم باقی نہ رہا اسی اثنا مین ایک نئی قوم
ہندوستان مین نمودار ہوئی یعنی مرہٹہ جو اول اسی بادشاہ کے عہد مین غالب ہوئی یہ قوم گجرات سے کنارہ اٹک پہاڑی
قطعات مین بستی تھی اونمین سے ایک شخص سیواجی بڑا صاحب حوصلہ پیدا ہوا اسلامیون سے بڑا عناد اور دشمنی رکھتا تھا اور
اوسکی وجہ یہہ تھی کہ اورنگ زیب عالمگیر نے ہندون کو بزور شمشیر مسلمان کرنا شروع کیا تھا اسلیئے مرہٹہ اور بہت سی قومین اسکی
دشمن جان ہو گئین تھین اور یہی امر سلطنت مغلیہ کے ضعف کا باعث ہوا

ذکر مرہٹہ سیواجی

سیواجی کے ہمراہ پہاڑی قوم بہت تھی جو جنوبی کوہستان مین رہتی تھی یہہ لوگ شہرون کو لوٹتے تھے اور روپیہ جمع کرتے تھے کہ بیجاپور کے
حاکم نے اونکی تنبیہ کرنے کیواسطے ایک لشکر جرار افضل خان کو دیکر سیواجی پر چڑھائی کرنے کو روانہ کیا سیواجی نے یہہ کہلا بھیجا کہ مجھے اطاعت
منظور ہے لیکن ایک ملاقات آپ سے تنہا کرنی چاہتا ہون اوسنے منظور کیا سیواجی نے سپاہ گھاٹ مین چھپا دی اور یہہ کہدیا تھا کہ جب
بگل کی آواز سنو فوراً دشمن پر آ پڑیو چنانچہ افضل خان پندرہ ہزار آدمیون کو اپنے ساتھ لایا تھا الگ کرکے تنہا مقام معین پر گیا
سیواجی بھی دل مین ڈرتا ہوا چارون طرف سے ہوشیار ہو کر ایک ایک قدم پر پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا ہوا اوس مقام معین پر پہونچا جاتے ہی بغلگیر
ہو کر ملا اور وہین افضل خان کے پیٹ مین خنجر مارا افضل خان نے تلوار نکالی اور سیواجی کے سر پر ماری مگر چونکہ اوسکی پگڑی کے نیچے خود
تھی اسواسطے وہ بچ گیا اور وار خالی گیا اوسنے دوسرا خنجر مارا خان مذکور کا کام تمام ہوا جب فوج کا سردار مارا گیا لشکر تتر بتر ہو گیا اس سے

ایک خط میرزا محمد کے نام اسطور لکھا کہ گویا اوس کا خط جواب دیتا ہے اور اوس مین یہہ مضمون تھا کہ تم اپنے سسرے کی رفاقت چھوڑ دو اور یہہ خط اسطرح پر روانہ کیا کہ شجاع کے ہاتھ آجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا شجاع نے جبکہ وہ خط پڑھا تو اوسکو شک پیدا ہو گیا کہ وہ اپنے باپ سے ملا ہوا ہے ہر چند اوس نے اظہار صداقت اور صفائی کا کیا پر اوسکے ایسا شک پیدا ہوا کہ پھر اوسکا رفع ہونا محال ہو گیا اور نگ زیب کا بھی اوس خط کے لکھنے سے یہی مطلب تھا سو وہی پڑا چنانچہ میرزا شجاع نے حکم دیا کہ تم اپنی پھوپھی کو لیکر نکل چلے جاؤ اب میرزا محمد کو کوئی جگہہ امن کی نظر نہ آئی کیونکہ تمام ہندوستان مین عملداری اوسکے باپ اورنگ زیب کی تھی لاچار اوسنے اپنے باپ کیطرف رجوع کی اور اوسنے فوراً گرفتار کر کے گوالیار کے قلعہ مین اوسکو قید کیا جہان سات برس کے بعد رنج و دکھ سے موت ہوا اور میرزا ارکان بھاگ گیا وہان کے راجہ نے اوسکو مع اوسکے عیال و اطفال و عناصر پکڑ کر مار ڈالا شاہجہان زوال سلطنت کے بعد آٹھہ برس تک حالت قید مین رہا مگر عالمگیر نے اوسکی عزت اور توقیر قید میں بھی بہت کی اور اوسکی سخت اور سست باتون کی برداشت بہت کی جب اوسکو خبر ہوئی کہ میرے باپ شاہجہان کی مرنے کا وقت قریب ہے اوسکو اتنی جرات نہ ہوئی کہ وہ باپ کے سامنے جاوے اسلیے اپنے بیٹے شاہ عالم کو بھیجا مگر وہ اوسکی پہونچنے سے پہلے ہی مر چکا تھا شاہجہان کی وفات ۱۰۷۶ھ مین ہوئی

تاریخ وفات شاہجہانکی

خرد تاریخ نقلش چون گہر سفت پئے سال خلد با شاہجہان گفت پس سلیمان شکوہ جو دارا شکوہ کا بیٹا اور اورنگ زیب کا بھتیجا تھا وہ اپنی جان بچانیکو کوہ ہمالیہ مین پھرتا تھا اوسکو راجہ سری نگر نے حسب الحکم اورنگ زیب کے پکڑ کر ماہ جمادی ۱۰۷۱ھ کو مطابق گیارہوین جمادی الاول ۱۰۷۱ھ ہجری مین دلی میں روانہ کر دیا اوس وقت اوسکو ہاتھی پر سوار کر کے شہر میں تشہیر کیا بعد ازان بادشاہ کے سامنے لائے پاؤن کی بیڑیاں دور کیں مگر ہاتھوں میں ہتکڑیاں پڑی ہوئی تھیں تمام دربار اوسکا یہہ حال دیکھکر رونے لگے اور اورنگ زیب نے بھی رنج کی شکل بنائی سلیمان شکوہ نے عرض کی کہ اس جگہہ یہ دستور ہے کہ ہر روز مجھکو پوست کا پانی پلایا جاتا ہے یہی بہتر ہے کہ ایک دفعہ مجھکو قتل کر دیا جاوے بادشاہ نے نرم آواز سے فرمایا کہ مین تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا جاویگا مگر یہہ عہد پورا نہوے پایا سلیمان شکوہ اور اوسکا بھائی سپہر شکوہ اور میر مراد کا چھوٹا لڑکا یہہ سب گوالیار میں تھوڑی ہی عرصہ مین مر گئے اور بادشاہ کا بیٹا سلطان محمد جو کہ اوسی قید خانہ مین محبوس تھا کئی برس تک زندہ رہا آخر کو اوسکو کچھہ حکم بھی آزادی کا ملگیا تھا

احوال میرزا مراد کا

میرزا مراد کا یہہ حال ہوا کہ سلیمان شکوہ کے قید ہونے کے چند مہینے کے بعد اس بادشاہ زادے نے قلعہ کی شہر پناہ سے ایک رسی لٹکا کر بھاگ جانیکا ارادہ کیا تھا اور اوس دیوار کے نیچے ایک مرد عورت رہتی تھی جسنے اوسکو اجازت بھی دیدی تھی نیچے اوترنے کی مگر عین وقت کہ وہ رسی کو دیکھ کر اوتر رہا تھا وہ عورت ایسی چلائی کہ گھبرا کر ناکامیاب ہو گئی اور اوسکو معلوم ہو گیا کہ وہ بھاگا جاتا ہے اور نگ زیب نے زمانہ سے دلمیں خیال کیا کہ جبتک میرا بھائی مراد زندہ رہیگا تب تک مجھکو ہمیشہ بڑا خطرہ ہے اسلیے اس باعث اوسکو بھی قید کیا اور ایک ایسا لڑکا تلاش کیا کہ میرزا مراد نے بحالت حکومت گجرات میں اوسکے باپ کو قتل کیا تھا اوسکو سمجھایا کہ تو میرزا مراد پر دعوی خون کا پیش کر چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اوسکی مدعی کی تحقیقات کے بعد قصاص حکم ہوا اور میرزا مراد کو اپنے روبرو طلب کر کے قتل کروا ڈالا اسلیے اس بادشاہ کو کسی کا ڈر سب بھائیوں اور بھتیجون کو اپنے باپ شاہجہان کے ان پر قتل کر کے ہندوستان کا خود مختار بادشاہ ہوا اس بادشاہ کی عہد مین شاہ عباس بادشاہ کو ایران سے ایلچی بھیجا تھا [illegible] لکھا تھا کہ شاہجہان کیطرف سے

اوسکا لشکر ایک بلند جگہ پر پڑا ہوا تھا وہ لیکر وہین ڈٹ گیا اور فوراً تیاری لڑائی کی کی داراشکوہ کو سخت وسست کہنا شروع کیا تاکہ میدان
مین آکر لڑائی شروع کرے پر اوسنے کچھہ خیال نہ کیا تب ایک فریب اونکا وہ یہہ تھا کہ دو سرداروں کیطرف سے اس مضمون کا خط
لکھوایا اسمین یہہ تصور ہوا کہ جو آپ کی رفاقت سے جدا ہوئی اگر دروازہ قلعہ کا فلان وقت پر آپ کھلا رکھین تو ہم مع اپنی رفیقون کے حضور
مین حاضر ہو کر جو حکم ہو بجا لاوین ہر چند عقلمند لوگون نے صلاح دی کہ اسمین فریب پایا جاتا ہے مگر داراشکوہ اپنی نادانی کے سبب بجا
بلکہ برخلاف اسکے اوسکے دماغ مین یہہ سمایا تھا کہ ان سردارونکے ملنے سے فوج کی کثرت ہوجاویگی چنانچہ اوسنے وقت معین پر دروازہ
کھلوا لیا سردار مذکور داخل قلعہ ہوئے اور اونکے پیچھے تمام فوج بادشاہی اندر گھس گئی اوس وقت اوسکو ظاہر ہوا کہ وہ فریب تھا
اگرچہ بھی بہت شجاعت اور مردانگی سے لڑا آخر کار کامیاب نہوا اور تھوڑے آدمیون کی ہمراہ گجرات کیطرف بدین خیال کہ وہان
پناہ ملیگی بھاگا لیکن حاکم گجرات نے اوسکو پناہ ندی اور مرہٹون نے جو اوسکی باقی ماندہ سپاہ تھی اوسکا تمام اسباب لوٹ لیا اب دارا بے سروسامان
ریگستان کیطرف بھاگا اور جسقدر ہمایون بادشاہ کو تکلیفین گذری تھین اوس سے اوسکو برداشت پڑین غرض کہ چند ہمراہی لیکر ٹھٹھہ مین
پہونچا اور یہان سے اگر چاہتا تو ایران کو جاتا اوسکی بہت خاطرداری اور تواضع ہوتی چلا جاتا مگر اوسوقت پیاری بیوی نادرہ
کی جان بلب ہو رہی تھی اسلیے اوسکی مفارقت حالت نزع بھی گوارا نکی قریب اس موضع کے سردار جیانخان کا مقام ریاست تھا اوسنے
سمجھا تھا کہ وہ میرے ساتھہ مہمانداری کا طریق برتے یہہ سردار بڑا ظالم اور خونریز تھا اور اوسکی قتل کے لیے شاہجہان بادشاہ
نے دو دفعہ حکم دیا تھا مگر اسی داراشکوہ کی شفاعت سے دونون دفعہ اوسکی خطا معاف ہوئی اور جان بچ گئی تھی اسی توقع پر داراشکوہ
کو خیال تھا کہ وہ مجھسے کچھ حسن سلوک کریگا مگر برعکس اوسکے اوس محسن کش نے اسکا تعاقب کیا جبکہ دارا اپنی
بیوی سے رخصت ہو کر چاہتا تھا کہ کسی طرف کو نکل جاوے سپاہیون نے اوسے آگھیرا اور پکڑ کر جیانخان کے حوالہ کردیا
کہ وہ داراشکوہ کو بحالت خواری و ذلت دہلی مین لایا اور عالمگیر کے سپرد کیا اور آپ لاہور کی طرف روانہ ہوا راہ مین
جیانخان کو کسی نے قتل کر ڈالا اور بادشاہ نے چند قاتلون کو تجویز کرکے حکم دیا کہ رات کو داراشکوہ کا سر کاٹ ڈالین
چنانچہ ایسا ہی ہوا اب صرف ایک بھائی میرزا شجاع بادشاہ کی نظرون مین خار دکھلائی دیتا تھا اور صرف
اوسکی جانب سے ایک خطرہ اوسکو تھا کیونکہ اوس نے فرصت پاکر بہت فوج جمع کرلی تھی اسواسطے بادشاہ نے اپنے
بیٹے محمد سلطان کو ہمراہ میر جملہ اپنے وزیر کے میرزا شجاع کے مقابلہ پر روانہ کیا وہان عجب ماجرا گزرا کہ میرزا محمد سلطان
حالت صبا مین اپنے چچا میرزا محمد شجاع کی لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا اور اوس فساد کے سبب سے جو اوسکے باپ اور
چچا مین تھا اگرچہ اوسکا عشق سرد ہوگیا تھا مگر ایک خط جب اوس لڑکی نے اپنے باپ کی سفارش مین میرزا محمد
کو لکھا تو خط کے پڑھنے سے عشق کی آگ بھڑک گئی اس لیے وہ فوراً اپنے چچا سے جا ملا میرزا شجاع نے اوسکی بڑی
خاطرداری کی اور اپنی لڑکی سے اوسکی شادی کردی اور بعد رسوم شادی اور خوشی کے لڑائی مین مصروف ہوئے
چونکہ میرزا محمد سلطان کو یہہ گمان تھا کہ مجھکو دیکھکر تمام سپاہ اورنگ زیب کی میرے ہمراہ ہوجاویگی اس لیے
وہ سب سے اول صف مین کھڑا ہوا اور جب اوسنے دیکھا کہ دشمن کے سوار اوسکی طرف بڑھے تو اوسنے نادانی سے یہہ خیال کیا
کہ یہہ لوگ ہم سے شریک ہونے کو آتے ہین مگر جسوقت کہ اونھون نے سخت حملہ کیا اوسوقت اوسکی آنکھ کھلی اور چچا اور بھتیجے
دونون خوب لڑے مگر چونکہ بنگالہ کی فوج بزدل تھی اور میر جملہ کی فوج کارآزمودہ تھی میدان جنگ میر جملہ کے ہاتھہ آیا
اب اس شاہزادہ میرزا محمد کو بڑا خوف ہوا اور سمجھا کہ باپ کی غضب سے اب مین نہ بچ سکونگا اسی اثنا مین اورنگ زیب نے

اوسوقت حسب الحکم اورنگ زیب کے اوسکو باندھ لیا اور حکم دیا کہ اگر وہ میری تابعداری مین ذرا بھی قصور کرے تو فوراً مار ڈالو غرض کہ وہ بھی مقید ہو گیا اب کیا ہو سکتا ہی

ذکر عالمگیر بادشاہ

عالمگیر ۱۱ ذیقعدہ ۱۰۲۷ہ ہجری مین بطن ممتاز محل کے سے پیدا ہوا یکم ذیقعدہ ۱۰۶۸ہ ہجری مین تخت شاہی خلافت کا ہوا پچاس برس تک عالمگیر نے فرمان روائی کی بتاریخ بست و ہشتم ذیقعدہ ۱۱۱۸ہ ہجری مین فوت ہو گیا چونکہ اورنگ زیب پہلے سے بڑا متقی اور عالم تھا اور دم زہد اور گوشہ نشینی کا بھرتا تھا اور نفرت دنیا سے رکھتا تھا اور ارادہ حج کا مشہور کر رکھا تھا اسواسطے اب یکایک دعویٰ شہنشاہی کا کرنا خلاف ان اوضاع کے پاکر اس امر کا طالب ہوا کہ لوگ اوسکو سمجھا دین کہ آپ خلق اللہ کے انصاف اور رعایا کے رحم کرنے کے لیے اِن ارادہ حج کا ورکیجیے اور بادشاہت اختیار کیجیے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعد تھوڑے اصرار انکار کے بعد اپنے مطلب دلی کے اختیار کرنے کو مستعد ہو گیا اور تخت نشین ہوا اگرچہ اوسنے تمام عمر اپنے باپ کو قید مین رکھا پر ہمیشہ اوسکی عزت کرتا رہا

حال اورنگ زیب اور زوال مغلیہ کی سلطنت کا

۱۶۵۸ عیسوی مین جبکا نام عالمگیر تھا تخت ہندوستان پر جلوس فرما ہوا اور یہہ خیال کیا کہ جبتک دارا شکوہ اور میرزا شجاع کا نام و نشان صفحہ ہستی سے نہ اوٹھیگا تب تک میری سلطنت مستقل نہوگی کیونکہ دارا شکوہ کو خود شاہجہان نے تخت پر بٹھا دیا تھا اور اوسکے اوصاف حمیدہ ایسے تھے کہ رعایا کی طبیعت اوسکی محبت پر منجذب تھی اسلیے اورنگ زیب نے اول اسی شاہزادہ کے استیصال کا فکر کیا دارا شکوہ لاہور کو مراجعت کر گیا اور وہان پہونچکر اوس نے دشمن کی جمعیت سے زیادہ فوج جمع کر کے بدین سبب کہ اوسکی فوج نئی تھی اور اورنگ زیب کی سپاہ آزمودہ کار تھی مقابلہ کرنا مناسب نجانکر دریای سندھ کے پار چلا گیا اور اوس سفر مین بہت تکلیف اوٹھائی اور اوسکی فوج کے آدمی رفتہ رفتہ کم ہوتے جاتے تھے یہان تک کہ بہت تھوڑے آدمی نمک حلال اوسکے ہمراہ رہگئے اسی اثنا مین اورنگ زیب کو خبر پہونچی کہ میرزا شجاع اوسکا دوسرا بھائی بنگالہ سے فوج لیکر اوسکے مقابلہ کو چلا ہے اسلیے دارا شکوہ کا تعاقب چھوڑ کر بنگالہ کی طرف چلا واسطے اوسنے کہ الہ آباد پر اوسکو دیکھا کہ بڑی بھاری فوج لیکر پڑا ہے جسونت سنگہ راجپوت جو اورنگ زیب کے ہمراہ اثنای راہ مین ہو لیا تھا اوسنے جدا ہو کر اوسکے عقب سے حملہ آور ہوا اب اورنگ زیب کو بڑی دقت واقع ہوئی کہ سامنے سے دشمن سے مقابلہ تھا اور عقب سے ایک اور دشمن ناگہانی پیدا ہوا اوسوقت بادشاہ کو حیرانی پیدا ہوئی پر بڑی دلاوری سے اپنے ہاتھی پر جما بیٹھا رہا اوسی کارزار مین اورنگ زیب کی ایک سردار نے جھکر میرزا شجاع کے ہاتھی کو زخمی کیا اور جانب مخالف سے ایک امیر نے بڑھ اپنا ہاتھی بڑھا کر اورنگ زیب کے ہاتھی کے پاس آکر ایسی ٹکر لگوائی کہ بادشاہ کا ہاتھی گھٹنون کے بل بیٹھ گیا بادشاہ جو اوس بات سے ہو کر چاہتا تھا کہ ہاتھی سے اوترے اتنے مین ایک سردار مسمی میر جملہ نے جو وزارت پر معزز تھا پکار کر کہا کہ ہاتھی سے نہ اوترنا اوسوقت آپ کا ہاتھی سے اوترنا گویا تخت سے اوترنا تھا یہہ سنکر اورنگ زیب کے اوڈھار سے ہوئی ہاتھی کے پیر مین زنجیر ڈلوا دین پر وہی خالی جو دار استے ہوئی تھی اورنگ زیب سے بھی ہوتی جسکو کرتے کرتے بچ گیا تھا میرزا شجاع سے وقوع مین آئی یعنی ہاتھی سے اوتر کر گھوڑے پر سوار ہوا فوج نے ہودہ خالی پاکر ہمت ہار دی اور بھاگنا شروع کیا میدان اورنگ زیب کے ہاتھ آیا میرزا شجاع بنگالہ کو بھاگ گیا اور قلعہ مونگیر مین متحصن ہوا اسی اثنا مین خبر آئی کہ دارا شکوہ نے دوبارا دریای سندھ سے عبور کیا ہی اور بعد قطع کرنے ریگستان اور محنت کشی کرنی اور سفر صعب کے گجرات مین داخل ہوا اور صوبہ گجرات کو کہ جسکی بیٹی مراد سے منسوب تھی اپنا رفیق اور ہمدم بنا کر فوج کثیر ہمراہ لیکر راجپوتانہ کو روانہ ہوا اور قریب اجمیر کے جو دار الخلافت اوسکا تھا ایک مقام مستحکم حاصل کیا اسلیے میرزا شجاع کا تعاقب چھوڑ کر بادشاہ وہان جلد پہنچا اور

کوچ کیا نربدا ندی کے کنارہ پر پہنچ کر بعد عبور دریا نزدیک کے جسونت سنگہ راجپوت کو جو بادشاہ کی طرف سے فوج لیکر مع
سواران کشمیر مقابلہ کو گیا تھا شکست فاش دی شاہجہان یہہ واردات سنکر بہت حیران ہوا اور ہراسان
ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انجام کو اوس پر کچھہ مصیبت پڑے گی یہہ سوچ کر شہنشاہ نے ارادہ کیا کہ داراشکوہ کو بنظر
سے ہو کر میدان مین جاوے پر داراشکوہ کی بدقسمتی کے سبب وہ باز رہا اور سلیمان بن دارا کو حکم ہوا کہ شجاع
سے صلح کرکے اس دشمن خوفناک پر چڑھائی کرے اور داراشکوہ کو حکم دیا کہ تاوقتیکہ سلیمان شکوہ نہ آجاوے دشمن
سے لڑائی کا ارادہ نکرنا داراشکوہ ایک لاکھہ سوار لیکر دریاے چنبل کے کنارہ پر جہان سے آگرہ کو باسانی مراجعت ہوسکتی تھی
مورچہ بندی کرکے پڑا رہا اورنگ زیب اور مراد جب قریب آئے تو فوج شاہی دیکھکر بڑے متعجب ہوئے میرزا مراد نے یہہ صلاح دی
کہ مورچال توڑ دو اورنگ زیب نے عاقبت اندیشی اور ہوشیاری سے یہہ بات بعد جانے کے اوس نے معلوم کیا کہ ایک راہ پہاڑون مین
سے سیدھی آگرہ کو جاتی ہے اس لیئے اپنے لشکر کی وضع اوسی جگہہ بھی رکھکر فوراً آگرہ کو روانہ ہوا میرزا شجاع کو اب بجز چھوڑ دینے
یا لڑنے کے چارہ نرہا پر اوسکی گرم مزاجی نے اوسکو آمادہ جنگ کا کیا غرضکہ لڑائی ہوئی اور دونون طرف کی فوج بھاگ جانے
کے بعد اورنگ زیب کے پاس ایک سو سوار رہگئے اور دارا کے پاس ایک ہزار اوس وقت اورنگ زیب مایوس ہوگیا تھا اتفاق
سے بسبب صلاح نمک حرام امیر کے داراشکوہ ہاتھی پر سے اوترکر گھوڑے پر سوار ہوگیا فوج مین تہلکہ قائم ہوگیا اس لئے ساری فوج تتربتر
ہوگئی دارا کی سپاہ بھاگ گئی اور اوسکو شکست ہوگئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اون دونون شاہزادون کی فوج کے دو حصے تھے ایک
حصہ پر میرزا مراد اور دوسرے پر اورنگ زیب سوار تھے جس بازو پر مراد سپہ سالار بنا ہوا تھا اوس پر دارا نے بڑی تیزی اور
زور سے حملہ کیا یہانتک کہ صف سپاہ کی ٹوٹ گئی اور میرزا زخمی ہوا بلکہ اوسکی جان پرخطر تھی اورنگ زیب نے وہ چالاکی کی کہ اوسی
عرصہ مین بڑی سینہ زوری سے مقابلہ کرکے اوس فوج کو جو اوسکی مقابل تھی بھگا دیا اور اوسی وقت دوسرے بازو کی فوج
کی مدد کو گیا اور فتح پائی اب دونون شاہزادون کی فوج ملکے آگرہ مین آئی اور چونکہ مراد زخمی ہوگیا تھا اس لیے اورنگ زیب
کو خوش طالعی سے تمام فوج کا اختیار حاصل ہوگیا تھا پہلے اوسنے سلیمان شکوہ کے ایلچی بھیجکر اوسکو اپنے سے ملا یا
بعد ازان اپنے باپ شاہجہان کو قابو مین لانے کی فکر مین ہوا اگرچہ یہہ امر اوسکو بہت نازک اور دشوار معلوم ہوتا تھا
کیونکہ قلعہ بہت مضبوط تھا پر اس خبر کے سننے سے کہ شہنشاہ کو اورنگ زیب نے قید کرلیا ہے لوگ بہت بگڑ جاتے اور فساد
قائم ہوجاتا اور شاہجہان ایسا بھی تھا جو اوسکے فریب مین آجاوے غرضکہ فریب سے باپ کو قابو مین کرنیکی تجویز سوچکر ایک
ایلچی شاہجہان کی خدمت مین روانہ کیا اوسنے شاہ کی خاطر جمع کی اور بطریقہ محبت اور سعادتمندی کا اظہار کیا شاہجہان
سمجھ گیا کہ یہہ سب اوس کا فریب ہے غرضکہ شہنشاہ نے فرمایا اگر اوسکے دل مین فریب نہین ہے اور سعادتمند لڑکا ہے تو کسواسطے
یہان آکر حاضر نہین ہوتا اورنگ زیب نے یہہ سنکر اپنے بیٹے محمد کو بھیجدیا اوس نے جاکر دیکھا کہ قلعہ مین سپاہی اور سوار کمینگاہ
مین اورنگ زیب کی گرفتاری کے واسطے کھڑے تھے اسلیے محمد نے عرض کی کہ اس سپاہ کے یہان جمع ہونے سے شک پڑتا ہے
اگر سپاہ نرہے تو میرا والد حاضر ہو بادشاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ چلی جاوے پس اس طرح سے محمد میرزا نے قبضہ قلعہ آگرہ کا کرلیا
شاہجہان بہت عجز و انکسار کرتا رہا کچھہ نہوا اب صرف میرزا مراد سے اورنگ زیب کو فیصلہ کرنا باقی رہا سو اسکی یہہ
صورت ہوئی کہ اوسکو کہلا بھیجا کہ آج کی شب کو آپ کی ضیافت ہے میرزا مراد خوشی سے آیا اورنگ زیب نے خوب ناچ اور راگ
رنگ کرایا اور بڑی دہوم سے ضیافت کی تیاری کی میرزا مراد جب بدمست ہوگیا اور مارے مزے کے رات کو اوسی جگہہ پڑ کر سو رہا

مہربانی سے پیش آتا تھا اوسکی تقریر دلاویز اور فصیح تھی مگر جملہ امور مین ساختگی اوسکے مزاج مین اس درجہ تک تھی کہ اوسنے
مذہب کے معاملات مین ریا کا ظن کیا گیا ہے اگرچہ اوسنے مذہب کو اپنی تدبیر ملکی کا ایک آلہ بنایا ہوا تھا حقیقت مین
وہ اپنے مذہب مین صدق بلکہ تعصب رکھتا تھا حتی کہ ایک مرتبہ ترک دنیا کی نیت کا اظہار کیا اور اپنی تمام زندگی مین
اپنے مذہب پر ایسا قائم تھا کہ بعضے اوقات ایسے معاملات مین بھی کہ جو اوسکی غرض کے نہایت منافی تھے اپنے مذہب
کے عقائد کا گرویدہ رہا نماز اور مطالعہ قرآن شریف مین مصروف رہا کرتا تھا اور پرہیزگاری کا یہان تک دم بھرتا
تھا کہ یہہ بات دکھانی چاہتا تھا کہ محنت بازو سے اپنا ذاتی قوت حاصل کرتا تھا طبیعت مین اوسکی انکسار تھا
اور رنجش مین تحمل اور مصیبت مین تسلیم اوسکی خو تھی سب سی زیادہ علامت پاس مذہب کی یہہ تھی کہ بت پرستی
اور کفر کو دبانے اور اپنے مذہب کو فروغ دینے مین ہمیشہ دل سے ساعی رہتا تھا باوجود اوسکی بلند نظری اوسکی
مزاج پر ایسی چادی تھی کہ مذہب یا اخلاق کو کسیکو اپنے مطلب کے استعمال کا سد راہ نہونے دیتا اور چونکہ اوسنے
مدت تک دکن کی فوج پر سپہ سالاری کی تو وہ بہ نسبت اپنے بھائیون کے زیادہ تجربہ کار اور فن سپاہگری مین بڑا
قاعدہ دان ہوگیا تھا اسی اثنا مین شاہجہان ایسا بیمار رہا کہ بے حس وحرکت کئی دن تک پڑا رہا داراشکوہ
بمجرد لاحق ہونے اس بیماری کے حسب الحکم اپنے باپ کے کار سلطنت کا بادشاہ بنکر کام انجام کرنے لگا اوبھائیون
سے ایسی طرح پیش آیا جس سے رشک اور خیال بدتری کا صاف پایا جاتا تھا کیونکہ اوسنے حکم قطعی دیدیا تھا
کہ کسی طرح کا خط یا اخبار اون کے پاس کوئی روانہ نکرے اور اون تمام امراء کو جو اونکے خیرخواہ تھے جلاوطن
کر دیا ان حرکتون سے اوسکی بھائیون کے دلون مین جو پہلے ہی سے اوس سے رنجیدہ تھے کینہ کی آگ زیادہ بھڑک
گئی اور اب توقف کرنے کا کوئی عذر باقی نرہا باوجود ان تمام احتیاطون کے اونکو اپنے باپ کی بیماری کی خبر برابر
پہونچتی تھی بلکہ شک مرنے کا بھی پڑگیا تھا اونھون نے بھی ایسا طور اختیار کیا جس سے صرف یہہ ثابت ہوتا تھا
کہ اپنی جان کی حفاظت کرتے ہین میرزا شجاع جو بنگالہ مین تھا اوسنے وہان سے حرکت کی اور دارالخلافت کو چلا
اوسکی تھوڑے دنونکے بعد میرزا مراد نے گجرات سے تمام حقیقت حال اورنگ زیب کو لکھا اور اوسکو لکھا کہ ہم تم
دونو مجتمع ہوکر داراشکوہ پر چڑھائی کرین اس رائی کو اورنگ زیب نے بھی پسند کیا اس عرصہ مین بادشاہ نے
صحت کلی پائی داراشکوہ نے نہایت فرمانبرداری سے امورات سلطنت سی دست بردار ہوکر پھر اختیار سلطنت
کا اپنے باپ کو دیا میرزا شجاع کو لکھا گیا کہ چونکہ تمنے فوج کشی بخیال مرنے شہنشاہ کے کی تھی اب لازم ہے کہ ایسی باتون سے
دست بردار ہو لیکن چونکہ وہ کھل کھیلا گیا تھا اور اوسکے دل مین بلند نظری سما گئی تھی اس خبر کو اوسنے نامعتبر خیال کیا بلکہ
شہنشاہ نے اپنے ہاتھہ سے جو نامہ کہ لکھے تھے اونکو بھی اوسنے جعلی کیا اس لیے میرزا سلیمان بن داراشکوہ نے گنگا کے کنارہ پر اوسکو
جا کر شکست دی اور وہ بھاگ گیا مونگیر کے قلعہ مین متحصن ہوا سلیمان کی فوج نے اوس قلعہ کا محاصرہ کرلیا ایک اور مہم
جنوب کی طرف یہہ ہوئی کہ اورنگ زیب نے فوج جمع کرکے حسب الحکم میرزا مراد کے بہت جلد کوچ کیا پر شاہزادہ مراد کو ایسے
کلمات لکھے کہ جس سے اوسکو یقین ہوا کہ اورنگ زیب میرا مطیع رہیگا چنانچہ اورنگ زیب نے یہہ لکھا کہ مین صرف تم ہی کو لائق تخت
ہندوستان کا جانتا ہون اور رعایا بھی تمکو بادشاہ بنانے پر خوش ہے اور مین تمہارا مدد کرونگا اور میری دل کی تو یہہ تمنا ہے کہ گوشہ
عبادت مین بیٹھکر اپنی زندگی یاد الٰہی مین بسر کرون یہہ دیکھکر شاہزادہ مراد قریب مین آگیا دونون بادشاہزادون نے فوج لیکر

کے ارادہ پر لڑتا رہا آخر کو شکست کھائی اور گولکنڈہ کا بادشاہ مطیع ہوا اور چونکہ لودی کے پکڑوا دینے کی بھی شرط ہو گئی تھی اس لیے وہ اپنے ملک سے نکل گیا اگرچہ بادشاہ نے تمام راستے بند کر دیے تھے مگر وہ شجاع مع اپنے تمام رفیقون کے مالوہ مین پونہچا شاہجہان نے فورًا عبد اللہ کو دس ہزار سوار سے لودی کی تعاقب کے واسطے تعین کیا لودی اس باعث سے کہ اوسکو اتفاق حملہ ہا کا اثنائی راہ مین پڑا تھا بہت شکستہ حال ہو گیا تھا جب اوسنے دیکھا کہ فوج کثیر قریب آ گئی اور اوسکا بڑا بیٹا بھی مارا گیا اور صرف تیس آدمی ساتھ رہ گئے ہین یہہ بھی گھر گئے تب دشمن پر حملہ کیا ناگہان ایک گولی اوسکی چھاتی مین ایسی لگی کہ وہ مارا گیا اور ہمراہی بھی اوسکے اوسی کھیت مین رہے مہابت خان سپہ سالار اور اعظم خان وزیر اعظم شاہجہان کے دربار مین رہے اور اوس نے اون دونو کے مشورت پر بعضے دفعہ ظلم اور ستم ہی سے نہین دست کشی کی بلکہ اور بہتیرے اچھے کام کیے چنانچہ راجہ بندیل کھنڈ کی جان بخشی کی اور پھر اوسکو اوسکے ملک پر بحال کر دیا اگرچہ یہہ بادشاہ مذہب اسلام مین متعصب نہ تھا مگر اول مین ہندون کی بیہودہ باتین دیکھکر اون سے بہت برہم ہوا اور اونکو سخت ایذا دی اور جب دیکھا کہ ہندو لوگ اپنے بتون کی پرستش اور واہیات رسمیات سے باز نہین آتے لاچار ہو کر مسلمان اور ہندو دونو کو یکسان سمجھنے لگا اور پھر کسی کو ایذا نہ دی اسکے وقت مین ہند کی سلطنت بہت وسیع ہو گئی تھی قندھار اور بلخ پر بھی اوس نے چڑھائی کی تھی اگرچہ بسبب استحکام عباس شاہ کے کامیاب نہوا اوسکا ملک دکن کے راجہ اور نواب بھی بہ نسبت سابق سلطنت کے اوسکے زیادہ مطیع تھے ہندوستان مین شاہجہان بادشاہ نے بڑے بڑے رونق دار مکانات بنائے چنانچہ دہلی کو شاہجہان آباد خطاب دیکر اپنا مسکن اوسی جگہہ مقرر کیا اور قلعہ سنگ سرخ کا ایسا تحفہ بنوایا کہ مین نے اپنے زندگی مین ایسا قلعہ کہین نہین دیکھا جامع مسجد جو اس شہر مین بنوائی نہایت عالیشان ہے اوسکی برابر تمام ہندوستان مین کہین کوئی ایسی مسجد نہین ہے روضہ تاج محل جو آگرہ مین اس بادشاہ نے اپنی پیاری بیوی کے واسطے بنایا تھا تمام عمارتون سے عمدہ ہے یہہ روضہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور ایکسو نوہ گز مربع مین بنا ہے بڑے قیمتی پتھر اوس مین لگے ہوئے ہین قطر گنبد کا ۷۰ گز ہے اور گرد اوسکے بڑا دلچسپ باغ بنا ہوا ہے اس روضہ کی تعمیر مین ۷۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوا بیس برس تک شاہجہان کی سلطنت مین زیادہ امن سے رہے جب آصف خان اور مہابت خان جو رکن اعظم اوسکی سلطنت کے تھے مر گئے تو بادشاہ کو امورات سلطنت مین زیادہ مصروف ہونا پڑا اور اوس نے تمام کو اپنے راضی کیا اس بادشاہ کے چار بیٹے بڑے خوش نصیب اور قابل حکمرانی کے تھے ان لڑکون اور باپ مین بدرجہ کمال پیار تھا اونکو بڑے بڑے عہدون پہ بادشاہ نے مقرر کر رکھا تھا مگر جبکہ جوان ہوئے تو اون مین بڑی دشمنی ظاہر ہوئی تھی کیونکہ اون مین سے ہر ایک دعوی تخت کا رکھتا تھا دارا شکوہ بڑا بیٹا بادشاہ کا بہت عزیز تھا ہمیشہ بادشاہ کے ساتھ رہتا تھا اوسکی واسطے ولیعہدی کی تجویز تھی یہہ لڑکا اگرچہ نیک اور علم دوست اور عیش اور عشرت سے نفرت کرنے والا تھا پر عاقبت اندیش نہ تھا اور اوسکی مزاج مین جلدی بہت تھی دوسرا بیٹا شجاع عباس رسم دل ولاور تھا ملک بنگالہ پر حکومت کرتا تھا تیسرا بیٹا مراد جلیل القدر اور دلیر جنگجو تھا یہہ بادشاہ گجرات مین حکمرانی کرتا تھا پر چوتھا بیٹا ان سب بھائیون مین بلکہ باپ سے بھی الگ ایک خصلت رکھتا تھا اوس شاہزادہ کا نام اورنگ زیب تھا وہ مزاج دھیما مگر سرد مہر تھا بیداری اور احتیاط کے ساتھ پر فن تھا اور توڑ جوڑ مین لگا رہتا تھا اسبات مین اوستاد تھا کہ باطن کچھ ہو مگر ظاہر مین جیسا چاہتا تھا ویسا دکھاتا تھا اگرچہ تیز ہوش اور زیرک تھا خیالات اوسکی فراخ تھے ہمیشہ اس تاڑ مین رہتا تھا کہ دشمن موافق بنین اور دوست پیدا ہون نگران سب باتون کا مقابلہ مین شجاع تھا اور فن سپاہگری مین ہوشیار صورت مین وجیہ اور حضور رسونکے ساتھ الطاف اور

و سنگ مقناطیس و سنگ گرند اور پچاس لاکھ تعمیر مین اوسکے صرف ہوا پتھر مفت مین آگیا تھا مزدوری مین اسقدر روپیہ صرف ہوا تعداد تاریخ رسالہ فریدی مصنف محمد قاسم علیخان باشندہ فرخ آباد نے درباب صرف اس مقبرہ کے یعنی خرچ طیاری مقبرہ نہ کرور و ہفتادہ لکھہ روپیہ تحریر کرتی ہین

ذکر سید جلال بخاری

اور تاج گنج کے اسطرف درگاہ سید جلال بخاری کی ہے یہہ بزرگ شاہ جہان کے بادشاہ کی عہد مین تھے کمالات ظاہری اور باطنی اور علم او فضل مین دستگاہ رکھتے تھے شاہ جہان اون کی بہت خاطر اور مراعات کرتا تھا سنہ ہجری مین اونکو منصب شش ہزاری اور دو ہزار سوار دیا گیا اور یہہ بزرگ گیارہوین جمادی الثانی سنہ ہجری مین پیدا ہوئے اور سنہ ہجری مین فوت ہوئے

شاہ جہان بادشاہ

جہانگیر ابن اکبر کے دو لڑکے یعنی شاہ جہان اور شہریار اوس کی وفات کے بعد باقی رہے اگرچہ بوقت مرنے کے جہانگیر نے یہہ وصیت کی تھی بسبب و غلانی نور جہان بیگم کی لکھہ دیا تھا کہ شہریار جو نور جہان کی شکم سے ہے بعد اوس کے والی تخت کا ہو پر مہابت خان اور آصف خان وزیر اعظم نے اگرچہ وہ بہائی نور جہان بیگم کا تھا شہریار کا حق نہ جانکر تدبیر واسطے تخت نشینی شاہ جہان کی کی اور اوس کا بہائی شہریار قتل ہونے تک شاہ جہان کے کہ وہ اون ایام مین درمیان دکن کے تھا شکست کھا کر اسیر اور اندہا بھی ہو گیا تھا جب کہ شاہ جہان تخت سلطنت پر بیٹھا تو اوس سے نہایت خراب تدبیرین انتظام سلطنت کی لئے وقوع مین آئین وہ یہہ تھی کہ پہلے اپنے بہائی شہریار کو اور اوس کی اولاد کو قتل کیا اور تیمور کی اولاد مین جو مرد مذکر تھا اگرچہ کوئی نہو زندہ نہ رکھا سب کو جہنوا الرقتل کیا باوجود اس اختیار کی رقیب سلطنت ایک اور شخص ظاہر ہوا یعنی ایک شخص مسمی لودی کہ جو اپنی تئین افغانی خاندان سے بتاتا تھا جسوقت کہ شاہ دکن مین برسر فساد ہوا تھا اس امیر کو بادشاہ جہانگیر نے اسکی مقابلہ کو واسطے روانہ کیا وہ جہانگیر کی وفات کی خبر سن کے شاہ جہان کی تخت نشینی کا مانع ہوا شاہ جہان نے اوسکو کھلا بھیجا کہ اگر تو متابعت کریگا تو تیری حق مین اچھا ہوگا وہ راضی ہو گیا اور اوسکو صوبہ مالوا عطا ہوا بعد ازان حسب الحکم شاہ جہان کی دار الخلافت مین آیا مگر دربار بادشاہی مین اوس نے اپنی تو قیری سوچ کر خیال کیا کہ شاید میری گرفتاری کی تدبیر ہے یہہ دیکھکر اوس کی بیٹی عظمت نے دربار مین تلوار کھینچ لی اور لودی اپنی مکان کو جلد بھاگ آیا ایک سو آدمی اوس کی ہمراہ تھے سب اوس مکان مین محصور ہوگئے مگر چونکہ دشمنون مین گھر گیا اور موت سامنے نظر آتی تھی اس لئے طرح طرح کی خدشہ اوس کی خیال مین گذرتے تھے اسی عرصہ مین زنانخانہ سے آواز چیخون کی آئی لودی فوراً اندر گیا دیکھا تو تمام عورتین خون مین لوٹ رہی ہین معلوم ہوا کہ ان عورتون نے بپاس عصمت و ناموس کی یہہ خیال کر کے مبادا دشمن کی ہاتھ سے اسیر او قید ہوجاوین اپنی ہاتھ سے اپنی تئین شکم مین خنجر مار کر لودی یہہ حال دیکھکر قریب دیوانگی کے ہو گیا الغرض وہ بیٹونکو ہمراہ لیکے گھوڑون پر سوار ہوا اور نقارہ بجاتا ہوا مکان سے نکلا اور پکار کر کہتا جاتا تھا کہ ظالم بادشاہ کو ان نقارون سے اطلاع دیتا ہون کہ مین جاتا ہون اور دوبارہ تمکو اوس کی جان پر مصیبت برپا کرونگا اگرچہ تعاقب اوس کا فوراً کیا گیا پر وہ لشکر کو اپنے پاس نہ آنی دیتا تھا افسوس کہ دریائی چنبل موسم برسات کی باعث طغیانی پر تھا سد راہ ہوا مگر پھر بھی اوس نے سپاہ کی فوج کو قریب آتے ہی گھوڑے دریا مین ڈال دئے اور اگرچہ عظمت خان اوسکا پیارا بیٹا اور اور اوس کی ہمراہی مارے گئے مگر وہ پار ہو گیا اور دکن مین اوس نے جھنڈا سرکشی کا بلند کیا رعایا جمع کرنے اپنے رفیقونکی گولکنڈہ اور بیجاپور کو بھی بادشاہ سے باغی کر دیا کیونکہ یہہ لوگ شاہجہان سے آزردہ خاطر بہت تھی شاہجہان سے ایسا ڈر گیا کہ اوسکو بدون جنگ کرنے کے اور کچھہ چارہ نہ سوجہا اور چونکہ تمام فوج پر اوس کو بھروسا قوی نہ تھا اس لئے علیحدہ علیحدہ فوج بسرگردگی ارادت خان اور سرداروں کی تحت متاموں پر واسطے تنبیہ اور فساد مفسد وکی روانہ کرین مگر یہہ فوج لودی پر ہرگز غالب نہو سب نے شکست پائی آخرکار شاہجہان نے آصف خانکو تمام فوج کا سپہ سالار مقرر کیا آصف خان کا نام سنتے ہی دشمن تہ پیر تیغ ہو گیا پر لودی کی ارادے قسمت آزمائی

برادر نورجہان کی بیٹی سے بیاہ ہونا اور اولاد پیدا ہونا اور شاہزادہ شہریار کی شادی نورجہان کی دختر سے ہوئی جو کہ
شیر افگن خان کے نطفہ سے تھی آٹھویں سال کے جلوس جہانگیری میں مرزا ابوالحسن مخاطب بہ آصف خان +
نورجہان بیگم کے بھائی کی بیٹی شاہ جہان کے نکاح میں آئی اور ممتاز محل خطاب ہوا اُس سے اُنیسویں مہینے
صفر دسویں سال جلوس سلطان دارا شکوہ اور چودھویں جمادی الاول گیارہویں سال جلوس میں سلطان +
شجاع اور گیارہویں ذیقعد تیرہویں سال سنہ جلوس مطابق ١٠٢٧ ہجری میں اورنگ زیب جس کی پیدا ہونے کی
تاریخ آفتاب عالمتاب ہے پیدا ہوئے کے پہلے نورجہان بیگم بپاس خاطر بادشاہ اور اپنے بھائی کی رضاجوئی کی واسطے جسکا کہ
شاہ جہان داماد تھا شاہ جہان کے مرتبہ بڑہانے لیکن جب اُس کی لڑکی جو شیر افگن خان سے تھی سلطان شہریار جہانگیر
بادشاہ کی بھتیجی اور دانیال کے بیٹے کو بیاہی گئی تب اس نے اپنے داماد کی طرفداری کرنی شروع کی اور اس خیال سے
کہ آصف خان اپنے شاہ جہان کا طرفدار ہے بیگم اپنے بھائی آصف خان سے برگشتہ خاطر ہوئی از بس باعث بہت سی
فساد برپا ہوئے اور شاہ جہان شاہزادے سے برگشتہ ہو گیا اس احوال کی تفصیل اور تواریخوں سے ظاہر ہے

ذکر شاہ جہان بادشاہ

شاہ جہان یکم ربیع الاول سنہ ١٠٠٠ ہجری میں بطن جودبائی صبیہ راجہ بھگوان داس کے سے پیدا ہوا ۸ جمادی الثانی ١٠٣٧ ہجری میں اراکین سلطنت
متفق ہو کر بلدہ لاہور میں سریر سلطنت پر بیٹھایا ۲۴ رجب ١٠٧٦ ہجری میں شب دوشنبہ کو فوت ہوا تاج گنج میں متصل قبر ممتاز الزمان کے +
واقع سواد اکبرآباد میں مدفون ہے

ذکر تاج گنج

تاج گنج کا روضہ شاہ جہان نے بنوایا اور بانو بیگم عرف ممتاز محل اوس میں مدفون ہے اور تاج بی بی بھی اوسکا نام ہے اور ١٠٤٠ ہجری میں
بنا اور تاج بی بی کی عمر ۳۹ برس کی تھی اور مکرمت خان اور عبدالکریم کی اہتمام سے آٹھ برس کے عرصہ میں یہ روضہ بنکر تیار ہوا تھا
تاج بی بی عرف ممتاز محل آصف خان کی بیٹی اعتماد الدولہ کی پوتی ۱۴ رجب ١٠١٩ ہجری میں پیدا ہوئی اور جب اوس کی عمر
بیس برس کی ہوئی تو شاہ جہان سے اوس کی شادی ہوئی تاج بی بی کے چار بیٹے تھے دارا شکوہ شاہ شجاع اورنگ زیب
عالمگیر مراد بخش اور تین بیٹیاں تھیں جہان آرا بیگم روشن آرا بیگم گوہر آرا بیگم تاج بی بی بعد تولد [illegible] کے فوت ہوئی
تاریخ وفات بیگم [illegible] رباعی تاریخ زین جہان رفت جو ممتاز محل [illegible] تاریخ [illegible] گفتند
جائے ممتاز محل جنت باد [illegible] شاہ جہان سے مرتے وقت وصیت کی تھی اول یہ کہ
اولاد جو نفاذ نام کے لیے کافی ہے قناعت کرنا یعنی دوسری شادی نکرنا دوسرے یہ کہ بعد وفات کی میری ایک مقبرہ بہت عجیب
نادر کمال تکلف کا تیار کروانا چنانچہ شاہ جہان نے دونو باتوں پر عمل کیا اور دیسا ہر یک کے جو صنعت کار ہر میں جمع کر کے روضہ تاج گنج
بنوایا تھا چنانچہ عیسی نقشہ نویس امانت خان شیرازی طغرا نویس محمد حنیف معمار محمد شریف و موہن لعل پچیکار اسمعیل خان ساکن روم
گنبد ساز محمد خان خوشنویس ساکن بغداد منو لعل و منوہر سنگھ دکاظم خان گلس ساز ساکن لاہور یہ لوگ جمع ہوئے
تھے اور طرح طرح کا پتھر طلب کیا تھا چنانچہ سنگ عقیق و سنگ یمنی و فیروزہ و سنگ یشب کہ جس کی گولائی سے
اور صرف کو اڑون کی تیاری میں دس ہزار روپیہ صرف ہوا تھا اور سنگ لہسنیہ و تامڑہ و فادزہر و سنگ [illegible]
سنگ ابری و سنگ موسی و سنگ کھٹو و سنگ مرمر و سنگ طلائی و سنگ [illegible] و سنگ سماق

سفر حج میں تھا تب اسمعیل مرزا مر گیا تھی تھی قندہار جا رہ ہو کر حضرت اکبر کے عہد میں ہندوستان میں آیا اور منعم بیگ کو
پہلے ہی بیگ خان خانان عبدالرحیم سے ملاقات کی جو اس وقت ٹھٹھہ کی مہم پر جاتا تھا خانخانان نے ان کا منصب حال لکھ کر
بادشاہ کو بھیجا اور غائبانہ بادشاہی بندوں میں نوکر کیا اور اسے اپنے ساتھ لیا اور اس نے اس مہم میں شجاعت اور نشانی کی
اور ٹھٹھہ کی فتح کے بعد بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا عبدالرحیم نے کہنے سے بادشاہ نے حسب منصب عطا کر کے شیر افگن کا
خطاب بخشا اور صوبہ بنگالہ میں جاگیر دی اور انہیں دنوں نورجہان بیگم شیر افگن خان کو بیاہی گئی تھی ایک دفعہ نورجہان بیگم
اپنی ماں کے ساتھ کسی تقریب سے اکبر کی محل سرا میں گئی تھی جہانگیر جوانی کے عالم میں تھے دیکھ کر عاشق ہو گیا جب خود
تخت سلطنت پر بیٹھا اور سب کاموں کے بندوبست سے فراغت حاصل کی قطب الدین کوکلتاش خان کو بنگالہ کا صوبہ دار مقرر
کر کے اشارہ کیا کہ نورجہان بیگم کو شیر افگن سے طلاق دلوا دو اور جو وہ طلاق نہ دیوے تو جیسے بنے نورجہان بیگم کو ہمارے پاس
بھیجدو قطب الدین بنگالہ میں پہنچ کر تھوڑے دن [illegible] رہا اور پھر بردوان کو روانہ ہوا شیر افگن خان استقبال کو آیا جاگیر دار تھا
ملاقات کے بعد قطب الدین خان نے اس کی دلیری اور جرأت کا خوف کر کے اشارہ و کنایہ میں اپنا
مطلب ظاہر کیا مگر شیر افگن خان اشارہ کو نہ سمجھا آخر صاف کھول کر کہا کہ تم اپنی بی بی بادشاہ کو دو شیر افگن خان نے کہا
میرا گھر بسا ہے تم [illegible] سکو گے بہت غیرت کھائی اور جوان مردی کے جوش میں آ کر قطب الدین خان کو تلوار سے مار ڈالا اور آپ بھی
[illegible] نورجہان بیگم [illegible] اس حال سے [illegible] قطب الدین کے نوکر چاکر [illegible] زخمی ہو کر [illegible]
زخمی ہو کر مر گیا [illegible] نورجہان کو جا کر [illegible] نورجہان نے دانائی سے پہچان لیا [illegible]
[illegible] قطب الدین خان کو وہاں [illegible] اور اس کا کام تمام کیا اور جو [illegible] بنگالہ میں متعین تھا اس نے جہانگیر کی
حسب الحکم نورجہان کو دارالسلطنت کی طرف روانہ کیا جہانگیر شراب کے نشہ میں [illegible] مدہوش رہتا تھا دربار
اس سبب سے [illegible] تھا [illegible] غفلت کے سبب اس سے محل میں نورجہان کی [illegible] لیکن وجہ اکبر کی
[illegible] خدمت میں [illegible] معشوقہ کو [illegible] عاشق ہو [illegible] جلوس
[illegible] نوبت [illegible]
[illegible] نورجہان [illegible]
[illegible] کے [illegible] آدمی [illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible] سلطنت نورجہان کی [illegible]
[illegible] بادشاہ کے [illegible] امیروں کو [illegible] تسلیمات بجا
نورجہان بادشاہ اور سکہ کا [illegible] حکم علیہ [illegible]
[illegible] سکہ کا [illegible] شعر [illegible] نورجہان [illegible] نام کا خطبہ [illegible]
[illegible] وکالت کل کا منصب رکھتا [illegible] نورجہان بادشاہ بیگم [illegible] اس کا باپ [illegible]
رکھتا تھا ایک مدت کے بعد آصف خان خطاب ہوا اور [illegible] خطاب اعتقاد خان تھا اور [illegible]
[illegible] بیگم کے خویش اور اقربا تھے بڑے بڑے منصب
[illegible] اور [illegible] شاہزادہ شاہجہان آصف خان

برادر نورجہان کی بیٹی سے بیاہ ہونا اور اولاد پیدا ہونا اور شاہزادہ شہریار کی شادی نورجہان کی دختر سے ہوئی تھی جو کہ شیر افگن خان کے نطفہ سے تھی آٹھویں سال کے جلوس جہانگیری میں مرزا ابوالحسن مخاطب بہ آصف خان + برادر نورجہان بیگم کے بھائی کی بیٹی شاہ جہان کے نکاح میں آئی اور ممتاز محل خطاب ہوا اس سے اکیسویں مہینے صفر دسویں سال جلوس سلطان دارا شکوہ اور چودھویں جمادی الاول گیارہویں سال جلوس میں سلطان + شجاع اور گیارہویں ذیقعدہ تیرہویں سال سنہ جلوس مطابق ۱۰۲۷ سنہ ہجری میں اورنگ زیب جس کی پیدا ہونے کی تاریخ آفتاب عالمتاب ہے پیدا ہونے کے پیچھلے نورجہان بیگم بپاس خاطر بادشاہ اور اپنی بھائی کی رضاجوئی کی واسطے جسکا کہ شاہ جہان داماد تھا شاہ جہان کے مرتبہ بڑہانے لیکر جب اس کی لڑکی جو شیر افگن خان سے تھی سلطان شہریار جہانگیر بادشاہ کی بھتیجی اور دانیال کے بیٹے کو بیاہی گئی تب اس نے اپنے داماد کی طرف داری کرنی شروع کی اور اس خیال سے کہ آصف خان اپنے شاہ جہان کا طرف دار ہے بیگم اپنے بھائی آصف خان سے برگشتہ خاطر ہوئی از بن باعث بہت سی فساد برپا ہونے اور شاہ جہان شاہزادے کے سبب برگشتہ ہوگیا اس احوال کی تفصیل اور تواریخوں سے ظاہر ہے

ذکر شاہ جہان بادشاہ

شاہ جہان بیگم ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ ہجری میں بطن جودبائی صبیہ راجہ بھگوان داس کے سے پیدا ہوا ۷ جمادی الثانی ۱۰۳۷ سنہ ہجری میں اراکین سلطنت + متفق ہوکر بلدہ لاہور میں سریر سلطنت پر بیٹھایا ۲۶ رجب ۱۰۷۶ سنہ ہجری میں شب دوشنبہ کو فوت ہوا تاج گنج میں متصل قبر ممتاز الزمان کے + واقع سواد اکبر آباد میں مدفون ہے

ذکر تاج گنج

تاج گنج کا روضہ شاہ جہان نے بنوایا اور بانو بیگم عرف ممتاز محل اوس میں مدفون ہے اور تاج بی بی بھی اوسکا نام ہے اور سنہ ہجری میں بنا اور تاج بی بی کی عمر ۳۹ برس کی تھی اور مکرمت خان اور عبدالکریم کی اہتمام سے آٹھ برس کے عرصہ میں یہ روضہ بنکر تیار ہوا تھا تاج بی بی عرف ممتاز محل آصف خان کی بیٹی اعتماد الدولہ کی پوتی ۱۹ ماہ رجب سنہ ۱۰۲۱ ہجری میں بیاہی ہوئی اور جب اوس کی عمر بیس برس کی ہوئی تو شاہ جہان سے اوس کی شادی ہوئی تاج بی بی کے چار بیٹے تھے دارا شکوہ شاہ شجاع اورنگ زیب عالمگیر مراد بخش اور تین بیٹیاں تھیں جہان آرا بیگم روشن آرا بیگم گوہر آرا بیگم تاج بی بی بعد تولد ہونے گوہر آرا بیگم کے فوت ہوئی تاریخ وفات بیگم [illegible] رباعی تاریخ زینت جہان رفت چو ممتاز محل [illegible] جلسہ ممتاز محل جنت باد [illegible] شاہ جہان سے مرتے وقت دو وصیت کری اول یہ کہ اگر مقصد اولاد ہو تو نام کی لیے کافی ہے قناعت کرنا یعنی دوسری شادی نکرنا دوسری یہ کہ بعد وفات کی میری ایک مقبرہ بہت اچھا نادر کمال تکلف کا تیار کروانا چنانچہ شاہ جہان نے دونوں باتوں پر عمل کیا اور بڑے بڑے دستکار ہر فن جمع کرکے روضہ تاج گنج بنوایا چنانچہ عیسی نقشہ نویس امانت خان شیرازی طغرا نویس محمد حنیف معمار محمد شریف و مومن لعل پچیکار اسمٰعیل خان ساکن روم گنبد ساز محمد خان خوشنویس ساکن بغداد منو لعل و منوہر سنگھ و کاظم خان کلس ساز ساکن لاہور یہ لوگ جمع ہوئی تھے اور طرح طرح کا پتھر طلب کیا تھا چنانچہ سنگ عقیق و سنگ یمنی و فیروزہ و سنگ یشب کہ جس کی گول ٹیوا ئی سے تھے اور صرف کو ان کی تیار میں دس ہزار روپیہ صرف ہوا تھا اور سنگ لہسنیہ و تاشیرہ و فادزہر و سنگ [illegible] سنگ ابری و سنگ موسے و سنگ کہٹو و سنگ مرمر و سنگ طلائی و سنگ [illegible] و سنگ سماق

سفر جی تھا جب اسمٰعیل مرزا مر گیا تو غلی قندہار کی راہ ہو کر اکبر بادشاہ کے عہد میں ہندوستان میں آیا اور ملتان پہونچکر
پہلے ہی پہلے خان خانان عبدالرحیم سے ملاقات کی خواہش وقت ٹھٹھہ کی مہم پر جاتا تھا خانخانان نے اس کی حقیقت حال لکھکر
بادشاہ کو بھیجا اور بپایۂ بادشاہی ہندو میں نوکر رکھوا کر اوسے اپنے ساتھ لیا اوس نے اس مہم میں نہایت جان فشانی کی
اور ٹھٹھہ کی فتح کے بعد بادشاہ کی حضور میں حاضر ہوا عبدالرحیم کے کہنے سے بادشاہ نے التماس منصب عطا کر کے شیر افگن خان
خطاب بخشا اور صوبہ بنگالہ میں جاگیر دی اور انہیں دنوں نورجہان بیگم شیر افگن خان کو بیاہی گئی تھی ایک دفعہ نورجہان بیگم
اپنی ماں کے ساتھ کسی تقریب سے اکبر کی محل سرا میں گئی تھی جہانگیر جوانی کے عالم میں اوسے دیکھکر عاشق ہو گیا جب خود
تخت سلطنت پر بیٹھا اور سب کاموں کے بندوبست سے فراغت حاصل کی قطب الدین کو کلتاش خان کو بنگالہ کا صوبہ دار مقرر
کیا اور اس سے الگ کہا کہ نورجہان بیگم کو شیر افگن سے طلاق دلا دو اور جو وہ طلاق نہ دیوے تو خفیہ نورجہان بیگم کو ہمارے پاس
بھیج دو قطب الدین بنگالہ میں پہونچکر تھوڑے دن چپ رہا پھر بردوان کو روانہ ہوا شیر افگن خان اسجگہ کا جاگیردار تھا جب
اس کے استقبال کو آیا ملاقات کے بعد سے قطب الدین خان نے اس کی دلیری اور جرأت کا خوف کر کے اشارہ کنایہ میں اپنا
مطلب ظاہر کیا مگر شیر افگن خان اشارہ کو نہ سمجھا آخر اس نے کھولکر کہدیا کہ تم اپنی بی بی بادشاہ کو دو شیر افگن خان سمجھ کر اب
میرا کچھ بس نہ چل سکیگا بہت غیرت کھائی اور جوانمردی کے جوش میں آکر قطب الدین خان کو وہیں دو ٹکڑے کر دیا اور اپنی بی بی
یعنی نورجہان بیگم کا مار ڈالنا چاہا تا اس حال کے دیکھتے ہی قطب الدین خان کے نوکر چاکر ہر طرف سے گھر آئے یہ بھی مردانہ تھا کئی ایک آدمیوں کو
زخمی و مار کر اور خود مجروح ہو کر نکلا اور گھر کی راہ لی کہ نورجہان کو جا کر قتل کرے نورجہان نے دانائی سے پہچان لیا جھٹ [illegible]
کر دیا اتنے میں آدمی قطب الدین خان کے وہان پہونچے اور اس کا کام تمام کیا اور جو بادشاہی جو بنگالہ میں متعین تھا اوس نے جہانگیر کے
حسب الحکم نورجہان کو دار السلطنت کی طرف روانہ کیا جہانگیر اکثر شراب کے نشے میں ڈوبا ہوا اور مدہوش رہتا تھا اور باوجود
اس کے کہ اس پر عاشق تھا پر غفلت کے سبب اسے بھول گیا یہان تک کہ نورجہان کی ماں اوسے لیکر رقیہ اکبر کی خدمت
میں رہنے لگی جہانگیر کو یاد آئی جہانگیر نے اپنی معشوقہ کو دیکھکر پہچان لیا اور از سر نو عاشق ہوا چھٹے سال جلوس میں
نورجہان جہانگیر کے محل میں داخل ہوئی پہلے نور محل پھر نورجہان بیگم خطاب ہوئے ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہونچی کہ بادشاہ نے
[illegible] سلطنت کا کام اس کے اختیار میں چھوڑ دیا نورجہان عقل و تمیز میں ممتاز اور بہت سے صفتوں میں یکتائے بے نظیر
تھی بلندی ہمت میں بہت سے مردوں سے بہتر تھی اور طبیعت موزون اور اچھے اس کے شعر ہیں کے آدمی جانتی ہیں
آخر یہانتک نوبت پہونچی کہ بادشاہ کا فقط نام ہی رہ گیا اور بادشاہ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ خدا کرے یہ سلطنت نورجہان ہی کو دو
مجھے تو شراب کی صراحی اور ایک نان چاہیے نورجہان جھروکے میں بیٹھتی تھی اور امیر اور وزیر حاضر ہو کر تسلیمات بجا لاتے
تھے اور بادشاہ کے فرمان سب ملکوں کے امیروں کو بھیجے جاتے تھے اون پر یہ لکھا جاتا تھا حکم علیہ عالیہ مہد علیا
نورجہان بادشاہ اور اسکی مہر کا سجع یہ تھا شعر نورجہان گشت بحکم اله ٭ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ اگرچہ بیگم کے نام کا خطبہ نہ تھا
پر سکہ چلتا تھا سکہ کا نقش شعر بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ٭ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ٭ اس کا باپ اعتماد الدولہ کا
خطاب اور وکالت کل کا منصب رکھتا تھا اور بیگم کے بھائی ابوالحسن کا خطاب اعتقاد خان تھا اور میر سامانی کی خدمت
رکھتا تھا ایک مدت کے بعد آصف خان خطاب ہوا اور جتنے کہ بیگم کے خویش اور اقربا تھے بڑے بڑے منصبوں
اور مرتبوں پر فائز ہوئے بلکہ غلام و خواجہ سرا خان اور ترخان کہلانے لگے شاہ زادہ شاہ جہان آصف خان

و تکملہ و رشحات و سیر العارفین و ملفوظات و مکتوبات مشایخ و بعضے کتب حقایق مثل نزہۃ الارواح و شرح گلشن راز مولانا محمود چیبری سی مذکور ہوتا رہتا تھا اور نواب خود بدولت نقلیات لطیف و حکایات شریف کتب سیر و تواریخ و مقامات و احوال بزرگان سلف بعبارت لایقہ مذکور کرتے تھے اور حسن اعتقاد و اخلاص کہ سرور عالم علیہ السلام کا ہیم الغلب سے رکھتی تھی سنہ ایک ہزار اکیس ہین ماہ شعبان المعظم شب جمعہ کو جمال جہان آراے آن سرور کا کہ جان ہاے عالمیان فداے اوس نام کے ہون واقعہ مین دیکھا اور اوس کو خود سے مقربان درگاہ ایسا نقل فرمایا کہ دیکھتا ہون مین ایک میدان ہے کشادہ اور خلایق بہت اوس مجمع جمع ایک سی پوچھا مین سے کہ سبب اس جمعیت کا کیا ہے کہتا ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام تشریف رکھتے ہین مین بھی بملازمت متوجہہ ہوا مین اور بعد شرف ملازمت کے آن سرور علیہ السلام سے التماس کی مین نے ایک شخص ان مردم سے کہ ایستادہ ہے کہتا ہے ان سوال سے کہ کرتا ہے تو کیا حاصل کریگا تو فاتحہ و دعا واسطے اوس کے التماس کر بموجب نصیحت اوس مرد کی التماس دعا اوس سی کی مین نے ہر دو دست مبارک خود کو بسوے آسمان اوٹھا واسطے میرے دعا کرتے ہین اور جمیع خلق حاضر نے بھی بمتابعت حضرت ہاتھ اوٹھاے اور دعا کرتے ہین ناگاہ واقعہ سے اوٹھا مین اور علی الصباح بجہت اس بشارت عظمی کے خیرات بہت نقد و جنس سے بفقرا دی مین نے اور یہ روایت آن سرور علیہ السلام حسن اخلاص سی اون کی ہے و گرنہ یہ دولت ہر کسی کو میسر نہین

ذکر شاہ جہانگیر بادشاہ

جہانگیر ۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ھ ہجری مین صبیہ بہاری مل راجہ جودہ پور کے بطن سے پیدا ہوا اور ۱۴ ربیع الثانی ۱۰۱۴ھ ہجری روز پنجشنبہ کو شہر اکبرآباد مین سریر سلطنت پر بیٹھا اور ۲۷ صفر ۱۰۳۷ھ ہجری مین مر گیا لاہور مین مدفون ہی جنت مکان بعد مرنے کے اوسکا لقب ہوا جہانگیر نامہ اس بادشاہ کی تصنیف ہی اوس مین ہر سال کے حالات اپنی عہد سلطنت کے اور کچھ حالات جلال الدین اکبر کی اوس نے لکھے ہین جہانگیر نے بعد جلوس کے بارہ باتین اپنی سلطنت کی مین رایج کین اور خود جہانگیر نے اپنی شراب پینے کا حال لکھا ہے ابتدا مین بہت پیتا تھا اخیر کو کم پینے لگا تھا اور روز پنجشنبہ کی تعظیم کرتا تھا اس لیے کہ جلال الدین اکبر کے تولد کا وہ دن تھا اوس کو ہمایون و مبارک جانتا تھا اور جہانگیر نے سال چہار دہم جلوس مین اکبرآباد سی لاہور تک ایک ایک کوس کی مسافت پر مینار اور کوی دو کوس پر بنوائے تھے اور جہانگیر ۲۷ صفر ۱۰۳۷ھ ہجری مین مر گیا لاہور مین نور جہان بیگم کی باغ مین دفن ہے

ذکر نور جہان بیگم زوجہ جہانگیر شاہ

نور جہان بیگم زوجہ شیر افگن خان کا حرم سراے بادشاہی مین آیا نور جہان بیگم عنایت بیگ مخاطب باعتماد الدولہ کی بیٹی ہی اور یہ خواجہ محمد شریف طہرانی کا بیٹا تھا اور خواجہ ابتدا مین محمد خان تکلو ہرات کے حاکم کا دیوان تھا جب ہمایون شیر شاہ کی خوف سے عراق کو گیا تھا تب اس خواجہ نے شاہ طہماسپ کی حسب الحکم اس کی بہت مدد کی تھی اور شاہ طہماسپ کا فرمان ضیافت اور مہمانداری کی باب مین کہ جسکا ذکر اکبرنامہ مین مندرج ہے اسی محمد خان کے نام صادر ہوا تھا جب خواجہ محمد شریف طہماسپ کی خدمت مین پہونچکر وزیر ہوکر مر گیا تب اوس کی دو بیٹی عنایت بیگ اور طاہر بیگ ہندوستان مین آی اور عنایت بیگ کی دو بیٹے اور ایک لڑکی تھی جب قندہار مین پہونچا ایک لڑکی کہ نور جہان بیگم سی مراد ہے پیدا ہوی وہان سی بھی روانہ ہوکر فتحپور سیکری مین اکبر بادشاہ کی پاس حاضر ہوا اور چونکہ تحریر اور خوشنویسی اور شاعری مین بہت استعداد رکھتا تھا تھوڑے دنون مین بیوتات کا دیوان ہوگیا اور ہر طرح کا علم اور فن کا جامع تھا دن بدن مرتبہ مین بڑہتا رہا شیر افگن خان کا نام علی قلی تھا اور شاہ طہماسپ کے بیٹے اسمعیل مرزا کا

اور ساتھ ہمارے آ نہ جتنے یعنی خورسش نہیں پہونچتا ہے پاس اون کے ہر طرف سے کمک آتی ہے بس تھا اسی جانے سے کہ ہم سے
مہم دکن کی نہیں ہوتی ہے بلکہ نعوذ باللہ اگر امرے دیگر وقوع آوے باعث تفرقہ کا ہو گا نواب نے فرمایا کہ تم سب جاؤ میں
مع مردم کے اپنے ساتھ غنیم کے پہونچا اونگا میں تا جو کہ ارادہ الہی ہو گا بظہور آوے گا درین اثنا خبر لائے کہ خواجہ ابو الحسن پانچ ہزار و
شش ہزار کس و اکثر امرا گذر ترمبک پیالہ میں بیٹھا ہے اور بلاحظہ غنیم کے سے تیار اسے برگشتن کا رکھے اور نہ طاقت ساتھ خاص +
سپاہ کے پہونچنے کی راجہ مان سنگ نے کہا کہ نواب سلامت اگر تم ساتھ جانی کے متعین ہو اس جگہ سے بارہ کوس ساتھ ہزار سوار
ہمراہ خواجہ ابو الحسن کے ہیں اوس جماعت کو ہمراہ لیکر با استعداد تمام متوجہ دولت آباد ہو تم درین اثنا مکاتبات خواجہ ابو الحسن کی پہونچے
کہ تم البتہ مجکو پاس ہمارے پہونچا دو با اتفاق ہوا امر کہ واقع ہو فیصل کیا جاوے نواب باوجود اوس کے معاودت پر راضی نہ ہو راجہ مان سنگ
و امیر الامرا منزل اون کے آئے اور ساتھ سو دلائل اور درخواست کے اونکو سوار کر کے بصوب ترمبک پیالہ متوجہ ہوئے اور بعد سہ روز کے
وس مکان میں مقام ہوا اور درین اثنا ترکیان شوخی سپاہ کے ہزار بابان اور پر سپاہ ظفر آثار کے ڈال دیتے تھے اور نر سنگ بوندیلہ کہ ہراول +
لشکر نواب اور بہت شجاع اور مردانہ تھا اور درین اثنا اکثر اوس سے تردوات بظہور آئے تھے اوس شب میں ساتھ بہت سے مردم +
اپنے کے اوپر سر غنیم کے بان ڈالتا ہوا تاخت کری اور چند کس اونمیں سے قتل پہونچائے اور چند اونمیں سے مع شتارہ پالکی زندہ
بدست لائے روز دوسرے جمیع امرا در ملازمت نواب جمع ہوئے اور قرار اوس پر دیا کہ جو معاملہ دکن کا اوپر نواب اعظم کے سب
اور وہ خود ہمراہ شاہزادہ کامگار کے ملکاپور تشریف رکھے اور مکرر مکاتبات لکھے اور ہمارے کو جانے سے آگے کے منع کرتا ہے مناسب
وہ ہے کہ ملازمت میں اونکی چاہیے جانا اور بہر وجہ کہ خاطر اون کی مصلحت دیوے عمل اوپر اوس کے چاہیے کرنا نواب خانجہان نے فرمایا
کہ میں باختیار خود نہیں جاتا ہوں میں راجہ مان سنگ اور خواجہ ابو الحسن نے لکھا ہے کہ نواب خانجہان ساتھ معاودت کے راضی نہیں
ہوتا ہے تو دیکھا میں نے کہ مہمات بادشاہی بسطور کی جمعیت سے صورت پذیر نہیں ہوتا ہے بلکہ غنیم خیرہ اور چیرہ ہوتا ہے قبول کیا ہم اور
اکثر بندگان حضرت بادشاہی اور شاہزادہ عالمیان درین باب اعتراض فرماویں ہم تو عہدہ جواب سے بر آویں ہم بس روز دوسرے
تمام امرا کوچ کر گذر ترمبک پیالہ سے فرود آئے اور منزل بمنزل ملکاپور میں پہونچے اور بشرف ملازمت شاہزادہ عالمیان کے مشرف
ہوئے جو عنبر حبشی نے التماس صلح کی تھی عرض اوس کی بعز اجابت مقرون ہوئی اور شاہزادہ کامگار نے نسبت برہانپور معاودت کی
اور عزم محرم الحرام سنہ برہانپور میں نزول اجلال واقع ہوا اور چونکہ برار کا خالی تھا اور ملاحظہ غنیم کا بھی درمیان رکھتے تھے شاہزادہ عالمیان
بمواجہ نان اعظم نواب خانجہان کو خلعت خاص و کمر و خنجر و شمشیر مرصع و اسپ عراقی مرحمت کر کے بحراست و محافظت صوبہ برار کے
رخصت فرمایا روز جمعہ تاریخ دوم ماہ ربیع الاول سنہ نواب جانب ایلچپور متوجہ ہوئے اور روز دوشنبہ تاریخ نوزدہم ماہ مذکور بسعادت
ورود اقبال ایلچپور میں کہ مستقر سریر سلطنت تھا اور سلاطین برار کے تشریف رکھتے تھے نزول اجلال کر کے بعیش و نشاط
و کامرانی و دعائے دولت جاودانی حضرت ظل الہی مشغول ہوئے جو بندگان حضرت پہونچنے سے اون کے ایلچپور میں +
واقف ہوئے فرمان مرحمت عنوان بالتفات تمام بدستخط خاصہ شریفہ خود باولاساہائے بسیار قلمی فرمایا اور ایلچپور مع چند محال
دیگر وجہ جاگیر میں اون کی مرحمت فرمائی بعد از چند گاہ نصیحت نامہ جہانگیری کہ عنوان اوس کا دستخط خاصہ
شریفہ تھا پہونچا اوس کی سعادت خود جاگیر عمل لائے اور درین مدت بندگان حضرت از روے مرحمت خسروانہ و
التفات بادشاہانہ بفرامین مرحمت عنوان و تحفہ از جواہر نفیسہ و مرصع و جامہ خاصہ و اسپ یاد آوری فرماتے رہے
اور صحبت شریف میں اون کی اکثر اوقات ذکر مشائخ صوفیہ و کاملان اولیا دو عشر کتاب تذکرۃ الاولیا در سلسلۂ خواجہ دہلی احمد

نیزہ بدست لیکر فرار کر گیا درین اثنا میان خضر خان نے حملہ کیا ترکیان رو بگریز لائے اور بیہ کارنامہ تردد و سرداری کا بظہور پہونچا
یعنے میان خضر خان کا و بعد از ہزیمت ترکیان نے دیکھا کہ جانب دست راست فوج مرزا فتحپوری و بعضے مردم دیگر کہڑے ہین مگر بہت
غافل اور پریشان ہین پیادہ بسیار درمیان اون کے ہین یک بار تیر پای خود کو جو بندہ کر کے جلو ریز دوڑی مرزا فتحپوری نی
ثبات قدمی قبول کی زیر ایک درخت کے بحال خود ایستادہ رہا ترکیان بدبخت بمجرد رسیدن قریب سی کس پیادہ و دو سہ سوار
مردم متفرق سے بزخم نیزہ با پانو سے گرایا و چون میان خضر خان اس واقعہ سے خبردار ہوا یکبارگی اوس جماعت کی خود کو پہونچایا او
جلو ریز درمیان ترکیان کے در آیا پہونچا او تکاور رو بقرار رکہنا ترکیان کا دو سہ کس جوانان افغانان نامی اس طرف کو شتہا و
پہونچایا اور ترکیان کو میان خضر خان دور تک آگے سے راہ کے ڈالا اور چند آدمیونکو اون مین سے بقتل لا کر شکست اوس جماعت
پر ڈالی در اثنای اس حال کے خبر بنواب سپہ سالار پہونچی وہ نیسان برق خاطف بسرعت تمام پہونچکر قبل آنے نواب کے ترکیان نے
ہزیمت پائی تہی جو لشکر بندگان شاہزادہ کامگار کا جس جگہ کہ جنگ واقع ہوا دو سہ کروہ سے زیادہ نتہا بمجرد پہونچنے
اس خبر کے نواب سپہ سالار نے پیشتر پہونچنے سے اپنے مرزا ایرج و مرزا داراب کو مع سپاہ بسرعت تمام
بہیجا اور خود بہی عقب سے اون کے پہونچے اور جمیع امرای نامدار بر آئے اور جس محال مین کہ جنگ
واقع ہوئی باغ انبہ کلان کا تہا اول مرزا ایرج و داراب نے پہونچکر ملاقات کی نواب سایہ مین درختان انبہ کے فرود آئے اور
اوسی ساتھ اون کی مجلس رکہی کہ نواب سپہ سالاری و آصف خان اور اکثر امرا کی پہونچے اور ملاقات کی اور باتفاق یکدیگر سوار ہوکر وہ بملازمت
شاہزادہ کامگار کے آئے اور ایک ساعت مین ساتھ اوہی کلان کے ملحق ہوکر شاہزادہ کامگار کی ملازمت کی روز دوسرے متوجہ تادیب
تنبیہ عنبر حبشی کے ہوئی جو ہوا غایت حرارت مین درآئی موسم برسات تہا پانی بہم نہین پہونچتا تہا اور سپاہ بکمال عسرت مین جر نزدیک
قریہ دیوگام مین کہ بالای گہاٹ کے ہے نزول اجلال واقع ہوا بواسطہ کمی آب دہپ پہنچنے رسد کے عسرت تمام نے لشکر مین رو دیا اور گرانی
غلہ کی اس مرتبہ پہونچی کہ ایک من جوار بہ نسبت دہ هفت روپیہ اور ایک من آٹا بچیل روپیہ اور ایک من روغن بہ ہشتاد روپیہ اور غلہ
ہذا القیاس باقی اشیا و ہشتاد و گاہ بیک روپیہ اور جو موسم برسات کا تہا بیچ اس درمیان کے دو تین بار باران رحمت بارش ہوئی اور
عسرت غلہ کی اس مرتبہ پہونچی کہ زیادہ بران متصور نہوئی اور محنت تمام مردم عاید ہوئی درین اثنا عنبر حبشی نے التماس صلح کی ارکان
دولت بنا بر ملتمس عنبر حبشو صلح پر راضی ہوئے اور قرار پایا کہ جو کہ پرگنات بالاگہاٹ سمتی تا سرحد احمد نگر و جالنہ وغیرہ در زمان شاہزادہ دانیال
تصرف مین اولیاء دولت کے تہی اب بہی وہی حدود بحال رہینگے اس قرارداد پر صلح کیا شاہزادہ عالمیان نے طرف برہانپور کے معاودت
فرمائی اور مردم جاگیردار کو بہی پرگنات جاگیرین غرابات کر کے بالاگہاٹ مین اور بیہ ساعت نیک برہانپور مین نزول اجلال واقع ہوا اور
بعد پہونچنے برہانپور کے نواب خانجہان بطلب سپہ سالار درگاہ سے تشریف لائی ہفتم ماہ رجب سنہ ایکہزار و بیس مین نواب
سپہ سالاری برفاقت خانجہان روانہ درگاہ ہوئے اور ہفتم ماہ شعبان سنہ الیہ شرف آستان بوسی ظل الہی دار السلطنت آگرہ مین
مشرف ہوئے بعد ازان جانی نواب سپہ سالاری جمیع معاملات مالی و ملکی برای صوابدید نواب مستطاب قرار پائی اور مدت ایک سال رواج
کارخانہ سلطنت کی بید اختیار اون کی مفوض رہی درین مدت مہمات خلائق بنوعی صورت پذیر ہوئین کہ خرد و بزرگ نے دست طرف آسمان کے
اوٹہا کر بدعاگوئی نواب قیام و اقدام کیا اور جو شخص کہ اس مدت مین جاگیر تہا جاگیر پائی اور شہ کار نے مساعدت کی اور رفاہیت تمام کا
خلائق مین پیدا ہوئی درین اثنا حضرت اعلی نے نواب اعظم کو بہ تسخیر ولایت دکن و دفع قمع عنبر حبشی کی نامزد فرمایا اور تفتیش تمام معاملات کی بید اون کی
تفویض پائی اور بتاریخ دوم ربیع الاول سنہ ایکہزار و بیس مین برہانپور مین در آئی نواب صاحب مہمات کو ساتھ اون کی وا گذاشت

دولت کو باندک ریاضت و کشف حاصل ہوتا ہے اور آن سرور کا بیان کہ مظہر تجلیات الٰہی ہو وجود شریف اون کا عین نور نامتناہی تنہا الٰہی
اوسے لئے ہوا ور شیشہ کو آہن زبا سے قدرت اعجاز اسمہ و معجزات اون کے پس آسان ہین او رکتب سیر مدلل ہین حضرت اعلیٰ اعجابیہ
ومسرور ہوئے اور سب آدمی اون کی فصاحت اور بلاغت پر آداب سے معترف ہو کر تحسین فراوان کرتے اور اکثر اوقات محفل حضرت مین ہمدم و
وہمزبان و ندیم و مصاحب و معزز و مکرم تھے اور جو سنہ یکہزار و نوزدہ مین مہمات دکن خلل پذیر ہوئین اور عنبر حبشی نے لوائی مخالفت بلند کیا اور ایک
طفل سلسلہ نظام الملک سے ہم پہونچا کر اسم سلطنت اوس پر اطلاق کیا بندگان حضرت نے شاہزادہ بلند اقبال سلطان
پرویز کو بہ تسخیر ولایت دکن نامزد کیا نواب کامگار سپہ سالار بھی دفعۃً و قائق حزم و احتیاط فرو گذاشت نکرتے تھے اور جو سررشتہ
تدبیر کا گذرنے مین جا سے ہاتھ مین نرہا تھا یہ تسخیر اوس دیار کے بہت تعلق اور فکر رہتا تھا سبب اسکے امرائے دولت دولتخواہ نے
بعرض پہونچایا کہ مہمات دکن خلل پذیر ہین نواب خانخانان معاملات اور روش اوس دیار سے وقوف تمام رکھتے ہین
اور ساتھ نواب سپہ سالاری سے اون کو نسبت قدیم درمیان ہے مناسب دولت وہ نمایان ہوتا ہے کہ لشکر کو
اون کے ساتھ اون حدود کو رخصت فرماؤ تا خاطر اشرف مہمات دکن سے جمع ہوئے اور ساتھ برکت و اقبال جہانگیری اور مدد
خانخانان دکن کے بوجہ احسن تصرف مین اولیائے دولت کے در آوے بندگان حضرت مفارقت اونکی اگرچہ برخود روا نہین رکھتے
تھے اور نہین چاہتے تھے کہ ایک لحظہ جدا ہے اما چونکہ خواہان تسخیر دکن تھے بنا بر ضرورت بتاریخ ہفتم ماہ ذی الحجہ سنہ ایکہزار و ہژدہ مین
بااکثر امرایان نامدار رخصت دکن فرمائی اونہون نے بھی سامان و سرانجام اپنا کر کے با سپاہی آراستہ راہ تردد اور سرونج کے سے
متوجہ دکن ہوئے بعد قطع مسافت بتاریخ ہفتم ہم محرم محترم سنہ ایکہزار و نوزدہ برہانپور مین پہونچے اور شاہزادہ جہان بخت
کامگار سلطان پرویز بیش از رسیدن خانخانان بصحبت نا دیب و تدبیر عنبر حبشی نہضت فرما ہو کر ملکاپور تشریف
نواب کامگار ہفت روز برہانپور مین مقام کر کے دو ماہ ساتھ مردم سپاہ کے دیگر بیست و چہارم ماہ و سنہ مذکور متوجہ
ملازمت شاہزادہ سپہ سالار کے ہوئے اور در روز چہارم ماہ صفر ملکاپور مین پہونچنے کا ارادہ کیا جو صبح منزل سے کوچ ہوا
سہ چہار گھڑی روز برآیا کہ اطراف و جوانب سی فوجہائی ترکی مثل موج ہائی دریا و ابر بہار پیدا ہوئین نواب اور تمام ہمراہیان کوہ
صاحب الاستقرار بعید تمکین و وقار براہ راست متوجہ تھے کہ میان خضر خان کہ مدار المہام و وکیل و صاحب تنبیہ امر کار اون کا تھا
امر فرمایا کہ مردم کو بہ ترک و اہتمام تمام زوال کرو اور نہ چھوڑو کہ کوئی سپاہی سے بیجلوی کرے اور نگاہ کو آہستہ آہستہ راہی کرین اور جو انبار
غول و جنڈول کو یا امیران بادشاہی بخشش کرین اور قدم راہ مین رکھا ناگاہ یکبار ترکیان بی برگ نے بنیاد باران انداز تی کی اور
ہر جانب سے باد ہست یا ہی در آئی جو تمام طرف سی غلبہ اون کا اور جانب راست زیادہ تھا نواب کامگار نے بھی میان خضر خان کو
امر فرمایا کہ تم خود بطرف دست راست مقید رہو اور مردم کو کہو کہ آہستہ آہستہ چلی جاو اندک اندک راہ قطع ہوئی تھی کہ ترکیان نے
جمعیت میان خضر خان کو کمتر و اندک بنظر تصور کر کے یک مرتبہ قریب پنج ہزار آدمی نے گھوڑے دوڑائے اور میان خضر خان نے
جگہ سے اپنی نہ ہلا اور پاؤن اپنا استوار بہ رنگ کوہ آہنین در دامن روزگار کھینچا ایک جوان نے ترکیان سی پیش دستی کر کے قدو کہ
ساتھ عیسی خان بن فتح کے کھینچا او نیزہ حوالہ اوس کے کیا اوس جوان دلاور نے نیزہ اوس کا بضرب شمشیر رد کر کے
شمشیر اپنی اوس پر ڈالی جو گھوڑا اتر کی کا نہایت جلدی مین آیا تھا پیش آگیا عیسی خان ذی دستو ایسے ضرب آگی ڈالا کہ
یک کس دیگر مقابلہ ہوا اوس کو بھی زخمی کر کے پھیر اترکی دوسرا کلہ زرہ پہن کر مع نیزہ مقابل لشکر کے پہونچا برادر شیخ یسین
شیخ فیض نام نے ایک تیر شصت وتاک سے دا اپنی رہا کیا یہ پہلو دلا راست اوس کی بیرون نکلا اور سے اوس کے مدد آیا اور دو ترکی

تفرع در آئین کر خواہی بخواہی چاہیے جاہی کی تاجب کرا لحاح اون کی بہت مشاہدہ کری بیٹے کہا جب تک کہ تم
نام اپنے نہین بتلاتی ہو قبولیت میرے تئین قبولیت نہین اور وہ اخفا کرتی ہین اسم اپنے کو کوشش کرتی نہین
چاہتے نہین کہ نام اپنا ظاہر کرین مگر جب وہ دونون واقف ہوگئین کہ بلا اظہار نام اقبال ہمارا صورت پذیر نہین ہوتا ایک
کہتی ہے کہ نام میرا دین اور دوسری نے کہا کہ نام میرا دنیا جو نام دونون کا میرے ضمیر مین متحقق ہوا اوسی ساعت گذرا خاطر
معاملہ دنیا کا سہل ہے چاہیے کہ دین کو قبول کرون مین دست اوس ضعیفہ کا کہ مسمے بدین تھی پکڑ کر روانہ ہوا مین وہ
ضعیفہ دیگر دنیا نام اوسی جگہ رہی دیکھا مین کہ رنگ اوس کا نہایت تغیر ہوا اور ضعف تمام نے بحال اوس کے راہ
پائی اور ناامیدی کمال ساتھ اوس کے عاید حال ہوئی اسی اثنا مین بخاطر گذرا کہ یہہ بھی ضعیفہ ہے اور التجا ساتھ میرے
لائی ہے اوس کو تنہا چھوڑ دنیا مروت سے نہوگی پس اوس کو پکڑ کر جانب اپنے لایا مین اور ہر دو کو اپنا کر کے روانہ ہوا مین جو
خاطر اون سے جمع ہوئی واقعہ خواب سے بیدار ہوا مین اور شکرانہ اس خواب کے نوید کا کہ باعث دولت بیداری کا تھا بجا
لایا مین اور باخود مصمم کیا مین کہ انشاء اللہ تعالی بہ مرادات دارین فایز ہون گا مین پس بامید تمام روے ارادت باستان
قبلہ مقبلان بغیر اس خواب کے لایا مین چنانچہ الحمد للہ کہ مقصد فایز ہوا اور جو بادشاہان ظل الہ کی ضمیمہ اور دل اونکا
آئینہ گیتی نما راستی و درستی و قابلیت و استعداد ذاتی و فطرت عالی اون کی دریافت کنز
بخطاب معلے فرزندی کے کہ کوئی مرتبہ زیادہ اوس سے نہین ہوتا ہے مع مناصب ارجمند و علم و نقارہ و طوغ
و نوبت کے معزز و مکرم اور الحق یہہ شعر اوستاد کا ہے کہ حق مین اون کے انسب ہے بیت نا قابل است
آنکہ بدولت نمیرسد ٭ ورنہ زمانہ در طلب مرد عاقل است ٭ جو محفل بہشت آئین حضرت ظل الہی مین ہمیشہ نقلیات
و واقعات سلف از کتب تواریخ و سیر و قصص مذکور ہوتے تھے اور ہر باب مین کہ سخن مذکور ہوتے تھے
بندگان حضرت نواب سے بھی استفسار کرتے تھے اور وہ فراست کامل و حسن بلاغت سے بے تابی دیے
سخنان سنجی جواب مین اوس کے مبادرت کرتے تھے اور جمیع سخن سازان زبان و کام ناکامی کلام سے باز رہتے
تھے چنانچہ ایک روز مجلس فردوس منزلت مین بیچ سخن معراج آنحضرت کی مذکور ہوتی تھی اور نواب اعظم خان کہ مذہب
علما و صوفیہ سنت و جماعت رکھتا ہے کہتا تھا معراج ان سرور کی بجسم تھی اور حکیم کہتا تھا کہ حکما کہتے ہین کہ معراج بروح تھی نہ بجسم ہر کوئی اون مین
سے در اثبات مدعا دلیل شرعی موافق مذہب اپنے نقل کرتے تھے سخن باطناب پہونچا بندگان حضرت نے جانب خانجہان ٭
ملتفت ہوکر فرمایا کہ تم بھی اگر سخن دل مین رکھتے ہو کہو اوس نے التماس کری کہ مین چندان علم احادیث سے واقف نہین ہون مین کہ جواب
ساتھ مین کہا حضرت نے مبالغہ تمام کیا کہ بہر حال جو کر سکو تم سخن کہو تم عرض کری کہ جماعت منکران معراج بجسم چاہیے پوچھا کہ وہ ساتھ
آنے براق کے قابل ہین یا نہین اگر قایل ہین پس یقین ہے کہ معراج بجسم تھی نہ بروح واگر قایل نہین براق قائل نہون سخن اون کے
درست ہین حکیم نے کہا کہ حکما بہ نزول براق قایل ہین نواب نے کہا پس یہہ دلیل واضح ہی معراج جسمی پر شور اطراف او جواب
سے اوٹھا اور سب نے آفرین کہی اور بندگان حضرت نہایت مسرور و مبتہج ہوئے اور اوسی زمانہ مین حکیم شیرازی رکھنا ملازمت مین
حضرت اعلی کے مذکور کیا کہ حکما متقدمین نے آسمان کو شیشہ کے مانند قرار دیا ہے اور بے شکست دارنا اوس مین محال خ
دیکھتا ہی نواب نے فرمایا کہ رفع کرنا اس شبہہ کا کمال آسان ہے اور اولیا امت کی وہ حالت ہے کہ ہر خانہ مین سے
پرواز کر کے عالم مین طیران کرتے ہین دیوار اور احاطہ ہرگز مانع اون کے نہین ہوتا ہے اور یہہ مرتبہ فرد ترین اولیائی

بادشاہی ممتاز ہوا بخدمت دکن رخصت پائی اور ماہ شوال سنہ احد و عشرین والف مین در برہان پور بہ بیماری طبیعت رخت حیات بعالم
فنا در خواب کھینچا اور زمانہ حیات تک مستدل و منبع احسان نواب کار ہا دیگر وہ کہ جو راجہ مان سنگہ سے بواسطے بعضے امور ضمیر انور اشرف ظل
الہی منحرف ہو گیا تاکہ تعیینہ ور راجہ بنانہ کو بیدہن [illegible] اور رنج سے اونکھاڑ دین کمال بے عنایتی ظاہر کرنی نواب نے بعد تحقیقات
حقیقت بندگی و اخلاص و ترددات اون کے بانواع وجوہ معروض کرکے خاطر اشرف ملتفت کیا اور
بجانب التفات لاسے تا آنکہ جہانگیر توب و عنایات بادشاہانہ معزز و ممتاز کیا اور بخدمت صوبہ دکن کے نامزد
کیا اور وہ ملال طبیعت اشرف سے بالکل محو ہوا دیگر وہ کہ جو بسمع اشرف اقدس کے پہونچا کہ نواب
سپہ سالار نے بہ مخبر جیو سازش کری اوس کو برروے کار لاسئے اور اکثر پرگنات ساتھہ اوس کے دیدیتے
اور باتین کہ لائق اور شایان نواب کے نہ تھین متہم کیا تا آنکہ مزاج اشرف اقدس نواب سے بنہایت منحرف
ہوا اور اون کو بدار السلطنت آگرہ طلب فرمایا جو نواب سپہ سالار بشرف عتبہ بوسی مشرف ہوا موجب دس
اخبار کے کمال بے التفاتی ظاہر کری اور کام اس جگہ پہونچا کہ ناموس نود سالہ اوسکا [illegible] بیگ [illegible] نواب کا
ضائع ہوا نواب خانجہان نے قدم درمیان رکھکر بانواع دلائل واقع خاطر اشرف کرکے صاف کیا اور زنگ کدورت کا آئینہ قلب حضرت
سے جو تھی بعقل رائے صواب نمائی کی دھوئی اور مکرر بعرض پہونچایا کہ مثل خانخانان کے ایسے شخص کو نہین [illegible] کوئی مخالف [illegible]
تستہ پیدا کیا کوئی سلاطین زمانہ کا مثل خوندکار روم و بادشاہ عباس و بادشاہان ازبک و خواقین خطا و فرنگ
عنایت کا وزیر اور وزیر سپہ سالار باتدبیر نہین رکھتا ہے اور حضرت عرش آشیانی پر کما ہی صدق و اخلاص و
رسوخ مصادقت و اختصاص اون کے ابا و عن جد ملاحظہ کرکے تمام امراء پر ترجیح دیا تھا اور منصب جلیل القدر
اتالیقی کے ظل الہی نے ممتاز کیا اور [illegible] بھیجا تھا اور بہت بندگی و مریدی بھیجی خانخانان کہ [illegible] اس دودمان عالیشان کے
رکھتا ہے معلوم نہین کہ کوئی اور مرید اور خانہ زاد [illegible] رکھتا ہو گا اور بتاعت عرض گویان نے اسباب کو عرض بہ
واسطے گرمی ہنگامہ اپنے بعرض اقدس پہونچایا ہے موجب سماعت ان باتون کے ضمیر انور کو صاف کیا نسبت نواب
سپہ سالاری اور نواب خانجہان ضامن جمیع معاملات اون کا ہوا پھر نواب سپہ سالار کو رخصت دکن فرمایا
اور بعد نتیجہ خدمات میان دولت خان کا تھا کہ مدت چہل سال در ملازمت نواب کے گذرانی تھی اونھون نے
درکنار شفقت سر فرزندان سے پرورش فرمائی در ہیولا مخوف سے اوس کے بر آئی اور درین باب یدبیضا
دکھلایا و گرنہ معتقد کسی بشر کا نہ تھا کہ ضمیر انور صاف کرے نقل ہے کہ جس زمانہ مین کہ مقرب خان فرمان
مکرمت عنوان بہ طلب اون کے لایا عزیمت آستان بوسی باوجود معززہ کری تردد روانہ ہونے طرف لاہور کے
بہت متردد ہوے کہ آیا بعد ملازمت کے کیا معاملہ رونما ہوئی اور منصوبہ ساتھ خانہ کے بیٹھے باوجود اینہمہ
با امراء و ارکان دولت صحبت برار ہی کیون کر ہوئی اسی تفکر و اندیشہ مین سونے مین خواب دیکھا کہ ایک منزل
ہے مروج و دلکش ہے اور روان آسمانے و ایوان ہے رفیع و فرحت افزا ہے اور مین یعنی نواب اوس کے
اندر آیا ہون ناگاہ دو عورت کہ فی الجملہ ملاحت سے خالی نہین پیدا ہوئین اور ہر دو جانب میرے توجہ
کرکے پیش آئین اور ہاتھ دامن مین ڈال کر التجا کری کہ ہر دو کو قبول چاہیے کرین مین متعجب ہو کر دست
رد سینہ پر اون کے مارا اور چاہا کہ مین دامن اپنا ہاتھ سے اون کے خلاص کرون مین ہر دو بزاری

بخطاب فرزندی و القاب والاے سپہداری ممتاز کیا اور سیع نگینہ اون کا حضرت خاقانی نے طبیعت موزون سے اپنی انشا فرمایا اور مولانا احمد معرکن کو دین باب بے بدل زمانہ کا تھا امر فرمایا نگین انگشتری مین کندہ کرلایا اور وہ یہہ سجع ہے ع فرزند خاص شاہ شد از قدرت الٰہ ۔ خان جہان مرید جہانگیر بادشاہ ۔ بندگان حضرت نے اوس نگین کو بعنایت تمام نواب کو عطا فرمایا اور اون نے ناصیہ نیاز بزمین عجز و انکسار رکھکر یوماً فیوماً مصدر نوازش بے پایان ہوتا رہا جو بخطاب فرزندی کہ مرتبہ اوس سے بزرگتر نہین ہوتا ہے مخاطب ہوا جماعت ناتوان بینان صاحب مرض الذین مرض فی قلوبہم رشک سے گئے اور ہرچند عرض معروض کیا کہ نوازش افغان حکمت سے دور ہے جو اس کے دولت یاور اور بخت مساعد تھا بندگان حضرت برخلاف مدعا اس قوم کو خلعت خاص و اسپ و تسبیح جواہر و کمر و خنجر مرصع و شمشیر مکلل اوس کو مرحمت فرمائی زیادہ یہہ قرب اور منزلت کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے بنا بر نیک ذاتی و حسن خلق و خدا ترسی کے اسکو تھا اون کے مرحمت فرمائے تھے اور زمانہ سلاطین مین قبل ازین کسی بادشاہ سے نسبت بامرا و ارکان بلکہ ساتھ کسی افراد کے ایسا حسن سلوک واقع نہوا تھا اور کسی تواریخ مین بہ نظر نہ آیا اگرچہ ابو منصور جعفر سفاح عباسی سے کہ اوس سال مین بزرگتر اور علو شان و عزت و حشمت و شوکت مین اوس سے نہ تھا اوایل خلافت عمار بن حمزہ کہ شرف نفس مین اکابر سے شرف امتیاز رکھتا تربیت اور رعایت تمام کرتا تھا چنانچہ میان اوس کے اور آل ہر ایک کے وزارت اوس سلسلہ مین سال اقبال اوس کا از حد ارتفاع پر پہونچا تھا سر رفعت کا باسمان والا مکان گذرا اتفاقاً تھا اوس کے عناد رکھتے تھے اور ہرچند ڈالی زمین اوس کے سعی کرتے تھے کسی جگہہ نہ پہونچی اور ہارون رشید و جنید وصل بن یحییٰ ہر ایک کہ فضل و اخلاق کے اکثر بزرگان وا فاضل اوس سے اوسی زمانہ مین زیادہ رکھتا تھا زمان خلافت مین جملہ مخصوصان اور مقربان اپنے کو اختیار بخشش کر ندیم اور مصاحب اور ہمراز اپنا کیا تھا اور ایک مجلس مین یکصد و ہشتاد ہزار دینار زر سرخ کہ چہار لک و چہل ہزار روپیہ کے ہوسکتے ہین تمام وجوہ سے ساتھ اوس کے انعام ہوے ہین ہمچنین ہزار موتی مین ایک فضلاے یا امرا سے نزد سلاطین عز اختصاص پایا اور صاحب تصنیف تاریخ ابراہیم شاہی لکھتا ہے کہ سلطان سکندر و سلطان ابراہیم عظمت و شوکت و ابہت قطب خان لودی اور خانخانان لودی اس مرتبہ پہونچے کہ زمانہ مین اگلے کسی امرا کو میسر نہوا تھا اور نہوگا اما اگر وہ لوگ اسی زمانہ مین ہوتے یہہ عنایت و مرحمت بندگان حضرت کا نسبت نواب نامداری خان جہان کے از دیاد حشمت و شوکت و اقبال کی حق تعالیٰ نے روز بروز زیادہ کرتا تھا مشاہدہ کرتے اور گفتار سی اپنی پشیمان ہوتے جو صفات عالی صفات نواب کی یہہ درجہ اختصاص مخصوص ہوئی الواع حقوق قدر مرکان دولت کی ثابت رکھین اول انکہ جو شاہزادہ سلطان محمد خسرو سے وہ عمل قبیح نظہور پہونچا بندگان حضرت نے خان اعظم کو بواسطہ قریب نسبت ساتھ اوس کے داخل متہم کیا کمال بے عنایتی و بے التفاتی در بارہ اون کے ظاہر کیا مردمان کے نزدیک تصور ہوا کہ عزت و حرمت بتقاو سالہ نسیاً منسیاً محو ہوئی اور زبان حال مرشتاف مین آدمی نواب خانجہان درمیان نہین آیا اور حقیقت عزت و حرمت و خدمات شایستہ کہ والدہ اونکی جیجی انکہ و پدر بزرگوار اونکی شمس الدین محمد کہ بخطاب انکہ خانی معزز ہوئی تھی بندگان عرش آشیانی معروض کی تا انکہ رفتہ رفتہ کام اس جگہہ پہونچا کہ ساتھ برکت توجہات نواب سے نفر عیم اہل جوار کردلین ہمکی تشنیع کیا اور بہیر بر سر التفات قدیم انکہ منصب ہفت ہزاری و جاگیر خوب مرحمت فرمائی اور ایک امیر الامرا کو بواسطہ بیماری ضعف قلب کے نسیان حیثیت پر غالب ہوئی اور جمیع ارکان دولت خلیفۃ الٰہی کو اوس پر لازم کہ منصب اوس سی لیکر فرمان اور صرف نو سیاہ اوس کی املاک چاہیے دیتا درگوشہ وا نزوا بٹھاویں نواب خانجہان نے برخلاف جمیع امرا کے عرض پہونچایا کہ امیر الامرا پرورد اور تو اختہ اس درگاہ کا ہے اور پرورش یافتہ خود کو پایون سے ڈالنا مناسب اور شایان بادشاہان نہین ہوتا ہے اور یہہ بیت اوستاد کی مجلس اقدس مین مذکور کی بیت چو بید آب تو می پروردی اش چنین شرم دارد زخود پروردن پس بموجب حضرت بموجب التماس ایشان منصب و جاگیر امیر الامرا کو برقرار سابق مقرر رکھا بعد از چند ایام جمعیت امیر الامرا کی بحال خود آئی اور بعنایت ...

اکثر نے تصرف اولیاے دولت در آئے تھے اور بعد وفات اون کے بنا بر اختلاف بعضے امرا کہ تمام زر اون حدود کے تھے پارہ ایاب
اوس دیار سے متصرف دکنیان در آیا تھا اور عنبر حبشی جملہ غلامان چنگیز خان خراسانی کہ اکابر امراے نظام شاہ دکنی بد
والی احمدنگر کا تھا سبب بغی و طغیان موتھہ پر کھینچ کر ایک طفل سلسلہ نظام الملک سے بہم پہونچایا اور خطاب نظام الملکی بنام
اوس کے رکھہ کر فتنہ اور آشوب اوس دیار میں ڈالا اور نواب مستطاب سپہسالار خان خانان ابتداے خروج میں اوس کے
معاملہ سہل جانا تادیب و تخریب اوس کے مقید نہوا تا وہ کہ رفتہ رفتہ تقویت پہونچائی اور جمعیت خوب پیدا کی اور اکثر نواح
نواحی احمدنگر وغیرہ سے متصرف ہوا اور لواے مخالفت کا برافراشتہ کیا بندگان حضرت نے شاہزادہ بلند اقبال سلطان
پرویز کو بہ تسخیر دکن اور تنبیہ عنبر حبشی کے رخصت فرمایا بعد پہنچنے اون کے بھی مہمات تخلل پذیر دکن نے صورت انتظام کی
نہ پائی بنابران حضرت ظل الٰہی نے پھر بہ تجدید نواب مستطاب معلے القاب خان جہان لودی با نصرام و انجام مہمات دکن تعین
فرمایا اور ہمدرین ایام عبداللہ خان کو بہ حکومت و ایالت گجرات و تنبیہ ولد مظفر نو رخصت کیا اور مرتضے خان بدرگاہ طلب کیا گیا بعد
از وصول نواب خان جہان بہ برہانپور معلوم ہوا کہ شاہزادہ قبل ازین بنا و سبب عنبر حبشی بلکاپور میں نزول رکھتے تھے نواب نے
بھی بسرعت تمام خود ملازمت میں شاہزادہ کے پہنچایا سوانح دیگر یہ کہ مرزا غازی ولد مرزا جانی ارغوان کہ ایالت قندہار کی
رکھتا تھا سو اوس نے قندہار میں ودیعت حیات سپرد کری حضرت شاہنشاہی نے از روے التفات اوس ولایت کو بمرزا رستم بیگ
مرحمت رخصت وہان کا فرمایا اور مملکت ٹھٹہ کی کہ بے صاحب میراث رہ گئی تھی بمرزا عبدالرزاق معمورا مرحوا کہ جاکر بقبضہ تصرف اپنے در لاوے
اور اوس دیار کو بھی داخل ممالک محروسہ کرے سوانح دیگر وہ کہ خواجہ عثمان لوحانی کہ بہ ولایت بنگالہ در اقصاے ممالک شرق علم طغیان
برافراشتہ رکھتا تھا اور کئی مرتبہ ساتھ اولیاے دولت پادشاہی کے محاربہ کئے تھے اون دنون میں کہ بندگان حضرت جہان گیر شاہ نے
اسلام خان المشتہر علاء الدین کو بایالت دیار بنگالہ تعین فرمایا اور وہ اکثر اوس دیار کو بتصرف خود در لایا بعد اتصال جمعیت کر کے
ولایت ڈہاکہ میں کہ جگہہ رہتے خواجہ عثمان کی تھی باسپاہ بسیار بعزم مقابلہ دوڑا ہمین اقبال پادشاہی خواجہ عثمان قتل ہوا اور
برادر اوس کا خواجہ ولی نام بدرگاہ پہنچکر بشرف عتبہ بوسی مشرف ہوا اور بخطاب حضرت خانی و بمنصب و جاگیر نوازش پائی اور تمام دیار
بنگالہ کے بتصرف اولیاے اون حدود کے در آئے اور داخل ممالک محروسہ ہوئے سوانح دیگر وہ کہ نواب کامیاب خان جہان لودی
و شاہزادہ عالمیان نے باستصواب ارکان دولت و نگاہداشت دیار برار رخصت فرمایا بعد از وصول اون کے ساتھ الجیپور کے
کہ مستقر سریر حکام برار کے تھا اور اکثر وہ محال جاگیر میں اون کے قرار پائی بندگان حضرت خاقانی نے بالتفات پادشاہانہ کے یادآوری فرمائی
اور نصیحت نامہ جہانگیری کہ عنوان اوسکا بدستخط خاص اشرف مزین و مرتب تھا ممتاز فرمایا اور بتاریخ چہارم و ہفتم ذیقعدہ سنہ ایکہزار و یازدہ مجددا
ایک فرمان دیگر کہ تمامی بدستخط اشرف تھا باسر و پا چہ صد و یک قبضہ شمشیر بانواع التفات و مرحمت خسروانہ نوازش فرمایا و بندگان حضرت خود بسعادت
و اقبال مستقر سریر خلافت آگرہ میں بعیش و نشاط و کام روائی و انبساط و دادہی و انصاف پروری تھے و تجسس ملک ستانی میں اشتغال
رکھتے تھے اور نصیحت نامہ جہانگیری عنوان منشور عدالت و مفتاح ابواب اسلام و رواج شریعت نبی علیہ السلام والصلوٰۃ تیمنا و تبرکا بہت کافہ انام کے
تحریر اوسکی ہوتی اقدام کیا تا فیض کامل نصیب اون کے ہو رہے نصیحت نامہ جہانگیر اکبر نامہ جہانگیری کہ فرزندان کامگار و مردمان اخلاص شعار اوسکو دستور العمل بنا کر کے
سعادت جاوید جانے اول وہ کہ گیتی ناپایدار ہے ہر چند طلب میں اوس کے کمتر کوشش بہتر ہے دنیا کو کھاوین بیشتر اوس سے کہ وہ تمہارے کو کہاوے کم کم
بعد سال سے جو عاقبت مرگ ہی تا بوجہ تنگم آزادی و نیکوکاری و بردباری اختیار کرین ساتھ کسی کے اپنی وہ کام کرین کہ بہتر اپنے سے توقع رکھیں و دساتھ نیمے
دیوین کہ کیا ہو تو ذرہ کچھ بولے تو در دکر کی تو نظم اگر کار بار الست خو گشتہ بہ وگر بر زبان ہست خود رشتہ اگر سب جہان یک سر لوی تو سرانجام مرگ ہے جو باد قہ

اور بدرجہ اعلیٰ پہونچا ظل الٰہی الفرح کنان بمنزل اشرف نزول فرمائے اور سلطان خسرو کو جولانہا پائے میں ڈال کر حوالہ دولت خان ناظر خرد کے کیا کہ
بمحافظت نگاہ رکہے اور احوال سے اوس کے بواقعی خبردار رہے خاطر اشرف کہ آئینہ تماشائے جمیع تفرقات سے جمع ہوئی اور چندگاہ بعیش و شادمانی
و کامرانی بلدہ فاخرہ معمورہ دار السلطنت لاہور میں مصروف و مشتغل رہے بعد ایامی معدودہ بسیر خیابان ارغوان زار کابل بدان صوب نہضت فرمایا
سوانح دیگر وہ کہ در زمانے کہ بندگان حضرت بدار السرور کابل پہونچے خطہ جہان کشائے و فرحت افزائی میں چندگاہ گذرانی و ترمیم مواددت فرمائی
برادر زادہ آصف خان کہ سلک امرائے کلان و بندگان خاص میں داخل تہا با تجمعے از مردم بے تعقل و کم حوصلہ بدانستہ اتفاق پیدا کر جس وقت میں کہ
حضرت شاہنشاہی بہ شکار تشریف لے گئے اکثر اوقات با دو سہ کس در پے صید متردد رہتے تہے کہ درمیان جلال آباد و پشاور بعزم قتل تشریف سے
از اورنگ ذات شریف فراغ پہونچاویں سواد جہو نے ایسا ہی کیا اور سلطان کو قید سے برآورد کر کے بادشاہی سے گئے اور دربن باب باجداد افغانان
مکاتبات نوشت کر کے باخود متفق کر لیا اور ایک اوس جماعت منفقان سے بندوی نویسندہ تہا کہ فقہ تمام حال کا بہ میں رکہتا تہا خود کو وکیل سلطان
خسرو کا بتایا اور خانہ بخانہ تگ و دو کر کے اکثر خلائق کو کہ تنہا اپنے سے متفق کیا تہا جو اقبال جہان گیری بیخدا فزون تہا ایک نے اون مردم سے از روئے
ہوا خواہی اس بات کو بخواجہ ویسی کہ وکیل سلطان خرم کا تہا ظاہر کیا اور خواجہ ویسی نے سلطان خرم معلوم کیا اونہوں نے اوسی ساعت جا کر
حقیقت بعرض اشرف پہونچائی حکم ہوا کہ اون ہفت آدمی کو کہ عمدہ اس فساد اور بایہ رو سا اوس کے تہے مقید کر کے بحضور لاویں آقا نو نے بموجب
حکم اعلےٰ اون مردم کو حاضر کیا جو تحقیق و تفتیش اون مردم کی درمیان آئی او پسر او ترادہ آصف خان او زرہ نویسندہ نے حقیقت کو بفرار راستی
او درستی سے بیان کیا کہ بغیر سہ کس باز امرا مہابت خان و نواب خان جہان و مقرب خان دیگر تمام سپاہ او سردار اون کے متفق تہے جو
انکار با قرار مبدل ہوا نواب خان جہان نے التماس کیا کہ حضرت سلامت یہ کافر بخت کہ بہت مردم کو خراب کیا ہے بکار نہ روع درست حکم ہوئے
کہ اوس کو سیاست پہونچاویں بموجب التماس اوس کے امر ہوا کہ اون ہفت آدمی کو کہ باعث فتنہ اور فساد کے تہے بقتل لاویں آقا نو نے بموجب
حکم اون مادۂ فساد کو طعمہ تیغ انتقام کا کیا اور عالم کو خبث شرارت سے اون کے پاک کیا اور بمحافظت سلطان خسرو میں بااہتمام تمام با قتضی الحال
ہوا اور بعد از گذشتن جلال آباد بندگان حضرت نے نواب صلابت خان کو بخطاب خان جہانی و لقب فرزندی و منصب پنجہزاری و علم و طوغ و نقارہ
و نوبت سرفراز کیا اور پس از قطع منازل بساعت سعد دریا ہو نزول اجلال واقع ہوا اور چندگاہ بعیش و نشاط رہ کر بصوب دار الخلافت آگرہ نہضت
فرمائی جو منزل نصب گوند ال کہ سلطان خسرو نے اوس مکان میں مجادلہ کیا تہا مقیم سرادقات اقبال ہوا حکم ہوا کہ سلطان خسرو کو میل کشیدہ کر کے
مکافات بجزائے اعمال خود پہونچا اور حضرت شکار کنان و صید افگنان وارد وہان بس از قطع منازل غرہ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۹ کو ایک ہزار و نود
تہے دار السرور آگرہ میں رونق افروز ہوئے اور فارغ البال بجمعیت خاطر و مرفہ الحال بکام رانی و کام بخشی و عالم آرائے سریر فرمان روائی پر جلوس
فرمایا حکم ہوا موافق ہفت ایام و سیارہ سبعہ ہفت محل موافق رنگ ہر روز چنانچہ روز شنبہ بزحل منسوب ہے بہشت یکشنبہ آفتاب زرد
دو شنبہ قمر الوان سہ شنبہ مریخ سرخ چہار شنبہ عطارد سبز پنجشنبہ مشتری و جمعہ زہرہ سفید چنانچہ ایسی مجلس خاص برونہ
مہیا و موجود کریں معماران چابک دست و مہندسان صاحب فراست جادو کار و مصوران شیرین قلم مانی شعار بموجب حکم کے ایام
معدودہ میں ہفت محل با ان ہفت فلک بوقلمون مرتب کئے و مسقف جدا جدا بہ یک صورت خانہ چین ہوا حضرت خاقانی
ہر روز ایک محل میں اون میں سے مجلس خاص رکہتے تہے اور اسباب نشاط موافق رنگ ہر ایک کے مہیا رہتا تہا اور بعد از
چندگاہ مہابت خان کو واسطہ تادیب و تنبیہ رانا مقہور رخصت فرمایا جو دست سے اوس کے کوئی کار برنہ آیا اور نہ ہم پیش رفت
نہوئی اوس کو بحضور اشرف طلب کر سید عبد اللہ فدوی کو بجائے اوس کے تعین کیا بعد از وصول اوس دیانتدار دولت غریب
کا نامہائے عجیب اوس کوہ میں بظہور لایا چنانچہ مشمول انظار التفات و مراحم بادشاہانہ ہوا سوانح دیگر دکلا دیار تہلہ میں سرکشی آشنائی

[illegible]

پسر بدیر بخلف نباوے بہتر وہ ہے کہ خود کو اس ارادہ سے باز لاوے سلطان غرور جوانی اور شجاعت ذاتی سے یہ سخن دولت خواہان
قبول نکر سکے با عداے مجازی صف آرائی کری لاجرم ندامت و غرامت نے اختصاص پائی کسواسطے کہ کہا ہے **مصرعہ** گر سیمرغ ببر
بگون آئی ۞ بعد از ہزیمت حسن بیگ با دو سہ کس دیگر سلطان کو لیکر جانب کابل متوجہ ہوا تا بمردم خود کہ نوحی چناب و بہت جاگیر رکھتے
تھے ملحق ہووے مگر نہ سکتا تھا ہم بیش لیجاوے اب لاہور متوجہ و روانہ ہوا اور حضرت شاہنشاہی نے بسلطان پور تشریف ارزانی
رکھی بموجب التماس شاہ جلال الدین اس قصد مین تھے کہ فرمان مرحمت عنوان بدستخط خاصہ شریفہ از روی نصیحت بسلطان
لکھا کہ اگر ارادہ پنجاب کا ساتھ تمہارے رکھین تاکہ یہ فتنہ فرو بیٹھے اوسی وقت مین کہ قلم بانگشت مبارک لیے تھے شیر خان بسر شیخ اسیر
بھیجا ہے کہ عرضہ الیش مرتضی خان مشتمل بر فتح بنظر اشرف گذرانی ظل الہی اس فتح سے کہ نوید دولت و اقبال کی تھی خوشوقت
و شادکام ہوئے اور اوسی ساعت متوجہ لاہور ہو گئے اور فرامین عالی شان مجدداً بجاگیرداران صوبہ پنجاب صادر کری
کہ جو کوئی جس جگہ کہ سلطان خسرو کو پاوے گرفتار کرکے مقید کرے اور حقیقت کو بعرض پہونچاوے جو سلطان خسرو و حسن بیگ
باو کنارہ راوی برپایان تہ لاہور کے پہونچے طلب کشتی کر کے ارادہ عبور کیا ملاح کشتی لائے اور اونھون نے بجہد تمام
خود کو کشتی مین ڈالا اور سرعت اور تعجیل نہ رکھتے تھے کہ خود کو زود تر دریا سے گذرانے قضا سے آب اس جگہ کم تھا کشتی اٹک
جاتی تھی اور حسن بیگ نے آسنے مین سعی کری ملاحان فراست سے دریافت کر گئے کہ سلطان ہے اگرچہ اوسوقت مین
انکو کوئی سلطان نہین کہتا تھا جاگیرداران نے ساتھ گذربانان دریای چناب بہت سے تاکید اور قدغن بلیغ کری تھی اور
جو قضاء الہی برخلاف مدعا مینکے تھی حسن بیگ متعرض انکا ہوا اور دشنام چند ملاح کو دین اور شدت بسیار سے کہ اجل دامنگیر اوسکے
ہوتی تھی شمشیر علم کرکے سر پر ایک کے اون دو ملاح سے ماری کہ سر اوسکا بسان گو کے آب مین پڑا ملاح دوسرے نے
ترس جان سے خود کو دریا مین ڈالا اور فرار کیا اور باضطراب تمام خود پاس قاسم خان نمکی کہ اوس نواحی مین جاگیر رکھتا تھا
پہونچایا اور کہا کہ پانچ سوار ساتھ اسی ہیئت اور حالت کے کشتی مین پہونچ آیا ہے قیاس اور قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
سلطان ہوگا بعد از جانے ملاح کے وہ کشتی مین حیران اور مضطرب رہ گئے اور بعد محنت خود کو بکنارہ لائے اور زمان
بقید سلطان قتل اوسکے بچند ساعت کے قاسم خان نمکی کو پہونچا تھا اس مژدہ کو طالع مساعد کو اپنے جان کر مع
جمعیت بسیار ملازمت مین سلطان کے آیا اور اونکو شناخت کرکے پیش دوڑا اور آداب اور کورنش اور تسلیم بتقدیم
پہونچایا اور راہ چاپلوسی سے اور فریب سے در آکر التماس کری کہ مین نیز غلام اس درگاہ کا اور بجان و دل
ہوا خواہ اگر سلطنتے چند بندہ خانہ کو بقدوم میمنت لزوم خود زینت بخشین اور کوفت راہ برطرف کرین بہتر ہے بعد ازان
با مردم بسیار ہمرکاب جانب کہ چاہین متوجہ ہوئین غلامی مین ہمراہ رہونگا مین حسن بیگ خان با وجود دانش و فراست ساتھ
سخن اوسکے فریفتہ ہوکر متوجہ منزل کا اوسکے ہوا جو قضا حسن بیگ کی بھیجی تھی اور یہ سب محنت نصیبہ سلطان خسرو
کا تھا اور وہ تمام خلائق مقتول ہونے اور خانمان اکثر بندگان خدا کے خراب ہونے اور تفرقہ تمام حاصل ہونا ازل مین
مرقوم تھا اوسوقت مین سوای ملامت مردیگر پیش نہین جاتا تھا العبارت اونکی کار سے گئی بضرورت تن بتقضا اعی دیا اور سلطان
کو بمنزل اوسکے لائے بمجرد آمدن سلطان مالکان باورفتار صرصر کردار مع عرائض مشتمل بر قید سلطان خسرو و حسن بیگ
وغیرہ بدرگاہ خلائق پناہ ارسال کر کے اور خود خدمت مین اونکے آن کر جنس طعام و گلاب و پوشش جو درکار تھی مہیا کی اور مردم بہت
جمع کرکے بظاہر کہتے تھے کہ واسطے ہمراہی اور خدمت سلطان کے ہین اور باطن مین واسطے محافظت قلعہ ونگاہداشت دروازہ تا تعین کی بعد از

دیتے

تیار کرین گماشتہ ہای سلطانی بموجب امر خدمت مرجوعہ مین اشتغال کرتی تھے وہ تین دن مین جمیع آلات و سامان قلعہ گیری مہیا ہوا اور ہر دو طرفین سے جنگ
اور تیر کی درمیان تھی اور کار اہل شہر قلعہ نہایت تنگ تھا اور تفرقہ تمام بمردم شہر عاید ہوا اگرچہ سلطان آزار خلق راضی نہتھا مگر لشکر پراگندہ جمع آیا ہوا
الطبع سیاست نادیدہ تعدی او ظلم سے باز نہین رہتا تھا مدت ہفت شبانہ روز ہی مین اسپ فتح تھے سوار بیلازمت سلطان جمع ہوئی اکثر بنجاعیت
معتبر ہوئی جو حضرت بادشاہ کو نزول اجلال بسیر سند واقع ہوا شاہ جمال الدین حسین کو از روی مہربانی پاس سلطان خسرو کی بھیجا اور نصیحت نامہ
تمام اوسنے لکھا کہ اعمال شنیعہ سے اپنی تئین باز رکھو اور اطاعت و فرمانبرداری کو سعادت اپنی جانو شاہ جمال الدین بلغار تمام لاہور مین ہو پہنچا اور
سلطان نے بتعظیم و تکریم تمام چنانچہ حقیقت مین معمول ہے بجا لا کر فرمان کو لیا اور بعد عنایت نامہ تعظیم و آنکی کہی کہ اپنی بیہ گستاخی
بہ ارکان دولت حضرت کی بہر لحظہ بہ بند قید و میل کشیدن رغبت کرتی تھی تردین خان نے خود کو یکتا کھینچا اور روز اول کہ نعمۃ اللہ
لا التماس وہ کہتا ہون ہین کہ عوض متکالہ بیجا بے عنایت ہووے شاہ جمال الدین نے از روی کاردانی کی بیہ بات قبول کری اور شوہ
خامہ دیگر مرتب ہوئی سے یکس کو باختیار خود رکھا ہم درین اثنا خبر پہنچی کہ مرتضی خان باسپاہ بسیار از طرف دریا گوہ ندوال سے گذر کر ید
یہ انجاکہ سلاطین کو تاب اور برداشت نہین ہوتی ہے سلطان اس سخن کو نہین سکتا تھا ساعت کیا بیخبر سوار محاصرہ قلعہ چھوڑ کر بالسنت
بہ مرتضی خان کا ہوا اور بقضائ الٰہی وے سی شب مین ہوئی باران رحمت ہوا کہ عقل شمار اوسکے سے عاجز تھی ایسی شب تیرہ مین کہ سپاہ تیر اور
سلطان قطع راہ کر کی دو کر ہی کو ہہ ندوال کی اوس شب کو بالفرام انجام ہو پہنچا یا اور سپاہ سلطانی ہو تعات کنارہ دریا سے وشن لوحی بہ قصد
لائی چون شاہ ستارگان نے چہرہ نور روشن کیا اور جوان زرین کہ رشید علامت تیر گون آسمان سے بر آیا اور دود و نرد و چرخ کی ستارہ بے گونہ تمام مین گرفتہ ہوا
شاہ روم صبح چوگشت آشکارہ + باز سوی زنگ رفت فاز کیار + رایت سلطان بنگ گشت بیکدم + تاکہ نہ چون + چون ہم تیغ لشکر زنگ و شارہ + سلطان خسرو با سپاہ آراستہ
حشر الاقوام منفرقہ سے وسپہ سالاری حسن بیگ خان کی بہ نیت محاربہ مسارعت کی اور نیولا قصبہ گوہ ندوال مین طرفین کی صفوف جنگ آراستہ کر کی اور زنجیر انغار او زرانغار
اور ہراول اور التمش وغول وچنداول ترتیب دیکر مقابلہ ولائی اور ہراول مرتضی خان کا جو منتظر سلطان خسرو ہی آیا جرات اور ہمت سے کہ نہادیں اوسکی مخمر تھی تاب لا کر
بلا توقف کارزار مین متوجہ ہوا اور جوانانہ اور مردانہ ہر طرف سے اسپ شجاعت جلادت میدان کارزار مین دوڑا کر محاربہ کرنی لگے بازار جانفروشی و جانستانی کا
گرم تھا اور بایکدیگر آمیختہ ہوئی بقوت بازوی دلیری دلاوری اور قتال جدال کی میں خصوصا جماعہ سادات صاحب سعادت چنانچہ میران سیف خان و بیرخان
وسید کمال و خویشان و برادران و اقربا بہ ونیکی حتی الامکان سعی بلیغ کری اور شاہ جلال کہ بزرگزادگان سادات سے تھا بعز شہادت فائز ہوا اور ہر ایک نی
اونمین سے نہ دہ زخم کھائی اور حسن بیگ خان بلازمت مین شاہزادہ کی ایستادہ ہو کر مردم کو تحریص و ترغیب جنگ کرتا تھا اور وہ ساعت روز تک
ہنگامہ ستیز و کار جنگ گرم رہا کہ زیادہ اوس سے ممکن نہو وہی + از سم ستوران دران پہن دشت + زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + زہر سو دران پہن دشت قتال + نہادی سپر کہ
پاسی نہاد مرتضی خان اقبال جہانگیری کا بند ہو کر علم ظفر اپنا کری اور پائی ثبات و استقرار استوار کر کی ہر ساعت مردم کو جنگ پر راغب کرتا تھا اکثر منصبداران
بادشاہی جان بکف دست کنکر مردانہ وار جو کو شمع تیغ پر سوختہ کی تھی و کارنامہ جوانمردی و تیغ زنی مخالف افغنی بظہور پہنچاتی تھے طرفین سے یکجاعہ سر
حباب کی مانند دریائی آبدار تلوار کی فرو لیگئی ناگاہ بعنایت الٰہی و اقبال بادشاہی نسیم فتح و فیروزی پر حریم رایات مرتضی خان پر وزیدہ ہوئی اور سپاہ سلطان
خسرو نے طریقہ ہزیمت و فرار کا پیش لیا شکست عظیم او نپر پڑی جو سلطان خسرو نے معاملہ کو لیٹر زدیگر دیکھا چاہا کہ با جماعہ مخصوصان منفردان خود بنفس نفیس حملہ بیا
مرتضی خان پر لیجاوی حسن بیگ خان جلد سب سلطان کا پکڑ کر معرکہ حرب سے باہر آیا اور کہا کہ وقت تقاضای ایستادگی کا نہین کہ تابی مردم معتبر سے کہ در ابتدای ہمت محاربہ
ہمراہ سلطان خسرو کی تھی منقول کہ محاصرہ لاہور مین خبر آئی کہ شیخ فرید بعزم محاربہ پہونچتا ہے سلطان نی ساتھہ مقربان اپنی در باب جنگ کنکاش کری
اکثر بنا بر کم حوصلگی و بیخبری عقلی جنگ پر راضی تھی اور بعض دور اندیشی سے ہرگز جنگ و پیش نہین آتی تھی خصوصا حسن بیگ خان سلطان کو
اس امر سے مانع ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ ہمکو معاملہ ساتھہ پدر و ولی نعمت کی اپنی در پیش ہے درمیان ہی تلوار بر روی قبلہ کھینچنی ہرگز اور ہمین چنین کھینچنی ہرگز کوئی

بسیار خوب دگرنہ کابل جانا ضرور ہے اور وہانسے بہتر نہ دیکھا جاوے کہ کیا معاملہ رونما ہوئے پس وہ اسی عزیمت کے مقرر ہوکر بتاریخ غرہ شہر ذی الحجہ ۱۰۱۴ ہجری بعد از یک نیم پاس شب کہ وقت آسائش و راحت حضرت خاقانی کا تھا شاہزادہ سلطان خسرو با جمعی از مردم مخصوص و یاران خود قریب دولت سوار قلعہ آگرہ سے برآمد ہوکر راہ لاہور کی در پیش لی اور چبوترہ کہ توالی بیگ علی کو جرات و دلاوری سے حکم بتاریخ باز فرمایا غلغلہ عظیم شہر میں پڑا اور بعد ایک پاس کے برآمد ہونے سے سلطان خسرو کے حضرت اعلی کو محل میں خبر پہونچی بخلوت خانہ خاص تشریف لیگئے اور مخصوصان درگاہ کنکاش درمیان لائے ایک جماعت کی رائے اوسپر ہوئی کہ کسی کو بندگان درگاہ سے رخصت چاہیے کرتا تعاقب سلطان جاوے امیر الامرا کہ مصاحب وکیل درگاہ تھا عرض پہونچایا کہ یہ ایسا فتنہ ہے کہ بے مقدم شریف حضرت کے تسکین اوسکی مشکل ہے پس اوسی ساعت مرتضی خان کو ساتھ ایک جماعہ کے بارہہ سے فرزندان دستبابا مير سید محمود کے کہ ہر ایک شجاعت و مردانگی میں ضرب زبان اپنا تھا اور کوبے سبقت جمیع مخادیم اہل ہندسی لے گئے مع اکثر امرایان تعاقب سلطان خسرو رخصت فرمایا اور خود بھی بسعادت و اقبال روز دیگر متوجہ لاہور کے ہوگئے جو سلطان آگرہ سے برآمد ہوکر بسرعت تمام راہ جاتا تھا چنانچہ نہ پاس میں شب اور روز سے خود کو دھلی میں پہونچایا اور ہر جگہہ سے اسپ اشتر جسکا کہ نظر آتا تھا بزور و غضب لیتے تھے اسپ بہت اس راہ میں سقط ہوئے اور ضرر بہت بخلق خدا عاید ہوا اور راہ میں حسن بیگ شیخ عمری کہ جملہ امرای عرش آشیانی سے تھا اور کابل سے برای ملازمت بادشاہی آیا تھا سلطان ملاقی ہوا اوسکو دلاسا کرکے بمقصد [illegible] مخلصی نہ پائی بضرورت

بمقتضاء دیگر بملازمت شاہزادہ کی [illegible] کہتے تھے کہ خود کو لاہور پہونچاوین او قلعہ کو متصرف ہوین [illegible] ت کروہی رہتا تھا اور

قبل اس سے حضرت خاقانی نواب شجاعت انتساب سعادت آیات ابراہیم خان کا کہ مخاطب بدلاور خان کو بفوجداری صوبہ پنجاب و حکومت لاہور رخصت فرمایا وہ قصبہ پانی پت پہونچکے مقام رکھتے تھے کہ خبر آنے سلطان خسرو کی ساتھ اونکے پہونچی از روی ہوا خواہی حضرت بادہو دانکہ دو دولت سوار ہمراہ تھے داعیہ حرب کا ساتھ سلطان کے مصمم کیا اور مردم اپنے مستعد کرکے بر سر راہ سلطان ایستادہ ہوا جو جماعت کہ مردم کار دیدہ اونکے ہمراہ تھی معروض کیا کہ تمنے ارادہ حرب کا کیا ہے اور درین باب درگاہ سے کوئی حکم بنام تمہارے نہ پہونچا معاملہ جنگ کا ہے اگر عیاذا باللہ امرے دیگر بوقوع آوے مبادا باعث پشیمانی اور بے حکمی کا ہوئے بلکہ تمکو واسطہ حفاظت و حراست لاہور کے بھیجا ہے چاہیئے کہ خود کو بسرعت تمام لاہور میں پہونچا دو اور تصرف سے سلطان کے نگاہ رکھو کوئی خدمت پسندیدہ تر اس سے نہوگی اگرچہ نواب دلاور خان ساتھ اسکے راضی نہتھے جنگ پر باعث تھے بنابر خوابدید خیر اندیشان لسان باد صرصر متوجہ لاہور کے ہوئے اور پانی پت سے چار دنمین خود کو بلاہور پہونچا کر در محافظت قلعہ متعین ہوئے اور سامان قلعہ میں سعی جمیلہ بتقدیم لیگئے اور گذر ہای دریا میں جسقدر کشتی کہ پانی سے عبور کرنے تھے فرمایا کشتی کو غرق کیا اس سبب محنت تمام سلطان خسرو پہونچے اور بندگان حضرت نے اس خدمت کو جمیع مدارات اور کارنامہای دلاوری سے اونکے کشمیر و ولایت گجرات و دیار دکن میں بطور پہونچی پسند کرکے بانواع التفات و مرحمت خسروانہ معزز و مکرم کیا القصہ بعد از آمدن اونکے نواب دلاور خان نے دروازہ قلعہ کو کھینچے اور سامان قلعہ نشینی کا کیا ایک روز گذرا تھا کہ سلطان خسرو پہونچا اور معاملہ قلعہ لاہور کا بطرز دیگر دیکھکر متاسف ہوا اور سرعت نواب دلاور خان کی انگشت حسرت بدندان حیرت کاٹی اور حکم فرمایا تا حسین بیگ بار بابا دخل درون قلعہ کی مصالحہ کرتی ہر چند درین باب تاکید کرتی بیجانہ ہوتی اور قلعہ کو سلطان نے یا جو کام صلاح سے درگذرا امر فرمایا تا اسباب قلعہ گیری مورچل و ساباط

مرزا طاہر موسوی واسطے تنبیہ و تادیب اوسکے تعین فرمایا اول محاربہ مین غالب آئے اور شکست و پیر غنیم کے پڑی اور اموال و اشیای
اوسکے بدست خان کلان پڑے مرتبہ دوسم بموجب آئے علے تمام جاگیرداران صوبہ جمع ہوکر برسر اوسکے گئے اور نواحی خیرآباد
مین مقابلہ شدید درمیان اونکے واقع ہوا آخر ہزیمت پاکر ساتھہ زمیداران گرد نواحی بھڑایچ کے پناہ لایا اور اقبال روز افزون
حضرت ظل الٰہی سے اس نمود ناکام بے انجام کو بدست مرزا محمود نام ایک مرد کے کہ ملازم بابر نہی تھا گرفتار آیا اور بقصاص
اوسکے کہ محمد قباخان کنک کو جد خان کلان نے پدر محمود کو اونکے بیسہ مین مارا تھا چاہا تھا کہ انتقام اپنا برلاوے جو خان کلان
وہان پہونچا مرزا محمود ملازمت مین دوڑا انواع خدمت بجالایا خان کلان نے کہا کہ مرزا محمود مین تجھسے ملاحظہ تمام رکھتا
ہون مین وہ مرد کہ مصحف حمائل رکھتا تھا اوٹھایا اور قسم کھائی جو خان کلان بجمعیت خاطر خانہ مین اوسکے فرود آیا فرصت پاکر
بروز جمعہ غرہ شوال عید فطر سنہ جلوس خان کلان کو بزخم جمدھر شہادت مین پہونچایا اور سر اوسکا تن سے جدا کرکے
بامید نتیجہ نیک خدمتی اولیاء دولت کے سپرد کیا اونہون نے مصحوب حسین ولد از خان کے بدرگاہ ارسال کیا اور نعش
خان کلان کی بھڑایچ مین نزدیک بمزار فائض الانوار سالار مسعود غازی کے مدفون کیا اور اوس فتنہ نے برکت اقبال جہانگیری جلد تسکین پائی

سوانح دیگر

رانا مغرور نے ابتدای جلوس مین پانون حد سے اپنے بیرون رکھکر بعضے پرگنات چیتور و رنتھنبور پر تاخت کری تھی بندگان حضرت
نے بجہت تادیب و تنبیہ اوسکے شاہزادہ بلند اقبال سلطان پرویز کو باسپاہ آراستہ رخصت اون حدود کو فرمایا اونہون
نے سزای لائق رانا کو دیکر چندگاہ بعیش و نشاط اودے پور مین کامران رہے اور بموجب حکم اعلی بعد از واقعہ سلطان
خسرو دار السلطنت لاہور مین پہونچ کر بملازمت اشرف اقدس مشرف ہوئے اور بخطاب ولی عہدی کے معزز و مکرم ہوئے

سوانح دیگر

یہہ کہ روز ملاقات سلطان خسرو جو قرار ہوا تھا کہ بعد از جلوس رخصت بنگالہ کا ہوگا اور یہہ آرزو مین پڑے
اور بجای اونکی راجہ مان سنگہ نامزد ہوا شاہزادہ عالمیان اس امر سے برہمی تمام رکھتے تھے اور ہر چند حضرت
سلطانی التفات پدرانہ اضعاف مضاعف فرماتے تھے آزار طبیعت شاہزادہ کا تسکین نہین پاتا تھا اور آرزو رکھتے
تھے کہ کسی ملک مین اقطاع ہندوستان مین برسر خود فرمانبرداری اور چنانچہ پدر اونکے الہ آباد مین بعیش و نشاط
کامران تھے اور خلایق اونکو بادشاہ کہتے تھے اور شاہزادہ عالمیان بھی ساتھہ اوسی طرز کے کامرو تھے یہہ بات ساتھہ
کوئی وجہ کے میسر اور حاصل نہ تھے اور باوجود اوسکے جو ارکان دولت سلطانی و مقرب حضرت خاقانی شاہزادہ کو سوء المزاج
دیکھتے تھے ہر لحظہ حضور ظل الٰہی مین ساتھہ بند اور قید اور نظر سے ڈالنے کے اوسکو دلالت کرتے تھے اور بندگان حضرت
از روی شفقت و مہربانی خود کو اوس طرف متوجہ نہین کرتے تھے اور شاہزادہ پر یہہ خبرین پہونچتی تھی اور واہمہ بہت طبیعت
پر اونکے غالب ہوا اور جو جماعہ کہ صغر سن سے تا حال خدمت مین رہتے ہر ساعت خبرہای ناخوش کہ موجب نفرت خاطر
خاطر شاہزادہ کے ہوئین پہونچاتے تھے اور ساتھہ بے اعتدالی کے ترغیب و تحریض کرتے تھے تا آنکہ با خود مقرر کیا
کہ خود کو اس گرداب سے خلاص چاہیے کیا بجانب لاہور و پنجاب چاہیے گیا اگر بندگان حضرت

کہ ابتدای خلافت وسلطنت آن حضرت مین رونما ہوا کشتہ شدن پسران مالکا راجپوت برادر زادہ ہاے راجہ مان سنگہ کا تہا اور
شرح اوسکی بوجہ اختصار برین نوع ہے کہ دو پسر مالکا مذکور کے ایک کہراج اور دوسرا ابہراج تہا بنابر بعضے بے اعتدالیہا
کہ غرور جوانی سے بفعل آئے تہے حکم معلے ہوا کہ ہر دو برادر چندگاہ مقید ساختہ بند پذیر کرین یا امیر الامرا کہ پایۂ وکالت تہا ہوا
کہ اونکے حوالہ مین سپرد ہے امیر الامرا نے بشیخ قطب نام وکیل کو اپنے نزدیک اونکے بہیجا اور از روی نصیحت چاہا کہ انقیاد حکم کرین
ان ہر دو جوان گرفتہ شد نے سر اطاعت سے پہیر کر قبول حکم نکیا اور ہر چند مرحوم نے نصیحت کری پذیرا نہوئی اور فائدہ نکیا
تا آنکہ شیخ قطب بدرستی پیش آیا وہ بہ تہدید وعید لاالتی برادر کلان اونکا تاب سخن نہ لا کر جمدہر کو کمر سے اپنے نکالا اور اوپر
سے شیخ قطب کے حوالہ کیا اور بیک زخم اوسکو جان سے مارا غوغای عظیم دربار خاص عام بادشاہی مین پڑا اوسوقت مین بندگان
جہروکہ سی برخاست ہوئی اور متوجہ حرم کے ہوئے جب کہ شورش وغوغا بسمع اشرف پہونچا خود بسعادت معاودت کرکے جہروکہ مین
استادہ ہوئی اور حکم ہوا کہ ہر دو برادر کو بقصاص پہونچاوین اور اونکو از روی جرات ومردانگی کے خیال مین اپنے رکہتے تہے شمشیر ہای
خود کو علم کرکے سراسیمہ و پریشان باد و بہ کس مرحوم سے لپٹے کہ سات رکہتے تہے بزبان راجپوتی اونکو جیرہ کہتے ہین جسطرف
کہ منہ لاتے تہے مثال بادے کہ ابر کو پراگندہ کرے خلایق کو پانون سے ڈالتے تہے اور عرصہ خاص عام تبسان میدان نبرد
خون سے بوقلمون ہوا اورین ہر دم حضور اشرف کہ کہتر مین سرخ تہے امر ہوا کہ جزای لایق کنار مین اونکے رکہین خصوصاً نواب
شجاعت آیاب سعادت خطاب ابراہیم خان کاکر کو حکم ہوا کہ ہر دو برادر کو سزا پہونچاوی وہ شیر بیشۂ ہمت ونہنگ بحر شجاعت
نہنگ شمشیر زبان واژدہا ہی دمان ورستم دستان شام نریمان شمشیر علم کرکے حضور انور ظل الہی نے ساتہ اوس فرقہ باغیۂ طاغیہ
کے مقابل ہوا اور بعد از رد وبدل بہت سے ساتہ عون عنایت الہی کو توجہ حضرت شاہنشاہی برادر کلان کو اوسکے معہ دو کس
دیگر کے پاس سے افگندہ کیا اور عین مقابلہ ومقاتلہ مین زخم شمشیر پیشانی اور رخسارہ پر اونکے پہونچا اور کارنامہ دلاوری کا ظہور آیا
اور ہر دو برادران حضور انور مین مع ہمراہیان بیاسا پہونچے اور نیز کہتے ہین کہ حضرت ظل الہی نے ساتہ ابراہیم کاکر کے فرمایا کہ ای ابراہیم
تیرے کو سنہ رخسہ اون حرام نمکون نے پیشانی پر لحی تو نے کسواسطے اون سرگان پر زخم نہ ڈالا فی الفور جواب التماس کیا کہ
حضرت حکم اقدس قتل پر اونکے نہ تہا بلکہ چنین حکم تہا کہ زندہ دستگیر چاہیے کیا بنابر تبعیت حکم اشرف زخم نسکہا مین تا زنا
تا دستگیر کرکے مقید کیا مین بندگان حضرت نے تردد وجان سپاری مومی الیہ کی بنظر اشرف ملاحظہ کیا اوس خدمت کو
نہایت پسند کیا اور بخطاب دلاور خانی ومنصب سہ ہزاری وجاگیر سرکار جونپور وطبع وعلم سرفراز کیا اور اکثر اوقات بیان
شجاعت اور ہمت اونکا بندگان حضرت زمان گوہربار درنثار خود بدولت پر مجلس مین بیان فرماتے تہے اور یہہ تمام
اتفاقات ہمت اور شجاعت کے مساعدت طالع اونکے سے تہے کہ کبعث اتفق یہہ واقعہ بوقوع آیا —

سوانح دیگر

انکہ خان کلان پسر بزرگ محمد خان نواسہ منا خان کنگ کا کہ آباے جد سلک امرایان بزرگ وعالیشان
اس دودمان سعادت نشان کا تہا از غرور جوانی وبیخردی ومصاحبان باش نواحی قصبہ بہرایچ مین کہ جاگیر
رکہتا تہا علم مخالفت او بعضے کا ید افراشتہ کیا اور ایک جماعت واقعہ طلب سے ساتہ اوسکے گرد آئی اور مایۂ فساد
کے ہوئے اور قصبہ اودہ کو مع بعضے پرگنات کے تاراج کیا او قبضہ مین پر لائے بندگان حضرت جمیع امرا کبار سرکردگی عزا

شاہزادہ عالیمقدار باصد عز و وقار و حشمت و اقتدار لباس بادشاہانہ و خلعت خسروانہ در بر و تاج مرصع بر سر روز پنجشنبہ بستم جمادی الثانی سنہ مسطور
بعد از دو ساعت روز برآمدہ بطالع مشتری سریر گورگانی و افسر صاحب قرانی و تخت خسروانی پر جلوس فرما ہوئے آواز بسم اللہ الرحمن الرحیم کی
بملکوت السموات کے پہونچی و قاضی عبدالصمد میرزا نے باسم اشرف شریف اقدس اوس خدیو آفاق اور نام نامی آبا و اجداد شریف اونکا تھا
زینت دیکر خطبہ پڑھا بنام ہر ایک کے خسروان سے بخلعت بادشاہانہ ممتاز ہوتا رہا جو باسم اشرف شریف حضرت خلافت آرائی کے پہونچا
خلعت مکلل بجواہر نفیسہ ممتاز فرمایا ہوا اور سکہ زر و نقرہ کا باسم خلافت پناہ موزون و مزین تمام عیار ہوا اور نوید تہنیت و مبارکبادی کی بچرخ اثیر پہونچی
اور ہر طرف سے خوانہاے بسیار پر از زر سرخ و سفید بے شمار بر مفرق مبارک بوجہ ایثار و نثار دامن اہل روزگار کے ہوئی اور غرفہ دامن وامان
کا بخشش جہات آفاق کے پہونچا اور تا ہفت روز مجالس نشاط و محفل انبساط بنوعی گرم رہی کہ زیادہ و برا اوسکے متصور ہے مقدسان صوامع ملکوت
نظارہ مین اوسکے شگفت و تعجب مین تھے جشن جلوس رشک پری خانہ چین تھا حضرت ظل الہی بخطاب نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی موافق
ساعت جلوس مخاطب ہوئے اور ہر روز تا یک پہر رات اوپر تخت فیروز بخت کے مسرور و مبتہج رہکر بعیش و نشاط و عشرت تمام و تماشا
طوایف و زر بخشی و کامدہی و فرمانروائی مین اشتغال رکھتے تھے اور شاہزادہ ہای عالیمقدار سلطان خسرو و پرویز و سلطان خرم و امرایان
کامگار و نوئینان اند و دمان صاحب اقتدار و وزرای کفایت شعار یمین اوس قطب فلک سعادت مانند بنات النعش سایر و دایر تھے
اور اکثر بخطابہاے عالی مفتخر و ممتاز ہوئے چنانچہ شریف خان کہ مصاحب بزم خاص و ندیم با اختصاص تھا بخطاب امیر الامراے
اور شیخ فرید بمرتضی خانی و زمانہ بیگ بمہابت خانی اور خواجہ دوست محمد بخواجہ جہانی اور عنایت بیگ باعتماد الدولہ و شیخ بنو بمقرب خانی
اور عبداللہ خان بہ فیروز جنگی و میرزا برخوردار بخان عالمی و شیخ خدیو بقطب الدین خانی و قطب خان ناغر بخطاب بیوانی ممتاز فرمایا و شیخ
علاء الدین بہ اسلام خانی و شیخ کبیر بشجاعت خانی و شیخ رکن الدین بشیر خانی اور اسی طور امرا بالقاب و خطابہاے عالی و مناصب ارجمند
و جاگیر خاطر پسند معزز و مکرم ہوئے و جمیع معاملات و کارخانجات بدستور قدیم خدمتگاران و متعلقان و تحویلداران و صاحب اہتمامان
سرکار عرش آشیانی پر مقرر ہوئے و منصب عظیم القدر وکالت برای علو انتمای امیر الامرا مفوض ہوا اور رشید و بست امور وزارت بکتف کافی
درایت اعتماد الدولہ کے مقرر پایا و انتظام سپاہ بدستور سابق مرتضی خان پر و خواجہ جہان بہ یار بیگی کے و اکثر خدمات بمردم معتبر قرار یافت
ہوئین اور مہمات اور معاملات سلطنت مین کہ افسردہ ہوا انحطاط رواج اور رونق تمام از سر نو پدید آئے و عالم پیر جوان ہوا اور شریعت ہوئی اور
جو گل سرخ باد زمہریر سے پژمردہ ہو گئے تھے جلوس بادشاہ اسلام مین تازگی پذیر ہوئے اور مساجد اور خوانق اور مدراس کہ بنی ۲۳ سال سے مسکن
وحوش و طیور ہوئی تھے اور کسی جگہ سے آواز بانگ نماز گوش مین کسی کے نہین پہونچتی تھی پاک و پاکیزہ ہوئین اور اذان ہوئی ہر جانب سے
باسمان پہونچتی تھی اور جمیع اوامر و نواہی و شرایع اسلام معمول خلایق کے ہوا اور دار العدالت اور قاضی اور مفتی تعین ہوئے کہ تا دو پاس روز
وہان رہکر مہمات خلایق فیصلہ کرین اور بندگان حضرت نے بکمال عدالت ذاتی سے امر فرمایا تا زنجیر عدل چہار صد و ہشتاد من طلائی و احمر بہ معہ
جلاجل و قسطاس بسیار کے کہ اوس پر تعبیہ کرین تھی بانواع زینت کے آراستہ اوپر درگاہ جہانگیری کے آویختہ کرے تا جو کہ فریاد رس و مظلوم ہو
اپنی داد کو پہونچی اور شیخ ابو الفضل بانی پتی کو کہ پہلے مفتی تھا میر عدل بنایا اور خلایق بہ نیت صادق اوس بادشاہ خیر اندیش سے بمقصد خود
قابض و فایز ہوئی اور کافہ انام عدالت خدیو ایام سے مسرور و مبتہج ہوئی جو خاطر انور اقدس اشرف حضرت ظل الہی کو جمعیت کلی بانجمہ آئی
اور جہانگیرنامہ مین بخط انور خود لکھا ہے کہ مین ہفت صد کس از مردم احدی بادشاہی کو بزور دانش و تکرار اس تصرف مین لایا اور الحق
کہ ایسا ہی تھا پس بعد استقرار خلافت اکثر امرای کو بجاگیر ہای اونکے رخصت فرمایا اور راجہ مان سنگہ کو جانب سے سلطان خسرو کے
بولایت بنگالہ رخصت ارزانی رکھی اور بجمعیت خاطر اشرف بکامرانی و عیش و نشاط و داد دہی دار السرور آگرہ مین ہوئے اول سوانح

جواہر نفیس بہتر اوس سے نہین ہوتا ہے گلو سے اپنے نکالکر ساتھ اونکے مرحمت فرمائے اور وہ تعویذ کہ ایک ولیاء اللہ سے اونکے پرگذرا تھا اور
تینہ سر پر اپنے رکھتے تھے اوسکو بھی عنایت کیا اور بغل مبارک مین لیکر بوسہ و پیشانی اونکے دیا اور وداع آخرت کیا اور بمنزل رخصت کیا
جو انان کام سے بازماندہ تھے کوئی حرف مذکور نہوا صاحبزادہ بلند اقبال بدولت خانہ خود تشریف لایا و بقضای سبحانی و ارادہ یزدانی
شب چہارشنبہ چہاردہم ماہ جمادی الثانی سنہ عشر والف کہ ہزار و چہاردہ ہوئے بندگان عرش آشیانی اکبر بادشاہ ظلمت آباد دوری سے
بہ بزمگاہ حضوری اور عرصہ حیات سے منصہ ممات خرامیدہ ہوئے بعد از تکفین و تجہیز نعش اقدس اونکی بروش بادشاہانہ مرتب کرکے
نکالی اور شاہزادہ جہانگیر دروازہ قلعہ تک بمتابعت جنازہ برآمد ہوا سلطان خسرو و خان اعظم و میر صدر جہان و تمام امرا کبار کو ہمراہ
جنازہ کے رخصت کیا اور موضع سکندرہ باغ مریم مکانی حمیدہ بانو بیگم والدہ کے اونکے مین لیجاکر مدفون کیا و بندگان ظل الٰہی نے عمارت
رفیعہ کہ چشم فلک نے نہ دیکھی اور گوش سموات نے ایسی عمارات عالی ربع مسکون پر نہ سنی بنا و تعمیر فرمائی اور تاریخ اس واقعہ ہائلہ جانگداز
عرش آشیانی کی ایک فاضل روزگار نے دل چغتای سوختہ دریافت کری جو حروف کہ دل چغتای سوختہ سے سنہ مسطور برآمد ہوتے
ہین القصہ بعد ازان منجمان اختر شناس و برہمنان ساعت القیاس کو احکام ہوا کہ ساعت جلوس میمنت مانوس حضرت بادشاہ روشن ضمیر ابو المظفر
جہانگیر برتخت فرخندہ بخت گورگانی و سریر صاحبقرانی انتخاب کرین وہ جماعہ بموجب امر عالی تجسس و تفحص ساعت مبارک مین سعی بلیغ کرکے
اور جو ساعت کہ بہتر اوس سال سے تھی کہ کیفیت بالاتفاق الاتفاق پڑی تھی مقرر کرکے بعرض پہونچایا کہ حکم ہوا منجمان و مہندسان صاحب ہنر
و مخترعان پاکیزہ سیر نے مجلس جلوس کو مہیا کیا ہے اور خواجہ دوست محمد با جمعی کارگذاران صاحب سلیقہ و بیحیثیت باہتمام اس
خدمت کے نامزد ہوا تا آنکہ بمدت ہفت شبانروز عام و خاص بادشاہی مین دار الخلافت آگرہ مین مجلس جشن خسروانہ منعقد ہوئی کہ زمانہ
جلوس مین کسی سلاطین ذی شان کے ایسی مجلس عالی و جشن متعالی صورت انعقاد نپائی تھی اور نادر زمانہ نے بزم نشاط کسی فرزند
کے ہنگامہ ساتھہ اس لطافت و جشن ساتھہ اس ظرافت کے بظہور نہ لائے زبان خامہ خوشخرام مشکین ارقام تحت کیفیت سے اوسکے
عاجز ہے ازانجملہ کہ یہ تخت مرصع بلعل و یاقوت آبدار و مکلل بدر و جواہر بیشمار بنام ہر یکانا با و اجداد اوس بادشاہ کامگار کے امیر تیمور
صاحب قران عالیمقدار تا بندگان حضرت جہانگیر عالم مدار آراستہ ہوئے تھے اور بر سر تخت کے چتر جواہر سے برپا کیئے کہ چشم خرد کی
دیکھنے سے تاب و آب اوسکی خیرہ اور عقل احاطہ تفکر دریافت سے اوسکے حیرہ تھی اور خرگاہ دو جانب سے بسان دو قبہ فلک کے کہ ایک پر
آفتاب اور دوسرے پر ماہتاب نے جلوہ کیا تھا برپا کیئے اور سائبانہاے زربفت و مخمل طلاباف مرصع و مکلل بجواہر نفیسہ ایسے بلند اور
افراشتہ ہوئے کہ تعداد اونکا حساب دان زمانہ سے محسوب نہوے اور دو بارگاہ فلک رفعت عرش وسعت مکلل و مرصع برپا ہوئین
کہ زبان تعریف سے اوسکے عاجز ہے اور غالیچہاے زردوزی اور دو دیبہاے قصب باف فرنگی و کلیمہاے کوشکانی حالی صحن نشیمن پر
رنگ بساط فلک بوقلمون ہوا و ظروف و ادوات طلا و مرصع و آلات طلائی چندان کہ درکار تھے و جمیع طوائف صاحب عشرات
و نغماسب نواے زمان صاحب جشن گوئندہ و رقاص ہندی و ولایتی و کنچنی و ہرکنی و نٹوہ و بر مکانی و مغنیان لہجہ خوش آواز
و حافظان نیک کردار و مطربان و کلاونتان و ارباب سازہ چون قانون و چنگ و رباب شش تارہ و ارغنون و دائرہ جمع آکرے حاضر تھے
اور جمیع اہل موسیقی کہ ہر یک نادرہ زمان و عجوبہ دوران تھے اوس بزم بہشت آئین و رم تزئین مین حاضر تھے اور ادراک دریافت سے اونکے قاصر
تھا اور حقیقت اونکی بہ تحریر و تقریر نہین سماتی ہے نظم بساط جشن و عشرت چنان بود کہ رشک انگیز باغ بوستان تھا و پریرویان
زہرہ سو جلوہ آمیز نسیم از ہر طرف مدعا البرز جو مجلس ساتھہ اوس عظمت و بزرگی کے کہ زبان مقال تحریر و تقریر
توصیف اوسکے سے کوتاہ ہے و خامہ و زبان تعریف سے اوس جشن کے عذر خواہ مرتب و مہیا ہوئی و ساعت سعید پہونچی

اگر ارادہ جانیکا کرے تفرقہ تمام رونما ہوگا اور ایک کس یہان نہ رہے گا مصلحت اور بہبود اسمین نمایان ہوتی ہے کہ شیخ کو چاہیے پکڑنا اور گرفتار
چاہیے کیا اور بخود متفق کرنا چاہیئے قصور مین اسکے ہوئی کہ شیخ کو گرفتار کرین شیخ فراست کامل و روش و سلوک سے اونکا احوال دریافت کیا
اور اسباب پر فہم کرکے ساتھہ چستی و چالاکی باوہ دوازدہ کس خویشان و برادران اپنے سے کہ ہر ایک شہم زمانہ کے تھے پیش خانہ سے برآمد
ہوکر دروازہ قلعہ کے سے طرف دریای جمن کے ہے خود کو باہر ڈال کر کشتی مین پہونچا اور فرمایا تا کشتی کو روانہ کیا اور تہلکہ سے نجات پاکر
متوجہ خدمت سلطان سلیم کا ہوا میان دو نماز کا تھا کہ شرف ملازمت پہونچا اور پاستان بوسی مشرف ہوا اور بانواع عنایت خسروانہ اور
مرحمت بادشاہانہ کے ممتاز و سرفراز کیا آنے سے شیخ فرید کے جمعیت خاطر تمام نے ہاتھہ دیا جمعیت اہل قلعہ مین تفرقہ بہت واقعہ ہوا اور بحجز
اطاعت و فرمانبرداری کے چارہ ندیکھا بوسائل رسل توسل شیخ فرید کا طلب کیا اور سخن صلح کے درمیان لاے اور التماس بعضے امور کی کری
اول آنکہ امر خلافت سلطنت شاہزادہ والا اقتدار کہ وارث و صاحب استحقاق اس امر عظیم الشان کا ہے مبارک ہے اور جو بندگان عرش آشیانی
نے قبل ازین چندگاہ بنگالہ کو در بست بسلطان خسرو کیا ہے اور مرحمت فرمایا ہے ملتمس یہہ ہے کہ حضرت بھی بقرار سابق اوس ولایت کو
ساتھہ اونکے عنایت فرماوین دیگر یہہ کہ ملازمت اول مین اونکو اوس طرف رخصت فرماوین دیگر وہ کہ جو اکثر بندگان درگاہ سے در ایام سابق
اور الحال تقصیرات کلی بوقوع آئی اور سبب وہ خائف اور متوہم ہین اور جان سے اپنے ہراس ہین امیدوہ ہی کہ ضمیر انور اقدس کہ غبار آلودہ ہوا
بسیقل عفو و مرحمت مصفا و مجلے کرکے دست مبارک قران مجید پر رکھین تا خاطر بندہا کے جمع ہوی اور ملازمت اور خدمت حضور مین بے واہمہ
و دغدغہ کے باطمینان خاطر حاضر ہوسنے رہین شیخ فرید بملازمت شاہزادہ آیا اور اس معنی کو عرض کیا اور بامداد و اعانت ارکان دولت
اس معنی کو بعز قبول مقرون کیا شاہزادہ عالمیان نے دست مبارک قران شریف پر رکھا کہ بعد ساتھہ کوئی آدمی ملاوں و بندہای عریان
عرش آشیانی سے آزار نہ پہونچاونگا شیخ فرید خاطر جمع کرکے اندرون قلعہ کے گیا و بعد از نماز دیگر خان اعظم و راجہ مان سنگہ و شیخ فرید
سلطان خسرو کو ہمراہ لیکر بملازمت اشرف لاے اور بشرف ملاقات ولی نعمت اپنے کے کہ قبلہ صوری و معنوی ہے ممتاز ہوئی شاہزادہ
بلند اقبال نے شفقت پدرانہ کو کار فرما کر سلطان کو بغل گیر کیا اور بوسہ پیشانی پر دیا اور اشک مرحمت کے چشمان سے جاری ہوئی اور التفات
پدرانہ و فرزندانہ درمیان لاکر بانواع مہربانی پیش آئے اور موافق خاطر کے اونکے دلداری کری اور امرای کہ ہمراہ سلطان کے آگے تھے زیادہ
حالت خود سے بمراحم خسروانہ ممتاز ہوئی اور راجہ مان سنگہ اور خان اعظم باضافہ مضاعفہ ہمہ ساختہ التفات کے محظوظ ہوئی بعد از جمعیت
خاطر التماس کری کہ سلطان خسرو کو رخصت بنگالہ کا حکم ہووے شاہزادہ عالم پناہ نے کہ پدر کلان اونکا حالت نزع مین ہے اور فرزندی
کلان کیا اسطور چھوڑ جانا اور بمنزل آخرت کے اونکا پہونچانا مروت اور مردمی سے بس دور ہے انشاء اللہ تعالے بعد از جلوس سریر فرمانروائی
سلطان کو بوجہہ احسن رخصت کرونگا مین ساتھہ اسی عہد و پیمان کے قرار دیکر سلطان خسرو کو پھر خدمت مین جد بزرگوار کے بھیجا کہ ہنوز
رمقی زندگانی سے اونمین باقی ہے بہ بیمار داری حاضر رہو اور شیخ فرید کو حکم ہوا کہ باہر قلعہ کے جاکر اور دروازہ ہاے قلعہ کے اور خانہا ہے
بادشاہی خزانہ کے اور جمیع محالات بمردم احدی کہ معتمد علیہ ہین سپرد کرین شیخ نے بموجب حکم جاکر عمل کیا اور بندوبست تمام امور سرکار
بادشاہی کا بتصرف مردم سلطانی در آیا اور بروز دو پہری بعد از نماز پیشین شاہزادہ صاحب سریر سعادت پاے برکاب یکران دولت کے
رکھہ کر بدیدن حضرت ولی نعمت خود گیا اور بملازمت مشرف ہوا اور تغیر احوال و اوضاع سے اونکے کہ مشعر بر نزع تھا مشاہدہ فرماکر
اشک حسرت چشمان مبارک سے اونکے جاری ہوئی در ین اثنا عرش آشیانی نے بھی بحالت افاقت آمد و رفت کری اور شمشیر خاصہ
اپنی کہ فردوس مکانی سے پائی تھی یعنی محمد نام بادشاہ جنت آشیانی سے محمد ہمایون بادشاہ کو اور اونسے بحضرت عرش آشیانی پہونچی
تھی بطریق میراث کے اوسکو طلب کرکے تیمنا و تبرکا در کمر شاہزادہ باندہی و تسبیح جواہر بقیمہ بست و یک لاکہ کہ قیمت اوسکی نو و پنج لکھہ روپیہ تھی

قلیچ خان و شیخ فرید بخاری کہ اعظم امرای اس دولت کے بین خدمت مین حضرت عرش آشیانی کے حاضر تھے خان اعظم بنابر نسبت دامادی کہ بیٹی اوسکی
حرم محترم سلطان خسرو کی تھی باتفاق راجہ مان سنگہ جانب سعید خان متوجہ ہوا اور مذکور کیا کہ درباب خلافت و ولایت بہ خاطر اشرف کیا گذرتا ہے
اور کنگاش کیا ہو سعید خان نے پہلے سے مشاورت کر کے کہا کہ کسی کو اسمین سخن کی جا ہی نہین خلافت اور سلطنت بخلف الصدق حضرت
کو وارثا و قایم مقام او نکا ہی مبارک ہی کوئی دوسرا کہ لیاقت اس امر کی رکھتا ہو تو وہ کون ہے اور کہان ہے حضرت عرش آشیانی نے ایسا
معنی کو سماعت کر کے سر تبھہ لا اور نعم کے جواب کہا خان اعظم اور راجہ مان سنگہ کو یہہ بات موافق طبیعت کے نہ تھی پسند نہ آئی از روی ہٹ
و غلط کہا کہ ایک مدت سے ہے کہ از روی کرم اور التفات کے سلطان خسرو کو قایم مقام کیا ہے خلافت اور ولیعہدی ساتھ اونکے مرحمت فرمائی ہے
مناسب وہی ہے کہ بموجب مرا اعلی عمل چاہیے کیا سعید خان اور قلیچ خان ان حرف سے آشفتہ ہوئے اور کہنے لگے کہ حق تعالے نے کہ جو لباس سلطنت
قامت زیبای سلطان سلیم پر کہ وارث سریر صاحب قرانی ہے مرتب کیا کسکو یارا اور قدرت اوسکی ہے کہ باوجود ایسے پدر صاحب استحقاق کے
پسر کو سکتا ہے بادشاہی پر پہونچایا اس بات سے تفرقہ تمام اوس بزرگ ورجمیع خیرخواہان کے کہ سلطان خسرو کے تھے پڑا اور جو جانا کہ ساتھ
سخن کے کام پیش نہین جاتا ہے اون دو معہ تمام مخلصان سلطان خسرو کے مصلحت کر کے قرار اوس پر دیا کہ بر محل شاہزادہ سلطان سلیم
بکورنش و عیادت آوی اوسکو گیر کر مقید کیا چاہیے اور سلطان خسرو کو بادشاہی قبول کرنا چاہیے ہنوز کنگاش نے اونکے استحکام نپایا تھا
کہ یہہ خبر عرش آشیانی پر پہونچی کہ اس جماعت نے اس طور کا خیال فاسد تجویز رہا ہے جو نماز دیگر اوسی روز شاہزادہ کامگار سلطان سلیم بعیادت
حضرت تشریف لے گیا اور حق سبحانہ تعالے نے چاہا تھا کہ حق بر مرکز قرار پذیر ہوئے اور تمام اعدای مخذول در مردود اور مضروب ہوئین
بعد ازان کہ شاہزادہ بخدمت پدر پہونچا اور احوال ولی نعمت خود کا ملاحظہ کیا اشک حسرت چشمان سے اپنے جاری کیے عرش آشیانی نے
از روی التفات پدری اوسکو پیشتر بلوا کر باوجودیکہ مکرر رنجش خاطر افسے کتتے تھے فرمانے لگے کہ بابا سلطان سلیم مصلحت یہہ ہے کہ تا یہہ مہر سلطنت
تیری پر قرار پاوی اور دوست اور دشمن بیعت بن تیرے درآوین چندے در منزل مین اپنے توقف کر اور واسطے دیکھنے اور عیادت کو ہمارے
نہ آ اور استعداد مین اپنے رہ تو اور مردم کو اپنا کر یو اور اوسی ساعت اونکو بمنزل اونکے رخصت کیا اور بنا بر رعایت خاطر سلطان خسرو کے
کہ اوسکو محبت دوست رکھتے تھے خود کو بانیجانب نہ لائے اور حق تعالے نے توفیق رفیق نکری کہ تا حضور خود فرزند رشید اکرم اپنے کو قایم مقام
بنا دین اور تاج سلطنت فرق مبارک پر اونکے رکھین جب شاہزادہ بلند اقبال اس احوال اور غدر منافقان سے
واقف ہوا بمنزل خود تشریف لائے اور حکم فرمایا کہ سپاہی خود آوے نوکر رکھو بموجب حکم نماز شام سے صبح تک جو کوئی کہ پہونچا سرکار مین
نوکر رکھ کر یکمایہ علی الحساب ساتھ اوسکے دیا اور خلق عظیم دار السلطنت آگرہ مین پڑا اور شاہزادہ سلطان خسرو نے فرمایا دروازہ ہای قلعہ آگرہ کے
باندہی اور خان اعظم اور راجہ مان سنگہ اور یہہ جماعت کہ دولتخواہ سلطان خسرو کی تھی جانا تھا کہ سلطان خسرو کو ولیعہد کرین تفرقہ تمام
امراؤن پڑا سعید خان اور قلیچ خان و جمعی از امرا کہ دولتخواہ اس سلسلہ کے تھے بشرف ملازمت شاہزادہ صاحب اقبال سلطان سلیم کے
آنکر اور زمرہ دولتخواہان مین داخل ہوئے سلطان خسرو اندرون قلعہ کے جمعیت بہم پہونچاتا تھا اور مردم کی دلاسا کرتا تھا اور اپنا بناتا تھا
مگر خاطر اکثر اون لوگون کی بنا بر راستی اور درستی خواہ ملازمت وارث سریر مملکت کے تھے اور در حقیقت تمام و کمال جو بابی سلطان خسرو کے
اور شیخ فرید بخاری کہ نام مہام سپاہ کے سامنے اونکے تھی در درون قلعہ بخدمت عرش آشیانی قیام کرتے تھے خان اعظم و راجہ مان سنگہ بر محل مذکور گیا
کرتے تھے اور بنا بر رعایت خاطر سلطان خسرو کے جواب شافی نہین دیتے تھے برملا اشارت کرتے تھے کہ صاحب استحقاق و وارث سلطنت جا برین
نہین جانتا ہون مین کہ مال اس مہم کا ساتھ کسکو ہے ملی اور باطن مین خواہان وارث سریر ہوا ہون کے تھے جو رجوع مردم جانب سلطان سلیم کے
بیشتر تھی راجہ مان سنگہ و خان اعظم نے باہم اتفاق کیا اور مصلحت کری کہ اکثر مردم شاہزادہ کامگار سے رجوع لائے شیخ فرید تا حال نزد ہمارے ہے

بعد اوسکے خلوت مین مجلس حکما اور فضلا کی جمع کرکے دانائی اور عقلمندی کی باتین سنتا ہے علموں کے رموز اور دقیقونکی تحقیق ایک ایک سے دریافت کرتا ہے اور بیچ آئین ایجاد فرماتا ہے اسلاف کی غلطیونکو اصلاح دیتا ہے اور تلافی کیواسطے ضوابط صحیح اور درست مقرر کرتا ہے مجلس مین تاریخ دان بھی حاضر رہتے ہین اور روایات پیشین کو بے کم و کاست بیان کرتے ہین بعد اوسکے بادشاہ کچہریات گرمی میں حکام اور عمال کی سنتا ہے اور ہر ایک پر حکم مناسب جاری کرتا ہے تین طلوع آفتاب کے اہالی موالی جمع ہوتے ہین اور درون نکلتے ہی جلوہ شاہی سے سرفراز ہو کر کورنش بجا لاتے ہین بعد اوسکے بہت سے امورات متفرق انصرام پاتے ہین اس بادشاہ نے لڑائیان بہت کین کبھی کوئی صوبہ دار برسر مقابلہ آیا کبھی کسی ہندو راجہ سے جنگ ہوئی کبھی افغان محمدی بادشاہونسے جنگ ہوئی مملکت کی حدین اوسکی سلطنت سے متصل تھین میدان پڑے مختصر یہہ ہے کہ مالوہ دو دفعہ اوسکے قبضہ سے نکل گیا اور نو مرتبہ مفتوح ہوا صوبہ گجرات بھی بڑی لڑائی سے ہاتھ آیا کابل مین اوسکے بھائی نے سرکشی کی اور آخر مغلوب ہو کر عفو جرائم سے جان بر ہوا صوبہ بنگالہ مین کئی دفعہ سرکشی کی اور خطہ دلکشا کشمیر کہ اوسوقت تک کسی سے مفتوح نہ ہوا تھا اس بادشاہ نے خود عزیمت کی اور دکن کی مہم پر اپنے بیٹے کو بھیجا القصہ جہان اوسکے لشکر کا نشان جاتا تھا فتح و نصرت پیشوائی ہوتی تھی خاندیس بھی اوسنے فتح کیا برار کا صوبہ اسلح سے ہاتھ آیا احمدآباد بھی بہت لڑکر مفتوح ہوا اس بادشاہ کی یہہ سب سے پچھلی مہم تھی جسوقت کہ وہان سے آگرہ کی طرف مراجعت کرکے آیا اکیاون سال کی سلطنت کے بعد سنہ ۱۰۱۴ھ مین درمیان اکبرآباد کے عالم باقی رہا اوسی جگہہ اوسکی قبر درمیان سکندرہ بنی ہے اور تمام صفات ذاتی اور حسن انتظام امورات ملکی او مالی مین نیکنام رہا اوسکی تاریخ وفات کی یہہ

بیت فوت اکبر شد از قضائے الہ گشت تاریخ فوت اکبر شاہ

اس بادشاہ کے مذہب مین اختلاف ہے بعضے لکھتے ہین کہ یہہ بادشاہ شمس پرستی آفتاب پرست اور بعضے کہتے ہین کہ ہنود کے مذہب سے اوسکو اعتقاد تھا مگر اصل حال یہہ ہے کہ وہ کسی مذہب کا معتقد نہ تھا ان اوسکو ہر ایک مذہب کی کتاب سننے اور اعتقادات اور آئین ہر ایک مذہب کی دریافت کرنیکا شوق بہت تھا چنانچہ اوسی واسطے جہانگیر کی بادشاہ کو نامہ اکمہ کرتے مین یہہ پادری لوگ تحقیق مذہب عیسوی کے لیے بلوئے اور انجیل سنی اور مباحثہ اور مسلمانونکے عالمون مین ہوا چونکہ اکبر کسی مذہب کا تعصب نہ رکھتا تھا اسیواسطے وہ سلطنت اتنے دنون تک قائم رہی اور سب لوگ ہندو مسلمان وغیرہ اوسکی مدح مین تمام سے علوم ہوتا ہے کہ اوسکے زمانہ مین ادمی ہر فن کے اچھے اچھے ہم انکے تھے لہذا یہہ بادشاہ نامآور ہے

ذکر جہانگیر عرف سلطان سلیم

بندگان حضرت خدیو آفاق ورزان خلیفہ دوران جانشین مسند صاحب قرانی وارث افسر گورکانی خدیو جہانگیر کشور کشائی خسرو سکندر حشمت لوائی مسند نشین بارگاہ عظمت اقبال صاحب سریر دولت اجلال زیب افزائی ریاض کامرانی چمن آرائی جہانبانی زیور چتر گوہر فشان و مزین فہرست کتاب فتح بلندی بخش ہمت بلند سعادت افزائی طالع ارجمند فلک آفتاب اختر اوج خلافت و دیدار جہرہ انجم سپاہ عرش بارگاہ صاحب قران خورشید کلاہ بانی ارکان المجاہد المہدی ابو المظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی کی امیرمی ارباب فصاحت و بلاغت کے غواصان دریائی سخن اور نادرہ کاران اس فن سے ہین مخفی و مستور نہ رہے جسوقت مین کہ حضرت عرش آشیانی نے مرض طبعی جہال بستر بیماری پر صاحب فراش تھے شاہزادہ جوان صاحب اقبال سلطان سلیم رسم معہود ہر روز بوقت نماز دیگر خدمت و ملازمت مین تشریف لیجاتا تھا اور نماز شام تک حضور اشرف مین مشرف رہکر منزل اشرف اپنی کو سجو یلی آصفخان اعتمار کہ بکنارہ دریای جمن پر واقع ہے تشریف لیجاتا تھا جو بیماری بادشاہ کے ساتھ استداد کے کھینچی اور حکما و اطبا کہ بقراط جالینوس اور افلاطون وقت لینے گئے تھے دست معالجہ سے باز رکھا سب اور سفر آخرت حضرت شاہنشاہی کے متعلق ہوئی بعضے علماء اور ارکان سلطنت سخن خلافت و ولایت عہد کے درمیان لائے اور ہمیم القلب سے باعث اور خواہان اسکے تھے کہ سلطان خسرو ولیعہد ہوئے اور خلد وہلی زادہ درزمرہ بیمار مین لعروض حضرت عرش آشیانی پہونچاتے تھے کہ سلطان خسرو کو قائم مقام بناوین ایک روز خان اعظم و سعید خان و راجہ مان سنگ

تھوڑے دنوں کے بعد ہیمون بقال جو اصل کا رذیل مگر حوصلہ جلیل یہ کہتا تھا برسر بغاوت آیا اور فوج کثیر جمع کر کے مغلوں سے دو لڑائیوں میں فتحیاب ہوا یہانتک
کہ اکبر کو ستلج پار تک ہٹا لیگیا جسطرح پر اوسنے ابتدا میں اپنی ترقی جاہ و حشمت کیواسطے سعی کی تھی اگر اوسیطرح اپنے ارادہ میں قائم رہتا تو شبہ نہ تھا
کہ خاندان تیموریہ کا نام و نشان ہندوستان میں باقی نرہتا چونکہ تھوڑے پانی کا بلبلہ تھا اسلیئے جلد اوتر آیا اور دہلی میں قیام کر کے شان و شوکت
کی نمود میں مصروف ہوا اس عرصہ میں مغلوں نے لاہور میں جمعیت بہم پہونچا کر دہلی کا پھر قصد کیا اور پانی پت میں دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا
ہیمون نامی ہیمون کی فوج پر شکست پڑی اور خود وہ گرفتار ہو کر بادشاہ کے روبرو لایا گیا اوسوقت بہرام خان مشیر تدبیر سلطنت نے عرض کی کہ جہان پناہ
اس کافر کو اپنے ہاتھ سے قتل کریں اگرچہ دل بادشاہ کا نہ چاہتا تھا کہ اوسکے خون سے اپنے ہاتھ کو آلودہ کرے لیکن بہرام خانکے خاطر شمشیر برہنہ ہاتھ میں
لیکر ہیمون کے سر سے چھلا دی تب بہرام خان نے اوسوقت ایک ایسا ہاتھ مارا کہ ہیمون کا سر تن سے جدا ہوگیا اوسوقت تک تو بہرام خان بادشاہ کی
خیرخواہی میں رہا لیکن آگے کو اپنی خدمت پر مغرور ہو کر منت اور احسان یہ کہنے لگا اور نخوت کرنے لگا اکبر نے جبکہ اپنی قوت کو جانچ کر اوس سے ایسی بے اعتنائی
کی کہ بہرام خان کھلے بندوں باغی ہوگیا مگر شکست کھا کر اس نوبت کو پہونچا کہ پیغام بھیجا بادشاہ سے ملتجی عفو قصورات کا ہوا اکبر کے دل پر تحمیل میدانہی تھا
اوسکے قصوروں کو معاف کیا بلکہ بادشاہی جلوس لینے کیواسطے بھیجا بہرام خان آستانہ دولت پر قدم رکھتے ہی دستار گردن میں ڈالی اور پانوں دوان ہو کے
گریان اپنے تئین سریر خلافت کے سرنگون کیا اکبر نے خیرخواہ قدیمی سمجھکر دونوں ہاتھوں سے اوسکے سر کو اوٹھایا اور اگلے مرتبہ پر سب امیروں سے اوپر
بٹھلایا اور خلعت بیش بہا عنایت کیا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ اگر بہرام خانکو کاروبار سپہ گری خوش آوے تو حکومت کالپی اور چندیری کی اوسکے واسطے
موجود ہے اور جو حضور میں رہنا پسند خاطر ہو تو بھی عاطفت اور مکرمت شاہنشاہی بدستور قدیم بلا تفرقہ اوس خیرخواہ دیرینہ کے نسبت مرعی اور ملحوظ
ہوگی اور اگر طبیعت اوسکی عبادت در اپنے معبود کے بندگی کو چاہے تو مکہ کے حج کو روانہ ہو فوج اوسکے عزت اور منزلت کے موافق وہاں تک پہونچانے کیواسطے
ساتھ کر دی جائیگی بہرام خان نے جوابدیا کہ جب ایک مرتبہ قصوروار ٹھہرا اب کس منہ سے سدا حضور میں رہنے کی کرون حضور سے قصور اوسکے معاف ہوئی
اسکو دولت عقبی اور سعادت دارین سمجھتا ہوں اور یہی بہترین انعام خدمات سابقہ کا ہے اور اوسکی تمنائے دلی یہ ہے کہ فکر عاقبت میں مصروف ہو اور حضرت
سلطان سے اجازت حج کی لی بادشاہ اس امر میں متعرض نہوا اور بہرام خان نے بہت بھیڑ بھاڑ لیکر مکہ کا عزم کیا لیکن راہ میں کسی شخص کے ہاتھ سے جسکے
باپ کو اوسنے ایک لڑائی میں مارا تھا مقتول ہوا اکبر نے بڑی عدل و داد کے ساتھ بادشاہت کی اور باوجود مہموں متواتر کے بہت سا وقت انتظام ملک
اور بندوبست امورات مالی میں صرف کیا سائر ابواب جنگی اور ملکی اور مالی اور محصولوں کے واسطے ضابطہ مقرر و معین فرمائی اوسنے ایسے آئین اور قانون جاری کیے
کہ اونکا بیان اس مختصر میں گنجائش نہیں رکھتا ابوالفضل کے اکبرنامہ کی چند سطرون کا مضمون جو یہان لکھا جاتا ہے اوسکے اوضاع اور اوصاف کی کیفیت
میں کافی ہے ہمیشہ ہمت اس بادشاہ کی اسی پر مصروف رہی کہ سب آدمی کے دلوں کو ہاتھ میں لاوے اور باوجود بیشمار شغلوں اور بیحساب فکروں کے
جو شہنشاہ عادل اور رعیت نواز کو ضرور ہے اوسکے دل پر کبھی اضطراب ظاہر نہیں ہوتا بلکہ جب دیکھو شاد نظر آتا ہے کبھی مرضی الہی سے قدم باہر نہیں رکھتا اسلئے
کہ تشنہ علم اور فضل کا ہے عالموں اور فاضلوں کی صحبت سے استفادہ کرتا ہے اور اپنی فہم رسا اور انتظام شائستہ پر نازان نہیں ہوتا ہر ایک بات پر کان دہرتا ہے
اس خیال سے کہ دیکھئے کسیکے منہ سے کیا بات سننے میں آوے اور کس امر کی ہدایت اور عقدہ کشائی ہو باوجود اسقدر قدرت اور شوکت کے کبھی غصہ
اوسکے دل پر نہیں آتا بلکہ ہمیشہ خیالات نیک اوسکی طبیعت کے گرد ہجوم کئے رہتے ہیں ملت اور مذہب کی تحقیر و تضحیک کا کلمہ اوسکے منہ سے نہیں نکلتا اور امورات
واجب میں کبھی کاہلی اور تغافل اوسنے ظہور میں نہیں آتا یہ بادشاہ ہر بات پر سجدہ شکر کا درگاہ ایزدی میں بجالاتا ہے اور ہمیشہ نگران اپنے حال اور افعال کا
رہتا ہے خصوص صبح و شام اور نصف شب اور نصف روز اول کہ تمام امورات دنیوی سے کھینچکر طرف معبود کے رجوع کرتا ہے گناہگاروں کی تقصیرین
معاف کرتا ہے رعایا کی رفاہ اور آسودگی پر نظر رکھتا ہے خواہش نفسانی کا طالب نہیں ہوتا اور نصف روز میں ایک مرتبہ تناول طعام فرماتا ہے اور
خواب بہت کم کرتا ہے باقی تمام وقت امورات ضروری کے انصرام میں خرچ کرتا ہے شام کو تھوڑی دیر کی آرام کے بعد کام میں مصروف ہوتا ہے

بھی بھر کا یہان تک کہ بادشاہ کا حکم ہوا کہ ابو الفضل ہمارے سلام کو حاضر نہوا کرے لیکن شیخ جسوقت کہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر رہتا تھا اسنے
بار بار عرض کیا تھا کہ مین حضور کے سوای اور کسیکو نہین جانتا ہون اور شاہزادہ کی بھی التجا نہین اوٹھاتا اس سبب سے مجھے سب لوگ آزردہ
رہتے ہین اور اکبر بھی اسبات کو اچھی طرح جانتا تھا اور اسکی صحبت اور عقلمندی سے بہت خوش تھا تھوڑے دنون بعد آپکی تقصیر معاف کرکے
پھر مہربان ہوا اور بنے سبب کبھی اوسکو اپنے پاس سے جدا نہین کرتا تھا ایکدفعہ ممالک دکن کے بعض ضروری کامونکو روانہ کیا اور اسنے
وہان جاکر بڑی محنت اور مشقت سے وہانکا بندوبست اور تدبیرین قرار واقعی کین جسوقت بادشاہ کے حسب الطلب یعنی ملکی مصلحت کیواسطے
تھوڑے فوجونکے ساتھ اکبرآباد کو آتا تھا اوسوقت جہانگیر بادشاہ سے برگشتہ ہوکر الہ آباد مین مقیم تھا اور ابو الفضل سے بہت آزردہ رہتا تھا اوسکو
اکیلا دکن سے آتا ہوا اسنکر وقت پاکر راجہ نرسنگدیو کہ وہ بھی بادشاہ سے باغی ہو شاہزادہ کے ساتھ تھا کہا کہ رستہ مین اسکا سر
کاٹ ڈال اسنے اسبات کا ذمہ کر جلدی جلدی دکن کیطرف روانہ ہوا اجین مین جا پہونچا اور راجپوتونکی فوج لیکر گھات کی جگہہ آ شیخ کے
مارنے کا ارادہ کیا یہہ بھی بڑا جوانمرد تھا وہین رک کر لیتے تھوڑے سے ساتھیون سمیت اوپر حملہ کیا راجپوتونکی جماعت نے ہر طرف سے اوسے
گھیر لیا آخر شیخ نیزہ کا زخم کھاکر زمین پر گرا بعد اوسکے ہمراہی بھی مرے یہہ واقعہ سینتالیسوین سنہ جلوس مطابق ۱۰۱۱ سنہ ہجری مین ہوا راجہ نرسنگہ
نے شیخ کا سر کاٹ کر الہ آباد مین شاہزادہ کے پاس بھیجدیا اکبر یہہ حادثہ سنکر بیخود ہوگیا اور اوسنے کمال افسوس سے اپنا ہاتھ سینہ اور
منہ پر مارا اور رای رایان پتر داس اسطرف کے فوجدار کو جسکا منصب تین ہزاری تھا شیخ عبدالرحمن ابو الفضل کے بیٹے اور اور امیرونکے
ساتھہ نرسنگدیو کے استیصال کے واسطے مقرر کرکر حکم دیا کہ جبتک اس بدبخت کا سر کاٹ نہ لین ہرگز لڑائی سے باز نہ رہین اور پھر بادشاہ نے
یہہ بھی کہا کہ شیخ کے سر کے بدلے اس بدذات کا سر کیا حقیقت رکھتا ہے اگر یہہ بیٹے کو سو تیغ پاتا تو اچھا ہے

بیان حال میان تان سین کلاونت

سنہ ساتوین جلوس مین راجہ رام چند پانڈہ کی حاکم نے تان سین کلاونت کو اکبر بادشاہ کے خدمت مین بھیجا یہہ شخص اپنے عہد مین راگ کے
علم مین یکتا تھا اور کہتے ہین کہ ایسا کلاونت نہ تو کوئی اس سے پہلے ہوا اور نہ اب تک بلکہ اس فن کے گویے اپنے تئین اوسکا پیرو سمجھتے ہین اور اوسکا
نام تعظیم سے لیتے ہین چونکہ بادشاہ موسیقی کے فن مین اچھا جانتے تھے اور یہہ تو اسمین کامل ہی تھا اسلیے اسکے ساتھ صحبت رکھکر اکثر
اس سے نکتے اوٹھاتے تھے ۳۴ سنہ جلوس مین اسنے وفات پائی بادشاہ کو اسکے مرنے سے بہت رنج والم ہوا اسکی قبر گوالیار مین موجود ہے

محمد جلال الدین اکبر ابن ہمایون بادشاہ۔

ہمایون بادشاہ کے وفات کے بعد ہندوستان کے تخت نے ایسی شہنشاہ کے جلوس سے زینت پائی جسکا ثانی اس زمانہ تک پیدا
تو کیا کسی مملکت مین نہوا ہوگا یہہ بادشاہ جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون تھا جسکے نیر اقبال کے روبرو کسی بداندیش اور حسد کے
چراغ نے فروغ نپایا اور باوجودیکہ اپنے باپکے وفات کے وقت تیرہ برس سے زیادہ عمر کا نہ تھا لیکن کسیکا حوصلہ نہ پڑا جو اوسکے تخت نشینی کا مانع
ہوتا ہنگام طفولیت مین بجای حضور تربیت اوستاد کی اوسنے بڑی بڑی آفتین پیر فلک کے ہاتھہ سے کھینچی تھین اور بہت سی مصیبتین اپنے باپ کے
دشمنونکے ہاتھہ سے اوٹھائی تھین باوجود اسکے اپنے ذہن عالی مین صفائی اور عقل خداداد کی رسائی سے چندروز مین معاملات سیاست اور ملکداری کے
رموز کو خوب سمجھنے اور ہر امر کے نیک و بد کو اچھی طرح پہونچنے لگا طالع کی خوبی سے بہرام خان اتالیق بھی اوسکو ایسا ملا جو ہمیشہ اوسکی خیرخواہی کا دم بھرتا تھا
اور سوای ایک بات کے گستاخی اور بیباکی اوسکے مزاج مین تھی اور سبطرح سے اپنے مالک کی وفاداری و ترقی دولت مین ثابت قدم رہتا تھا اکبر بادشاہ کے جلوس کے

بیان تعمیر قلعہ الہ آباد عرف پراگ

اکبر بادشاہ اطراف بنگالہ کے سرکشونکی استیصال کیواسطے پورب کے ملکون مین جاکر اسطرف شکار کرتا پھرتا تھا سیر کرتے کرتے ایک ایسے مکان مین جا پہونچا کہ جہان گنگا جمنا آپس مین ملی ہوئین اور ہندؤن کے عقیدہ موافق یہہ استہان تیرتھ کا ہے اور بہت شریف جگہہ ہے اکبر نے دونو دریا کے ملاؤ پر ایک بہت بڑا قلعہ بنا شہر بسا کر اوسکا نام الہ آباد رکہا اور یہہ عمارت اٹھائیسوین سال جلوس اکبری مین مطابق سنہ ۹۹۰ ہجری مین تمام ہوئی اور بادشاہ یہین تھا کہ سنا کہ سرکش بھاگ کر ملک بنگالہ سے نکل گئی بادشاہ نے یہان سے محمد حکیم میرزا کے فتنہ و فساد دفع کرنے کے لئے پنجاب کی طرف کوچ کیا۔

بیان برخے حال شیخ ابو الفیض فیضی

جب اکبر بادشاہ نے شیخ مبارک اور اوسکی اولاد کی دانائی کا حال سنا قدر دانی کی راہ سے انکے حاضر ہونیکا حکم دیا بارہوین سال جلوس مین شیخ ابو الفیض بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا یہہ شیخ مبارک کے بیٹون مین سب سے بڑا تھا اور شاعری مین اسکا تخلص تھا فیضی جب بادشاہ کی ملازمت کیوقت اسے پنجرہ نقرئی کے باہر کھڑا کیا اسنے یہہ قطعہ فارسی فی البدیہہ پڑھا **قطعہ** بادشاہا درون پنجرہ ام ٭ از سر لطف خود مرا جادہ ٭ زانکہ من طوطی شکر خوارم ٭ جای طوطی درون پنجرہ بہ ٭ یہہ اشعار بادشاہ کے پسند آئے اسی دن سے اسکو اپنے خاص نوکرون مین رکہا اور روز بروز اسکا مرتبہ بڑھنے لگا ہوتے ہوتے تینتیسوین سال مین ملک الشعرا خطاب پایا اور انتالیسوین سال قرآن کی بے نقط تفسیر اور کتاب نلدمن اور مرکز ادوار تصنیف کر کے بادشاہ کے نذر گذرانی بادشاہ نے بہت خوش ہوکر تحسین و آفرین کی اور چاہا تھا کہ جیسے شیرین خسرو ہے اسکے مقابلہ مین سلیمان بلقیس اور ہفت پیکر کے مثل ہفت کشور اور سکندر نامہ کے برابر اکبر نامہ تصنیف کرے پر یہہ کتابین تمام کو نہ پہونچین کہ اسکی عمر تمامی پر آئی بادشاہ اسکی خدمت اور حقوق کے سبب سے بہت دوست رکھتا تھا اور شاہزادہ بھی اس سے فایدہ اوٹھاتے تھے اسلیے اسکے ایام بیماری مین خود بادشاہ اور شاہزادہ اسکے عیادت کے واسطے گئے فیضی نے اوسوقت یہہ رباعی کہی **رباعی** دیدی کہ فلک بمن چہ نیرنگی کرد ٭ مرغ دلم از قفس شب آہنگی کرد ٭ آن سینہ کہ عالمی درو میگنجید ٭ تا نیم نفس بر آوردم تنگی کرد ٭ چالیسوین سال جلوس اکبری مین دنیا سے اوٹھ گیا

بیان احوال شیخ ابو الفضل علیہ الرحمۃ

اکبر بادشاہ نے انیسوین سال جلوس مین ابو الفضل شیخ مبارک کے بیٹے کو جو فیضی سے چھوٹا تھا قدر دانی کی راہ سے اپنے پاس بلوایا ابو الفضل نے آیۃ الکرسی کی تفسیر اکبر کے نام پر بنا کر ملازمت حاصل کی چنانچہ بادشاہ کے بہت پسند پڑی بادشاہ اسپر کمال مہربانی فرماتا تھا اور بڑھتے بڑھتے اسکا مرتبہ ایسا بڑہا کہ بڑے بڑے امیرون اور وزیرون سے بھی مرتبہ مین زیادہ ہوکر بادشاہ کا مقرب اور صلاحکار ہوگیا اور دربار کے سب لوگ حسد کہانے لگے شاہزادون سے سردارون نے ملکر ارادہ کیا کہ اسے جڑ پیڑ سے اوکھاڑ دیجے آخر ایکدفعہ کی بات ہے کہ شیخ مبارک اسکے باپ نے جلین جیات قرآن کی تفسیر تصنیف کی تھی پر اوسمین بادشاہ کا نام درج نہ تھا جب شیخ نے وفات پائی ابو الفضل نے جیسے زمانہ کا دستور اور رواج ہے کتاب کی شروع پر بادشاہ کا نام مندرج کیا اور اوسکی کئی نقلین کرواکر اکثر ولایتون اور شہرون مین بھیجدین بادشاہ بہت خفا ہوا اور جہانگیر اور امیرون نے ایسے وقت کو غنیمت جانکر بادشاہ کو اور

ذکر اکبر بادشاہ - بیان اس حال کا کہ اکبر نے ہندوستان کے راجاؤنکی بیٹیان اپنے گھر مین لین

جبکہ اکبر کو تخت پر بیٹھے ہوئے کچھہ مدت ہوئی اس عرصہ مین اسنے دشمنون پر غالب آ اور چتوڑ کا قلعہ رانا کے ہاتھ سے چھین کر اوسکو برباد کر دیا اور اپنا دبدبہ دکھانے کو چاہا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے راجاؤن کی بیٹیان اپنے اور اپنی اولاد کیواسطے لین چنانچہ پہلے ہی حسن خان میواتی سے کہ دار الملک کے سب میدان مین بڑا تھا اسکی بھتیجی مانگی وہ خود بھی مسلمان تھا اس لحاظ سے اسنے لڑکیکو بادشاہ کے حرم سرا مین بھیجدیا پھر راجہ بہارا مل کچھواہہ کہ ہندونکے سب راجاؤن مین بڑا تھا اسکی نسبت بھی یہہ ہی حکم ہوا کہ اسنے پہلے تو دین کی مخالفت سے نمانا آخر لاچار ہوکر اپنی لڑکی اکبر کو بیاہ دی

بیان ولادت شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر اور اکبر کا اجمیر جانا

اکبر کو بیٹے کی چاہنا از بس تھی اسکے کوئی لڑکا نہوتا تھا اور جو عورتین حمل سے بھی ہوتی تھین تو پیٹ گر جاتا تھا اور جو کبھی لڑکی جنتی تو تھوڑے دنون سے زیادہ کوئی لڑکا نہ جیتا تھا آخر اپنے خیر خواہونکے کہنے سے شیخ سلیم کی خدمت مین گیا اور اوس زمانہ مین یہہ فقیر بہت کراماتی اور مجیب الدعوات تھا اور جسوقت کہ بادشاہ اسکے پاس گیا قصبہ فتحپور سیکری مین رہتا تھا بادشاہ نے اس درویش کے حسب الارشاد و قصبہ کے قریب بادشاہی عمارتین بنوا کر فتحپور نام رکھا اور اپنا دار السلطنت ٹھرایا اس بزرگ کی دعا سے خدا کی عنایت مددگار ہوئی یعنی چودہوین سن جلوس مین ۹۷۷ ہجری مین راجا بہارا مل کی لڑکی کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا اس درویش کی مناسبت سے اس لڑکے کا نام سلطان سلیم رکھا اور اکبر کو خواجہ معین الدین چشتی کا بڑا اعتقاد تھا یہہ عہد کیا تھا کہ اگر خدا تعالے لڑکا مجھے نصیب کرے تو خواجہ کی مزار پر پیادہ جاؤن جب شاہزادہ سلیم پیدا ہوا اکبر نے عہد پورا کرنے کو فتحپور سے اجمیر تک کہ سات منزل اور ہر منزل بارہ بارہ کوس کی ہے پیادہ پا جاکر زیارت کی رسمین بجا لایا تب شاہزادہ سلیم بالغ ہوا تب راجہ بھگونت سنگھ ولد بہارا مل کچھواہہ کی بیٹی اسکے نکاح مین آئی تھی دوسری دفعہ منوہر راجہ ولد راجہ مالدیو کی بیٹی سے بیاہی گئی یہہ راجا جودہپور کا حاکم تھا اور ملکونکی فراخی اور لشکر کی زیادتی مین سب سے بڑا راجا گنا جاتا تھا اس راجہ نے اپنی عزت اور آبرو بڑہانے کو اس شادی مین بادشاہ کے تشریف لانے کی التماس کی اور ایک بہت خاصی محل ترتیب دی اکبر اسکی عزت کا پاس کرکے اسکے گھر گیا اور راجا بھی نذر و نیاز کی رسمین بجا لایا اور لشکریون سے تا گیسٹ تک سبکو بہاری بہاری خلعت پہنائے اور بڑے بڑے سرداروںکی ضیافت کی تحفہ دئیے اور جہیز کے طور پر بہت قیمتی پارچہ اور جواہر اور برتن اور ہاتھی اور گھوڑے اور لونڈیان اور غلام دیکر بادشاہ کو داماد کو بیٹی سمیت رخصت کیا اس شادی سے پہلے راجہ بھگونت کی بیٹی سے شاہزادہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جسکا نام سلطان خسرو رکھا تھا پھر منوہر راجا کی بیٹی سے ۱۰۰۰ ہجری مین جلوس اکبر کے سلطان خرم جو شاہجہان کرکے مشہور ہے پیدا ہوا

بیان قلعہ اکبرآباد عرف آگرہ

دسویں سال جلوس مطابق ۹۷۲ ہجری مین اکبرآباد کے قلعہ کی نیو رکھی گئی ہر روز چار ہزار آدمی عمارت کے کام مین استاد سنگتراش اور معمار اور بڑھئی اور مزدور کام کرتے تھے نیو اس قلعہ کے پانی تک پہونچی ہے عرض مین تیس گز اور طول مین ساٹھہ درعہ کنگوروں تک پتھر کاٹ تراش کر بنایا ہے اور اسمین بڑی بڑی عمارتین اور محل بنائے ہین آٹھہ برس کے عرصہ مین یہہ قلعہ اور شہر تعمیر ہوکر اسکا اکبرآباد نام رکھا گیا یہہ شہر ہند کے سب ملکون کے بیچا بیچ ہے اور اسکی آب و ہوا اور دریا کی سیر بہت خاصی ہے

مگر اہل علم اور ارباب کمال اوسکے عہد مین بہت فراہم ہوئے تھے اور خود اکبر ہندو تھا نہ مسلمان تھا نہ آتش پرست تھا عیسائی طریقہ کے دستور اوسکے عمل مین تھے ملا عبد القادر بدوانی نے جو ابتدا مین پیش نماز اکبر کے تھے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ واسطے تعلیم اور درس انجیل کے بھی پادریونکو بلوایا تھا اور اونکی بہت تعظیم اور تکریم جسطرح ارباب کمال کی عزت کرنی چاہیئے وہ کرتا تھا اور پادریون کا مباحثہ بھی ہوا کرتا تھا الغرض اکبر پابند کسی ملت کا نہ تھا ابو الفضل اور فیضی کے فیضان صحبت سے ملحد ہوگیا تھا اور ان لوگون نے مرتبہ خوشامد کا اس تب کو پہونچایا تھا کہ اکبر کو خدا بنادیا تھا اسی سبب سے بعضے ارکین سلطنت اور اہل علم اور ارباب کمال اکبر کی نظرون سے گر پڑے تھے اور ابو الفضل سے زیادہ اور کوئی مقبول بارگاہ سلطانی نہ تھا لیکن ابو الفضل کی لیاقت اور علم و فضل مین کچھ شبہ نہین اور اکبر ہندو و مسلمان سب سے برابر معاملہ رکھتا تھا اور یہی باتکو اپنی حسن انتظامی کا باعث سمجھتا تھا اور اوسکے پاس اچھے اچھے لوگ تھے ابو الفضل علامہ عصر تھا اوسکا بھائی فیضی بڑا مقربان سلطانی سے تھا علم مین خوب دستگاہ رکھتا تھا اور شاعر بھی بہت اچھا تھا شاستر بھی اچھی جانتا تھا چنانچہ لیلاوتی و قصہ نلدمن اوسنے شاستر سے فارسی مین ترجمہ کیا ہے اور ایک تفسیر کلام اللہ کی اوسنے لکھی ہے کہ ساری تفسیر کے حروف نے نقطہ ہین کسی حروف پر نقطہ نہین اور کوئی مطلب بھی فوت نہین ہوا اور لاڈو بیگم فیضی کی بہن تھی زوجہ اسلام خان اور اکبر کی ارکین مین عبد الرحیم خان خانان کہ اوسنے گجرات اور بنگالہ کی لڑائیون مین اچھے اچھے کام کئے تھے اور راجہ ٹوڈرمل کہ ابتدا مین دیوان تھا بعد ازان وزیر بھی ہوگیا تھا اکثر لڑائیون مین اوسنے جان فشانی کی تھی اور راجہ بیربل اکبر کے عہد مین منصب ۳ ہزاری رکھتا تھا واسطے تادیب افغانو کے گیا تھا زین خان سے لڑا تھا وہان مارا گیا اور بیربل بہت لائق تھا اور راجہ مان سنگہ مرد شجاع تھا اکثر لڑائیون مین اکبر کی طرف سے داد شجاعت کی دی تھی اور مورد تحسین و آفرین کا ہوا تھا راجہ بہارا مل کچھواہہ کہ اوسکی بیٹی شاہزادہ سلیم سے منسوب ہوئی تھی اور اکثر لوگ آزمودہ کار یگانہ آفاق اکبر کے عہد مین جمع ہوئے تھے اسی سبب سے اکبر کی سلطنت بہت اچھی تھی اور حال انتظام کا آئین اکبری سے بخوبی ظاہر ہے اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور قاضی مبارک گوپاموی اور قاضی نور اللہ شستری کہ حکام آگرہ مین تھا اور شیعونکے پیشوا اور امام وقت تھے اور میر فتح اللہ شیرازی کہ بڑے عالم زبردست تھے اور اکبر سے بڑی موافقت رکھتے تھے حکیم ابو الفتح گیلانی کہ اکبر کے مزاج مین اونکو بڑا دخل تھا اوس عہد مین اکثر لوگ اونسے حسد کرتے تھے غرض یہ سب لوگ شریف اہل کمال جنکا ذکر کتب مین بخوبی مندرج ہے اور تصنیفات سے اونکی کتابین علوم اور فنون مین اب تک مروج ہین اکبر کے عہد مین موجود تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی قدس سرہ بڑے بزرگ اور اہل کمال سے تھے اونکی دعا کے سبب اکبر کے یہان لڑکا پیدا ہوا تھا چنانچہ اوسی نے اونکے گھر مین پرورش پائی تھی سیزدہم تاریخ جمادی الثانی ۱۰۱۴ ہجری مین سہ شنبہ کو اکبر مر گیا سکندرہ مین قریب اکبر آباد وہ مدفون ہے بعد مرنے کے اوسکا بیٹا سلیم شاہ ہوا

روضہ سکندرہ

محمد جلال الدین اکبر نے اپنی حیات مین یہہ روضہ بنوایا بہشت آباد اوسکا نام ہے اور جلال الدین اکبر اوسمین مدفون ہے دروازہ روضہ کا بہت بلند بنا ہوا ہے اور بلند بھی ہے نیچے کے درجے مین ایک تہ خانہ ہے وہان تاریکی رہتی ہے ایک تعویذ قبر کا تہ خانہ مین ہے اور اوپر کے درجے مین ایک تعویذ قبر کا ہے سنگ مرمر کا دو نو بنام ایسے تعویذ پر کندہ ہین اور صحن کشادہ ہے گرد اگرد جالیان ہین دیوارون مین اور جالیون مین طرح طرح کے گل بوٹے کندہ ہین اور ان جالیونکے اوپر یہہ شعر فیضی کے کندہ ہین وسمین سے تھوڑے شعر لکھے جاتے ہین

اشعار

بنام سہنشاہ ملک قدم ☆ کزو نقش ہر بود از عدم ☆ ہمہ بادشاہان روی زمین ☆ از و صاحب تاج و تخت و نگین ☆ بہ جمشید انگہ سراے سپنج ☆ بشاہان با افسر و تاج و گنج ☆ گر از عدل ایشان شود روزگار ☆ شگفتہ تر از باغ چون نوبہار ☆ رہ داوری را چو گیرند پیش ☆ شناسند بنگاہ ہیچ خویش ☆ بہ نہصد فزون بود و شصت و دو سال ☆ کہ شاہ اکبر آن سایۂ ذو الجلال ☆ ببالای زرینہ مسند نشست ☆ بر تخت او گشت افلاک پست ☆ چو لطف خدا لطف او عام بود ☆ بہر کار انیش بانجام بود ☆ بگیتی چو افزون پنجاہ سال ☆ چنین کرد شاہی ز روے جلال ☆

اس تاریخ سے معلوم ہوا کہ سنہ ۹۶۲ ہجری مین جلال الدین اکبر تخت سلطنت پر بیٹھا اور سنہ ۱۰۱۴ ہجری مین فوت ہوا باون برس اوسنے سلطنت کری

ہمایون نے یہہ حال دیکھکر ایک شخص مسمی سکندر کو جو شیر شاہ کا بھتیجا اور فن سپاہ گری مین بڑی دستگاہ رکھتا تھا تخت دہلی پر بیٹھا دیا اوسنے اسی ہزار آدمی کی فوج جمع کرکے ہمایون کے مقابلہ پر کوچ کیا بڑی بھاری لڑائی جانبین کی گرمی سے ہوئی اکبر بن ہمایون نے جو اوسوقت صرف تیرہ برسکا تھا اس لڑائی مین بڑی داد مردانگی کی دی اور اوسکو دیکھکر سپاہ کو جانفشانی کا ایک عجیب شوق ہوگیا چنانچہ ہمایون نے پٹھانون کو شکست دی اور اونکی فوج تتر بتر ہوگئی اور سکندر شاہ ایسے زرخیز ملک کو اسر چھوڑکر کوہ شمال کیطرف بھاگ گیا۔ ہمایون نے تیرہ برس کے بعد دوبارہ اپنے باپ کے تخت پر جلوس کیا پر ایک برس بھی اوسکے جلوس کو گذرنے نپایا تھا کہ ایک روز کسی تقریب سے کتبخانہ کی چھت پر چڑھا اور وہان دیر تک تفریح کا شغل کیا بعد ازان تھککر ہوا کھانے کو بیٹھ گیا اسمین اذان ہوئی چاہتا تھا کہ عصا ٹیک کر اوٹھے مگر چونکہ وہان سنگ مرمر کا فرش تھا اسواسطے لکڑی پھسل گئی اور وہ سنبھل نہ سکا اور چھت سے نیچے گر پڑا چند روز بیمار رہکر ۱۵۵۶ء عیسوی مین جان بحق تسلیم ہوا

تاریخ وفات ہمایون بادشاہ

ز بام قصر خود افتاد ناگاہ ۔ وزان عمر عزیزش رفت برباد ۔ پی تاریخ او گاہی رقم زد ۔ ہمایون بادشاہ از بام افتاد ۔ یہ بادشاہ نہایت شجاع اور دل عزیز اور فاضل اور کم قسمت تھا جیسی مصیبتین اسپر گذری ہین کبھی بادشاہ پر نہین گذرین اور اوسکی یہہ وجہ ہے کہ وہ رحم دل بہت تھا چنانچہ تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ اگر یہہ بادشاہ سنگدل ہوتا تو بہت بڑا بادشاہ اپنے وقت کا ہوتا اگر اسزمانہ مین یہہ قاعدہ قرار پاتا کہ سوای بڑے بیٹے کے اور کوئی بیٹا وارث سلطنت نہو سکتا تو کبھی ایسی قباحتین پیش نہ آتین جو اوس وقت ظہور مین آئین۔

ذکر جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ

۱۵۵۶ء عیسوی مین تیرہ برس کی عمر مین جلال الدین اکبر ہمایون کی مرنے کے بعد تخت سلطنت پر بیٹھا اور نوین نومبر ۱۶۰۵ء مین جلال الدین اکبر مرگیا باسٹھہ برس کی اوسکی عمر تھی اور مدت سلطنت جلال الدین اکبر کے اکاون برس مین بعد ہمایون کے فوت ہونے کی جب اکبر تخت سلطنت پر بیٹھا بہرام خان بالکل مالک سلطنت کا تھا اور اکبر برای نام بادشاہ بہرام خان کے خوف سے بھاگ کر آگرہ مین آیا اور سردار اطراف و جوانب کے اکبر کے رفیق ہو گئے جب سے سلطنت اکبر کی نمودار ہوئی کئی تاریخ کی کتابون سے جسقدر حال اکبر کا معلوم ہوا بسبیل اختصار کے لکھا جاتا ہے پانچوین تاریخ شہر رجب ۹۴۹ھ ہجری مین شب یکشنبہ کو بطن حمیدہ بانو بیگم سے پیدا ہوا جنکا لقب بعد مرنے کے مریم مکانی ہے اور دوسری تاریخ ربیع الثانی ۹۶۳ھ ہجری مین سریر سلطنت پر بیٹھا اوسوقت عمر اکبر کی تیرہ سال آٹھہ ماہ ستائیس دن کی تھی اور جلال الدین اکبر بیٹا نصیر الدین ہمایون کا اور ہمایون بیٹا ظہیر الدین بابر کا اور بابر بیٹا عمر شیخ میرزا کا اور وہ ابو سعید میرزا کا بیٹا تھا اور ابو سعید میران شاہ کا بیٹا تھا اور میران شاہ امیر تیمور کا بیٹا تھا امیر تیمور سے اکبر تک سات پشتین ہوئین اور جلال الدین اکبر کے تین بیٹے تھے ایک نورالدین جہانگیر عرف سلطان سلیم کہ بعد اکبر کے سریر آرای سلطنت ہوا تھا دوسرا بیٹا اکبر کا سلطان مراد کہ ۱۰۰۷ھ ہجری مین بسبب مداومت شراب کے ولایت دکن مین مرگیا تیسرا بیٹا اکبر کا سلطان دانیال وہ بھی بسبب کثرت شراب خواری کے ۱۰۱۳ھ ہجری مین دکن کیطرف فوت ہوا اور اکبر کی تین بیٹیان تھین ایک شہزادی خانم دوسری شکر النساء تیسری آرام بانو بیگم اور ابتداء مین جلال الدین اکبر کو فقرا اور صلحاء سے کمال ارادت تھی اور بہایت تعظیم و تکریم قدر و منزلت اونکی کرتا تھا اور ہفتہ مین ایک رات مقرر تھی اوسمین صرف مجمع علما کا ہوتا تھا اور اچھی اچھی باتین علم اور فضل تہذیب اخلاق کی سنا کرتا تھا بعد ازان جب جلال الدین اکبر نے بعضے راجاؤنکی بیٹیون سے شادی کی تو اوسکا حال بدل گیا اور اکثر ہنودون کی طریقے برتنے لگا جب ابوالفضل مشرف اندوز ملازمت ہوا تو اکبر کا حال دگرگون ہوا یہانتک کہ سبکا مدار دین و دنیا کا کام صرف عقل پر کرنے لگا

جب چند آدمیونکے ساتھہ امرکوٹ میں جو سندہ کے قریب واقع ہے پہونچا تو وہانکا راجہ نہایت تواضع سے پیش آیا اور جو مدارج مہمان نوازی کے ہیں بجالایا اوسی جگہہ اکتوبر کی چودہوین تاریخ کو سنہ ۱۵۴۲ع میں اکبر متولد ہوا یہہ وہی اکبر ہے جو بڑا نامور بادشاہ ہندوستان کا ہوا لیکن بادشاہ کو اوجابہی سے بھاگنا مقدم تھا یہہ طفل ایک سردار نمکحرام و بدذات کے ہاتھہ آگیا جسنے اوس لڑکے کو لیکر مرزا کامران یعنی بادشاہ کے بھائی کو جو کابل و قندہار کا بادشاہ اور ہمایون کا دشمن جانی تھا حوالہ کردیا سلطان طہماسپ شاہ فارس نے جب سنا کہ ہمایون نے سکنائے ہند سے بہت مصیبتیں اوٹھائی ہیں ایک نامہ بدیں مضمون ہمایون کو لکہا کہ تم یہان چلے آؤ میں بہرحال تمہارا معین و مددگار ہون اور جسقدر مجھسے ہوسکیگا تمسے نیک سلوک کرونگا ہمایون تو جان سے تنگ تھا فوراً فارس کو روانہ ہوا اور ایک سال تک اصفہان میں رہا شاہ ایران نے ہمایون سے کچہہ عہد و پیمان کیے اور اوسکو دس ہزار سوار دیکر کہا کہ تم اپنے ملک موروثی کو دوبارہ حاصل کرو ہمایون نے یہہ مدد نعمت غیر مترقبہ سمجھی اور پہلے اوسنے کابل پر جہان اوسکا بھائی کامران حکومت کرتا تھا اور جسکے پاس اوسکا بیٹا اکبر تھا چڑھائی کی جبکہ اوسنے شہر کا محاصرہ کیا کامران نے اوسکے بیٹے اکبر کو لکڑیون میں باندہ کر فصیل شہر سے لٹکا کر دکھلایا اوس سے اوسکا یہہ مطلب تھا کہ اگر تم حملہ کروگے تو میں اس تمہارے بیٹے کو لکڑیون میں جلادونگا باوجود اس دردناک اور رحم انگیز حال کے دیکھنے کے بادشاہ اپنے عزم پر مستقل رہا مگر بہت دہمکیان اس امر قبیح کے روکنے کے واسطے دیتا رہا کامران نے تو اکبر کو تو کچہہ نہ ستایا مگر اپنے ہمراہی لوگ کابل سے لیکر نکل گیا ہمایون نے شہر میں داخل ہوکر اپنے بیٹے کو چھاتی سے لگایا اور اپنے تئین ازسرنو بادشاہ بنایا نو برس تک ہمایون نے اس شہر میں سلطنت کی اگرچہ اوسکا بھائی اس عرصہ میں اوسکو متواتر ستاتا رہا لیکن انجام کار متواتر شکستونکے سبب سے مغلوب ہوا بعد ازان چھہ برس کے عرصہ میں اپنے تمام ملک موروثی کو فتح کرلیا اس ہنگامہ میں اوسکا ایک بھائی عذر معذرت کرکے اوس سے آملا اور ایسی ایسی شجاعت کے کام کیے کہ ہمایون کے خاطر سے اگلا غبار ملال کا رفع ہوگیا اور نہایت محظوظ ہوکر اپنے بیٹے جلال الدین اکبر کو اوسکی بیٹی کے ساتھہ منسوب کیا یہہ بھائی ہمایون کا کسی لڑائی میں مارا گیا اور دوسرے بھائی کامران کو جو نہایت مفسد اور متمرد تھا اور اوسکے چشم پوشی کو خیال میں نہ لاتا تھا لاچار ہوکر ہمایون نے قید کیا سب لوگون کو یقین تھا کہ ہمایون اوسکو زندہ نہ چھوڑیگا مگر اوسنے خدا کا خوف کرکے اوسکے خون سے اپنا ہاتھہ آلودہ نکیا صرف آنکھین اوسکی نکلوا ڈالین ایک مدت کے بعد کامران مرزا باجازت ہمایون بادشاہ مکہ کو چلا گیا اور وہان تین برس کے بعد اوسکا انتقال ہوا

خاندان سوری سنہ ۱۵۴۰ع سے سنہ ۱۵۵۶ع تک

جبتک ہمایون ان حادثات میں مبتلا تھا شیر شاہ نے موقع پاکر تمام مملکت ہندوستان پر اپنی سلطنت بخوبی کرلی اور ایسا انتظام کیا کہ ہر ایک شخص اوس سے خوش ہوگیا چنانچہ اوسنے گنگا سے لیکر دریای سندہ تک جسمین ہزار انگریزی میل کا فاصلہ ہے ایک سڑک بنوائی اور اوسکے دونو طرف میوہ دار درخت لگائے اور دو دو میل کے فاصلہ پر ایک ایک کنوان کہدایا اور ہر ایک منزل پر ایک سرای مسافرون کے اوترنے کو بنوائی جسمین ہر ایک مسافر کو بادشاہ کیطرف سے کھانا ملتا تھا انصاف رعایا بخوبی کرتا تھا کہ لوگ بڑے امن چین سے گذر کرتے تھے — پانچ برس شیر شاہ سلطنت کرکے بدبختی ہلک سے فوت ہوا اور بعد اوسکے سلیم شاہ اوسکا بیٹا تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اوس نے نو برس سلطنت کی مگر یہہ اوسکا دانائی اور لیاقت میں اپنے باپ کے برابر نتھا چونکہ سلطنت کا وارث ایک لڑکا صغیر سن تھا اسلیئے امیرون اور نوابون کے سبب بے انتظامی کے بڑا فساد برپا ہوا یہہ حال ہندوستان کا دیکھہ کر ہمایون کے خیرخواہون نے اوسکے دل پر منقش کردیا کہ اگر وہ تھوڑی سی فوج بھی لیکر ہندوستان کا قصد کریگا تو بے انتظام ملک جلد فتح ہوجائیگا ہمایون تو پندرہ ہزار سوار اور کتنے ہی پنجابی لوگ نوکر رکھکر ہندوستان پر فوج کشی کی اور جیسے حملہ آور ہوا اپنی اطاعت میں لایا دریای سندہ کے عبور کے بعد اوس تاتارخان حاکم لاہور سے لڑائی ہوئی جسکو بیرم خان سپہ سالار ہمایون نے حالت غفلت میں حملہ کرکے شکست دی

ذکر ہمایون بادشاہ موسیقی اور فن ریاضت میں بہت استاد کامل اور صحیح اوقات میں تھا تین دفعہ دوست عطا کئے جہانگیر مضمون پر حسب دست

ہمایون بادشاہ

نصیر الدین ہمایون بادشاہ نے وفات کی بعد ۹۳۷ھ عیسوی میں ہمایون بن بابر جو کہ مرض سے شہزادہ فرخندہ تخت تخت نشین ہوا
اس بادشاہ کو علم نجوم کے سیکھنے کا بڑا شوق تھا اور علم ہیئت میں خوب ماہر تھا اور ہفتے کے سات دنوں میں سات ستاروں کے رنگ کے
کپڑے پہنا کرتا تھا چنانچہ سبز رنگ کا سالار فوج کو سرخ ہفتہ میں اور مشتری اور زحل کے دن سیاہ یا سفید لباس پہنا
اور خانہ خدا میں طلب ہوا کرتے تھے اور سات مدرسے بنائے تھے جو سات ستاروں کے نام سے موسوم تھے
مگر ہمیشہ وہ عیش و عشرت میں مصروف تھا کہ سلطنت کا انتظام جیسا کہ چاہئے نہ ہو سکا اور اسکے بھائیوں نے
بعد اوسکو لڑائی کا سامان کیا اور ادھر گجرات سے بہادر شاہ نے بھی سر اٹھایا ہمایون نے اوس سے مقابلہ کیا
اپنے لشکر کو ایک قلعہ کی طرف بھیجا اور ایسی جرأت کی کہ بہادر شاہ نے شکست کھائی
بھاگا اور وہاں جا کر مر گیا اور ہمایون نے گجرات فتح کر لیا اور سب مال و اسباب لوٹ لیا
مگر تھوڑے ہی عرصے میں شیر خان افغان نے بنگالہ میں سر اٹھایا اور ہمایون اوس کی طرف متوجہ ہوا
بعد اوسکے بادشاہ کی واپسی پر شیر خان نے موقع پا کر اوس کی فوج پر حملہ کیا اور ہمایون کو شکست دی
تھی اسلئے انہوں نے ایک دوسرے کے بعد سلطنت کا دعویٰ کیا اور شیر خان نے قبضہ کر لیا
جھگڑا ہوا اور ہمایون نے فوج کثیر لے کر اوس پر چڑھائی کی اور قنوج کے پاس سخت لڑائی ہوئی
اور اسواسطے شکست کھا کر پریشان حال آگرہ کی طرف بھاگ گیا اور ہمایون کے بھائیوں نے بھی اوسکا ساتھ نہ دیا
ملک ہاتھ سے جاتا رہا ہمایون کی مدد کو کوئی نہ آیا اوسنے ایک بڑی فوج جمع کر کے شیر خان پر حملہ کیا
چڑھائی کی مگر پھر شکست کھائی اور لاچار ہو کر دار الخلافت کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے حاکموں سے مدد طلب کی
بادشاہ تھا کسی نے اوسکی مدد نہ کی اور ہمایون پریشان اور حیران ہو کر سندھ کی طرف چلا گیا اور وہاں سے
چاہا کہ اپنے لشکر کو لے کر آگے بڑھے مگر ہمایون کو قید کرنے کی تدبیر کی اور ہمایون کو ایک جاسوس نے جو
ہمایون کا نمک خوار تھا اس بھید سے بادشاہ کو اطلاع دی ہمایون نے رفیقوں کے ساتھ رات کو وہاں سے بھاگ
سو کوس تک ریگستان میں چلا گیا اور راستے میں پانی نہ ملنے کے باعث بہت تکلیف اٹھائی
زمین ریگستانی تھی اور کوسوں تک پانی نہ ملتا تھا اسلئے لوگ اور جانور پیاس سے مر گئے ہمایون کی سواری کا گھوڑا
ایک سپاہی نے اپنی ماں کی سواری کا گھوڑا بادشاہ کو دیا جب لوگوں نے پیچھے غبار اٹھتا دیکھا تو دشمن کا
تعاقب سمجھ کر ہوش اڑ گئے اور جہاں تک بھاگا گیا بھاگے
تاریکی میں ہمایون مع ملکہ اور بیس سواروں کے راہ بھول کر لشکر سے جدا ہو گئے اور جب صبح ہوئی تو دشمن کے
آگھیرا ہمایون نے کوئی صورت رہائی کی نہ دیکھی شجاعت کو کام فرمایا اور اپنے چند ساتھیوں کو ہمراہ لیکر دشمنوں کے
ہوش بھلا دئے اور اس لڑائی میں اتفاقاً ایک تیر مخالفین کے سردار کے لگا اور اوسکا کام تمام ہو گیا
وہ لوگ منتشر ہو گئے ہمایون نے تعاقب ہو کر وہاں سے کوچ کیا لیکن تین رات اور دن جنگل اور پانی کی تلاش میں

ہاتھہ سے اوسنے قتل کیئے اسلیئے دشمن کی تمام فوج اوسکی شجاعت دیکھکر متحیر ہو گئی اور سب نے اوسکی اطاعت قبول کرلی۔ بعد ازان بابر نے
اون اضلاع پر جو سندھ کے قرب وجوار مین واقع ہے کئی مہینے گذارین اور پھر ایک مدت کے بعد ہندوستان کا دعوی کیا چنانچہ تیرہ ہزار سوار
لیکر دہلی کو آیا اور ابراہیم شاہ ایک لاکھہ سوار اور ایک ہزار ہاتھی لیکر پانی پت پر آکر صف آرا ہوا ابراہیم کو فن جنگ نہ آتا تھا تمام فوج ایک جگہہ
صف باندھکر کھڑی کر دی جسکو بابر کی فوج نے ایک حملہ مین پراگندہ کر دیا مگر ابراہیم نے اسپر بھی دشمن کی فوج کی قلب پر حملہ کیا اور تین دن دونون
شاہون مین لڑائی ہوئی ابراہیم مارا گیا اور اوسکی فوج بھاگ گئی اور بابر نے ۱۵۲۶ع مین دہلی کے تخت پر جلوس کیا بابر کے
وقت مین پٹھانونکی سلطنت کو زوال آیا اول ہی اول بابر کی سلطنت کو استقلال نصیب ہوا کیونکہ پٹھانون کے سردار جو مختلف
اضلاع مین حاکم تھے بابر کو غاصب سمجھتے تھے اور راجپوت لوگ جو قوم ہنود مین بڑے شجاع اور دل چلے تھے افغانون کے طرفدار
تھے الغرض ایک لاکھہ آدمی بسرکردگی محمود جو شاہ متوفی کا بھائی تھا ہندوستان کے مغرب کی طرف جمع ہوئے اوس وقت مین بابر چارون طرف
سے دشمنون کے نرغہ مین آگیا مگر وہ ایسا شجاع تھا کہ اوسنے اس امر سے ذرا بھی خوف نکیا ہرچند اوسکے سردارون نے صلاح دی کہ آپ
دریاے سندھ پر تشریف لے چلین پر اوس عالی ہمت بادشاہ نے اتنی بڑی سلطنت کا چھوڑ دینا مناسب نسمجھا اور اونکو یہ جواب دیا
کہ مقتضای عزت کا یہ نہین کہ لڑائی کیجاوے دنیا مین ایکدفعہ مرنا ہے اسلیئے یہہ بات سب سے بہتر ہے کہ لڑکر مرین اور کتاب شاہنامہ
کی مضمون بہادرانہ کی اشعار پڑھ کر لوگون کو سنائے اور چونکہ اوسکے دشمنون مین اکثر ہندو لوگ تھے اسنے اپنے فوج کے لوگون سے بیان
کیا کہ یہہ لوگ کافر ہین انسے جہاد کرنا بھی ضرور ہے اوسکی فوج نے اس باعث سے کہ وہ شراب پیتا تھا اسکو امام بنانے سے انکار کیا
اسلیئے اوسنے جھٹ پٹ توبہ کرلی اور شراب پینے سے پرہیز کیا اور جسقدر سونے کی پیالیان شراب خوری کے واسطے بنی ہوئی تھین
سکو گلا کر فقرا اور مساکین کو لٹوا دین یہہ دیکھکر تمام فوج نے قرآن شریف اوٹھا لیا کہ ہم تیرے ساتھہ خوب لڑینگے اور جان دینگے
اس اقرار سے بابر کو حوصلہ ہوا اور بڑا بھروسا اوسکا بندوقچیون اور توپخانہ پر تھا کیونکہ بابر کے زمانہ سے پہلے توپخانہ اور فوج پیادہ
کی ہندوستان مین کم لڑتی تھی چنانچہ بروقت مقابلہ کے توپین آگے لگائی گئین اور توپون کے پیچھے پیادہ تھے اور بائین طرف تولون کے
سوار تھے علی الصباح فوج پٹھانون کی آگے بڑہی اور یمین و یسار سے بابر کے لشکر کو گھیر لیا لیکن بعد توپخانہ کے وار اونکو ہٹاتا رہا
جب بابر نے دیکھا کہ غنیم کی فوج دو چار حملہ کرکے اب تنگ آگئی اوسوقت دو دستہ فوج منتخب لیکر دشمن پر دھاوا کیا مخالف تاب مقابلہ کی
نہ لاکر بھاگا اور بہت سے نامور سردار مارے گئے اگرچہ بابر کے مخالف جو بڑے قوی اور زور آور تھے تتر بتر ہو گئے مگر یہہ بھی اس سبب
سے کہ سرکشان کابل و ہندوستان اوسکے عیش کو منغص کرتے تھے جلدی سے اوسکو بادشاہت کرنی نصیب ہوئی آخر کو چار برس
کی سلطنت کی بعد ۱۵۳۰ع عیسوی مین وفات پائی۔ **تاریخ وفات بابر بادشاہ** بادشاہ دہر بابر باکمال عدل بود ⁂ واقف
احسان عالم معدن لطف اله ⁂ سال جان او گزیدن جان لفردوس بگو ⁂ جای فردوس بادگزید بابر بادشاہ ⁂ اس تاریخ مین
ہر مصرع سے ۹۳۷ ہجری نکلتے ہین گویا چار مادہ تاریخ کے یہہ ہوئے اور اگر ہر مصرع کے حروف منقوطہ دوسرے مصرعہ کے حروف
معطلہ کے ساتھہ شامل کرو تو چار مادہ علیحدہ نکلتے ہین بڑی صنعت کی یہہ تاریخ آٹھہ مادی اسمین ہین دوسری تاریخ **تاریخ
وفات بابر بادشاہ ۹۳۷ ہجری** تاریخ وفات شاہ بابر ⁂ سن نہصد و سی و ہفت بود ⁂ بابر تمام بادشاہان ہند
مین سے شجاعت اور چند کارنمایان مین نہایت بڑا بادشاہ ہوا جنکی سبب سے امیر تیمور سے بھی سبقت لے گیا جسقدر یہہ فتحیاب
ہوا اوسیقدر اوسنے شکست بھی کھائین اور جسقدر ملک اوسنے فتح کیئے اوسیقدر ہاتھہ سے کھوئے پر آخر عمر مین باستقلال
سلطنت کی لڑائی مین بڑا کامل سپہ سالار تھا اوسکی طاقت جسمانی لڑائی اور شکار مین حد بشریت سے زیادہ تھی علم

اگر مرشد کامل ہو گمان ہے کہ پہر آوے وگرنہ بہت مشکل ہے عاقبت مرشد کامل میسر نہوا اسیطرح اوسمین غرق ہوئی اکبر ونہ
برہان پور سے سوار ہو کر برسم معہود شکار مین متوجہ ہوئے اور کسیکو متعلقان سے خبر نتہی کہ کسطرف کو تشریف لیگئے
اور وہ جانب مغرب دانہ برہانپور ہوئی اور جماعہ کولی وبہیل ملاقی ہوئے اور استفسار راہ کیا اون بدبختون نے طمع دام ملکیانہ اور سبب تہیا
مین اونکے کیا سیجنگ پیش آئے اور میان محمد خان باوجود تنہائی وگرسنگی تین روز کے ساتھہ اوس جماعہ کافر کے روبرو ہوئی بارہ آدمی کو اوسنے
سے پیشتر ہلاک کیا اور جو نہایت عجز ساتھہ کفار کے عاید ہوا گہوڑے اونکے پاؤن کاٹے میان محمد خان پیادہ ہوئے اور چند زخم اونکے بدن پر
آئے اور باوجود اس حالت کے شمشیر عام کر کے حملہ اون نابکاران پر لیگئے اور چند کس گرائے ہر لحظہ احوال اوسکا متغیر ہوتا تہا اور بخود
باز آتا تہا اور پہر اوسی شغل مین مشغول ہوتا تہا تا آنکہ از صبح تا شام با کفار مقابلہ و مقاتلہ کیا اور شہادت ہوئی بعد از یکسال از وفات میان دولت خان
اس واقعہ نے منہ دکہایا او جماعہ نے نعش اوسکی ناپدید کری پس از سہ روز یہہ خبر شایع ہوئی اور سلطان شاہزادہ دانیال کو پہونچی بغایت
متالم ہوا اور متفکر ہوا اور تاسف بسیار کیا و چارہ بجز صبر و شکیبائی ندیکہا بر رضاء الہی صبر کیا اور میان پیرخان شاہزادہ سے رخصت ہو کر
اوس محال مین کہ محمد خان شہادت ہو پہنچا تہا گیا ہر چند در باب پیدا ہونے نعش کے تردد و تجسس کی بجز چند موئی سر چیزے دیگر ہاتہ
نہوے اور اوس موضع مین کہ اوسکی نواحی مین یہہ گستاخی کری بعد دریافت کرنے نام کے کہ یہہ جنگ عظیم واقع ہوئی فلان آدمی تہا نام ہو
اور مرحوم مغفور میان محمد خان سے دو فرزند موجود ہوئے میان عمر خان و بہادر خان و ہر دو برخوردار خدمت مین عم بزرگوار کے اپنی
ملازمت مین مختار رہتے تہے بعد از واقعہ میان محمد خان شاہزادہ عالمیان نے پیرخان کو باتبعات مراحم بادشاہانہ ممتاز فرمایا اور تا زمان
حیات شاہزادہ کے مصاحب اور ہمراز و ہمدم و ہمزبان رہے اور بعد وفات شاہزادہ دانیال میان پیرخان در ملازمت نواب سلطان سلیم سالک رہا
ور اک فرزندان کامگار اونکے داخل رہتے تہے اور جہانگیر خاطرخواہ الکہ دکن اوقات حمیدہ صفات اپنی ہمراہ امرائے تعیناتی دکن مین مصروف رکہتے
تہے اور جو ماہ جمادی الثانی مین چودہوین تاریخ ۱۰۱۴ھ مین حضرت عرش آشیانی کو واقعہ ناگزیر درپیش آیا اور یہہ مسافر عالم قدس ہوئے فقط

فصل ششم خاندان مغلیہ

بابر بادشاہ محمد ظہیر الدین بابر پوتا امیر تیمور کا ایک بڑا شجاع اور بہادر بادشاہ ملک ایشیا مین گزرا ہے یہہ بادشاہ ۸۸۸ھ مین پیدا ہوا اور اوسکا
سلسلہ ماں کیطرف سے چنگیز خان تک اور باپ کی طرف سے امیر تیمور تک پہونچتا ہے اسکا باپ اندجان اور فرغانہ کا والی تہا اس لڑکے کو ہوشیار
دیکہہ کر بارہ برس کی عمر مین اندجان کا ناظم کیا اور وہ اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت خلافت پر بیٹہا اس بادشاہ کی عجیب سرگذشت ہے کبہی تو
وہ ایک شہنشاہ عالی ہو جاتا تہا اور کبہی سو آدمی بہی اوسکے ہمراہ نرہتے تہے ابہی تو وہ مالک ایک بڑے ملک کا تہا اور ذرا دیر مین ایک جہونپڑا بہی
پناہ لینے کو اوسکے پاس نرہتا تہا جبکہ وہ اپنے ملک موروثی سے نکالا گیا تو اوسنے صرف دو سو چالیس آدمی جمع کر کے سمرقند سے جہان پر
ایک بڑی فوج موجود تہی حملہ کیا اور یہہ تدبیر کی کہ قریب آدہی رات کے شہر کے نزدیک جاکر فصیل پر چڑہ کر شہر کے اندر داخل ہو گیا اور وہان جیسے
افسر کے طرفدار بہی ساتہ ہو گئے پہر ایک دفعہ ہی فتح کا غل مچادیا یہہ شور سنکر سمرقند کا بادشاہ اپنی دار الخلافت چہوڑ کر بہاگ گیا بابر دوبارہ پہر
بادشاہ بن گیا تہوڑے دنونکے بعد سمرقند مع اوسکے مضافات کے اوسکے ہاتہہ سے نکل گیا اوسنے کابل پر حملہ کیا وہانکے باشندون نے بسبب بے
انتظامی ملک کے باعث سے اوسکا آنا غنیمت جانا پہر سمرقند والون نے بہی اوسکو بلوایا وہان آکر اپنے مخالفون سے ایسا لڑا کہ چند مرتبہ اپنے

بعد ازان دو سہ ساعت درمیان گذرنے قطرۂ چند خون اوس جراحت سے ظاہر ہوئی کہ پھر روح نے اعادہ کیا مردم نے بات کہی جو
ہاتھ اونکے سینہ پر رکھا جاتا ہے کہ نکلتا خون کا نشان شہادت سے اونکے تھا و گرنہ مردہ سے نہین نکلتا ہے ساتھ متعلقان
اونکے مینے کہا کہ باستعمال کفن و دفن انکے اشتغال کرو بعد از تجہیز و تکفین نعش اونکی برہان پور مین لاکر ہتھاک سپرد کی اور یہہ واقعہ
بست و ہشتم ماہ شعبان سنہ ۱۰۰۱ھ مین ہوا نواب قبلہ گاہی گنبد عالی بنایا کمال در الکشا تاہ سنہ عمر شریف اونکی پنجاہ و دو سالی او ...

دربیان اولاد مسند عالی دولت خان و احوال نواب مستطاب خانجہان

بر ضمیر منیر خردمندان صاحب انشراح ہوش و ضح ہو کہ حق سبحانہ تعالے نے بکرم خاص خود میان دولت خان مسند عالی کو چند فرزند
کرامت فرمائی پنج فرزند نرینہ تھے و بزرگ ہمین عزیز خان محمد خان و پیر خان اور دو نے طفولیت مین وفات پائی شبیر خان اور دریا خان
اور ایک صبیہ صالحہ ساجدہ از انجملہ میان عزیز خان بہی سن ہژدہ سال مین وفات کر گیا بعد از وفات مسند عالی میان دولت خان دو فرزند
و یک صبیہ صاحب میراث رہی ایک میان محمد خان اور دوسرے پیر خان المشتہر میان بہ نواب خانجہان اعنی ہر دو قرۃ العیون لُبّ
اخلاق صوری و معنوی و تحصیل علوم ظاہری و باطنی مین پیش دست اقران پر ہوئے اور شجاعت و سخاوت و شہامت
و اخلاق حسنہ و افعال مستحسنہ مین گوی سبقت جمیع دانشوران روزگار سے لیگئے اور نواب سپہ سالاری نے اپنی فرزندان سی تصور فرماکر پرورش اور استفادہ علوم
جمیلہ مین سعی تمام تبقدیم پہونچائی اور بسبب توجہ عالی اونکی بمراتب اعلی فائز ہوئے اور جمیع صفات کہ لازمہ انسانی ہے مکتسب ہوئی اور
بہت آثار رشد و آیات سعادت مندی اوان طفولیت مین اونسے بظہور پہونچے اور نشان دولتمندی ظاہر تھا چنانچہ نواب سپہ سالاری
نے بعضے آثار غریب ہر دو برادر کی طفولیت مین اونسے بظہور پہونچے بیاض مین بقلم خاص تسوید فرمایا ہی اور جبکہ وہ با مارت پہونچے ظاہر کرتی ہے
اور کارنامہائی کہ میان محمد خان سے بظہور پہونچے مقدور بشر نہین کہ بیان کرسکے اور جو شاہزادہ کامگار سلطان مراد نے بمصاحبت منادمت
اختصاص بخشی اور بانواع عنایات ممتازی فرمائی اور جبکہ شاہزادہ بلند اقبال جو بار دکن مین تشریف لے گئے ہر دو برادر
بہم بزمی و ندیمی و صحبت مجالست و مناصب بلند و جاگیر خاطر پسند مسرور و مبتہج تھے اور ایک لحظہ بی صحبت اونکے نہین
رہتے تھے در زین اثنا میان محمد خان نے خود کو بصفت طہارت ذات و نجابت صفات آراستہ کیا تہا اور خدا طلبی ہنگام
اونکے ہوئی اور اکثر اوقات فرخندہ صفات اونکے بشب بیداری و ملازمت درویشان معروف ہوتے تھے ایک شخص
شاہ عبد اللہ سرمست نام کہ برہان پور مین علم ارشاد و ہدایت بلند رکھتا تھا اور اہل اوس شہر کے گمان اوسکی ولایت کا رکھتی
تھی اور رجوع خلائق کا بیشتر تھا اونکو بدعوت اسمائی عظام جلالی امر فرمایا بعد از مداومت چندگاہ فی الجملہ جذبہ نے اوس دعوت
مین منہ دکھایا مگر از انجا کہ دعوت مین مرشد کامل شرط ہے تا احوال اوس طالب سے ظاہرًا و باطنًا خبردار رہے اور وہ استعداد
شاہ عبد اللہ مین مفقود تھی اور روز بروز اوس سودا نے تخیلات خیال مین اونکے ترقی قبول کری و بیماری جسمی شائع ہوئی
اور اونہین ایام ضعف میان محمد خان کے شاہزادہ عالیشان نے میان عبد اللہ کو طلب کیا اور مقید کیا اور امر فرمایا کہ تدارک
اس احوال کا چاہیے کرنا شیخ موصی الیہ نے در جواب عرض کہا کہ کشتی اونکی دریا مین گئی یا بساحل پہونچی یا غرق ہوئی
جو سودا اہل اونکو تہا دست معالجہ سے باز رکہا اور کام اسکا پہونچا کہ نواب خود بدولت نے فرمایا کہ ایک روز غلبہ شورش
مین آنکی ملازمت مین آیا احوال اونکا نہایت شورش تہا مینے پوچھا کہ بہائی مجھے پہچان سکتے ہو مین کون ہون انہون
نے کہا کہ تمین کون ہون کیا معنی رکھتے ہین اور تو کیا سب مین ہون جبکہ یہہ سخن مینے سنا جانا مینے کہ احوال بدرجہ اعلی پہونچا

ذکر دولت خان

بدست آسکے سے تم اوسکو راضی کرلو شاہزادہ عالمیان نے اونکو طلب کیا اور ماجرائے گذشتہ و درخواستش خاطر اپنی درمیان لائے
میان دولت خان نے بھی لیکن نواب صاحب کے کہا کہ مجکو بھی گرچہ اختیار نہیں ہے سب غرض کہ شاہزادہ نے اسقدر اس باب میں مبالغہ کیا کہ
صبیہ نواب حرم محترم خود درینباب ساعی کیا کہ خواہی نخواہی دولت خان کو نواب سے عرض کرنا چاہیے تا آنکہ نواب نے بھی بہمت رضامندی
خاطر شاہزادہ نہادی اور دست میان دولت خان کا پکڑکے خدمت میں شاہزادہ کے لیگئے اور التماس کیا کہ میان میرے اور دولت خان
کے ہرگز یہ نسبت نتھی کہ میں اوسکو جدا کروان اور وہ مجھسے جدا ہو میان میرے اور دولت خان کے نسبت پدر و فرزندی تھی بہ خواہش
شریف تمہاری درینباب زیادہ مشاہدہ کرکے میں ناچار بے اختیار ہوکر اوسکو سات تمہارے سونپتا ہوں چنانچہ میں بندہ اور خانہ زاد
اس درگاہ کا ہوں دولت خان بھی یہی حکم رکھتا ہے شاہزادہ اس ماجرا سے نہایت مسرور و مبتہج ہوا اور دست اونکا اپنی طرف
کھینچا اور بغل میں لائے اور پیشانی اونکی پر بوسہ دیا اور بخلعت خاص و کمر خنجر و شمشیر مرصع و اسپ عراقی و منصب سہ ہزاری سرفراز
فرمایا اور شش پرگنہ جاگیر میں مقرر ہوا یہ واقعہ سنہ ہجری میں بوقوع آیا اور تمام مہام ملکی و عقد سرکار اپنی کی بدست اختیار
اونکے سپرد کی اور بپایہ وکالت رائے اور بخطاب مسند عالی مخاطب کیا اور فرزندان اونکے بہ مجالست و صحبت خاص مخصوص
ہوئے اور بمناصب ارجمند و جاگیر خاطر پسند سرفراز کی اور جو بندگان حضرت عرش آشیانی برہان پور میں تشریف فرما ہوئے شاہزادہ
کا ملک بموجب طلب اونکے احمد نگر میں سے برہان پور میں عزیمت فرمائی میان دولت خان واسطے سربراہی مہمات کے احمد نگر
میں حضور تو وہ بند و بست معاملات مالی اور ملکی میں اشتغال رکھتے تھے بعد از چندی بھی احمد نگر میں بمقتضائی ملک گجرات مکرر بشکوی آباد
نازونعم سے بجنت خانہ رنج و غم کے پڑے اور ششم ماہ شعبان المعظم سنہ ہجری میں دام نگاہ مکر و غرور سے بزم گاہ دارالسرور کے
توجہ فرمائی اور روح پر فتوح اونکے تنگنائے حبس جسمانی سے بفضائے ریاض رضوانی و حدایق روحانی پرواز کر گئی اور معمورہ
خاک سے بمعمورہ افلاک پہونچی مرزا عبد ولد شریف خان تاریخ وفات اونکی سات اسطور کے نقل کرتا ہے کہ ایک فرمائش
میں اونکے نماز دیگر سے تا شام بیمار تھا میں جو وقت نماز پہنچا تا شتمخانہ میرے سے آواز سرود کی ظاہر ہوئی خانہ میرا اوسکے جوار
میں واقع تھا میان دولت خان نے فرمایا کہ یہ خانہ کسکا ہے میں نے اشارت کری کہ کلبہ احزان نامرادان کا ہے جو شام بھی پہنچی
ہے اگر منزل فقیر کو بقدوم میمنت لزوم خود زینت بخشیں باتفاق چند رکعت گذاریں مناسب ہو گا مسند عالی نے فرمایا مجکو بعضے
مہمات در پیش میں تم جاؤ اور بکار عبادت مشغول ہو میں اونسے رخصت ہوکر بخانہ گیا جزوی شب گذری تھی کہ جلودار مسند عالی کا
دوڑا آیا کہ تمکو طلب کرتے ہیں میں بے اختیار سوار ہوکر بمنزل اونکے گیا عجائب غلغلہ شور کا سنا جو سر بالین اونکے پہنچا دیکھا کہ
مسند عالی سر تکیہ پر رکھے ہوئے ہیں اور عرق بسیار اونکے بدن پر پیدا ہوا اور منہ اونکا جانب قبلہ کے اور سر
بجانب قطب کے تھا میں آگے گیا اور کہا کہ خان کیا حال ہے اونہوں نے آنکھیں اپنی کھولکر دست راست کو اوٹھایا اور
انگشت شہادت استادہ کر کے دیکھا سبب جو زبان اونکی لکنت رکھتی تھی بہمہ حالت آواز بر لا کر بجانب میرے متوجہ
ہوئے اور کہا کہ مرزا مرزا لا الہ الا اللہ اور کہنے محمد رسول اللہ میں فرو گئے اور روح نے بدن سے اونکے پرواز کی
بمحبوب حقیقی و مبدع اصلی کے واصل ہوئے اور ہاتھ اونکا ہمچنان میرے ہاتھ میں تھا اور انگشت شہادت
استادہ جو نیک ملاحظہ کیا میں مسافر ہوئے تھے ایک جماعت ملازمان نے اونکی بیتابی بہت کری اور کہا کہ انکو
سکتہ ہوگیا ہے مناسب وہ ہے کہ حکما کو طلب کر فصد کراویں میں نے کہا کہ معاملہ سکتہ کا نہیں ہے یہ امر ناگزیر ہے کہ
سات انکے پیش آیا قبول نکیا بالضرورت حکیم کو طلب کیا اور اوسنے رگ ہفت اندام دست راست میں نشتر مارا

بزرگ تشریف رکھتے تھے اور اوصاف حمیدہ میاں دولت خاں کے مذکور ہوا نواب سپہ سالاری نے فرمایا کہ دولتخاں کو خدا تعالی
اس وجہ پیدا کیا ہے کہ جمیع صفات پسندیدہ و آراستہ کے بے عیب ہے اور غایت معائنہ سے کوئی عیب کہ ساتھ اوسکے نسبت
سکے کیا وہ ہے کہ دولت خاں ہمت بہت رکھی بے عیبی سے پرہیزی کو عیب گنتا ہے آواز تحسین و آفرین کی مجلس سے بلند ہوئی
اور جس وقت میں کہ حضرت عرش آشیانی نے نواب سپہ سالاری کو ایام تشویشامین ہمراہ نواب شہباز خاں کنبوہ کے واسطے
تنبیہ اور تادیب مرزا کی تعین فرمایا اوس سفر میں ترددہای مردانہ میاں دولت خاں سے بظہور آئے اور درمیان شہباز ادر اونکے
سواری میں رنجش خاطر سجدتی پہونچی کہ شمشیر نکال کر حملہ شہباز پر لایا اور بے اختیار خود کو سپاہ میں ڈالا اور اوس مہلکہ سے
نجات پائی اور بسات اس سبب کے عوارض سخت نے مجال سپہ سالار کے راہ پائی اور واقعہ جرات میاں دولت خاں کا
زبان خاص و عام پر جاری ہے اور جو ۹۹۱ھ میں بندگان حضرت عرش آشیانی نے نواب سپہ سالار کو بہ تسخیر الکہ گجرات
اور دفع کرنے مظفر و تنبیہ باغم کے تعین فرمایا میاں دولت خاں نے اوس یورش میں ترددہای غریب تقدیم پہونچائے
اور بکرات مرات صف محاربہ تاخت کرکے کارنامہ ہای عظیم بظہور لایا اور بہ برکت ہمت اوس صاحب اقبال کے مظفر
نے مقہور و منکوب ہوکر فرار کیا اور دیار گجرات تصرف اولیای دولت آئے اور نواب مستطاب سحطاب اعظم خان خانخانی
و منصب پنجہزاری معزز ہوا جس زمانہ میں کہ پھر حضرت عرش آشیانی نے نواب کامیاب سپہ سالاری کو بہ تسخیر الکہ سند نامزد فرمائی
میاں دولت خاں نے اوس محاربات میں تردد و دلیری ظاہر کی اور حقیقت جانسپاری و طریقہ اخلاص شعاری اونکا بعرض اقدس پہونچا
منصب ہزاری مشرف ہوا اور فتوحات تسخیر خسروانہ معزز و مکرم ہوا اور جو بندگان حضرت عرش آشیانی نے شاہزادہ کامگار
سلطان مراد کو بہ تسخیر ممالک دکن پر خصت فرمایا اور نواب سپہ سالاری کو منصب عظیم القدر اتالیقی اوس فرد دریای سلطنت
کے آبرو بخشی اور بندوبست امور سلطنت اور برای صواب نمای اونکے وابستہ کیا نواب سپہ سالار جمیع معاملات اور مہمات
کو صوابدید دولت خاں انجام اور تعمیل کرتا تھا اور جو بعد چند سال شاہزادہ برحمت یزدانی واصل ہوے بندگان حضرت نے
شاہزادہ دانیال تا تمام معلم کرکے دیار دکن کو بھیجا اور نواب سپہ سالاری برقرار سابق آتالیقی بیرانگی اور صاحب اہتمام معاملات
سرکاری اور سربراہی ہرایک مقدمات کی برای رزین نواب سے متعلق کرین اور صبیہ اونکی حبالہ عقد میں شاہزادہ کے لائے اور
مرخص فرمایا اور میاں دولت خاں ہر امور میں پیشوا اور صاحب شمشیر سپہ سالار کے تھے اور کئی تردد ہاے رستمانہ اونسے
بظہور آئی ازاں جملہ محاربہ سنبل میں کہ با ہشتاد ہزار سوار رومی و حبشی و دکنی وغیرہ و دو ہزار فیل در نواحی دریای بان گنگ صف مقابلہ
کی آراستہ ہوئی تھے میاں دولت خاں باعث فتح ہوے اور طغرای اوس سفر کا بنام نامی اونکے مزین ہوا اور محاصرہ قلعہ
احمد نگر میں جماعہ حبشیان سپاہ ظفر پناہ نواب پر شبخون لائے میاں دولت خاں اور فرزندان سے اونکے کہ میاں محمد خان
و میاں پیر خان الملقب نواب خانجہاں تھے کارنامہا اوس شب تاریک میں بوقوع آئے میاں پیر خان زخمی ہوا اور
اوپر رخسارہ اونکے زخم شمشیر آیا بعنایت الہی فتح میسر ہوئی اور غنیم رو بہزیمت لایا اور اکثر اونمیں سے علف شمشیر بہادران
ہوئے اور فتح قلعہ احمد نگر برای رزین و نتیجہ قوت بازو اونکے میسر ہوئی جو شاہزادہ عالمیان نے حقیقت تردد جانسپاری
ودرای و یکتائی اہتمام و برای و اخلاص میاں دولت خاں کے مشاہدہ کری نواب سپہ سالاری استدعا کری کہ سرکار میں میرے
کوئی شخص کہ جمیع صفات حمیدہ آراستہ ہو ممکن نہیں ہے اگر میاں دولت خاں کو مجکو عنایت فرماؤ باعث اطمینان خاطر و رضامندی
اینجانب ہوگا نواب نے التماس کری کہ درمیان میرے اور دولت خاں کے نسبت پدر و فرزندی کی ہے یہہ اختیار بدست میرے نہیں

وہان پھر آیا اگرچہ رہنا وہانکا فایدہ مند تھا مگر ضرورت کہ دیار گجرات تصرف مین مغل کے آگئے اور ابنای جنس سے کوئی اون مردم مین تھا کہ حقیقت
سے خبردار ہو اسی سبب سے وہان چندگاہ مقیم رہے اور راجہ نے فراخور حالت اونکے سلوک کیا بخاطر جمع اوس دیار مین بہ نشاط و عیش تمام در
سلک مقربان و ندیم و مصاحبان ہمراہ راجہ کے منسلک رہے اور حقیقت احوال خیر مآل میان دولت خان کی معرفت و محبت حق سبحانہ تعالے
و پیروی اسلام و رواج شریعت مطہر نبوی و اخلاص و اعتقاد متابعت علم و علمای و مشائخ صوفیہ و دیگر صفات مین اظہر من الشمس تھا اور اوصاف
بہت ہین مگر چندے ازان برای یادگار تحریر ہے القصہ جو بندگان حضرت اکبر بادشاہ نے گجرات کو فتح کیا اور سلاطین وہان کے متفرق ہوگئے
نواب خان اعظم بایالت و حکومت وہان کی نامزد ہوا میان دولت خان ولایت سورٹ مین تھا دیرہ شاہ ابوتراب نے اونکو طلب کیا میان دولت خان نے
عزیمت احمدآباد کی سنہ ۹۸۳ھ بہ پرگنہ احمدنگر توابع گجرات بوسیلہ شاہ ابوتراب لشرف ملازمت خان اعظم کی مشرف ہوا اور بانواع عنایات معزز ہوا اور
مصاحبان مین داخل ہوا چندگاہ بعیش بسر کی اور نصف پرگنہ جہالا وار کا بجاگیر اونکے مرحمت ہوا اور جو خان اعظم بموجب فرمان کے احمدآباد سے
بصوب آگرہ متوجہ ہوا میان دولت خان نے یلغار کرکے بسرعت تمام ارادہ مقصد کیا اور نواحی سروہی مین ایک جماعت راجپوتان تیرہ بخت
ناعاقبت اندیش نے سد راہ ہوکر بنیاد شوخی و فساد کی میان دولت خان نے بمجرد پہونچنے کے بے تابی کرکے بیان شمشیر زبان و شجاعت عدو پر حملہ لایا
بقضای سجاتی مقابل سردار اوس مردم کے ہوا اور بیچہ شمشیر علم کرکے چاہا کہ کام فرماوے اوس کافر غدار نے برچھہ لیا اون پر حملہ لایا
اور اندک زخم آیا میان دولت خان نے بچالاکی اوس کافر پر ایسا وار کیا کہ تا زین پشت اسپ کارگر ہوا اور وہ مردک دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا
اور بقیہ مردمان اوسکے فرار لائے بعنایت الہی فتحیاب ہوئے خان اعظم اس شجاعت سے نہایت خوش ہوا آفرین بہت و بر دست و بازو
اونکے کی اور دو ہزار روپیہ و اسپ عراقی بجلدو مرحمت کئے اور اتفاقات حسنہ سے یہ کہ ایک شخص باد فروشان سے کہ ہندی مین بہاٹ
کہتے تھے او اوسنے بزبان اپنے اشعار اس واقعہ کے بنائے اور پیہلے پہونچنے سے خان اعظم بدرگاہ حضرت عرش آشیانی پہونچکر اوس مضمون
ترددِ میان دولت خان کو اظہار کیا اور جس وقت کہ خان اعظم لشرف ملازمت قائم ہوا خان اعظم نے دولت خان کو لشرف استان بوسی
فائز کیا حضرت عرش آشیانی نے ماجرا بزبان دولت خان استفسار فرمایا اونہون نے بیان واقعہ بعرض اشرف پہونچایا حضرت عرش
آشیانی بغایت مسرور ہوئے اور بانواع مرحمت خسروانہ و التفات بادشاہانہ معزز کیا اور شال طوس کہ کتف مبارک پر
رکہی تھی عطا فرمائی اور بعد ازان ایامی معدود بندگان حضرت اعلے بنابر سخن تفصی غرض گویان کہ آیہ فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا
در باب اونکے نازل ہوئی خاطر حضرت اقدس خان اعظم سے دلگیر کی اور مزاج اشرف بغایت منحرف ہوا خان اعظم نے
ترک حشمت او رجاہ کرکے گوشہ انزوا اور عزلت اختیار کیا اور باغ بیچہ خانی مین کہ عمدہ اونکی تھی مسکن قبول کیا جمیع مردم متعلق اونکے
متفرق ہوئے خان اعظم میان دولت خان کو سنہ ۹۸۴ مین بہ نواب مستطاب کامیاب خان جہان خانخانان کہ اوس ایام مین
بخطاب مرزا جانی مخاطب تھا سپرد کیا اور کہا کہ یہ جوان امانت ہے چاہیئے کہ احوال سے اوسکے بواجبی خبردار رہکر سلوک برادرانہ
پیش آوین اور رعایت اوسکی بہمہ وجوہ خود پر لازم جانین نواب خانخانان اس عطیہ کبرے کو موہبت عطایای عظمی سے جان کر
بصد اعزاز و اکرام قبول کرکے منت خود پر سمجھی اور ہاتھہ ونکا پکڑ کر ملازمت خان اعظم سے برآمد ہوے حق تعالے نے وہ ساعت
ملاقات کی اسطور کی مبارک کی کہ طریقہ اتحاد و اختصاص و شیوہ محبت و اخلاص درمیان انکے اس قدر موکد اور مضبوط ہوا کہ زیادہ
اوس سے متصور نہو سکے اور تا آخر ایام حیات وہ یک جہتی رہی مدت تیس ۳۰ سال اس قدر مصاحب و ہمراز اور ہمزبان رہے کہ
تحریر مین نہین ہو سکتا طریقہ اخلاص شیوہ اتحاد کہ درمیان نواب دولت خان کے ممہد ہوا تہا معلوم نہین کہ درمیان کسی نوکر
و مصاحب کے ہوا ہوا اور یہ سب نتیجہ نیک ذاتی اور دانش و فہم فراست اونکی کا تہا ایکروز منزل مین نواب کے جمیع امرای

عمر خان کی بطن صبیہ تماتم نفسے ۹۱۸ھ مین قلعہ گوالیار ایک فرزند نیک اختر پیدا ہوا منجمان اختر شناس نے ارتفاع کواکب و ساعت ولادت معاینہ
کرکے نوید خرمی عمر خان کو دی کہ یہ فرزند سعادتمند بڑا صاحب نصیبہ ہوگا اور بوسیلہ ایک دولتمند کے مناصب عالی پر پہونچیگا میان
عمر خان نے اس نوید کو سنکر مجلس جشن آراستہ کی اور اکثر خویشان افغان کو طلب کرکے دعوت کی اور موافق ساعت تولد کے دولتخان نام
رکہا اور تالیف اور تربیت مین اوسکی نہایت کوشش کی تا زمان حیات اسلام شاہ میان عمر خان مع برادران و اقربا بجمعیت خاطر اوقات
بسری کرتے رہے جب اسلام شاہ نے وفات پائی اور عدلی نے بر سریر ایالت ہند جلوس کیا ابراہیم خان بہائی سے کوئی بنا بادشاہی
مبارکبادی جلوس نکیا سلطان محمد اس سبب سے ناراض ہوا اور محال جاگیر اونکی تغیر کرکے بر دم دیگر تنخواہ دی جسوقت مین کہ
سلطان محمد عادل مع اسطہ و نغ مع شاہ محمد کوربہ کے بصوب جہرکنڈ عزیمت کی اور بعد محاربہ مار ہی جاتے محمد شاہ کی طرف لکہنو روانہ
ہوا میان عمر خان نے مع برادران کے قصبہ لکہنو مین ملازمت عادل شاہ حاصل کی عادل شاہ نے بسبب کینہ دیرینہ کے چاہا کہ اونکو
قید کرے اتفاقاً کہ دوسرے روز محمود خان و قاسم خان و کمال خان دربار مین گئے اور میان عمر خان نگئے سلطان محمد نے ہر سہ برادران
کو قید کیا اور اہل و عیال اونکے کو قلعہ چنار مین بہیجا عمر خان اس سبب سے مع فرزندان و اہل و عیال خود کے بقصد ارل کہ توابع پٹنہ سے
ہے گیا اور حاکم پٹنہ کا بتواضع تمام پیش آیا اور چند روپیہ بطریق پیشکش دیئے عمر خان نے چندمدت وہان بسر کی اور احوال برادران مقید کا
دریافت کرتا رہا جب تشریف آوری حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ عدلی نے سنی لکہنو سے عزیمت چنار کی ہیمون بقال وزیر خود کو بمقابلہ
بمقابلہ و محاربہ لشکر تعین کیا میان محمود خان و قاسم خان و کمال خان کو قید سے رہائی دیکر بالتفات بادشاہانہ امیدوار کرکے منصب و جاگیر
عنایت کی اور ہمراہ ہیمون بقال رخصت کیا بعد التقاء فریقین سے مقابلہ عظیم ہوا ہیمون دستگیر ہوکر بیاسا پہونچا محمود خان و قاسم خان
اوس جنگ مین بشہادت پہونچے اور کمال خان زندہ رہے جو خبر شہادت برادران عمر خان کو پہونچی تو پہروہان رہنا اپنا مناسب نجانکر
بصوب گجرات عزیمت کی اور فرزندان و اہل عیال خود کو براہ مالوہ سے روانہ احمد آباد کیا اور اون روزون مین خلف الصدق اونکا دولتخان
سات برس کا تہا اور اوسکی پیشانی سے آثار دولتمندی و سعادتمندی عیان تہے اور باپ اوسکا ہر وقت اوسکو دیکہکر خوش ہوتا
اور بدرگاہ حق تعالے سجدات شکر بجا لاتا اور جب عمر خان مالوہ مین پہونچا تو حاکم مالوہ نے براہ تعدی و غضب بطمع حطام دنیا چند فیل
نامی اوسکے چہین لیئے اور اوس ناہنجاری سے اوسکی تفرقہ نے رو دکہایا باوجود آن بعنایت الہی مستظہر ہوکر متوجہ احمد آباد کے ہوئے
بعد از وصول وہان کے میان عالم خان ثانی بن میان عالم خان کہ خسر پورہ میان عمر خان کا تہا بنابر اتحاد و نسبت خویشی سابق بحسن الوجوہ
پیش آیا نہایت سلوک کیا اور مقدم شریف اونکا گرامی رکہکر بملازمت شیر خان فولادی کہ اوس ولایت مین ایک امرای کبار سلاطین
گجرات کا تہا مشرف کیا اور ملازم کیا بجمعیت خاطر چندگاہ باین وجہ مصروف ہوا اور بعد چند ایام والد حقیقی میان دولتخان نے
گجرات مین ہی وفات پائی میان عالم خان نے خواہر دوسری اپنی کہ بی بی راجی تعالم نام رکہتی تہی بحبالہ عقد میان عمر خان کے لایا
اور چند سال بعیش و نشاط اوقات بسر کی اور میان دولت خان نے صفات کمال حاصل کرکے سن تمیز پہونچا بنابر نوکری کیا اوس
سلسلہ کے مشرف ہوئے اونسے نہایت سلوک کیئے اور موضع اٹاوہ نواحی اوس ولایت مین بجاگیر اونکے مقرر کیا بجمعیت خاطر گذرانتے
تہے القصہ در سنہ ۹۹۲ھ بندگان حضرت عرش آشیانی بتسخیر الکہ گجرات نہضت فرما ہوئے او بہادر محاربہ عظیم در میان آیا سلطان گجراتیان
شکست ہوئی اور میان عالم خان اوس جنگ مین ہمراہ محمد خان ولد شیر خان فولادی شہید ہوئے اور ولایت گجرات بتصرف
اولیای دولت آئی میان دولت خان اوس تفرقہ مین احمد آباد مین قرار نکرسکا بجانب افغانان مصاحب خود کے جانب
ولایت سورٹ عزیمت کی بعد از وصول اوس دیار کے راجہ وہان کا پیش آیا اور استدعا کی کہ چندگاہ اسجگہ قیام فرمائیے بکلفت

اوپر سریر سلطنت ہند کے جلوس فرما ہوئے اس خبر کو سنکر متوجہ دفع سلطان محمود ہوئے اور بعد از التقای فریقین جنگ عظیم ہوئی
وبنابر مکر وعذر شیرخان ہزیمت بسپاہ سلطان محمود پڑی مین کشتہ ہوا اور بایزید زخمی ہوئے اور شیرخان مع امیران خود بنی سے
مین ہمراہ تہا زخمی ہوکر میدان مین گرا اور نصرت خان موجود تہا جو فوج افغانان کی نے ہزیمت پائی اور افواج مغل پہونچی اور چاہا کہ حرب گاہ
مین منزل کرے نصرت خان نے از روی دلیری وہان مغل سے جنگ پائی جمعیت کر شیرخان کو اوس مین ڈال کر راہی ہوا اور ہمراہ ہزیمت یافتگان
پٹنہ مین پہونچا اور ہر سہ برادر ترک سپاہ گری کر کے بہ تجارت مشغول رہے جو جنگ جو سا مین شیرخان نے فتح پائی اور خطبہ سکہ بنام خود کیا اور
شیرشاہ خطاب کر کے بادشاہ ہوا میان شیرخان نے با برادران بنابر آشنائی سابق کہ ملازمت سلطان محمود مین وبایزید کے درمیان انکے
تہی آکر ملازمت کری شیرشاہ بی قدوم میمنت لزوم اونکا گرامی رکہا اور بانواع احترام کے پیش آیا اور ساک امرایان خوب مین انتظام ایکے شیرشاہ نے پہنچے
بنگالہ ہوا زمینداران اندہیار کٹولہ و راجہ سلید وغیرہ نے عرائض اخلاص آمیز الٰہی اور شیرخان سے التماس کری کہ ایک کو فرزند پسر
اپنے با سپاہ قوی اسطرف نامزد فرماویگا باتفاق اوسکے اسطرف سے جاکر خلل ملک بادشاہی مین ڈالین شیرخان باوجود تمیز پر سخن زمینداران
اعتبار کر کے پسر خود قطبخان کو با سپاہ مختصر اوسطرف تعین کیا اور میان شیرخان کو ابطریق اتالیق ہمراہ اوسکے کیا تا احوال قطبخان کے سے
خبردار رہی جو قطبخان بانجدود پہونچا زمینداران نے نقض عہد کر کے سر اطاعت اور فرمانبرداری سے موڑا اور سپاہ مغل ملکر مرزا الغ بیگ کہ با سپاہ
بسپاہ سر پر قطبخان کے لائے جو خبر فساد اوس جماعہ کی قطبخان پر پہونچی تو کہا کہ شیرشاہ پسر محبت رکہتا ہے مین یہانپر شہادت
پہونچونگا پس ساتھ اس تربیت کے با سپاہ مرزاخان زمینداران مہاربہ کر کے شہادت پہونچا اور باقیہ مردم نے روبہزیمت کہا اور جو خبر شہید ہونے
قطبخان کے بمیان شیرخان پہونچی آیا اور کہا کہ مین شیر ہفیدانی شیرشاہ کو کیا دکہاؤنگا پس بازگشت ہوکر دوڑا اور خود کو بسر نعش قطبخان
پہونچایا اور وہان سیگانہ شہید ہوا جو خبر شہادت شیرخان کی شیرشاہ پر پہونچی فرزندان کو اونکے طلب کر کے میان محمود خان فرزند رشید بزرگ
تہا برادران کو جمع کر کے ملازمت مین شیرشاہ کے آیا اور بعنایت بادشاہانہ ہر چہار اونمین سے معزز اور مکرم ہوئے اور ہر چہار کو محمود خان
وعمرخان وقاسم و گمانی خان نام تہے سات طبع و علم و نقارہ کے نوازش فرمائی اور پرگنہ کمنایہ و سالی وسکنہ و جہنگانوا انکو جاگیر مین
عنایت کیا اور عمرخان کو حضور مین نگاہ رکہا اور سہ برادر کو بجاگیر رخصت کیا اور بعنایت الٰہی و نیت صادق ہر ایک اونمین سے بمرتبہ
امارت پہونچا اوس زمانہ مین میان عالم خان لودی کہ امیر الامرا وسپہ سالار میران راج علیخان حاکم آسیر و برہان پور کا تہا بنابر
بعضے توہم و الگیر ہوکر بخدمت شیرشاہ پہونچا اور ملازمت کری شیرشاہ اوسکے آنے سے نہایت مسرور ہوا اور بانواع التفات معزز
فرمایا اور چاہا کہ عالم خان کی سلسلہ نسبت خویشی ایک ... کری تا ہمراہ اوسطرف جانے کا نکرے پس صبیہ عالم خان کی اندری
التفات ومہربانی بمیان عمرخان نسبت کری میان عمرخان بموجب امر بادشاہی جشن عالی ترتیب دیکر بساعت سعید کار خود بانجام
پہونچایا اور روز بروز مرحمت شیرخان نسبت باحوال میان شیرخان زیادہ تہی اور پرگنات جاگیر مین بعیش ونشاط دشکار اشتغال
رکہتا تہا منقول ہے کہ بعضے جاگیرداران نواحی اونکے نسبت بے اعتدالی وزبردستی ملازمت مین شیرشاہ کے جاکر شکایت کی کہ
فرزندان شیرشاہ نے تعدی کری شیرشاہ نکر رکہتا تہا کہ ہنوز خون شیرشاہ زمین سے خشک نہین ہوا ہے اور حق
خدمت وجان نثاری کا اوسکا میرے ذمہ لازم ہے کیونکر آزار ہر چہار برادر پر سعی کما ینبغی بتقدیم پہونچاؤن مین از انجملہ
میان عمرخان اکثر اوقات ملازمت بادشاہی مین حاضر رہتا تہا جو بحکم کل نفس ذائقۃ الموت شیرشاہ لعالم بقا خرامیدہ ہوا
اور اسلام شاہ بادشاہ ہوا ہر چہار برادر کو رعایت کر کے بمناصب انکبند علم وطبع ونقارہ سرفراز فرمایا اور ہر ایک
کو امرا بنایا اور مرتبہ بمرتبہ اعلے پہونچا اور محمود خان اور عمرخان اکثر نیپال مین رہتے تہے اور اخر سلطنت اسلام شاہ مین

اپنے بہائی نصرت خان سے ملاقات کی اور باتفاق بملازمت مسند عالی دولت خان مشرف ہوئے دولت خان نے نہایت خوش ہوکر
بکمال التفات دو پرگنہ سرکار لاہور سے ایک لائی کہو اور دوسرا الکہی بجاگیر پسر سہ برادران مرحمت فرمائی وہ بفراغت خاطر بکامرانی
وعیش ونشاط مصروف تہے اور وجہ لقب میان دولت خان بہ شیر خان ایسی کہا ہے کہ آمدآمد مین اونکی لاہور مین ایکروز مسند
عالی بیٹہے تہے اور جشن کرتے تہے جمیع امرای سکندری اور خویش واقربا سے سبکی دعوت کی تہی اوسکی مجلس مین ایک شخص
نے باآواز بلند فریاد کری کہ میان دولت خان اور چاہا کہ اون سے گفتگو کرے اور غرض اوسکی دولت خان پسر ملک سے تہی
مسند عالی دولت خان نے جانا کہ مجہسے مطلب ہے پہر سمجہکر ہوی توجہ جانب اوسکے کیا جب معلوم ہوا کہ وہ دولت خان پسر
ملک احمد کو آواز دیتا ہے تبسم کیا اور جانب دولت خان متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای برادر ہم اور تم دونون ہمنام ہین جسوقت کوئی شخص آواز
دیتا ہے وہمو کا واقع ہوجاتا ہے مناسب ہے کہ یا تو تم نام اپنا بدل ڈالو یا مین اپنے نام کو بدلون دولت خان نے کہا کہ مسند عالی سلامت
آپ حاکم ہین وملاذ وملجا وامرای بادشاہی یہ نام دولت خانی آپ کو مبارک ہو مجکو جو حکم ہو وہی نام تبدیل کرلون۔ روز دوم مسند عالی دولت خان
بجہت شکار سوار ہوئے ناگاہ ایک شیر برآمد ہوا دولت خان شیر سے مقابل ہوا و بیکضرب شمشیر کار شیر تمام کیا مسند عالی نے شجاعت
اور دلیری اوسکی سے نہایت خوش ہوکر اسپ عراقی بازین ولجام مرصع و دو ہزار روپیہ نقد مرحمت فرمائے اور کہا کہ نام شیر خان
مبارک ہو اوس روز سے دولت خان نے بنام شیر خان شہرت پائی جب ایک سال ہند مین منقضی ہوا بیوپاریان کہ جہت سوداگری
لائے تہے بسبب حاصل ہونے مدعا کے سب سواری خود گئے ۔ سلطان سکندر نے خبر آونے انکی سنکر ایک فرمان بنام
مسند عالی دولت خان صادر فرمایا بدینمضمون کہ سنا ہے فرزندان ملک احمد از دہ آگئے ہین اور تم نے بسبب خویشی واتحاد بملازمت خود
رکہا ہے بسیار خوب لیکن بہتر یہ تہا کہ اول اونکو بدرگاہ والا حاضر کرتے بعدازان درخواست اپنی پاس رہنے کی کرتے اب چاہیے کہ اونکو فوراً
روانہ درگاہ والا کرو و فرمان دیگر باسم میان نصرت وشیر خان و بہار خان صادر فرمایا کہ خبر آونے کی تمہارے کی ہندوستان مین
مسموع ہوی بہتر وہ تہا کہ اول بملازمت ہماری آتے بعدازان جو درخواست کہ کرتے میسر تہی اب بمجرد پہونچنے فرمان کے حرم
بادشاہی کے امیدوار ہوکر جلد حاضر ہو حسب فرمان شاہی پاس اونکے پہونچا امتثال فرمان واجب جانکر باستصواب مسند عالی
دولت خان رخصت ہوکر متوجہ دارالخلافت ہوئے بعد پہونچنے دارالسلطنت آگرہ کے بساعت نیک بشرف ملازمت سلطان سکندر
مشرف ہوئے اور سہ راس اسپ عراقی پیشکش کئے ازانجملہ ایک اسپ آختہ تہا اسکو بوقت پیشکش روبروی سلطان نگہ رکہا
سلطان سکندر نے فرمایا کہ اسپ سوم کہان ہے عرض کی کہ وہ آختہ ہے باعث عیب نظر سلطان نہین لائے باہر حاضر ہے غرض
اس ادا و تقریر سے سلطان بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ وہ اسپ تمکو انعام دیا پس بانواع الطاف وعنایات خسروانہ معزز
فرماکر رخصت فرمایا وہ رخصت ہوکر بملازمت دولت خان آئے اور چند سال بعیش ونشاط وشکار افگنی وطاعت وریاضت بخوشحالی
تمام بخدمت میان دولت خان بسر کی جب کہ حضرت فردوس مکانی محمد بابر بادشاہ ہندوستان مین تشریف لائے اور
سلطان ابراہیم پانی پت مین بدرجہ شہادت فائز ہوا اور تفرقہ تمام سلسلہ لودیہ واقع ہوا ہر سہ برادر ولایت پنجاب سے پہر آکر
اور کربت غربت اختیار کرکے متوجہ بنگالہ ہوئے چند مدت بنواحی پٹنہ باختیار خود رہے جب بین وبایزید نے سلطان محمود
بن سلطان سکندر کو سریر سلطنت پر جلوس کرایا میان شیر خان نے مع برادران بملازمت بین وبایزید آکر بتوسط اونکے
شرف ملازمت سلطان محمود حاصل کیا اور شیر خان بہی اون فوج مین ملازم سلطان محمود کا تہا بعدازان کہ بین وبایزید نے
سلطان محمود کو بجانب جونپور روانہ کیا اور فردوس مکانی برحمت حق پیوستہ ہوئے اور جنت آشیانی محمد ہمایون بادشاہ

[illegible]

از زندگی داشت خواجہ عثمان گفت اے مغل خاطر جمع دار کہ در تیمار و غم خوارگی تو تقصیر نخواہم نمود فرمود تا مرزا افتخار بیگ بر فیل عماری سوار کردند کمال غرور و تکبر سے گھوڑے سے اوتر کر فیل پر سوار ہوا کہ ناگاہ قضائے سبحانی سے ایک تیر جانب شجاعت خان سے اوس پیشانی قریب گوش عثمان خان کے پہونچا کہ دونون آنکھین نکل پڑین اور عزیمت سفر آخرت کی خواجہ ولی برادر خود اپنے کو بلا کر کہا کہ مینے فوج شیخ کبیر کو شکست دی صرف اسلام خان با مردم معدود زبون رہگیا ہے و مردم خوب ایشان اکثرے کشتہ شدہ اند چاہیئے کہ بطور برادری یکدل ہو کر کوشش کرو اگر اس واقعہ کی خبر اونکو پہونچی تو پھر تمکو طاقت مقابلہ مشکل ہے خواجہ ولی نے قبل اسکے اسلام خان سے طریقہ صلح و اختلاط کر لیا تہا اوس سے کچھہ نہو سکا اور ہزیمت بر سپاہ خواجہ عثمان واقع ہوئی خواجہ عثمان کو زخمی سنگہاسن مین ڈہاکہ کی جانب ٹانڈہ کو روانہ ہوئے بعد از قطع اندک راہ خواجہ عثمان نے وفات پائی خواجہ ولی نعش اوسکی دفن کر کے متوجہ ڈہاکہ ہوا جب اوسنے یقین نہ کیا اور مخبر بنا بر تحقیقات بھیجے بعد تحقیقات شجاعت خان کو بتعاقب اونکے روانہ کیا اور غنیمت بہت خزانہ اور فیل بدست مردمان بادشاہی آیا شجاعت خان بر سر قبر خواجہ عثمان کے آیا اور نعش اوسکی نکالکر تن سے جدا کیا یعنی وہ کام کیا جو کہ نامردون سے ہوتا ہے اور با خبر فتح سر خواجہ عثمان بدرگاہ اعلی بادشاہی ارسال کیا اور اسلام خان یونہی بتعاقب کنان ڈہاکہ مین جائے سکونت خواجہ عثمان کی پہونچا اور اوس محال کو محاصرہ کیا خواجہ عثمان جسوقت کہ بمحاربہ اسلام خان متوجہ ہوا تہا اوسوقت ایکجماعت کو باہل و عیال خود تعین کر کے یہ کہدیا تہا کہ جسوقت خبر ناخوش کشتہ ہونے میرے کی تمکو پہونچی تو اوسوقت اہل و عیال قتل کرین جو خبر خواجہ عثمان کی اون آدمیون کو پہونچی لبست پنج عورات کو قتل کیا جب اسلام خان نے محاصرہ قلعہ ڈہاکہ کیا خواجہ ولی نے خلاصی اپنی کسی طرح ندیکھی اور دیگر راجگان کے پاس پناہ پذیر ہونا بمصلحت نتہا کیونکہ سب کے ساتہ پہلے یہ بدسلوکی سے خواجہ عثمان پیش آیا تہا اسلیے خواجہ ولی نے سلسلہ صلح و صلاح جیسے کہ پہلے اسلام خان سے تہا جاری کیا و بعد و پیمان واثق کے خواجہ ولی نے مع پسران خواجہ عثمان ملازمت اسلام خان کر نے و اموال بسیار و فیلان کوہ پیکر تمام ڈہاکہ بتصرف اولیای دولت آیا اور بعد مدت کے ملک ڈہاکہ و اخل ممالک محروسہ شاہی ہوا اسلام خان نے خواجہ ولی و مع جمیع تابع و لواحق خواجہ عثمان بسامان و سرانجام شایستہ بدرگاہ خلائق پناہ بھیدیا جب خواجہ در دار السلطنت آگرہ خواجہ ولی بشرف آستان بوسی عتبہ علیا مشرف ہوا حضرت ظل الہی نے بانواع نوازش خسروانہ و خطاب بختی خانی سرفراز فرمایا اور منصب ہزاری و جاگیر خاطر خواہ عنایت فرمائی سات لاکھ روپیہ نقد و سی صد فیلان کلان کوہ پیکر خواجہ عثمان کے داخل سرکار بادشاہی ہوئے اور خواجہ ولی نے تردد او محنت و زینہ سے خلعی پا کر بعزت و عشرت بخدمت حضرت ظل الہی اوقات بسری کی مدت حکومت خواجہ عثمان بعد مرنے باپ اوسکی خواجہ سلیمان کے نوزدہ سال کی تہی اور مدت عمر چہل و دو سال کی اور یہ واقعہ سنہ کے واقع ہوا اور دولت نوحانیان کی بانجام و انصرام پہونچی اور جو عنایات ایزدی بحال احوال سلاطین اس طبقہ افغانیہ کا کہ لودی حکومت و امارت سواد ہندوستان پر بلند کیا تہا بوجہ احسن و کمل الطریق یا اختصار قوم قلم مشکین رقم ہو

نواب خان جہان لودی کی خاندانکا ذکر کیا جاتا ہے

کہ سلسلہ نسبت اونکا یہ لیئی کہ فرزند زادہ ارشد و اعظم قیس عبد الرشید کا کہ بخطاب پٹہان اشتہار رکہے پہونچتا ہے اور جانب پدر سے نسبت اس طائفہ کی بسلاطین غور اخناوہ اسباط و ضحاک باران کہ برادر زادہ عاد بن ارم سام بن مہتر نوح علیہ السلام کا کہ بعد از جمشید سر یر سلطنت فارس پر متمکن ہوا تہا چنانچہ تاریخ عجم مین مسطور ہے متحقق ہوتا ہے اور یہہ قبیلہ باسم والدہ خود کہ متو نام تہا مشہور ہوا اسی واسطے متی کہتے ہین اور وہ پنجاہ و دو خیل ہین اور اوس عفت مآب کو حق تعالے

درمیان دیگر پاس راجہ مان سنگھ آیا اور ملازمت کی اور قبیلہ سے علاقہ مہربانی ظاہر ہوئی اور ایک مدت تک پاس راجہ مان سنگہ قیام کیا جب
چند روز کے بعد اسکا کام اور اسکے خویش و اقربا کا سکونت نہ کی تو اپنے اہل و عیال شجاعت تو ہم کر کے بہ مقتضائے بشریت سلیمان عثمان پیدا ہوا ان کو راجہ سے خود ہو کر
سنار گانوہ آیا اور باغی ہوا اور چند بار بمبارہ پیش آیا سنہ ۱۰۲۰ میں راجہ مان سنگ نے محل میں گر آیا گروہ اسکا قلعہ جمع تھا خواجہ عثمان نے محاصرہ کیا اور
راجہ کو نہایت تنگ کیا اور ہر روز کہتا تھا کہ گو میں [illegible] مردانگی سے دور ہے راجہ منتظر وقت تھا اتفاقاً ایک روز خواجہ عثمان سے عدم لڑائی ہوا
اور سوقت کہ ہوا گرم جانے لگی ان دار ایک میر کو مع پانچ صد سوار کے بلاو بلا لیا [illegible] پیچھے گروہ اسی گروہ میں آیا اور سپاہ بھی تھا مشغول کہ ایسا وقت
تمام آدم میں مصروف ہوئی جب وقت دوپہر ہوا اور ہوا گرم طرف عثمان [illegible] نے بخدمت راجہ مان سنگ کے عرض کیا کہ اب ساعت فتح آ پہنچی ہے
راجہ نے فی الفور فوج کو آراستہ کر کے مردم خود [illegible] گروہ مانند کوہ آہن کے کر کے متوجہ ہوئی خواجہ عثمان ہوا تا عجلت کہ طرف عثمان نے
بطریق طلایہ معین نہیں جب دوران کو لڑائی آدمی گویند خواجہ عثمان کے بھیجا اور حقیقت معروض کی خواجہ عثمان کو یقین نہ ہوا اور کہا کہ بہت جزم
ہمارا نام ہوا کہ اوسکو نیک گر زالا [illegible] طاقت لڑائی کی کہاں سے یہ بات جھوٹہ ہے اسی اثنا میں جب مان سنگ نے بسر شجاعت و شجاعتیکہ تیار تم
کو تو ہاتھ بھیجا [illegible] آتش [illegible] سکو بارات توپ و تفنگ آتشبازی قتل کیا اور ایک آدمی اوسے جانبر ہو خواجہ عثمان یہ خبر پاکر
منہزم ہوا اور تاب مقاومت نہ رہی اور [illegible] خواجہ عثمان منحرف ہو کر گوشہ نشین [illegible] ملک بنگالہ میں تھا اور [illegible] سال کا پانچ
لاکھ روپیہ کا تھا قناعت کیا تا سنہ [illegible] بیست و یک کوہستان [illegible] میں قناعت کر کے [illegible] اختیار کیا اور عیش و نشاط میں مشغول ہوا اور زر و
[illegible] سے بہرہ پہنچایا اور خزانہ [illegible] قدر جاری تھا کہ بجز فیل کے اور کسی پر سوار نہیں ہوتا تھا اور
اکثر اوقات کہا کہ نفاق امرا میں چند مرتبہ [illegible] بسلطے لڑائی سے ہاتھ اوٹھایا اب کبھی نام لڑائی نہ لونگا صرف دو تین ہزار سوار و پانچ ہزار
[illegible] والایت [illegible] تھا جب سنہ [illegible] میں بندگان اعلیٰ جہانگیر بادشاہ نے شیخ علاء الدین نواسہ شیخ سلیم کو بخطاب اسلام خانی
[illegible] بحکومت بنگالہ رخصت فرمایا اور شیخ نے ولایت بنگالہ میں پہونچ اکثر قصبات بنگالہ کو مسخر کیا اور ایک خط خواجہ عثمان کو بھی
برائے طلب لکھا خواجہ عثمان نے بغرور مردانگی جواب لکھا کہ تم شیخزادہ اور صاحب سجادہ ہو جنگ اور سپاہ گری سے تمسے کیا
نسبت تم [illegible] ہوا اور سماع رقص کرو شیخ اوسکو پڑھ کر غصہ ہوا اور سنہ ۱۰۲۱ میں بہ سپاہ آراستہ بعزیمت مقابلہ و
[illegible] خواجہ عثمان کے روانہ ہوا اور شیخ کبیر المخاطب شجاعت خان کو کہ نسبت دار اوسکا تھا ہراول مقرر کیا اور مرزا افتخار بیگ ولد بایزید
سلطان بیگ کو کہ شجاعت اور سخاوت میں بے نظیر تھا [illegible] کیا خواجہ عثمان باستماع خبر آمد اسلام خان بانہ [illegible]
سوار جرار کہ معتمد اوسکے تھے اور دو تین ہزار پیادہ افغانان سے بعزیمت محاربہ پیش آیا بعد التقائے طرفین محاربہ عظیم واقع ہوا
خواجہ عثمان نے اس لڑائی میں کارنامہ [illegible] دلاوری کی اور صبح سے شام تک آتش کارزار مشتعل رہی اور مرزا افتخار بیگ اور شیخ
اچھہ نواسہ شیخ [illegible] برادرزادہ متوسلین کہ مقربان اور ندیمان مجلس اشرف سے تھے اور بندگان حضرت کو نظر شفقت اوپر
زیادہ تھی اور اکثر امرائے بادشاہی شہید ہوئی اور خواجہ عثمان غالب آیا شیخ بذات خود مقابلہ پیش آیا اس اثنا میں فیل کلان
خواجہ عثمان نے اسپ شجاعت خان کو بدندان زیر کیا شجاعت خان بر زمین گرا اور چند زخم شمشیر برخرطوم فیل کے مارے
کہ فیل [illegible] گیا شیخ دوسرے گھوڑے پر سوار ہوا درین ما بین نماز شام رسید اسلام خان ازین خبر آگاہ کہ نام آن
[illegible] برگ [illegible] و مقام [illegible] استقرار [illegible] ہر روز کمک تازہ [illegible] فرستاد چون شیخ کبیر از
شجاعت و دلیری و مردانہ ایستادگی نمود جب رات ہو گئی چاہا کہ اب جنگ کو موقوف کر کے کل پر رکھیں اور خواجہ
عثمان کو یہ گمان ہوا کہ فتح ہو گئی ہمنان در نجر گاہ اسپ سوارہ بر سر شیخ اچھہ پہونچا و مرزا افتخار بیگ ہنوز زندہ [illegible]

اور مملکت بنگالہ باسانی تصرف اولیای دولت آئی جب خانخانان نے وفات پائی اور خانجہان بموجب حکم خلیفہ الٰہی اوس ولایت مین گیا اور بعد مدت کے حالات اوس ولایت سے واقف ہوا داؤد نے خبر آنی خانجہان کی سنکر باستصواب میان قتلو کے کہ وزیر اوسکا تہا براہ پوشیدگی مراسلہ پاس خانجہان کے بہیجا اور درمیان میان قتلو اور خانجہان یہہ قرار داد ہوا تہا کہ عین جنگ مین بوقت محاربہ بہر طرح دیگر بہاگ جاؤنگا جب داؤد کورہ گہاٹ سے روانہ ہوا بنواحی کہر ہی دونون فریق کا مقابلہ واقع ہوا اور محاربہ عظیم برپا ہوا قتلو خان بموجب قرار داد عین محاربہ مین پشت دیکر منہزم ہوا ناچار سپاہ میان داؤد کی بہی بید ست و پا ہوکر مفرور ہوئی اور شکست عظیم بمیان داؤد خان واقع ہوئی اور مردم بسیار بقتل پہونچے داؤد صف محاربہ سے نکل بہاگا ناگاہ گہوڑا اوسکا پانی ندی مین کہ کیچڑ اوس مین بہت تہی پہنس گیا وہان ایک شخص سپاہی خانجہان کے پہونچکر داؤد کو قتل کیا اور خانجہان نے اموال و متاع بسیار و فیلان کوہ پیکر بیشمار معہ فتحنامہ بدار الخلافت آگرہ بخدمت اکبر بادشاہ بہیجی اور بموجب وعدہ کے میان قتلو کو چند پرگنہ نواحی ہنگام سے جاگیر عطا کی سلسلہ دولت کرانیہ بواسطہ میان قتلو معدوم ہوا جب قتلو نے ایک مدت بجمعیت خاطر بنواحی کورہ گہاٹ بسر کی پہر خیالات فاسد اپنے دل مین کرنے لگا اور لوا ئے مخالفت بلند کیا۔

در ذکر نوحانیان میان قتلو

اول اونہین سے میان قتلو تہا جب چندے اوس ولایت مین بسر کی جمعیت خاطر و سامان خوب فراہم کیا اور ارادہ ملک گیری پیدا کیا اور اکثر پرگنات اوس نواحی پر بزور متصرف ہوا اور کورہ گہاٹ سے دریای برم پتر تک متصرف ہوا مدت چار و سال تک اسی طرح قابض ملک رہا اگرچہ سکہ و خطبہ بنام خود نہ کیا لیکن اکثر اوقات باامرای بادشاہی بمحاربہ پیش آتا و بجمعیت خود ملک اڑیسہ گیا اور محمد قباخان کنک کو اوس جگہہ شہید کیا اور چند بار راجہ مان سنگہ سی بہی جنگ کری اور شکست پائی آخر من بعد مدت چار دہ سال وفات پائی اوسکے تین فرزند تہے نصیب شاہ لودہی خان و جمال خان بعد وفات قتلو کے میان عیسی خان میان خیل نوحانی کہ وزیر اوسکا تہا اور بحیات قتلو استقلال تمام پیدا کیا تہا زمام مہام سلطنت خود ہات مین لاکر متمکن ہوا اور تاحیات خود بطریق سلاطین بمردم سلوک کرتا رہا جب اوسنے وفات پائی پانچ فرزند اوسکے باقی رہے کلان خواجہ سلیمان خان میانہ خواجہ عثمان خان و خرد وش خواجہ ولی خان و خواجہ ابراہیم خان جب ایام تعزیت ماتم عیسی خان بسر ہوے خواجہ سلیمان سریر حکومت پر متمکن ہوا

در ذکر خواجہ سلیمان

بعد از وفات میان عیسی خواجہ سلیمان چند سال تک اوس ولایت پر قابض رہا راجہ مان سنگہ چند بار باسپاہ آراستہ حملہ آور ہوا اور محاربہ عظیم واقع ہوئی ہمت سنگہ پسر راجہ مان سنگہ ایک لڑائی مین مقتول ہوا ابتدا سے ۹۹۶ سنہ ہجری سے دریای برم پترا پر استقلال تمام پیدا کیا تہا اکثر راجہ و زمیندار اوس طرف کے مطیع خود کیے اور دختران اونکی چاہی شجاعت اور دلیری مین عدیم المثال تہا آخر شاہ اس جہان فانی سے رخت اقامت جانب عالم جاودانی لیگیا بعد وفات اوسکی اوسکا چہوٹا بہائی خواجہ عثمان مسند آرا ہوا

دربیان احوال خواجہ عثمان

جب خواجہ عثمان مسند حکومت پر متمکن ہوا اول بصلح و صلاح و عہد و پیمان پیش آیا اور بعہد و پیمان اتفق مردمان اشراف کو

طرلق فرار را نمیدہ استند ودر حینیکہ افواج اسلام دران شہر درآمد عورات آن برہمنان مرتب بانواع عقد جواہر آراستہ
وچادرہا بر سر انداختہ در عقد بتخانہ جگناتھ آمدہ پنہان شدند ہر چند بآن میگفتند کہ مردم مسلمانان رسیدہ
شمارا خواہند برد و بتخانہ را خراب خواہند کرد باور نمیکردند ومیگفتند کہ مردم مسلمانان آیا چہ نوع خواہد بود
وایشان را چہ گونہ یارای آزار این بت باشد در زمانیکہ فرقہ اسلامیہ درآمدند وآن عورات اسیر کردند وجمیع بتخانہا
را خراب کردند وکار حسب مراد ایشان شد واز غرائبات کہ اکثر مردم متدین کہ دران سفر ہمراہ میان سلیمان بودند
استماع افتاد این بود کہ چون میان سلیمان حکم بتاراج اودیسہ فرمود ہیچکس نماند الا کہ ایک دو بت ازان بدست
او در نیامدہ باشد واکثر آن بصورت خنزیر بود ویکسال کامل بر ہیچ یکے ازان بسر نرسید کہ اکثرے خراب وبدحال
وپریشان شدہ ہلاک شدند واین بہ تجربہ رسید غرضکہ میان سلیمان آن کفرستان را فتح نمودہ متوجہ گور شد
واکثر اوقات دار الامارات مین صرف کر کر طرح اقامت کی ڈالی اکثر اوقات او مصروف بر خیر وطاعت کے تھی وصلوٰۃ
خمس بجماعت ادا کرتا تھا اور نماز تہجد بھی ادا کرتا تھا اور اسکی صحبت مین مردم اہل وصاحب وجد وحال وارباب فضل وکمال
حاضر رہتے تھے اور دقیقہ آداب جہانداری اور رعیت پروری مین کمال توجہ کرتا تھا اور آخر عمر مین خطبہ وسکہ
بنام حضرت ظل اللہ اکبر بادشاہ جاری کیا شانزدہ سال گور مین حکومت کر گذرا امرایان دولت نی بایزید کو کہ فرزند
ارشد میان سلیمان سے تھا بر سر ایالت جلوس دیا وخطبہ وسکہ بنام خود پڑھا بمکر نوخانیان بایزید بقتل پہونچا داؤد نے
جمعیت کر کے بر سر مینو کے آیا اور وہ پناہ بنوخانیان لے گیا اور اوسنے باجمعیت خود خانہ نوخانیان قتل کرا اور بضرورت جماعہ
مینو کو باندہ کر داؤد کو دے دیا اوسنے مینو کو بقتل پہونچایا اور خود سریر بادشاہی پر بیٹھا اور جمعیت فراوان بہم پہونچائی اور
استقلال تمام پیدا کیا اور سکہ خطبہ خود جاری کیا اور خدمت اور فرمان برداری حضرت خلیفۃ الٰہی سے منہ
اپنا پھیرا یا لشکر آراستہ متوجہ پٹنہ کا ہوا اور لودیخان کو کہ امرای اوسکے سے تھا اور باغی ہو گیا تھا
گرفتار کر کے قتل کیا خانخانان اور منعم خان نے جو بالفعل ہی امرای حضرت بموجب حکم اشرف
اعلی متوجہ تسخیر دیار بنگ کے تھے باستماع خبر آمد داؤد کے عرضداشت بپایہ سریر اعلی ارسال کی کہ اگر بندگان حضرت
اعلی خود بذات مقدس متوجہ اس دیار کے ہوں فتح بنگ بسہل وجوہ میسر ہو وہی گی بندگان حضرت کے موجب عرض خانخانان کے
عنان عزیمت کی اوس طرف کو معطوف فرمائی دریں اثنا داؤد نے بغرور رعونت قلعہ پٹنہ مین قرار پکڑ کر بہ سر محاربہ اور مقابلہ کی کرکے
اور بنانے مورچال مین مصروف ہوا ہر چند امرای افغانان کار دیدہ نی نصیحت اور فہمایش کی لیکن اوسنے قبول نکیا جب حضرت
اعلی ہنسلے باسپاہ بسیار جوان بحر امواج لب آب پٹنہ نزول اجلال فرمایا امرای داؤد نے باہم مشورہ کر کے کہا کہ داؤد نے صلاح
نمانی اور اندریا سے مقابلہ کرنا بعید از عقل ہے اسلئے شب حسب المرجب کو داؤد کو شراب کثرت سے اوقت کھانے کے
پلادی جب داؤد نشہ شراب مین مدہوش ولا یعقل ہو گیا دروازہ آبی خانہ سے کہ بکنار دریای گنگ واقع ہے برلاکر اور ایک
کشتی مین ڈالکر جانب گھوری واسرد کے متفرور ہو گئی علی الصباح یہ خبر حضرت اعلی کو پہونچی وقت طلوع آفتاب داخل پٹنہ
ہوکے ہمہ خزینہ وفیلات کو جو ہاتھ آئے بقبضہ اولیای دولت آگئے اور اکثر فیلان نامی داؤد کے داخل خالصہ شریفہ
ہو گیا اور خانخانان نے بموجب حکم اشرف تعاقب داؤد کیا اور بعد ایک مدت کے مراجعت کر کے حاضر درگاہ والا ہوا
اور جب کہ علی الصباح داؤد کیف شراب سے ہوش آیا معاملہ منکوس دیکھکر بہت متاسف ہوا لیکن کچہ فائدہ مند نہوا

روانہ ہوا تاج خان نے فرصت غنیمت جانکر سلیم خان کو قتل کیا غوغای عظیم لشکر کاکران مین واقع ہوا امرایان سلیم خان بمقابلہ پیش آئے
اوسوقت تاج خان نے ایک فرمان جعلی اونکو ظاہر کیا اور کہا کہ مینے بموجب حکم عدلی کے سلیم خان کو مارا ہی جب امرایان نے فرمان اوسی
مضمون کا دیکھا تو متابعت تاج خان اختیار کی غرض کہ مارے سلیم خان کے سامان بہت مال خزانہ اسپ وفیل وغیرہ بدست تاج خان
آیا اور اوس ولایت پر متصرف ہوا بعد از چندگاہ کے کہ بعد شکست پانے لشکر عدلی اور مقتول ہونے ہیمون بقال اور شہید ہونے
شادیخان کاکر بابا نعبد افغانان بمیدان پانی پت اور واقع ہونے تفرقہ بقوم افغانان ہر شخص کو جسطرف کہ جان بچانا معلوم ہوا فرار
ہوگیا اون سب مین سے سردار اس قوم کا خواجہ خان کاکر پدر شادی خان کاکر تھا خواجہ خان کاکر بعد شہید شادی خان کاکر کے بیچ جنگ
پانی پت کے شہید ہوا تھا کاکران ساکن کہنا تہ نے جانب حاجی پور کے مراجعت کی اور بر کنار آب گنڈک ملجای اپنا مقرر کرکے
مقیم ہوئے جب خبر آمد کاکران تاج خان اور عماد کو پہونچی ایلچی بہیجکر اپنے ملک مین آنے سے منع کیا کاکران نے عذر کیا کہ عقب
ہمارے فوج مغل ہے اور وہ افغانان کو دستگیر کرتے ہین اور تم بھی افغان ہو لہذا ہم بملازمت تمہارے آئے ہین تاج خان نے
جواب دیا کہ چندے روز اس ملک مین ٹھہرنا چاہتے ہو تو اول سرداران اپنے کو بملازمت ہمارے بہیجدو چونکہ مکر اور حیلہ کرنے تاج
اور عماد کررانی کے جو کچھ سند عالی سلیم خان کاکر اور فتح خان سے کیا تھا اونکو معلوم تھا اسلئے بہیجنا سرداران کا مناسب
سمجھا اور عذر کیا اور تاج یہ خیال کرتا تھا کہ کاکر بجمعیت تین ہزار آئے ہین اور مینے سلیم خان کو بمکر و فریب مارا ہی اگر اوسکا
انتقام لین تو اچھا نہ ہوگا اس لیے بہتر وہ ہے کہ ان سب کو مار ڈالنا چاہیے کیونکہ ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد
پس تاج اور عماد بجمعیت پانچ ہزار کس خنجر گذار اور تین سو فیل فیلان برسر کاکران روانہ ہوئے کاکر یہ خبر سنکر مردانہ وار ایک کوس
آگے آکر ہمارا بمقابلہ پیش آئے چونکہ لشکر کررانیان بہت تھا کاکران نے شکست پائی اور زخمی ہوکی اور برلب آب گنڈک پاس
عیال و اطفال خود آئی اور تدبیر روانگی قبائل اپنے کی کی مردم قوم اشترانی کہ اکثر آدمی ہمراہ تھے وہ مانع اس کام کے ہوئے اور
باتفاق ہمدیگر وطن سے نکلے تھے پھر اتفاق کرکے اوپر سر کررانیان کی تاج خان اور عماد خان چلا اور دوبارہ دیگر محاربہ عظیم واقع ہوا اس
لڑائی مین قوم کاکران نے بڑی دلاوری کی کہ یادگار روزگار ہوئی تاج خان باتمام منہزم ہوکر تین کوس تک بھاگا اور تیسی صد
آدمی اوسکے قتل ہوئی اور دو سو آدمی زخمی اور سی صد ہاتھی بدست کاکران لگے آئے اور فتح عظیم میسر ہوئی کاکران نے قوم
کررانیان زخمی کو بدلاسا تمام معالجہ کرایا اور بعد صحت پانے کے ہر ایک کو سروپا و خلعت و اسپ انعام و دیگر رخصت
کیا اوسوقت مین عدلی بخوف مغلان ایک گوشہ مین تھا وہ ہاتھی عدلی کو دے دئے اور گرد نواح گنڈک کو کہ قوم کررانیان
سے بدست آئی تھی باہم جاگیر تقسیم کرلی بعد از چندگاہ سلیمان نے استقلال تمام پیدا کرکے علم ایالت اوس دیار کا بلند کیا
اگرچہ خطبہ اور سکہ بنام خود جاری نکیا لیکن خود کو حضرت اعلی مقرر کیا اور بروش بادشاہانہ با مردم سلوک کرتا تھا اوس زمانہ مین
نواب خانخانان محمد منعم خان ولایت گور مین آیا سلیمان نے اوس سے سلسلہ مدارا اور موالات کا پیش کیا اور باہم متفق
ہوکر بمقام اوڈیسہ کہ بزرگترین معبد ہنود کا اوسکو جگناتھ جی کہتے ہین بجز ایک اوسکے توجہ کی بجمعیت و سپاہ متوجہ اکثر بعوب
ہوئے اور اوس مندر کو غارت اور خراب کا ارادہ کیا و صورت یعنی مورت کشن دیو کو کہ بانواع زیب و زینت آراستہ تھی
وجمیع اعضائش از طلای احمر و بہر دو چشمش از دو لعل بہا انی بدخشانی بود انرا خرمود و پارہ ساختہ در مزبلہا انداختند
و ہشت صد بت دیگر زرین بصورت ہای مختلف از گرد و پیش ان کہ وزن ہر یک پنج من وزن اکبری بود برآوردند و در
تواریخ ہندیہ از برہمنان مرتاض چنین منقولست کہ از ان زمان تا حال قدم بیگانہ دران نرسیدہ بود چون مردم آن بلا

باز بہادر با جمعیت تمام اوس ولایت مین آیا پنجاہ و نہصد ہجری مین گوندوانہ کو گیا تھا ... کوہ کو یلغار کر اور لڑائی ہوئی باز بہادر
ہزیمت پاکر سارنگپور مین آیا اور بہ نشاط و عیش و عشرت مشغول ہوا اس قسم کے بہت آدمی جمع ہوئے اور اپنے حرمخانہ مین عورات
بہت جمع کین اور گوئندہ سازندہ عورات بہم پہونچائین از انجملہ روپمتی نام پاتر اکہ حسن جمال مین بیمثال تھی اوسپر عاشق تھا اور
شب و روز اوس سے شغل رکھتا تھا اور کاروبار ملک سے بیخبر تھا جو یہ بات بسمع اشرف بندگان حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاہ پہونچی
سنہ ۹۶۸ مین سپاہ بسیار بسرکردگی ادہم خان کوکہ بہ تسخیر ولایت مالوہ نامزد فرمایا جب لشکر قریب سارنگپور کے پہونچا باز بہادر مجلس عیش و نشاط
و گلزار خواب سے اوٹھا بامید افغانان کار دیدہ و جنگ آزمودہ بجنگ پیش آیا اور بعد تھوڑی سی لڑائی کے ہزیمت پائی اور پاس راجہ بگلانہ کی پناہ پذیر ہوا
اور خزانہ او فیل و حرم بقبضہ مردان بادشاہی کے آیا باز بہادر نے قبل از جنگ ایک جماعت معتمد کو حکم دیا تھا کہ اگر خدانخواستہ شکست ہماری
واقع ہو تو اہل حرم کو جو روپمتی وغیرہ ہیں قتل کر ڈالیو تاکہ بدست مردان مغل گرفتار نہون جب باز بہادر بھاگا اوس جماعت نے قتل
حرم شروع کیا اسی اثنا مین ادہم خان قریب آن پہونچا اور مانع قتل حرم ہوا ایک تلوار از روی اضطراب و تیغ ستم اوپر روپمتی کے ماری گئی کہ ادہم خان
اوس سے متقابل ہوا اور روپمتی کو مانند گل پژمردہ نیم جان اوٹھا لیگیا اور علاج کرایا جب جراحت اسکی بہتر ہوئی اچھی ہونے لگی اور صحت پائی
تو اوسکو مفارقت باز بہادر سے ہیجان ہوا اور زہر کو مردانہ وار فدائی جانانہ ہو کر کھا لیا یعنی [illegible] کھا لیا اور مردانہ جان بجانان دیکر

شعر زنی مردوار از سر جان گذشت ۔ چہ مردی بود کز زنی کم بود ۔ باز بہادر بعد بگلانہ مین آیا اور وہان سے گجرات مین گیا اور بمدت چند عرصہ
کر کے پاس امرای [illegible] تھا اوس سے موافقت نہ آئی تب پاس شیر خان فولادی کے پناہ لیا اور وہان سے دکن گیا اور پاس نظام الملک دکنی
ملازم ہوا اور بعد ایک مدت کے [illegible] کے اقبال کو بلند کیا از انجا کہ [illegible] پریشانی کمال [illegible] حال اوسکے تعلق [illegible] خراب تھا جب
حال اوسکا بعرض حضرت عرش آشیانی کے پہونچا [illegible] رحم و التفات [illegible] فرمایا اور [illegible] بہت اعتبار اوسکا
مقرر فرمایا حسن خان [illegible] اوسکو بدرگاہ [illegible] حاضر کیا [illegible] باز بہادر [illegible] اوسکی حکومت
اوسکی بولایت مالوہ مدت شش سال تھی

دربیان احوال تاج و عماد و سلیمان کررانی کہ ولایت بنگالہ مین رایت علا و استقلال بلند کیا

منقول ہے کہ جب تاج کررانی گوالیار سے مفرور ہو کر متوجہ بنگالہ ہوا عدلی نے فوج بتعاقب روانہ کی اور خود بھی بتعاقب اوسکے روانہ ہوا اور بمقام چہرامیو کہ چہل کروہ دار السلطنت
آگرہ سے ہے [illegible] واقع ہوا ایک جگہ مقابل ہوئی اور درمیان مقابلہ عظیم واقع ہوا جو کہ سپاہ عدلی بسیار تھی تاج نے ہزیمت پائی اور طرف [illegible] گیا
راہ مین بعض عمال خالصہ عدلی کو غارت کر کے نقد و جنس بہت جمع کیا اور دو ہزار زنجیر فیل سرکار عدلی کی کہ پرگنات مین معین تھی لیگیا اور با عماد و سلیمان و
الیاس برادران خود کہ مثل تاج کے حاکم خواص پور تاندہ و بعض پرگنات کنار آب گنگ کے تھے اون سے ملحق ہوا اور باتفاق برادران علم یعنی بلند کیا اور سپاہ بہت
فراہم کی اور لوای ملک گیری کا منتشر کیا عدلی نے بعد استماع اس خبر کی قلعہ گوالیار سے عزیمت قلعہ چنار کو کری اور برسر کررانیان با لشکر بسیار روانہ ہوا
فریقین بکنارہ دریای گنگ مقابل ہوئے عدلی نے بموجب التماس کے ہیمون کو سردار مقرر کیا اور اوپر سر آن گروہ روانہ کیا ہیمون نے بعد از جنگ فتح پائی
و تاج با برادران بولایت گوڑ گیا اوس وقت مین حاکم گوڑ سلیم خان کاکر ملقب بہ مسند عالی تھا جمعیت چہل ہزار سوار و پانصد زنجیر فیل کو ہمیشہ باستقلال
تمام رکھتا تھا تاج بملازمت اوسکے گیا اور ظاہر کیا کہ حکم عدلی کا یہ ہے کہ سلیم خان کاکر جمعیت سپاہ تاج خان کو ملاحظہ کر کے جاگیر لائق اوسکی مقرر
کرے اور ایک فرمان جعلی پیش کیا اور اس بہانہ سے لشکر آراستہ کر کے روبروی سلیم خان کاکر کے لیگیا اور کہا کہ جمعیت سپاہ مسند عالی بہت ہے
اگر سب موجود ہونگی تو سپاہ میری معلوم نہ پڑیگی سلیم خان سادہ لوحی سے صرف ہمراہی پچاس ساٹھ سوار مقرر با خود بہت بملاحظہ لشکر تاج خان

عظیم واقع ہوئی محمد خان قتل ہوا اور عدلی نے بفتح و فیروزی مع غنایم بسیار اختصاص پائی وہان سے بجانب چنار متوجہ ہوا اور عدلی نے
ہیمون کو متقابل لشکر بادشاہی جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بجانب دہلی بہیجا اور اکثر امرای بادشاہی کہ جو لبسہ کر گی سکندر خان ازبک و قیا خان
گنگ سکندر خان وغیرہ آگرہ مین آئی تہے استماع اس خبر سے کہ ہیمون با جمعیت بسیار آتا ہے تاب مقاومت نلا کر بجوار دہلی معاودت کی
دبانیروی بسیار محمد خان ملحق ہو کر متوجہ محاربہ کا ہوا سپاہ بادشاہی نے ہزیمت پائی ہیمون با فتح و فیروزی چند روز دہلی مین مقام کر کے
متوجہ پانی پت ہوا اور وہان پر بادشاہی لشکر سے مقابلہ ہوا اور سپاہ ہیمون شکست ہوئی اور ایک تیر قضا بہاوی ہیمون مین لگا اوسوقت
ہیمون فیل عماری پر سوار تہا فیلبان کو کہا کہ یہان سے جلد مجکو لیچل اتنے ہی مین شاہ قلیخان کہ امرای بادشاہی سے تہا وہان پہونچا
اور فیلبان سے ہیمون کو پوچہا کہ بتا دی ورنہ تجکو کشتہ کرونگا فیلبان نے بخوف جان اشارت کی کہ عماری مین ہے شاہ قلیخان فیل کو آگے لیکر
بملازمت بادشاہی پہونچا بادشاہ نے اوسکو بجلدوی اوس خدمت کی مرتبہ پنجہزاری مع توغ و نشان عطا فرمایا چونکہ ہیمون مین جان
کچہ رمق باقی تہی بادشاہ نے بدست خود سر اوسکا تن سے جدا کیا اور بخطاب غازی مخاطب ہوا عدلی یہ خبر سنکر نواحی چنار مین تہا
پسر محمد خان گوریہ کا خضر خان نام بعد استماع خبر کشتہ ہونے پدر کے گور مین خطبہ اور سکہ بنام خود پڑہا اور سلطان بہادر خطاب کیا
بانتقام خون پدر خود با جمعیت تمام بمقابلہ عدلی پہونچا اور بعد محاربہ عظیم شکست عدلی نے پائی اور خضر خان مظفر ہوا اور عدلی بہ شہادت
پہونچا و خضر خان سالم و غانم بگور گیا مدت سلطنت عدلی تفرقہ مین سہ سال گذرے ہے بعد از شہادت عدلی دولت سلسلہ افاغنہ
سے بانجام پہونچی چو شجاع علیخان و باز بہادر در دیار مالوہ و تاج کرانی ولایت گور مین لوای سلطنت بلند رکہتے تہے لہذا کرانی
ولایت گور مین قتلو لوحانی نے دعوی بالتبع سروری کا کیا لاجرم تا آخر الامر جس کسی نے اس طایفہ سے داعیہ سلطنت کیا
تحریر ہوا چون زمان حکومت شجاع علیخان بہ ایام عدلی بادشاہ بہت قریب تہا لہذا شمہ ازان مرقوم قلم شکستہ رقم ہوتا ہے وما توفیقی
الا باللہ العزیز الحکیم و نحمدہ و نصلی

دربیان احوال شجاع علیخان سور

نام اوسکا دراصل اسمعیل خان تہا جس زمانہ مین جلال خان لوحانی کو ساتہہ ابراہیم خان پسر قطبخان بنگالی محاربہ واقع ہوا اسمعیل خان
زخمی ہوا اور بند مین پڑا ابراہیم خان کا لڑکہ بیزنہ اسمعیل کا تہا عقب سے پہونچا ساتہہ اون سو کس کی کہ اسمعیل کو دستگیر کر کے لیجاتی
تہے محاربہ کر کے قتل پہونچائے اور اسمعیل خان کو خلاص کیا اور روان ہوا بہمدرین اثنا ابراہیم خان عقب سے پہونچا ابراہیم کو بہی اسمعیل نے
تیر سے زخمی کیا اور وہ بشہادت پہونچا اور فتح حاصل ہوئی فرید بہی اوس جنگ مین تردد مردانہ کی جلال خان نے فرید کو خطاب شیر خانی اور اسمعیل کو
لقب شجاع علیخان مرحمت فرمایا جو شیر خان بادشاہ ہوا ولایت مالوہ پر متصرف ہوا بنابر آن اخلاص سابق کہ شجاع علیخان ہمیشہ ہمراہ رہتا تہا حکومت مالوہ کی
اوسکو تفویض کی جبکہ شیر شاہ گذرا اور سلام شاہ جانشین اوسکا ہوا اگرچہ صمیم قلب شجاع علیخان نیک تہا مگر بنا بر حسب امانت کہ با پسر خواندہ اوسکی لیجان عداوت
رکہتا تہا اور یہ گنہ چلین و نولائی بدولتخان و چیالہ عطا فرمائی شجاع علیخان نے مدت دوازدہ سال بکامرانی و عیش مالوہ مین حکومت کی اور فوت ہو کر سارنگپور
مین مدفون ہوا بعدہ بہادر کہ اوسکا بیٹا تہا قایمقام اوسکا ہوا اور دیار مالوہ کی حکومت کی غرور جوانی و خود بینی سے انتہی خطبہ و سکہ بنام خود جاری کیا اسکی
مین دولتخان و چیالہ و چین سی اور مصطفی نعلانی سے کہ تین بہائی تہے یکرنگی متفق ہو کر بدفع باز بہادر آگے اور وہ بہی با سپاہ خود متوجہ حرب ہوا اور باہم انکی
جنگ عظیم ہوئی اور آخر کو دولتخان و مصطفی خان نے ہزیمت پاکر راہ فرار رکہا و بیج رسید ازان باز بہادر خان نے تعاقب کیا اور بخوف بہادر خان بلیدار
نے دولتخان کو پکڑ کر سونپا باز بہادر نے اوسکو قتل کیا مصطفی وہان سے مفرور ہو کر گوندوانہ کو گیا اور ترانی ور کاومی کہ حاکم اوس ولایہ کی تہی پناہ لیگیا

جاکر یہ حال کہا تاج خان نے یہ حال سنکر گوالیار سے فرار ہو کر بنگالہ کی راہ لی عدلی نے فوج اوسکے پیچھے بھیجی بقیہ احوال کررانیان اونکی ذکر مین
مذکور ہو گا۔ روز دیگر ہیمون بقال نے عدلی سے کہا کہ کررانیان مخالف ہوئے اگر مجکو ایک حلقہ ہاتی کا ملجائی دیگا اون سے برآون
عدلی نے ہیمونکو اوسپر تعین کیا بعد تلاقی طرفین ہیمون غالب آیا اور کررانیان منفرور ہوئے یہ خبر ابراہیم خان سور مذکورہ بالا بعد دریافت حال تجویز منقبہ
زبانی زن اپنی کے شتاب وہاتیہ چنار کو منفرور ہو کر بجانب غازیخان پدر خود کہ حاکم بیانہ کا تہا روانہ ہوا عدلی نے عیسی خان نیازی کو اوسکے پیچھے
بہیجا نواحی کالپی مین دونو مین واقع ہوا اور جنگ عظیم ہوئی اور عیسی خان منفرور ہوا ابراہیم خان نے تقویت پا کر دہلی کا قصد کیا اور وہان
پہونچکر خطبہ بنام خود جاری کیا اور وہان سے باجمعیت تمام آگرہ مین آیا اور اکثر ولایات پر متصرف ہوا عدلی یہ خبر سنکر مہم کررانیان کے تئین موقوف
رکہکر واسطے دفع ابراہیم خان کے توجہ کی اور جب قریب جمن پہونچا ابراہیم خان نے سلسلہ صلح کا تحریک کرکے آدمی بہیجا
کہ بہار خان سروانی و رای حسین جلوانی و چند کس امرای نامدار کہ باعتلم ہمایون مخاطب ہین میرے پاس اگر عہد پیمان کرتے ہین اب مین بیچ پناہ ہو
کر اونکی ملازمت حاصل کرون عدلی نے یہ سنکر ایک جمعیت ابراہیم خان کے پاس بہیجی ابراہیم خان نے سبکو متفق کرکے عدلی سے
مخالف ہو گیا اور عدلی کو جب یہ کیفیت معلوم ہوا اور تاب مقاومت نلا کر بجانب چنار روانہ ہوا ابراہیم خان نے خود کو سلطان ابراہیم خطاب
کرکے لوای سلطنت بلند کیا اور انہین ایام احمد خان سور کہ عم زاد شیر شاہ سی تہا اور خواہر دوم عدلی اوسکی نکاح مین تہی اور وہ تغنات مرای پنجاب
سے تہا بامداد و اعانت تاتار خان کاسی و حبیب خان و نصیب خان کہ امرای کبار سلیم شاہ نے سپر مخالفت بر روی کہینچا السلطان سکندر مخاطب ہوا
اور علم فتنہ و فساد کا بلند کیا اور اوپر سکندر ابراہیم خان کے پہونچا اور قریب موضع پہرہ کہ آگرہ سے دس کوس ہے فریقین کا مقابلہ ہوا جو لشکر
سکندر کا کہ دس ہزار سے کم تہا اور ابراہیم خان کے پاس کہ ستر ہزار سوار تہے سکندر نے یہ حال دیکہکر صلح چاہی اور یہ التماس کی کہ پنجاب کو چہوڑ
دے سکندر پیچ پیش آیا ابراہیم خان نے بغرور کثرت لشکر خود اوسپر التفات نکی اور ارادہ جنگ کا کیا اور بر دو دیگر صفہای جنگ کی ترتیب
دیکی واسطے حرب کے شغل کیا بموجب نص قاطع کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ کی سکندر خان غالب آیا اور ابراہیم خان مغلوب منفرور ہوا
اور سنبہل پہونچا سکندر کامیاب ہو کر آگرہ و دہلی کو آیا اور اون اطراف کو بقبضہ خود لایا اسی درمیان مین خبر پہونچی کہ جنت آشیانی محمد ہمایون
بادشاہ نے کابل سے ارادہ ہندوستان کا کیا اور لاہور متصرف امرایان چغتہ کے ہوئی سکندر خان بالشکر بسیار متوجہ لاہور کا ہوا
ابراہیم خان سور کہ باطراف سنبہل تہا پہر سپاہ جمع کرکے بجانب کالپی آیا اسی ایام مین عدلی نے فرصت پاکر ہیمون بقال وزیر خود کو
بالشکر بسیار و پانصد فیل و توپخانہ بیشمار بصوبہ دہلی روانہ کیا جو ہیمون بنواحی کالپی پہونچا اور ابراہیم خان سے مقابلہ ہو کر جنگ عظیم
واقع ہوئی اور ہیمون بقال غالب آیا اور ابراہیم منفرور ہو کر بیانہ مین بنزد پدر خود گیا اور باتفاق پدر قلعہ کبین متحصن ہوا ہیمون بقال بہی
تعاقب کرتا ہوا بیانہ مین پہونچا اور محاصرہ کیا تین ماہ تک یہ بہی محاصرہ رہا اسی اثنا مین محمد خان سور حاکم بنگالہ جمعیت فراہم کرکے بہ تسخیر
جونپور متوجہ ہوا عدلی نے یہ خبر سنکر ہیمون کو بلایا جو ہیمون بقال بموجب امر عدلی کے ترک محاصرہ کر کر متوجہ ملازمت عدلی کے ہوا
چون بموضع منڈاکہر کشش کروہی آگرہ پہونچا وہان ہٹ کر موضع منڈاکہر پہونچا کہ ابراہیم خان نے عقب سے پہونچکر لڑائی کی اور
شکست پائی اور بوجہ شرمندگی ابراہیم خان پیش پدر نگیا ولایت پٹنہ مین آیا اور راجا رام چند حاکم پٹنہ سے جنگ کرکے ہزیمت پائی
اور گرفتار ہوا راجہ نے مروت سے ابراہیم کو تخت پر بٹہاکر خود بروش ملازمان کے لوازم خدمت بجالایا ابراہیم چند گاہ وہان
رہکر بطلب افغانان قوم میانہ متوجہ مالوہ کا ہوا اور وہان سے بنگالہ پہونچا اور ۹۷۵ھ سنہ کہ سلیمان کررانی کہ ولایت اوڑیسہ پر متصرف تہا
ابراہیم نے بموجب عہد و قول سلیمان کے ملازمت کی سات عہد تہا اور بکر سے بدست سلیمان بدرجہ شہادت پہونچا
القصہ ہیمو فتحمند ہو کر عدلی کی پاس گیا و باتفاق مقابلہ و مقاتلہ محمد خان غوری کے گیا اور موضع چہپر گہٹہ جنگ

اور دوسرا شخص کہ لایق سلطنت ہو اس سلسلہ مین نہ تہا لاچار وزرا و ارکان دولت نے بنا بر ضرورت بسلطنت مبارز خان کے راضی ہوئے اور اوسکو بسر یر سلطنت پر جلوس دیا نقل ہے کہ اسلام شاہ نے قبل از وفات خود بعالم بیماری حرم محترم باسم بی بی بائی ؎ اپنی سے بتاکید کہا تہا کہ جو فیروز خان پسر خود کو چاہتی ہو تو اجازت ہو کہ مبارز خان کو مروا ڈالون ورنہ بانتہ اپنے پسر سے دہو بیٹے کیونکہ خار راہ پسر تیرا یہی ہے اوسنے یعنی بی بی بائی نے جواب دیا کہ مبارز خان یعنی برادر میرے نے اپنی عمر بعیش و عشرت و نغمہ معروف رکہی ہے بعیش و عشرت مصروف ہے اوسکو میل بادشاہی نہین ہے ہر چند اسلام شاہ نے مبالغہ کیا لیکن کچہ فائدہ نہوا آخر شش جو کچہ اسلام شاہ نے سوچا تہا وہی بعد شاہ کے ظہور کے ہوا مبارز خان نے سریر سلطنت پر جلوس کیا اور خطبہ اور سکہ بنام خود جاری کیا اور بخطاب سلطان محمد عادل مخاطب ہوا

ذکر بیان احوال مبارز خان المخاطب بسلطان محمد عادل

جب سلطان محمد عادل تخت پر بیٹہا خواص خان ولد سکہ کے بہائی شمشیر خان کو وزیر مقرر کیا اور جو سلطان محمد عادل نے تواریخ حکایات زر بخشی سلطان تغلق شاہ کی سنی تو کمال ہی بجوش آیا اور چاہا کہ بنزلہ تغلق شاہ فیض بخشی مین نام پیدا کرے یہ بات سوچکر دروازہ خزانہ کہولا اور خلق کو انعامات و فیض بخشی سے معمور کیا غرض کہ انعام و بخشش مین شہرۂ آفاق ہوا اور فرمایا اور کہ نصد تنکہ کے تیر بنا کیا اور جسطرف کے ڈالتے تہے اور جسکے گہر سکے کہ پڑتا تہا پانصد تنکہ اوس شخص کے دیکر وہ اٹہا لاتے تہے اوسی زمانہ مین ہیمون نامی بقال قصبہ ریواڑی میوات کا تمام پیکاریون سے اوسی جگہ تہا بازار مین غلہ وزن کرتا تہا اتفاقات سے بسرکار سلطان محمد عادل رفتہ رفتہ داخل ہوا اور اقبال تمام پیدا کیا یہانتک کہ بعد چندی دخل مقربان بادشاہی ہو گیا بعد ازین کیا ذکر جہ اسلام شاہ اور قتل فیروز خان و جلوس سلطان محمد عادل شہرت ہوئی اور جو جو شخص جس جگہ متعین تہا مخالف ہو گیا مثل ملوک طوائف جابجا بادشاہ ہوئے فتنہ عظیم برپا ہوا ایک روز دیوانخانہ عدلی میں تمام امرا حاضر تہے اور تقسیم جاگیر کرتے تہے اسی اثنا مین بادشاہ نے حکم دیا کہ ولایت قنوج جاگیر شاہ محمد فرملی کی تغیر کر کے سرمست خان سربنی کو مرحمت کی اثنائے گفتگو اخوند سکندر خان پسر شاہ محمد کہ جوان نمایان اور بہادر تہا اوسکے باپ نے کہا کہ اب یہ نوبت آگئی کہ ہماری جاگیر تغیر کر کے سربنیان سنگ فروش کو دیتے ہین جب بات تو تکلف مجلس مین آ... یہ بات سنکر سکندر خان غضب مین آیا شاہ محمد اسکے باپ نے منع کیا اور وہ بیمار بہی تہا پہر سکندر خان نے اپنے باپ سے کہا کہ شیر شاہ نے ایک مرتبہ تجکو قفس آہنی مین مقید کیا تہا اسلام شاہ تیرا شفیع ہوا اور تجکو چہڑایا اب اس جماعت کا یہ ارادہ ہے کہ تجکو زنجیر کرین اور تو اس معنی کو نہین سمجہتا ہے یہ سب تیرے واسطے خیالات ہین اس اثنا مین سرمست خان سربنی کہ قوی ہیکل اور بلند قامت تہا بطریق مدارات اوپر کندہے سکندر کے ہاتہ رکہا اور چاہا کہ اس حیلہ سے سکندر خان کو گرفتار کرے سکندر خان نے اوس کے ارادہ بد سے واقف ہو کر خنجر کمر سے نکالا اور اوسکے مارا ایک ہی وار مین وہ جان بحق تسلیم ہوا اور غلغلہ دربار عام مین ہوا اور ایک جماعت نے قصد اوسکی گرفتاری کا کیا لیکن سکندر جسطرف شمشیر برہنہ لیکر جاتا تہا وہان آدمیون کو مارڈالتا تہا اور زخمی کرتا تہا یہانتک کہ عدلی وہان سے اوٹہکر بجانب حرم محترم کے روانہ ہوا سکندر خان نے اوسکا تعاقب کیا کہ عدلی نے اندر گہسکر زنجیر لگالی اور اوس سے مخلصی پائی اکثر امرا تلوار اپنی چہوڑکر منتشر ہوئے اور دو ساعت یہی حال رہا کہ سکندر جسکی طرف جاتا منتشر ہو جاتے اور بہ استعداد فوجکان ہر طرف دوڑتا پہرتا تہا اسی اثنا مین ابراہیم خان سور کہ خواہر عدلی اوسکی نکاح مین تہی شمشیر کہینچکر بجانب سکندر خان حملہ آور ہوا اور اطراف و جوانب سے ہجوم آدمیون کا اوسپر ہوا غرضکہ وہ مارا گیا بقصاص پہونچا اسی درمیان مین دولت خان نوخانی نے بضرب شمشیر شاہ محمد فرملی کو قتل کیا اور تفرقہ عظیم برپا ہوا تاج خان کرنی برادر سلیمان پیش از آنکہ یہ مجلس منعقد ہو ریش اور طرز کلام سے اس جماعت کی دریافت کر لیا تہا نخود یا [illegible] عدلی سے نکلکر چاہتا تہا کہ قلعہ گوالیار کے نیچے آوے راہ مین شاہ محمد فرملی کا جو جاتا تہا تاج خان نے حقیقت مجلس کی اوس سے ظاہر کی اور کہا کہ نعام اور بہتری اس جماعت مین نہین ہے اور اس سبب تیرے پاس آیا ہون تو بہی موافقت کر کہ کام برگزیدہ ہوتا ہے شاہ محمد نے یہ بات قبول کی اور پیش عدلی

ہند یہ از دیار مالوہ کے پہونچا پہاڑ خان سروانی کہ حاکم وہان کا تہا بالشکر خود داخل معتقدان شیخ ہوا
اور یہ خبر مخدوم الملک کو پہونچی اور مخدوم نے اس معنی کو باقبح وجوہ باسلام شاہ معروض رکہا چونکہ نیت اوسکی بر رواج
شریعت مصروف تہی شیخ علائی کو طلب کرکے پہر علما کو بنابر حضار امر فرمایا بعد اجتماع علماء دین کے بنابر تشخیص اس قضیہ کے
خوب مقید ہوا مخدوم الملک نے اسلام شاہ سے کہا کہ یہ شخص دعوی مہدیت کرتا ہے اور مہدی موعود بادشاہ ربع مسکون کا ہوگا اکثر
آدمی اوسکے سات متفق ہو گئے ہین احتمال خلل تمام ہے سلیم شاہ نے سخن مخدوم الملک قبول نکیا اور شیخ علائی کو نزد شیخ بدہ
کہ شیخ بہار کا عالم حکم ہدایت کا بلند کرکے بہت بزرگ تھے نزدیک اونکے روانہ کردیا اور فتوی طلب کیا اور خود نے بجانب
پنجاب نہضت فرمائی اور بہ تعمیر قلعہ بان کوٹ کے مصروف ہوا جب شیخ علائی بہار مین پہونچا ایک مدت تک باہم مباحثہ علم احادیث رہا
آخرش شیخ بدہ نے بہی موافق علماء وقت اور مخدوم الملک کے فتوی لکہا اور پاس سلیم شاہ کے بہیجا اثنائی راہ مین
شیخ علائی بمرض طاعون مبتلا ہوا اور حلق مین اوسکی ایک زخم ہو گیا تہا کہ ایک انگشت فتیلہ جاتا تہا جب شیخ پاس اسلام شاہ کے
آیا قوت گفتار تہی اوسوقت آہستہ بادشاہ نے بیچ کان شیخ مذکور کے کہا کہ اب بہی تو کہدے کہ مہدی موعود آتا ہے اوسکی کان مین کہا
کہ شیخ مہدی موعود آتا ہے چونکہ شیخ بحالت خود مستغرق تہا جواب ندیا اسلام شاہ نے بپاس آداب شریعت حکم دیا کہ تاحد منصور
کے تازیانہ چند بار و چونکہ شیخ مین یک رمق جان باقی تہی تازیانہ سوم مین طایر روح نے پرواز کیا اور برحمت حق واصل ہوا اسلام شاہ نے
فرمایا کہ نعش شیخ کو بمقابر آباو اجداد اوسکے دفن کرین اسلام شاہ شجاعت و شہامت بے نظیر تہا و تدبیر جہانداری اور رائی صواب
نمای مین یکتا تہا اکثر مصاحبان سے مثل شاہ محمد فرملی بطریق یارانہ سلوک کرتا تہا لیکن بوقت بار عام جملہ ندیمان بسبب صلابت بادشاہی
اوس سے خوف کرتے تہے مسائل شرعی مخدوم الملک سے اکتساب کرتا تہا اور اکثر اوقات باہل فضل و کمال مصاحبت کرتا اور شیخ
عبد الحی ولد شیخ جمال کنبوہ نے اوسکی تعریف مین بہت قصیدہ لکہے ہین تاریخ واقعہ ہر سہ بادشاہ کی ظاہر کرنی نے یہ قطعہ لکہا ہے

قطعہ　سہ خسرو را زوال آمد بیکسال ؛ کہ ہند از عدل شان دار الامان بود ؛ یکے محمود شاہنشاہ گجرات ؛ کہ
ہمچون دولت خود نوجوان بود ؛ دوم آن نظام الملک بحری ؛ کہ در ملک دکن خسرو نشان بود ؛ سوم اسلام شہ
سلطان دہلی ؛ کہ در ہندوستان صاحبقران بود ؛ اور شیخ ابو الفضل نے اس مصرعہ کو بدلکر یہہ مصرعہ لکہا ہے ؛
کہ فرزند عزیز شیر خان بود ؛ زمن تاریخ فوت این سہ خسرو ؛ چہ می پرسی زوال خسروان بود ؛ ایام سلطنت اسلام شاہ
مدت ہشت سال و نہہ ماہ و ہفت روز تہی واللہ اعلم بالصواب

در ذکر فیروز شاہ بن اسلام شاہ بن شیر شاہ

بعد از وفات اسلام شاہ امرا اور ارکان دولت نے باسم فیروز خان پسر اوسکی کو جو کہ ولیعہد تہا بعمر دوازدہ سالگی قلعہ گوالیار مین
بسریر سلطنت جلوس دیا اور خطبہ و سکہ بنام اوسکے مقرر ہوا بعد تین روز کے مبارز خان ولد نظام خان سور کہ برادرزادہ
شیر شاہ و خسر پورہ اسلام شاہ کا تہا بمکر و تحریب بہ بہانہ ملاقات تہنیت بخانہ خواہر خود آیا اور ارادہ کیا کہ خواہر زادہ بے گناہ کو
بطمع دنیوی قتل کرے اور خود بادشاہ ہو جاوی خواہر اوسکی نے درمیان مین آکر کہا کہ اس بچہ معصوم بیچارہ نامراد کو کیون
مارتا ہے اور اپنے ہاتہہ خون مین کیون رنگتا ہے تو خدا سے ڈر اور میری ضعیفی پر رحم کر اور یاد کر مینے تجہکو وقت ہلاکت اسلام
شاہ سے کسطرح بچایا تہا مین اسکو دکن لیجاؤنگی اور ہرگز نام بادشاہی کا نہ لونگی غرضکہ ہرچند اوس ضعیفہ عاقلہ نے خوشامد کی کچہہ
فائدہ نہوا اوس سنگدل بی رحم نے بحضور خواہر خود فیروز خان یعنی بادشاہ خواہر زادہ اپنے کو بضرب شمشیر شہید کیا جب یہ خبر شہرت پائی

اور تمام شعرا اوسکی پیروی کرتے تھے اور خیرات مبرات مین سعی کرتا از نیلاب سے بنگالہ تک درمیان سراہای شیر شاہ کی سرای دیگر بفاصلہ
نیم کروہی آبادان کری تھے تاکہ مسافر آرام بخوبی پاوی ہر سرای مین مسافر کو آرام کل شئے کا بخوبی ملتا تھا یہ ایجاد شیر شاہ و اسلام شاہ
آج تک ہند مین جاری ہے سوای ہند کے یہ آرام اور کسو ولایت مین نہین ہی دو دو سرای و واسطے آسایش مسافران اور آبادگی مین اور ہر سرای
طعام پختہ بنا بجا مقرر کیا اور ہر روز نیلاب سے بنگالہ تک کہ تخمیناً ہزار کوس فاصلہ تھا ایک دستار ساز کا می یعنی مندیل اور ایک ترنج تازہ
بسبیل ڈاک جلد پہونچتا تھا عرض کہ ایام بادشاہت یہی قاعدہ مرعی رہا مصاحبان و سرہای بادشاہی قدوۃ المحققین شیخ عبدالحسن ولد شیخ گدائی
کنبوہ تھا کہ اکثر اوقات بادشاہ اوس سے صحبت رکھتا تھا و بیچ وقت کھانا کھانے کے اصلا کسی نے مقربان اوسکے سے ہمنشینان اسلام
شاہ کا جرب ندیکھا و شیخ عبداللہ سلطانپوری کو بخطاب مخدوم الملکی مخاطب کیا یہ شخص رواج شریعت غرا مین سعی کرتا تمام وقائع سے کہ ایام
سلطنت اوسکی ۹۵۵ھ مین واقع ہوا وقعہ اوسکا شیخ علائی کا ہے کہ ذکر اوسکا بطریق اختصار لکھا جاتا ہے کہ پدر شیخ علائی کا حسن نام
قصبہ بیانہ کا ساکن تھا در سادہ و شیخی و سجادہ و درویشی پر جلوس رکھتا تھا فرزند ارجمند اوسکا شیخ علائی جانشین پدر ہوا اور حسب ہدایت
سالکان مسالک مسند مین کاربند تھا اسی اثنا مین شیخ عبداللہ نیازی کہ مرید سلیمان چشتی سے تھے سفر حجاز عرب و عجم خراسان و ماوراء النہر
سے بیانہ مین پہونچا اور مقیم ہوا اور روش مہدیہ کو کہ بعقیدہ کاذب اوس گروہ کے سید خان اشتہار سید محمد جونپوری مہدی موعود
تھا ظاہرا شیخ علائی کو طریق اسکا خوش آیا اور طریق ابا و اجداد اوس سے منحرف ہو کر طریق مہدیہ اختیار کیا اکثر دعوت خلایق کرتا اور بیرون
قصبہ بیانہ بموجب طریقہ اوس گروہ کے ہمسایگی شیخ عبداللہ نیازی کو وطن اختیار کیا اور ایک جماعت کثیر افغان کی ہمراہ ہو کے اوقات
کو توکل گذرانتا بعد از نماز صبح پیشتر از بعد تلاوت قرآن مجید اس طرح کرتا کہ جو کوئی اوسکی مجلس مین حاضر ہوتا وہ نصیحت سنتا اور
یکساعت مین ترک خانمان کر داخل سلسلہ مہدیہ ہوتا تھا اور کہتا کہ سید محمد جونپوری مہدی موعود تھا اور اکثر ایسا ہوا کہ مرید انکا پدر و برادر سے
علیحدہ ہو کر داخل اوس فرقہ کے ہوا اور تقوی اور قناعت شعار اپنا کیا اور بجز ذکر خیر و تلاوت قرآن شریف کی جمیع امور کو
حرام جانتا تھا اور جو کسی روز کچھ میسر نہ آتا فاقہ سے رہتا اور تمام ہتیار اپنے پاس رکھتا تھا یہ اوس خاندان کا طریقہ تھا شیخ علائی کی
روش [illegible] تھا اور [illegible] ہمدمانہ متوجہ حجاز ہوئے جو خواص [illegible] خان نے ملازمت کی اور
داخل معتقدان ہوا جو اکثر اوقات خلایق شیخ علائی سے [illegible] درست انعطاف کیا جسوقت کہ
اسلام شاہ نے آگرہ مین تخت خلافت پر اجلاس کیا شیخ علائی بواسطہ امور ضروری مراجعت فرما ہوا اور بیانہ مین پہونچا اسلام شاہ نے
بنا بر صوابدید علماء امر باحضار شیخ فرمایا جو فرمان پاس شیخ کے پہونچا امتثال فرمان واجب جان کر متوجہ آگرہ سے ہوا بعد
از وصول موجب امر دربار عام مین حاضر ہوا اور بآداب متوجہ ہو کر سلام شرعی ادا کیا اسلام شاہ نے بھی بتکبر تمام علیک السلام
جواب دیا یہ بات مقربان درگاہ اور علماء وقت کو ناپسند آئی مولانا مخدوم الملک عبداللہ سلطانپوری نے شیخ سے گفتگو
کی بعد قیل و قال بسیار کے فتوی دی اوپر قتل شیخ علائی کے کیا اسلام شاہ نے میر سید رفیع الدین و مولانا
ابو الفتح تہانیسری و اکثر علماء وقت کو طلب فرمایا او تحقیق اس واقعہ کے حکم کیا شیخ علائی اوس مجلس مین
غلبہ طبیعت سے ہر کسی سے بحث کرتا تھا اور جسوقت تفسیر و بیان قرآنی درمیان کرتا تھا اور نبوی ادا کرتا تھا کہ
اسلام شاہ نہایت متاثر ہو کر کہتا تھا کہ شیخ علائی اس وجہ سے باز آتا مین تجکو تمام ولایت ہندوستان
مین محتسب کرون ابتک تیرے امر سے امر معروف کرتا تھا بعد ازان بحکم میر اقبول کر شیخ علائی نے بنا بر فتوی کی
انکار کو انکار سے مبدول نکیا علماء اسلام نے حکم اخراج شیخ علائی فرمایا بجانب دکن رخصت کیا جو شیخ قصبہ

کہ اسکی سبب اس امر کا دریافت کرنا چاہتی اسلام شاہ نی حکم دیا کہ اسکو قتل کر ڈالنا چاہئی ورنہ بہت آدمی کو خراب کریگا ایسا ہی اوسکو قتل کیا
مگر شہرت پر اوسکی پہچانی گئی کہ خود اسلام شاہ نی اقبال خان کو بخشی تہی جب نگہ ان مغلوب ہوئی اور طاقت محاربہ نہ رہا تو اعظم ہمایون
کشمیر میں پہنچا حکام کشمیر نے بخیال اسلام شاہ مقابلہ کیا اور جنگ واقع ہوئی اس لڑائی میں اعظم ہمایون اور سعید خان
و شہباز خان مقتول ہوئی حاکم کشمیر نے سر اونکی کاٹ کر بخدمت اسلام شاہ بھیجی جب اسلام شاہ کو جمیع مہمات پنجاب سی خاطر جمع ہوئی
جانب اگرہ مراجعت فرمائی اسی اثنا میں مرزا کامران جنت آشیانی سی مفرور ہو کر پاس اسلام شاہ کی آیا لیکن اسلام شاہ نی کچہ سلوک نکیا
جب مرزا کو ارادہ اسلام شاہ پر آگاہی ہوئی کہ اسلام شاہ چاہتا ہے کہ اوسکو قید کر کے کسی قلعہ میں بند کرے فرصت پا کر جانب [illegible]
چلا گیا اسلام شاہ دہلی میں آیا اور چند روز وہان قرار کیا اور قلعہ سلیم گڑہ کو کنارہ جمنا کی واقع ہے مقابل قلعہ دین پناہ کہ حضرت
جنت آشیانی نی بنا کیا تہا بنا کیا اور حکم کیا کہ گرد شہر دہلی کی قلعہ اور تعمیر کریں انہی دنوں میں اسلام شاہ کی طبیعت پر حرارت واقع ہوئی
اختیار لوگونمیں لگاتا تہا کہ ناخون سے اپنی اعضا میں ڈاک چوکی پنجاب سی خبر پہونچی کہ ہمایون بادشاہ کنار آب نیلاب [illegible] اسلام شاہ
اوسی حالت میں جونکین لگوائی کو ہاتہ میں ایک اسپ پر سوار ہوا اور تین کوس منزل کی اور زرا لشکر سی دور کی جب کہ اسلام شاہ منزل
فوج سے بعزم پنجاب سوار ہو کر برآمد ہوا تا نماز شام تک تیس ہزار سوار کہ ہمیشہ اوسکی رکاب میں حاضر رہتے تہے ایک کمی تہ میں
نزدیک گاوان کہ مع آتشبازی صحرای پرگنات میں سی لانا جہد تمام رکہتی تہی حکم فرمایا تا پیادہ ہاتہ رجالہ کی بجائی گاوان ارابہ کہینچیں
ہزار دو ہزار پیادون نی کہینچکر بسرعت تمام لکہنؤ میں پہونچائیں ہمیشہ شصت ہزار پیادہ ہمرکاب اوسکی حاضر رہتے تہے حضرت جنت آشیانی
نی اختراع اسلام شاہ کی لشکر بیشتر سندھ سی مراجعت کری تہی اسلام شاہ نے قضایای لاہور اور اوسکی حدود سی خاطر جمع کر کے
معاودت طرف گوالیار کے کی ایک روز نواحی قصبہ انتری شکار کہیلتا اتفاقا جمعی مفسدان باغوای بعضی فتنہ
اندیشان اسلام شاہ سے پہر کر بارادہ غدر مخفی ہوئے اتفاقا اسلام شاہ اوس راہ سو بازر کہ براہ دیگر راہی ہوا اور وہ جماعت
مایوس ہی جب یہ خبر اسلام شاہ کو پہونچی از روی کاردانی و فہم و فراست و خرد باعث دور اندیشی کی سلاطین کی اور اس حقیقت کو کسی پر ظاہر نکیا
اور بجز وزیر چند ایام ہر کسیکو اونمین سی پاس پہونچایا اور امرایان سی بدگمان ہوا ہر کسی سی بدظن ہو کر [illegible] بالتفصیل [illegible]
پنجاب متوجہ ہوا اور قلعہ مانکوٹ کو تعمیر کرایا اور بعد فراغت احوال رعایا و سپاہ میں کوشش بلیغ کی اور بخاطر تمام ممالک ہند سی جمع ہوئی اور بمقام گوالیار کہ پایہ تخت
اپنا مقرر کیا تہا طرح اقامت کی ڈالی اور بفراغت ایام عیش و عشرت میں مصروف رہتا تہا انہیں ایام میں فلک ناساز گار نا مساعد ہوا اور دنبل نشستگاہ
اسلام شاہ میں برآمد ہوا ہر چند حکما و اطبا نی اوسکی علاج میں سعی کی کارگر نہوئی اور شدت وجع سی قطع خواب و خور ہوا [illegible] اسلام شاہ کو
ناگزیر اپنی سی اطلاع کلی حاصل ہوئی اور جبکہ زیادتی درد سی کثرت ضعف ہوئی مقربان نی جانا کہ حالت نزع بیشتر آئی اور چشم بند ہوئی گریہ و زاری آغاز کیا
کرانکی ایک امرا کہ اسی تہا [illegible] تہا رونی لگا اور نوحہ آغاز کیا اسلام شاہ حالت افاقہ میں آیا اور آنکہیں کہول دیں [illegible]
دریافت حال کیا اسلام شاہ نی یہ بیت خواجہ حسن دہلوی پڑہی خواجہ حسن حسن [illegible] دیگر شد [illegible] عمر
شد بحسب التقدیر ایزدی بیست ششم ماہ ذی الحجہ سنہ ۹۶۰ میں جان بجان آفرین سپرد کی اور نعش اوسکی قصبہ سہسرام میں
نزدیک مقبرہ اپنے پدر بزرگوار کے دفن کی مدت سلطنت اوسکی ابتدا نوزدہم ربیع الاول سنہ ۹۵۲ لغایت بیست ششم ماہ ذی الحجہ
سنہ ۹۶۰ ہجری ہشت سال نہ ماہ و ہشت روز ہوئی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ اسلام شاہ ایسی ہیں کہ زبان قلم سی ادا نہیں ہو سکتے
لیکن قدری سی لکہا جاتا ہے واضح ہو کہ اسلام شاہ عاقل و کامل و فاضل صاحب تدبیر خدا ترس [illegible] اہل علما و فضلا سے
صحبت رکہتا تہا اور بدیہہ گوئی اور سخن سنجی و نکتہ دانی میں کمال رکہتا تہا گلستان اور بوستان کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکہتا تہا اور اکثر شعر خواجہ حافظ کا پڑہتا تہا

اور خود مراجعت کرکی آگرہ پہونچا اور قطب خان بسبب ہراس شیر شاہ کی دامن کوہ کمایون سی مفرور ہوکر پاس اعظم ہمایون نیازی کے لاہور گیا اسلام شاہ نی درباب طلب قطب خان کی فرمان بنام اعظم ہمایون لکھا اعظم ہمایون نی قطب خان کو قید کرکے پاس سلیم شاہ کی بہیجدیا اسلام شاہ نی قطب خان و شہباز خان کو معہ دوازدہ کس دیگر قلعہ گوالیار مین بہیجکر قید کیا اور فرمان بمراد طلب شجاع علیخان حاکم مالوہ و اعظم ہمایون والی پنجاب بہیجا شجاع علیخان نے بموجب حکم کے آکر خدمت ملازمت حاصل کی اور اعظم ہمایون نی عذر لکھا اور نہ آیا اسلام شاہ کی بسبب ہاتہہ آنی خزانہ جبار در رہتاس کی عزیمت کی برادر اعظم ہمایون کہ بر کاب شیر شاہ کی تہا بسبب وہم و ہراس کے راستہ سی بہاگ گیا اور اسلام شاہ بخیال اسکے کہ مبادا فتنہ برپا ہووی مراجعت کرکی دہلی پہونچا اور جہت فراہمی سپاہ حکم دیا شجاع علیخان بہی مالوہ سی بطریق ملغار حاضر ہوا اور باندک مدت سپاہ فراوان بیرون از شمار جمع ہوئی اسلام شاہ باسپاہ حزون آشام متوجہ لاہور ہوا اعظم ہمایون بہی با جمعیت لشکر و خواص خان بمقابلہ و مقاتلہ پیش آیا طرفین بمقام انبالہ متقابل ہوئے اسلام شاہ مع چند کس از مقربان خود بر پشتہ بلندی جہت ملاحظہ لشکر سوار ہوکر ان گیا تا کیفیت و کمیت ہر دو سپاہ معلوم کری جو نظر بادشاہ کی ور لشکر مخالف کی طرف پڑی اوسکو نظر آیا اور فرمایا کہ یہ ہمت تقاضا نہین کرتی کہ سپاہ باغی کو دیکہکر برابر لشکر سی پہر جاؤن یا ور حکم کیا کہ لشکر کو خبر پہونچا دین کہ مستعد اور مسلح ہوکر آراستہ ہو جائین بموجب حکم تمام سپاہ مستعد اور مسلح ہوکر حاضر ہوئی اور فریقین تمام شب مستعد بملاحظہ یکدیگر گذرتی رہے اوسی شب کو اعظم ہمایون نی خواص خان سی مشورہ کیا اور درباب منصب جاہ شاہی صلاح کی چونکہ خواص خان کا یہ ارادہ تہا کہ عادل خان سریر سلطنت پر جلوس کری قوم نیازیان نی کہا بیت ملک بمیراث نگیرد کسے + تا تند تیغ دو دستی بسے خواص خان اس بات سی رنجیدہ خاطر ہوا اور چونکہ اقبال اسلام شاہ کا یاور تہا باہم مخالفان کی کشمکش ظاہر ہوئی اور باہمدیگر منازعت کرنی لگی جس صبح ہوئی طرفین سی صفہای جنگ آراستہ ہوئین اور مقابلہ سخت واقع ہوا آتش کارزار مشتعل ہوئی خواص خان نی جنگ گاہ سی کنارہ کیا اور طرح دیگر روان ہوا نیازیان نی حقیقت بدعہدی خواص خان یکہہ کر حسب المقدور لڑائی مین جانفشانی کی چونکہ طالع اسلام شاہ یاور تہا اور حرام نمکی کا نتیجہ بد ہوتا ہے ہزیمت بہ نیازیان پڑی سعید خان برادر اعظم ہمایون نی باد و کس مسلح بہ بہانہ مبارکباد کی چاہا کہ اس بہانہ سے کار اسلام شاہ کا تمام کری جب قریب پہونچا فیلبان نے اوسکو پہچان کر شمشیر مارا سعید خان مفرور ہوا اور ہزیمت تمام اوپر نیازیان کی پڑی اور بہاگ کر جانب دنکوت گئے اسلام شاہ نے قلعہ رہتاس تک تعاقب کیا اور وہان سے خواجہ ویس سروانی کو باسپاہ بسیار برسر نیازیان تعین کرکے خود نے جانب آگرہ نہضت فرمائی ایک روز شجاع علیخان بالای قلعہ گوالیار پاس بادشاہ کی جاتا تہا عثمان نام ایک شخص نے جسکا ہاتہ شجاع علیخان نی بہ سیاست شرعی ایک مقام پر کاٹ ڈالا تہا فرصت پاکر شجاع علیخان کو زخمی کیا شجاع علیخان باغوای سلیم شاہ ظہور اس بات کو گمان کرکے گوالیار سے بہاگا اور مالوہ پہونچا جب یہ خبر اسلام شاہ کو پہونچی تبعاقب او روانہ ہوا اور شجاع علیخان در جنگل نواح بانسوالہ بصلاح و مصلحت ملازمت سلطان محمود گجراتی گیا اسلام شاہ نے عیسیٰ خان کو بجمعیت بیس ہزار سوار اوجین مین چہوڑکر خود جانب مستقر سریر خلافت مراجعت کی یہ واقعہ ۹۵۵ھ مین ہوا خواجہ اویس برسر اعظم ہمایون متعین تہا بنواحی دنکوت اوس جماعت سی مقابل ہوا اور جنگ عظیم واقع ہوئی جسمین خواجہ اویس نی شکست کہائی اور منہزم ہوا اعظیم ہمایون نی سرہند تک تعاقب اوسکا کیا جب یہ خبر اسلام شاہ کو پہونچی سپاہ بسیار جمع کرکی جہت رفع فتنہ و فساد مقرر فرمائی اعظم ہمایون یہ خبر سنکر بدنکوت کو گیا اور بوقت قریب پہونچنی سپاہ خوانی شاہ اسلام شاہ بمقابلہ پیش آیا موضع سنبلہ مقابلہ عظیم واقع ہوا اور فرقہ باغیہ نی شکست کہائی و مادر و عیال اعظم ہمایون اسیر ہوئی نیازیان بجانب کوہستان کشمیر بہاگ گئی اور پناہ بکہران کی لی اسلام شاہ نے بہی جہت تسکین یا یہ فساد نہضت جانب پنجاب فرمائی اور دو سال تک اتفاق محاربہ با بکہران رہا ایک روز اسلام شاہ بالای قلعہ مانکوٹ جاتا تہا راستہ مین ایک شخص شمشیر برہنہ در دست بقصد اسلام شاہ آیا اور ارادہ حملہ کیا اسلام شاہ از سبب سواری مین کمال حیثیت چالاک تہا فوراً جست کرکے اوس شخص کو بغل مین کرلیا اور جہت قتل حکم دیا دولت خان اوجیالہ نی کہ منظور نظر اسلام شاہ تہا عرض کیا

اوسکے ہمراہیان کو اندر نہ آنے دین جب عادل خان قلعہ مین پہونچا ہر چند دربانان نے منع کیا لیکن اوسکے ہمراہیان نے نہ مانا اور ایک جماعت کثیر اندر
قلعہ کے چلی گئی جب عادل خان مع جمعیت قلعہ مین چلا گیا اور سلیم شاہ اپنی ارادہ مین کامیاب ہو سکا۔ بالضرورت بملائمت و چاپلوسی پیش آیا
اور کہا کہ مینے ابتک حفاظت و نگاہداشت لشکر رکھی اب تمکو سونپتا ہون اور ہاتھ عادل خان کا پکڑ کے تخت پر بٹھایا اور چاپلوسی بہت کی
عادل شاہ چونکہ مرد عیاش و فراغت دوست تہا اوسنے قبول نکیا اور اوٹھ کر ہاتھ سلیم شاہ کا پکڑ کے اوسکو تخت پر بٹھلا دیا اور خود سلام
کرکے مبارکباد تہنیت کی کہی و امراے ہر یک لوازم نثار و نثار بتقدیم رسانیدہ و بجای مقام خود قرار گرفتند و درین اثنای عیسی خان نے عرض کیا
کہ بیانہ بجاگیر عادل شاہ مقرر ہو کر رخصت فرمانا چاہیے سلیم شاہ نے منظور کیا اور فرمان جاری فرمایا اور عیسی خان اور عادل خان کو ہمراہ کرکے
رخصت فرمایا بعد دو ماہ کی غازی خان محلی کو کہ مقرب سلیم شاہ کا تہا رخصت کیا کہ عادل خان کو جا کر قید کر لو عادل خان یہ خبر سنکر پاس خواص خان
کی کہ میوات مین تہا گیا اور نقض عہد سلیم شاہ سے آگاہ کیا خواص خان یہ خبر سنکر ناراض ہوا اور غازی خان محلی کو طلب کر پا بہ جولان قید کیا اور لواے
مخالفت بلند کیا اور امرای اسلام شاہ کو خطوط لکھکر پوشیدہ باخود متفق کر لیا و بالشکر خود متوجہ آگرہ ہوئے اور قطب خان و عیسی خان بہی کہ وقت
عہد و پیمان شریک تہی اس بات سے ناراض ہوئی اور عادل شاہ کو ترغیب آنی کی کرتے اور یہ قرار ہوا کہ ہنوز صبح باقی ہو کہ عادل شاہ داخل
آگرہ ہو جاوے تاکہ مردم بی حجاب سلیم شاہ سے جدا ہو کر عادل شاہ سے متفق ہو جاوین جو کہ خواستہ کردگار نہ تہا کہ عادل شاہ بادشاہ
ہو معاملہ برعکس ہوا یعنے جب عادل شاہ بفتح پور سیکری پہونچا اوس روز شب برات تہی عادل شاہ جہت ملازمت شیخ سلیم کہ قطب وقت
تہی گیا اور بہ نماز شب برات مین مشغول ہوا اور رات تمام ہو گئی اور وہ وعدہ کہ جو امراے سلیم شاہ سے کیا تہا وفا نہو سکا وقت دوپہر عادل شاہ
نواحی آگرہ پہونچا اسلام شاہ نے طرز آنی عادل خان سے آگاہ ہو کر فتح خان و دیگر امرایان سے کہا کہ اگرچہ مجہہ سے بمقدمہ عادل خان سہو و خطا ہوئی ہے
لیکن خواص خان اور عیسی خان کو مناسب تہا کہ اول مجکو تحریر کرتے تاکہ مین اپنے ارادہ سے باز آتا قطب خان و عیسی خان نے
اضطراب اسلام شاہ دیکھکر کہا کہ خاطر جمع رکہو اس فتنہ و فساد کی رفع کرنے مین ہم ذمہ دار ہین پس قطب خان و دیگر امرا کو کہ جو در پردہ
عادل خان سے ملے تہی باین بہانہ رخصت کیا کہ پاس عادل خان کی جاوین اور مطلب اسلام شاہ یہ تہا کہ جماعہ امرا کو کہ جو عادل خان سے ملے ہین بہ بہانہ
کرکے خود بقلعہ چنار جاوے اور وہان سے خزینہ لیکر ترتیب سپاہ کرکے عادل خان سے جنگ کرے عیسی خان حجاب نے اسلام شاہ کو اس ارادہ سے
منع کیا اور کہا کہ اگر امرا پر اعتماد نہین ہے تو دس ہزار آدمی خاص معتمد ایام شہزادگی سے تیرے نوکر ہین اور باوجود اس شوکت کی عجب ہے کہ تکیہ بر افضال
خداوندی نکرکے اور جنگ سے ہمت ہار کر یہ چاہتا ہے کہ ہزیمت کرے اور امرای تیرے ہر چند تجسے مخالف ہین لیکن پہر اونکو بہی دشمن کے پاس
پہنچانا عقل سے بعید ہے مناسب یہی ہے کہ خود مع تمام لشکر کے آراستہ ہو کر میدان جنگ مین کہڑا ہو تاکہ سب کو یہ یقین ہو کہ اسلام شاہ
جنگ پر ثابت قدم ہے یہ بات سنکر اسلام شاہ کو خوش آئی اور قطب خان و بعضے امرا کو کہ نزد عادل خان رخصت کئی تہی واپس بلا لی اور اونسے
کہا کہ تمکو پاس دشمن نہین بہیج سکتا ہون کہ شاید تمسی بدی کی راہ سے پیش آوی بعد ازان خود جنگ کو مستعد ہوا اور باہمدگر بلدہ آگرہ مین
ہر دو صف مقابل ہوئی اور محاربہ عظیم واقع ہوا بتائید ایزدی اسلام شاہ نے فتح پائی اور عادل خان و خواص خان و عیسی خان نیازی نے ہزیمت
پائی بطرف میوات کی روانہ ہوئے اور عادل خان تنہا بجانب پٹنہ گیا یہ حال اوسکا کسیکو معلوم نہ ہوا اور اسلام شاہ نے لشکر بتعاقب عیسی خان و خواص خان
مقرر کیا جو تعاقب کرتے ہوئے فیروزپور واقع میوات مین پہونچی جنگ واقع ہوئی اور شکست لشکر اسلام شاہ پر پڑی اسلام شاہ نے سنکر لشکر دیگر بتعاقب سے
تعین کیا عیسی خان و خواص خان نے تاب نلا کر بجانب کوہ کمایون کی گئے اور اسلام شاہ نے چند آدمی مثل قطب خان نائب وغیرہ وہان تعین کرکے خود بجانب
قلعہ چنار کہ خزانہ و اموال شیر شاہ کی وہان پر تہا متوجہ ہوا اور وہان پہونچکر ولایت دامن کوہ کو تاخت و تاراج کیا اسوقت اسلام شاہ جانب
چنار تشریف رکہتا تہا اوسنے جلال خان جلو اور خداداد برادران اوسکی کو بسبب اتفاق عادل خان کی قتل کیا اور خزینہ نکال کر گوالیار کو بہیجدیا

مسلمانان کلمہ بر زبان لاکر بصف کفار پہونچے اور داد شجاعت دی اور طرفین سے کارنامہای دلاوری ظہور مین آئی لظم
بر آمد چپ و راست گرد سیاہ * نہ روئی ہوا ماند روشن نہ ماہ * زمین سر بسر کشتہ و خستہ شد * چو سنگ سیہ خون بر او بستہ شد * ہوا گشتہ سرخ از
سیاہ و بنفش * ز بس رنگ ہر گونہ گونہ درفش * ز بس سر دران پہن دشت اوفتاد * ز بس نہادی بسر بر کہ پا می نہاد * تا ایک پہر دن
تک لڑائی رہی اور اسقدر جنگ ہوئی کہ نیزہ و تیر و تفنگ سے گذر کر نوبت بہ چھری کٹاری پہونچی غلبہ راجپوتان اسقدر تھا کہ ایک مسلمان
پر دس دس آدمی زخم مارتے تھے لکھتے ہین کہ اس لڑائی مین ایسا کوئی مسلمان تھا جو زخمی نہوا ہو اور جس جگہ کہ حاجیخان جنگ کرتا تھا وہان تک
بالقصد آدمی بمرتبہ شہادت پہونچے از انجملہ تین سو آدمی فرقہ نیازی تھے آخر کو یہ نوبت پہونچی کہ بجز حاجی خان کے سب تھے اور راو دہری راجپوت فوج آراستہ کر کر
مشغول محاربہ تھے اور طرفین سے مصروف لڑائی تھے کذا اتفاقا بعنایت الٰہی بموجب آیۂ کریمہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ فتح و فیروزی
یہ ہم حاجیخان پر جلی اور رانا اور دینگہ دبفرار لایا اس لڑائی مین نو سو آدمی جانب حاجیخان سے شہید ہوئے اور چار ہزار نفر راجپوتان سے کشتہ اور
مقتول ہوئے جب سپاہ و رانا کی مفرور ہوئی حاجیخان نے گھوڑے سے اوتر کر سجدات شکر ادا کئے بسبب زیادتی زخمون کے طاقت تعاقب مفروران نہ رہی
تھی اس لئے حاجیخان نے اوسیجگہ مقام کیا اور بعلاج مجروحان و تدفین شہدا مشغول ہوا اور مردم بے ناغہ سے جو شخص زندہ رہے تھے شمار انکا
دو بیست کس سلامت کا ہوا آخر سے زخمی بودند اونکو انعام اور خلعت دیکر رخصت کیا اور دوسرے روز وہانسے کوچ کر کے متوجہ گجرات ہوا اور میان
شیر خان لودی پہونچا اور بعد چند روز کے اوسیجگہ وفات پائی نقل ہے کہ رانا اودینگہ بعد شکست پانیکے ہمیشہ حاجی خان کی تعریف کیا کرتا تھا لوگون
نے پوچھا کیا سبب ہے جواب دیا کہ مینے باوجود اسقدر جمعیت کے حاجیخان سے شکست پائی ہے اگر حاجیخان مظفر اور منصور نہوگا تو حقیقت میری
کم ہمتی پر گمان نکریگی حاصل کلام یہ کارنامہ حاجیخان تاقیامت یادگار رہیگا اور اسی سبب سے نام شیر شاہ کا بھی مشہور ہوگا کہ ایسے ایسے نوکر اوسکے تھے
اور شیر شاہ در حل مشکلات امور رعایت احوال رعایائی سپاہی و انتظام ملک میں بے مثل تھا اور علم صرف نحو مین کامل تھا اکثر اوقات علما و فضلا سے صحبت رکھتا اور رواج احکام
شرعی مین کوشش بہت کرتا اور ہر باب مین علمائے دین کے کہنے سے تجاوز نکرتا ایام سلطنت اوسکی ابتدا یازدہم محرم سنہ ۹۴۶ لغایت دہم ربیع الاول سنہ ۹۵۲ شش سال

در ذکر احوال اسلام شاہ بن شیر شاہ سور بن حسن ساکن قصبہ نارول

جب شیر شاہ نے قصبہ کالنجر مین وفات پائی تو کوئی شاہزادہ موجود نتھا عادلخان پسر کلان قلعۂ رنتھنبور مین تھا و جلال خان پسر دوم بقصبہ
ریوان توابع پٹنہ تشریف رکھتا تھا جب جلال خان نے خبر فوت سنی بجلدی بسبب قرب بسبیل یلغار کوچ کر کے آٹھ روز مین کالنجر پہونچا اور
بتاریخ پانزدہم ربیع الاول سنہ ۹۵۲ پائین قلعہ مذکور بسعی عیسی خان حاجب و امرای نامدار سریر سلطنت ہند پر جلوس فرمایا اور اسلام شاہ خطاب
ہوا اور عادلخان اپنے بڑے بھائی کو عریضہ لکھا کہ بسبب دوری تمہارے اور نزدیکی اپنے کے جہت تسکین فتنہ و فساد تا آنے تمہارے کے محافظت لشکر
کرتا ہون غرض میری بجز فرمان برداری اور اطاعت تمہاری کے اور کچھ نہین ہے اور کالنجر سے کوچ کر کے متوجہ آگرہ ہوا جب قصبۂ کورہ کے
پہونچا خواص خان نے جاکر اپنے سے حاضر ہو کر ملازمت کی اور مجلس جشن ازسر نو ترتیب کر کے اسلام شاہ کو سریر سلطنت پر جلوس کرایا اور تجدید
بیعت کی اور بعد چندے بمقتضای دنیاداری اور مصلحت وقت عریضہ بجانب شاہزادہ عادلخان لکھا اور اظہار بندگی و اخلاص کر کے تحریک طلبی کی
عادل خان نے جب یہ فی الضمیر خواص خان سے آگاہ ہوا خط امرا سلیم شاہ کو کہ قطب خان نایب و عیسی خان نیازی و خواص خان جلوانی کو لکھا کہ میرا
ارادہ جہت ملازمت سلیم شاہ کے ہے تم اس بات مین کیا صلاح دیتے ہو اور ایک خط سلیم شاہ کو لکھا کہ اگر یہ چہار کس آکر میری تسلی کرین تو حاضر
ہونگا ورنہ میرا جہت ملازمت نہین آسکتا سلیم شاہ نے بر چہار کس قطب خان و عیسی خان و خواص خان کو روانہ کیا اونہون نے
عہد و پیمان واثق عادل خان کی تسلی کی عادل خان باتفاق امرا متوجہ ملازمت شیر شاہ ہوا بمقام فتح پور سیکری با یکدیگر ملاقی ہوئے
و آثار محبت و برادری طرفین سے ظاہر ہوئے و برفاقت یکدیگر متوجہ آگرہ ہوئے اسلام شاہ نے حکم دیا کہ جب عادل خان حصار آگرہ مین آوے اوسکی

اگر وہ خدمت جلادی سپرد میری فرماتی کیا چارہ تھا لاچار قبول کرتا لیکن ہزار شکر کہ خدمت جان بخشی مجھکو مرحمت فرمائی اور یہ کمال
مرحمت بادشاہ کی تھی کہ یہ خدمت میری حوالہ فرمائی یہ مجلس شکرانہ اس عنایت بادشاہی کی ترتیب دی ہے غرض کہ درجہ
خواص خان جو اوس مرتبہ تک پہونچا تھا اوسکی نیت صادق کا سبب تھا کہ بدرجہ شہادت فایز ہوا دیگر از انجملہ کہ حاجی خان
بڑا تھا اور حشمت اور شوکت مقابل خواص خان کے تھا اور خواہر خواص خان اوسکے ساتھ منکوح تھی اس سبب سے دو آخر
خانہ زادان ہوکر شہرت پائی اور بمرتبہ اعلی منصب پنجاہ و دو ہزاری پہونچا تھا چند مدت بایالت پنجاب متعلق رہا جو کارنامہ
کہ حاجی خان سے جنگ رانا اودیسنگہ مین بظہور آئی اظہر من الشمس ہین چند ہو واسطے بجہت یادگاری قلمی ہوتا ہے واضح ہو کہ
بعد اسلام شاہ کے جو تفرقہ تمام بسلسلہ سور واقع ہوا اور جنت آشیانی محمد ہمایون بادشاہ بدیار ہند تشریف لائی اور پنجاب
پر قبضہ کیا حاجی خان نے بہتری اپنی ملازمت مین ندیکھکر چاہا کہ طرف گجرات کی جاوے اس ارادہ سے مع دس ہزار آدمی سوار
و پیادہ براہ قلعہ رنتھنبور روانہ ہو بموجب بولایت رانا اودیسنگہ حاکم چتوڑ پہونچا رانا مذکور بغرور جمعیت و طمع غارت مال و اسباب
حاجی خان معہ نوہزار سوار کے نواحی جودہ پور مین مقابلہ آرا ہوا جب یہ خبر حاجیخان کو پہونچی ایک سردار اپنا پاس رانا کی
بھیجا اور کہا کہ ہم مسافر ہین اور اہل و عیال ہمراہ اور وطن سے جدا ہوکر مسافرت اختیار کی ہے راہ روکنے سے کیا فایدہ
بلکہ وقت مدد ہی رانا نے یہ بات سنکر جواب دیا کہ رای کلان پاتر کہ سرآمد جملہ حرم جو ہمارے تمہاری ہو اور در حسن جمال ذی نظیر و در ناچ
و اصوات غیرت ماہ اوسکو اور فیل باسم پہوہ جو کہ سواری تمہاری کا ہو اوسکو اور دس لاکھ روپیہ نقد بطریق پیشکش دو
اور جہان چاہو جاؤ حاجیخان یہ بات سنکر ناراض ہوا اور آتش غیرت جوش مین آئی اور جماعہ افغانان کار دیدہ و سنجیدہ کو
طلب کر کے مشورہ کیا جسمین جانکو عزیز جانا اونھون نے جواب دیا کہ یہ معاملہ سہل ہے اور مردم زردار ہمراہ ہین روپیہ قدر فراخور
حیثیت طلب جمع کر کے دینا چاہیے — اور جو فرقہ کہ ہمت اور شجاعت مین یگانہ آفاق تھا اونھون نے برعکس اوسکے یہ رای دی
کہ آخر مرنا ہی اور ہم اہل و عیال ہمراہ رکھتے ہین اور مسلمان ہین جنگ کرینگے اگر کشتہ ہوئی شہادت پہونچے اور اگر اونکو مارا تو غازی ہوئی
پس کیا اس سے بہتر ہے کہ بروز قیامت شہیدون مین شمار آوین جو اس کافر نے ہمارا راستہ روکا اور ظلم کیا بہرحال ہماری رای
یہی ہے جو عرض کیا گیا آیندہ مرضی آپکی — حاجی خان نے اونکی رای پر آفرین کی اور کہا جو وہ کافر زر و فیل و متاع طلب کرتا ہے البتہ
اوسکو دونگا لیکن حرم محترم جو وہ طلب کرتا ہے یہ بات ناموس کی ہے تا قیامت جماعت افغانان مین یہ ذکر رہیگا کہ حاجی خان نے
ایسا کیا اور ننگ ناموس افغانان خصوصاً شیرشاہ کو برباد دیتی حاجی خان نے یہ بات سمجھکر لاچار ارادہ جنگ کیا اور کہا کہ
وکلای رانا کو رخصت کر دو اور کہدو کہ ایسی چیز طلب کرنا ناجایز تھا اب تمکو چاہیے کہ دستی جنگ کرو غرضکہ بعد از رخصت مردم
رانا حاجیخان نے اپنے مردمان سپاہ کو طلب کر کے کہا کہ جس کسیکو جانا ہو چلی جاؤ اور جو بمرگ راضی ہو رہی بعضی کم ہمت یہ بات سنکر
بخیال جان مال فرار ہو گئے کہ اثنای راہ مین اونکو راجپوتان و زمینداران نے مال و اسباب لوٹا اور اونکو ہلاک کیا آخر کوئی سلامت
نجا سکی اور بقیہ مردم بیکدل و جان ہو کر بجنگ مستعد ہوئی حاجیخان نے بقیہ مردمان دلاور سے پانصد آدمی معتبر و معتمد خود کو اہل
و عیال افغانان پر چھوڑ کر کہا کہ اگر معاملہ برعکس ہو تو جمیع عورتون کو تہ تیغ کرنا اور ایک زندہ نچھوڑنا اور باقی دل بمرگ رکھکر مستعد
بجنگ ہوئی جب یہ خبر حاجیخان کی جمیع افغانان گروہی تا غرساکنان مارواڑ و خصوص سکنای ملک اناساگر اسی معاملہ کے خبر
سنی تو برای تقویت اسلام و پابندی دین کے جملہ مسلمانان سکنای ملک رانا و نیز دیگر ملک شہجاوانی گرد نواح سے بکمک و امداد
حاجیخان کی آئے اور محاربہ مین اوسکے ہوئے اور رانا بغرور جمعیت و سپاہ حاجیخانکو خیال مین نہ لاکر بارادہ جنگ آیا اور باہم مقابلہ ہوا

و ہمہ اوقات خود بکار خلق مصروف رہتا اور ترتیب خدم وحشم مین یگانہ آفاق تھا او جملہ خانہ زادان و متعلقان
کو جو بدرجہ امارت پہونچاتا اور اقصاے ممالک ہای اونکی حوالہ کرتا از انجملہ خواص خان ولد سکھا کو مرتبہ بلند پہونچایا او بخطاب
مسند عالی سرفراز کیا اور اوصاف خواص خان بہت ہین بباعث طول نہ لکھا گیا اور ہر ایک کام مملکت اور زہادہ خلایق مین بی نظیر
ثانی نرکھتا تھا سخاوت مین رشک حاتم طائی اور قوت مین رشک رستم تھا اور فقرا اور مساکین کو پارچہ دیتا تھا اور ہر جمعہ کو حلوا تقسیم کرتا
تھا اور اکثر ایسا ہوتا کہ خود حلوا ای طبق ہاتہ مین لیکر فقرا و مساکین کو کھلاتا او خدمت کرتا او ہمیشہ چند ہزار فقیر ملنگ او لنگوٹی بند
اور جوگی و سناسی ہمراہ اوسکے رہتے اور روزینہ طعام وغیرہ سرکار سی پاتے تھے کہتے ہین جب جانب کشمیر گیا تھا تو وہان پر کثرت برف سے ہیزم
بہم نہ پہونچی کہ حلوا پکایا جاوی اور فقرا گرسنہ منتظر حلوا تھے اتفاقا اوسی روز خاجہ اور تمل بنگالہ سے آیا تھا او در پیش دروازہ تودہ
ہو رہا تھا جب یہ بات خواص خان کو معلوم ہوئی کہ فقیر بھوکھی ہین بے اختیار محل سے باہر آیا او حکم دیا تو پارچہ کو تیل سے تر کرکر جلاوین او حلوا
طیار کریں غرضکہ اوسی پارچہ ممبر کو بجائے ہیزم تیل خوشبو مین تر کرکر جلایا او حلوا طیار کیا کہتے ہین کہ اوس شب تاریک مین سرد مین تمام شب خدمت فقرا
کرتا رہا اور فقرا کو تقسیم کیا او ہر سال ایک لاکھ روپیہ در وجہ سالیانہ مستحقان گوشہ نشینان ممالک کا مقرر تھا اور چند ہزار کس زنان بیوہ
سی یومیہ پاتی تعین اور ہر سال چند ہزار مردمانکو کمبل و پارچہ تقسیم کرتا تھا غرضکہ تا ایام حیات خواص خان اس طریق خیر سے منحرف نہوا
او عبادت بحساب یک او زمانہ تھا کہتے ہین کہ جسوقت عادل خان کو ہمراہ لیکر بعزیمت جنگ اسلام شاہ روانہ ہوا اور ارادہ کیا کہ شباشب
آگرہ مین پہونچکر اسلام شاہ کو قتل کرین جب خواص خان سیکری پہونچا شب برات تھی خواص خان جہت ملازمت شیخ سلیم گیا اتفاقا شیخ
نماز مین مشغول تھی خواص خان بھی تمام شب نماز مین مصروف رہا جب صبح ہوئی معاملہ عادل خان برہم ہوگیا اسلام شاہ نے خبر پاکر بنفس
خود کوشش کی یعنی ہوشیار ہوگیا اور شجاعت مین اوس مرتبہ تھا کہ جب بار دوم شیر شاہ کو بحضرت جنت آشیانی آفاق مقابلہ کا ہوا او دم
مدید بنواحی قنوج کنارہ دریای گنگ عزو آتے تھے جب خواص خان بنگالہ مین تھا شیر شاہ بغیر اوسکے قدم آگے نرکھہ سکتا تھا جب خواص خان
اوسطرف سی پہونچا مردانہ وار لشکر پادشاہی پر گرا او زخم ہو تک نصف عراق وغیرہ تاراج کیا اور علو مرتبہ او حشمت او شوکت مین
اسقدر تھا کہ زیادہ ازان کوئی نہوا او ملک بدرالدین مرل ساکن ساما کے کہ اوس دولت کی مرتبہ امرائی فایز تھا ۔ نقل ہے
کہ ایک روز خواص خان نے مجلس عالی ترتیب کی اور طعام بسیار از ہر قسم مہیا کرکے دعوت امرای و خوانین کی کری او خود بنفس نفیس او
مجلس مین بانواع بہجت و شادمانی خدمت کرتا تھا اور جو امرای کہ اسکی برابر کے تھے او محبت کرتے تھے اونھون نے التماس کری کہ حضرت
عالی واسطے خدمت کی نوکر بہت ہین خود بدولت ایک ساعت مجلس کو قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشین یہ خوشحالی کہ
آج بشرہ شریف سے عیان ہے کبھی تھی کیا سبب ہے بکمال التفات و خوشی فرمایا کہ بلکہ مرشد آجکے روز اس سبب سے ہے
کہ بادشاہ نے جو عنایت و رحمت کہ مجھہ پر کی ہے اگر تمام عمر شکرانہ ادا کرون تب بھی عہدہ برا نہین ہو سکتا اگر تمام مال و اسباب
اوس شکرانہ مین براہ خدا صرف کرون جایز ہے پوچھا کہ حضرت نے وہ عنایت کیا کیا ہے کہا آج کے روز مین و پیر و مرید ہر دو
بخلوت خاص حضرت بادشاہ حاضر تھے بادشاہ نے پیر مرید کو حکم فرمایا کہ جس شخص کو کہ مین حوالہ تیرے کرون وہ ہر چند کہ قابل قتل نہو لیکن
بالیقین جانتا کہ وہ واسطے قتل کے ہی امید خلاص و زندگی اوسکی منقطع کرکے اوسکو قتل کرنا یہی علامت قتل اوسکی ہے کہ
سپرد تیرے کیا جاوی ہر مرید نے قبول کیا بعد ازان بجانب میری متوجہ ہوکر حکم فرمایا کہ خواص خان جس شخص کو کہ سپرد تیرے
کیا جاوے ہر چند کہ شرعا قابل قتل ہو لیکن یقین جاننا کہ مین سر خون اوسکے سے درگذرا اور اوسکو تجھے بخشا تجھکو اختیار ہے
پھر اوسے کچھہ بازپرس نہوگی جو شخص سپرد تیرے ہووے یہی نشان اوسکی بریت کا ہے مینے سجدہ کیا اور قبول کیا غرضکہ بادشاہ ظل الہی میرے

نقل ہے کہ وقت نزع آہ حسرت ناک برلایا اور چند مرتبہ تاسف کیا غازی محل اور بعض مقربان سے عرض کیا کہ اندک عرصہ مین سلطنت مالی و ملکی اور سپاہ اور رعیت اور سامان اور سرانجام اور اختراعات غیر مکرر جو آپسی بوقوع آئی کوئی سلاطین ماضی سے ایسا نہوا یہ تاسف اور حسرت کس سبب ہی جواب دیا اور تضرع اور زاری بسیار کی اور کہا سچ کہتی ہو مگر تین چار آرزو دلمین رہین کہ انجام نہ پہونچا اور وہ تمنا اب مین گور مین لیجاتا ہون التماس کیا وہ کیا ہی جواب دیا کہ ایک تو یہ میرا ارادہ تھا کہ ولایت روہ کو اوسجگہہ سے ویران کرکے نیلاب سی تا دامن کوہ نندنہ تا لاہور تا سوالک آبادان کرون تا آئی سے مغل کے واقف ہین اور نہو کہ کوئی کابل سی ہند مین آوی اور میداران کوہ تیرزبون اور پایمال ہوین دوسری یہ ہی کہ چاہتا تھا کہ لاہور کو ویران کردن تا ایسا شہر عظیم در آمد غنیم مین نرہے کہ بجبر دہ پہونچ اور تسخیر کرلینے اوسکی سامان نکرسکی تیسرے وہ ارادہ تھا کہ راہ مکہ شریف مین پہانسی پچاس جہاز آراستہ کرون اور اس نوع کی اونکو استحکام دون کہ باد طوفان سے ضرر نہو خلایق فراغت سی آمدورفت کرتی رہے چہارم یہ خاطر مین تھا کہ مقبرہ سلطان ابراہیم لودی کا بانی پت مین تیار کراون مگر اس شرط پر کہ برابر اوسکی مقبرہ دوسرا ہووی یعنی دیگر سلاطین قوم چغتہ کا بشہادت پہونچا کے برابر مین بنا کرون اور ان ہر دو کو ایسا بنواؤن کہ دوست و دشمن آفرین کرین اور قیامت تک نام میرا رہی اور یہ ارادہ تھا کہ ملک ہند مین میداران قوم افغان تمام کردون اور سوا اس قوم کے دیگر قوم پر قسم ہتھیار کے نرکھون تا کہ قوم دیگر ارادہ جنگ کا نکری ان آرزو مین سے ایک بھی جدا میسر نکری اس حسرتکو بگور لیجاتا ہون اور رہ سرایمین دو گھوڑی بطور ڈاک چوکی کے چھوڑی تھے کہ ہر روز خبر آگرہ و نیلاب و دیگر اقصای ممالک بنگالہ کی میری پاس پہونچتی رہے اور اوس راہ مین ہر دو جانب درختان میوہ دار انبہ و کھرنی وغیرہ لگائی تھے تا خلایق بفراغت آسودہ حال آمد رفت رکھی اور اسطرح آگرہ سی ہر کوس پر سرای اور مسجد بنا کری تھی اور امنیت راہ کی اس مرتبہ تھی کہ اگر کوئی زر ہاے بسیار اپنی ہمراہ رکھتا اور جنگل مین سوتا تو حاجت پاسبان کی نتھی اور دزدی اور رہزنی اوسکی زمانہ مین بالکل مسدود ہوگئی تھی اور جو کوئی گنواران سی خنجر اور شمشیر رکھتا تھا گنہگار ہوتا دست تعدی ظالمان ہند کا کوتاہ ہوا تھا اور بکمال ہمت ملوکانہ سی راہ مکہ معظمہ مین بھی سرای آبادان بنا کی تھین تا خلایق بفراغت آمد رفت رکھی اور اختراعات عجیب اور غریب براکثر اوقات اوس سے بظہور پہونچے اور سپاہی کو درحضور اپنی طلب کرکے بقدر حوصلہ وظیفہ مقرر کرتا تھا اور کوئی امرای عظیم سی سپاہی کو کچھ ضرر نتھا کہ حق سپاہی و پیادہ کو بند کرتی اور جو کوئی ولایت افغانستان سی آتا تھا اور جو کچھ اول روز اوسی عنایت ہوتی اوسطرح وظیفہ اوسکا مدام مقرر ہوتا اور اگر وہ رہنا شہر کا نہ چاہتا تو بموجب مقرر اول سال بسال اوسکی مکان پر ولایت مین افغانستان پہونچتا تھا نقل ہے کہ اگر کوئی پٹھان کسیجگہہ سی آتا تھا اور جو کوئی اوسکو مجلس عالی شیرشاہ مین کہتا کہ تم کون پٹھان ہو جب یہ سخن بسمع شریف شیرشاہ پہونچتی بسیار رنجیدہ اور دلگیر ہوتا اور کہتا کہ ایسا کیون کہا اگر اوسنی خود کو پٹھان کہا تو پھر ردبدل کرنا کہ کون پٹھان ہو اور کون خیل سے ہو تو یہ بات فضول ہی کیونکہ اپنی قوم سی اوسکو بیگانہ سمجھا گیا جسوقت کہ افغان کہا بس پٹھان ایک ہی ہے اور درگاہ حقتعالے سی حضرت رسول اللہ کو یہی ایک حرف پٹھان کا وحی جبرئیل لایا ہی پس لفظ پٹھان مین فرق کرنا اور ایک جدیکو جدائی کرنا عین حماقت ہی اسکی سلطنت مین بایدیگر ہر قوم مین فرق نتھا کہ یہ بنگش ہی یا سرہنی و یا غور غشتی ہی سبکو ایک نظر سی دیکھتا تھا اور سبکو برادران خود تصور کرتا کل مومن اخوۃ اور نفاق سبکی دلسی دور کردیا تھا ایسی ایسی نیک نیتی سے ہندوستان پر متصرف ہوا تھا اور ہمہ اوقات بانتظام سیاست و رفاہ خلق مصروف رہتا و ملک ہند رکعہ تصرف اپنی مین لاکر مغل کو ہندستان سے بدر کیا اور ہندستان جو قبضہ مغل بباعث نفاق و حسد برادرانہ قوم کے آگیا تھا سر نو سے نکال لیا اور روش داغ کی کہ زمان تسخیر ماضی معمول تھی بعد ازان بھی بعضی سلاطین مین بعمل آئی اور ہندوستان مین سلطان علاء الدین خلجی نے پیدا کی تھی اور شیرشاہ نے بھی سلطنت اپنی مین تازہ و ظاہر کی اور بیداغ سپاہی کو کچھ نہ دیتا تھا اور آخر مین تاسف بہت کیا کہ ہماری شامت سلطنت کو نہ پہونچا یعنی بیر بملکی سلطنت

خبردار ہو گیا اور عیسی خان سے صلاح کی کہ بہتر یہی ہے کہ شام تک لشکر اسیجگہہ رہے کیونکہ جاسوسان گویا وچینیا کے لشکر مین رہینگے جب شام ہو تو
جاسوسان گویا وچینیا کو یہ خبر ہونچا دینگے کہ ڈیرہ جسجگہہ دنکو تھا اور وہین اب ہے اور ہم بعد شام کے دو تین کوس کوچ کر کے جاے دیگر فرود
آوین تا ارادہ شبخون اونکا کارگر نہو آخرش ایساہی کیا جب راجپوت بارادہ شبخون آئے رستہ بھول کر تمام رات کوہستان مین پھرتے رہے
قریب صبح صادق کے یہ ہر دو سردار مع پانچہزار سوار راجپوت بمقابلہ شیرشاہ کے پہونچے اور محاربہ عظیم واقع ہوا یہان تک کہ نیزہ اور شمشیر سے
گذر کے نوبت بخنجر و بچھوا اور کٹارہ پہونچی اور راجپوتون نے وہ کام مردانگی و شجاعت کا کیا کہ گھوڑون سے جدا ہو کر نوبت بکشتی پہنچی آخرش
شیرشاہ نے بالشکر خود فوج کفار کو حلقہ کیا اور تیرباران شروع کیا جس سے اکثر راجپوت بقتل پہنچے اور گویا بھی کشتہ ہوا اور جماعہ کثیر افغانان
سے بھی قریب ہزار کے بمرتبہ شہادت فایز ہوئی شیرشاہ بعد اس فتح کے سجدات شکر بجالایا اور بسیار زر بہر دم فقرا و محتاجونکو بخشش کیا اور
غلبہ جنگ راجپوتونکا دیکھکر اپنی مقربونسے کہا کہ مینے بطمع پارہ جوار کے ملک دہلی کو ہات سے دیا تھا بعد از جنگ عادل خان پسر کلان اوسکا
رخصت سیر قلعہ رنتھنبور کے کہ حوالہ اوسکی تھا درخواست کر کے اوسطرف گیا اور ساان کر کے خدمت مین پہونچا اور شیرشاہ وہان سے بجانب قلعہ کالنجر
کہ محکم ترین قلاع ہندوستان کا ہے نہضت فرما ہوا راجہ کالنجر کا قلعہ مین متحصن ہوا شیرشاہ نے قلعہ کو قطب اور درمیان لیا اور واسطے
بنای نقب اور ساباط اور سرکوب اور مورچل کے مشغول ہوا جو ساباط وغیرہ نزدیک بقلعہ پہونچی شیرشاہ نے اطراف سے سپاہ تعین کر کے
محاربہ کیا اور جسجگہہ کہ خود تھا وہان سے حقہ ہای باروت و تفنگ باندرون قلعہ ڈالتے تھے اتفاقاً ایک حقہ بارود کا دیوار قلعہ سے
جا ٹکرایا اور برگشتہ و شکست ہو کر درمیان حقہای کے آگرا فوراً باروت خانہ مین آگ لگ گئی اوس جا پر شیرشاہ اور شیخ خلیل اور مولانا
نظام و دریا خان ایک جگہہ کھڑے تھے کہ آتش حقہای اونکو پہنچی اور فرصت گریخت ندی ہر سہ کس ایک جگہہ جل گئے شیرشاہ نے
اپنی اوس حالت مین بمحل پہونچایا اور سوزش سوختگی آتش سے ہر لحظہ فریاد کرتا تھا اور لشکر کو جنگ پر ترغیب دیتا تھا
اور مقربان خود کو بتاکید و اہتمام قلعہ کشائی بھیجتا تھا جو روز نماز دیگر پہونچا قلعہ مفتوح ہوا اور سپاہ خون آشام اسلام قلعہ
مین جا پہنچی شیرشاہ نے جو خبر فتح قلعہ اور بانگ نماز کی سنی کہا الحمد للہ یہی آرزو رکھتا تھا و جان بجان آفرین سپرد کیا و قالوا انا للہ
و انا الیہ راجعون وقوع اس واقعہ کا بتاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الاول ۹۵۲ھ مین ہے چنانچہ اس قطعہ سے مفہوم ہوتا ہے قطعہ
شیرشاہ آنکہ از مہابت او * شیر و بز آب را بہم میخورد * چونکہ رفت از جہان بدار البقا * گفت تاریخ او ز آتش مرد *
کسو فاضل نے تاریخ اوس بادشاہ عدالت پناہ کی لفظ آتش مرد (۹۵۲) مین نکالی ہے پانزدہ سال بامارت و امرائی
در دربار بسر لیگیا اور پنج سال فرمان روائی ہندوستان کی کری اور اس امر عظیم کو اسطرح انجام دیتا تھا کہ کسی
بادشاہ کا ایسا انتظام نتھا اور خصائل پسندیدہ اوسکی ایسی تھین کہ بیان نہین ہو سکتا ہے ازانجملہ شہر دہلی کہ
خراب جا مین آباد تھا اور خلایق بنا بر آب محنت کرتی تھی نزدیک بقلعہ دین پناہ کہ جنت آشیانی ہمایون بادشاہ
نے بنیاد رکھی تھی وہان شہر آباد کیا تھا اگرچہ سلاطین سابق نے چند جا مستقل کیا تھا اوسجگہہ وضع ایسی بمحلہ واقع تھی
اور جو حضرت جنت آشیانی مرتبہ دوم ہندوستان مین تشریف لائے لطافت ہوائے دہلی ملاحظہ کر کر کہتے تھے کہ جبسے
مزارات متبرکہ دہلی کی سیر کرتا ہون تو مجکو یہان پر مرنے کی آرزو ہوتی ہے ویساہی ہوا کہ وہ بادشاہ فرشتہ صفات
یعنی شیرشاہ چاہتا تھا کہ بنگالہ سے اور سنارگانو کہ انتہای ممالک شرقیہ ہے تا آب سندھ کہ نیلاب مشہور ہے اور
ایکہزار اور پانصد کروہ راہ ہے ہر کروہ پر سرای تعمیر کرائی چاہ اور مسجد خشت پختہ اور گچ کی اوسجگہہ بنا کی اور امام
و جاروب کش تعین فرمائے اور ہر یک کو وظیفہ مقرر فرمایا اور ایک دروازہ دیگر بجہت ہندوان مقرر کیا تھا کہ تیار

ذکر بادشاہان سور

شیر شاہ کے پہونچا اوسکی رعایت واجب جانکر خطاب اعظم ہمایون مرحمت فرمایا اور سنہ ۹۵۰ نہصد و پنجاہ مین سنا کہ پورنمل
ولد رای سلہدی پوربیہ طایفہ راجپوت کہاوت سری نی در نواحی قلعہ رایسین سے علم البغاوت کا بلند کیا ہی اور چند ہزار عورات
قوم مسلمان کو نواحی چندیری وغیرہ سے بدست لایا ہی اور داخل حرم خانہ خود کیا اور بعض کو بنرد بازی و رقاصی سکہلاتا ہی اور اکثر
پرگنات اوس نواحی کو متصرف ہوا ہی کہ شیر شاہ کو بعد از استماع اس خبر کے رگ حمیت بادشاہانہ جوشش مین آئی اور
ہمت عالی بہ تسخیر و تخریب قلعہ رایسین مقرر کرکے اوس طرف کو کوچ کیا پس از قطع منازل قلعہ رایسین کو مرکز دایرہ محاصرہ
کیا جب مدت محاصرہ کی طول ہوئی پورنمل سخن صلح درمیان لایا شیر شاہ نے بہی عہد کیا اور سوگند درمیان لایا کہ اوسکو
کچہ ضرر مال اور جان کا نہ پہونچاوی اس سوگند سے پورنمل دلجمع ہو کر مع عیال و اطفال و چار ہزار راجپوتان نامی کے قلعہ سے
باہر نکلا اوس وقت علمای دین خصوصًا عالم العلمای امیر سید رفیع الدین صفوی نے باوجود عہد و پیمان کے پورنمل کے
قتل کا فتوی دیا شیر شاہ نے تمام لشکر اپنا آراستہ کرکے پورنمل کا محاصرہ کیا پورنمل اس حال سے واقف ہو کر دل بمرگ رکہکر
بمحاربہ پیش آیا اور ایسا کام کیا کہ یادگار روزگار رہا جب کوئی کام پیش نجا سکا تو زنان اور فرزندان کو تہ تیغ کیا اور
ایسا جوہر کیا کہ کسی زمانہ مین کسو راجہ سے نہوا ہوگا دو پہر دن تک یہی معرکہ رہا اور وہ جماعت تمام معدوم ہوی کہ اونمین
کوئی زندہ نرہا صرف دو کس زندہ رہی تہے ایک دختر پال دیو کی باقی رہی شیر شاہ نے اوس دختر کو حوالہ رقاصان کیا
کہ تعلیم رقاصی سکہا کر دربدر پہراوین اور طفل دیگر کو بازیگران کو بخشا یہ عمل واسطے ثواب نیچ کے ہوا کیونکہ اول اوس سے یہ حرکت
ظاہر ہوئی تہی درجواب اوسکی اسطرح بہی لازم آیا اور بعد اس فتح کے بمستقر سریر خلافت مراجعت فرمائی اور چند ماہ آگرہ
مین قیام کیا پہر بعد گذرنے برسات کی سامان سپاہ بخوبی کرکے جانب مارواڑ قصد کیا اور ہر منزل مین گرد لشکر کے
بخوبی ہوشیاری رکہتا تہا جب بزمین ریگستان پہونچا وہان قلعہ اور خندق بنانا بہت مشکل جانکر افکر صواب
درامی بزمین وہ اندیشہ دست فرمایا تا جو الہا کو پر ریگ سی کرکر ہمراہ لشکر رکہین **نقل ہے** کہ جب زمین ریگستان مین
بنانا قلعہ کا مشکل معلوم ہوا شیر شاہ متفکر ہو کر بار عام سے اوٹہکر اندر گیا دختر زادہ شیر شاہ کہ بعمر ہفت سالہ
تہا بازی کنان شیر شاہ کے پاس آیا اور سبب دلگیری کا پوچہا شیر شاہ نے حقیقت بیان کی اوس طفل نے
از روی فراست کے کہا کہ جوالہا اور چرم ہاے پر ریگ سی قلعہ بنانا چاہیے شیر شاہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوا
اور اوسکی سر و چشم پر بوسہ دیا اور محل سے برآمد ہو کر بموجب اوسکے حکم جاری کیا تا آنکہ اسطرح کوچ کرتا ہوا سر
رای مال دیو حاکم جودہپور پہونچا اور راو دہرے حاکم ناگور مع پچاس ہزار سوار کے آکر بمقابلہ آرا ہوا اور ایک ماہ
تک اوسطرح معرکہ رہا آخر الامر شیر شاہ نے بمضمون حدیث شریف الحرب خدعۃ جانب امرای مال دیو سے چند
خطوط بنام خود لکہکر ایک قاصد کے ہاتہہ اوس طرح سے روانہ کیے کہ وہ خطوط راستہ مین سے پاس مال دیو کے
پہونچ گئے مضمون خطوط یہ تہا کہ بوقت جنگ ہم شکست دیکر بہاگ جاوینگے فتح جانب ہماری سے متصور کرکے
بعض پرگنات اجمیر حوالہ ہمارے کرین جو مال دیو مضمون خطوط سے واقف ہوا امرایان اپنی سے اندیشہ کرکے
بہاگ گیا گوپا و چینا کہ امرای کبار مال دیو سے تہے ہر چند انہون نے کہا کہ یہ بات مکر اور بناوٹ شیر شاہ ہی لیکن مال دیو نے قبول نکیا
لاچار گوپا و چینا نے اوس سے علیحدگی کرکے ارادہ جنگ کا مصمم کیا اور آٹہہ ہزار سوار کے ساتہہ بمقابلہ پیش آیا اور
ارادہ شبخون کا کیا جو طالع مساعد اور دولت رہنمون اوس بادشاہ معدلت دستگاہ کی تہی شیر شاہ اس بات سے

اور سنا کہ دختر سلطان محمود کی حبالہ عقد مین اپنے لایا ہے اور با مردم بطریق سلاطین سلوک کرتا تھا
شیر شاہ نے علاج واقعہ کا پیش از وقوع واجب اور لازم جانکر جانب بنگالہ عزیمت کی جو نواحی گڑہی پہونچا خضر خان استقبال
کو آیا شیر شاہ نے فرمایا کہ اوسکو محبوس اور مقید کرو چنانچہ خضر خان کو قید کیا اور جبکہ گوڑ مین پہونچا ولایت بنگالہ کی
باچند کس امرای معتبر کے لیے جاگیر فرمائی اور قاضی فضیلت کہ درمیان مردم قاضی فضیحت کی شہرت رکھتا تھا امین اوس
ولایت کا کیا اور صلاح و انسداد فساد اوس ملک کا قبضہ اقتدار مین اوسکے سپرد کی اور خود دلّی جانب آگرہ نہضت
فرمائی اور سال نہ و اربعین و تسعمائۃ کہ نہصد و چہل و شش ہوتے ہین بعزیمت تسخیر گوالیار و ولایت مالوہ حرکت مین آیا؛
جبکہ گوالیار مین پہونچا سات شجاول خان سے کہ امرای کبار شیر شاہ سے تھا اور قلعہ گوالیار کا محاصرہ رکھتا تھا اور ابو القاسم بیگ
گماشتہای حضرت جنت آشیانی سے اندر قلعہ کے متحصن تھا جو شیر شاہ گوالیار مین آیا ابو القاسم بیگ نے ساعت سعید اور بقول
و پیمان سکے بر آمد ہوکر ملازمت کری اور کلید قلعہ کی سپرد کری شیر شاہ نے بعد از فتح گوالیار جانب مالوہ عزیمت کری جو مالوہ مین
پہونچا ملو خان حاکم مالوہ کہ نوکران سلاطین وہان کا ہی تھا از روی جمعیت و کثرت سپاہ و خزانہ کے خود کو دادشاہ خطاب
کیا تھا اور سکہ اور خطبہ بنام خود جاری کیا تھا جو خبر آنے شیر شاہ کی سنی لوای سلطنت اوٹھا کر بے طلب اور بے صلح ایلغار
کرکے در نواحی سارنگ پور علی الصباح اوپر بارگاہ شیر شاہ کی آیا اور دعا ایستادہ ہوکر کہین شیر شاہ نے اوسکی آنے سے تعجب کیا
اور اوسکو یہ امر خوش آیا اور اپنی پاس بلوایا اور بعد ملاقات کے دلاسا بہت کی اور پوچھا کہ ڈیرہ تمہارا کہان ہی اوسنے عرض
کیا کہ حضرت کی قدمون مین ــ شیر شاہ کو یہ تقریر اوسکی خوش آئی اور فرمایا کہ جو ڈیرہ و سایبان خاطر زر لبفت ہون وہ ملو خان
کو لیار کر دا اور جو مالوہ بتصرف شیر شاہ آیا حکم فرمایا کہ عوض جاگیر مالوہ کے سرکار مار ہرہ تمکو عنایت کی تمکو چاہی کہ فرزندان خود کو وہان بھیج
اور خود خدمتمین ہماری حاضر رہو ملو خان نے مردم اپنی نکال کر در باہین شہر وار دوی شیر شاہ باعین فرود آیا بنا بر واہمہ کہ بذات ملو خان
غائب ہوی جاتا کہ خود کو کنارہ مین کھیچے اور لشکر سی فرار کری خبر اسکی شیر شاہ کو پہونچی فرمایا کہ بغیر طلب میری یہان پر آیا ہی کہاکہ جو بغیر طلب
وہ میری آیا ہے مناسب نہین کہ اوسکو قید کردن اختیار اوسکو ہے اگر ملازمت کری تو مرتبہ امیر الامرا کو پہونچیگا ورنہ اوسکو اختیار ہے
مگر مروت تقاضا نہین کرتی کہ ملو خان آدہی رات کو اردو سی بر آمد ہوکر فرار ہوا علی الصباح جو شیر شاہ دربار عام مین آیا یہ خبر جناب
فضائل مآب شیخ عبد الحی ابن شیخ جمال کنبو دہلوی برادر خود گدائی کنبو کی توجہ کری اس مصرع کہ بدیہہ بنا مصرعہ ملو غلام
کیدی با ما چہ کرد دیدی ٭ **در جواب کہا** قول نبیت مرتضی رالا خیر بی عبیدی ٭ شیر شاہ نے ایک جمع کو تعاقب ملو خان اعین کیا
مگر اوس تک نہ پہونچ سکی پھر کر چلی آئی سرکار سنواس بجاگیر حاجی خان مرحمت فرمائی اوسکو شجاعت خان مالوہ مین چھوڑ کر خود
متوجہ قلعہ رنتھنبور ہوا اور ملو خان جمعیت فراہم کرکے مالوہ مین آیا اور اوسنے جنگ عظیم کی مگر کچھہ کام نکر سکا ہزیمت برد
لایا حاجی خان اور شجاعت خان نے اس حقیقت کو معروض رکھا بعد پہونچنے فتح نامہ کے حاجی خان کو ملازمت مین طلب
کیا اور مالوہ کا انتظام شجاعت خان کو دیا اور جبکہ لشکر نواحی رنتھنبور مین پہونچا گماشتہای سلطان محمود خلجی کو بوعدہ
و عہد تسلی کرکے قلعہ سے فرود لائے اور قلعہ پر متصرف ہوا بعد از سامان و سرانجام اوس ولایت کی خاطر جمع کر
اور وہان سے مراجعت آگرہ کو کی اور ایک سال تمام آگرہ مین سرانجام ملک و ولایت ہندوستان کی کی اور ہیبت خان نیازی
حاکم پنجاب کو حکم بھیجا کہ ملتان کو تصرف ملو خان کی سے نکال کر خود متصرف ہو ہیبت خان بموجب حکم برسر فتح خان کے
کیا اور بعد از تاکید فی طرفین جنگ عظیم کی فتح خان نے شکست پائی ملتان بتصرف ہیبت خان کے آیا جو فتحنامہ پاس

اوس پر سوار ہوکر متوجہ آگرہ ہوئے اور یہ واقعہ روز عاشورہ در سنہ اربعہ واربعین و تسعمائہ کہ نہصد و چہل و چہار ہوتے ہین ظہور مین آیا تھا جو آگرہ مین
پہونچی منزل میر سید رفیع الدین صفوی مین بواسطہ صلاح کہ جمع ہوئے جنت آشیانی نے اوس مجلس مین بزبان گہربار فرمایا کہ ہنگام محاربہ کی مینی بچشم
خود دیکھا ہی کہ جماعت درویشان تاخت کرکے اسپان ہمارے کو مارتی ہی تا آنکہ شکست مردم پڑی کہ فوج ہمایون بادشاہ اور افواج شیرشاہ
کی درمیان یکدیگر مستعد با جنگ ہوئی او شیرشاہ بر سر میدان گہوڑے سی فرود آیا دو رکعت نماز ادا کی بعد ازان حضرت سبحانہ تعالی سی التجا کی
کہ حق تعالی اگر خواہت خلق فتح ہمایون بادشاہ مین ہے اوسکو فتح دیوے اور جو خیر خلق اللہ کی میری فتح مین ہے تو مجکو نصرت بخش تو نی سبحان
حقتعالی نے فتح نصیب شیرشاہ کی کی بعد گنگا ایش آگرہ مین بھی تاب اقامت نلا کر جانب لاہور ہزیمت کی شیرشاہ اونکی تعاقب مین آگرہ مین پہونچا
اور جمیع خزاین پر متصرف ہوا اور عقب لشکر بادشاہی کے روانہ ہوا مرزا کامران منتظر آنی شیرشاہ کی سنکر بجانب کابل متوجہ ہوا اور
جنت آشیانی بوجہ اختلاف و نفاق برادران کے مملکت ہندسی مایوس ہوکر بجانب سندہ نہضت فرمائی اور یہ واقعات مفصل احوال جنت آشیانی
کا ابوالفضل نے اکبرنامہ مین لکھا ہے اور مشروحا درج ہے شیرشاہ بدریای چناب پہونچکر ایک جماعت سپاہ سی اپنی جانب کے اور آپ بطرف نیلاب
کی روانہ ہوا اور تھوڑی سی فوج طرف ملتان کے اور سندہ کی روانہ کی اور سلطنت ہند کی تمام و کمال پر متصرف ہوا دریں اثنا اسمعیل خان
ناغر کی کبت بہٹ لوگ اور چارن اور میراسی وغیرہ جو کہ قوم ناغرون کی ہین وہ پڑتی مین جنہونے اس لڑائی کا حال مضمون کبت سی اور
اونکی زبانی بار ہا سنا گیا ہی گا جو کہ لڑائی قوم ناغر نسی اور بابر بادشاہ سی بمقام قصبہ سیکری کے واقع ہوئی ہی اس لڑائی کی کبت
اور گیت وہ لوگ روبرو قوم ناغرونکی پڑہا کرتے ہینگی بار ہا پڑتی یعنی مصنف نی سنا ہیگا اونکی زبانی سے دریں اثنا اسمعیل خان ناغر
و غازی خان و فتح خان بلوچ کہ سرداران طوائف بھی آئے کہ شیرشاہ کی ملازمت کری شیرشاہ نی چاہا کہ درمیان حد ہندوستان اور
کابل کے قلعہ بناوی اور ایک جماعت لشکر سے وہان متعین کری تا راہ آمدرفت مغل بند ہو جاوی بعد از تفحص بسیار بساعت سعید
بنای قلعہ ڈالی اور خواص خان اور ہیبت خانکو با پنجاہ ہزار سوار وہان چھوڑکر بصوب آگرہ نہضت فرمائی کہتی ہین کہ شیرشاہ ولایت
رہتاس مین گیا اور آدم بطلب سرداران قوم گہکر کے بھیجا کہ آکر ملازمت کرین وہ جماعت غرور جمعیت سی چند دستہ پیکان اور دو
بچہ ببر کی بطریق پیشکش بھیجے یہ اشارت تھی کہ ہم سپاہی ہین ہمسی سوای تیر و پیکان کے نہ آویگا شیرشاہ اس بات سی آشفتہ ہوا اور ببر
اونکی پہونچا اور وکلای اونکی کو کہا کہ انشاء اللہ ایسی میخ اوپر سینہ تمہارے کی مارونگا کہ تا قیامت کوئی نکال نسکیگا پس قلعہ رہتاس بنا کیا
تو در قوم کہتری کو باز بسیار سر اہتمام عمارت قلعہ کے تعین کیا اور خود نے آگرہ کیطرف توجہ فرمائی گہکران نے درمیان خود قسم کہائی
اور تاکید کری کہ کوئی آدمی بمزدوری عمارت قلعہ نجاوے اور جو کوئی جاویگا جلاوطن کیا جاویگا تو در کہتری مذکور نے ہر چند سعی کی
لیکن مزدور پیدا نہوا مدت تک کار عمارت بند رہا تو تو در نے یہ حال شیرشاہ پر عرض کیا اور حکم فرمایا کہ مینی تجکو مرد کاردان اور نجیب
اور عاقل سمجھکر درمیان ایسی مردمان کے اس خدمت کو دیدہ و دانستہ سپرد کیا تھا اب معلوم ہوا کہ تجسی یہ کام سربراہ نہوگا زر کو تو دوست
رکھتا ہی اور چاہتا ہے کہ یہ کام باختتام نپہونچے کہ زر خرچ کرنے مین دریغ نکر جو زر خرچ ہوگا میری سرکار سی ہوگا جو فرمان
اعتراض کا تو در کے پاس پہونچا۔ روز اول یک سنگ بیک اشرفی مقرر کیا جو کوئی ایک پتھر لاتا ایک اشرفی پاتا جو گہکران نی
یہ بات سنی لاچار بطمع زر چندان غلو کیا کہ بیان مین نہ آوی اور کثرت مزدوران سے فی روپیہ ایک پتھر ہوگیا بعد چندے
ایک پتھر دس تنکہ کو ہوا یہان تک کہ پتھر نہایت ارزان ہوگیا اور قلعہ اخراج زر کثیر سے باتمام پہونچا جبکہ محاسبان خرچ
کا حساب کیا سات زر کی وہ قلعہ برابر تیار ہوا تھا شیرشاہ نی اوپر حسن فراست و اہتمام تو در کے آفرین فرمائی اور
ہیبت خان کو وہان چھوڑکر خود متوجہ آگرہ ہوا جو آگرہ مین سنا کہ خضر خان کہ جانب اوسکی سی حکومت بنگالہ پر مقرر تھا

این چنین است ایسی ہی ہوستے ہیں میں پناہ درگاہ اور پرورش یافتہ اس بارگاہ کا ہون اور تم ولی نعمت میری ہو خاطر
جمع رکھی تمکو بعد از پہونچنے بادشاہ کے آگرہ مین رخصت کرونگا۔ اور بقیہ مردم کو حکم فرمایا کہ جو کوئی جسجگہہ چاہی چلا جا اس حکم سے
مردمان باشندہ شہر کو تسکین ہوئی اور فرزندان واہل عیال مغل جہان خواہش ہوئی چلے گئے۔ مردم محل بادشاہی کو بحفاظت
تمام رکھا اور حکم کیا کہ جو کوئی جسطرح نقد وجنس وخام پختہ اور لباس وغیرہ سرکار بادشاہی سے پاتا تھا اب بھی اوسیطرح پاتا
رہی غرضکہ بعد مرور سہ ماہ مریم مکانی کو باعزاز واکرام تمام ہمراہ خواص خان کے آگرہ بھیج جو اسطرح فتح غیبی نصیب شیرخان
کو ہوئی اموال بسیار وفیلان واسپان بدست آیا اور اونکو غنیمت جانکر بصوب بنگالہ کا قصد کیا اور روانہ ہوکر جہانگیر قلی بیگ
کو کہ گرہی مین تھا محاصرہ کیا بعد از محاربات مکرر جہانگیر قلی بیگ بشہادت پہونچا اور تمام ولایت بنگالہ تصرف مین آئی اور
استقلال تمام بہم پہونچایا اور خطاب پناہ شیرشاہ کیا سکہ او رخطبہ بنام خود جاری کیا دو سال تک استقرار کرکے لشکر بسیار جمع
کیا اور سامان خوب بہم پہونچاکر باشوکت غلبہ تمام متوجہ آگرہ ہوا اور بطمع بادشاہی دہلی و بادسخن مجذوب کی جو کہ پٹنہ مین اوس سے
کہتا تھا امیدوار رہکر عزیمت محاربہ کی کری اس اثنا مین جنت آشیانی آگرہ مین تشریف رکھتے تھے اور مرزا کامران نے اجازت
ورخصت اونکی لاہور کو چلا گیا اور امرای سلسلہ چغتہ نے تمام بنیاد مخالفت کی رکھی اور ہر ایک پھر گئے جنت آشیانی بعد
استماع خبر شیرشاہ آگرہ سے عنان عزیمت بجانب قنوج معطوف رکھی اور قریب پچاس ہزار سوار کے ہمراہ تھے ہر چند برادران خود
کو نصیحت کی سودمند نہوئی متوکلا علی اللہ یعنی توکل پر رکھکر بعزیمت بادشاہانہ کوچ بکوچ راہی ہوئے اور مرزا کامران نے ہزار دو ہزار
دو ہزار سوار ہمراہ اونکی جبکہ بہ نواح قنوج پہونچے شیرشاہ اوسطرف سے آکر بمقابلہ فرود آیا اور چندگاہ دونوں لشکر مقابل رہی۔ اور مصنف
تاریخ نظامی ایسا لکھتا ہے کہ ہزیمت جنت آشیانی ہمایون شاہ اس سبب سے واقع ہوئی تھی در اثناء تحویل سرطان اور اول ماہ
برسات کہ جسکو بزبان ہندی ساون کہتی ہین ورد آیا اول روز بارش بکثرت ہوئی جسجگہہ لشکر بادشاہ مقیم تھا وہ نشیب تھا کثرت
گل ولای ہوئی جنت آشیانی نے میر ترک سے فرمایا کہ کوئی جگہہ بلند ہمین جگہہ تجویز فرمانا چاہیئے کہ قابل مقام لشکر ہو میر منزل نے
بعد تحقیق بعرض پہونچایا کہ ایک جگہہ قابل فرودگاہ لشکر تجویز کی ہے لشکر اسجگہہ سے کوچ کرکے وہان فرود آوے دریں اثنا لشکر
بادشاہی نے مقام اصلی سے کوچ کرکے ارادہ اوسجگہہ کا رکھتا تھا اور ہر کوئی واسطے باربرداری ڈیرہ وغیرہ مشغول تھی اور کسی
آدمی کو یہ یقین نتھا کہ اوسی روز جنگ ہوگی اوس روز شیرشاہ نے وقت غنیمت جانکر سپاہ اپنی آراستہ کرکے بمقابلہ ومحاربہ در آیا سپاہ
بادشاہی حیرتناک ہوکر رو بفرار لائی وشیخ ابو الفضل تاریخ اکبرنامہ اور مورخ شیرشاہی تاریخ شیرشاہ لکھتا ہے کہ اوس روز جنگ
مقرر تھا تفرقہ تمام لشکر جنت آشیانی مین پڑا لشکر مین شیرشاہ نے آکر دست بغارت وتاراج دراز کیا نقل ہے کہ اوس روز
لڑائی بمقام شہر قنوج کے شیرشاہ نے خواب مین دیکھا کہ مین اور جنت آشیانی ہمایون بادشاہ بر سر میدان سر صف لشکر گھوڑے سے اوتر کر
فرود آئی اور باہم کشتی ہوئی بعد از رد وبدل بسیار ہمایون بادشاہ نے مجکو اوپر زمین کے ڈالا اور ہر چند قصد کیا کہ مجھے پھر زمین سے
اوٹھادے اور جلد اگرچہ مگر مینے زمین کو نچھوڑا۔ اور کہا کہ اس تعبیر کو کوئی نکہی مین خود کہونگا کہ مجکو تعبیر اوپر زمین ڈالنے کی اور زمین پکڑ رکھنے کی یہ ہے
کہ مقصد میرا زمین پکڑ رکھنا تھا زمین کو مینے لیا انشاء اللہ تعالیٰ ہمایون بادشاہ مجسے ہزیمت پاویگا۔ حضرت جنت آشیانی ہاتھی پر سوار
ہوکر دریا سے گذرے اور پرلی پار پہونچے مگر بوجہ بلندی کے اوس کنارے تک نہ پہونچ سکے ناگاہ ایکمرد پہونچا اور ہاتھ نکالکر کے اوٹھا لیا
بادشاہ نے اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اور کون ہے اوسنے کہا کہ میرا نام شمس الدین محمد مولد میری غزنی اور ملازمان مرزا کامران سے ہون
جنت آشیانی نے اوسپر مرحمت فرمائی اور کہا کہ خاطر جمع رکھہ بانواع نوازش سرفراز ہوگا دیکھنا تھا کہ بادشاہ گھوڑا اپنا پیشکش کیا جنت آشیانی

واسطے سیر اور تماشا کے دغدغہ آمدورفت پیدا ہوا شیرخان نے آب چوسا کا پل باندھ کر تین روز متواتر سوار ہو کر پھر آیا اور آوازہ
جانے کا اپنے مشہور کیا تھا اور انتظار آنے خواص خان کا بیان کیا تھا جنت آشیانی اس مکر اور فریب سے اوسکے
غافل تھے اور جو راجہ مہارتہ نام چیروہ کو اوس ایام مین جمعیت سوار اور پیادہ کے خوب فراہم ہوئی تھی غرور سے جمعیت کر
کسیکو زیر نظر نہین لاتا اور لشکر شیرخان کو رسد غلہ کی آنے نہین دیتا ہر چند شیرخان سلسلہ صلح کا تحریک کرتا تھا اور کہتا
تھا کہ جو ساتھ مغل کے مقابلہ رکھتا ہوا گر رسد کو قید اور بند نکرے تو محبت اور منت عظیم ظہور ہوگی اوس کافر کو ہیچ اثر پذیر
نتھا بنا بر آن خواص خانکو با چند ہزار سوار کے تعین کیا کہ مہارتہ بدخواہ کو بیجا اوبی یا کرے اگر دستگیر ہوئے بہتر تقصیر نکرے چنانچہ حسب الامر
خواص خان مع چند ہزار سوار کے متوجہ استیصال اوس کفار کا ہوا بعد تلاقی طرفین علین محاربہ و مقاتلہ عظیم واقع ہوا لشکر کفار پر ہزیمت
پڑی اور مہارتہ مذکور بقتل پہونچا خواص خان بفتح و فیروزی سر مہارتہ کو بملازمت شیرخانکی لایا اور اس فتح سے تقویت تمام حاصل ہوگی
اور یہ حال بنجی خود سے تصور کیا صباح روز شنبہ ماہ فلان ۹۴۶ کہ نہ صد و چہل و شش ہوتی ہین لشکر اپنا آراستہ کرکے بپیشوائی خواص خان
کو سوار ہوا جو بایکدیگر ملاقات ہوئی خواص خان سے فیل کوہ پیکر آگے بڑہایا اور با جمعیت تمام بجنگ مسارعت کری اور لشکر بادشاہی
مین اس امر سے بالکل خبر نہ تھی بعضی مردم کہتے ہین کہ شیرخان نے کوچ کیا بجانب بہار روانہ ہوتا ہے اور وہ اسیطور چلتا آیا اور
اوپر اعراق بادشاہی کے پڑا اور تاجبر ہونے حضرت جنت آشیانی کے بعضی لشکر بادشاہی تباراج گیا اور مردم بسیار بقتل پہونچے
اور افواج بادشاہی کو فرصت سوار ہونے اور ہتیار باندھنیکی ندی حضرت جنت آشیانی بتلاوت قرآن شریف مشغول تھے
جو شورش اور غوغا دریافت فرمایا بندگان درگاہ نے ماجرا العرض پہونچایا درین اثنا بعضی مقربان نے اسپ لاکر حضرت کو
سوار کرایا اور متوجہ پل کے ہوئی کہ آب سے گذرین شیرخان نے ایکساعت مین پل کو توڑا اکثر مردم آب مین غرق ہوئی اور جنت
آشیانی علین عبور کے سواری اسپ سے جدا ہوئے اور دریا مین گرے درین اثنا ایک سقہ پہونچا اور دست مبارک اونکا پکڑ کر پانی
سے نکالا اور کنارہ پر پہونچایا پوچھا کہ کیا نام رکہتا ہے کہا نظام فرمایا کہ تو نظام اولیا ہے بہر پریشانی تمام متوجہ آگرہ ہوئے
اور اکثر مردم معتبر اور اولیای کبار و مصاحبان بادشاہی آب مین غرق ہوئی اور تفرقہ تمام رونما ہوا شیرخان جسجگہہ کہ محل مقر
لشکر بادشاہی تھا پہونچا اور دوگانہ شکرانہ بجالایا اور سجدات نیاز بتقدیم پہونچائے کہتے ہین کہ اوس روز جنگ واقع ہوا تھا
شیرخان نے خواب دیکھا کہ مجکو اور ہمایون بادشاہ کو دربار گاہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیگئے خود بذات شریف
تخت شریف پر بیٹھے تھے جو ہم دونوں کو حضور مین لائی فرمایا کہ ای ہمایون بادشاہ حضرت رب العزت باری تعالیٰ نے
ملک ہند کو شیرخان پر مقرر کیا اور تجہسے لے لیا اور سر ہمایون بادشاہ سے تاج اور کلاہ لے لیا اور سر پر میرے رکھا اور فرمایا کہ ملک
الہی کو عدل اور انصاف سے محروم نرکھنا کہ تجکو سپرد کیا ہے بعد فتح جنگ کے اس خوابکو افغانان پر ظاہر کرکی کہا کہ اگر مین اس خوابکو
پہلی فتح سے کہتا تو سب آدمی تصور کرتے کہ نتیجہ پرداخت شیرخان کا ہے ترغیب جنگ کی کرتا ہے منقول ہے کہ جسوقت حضرت
جنت آشیانی محل سے برآمد ہو کر متوجہ پل کے ہوئی خواجہ معظم کو مع ایک کس کے بہیجا کہ مریم مکانی بیگم بادشاہ کو جاکر لاؤ خود بدروازہ محل
پہونچی افغانان بقتل و غنیمت آئی تھے ہر دو بشہادت پہونچے اور اتنی فرصت ہوئی کہ ایک کس مردم حرم سے برآمد ہو سکی اسی اثنا مین شیرخان
خود بدروازہ محل پہونچا اور خواجہ سرایان معتبر خود کو تعین کیا تا محافظت کرین اور منادی کرائی کہ کوئی بدگی نکرے اور اہل و عیال مغل سب آکر
گرد و پیش محل بادشاہی کے جمع ہوئی اور کسیکی کسی پر آزار نہ پہونچایا بعد ازانکہ شیرخانکو جمعی جب ہوئی تو بدروازہ محل آکر ارادہ بیگمیان
حرم کو طلب کیا اور کہا کہ تم عرض بندگی میری بحضرت بیگم صاحبہ معروض رکھو اور کہو کہ کار و بار زمانہ غدار و فلک کجرفتار

اور در خطبہ دینا قبول کیا اور زن راجہ چند پارچہ جواہر بھیجکر حامی اور مددگار بنایا اور باسم چینتا من نار دار کہ وکیل راجہ کا تھا زر بہت دیکر
راضی کیا تا آنکہ راجہ ساتھ سخن زن اپنی کے راضی ہوا اور شیر خان کو خبر کری کہ فرزندان خود کو قلعہ مین بھیجی شیر خان نے
ایکہزار چالیس ڈولی ترتیب دیکر ہر ڈولی مین دو دو جوان افغانان مردانہ کا مسلح کر کے لایا اور جانب قلعہ روتاس راہی
کیئے اور چند ڈولی میزکد آگی آگے جاتی تھین عورات پیر زال بٹھلائی تھین جو دربانان نے تفحص اوس کا کیا چند ڈولیونمین دل عورات
دیکھین شیر خان نے ساتھ راجہ کے کہلا بھیجا تھا کہ عورات مستورات کو ساتھ نامحرم مردم کے دکھلانا عیب تمام
اور سبب بی ناموسی ہماری کا ہوتا ہے راجہ نے مردم خود کو منع کیا کہ تلاش نکرو جبکہ ڈولیہا تمام قلعہ مین پہونچ گئین تب افغانان
شمشیرین نکالکر متوجہ گھر راجہ کے ہوئے اور ایک جماعت اپنی دروازہ پر پہونچائی خود شیر خان کہ با فوج خود مستعد تھا
جلد اپنی کو دروازہ پر پہونچایا اور ایسا قلعہ کہ ہندوستان مین اوسکی ثانی نتھا باآسانی متصرف ہوا فرزندان و اہل عیال
خود و افغانان کو قلعہ مین چھوڑکر خاطر جمع کری جلال خان کے جلو کو باجمعیت تمام جوانان خنجر گذار شیر خان
نے تعین کیا کہ گرد نواحی جلو کو قتل کرو کہ رسد بہ لشکر جنت آشیانی محمد ہمایون کے نہ پہونچے جو جلال خان نے رخصت پائی
اور اوس نواح مین پہونچ کر رسد کو بند کیا جب لشکر مین گرانی غلہ کی بہت ہوئی امرایان بادشاہ نے صلاح کر کے
اسباب کو بحضرت جنت آشیانی عرض کیا کہ فوج شیر خان نے گرد نواحی کو قتل کر کے رسد بند کر دی ہے حکم ہوا
کہ یعقوب بیگ باجمعیت تمام جا کر تنبیہ کرے یعقوب بیگ مع پانچہزار سوار کے رخصت ہوا اور اوس جرگہ مین مردم بیرم خان
بھی متعین ہوئے غرض کہ افواج بادشاہی و لشکر شیر خان باہم مقابل ہوئے اور محاربہ عظیم واقع ہوا یعقوب بیگ
نے ہزیمت پائی اور بر جسم نیزہ جلال خان پر نسیم فتح و فیروزی کی چلی جو خبر فتح کی شیر خان کو پہونچی بہت خوش ہوا اور اوس
خبر کو خوش طالعی اپنی سے جانا اور اس مثل کو افغانان سے فرمایا کہ جو مرغ ہنگامہ اول مین شکست پاتا ہے اگر دوسری
مرتبہ پھر اوسی ہنگامہ مین اوسکو لیجاوین بانگ دیتا ہی کر لڑائی نہین کر سکتا ہون خدا سے امید ہے کہ بعد ازین اور فتح میسر ہوئی
جنت آشیانی نے مدت سہ ماہ تبہر کور کہ کتب سلف مین بلکنوتی اشتہار رکھتا توقف کیا اور بفراغ خاطر گذرانا درین اثنا خبر آئی
کہ میرزا ہندال نے آگرہ و دہلی و میوات مین علم مخالفت کا بلند کیا شیخ بہلول کو کہ مقتدای وقت کا تھا اور حضرت جنت آشیانی کا
زقبل اسکے اوسکو واسطی نصیحت مرزا ہندال کے بھیجا تھا اوسکو قتل کر کر اور کامران مرزا لاہور سے واسطے انتقام
اس نایرہ کے آیا اور تفرقہ عظیم پیدا ہوا جنت آشیانی جہانگیر قلی بیگ کو باپنچہزار سوار خنجر گذار کے گور مین چھوڑ کر طرف
آگرہ نہضت فرمائی اور جو لشکر بادشاہی مین بواسطہ باران و زیادتی گل ولای کے اکثر اسپان سقط ہوئی تھے
اور اکثر پیادہ پریشان اور بی سامان ہوگئے تھی شیر خان اس حال سے واقف ہو کر لشکر بے شمار مور و ملخ سی جمع کر کے ملک بہار سے روانہ
ہوا اور نواحی چوسا مین آکر مقابلہ کیا اور گرد لشکر اپنی کے قلعہ بنایا اور بخاطر جمع اوس قلعہ مین ہر روز جمعیت بہم پہونچا کر جنت آشیانی
کی پاس ایلچی بھیجکر پیغام دیا عرض کی کہ اس جمعیت اور لشکر اور سپاہ سے کیا ہوگا اور شیر خان نے جانب خود سے شیخ خلیل کہ نبیرہ حضرت
شیخ فرید شکر گنج کا تھا اور اوسکو ساتھ نسبت مریدی کی رکھتا تھا اور اوسکو پیر و مرشد اپنا تصور کیا تھا بملازمت جنت آشیانی
کی بھیجا اور تا چند روز سخن صلح درمیان رہی آخر الامر بدست شیخ فرید پیغام دیا کہ سرحد گڑھی سے ولایت بہار تک تمکو دیتا ہون اور
ولایت بنگالہ کو بسری واسطی چھوڑ دو اور خطبہ اور سکہ اس یار مین بھی بنام بادشاہی پڑھتا ہون جنت آشیانی نے بہ شرائط قبول فرمایا
اور صلح قرار پائی اور خاطر جنت آشیانی دغدغہ سی خاطر جمع ہوئی اور سپاہ بادشاہی کو جمعیت حاصل ہوئی اور لشکر افغانان میں

کہ جونپور مین بھی تاب مقاومت لا کر بجانب کڑہ مانکپور بازگشت ہوئی جونپور مع آن نواحی بہ تصرف سلطان محمود آیا ہمدین اثنا حضرت جنت آشیانی
نواحی کالنجر تشریف لائی جب خبر طغیانی سلطان محمود بسمع مبارک پہونچی عزیمت بگوشمال آن جماعۂ مصروف کی امرا سلطان محمود بمقابلہ
پیش آئے جو کہ شیرخان افغانان سی دلمین ناراض تھا از روی دانش پسر ہندو بیگ کی کہ امرا کبار و سپہ سالار جنت آشیانی تھا لکھا کہ مین پروردۂ
دولت حضرت فردوس مکانی ہون اور خیرخواہ اوس دولت عظمی کا عین وقت جنگ مین جبکہ ہر دو صف مقابل ہونگی مین پشت دیکر منفرد ہو
اور ہزیمت لشکر افغانان پر ڈالونگا چاہیئے کہ مجکو معذور دولتخواہان تصور فرماوین جبکہ ہر دو لشکر مقابل ہوئی شیرخان نی حسب وعدہ کی عین جنگ مین پشت
دی اور منفرد رہا لشکر سلطان محمود بھی تاب نہ لاکر پسپا ہوا اور فتح و نصرت نصیب لشکر ظفر اثر حضرت جنت آشیانی ہوئی سلطان محمود بعد ازین
جا کر گوشہ گیر ہوا اور ترک سپہ گری کیا سنہ نہصد و چہل و چہار ہجری مین ولایت اوڑیسہ مین وفات پائی حضرت جنت آشیانی بعد از فتح جونپور متوجہ
آگرہ کی ہوئے اور پسر ہندو بیگ کو پاس شیرخان کے بھیجا کہ قلعہ چنار کو سپرد کسان بادشاہی کرے شیرخان نی سپرد کرنی قلعہ مین عذر کیا پسر ہندو بیگ
نی واپس آکر حقیقت کو بعرض جنت آشیانی پہونچایا حضرت جنت آشیانی نے یہ خبر سنکر ارادہ تسخیر قلعہ چنار کا کیا اور بعضی امرا کو پیشتر خود سے
تعین فرمایا کہ جا کر قلعہ کو محاصرہ کرین شیرخان نی عرضداشت بخدمت حضرت جنت آشیانی محمد ہمایون بادشاہ لکھی مین بعد و توجہ و التفات آپکی یعنی حضرت
فردوس مکانی محمد بابر بادشاہ بمرتبہ حکومت و ایالت پہونچا اور جنگ مین سلطان محمود کی اور بلبین و بایزید کے سبب میری فتح آنحضرت کا ہوا اگر چنار کو سا
میری مسلم رکھین تو قطب خان پسر خود با فوج خدمتمین بھیجکر لوازم بندگی بجالاؤن اوسی ایام مین خبر آئی کہ سلطان بہادر کی جانب جونپور کی بسمع
حضرت جنت آشیانی محمد ہمایون بادشاہ کی پہونچی بنا بران اسوقتمین شیرخان کے ساتھہ مدارا اور دلاسا مناسب جانکر قلعہ چنار شیرخان
کو چھوڑ دیا اوسنی قطب خان پسر خود کو مع عیسی خان شروانی کے کہ بجای وزیر کے تھا مع ایک لشکر آراستہ کی بملازمت جنت آشیانی
بھیجا حضرت نے مراجعت طرف آگرہ کی اور واسطہ دفع اور قمع سلطان بہادر بجانب مالوہ کے عزیمت فرمائی اور اوسوقت تک قطب خان
پسر شیرخان تا گجرات ہمراہ رکاب ظفر انتساب تھا بعدہ راہ سی فرار ہو کر شیرخان کے پاس آیا اسوقتمین شیرخان نے فرصت پا کر ولایت بہار پر
قبضہ کیا اور جمعیت تمام بہم پہونچائی اور اکثر ممالک اطراف بہار پر متصرف ہوا اور لوای مخالفت بلند کیا لکھی ہین کہ ایکبار شیرخان دربارۂ قصبۂ شاہ
مع دو کس یاران پیادہ سیر کرتا پھرتا تھا ایک مجذوب بیٹہا تھا جب نظر اوسکی شیرخان پر پڑی حق تعالی نے زبان پر اوسکی جاری کیا کہ دیکھو بادشاہ
دہلی کا پیادہ آتا ہے شیرخان نے یہ سخن زبان اوس ولی خدا سے سنکر دستار مین اپنی گرہ باندھی اور اوسکی دماغ مین خیال سلطنت متمکن ہوا جب
حضرت جنت آشیانی سفر گجرات سی مراجعت فرما کر آگرہ مین تشریف لائی خبر فتنہ و فساد شیرخان کی سنکر بطریق یلغار متوجہ بہار ہوئے شیرخان
یہ خبر سنکر غازی خان سور کو بحراست قلعہ چنار چھوڑ کر خود کوہستان جھارکنڈ مین کہ نواح بہار مین واقع ہے گیا حضرت جنت آشیانی تا شش ماہ
محاصرہ قلعہ چنار کرتی رہی آخرش بتجویز رومی خان کہ میر آتش بازی توپخانہ بادشاہی سی تھا دمدمہ ہای عظیم قایم کرکے اہل قلعہ کو عاجز کیا اہل
قلعہ نے عاجز ہو کر بنا بر ضرورت صلح کی قلعہ کو سپرد مردمان بادشاہی کر دیا حضرت جنت آشیانی دوست بیگ کو قلعہ مین چھوڑ کر خود متوجہ دفع
شیرخان ہوئی اوسوقتمین کہ حضرت جنت آشیانی بہ تسخیر قلعہ چنار مصروف تھی شیرخان نے پسر اپنی جلال خان اور خواص خان پسر ملک سکہا کو
کہ سپہ سالار اوسکا تھا بہ تسخیر بنگالہ بھیجا اور بنگالہ پر متصرف ہوا جو حضرت جنت آشیانی گرہی مین کہ سرحد بنگالہ کی ہے پہونچی جہانگیر قلی بیگ
کو مع چند امرا پیشتر از خود تعین فرمایا جلال خان پسر شیرخان کہ قلعہ گیری مین تھا با فوج بسیار بمقابلہ پیش آیا اور غالب آیا حضرت جنت آشیانی نی اور فوج
بھیجی اور خود بھی عقب سے پہونچی جلال خان تاب نہ لاکر منفرد ہوا اور پاس پدر خود گیا اور گرہی مفتوح ہو کر تصرف بادشاہی آئی حضرت
جنت آشیانی گرہی سے گذر کر متوجہ گور کی ہوئے شیرخان کہ گور مین تھا تاب مقاومت نہ لا کر گرہی کو چھوڑ کر راہ جھارکنڈ سی طرف
روتاس کے گیا اور راجہ روتاس کو تحفہ بہت بھیجکر لکھا کہ فوج مغل کی پیچھے میری آتی ہے واسطے اہل و عیال میری کی قلعہ مین جگہہ دے

ہمراہ لاتا چاہیے جلال خان پاس ابراہیم شاہ کے گیا اور شیرخان کی شکایت کی اور قطب خان کو کہ امرای کبار سے اوسکے تھا
ہمراہ جلال خان بر سر شیرخان لایا شیرخان قلعہ مین متحصن ہوا اور ہر روز جنگ کرتا تھا اور فوج غنیم کو زبون کرتا تھا
تا آنکہ ابراہیم مدد دیگر لیکر آیا شیرخان نے جانا کہ غنیم کی مدد اور آئی ہے فوج خود کو دلداری کرکے وقت صبح قلعہ سے باہر نکالا
اور اوس وقت لشکر بنگالہ بمقابلہ شیرخان آیا شیرخان ایک فوج اپنی بمقابلہ غنیم چھوڑ کر اور کچھ مردم چیدہ ہمراہ لیکر عقب
ایک بلندی کے مخفی ہوا اور سپاہ اپنی کو نصیحت کر گیا کہ جب فوج بنگالیان کی تیر اندازی کرے تم پشت دیکھا بھاگ جانا
تاکہ فوج غنیم کی تعاقب تمہارا کرکے میدان توپخانہ اور آتش بازی اپنی سے باہر آجاوین مردمان شیرخان نے ایسا ہی کیا اور
شیرخان مع جماعت خود بنگالیون پر حملہ آور ہوا ابراہیم خان بقتل پہونچا اور جلال خان نیم جان بچ کر بنگالہ پہونچا اور تمام حشم اور
توپخانہ اور فیلان بنگالیان کا شیرخان کے ہاتھ آیا اور یکقلم ولایت بنگالہ پر متصرف ہوا اون دنون مین تاج خان حاکم قلعہ
چنار کا تہا جانب ابراہیم سے اور اوسکی ایک عورت تھی لاڈو ملک نام تاج خان کو اوس سے محبت بہت تھی پسران تاج خان
کہ زنان دیگر سے تھے رشک اور حسد سے درپے مار ڈالنے لاڈو ملک کے ہوئے ایک شب پسر کلان تاج خان نے لاڈو ملک کو بضرب
شمشیر مجروح کیا اور غوغا ہوا کہ لاڈو ملک کو مارا ہے تاج خان شتابان لاکر شمشیر برہنہ قصد پسر خود کیا جو پسر نے جانا کہ اب
خلاصی ناممکن ہے قتل پدر پر ارتکاب کیا اور شمشیر اوس بے سعادت کی کارگر ہوئی جس سے تاج خان کشتہ ہوا اور تفرقہ عظیم ہوا
اور سر انجام سپاہ اور نگاہداشت قلعہ کی پسران تاج خان سے اچھی طرح نہو سکی شیرخان نے کہ ہمسایہ تھا اس حال سے خبردار ہوکر
چاہا کہ اس قلعہ کو بھی تصرف خود لاوے پھر احمد خان ترکمان کہ ایک مردان تاج خان سے تھا پیام بھیجا اور اسباب پر قرار پایا کہ شیرخان
لاڈو ملک کو عقد نکاح مین لاوے اور قلعہ چنار پر متصرف ہووے شیرخان نے اس نوید کو طالع اقبال جانکر منظور کیا اور حسب وعدہ
با جماعہ معدودہ قلعہ مین جاکر لاڈو ملک کو حبالہ نکاح مین لایا اور قلعہ چنار پر مع خزاین و دیگر اشیا متصرف ہوا اور یکصد پچاس عدد جواہر
اعلی اور ہفت من مروارید اور یکصد پنجاہ من طلا کہ سے لکھہ روپیہ کا ہوتا ہے روز اول لاڈو ملک نے شیرخان کو دیا اور دیگر سی صد من طلا
گرہ کشاین زن نصیرخان نوخانی کا بعد وفات اوسکے پایا دیگر اور سی صد من ملی فتح ملک کہ دختر محمد کالا بہار فرملی خواہرزادہ
سلطان بہلول سے پایا جس سے استعداد تمام شیرخان کو بہم پہونچی اس اثنا مین سلطان محمود بن سلطان سکندر لودی کہ بملاحظہ بابر شاہ
سے رانا سانگا پناہ لیگیا تھا بعد از شکست رانا سانگا سلطان محمود اوس طرف قلعہ چتور کے مخفی تھا امرا لودہیان نے کہ ولایت
پٹنہ مین جمع ہوئی تھی سلطان محمود کو طلب کیا سلطان محمود حسب الطلب اونکے پٹنہ مین آیا اور بعضی امرا پھر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور او سجاعہ
با لشکر گران ولایت بہار پر آیا شیرخان نے دیکھا کہ افغانان بمتابعت اولاد سلطان بہلول مین لاچار لاعلاج ہوکر بملازمت سلطان محمود
آیا اور اطاعت کی امرا سلطان محمود نے ولایت بہار باہم تقسیم کری اور پارہ بشیرخان چھوڑا اور عذرخواہی کری کہ جب ولایت جونپور متعلق
لے لین یہہ ولایت بہار تیری متعلق ہوگی خاطر جمع رکھہ اسی مضمون کا عہدنامہ باہم ہوا بعد مدت شیرخان بجہت سر انجام سپاہ خود سلطان
محمود سے رخصت لیکر سہسرام مین آیا اس اثنا مین حضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ برحمت حق واصل ہوئے اور جنت آشیانی حضرت
ہمایون بادشاہ سریر سلطنت ہند پر جلوس فرما ہوئے سلطان محمود نے اس واقعہ کو سنکر سپاہ جمع کری اور ولایت جونپور پر حملہ آور ہوا اور
شیرخان کو طلب کیا شیرخان نے جواب کہہ بھیجا کہ عقب سے مع سامان جنگ حاضر خدمت ہوتا ہون لیکن امرا سلطان محمود نے صلاح کی کہ
شیرخان آدمی حیلہ انگیز ہے براہ جاگیر اوسکے روانہ ہونا چاہیے تاکہ اوسکو ہمراہ لیوین سلطان محمود بالشکر خود متوجہ سہسرام ہوا شیرخان
نے استقلال کرکے شرائط مہمانداری ادا کین سلطان محمود چند روز وہان رہکر متوجہ جونپور ہوا امرای حضرت جنت آشیانی

دوس مکانی بابر بادشاہ گیا سلطان جنید نے ہمراہ اپنے لیجاکر بشرف ملازمت حضرت مشرف کیا اور بانواع التفاتات نوازش پاکر
سلک ملازمان منسلک ہوا اور سفر چندیری میں بھی ہمراہ رکاب ظفر انتساب تھا جو چند مدت لشکر مغل میں رہا طرح اور طور لشکر
مغل کے دیکھکر یاران خود کہا کہ مغل ہندوستان سے بدر کر دینا کمال آسانی ہے کیونکہ بادشاہ انکا عیاش عیش و عشرت میں
مشغول رہتے ہے بمعاملات ملکی کمتر توجہہ کرتا ہی اور باعتبار وزرا کہ رشوت دوست ہوتے ہین کام کرتا ہی لیکن افغانان میں یہ عیب
ہے کہ باہم اتفاق نہین رکھتی اگر مجکو دسترس ہو تو افغانان کو متفق کر کے نفاق درمیان سے اوٹھاؤن غرض کہ ایسی باتون جو
اوس وقت میں مشکل معلوم ہوتی تھین یاران اوسپر خندہ کرتے تھے ایکدن سلطان جنید برلاس شیرخان مع دو افغان
بر سر خدمتین حضرت فردوس مکانی کے لیگیا جو نظر حضرت کی کیمیای سعادت تھی اوپر شیرخان کے پڑی فرمایا کہ ای سلطان جنید
یہین اس افغان کی دلیل فتنہ اور شور انگیز معلوم ہوتی ہین اسکو قید کر دینا چاہیئے اس اثنا میں طعام حاضر لائے اور طبق ماہیچہ
کی شیرخان کے بھی رکھا اوسنے عاجز ہو کر کارد نکالکر ماہیچہ کو ریزہ ریزہ کر کے کہا یا حضرت فردوس مکانی نے اسحال سے واقف
ہو کر میر خلیفہ سے فرمایا کہ اس افغان نے عجیب ایک کام کیا جو کام اسنے کہ محمد خان کے سات کیئے سمجھے واقف تھے اوپر فرزانگی
اوسکی اشارت کی شیرخان نے ہمزبانی بادشاہ اور خلیفہ سے اسقدر جانا کہ کچھہ درباب میری گفتگو کرتے ہین یہ بات سبب [illegible]
شیرخان کی ہوئی قبل اوس سے کہ اوسکو مقید کرین فرار ہو کر اپنی جاگیر میں پہونچا اور وہان سے بخدمت سلطان جنید لکہا کہ مجکو یہ خبر
پہونچی کہ محمد خان نے سلطان سے کہا ہی کہ شیرخان پاس مغل کے گیا ہی اوسکی جاگیر میں فوج بھیجنا چاہیئے جو کہ وقت نہایت تنگ
تھا اور میں جانا کہ رخصت جلد نہو سکیگی لاچار بلا رخصت بسرعت تمام جہت حفاظت جاگیر چلا آیا اور خود کو دولتخواہان درگاہ
والا سے جانتا ہون سلطان جنید نے یہ خبر سنکر جانا کہ شیرخان اس بہانہ سے کنارہ کر کر چلا گیا جواب خط کا کچھہ نہ لکہا [illegible]
خاطر ظاہر کی شیرخان جانب مغلان سے مایوس ہو کر پھر باتفاق برادر خود بخدمت سلطان محمد گیا سلطان محمد نے براہ نوازش
اوسی خدمت اتالیقی پر مقرر کیا بعد چند مدتکی سلطان محمد فوت ہوا اور جلال خان قایمقام اوسکا ہوا والدہ جلال خان باتفاق
شیرخان مہماتکو انجام دیتی تھی بعد چند روز کے والدہ جلال خان بھی فوت ہوئی حکومت ولایت بہار کی شیرخان پر مقرر ہوئی
مخدوم عالم نام از گماشتہ ہای نصیب شاہ حاکم بنگالہ کہ بحکومت حاجی پور نامزد تھا شیرخان سے محبت اور اتفاق تمام رکہتا
تھا سلطان نصیب شاہ اسباتکو سنکر رنجیدہ ہوا اور قطب خان کو امرا کبار اوسکا تھا بہ تسخیر ولایت بہار و استیصال
مخدوم عالم تعین کیا شیرخان نے ہر چند سلسلہ صلح تحریک کیا فایدہ نہوا آخر باتفاق افغانان دل بمرگ رکہا اور بعد از تلاقی
طرفین محاربہ عظیم واقع ہوا اور قطب خان بقتل پہونچا شیرخان فیل اور خزانہ اور حشم بنگالہ متصرف ہوا اور استقلال
تمام پیدا کیا اسبات سے نوخانیونکو رشک آیا اور جلال خان نوخانی سے صلح کر کے قصد مارنے شیرخان کا کیا بعض
افغانان نوخانی نے شیرخانکو بھی اس ارادہ سے مطلع کر دیا شیرخان نے جلال خان کو لکھا کہ امرا ہی تمہارا [illegible]
کرتے ہین اگر اب علاج اسکا نکروگے تو مجھے ملازمت آپکی منظور نہین ہے جلال خان نے جواب دیا کہ میں بہر حال تیرا [illegible]
سے باہر نہین ہون جو کچھہ مصلحت تیری ہو مجھے بھی اوسپر اتفاق ہے شیرخان نے کہا کہ انکو دو فرقہ کر کر ایک فرقہ
کو تحصیل پرگنات پر اور دوسرے فرقہ کو حاکم بنگالہ پر کہ غنیم تمہارا ہے مقرر کر دینا چاہیئے اور آخرش نوخانیون نے
تجویز شیرخان سے عاجز ہو کر یہ قرار دیا کہ ولایت بہار کی حاکم بنگالہ کو دیکر نوکر اوسکے ہون اور جلال خان کو
اوسپر لائے کہ شیرخان کو اسجگہہ چھوڑ کر خود بخدمت سلطان ابراہیم خان والی بنگالہ جاکر اوسکو با جمعیت

براہ دور اندیشی بملازمت بہادر خان ولد دریا خان نوحانی کہ سلطان محمد خطاب کر کے حاکم بہار کا ہو گیا تھا پہونچا اور بملازمت
اوسکے نوکر ہوا ایک روز سلطان بجہت شکار افگنی گیا تھا کہ ناگاہ ایک شیر نکلا فرید شمشیر بدست مقابل شیر ہوا اور شیر
کو بیک ضرب شمشیر ہلاک کیا سلطان نے جوانمردی فرید سے نہایت خوش ہو کر فرید کو بخطاب شیر خانی ممتاز کیا اور رفتہ
رفتہ قرب و منزلت فرید کا زیادہ ہوا یہانتک کہ مصاحب و ندیم سلطان محمد کا ہو گیا بعد چندے سلطان محمد نے فرید کو مرد کاردان
اور لایق جانکر وکالت جلال خان پسر اپنی کی کہ نابالغ تھا شیر خان کو تفویض کی اور اوسکو اتالیق مقرر کیا بعد ایک مدت کے
شیر خان بحصول رخصت بجاگیر خود گیا اور بسبب ضروریات چند کے رخصت معہود مین حاضر نہو سکا سلطان محمد اکثر شیر خانکو یاد کرتا تھا
ایکدن سلطان محمد نے کہا کہ فرید نے وعدہ خلافی کی ابتک نہین آیا اور شکوہ فرید کا کرنے لگا کہ محمد خان حاکم چوند کہ متوقع پا کر عرض کیا
کہ فرید منتظر آنے سلطان محمود بن سلطان سکندر کا ہی اس سبب حاضر نہین ہوتا غرض کہ ایسی باتون سے مزاج سلطان کا برہم کر کے
کہا کہ علاج یہ ہی کہ سلیمان برادر فرید جسکو اوسکی باپ نے اپنی حیات مین قایم مقام اپنا کیا تھا ایکدستی رنجیدہ ہو کر ہمراہ میرے پھرتا ہے
جاگیر شیر خانکی سلیمانکو مرحمت ہو جائے سلطان بگناہ ظاہری تغیر جاگیر پر راضی نہوا اور محمد خان سے کہا کہ باہم دونو برادرونکے
سلوک کرا کے بقسمت جاگیر رفع فساد کرانا چاہیے بعد از چندے روز محمد خان بہ پرگنہ چوند جاگیر خود آیا اور شادی نام غلام اپنا پاس
شیر خانکی بھیجکر پیغام بھیجا کہ برادران تیرے سلیمان اور احمد ایکدستی میرے پاس ہین اور حصہ پدری سے محروم ہین مناسب ہی کہ انکو
بھی حق انکا دینا چاہیے شیر خان نے جواب دیا کہ یہ ملک کسیکی نہین جس کسیکو بادشاہ عطا کرتا ہی اوسیکی جاگیر ہے مین بحکم سلطان ابراہیم
ان پرگنات پر متصرف ہون شادی مذکور مایوس ہو کر بخدمت محمد خان گیا اور حال ظاہر کیا محمد خان اس جوابکو سنکر آشفتہ ہوا
اور فرمایا کہ شادی بجمعیت تمام باتفاق سلیمان اور احمد حملہ کر کر پرگنہ خاص پور و بانڈہ کو بجبر لیکر حوالہ سلیمان کے کردی شیر خان نے
یہ خبر سنکر سکہ نام غلام اپنا کہ پدر خواص خان کا تھا لکہا کہ بروقت پہونچنے شادی اور سلیمان کے بمقابلہ پیش آوی اور جنگ و مردانگی
مین تقصیر نکری جب شادی اور سلیمان خواص پور مین پہونچے ملک باسم سکہ بجنگ پیش آیا اور محاربہ عظیم
واقع ہوا آخر ش سکہ مقتول ہوا اور لشکر شیر خانکا ہزیمت کہا کر سہسرام مین گیا شیر خان نے تاب مقاومت نلا کر ارادہ جانے بطرف دیگر
کیا بعضون نے یہ صلاح دی کہ پاس سلطان محمد کی جانا چاہیے لیکن شیر خان راضی نہوا اور جانا کہ محمد خان امرا کبار سلطان محمد سے ہی بنیاد نیک
محمد خان کے اغلب ہی کہ بد دیری نکرے لاچار یہ ارادہ کیا کہ بملازمت سلطان جنید برلاس کہ جانب بابر بادشاہ سے بحکومت مانک پور و کڑہ
مقرر تھا جاوے غرض اسمقدمہ مین با برادر نظام نے اپنے کنکایش مشورہ کیا اور بمشورہ و یکدیگر بابہ سال رسل و رسایل بملازمت سلطان جنید
برلاس سلسلہ آشنائی درست کیا اور پیشکش بہت بہیجی اور عہد و پیمان درمیان لا کر خود بملازمت سلطان جنید پہونچا اور درخواست کمک کی
اور سلطان جنید سے فوج آراستہ معقول ہمراہ لیکر بجاگیر خود آیا محمد خان تاب مقاومت نلا کر فرار ہو کر بکوہستان روتاس گیا ہر دو پرگنہ جاگیر
مع پرگنہ چوند و دیگر چند پرگنات نواحی پر متصرف ہو گیا اور جمعیت خوب بہم پہونچائی بعد چند روز کے شیر خان نے مردمان شاہ سلطان جنید کو
بانواع نوازش و خدمتگذاری و زر دہی و تحف و ہدایا لایق سے خدمت سلطان جنید مین بہیجا اور مردمان قبیلہ خود کو کہ جا بجا
کنج تہے طلب کر کے جمعیت تمام پیدا کری اور بمحمد خان پیغام بہیجا کہ عرض میری انتقام برادران نہ تھی تمکو بجای عم اور ولی نعمت
اپنی کے جانتا ہون سو آپکو لازم ہے کہ کوہستان سے برآمد ہو کر اپنی پر متصرف ہو جاؤ اور مجکو جو پرگنات خالصہ سے بابت
آیا کافی ہے محمد خان شیر خان سے منت دار عظیم ہوا اور مرہون احسان شیر خان کا ہوا اور یہ پرگنات جاگیر مین قرار
لیا جو شیر خان کو جمعیت خاطر ہاتھ آئی نظام برادر اپنی کو جاگیر مین چھوڑ کر خود بخدمت سلطان جنید بہ جہت ملازمت

فرید خان

ذکر بادشاہ [illegible] طالب آیا اور خلقت کثیر کو قتل اور اسیر کیا
جنگل اونکا کاٹنا شروع کیا جب نزدیک [illegible] پرگنات جاگیر اوسکو [illegible] آبادان ہوا اور رعایا
وہاں تک تمام متمرد [illegible] پرگنات [illegible]
بکمال [illegible] پرگنات [illegible] کیا خوش وقت ہوا
[illegible] کیا [illegible] اوسکو [illegible] کہتا تھا [illegible] سلیمان [illegible]
[illegible] حکومت پرگنات جاگیر [illegible]
[illegible] کرتا تھا اور کچھ ظاہر نہیں کرتا تھا [illegible]
[illegible] حکومت [illegible] پرگنات سلیمان [illegible]
[illegible] تمام جاگیر [illegible]
[illegible] سلطان ابراہیم [illegible]
[illegible] سلطان ابراہیم [illegible] خدمت [illegible]
[illegible] کہا کہ [illegible] ہو گیا ہے [illegible]
[illegible] پرگنات [illegible] عنایت ہو جاوین [illegible]
[illegible] بخدمت سلطان حاضر ہوا [illegible] جاگیر [illegible] دولت [illegible]
[illegible] بخدمت سلطان ابراہیم عرض کیا سلطان نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible] کی بات [illegible] تسلی کی [illegible] خاطر جمع [illegible]
[illegible] خدمت سلطان میں [illegible]
[illegible] خدمت [illegible] کرتا اس اثنا میں [illegible]
[illegible] سلطان [illegible] پرگنات جاگیر بنام فرید [illegible] مقرر کرا کر [illegible]
[illegible] رخصت کیا فرید جا کر پرگنات جاگیر [illegible]
[illegible] سلیمان [illegible] محمد خان سور حاکم پرگنہ [illegible]
[illegible] حقیقت ظلم [illegible] ظاہر کی محمد خان نے سلیمان کو دلاسا دیکر کہا
[illegible] ہندوستان [illegible] سلطان ابراہیم اور اوسکے مقابلہ کو [illegible] آجکل میں لڑائی ہونے والی ہے
[illegible] سلطان ابراہیم [illegible] سلطان سے [illegible]
[illegible] سب سرگردان ہیں [illegible] انتظار کیا جاوے محمد خان نے ایک آدمی
[illegible] جواب دیا کہ [illegible] سلیمان کا [illegible]
[illegible] لیکن [illegible] ایک میان میں نہیں سماتی
[illegible] سلیمان [illegible] حکومت [illegible] محمد خان نے سلیمان [illegible]
[illegible] خاطر جمع [illegible] معلوم ہوا [illegible] انجام [illegible]
بابر بادشاہ اور سلطان ابراہیم [illegible] اس اثنا میں خبر پہنچی بابر بادشاہ اور شہادت سلطان ابراہیم کی [illegible]

واقع ہوا ہزیمت اوپر سپاہ ابراہیم واقع ہوئی اور آدمی بہت طرفین سے کشتہ ہوئے اور سلطان ابراہیم باجمیع ازامرا و مقربان
و مخصوصان کے میدان کارزار مین پانچہزار کس کہ گرد و پیش نعش سلطان ابراہیم کے پڑے تھے کشتہ ہوئے اور شادی خان کا کہ اعظم
امرا دولت تھا مع پانصد کس خویش و اقربا کے بملازمت سلطان ابراہیم لشرف شہادت فایز ہوا اور سلطنت ہندوستان سلسلہ افغان لودیہ
سے اس دودمان عالیشان چغتائیہ مین منتقل ہوئی مدت سلطنت سلطان ابراہیم ہشت سال و ہشت ماہ و سیزدہ روز تھی قصبہ پانی پت مین
جانب مغرب مدفون کیا اب بھی مدفن اوسکا جای نزول ارباب سرور و اہل نشاط ہر شب جمعہ کو مجمع غریب ہوتا ہے اور خلایق نذر نیاز
بار و اح سلطان لاتی ہین و اہل حاجات بحاجت خود فایز ہوتے ہین ہندوستان مین بجز سلطان ابراہیم کے کوئی بادشاہ اوس مرتبہ شہادت تک نہین
پہونچا انا راللہ برہانہ و جعل الفردوس مکانہ مجموع سلطنت سلطان اور یہ سے کس ہشتاد و پنج سال و کسر کچھ زاید ہے

فصل پنجم دربیان بادشاہان سور

مؤلف تاریخ نظامی و مصنف تاریخ معدن اخبار احمدی ایراد کرتا ہے کہ نام شیرشاہ فرید خان و نام پدر حسن خان طایفہ افغان قبیلہ سور سے ہے
جبکہ سلطان بہلول حکومت پر ممتاز تھا پدر حسین ابراہیم نام ولایت روہ سے ہندوستان مین آکر نوکری سلطان بہلول کی کرتا تھا کچھ مدت
قلعہ فیروزہ مین رہا اور فرید اوسی جگہ متولد ہوا اور چند مدت نارنول مین رہا جب سلطان بہلول نے وفات پائی اور نوبت سلطنت
کی سلطان سکندر پسر سلطان بہلول پر پہونچی اور جمال خان نے کہ ایک امرا کبار اس سلسلہ سے تھا حکومت جونپور مقرر ہوا حسن خان پدر
فرید خان مدت تک اوسکی خدمت مین رہا جمال خان نے خدمتگذاری حسن سے نہایت راضی و شاکر ہو کر پرگنہ سہسرام و خواص پور ٹانڈہ از مضافات
رہتاس بجاگیر اوسکے عطا کی اور پانصد سوار ہمراہ دینے حسن کے آٹھ پسر تھے منجملہ اونکے فرید و نظام عورت افغانی سے تھے اور دو کنیزک سے
تولد ہوئے تھے حسن کو چونکہ والدہ فرید سے الفت کم تھی لہذا جانب ان ہر دو فرزندان کے کم توجہ کرتا تھا جب فرید نے حسن پدر کو بعد تنہا
بے اعتنائی پدر سے رنجیدہ ہو کر بملازمت جمال خان پہونچا اور حسن نے بھی عریضہ بخدمت جمال خان لکھا کہ حسن کو تسلی فرما کر میرے پاس
روانہ فرما دین تاکہ کچھ علم حاصل کرے و تہذیب اخلاق سیکھے ہر چند جمال خان نے فرید سے واسطے جانیکے کہا مگر اوسنے قبول نکیا اور کہا کہ جونپور
نسبت سہسرام بڑا شہر ہے اور علما بھی یہان زیادہ ہین اسلئے مین بھی تحصیل علم کرونگا ایک مدت تک جونپور مین رہا اور کافیہ باحواشی قاضی اور
دیگر کتب فارسی مثل گلستان بوستان سکندر نامہ پڑھکر سیر تواریخ سے فی الجملہ وقوف حاصل کیا اور اخلاق ظاہری کسب کیا بعد دو تین سال
حسن خان بھی جونپور مین آیا اقربا و خویشان نے فرید کو بخدمت حسن لیجا کر باہم صلح کرائی جب حسن نے فرید کو لایق اور ہوشیار پایا انتظام پرگنات جاگیر کی
اوسکو دیکر رخصت کیا حسن نے از روی عقل کامل و فکر رسای نیک بداتیز ذہن مین سوچا کہ مین رخصت اپنی باپ کی خدمت مین عرض کرتی کہ مدار مہام عالم صلاح
حکومت کا وابستہ بعدل ہے اگر مجکو بالبر سمجھتے ہو تو مین اعتدال وافر شریعت سے تجاوز نکرونگا ہر چند کہ نوکران اکثر یکا خویش و اقربا مین سے کوئی کہ راہ راست
سے عدول کریگا مجھسے رعایت اوسکی نہوگی غرض کہ بعد اس قسم کی گفتگو کے فرید جاگیر مین گیا اور از روی کاردانی اور پختگی و دانائی کے سبکو ساتھ سلوک
اچھا کیا اور سبکو راضی رکھا باز متمردان و سرکش منفے کہ فرید کو نہ دیکھا تھا سرکشی اختیار کی فرید نے تنبیہ اوس جماعت کے دا
اور اپنے امرا سے مشورہ کیا اونہون نے جواب دیا کہ تمام اشکر ہمراہ پدر آپکے ہے اوسکے آنے تک صبر کرنا چاہیے پس فرید و دیست
زین طیار کرائی اور ہر قدم ہر دیہہ سے ایک ایک گھوڑا عاریتاً طلب کیا اور جو مرد سپاہی کہ اوس نواح مین رہتے تھے سبکو طلب فرما کر
بقدر ضرورت خرچ دیکر بوجہ آمدنی پدر انکے سبکو تسلی دی اور ہر ایک کو اوپر اسپان عاریتی کے سوار کرا کر پر متمردان حملہ آور ہوا اور
خاندان اون متمردان کا خراب کر کے اونکو شکست دی اور قید کیا اور اسکے بعد اور متمردان پر جو کہ بغرور قوت خود جنگل پر اعتماد کئے تھے
اور فرید کو خاطر مین نہ لاتے تھے بلکہ مواضعات جاگیر فرید کو آزار و رنج دیتے تھے حملہ آور ہوا اور قریب مواضع اونکے فرود آکر گرد اپنے قلعہ بنایا اور سرو ر

دریاخان نوحانی نے فوت ہوا بیٹا اوسکا بہادر خان سر اطاعت سلطان سے پہیر کر بجای پدر قایم مقام ہوا اور دیگر امرا
کہ سلطان سے باغی ہو رہے تھے سب اوسکے ساتھہ متفق ہو گئے اور حدود بہار مین فتنہ عظیم برپا کیا اور قریب ایک لاکھہ سوار کے جمعیت
بہم ہوئی اور اپنے تئین سلطان محمد خطاب کرکے سکہ و خطبہ بنام خود کیا ہمدرین ایام نصیر خان نوحانی حاکم غازی پور بادشاہ سے
شکست پاکر آگے اوسکے گیا اور دیار بہار مین حکم سلطان محمد کا جاری ہوا سلطان ابراہیم نے سپاہ بسیار جہت دفع بہادر خان
مقرر فرمائی بعد از التقای فریقین محاربہ عظیم واقع ہوا چند روز مقابلہ رہا اور اوسی اثنا مین پسر دولت خان لودی حاکم لاہور
بملازمت سلطان آیا اور طور و سلوک سلطان سے معلوم کیا کہ قید مین گرفتار کریگا بہاگ کر پاس پدر خود گیا اور حقیقت حال
عرض کی دولتخان نے دیکہا کہ سیاست و قہر سلطان ابراہیم سے کسی وجہہ مخلصی ممکن نہین ہے اور تاب مقاومت نہیں
غازی خان لودی و امرایان دیگر و سایر جاگیرداران پنجاب سے متفق ہوکر عرضی مشتمل طلب قدوم میمنت لزوم گیتی ستان محمد بابر
بادشاہ مصحوب عالم خان لودی کابل کو بہیجی حضرت گیتی ستان قبل از توجہہ اشرف خود چند امرای نامدار کو ہمراہ عالم خان
اور اس جماعت نے سیالکوٹ و لاہور کو مسخر کرکے حقیقت بعرض گیتی ستان معروض کیا حضرت غرہ شہر ربیع الاول کو کابل سے
جہت تسخیر ہندوستان روانہ ہوے اور جب عالمخان لاہور مین پہونچا امرایان بادشاہی سے کہا کہ تم جہت کمک و مدد میری آؤ ہمراہ
میری چلو تاکہ سلطان ابراہیم کو مغلوب کرکے دہلی کو اپنی قبضہ مین لاوین امرایان بادشاہی نے یہہ بات قبول نکی تب عالمخان نے
چالیس ہزار سوار جمعیت بہم پہونچا کر خود متوجہہ دہلی کے ہوا اور دہلی پہونچکر محاصرہ کیا جب یہہ خبر سلطان ابراہیم کو پہونچی بہ جمعیت
ہشتاد ہزار سوار آگرہ سے روانہ ہوا عالمخان محاصرہ دہلی کو چہوڑ کر مقابل لشکر سلطان آیا اور چہہ کوس فاصلہ پر لشکر سلطان ابراہیم
سے فرود آیا اور نصف شب کو سپاہ اپنی آراستہ کرکے لشکر سلطان ابراہیم پر شبخون مارا لشکر سلطان کا تاب نہ لاکر متفرق ہوا سلطان
ابراہیم با جماعہ امرا مقربان و مخصوصان قریب پنج شش ہزار کس کے ایک گوشہ مین ٹہرا رہا جب صبح ہوئی خبر پہونچی کہ عالمخان
بہی سہ صد کس سوار ٹہرا ہے اور تمام لشکر اوسکا لوٹ مین مصروف ہوا سلطان ابراہیم اس بات کو غنیمت جانکر وقت طلوع آفتاب مثل
کوہ آہن روانہ ہوا اور عالمخان پر حملہ کیا عالمخان تاب مقاومت نہ لاکر فرار ہوا اور طرف میان دواب کے گیا اکثر مردمان لشکر اوسکے
ہوئے اور باقی ہر کوئی ہر طرف پراگندہ و پریشان ہو گئے اور فتح و فیروزی نصیب سلطان ابراہیم کے ہوئی درین اثنا حضرت گیتی ستان لاہور
آگئے تھے اور دولتخان اور غازی خان بد عہدی و نقض قول کرکے جانب قلعہ ملوٹ چلے گئے میر خلیفہ کہ اعظم امرای ارکان دولت
تہا اوس طرف جاکر اعظم خان کو بملازمت سلطان لایا اور بعنایت بادشاہی ممتاز ہوا اور دولتخان نے بہی ملازمت حاصل کی
اور دلاور خان ناغر لاہور مین بشرف ملازمت مشرف ہوا حضرت گیتی ستان بعد فتح لاہور کے طرف سیام و سامانہ روانہ ہوئی اور نزدی خان کو جمعیت
چہار ہزار سوار بطور طلایہ روانہ کیا سلطان ابراہیم نے بہی داؤد خان کو امرای کبار سے تہا بمقابلہ نزدی بیگخان معہ دس ہزار سوار و
زنجیر فیل روانہ کیا نزدی خان آنے داؤد خان سے آگاہ ہوکر اپنی فوج کو آراستہ کرکے داؤد خان پر بطور شبخون حملہ آور ہوا داؤد خان تاب
مقاومت نہ لاکر فرار ہوا اور آدمی بہت قتل ہوئے آخر شش آدمی داؤد خان معہ ہفتاد کس عمدہ دستگیر ہوا اور تفرقہ تمام سپاہ مین
داؤد خان سلطان ابراہیم کو پہونچی ہرگز کچہہ وسواس دل مین نہ لایا اور بہت بادشاہانہ سپاہ اور لشکر انبوہ
سوار و پانچہزار فیل و پیادہ ہای بسیار اور آتشبازی بیشمار کے متوجہہ محاربہ ہوا اور بمقام قصبہ پانی پت آئے اور وہان
لشکر اپنا قلب و یمین و یسار و مقدمہ سے آراستہ کرکے بمقابلہ متوجہہ ہوا اور حضرت نے
ہراول و چنداول سے ترتیب دیکر روز جمعہ کی تاریخ رجب

شہزادہ محمود قرملی وعلیخان وخانخانان قرملی ومسند عالی بھکاریخان قرملی ودلاورخان سارنگ خانی وقطب خان پسر نجاری خان بلوتی وبھیکن خان نوحانی وسکندرخان پسر ملک آدم کاکر وغیرہ الک بالشکر انبوہ برسر اسلام خان وجماعہ باغیان رخصت فرمائی جو یہ جماعہ بسرحد بانگرمو قریب قنوج پہونچی اسلام خان خاصہ خیل اعظم ہمایون لودی سے بانجہزار سوار وصد زنجیر فیل ناگاہ کمین گاہ سے برائی اوپر لشکر بادشاہی کے پڑا اکثر مردم کو کشتہ کر گیا او مجروح کرکے جماعت اونکی برہم کی اور نکلگیا جو یہ خبر سلطان کو پہونچی شدت اور اعتراض بسیار کیا اور فرمان بہیجا تا زمانیکہ امرا اس جماعہ اہل بغی کو بسزا نہ پہونچا دے اور اس ولایت کو بہ تصرف باغیان سے برآوردہ نکرو زمرہ مردودان مطرود سے ہو گئے اور جہت حزم واحتیاط ایک جماعت دیگر امرا سے بکمک تعینات فرمائی جمعیت اہل فتنہ کی چہل ہزار سوار مسلح ویانصد زنجیر فیل جمع ہوئی تہی بعد از التقاء فریقین جو قریب ہوا کہ دست محاربہ برکشادہ کرین شیخ راجو بنحاری کہ مقتدای اوس عصر کا تہا درمیان آیا اور منع طرفین کو کیا اوس جماعہ کو نصایح سودمند ومواعظ ارجمند دلالت کری اونہون نے بعد از عذر تقصیرات عرض کی کہ اگر سلطان ابراہیم اعظم ہمایون شروانی کو جلبر سے خلاص فرمائے دست ملک اور ولایت بادشاہی سے بازرکہکر بملک والکہ بادشاہ دیگر جاوین بر این قرار ہر دو سپاہ بازگشت ہو کر بمنازل خود فرود آئی اور امراء سلطانی نے حقیقت کو مع التماس اہل بغی کے بارگاہ فلک اشتباہ معروض کیا سلطان نے عرض اوس گروہ کی منظور نرکہی اور پسندرای الورا اوسکو نہ آئی اور سات دریاخان نوخانی حاکم بہار کے ونصیرخان نوخانی وشیخزادہ قرملی کے حکم بہیجا کہ ازان جانب لشکر کرکے برسر اہل فساد آئے کر اوس فتنہ کو فرو کرکے جب سپاہ نے ہر دو طرف سے صفوف آراستہ کرین ومیمن ویسار وساقہ ترتیب دیا جوانان مردانہ کار طلب باہم آمیخت ہوئے کہ روز قیامت اوس سے نشانہ ہو گیا **نظم**

برآمد زہر دو سپہ بانگ کوس ✤ ہوا نیلگون شد زمین آبنوس ✤ چو برق درخشندہ از تیر و میغ ✤ ہمی آتش افروخت از گرز و تیغ ✤ ہوا گشت سرخ وسیاہ و بنفش ✤ ز بس تیرہ گون کونہ کونہ درفش ✤ زمین شد بکردار دریای قیر ✤ ہمہ موج جوش از خنجر و گرز و تیر ✤ ہمی گرز بارید بر خود و برگ ✤ چو باد خزان بارد از بید برگ ✤ سر سروران گوی میدان شدہ ✤ جناح شہان ہمچو چوگان شدہ ✤

چندان سر میدان مین پڑے کہ شمار سے زیادہ تہے نہری خون کی اوس جنگل مین جاری ہوئی اور محاربہ عظیم واقع ہوا آخر الامر جو شیوہ نمکحرامی وکفران نعمت مذموم ہے فتح وفیروزی نصیب اولیای دولت ابراہیم شاہی ہوئی اور اہل بغی کو ہزیمت ہوئی اسلام خان معرکہ حرب مین قتل ہوا اور سعید خان لودی بدست نوکران دریاخان نوخانی گرفتار ہوا اور غنیمت بہت بدست سپاہ بادشاہی آئی اور فتنہ فرو ہوا جب یہ خبر فتح بدست مردم ڈاک جوکی سلطان کو پہونچی نہایت مسرور ہوا اور بہت روپیہ فقرا وغربا کو خیرات کیا جو کینہ امرا ضمیر منیر سلطان سے نہ گیا تہا امراء سلطنت انحراف طبیعت اوسکی مشاہدہ کرکے ہمیشہ متوحش خاطر رہتے تہے اور اکثر مخالفت ظاہر وباطن دلمین رکہتے تہے اسی اثنا مین اعظم ہمایون شروانی درمیان ہودہ کہ بموجب حکم قید تہے اونہون نے قید مین ہی ودیعت حیات سپرد کی دریاخان نوخانی حاکم بہار امیر الامرا تہا خان جہان لودی وحسن خان قرملی وامثال آن کہ دلمین جانب سلطان سے خوف وہراس رکہتے تہے سر اطاعت اور فرمان برداری سے پہیر کر لوای مخالفت بلند کیا اور حسب اتفاق دریخین حسین قرملی حاکم چندیری بموجب اشارت سلطان بدست شیخزادہ ہای اوباش مقتول ہوا اور یہ معنی بہی موجب نفرت خاطر امرا ہوا بعد چند

کی ہمت والے سے میسر اور ممکن ہو تو روح بزرگون کی مجھسے خوش ہو اور یہ فتح بنام میرے مشہور ہو پس ازروے عزم ملوکانہ اعظم
ہمایون سروانی کو باسی ہزار سوار خنجر گذار و سیصد و پنجاہ فیل کوہ پیکر بہ تسخیر گوالیار رخصت فرمایا جب حوالی گوالیار پہونچا
شاہزادہ جلال خان قلعہ سے فرار ہو کر بدیار مالوہ بہ پیش سلطان محمود خلجی کے گیا سلطان ابراہیم نے پیچھے دیگر امرای
مثل بیکن خان لودہی و جلال خان لودہی و سلیمان فرملی و بہادر خان نوحانی و خان جہان لودی و ناظر اسمعیل خان
ملک فیروز زادان و بہادر خان سروانی و خضر خان نوحانی و خانجہان لودی دیگر سرداران نامدار کو بہ کمک اعظم ہمایون بہ گوالیار
تعین کیا اور چند حلقہ فیل کے دیگر بھی اس لشکر ہمراہ گئے اتفاقا اون دنون مین راجہ مان گوالیار کہ بسخاوت و شجاعت امیر
راجہای تھا مر گیا تھا کہتے ہین کہ راجہ مان بظاہر اگرچہ خود کو بہ سالک ہندوان ممود کرتا تھا اما باطنا بشرف اسلام
مشرف ہوا تھا بیمن نیت صادق اوسکی سے کبھی بادشاہ نے اوسپر دست تسلط نپایا باہمہ کس دم مقاومت مارتا تھا
در ایام حیات اوسکے کسی نے بادشاہ سے ازان تسخیر گوالیار نکیا جو سلطان ابراہیم نے اعظم ہمایون کو رخصت کیا اوسنے
اگر قلعہ کو محاصرہ کیا جوانان مردانہ کارزار طلب روز اول تا دروازہ ارک قلعہ اندرون کہ بادل گڑہ اشتہار رکہی دوڑ سے اور
اکثر بزخم توپ و تفنگ بشہادت پہونچے اور کار نمایان درخت اور کاو روپہی کہ در پیش دروازہ نصب تہی ہنود اوسکو
پرستش کرتے تھے بزخم تبر از کفار جدا کر کے لائے اور بملازمت سلطان کے ارسال رکہی سلطان بغایت مسرور و مبتہج ہوا
اور فرمایا کہ آن گاو را در دہلی بردہ دہلی مین دروازہ بغداد پر نصب کیا تا در ایام سلطنت خلیفہ الہی اکبر بادشاہ آن گاو رابر
دروازہ لعل پر تہی اور بحکم اشرف کہ در سنہ ۹۹۹ اوس گاو گداخت کر گہڑیال بنایا اور تا عہد سلطنت
مغلیہ بجنس موجود رہی اور کمترین محرر اس وقایع ہند وکو بنظر اعتبار سکے دریافت ہے القصہ
سلطان ابراہیم کو دران اثنا با امرای قدیم سکندری پر اعتبار نہم پہونچا اکثر خوانین بزرگ کو مقید کیا اور شاہزادہ جلال خان
جو باب لطمہ ابراہیم شاہی کی نہ رکہتا تھا گوالیار سے برامد ہو کر بملازمت سلطان محمود خلجی کے مالوہ کو گیا سلوک اوسکا
اوسجگہہ بہ نہ آیا وہان سے فرار ہو کر بولایت کوہ کنکہ کو متوجہ ہوا اور راہ مین بدست جماعہ گوندان کے پڑا اوس جماعہ نے
شاہزادہ کو مقید کر کے بنابر خوشامد بملازمت سلطان ابراہیم بہیجا حکم فرمایا اوسکو قلعہ ہانسی مین نزد برادران دیگر لیجاکر
نگاہ رکہین اور بنابر صوابدید بعض دولتخواہان کے راہ مین شربت شہادت چکہایا قطعہ خسروان از پی یکدو حیات
فانی * خون صد سالہ برادر بتظلم بریزند * تاج اقبال بفرق خود از آنہا بنہند * خاک ادبار بفرق دگران میریزند * این
جہان نیست کہ البتہ فنا خواہد شد * خنک آن قوم کہ با خلق خدا نستیزند * جو سلطان کو امرا سے انحراف طبیعت نے
دست دیا تھا اعظم ہمایون در قلعہ گوالیار محاصرہ رکہتا تھا اور نزدیک تھا کہ مفتوح کرے اسکو اگرچہ طلب کیا اور
مقید اور محبوس کیا جو یہ خبر پسر اعظم ہمایون پہونچی کہ اسلام خان نام اوسکا تھا اوسنے در قصبہ کڑہ مانک پور کے سر بغی
برروی خود دکہی اور اموال اور اشیای سلطنت پدر کو متصرف ہوا اور احمد خان سے اوسکی سات مصاف کر کے شکست
پائی سلطان نے استماع اس خبر سے چاہا کہ بہ تدارک برای دفع اوسکے لشکر تعین کرے درین اثنا اعظم ہمایون
و سعید خان لودی کہ امرای کبار سلطان کے تھے بنابر واہمہ کہ طبیعت پر اونکی استیلا رکہی تہی جانب سلطان سے
فرار کر گئے بولایت لکہنو کہ جاگیر مین اونکے مقرر تہی گئے اور با اسلام خان مکاتبات لکہہ کر در طغیان و سرکشی
سعی کرنے لگے سلطان ابراہیم نے احمد خان برادر اعظم ہمایون لودی و پسران حسین خان قرملی و مجالس عالی

کالپی بہت لشکر کشی کیا قبل اوس سے کہ امرا کالپی مین پہونچین شاہزادہ جلال خان نعمت خانی اہل واعیان قطب خان لودی
وعماد الملک وملک بدرالدین جلوانی وسایر متعلقان حرم خود کو قلعہ کالپی مین چھوڑکر خود معہ بائیس ہزار سوار وچند حلقہ فیل
بجانب دارالسلطنت آگرہ متوجہ ہوا کہ جاکر آگرہ کو بدست لاوی اور خلل اوس دیار مین ڈالی امرایان سلطانی بکالپی پہونچے
قلعہ کو محاصرہ کیا اور چند روز بجنگ توپ وتفنگ منازعت کری آخرالامر عاجز ہوکر کلید قلعہ کی سپرد کری اور قلعہ مسخر اونکا ہوا
اور بغارت گیا اور غنیمت بسیار بدست سپاہ سلطان ابراہیم پڑی سلطان نے استماع اس خبر کے جلال خان سے
طرف آگرہ کے ملک آدم کاکر کو معہ لشکر بہت کی بسرعت تمام واسطے محافظت آگرہ بطریق یلغار روانہ کیا جو جلال خان نواحی آگرہ
مین پہونچا تھا کہ واسطے انتقام کالپی کے آگرہ کو تاراج ویران کرے اس حال کے ملک آدم کاکر با آگرہ پہونچا اور
جلال خان کو صرف حکایت خوشامد وملایم کہ موافق مزاج اوسکے تھی نگاہ رکھا اور آگرہ کو تاراج سے بچایا بعد از چند روز
ملک اسمعیل جلوانی وکبیر خان لودی وجمعی بہادر خان نوحانی از امرا وسپاہ بسیار واسطے کمک ملک آدم کہ نگاہداشت
آگرہ کو پہونچے ملک آدم کو تقویت تمام حاصل ہوئی بعد ازان بہ شاہزادہ جلال خان سے پیغام کیا کہ اگر ہواے پادشاہی سے
باز آوے چتر وآفتاب گیر وکوکبہ وتوبت ونقارہ وغیرہ سایر آلات سلطنت کو ترک وبرطرف کرکے بطریق امرا سلوک
کرے تقصیر اوسکی سلطان ابراہیم سے درخواست کرکے سرکار کالپی بدستور سابق جاگیر مین تمہارے لیوین جو جلال خان کو
استعداد اور قابلیت اوسکی نہ تھی بشرایط مذکورہ راضی ہوا اور تمام علامات امارت کی برطرف کرکے یہ شعر
ولا تا بزرگی بیاری بدست ❊ بجاے بزرگان نباید نشست ❊ ملک آدم کاکر اون تمام علامت سلطنت کو جلال خان
سے لیکر بملازمت سلطان کے کہ قنوج سے گذر کر اٹاوہ مین پہونچا تھا لاکر بنظر اشرف گذرانی اور حقیقت کو معروض
سلطان بغایت تکبر وغرور جوانی وسامان سپاہ سے اس صلح کو قبول نکرکے بنفس نفیس واسطے دفع ورفع
جلال خان کے نہضت فرما ہوا شاہزادہ سماعت اس خبر محنت اثر سے بہ راجہ گوالیار پناہ لے گیا سلطان نے
آگرہ مین استقامت قبول کری امور سلطنت کہ در ایام تحلل جلال خان متزلزل ہوئے تھے استحکام دیکر امراء محال
تمام کو بالتیام واخلاص درلایا وکار بار بادشاہی بازار بسر نو رونق پذیر ہوئے سلطان ابراہیم نے ہیبت خان گرگ انداز
دیگر بیداد دولت خان کو بمحافظت دارالملک دہلی وشیخزادہ منجھو کو بایالت چندیری وپیشوائی شاہزادہ سلطان محمد
نواسہ سلطان ناصرالدین خلجی مالوی کو تعین فرمایا اور خود بجمعیت تمام بسیر وشکار پرداخت کرتا تھا مہمات ملی
وملکی وسپاہ ورعیت مین اشتغال کرتا رہا اور جو خدمت دارالعالیہ بمیان بہوہ کے تعین رکہتی تھے کہ امراے کبار
سلطان سکندر سے تھا اور فراست اور فہم شافی کامل رکھتا تھا بجہت کبر سن وتزلزل ارکان ضعف قواے
بشری اس خدمت کو کماحقہ بجا نہین لا سکتا تھا واز استرضای سلطان غافل تھا بنابران خاطر میان بہوہ
کے منحرف ہوئی رفتہ رفتہ اس جگہ تک پہونچا کہ سلطان نے میان بہوہ زنجیر مین کھینچا اور مقید کیا اور ملک آدم
کاکر کے سپرد کیا وپسر میان بہوہ کو کہ خدمت مین تھے رعایت فرماکر اور والد اونکا امتیاز بخشی اور منصب وجاگیر
پدر کی اوسکے جو کہ مناسبات اوسکے عطا فرمایا میان بہوہ بعد از چند گاہ در زندان بجان بحق تسلیم آفرین سپرد کری
اس ایام مین بخاطر سلطان ابراہیم کے آیا کہ جو سلطان بہلول اور سلطان سکندر ہمیشہ قصد تسخیر قلعہ گوالیار اور دیگر قلاع اس دیار کا دل
مین رکھتا تھا اور چند مرتبہ لشکر کشی کری اور مراد انکی حاصل نہوئی اگر اقبال یاور ہو اور دولت مددگاری کرے تو تسخیر اوس قلعہ کی بعزت کرنا

لال خان کیسی عدول کرگئے اور راہ مخالفت کی آگے لی سلطان ابراہیم نے باستماع اس خبر کے ایک تخت مرصع مکلل بجواہر نفیسہ آراستہ کرکے دردولتخانہ نصب کیا
اور روز جمعہ پانزدہم ذی الحجہ سنہ نہصد و بیست و سہ ۹۲۳ ہجری میں اوس تخت پر جلوس فرمایا اور جشن عالی مرتب کرکے امرا و ارکان دولت اور تمام سپاہیو بلکہ
فراخور حالت ہرکدام خلعت مرحمت فرمائے اور سات کمر و خنجر مرصع و اسپ و فیل و منصب و خطاب و جاگیر خوب عنایت کرین حلقہ بندگی اخلاص کا
سبکی کانون مین ڈالا و مرہون احسان اپنا کیا چنانچہ خاص و عام از روی اخلاص راضی ہوے اور ادہر فقرا اور مساکین کے دروازہ خیرات کی کشادہ
کئے مدد معاش اور ادرار و وظائف ہر ایک کو فراخور حال کہ سابق سے تہی زیادہ کئی اور متوکلان اور گوشہ نشینان اور ارباب استحقاق کو نذر اور فتوح
بہیج امورات بادشاہی مین رواج و رونق تازہ پدید آئی اور کار سلطنت نے از سر نو استقامت کی جب شاہزادہ روش اور سلوک سلطان ابراہیم سے
واقف ہوا ارادہ مخالفت کی لی اور بمصلحت اور صوابدید ایکجماعت کی ساتھ اوسکی متفق تہی ولایت جونپور سے قطع نظر کرکے کالپی مین سیر
منازعت اوپرہنہ کے لی اور برای استصواب مخصوصان خطبہ و سکہ بنام خود کرکے کالپی مین استقامت کری اور سلطان جلال الدین
خطاب کیا اور بسرانجام سپاہ و حشم و توپخانہ و سایر ادوات حرب تسلی زمینداران کے مشغول و متوجہ ہوا جبکہ فی الجملہ قوت اور مکنت حاصل
کری مع لشکر گران اوپر سر اعظم ہمایون کے جو قلعہ گوالیار کا محاصرہ رکہتا تہا روانہ ہوا اور وکلای نیک محضر پاس اوسکی بہیجے اور پیغام کیا
کہ تو بجای پدر اور عم کے میری ہے تو خود جانتا ہے کہ مجہسے کوئی تقصیر وقوع مین نہین آئی اور نقض عہد جانب سے سلطان ابراہیم کے ہوا جز وی ملک
اور مال سے پدر کی ساتہہ میری میراث پہونچا تجویز فرمایا اوسمین بہی طمع کرکے پیوند مرافقت و موافقت بہ تیغ بدعہدی کا مرحلہ رحم درمیان
سے اوٹھایا تمکو چاہئے کہ رعایت جانب حق کی کی ذمہ ہمت اسلامیہ خود پر لازم اور واجب جانو اور حقیقت کو ہاتہہ سے مدد و اعانت
مظلوم کرو جو اعظم ہمایون کو فی الحقیقت سلطان ابراہیم سوء مزاج کی اور ضعیف حالی اور شکستگی اور ملایمت سلطان جلال الدین کی سماعت کی
دل مین اوسکی تاثیر کری اور مع ہدایات مقاومت شاہزادہ کی درجو دنیائی دست محاصرہ او محاصرہ قلعہ گوالیار سے باز رکہکر بملازمت سلطان جلال الدین آیا
بعد از وثوق عہد و پیمان قرار دیا کہ اول ولایت جونپور اور اودہ حدود تصرف مین لانا چاہیے اور اوس ملک کو مخالف سے پاک کرنا چاہیے
بعد ازان جو فکر کہ کیجاوے گنجایش رکہی ساتہہ اس قرارداد کی جانب اودہ نہضت فرمائی بر سر سعید خان پسر مبارک خان کی حاکم اودہ کا تہا
کیا وہ تاب مقاومت نہ لاکر بصوب لکھنو فرار کرگیا اور حقیقت بسلطان ابراہیم عرضداشت کری سلطان نے باستماع اس خبر کی چاہا کہ بابارہ لشکر
و مردم یہان سے بطریق یلغار بر سر راہ برادر توجہ کری دریہ اثنا بنا بر صوابدید ارکان دولت اوس فکر کو موقوف رکہکر بعضی برادرونکو کہ قید مین
محبوس رکہا تہا مثل شاہزادہ اسمعیل خان و حسین خان و محمود خان و شیخ دولتخان کو حکم فرمایا قلعہ ہانسی مین لیجاکر نظربند رکہین اور محافظت تمام
کرین اور واسطہ خدمت ہر ایک کی دو دو آدم مقرر کئے تا جو کچہہ اکل و شرب سے درکار ہو بہر کدام پہونچاتے رہین بست و چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ
نہصد و بیست ۹۲۰ سنہ جلوس بصوب مشرق نہضت فرمائی بکوچ متواتر قصبہ بہنگاؤن مین نزول کیا اور اوسجگہہ سے عزیمت قنوج کی مقرر کی در اثنای
راہ خبر پہونچی کہ اعظم ہمایون با پسرش فتح خان شاہزادہ جلال خان سے جدا ہوکر بعزیمت آستان بوسی آتا ہے سلطان اس نوید سے بغایت مسرور
و بہیج ہوکر تقویت تمام کا باعث تصور کیا جو اعظم ہمایون نزدیک پہونچا سلطان نے تمام امرا بزرگ باستقبال بہیجے و بعد ازانکہ شرف آستان
بوسی ممتاز ہوا ایک خنجر مرصع و خلعت خاص نوازش خسروانہ سے سربلند کیا در اثنای استقبال کے ایکجماعت زمینداران [illegible] از پرگنہ نواحی کول
کہ از جملہ متمردان مشہور تہے باعمر خان پسر سکندر خان سور سے جنگ کری اوسکو بشہادت پہونچایا اور ملک قاسم حاکم سنبہل کا نیز اس جماعت پر گیا اور اون
متمردانکو بسزا پہونچایا اور سردار اونکا بقتل پہونچا اس فتنہ ناگہانی کو فی الجملہ تسکین دیکر قنوج مین بشرف ملازمت مشرف ہوا اور اکثر امرا جونپور کے
مثل سعید خان و شیخزادہ قرملی سلطان جلال خان سے برگشتہ ہوکر در خدمت سلطان آئے اور داخل دولتخواہان ہوئی فی الجملہ جمعیت خاطر حاصل
ہوئی کہ بعد از چند روز اعظم ہمایون لودی شروانی نصیر خان لوحانی کو با لشکر جرار خونخوار و فیلان اژدہا پیکر نہنگ کردار بر سر شاہزادہ جلال خان کے

نکیا چنانچہ بتقریب ذکر ہوتا ہے واللہ الموفق والمعین واللہ اعلم بالصواب

در بیان احوال سلطان ابراہیم لودی بن سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودی

جو سلطان سکندر فوت ہوا اور اعیان دولت اور منصب رفیع القدر بادشاہی او پر فرزند رشید سلطان ابراہیم کے مقرر کیا اور منجمان اختر شناس سے نیک ساعت برای جلوس تخت مقرر کی اور ہشتم ماہ ذیقعد سنہ ۹۲۳ ہجری او پر تخت کے جلوس فرمایا اور وہاں بہت ثنا کیا اور کلی جز ذوکمال الفیاد وبیعت میں آئے مگر چونکہ اہل دولت خصوصاً مردم واقعہ طلب کو واسطے حصول مقصد اور مہمات میں بہت کمال مصروف رہتی ہے اور امور سلطنت کو ایک آدمی صاحب اختیار و استقلال دیکہہ نہیں سکتے ہیں اور نہیں چاہتی ہیں کہ زمام مہام زمانہ بالکلیہ بکف کفایت ایک کس کے آوے تا اوکو ہی انکا یہ اون امور میں فاید و منفعت دلکری مرتب ہو بنابر آن بصلاح اکثر جماعت کی امرائے قرار پایا کہ سلطان ابراہیم او پر تخت دہلی کی جلوس فرماوے اور نا حد ولایت جونپور فرمان روا ہووے شاہزادہ جلال خان او پر مسند جونپور کے استقرار رکہہ کر او پر ممالک شرقیہ کے حاکم رہے لیکن یہ نہ سمجہا کہ امور بادشاہی ہرگز بشرکت صلاح پذیر نہیں ہوتے اور دو تلوار ایک نیام میں نہیں سماتیں لقد قال

شعر دو جان ہرگز بیک پیکر نگنجد ✽ دو فرماندہ بیک کشور نگنجد ✽

القصہ اس عہد و قرار پر شاہزادہ متوجہ اوس طرف کا ہوا جب کالپی میں پہنچا چند روز بجہت استراحت خاطر و سیر و شکار مصروف ہوا اور فتح خان بن اعظم خان ہمایون شروانی کو وزیر مقرر کیا خان جہان لودی کہ امرا کبار سلطان سکندر سے تہا اور قصبہ ریری میں جاگیر رکہتا تہا بعد استماع اس خبر کے ملازمت سلطان ابراہیم میں آیا و زبان سرزنش و ملامت کی او پر تمام امرا و ارکان دولت کے کہولی کہ مشترک رکہنا امور بادشاہی کا نہایت خطای عظیم ہے اب وہ تدبیر کرنا چاہیئے کہ اس تقصیر کی تلافی ہووے آخر ش بعد رد و بدل بسیار یہ قرار پایا کہ اب تک شاہزادہ کو اوس ولایت میں استواری نہیں ہوئی ہے بلکہ ابہی بمستقر الخلافت خود قدم نہیں رکہا ہے فرمان مشتمل بر الطاف خسروانہ اس غرض سے جاری ہووے کہ ایک مصلحت ضروری ہے دیدے حضور یکدیگر رد و بدل نہیں ہو سکتی چاہیئے کہ آن شاہزادہ در بجرد پہونچنے اس فرمان کے جریدہ برسم یلغار متوجہ حضور کے ہوں پس بموجب حکم کے عمل کرکے ہیبت خان گرگ انداز کو کہ مکر و فریب میں نظیر اوسکے نتہا جونپور کو رخصت کیا مگر بقول معروف کہ دیوار ہم گوش دارد یہہ خبر قبل از پہونچنے ہیبت خان کے کالپی میں پہونچی تہی جو ہیبت خان بعد از قطع مراحل بمنزل مقصود پہونچا ہر چند تزویر در بارہ نہضت شاہزادہ کی اور اقسام مکر و فریب اور چاپلوسی درمیان لایا شاہزادہ از روی فراست کی مکر اوس کا دریافت کر معاودت پر راضی نہوا اور جو اسباب ملائم عقل کی درمیان لایا اور باطایف الحیل درگذرا ہیبت خان نے حقیقت کو معروض پایۂ سریر اعلی سلطانی کیا جماعت ایک مثل شیخ زادہ پسر شیخ سعید فرملی و ملک اسمعیل ولد ملک علاء الدین جلوانی و قاضی حمید الدین حجاب سلطنت شاہزادہ جلال خان امرا کبار کو نامزد کیا جو یہ جماعت خدمت شاہزادہ کی مشرف ہوئی اور بتقلید بنا بر نہضت کر شاہزادہ سے گفتگو کی اور ملاطفات سحر آمیز پڑہی لیکن کچہہ کارگر نہوا اور بکر و اشر نکیا شاہزادہ نے توجہ دہلی و آگرہ کے اقدام نکیا اول ہر یک کس سے مراجعت کری اور بخدمت سلطان کے آئے اور حقیقت حال العرض پہونچائی سلطان نے بنا بر مصلحت کے بموجب رای وزرای فرامین بنام امرا و حکام صادر فرمائے نواحی داران جونپور اور بہار کو امر فرانورجالت رمزی و اشارت صریح سے نوازش کیا مضمون اوسکا یہ کہ فرمان برداری اور اطاعت جلال خان سے احتراز واجب ہے مگر حسب المسطور عمل کریں اور اکثر اون امرا سے کہ سپہ و جمعیت بہت نوکر رکہتے تہے مثل دریا خان لوحانی حاکم بہار و نصیر خان جاگیردار غازی پور و شیخ زادہ منہلا و دولت خان ہر کدام او کو یک کس معتبر اپنا مع اسپ خلعت خاص و کمر و خنجر مرصع و شمشیر بہیجا اور سبکو باطاعت و فرمان برداری خود تحریص و ترغیب کیا جب یہہ فرمان امرا کے پاس پہونچا تمام لطائف سلطانی

جلال خان کیسی عدول کرگئے اور راہ مخالفت کی آگے لی سلطان ابراہیم نے باستماع اس خبر کے ایک تخت مرصع مکلل بجواہر نفیسہ آراستہ کرکے دردولتخانہ نصب کیا
اور بروز جمعہ یازدہم شہر ذی الحجہ سنہ نہصد وبیست وسہ ۹۲۳ ہجری مین اوس تخت پر جلوس فرمایا اور جشن عالی مرتب کرکے امرا وارکان دولت اور تمام سپاہیونکو
فراخور حالت ہر کدام خلعت مرحمت فرمائے اور سات کمر وخنجر مرصع واسپ وفیل ومنصب وخطاب وجاگیر خوب عنایت کرین حلقہ بندگی اخلاص کا
سبکی کانون مین ڈالا ومرہون احسان اپنا کیا چنانچہ خاص وعام ازروی اخلاص راضی ہوے اور ادہر فقرا اور مساکین کے دروازہ خیرات کی کشادہ
کئے مدد معاش اور راہ وطایف ہر ایک کو فراخور حال کہ سابق سے تہے زیادہ کئی اور متوکلان اور گوشہ نشینان اور ارباب استحقاق کو نذر اور فتوح
بہیجی امورات بادشاہی مین رواج ورونق تازہ پدید آئی اور کار سلطنت نے ازسرنو استقامت لی جب شاہزادہ روش اور سلوک سلطان ابراہیم سے
واقف ہوا ارادہ مخالفت کی لی اور بمصلحت اور صوابدید ایک جماعت کے سات اوسکی متفق تہی ولایت جونپور سے قطع نظر کرکے کالپی مین سپر
منازعت اور پرتہنہ کے لی اور برای استصواب مخصوصان خطبہ وسکہ بنام خود کرکے کالپی مین استقامت کری اور سلطان جلال الدین
خطاب کیا اور بسرانجام سپاہ وحشم وتوپخانہ وسایر ادوات حرب تسلی زمینداران کے مشغول ومتوجہ ہوا جبکہ فی الجملہ قوت اور شوکت حاصل
کری مع لشکر گران اوپر سر اعظم ہمایون کے قلعہ گوالیار کا محاصرہ رکہتا تہا روانہ ہوا اور وکلای نیک محضر پاس اوسکی بہیجے اور پیغام کیا
کہ تو بجای پدر اور عم کے میری ہے تو خود جانتا ہی کہ مجہسی کوئی تقصیر وقوع مین نہین آئی اور نقض عہد جانب سی سلطان ابراہیم کے ہوا جزوی ملک
اور مال سے پدر کی ساتہہ میری میراث پہونچا تجویز فرمایا اوسمین بہی طمع کرکے پیوند مرافقت وموافقت بہ تیغ بدعہدی کا مرحلہ رحم درمیان
سی اوٹہایا تمکو چاہئی کہ رعایت جانب حق کی ذمہ ہمت اسلامیہ خود پر لازم اور واجب جانو اور حقیقت کو ہاتہہ سی ندو اور اعانت
مظلوم کرو جو اعظم ہمایون کو فی الحقیقت سلطان ابراہیم سوی مزاج تہی اور ضعف حالی اور شکستگی اور ملایمت سلطان جلال الدین کی سماعت کی
دلمین اوسکی تاثیر کری اور مع ہدایات مقاومت شاہزادہ کی درخود نپائی دست محاصرہ اور محاربہ قلعہ گوالیار سی باز رکہکر بملازمت سلطان جلال الدین آیا
بعد از وثوق عہد وپیمان قرار دیا کہ اول ولایت جونپور اور وہ حدود تصرف مین لانا چاہیی اور اوس ملک کو مخالف سی پاک کرنا چاہیے
بعد ازان جو فکر کہ کیجاوی گنجایش رکہی ساتہہ اس قرارداد کی جانب اودہ نہضت فرمائی بر سر سعید خان پسر مبارک خان کی کہ حاکم اودہ کا تہا
گیا وہ تاب مقاومت نلاکر بصوب لکہنو فرار کرگیا اور حقیقت بسلطان ابراہیم عرضداشت کری سلطان نی باستماع اس خبر کی چاہا کہ بابارہ لشکر
ومردم یہان سے بطریق یلغار برسر راہ برادر توجہ کری دریغولا بنابر صوابدید ارکان دولت اوس فکر کو موقوف رکہکر بعضی برادرونکو کہ قید مین
محبوس نہ تہا مثل شاہزادہ اسمعیل خان وحسین خان ومحمود خان وشیخ دولتخانکی حکم فرمایا قلعہ ہانسی مین لیجاکر نظربند رکہین اور محافظت تمام
کرین اور بواسطہ خدمت ہر ایک کی دو دو آدم مقرر کئے تا جو کچہہ اکل وشرب سی درکار ہو بہر کدام پہونچاتے رہین بست چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ
نہصد وبیست سہ ۹۲۳ جلوس بصوب مشرق نہضت فرمائی بکوچ متواتر قصبہ بہنگانو مین نزول کیا اور اونجگہہ سے عزیمت قنوج کی مقرر کی در اثنائے
راہ خبر پہونچی کہ اعظم ہمایون باپسر شش فتح خان شاہزادہ جلال خان سے بگی ہوکر بعزیمت استان بوسی آتا ہی سلطان اس نوید سی بغایت مسرور
ومبتہج ہوکر تقویت تمام کا باعث تصور کیا جو اعظم ہمایون نزدیک پہونچا سلطان نے تمام امرا بزرگ باستقبال بہیجی وبعد ازانکہ بشرف آستان
بوسی ممتاز ہوا ایکمر خنجر مرصع وخلعت خاص نوازش اسپ خسروانہ سربلند کیا در اثنای استحال کے ایک جماعت زمینداران نے بولی از پرگنہ نواح کول
کہ از جملہ تمرد مشہور تہے باعمر خان پسر سکندر خان سور سی جنگ کری اوسکو بشہادت پہونچایا اور ملک قاسم حاکم سنبہل کا نیز ابر جماعت پر گیا اور اون
متمردانکو بسزا پہونچایا اور سردار اونکا بقتل پہونچا اوس فتنہ ناگہانیکو فی الجملہ تسکین دیکر قنوج مین بشرف ملازمت مشرف ہوا اور اکثر امرای جونپور کے
مثل سعید خان وشیخزادہ فرملی سلطان جلال خان سے برگشتہ ہوکر درخدمت سلطان آئے اور داخل دولتخواہان ہوئے فی الجملہ جمعیت خاطر حاصل
ہوئی بعد از چند روز اعظم ہمایون لودی شروانی نصیر خان نوحانی کو بالشکر جرار خونخوار وفیلان اژدہاپیکر نہنگ کردار برسر شاہزادہ جلال خان کے

نکیا چنانچہ عنقریب ذکر ہوتا ہے واللہ الموفق والمعین واللہ اعلم بالصواب

دربیان احوال سلطان ابراہیم لودہی بن سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودہی

جو سلطان سکندر فوت ہوا اور اعیان دولت اُس منصب رفیع القدر بادشاہی اوپر فرزند رشید سلطان ابراہیم کے مقرر کیا اور منجمان اختر شناس سے نیک ساعت برای جلوس تخت مقرر کی اور ہشتم ماہ ذیقعد سنہ ۹۲۳ اوپر تخت کی جلوس فرمایا اور زر و مال بہت نثار کیا اور کل خرد و کلان انقیاد و بیعت مین آئے مگر چونکہ اہل دولت خصوصًا مردم واقعہ طلب کو واسطے حصول مقصد اور مہمات مین ہمت کمال مصروف رہتی ہے اور امور سلطنت کو ایک آدمی صاحب اختیار و استقلال دیکھہ نہین سکتے ہین اور نہین چاہتے ہین کہ زمام مہام زمانہ بالکلیہ بکف کفایت ایک کس کے آوے تا اونکو فی الجملہ اون امور مین فایدہ و منفعت دیگر مرتب ہو بنابر آن بصلاح ایک جماعت کی امرا سے قرار پایا کہ سلطان ابراہیم اوپر تخت دہلی کی جلوس فرماوے اور تا حد ولایت جونپور فرمان روا ہووے و شاہزادہ جلال خان اوپر مسند جونپور کے استقرار رکہہ کر اوپر ممالک مشرقی کے حاکم رہے مگر سچ ہے کہ امور بادشاہی ہرگز بشرکت صلاح پذیر نہین ہوتے اور دو تلوار ایک نیام مین نہین سماتین و للہ در قائلہ

شعر دو جان ہرگز بیک پیکر نگنجد ٭ دو فرماندہ بیک کشور نگنجد ٭ القصہ اس عہد و قرار پر شاہزادہ متوجہ اوس طرف کا ہوا جب کالپی مین پہونچا چند روز بجہت استراحت خاطر و سیر و شکار مصروف ہوا اور فتح خان بن اعظم خان ہمایون شروانی کو وزیر مقرر کیا خان جہان لودہی کہ امرا کبار سلطان سکندر سے تھا اور قصبہ ریری مین جاگیر رکہتا تھا بعد استماع اس خبر کے ملازمت سلطان ابراہیم مین آیا و زبان سرزنش و ملامت کی اوپر تمام امرا و ارکان دولت کے کہولی کہ مشترک رکہنا امور بادشاہی کا نہایت خطاے عظیم ہے اب وہ تدبیر کرنا چاہیے کہ اس تقصیر کی تلافی ہووے آخرش بعد رد و بدل بسیار یہ قرار پایا کہ ابتک شاہزادہ کو اوس ولایت مین استواری نہین ہوئی ہے بلکہ ابہی بمستقر الخلافت خود قدم نہین رکہا ہے فرمان مشتمل بر عواطف خسروانہ اس غرض سے جاری ہووے کہ ایک مصلحت ضروری ہے واسطے حضور یکدیگر رد و بدل نہین ہو سکتی چاہیے کہ آن برادر بمجرد پہونچنے اس فرمان کے جریدہ برسم یلغار متوجہ حضور کے ہون پس بموجب حکم کے عمل کر کے ہیبت خان کو کہ اندازہ مکر و فریب مین نظیر اوسکے نہ تہا جونپور کو رخصت کیا مگر بقول معروف کہ دیوار ہم گوش دارد یہہ خبر قبل از پہونچنے ہیبت خان کے کالپی مین پہونچی تہی جو ہیبت خان بعد از قطع مراحل بمنزل مقصود پہونچا ہر چند تزویر درباره نہضت شاہزادہ کری اور اقسام طرح اور فریب اور چاپلوسی درمیان لایا شاہزادہ از روی فراست کی مکر اونکا دریافت کر معاودت پر راضی نہوا اور جوابہای ملایم عذر آمیز درمیان لایا اور بلطایف الحیل دسگذرا نا ہیبت خان سے حقیقت کو معروض پایۂ سریر اعلی سلطانی کیا جماعت ایک مثل شیخ زادہ سلطان پسر شیخ سعید فرملی و ملک اسمعیل ولد ملک علاء الدین جلوانی و قاضی حمید الدین حاجب سلطنت شاہزادہ جلال خان امرا کبار کو نامزد کیا جو یہ جماعت خدمت شاہزادہ کی مشرف ہوئی اور بتعبید بنابر رخصت کے شاہزادہ سی گفتگو کی اور کلمات سحر آمیز پڑہی لیکن کچہہ کارگر نہوا اور مکرر اوسکا ذکر کیا شاہزادہ نے بتوجہ دہلی و آگرہ کے اقدام کیا اول ہر سہ کس نے مراجعت کری اور بخدمت سلطان کے آکر اور حقیقت حال بعرض پہونچائی سلطان نے بنابر مصلحت کے بموجب رای وزرای فرامین بنام امرا و حکام عمدہ و فرمانروایان نواحی داران جونپور اور ہر کدام فراخور حالت رمزی و اشارت مخصوص نوازش کیا مضمون اوسکا یہ کہ فرمان برداری اور اطاعت جلال خان سی احتراز واجب جانکر حسب المسطور عمل کریں اور اکثر اون امرا سے کہ سی و چہل ہزار سوار نوکر رکہتے تہے مثل دریا خان نوحانی حاکم بہار و نصیر خان جاگیردار غازی پور و شیخزادہ ضلع اودہ و لکہنو ہر کدام اونکی ایک کس معتبر اپنا مع اسپ و خلعت خاص و کمر و خنجر مرصع و شمشیر بہیجا اور سبکو بالطاعت و فرمان برداری خود تحریص و ترغیب کیا جب یہہ فرمان امرا کے پاس پہونچا تمام اطاعت شاہزادہ

تنبیہ کیا کہ سچ کہو ورنہ جانسی مارے جاوگے اونہون نے پہر اصل کیفیت جہوٹی گواہی کی بیان کی پہر سلطان نے برادر اوس مرد کو طلب کرکے معرض سیاست مین رکہا اوسنے لعل بجنس بناکر دکہایا اور وہ ضعیفہ بہمین عدالت اور فراست اوس بادشاہ عالم پناہ کے تہمت سے خلاص ہوئی -
او سلطان شعر فارسی مین مہارت خوب رکہتا تہا اور شعر اچہی کہتا تہا اور گلرخ تخلص کرتا تہا اور جو سناکہ معارف دستگاہ حقایق آگاہ شیخ جمالی سیر و سفر سے ماورالنہر و عراق و خراسان و آذربایجان و روم و شام و عرب کی بازگشت ہوی بدہلی تشریف لائے سلطانکو شوق ملاقات شیخ کا زیادہ ہوا از روی اشتیاق تمام قطعہ منظوم الشاکر کے بدستخط خاص خود تحریر فرماکر سنبہل سے دہلی مین بہیجا اور استدعای ملازمت شیخ کی کری اور کتاب مہر و ماہ کی کہ نتایج طبع وفاداوس والانژاد کی ہے

نظم

اے مخزن گنج لایزالے * وی سالک راہ دین جمالے * در گرد جہان بسی زدی سیر * در منزل خود رسید بالخیر * بودی تو مسافر زمانہ * حمد اللہ کہ آمدی بخانہ * در مکہ و در مدینہ گشتی * گوہر بودی خزینہ گشتی * در شیخ رو دزبان شود سیر * تشریف نبود نش گشدہ خیر * باید کہ کتاب مہر و ماہم * ارسال دہد چنانکہ خواہم * ای شیخ بما برس بزودی * بسیار مسافرت نمودی * بکشای بسوی در کہم گام * تا دریابی زگلرخی کام * جانم بجمال تو طپان است * دل مرغ مثال در فغان است * من اسکندر تو خضر مائے * آن بہ کہ بسوی ما بیائے * از مہر کشد ز دین رانور * آن بہ نشود ز دیدہ ام دور * این رقعہ نزد شیخ بخیر حاضر ہست حضرت شیخ نے بعد ملاحظہ فرمایا کہ فقیر کو مجالست سے اغنیا کے کیا احتیاج اور ازانجا کہ ہمای ہمت کا بلند پروازی جیفہ دنیا پر ملتفت نہوا اور رقعہ منظومہ در جواب لکہکر با کتاب مہر و ماہ بخدمت سلطان ارسال کیا جو کتاب اور رقعہ شیخ کا بمطالعہ سلطان کے پہونچا اشتیاق زیادہ ہوا پس سلطان نے رقعہ دیگر بقطب فلک ہدایت شیخ سماء الدین کنبو کہ پیر و مرشد و صبیہ ایشان در حبالہ عقد شیخ مذکور تہی لکہا کہ بہر وجہ کہ ممکن ہو اونکو ملازمت مین بہیجین حضرت شیخ نے در ینباب کمال توجہ مبذول رکہکر خواہی نخواہی حضرت جمال کو خدمت مین سلطان سکندر کے راہی کیا اور فرمایا کہ فقرا کی رسم مین خدمت بادشاہان مین ایک حکمت ہے محض موہبت الہی سے باخلاق امین ہمت عالی ایشان مقصودات پر اپنی فایز ہون حضرت دہلی سے عازم سنبہل کی ہوئے جو نزدیک سنبہل پہونچے سلطان غایت اشتیاق سے کہ بدریافت صحبت اکثر خاصیت اونکی رکہتے تہے دو سہ کروہ آگے آکر ملاقات کری اور گرمی صحبت کی اسقدر ہوئی کہ مزید بر آن متصور نہو ملی و تا آخر حیات سلطان بایکدیگر دمساز و ہمراز و مصاحب و ہمزبان رہے بعد از وفات سلطان حضرت شیخ قصاید و ترکیب بند و مرثیہ وانچہ بعد از فوت اوسکے مدح لکہی انشا فرمائی تامدتی اہل فضل و ارباب کمال اوسکو پڑہتے تہے اور اشک خون انکہو سے برساتے تہے اور وہ اشعار جانگداز در دیوان جمالی مسطور ہین اور بعد از انقراض دولت لودیان کہ سہ پشت و ہفت سال بادشاہی دہلی کی کرسے جو زمام اختیار در سنہ نہصد و چہل و شش ہوتی ہین بقبضہ اقتدار سوران در آئی اسلام شاہ سور بن شیر شاہ نے مقبرہ آن ہر دو بادشاہ کا باغ اپنی مین بنایا اور الحال جای نزول ارباب سرور و اہل عرفان ہے

نقل

نقل ہے کہ ایک روز قطب اعظم شیخ سماء الدین کنبو بزیارت قطب آعظم خواجہ قطب الدین بختیار کاکی گئے تہے وقت مراجعت گذر اونکا بمقبرہ ان ہر دو بادشاہ کا ہوا شیخ اونکے مقبرہ پر آیا اور بعد از فاتحہ مراقبہ مین گیا اور ایک لحظہ مین خوش ہوکر سر اوٹہایا اور فرمایا کہ الحمد للہ والمنت جیسے کہ یہ دونو پدر و پسر دنیا مین کامکار تہے عقبیٰ مین بھی بعیش و عشرت اشتغال رکہتے ہین بعد از وفات سلطان سکندر تفرقہ تمام ہوا اور ضوابط سکندری برہم ہوے اور مردم بکینہ پیشوا سے اونکی ہوئے کہ اوس وجہہ سے فتنہ و فساد پیدا ہوا اور امورات مالی ملکی مین فتور برپا ہوا اگرچہ سلطان ابراہیم فکر کرتا تہا کہ تدارک او سکا ہو لیکن برعکس اوسکے باعث برہمی ریاست ظہور مین آتا تہا اور جو کوئی جستجہہ بہتا خود سر ہو گیا اور سلطان ابراہیم کی کوشش سے نے فایدہ

سلطان او رتمامی مردم نے عنان عقل ہاتھہ سے دی اور بجز نرمی کچھہ چارہ نہ دیکھا اور حکم دیا کہ شہر مین منادی کرین کہ جو کوئی
یہ ہنر رکھتا ہو حاضر ہووی ایسا اوسکے ساتھہ پیش آون کہ منصب دوازدہ ہزاری سرفراز کرون قسم کلام اللہ کی درمیان دی
اوس مرد نے دیکھا کہ متاع دنیوی بیشتر از بیشتر دست آتی ہے کہ کچھہ پرواہ نہی بخاطر گذرا تاکہ اب امرار پادشاہی ہونا چاہئے وہ چراغ
لیکر دولت سرا پادشاہی پر حاضر آیا اور دربانان سے عرض کی کہ حضرت سلطان کو خبر پہونچادین کہ جس شخص کو چاہتی تھے
بخدمت پایہ بوسی سلطان کی حاضر ہے پھر بخدمت سلطان پہونچا اور کہا کہ اس چراغ سے ایسا معاملہ ہوتا ہی جو وہ چراغ
بحضور سلطان روشن کیا ہر دو شخص موکل چراغ پیدا ہوئے اور بنا بر خدمت خود التماس کی تہین پر کشف اور کرامات سلطان
سکندر کا اسطور پر تہا کہ موکل چراغ کے اوسکو ہر جگہہ سے خبر دیتی تہے واللہ اعلم بحقیقتہ اور جسوقت لشکر کسی جگہہ پہونچتا تہا
ہر روز دو فرمان سرداران لشکر پر پہونچتی صباح کو کوچ کر کے فلان مقام پر نزول کرو اور ایک آخر روز مین کہ ایسا ویسا کرو
اور اس ضابطہ مین ہرگز اختلاف نہوا اور اسپ ڈاک چوکی کے دایم ہر راہ مستعد اور طیار رہتی تہے اور جب کہ فرمان امرا پر
صادر ہوتا تہا دو سہ کروہ استقبال کو جاتا اور جو آدمی وہان لیجاتا تہا اوپر جس صفحہ کے کہ باندہتے تہے اوسپر ایستادہ رہتا
اور امرایان بایان صفحہ کے ایستادہ رہتے تہی اور فرمان بہ ادب تمام بہر دو دست لیکر سر پر رکہتا تہا اور اگر حکم لیجاتا منبر مسجد
پڑہتا تہا اور اگر حکم خاص امرا کے ہوتا خلوت مین مطالعہ کرتا تہا غرض کہ بہر نوع کہ حکم ہوتا ویسا ہی کرتا تہا ہر روز
روزنامچہ نرخ ناجات اور واقعات پرگنہ کے اطراف سے پہونچتے اگر سر کچہ نا ملایم اور نامشروع جانتا فی الحال تدارک
کرتا اور ہمیشہ بقطع خصومات و معاملات و سرانجام ملک در فاہت خلق مشغول رہتا اور اکثر معاملات از روی فراست
و فہم کرتا و کمال حداثت قطع فرماتا کہتی ہین کہ دو بہائی سکنہ گوالیار سے پریشان حال ہو کر لشکر ایک مین کہ سلطان
برسر ولایتی کے تعین کیا تہا ہمراہ ہو لئے اور وقت تاراج کے کچھہ یاقوت رمانی اور دو قطعہ یاقوت کی اونکے ہاتھہ آئی
ایک نے اون برادر سے کہا کہ مدعا حاصل ہوا دیگر ذلت نہ دیکھو گھر چلکر بفراغت گذرانا برادر دیگر نے اوس سی کہا کہ جب خدا نے پہلی ہی دفعہ اتنا
مال ہمکو دیا ہی تو شاید خدا تعالی دوسری مرتبہ اس سے زیادہ مرحمت فرماوی کہا مین دوسری جگہہ نہین جاتا ہون پس غنیمت درمیان
یکدیگر تقسیم کرلی برادر کلان نے بہی اپنا حصہ تسلیم کیا کہ عورتکو اوسکی پہونچا دے وہ آدمی گہر آیا مال کو حوالہ زن برادر کے کیا مگر وہ دو لعل بہیے
بعد از مدت برادر اوسکا آیا تلاش کیا لعل نہ دیکہا کہا کہ لعل کیا ہوئے بہائی نے کہا کہ تیری عورتکو دئیے ہین اوسنی کہا کہ وہ کہتی ہی کہ میرے
پاس نہین پہونچے پہر اوسنی کہا کہ دروغ کہتی ہے اندک تہدید کرنی چاہئے ہر روز نکہ ضعیفہ کو تہدید کیا زن اوسکی نے کہا کہ آج کی رات
مجکو مہلت دی کہ کل حاضر کرون علی الصباح بخانہ میان بہوہ وزیر کے کہ امرا کبار اور مصاحب سلطان کا تہا اور فراست کامل رکہتا تہا جا
احوال ظاہر کیا میان بہوہ نے شوہر اوسکا معہ برادرش حاضر کرا کے استفسار کیا برادر شوہر نے اوسکو کہا کہ لعل اوسکو دیا میان بہوہ نے
کہا گواہ رکہتا ہی کہا ہان پوچہا کون ہین کہا دو برہمن کہا حاضر کرو وہ قمار خانہ مین گیا اور دو قمار بازان کو کچھہ دیکر حسب دلخواہ خود گواہ
بنا لایا اور پارچہ پاکیزہ پہنا کر عدالت مین حاضر کیا جبکہ اون دونون نے گواہی دی میان بہوہ نے شوہر اوس عورت سی کہا کہ خاطر جمع
عورت سے تاکید کر کے لعل لیلے وہ عورت اوسجگہہ سے برآمد ہو کر دیوان سلطان کے پاس پہونچی اور دادخواہ ہوئی سلطان نے اوس سے کہا
کہ میان بہوہ کے پاس نہ گئی تو کہا گئی تہی مگر اوسنے دادرسی نہ کی پہر سلطان نے سبکو مع گواہان بلا کر ہر ایک کو جدا جدا رکہا اور ہر ایک کو
موم دیا اور کہا کہ لعل کی صورت بنا لاؤ اون دو بہائیون نے ویسی ہی لعل کی صورت بنائی اور گواہان نے برعکس یکدیگر کے اور ہر چند عورت
کو تاکید کری لیکن عورت نے کہا کہ جو چیز نہ دیکھی ہو کیسی اوسکی صورت بناؤن پس سلطان نے میان بہوہ کو مخاطب کیا اور گواہانکو تنبیہ

فی الدارین سلطان نے لکھا کہ مکرر یہی لفظ کو فرماؤ تین مرتبہ حضرت شیخ سے اسی لفظ کی تکرار کرائی اور کتاب اوٹھائی اور دست اونکا چوما اور کہا کہ مقصود میرا یہی تھا کہ زبان سے آپکے یہ کلمہ حق مین مید سے نکلی حضرت شیخ کو حسن ادب شاہزادہ کا بغایت پسند آیا از روی توجہ باطن کارساز سے فرمایا کہ نظام خان خدا سے درخواست کی ہے یہین کہ تو انشاء اللہ تعالی سکندر وقت کا اپنے رہیگا اور بندہ خدا تجسے فیض پاوینگے اور محظوظ اور سرفراز ہوئینگے پس اس دعا کو تفاؤل لیکر روانہ ہوا اور بیمن اقبال دعا کے پہونچا جو کہ سات اوسکی نصیب ہوا قطعہ *
حدیث اہل فنا ترجمان تقدیر است * بود ضمیر در ایشان شبیہ لوح وقلم * سعادت ابدی در وفاق شان مضمر شقاوت ابدی در خلاف شان مدغم * اور امرای اور ارباب دولت سے جو کوئی محتاج ان اور کنگال کو وظیفہ یا مددمعاش مقرر فرماتا معتبر وہ ہوتا اور فرمایا کہ بنای خیر کی رکھی تو نے اسمین نقصان نہین کرنا چاہتا اور خبرداری سپاہ اور رعیت کی اس حد پہونچی تہی کہ خصوصیات خانہ مردم سات اوسکی پہونچے اورگاہ گاہ اوقات تنہائی سے خبر دیتا چنانچہ گمان کرتے کہ سلطان جن آشنا ہی کہ خبر مغیبات دیتا ہے راوی اخبار پیشینہ اور راوی اسمار دیرینہ ایسا نقل کرتا ہے کہ ایک مرد عہد سلطنت سلطان سکندر لودی مین بنار خانہ رکھتا تہا جو سرہ مین کا ویسے ہی چراغ چہار روپیہ بر آئی کہا اچھی طرح نگاہ رکہو کہ بچراغ خانہ مناسب ہی الغرض جو وقت شب ہوا چراغ مسطور افروختہ کیا بوقت افروختن چراغ مذکور دو کس پیدا ہوئے مالک خانہ نے کہا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ ہم موکل اس چراغ کے ہین ہرجا کہ افروختہ ہو محکوم اوسکے ہوتے ہین اور جو کچھ فرماوے بجالاوین وہ مرد دختر ایک سوداگر پر عاشق تہا درویش کو بہت خوشی پیدا ہوئی اور غرض اپنی درمیان لایا اور کہا کہ مجکو سودای عشق دختر ایک بازرگان ہے اوسکا وصال مجکو میسر کر سکتے ہو اونہون نے کہا کہ ایک لحظہ مین ہم اس کام کو کر سکتے ہین آخر الامر اونہون نے دختر مذکور کو مع پلنگ سوتی ہوئی حاضر کیا اور ایسی ہی وقت شب ہر روز لی آتے تہے اور پہر اوسی جگہہ پہونچا آتے تہے اور متاع نقد وجنس وجواہر بحری وکانی اسقدر اوسکی تصرف مین لائے کہ خزانہ بادشاہانہ معمور ہو گیا ایک مدت اسطرح گذری ایک روز پدر دختر نے دختر سے کہا کہ تجکو بغایت متحیر اور مریض دیکہتا ہون کیا سبب ہی دختر نے جواب دیا کہ ایک حکایت غریب ہی مین بجز مادر خود اور کسی سے نہین کہہ سکتی آخر اپنی مادر سے کیفیت واقعہ مفصل کہی کہ جب شب ہوتی ہے دو شخص پیدا ہوتے ہین اور مجکو مع پلنگ ایک جگہہ لیجاتے ہین کہ وہان ایک مرد تمام شب مجہسے نرد مواصلت کہیلتا ہے مادر اوسکی نے یہ قصہ سنکر اوسکے باپ سے ظاہر کیا اوس سوداگر نے سب کیفیت بحضور بادشاہ عرض کی کہ یہ حادثہ ظہور ہوتا ہے غور رسی فرمانا چاہیے بادشاہ نے کوتوال شہر کو جہت تلاشی حکم دیا ہر چند کوتوال نے تلاش اور تحقیق کیا کچھہ پتا نہ لگا ناچار بحضور سلطان سکندر عرض کیا کہ جہانتک ممکن تہا تلاش کیا مگر اس معاملہ مین کچھہ دسترس نہوئی سلطان نے از روی عقل کامل اپنی ذہن مین سوچ کر فرمایا کہ اوس دختر سے کہو کہ ایک شیشہ زعفران ہمراہ اپنی لیجاوے اور وقت مواصلت وہ زعفران کپڑونمین اوس جوان کے ڈالی تا کہ وقت صبح کے اوسکی شناخت ہو جاوی چنانچہ اوسنے ویسا ہی کیا جب کہ دختر مذکور اوس جگہہ پہونچی شیشہ زعفران سر پر اوس جوان کے ڈالا وقت صبح جو سلطان خواب سے جاگا دیکہا کہ تمام جامہ ہای بادشاہ ونیز خدمتگاران زعفران آلود ہین سلطان اس بات سے حیرت ناک ہوا اور فرمایا کہ آج ایک ڈبہ غالیہ کا لیجاکر بدستور کل کے اوس جوان پر ڈالی جب کہ شب ہوئی دختر مذکور نے حسب ایمای سلطان وہی کیا موکلان چراغ نے وہ غالیہ جامہ ہر ایک پر ڈالا سلطان

اور سید احسن قنوج سے آئ اور ایک جماعت کہ ہمیشہ علمای سے ہمراہ سلطان کے رہتی تہی مثل سید صدر الدین قنوجی کے
اور عبد الرحمن ساکن سکیری و مولانا عزیز اللہ سنبہلی کے یہہ لوگ معرکہ مین حاضر ہوئے سلطان نے مجلس عالی منعقد کری اور علمای
تمام جمع ہوئے اور مباحثہ ہوا بعد از رد و بدل بسیار اتفاق علما اس بات پر ہوا کہ اوس برہمن کو جلس کر کے عرض اسلام کرنا
چاہیے اور اگر انکار لاوی مار ڈالنا چاہیے سلطان نے چندگاہ اوسکو مقید رکہا اور ہرچند سعی کی زنار دار نے کو انکار کرتا رہا آخر
بحکم سلطان قتل کیا گیا پس علمای مذکور کو انعام و اکرام بہت مرحمت فرمایا اور رخصت کیا اور عادات شریفہ سلطان وہ
تہی کہ ہر روز بار عام کرتا اور تو داد داد خواہ کو پہونچتا بعضی اوقات صبح سے تا شام وقت خواب تک بذات خود معاملات مین مشغول
رہتا تہا نماز خمس کو ایک مجلس مین ادا کرتا اور ایام دولت اوسکی دست تسلط کا زمینداران ہندسے کوتاہ ہوا اور سب مطیع اور منقاد ہو
اور قوی او ضعیف یکسان ہوئے ہر کام مین انصاف کرتا تہا اور ہرگز بہوای نفس عمل نکرتا اور اوپر خلایق کے نہایت مہربان تہا الا
سخن حق کی رعایت کرتا تہا ایکر فرسات برادر خود باربک شاہ کے جنگ کرتا تہا در عین کارزار ایک درویش نے کہا کہ تیری واسطے
فال نیک کرتا ہون اور تجکو سات فتح کے بشارت دیتا ہون کس سبب سو تو نے اتہہ لڑائی سے کہیچا ہے سلطان نے کہا کہ جسوقت
دو طایفہ اسلامیہ مین جنگ واقعہ ہوئی حکم یکطرف نچاہئی کیا بلکہ چاہئی کہا کہ جس امر مین خیریت مسلمان کی ہوی ویسا ہوی اور فتح مین
جسکی فلاح خلایق کی ہوے سو حق تعالی سے درخواست کری اور سخاوت مین اس مرتبہ تہا کہ ہر سال دو بار سات نقرا اور مستحقان کے
ولایت اپنی کو حکم کرتا کہ تفصیل سے لکہہ کر لاتے اور فراخور احوال اوسکی مباح ششماہہ کے بہیجدیتا اور جو کہ واسطے نوکری کر آتا
نسب پدر سے اوسکی پوچہتا اور لایق اوسکے پرداخت کرتا اور بلا اسباب کے کہ اسپ و یراق نظر مین لاوی جاگیر دیتا اور کہتا
کہ جاگیر مین جا کر سامان اپنا مرتب کرنا چاہیئے اور تعصب اسلام اس مرتبہ تہا کہ اسباب مین بسرحد افراط پہونچا تہا کہ تمام معابد کفار منہدم
کر کے نام و نشان کئ تہے اور تہرا مین کہ محل غسل ہنود کا ہے سرا بازار مدرسہ اور مسجد بنوائی اور موکل رکہدئے تہے کہ کوئی کافر کو محل
غسل ندیوین اور حجام سر کافر مونڈنے علانیہ رسوم کفار کی برانداختہ کردین تہین اور نیزہ سالار مسعود غازی کا ہر سال ولایت
بہرایچ مین لیجانے تہی منع فرمایا اور عورات کو جانی مزارات سے منع فرمایا اور صغر سن مین سنا تہا کہ تہانیسر مین حوض ہے کہ ہندو غسل کرتے مین
علما سی پوچہتا کہ دینباب حکم شرع کیا ہے علمانے کہا کہ بتخانہ قدیم ویران کرنا جایز ہے مگر حوض قدیم کہ معمول اوسکا ہے اوسکی
تہاری اوپ... انہین شاہزادہ دست بخنجر پر لیگیا اور قصد عام کیا اور کہا کہ طرفداری کفار کی کرتا ہے تو اوس بزرگ نے کہا کہ جو
شرع مین ہے کہتا ہون اور راست درست کہنی مین باک نہین رکہتا ہون شاہزادہ نے تسکین پائی تمام ملازمان مسجد و تعمیر
مصری او خطیب اور جاروب کش تعین ہکئے اور کار وظیفہ اور اوراد مقرر کیا ہر مستا مین جامہ اور شال واسطہ فقرا اور
اور مساکین کے بہیجتا اور ہر جمعہ سلخی جمعگی لیکر بفقرا دیتا تہا اور طعام خام اور پختہ شہر مین چند جا تقسیم کرتا تہا اور ایک سال مین دو مرتبہ
انعام اور یومیہ اور جمعگی کل ممالک مخصوص بفقرا تہی درایام رمضان و عاشورہ فتوحات بیکران بفقرا اور درویشان تعلم فرماتا
شعر اگر باید ت شوکت و سروری + دل زیر دستان بدست آوری + در زمان اوسکی علم کو رواج زیادہ ہوا اور امرازادی
و سپاہیان بکسب فضایل مشغول رہتے اور مردم منعم جو کہ موافق شریعت تو زکوۃ اوسکی بفقرا و ارباب استحقاق کے
پہونچاتی اور جو سلطان بہلول در گذرا سلطان سکندر کو جہت سلطنت طلب لکہکر در ملازمت حضرت قطب الدین
قطب الاقطاب شیخ بہاؤ الدین کنبوئی دہلوی کے گیا اور کہا کہ مین کتاب میزان صرف پڑہتا ہون اور چاہتا ہون
کہ ایسی مطالعہ کرون اور کتاب کو بغل سے نکال کر پیش شیخ رکہا شیخ نے فرمایا کہ بدان اسعدک اللہ تعالے

ذکر سلطان سکندر

بنائی جو دولت مساعد اور طالع موافق تہا درہمین مشغولی شکار ایک ناگاہ دوسرا عیسٰی اوسکا ہوا اور تفصیل اوسکی توجیہ
اجمال وہ ہے کہ علیخان وابابکر اقوام محمد خان حاکم ناگور سے ایک غدر اوپر محمد خان کے اندیشہ کرکے چاہا کہ سپہر
اوسکو چیلہ مارین اور ملک اوسکا تصرف لاوین وہ اس غدر سے خبردار ہوکر اون لوگون پر غالب آیا اور چاہا
کہ اونکو مارے ہر دو فرار ہوکر بارگاہ سلطانی آئے محمد خان مخالفت اقران اور اعباب اقارب اور بنا و لیجانے
سے سات اس بادشاہ عالیجاہ کے عاقبت اندیشی کرنے اوسکا و عرایض اخلاص مع تحفہ و ہدیہ ہای بسیار ارسال کرتے
سکہ و خطبہ سلطان کا ناگور مین پڑہا سلطان یہ خبر سنکر مسرور و مبتہج ہوا اسپ خلعت محمد خان کو ارسال کیا
اور دہولپور سے مراجعت کرکے آگرہ مین تشریف لیگئے اور چند گاہ بساط عیش و عشرت بچہاکر بسیر باغات و شکار
بزم آرائی گذرانی اور ایام اوسکی مین آگرہ جای بادشاہ نشین ہوا قبل اس سے ایک موضع توابع قصبہ بیانہ کا تہا
بعد از فراغ بساط نشاط گسترده کرکے جانب دہولپور عزیمت فرمائی او میان سلیمان پسر خانخانان فرملی کے حکم ہوا کہ با حشم
ولشکر خود جانب اوتگر و سرحد سوی شتو پر پرگنہ بگنگ حسین خان نو مسلم کہ رای ڈونگر نام رکہتا تہا متوجہ ہووے اور وہ غدر
لایا اور کہا کہ بلازمت سی دور نہیین ہوتا ہون سلطان وہان سے قصبہ باڑی مین پہونچا اور اوس پرگنہ کو پسران مبارک خان
سے تغیر دیکر شیخ زادہ مکن کو سونپا اور دہولپور مین تشریف لیگیا بعد از چندگاہ بدار الخلافت آگرہ نزول کیا اور حسب
عادت قدیم فرامین جملہ جوانب و اطراف مین صادر فرمائے اور بہت امرا کبار سرحدات سی طلب فرمائے چونکہ عمر کو ثبات
اور زندگانی کو استقرار نہیین ہے دین ایام مرض بر ذات سلطان طاری ہوا اگرچہ بذات خود اوسی حالت مین کچہری کرتا تہا
اور بار عام دیتا تہا اور مہمات ملکی اور مالی مین توجہ تمام فرماتا تہا اور اکثر اوقات سوار ہوتا تہا اسی اثنا مین رفتہ رفتہ
مرض غالب ہوا ہر چند اطبا حاذق کہ ہر ایک جالینوس اور افلاطون وقت تہا اور معالجہ کرتے تہے سودمند نہوا اور
طبیعت مین اختلاف اور اختلال تمام پیدا آیا یہان تک کہ قطرہ آب بہی گلوی سلطان مین فرو نہوتا تہا راہ آمد و شد نفس بند ہوگئی
بروز یکشنبہ ہفتم ماہ ذی الحجہ سنہ نہصد و بست اس تنگنای فانی سے درگذرا شعر نماند کسی چون سکندر نماند + سکندر
شہ ہفت کشور نماند + بعد از رحلت نعش اوسکی مقبرہ بدر باغ خود مین کہ خود سلطان نے بنایا تہا مدفون کری ایام سلطنت
اوس بادشاہ معدلت پناہ کے بست و ہشت سال پنج ماہ تہی مناقب اور مفاخر سلطان سکندر اگرچہ حیز تحریر اور تقریر سی باہر ہین مگر مختصری
از فضایل حمیدہ و خصایل فرخندہ اوس بادشاہ بلند اقبال کی مسطور ہوتی ہین واضح ہو کہ یہ بادشاہ بکمال معنی و جمال صورت آراستہ
و پیراستہ تہا ایام بہار دولت اوسکی مین چمن مراد عالم کا گل شگفتہ ہوا اور زمان سلطنت اوسکی مین باران رحمت موافق برسا
اور ارزانی غلہ اسقدر تہی کہ کسی زمانہ مین اسقدر نہوئی اور کافہ انام کو عہد دولت اوسکے مین رفاہیت تمام حاصل ہوگئی
اور پابندی احکام شریعت غرا یہان تک تہی کہ فتوای علمای دین سے کسی کام مین ایک ذرہ فروگذاشت نکرتا تہا سنتے
ہیین کہ ایک زنار دار موہن نام موضع کانہر مین سکونت رکہتا تہا ایک روز اوسنے حضور جماعہ مسلمانان مین یہ قرار داد
کیا کہ اسلام حق ہے اور دین میرا بہی درست ہی یہہ بات مشہور ہوئی اور بگوش علما پہونچی قاضی پیارہ و شیخ بدہ لکہنوتی
مین عالم العلما تہے تحقیق بکیدگر فتوی دیا حاکم ہاں اوس ولایت نے زنار دار مذکور ہمراہ قاضی و شیخ مذکور ملازمت سلطانی
سنبل بہیجا اور چونکہ سلطان کو تذکرہ علما رغبت تمام تہی علمای نامی ہر طرف سی طلب فرمائے چنانچہ میان قادن و
میان عبد اللہ و پسر شیخ محمد دہلی سے و مولانا قطب الدین و مولانا الہداد و مولانا صالح سرہند سے اور سید امان سامانیہ

ہند ورنہ بتاکید محاصرہ کرے جب کہ جلال خان قریب پہونچا اہل قلعہ منہ صلح سے پھیر کر مبادرت جنگ مین کرنے لگے اور سلطان
بھی بعد چند روز کے نرور پہونچا اور دوسرے روز سلطان سوار ہو کر جہت دیکھنے قلعہ کے جاتا تہا کہ اثنا راہ مین جلال خان اپنا لشکر
سوار و پیادہ و فیلان سے آراستہ کر کے سر راہ استادہ ہوا تا کہ بنظر سلطان در آکر باعث مجرای نیکو خدمتی ہو وے سلطان کو کثرت سپاہ
اوسکی سے دلمین اندیشہ ہوا اور در پی تخریب جلال خان ہوا از انجا کہ قلعہ نرول استحکام تمام رکھتا تہا آٹھہ کوس دور اوس قلعہ وار
کا ہی جب کہ محاصرہ طول کو پہونچا اور بہت آدمی تنگ ہوے سلطان نے حکم کیا تمام سپاہ و تیر و ساباط و رستین و نزاع نول و بیل جہت کندن قلعہ
طیار کر کے مستعد جنگ ہوں تمامی سپاہ نے موجب حکم اوسکے بطرف قلعہ پر حملہ کیا اور داد مردانگی اور شجاعت کی دی اور سلطان بام محل
سے تماشا کرتا تہا کہ ایک طرف سے قلعہ مین شگاف کیا اور مردان قلعہ نے فی الفور اوسکو مسدود کیا اس لڑائی مین سپاہ بہت تلف
ہوئی جب سلطان نے جانا کہ قلعہ بآسانی میسر نہو سکیگا سپاہ کو برای چند روز جنگ کرنے سے مسدود کیا اور بتوجہ تخریب جلال خان کہ برادر
تہا فرمائی اور مردم خوب خوب کو اوسکی جانب سے خود لایا اور جمعیت اوسکی برہم کی اور فرمان دربارۂ قید کرنے جلال خان و شیر خان بنام ابراہیم خان
نوخانی و سلیمان قرملی و ملک علاء الدین جلوانی و دیگر شیر خان باسم میان بہودہ و سعید خان بن ملک آدم کاکر صادر کئے کہ جلال خان
اور شیر خان کو لیجا کر قلعہ ادگر مین بند کرین اور سلطان خود بتسخیر قلعہ نرور مصروف ہوا اہل قلعہ بسبب نہ پہنچنے رسد کے تنگ ہو کر امان خواہ ہوئے اور باموال
و اثقال نکل گئے سلطان نے بتخانہ اخراب کر کے مسجد بنا فرمائی اور چند ماہ در پای قلعہ توقف کری درین اثنا شہاب الدین پسر ناصر الدین سلطان مالوہ
دیار مالوہ سے رنجیدہ ہو کر بقصد ملازمت سلطان سکندر کا کرا و چندیری کی جانب نرور کی روانہ ہوا جو نزدیک قصبہ سیری آیا سلطان نے یہ خبر سنکر اوسکو اسپ
و خلعت بادشاہانہ بھیجا اور پیغام دیا کہ اگر چندیری کو حوالہ گماشتگان اینجانب کرے بطور امداد اوسکی کری جاوے کہ سلطان ناصر الدین کو اوسکے
دسترس ہو گی اتفاقاً شاہزادہ کو بعضی موانعات ضروری درپیش آئے مالوہ سے برابر ہو سکتا تھا اور سردن چندیری کو دینا
لایق نجانا لہذا برگشتہ ہو کر بجای خود گیا سلطان بست و ہشتم ماہ شعبان سنہ نہصد و چہاردہ قلعہ نرور سے کوچ کر کر در ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور
کنار آب سیپرہ کے نزول فرمایا پنجاہ پہونچا تا کہ قلعہ نرور کا بغایت مستحکم ہی اگر بدست مخالف کے پڑے بآسان ہاتھہ سے اوسکے برآورد کیا بنابران قلعہ
دیگر در گرد اوسکے بنایا تا غنیم کو اوسپر دسترس نہو وے اور جیسا خاطر خواہ خاطر جمع کر کے قصبہ لہار مین آنکر ایک ماہ توقف کری درین اثنا نعمت خان
نواسہ قطب خان لودی کی بادشاہزادہ جلال خان کے لشکر مین ملحق ہوئی سلطان دیکھنے کو اوسکے گیا اور دلجوئی اوسکی
کری اور سرکار کالپی کی نامزد جلال خان کے کری صد و بست اسپ و پانزدہ زنجیر با خلعت خاص اور مبلغی لقد عنایت
کئے اور اوسکو ہمراہ نعمت خان کے کالپی کو رخصت فرمایا اور بتاریخ دہم سنہ نہصد و پانزدہ رایات
دولت لہار سے بنواحی تہنکانت کے حرکت مین آئے اور افواج متعدد واسطے تنبیہ متمردان اوس سرزمین کے
تعین کئے اوس محال کو کثرت طغیان سے مصفا کیا اور جا بجا تہانجات بٹھلائے خود بدار الخلافت آگرہ نزول
اجلال کیا خبر پہونچی کہ احمد خان پسر مبارک خان لودی کا کہ حاکم لکہنو تہا بمصاحبت اغنیا بطریقہ ارتداد پیش
لیا اور دین اسلام سے برگشتہ ہوا فرمان بنام محمد خان برادر احمد خان صادر ہوا اوسکو مقید کر کے
خدمت مین بہیجو ہمدران ایام محمد خان نواسہ سلطان ناصر الدین مالوی جد اپنے سے پہر اس
کہا کے بپناہ سلطان لایا سرکار چندیری جاگیر مین اوسکے مقرر ہوی اور شاہزادہ جلال خان کو حکم ہوا
کہ مدد و معاون اوسکا ہے تا سپاہ مالوہ سے اوسکو آزار نہ پہونچے سلطان بنفس نفیس خود واسطے
سیر و شکار کے جانب دہول پور کے کوچ کیا اور آگرہ سے دہول پور تک ہر ایک منزل مین قصر اور عمارت

و غارت بلاد کفار نہضت کرگیا اور اکثر خلایق کہ در کوہ ہا و در بیشہا خزیدہ ہوئی تہی علف شمشیر کی اور باقی ماندہ اکثر
اسیر و غارت کیا جو بواسطہ کثرت پہونچنے مجارہ کے لشکر مین غلہ نہین پاتا تہا اعظم ہمایون کو واسطے
لانے رسد کے رخصت فرمایا سلطان در اثناء سیر موضع چنپا ور از عمال گوالیار ایک گانو مین پہونچا
راجہ گوالیار کمین گاہ سے آیا اور حرب صعب اتفاق سے ہوئی داؤد خان اور احمد خان اور پسر خانجہان
سنے درین حرب تردد ہاے مردانہ کئے اور لشکر سلطان کا عقب سی کمک کے لئے پہونچا راجپوتون نے
ہزیمت پائی اور اکثر اسیر و قتل ہوئے سلطان نے داؤد خان کو ملک داؤد خان خطاب دیا اور رعایت
کلی کرین بواسطہ پہونچنے برسات کے متوجہ آگرہ کا ہوا اور دہولپور مین ایک جماعت امرا نامدار سے چہوڑکر
بمستقر سریر خلافت نزول کیا تمام برسات بعیش و طرب گذرانی بعد از طلوع اختر سہیل در سنہ نہصد و دوازدہ
جانب قلعہ اوٹنگر عزیمت کری اور دہولپور سے عماد خان فرملی اور مجاہد خان کو باچند ہزار سوار و صد زنجیر فیل بقلعہ اوٹنگر
یہ قلعہ اوٹنگر عملداری کرولی مین واقعہ ہے برسم طلایہ مقرر کیا اور خود نے توقف کرکے خدمت مجابی کو بقاضی عبد اللہ پسر طاہر کابلی
ساکن قصبہ تہانیسر و شیخ عمر و شیخ ابراہیم مقرر فرمائی اور ولایت کالپی کی کہ بعد از فوت محمود خان لودی کے اوسکے پسر جلال
بسر اوسکی مقرر ہوئی تہی جو درمیان برادرونکی مخالفت ہوئی بسلطان عرضداشت کیا سلطان نے فیروز اعوان پیش بہیکن خان
و احمد خان برادر جلال خان کے بہیجکر اونکو طلب کیا در کنار آب چنبل بملازمت پہونچے ہر دو برادر بالتفات بادشاہانہ ممتاز
ہوئے سلطان بست سوم ماہ مذکور بہ اوٹنگر آیا اور قلعہ کا محاصرہ کیا اور حکم فرمایا کہ تمام لشکر مستعد ہوکر بہمت تسخیر قلعہ بر مجلم کرین
اور سلطان اوس ساعت مین کہ اختر شناسان نے اختیار کری ہے خود بہ نفس نفیس سوی بکارزار لایا اور اطراف سے
جنگ ڈالا سپاہ خون آشام چون مور و ملخ بقلعہ چسپیدہ ہوئے اور داد مردی اور مردانگی کی دی ناگاہ بعون عنایت الٰہی نسیم
فتح و ظفر بر پرچم رایات سلطانی وزیدہ ہوئی از جانب ملک عماد الدین دیوار قلعہ کی شگافتہ ہوئی جوانین مردانہ قلعہ مین در آ
اور جہاد کیا ہرچند اہل قلعہ نے فریاد اور واویلا کی کسینی نسنی اور اطراف سی در آئے قلعہ مفتوح ہوا اور راجپوتین جانہای خونبہای مین
در آئی اور جنگ کرتے تہے اور عیال خود مارتے تہے درین اثناء ایک تیر بچشم ملک علاء الدین پہونچا اور چشم بی نور ہوئی سلطان
نے فتح کے بعد لوازم شکر تقدیم پہونچاے اور قلعہ کو حوالہ شیخ زادہ میان مکن و مجاہد اور مجاہد ان کے کیا اور بتخانہا خراب کرکے
مسجد بنا کری جو بعرض سلطان پہونچا یا تہا کہ مجاہد ان نے راجہ اٹنگر سے رشوت لی ہے اسواسطے سلطان کو واسطے ٹہر جانی کے
دلالت کری تہی اوس سبب سی سلطان نے بتاریخ ۱۶ ارسنہ ۹۱۳ مولانا حسن خاص صاحب کو کہ از جملہ مخلصان مجاہد ان
تہا مقید کرکے بملک تاج الدین سپرد کیا اور خوانین کہ دہولپور مین تہے حکم بنام اونکے صادر ہوا کہ مجاہد ان کو مقید
کرو اور سلطان آخر محرم سنہ مذکور کو جانب آگرہ نہضت فرما ہوا اثنای راہ مین بواسطہ تنگی و ناہمواری راہ ایک
روز جہت عبور مردم کہ غوغا نہو اور باسانی گذرین مقام ہوا آدمی اور حیوانات بی آبی و کثرت ہجوم سے بہت تلف ہوئے
قیمت ایک کوزہ پانی کی بیدرہ ٹنکہ سکندری تک پہونچی اکثر آدمی بسبب بی آبی مر گئے اور اکثر بسبب ملنے پانی کے
بواسطہ تشنگی زیادہ پانی پی کر ہلاک ہوئے بوقت حساب آٹہہ سو آدمی شمار مین آئی بست ہفتم ماہ مذکور کو سلطان دہولپور مین
آیا اور بعد چند روز آگرہ تشریف لیگیا اور ایام برسات گذرانکر اوایل طلوع سہیل کو بعزم تسخیر قلعہ نرور توابع مالوہ کے
نہضت فرمائی اور فرمان بنام جلال خان حاکم کالپی بہیجا کہ جلد جاکر محاصرہ قلعہ نرور کری اگر اہل قلعہ بصلح پیش آوین تو

اور صدہا کرامتین اونکی مشہور معروف ہین عرصہ چودہ پندرہ سال کا گذرا کہ عجب واردات گذری اوسوقت مین جہان بیا
قاو دار شیام لعل چودہری تھا جمعرات کو لوگ واسطے زیارت کے جاتے تھے ایک رنڈی بھی اوسوقت واسطے زیارت کے جاتی تھی رنڈی نے ڈوم کو گانیکو کہا تو بہی عمل
اوس ڈوم نے کہا کہ سوا پتھرونکے وہان پہر اور کیا ہے اوسکا یہ کہنا تہا کہ اوسپر پتہر گرنے شروع ہوی جہان جاتا تہا وہان
سنگ ریزونکی بارانی ہوتی تھی شیام لعل کا بیان ہے کہ مینے اوسکو ایک کوٹھری مین بند کیا تاکہ زد و کوب سے بچے بچا ا
وہان پر بہی اوسپر سنگ ریزے گرتے تھے نہین معلوم کہ بند کوٹھری مین کہان سے آتے تھے اوسوقت مینے یہ خیال کیا کہ اوسکو
ہمراہ اپنے مردمان کے دست بستہ کر کر قبر بزرگوار پر بہیجا اور منت قبول کری عذر قصور کا کیا جب وہ قبر پر پہونچ گیا اور
سرنگون ہوا اوسوقت سنگ ریزے کا گرنا موقوف ہوا اور قبر کے پائینی ایک غار ہے اوسکا انتہا کسوکو نہین معلوم
ہوا اور شب کو کوئی بشر قبر پر نہین رہنے پاتا ہے سنا گیا کہ اکثر شیر بہی قبر پر جاروب کش ہوتے ہین بعدہ بسریر
سلطنت بیانہ معاودت فرمائی اس سال مین حرارت ہوا اسقدر طغیانی پکڑی کہ اکثر خلائق بتپ محرق و بیماری
ضعف گرفتار ہوئے اور اکثر اوقات جاگیرداران و رعایای زمرہ اعمال خالصہ سے متمردان اور مفسدان کنار
آب جمن کہ سرکار بیانہ بہی مراجعت کرتی تہی اور مکرر عرضداشت کرتی تہی سلطان ہمیشہ اسی فکر مین رہتا کہ
درکنار و باجای مناسب دیکہہ کر شہر ایک آباد کرے بنا بر آن در سنہ نہصد و یازدہ عزیمت کری کہ
اوس نیت اور ارادہ کو باطن سے ظاہر مین لاوے اور جو جگہہ کہ سلطان نشین ہووے اور محل اجتماع سپاہ
کا سکنی ہوا اور متمردان نواحی مطیع اور فرمان بردار دایم پایمال رہین آبادان کرے پس اس نیت پر دہلی سے
چند کس کو اہل دانش اور تمیز سے تعین کئے کہ تا کنار دریا ملاحظہ کرتے ہوی جاوین ہر جا کہ مناسب جانین عرض
پہونچا دین وہ جماعت کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوئی ہر دو جانب دیکہتی اور تاکید کرتی ہوئی جاتی تہی تا آنکہ اس
مکان پر کہ الحال اکبرآباد ہے پہونچی اور اوسکو پسندیدہ کر عرض مین سلطان کے پہونچایا سلطان خود دہلی سے کوچ
کر کے قصبہ متہرا آیا اور وہان سے کشتی پر بیٹہہ کر تفرج کنان و شکار افگنان اس مکان پر پہونچا دو بلندی برای آبادانی لایق دیکہی
متہر الملاح کہ نانک نام رکہتا تہا اور کشتی چلاتا تہا اوس سے پوچہا کہ ان دو بلندی کونسی لایق شہر ہے یعنی بلندی آگرہ پیش کی
سلطان نے تبسم کیا اور کہا کہ نام بہی اس شہر کا آگرہ رہے پس فاتحہ پڑہا اور ساعت سعید مین آبادانی حکم فرمایا بعدہ در موضع
بسی و موضع لونہ از اعمال پرگنہ دومی سرکار بیانہ داخل آگرہ کے کی اوس روز سے یہہ شہر رو آبادانی مین رکہتا ہی اور دار الخلافت
ہند کا ہوا پس سلطان نے خاطر جمع کر کے تعمیر حصار امر فرمایا اور خود سمت جانب دہولپور نہضت فرمائی اور بعد از نزول کی قلعہ کو
راہی ہوا بانکدی سے تغیر دیکر حوالہ ملک معز الدین کیا اور خود آگرہ مین آیا اور امراکو جاگیرونکی رخصت دی در اثنا بروز یکشنبہ سوم
ماہ صفر سنہ نہصد اور گیارہ مین زلزلہ عظیم واقعہ ہوا چنانچہ کوہ ہای لرزہ مین آئے اور عمارات عالی ریختہ ہوگئین زندہ نے قیامت جانی او
مردہ نے حشر پہچانا زمانہ آدم سے حال تک ہندوستان مین ایسا زلزلہ وقوع نہ آیا تہا اور کوئی تاریخ مین مسطور نہین اور ایک
افاضل ہند تاریخ اس واقعہ کی بلفظ قاضی شمل تاریخ کے ہے اور اکثر مردم اوس بات پر متفق ہین کہ اوس اکبر وزیر مین اکثر بلاد ہند مین زلزلہ
پیدا ہوا سلطان نے ایام برسات کی صرف کر کے در آغاز طلوع سہیل یعنی در آخر سال نہصد و یازدہ جانب
گوالیار توجہ فرمائی اور ڈیڑہ ماہ دہولپور مین توقف کیا اور وہان سے کنار آب چنبل نزدیک گذر کو مرکہ کے نزول
کر کے چند ماہ اقامت فرمائی اور شاہزادہ جلال خان کو با خوانین دیگر اوسجگہہ چہوڑ کر خود بعزیمت جہاد فی سبیل اللہ

یہہ بات سماعت کرکے ٹھیکی پہونچی خواص خان سے کوچ کرکے اپنے تئین بخدمت سلطان پہونچایا اور بموجب امر کے سنبھل مین قید ہوا
خواص خان دہلی مین گیا اور اسمعیل خان پسر خود کو وہان چھوڑکر خود حسب الحکم سنبھل مین گیا اور خلعت نوازش پایا
اثنا سعید خان شروانی لاہور سے آیا اور ملازمت کری چونکہ وہ بہی جملہ عذر انداز شامل تہا سلطان نے اوسکو مع تاتار خان اور محمود شاہ اور
سایر فتنہ پردازان کے قلمرو محروسہ خود سے اخراج کیا اونہون نے راہ گوالیار سے نہال نام خواجہ سرای خود کو مع تحفہ
امیس بخدمت سلطان بہیجا جب کہ بشرف عتبہ بوس مشرف ہوا سلطان نے جو بات اوسکی استفسار کری اوسنے جوابا
سخت اور نالایم عرض کیے سلطان نے از روی غضب کے سات آونی اپنی اور لینے قلعہ کے تہدید کری دریں اثنا خبر
خانخانان قتلی حاکم بیانہ پہونچی سلطان نے بیانہ کو اوسکے تیز دیکر خواص خان کو عنایت ملکیا بعد اچیندروز معتمد
بیانہ سرنجام تعین ہوا اور عماد اور سلیمان کو شمس آباد اور جلیسر اور سکلورا اور شاہ آباد اور پرگنات دیگر عنایت ہوئے اور عالم خان
ناغر حاکم میوات اور خانخانان نوحانی جاگیردار ربری کے حکم ہوا کہ با خواص خان متفق ہوکر بہ تسخیر قلعہ دہولپور مصروف ہون
اور اوس محال کو رای مانک دیو سے لیکر تصرف کرین خوانین بموجب حکم دہولپور مین گئے رای مذکور بمجادلہ و مقابلہ پیش آیا
اور ایک جماعت کثیر کشتہ ہوئی اور خواجہ بین کہ دلاوران سے تہا بشہادت پہونچا جب یہ خبر سلطان سکندر کو پہونچی روز جمعہ
ششم ماہ رمضان سنہ ۹۰۶ مین سنبھل سے جانب دہولپور گیا جب کہ دہولپور مین پہونچا رای مانکدیو راجہ وہان کے نے فرار
کیا اور متعلقان خود کو قلعہ مین متحصن کرکے گوالیار مین گیا محافظ تہای او سکے تاب صدمہ سکندری نہ لائی نیم شب قلعہ سے
برآمد ہوکر بہاگ گئے علی الصباح قلعہ مفتوح ہوا سلطان اندرون آیا اور دوگانہ شکرانہ ایزد یگانہ کا بتقدیم پہونچایا اور
لوازم فتح کے بجا لایا اور لشکر سلطان نے دست تاراج کہولا اور باغات نواحی دہولپور کو کہ تا ہفت کروہ سایہ انداز تہے
جڑ سے اوکہاڑ ڈالے سلطان نے ایک ماہ دہولپور مین مقام کیا اور پہر گوالیار گیا اور مردم لودہی کو مع اکثر امرای وہان
چہوڑکر از آب چنبل عبور کیا اور در کنار آب عرف مندکی کے دو ماہ مقام کیا بواسطہ زبونی آب بیماری آدمیون پر پڑی راجہ
گوالیار نے وکیل بملازمت سلطان بہیجا اور طلبگار صلح کا ہوا اور سعید خان اور بابو خان اور رای گنیش کہ سلطان سے بہاگکر
اوسکی پناہ لے گئے تہے تمامون کو قلعہ سے برآورد کرکے رخصت کیا اور پسر کلان اپنے بکر ماجیت کو خدمت سلطان
مین بہیجا سات خلعت اور اسپ نوازش کے سرفراز ہوا اور رخصت مراجعت کی پائی سلطان بعد از صلح بسوے
آگرہ معاودت فرما ہوا جب کہ دہولپور مین پہونچا اوس محال کو بہی براجہ مانکدیو کو بخشش کرکے بیانہ مین کہ مستقر سریر خلافت
تہا تشریف لایا اور ایام برسات وہان آخر کیے اور بعد از طلوع ستارہ سہیل ماہ رمضان سنہ نہصد اور دس مین جہت
تسخیر قلعہ مندرایل کہ یہہ قلعہ عملداری کروی مین واقع ہے لوای عزیمت بلند کیا اہل قلعہ کے از روی عجز امان چاہ کر قلعہ کو سونپ گئی سلطان
نے بتخانہ اور کلیسا وہان کے خراب کرکے مسجد کی بنا کری راقم نے بچشم خود دیکہا کہ وہ مسجد کے نیچے تالاب ہے فقط نشان مسجد ہے اور قبر میان محمد
کی بہی اندر قلعہ کے موجود ہی اور میان مکن اور مجاہد خان کو وہان چھوڑکر خود بہ تاخت تاراج اوس نواحی کی حرکت فرمائی اور خلق بسیار قتل اور
اسیر کری اور باغات اور عمارات کو ویران کیا اور بسعادت غزا استسعاد پائی یہان بہی ایک بزرگوار کی قبر متصل قلعہ مذکور کے واقع ہے اور
یہ بزرگوار باسم مردان غیب مشہور و معروف ہی قبر انکی نہایت عمدہ و دلچسپ مکانمین واقع ہے ایک یہ کرامت آپکی مشہور و موجود ہی یعنی
پائینتی پر بہت بلندی سے پہاڑ کے ایک درخت سوتیا کا قدرتی ہے اور اوسکی فقط دو شاخین ہین قریب ایک ہات کی ہرد و بلند ہونگی سنا گیا کہ صد ہا
سال سے یہ درخت سرسبز ہے اور جو کہ پہول اوسمین آتے ہین یہ کرامات ہی کہ قدرت سی وہ پہول قبر پر ہوا لے آتی ہے دیگر جای پر نہین گرتا ہے

اگرچہ چند روز توقف کیا اور اوس ولایت کو باعظم ہمایون مسلّم رکہا اور ولایت بہار کی دریا خان پسر مبارک خان کو
مرحمت کی اس سال مین گرانی غلہ بمرتبہ غایت ہوئی بنا بر آن سلطان نے واسطہ رفاہ خلایق کے تمام ولایت اور قلمرو
اپنی مین زکوٰۃ غلہ معاف کی اور فرامین منع زکوٰۃ کے صادر فرمائی اور اوسجگہہ سے کوچ کرکے بجانب قصبہ سارن کہ بیچ
قبضہ زمینداران تہا عزیمت کی اوسکو بجاگیر مردم قصبات مقرر کرکر جونپور مین آیا اور شش ماہ وہان اقامت کرکے جانب پٹنہ عزیمت کی
اور نیت یہہ تہی کہ سلطان نے سالباہن سے دختر طلب کری تہی اور اوسنے سر اطاعت فرمان سے پہیر کر دختر دینا قبول
نہ کیا تہا سنہ ۹۰۱ھ مین سلطان جہت انتقام جانب پٹنہ کے روانہ ہوا جب وہان پہونچا ملک کو خوب تاخت و تاراج کیا اور
آبادی سے اثر باقی نچہوڑا جو کہ قلعہ باندہو کہ محکم ترین قلاع اوس ولایت سے ہے اور ہر چند جوانان مردانہ نے ترددات
رستمانہ کئے الا کچہہ پیش نگئی وہان سے معاودت کرکے جونپور مین آیا اور چند روز وہان اقامت کرکے پرداخت امور
سلطنت اشتغال کیا درین اثنا جناب مبارک خان نوہی موجی خیل کہ بعد از باربک شاہ جونپور حوالہ اوسکے ہوا تہا درمیان
آیا مبارک خان سے ہر چند درخواست کی کہ بلطائف الحیل گذرانی فایدہ نہوا حکم ہوا کہ حاصل چند سالہ موافق بربست شاہی
اوسسے بازیافت کرین ایک روز بادشاہ چوگان بازی مین متوجہ تہا در اثنای باختن چوگان سلیمان پسر دریا خان شروانی
بچوگان ہیبت خان لگا اور سر پر سلیمان کے پہونچا جسسے باہم اونکی مناقشہ ہوا اور رنجش زیادہ ہوئی خضر خان برادر سلیمان
نے جہت انتقام قصد کیا اور چوگان اوپر سر ہیبت خان کے مارا غوغای عظیم برپا ہوا محمود خان اور خانخانان نے ہیبت خان
کو تسکین دی اور بمنزل خود لیگئے اور سلطان میدان سے برآمد ہوکر محل مین گیا اور بعد چار روز کے پہیر چوگان بازی کو سوار ہوا
اثنای راہ مین شمس خان اقربای ہیبت خان سے کمین گاہ مین استادہ تہا جب خضر خان برادر سلیمان وہان پہونچا چوگان سر
پر اوسکے مارا سلطان نے شمس خان کو بہت ذلیل کروایا اور سلطان دلگیر ہوکر واپس ہوگیا اور محل مین تشریف لیگیا
اور امرا سے بدظن ہوگیا بعض امرا کو کہ دولتخواہ اور مخلص جانتا تہا بہ پاسبانی خود تعین کیا کہ وہ جماعت مسلح ہوکر چوکی دیتے
تہی درین ضمن بعض امرا نے ارادہ فساد مصمم کیا البتہ بست و دو شخص امرا نے اتفاق کرکے شاہزادہ فتح خان بن سلطان
بہلول کو سلطنت پر بیٹہنے کی تحریک کی اور سوگند اور قول درمیان دیگر ارادہ غدر و فتنا کا کیا شاہزادے نے
اس راز کو مادر خود اور شیخ طاہر سے کہ مرشد اور اوستاد اوسکا تہا ظاہر کیا اور اس راز کو بد اندیشون نے افشا
کر دیا شیخ مذکور نے و نیز مادر اوسکی نے شاہزادہ کو نصیحت کی اور قرار پایا کہ اس تذکرہ کو آگے سلطان سکندر کے
لیجاکر خود کو لوث بغی سے پاک کرے شاہزادہ نے ایسا ہی کیا اور حقیقت کو محل خاص مین بعرض سلطان پہونچایا سلطان نے کہ
اس حقیقت سے آگاہ ہوکر براہ دور اندیشی جہت انطفای نایرہ فساد اوس گروہ کو آوارہ کیا یعنی ہر ایک کو ہر طرف جدا جدا بہیج دیا
اور اس طرف سے خاطر جمع کرکے سنہ ۹۰۵ھ مین جانب سنبہل نہضت کی جو کہ ہوائے اوسجگہہ کی اور سیر و شکار
وہان کی پسند خاطر شریف ہوئی تہی چہار سال اوسجگہہ اقامت کری و بامورات سلطنت باعیش و آرام
گذرانی بیشتر اوقات شکار و چوگان بازی مین مصروف رہتا اور فضیلت مآب معرفت دستگاہ شیخ جمالی
کنبوہ کہ سفر بحر و بر سے مراجعت کرکے دہلی مین آئے تہے سلطان نے رقعہ منظومہ بہیجکر اونکو طلب کیا اور دو
سال باہم مخطوظ اور مسرور رہے اور اکثر صحبت سفر درمیان رہتی درین اثنا بنا بر بدعملی اور زشت کرداری
اصغر حاکم دہلی خواص خان حاکم ماچہوارہ کو حکم بہیجا کہ اصغر خان کو گرفتار کرکے بدرگاہ بہیجے اصغر خان سے

اور مقاطعات میں تھا سلطان محاصرہ میں اوس کے مقید ہوا اور بجانب گشت کے مضافات پٹنہ سے تھا متوجہ ہوا راجہ [illegible] ان کے رفتے دستور بالا
اور اطاعت قبول کی سلطان کنت کو اوسی پر مسلم رکھ کے بجانب پٹنہ قرار کیا سلطان نے اصلاح خبر [illegible] شیاطین اور ملکی جمع
کر کے اوس کے تعاقب میں بھیجا جو سلطان بابل پہونچا دست اخت و تاراج اوس ولایت کی کہول کر باغات اور عمارات کو خراب کیا اور [illegible]
ہمایوں کے آیا مگر چہ شیر خان لوحانی کو کہ اجمل و عاقل تھی زمان زمانہ سے نہایت تر تھی جا کے عقد میں لایا و جانب شمسا باد کو [illegible]
اور پشت [illegible] اوسی جگہ اقامت فرما کر بطرف سنبھل روانہ ہوا اور اوس جگہ سے پھر شمسا باد آیا اور میان راہ کے موضع [illegible]
ما و ای متمردان کا تھا خراب کیا اکثر اوس فرقہ باغی کو قتل کیا اور شمسا باد میں پہونچا اور ایام برسات وہاں گذرا کر سنہ نو سو [illegible]
کو شمال راجہ بھید کے بصوب ولایت نہضت فرمائی راہ میں اکثر مواضع متمردان خراب کیا اور جو گہاٹ کٹہائی کے پہونچا [illegible]
بہید گاؤں آیا اور جنگ کر کے ہزیمت پائی اور جانب پٹنہ کے بھاگا سلطان تعاقب کرتا ہوا پٹنہ پہونچا راجہ بھید نے جانب [illegible]
فراری اور اثنا راہ میں فوت ہو گیا سلطان نے جانب [illegible] کے اعمال پٹنہ سے حرکت کی جو اوس جگہ پہونچا [illegible]
اور جنگل نہایت گران ہوئی سلطان نے جانب جونپور کوچ فرمایا اکثر اسپان اس سفر میں ضائع و تلف ہو گئی وہاں تک کہ [illegible]
رکہتا تھا اوس کے پاس صرف دس گھوڑے [illegible] رائی [illegible] پسر رائی بہید اور سائر زمینداران نے سلطان حسین شرقی کو لکھا کہ لشکر
میں سلطان سکندر کے اسپ نہیں ہیں بہت تلف ہو گئے اب فرصت غنیمت ہے سلطان نے با جمعیت بسیار اور [illegible]
اور ادہر سے سلطان سکندر کے روانہ ہوا سلطان گذر کنت سے عبور کر کر جنار میں آیا اور وہان سے بنارس گیا اور
خانخانان کو [illegible] سال باہن پسر رائی بہید کے بھیجا تا اوس کو دلاسا کر کے لاوے [illegible] کر کے بنارس کے پہونچا سلطان سکندر
بسرعت تمام اوپر سلطان حسین کے گیا اوس اثنا میں سال باہن ہی بملازمت پہونچا جب صفوف حرب کی باہم مقابل ہوئیں اور جنگ سخت
اتفاق پڑا ناگاہ ہزیمت سپاہ سلطان حسین پر پڑی اور سلطان حسین سر ہند کو گیا سلطان سکندر نے مع یک لاکھ سوار کے تعاقب
سلطان حسین کا کیا اور بعد نو روز کے واپس آ کر لشکر میں ملحق ہوا جب سا کہ سلطان حسین جانب بہار گیا ہے سلطان سکندر بھی
متوجہ بہار ہوا سلطان حسین باستماع اس خبر کے ملک کندو کو حصار بہار میں چھوڑ کر خود کہلگانو از توابع لکھنوتی کے گیا سلطان
سکندر نے مقام دیوبار سے فوج پر ملک کندو کے تعین کری کہ وہ تاب مقاومت نہ لا کر بھاگ گیا اور بہار تصرف سلطان سکندر کے
میں آئی پھر سلطان سکندر محبت خان کو با چند امرا بہار میں چھوڑ کر خود درویش پور میں گیا اور خانجہان اور سرداران
چھوڑ کر بجانب ترہت [illegible] کی اور رائی وہاں کے نے استقبال کر کے اطاعت کی اور چند لکھ تنکہ جرمانہ قبول کیا سلطان
مبارک خان کو واسطہ تحصیل اوس زر کے چھوڑ کر پھر درویش پور میں آیا اور لشکر گاہ میں اپنے ملحق ہوا اثنا دہم شوال
سنہ نو سو ایک میں خانجہان نے وفات پائی سلطان نے احمد خان پسر کلان اوس کا بخطاب اعظم ہمایوں ممتاز کیا
اور بزیارت شیخ شرف الدین یحیی منیری عزیمت کری اور فقرا و مساکین کو نوازا اور پھر درویش پور میں آیا اور وہاں سے
بر سر سلطان علاء الدین بادشاہ بنگالہ کے روانہ ہوا جو تغلقپور کے پرگنہ بہار سے ہے پہونچا سلطان علاء الدین
نے پسر اپنے کو بطریق طلایہ کے بھیجا استقبال کے طور پر بعدہ سکندر نے محمود خان لودی اور مبارک خان لوحانی کے
بمقابلہ اوس کے تعین کیا اور موضع بار میں طرفین باہم ہوئے اور بالآخر سخنان صلح کر کے یہ قرار پایا کہ باہم دیگر ایک دوسرے
کے ولایت میں مزاحم اور دخل نکریں اور مخالفان کو پناہ نہ دیں بعد از صلح محمود خان اور مبارک خان نے مراجعت
کی [illegible] پٹنہ [illegible] مبارک خان فوت ہوا لیکن سلطان سکندر صلح پر راضی ہوا اور تغلقپور سے درویش پور میں

اپنے سے مقرر کی تا خیال نامسد نگر سکے اور وہان سے کالپی مین آیا اور اعظم ہمایون پسر شاہزادہ خواجہ بایزید کو نیز دیگر محمود خان
لودی مقرر فرمایا اور بجانب بکسر جیپر ہو کر روانہ ہوا تاتار خان حاکم وہان کا لوازم بندگی اور دولتخواہی کی بظہور لایا سلطان نے جیپرہ
کو ساتھ اوس کے مقرر فرمایا اور بصوب گوالیار کوچ کیا اول خواجہ محمد فرملی کو باخلعت خاص نزد راجہ مان گوالیار
کی بھیجا راجہ نے اطاعت کری برادر زادہ خود خدمت مین بھیجا سلطان نے طرف بیانہ کے حرکت کری سلطان اشرف
پسر احمد سلطان جلوانی بدا ما القیلو سے پیش آیا سلطان نے فرمایا کہ بیانہ چھوڑ دے کہ بعوض اوس کے جلیسر
اور چندوار اور ماربرہ اور سکیٹ ساتھ تیری دیا جاوے سلطان اشرف عمر خان سروانی کو ہمراہ لیکر بیانہ مین
آیا اور ملک قلعہ کی یاد اوس کے سپرد کر کے جو قلعہ مین آیا پچھر دی اور نا تجربگی روزگار سے سپر نیزی کے اوپر پتنہ کی
کھینچی اور نقض عہد اپنا کر کے قلعہ کو مستحکم کیا درین اثنای سلطان بجانب آگرہ کہ ایک موضع تھا
توابع بیانہ سے شکار ماہی اور دفع رطوبت اور حرارت ہوا کنار دریای جمن کے آیا تھا ہیبت خان
جلوانی کہ توابع اشرف سلطان سے تھا در قلعہ آگرہ متحصن ہوا سلطان نے چند کس امرائے سے
بر سر آگرہ کے چھوڑ کر خود بجانب بیانہ مین گیا اور محاصرہ مین مبالغہ کیا جو کار سلطان اشرف پر تنگ ہوا از روے
عجز امان چاہی اور سنہ ہشتصد و نود و ہفت بیانہ فتح ہوا سلطان نے اوس محال کو خانخانان فرملی پر گذاشت کرا در
سلطان اشرف کو اخراج کر کے جانب دہلی مراجعت کی اور بست و چار روز دہلی مین توقف کیا درین اثنا خبر آئی
کہ زمیداران جونپور بتخصیص بچگونیان قریب یک لکھ سوار اور پیادہ جمع کر کے مبارک خان حاکم جونپور کو کہ جانب
سلطان سے تھا ہیجان کرتے ہین اور شیر خان برادر اوسکا شہادت پہونچا مبارک خان گذرات جوسی
اب گنگ سے گذرتا تھا بدست ملا خان کے گرفتار ہوا درین حال رای بھید راجہ ولایت پٹنہ واقف ہو کر
مبارک خان کو اسیر کیا باربک شاہ نے غلبہ اوس قوم کا جانکر جونپور سے برآمد ہو کر پیش محمد خان فرملی کہ
ساتھ کالا پہار کے اقتدار رکھی گیا سلطان سکندر در سنہ نو سو مینا کوہ کے اوس طرف توجہ کری جو دا کہ
پہونچا باربک شاہ با جمیع امرا خدمت مین آیا اور بالتفات بادشاہ سرفراز ہوا رای بھید نے مہابت شاہی سے
اندیشہ مند ہو کر مبارک خان نوحانی کو خدمت مین سلطان کے بھیجا اور سلطان وہان سے بکھر مین آیا خبر
آئی کہ باربک شاہ غلبہ ہنوز زمیداران کی جمعیت تمام کر کے مقابلہ مین آیا اور کارزار کری آخر الامر شکست سپاہ کفار پر
پڑی ہر طرف متفرق ہوئے اور غنیمت بسیار بدست سپاہ اہل اسلام کے پڑی سلطان با فتح اور فیروزی جونپور مین گیا اور
باربک شاہ کو مرتبہ دوم پھر اوس جگہہ چھوڑ کر مراجعت کری اور نواحی قصبہ اودہ مین ایک ماہ سیر اور شکار گذرانا جبکہ بکھر
مین پہونچا خبر آئی کہ باربک شاہ غلبہ زمیداران سے جونپور مین نہین جاسکتا ہے سلطان نے محمد خان
فرملی اور اعظم ہمایون اور خانجہان اور خانخانان نوحانی کو راہ اودہ سے اور مبارک خان کو راہ کڑہ سے تعین
کیا تا باربک شاہ کو مقید کر کے بدرگاہ بھیجے خوانین مذکور نے بموجب امر اعلی عمل کیا جو
باربک شاہ ملازمت مین پہونچا اوسکو حوالہ ہیبت خان اور عمر خان سروانی کے کیا سلطان نے
خود نواحی جونپور سے عزیمت قلعہ چینار کی کری بعضے امراے سلطان حسین شرقی کے کہ وہان
تھے جنگ کر کے ہزیمت پائی اور قلعہ مین متحصن ہوئے جو قلعہ نہایت مضبوطی اور محافظت

پیشتا شاہزادہ باربک کو دیا اور راہ چندوار سے دھولپور مین گیا راے دھولپور نے استقبال کرکے چند من طلا پیشکش کیا اور داخل دولتخواہان ہوا سلطان
نے وہان سے کوچ کرکے پرگنہ باری مین نزول کیا اقبال خان حاکم باری نے لوازم بندگی ادا کیا اور چند من طلا پیشکش گذرانا سلطان نے باری اوسی کو مسلم
رکھی اور وہان سے جانب الکھاپور کرکے نواح رنتھنبور پہنچے سے کوچ کیا اور اوس ولایت کو تاخت و تاراج کیا اور تمام باغات اور زراعت اوس
ملک کی خراب اور برباد کرکے دہلی مین آکر قرار لیا اور مدت تک باعدل و انصاف اور عیش و نشاط گذرانا پس از مدت بعد از ایام برسات
وقت طلوع ستارہ سہیل جانب گوالیار کوچ کیا راجہ مان حاکم گوالیار نے بہ اطاعت و انقیاد پیش آکر ہشتاد لاکھہ تنگہ پیشکش کئے اور سلطان
نے گوالیار بدستور اوسکو مسلم رکھکر وہان سے اٹاوہ آیا اور راے سکیت سنگہ پسر راے داند سے اٹاوہ کو تغیر کرکے پھر جانب دہلی کی مراجعت کی بسبب
حرارت گرما اثناے راہ مین بیمار ہوکر نزدیک موضع ملالی اعمال پرگنہ سکیت ۸۹۴ھ مین اس تنگناے فانی سے جانب ملک جاودانی کے رحلت
کری مدت سلطنت اوسکی اڑتیس سال اور آٹھہ مہینے اور آٹھہ دن تھی تاریخ وفات اوسکی ایک فاضل نے یہ کہی ہے ؎

بہ نہصد و نود و چار رفت از عالم ؛ خدیو ملکستان و جہان کشا بہلول

ذکر سلطان سکندر

جب سلطان بہلول راہی ملک بقا ہوا نظام خان دہلی مین تھا بمجرد استماع اس خبر کے بسرعت تمام قصبہ جلالی مین کہ لشکر سلطان بہلول کا
وہان تھا پہونچا اور تابوت سلطان کا دہلی کو روانہ کیا اور باتفاق خان جہان و خانخانان فرملی اور خانخانان اور اکثر امرا
روز جمعہ ہفتم شعبان ۸۹۴ھ در قصبہ جلالی سلطان سکندر کو بر سریر جہانداری اور فرمانروائی جلوس دیا اور سلطان
سکندر سے مخاطب ہوا اوس وقت چھہ پسر رکھتا تھا اول ابراہیم خان دوم جلال خان سوم اسمعیل خان
چہارم حسن خان پنجم محمود خان ششم شیخ اعظم ہمایون اور امراء کبار نامدار سے پچاس اور تین کس حاضر تھے
بلباسہاے بادشاہانہ اور خلعت ہاے خسروانہ اور مناصب بلند خاطر پسند سے سرفراز ہوئے اور نوید عدل و داد اور مژدہ امن و امان کا گوش
خلائق کو پہونچا اور کارخانہ سلطنت مین بعد از ایام معدودہ کہ استقلال تمام بہم پہونچا پس چند روز جانب پرگنہ رپڑی کے توجہ کری عالم خان
برادر سلطان چند روز قلعہ رپڑی مین متحصن ہوا آخر گریختہ ہوکر پیش علی خان اور تاتار خان لودی کے پٹیالہ مین
گیا سلطان نے رپڑی کو خان خانان نوحانی پر مقرر کرکے بہ اٹاوہ توجہ لایا اور ہفت ماہ اوسجگہہ گذرانی اور عالم خان
برادر خود کو ہاتھہ مین لا کر اعظم ہمایون سے جدا کرکے ولایت اٹاوہ کی ساتھہ اوسکے مرحمت کری اور
ملک اسمٰعیل خان بن یونس خان ناعر کو واسطے صلح پیش باربک شاہ کے جونپور کو روانہ کیا اور خود بر سر عیسی خان
حاکم پٹیالہ کے گیا کہ اوس نے سر اطاعت سے کھینچا تھا عیسی خان بعد از مقابلہ و مقاتلہ زخمی ہوا اور از روے عجز
و انکسار کے اطاعت کرکے گھایل ہوا اور اوسی زخم سے فوت ہوا درین اثنا راے گنیش کہ ایک امراے باربک شاہ
کا اور دولتخواہان مین اوس کے تھا اور سلطان سے آکر ملا پٹیالہ ساتھہ اوس کے مرحمت کیا
اور اوپر سر باربک شاہ کے عزیمت کری باربک شاہ بھی استماع اس خبر سے بمقابلہ و مقاتلہ پہونچا
اور طرفین قنوج مین تلاقی ہوئی اور بجنگ اعظم پیش آئے باربک شاہ ہزیمت پاکر بجانب بداؤن
گیا سلطان نے تعاقب کرکے بداؤن کا محاصرہ کیا باربک شاہ نے از روے عجز و انکسار کے ملازمت کری سلطان نے
اوسکو بساط التفات کی مسرور کرکے ہمراہ لیا اور جونپور کو گیا اور باربک شاہ کو بدستور سابق سریر مرتبہ پر اجلاس دیا اور پرگنات جونپور کے
اپنے ادمیون کے جاگیر کرکے ہر جگہہ داروغہ اور حاکم چھوڑے اور خدمت مین باربک شاہ کے چند کس معتبر

مقید بزنجیر کرکے قطب خان کو سپرد کیا اور سلطان حسین نے پیادہ پا ارادہ کیا اور بلکہ جہان تک حرم محترم سلطان حسین
کے تھے قبضہ مین آئے سلطان بہلول نے خواجہ سرا نامزد فرمائے تا حرم سلطان موصوف کو بحفاظت تمام
نگاہ رکھیں اور بعد تھوڑی دیر کے بعزت اور حرمت تمام بیچ خدمت سلطان کے بھیجے سلطان بہلول نے
بعض پرگنات مثل کنبیلہ اور پٹیالہ اور سکینت اور کول اور جلالی کہ بیچ قبضہ سلطان کے تھے قبضہ مین لیا تو واقب حد سے گذرا سلطان
پھر کر نزدیک موضع رام بجوار اعمال ریڑی کے مقابل پر استادہ ہوا آخر کو صلح اور یہ شرط قرار پائی کہ سلطان بہلول اور سلطان حسین ہر ایک
حدود اپنی پر قائم رہین بعد از صلح ہر ایک نے ولایت مین اپنی معاودت کری سال دوم سلطان حسین پھر بھڑکانے ملکہ
جہان بی بی کے نقض عہد کرکے باجمعیت بسیار برسر سلطان بہلول آیا اور نواحی موضع سونبہار مین محاربہ بسخت واقع ہوا سلطان حسین با
پھر شکست پاکر ریڑی مین گیا سلطان بہلول قریب موضع دھوبہ نو کے مقیم ہوا اور بہت مال لودھیان کے ہاتھ آیا جب سے
ملک بہلول کو اور بھی قوت زیادہ ہوگئی بیچ اس عرصہ کے خبر فوت ہونے خانجہان لودہی کی پہونچی سلطان بہلول نے
اوسکے پسر کو خطاب خانجہان کا دیکر بجای پدر کے مقرر کیا اور وہان سے پھر سلطان حسین ریڑی مین گیا بعد ہونے
محاربہ اور مقابلہ کے فتح اور فیروزی حاصل ہوئی سلطان حسین شکست پاکر دریای جمن سے گذر کر راہی ہوا اور تھوڑی فرزند
اور عیال سلطان حسین لیکر آب جمن مین ڈوب کر راہی عدم کے ہوے اور سلطان حسین بنہزار شرمندگی و ندامت کے گوالیار مین
پہونچا تاکہ اوس راہ سے متوجہ جونپور ہووے راے کرن سنگھ راجہ گوالیار باطاعت پیش آیا اور خادمانہ سلوک کیا
چند لاکھ روپیہ نقد اور خیمہ سراپردہ اور اسپ اور فیل اور شتر پیشکش کیے اور کچھ فوج ہمراہ دی تاکہ کالپی مین پہونچا کر معاودت کرین
درین ضمن سلطان بہلول نے بقصد اٹاوہ نہضت کری اور ابراہیم خان برادر سلطان حسین اور ہیبت خان عرف کرگ انداز
اٹاوہ مین متحصن ہوئے اور تین روز تک جنگ ہوئی بعد از ان امان چاہ کر ابراہیم خان نے اٹاوہ کو سپرد کر دیا سلطان بہلول نے
اٹاوہ کو ابراہیم خان نوخانی کو عطا کیا اور چند پرگنہ اٹاوہ سے بموجب راے کے دیئے اور وہان سے بالشکر گران بر سلطان حسین
گیا اور موضع رانگانو از توابع کالپی مین بمقابلہ آیا اور مدت تک باہم طرفین مین مقابلہ رہا درین اثنا راے تلوک چند حاکم بکسر ملازمت
سلطان بہلول مین آیا اور لشکر سلطان کو پایاب سے گذرانکر اوس پہلو سلطان حسین کے لے گیا سلطان حسین تاب مقاومت کی نہ لا کر جانب
پٹنہ کے گیا راجہ پٹنہ نے استقبال کرکے چند لاکھ ٹنکہ اور چند اسپ اور فیل پیشکش کیے اور لشکر اپنا ہمراہ لیکر جونپور تک پہونچایا
سلطان بہلول نے باجمعیت کثیر علم عزیمت جہت تسخیر جونپور بلند کیا جو نزدیک پہونچا سلطان تاب مقابلہ نہ لا کر جانب
بڑایچ گیا سلطان بہلول بھی تعاقب کرتا ہوا بڑایچ گیا اور کنارہ آب راہت پر مقابلہ واقع ہوا آخر کش سلطان حسین موافق عادت
جبلی کے بعد از کارزار بھاگ گیا اور تمام مال اور اسباب اوسکا لودھیان کے ہاتھ پڑا سلطان بہلول بعد اس فتح کے سمت جونپور
کوچ کر گیا اور جونپور کو متصرف ہوا اور مبارک خان کو جونپور چھوڑ کر قطب خان اور خانجہان لودہی کو باچند امرا قصبہ مجھولی مین
رکھا اور طرف بداؤن کے متوجہ ہوا سلطان حسین فرصت پاکر باجمعیت تمام جونپور آیا امرای سلطان بہلول کی جونپور سے
مجھولی مین گئے اور وہان استقامت کرکے ساتھ سلطان حسین کے براہ مخالفت پیش آئی اور تا پہونچنی کمک کے باتفاق قطب خان
مدارا کرتے تھے سلطان بہلول نے باربک شاہ پسر اپنے کو واسطے مدد اونکی کے بھیجا اور خود بھی پیچھے سے متوجہ اوس کا ہوا سلطان حسین
تاب مقابلہ نہ لاکر بہار مین گیا جو سلطان بہلول قصبہ ہلدی مین پہونچا خبر وفات قطب خان لودہی پسر اسلام خان کہ عم سلطان کا تھا پہونچی
چند روز بلوازم تعزیت مشغول رہا بعد از ان جونپور مین گیا اور باربک شاہ کو اوپر تخت سلطنت کے جلوس دیا اور خود جانب کالپی کے روانہ ہوا اور کالپی کو اعظم ہمایون

وہ اوسکا عالم تھا جاری کیا یعنے بنام سلطان حسین کے پڑہا اور اس بات کو سلطان حسین معروض
رکھا وہان مدت تین سال کی گذر رہی تھی سلطان بایک لاکھہ سوار اور ایک ہزار فیل لیکر متوجہ دہلی کا ہوا
اور سلطان بہلول دہلی سے برآمد ہوکر نزدیک قصبہ بھتوارہ کے مقابلہ کیا خانخانان نے درمیان مین
آکر صلح قرار دی اور بعد از صلح طرفین کے سلطان حسین قصبہ اٹاوہ کو گیا اور اقامت کری اور سلطان
بہلول دہلی مین آیا بعد از چندگاہ سلطان حسین نے بدعہدی کرکے بر سر ملک بہلول کے
آیا اور سلطان بہلول دہلی سے برآمد ہوا اور نزدیک سرای لشکر میان کے باہمدگر طرفین کے چند روز
محاربہ رہا آخر الامر صلح پر انجام قیام ہوا درین ایام مادر سلطان حسین بی بی راجی نے اٹاوہ مین وفات
پائی کلیان مل پسر رای کرن راجہ کرن خلف راجہ گوالیار اور قطب خان لودی قصبہ چندوار سے گوالیار کو
گئے اور تعزیت پرسی پیش سلطان حسین کے آئے اور قطب خان نے سلطان حسین کو با
سلطان بہلول در مقام انتقام جو آئے اور پرخاش اور نفاق کا وقت پاکر از روی خوشامد کے
کہا کہ بہلول نوکرون تمہارے سے ہے اسکو دم برابری کا نہین پہونچتا ہے جب تک کہ دہلی کو تصرف
مین آپ کے نہ لاؤن مین قرار نلون گا بالطائف الحیل سلطان سے رخصت لیکر بخدمت سلطان
بہلول آیا اور کہا حیلہ اور تدبیر کرکے ہاتھہ سلطان حسین خان کے سے خلاص ہوا ہون مین اوسکو دشمنی
مین ساتھہ تمہارے مضبوط پایا تمہارے کو فکر اپنا چاہیے کرنا درین اثنا سلطان علاء الدین جسین
رحمت حق سے ملا بداؤن مین سلطان حسین خان واسطہ تعزیت پرسی کے بداؤن مین آیا اٹاوہ سے بعد
از مراسم تعزیت بداؤن کو پسر سلطان علاء الدین سے لیکر متصرف ہوا اور اس بے رحمی کو اپنے اوپر روا
رکھا اور وہان سے بجانب سنبھل گیا اور مبارک خان پسر تاتار خان حاکم سنبھل کو قید کرکے ساتھ
مین پہونچایا اور آپ ساتھہ لشکر عظیم اور ایک ہزار فیل کے دہلی مین آیا اور ماہ ذی الحجہ ۸۸۳ھ کے کنار آب جون
بگذر کھیچہ نزول کیا سلطان بہلول بیچ اون دنون کے جانب سرہند کے تھا سماعت اس خبر سے دہلی
مین آیا مدت تک محاربہ اور کارزار کا استعمال کرتے تھے اور سپاہ شرقیہ از روی انجہت اور کثرت کمال کے
غلبہ رکھتی تھی آخر الامر قطب خان نے ایک آدمی کو پاس سلطان کے بھیجا اور پیغام دیا کہ مین بندہ
احسان بی بی راجی کا ہون مین جس وقت کہ جونپور مین محبوس تھا بہت احسان میرے حق مین ظہور مین آئے
اب صلاح اوس مین دیکھتا ہون کہ سلطان بہلول سے صلح کرکے مراجعت کرو اور ولایت اوس طرف
آب گنگ کی تمہارے ساتھہ متعلق رہے گی اور جو کچھہ اسطرف گنگ کے ہے واسطے سلطان بہلول کے
واگذاشت کرو پس قطب خان نے درمیان مین آکر اسی اقرار پر صلح مقرر کرکے نزاع برطرف کیا سلطان حسین
باعتماد صلح ہر حال کو چہوڑ کر کوچ کیا سلطان بہلول نے وقت پاکر تعاقب کرکے ہر حال حسین خان کو غارت
اور تاراج کیا اب تک کہ اسباب اسپان اور فیلان بار کیا تھا بیچ ہاتھہ سلطان بہلول کے
آیا اور چالیس امرا لشکر سلطان حسین سے کہ اعیان دولت اوسکے سے تھے مثل قتلغ خان وزیر
کہ عالم العلمای تھا اور اودھو نائب غرضکہ امثال ایسے لوگون کی دستگیر ہوئی سلطان بہلول نے قتلغ خان کو

ہوئے سے اس براہ راو قرار کرپایا ہے سے برادر دوسرے کے متوہم ہوا کہ مبادا ولایت مین خلل انداز ہو تاب مقاومت کی نہ لاکر جانب قنوج کے
روانہ ہوا سلطان بہلول نی آب گنگ عبور کیا تعاقب کیا بے خبری اسباب و مال غنیمت لیکر مراجعت کری اور شاہزادہ حسین خان در سنہ ہشتصد و پنجاہ و ہفت
کو پاس بی بی راجی کے آیا جو کہ خاطر والدہ از محمد شاہ دلگیر تھی بسعی امرا اور ارکان دولت شہر قنوج کے اوپر تخت سلطنت کی جلوس دیا
جونپور مین سلطان حسین خان کو اور سلطان حسین ہی خطاب کیا اور ملک مبارک گنگ اور ملک علی گجراتی اور تمام امرا او پر
محمد شاہ کی کہ بر کنار آب گنگ کی نزدیک راجگڈہ کے فرود آیا تھا تعین کی جب کہ سلطان حسین کی نزدیک پہونچا بعض امرا کہ محمد شاہ
سے ناراض تھے جدا ہو کر ساتھ اس لشکر سلطان حسین کے ملحق ہوئی محمد شاہ معہ سوار مخصوص اگر یختہ ہو کر اندر ایک باغ کے کہ اوس نواح
مین تھا آیا لشکر سلطان حسین خان نے محاصرہ اوس باغ کا کیا محمد شاہ جو نزیر اندازی مین قدر انداز تھا دست تیر اور کمان پر لگیا اور
قبل ازین بی بی راجی نے سلاح وار جانگیر شاہ کو دلاسا دیکر پیکان تیر بارگش محمد شاہ کو دور کر دیا تھا جسوقت کہ محمد شاہ نی تیر ترکش سے
نکال کر چاہا کہ غنیم پر چلاوئن دیکھا کہ کل تیر بے پیکان ہیں اور چاہا کہ کام فرماوین تیر بے پیکان تھی آخر الامر کمان کو ہاتھ سے ڈال کر شمشیر لیا
اور چند کس کو مارا ناگاہ ایک تیر کمان قضا سے جستہ ہو کر اوپر دست مبارک کی کشادہ پایا اور گلوی محمد شاہ مین پہونچا اور اوس زخم کر
پشت اسپ سے علیحدہ ہو کر اوپر تختہ زمین کے گرا اور بشہادت پہونچا بعد ازان جو واقعہ بظہور پہونچا حق تعالی نے سلطان حسین خان
کو بادشاہ بالاستقلال کیا اور سلطان بہلول سے صلح کری اور عہد کیا کہ چار سال تک ہر کوئی اپنی اپنی ولایت پر قانع رہے
اور رای پرتاب بسبب دلاسای قطب خان کی سلطان بہلول سے ملا جبکہ سلطان حسین نے صلح کری اور نزدیک کنار حوض شمسی
کے آیا قطب خان بہلول سے ملا اور قطب خان لودی کو جونپور سے طلب کر کے اسپ اور خلعت بادشاہانہ اور فیل اور
کمر اور خنجر اور شمشیر مرصع عنایت کی اور باعزاز و اکرام تمام کے رخصت کر کے پیش سلطان بہلول کے بھیجا سلطان بہلول نے بھی شاہزادہ
کو بہ تعظیم و تکریم اور انعامات خوشدل کر کے بخدمت سلطان حسین رخصت کیا اور بعد چند روز کے سلطان نے عزیمت شمس آباد
کی کری اور اوس محال کو تصرف جونا خان سے نکالکر رای کرن دیا اور نقارہ اور علم کہ دریا خان نے بزور لیا تھا وہ رای نرسنگہ بیٹے
پسر رای پرتاب کو مرحمت فرمایا دریا خان نے اوس وقت مین فرصت پاکر باستصواب قطب خان کی نرسنگہ کو قتل کیا اور قطب خان
پسر حسین خان اور مبارز خان اور رای پرتاب نی اتفاق کر کے بہ سلطان شرقی کے متفق ہوئے سلطان بہلول کو قوت
مقاومت نرہی مراجعت کر کے دہلی مین آیا اور بعد چندگاہ پنجاب کے جانب عزیمت کری اور قطب خان لودی اور
خانخانان کو بہ نیابت خود دہلی مین چھوڑا اور ہنوز راہ مین تھا خبر پہونچی کہ سلطان حسین مع لشکر آراستہ
اور فیلان کوہ پیکر عزیمت دہلی کی کرتا ہوا آتا ہے سلطان بہلول نے بسرعت تمام معاودت کری اور
دہلی مین آیا اور باستقبال غنیم کے جاکر چند روز مین مقابلہ کیا اور ہفت روز تک طرفین سے محاربہ رہا
بعد ازان کہ معرکہ جدال اور قتال کا درازی پر پہونچا اہالیان مملکت نے صلح قرار دی کہ تا تین سال
ہر دو بادشاہ اپنی ولایت پر قانع رہین بعد از سلطان بہلول نے تین سال دہلی مین اقامت کری اور سلطان
حسین جونپور کو معاودت کر گیا اور بسر انجام ملک اور لشکر مشغول ہوا درین اثنا سلطان بہلول
پسر احمد خان میواتی کہ قبل ازین با سلطان حسین کے ملا تھا گیا جو میوات مین پہونچا احمد خان
نے تنگین خان خانان کہ امرایان بزرگ سلطان بہلول سے تھا دلاسا دیکر خدمت مین لایا درین
اثنا احمد خان پسر یوسف خان جلوانی نے سلطان سے مخالفت کر کے خطبہ اوسکے بیانہ قلعہ مین کہ

محمود دہی اور ریاست نیل کر اٹاوہ فتح خان مین بدست سلطان آئی تہی سلطان محمود کو واپس دیوین اور شمشاد آباد کو بعد از ریاست سلطان
بہلول جونا خان گماشتہ سلطان محمود سی لیوی یہی اس صلح کی سلطان محمود مراجعت کرکی جونپور گیا اور سلطان بہلول نی بہ میعاد قرار فرمان
بہ جونا خان لکہا کہ شمشاد آباد سی برامد ہوکر اوسکو حوالہ رای کرن کردی جونا خان نی بموجب نوشتہ کی عمل نہ کیا سلطان بہلول خود شمشاد آباد
گیا اور قلعہ اور شہر کو جونا خان سی لیکر رای کرن کو عطا فرمایا جونا خان نی بسبب حقیقت بہ سلطان محمود عرض کی محمود اس خبر کو سن کر پہر سلطان
بہلول پر چڑہ آیا اور نقض عہد کیا اور شمشاد آباد مین مقابلہ قایم ہوا قطب خان اور دریا خان نی لشکر سلطان محمود پر شبخون مارا ناگاہ
اسپ قطب خان سر کے بل گر پڑا اور وہ گہوڑی سی جدا ہوکر دستگیر ہو گیا سلطان محمود نی اوسی قید کرکی جونپور بہیجا اور وہ سات برس قید
مین رہا سلطان بہلول نی شاہزادہ جلال خان اور سکندر خان اور عماد الملک کو مقابل لشکر سلطان محمود بمدد رای کرن بہیجا اور خود
بمحاربہ سلطان مشغول ہوا اس اثنا مین سلطان محمود بیمار ہوا اور دوسرہ روز مین پیمانہ عمر اوسکا لبریز ہوا اور رخت ہستی کا طرف عالم باقی کی باندہا
بی بی راجی اوسکی زن دانا اور صاحب رای عاقلہ تہی باتفاق رای امرای کی شاہزادہ بہیکن خان کو اوسکی سریر سلطنت کی بٹہایا اور
محمد شاہ خطاب کیا اور ایک جماعہ امرای دولت نی باہم ان دو شاہزادہ کی صلح قرار دی کہ ولایت سلطان محمود کی بہ تصرف محمد شاہ
رہی اور جو کچہ قبضہ مین علاءالدین کی تہا سلطان بہلول متعلق رہی بعد از قرارداد محمد شاہ جونپور مین گیا اور سلطان بہلول نی جانب
دہلی کی مراجعت فرمائی جب نزدیک دہلی کی پہونچا شمس خاتون خواہر قطب خان نی کہ حرم محترم سلطان کی تہی پیغام کیا کہ تا وقتیکہ قطب خان
قید محمد شاہ مین ہی سلطان کو خواب اور آرام حرام ہی سلطان یہ بات سن کر دہلی سی اوسی مقام مراجعت کر گیا اور پہر برسر محمد شاہ روانہ ہوا
محمد شاہ نی خبر سن کر جونپور سی کوچ کیا اور شمشاد آباد مین پہونچا اور اوس محال کو رای کرن گماشتہ سلطان سی لیکر جونا خان کو دیدیا
اور رای پرتاب اگرچہ پہلی سی گزندہ بہی سلطان بہلول کی ساتہ اتفاق رکہتا تہا مگر اسوقت مین غلبہ محمد شاہ اوسی اندیشہ مند ہوکر محمد شاہ سی
مل گیا پہر محمد شاہ بکوچ متواتر سرسی مین پہونچا اور سلطان بہلول پرگنہ رپری مین آیا چند روز درمیان ہر دو لشکر محاربہ واقع ہوا محمد شاہ
نی فرمان بنام کوتوال جونپور لکہا کہ برادرم حسین خان اور قطب خان کو کہ وہ اندر بند کی ہی قتل پہونچا دی کوتوال نی عرضداشت کری کہ بی بی
راجی محافظت ہر دو کی کرتی ہین مجہکو یہ قدرت اور دسترس نہین ہی جب کہ محمد شاہ عنوان عریضہ پر واقف ہوا از روی مکر اور حیلہ والدہ کو ان
لکہا کہ برادرم حسن خان بند مین اندر کہر کی محنت تمام رکہتا ہی مناسب وہ ہی کہ خدمت والدہ شریفہ ارزانی رکہو اور بہیجا حسن خان کو آشتی دیکر بہیجہ
ولایت اودہ بی بی راجی بموجب فرمان کی روانہ ہوئی چند منزل گئی تہی کہ ایک نی وہان محمد شاہ سی بموجب حکم کی شاہزادہ حسن خان کو قتل کیا اور
یہ خبر قنوج مین بی بی راجی کو پہونچی تعزیت حسن خان کی قنوج مین کرکر راہ سی بازپس ہی گئی اور پاس محمد شاہ کی نہ آئی جب خبر واپس جانی والدہ
کی محمد شاہ نی سنی دلگیر ہوکر والدہ کو لکہا کہ ایک کس کی مرنی سی کیا غم ہی ابہی تمام شاہزادگان کو یہی واقعہ پیش آنا ہی تعزیت سب کی ایک ساتہ
کرلینا محمد شاہ عادت درندون کی رکہتا تہا ہمیشہ امرای وزرای اوس سی ڈرتی تہی سب خونریز اور خونخوار اور جبار تہا ایکدن حسین برادر محمد شاہ
نی باتفاق سلطان جلال خان کی عرض محمد شاہ پہونچایا کہ لشکر سلطان بہلول کا ارادہ شبخون کا رکہتا اور تیس ہزار سوار اور پانسو زنجیر فیل
لیکر بہ نیت سد راہ ہوئی کہ اعدا پر لشکر سی جدا ہوا اور کنارہ ہی چہرنہ کی ایستادہ ہوا سلطان بہلول نی اس خبر کو سنکر ایک فوج بمقابل اونکی تعین
کری شاہزادہ حسن خان نی چاہا کہ برادر خود شاہزادہ جلال خان کو ہمراہ لیکر ایک دو کس طلب کرا کہ اوسکی بہیجی درین اثنا سلطان نی کہا توقف کی
مصلحت نہین جلال خان عقب سی پہونچیگا یہ بات کہکر جانب قنوج کی راہی ہوا اتفاقا فوج سلطان بہلول کی بمقابلہ اونکی کہڑی تہی شاہزادہ
جلال خان بموجب طلب حسین خان کی لشکر سی محمد شاہ کی برامد ہوکر جانب چہرنہ کی روانہ ہوا اور لشکر سلطان بہلول کو جانا کہ فوج حسین خان
کی ہی نزدیک آیا مردم سلطان بہلول نی سلطان موصوف کی آگی سلطان بہلول کی لائی اور عوض قطب خان کی تصور کرکی بند مین کیا محمد شاہ قید

افغانان سے ملک بہلول کو گالی دیکر کہا کہ ہم بھی مانند بہلول کے نوکر تمہارے ہین وہ تو اندر آیا ہم کیون باہر کھڑے رہین
غرض کہ ہجوم افغانان ہوگیا جب کہ طعام سے فارغ ہوئے اور نوکر حمید خان کے متفرق ہوگئے قطب خان لودہی
نے ایک زنجیر بغل سے نکال کر آگے حمید خان کے رکھی اور کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ چند روز گوشہ مین بیٹھکر آرام کیجئے
بخیال حق نمک قصد جان تیری کا نہین کرتا ہون ورنہ جان سے مار ڈالتا آخر الامر حمید خان کو قید کر لیا اور ملک دہلی کا بلا مزاحمت
ہاتھ آیا ملک بہلول نے تاریخ ہفدہم ربیع الاول ۸۵۵ھ ہجری کو بساعت سعید و اوان حمید تخت فرمان روائی پر جلوس کیا اور سکہ اور
خطبہ بنام خود جاری کیا اور بخطاب سلطان بہلول مخاطب ہوا اور سپاہ اور امرا اور رؤسای شہر اور رعایا کو تسلی دہی
اور انعام خلعت وغیرہ خوشنود کیا اور جب کہ دہلی مین استقرار پیدا کیا بعد چند روز کے سلطان علاء الدین کو لکھا کہ مین پروردہ
اور تربیت یافتہ پدر تمہارے کا ہون آپ کی وکالت مین کارخانہ سلطنت از دست رفتہ کو رواج اور رونق دیتا ہون
اور نام تمہارا خطبہ سے دور نہین کیا سلطان علاء الدین نے در جواب لکھا کہ جو کہ پدر میرے نے تجھکو بجای فرزند پرورش
کیا ہے لہذا تجھکو بجای برادر بزرگ جانکر امر سلطنت تجھے چھوڑا اور مین نے صرف بداؤن پر قناعت کری سلطان
بہلول اس بات سے خوش ہوکر بجمعی تمام سلطنت کرنے لگا اور پرگنات نواحی دہلی پر متصرف ہوا اوسی سال مین
بجہت تسخیر ولایت ملتان اور نواحی اوسکی نہضت کی بعضے امرا نے کہ سلطنت لودہیان سے راضی نہ تھے سلطان
محمود شرقی کو یہ حقیقت لکھکر طلب کیا اور وہ ۸۵۶ھ ہجری مین جونپور سے دہلی مین آیا اور محاصرہ کیا خواجہ بایزید پسر سلطان
بہلول با امرای دیگر متحصن ہوا سلطان بہلول نے یہ خبر سنکر دیبالپور سے مراجعت کی اور موضع نریلہ مین کہ دہلی سے پندرہ
کوس واقع ہے آکر قیام کیا ہر چند تحریک سلسلہ صلح و آشتی کیا لیکن سلطان محمود نے براہ نخوت و تکبر قبول نہ کیا
اور فتح خان ہروی کو مع تیس ہزار سوار اور چالیس زنجیر فیل کی سلطان بہلول پر مامور کیا اور مقابلہ عظیم واقع ہوا جو فیل کہ فوج
فتح خان سے پیش قدمی کرتا تھا قطب خان لودہی صدمہ ایک تیر سے اوسکو بیکار کرتا تھا دریا خان لودہی کہ سلطان محمود
سے مل گیا تھا قطب خان نے اوس سے باواز بلند کہا کہ مادر اور خواہران تیری اندر قلعہ کے متحصن ہین تجھکو جانب بیگانہ سے
جنگ کرنا لائق نہین ہے بلکہ حفظ ناموس خود واجب ہے دریا خان نے کہا اگر ایسا ہے تو تعاقب نکری تو مین جاتا ہون قطب خان نے
سوگند کھائی بمجرد برگشتہ ہونے دریا خان کے ہزیمت سپاہ فتح خان پر پڑی اور فتح خان گرفتار ہوا سلطان محمود تاب اقامت
نہ لاکر بطرف جونپور چلا گیا اور سلطان بہلول کو استقامت تمام حاصل ہوئی اور بجہت تسخیر ولایت نامی دیگر بحرکت آیا اول میوات
مین گیا احمد خان میواتی نے اطاعت کی سلطان نے سات پرگنہ اوسکے لیکر باقی کو اوسے واگذاشت کیا اور احمد خان اور مبارک خان عم
اوسکی کو خدمت پر رامی کیا پھر سلطان نے میوات سے بہ قصبہ برن توجہ کری دریا خان لودہی حاکم سنبھل بھی براہ انقیاد پیش آیا اور سات پرگنہ
پیشکش کی سلطان نے وہان سے کول مین آکر کول کو بدستور سابق بہ عیسی خان مقرر رکھا اور ولایت رای پرتاب کی جو حاکم بھوگانون تھا مقرر
کی اور وہان سے جانب قلعہ ربری نہضت کی قطب خان بن حسین خان حاکم ربری متحصن ہوا بعد اندک مدت کے وہ قلعہ مفتوح ہوا خانجہان
قطب خان کو قول دیکر آگے سلطان کے لایا محال جاگیر اوسکی مسلم رکھی پھر وہان سے اٹاوہ مین گیا حاکم اٹاوہ بھی بہ اطاعت پیش آیا بعد ازین اثنا
میں سلطان محمود شرقی باغوای ملکہ جہان کہ حرم محترم اوسکی تھی سلطان علاء الدین نسبت خویشی رکھتا تھا جمعیت فراہم کرکے بر سر سلطان
بہلول آیا بموضع شمس آباد پر افواج طرفین مین محاربہ واقع ہوا دوسرے روز قطب خان اور رای پرتاب صلح درمیان لائی اور یہ قرارداد
ہوا کہ جو کچھ ملک بہ تصرف مبارک شاہ بادشاہ دہلی تھا بسلطان بہلول متعلق رہی اور جو قبضہ سلطان ابراہیم بادشاہ جونپور تھا بہ تصرف

نکال کر داخل خالصہ کرلینگے سلطان علاء الدین نے حمید خان کو پسند فرمایا اور دہلی سے کوچ کرکے برہان آباد مین
قریب امروہہ نزول کیا قطب خان اور عیسی خان اور راے پرتاپ نے وہان ملازمت کرکے عرض کیا کہ چالیس پرگنہ
داخل خالصہ کے کرتے ہین بشرط اوسکے کہ حمید خان کو قتل کرو جو حمید خان نے ولایت راے پرتاپ کی تاراج کرکے
اوسپر زن اوسکی کے متصرف ہوا تھا بنابرآن عداوت کے سلطان کو اوپر قتل حمید خان کے ترغیب کیا سلطان علاء الدین کو بکار
سلطنت مناسبت نرکھتا تھا بی فکر و تامل کے بقتل حمید خان کے حکم دیا برادران حمید خان کے خبردار ہوکر پھر حیلہ کہ
ہوسکا اوسکو قید سے خلاص کرکے فرار کیا اور دہلی مین آگئے ملک محمد جمال کہ نگہبان اوسکا تھا پیچھے سے آکر جنگ کرنے
لگا محمد جمال کو زخم نیزہ مارا اور مردم بسیار محمد خان کے متفق ہوئے اور غوغا بلند ہوا حمید خان درون حرم سرائے سلطان کے آیا
زنان و دختران و پسران سلطان کو سر برہنہ حصار دہلی سے نکالا اور خزانہ اور اسباب سلطنت پر قابض ہوا سلطان
علاء الدین زبونی بخت سے کوئی کام نہین کر سکتا تھا اور انتقام کو امروز فردا پر حصر رکھکر بواسطہ برسات کے قصبہ بداون
مین توقف کیا حمید خان نے فرصت پاکر چاہا کہ دوسرے کو بجاے سلطان علاء الدین نصب کرے جو سلطان
محمود بادشاہ جونپور خویش سلطان علاء الدین کا تھا کہ ملک بہلول نے مافی الضمیر حمید خان کو دریافت کیا اور اس
واقعہ کو سماعت کرکر سرہند سے باجمعیت تمام دہلی مین آیا حمید خان قوت و مکنت تمام رکھتا تھا مستحسن ہوا سلطان
محمود نے بادشاہ بہلول کو نچھوڑا کہ اندر شہر کے آوین بعد از عہد و قول حمید خان کی ملازمت کری بنابر
صلاح وقت ملک بہلول حمید خان سے مدارا کرتا تھا ہر روز واسطہ سلام کے جاتا تھا اور اکثر افغانان کہ روہ
سے آئے تھے ہمراہ رکھتا تھا اور بندگی اوسکی کرتا تھا کہ نیزہ سلطنت کا بلند کرے اور حمید خان کو
برطرف کردے ایکروز حمید خان نے جشن عالی ترتیب دیا اور اکثر امرا کو مہمان کیا سلطان بہلول بھی مہمان حمید خان
کا ہوا افغانان کو سکھلایا کہ تمام مجلس مین تم حمید خان کے بعضی حرکات کہ عقل اور فہم سے دور ہون کرنا ہمکو
سہل جان کر رعب اور ہیبت تمہارا اوسکے دل سے دور ہو اور تم لوگون سے خطر نکرے جو افغان حمید خان
کی ملازمت کو آئے عجیب اور غریب حرکات کرتے تھے بعضون نے کفش اپنی کمر مین باندھلین اور بعضون نے کفش
اپنی طاق مین بالاے سر حمید خان رکھین حمید خان نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جواب دیا کہ خوف چور سے
محافظت کرتے ہین بعد از لحظہ افغانان نے حمید خان سے کہا کہ بساط آپکا عجب رنگت کا ہے اگر ایک گلیم اس مین
سے ہمکو عنایت فرماؤ تو ٹوپیان بنوا کر لڑکون کے واسطے ولایت روہ مین بھیجدین تا کہ اہل عالم جانین کہ ہمکو حمید خان
کی خدمت مین حرمت ہے حمید خان نے تبسم کیا اور کہا کہ تم کو خوب انعام دونگا اور جو خوان خوشبو کے
لائے تو بعضی افغان عطر کو چاٹتے تھے اور پھولون کو کھاتے تھے اور سبزہ پان کو کھول کر اول چونہ کتھہ چاٹتے
تھے اور پھر پان کو کھاتے تھے حمید خان نے ملک بہلول سے پوچھا کہ یہ کیا کرتے ہین اوسنے
جواب دیا کہ یہ آدمی روستائی ہین ان کی خصلت وحشیانہ ہے یہ آدمیون مین کم رہے ہین غیر از خوردن اور مردن نہین
جانتے پھر جب کہ ملک بہلول حمید خان کی ملازمت کو آتا معدودی چند ہمراہ لاتا اور اکثر مردم اوسکے باہر ایستادہ رہے
ایکدفعہ حمید خان نے ملک بہلول کی مہمانی کری افغانان بزور دربان کے لات مارکر اندر چلے گئے اور کہا
کہ ہم بھی نوکر حمید خان کے ہین کیون ملازمت سے محروم رہین حمید خان نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے

بہلول بعد از وفات اسلام خان سرہند مین حاکم ہوا اور استقلال تمام پیدا کی اور قطب خان کہ پسر اسلام خان کا تھا ملک بہلول سے باغی ہو کر
پاس سلطان محمد کے کہ اوس زمانہ مین بادشاہ تھا گیا اور ملک بہلول کی شکایت کی سلطان محمد نے حسام خان کو کہ خدمتگاران اوس سلسلہ
سے تھا اور حاجی شدنی نام رکھتا تھا بالشکر بسیار برسر ملک بہلول بھیجا موضع کرہ اعمال خضرآباد سادہورہ محاربہ عظیم واقع ہوا حسام خان
ہزیمت پاکر دہلی مین گیا ملک بہلول کو قوت اور مکنت تمام پیدا ہوئی نقل ہے کہ ملک بہلول اوس زمانہ مین اپنے چچا اسلام خان کی پاس رہتا تھا
باتفاق دو اپنے یار دنکی خدمت مین سید ابن نام ایک بزرگ کی گیا اور باادب تمام بیٹھا اوس مجذوب نے کہا کہ تم مین سے کوئی بادشاہی
دہلی کی دو ہزار تنگہ مین بیچتا ہون خرید کرسکتا ہے ملک بہلول نے ایک ہزار اور سہ صد تنکہ کہ ہمیان مین موجود تھی آگے درویش کے رکھی اور عرض کیا
کہ زیادہ اس سے حاضر نہین ہے اور اوس بزرگ نے قبول کیا اور فرمایا کہ بادشاہت دہلی کی مبارک ہو اون دو یار ہمراہی نے تمسخر اور استہزا کیا
ملک نے کہا کہ دو وجہ سے باہر نہین ہے اگر کہنا بزرگ کا سچ ہوا تو یہ سودا مفت ہوا اور اگر نہ خدمت درویشان نتیجہ ثواب آخرت ہے دیگر تواریخ مین
مذکور ہے کہ ملک بہلول تجارت کرتا تھا اگرچہ تحقیق اور درست نہین لیکن ظاہرا باپ دادے اوسکے بھی تجارت پیشہ تھے اور ہند مین بھی آمد و رفت
رکھتے تھے القصہ ملک بعد از وفات اسلام خان باتفاق ملک فیروز کہ برادر اسلام خان کے عم بلکہ اوسکا تھا سارا پرگنہ سرہند کو اپنے قبضہ مین
لایا اور قوت اور استعداد پیدا کی اور سخن شیخ ابن مجذوب کی جو صغیر سن سے سنی تھی ہمای ہمت اوسکی کا ہوای سلطنت مین پرواز کرتا تھا
بعد از فتح حسام خان کی عرضداشت مشتمل بہ افعال حسام خان و اخلاص و عقیدت خود خدمت مین سلطان محمد کی لکھی اور اوس مین
ذکر کیا کہ اگر حاجی حسام خان کو قتل پہونچاوین اور منصب وزارت حمید خان کو تفویض فرماوین بندہ خدمتگار اور فرمانبردار ہے سلطان محمد
ناکردہ کاری نے سخن بہلول کو راست جانکر حسام خان دولتخواہ بیگناہ کو قتل کروایا اور حمید خان کو بہ وزارت منصوب کیا ملک بہلول وجماعہ
لودہیان یہ بات سنکر باخلاص پیش آئی اور سلطان کی ملازمت کی اور جاگیر اونکی بہ بحال ہوئی بعد از ان ملک بہلول نے از جانب
سلطان محمد با سلطان محمود خلجی محاربہ کرکے فتح پائی سلطان نے اوسکو بخطاب خانخانان سرفراز کیا اور لودھیون نے بتدریج قوت پیدا
کرکے لاہور دیپالپور سنام و حصار و فیروزہ اور دیگر پرگنات پر بزور قبضہ کرلیا ہرچند سلطان محمد نے لکھا لیکن قبول نکیا اور کمال غلبہ
بہم پہونچایا اور لوای مخالفت بلند کیا اور جمعیت فراہم کرکے اوپر سلطان محمد کے دہلی پر حملہ کیا اور محاصرہ کیا مگر فتح نہوئی لاچار سرہند کو مراجعت
کی اور خود کو سلطان بہلول مخاطب کیا اور سکہ اور خطبہ تسخیر دہلی پر موقوف رکھا اس درمیان مین سلطان محمد نے وفات پائی ارکین
دولت نے علاء الدین پسر اوسکے کو اوپر تخت کے بٹھایا الا تمام ہند مین ملوک طوائف ہوگئے لودیون کو غلبہ تمام سے
دست دیا احمد خان میواتی از مہرولی تا لاڈو سرای کہ متصل شہر دہلی کی متصرف تھا اور لودیان ولایت سرہند تا لاہور اور سامانہ
اور سنام و حصار تا پانی پت متصرف تھے اور دریا خان ولایت سنبل تا گذر خواجہ خضر کہ متصل دہلی کے ہے متصرف
اور حاکم تھا اور عیسی خان ترک کول رکھتا تھا اور قطب خان پسر حسن خان افغان حاکم ریبری کا تھا
اور رای پرتاب قصبہ بھوگانو اور پٹیالی اور کنپلہ کا متصرف تھا اور بیانہ قبضہ داؤد خان کے مین تھا اور سلطان
علاء الدین کا شہر دہلی مین باچند مواضع کے قبضہ تھا اور ساتھ ان مواضعات کے بادشاہی کرتا تھا اور گجرات
اور مالوہ اور دکن اور جونپور اور بنگالہ مین ہر ایک بادشاہ باستقلال ہوا سلطان بہلول دوسری مرتبہ جمعیت جمع
کرکے سرہند سے دہلی مین آیا اور حصار دہلی مفتوح نکرسکا پھر سرہند کو مراجعت کرگیا اس اثناء مین سلطان
علاء الدین نے قطب خان لودی اور رای پرتاب کے ساتھ دربارہ تقویت اپنے مشورہ کیا اونہون نے
کہا کہ اگر سلطان حمید خان کو منصب وزارت سے معزول اور مقید کرو تو ہم چند پرگنہ تصرف امرا سے

شری بری حدتین تحسین اور کمالخان کو اپنا نایب مقرر کیا جبکہ سرکشون نی زور پکڑا اور کمالخان اونکی تنبیہ کیواسطے مامور ہوکر اونکا مطیع کرلیا گیا تو وہ
خود اونسی ملکر دہلی پر حملہ باغیان کی گھیرہ آیا باغیون نی وزیر اعظم کی مرواڈالنی کی درخواست کی چنانچہ وزیر اعظم سرور الملک حسب الحکم محمد شاہ کی مارا گیا
بادشاہ نی گویا اپنی باپ مبارک کا قصاص لیا اور سرکشون نی اپنی عناد کی آگ بجھائی اور کمالخان کی بن آئی کہ وہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا مگر بادشاہ نی آپ تین
ایسی عیش و آرام مین ڈال دیا تھا کہ روز بروز سلطنت مین ضعف آتا گیا یہانتک کہ ایک شخص بہلول لودہی کہ سرہند کا باشندہ تھا اور بادشاہ
کیطرف سی ملتان کا صوبہ ہو گیا تھا سلطنت کا دعوی کیا اور اسکا بیان یہ ہے کہ جب مالوہ کا بادشاہ فوج لیکر دہلی سی دو میل کی فاصلہ پر آپہونچا تو بادشاہ
نی بہلول لودہی سی اعانت چاہی اور بر وقت آنی بہلول کی اوس نی [illegible] بہلول نی [illegible] مانی اور برخلاف مرضی بادشاہ کی مالوہ کی
فوج پر چڑھائی کی اور اوسکو شکست دی بادشاہ نی اس امر نمایان کی باعث سی بہلول لودہی کو خطاب دیکر ملتان کی حکومت پر مستقل مقرر
کیا اوس نی اس بہانہ سی کہ مین حسرت خان پنجابی لوٹیری پر حملہ کرونگا ملتان مین فوج جمع کرکے دہلی پر کوچ کیا اور چار مہینی تک دہلی کا محاصرہ
کیا کچھ پیش نہ گئی آخر کو ملتان کیطرف مراجعت کی سید محمد شاہ دس برس تک سلطنت کرکے سنہ [illegible] عیسوی مین فوت ہوا اور
اوسکی جگہ اوسکا بیٹا علاالدین بادشاہ ہوا

سید علاالدین شاہ

سید علاالدین ابن سید محمد شاہ اپنی والد کی وفات کی بعد سنہ [illegible] عیسوی مین تخت دہلی پر متمکن ہوا یہ شخص ختم کنندہ خاندان سادات اور [illegible]
[illegible] سلطنت دہلی اور بڑا کم حوصلہ اور اپنی باپ سی بھی زیادہ عیاش تھا اسکی وقت مین سلطنت شاہی کی یہانتک زوال آیا کہ بادشاہ کا
حکم صرف دہلی سی چند میل اردگرد تک رہگیا اور تمام صوبجات خود سر ہوگئی ہر ایک آدمی اس سلطنت مین خود مختار ہوکر حکمران ہو بیٹھی تھی اور
بادشاہ نی شہر بداون مین ایک باغ بنایا تھا اوسکی آراستگی اور زیبایش مین مصروف رہتی تھی جب چار طرف سی غدر ہونی لگا اور بادشاہت
کی کاروبار مین خلل پڑ گیا تب بادشاہ نی وزیرون کو جمع کرکی تدبیر پوچھی اونہون نی اپنی بدذاتی کی باعث یہ صلاح دی کہ وزیر اعظم حمید کو
معزول و موقوف کردین یہ سارے قباحت اوسکی ذات سی ہوئی ہی بادشاہ نی یہ سبب کہا کہ حمید خان وزیر اعظم کو قید کیا اور اوسکا یہ ارادہ تھا کہ
وزیر اعظم کو جلد مروا ڈالی مگر وزیر [illegible] بداون سی دہلی کو بھاگ گیا اور وہان جاکر تمام مال اور اسباب شاہی پر قبضہ کرکی بادشاہ کی
زنانون کو نکال دیا اور [illegible] اور اب بہلول لودہی کو لکھ بھیجا کہ میدان خالی ہی آپ جلد تشریف لائی بادشاہ دہلی
کو [illegible] بہلول نی اوسکا پہل کھائی اوس ذی حوصلہ اور بلند نظر سردار نی فورا کوچ کرکی دہلی مین پہونچکر تاج شاہی سر پر
رکھا اور سنہ [illegible] مین تخت [illegible] فرمایا اب سیدون کا خاتمہ ہوا اور افغانون کا خاندان قایم ہوا علاالدین پست ہمت [illegible] اپنی
مقرر کر دالی اور اٹھائیس برس تک اپنی سیرگاہ اور باغ مین جو بداون مین ہی [illegible] فرصت سے زندگی کرکے سنہ [illegible] عیسوی مین [illegible]

در بیان سلطان بہلول لودی کہ لوای سلطنت [illegible] ہند مین بلند کیا اور خالد کی بجز اسکی کوئی اس طبقہ سی سریر خلافت
پر متمکن نہوا تا آخر ایام سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر بن سلطان بہلول مشتمل برسہ فصل فصل اول
در ذکر سلطان بہلول فصل دوم در ذکر سلطان سکندر فصل سوم در ذکر سلطان ابراہیم

فصل اول در ذکر سلطان بہلول

از مولف تاریخ ابراہیم شاہی اور مصنف نظامی منقول ہے کہ ملک بہلول لودہی برادر زادہ سلطان شاہ لودہی کا ہے کہ زمان سلطان مبارک شاہ
مین کہ سید خضر خان اسلام خان خطاب رکھتا تھا اور امرای کبار اوس سلسلہ سی در سرہند جاگیر مقرر تھی اور حکومت اوس نواحی کی کرتا تھا اور چو
آثار رشد اور تمیز کی برادر زادہ اپنی مین دیکھی اوسکو فرزندی مین قبول کیا اور وقت وفات کی اپنی قایم مقامی کی وصیت کرکی داعی اجل کو لبیک کہا ملک

اثنا ہی راہ مین جو لوگ پیر محمد سے لڑے تھے اونہوں نے پیر محمد کی مزاحمت کی تھی ۱۲ دسمبر ۱۳۹۸ عیسوی کو خود تیمور ۹۲ دستہ سوار ان کی لیکر اور دریای سندھ پایاب اوتر کر پیر محمد کی مدد کو پہونچا اور اون لوگون کو قتل اور ملک کو برباد کیا وہان سے دہلی کی طرف متوجہ ہوا جب تیمور کنارہ جمنا پر پہونچا اوسکی ہمراہ ایک لاکھ قیدی تھے اون سب کو دفعۃً قتل کرایا اوسوقت جمنا خون سے بہنے لگی تھی کہ ہندوستانی لوگ یہ بات دیکھکر نہایت حیران ہوئے تیمور کی آزمودہ کار سپاہ نے خوب لڑائیان کی اور جرات کی شکست دی دشمن گجرات کی طرف بھاگ گیا جب تیمور دہلی مین داخل ہوا بعد چند روز کے لوگون نے اوسکے نوکرون پر شرارت کرنی شروع کی اور رؤساے شہر نے بہ جور وپیہ کہ بطور نذرانہ حفاظت شہر کے قبول لوٹ کی دینا منظور کیا تھا وہ ادا نہ ہوا اوسوقت تیمور نے صورت ہنگامہ دیکھکر حکم قتل عام کا دیا اور شہر کو خوب لوٹا جب کہ دن تیمور نے آپ کو شاہنشاہ ہند مشہور کیا سولہ دن وہان رہ کر کوچ کیا میرٹھ کو لوٹتا ہوا اور شہرون کو برباد کرتا ہوا سندھ کے کنارہ پہونچا اور کابل کی راہ سمرقند کو چلا گیا اور ۱۴۰۵ عیسوی مین تیمور مرگیا — اور اکبر نامہ مین ابو الفضل نے لکھا ہے کہ امیر تیمور شب منگل کی رات ۲۵ شعبان ۷۳۶ ہجری مین خطہ کش مین بطن تکینہ خاتم سے پیدا ہوا ابتدا سے تیمور کو شکار اور پیکار کیطرف بہت توجہ تھی ۷۶۲ ہجری مین امیر ترغای مرگیا تاریخ ۱۲ رمضان ۷۷۱ ہجری مین امیر تیمور بلخ مین تخت سلطنت پر بیٹھا امیر تیمور نے اپنے عہد سلطنت مین اتنے ملک اپنے تصرف مین کئے خوارزم ترکستان خراسان عراق فارس مازندران کرمان دیار بکر مصر شام روم اور جس بادشاہ نے امیر تیمور کی اطاعت کی وہ محفوظ رہا اور جس نے مخالفت کی وہ برباد ہوا اور امیر تیمور نے ہیر کردن ۷۹۰ ہجری مین اصفہان کو قتل کروایا بعد ازان پارس کی طرف آیا اور دشت قبچاق کو کہ طول اوس جنگل کا ہزار فرسنگ اور عرض چھ سو فرسنگ ہے بذات خود فتح کیا پھر ایران مین آیا ۷۹۵ ہجری مین منصور شاہ کو کہ کلاہ سرکشی سر پر رکھتا تھا شیراز مین قتل کروایا بعد ازان بغداد کو فتح کیا پھر گرجستان کو گیا اور فتحیاب ہوا اور تاریخ ۱۰ محرم ۸۰۱ ہجری مین سندھ سے عبور کرکے ہندوستان مین آیا اور فتح پائی اور ۸۰۳ مین ملک شام کی طرف گیا اور اوسی ہنگام مین شہر حلب کو مفتوح کیا وہان سے دمشق کیطرف فوج کشی کی اوسوقت سرداران شام اوسکی قید مین تھے

فصل سوم دربیان خاندان سلطنت سادات

خضر خان

خضر خان سیدون کی خاندان نے دہلی کی تخت پر صرف چھتیس ۳۶ برس ۱۴۱۴ عیسوی سے ۱۴۵۰ عیسوی تک سلطنت کی اس خاندان مین دہلی کا پہلا بادشاہ سید خضر خان والی ملتان نے بعد وفات محمود شاہ تغلق کی جس پر تغلقی خاندان تمام ہوا شاہرخ ابن امیر تیمور کے وقت مین ساٹھ ہزار سوار لیکر دہلی پر حملہ کیا اور اوسکو قبضہ مین لاکر ۱۴۱۴ عیسوی مین تخت دہلی پر جلوس کیا اس حاکم نے تمام استقلال اور دانائی حکومت اور سلطنت کی اوسنے اپنا لقب بادشاہ مشہور نہین کیا بلکہ نایب تیمور کہلائے جانے پر قناعت کی اور شاہرخ کا سکہ خطبہ جاری رکھا اور آس پاس کے چھوٹے چھوٹے سردارون نے جنہون نے کہ تابعداری چھوڑ دی تھی مہم کرکے بعضون کو مطیع کیا مگر بڑے بڑے باغی بدستور خود مختار رہے اگرچہ اوسکی زمانہ مین صوبہ تسخیر بنگالہ اور گجرات اور دکن کا نہین رہا تھا مگر دہلی آگرہ ملتان لاہور اوسکی زیر حکم تھے یہ بادشاہ ۱۴۲۱ عیسوی مین سات برس بادشاہی کرکے فوت ہوا

سید مبارک شاہ

مبارک اوسکا بیٹا ۱۴۲۱ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوس نے چودہ برس سلطنت کی مگر شل اپنے والد کے دشمن کی لڑائیون مین رہا یہ شخص مدبر جنگ امور انتظام مملکت مین ہوشیار تھا اس سبب سے باغی صوبون کو اوسنے زیر کیا اور اوسکی عدل سے رعیت نے آرام پایا ۱۴۳۵ عیسوی مین اپنے نمک حرام وزیر کی سازش سے ناگہان ایک مسجد مین نماز پڑھتا ہوا ہندون کے ہاتھ سے جنکو اوسنے کبھی کچھ ایذا بھی نہ دی تھی مقتول ہوا

سید محمد شاہ

سرور الملک نے وزیر اعظم نمک حرام نے بادشاہ مبارک کی بھتیجے محمد کو تخت پر بٹھایا اور آپ اوسکا وزیر اعظم ہوا اور ہندو لوگ جو اوسکی دست تھے اونکو اوس وزیر نے

ورنہ کنگال تھا تیمور نے غصہ مین آکر اوسکو جان سے مار ڈالا اور اس حرکت کے سبب اوسکو وہان سے بھاگنا پڑا۔
اور بعضی تواریخون مین لکھا ہے کہ تیمور کا باپ اراکین سلطنت سے ایک رسالدار تھا شجاع اور بہادر غرض تاریخون مین
حال تیمور مختلف لکھا ہے مگر صحیح یہہ ہے کہ اوسکا سلسلہ عورتون کی طرف سے چنگیز خان تک پہونچتا ہے تیمور نے اپنی دانائی
اور جوانمردی سے اچھی سلطنت کی جب تیمور ماوراءالنہر کو اپنے قبضہ مین لایا اور بادشاہونکی بیٹیون سے شادی کرنے لگا اسلیے
اوسکا لقب گورگان ہوگیا گورگان ترکی مین داماد کو کہتے ہین۔ اور ایک تاریخ مین ایسا لکھا ہے کہ تیمور تذکراتی کیا کرتا تھا
اور اپنے یارون سے کہا کرتا تھا کہ میرے دادا نے ایک خواب دیکھا تھا جسکی تعبیر یہہ ہے کہ ہمارے خاندان مین
ایک شخص پیدا ہوگا کہ بہت بادشاہونکو شکست دیگا اور سب اوسکے ہاتھہ سے عاجز ہونگے اور تمام ملکون پر قابض
اور متصرف ہوگا یقین ہے کہ وہ شخص مین ہون جلدی اس خواب کی تعبیر کا ظہور ہوگا سب لوگ میری رفاقت کرو اور مجھہ سے
عہد اور پیمان کرلو کہ ہمیشہ میرا ساتھہ دینا اور دل سے میری خیرخواہی کرنا اور جانفشانی مین مصروف رہنا اور ہرگز مجھہ سے
مخالفت نکرنا سب لوگون نے اوس سے قول اور قرار کرلیا تھا انجام کار تیمور خود سر ہوگیا اور اپنے رفیقون کی مدد سے
چھوٹی چھوٹی بادشاہون پر غالب آیا اور ایسا بھی لکھا ہے کہ ابتدا مین بسبب رہزنی کے تیمور سلطان حسین کے
پاس گرفتار ہوکر آیا اور مجروح تھا سلطان نے حکم قتل دیا غیاث الدین پسر سلطان حسین تیمور کی بیکسی پر رحم کھاکر
اپنے باپ سے سعی کرنے لگا کہ اس بیچارہ کے قتل سے کچھہ فائدہ نہین ہے یہ خود مجروح ہے زخم کے صدمہ سے خود مرجائیگا
سلطان نے کہا کہ یہ بڑا مفسد ہے اسکے طور مجھکو برے معلوم ہوتے ہین اگر یہ زندہ رہیگا تو فساد کریگا اور حیران کریگا
تو ابھی لڑکا ہے ایسے امورات نہین جانتا غیاث الدین نے کہا کہ اس بیکس آدھے آدمی سے کیا فساد
ہوگا خود لب گور ہو رہا ہے حضور کیون اسکا خون اپنی گردن پہ لیتے ہین ہرچند سلطان اپنی بیٹے کو سمجھاتا تھا مگر اوسنے
نمانا انجام کار سلطان اوسکے قتل سے باز رہا اور بیٹی سے کہا کہ اسکا بچنا تیرے حق مین اچھا نہین ہے چنانچہ
غیاث الدین نے جب تیمور کی جان بخشی کروائی اوسکا معالجہ کروایا چند روز کے وہ تندرست ہوگیا اور غیاث الدین
کا بڑا یار غار بن گیا اس اثنا مین صوبہ سیستان سلطان حسین سے سرکش ہوگیا بادشاہ نے تیمور کو فوج دیکر
اس مہم پر روانہ کیا تیمور نے اپنی دانائی اور دلاوری سے اس مہم کو سر کیا اور دشمن کو گرفتار کرلے آیا۔
یہ حال کتاب تاریخ تیموری سے جو زبان عربی مین ہے نقل بطور اختصار کیا گیا۔ دوم یہ حال تیمور کا راقم نے
مخزن التواریخ جوکہ قمرالدین خان اکبرآبادی کی تصنیف ہے دیکھا ہے مجکو اسوقت شبہ ہوگیا ہے کہ شاید یہ حال
کتاب اکبرآباد کے حالات مین کسو صاحب نے تصنیف کری ہے اوس مین دیکھا ہے کیونکہ یہہ ہر دو تاریخ ایک جلد
مین تھی لہذا شبہ ہوگیا ہے اور تاریخ ہند مین تیمور کا حال ایسے لکھا ہے کہ تیمور بادشاہ مغلون کے شریف
خاندان مین سے ہوا ہے اوسکی خاندان نے چنگیز خان کی اولاد کی مدت تک نوکری کی تھی ستائیس ۲۷ سال کی عمر مین تیمور نے اپنے آقا
کی جو خراسان اور ماوراءالنہر کا بادشاہ تھا خوب خدمت کی تھی چنانچہ اوسنے خوش ہوکر اپنی بہن کی شادی تیمور سے کردی تھی تین ۳
برس بعد تیمور اوس سے سرکش ہوگیا اور بعد چند مدت کی جب سالا تیمور کا جو والی خراسان تھا فوت ہوا تیمور اوسکی جگہہ بیٹھا اور سمرقند
مین رہنے لگا اور تیمور نے اپنی عہد سلطنت مین بڑی بڑی ظلم کیے تھے بہت سے آدمیون کی سر کاٹ کر مینار بنوایا تھا تین ۳ برس تک تیمور
نے ایران کو لوٹا اور ہندوستان مین بد انتظامی سنکر یہان سے خراج لینے کا ارادہ کیا چنانچہ اوسنے پسر محمد اپنے پوتی کو فوج دیکر ہندوستان مین بھیجا

بیشک جاری تھا یا جو لوگ کے سر ہے نام اوسکی مطیع تھے ہر ایک صوبہ چند روز بعد خود سر ہوگیا شہر دہلی جو ویران ہوگیا تھا پھر آباد
ہونے لگا اور دست بدست ایک کے قبضہ سے دوسرے کے قبضہ مین آتا رہا محمود شاہ کا یہ حال تھا کہ کبھی ہوس بادشاہت
سے دست کش ہو کر تارک الدنیا بنتا تھا کبھی لقب شاہی بحال رکھنے کو ساعی اور سرگرم حکومت ہوتا تھا یہانتک کہ سنہ ۸۱۴ھ
مین بیس برس اسم نام سلطنت کر کے وفات پائی اور خضر خان والی ملتان نے تخت دہلی بطور نیابت تیمور کے حاصل کیا
اوسوقت دہلی مین آسایش کی صورت دکھلائی دی — تاریخ تیموری جو کتاب عربی زبان مین ہی اوس مین جو حال تیمور درج ہے
ترجمہ کیا جاتا ہے تیمور بڑا بادشاہ تھا اوسکو تمر لنگ بھی کہتے ہین ترکی مین اوسکا نام حدید اور اوسکے باپ کا نام ترغامی اور
دادا کا نام ایلنانی تھا اور تیمور خواجہ ایلغار مین پیدا ہوا تھا اور وہ ایک گاؤن ہے مضافات شہر کس متعلقہ ماوراء النہر سے سمرقند
سے شہر کس ایکدن کی راہ ہے بعضے تاریخون مین لکھا ہے کہ تیمور جس روز پیدا ہوا تھا آسمان پر ایک چیز مثل خود کے اوڑی
تھی جب وہ زمین پر گری اوسمین سے اتنی چنگاریان اوڑین کہ تمام شہر اور جنگل مین پھیل گئین جسوقت تیمور پیدا ہوا تھا اوسکی دونون
ہاتھ خون تازہ سے بھرے ہوئے تھے نجومیون اور قیافہ شناسون نے بیان کیا کہ تیمور بڑا شجاع اور دلیر ہوگا اور بعضون نے یہ بیان
کیا کہ تیمور چور ہوگا تیمور کے باپ کو بعضے تو شتربان کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکا باپ ایک شخص اوباش پیادون مین نوکر تھا
تیمور ابتدا مین چوری اور قزاقی کیا کرتا تھا چنانچہ ایک رات کو تیمور نے کسی چرواہی کی بکری چرائی چرواہے نے تیمور کا تعاقب کیا
اور دو تیر سے کے ایک تیمور کے بازو پر دوسرا ران مین لگا اون تیرونکے صدمہ سے تیمور لولا اور لنگڑا ہوگیا پھر دن بدن فساد اور لوٹ
مار کیطرف اوسکی رغبت زیادہ ہوئی انجام کار تیمور کے ساتھ چالیس بدمعاش اور فراہم ہوگئے اور لوٹ مار شروع کی خلق خدا
کو تکلیف دی تیمور اپنے یارون سے کہا کرتا کہ ایکدن مین ہفت اقلیم کا بادشاہ ہونگا اور سب بادشاہون کو مار کر تباہ کرونگا اون
لوگ تیمور کی باتون پر ہنستے تھے اور اوسکو مسخرہ جانتے تھے — تیمور کی ترقی کی وجہ یہ بیان کرتے ہین کہ شیخ شمس الدین
فاخوری اوسوقت مین ایک ولی کامل تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے تیمور نے جب اوس بزرگ کا حال سنا اپنی
ایک کملی بیچ کر ایک بکری خریدی اور رسی کے ایک سرے سے اپنی گردن باندھی اور دوسرے سرے سے بکری کی گردن باندھکر
اون بزرگ کی خدمت مین گیا وہ بزرگ مراقبہ مین تھے دیر تک تیمور دست بستہ کھڑا رہا جب وہ بزرگ مراقبہ سے فارغ ہوئے
تیمور اونکے قدمون پر گر پڑا اوس بزرگ نے لوگونکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ شخص ہمسے ایسی بات کے واسطے دعا چاہتا ہے
کہ خداوند تعالے کے نزدیک اوسکی کچھہ قدر نہین یعنی سلطنت چاہتا ہے خیر ہم اسکے حق مین دعا کرتے ہین کہ ہمارے در سے
محروم نجاوے بعد ازان اون بزرگ نے ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگی اور تیمور سے کہا کہ جا اللہ تیرا مطلب پورا کریگا اوس دن سے
تیمور کی ترقی ہوتی گئی — بعضی تاریخون مین تیمور کا حال یون لکھا ہے کہ ابتدا مین تیمور راستہ لوٹتا تھا ایکمرتبہ راستہ بھول کر
کسی جنگل مین سات روز تک بھوکھا سرگردان رہا اتفاقاً کسی بادشاہ کا لشکر وہان وارد ہوا تیمور اوس لشکر مین گیا اور ایک
چابک سوار سے ملاقات ہوئی چونکہ تیمور کو شناخت اور معالجہ اسپان مین نہایت دخل تھا وہ چابکسوار تیمور سے بہت خوش
ہوا اور اوسکو اپنے پاس رکھ لیا اور سلطان حسین بادشاہ بلخ سے تیمور کی فراست اسپ شناسی کی نہایت تعریف کی اس عرصہ مین
وہ چابکسوار مر گیا اور تیمور اپنی دانائی اور چالاکی سے اوسکی جگہہ مقرر ہوگیا اور بادشاہ سے بہت موافقت اور قربت حاصل
کی چنانچہ بادشاہ نے اپنی بہن کی شادی تیمور سے کر دی بعد چند مدت کے ایکروز باہم تیمور اور اوسکی
بی بی کے کچھہ تکرار ہوگئی بی بی نے اوسکی مفلسی کا حال بیان کر کے طعنہ دیا کہ تو ہمارے سبب سے آسودہ ہوا

اوسکا بھتیجا پیر محمد قابض تھا لیا اور وہان سے اوسکی فوج ہمراہ لیکر شہر اعلبہ پایا تیمور بجمعیت دس ہزار سوار

کارکو بھٹیر کی طرف جو بیابان کے کنارے پر واقع ہے روانہ ہوا چونکہ فوج شہر نے دیکھا کہ تیمور کے پاس تھوڑی

فوج ہے اس لیے دلیرانہ شہر کے باہر نکلکر لڑے لیکن تاب حملہ مغلیہ کی نہ لاکر پس پا شہر کو بھاگے

تیمور کی فوج نے بھی برابر دباوا کرکے شہر مین گھسکر اپنا دخل کر لیا مگر قلعہ پر ابھی تک قبضہ نہوا تھا تیمور نے

حکم دیا کہ وہی پانسو آدمی جو اوسکے بھتیجے پیر محمد سے عناد رکھتے ہین قتل کیے جاوین یہ حال دیکھکر وہ ہندو جو قلعہ

بھٹیر قابض تھے آپسے باہر ہوکے اونہون نے شہر کو آگ لگادی اور اپنے زن اور فرزند کو اپنے ہاتھ سے آپ

قتل کرکے فوج مغلیہ پر آن پڑے اگرچہ اونہون نے تیمور کے کئی ہزار آدمی قتل کیے پر اون مین سے بھی کوئی نہ بچا

اس نقصان کو دیکھکر تیمور کا غضب بھڑک گیا حکم دیا کہ تمام شہر مین قتل عام کیا جاوے

بعد ازان تیمور تمام ملک کو ویران کرتا ہوا ۱۳۹۸ء عیسوی مین دہلی کو آیا چونکہ اوسکے ہمراہ قیدی بہت

اوسکو خوف ہوا کہ فوج پر حملہ نکرین اسلئے اونکو قتل کروا دیا چنانچہ ایک لاکھ اس جگہ مقتول

ہوئے سلطان محمود بادشاہ دہلی نے چالیس ہزار پیادہ اور دس ہزار سوار ہمراہ لیکر

شہر کے بند کرلئے اور محصور ہو بیٹھا امیر تیمور نے خیال کیا کہ اگر اس مستحکم الاساس

شہر کا محاصرہ کرون تو بڑا عرصہ ہوگا اسلئے وہ ایک یہ فریب کی چال چلا کہ اوس نے حکم دیا کہ تھوڑے

تھوڑے سپاہی شہر کے مقابل رہین اور رسوا اور علامتین اپنی کمزوری کی مخصوص

کو دکھلائین چنانچہ وہ فریب مین آگیا اور یکبارگی تمام فوج لیکر اور بے شمار ہاتھیون

کی صف باندھکر شہر کے باہر لڑنے کو طیار ہوا چونکہ امیر تیمور کے فوج کار آزمودہ تھی اسلئے

اوسنے فتح پائی اور ناتجربہ کار غل مچانے والی جماعت کو ایک لحظہ مین پراگندہ کردیا بادشاہ محمود

مایوس ہوکر گجرات کی طرف اپنے اہل عیال لیکر بھاگ گیا اور شہر والون نے تیمور کی

اطاعت قبول کی تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ تیمور کی سپاہ سے کسی نے شہر کے باشندون

پر دست درازی کی تھی اسلئے باشندون نے جمع ہوکر چند سپاہی قتل کر ڈالے اسپر

امیر تیمور نے اس شہر کی لوٹ نے کا حکم دیا اور نصف سے زیادہ شہر پھونک دیا ہندوون

نے دیوانہ پن کے باعث سے اپنے ہاتھ سے اپنے بیویون کو قتل کرکے دشمنون پر حملہ

کیا پر مغلون سے کچھ پیش رفت نگئی تمام کوچون مین خون بہتا تھا اور تھوڑے عرصہ

کے بعد صدہا باشندہ شہر کے اسیر کرکے جلاوطن کیے گئے تیمور نے تخت دہلی پر جلوس

فرمایا اور اپنے تئین بادشاہ ہند مشہور کرکے پندرہ روز دہلی مین رہکر گنگا کی طرف کو کوچ کیا

اور ہردوار پر پہونچا اور وہان سے ہمالیہ پہاڑ کے نیچے نیچے وہان کے باشندون سے

لڑتا ہوا لاہور مین آیا یہان جو سرکشی ہو رہی تھی اوسکو فرو کرکے شرمندہ یار ہوکر سلطنت

روم پر چڑہائی کی اور بغداد کو فتح کیا مدت تک وہ ملک اوس کا حلقہ بگوش بنا رہا لیکن ہندوستان سے

تیمور کے جانے کے بعد اوسکی حکومت ہندوستان مین کچھ یون ہی برائے نام رہگئی تھی سکہ اوسکے نام کا البتہ جاری رہا

دولت آباد رکھا تھا اوسکو پسند آیا اور اوس نے چاہا کہ دہلی کو ویران کرکے اوسکو بساؤن اسلیے اوس نے حکم دیا کہ سکنا ے دہلی دولت آباد مین جاکر بسین چنانچہ لوگ جبراً وہان بسا ے اور دہلی ویران کی گئی ہزارون آدمی قحط اور مفلسی کے باعث سے اوسکے عہد مین ہلاک ہوئی اوسنے حکم دیا کہ بڑے بڑے درخت جڑ سمیت اوٹھا کر دولت آباد کی سڑک پر لگائے جاوین ایکدفعہ اوسنے قنوج پر چڑھائی کیا اور شہر کے آس پاس کے لوگونکو بے قصور قتل کر ڈالا ایکدفعہ اوس کا ایک دانت ٹوٹ گیا تھا اوسکو بہ تجمل شاہانہ ایک جگہہ دفن کروایا اور ایک قبر اوس دانت کی بنوادی ملتان اور بنگالہ اور تلنگانہ اور صوبہ اودہ کو جو بہری ہوئی تہی اور پنجاب کی قوم گکھڑ جو نکو اوسنے مغلوب کیا مگر ملک مین غدر اور بے آئینی اور بے انتظامی بکثرت تہی اسی اثنا مین کسی بیماری مین مبتلا ہو کر ۱۳۵۱ عیسوی مین ستائیس برس سلطنت کرکے مرگیا۔

فیروز شاہ

سلطان محمد شاہ کے انتقال کے بعد بہتیجا فیروز شاہ ۱۳۵۱ عیسوی مین بادشاہ ہوا اگرچہ یہ بادشاہ عاقل اور عادل تھا لیکن اسقدر قابلیت اوس مین نتہی کہ محمد شاہ کے عہد مین جو پریشانی اور ابتری ہوگئی تہی اوسکا انتظام کرتا اور سلطنت کو مستحکم کرکے رونق دیتا یا اون ملکون کو جو اوسکے قبضہ مین سے نکل گئے تہی پھر از سر نو مطیع کر لیتا چنانچہ ملک دکن مین ایک شخص حسن نامی خود سر ہوکر بادشاہ بن گیا اور کئی سو برس تک اوسکے خاندان مین علی الاتصال سلطنت قایم رہی اور ملک بنگالہ بہی فیروز شاہ کے ہاتھ سے نکل گیا مگر جسقدر صوبہ جات اوسکے ماتحت رہے اوسکا انتظام اوسنے خوب کیا اور اتنے ہی ملک کو اوسنے رونق بخشی بہت قسم کے محصول جو خالی از ظلم نتھے اوسنے معاف کئے اور خراج مین بہی تخفیف کی علاوہ ازین ترقی زراعت اور فایدہ عوام کیواسطے ۵۰ نہرین اور ۱۰ پل اور ۴۰ مسجدین اور ۳۰ مدرسے وغیرہ تعمیر کئے یہ بادشاہ دہلی کے بڑے نیک نام بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے آخر ۱۳۸۸ عیسوی عمر رسیدہ ہوکر اپنی تقاضائے سن سے انتقال کیا اور ۳۷ برس سلطنت کی

سلطان محمود

شاہ فیروز کے انتقال کے بعد بابت تخت ہند کے بڑا فساد قایم ہوا یا بادشاہ پے در پے تخت پر بیٹھے چنانچہ محمد غیاث الدین تغلق ثانی ۱۳۸۸ عیسوی مین اور ابو بکر بہی ۱۳۸۹ عیسوی مین اور ناصر الدین محمد تغلق ثالث بہی ۱۳۹۰ عیسوی مین ہمایون ۱۳۹۴ع مین چونکہ ان سب کے ایام سلطنت مین سوائے فساد ملکی اور تنازع سلطنت اور بے انتظامی رعایا کے اور کوئی بڑا حادثہ یاد رکھنے کے لایق نہین ہے اسلیے ان سب کو چہوڑ کر سلطان محمود کا ذکر لکھتا ہون جو کہ ان سب کے بعد ۱۳۹۴ عیسوی مین تخت پر بیٹھا یہ شخص پر پوتا فیروز شاہ کا تھا اس بادشاہ کے سن جلوس سے تیس برس پیشتر اقلیم فارس مین ایسی ابتری واقع ہوئی تہی کہ وہانکا ہر ایک صوبہ منحرف ہوگیا تھا اور سمرقند اور ماوراء النہر اور خراسان اور کابل اور قندہار کے اکثر حاکم باہم نزاع کرتے چلے آتے تھے اوسوقت مین ملک تاتار اور چین کی بادشاہت بہی ضعیف ہو گئی تہی اور قریب تھا کہ سلطنت ہند بہی تباہ ہو جاوے غرضکہ ایشیا کے تمام ملکون مین

غدر مچا ہوا تھا کہ تیمور نے ہندوستان پر چڑھائی کی

تیمور

تیمور جو ایشیا مین بڑا نامی مظفر اور منصور ہوا ہی اگرچہ کسی طرح کا حق یا دعوی ہندوستان کے لینے کا نرکھتا تھا اس باعث سے کہ اس ملک کی فتح کرنے کی اوسکو خواہش تہی اور اوس بے انتظامی کے سبب سے جو ہندوستان مین ہو رہی تہی اوسکو یقین تھا کہ مین کامیاب ہونگا ۱۳۹۸ع مین سمرقند سے کوچ کرکے دریاے سندھ پر آیا اور جس جگہ سے کہ سکندر اترا تھا اوسی جگہ سے وہ بہی دریاے سندھ کو پار اترا اور ہوکر ملتان کو جہان

کردے مگر پینتیس دن کے اندر ہی امیرون نے اوسکو قتل کرڈالا اور مبارک خلجی کو جو علاءالدین کا ایک بیٹا تھا ۱۳۱۶ عیسوی
مین تخت پر بٹھایا اس نامبارک بادشاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی اونہین سردارون کو جنھون نے اوسکو تخت پر بٹھایا
تھا قتل کرنا شروع کیا اور نہایت نالایق اور کمینون کو عمدہ عہدے دینے لگا اور بعضے سخت قانون جو
اوسکے باپ کی مقرر کئے ہوئی تھی اونکو منسوخ کیا اور بعضے اچھے آئین بھی رد کر دئی گجرات کو دوبارہ اوسنے تابع کیا اور
دکھن مین حملہ کئے اور فتح پائی ملیبار کو اوسنے فتح کیا مگر بختی جو آئی تو اوسنے ملک خسرو کو جو دلمین ارادہ خود بادشاہ ہونے کا
رکھتا تھا اپنا مصاحب اور مشیر بنایا اوسنے بادشاہ کو لہو لعب اور عیاشی اور حرامکاری مین بہت مشغول کیا یہانتک
کہ وہ بدنام ہوگیا اوسوقت ملک خسرو نے بادشاہ کو مرواڈالا اور خاندان خلجی کا خاتمہ کردیا ۱۳۱۹ عیسوی مین مبارک
مارا گیا کل تین برس اوسنے بادشاہت کی اب خلجیون کا خاندان تمام ہوا اور اس خاندان نے صرف تینتیس برس سلطنت کی

فصل دوم خاندان تغلق مین

ملک خسرو جب شاہ مبارک کو مار کر تخت پر بیٹھ گیا تو امرا اور رعیت اوسکے ظلم سے ناراض تھی ابھی اوسکو ایک سال
بھی نہ گذرا تھا غازی بیگ تغلق جو کہ صوبہ دار ملتان کا تھا ایک بڑی فوج لیکر دہلی پر آیا اور خسرو کو قتل کر کے تخت دہلی پر
امرا کی رضامندی سے جلوس فرما ہوا تغلق اصل مین بلبن کا ایک غلام تھا ترقی پاکر ملتان کا صوبہ دار ہوگیا تھا اپنی
سلطنت کی کاروبار بہت عقل اور انتظام سے انجام دیجے ۱۳۲۱ء مین وہ بادشاہ ہوا اور اپنا خطاب غیاث الدین تغلق مقرر
کیا اور اپنے بیٹے الف خان کو اپنا ولیعہد ٹھہرایا اس بادشاہ نے سوداگری کو قوت دی اہل علم کو اپنے دربار مین جمع
کیا الف خان نے اوسکے حکم سے تلنگانہ پر فوج کشی کی اور وارن گول کو فتح کیا اور ہزارہا ہندون کو قتل کیا اور
وہان کے راجہ کو مع اوسکے قبیلے کی پکڑکر دہلی کو روانہ کیا اور غیاث الدین نے بنگالہ کے صوبہ کو زیر کیا مگر بروقت
بازگشت کے افغان پور مین اپنی فرزند الف خان سے ملا اوسنے اپنے باپ کی ملاقات کیواسطے تین دن کے عرصہ مین ایک
چوبی محل طیار کیا تھا باپ بیٹے اوس محل مین ملے اور ضیافت کھائی پر جسوقت اوس محل سے بیٹا رخصت ہوگیا
وہ محل فوراً بادشاہ پر گر پڑا اور بادشاہ مع اپنی رفقا کے دیگر ۱۳۲۵ء عیسوی مین مرگیا اس واردات سے بعضے مورخ گمان
کرتے ہین کہ الف خان نے اس فریب سے اپنے والد کو آپ مارا تھا اوسنے صرف چار برس بادشاہت کی —

سلطان محمد عرف الف خان

غیاث الدین تغلق کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سلطان محمد ۱۳۲۵ء عیسوی مین تخت نشین ہوا اسمین مختلف صفتین تھیں س
اون سب پر دیوانہ پن غالب تھا اور علم بھی پڑھا ہوا تھا علم کی ترقی بہت چاہتا تھا اور شجاعت مین بھی
حد سے زیادہ تھا ماسوائے اسکے اپنے بزرگون سے زیادہ وہمی اور ظالم اور بے رحم بھی تھا اسکے وقت مین ہر ایک
ہفتہ مین ایک دو امیر مارے جاتے تھے اکثر صوبہ ہا پر جو اوسکی بے انتظامی اور ظلم سے منحرف ہوگئے تھی فتحیاب
مگر طمع کے سبب اوسکا قلمرو سرسبز نہو سکی جبکہ نربدا اور کرشنا کا ملک فتح کرچکا لاکھ سوار کوہ ہمالہ کی راہ سے چین
اس ہوس سے اوسنے روانہ کئے کہ وہان دولت بہت ہے پر اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ چند آدمی پھر کر آئے اور باقی سب پ
مین مارے گئے اور جو لوگ پھر کر آئے تھے اونکو بادشاہ نے مار ڈالا جب ایسی بیہودہ مہمون مین زر خطیر صرف ہوگیا
تب خراج کی توفیر مین کوشش کی اس سبب سے تمام رعایا تنگ آئی اور سب راجہ اور صوبہ بگڑ گئے دیوگڈہ جس

اور دغا کر کے راجہ کو پکڑ لیا اور حکم دیا اگر وہ پدمنی نہ دیگا تو رہائی نہوگی اوسکی بی بی نے یہ خبر پا کر بادشاہ کو لکھا کہ مین اس شرط سے تمہارے پاس آتی ہون کہ سات سو ڈولی میرے ہمراہ میری سہیلیون کی آوین گی اوس ناعاقبت اندیش عاشق نے منظور کیا اوس نے سپاہی ڈولیون مین بٹھلا کر شاہی لشکر مین بھجدیے جنہون نے آ کر راجہ کو ایک ڈولی مین بہانہ ملاقات بی بی کی بٹھلا کر لشکر سے باہر نکال دیا اور تیز رو گھوڑے پر سوار کر کے بھگا دیا راجہ چتوڑ مین جا پہونچا یہان سپاہیون نے کشت و خون کیا علاء الدین نے پھر جا کر چتوڑ کو گھیر لیا پر فتح نکر سکا ناکام پھر آیا

سنہ ۱۳۰۳ عیسوی مین پھر محاصرہ چتوڑ کا بادشاہ نے کیا اس حملہ مین تمام شہر لوٹ لیے کام آئے صرف ایک بیٹا جسکو راجہ نے خود حکم دیا تھا کہ وہ بھاگ جاوے تاکہ اوس سے نسل اوسکی قایم رہے بچا تھا جب کوئی صورت بچنے کی نرہی تب شہر کی عمدہ خانگی مستورات نے لکڑیان جمع کر کے آگ لگا دی اور اوسمین گر کے جل گئین راجہ مع چند بہادرون کے دروازہ سے باہر نکلکر لڑا اور داد مردانگی دیکر مارا گیا بادشاہ نے شہر مین گھسکر وہ چتا دیکھکر جس مین بی بی پدمنی جلکر مری تھی اپنی تسلی کی اور عمارات بلند اور مندر سب منہدم کرا کے مسمار کر دیے اسی اثناء مین خبر آئی کہ مغلون نے ملک پنجاب کو لوٹ کر دہلی تک تاخت اور تاراج کا بازار گرم کر رکھا ہے وہان سے آ کر سنہ ۱۳۰۵ عیسوی مین مغلون کو شکست دیکر دریای سندھ کے پار کیا اور جسقدر قیدی پکڑے تھے اونکے سر کاٹکر اونکی کھوپریون سے کے مینار دہلی مین بنائے اور عورتون اور لڑکیون کو فروخت کیا اور چونکہ دیوگڈہ یا دولت آباد کے راجہ نے خراج دینے مین دیر کی تھی اوسپر فوج روانہ کی جس کا سردار ملک کافور تھا اوس نے دیول دیوی کو جو کملا دیوی کی بیٹی اول خاوند ہندو سے تھی پکڑ لیا یہ لڑکی اب جوان ہو گئی تھی اور خوبصورتی مین اپنی مان کے برابر تھی جب وہ دہلی مین آئی بادشاہ کے بیٹے نے اوس سے شادی کی کافور راجہ کو پکڑ لایا اور باقرار اطاعت اوسکو ملک عطا ہوا کافور نے تلنگانہ بھی فتح کیا اور لوٹ کا بہت سا مال لیکر دہلی کو مراجعت کی بادشاہ نے کافور کو پھر دکھن کی طرف کو روانہ کیا تاکہ سلطنت مسلمانی کو پھیلا دے چنانچہ سمندر کے کنارے تک وہ گیا اور راہ مین کرناٹک کے ملک کو غارت کیا اور مندرون مین سے تمام سونے کی مورتین لوٹ لین سمندر کے کنارے پر اوس نے ایک مسجد بنائی اور بہت خزانہ لوٹ کر دہلی مین لایا بادشاہ نے یہ روپیہ عالمون اور سردارون اور مساکین کو تقسیم کر دیا اور پچاس ہزار سے زیادہ مغلون کو جو مسلمان تھے قتل کرایا باوجود ایسی تعدی اور ظلم کے اس بادشاہ کے وقت مین ملک ایسا آباد تھا کہ پہلے کبھی نہوا تھا اور کے صوبون مین بھی انتظام اور انصاف جاری تھا اور تمام قلمرو خصوصاً دہلی مین نہایت عالیشان محل اور مسجدین اور حمام اور قلعہ اور مدرسے طلسمات کے طور پر بنتے جاتے تھے جبکہ علاء الدین کو اوج حاصل ہوا تو عیاش ہوگیا اور ملک کافور کی نیت بادشاہت لینے کیطرف لگی وہ سب سردارون مین ممتاز سردار تھا جب بادشاہ کم رو زبید ابلک مین جا بجا سرکشی ہوئی اسی فکر سے اوسکی بیماری بڑھتی گئی چنانچہ سنہ ۱۳۱۶ عیسوی مین بیس برس سلطنت کی بعد مر گیا بعضے یہ کہتے ہین کہ کافور نے اوسکو زہر دیکر مارا تھا یہ بادشاہ سب مسلمان بادشاہون مین جو اوس سے پہلے گذری شہ زور آور اور ہمت ور اور صاحب ارادہ تھا سکندر ثانی جو اوس نے اپنا لقب سکہ مین ڈالا تھا بے وجہ تھا

مبارک

کافور نے سلطان علاء الدین کے انتقال کے بعد اوسکے دو بڑے بیٹون کی آنکھین نکلوا ڈالین اور سب سے چھوٹے بیٹے مسمی عمر کو جو صغیر سن تھا اس خیال سے تخت پر بٹھایا کہ وہ لڑکا برای نام بادشاہ رہے اور کافور خود حکومت

قید کرون اسلیئے اپنے بھائی الماس بیگ کو بادشاہ کی خدمت مین بھیجا کہ وہ جاکر بادشاہ کو فریب دے اور مقام قرا پر
کسی طرح لے آوے چنانچہ اوسنے جاکر عرض کی کہ اگر حضور وہ دولت جو علاؤالدین لوٹکر لایا ہو لینا چاہتے ہین تو مقام قرا پر اوس سے ملاقات کرین
جب بادشاہ مع فوج شاہی مقام پر پہونچا تو علاؤالدین اوسکے استقبال کیواسطے شہر سے نکلا اور بھائی سے کہا کہ بادشاہ کو سمجھا دیو
کہ ملاقات کیوقت اسقدر ہجوم اور بھیر بھاڑ آدمیون کی اپنے ہمراہ نہ لاوین چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا علاؤالدین کے لشکر نے بادشاہ کو فوراً
گھیر کر قتل کر ڈالا اور اوسکا سر کاٹ کر ایک برچھی پر رکھکر ساری فوج مین پھرایا ١٢٩٥ عیسوی مین یہہ واقعہ ہوا اور کل سات سال اوسنے بادشاہت کی

علاء الدین

اپنے چچا فیروز کو قتل کرکے دہلی کی طرف گیا اور شاہ مقتول کے لڑکے کو خارج کرکے ١٢٩٥ع مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا امرا اور رعایا کے دل سے اس گناہ کے
بھلانے کے واسطے رعایا کو تماشے اور سیرون مین بہلایا اور امرا کے درجہ بڑہائے یہہ شخص اپنے وقت مین مغرب کی طرف سے مغلون سے اور دکن کی طرف راجاؤن سے ہمیشہ
لڑتا رہا گجرات کی فتح کی اجمیر کو لوٹا سومنات کے برابر ایک مسجد بنائی بدھ کی مورت پھکوا دی اور اصلی باشندون کی کتابین جلا دین
وہان کے راجہ کی رانی کملا دیبی جو کہ اوسوقت حسن مین بے نظیر تھی اور ایک غلام خوبصورت مسمی کافور دونو علاؤالدین کے ہاتھ آگی
کملا دیبی کو گھر مین داخل کیا اور کافور کو بڑا عہدہ دیا اس بادشاہ کے عہد مین مغلون سے بڑی بھاری لڑائی ہوئی تھی
جنھون نے سندہ سے لیکر دہلی تک کے ملک غارت کرکے دہلی آکر محاصرہ کرلیا تھا اس لڑائی مین اوسنے فتح پائی اگرچہ علاؤالدین
ایک ناخواندہ بادشاہ تھا اور اوسکو لکھنا پڑہنا نہ آتا تھا مگر باوجود اس جہالت کے اوسنے ارادہ کیا تھا کہ ایک نیا مذہب ہندوستان
مین ایسا قایم کرے جسمین ہندو مسلمان دونون شریک ہوکر عبادت کرسکین لیکن اس ارادہ سے اوسکے وزیر اور قاضی
شہر نے اوسکو باز رکھا دوسرے یہہ خیال اوسکے دماغ مین سما رہا تھا کہ ہندوستان مین ایک نایب سلطنت مقرر
کرکے آپ دنیا کے اور ملکون کو فتح کرنے کو جاوے یہہ بات بھی اوسکے دل سے اسطور پر دفعہ کی گئی کہ ابھی تک سلطنت
ہند مین فتور برپا ہے تمام قطعات ہند کے مفتوح نہین ہوسکے ہین اور اونکو بھی قابو مین رکھنا بہت مناسب ہے آخر اوسنے تھوڑی
مدت مین استعداد علمی بھی پیدا کی اور لکھنا پڑہنا سیکھا یہانتک کہ مشکل کتابین پڑھ لیتا تھا اور معنی خوب طرح بیان
کرسکتا تھا ایکروز اوسنے وزرا جمع کرکے اوس بے انتظامی کا جو اوسکے ملک مین ہورہی تھی باعث دریافت کیا اونھون
نے عرض کی کہ بادشاہ کی شراب خواری اور امرا کی آپس مین شادی ہونی اور فوج کو تنخواہ زیادہ ملنی اور نرخ غلہ کا یکسان
نہونے کے سبب یہہ فتور برپا ہو رہے ہین اوس روز سے اوسنے شراب خواری چھوڑ دی اور حکم دیا کہ کوئی اب شراب
نہ پیوے چنانچہ سب نے شراب کی بوتلیں گلیون مین پھینک دین ہر ایک گلی سے ندی شراب کی بہنے لگی اور حکم دیا
کہ بدون حکم شاہی کے امیر لوگ آپس مین شادی نکرنے پاوین اور مال برابر کرنے کی فکر مین اوسنے ارادہ کیا کہ تمام رعیت
کو مفلس کردے اور غلہ کا نرخ اپنی مرضی کے موافق مقرر کردیا اوسوقت اوسکی فوج مین چار لاکھ پچھتر ہزار سوار تھے
١٣٠٣ع مین اوسنے براہ بنگالہ تلنگانہ پر فوج کشی کی مگر چتور پر خود حملہ آور ہوا اور یہہ دوسرا حملہ مقام چتور پر تھا اور پہلی دفعہ
ایک حملہ پدمنی کے واسطے کیا تھا جو کہ بھیم راجہ چتور کی بی بی نہایت حسین اور صاحب جمال تھی چنانچہ اوسنے شہر
کا محاصرہ کیا اور راجہ کو پیغام دیا کہ اگر اپنی بی بی کو دیدے تو محاصرہ اوٹھ جاوے پر اوسنے یہہ درخواست منظور نکی تب اوسنے
یہہ درخواست کی کہ صرف ایک دفعہ جمال صحیح دکھلا دیا جاوے اسکو راجہ نے تسلیم کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ علاؤالدین
نے مع چند آدمیون کے شہر مین گھسکر ایک آئینہ کے عکس مین اوسکی صورت دیکھی اور راجہ کو اپنے ہمراہ لیتا آیا

کیا مذہبی اور کاروبار سلطنت کو نظام الدین وزیر کے سپرد کیا وزیر نمک حرام دل مین یہ منصوبہ کئے ہوئے تھا کہ اس بے شعور اونو عمر بادشاہ کو عوام الناس مین متنفر کروا دے اور آپ بادشاہ ہو جاوے قرا خان ابن بلبن نے یہ سب خبر دربار شاہی کی پاکر اوس بے تمیز بیٹے کو کئی بار لکھا پر اوسکا اثر کچھہ نہوا تب لاچار ہو کر اوسنے فوج ہمراہ لی اور دہلی کو کوچ کیا اس ناعاقبت اندیش کیقباد ابن قرا خان نے باپ سے لڑنے کے واسطے بھی حسب فرمایش اپنے وزیر کے فوج جمع کی اور بارادہ جنگ دونون فوجون کا مقابلہ گھاگرا دریا پر ہوا قرا خان نے معلوم کیا کہ لڑائی ضرور ہوگی اسلئے ایک محبت آمیز خط اس بیٹے ناخلف کے نام لکھا اور اوس مین یہ مضمون لکھا کہ لڑائی سے پہلے ایکدفعہ ملاقات کا ہونا ضرور ہے یہ خط پڑھکر کیقباد کے دل پر اثر ہوا اور چاہا کہ باپ سے ملون پر اوس وزیر کی شرارت سے یہ پیغام بھیجا کہ مجکو بادشاہ ہند سمجھکر اول ملاقات مین میرا باپ خود آکر حاضر ہو باپ نے یہ سمجھکر کہ موقع ملاقات کا ہاتھ سے نجاوے منظور کیا چنانچہ کیقباد تخت پر بیٹھا اور حکم ہوا کہ قرا خان تین دفعہ آداب شاہی بجالاوے اور نقیب نے آواز بلند پکار کہا کہ قرا خان ہمسایہ بادشاہ کے حضور لامع البرکات حاضر ہوا ہے یہ بے غیرتی دیکھکر قرا خان آنسو بھر لایا کیقباد بھی یہ حالت دیکھکر تخت سے اوترا اور باپ سے بغلگیر ہو کر ملا اور باپ کو تخت پر بٹھاکر اوسکے سامنے مجرا کیا پھر باپ اور بیٹے مین صفائی ہوگئی بیس روز تک متواتر بخوشی ملاقات رہی قرا خان نے اپنے اس فرزند ارجمند کو بوقت رخصت بہت نصیحت کی پرنفس کا دشمن جب دہلی مین آیا پھر تو سب نصیحت باپ کی بھول گیا اور عیش اور عشرت مین مصروف ہوا اور انجام کار اوسکو فالج ہوگیا اوسوقت دربار مین کئی فریق ہوگئے مغل تو طرفدار کیقباد کے اور قوم خلجی اپنی قوم سے کسی آدمی کو بادشاہ بنانے کا ارادہ رکھتی تھی اسلئے دونون فریقون کی فوج باہم لڑی خلجیون نے مغلون کو ہٹاکر جلال الدین فیروز کو بادشاہ بنالیا اور چند آدمیونکو محل مین بھیجا جنہون نے وہان جاکر کیقباد بادشاہ کو سونٹون سے مارکر اوسکا بھیجا نکال ڈالا اور اوسکی لاش کھڑکی کی راہ دریای جمنا مین ڈالدی اور اوسکے مرنے پر خاندان غوری تمام ہوا یہ بادشاہ ۱۲۸۸ عیسوی مین مارا گیا تھا

فصل سلطنت خلجیان ۱۲۸۸ عیسوی سے اور ۱۳۲۱ تک

جلال الدین فیروز و علاء الدین مبارک

ستر برس کی عمر مین جلال الدین فیروز خلجی تخت ہند پر ۱۲۸۸ عیسوی مین متمکن ہوا یہ شخص خاندان خلجی کا اول بادشاہ ہے جبکہ وہ تخت سلطنت پر مستقل ہوگیا اوسی وقت اوسنے کیقباد کے بیٹے کو جو ابھی تک صغر سن تھا قتل کروا کر صرف یہی ایک خون ناحق اپنی زندگی مین کیا تھا پھر کسیکو نہین مارا اور نہایت رحم اور انصاف و شفقت سے رعایا کے ساتھہ اوسنے سلوک کیا ۱۲۹۴ عیسوی مین دکن کو فتح کیا اور علاء الدین نے جو کہ اس بادشاہ کا بھتیجا تھا اجازت شاہی حاصل کرکے جنوب کے راجاؤن پر چڑہائی کی اور قراین ہو چکنے فوج برجستہ تیار کی اور دریای نربدا کے پار ہو کر دیوگڈہ کے راجہ سے مقابلہ کیا راجہ نے دو میل شہر کے باہر آکر لڑائی کی علاء الدین کی فتح ہوئی راجہ نے شکست پائی شہر مین علاء الدین کی فوج نے گھسکر تمام شہر کو لوٹ لیا کہتے ہین کہ بارہ من سے زیادہ موتی الماس لعل زمرد اور یاقوت اور چاندی سونا علاء الدین کے ہاتھہ لگا یہ سب دولت لیکر اوسنی اپنے گھر کو مراجعت کی جلال الدین فیروز کو جب یہ خبر پہونچی کہ اوسکے بھتیجے علاء الدین نے دیوگڈہ فتح کرلیا اور وہان سے اسقدر مال اور دولت لایا ہے کہ کسی بادشاہ سابق کے پاس بھی اسقدر دولت نتھی طمع نے اسبات پر اوسکو آمادہ کیا کہ علاء الدین سے وہ دولت لے لیوے بخیر خواہان شاہی نے کہا یہ صلاح ٹھہری کہ جبتک علاء الدین سرکشی نکرے تب تک خاموش رہنا مناسب ہے علاء الدین کو بھی اسطرح معلوم تھا کہ اوسکے دشمن دربار مین بہت ہین اسلئے اوسنے ارادہ کیا کہ کسی طرح بادشاہ کو

چلا گیا اوس دایرہ کو وہان سے چھیل ڈالا اسکا باعث یہ تھا کسی امیر گستاخ نے عرض کری کہ حضور نے پہلے اسکا گرد حلقہ کھینچا تھا اور اب چھیل ڈالا اس کیا باعث تھا جواب دیا کہ مین جانتا تھا یہ لفظ صحیح ہے لیکن اوسکے روبرو جو ایسا نکرتا وہ رنجیدہ خاطر ہوتا اس بادشاہ نے سنہ ۱۲۶۶ عیسوی مین ایک مدت کی سلطنت کی بعد کسی عارضہ سے وفات پائی اور اس حادثہ عظیم سے سب نوکر او وزرا ارکین سلطنت نہایت مغموم ہوئی اور نیکی اور بھلائی اس بادشاہ یادگار رہی

غیاث الدین بلبن

شاہ نصیر الدین محمود کے انتقال کے بعد اوسکا وزیر بلبن بادشاہ ہوا جسکی منصفی اور دانائی کی شہرت ایران او تاتار کے بادشاہون کے دلون مین بھی آرزو وفاق کی پیدا کی مگر یہ الزام و دہبون کا اسپر ہے کہ باوجود اس فہم اور کیاست کے اپنے بھتیجے شیر خان کو جو ریاست کا بڑا رکن تھا کسی نفرت سے مروا ڈالا اس بادشاہ نے سب روسا اور سردارون کے مزاج سے جلد واقفیت پیدا کر کے جنکو چالاک اور مستعد کار پایا صرف اونہون کو ہی بڑے بڑے عہدہ دی اور اسنے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ بڑا عہدہ کسی ہندو کو نہ دیتا تھا اسوقت مین سلطنت دہلی کی بڑی عزت او شوکت تھی اور بڑے بڑے فاضل اسجگہہ جمع تھے مستعد کہ غیاث الدین بلبن کی سواری مین جلو او رشان تھی سابق مین کسی بادشاہ کی سواری اسطور سے نہ نکلتی تھی اور نہ ایسی کثرت اور عظمت سے مکانات تعمیر ہوئے تھے جیسا اسکی عملداری مین ہوئی او تعمیل آئین مین وہ بہت احتیاط رکھتا تھا اور رہنے پاتحت کے تعمیل قانون کا نگران رہتا تھا سنہ ۱۲۷۹ عیسوی مین طغرل خان نے جسکو بنگالہ کی حکومت مین سپرد کی گئی تھی بادشاہ نے اوسپر دوبار فوج بھیجی دونون دفعہ شکست کھائی آخر کو خود معرکہ آرائی کا ارادہ کیا طغرل خان اپنی فوج لیکر اڑیسہ مین گیا اور اگرچہ وہان فوج شاہی نے اوسکا تعاقب کیا پر طغرل خان کا کچھ پتہ نملا ایکر ورنکا ذکر ہے کہ ملک محی الدین نامی ایک سردار شاہی ہمراہی چالیس سوارونکی چلا جاتا تھا اتفاقاً اس نے طغرل خان کی فوج دیکھی اوسنے چالیس آدمیون کا ایسا نعرہ لشکر مین طغرل خان کی عین ڈیرے کے مقابل جاکر لگایا کہ شاہ بلبن کو فتح ہوئی اور جو شخص سامنے آیا اوسکو قتل کرنے لگا طغرل نے خیال کیا کہ شاید تمام فوج شاہی پیچھے آپہونچی تن تنہا ننگے بدن باختہ ہوکر ایک گھوڑے پر چڑھکر مہاندی کیطرف بھاگا تاکہ گرفتار ہونے سے اول ہی ندی کے پار ہوکر جان بر ہو جاوے ملک محی الدین نے اوسکا تعاقب کیا اور دریا مین تیر مارے ہوئے اوسکے ایک تیر مارا او پانی مین کود کر اوسکا سر کاٹ لایا بلبن نے اوسکو ایسی بے احتیاطی سے واہ واہ کرنیکی بابت بہت سرزنش کی پر انعام بہادری کا بھی اوسکو بہت خوب دیا اور طغرل خان مفسد کے خاندان سے ایک ایک آدمی کو قتل کیا یہانتک کہ بے گناہ عورتون اور بچون کو بھی باقی نچھوڑا اور اپنے بیٹے قرا خان کے نام صوبہ داری بنگالہ کی مقرر کی اور تین برس کے بعد دہلی کو آیا اس اثنا مین مغلون نے سندہ سے اوتر کر ملتان پر قبضہ کر لیا بادشاہ بلبن کے بیٹے محمد ابن بلبن نے مغلون کو پہر نکال دیا پر بسبب اسکے کہ دشمنون کا تعاقب اوسنے حد سے زیادہ کیا تھا اسلئے وہ ایک بن مین جا کے دو ہزار سوار مین گھر گیا جو کہ پہلے سے اوسکی کمین مین بیٹھے تھے پر بسبب زیادتی لشکر اعدا کے مارا گیا شاہ بلبن کی عمر اوسوقت اسی برس کی تھی اسلئے ایسے لایق اور فایق بیٹے کے مارے جانے کی خبر سنکر بہت مضمحل ہوگیا یہانتک کہ اسی غم سے پژمردہ ہوکر سنہ ۱۲۸۶ عیسوی مین مر گیا

کیقباد

شاہ بلبن کے مرنے کے بعد سنہ ۱۲۸۶ عیسوی مین روسای دہلی نے کیقباد ابن قرا خان کو تخت پر بٹھادیا کیقباد نے بادشاہ ہوتے ہی عیاشی کا

کنم پر گیت پا چرخ تخت سلطانی ؛ بود ہم بیال بجا خدمت مگس رانی ؛؛ باز آ شیرین منہ در راہ الفت کام خویش ؛؛ ان ولی نشنیدہ باشی قصہ فرہاد را ؛؛

رضیہ بیگم

التمش کے بعد اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا مگر عیاشی اور حرامکاری کے سبب کئی چھ مہینے کے بعد امرا نے اوسکو تخت سے اوتار دیا اور بادشاہ زادی رضیہ بیگم اوسکی بہن کو تخت پر بیٹھایا یہ اول بادشاہ زادی مسلمانون مین سے ہے جس نے تخت پر بیٹھکر حکومت کی ہے یہ عورت بہت ذی لیاقت اور عقلمند تھی اپنے باپ کے وقت مین بھی کاروبار ملک مین مصروف رہا کرتی تھی اوسکو حکومت کا طور خوب آتا تھا مگر چونکہ ایک حبشی غلام پر عاشق ہو کر بڑی مہربانی اوسپر کرنے لگی تھی اسلیئے امرا اوس سے ناراض ہوئی اور ایک مشورت سب نے کرکے اوسکو تخت سے اوتارنے کے لیے فوج جمع کی اور آخر کو پکڑ دی گئی اور بھٹنڈا کے قلعہ مین قید ہوئی پھر وہان بھی اوسنے قلعہ بھٹنڈا کی حاکم سے موافقت کرکے اوسکے ساتھ شادی کرکے اوسکے زیر حکم کی فوج جمع کرکے تخت کیواسطے دو لڑائیان سخت لڑی مگر کامیاب نہوئی بلکہ اوس پچھلی لڑائی مین مع اپنے شوہر کے دشمنون کے ہاتھ آئی اونہون نے اوسکو قتل کیا کل تین برس چھ مہینے ۱۲۳۶ عیسوی سے ۱۲۳۹ عیسوی تک اس بادشاہزادی نے سلطنت کی بعد مارے جانے اس بادشاہزادی کی معز الدین بہرام اور علاء الدین مسعود جو اوسکے بعد بادشاہ ہوئے انھون نے کل چھ برس تک سلطنت کی یعنی ۱۲۳۹ عیسوی سے ۱۲۴۶ تک

نصیر الدین محمود التمش

یہ شخص ۱۲۴۶ عیسوی مین دہلی کا بادشاہ ہوا پہلے یہ شخص صوبہ دار بنگالہ تھا اور چونکہ اوسکے سوتیلی مان نے بچپن سے اوسکو بڑی تکلیف سے رکھا تھا اس سبب سے اسکی مزاج مین بہت ملائمیت اور اعتدالی آ گئی تھی جب وہ تخت نشین ہوا تو اوسنے اہل علم اور شعرا اور فاضلونکی بڑی قدر کی اور اپنی بہنوئی بلبن کو اوسنے وزیر بنایا بلبن بڑا دانا و عقلمند شخص تھا اوسنے انتظام سلطنت خوب طرح کیا اور جو راجہ لوگ خود سر ہو گئے تھے سبکو اوسنے دبایا مگر چونکہ مغلون نے غزنی اور قندہار اور کابل اور بلخ اور ہرات مین زور پکڑا تھا اور اونکا خوف بہت لگا رہتا تھا تو اس مطلب کیواسطے شیر خان برادر زادہ بلبن کا مقرر کیا گیا اس شخص نے پنجاب اور ملتان اور غزنی کو دہلی مین شامل کر لیا بادشاہ کیقباد مین ۱۲۵۹ عیسوی مین ہلاکو شاہ پوتے چنگیز خان کی طرف سے ایک ایلچی دہلی مین آیا تھا لیکن اس سلطنت کی شوکت اور عظمت نے مغلون کے دلون مین کچھ رعب پیدا کر دیا تھا یا آنکہ اونہون نے موقع حملہ کرنیکا نہ پایا ہو گا غرضکہ دہلی پر حملہ کرنیکا قصد انہون نے اوسوقت باز رکھا بیس برس تک اوسنے نہایت انصاف اور عدل سے سلطنت کی اور رعایا کو بہت خوش رکھا اوسکے عہد مین کسی نے کسی پر تعدی نکی یہ بادشاہ بڑا خوش نصیب تھا جو لڑائی لڑا اوسمین اوسنے فتح پائی پر جسقدر کہ اوسکا دربار تجمل شاہانہ سے بھرا ہوا تھا اوسیقدر اوسکا خلوتکدہ تکلف سے خالی تھا کھانا آپ اور نمک کھایا کرتا تھا اور باوجود بادشاہ ہونے کی کتابت پر گذران کرتا تھا اس بادشاہ کے صرف ایک بی بی تھی دوسری عورت اوسنے ہرگز نکی تمام امورات خانہ داری کے وہ بیوی انصرام کیا کرتی ایکروز اوسنے عرض کی کہ ای بادشاہ والاجاہ مین کھانا پکانے سے تنگ ہون اور میری اونگلیون مین پھپھولے پڑ گئے ہین اگر ایک کنیز واسطے کھانا پکانے کے عنایت ہو تو عین کرم ہے بادشاہ یہ بات سنکر رنجیدہ ہوا اور بولا کہ یہ ملک خدا تعالےٰ کی ودیعت ہے عیش و عشرت کیواسطے نہین ہے اگر اسمین تصرف بیجا کرون تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دونگا تمکو چاہیئے کہ بدستور کاروبار مین مصروف رہو نقل ہے کہ ایکروز ایک امیر بادشاہ کی ملازمت کو آیا اور اوسکے ہاتھ کے لکھے ہوے قرآن کو دیکھنے لگا اسمین ایک لفظ مکرر لکھا ہوا تھا دیکھکر بادشاہ کیطرف اشارہ کیا کہ غلطی ہے شاہ نے فوراً اوسوقت ایک حلقہ سیاہی کا اوسکے گرد کھینچ دیا حالانکہ وہ لفظ غلط تھا جب وہ امیر رخصت ہوکر

کہ محمد غوری نے سنہ ۱۲۰۶ عیسوی مین انتقال کیا تو وہ بے اولاد تھا اسلئے اوسکی جگہ بادشاہ ہونے کا جھگڑا برپا ہوا قطب الدین
حاکم دہلی اوسکی سلطنت مین بہ نسبت اور حکام کے بڑا طاقتور تھا اسلئے محمد غوری کے بعد اوسکی سلطنت کا انتظام اسطور
پر ہوا کہ محمود شاہ جو کہ بھتیجا محمد غوری کا تھا اوسنے تو ملک غور کو اپنے قبضہ مین کر لیا اور الدز صوبہ دار نے کابل اور قندھار پر قبضہ
کیا اور قطب الدین نے ہندوستان کی سلطنت کا دعوی کیا لیکن الدز نے قطب الدین سے مقابلہ کر کے شکست
پائی اور قطب الدین نے غزنی مین جا کر تاج شاہی پایا مگر مستقل بادشاہ ہونیکے بعد قطب الدین نے عیاشی اور آرام اختیار کیا اسواسطے الدز نے
اوسکو سست پا کر غزنی کی سلطنت اوس سے چھین لی اور ہندوستان کیطرف اوسکو بھگا دیا جہان آکر اوسنے چار برس تک بادشاہت
کی اور سنہ ۱۲۱۰ عیسوی مین مر گیا اس بادشاہ کو مورخون نے عادل اور بہادر اور لائق اور فیاض لکھا ہے

شمس الدین التمش

قطب الدین کے وفات کے بعد آرام ابن قطب الدین تخت پر بیٹھا مگر چونکہ ابھی تک اوسکے باپ نے سلطنت ایسی مستحکم نکی تھی کہ اوسکا
بیٹا آرام بے کھٹکے حکومت کر سکتا اسلئے ایک برس کے عرصہ مین شمس الدین التمش نے آرام کو ناقابل بادشاہت کے پا کر تخت سے
اوتار دیا التمش اگرچہ عمدہ خاندان سے تھا پر بچپن مین وہ قطب الدین کے ہاتھ فروخت کیا گیا تھا بادشاہ نے اوسکو
ہونہار دیکھکر تربیت دی اور اپنی بیٹی سے اوسکی شادی کر کے بڑے رتبہ پر اوسکو جلد پہونچا دیا تھا سنہ ۱۲۱۱ عیسوی مین وہ بادشاہ
ہوا اوسنے پچیس ۲۵ سال تک سلطنت کی دسوین سال جلوس التمش مین جلال الدین شاہ خوارزم ہندوستان مین آیا التمش کی
فوج نے اوس سے مقابلہ کیا التمش اکثر ان مسلمانون صوبہ دارونکے زیر کرنے مین مصروف رہتا تھا جو ارادہ خودسر ہونے کا
کرتے تھے اور چونکہ صوبہ دار بنگالہ کا ایسا خودسر ہو گیا تھا کہ مدت سے اوسنے خراج بھی ادا نکیا تھا تو وہان التمش نے خود چڑھائی کی
اور اپنے بیٹے کو وہانکا صوبہ دار بنا کر آیا اوس بادشاہ نے ہندوؤن پر کئی دفعہ فوج کشی کر کے اونکو مطیع کیا ایک برس کی حصار مین
گوالیار اوسنے فتح کیا اور پھر مالوہ کیطرف گیا اور اوجین فتح کی وہان جا کر مندر مہاکال جو بارہ سو برس بیشتر کا بنا ہوا بکرماجیت کا تھا توڑا
اور غارت کیا بکرماجیت کی مورت معہ دیبی کی مورت کے دہلی مین لایا اور جامع مسجد کے دروازہ پر دونو مورتین توڑ ڈالین فقط اسی
بادشاہ نے ایلدکر شاہ غزنی کو شکست دی اور اوسکو قید کر لیا اور اپنی بادشاہت کو بہت دور تک پھیلایا صوبہ بنگال صوبہ بہار
گوالیار مالوہ یہ صوبے فتح کئے غرضکہ یہ بادشاہ عقلمند اور نیک نیت تھا اس بادشاہ نے سنہ ۱۲۱۱ عیسوی سے سنہ ۱۲۳۶ عیسوی تک حکومت کی

رضیہ بیگم

شیرین تخلص رضیہ بیگم سلطان بیگم نام بنت سلطان شمس الدین التمش جو خود بھی چند مدت تخت پر بیٹھی معز الدین بہرام شاہ کے وقت مین
لڑ کر قتل ہوئی حال مفصل تاریخ فیروز شاہی شمس سراج عفیف مین لکھا ہے کہ یہ عورت بہت نازک اندام اور خوبصورت تھی علاوہ اس سب
خوبصورتی کے ایسی شجاع اور دلیر دیکھی نہ سنی اپنے بھائی سے تخت بزور چھینا اور فوج کشی کر کر بہت لڑائیان لڑ کر فتح پائی اور تخت نشین ہوئی
ان سب اوصاف کے علاوہ یہ اور خوبی تھی کہ صاحب خرد اور قابل تھی فن شاعری مین اپنے روبرو کسی شاعر کو بولنے نہ دیتی تھی عروض اور قوافی مین
اسقدر دخل رکھتی تھی کہ شاعران باہوش کا اسکے آگے قافیہ تنگ تھا فصیح اور بلیغ ایسی کہ فصیحان روزگار اوسکے روبرو منہ نکھولتے تھے
بڑے بڑے چرب زبان اوسکے آگے نہ بولتے تھے مقبرہ اس مرحومہ کا دہلی مین ترکمان دروازہ بلبلی خانہ کے قریب تھا مگر اب فقط چار دیواری شکستہ اور
درمیان مین چھوٹی سی قبر رہ گئی ہے یہ چند شعر فارسی اوس جادو بیان کے تحریر ہوتے ہین ؎ در دہان خود دارم عندلیب خوش الحان * پیش من سخن گویان زاغ
در دہان دارند * غلطیدن نو رخ خورشید جبین چہ * بسمل شدۂ تیغ نگاہ غضب کیست * از ماست چہ بر ماست چہ تقصیر دل زار * ان کشتہ انداز غم بی سبب ماست

اور عیش منانا اور محمد غوری کو ایسی شرمندگی حاصل ہوئی کہ اوسکو رات دن فکر لگی ہوئی تھی کہ ایکبار پھر ہندوستان مین جاکر فتح نمایان کرون
چنانچہ خواب و خور اوسپر حرام ہوگیا تھا آخرش ۴۰ ہزار سوار تاتاری منتخب لیکر سندھ دریا کے پار اوترا اور اول اوسنے پرتھی راج کو کہلا بھیجا کہ
مذہب اسلام قبول کر نہین انکار کا انجام اچھا نہوگا پرتھی راج عیش مین مشغول تھا اوسنے غرور سے یہ جواب دیا کہ اپنا بھلا چاہتا ہے تو واپس
چلا جا دہلی کے راجہ کے ہمراہ ڈیڑہ سو سردار جمع تھے اور تین لاکھ سوار اور پیادہ اس سے بھی زیادہ تھے اور تین ہزار ہاتھی یہ دل
بادل فوج محمد غوری کے مقابلہ پر آئی دونون لشکرون کے درمیان گھاگرا دریا واقع تھا ایک طرف راجہ پرتھی راج پڑا تھا اور ایکطرف
مسلمانون کا لشکر محمد غوری نے جب وہ مغرورانہ جواب سنا تو کہلا بھیجا کہ مین اپنے بھائی کا تابعدار ہون اوسسے دریافت
کرونگا ہندوون نے یہ جواب سنکر معلوم کیا کہ ڈر گیا رات کو سب عیش اور عشرت مین بے اندیشہ مصروف ہوئے محمد غوری
نے اونکو غافل پاکر راتون رات دریا سے پار اوتر کر علی الصباح اونپر حملہ کیا اور پھر دن چڑہے تک خوب لڑائی کی ہندو شکست
پاکر بھاگ گئے چتور کا راجہ راجپوتون کو لیکر خوب لڑا اور اسی لڑائی مین مارا گیا پرتھی راج کو مسلمانون نے پکڑ لیا اور بہت دولت
مسلمانون کے ہاتھ آئی اس شکست کی خبر سنکر بڑے شہرون کے راجہ مسلمانون کے تابعدار ہوگئے محمد غوری نے چتور پر
لشکر کشی کر کر اوسکو فتح کیا اور وہان کے ہزار ہا باشندون کو مارڈالا بعد ازان دہلی پر آیا راجہ پرتھی راج کا بیٹا جو بجای اپنے
باپ کے تخت پر بیٹھ گیا تھا اوسنے فوراً تابعداری اختیار کی اس سبب سے شہر دہلی لوٹ سے بچ گیا اور قطب الدین غوری
کو جو اوسکا بڑا پیارا غلام تھا شایستہ فوج دیکر دہلی کے متصل چھوڑ کر غزنی کو مراجعت کی قطب الدین نے جو کہ مثل محمد غوری
کے اولوالعزم اور ذی لیاقت تھا جلد میرٹھ فتح کر کے دہلی کو اپنے قبضہ مین لاکر اوسکو اپنا دار السلطنت بنایا اوسدن سے
سلطنت ہندوون کی نیست و نابود ہوئی محمد غوری تھوڑے عرصہ کے بعد پھر غزنی سے پھر کر آیا اور نئی فوج بھرتی کر کے وہانسے لایا
اور جی چند راجہ والی قنوج پر چڑہائی کی قنوج کا راجہ قطب الدین کے تیر سے مارا گیا اور بہت ہندو مقتول ہوئے سات سو ہاتھی تھے
جو مسلمانون کے مقابل لڑائی کرنے کو آئے تھے ۹۰ نوے ہاتھی مسلمانون کے ہاتھ آئے ایک اونمین سپید ہاتھی تھا بعد ازان
بنارس کو گیا اور ایک ہزار مندر مسمار کئے اور پھر غزنی کو مراجعت کی دوسرے سال مین گجرات پر قطب الدین نے حملہ کیا اور سب
مال اور دولت لوٹ کر اوسکو مسخر کیا تھوڑے عرصہ کے بعد محمد غوری نے اپنے بھائی کے مرنیکی خبر سنی اسلئے وہ غزنی کو گیا اور حسب
دستور محمد غوری کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا ایک دفعہ پھر وہ ہندوستان مین آیا تھا دہلی سے لوٹ کر غزنی کو جاتا
ہوئی قریب لاہور کے گکھڑون کے ہاتھ سے اسطور پر مارا گیا کہ رات کو چند آدمی خنجر لیکر اوس کے خیمہ کے اندر گھس گئے سوتا
ہوا پاکر ۲ شعبان سنہ ۶۰۲ ہجری مطابق سنہ ۱۲۰۶ عیسوی کے خنجرون سے مارڈالا قطب الدین بھی اوسوقت ہمراہ تھا اسی
شخص کے باعث خاندان غوری کی ترقی ہوئی تھی اور اسی پر ختم ہوئی اسی سبب سے سلسلے ہندوستان پر مثل محمود غزنوی کے کچھ
سبب کے بعد اوسکے دو نایب ایک قطب الدین اور دوسرا ایلدز کس باقی رہے تھے سو ایلدز کس نے تو کوہستانی ملک اپنے قبضہ مین کیا
اور قطب الدین نے ہندوستان کو محمد غوری نے بتیس ۳۲ برس سلطنت کی ازانجملہ اونتیس برس اپنے بھائی کی نیابت مین رہا
اور تین برس تک مستقل بادشاہ ہوکر اپنی سلطنت کی اسی بادشاہ کی سلطنت مین چنگیز خان نے سلطنت مغلیہ کی
بنیاد قایم کی تھی جسکی وسعت بحیرہ خزر کہین سے چین اور سیریا تک تھی

قطب الدین ایبک

سلطنت غلامان مین اول بادشاہ اہل اسلام کا ہندوستان مین قطب الدین ایبک ہوا ہے یہ شخص سلطان محمد غوری کا غلام تھا جسوقت

خسرو ملک

اوسکا بیٹا تخت لاہور پر بیٹھا اور اوسنے ہندوستان کے تمام اون صوبون پر قبضہ کیا جو کسی زمانہ مین اوسکے بزرگونکے قبضہ مین آگئی تھی مگر غزنی والا اقبال تنزل پر تھا علاء الدین کو اسکے بھائی محمد غوری دوم سنے مدد دی جو کہ ملک غزنی پر قناعت نکرکے ہندوستان کے صوبون کو فتح کرنیکا ارادہ رکھتا تھا اسلیئے ۱۱۸۰ عیسوی مین وہ لاہور کیطرف روانہ ہوا مگر لاہور کو فتح نکرسکا اور خسرو ملک سے صلح کرنی پڑی چار برس کے بعد یہ عہد ٹوٹ گیا اور محمد غوری سنے دوسری بار لاہور کو گھیرا پر اسدفعہ بھی مایوس رہا تھوڑے عرصہ کے بعد اسنے تیسرا حملہ کیا اور فتح پائی مگر یہ فتح بڑی فریب سے حاصل ہوئی کیونکہ پہلا اوسنے خسرو ملک کے پاس صلح کا پیغام بھیجا اور اپنے راستی جتانے کیواسطے خسرو کی بیٹے کو کہ جو اوسنے بطریق یرغمال اپنی اول کی دفعہ ہونے پر لیا تھا اوسکے پاس بھیجدیا وہ عمر رسیدہ بادشاہ اپنی بیٹے سے ملنیکو شہر سے باہر چلا اور محمد غوری سنے بیس ہزار سوار لیکر ایک خسرو ملک کے ڈیرہ کو گھیر لیا خسرو ملک سنے بچنیکی کوئی صورت نہ دیکھکر اپنے دشمن سے التجا کی اور محمد غوری سنے لاہور کو فورا اونکے حوالہ کردینے کا سوال کیا جسکو خسرو سنے جلد خالی کر دیا اسطرح سے ۱۱۸۶ عیسوی مین سلطنت خاندان غزنی ختم ہوئی

سلطان محمد غوری

شہاب الدین محمد غوری بانی خاندان دوم اہل اسلام کا ہے جسنے ایک دوسرے خاندان مسلمانون کی بنیاد ہندوستان مین قایم کی ابتدا محمد غوری کی یہ ہے کہ اعزالدین حسین جو کہ ایک بزرگ غوریون کے فرقہ کا اور اس خاندان غوری کا بانی تھا وہ بڑا منظور نظر نوکر سلطان مسعود شاہ ابن محمود غزنوی کا تھا مسعود شاہ نے اس شخص کو ایسا معزز کیا کہ اپنی بیٹی سے اوسکی شادی کرکے علاقہ غور کا اوسکو حاکم بنایا اوس سے سات لڑکے پیدا ہوئے جنکو سبعہ سیارہ کا خطاب دیا گیا تھا اونمین سے دو لڑکے بادشاہی خاندان کے بانی ہوئے چنانچہ اونمین سے ایک کا نام قطب الدین غوری تھا وہ بہرام شاہ غزنی کے لڑکی سے شادی کرکے بادشاہ ہوا تھا اور اوسنے فیروزکوہ کو اپنا دارالخلافت مقرر کیا تھا اوسی کو بہرام سنے قتل کروا دیا تھا اسی سبب سے غور اور غزنی کے خاندان مین فساد برپا ہوا جسکی سبب خاندان غزنی بالکل پامال ہوگیا اعزالدین باپ قطب الدین کا جسنے کہ غزنی اور غور دونون تخت پر قبضہ پایا اور اپنے چھوٹے بھائی محمد غوری کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا محمد غوری اگرچہ ہر ایک ملک پر فتحیاب ہوا پر اونتیس ۲۹ برس تک تمام زیست اپنی بھائی کی سرتابی اوسنے نکی اوسیکا تابعدار رہا محمد غوری سنے سلطان خسرو ملک کو جو کہ غزنی خاندان کا اخیر بادشاہ لاہور مین تھا گرفتار کرکے ۱۱۹۱ عیسوی میں ہندوستان پر چڑھنے کی تیاری کی اور اب ایسا ایک بلا کا جھونکا شروع ہوا کہ ہندوستانی راجاؤنکو اونکے تختون سے اوتار لیا اور سلمانی خاندان کا بادشاہ دہلی پر سلطان محمود غزنوی کیوقت سے لیکر ابتک کوئی بادشاہ تخت دہلی پر قایم ہوکر بیٹھا تھا بلکہ صرف ملتان اور لاہور غزنیونکے تصرف مین رہا کئے جب کبھی فوج شاہی آگے کو بڑہا کرتی ہندو لوگ روپیہ دیکر ٹالدیا کرتے تھے اور ہندو راجہ لوگ بدستور اپنی راج دہانی مین راج کرتی تھے اور جس قدر کہ خاندان غزنی کی طاقت کم ہوتی جاتی تھی ہندو راجاؤنکی طاقت بڑہتی جاتی تھی ——

۱۱۹۱ عیسوی مین جبکہ محمد غوری سنے شہر بھٹنڈا کو فتح کرکے اپنے ملک موروثی کو مراجعت کی تب راجہ پرتھی راج سنے تمام اپنی فوج اور مددگار جو قریب دولاکھ آدمی کے تھی جمع کرکے شہر بھٹنڈا کے چھوڑانے کے واسطے کوچ کیا محمد غوری اسے جب یہ خبر پائی وہ اوس شہر کے بچانیکو چلا بمقام تراوڑی جو کہ تھانیسر سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے دونونکا مقابلہ ہوا لڑائی ہونے لگی محمد غوری سنے بہت شجاعت ظاہر کی پر آخرکو اوسکی فوج بھاگ نکلی ناچار پست ہوکر غور مین آیا اور سب سردار دنکو جنکی نامردی سے لڑائی ہارا تھا سزا سخت دی اور برخاست کردی بھٹنڈا ہندوؤن نے پھر لیا

اس فتح کی سبب راجہ پرتھی راج کو بڑا فخر حاصل ہوا اگر پھر اوسنے اپنے تئین ایسا کاہل بنایا کہ رات دن عورتون مین پڑا رہتا

قرآن مجید کامل اپنے ہاتھ سے لکھے اور مکہ اور مدینہ مین رکھوائے ترکمانون نے اوسکے عہد مین بھی سخت حملے کیے پر اوسنے وہ تمام ملک جو کہ ترکمانون نے
فتح کیے تھے اس شرط پر علی الدوام کیواسطے اونہین کو لکھدیے کہ وہ لوگ آیندہ کو دست درازی نکرین چنانچہ اونہون نے یہ شرط مان لی اور اوسپر قایم
رہے سلطنت کی خیر منوفی دشمنون سے اوسنے رہائی پاکر ہندون سے عزم کے رہنے کیواسطے یورپ کو فوج کشی کرنیکی طیاری کی کہتے ہین کہ وہ ہندوستان
مین اتنی دور تک گیا کہ اوسوقت تک اوسکے بزرگون مین سے کوئی بادشاہ نہ گیا تھا اور ایک لاکھ ہندو قید کر کے غزنی کو لیگیا
چالیس برس تک اس بادشاہ نے سلطنت کی اور ۱۰۹۸ عیسوی مین اوسکی سلطنت ختم ہوئی

سلطان مسعود ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اوسکا بیٹا مسعود جو کہ بہت رحمدل اور نیک سیرت تھا بادشاہ ہوا اوسکی ایام سلطنت مین بڑا امن اور چین رہا
نہ تو کوئی خانگی جھگڑا برپا ہوا اور نہ کوئی باہر حملہ نمودار ہوا سولہ برس سلطنت کر کے راہی ملک بقا ہوا

سلطان ارسلان

مسعود کے بعد اوسکا بیٹا ارسلان تخت پر بیٹھا جسنے بادشاہ ہوتے ہی اپنے بھائیون کو قید کرنا شروع کیا مگر بہرام اپنے ماموں سنجر ترکمان کے پاس بھاگ گیا
اور اوسکی حمایت چاہی جسنے اوسکی مدد کی چنانچہ ترکمان کی ایک فوج غزنی پر چڑھ آئی اور وہان پہونچکر ارسلان کو نکالدیا مگر ارسلان
پھر آکر لڑا اور پھر اوسنے تخت لے لیا آخر کار تین برس سلطنت کر کے مقتول ہوا

سلطان بہرام

بہرام اب بلا تنازعہ وارث تاج و تخت ہوا اوسنے بڑی دانائی اور ملایمت سے سلطنت کی اور اہل علم کی اوسنے بڑی قدر کی پینتیس برس تک اوسنے بادشاہت
کی اور آخر ایام سلطنت مین خاندان غوری کی جھگڑون مین گرفتار ہوا جس خاندان نے تھوڑی مدت کے بعد خاندان غزنی کا چراغ بجھا کر اپنی بادشاہت کو فروغ دیا

فصل دویم خاندان غوری

محمد قطب الدین غوری

محمد قطب الدین غوری نے سلطان بہرام کی بیٹی سے شادی کر لی تھی مگر بسبب کسی خطای بزرگ کے محمد قطب الدین برملا قتل کیا گیا

سیف الدین

سیف الدین اوسکا بھائی اوسکے خون کا بدلا لینے کو چلا اور اوسنے بہرام کو نکال کر غزنی پر قبضہ کر لیا مگر رعایا اوس سے راضی نہ رہی کیونکہ
چاہتی تھی کہ بہرام پھر کر بادشاہ ہو یہ حال دیکھکر یکایک غزنی پر آیا اور سیف الدین کو گرفتار کر کے اوسکا منہ کالا کر کے تمام شہر کے گرد اگرد پھرایا اور پھر اوسکا سر کاٹ ڈالا

علاء الدین

سیف الدین کے بھائی علاء الدین نے یہ حال سنکر ایک بڑی فوج طیار کی اور اپنے بھائی کے خون کا عوض لینے کو غزنی پر چڑھائی کی بڑی بھاری لڑائی ہوئی
بہرام نے شکست پائی اور ہندوستان کیطرف بھاگا وہان بہت مصایب اوٹھا کر ۱۱۵۲ عیسوی مین فوت ہوا اسکے بعد خاندان غزنی کی حکومت دریای سندھ کی ممالک مغربی سے جاتی رہی

خسرو شاہ

بہرام کا بیٹا خسرو لاہور مین آیا اس شہر کو اوسنے اپنی دار الخلافت بنایا سلطان محمود غزنوی مرحوم کے ملکون مین سے اوسکی اولاد کے پاس صرف ہندوستان
کے صوبون مین سے لاہور ہی باقی رہا تھا اسی اثنا مین سلطان علاء الدین غزنی مین داخل ہوا اور شہر کو سات روز تک اوسنے لوٹا اور بڑی بڑی بزرگ اور
صاحب علم لوگ پکڑ کر فیروز کوہ پر جو غوریون کا وطن اصلی تھا لیگیا اور وہان جا کر اون لوگون کو قتل کیا اس بادشاہ نے اسقدر قتل اور غارتگری
کری ہے کہ اسکو مورخون نے جہان سوز خطاب دیا ہے خسرو سات برس تک سلطنت کر کے لاہور مین مر گیا بعد اوسکے

سلجوقیہ پچھم کیطرف ہنگامہ مین مصروف ہوا اور اونکی سرکوبی کے واسطے جی سنگھ جو ہندوستانی فوج کا سپہ سالار تھا روانہ کیا اس سے ظاہر ہے کہ
ہندو لوگ اوسوقت مین دریاے اٹک کے پار ہونی کو برا نجانتے تھے اور ہندؤن کو سلمان بادشاہ اپنی فوج مین بڑے عہدہ پر
نوکر رکھتے تھے سنہ ۱۰۳۷ عیسوی مین مسعود نے ہندوستان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور ہانسی کی قلعہ کو محاصرہ کر کے فتح کیا اور وہان کی
سب مندر ڈہا کر تمام مال ضبط کیا یہانسی پہرتے وقت اوسنے اپنے بیٹے کو صوبہ دار ملتان کا مقرر کیا جس زمانہ مین کہ مسعود ہندوستان
مین تھا اوسکے دشمنون نے طاقت پا کر ماوراء النہر مین بڑی شورش مچا رکھی تھی اسواسطے جب وہ غزنی کو گیا تو عین موسم سرما مین
اون دشمنون کا مقابلہ کرنیکے واسطے ماوراء النہر کو اوسے جانا پڑا جہان کی لڑائی لڑا اور آخر کو شکست کھائی طغرل بیگ ترکمان
نے اوسکا تعاقب کیا چنانچہ طغرل نے غزنی مین پہونچکر پادشاہی اصطبل تاراج کیا اور تھوڑا شہر بھی غارت کیا اور اوس شہر پر
قابض ہو گیا اسلئے مسعود نے اون ترکمانون کی حملات سے بچنے کیواسطے ایک مقام اوسکے رہنے کو اپنے ملک مین دینا
قبول کیا جس پر وہ ترکمان لوگ بھی راضی ہوگئے پر قابو پاکر پھر اونھون نے مسعود پر حملہ شروع کیا مسعود نے لینے کو اونکے
مقابلہ کے لایق نپا کر ارادہ کیا کہ ہندوستان مین جا کر فوج جمع کرے بدین خیال اوسنے سب روپیہ اور دولت قلعہ سے نکال کر
اونٹون پر لادے اور لاہور کی جانب روانہ ہوا اس تباہی کے وقت اپنے اندھے بھائی مسمی محمد کو بھی ساتھ لیا جسکو نو برس پیشتر
اوسنے خود اندھا کر دیا تھا جبکہ دریای سندھ کے کنارے پر پہونچا تب اوسکی فوج ہی باغی ہوگئی اور تمام مال و دولت جو اونٹون پر
لدا تھا لوٹنا شروع کر دیا اور بخوف اوسکے کہ بادشاہ غصہ مین آکر ہمکو سزای سخت ندی اوسکے بھائی محمد شاہ اندھے کو
بادشاہ بنالیا چنانچہ محمد شاہ قید خانہ سے نکلکر تخت پر بیٹھا اور مسعود شاہ کو تخت سے اوتار کر قید کیا اور وہ اوسی
قید مین سنہ ۱۰۴۰ عیسوی کو دس برس کی سلطنت کے بعد مقتول ہوا

ذکر سلطان مودود ابن مسعود

جبکہ مودود ابن مسعود نے جو کہ صوبہ دار بلخ کا تھا باپ کے قتل ہونے کی خبر سنی تو فوراً غزنی کو کوچ کر کے آیا اور وہان کے
لوگون نے اوسکو تخت پر بیٹھایا اور اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی محمد شاہ اندھے کے بیٹون سے لڑائی شروع کی جس مین وہ فتحیاب
ہوا اب صرف ایک دشمن اوسکا بھائی رہگیا تھا جو کہ تلوار کے زور سے دعوے بادشاہت کا رکھتا تھا اوس سے بھی لڑا اور
فتح پائی اور اوسکا بھائی چند روز کے بعد اپنی خوابگاہ سے مرا پایا گیا ان خانگی جھگڑون اور پچھم مین ترکمانون کی سرکشی سے ہندوون
کے دلمین پھر اولوالعزمی پیدا ہوئی چنانچہ دہلی کے راجہ نے بڑی فوج جمع کر کے تہانیسر اور ہانسی اور نگرکوٹ اور کئی شہر اپنی قبضہ مین کر لئے
مندر پھر کر تعمیر کئے گئے اور مسلمانون کی جو بت توڑ ڈالے تھے اونکی عیوض اور مورتین رکھی گئین اور اسطرح اون بتونکی پوجا پھر جاری ہوئی
ہر ایک طرف سے ہزارون آدمی پوجا کیواسطے جمع ہوئے راجاؤن نے نذرین چڑہائین اور مندرون مین پھر اوسقدر دولت جمع ہوگئی جتنی کہ مسلمانون
کی لوٹ سے پہلے رہا کرتی تھی اور اسقدر بہت ہندوون کی بڑہی کہ لاہور کو جو دار الخلافت مسلمانون کا تھا گھیر لیا اگرچہ مسلمانون نے
نکلکر ہندوونکو بھگا دیا پر وہی ملک جو ہندوون نے لے لئے تھے سلطان مودود کے عہد مین اونہین کی قبضہ اور تصرف مین رہے سلطان
مودود کی سلطنت نو برس تک رہی اور آٹھ ہزار اونچاس ۱۰۴۹ عیسوی مین ختم ہوئی بعد مرنے مودود کے نو برس کے عرصہ مین چار بادشاہ
متواتر سنہ ۱۰۵۸ عیسوی مین تخت غزنی پر جلوس فرما ہوئے جنکا ذکر کرنا لاطائل ہے

ذکر سلطان ابراہیم

سنہ ۱۰۵۸ عیسوی مین سلطان ابراہیم تخت غزنی پر متمکن ہوا کہتے ہین کہ وہ بڑا پرہیزگار اور صاحب علم اور متشرع بادشاہ تھا اوسنے کئی قرآن

کو بھی ایے تھے سید سالار نے اس پرستش کی ممانعت کری اسپر ہنود معہ پہاڑی راجاؤن کے جنگ کے لئے جمع ہوئے
اور خوب لڑائی ہوئی اور اسی جنگ مین حضرت سالار مسعود غازی بھی سنہ ۴۲۴ ہجری ۱۹ برس کی عمر مین شہید ہوئے اور جسقدر
لوگ اس جنگ مین شہید ہوئے سبکی نعش سورج کنڈ مین ڈال دیگئین اور تالاب شہیدون کی لاشون سے بھر گیا
حضرت مسعود غازی کو اوسی تالاب کے کنارے دفن کیا حضرت سالار کی ہر سال بیاہ شادی ہونے کا یہ باعث
ہے کہ سید جمال الدین باشندہ ردولی شریف سنے جب بہرایچ کی کیفیت لوگون نے بیان کی کہ بہرایچ مین
صدہا اندھے اور کوڑھی وغیرہ اچھے ہوتے ہین آپ بھی اپنی لڑکی کو بہرایچ لیجائین تو یقین ہے کہ اوسکی آنکھین
اچھی ہوجائین تب سید جمال الدین نے یہ نیت کی کہ اگر میری لڑکی زہرہ اچھی ہوجاوے تو مین روضہ حضرت کا
بنوا دونگا اور زہرہ نے یہ نیت کی کہ اگر میری آنکھین اچھی ہوجاینگی تو مین حضرت کے مزار کی جاروب کشی کرونگی حضرت نے
ایک دفعہ اپنا جمال زہرہ کو دکھلایا زہرہ نے دعا مانگی کہ خداوندا مجھے بینائی دے خداوند کریم نے اوسیوقت بینائی
عطا فرمائی زہرہ نے بخوبی جمال مبارک سید سالار کی زیارت کی سید سالار نے کہا کہ اے زہرہ اگر تو مجھے چاہتی ہے
تو بہرایچ مین آ چنانچہ زہرہ بہرایچ مین آئی اور روضہ تعمیر کرایا یہ روضہ مختصر سا ہے کوئی عمدہ عمارت نہین اٹھارہ
برس کی عمر مین وفات پائی اور درگاہ سالار مسعود مین دفن ہین القصہ بعد وفات زہرہ کے اونکی والدہ ہر سال واسطے
اوسکے آتی تہین اور علیہ محبت سے کہتی تہین کہ مین واسطے شادی زہرہ کے بہرایچ مین جاتی ہون اور جب تک
زندہ رہین یہی کہتی رہین اور وہ بات ابتک جاری ہے یہ میلہ ہر سال جیٹھ کے اول اتوار کو ہوتا ہے اور دس
بارہ روز پیشتر سے میلہ والے آنے لگتے ہین قریب تین لاکھ آدمی کے جمع ہوجاتے ہین اور بعض سال مین قریب
پانچ لاکھ کے نوبت پہونچ جاتی ہے دہلی آگرہ اجمیر ملتان تک کے لوگ اس میلہ مین جمع ہوتے ہین دوکانین ہر قسم
کی دور دور شہرون سے آتی ہین ہر طرح کی چیز اس میلہ مین دستیاب ہوتی ہے اور فقیرون کی بہت کثرت
ہوتی ہے قریب دو ہزار کے صرف کوڑھی آتے ہین وہان کے لوگون کا بیان ہے کہ دس پانچ کوڑھی یہان ہر سال اچھے
ہوجاتے ہین اب سرکار نے اس میلہ کا انتظام اپنا رکھا ہے جو کچھ نذر کا چڑہتا تھا وہ مجاور نہین چہونے
پاتے ایک بڑا صندوق رکھا جاتا ہے اوس مین سرکاری نوکرون کے معرفت جو کچھ آتا ہے وہ جمع کیا جاتا ہے
قریب پانچ چھہ ہزار روپیہ کے جاتا ہے

ذکر سلطان محمد ابن سلطان محمود

بعد وفات سلطان محمود کے سلطان محمد بڑا بیٹا تخت پر بیٹھا اسکے تخت پر بیٹھتے ہی مسعود نے اوسکو لکھا کہ مجھکو سلطنت
کی خواہش نہین ہے میری صرف یہ آرزو ہے کہ تین صوبہ جنکو مین نے بزور فتح کیا ہے [illegible] میرے ہی قبضہ مین رہین
اور میرے نام کا خطبہ اون مین پڑہا جاوے اس بات کو محمد نے منظور نکیا اسلئے مسعود نے ایک فوج فراہم کی اور
غزنی پر چڑہائی کی فتح پائی اور محمد کو پکڑکر اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین یہ سب معرکہ اوسی سال مین ہوئے جس سن مین سلطان
محمود نے وفات پائی ہے اور مسعود بھی اوسی سال مین تخت نشین ہوا پر جو اوسکو توقع تھی وہ ظہور مین نہ آئی بلکہ اوسکی سلطنت
روز بروز تنزل پانے لگی قوم سلجوق نے عجم کے صوبون پر زور پکڑا اور وہ لوگ ہمیشہ حملہ آور رہے تا وقتیکہ اونکو تھوڑا
سا ملک غزنی سے دیا گیا سنہ ۴۲۷ع مین شاہ مسعود ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور کشمیر کو اوسنے مطیع کیا اور دوسرے سال مین قوم

سلطان محمود نے خیال کیا کہ ہندوستان مین صرف ایکی ہی دفعہ مین قریب شکست کھانے کے پہونچ گیا ہون
اسلیئے وہ اپنی فوج کی مذہبی سرگرمی کو اسطور پر جوش مین لایا کہ زمین پر اوسنے خدا کے سامنے سجدہ کیا اور
مدد اپنی کو خواہان ہوا اور اپنی فوج کے سردارون کو بلا کر کہا کہ اب یا تو فتح ہوگی یا شہادت کا تاج سر پر رکھا جائیگا تب تمام
فوج یہ بات سنکر جان دینے کو تیار ہوگئی اور ایسی جوش مین اکر لڑی کہ اوسنے فتح پائی یہ حال دیکھکر وہ سپاہ جو
محافظ مندر کی تھی مارے خوف کے مندر کو خالی کرکے بھاگ گئی سلطان محمود مندر مین داخل ہوا اوسکے اندر دو
کے بت رکھے تھے اون سب مین سومنات کی مورت پانچ گز اونچی تھی جس مین دو گز زمین مین گڑی ہوئی اور تین گز اوپر
تھی سلطان محمود نے اپنے ہاتھ سے ایک تیر مار کر اوسکی ناک توڑی اور یہ حکم دیا کہ اس بت کو توڑ کر ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالین برہمنون نے جمع ہوکر محمود کے روبرو اپنے تئین زمین پر ڈالدیا اور التجا کی کہ ہمارا دیوتا نہ توڑا جائے ہم سے
اسکی عوض مین بہت سا روپیہ بادشاہ لے لے مگر محمود نے ہرگز نمانا اگرچہ اوسکا وزیر مائل ہوگیا تھا کہ اس قدر زر کثیر
لے لیا جائے پر محمود نے فرمایا کہ قیامت کے روز مین بت فروش اپنا نام رکھوانا نہین چاہتا ہون بلکہ بت شکن اپنا
نام چاہتا ہون کہ جسوقت وہ بت توڑا گیا تو اس قدر جواہرات اور موتی اور ہیرے اور لعل اوسکے پیٹ مین سے نکلے جس قدر وہ
روپیہ دیتے تھے اوس سے سو حصے قیمت مین زیادہ کا مال نکلا یہ سب مال لیکر وہ جب غزنی کو چلا تو راہ مین درمیان ریگستان کے
ملتان کے قریب جاٹون نے کئی حملے اوسپر کئے جسکے سبب سے اوسنے دوسرے سال ۱۰۲۷ء عیسوی مین ایک اور
مہم کرکے جاٹون کو خوب گوشمالی دیکر ترتیب اسکی پہونچا دیا کہ انکو نیست و نابود کر دے بعد ازان تھوڑے عرصہ کے بعد اوسنے
خراسان کو مفتوح کیا اور غزنی مین جاکر بیمار ہوا چنانچہ ۲۹ اپریل ۱۰۳۰ء عیسوی مین ترسٹھ برس کا ہوکر راہی ملک بقا
ہوا اسکی تاریخ رحلت کی ایک شاعر نے یہ کہی ہے

تاریخ وفات محمود غزنوی ∴ ∴

آنکہ محمود غزنوی بودہ ∴ واقف سر معنوی بودہ ∴ سال شمار آن خدیو زمان ∴ ہاتفم گفت شاہباز جنان ∴ ∴
۴۲۰

ذکر سالار مسعود غازی ∴ ∴

واضح ہو کہ حضرت سالار مسعود غازی کے باپ کا نام سالار ساہو تھا اور باپ کی طرف سے سلسلہ آپکا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے حضرت
سالار مسعود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ۱۳ پشت مین تھے حضرت کی والدہ کا نام ستر معلی تھا خواہر سلطان محمود غزنوی کی ہین اور سادات
حسینی سے ہین والد حضرت مسعود غازی کو ۹ ذی الحجہ ۴۰۱ھ ہجری مین بحکم سلطان محمود ستر ہزار کے قریب فوج لیکر ہندوستان مین آئے اور اجمیر
کو فتح کرکے وہان کے صوبہ دار ہوئے ۴۰۵ھ ہجری مین حضرت سید سالار مسعود متولد ہوئے اور نو برس کی عمر مین جمیع علوم ظاہری
اور معنوی سے فارغ ہوئے ۴۱۷ھ ہجری مین بعد فتح سومنات ملتان کو تشریف لے گئے اور ملتان کو فتح کرکے دہلی کیطرف
کوچ کیا اور دہلی کو فتح کرکے ۴۲۰ھ ہجری مین سن شریف پندرہ یا سولہ برس کا تھا مقام سترک مین جو کہ لکھنؤ سے
چھہ کوس پورب ہے اور بعد ایک لڑائی کے سترک کو بھی فتح کیا اور اس فتح سے بہت سے ہند کے
راجہ مطیع ہوگئے بعد فتح سترک کے حضرت مسعود غازی بہرائچ کو روانہ ہوئے اوسوقت مین بہرائچ مین ایک تالاب
سورج کنڈ نام معبد ہندون کا تھا اوس تالاب کے کنارے پر ایک شکل آفتاب سنگ پر کندہ رکھی
تھی اوسکو لوگ بالارکھ کہتے تھے اور کسوف آفتاب کے روز لاکھون ہندو دور دور ملکون سے پرستش

چونکہ وہان راجہ اس مہم سے بے خبر تھا اپنے تئین بے مدد سمجھکر مع عیال و اطفال کے شہر سے باہر نکلا اور سلطان محمود کو اپنے تئین سپرد کر دیا محمود نے یہ حال دیکھکر رحم کیا اور بعد تین روز کے شہر قنوج اوسکو دیدیا اور کچھہ اوسکا نقصان نکیا اور سلطان اور راجہ سے یہ عہد ہو گیا تھا کہ جب کوئی دشمن تمپر تاخت لاویگا تو مین تمہاری اور تمہارے وارثون کی مدد دونگا بعد ازان محمود متھرا مین آیا جو کہ جاے ولادت کرشن کی مشہور ہے اور ہندونکا بڑا معبد ہے یہ شہر سلطان نے لوٹا اور بت توڑ ڈالے اور بتخانے منہدم کر دئے اور ٥٣٠٠٠ باشندے اس شہر کے قید ہوگئے

حملہ دہم

سنہ ١٠٢٢ عیسوی مطابق سنہ ٤١٣ھ ہجری مین سلطان محمود نے راجہ نندا پر جو ایک راجہ شہر کالنجر ملک بندیل کھنڈ کا تھا چڑہائی کی وجہ اوسکی یہ ہوی تھی کہ چونکہ راجہ قنوج نے سلطان کی اطاعت قبول کر لی تھی اس بات سے راجہ نندا کالنجر کا گدی نشین خفا ہو گیا اور اپنے قرب وجوار کے راجون کو ہمراہ لیکر قنوج پر چڑہائی کی چونکہ محمود غزنوی اور راجہ قنوج مین نوین حملہ مین اتفاق ہو چکا تھا کہ جب کوئی تمپر چڑہائی کریگا تو سلطان اوس کی مدد دیگا اسلئے سلطان محمود یہ خبر سنکر اوسکی مدد کو آیا مگر قبل پہونچنے محمود کے قنوج کا راجہ مارا گیا تھا پہر کالنجر کے راجہ پر چڑہائی کی مگر کچھہ تدارک اوسکا نکر سکا—

حملہ یازدہم

سنہ ١٠٢٢ عیسوی مطابق سنہ ٤١٤ھ ہجری کے سلطان محمود نے راجہ جیپال دوم کے مقابلہ پر چڑہائی کی تھی یہ راجہ گدی نشین انندپال کا تھا اوسنے سلطان محمود سے بغاوت کی تھی اس حملہ مین لاہور ممالک مفتوحہ غزنی سے شمار کیا گیا تھا اور یہ پہلی مثال ہے کہ ہندوستان مین مسلمانونکی چھاونی ہمیشہ سے ابھی قایم ہوئی اس سے پہلے اہل اسلام کی فوج دوام کو قایم ہو کر نرہی تھی

حملہ دوازدہم

سب سے پچھلا اور سب سے بڑا حملہ سلطان محمود کا سومنات پر تھا یہ مندر بڑا مقدس ہندون کا جنوبی حد جزیرہ نما گجرات مین ایک ٹیلہ پر واقع تھا ماہ ستمبر سنہ ١٠٢٤ عیسوی مطابق سنہ ٤١٥ھ ہجری کے لشکر لیکر وہ غزنی سے چلا اور ماہ اکتوبر مین ملتان کو پہونچا اور بیس ہزار اونٹ پر زاد راہ وخوراک کا اسباب لادکر اوسنے براہ ریگستان سومنات کیطرف کوچ کیا اثناء راہ مین اجمیر کو لوٹا اور سیدہا سومنات پر جاکر پہونچا وہان جاکر اوسنے دیکھا کہ یہ مندر ایک جزیرہ نما پر واقع اور اثناء راہ مین جو خاک نائی اوسکو بر اعظم سے ملاتی ہے وہان پر سپاہ اور فوج اوسکی عبور کے مانع ہے ہر ایک کونے پر سپاہ جنگی متعین ہے اسی اثناء مین ایک ہرکارہ ہندؤن نے اوسکے پاس بھیجا وہ یہ پیغام لایا کہ اپنی جان بچانی ہے تو اس بے ادبی سے باز آؤ نہین تو ہمارا دیوتا تجکو تباہ کر دیگا محمود نے تیراندازونکو حکم دیا کہ آگے بڑہین اور تیر برسانا شروع کرین چنانچہ تھوڑی دیر مین ہنود کی فوج جو دیوارون پر محافظ تھی ماری گئی یہ حال دیکھکر ہندو لوگ بہت ہی بے حواس ہوگئے اور بتون کے آگے بڑی گریہ وزاری سے رو کر سجدہ کرنے لگے پہر جب مسلمانون نے سیڑہی لگاکر اوس مندر کی دیوار پر چڑہائی شروع کی اوس وقت ہندون نے ایسی بہادری سے اونکا مقابلہ کیا کہ حملہ آوران شاہی بڑا نقصان اوٹھاکر پسپا ہوے دوسرے روز پہر حملہ کیا مگر کچھہ فائدہ نہوا تیسرے روز قرب وجوار کے راجہ لوگ سومنات کا مندر بچانے کو آ ئے بڑی بھاری لڑائی ہوئی اور فتح کسی کی بہی نمعلوم ہوئی اور ہندؤنکی مدد کو سردار برام دیو اور سردار دابشلیم جو کہ مشہور امیر گجرات کے تھے آکر پہنچ گئے اوس وقت

اونکے تعاقب مین دس ہزار منتخب فوج روانہ کی اور جسقدر کہ مسلمان قتل ہوئے تھے اونسے دوگنے ہندو بھاگتے ہوئے قتل کیے گئے
بعد اسکے سلطان محمود نے پھر کبھی ہندوونکو فوج جمع کرنے کا موقع ندیا پنجاب تک اوسنے اونکا تعاقب کیا اور یہان آکر اوسکو معلوم
ہوا کہ وہ ابتر اور پریشان حال ہوگئے ہین کہ جس شہر کو اب مین بارونق پاؤنگا اوسکو بخوبی لوٹ سکونگا تب وہ نگرکوٹ کے
لوٹنے کو چلا یہ معبد ہنود کا ہمالہ پہاڑ کے نیچے واقع تھا ہندو لوگ اس جگہہ کو بسبب نکلنے شعلون کے زمین سے بزرگ
اور پاک سمجھتے تھے اور تمام روپیہ خیرات وغیرہ چڑہاوی اس جگہہ اکٹھا کرکے رکھا کرتے تھے اور اس مقام پر اسقدر جواہرات اور سونا
جمع تھا کہ کسی راجہ کے خزانہ مین نتھا کیونکہ مقام متبرک اور محفوظ سمجھکر ہر ایک راجہ کا خزانہ وہان جمع رہتا تھا اور
بسبب اسکے سلطان محمود پر سب راجاؤن نے ملکر چڑہائی کی تھی اسلیے وہان فوج نتھی صرف پوجاری لوگ نگہبان
اوس خزانہ بے شمار کے تھے جنہون نے محمود کی شکل دیکھتے ہی اطاعت قبول کی اور دروازہ کھولدیا بادشاہ نے ہمراہ اپنے
چند امرا کے اوس مندر مین داخل ہوکر خزانہ دیکھتے ہی جلد قبضہ کرلیا سات لاکھ دینار طلائی اور سات سو من سونے
اور چاندی کے اینٹین اور دو سو من سونا خالص اور دو ہزار من چاندی ناخالص اور بیس من جواہرات جسمین — موتی —
مونگا — ہیرا — لعل — ملی ہوئے تھے اور راجہ بھیم کے وقت سے جمع کیے گئے ہوئے یہ سب مال سلطان محمود کے ہاتھ
لگ گیا اور سب دولت لیکر غزنی کو مراجعت کی دوسرے برس بڑا جشن کیا اور تمام رعایا غزنی کو ہندوستان
کی لوٹ کا مال دکھایا یہ جشن جو ایک بڑے وسیع میدان مین کیا گیا تھا تین روز تک رہا اور کچھ مال ملاؤن اور مستحقونکو بطور انعام تصدق کیا

حملہ پنجم

سنہ ۱۰۱۰ء مطابق سنہ ۴۰۱ ہجری مین وہ پھر کسی ضرورت کی باعث سے ہندوستان مین آیا اور ملتان کو فتح کرکے اوس جگہہ کے حاکم ابوالفتح لودی کو قید کرکے غزنی کو لیگیا

حملہ ششم

سال دوم مین سلطان محمود بادشاہ نے شہر تھانیسر جو پنجاب مین واقع ہے حملہ کیا اور اوس مندر کو جو ہندوؤن کی نزدیک
بہت پاک اور مقدس تھا لوٹ لیا اور شہر کو پھونکدیا اور بیشمار ہندو قید کرکے غزنی کو لیگیا اور یہ سب کام ہندوؤنکو جمع ہونے اور مقابلہ کو تیار ہونے سے پہلے ہی کر گذرا

حملہ ہفتم

تین برس کے بعد دو دفعہ اوسنے کشمیر پر حملہ کیا ہر وقت بازگشت کے فوج راہ بھول گئی اور موسم جاڑے کا ہوگیا تھا
اسلئے بہت آدمی اسمین مر گئے اور کچھ زیادہ اسمین نقصان نہین ہوا

حملہ نہم

اس حملہ مین سلطان محمود میانہ ہند کا ارادہ کرکے گنگا تک گیا تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ اس دفعہ محمود نے
ایک لاکھ سوار اور بیس ہزار پیادہ ہمراہ لئے اور جو ملک کہ فتح کئے تھے وہان کی سپاہ اون ملکون مین اسواسطے
نچھوڑی کہ شاید کچھ فساد نہ قایم کرے اور حکمت عملی سے لوٹ کے طمع پر اونکو بھی ساتھ لیکر ہندوستان
پر چڑہائی کی کہ ۱۰۱۷ء مطابق سنہ ۴۰۸ ہجری مین تین مہینہ تک اوسنے سفر کیا سات دریا ناگھہ کر ایسی ملک مین آیا جو اوسنے
کبھی ندیکھا تھا پر اپنے وقفیت اور عقل سے اوسنے یہ سفر کیا پشاور سے چلکر کشمیر کے قریب جاکر پہاڑ
کے نیچے نیچے جہان سب دریا پایاب ہین گذرا اور جمنا پار ہوکر قنوج مین آپہونچا اون ایام مین شہر قنوج
بڑی رونق پر تھا اور اگرچہ بہت بڑا بہ نسبت قرب وجوار کے دار السلطنت سے تنہا مگر دولت مین بہت زیادہ تھا

سنہ ۱۰۰۶ عیسوی مین یہہ حملہ اسواسطے ہوا کہ ابو الفتح لودی صوبہ ملتان نے باوجود مسلمان ہونے کے بسبب سازش
انندپال کے سلطان کی اطاعت سے انحراف کرکے بغاوت اختیار کی تھی اسلیئے سلطان نے چڑہائی کی راہ مین
پشاور پر راجہ انندپال والی لاہور سے مقابلہ ہوا راجہ نے شکست پائی اور بھاگ کر سودہرہ مین جو قریب وزیرآباد کے
واقع ہے پناہ لی سلطان نے اوسکا تعاقب کیا یہانتک کہ راجہ مذکور کشمیر کو بھاگ گیا سلطان محمود نے ملتان مین
پہونچکر سات دن قلعہ کا محاصرہ رکھا آخرش ابو الفتح لودی نے اطاعت منظور کی اور جو خراج پہلے دیا کرتا تھا اوس سے
دوگنا خراج دینا منظور کیا بعد ازان سلطان مظفر ہوکر غزنی کو چلا گیا

حملہ چہارم

چونکہ سلطان محمود غزنوی ایک خان والی تاتار سے لڑائی مین مشغول رہا اسواسطے انندپال راجہ لاہور سے اوسکی
شرارت کے انتقام لینے سے تھوڑے عرصہ تک بیخبر رہا اب بعد فراغت مہم تاتار کے شاہ مذکور نے بڑی فوج
جمع کی اور موسم بہار سنہ ۱۰۰۸ عیسوی مطابق ۳۹۹ ہجری مین ہندوستان کی طرف کوچ کیا انندپال بھی بیخبر
نہ تھا بلکہ اوسکو خوب معلوم تھا کہ مجھہ پر وہ چڑہائی کریگا اسلیئے راجہ مذکور نے اپنے قاصد تمام ہندوستان کے
راجاؤنکی خدمت مین روانہ کئے اور یہہ کہلا بھیجا کہ مسلمانون کو جہانتک ہو سکے اس ہندوستان سے نکال دینا واجب ہے
اگر ہم سب متفق ہوکر محمود کا مقابلہ کرین تو مذہب اسلام ہندوستان مین نہ پھیلنے پاوے اور اوسکا روکنا بہت ضروری ہے
چونکہ سب راجاؤن کے دلمین مسلمانون کی طرف سے رنج تو پہلے ہی سے تھا ان قاصدون کی جانے پر اور زیادہ شہہ ہو گیا
اسلیئے راجہ اوجین اور گوالیار اور کالنجر اور دہلی اور راجہ اجمیر سب متفق ہو گئے اور اپنی اپنی فوجین لیکر پنجاب کو آئی ایسے
فوج کثیر کبھی زمانہ سابق مین جمع نہوئی تھی محمود نے جبکہ اتنی فوج کثیر دیکھی جسکی اوس کو کچھہ توقع نتھی گھبرا گیا اور برخلاف
اپنی عادت مستمرہ کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا بلکہ قریب پشاور کے دشمن کی فوج کے سامنے فروکش ہوا اوس کے دیر
کرنے مین یہہ ہوا کہ دشمن کا لشکر سب اکٹھا جمع ہو گیا کہتے ہین اس لڑائی مین ہندون نے بڑا اتفاق کیا تھا یہانتک
کہ ہندو عورتون نے جواہرات فروخت کر دیے تھے اور اپنے زیور گلا کر چاندی اور سونا بنا کر اس کام کے واسطے روپیہ جمع کیا اور ہندو
کے لشکر مین خرچ کے واسطے دور دور سے روانہ کیا تھا اور سب راجہ بجان و دل لڑنے اور مرنے پر تیار تھے کہ مسلمانونکو
ہرگز ایک قدم آگے نہ بڑہنے دینگے اور گکھڑ اور پہاڑی لڑاکے تو مین سب متفق ہوکر محمود کے چار طرف آپڑین اسلیئے
محمود نے اپنے لشکر کے چار طرف خندق کھدوائی باوجود اتنی کثیر فوج اور ایسے مصمم عزم دشمن کے اگرچہ کچھہ تھوڑی سی بے انتظامی
ہوئی مگر محمود کی دلیری اور شجاعت مین ذرا فرق نہ آیا چالیس روز تک دونو فوجین مقابلہ پر پڑی رہین محمود نے یہہ چاہا کہ سامنے سے
حملہ ہو اسلیئے ایک جستہ فوج تیر اندازون کی حملہ کرنیکے واسطے روانہ کی تاکہ ہندو لوگ اوسپر چڑہکر آوین پر اوسکا نتیجہ
برعکس اوسکے توقع کی یہہ ہوا کہ گکھڑون نے محمود کی فوج کا تعاقب ننگے پیر اور ننگے سر بڑی طاقت اور زور سے کرکے لشکر پر تاخت
لائے اور تلوار اور برچھی لیکر بعض کھینچکر گھوڑے اور سوار قتل کرنے شروع کئے یہانتک کہ قریب (۴۰۰۰) کے مسلمان مارے
گئے لڑائی لحظہ بلحظہ بڑہتی جاتی تھی اسی اثنا مین محمود کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوسکا دشمن جس ہاتھی پر سوار تھا اوس ہاتھی
کے ماتھے پر ایک تیر ایسا لگا کہ وہ ہاتھی ڈر کر اولٹا پیچھے کو بھاگ گیا اور لڑائی کی خوف کے مارے میدان مین کھڑا نہ رہا ہندون نے
جو دیکھا کہ سپہ سالار اونکا میدان جنگ مین نہین ہے وہ بھی ڈھیلے ہوگئے آخر تتر بتر ہوکر بھاگ گئے اور میدان محمود کے ہاتھہ آیا

کی کہ مہاراجہ اب غزنی کا کچھ اندیشہ حضور کو نہ رہا ہماری نزدیک روپیہ دینا محض بیفایدہ ہے بائین طرف چھتری لوگ ہو اوسکے سپہ سالار
اور افسر فوج تھے اونسے پوچھا تو اونہون نے یہہ راے دی کہ راجہ کو لازم ہے جو اقرار روپیہ کے دینے کا کیا ہی اوسکو پورا
کرے ورنہ مسلمان لوگ چڑہ آئین گے اور پھر لڑائی ہوگی جنگ مین رعایا برباد ہوگی اور صدہا آفات کی برداشت کرنا پڑیگا
ان سب قباحتون کی نسبت زر کا دینا آسان بات ہے جو حضور نے وعدہ کیا ہے بیشک اوسکو پورا کیجئے راجہ نے یہہ سنکر
ناک چڑہائی اور ہرگز نمانا برہمنون کی راے مان لی اور معتمد شاہی کو قید کر لیا سبکتگین کو جب یہہ خبر بدعہدی کی پہونچی تو آگ ہو لا
ہوکر مثل طوفان کے مغرب سے چڑہائی کی تمام راجہ شمالی ہندوستان کے اور راجہ دہلی اور راجہ اجمیر اور راجہ کالنجر اور راجہ قنوج
ایک لاکھ آدمی کی فوج لیکر راجہ جیپال کی مدد کو آئے اور ہندو مسلمانون کا مقابلہ لمغان کے کنارے پر ہوا یہہ لڑائی سندہ دریا
کے پچھم کیطرف ہوئی تھی اوس زمانہ مین ہندو لوگون کو دریای اٹک کے پار جانے سے احتراز تھا آخر کو ہندوون نے شکست
کھائی اور نیلاب کے کنارے تک اونکا تعاقب ہوا اس لڑائی کے بعد ایام سلطنت سبکتگین مین ہوکہ بیس برس تک رہی
ہندوون سے اور کوئی لڑائی نہین ہوئی سبکتگین نے بیس ۲۰ برس سلطنت کر کے ۹۹۷ء عیسوی مین وفات پائی اوسکے بعد اوسکا
چھوٹا بیٹا اسماعیل بادشاہ ہوا مگر دو چار مہینے کے بعد اوسکی بڑے بھائی محمود نے جو حقیقت مین وارث تاج اور تخت تھا سلطنت پر قبضہ پایا

سلطان محمود غزنوی

سلطان محمود غزنوی یہہ بادشاہ جملہ شاہان سابق سے عظیم الشان اور دیندار تر ہوا ہے اوسنے تخت پر بیٹھکر پہلے تو ماوراء النہر
کو اپنی سلطنت مین شامل کیا جو ملک کہ بحیرۂ خزر سے لیکر دریای اٹک تک پھیلا ہوا تھا بعد ازان عنان توجہ بالکل ہند کیطرف
اوسنے پھیری جو ملک کہ ابتک مسلمانون کے تاخت تاراج سے بچا ہوا تھا اس ملک مین اوسنے بارہ ۱۲ حملے کئے ہین
جنمین مظفر اور منصور ہوکر بہت دولت اور مال لیکر مراجعت کی ہے

حملہ اول

۵ اگست ۱۰۰۱ء عیسوی مین وہ راجہ جیپال والی لاہور سے پشاور پر لڑا اوسکو شکست دیکر قید کر لیا اور پھر شہر
بھٹنڈہ اٹک جو ان ایام مین راجہ جیپال کی عملداری مین واقع ہے پہونچکر اوس شہر کو لوٹا اور سب مال اور اسباب وہان کا
لیکر غزنی کو مراجعت کی جہان جاکر راجہ جیپال اور اوسکے ہمراہیون کو جو مقید تھے بشرط ادای زر فدیہ رہائی دی اور اون
افغانون کو جنہون نے اوسسے سازش کی تھی قتل کیا جیپال نے قید سے رہائی پاکر اس سبب سے غیرت کا جینا منظور
نکیا اور حکومت لاہور سے دست بردار ہوکر ایک چتا بنوائی اور اوسمین زندہ جلکر مرگیا اوسکی جگہ انندپال
اوسکا بیٹا لاہور کی گدی پر غزنی کا باجگزار ہوکر متمکن ہوا

حملہ دوم

۱۰۰۴ء عیسوی مین یہہ حملہ بادشاہ نے اسواسطے کیا تھا کہ راجہ بھٹیا نے خراج اپنے ملک کا سلطان محمود غزنوی
کو ادا نہین کیا تھا یہہ ایک قلعہ بجانب شمال بیکانیر کے اور جنوب ملتان کے واقع ہے جب سلطان آیا تو راجہ
نے مورچون پر جسکے چار طرف ایک مضبوط کھائی تھی شکست کھائی اور پھر قلعہ مین جا چھپا تین دن قلعہ
کا محاصرہ رہا آخرش محمود کی فتح ہوئی راجہ نے اپنے تئین آپ مار ڈالا اور سلطان محمود مظفر ہوکر بہت سا مال لیکر غزنی کو چلا گیا

حملہ سوم

خلیفہ ولید کے انتقال کے بعد مامون ابن ہارون رشید نے ہندوستان پر چڑہائی کی پر راجپوتون نے اوسکو شکست دی اوسوقت سے حکومت خلیفونکی سست اور ضعیف ہونے لگی یہانتک کہ ڈیڑہ سو برس تک سلطانون نے ہندوستان پر کوئی اور نئی حملہ نکیا خلیفہ ہارون رشید جو پانچوان خلیفہ تہا خلفای عباسیہ سے تہا گذرا ہے اوسکی وفات کے بعد طاقت خلفاؤکی ایسی گھٹ گئی کہ ہر ایک صوبہ منحرف ہوکر مستقل بادشاہ بن گیا اور خلیفہ کے ماتحت صرف شہر بغداد مع اوسکی مضافات کے رہگیا تہا

اسمٰعیل سامانی

اون صوبون مین جو خلیفہ بغداد سے منحرف ہوکر بجای خود حاکم مستقل ہوئی تہی ایک شخص اسمٰعیل سامانی ماورالنہر اور خراسان کا صوبہ تہا یہ شخص ۲۷۹ھ ہجری مطابق ۸۹۲ع بادشاہ سے باغی ہوکر خود بادشاہ بخارا کا ہوگیا اوسکا پایہ تحت کابل قندہار زابلستان کے صوبے تہے جو بادشاہ اوسکی خاندان کے سو برس تک تخت بخارا پر حکمران رہے جو بادشاہ نے بوقت اپنی وفات کے اپنے بیٹے منصور کو اپنا ولیعہد مقرر کیا مگر اوس بادشاہ کے مرنیکے بعد ارکین سلطنت مین اسبات پر تنازع ہوا کہ آیا اس لڑکے کمسن کو بادشاہ بنائین یا بادشاہ متوفی کے چچا کو آخرش بالاتفاق سب نے اسبات کو ضیف الپتگین حاکم خراسان کی رای دریافت کرنے پر منحصر رکہا جسکی دارالحکومت غزنی تہی الپتگین حاکم غزنی نے یہی رای دی کہ شاہ مرحوم کا چچا بادشاہ مقرر کیا جاوے پیشتر پہونچنے اس رای کے بخارا مین امرای سلطنت متفق الرای ہوکر منصور کو بادشاہ بنالیا تہا جب منصور نے الپتگین کی یہ رای برخلاف اپنے سنی خفا ہوکر اسکی طلبی بخارا مین کی وہ بخوف جان وہان نگیا اور چونکہ سوای اسکے اوسکی اور کوئی پناہ نہ تہی اوسکو وہان بہی بہی اسلئے دم استقلال کا بہرکر خود بادشاہ غزنی کا ہوگیا اور کابل قندہار کو اپنا ماتحت کرکے غزنی کو دارالسلطنت مقرر کیا اگرچہ شاہ منصور نے کئی سپہ سالار الپتگین پر چڑہائی کر باری باری روانہ کئی پر وہ اونکے فریب مین نہ آیا پندرہ برس تک یہ شخص غزنی مین حکومت کرتا رہا اور ۳۶۵ھ ہجری مین مطابق ۹۷۵ع عیسوی مین فوت ہوا

اسحاق بن الپتگین

بعد وفات الپتگین کی اوسکا بیٹا اسحاق ابن الپتگین اپنی باپ کے تخت پر ۳۶۵ھ ہجری مین مطابق ۹۷۵ع عیسوی مین اجلاس فرما ہوا مگر چونکہ اوسکو ہمیشہ بادشاہ منصور کیطرف کا خدشہ لگا رہتا تہا کیونکہ منصور اوسکی باپ کو باغی اور غاصب سمجہتا تہا اسواسطے اسحاق نے اپنے سپہ سالار شجاع سبکتگین کو اپنے ہمراہ لیکر شاہ منصور پر حملہ کیا اور فتح پائی اور شاہ منصور سے اسبات کا نوشتہ لکہوالیا کہ اسحاق مستقل بادشاہ خراسان کا بلاشبہ ہے تاکہ پہر کسیطرح کا دعوی منصور کا خراسان پر نرہے اور یہ سلطنت مستقل کرنیکے بعد حکومت دو برس کے ۳۶۷ھ ہجری مطابق ۹۷۷ع مین راہی ملک بقا ہوا

سبکتگین

بعد مرنے اسحاق کے سوای سبکتگین کے کوئی شخص لایق تخت نشینی نرہا تہا سبکتگین اصل مین ایک شاہزادہ ایران کا تہا بحسب اتفاق زمانہ سے حالت افلاس مین الپتگین بادشاہ سابق غزنی کی خدمت مین حاضر کیا گیا تہا اور الپتگین نے اوسکو ہونہار دیکہکر خرید لیا تہا اور درجہ بدرجہ ترقی دیکر سپہ سالاری کے رتبہ تک اوسکو پہونچادیا اب اوسنے بادشاہ الپتگین کی لڑکی سے اپنا نکاح کرکے داماد بادشاہ کا بنکر تخت پر جلوس فرمایا اور اسنے جلوس کے اول ہی سالمین یعنی ۹۷۷ع عیسوی مین اوسنے ہندوستان پر چڑہائی کی اوسوقت راجہ جیپال لاہور کا راجہ تہا اور ملتان اوسنے فتح کیا اور کئے قلعہ فتح کرکے بہت سا مال لوٹکر پہر اپنے دارالخلافت غزنی کو مراجعت فرمائی جیپال نے یہ تجویز دلمین ٹہراکر کہ مسلمان لوگ پہر میری ملک پر حملہ آور ہون خود بذاتہ ستعدہ یار ہوکر مسلمانون کے ملک پر حملہ کیا پر کامیاب نہوا بلکہ پکڑا گیا اور خود اوسکو مطیع ہونا پڑا اور ہر سال کا خراج دینا منظور کرلیا شاہ سبکتگین نے حکم دیا کہ اس سال کا خراج اسیوقت ادا کرو مگر چونکہ وہان کل خراج کا روپیہ سرانجام نکرسکا اسلئے اوسنے درخواست کی کہ بادشاہ اپنے معتمدون کو میرے ہمراہ کردے تا لاہور مین پہونچکر باقی روپیہ ادا کردونگا یہ درخواست منظور ہوئی جب لاہور مین آیا تو دربار کیا اپنی طرف تخت کے برہمن لوگ کہڑے تہے اون سے صلاح پوچہی کہ معتمدون کو ن

کیواسطے تعزیت کو نہ جانا برا سمجھا جاتا ہے جو واسطے رونے مردہ کے اور اوسکا نام لیکر پکارا جاتا ہے واسطے اوسکے جو ہوتا ہے اور پچھاتا ہے کہ ... نام کو ...
سمجھتے ہین کہ بعد مرنے کے ... ہوتا ہے ... اور ایک سوال بھی ... جو شخص ... اپنی زندگی مین ایک
ورنہ ... عام ... ہوتا ہے ... شمشیر اور ... کسی فایدہ عام ... کام کا نہین مگر
اوسکے ... عزت اور اعتقاد اوسکا حاصل نہین ہوتا جب تک وہ بڑی دعوت گانون والون کو ... سبب ... کا اعتبار
... حاصل کرنیکے ... کم ... معجزات کر سکتے ہین انکی تعزیت کا ایک عجیب بیان ... جب کسی شخص کسی آدمی کا ... کیا
ماتم ... کے واسطے جاتا ہے ماتم خانہ مین اہل تعزیت کے پاس بیٹھکر اپنی ٹوپی سر سے اوتار زمین پر پھینک دیتا ہے اور پھر اپنی ... نکالکر اوسے ماتم زدہ شخص کا
ہاتھ پکڑ کر اوٹھاتا ہے اور اوس ... گھر مین تھوڑی دیر تک پانی ... کرکے چلا جاتا ہے اگرچہ یہ رسم تعزیت کی صحیح ہے اور سب ماتم ... اسیطرح کر
ہین تو اوس ماتم دار شخص کو ... غم ... عدم ہوگا گویا ... ماتم داران ... ضعیف ... ہے

حال جماعت

کافرون کی قوم مین کوئی حاکم نہین ہے ... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونمین ... عدالت مثل ... وغیرہ نہین ہین سب ... معتبر لوگ صلح کے طور پر فیصلہ کر لیتے ہین جو او
نہین ... بدلہ ... فیصلہ کر لیتے ہین اور مثل افغانون کی بابل یعنی ... کا دستور اونمین بھی ہے اور بدلہ اور انتقام لینے مین سخت
تنگ دل ہین اپنی قوم کے معتبران اور ... کو بزبان خود ... کہتے ہین مگر اونکا اختیار بہت تھوڑا ہے اور وہ جو جنوبی حصہ کا کافر مسلمان ہو گئے ہین
اونکے معتبران نے خان کا لقب افغانون سے لیا ہے

فصل اول باب سوم در بیان بادشاہان ہندوستان

سب سے اول ہندوستان پر مسلمانون مین سے خلیفہ ولید ابن عبد الملک کے لشکر نے حملہ کیا اور سندھ سے لیکر دریای گنگا تک ملک ... سپہ سالار محمد بن قاسم نے فتح کیا
لیکن ... ہندوستان پر ... آیا اور راجہ ... اوس وقت مین حاکم گجرات کا تھا کئی لڑائیان لڑا راجہ ... شکست پاکر بھاگ گیا
محمد ابن قاسم ... اوس وقت دہلی کے تخت پر خاندان تنور کا ایک راجہ ... کی اولاد سے حکومت کرتا تھا اوسکی نسل سے ... راجہ دہلی
کے تخت پر ... تک ... پھر ... پال ... پرتھی راج کو جو کہ دہلی کے ہندو راجاؤن مین سب سے پچھلا راجہ تھا ...
... اسلام ... راجہ ... ہند ... برس ... روایت ہے ... عیسوی مین ... اول حملہ مسلمانون کا
اوسکے وقت مین ہوا تھا اول فوج ہندوستان مین ... فوج حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کی فوج بعد فتح ایران ہندوستان مین آئی لیکن افسر ... لڑائی
مین ... خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر نے سندھ کو فتح کیا لیکن ... چھوڑ دیا ... عیسوی مین خلیفہ ولید کے لشکر نے ... کر تمام
سندھ پر قبضہ کر لیا اور تیسرے سال محمد ابن قاسم نے راجہ ... سے شکست کھائی ... حاکم کھمبات کی بیٹی سے شادی کی آخر کو ترک مذہب کر کے راجہ
خراسان کا ... ہارون رشید ... حاکم خراسان ... لڑائیان فتح کین اور مامون آخر کو
خراسان واپس گیا خلیفہ ولید کی فوج جب ہندوستان پر چڑھ آئی تھی اوس وقت ہندوستان مین بڑی کھلبلی پڑ رہی تھی کیونکہ ... خاندان کے راجہ لوگ
... تنور کا خاندان دہلی ... گجرات ... ہو کے چیتور مین قبضہ ... اور شہر ... زمانہ کے بعد ... قبضہ مین آ گیا تھا
شمالی ہندوستان کی صورت اور ہی بدل گئی تھی ... کا راج منقود ہو گیا تھا ... سلطنتین نکلی تھین مسلمانون کی فتوحات ...
انتظام ... ملک کا ... اکثر ... خلیفہ ولید کی ... اوس وقت دریای ... کے کنارے ... درمیان ... ملک ...
... دریای گنگ تک ... ہندوستان کا ... دریا ... مسلمانون کا ... سب ملک ... تھا اور خلیفہ ولید تک حکومت مسلمانونکی بڑی ...

پیدا دی کا نام انکے میں انکی نام نام مردان کے یہ ہیں — ہیندلو ÷ ہیو ÷ ہزار ÷ لیستی — تیوزر ÷ میرک ÷ باپل ÷ گرناس ÷ آرہ ÷ ورناس ÷
ہیچولہ ÷ کیمرک ÷ کوبکی ÷ ہیودر ÷ دبدبیک ÷ ترنمہ ÷ پلاک ÷ کمر ÷ زہ رتی ÷ اُوڈور ÷ عورات کے نام اسطرح کے ہوتے ہیں — مسان کی
ہیچنبلی ÷ مالی ÷ دلیری ÷ ہیونوگی ÷ سیائی — زوری ÷ بیاس ÷ پاگلی ÷ پکولی ÷ مالکی ÷ اُورازی ÷ ان ناموں سے معلوم ہوگا کہ نسل اہل
مناسکے انکی محاورات میں علامت تانیث آخیر اسم مونث یائی معروف ساکن ماقبل مکسور ہوتی ہے — عموماً اٹھائیس برس تیئیس برس کی
عمر تک مرد اور پندرہ سولہ برس کی عمر میں عورت شادی کرتی ہیں شادی شروع ہوتی ہے اسطرح پر کہ درخواستگار ایک معینی بکری لیکر اوس کے گھر
جاتا ہے کہ جس سے شادی کرنیکی درخواست ہو جب اوس دختر کا باپ یا دیگر ولی نے وہ بکری لیکر کھا سکے واسطے ذبح کی اور کھالی تو گویا اوس نے
منسوب کرنیکو منظور ہوا اور [illegible] دختر کا اوس [illegible] ہو دینا قبول کیا لڑکا [illegible] اگر [illegible] انکار کیا اور وہ بکری بھی واپس
[illegible] رضامندی یا نارضامندی بظاہر کرنیکی بہ نسبت اس عجیب دستور قبولیت [illegible] کی گئی تب وہ مرد اپنے گھر میں الیس جاکر اپنے
[illegible] جو انعام ملک سے آئے ہیں اور کچھ جسقدر سامان [illegible] والدین عورت کے گھر بھیجتا ہے اوس سامان سے وہ رات جشن
[illegible] دولہا [illegible] اوس کو [illegible] اور مرد بھیجے [illegible] ایک ریشمی رومال اور کچھ
[illegible] اور ایک [illegible] اور [illegible] مقدور [illegible] دیتا [illegible] اور اوسکی پشت پر ایک ٹوکری
ہے جسمیں کچھ میوہ اور چار مغز [illegible] ساتھ تیار کیا [illegible] ایک چاندی کا پیالہ [illegible] کیواسطے بھی اوسمین [illegible]
ایسی حالت میں جبکہ شوہر کے گھر تک جاتی ہے تمام گانو کے لوگ اسکے ساتھ [illegible] بعد اوس عورت کو باپ کو دلہا کی طرف سے [illegible]
[illegible] بعض اوقات میں تیس کا [illegible] سوای اسکے اور کچھ رسم نکاح یا کاح ہی نہیں ہے اور [illegible] اونکا مذہبی پیشوا
بھی اس معاملہ میں کوئی رسم نہیں کرتا عورات تمام گھر کا کام کرتی ہیں اور [illegible] کو بھی [illegible] کرتا [illegible] ایک [illegible]
عورت [illegible] کا کام بھی [illegible] چند عورتیں رکھ سکتا ہے [illegible] مطلق نہیں ہے گرچہ [illegible] اسواسطے کچھ [illegible] چند کا مقرر ہے [illegible]
سخت جرم نہیں سمجھتے شوہر [illegible] عورات [illegible] اگر [illegible] شوہر کے پاس [illegible] ہو [illegible] شوہر کو علامت
[illegible] معلوم ہوئی تو مری بدنامی الدین دختر اور اوس [illegible] کی ہوتی ہے بلکہ ایسا سالگیا کہ شوہر اوسکا اوسکو والدین کے گھر واپس بھیجکر
واپسی اپنی مال کا [illegible] سوای عورت [illegible] نت اور بعد کر غلام بھی رکھتے ہیں یہ غلام بھی سب کافر ہیں مسلمان غلام اس [illegible]
اونہیں نہیں ہیں کہ جو مسلمان [illegible] میں [illegible] یہ غلام [illegible] مخالف کی لڑائی میں پکڑے گئے
اور بعضے چوری کرکے لاتے ہیں مگر اکثر اپنی رعیت سے [illegible] جنکو باری کہتے ہیں [illegible] اصلاف قوم [illegible] غلام اعلی
میں [illegible] اور انکی کچھ عیب اور عجب میں ہے کہ اختیار دارادی [illegible] قسم باری کی اولاد [illegible] مسلمان [illegible] غلام [illegible]
اور دیگر باری اپنی قوم میں [illegible] کا [illegible] اچھی طرح [illegible] اعتراف [illegible] نہیں سمجھا [illegible]

[illegible]

کافر لوگونکی لاش دفن کی دستور میں بہ نسبت اوروں کے بہت فرق ہے اور وہ اپنی مردہ کو نہ آگ میں جلاتے ہیں نہ زمین میں دفن کرتے ہیں جسوقت آدمی مرجاتا
ہے تو اوسکی نعش [illegible] اچھا کپڑا پہنا کر چارپائی پر لٹاتے ہیں اور اوسکے پاس اوسکے ہتیار رکھے جاتے ہیں اور میت کی جو لباس اتارے اوسکی چارپائی
[illegible] اور باقی گانو کے لوگ اوسکے ساتھ [illegible] ناچ گانا [illegible] سب [illegible] بشکل [illegible] عورات [illegible] گریہ زاری میں
[illegible] بعد میت والی چارپائی زمین پر رکھی جاتی ہے اور [illegible] ایک چوبی تابوت میں نعش کو بند کرکے اوس تابوت کو کسی پہاڑ
کے سر پر سایہ درخت کا کسی اونچی جگہ جنگل میں رکھدیتے ہیں [illegible] بعد [illegible] خیرات کھانا [illegible] سال میں میت کی [illegible] اوسکی یادداشت

طریق تیاری اونکی تعداد اونکی بتون کی بہت ہے مگر ہر ایک قوم کے بت اپنے قوم سے باہر دوسری قوم مین متبرک نہین سمجھے جاتے کافرستان کے بڑے بتونکا نام یہہ ہے پہلا امکیش جو بانی کا اختیار دارت سمجھتے ہین دوسرا امانی جسنے پوشش یعنی مینیا خرابی کو جہان سے نکال دیا ہے تیسرا مُرہ چوتھا ارتم پانچوان پرستو چھٹا گیس ساتوان پراوک جو ساتھ بھائی سونے کے بدن کی درخت زرین کے سامنے بموجب اعتقاد کفارین کے تھے آٹھوین پُرتن نوین کومی جو پہلے آدم کی زوجہ یعنی آنان حوا کا بت سمجھتے ہین دسوین دسانی گگیش کی عورت گیارہوین دوشنی بارہوین سوبیہ نجو اور تیرہوین نستی اور سوکوئی کے بڑے بتون کے نام ماندی — مُرلیت — مراسوری — انلرچی — جو شاید اندر یا اندرا ہندو بُت ہوگا سع ہندوستانی لفظ جی کے اور انکے بعضے بتونکا نام سداشیو کی طرح ہوتے ہین اور تر سول یعنے سہ شاخہ بھی اونکے بعضے بتونکے ہاتھ مین ہوتا ہے جو ہندوونکے سداشیو کے بتون سے مطابق ہے غرضکہ انکے مذہب اور زبان مین بہت الفاظ سنسکرت کے موجود ہین مگر قیاس قبول نہین کرتا کہ یہ قوم کبھی ہندو دہرم ہوے ہو کیونکہ یہہ لوگ گائی کا گوشت بہت کہاتے ہین اور اپنے بتون پر خون چھڑکتے ہین خصوص قربان اور پرستش کیوقت گائی کا خون بت پر ڈالتے ہین یہہ فعل ہندوونکے مذہب مین کبھی جائز نہین تھا اور بالکل مخالف ہے لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی پرستش کے وقت آگ کا موجود ہونا لازم ہے اور جب بت کے سامنے قربان کرتے ہین تو آگ کو جلا کر اسما آگ کے اوپر سے بت پر گھی اور گوشت گائی وغیرہ کا اور میدا اور شہد ڈالتے ہین بت کا پوجا کبھی باہر میدان پر ہوتا ہے اور بعضے وقت گھرون مین جنکا نام اُمبر اوتا ہے گرچہ آگ کا موجود ہونا پوجا کے وقت ضرور ہے مگر خاص آگ کے واسطے عبادت نہین کرتے اور ہمیشہ مثل گبر آتش پرستون کے آتش احتیاط سے نہین رکھتی اونکا مذہب ہی پیشوا بطور راہب کے ہوتا ہے اور قربان کے وقت وہ حاضر رہتا ہے اور موروثی عہدہ ہے مگر اونکا اختیار کچھ بہت نہین ہوتا اور سوا نام کے سایر الناس سے کچھ فضیلت طبعی نہین رکھتا ماہی یعنی مچھلی کو خراب سمجھتے ہین مگر اور کسی جانور کا گوشت ناپاک نہین سمجھتے مگر سگ اور گربہ کو نہین کہاتے باقی ہر جانور کا گوشت کھاتے ہین جو مثل سکے گائی کا گوشت اور خرس یعنی ریچھ کا لحم بہت پسند کرتے ہین جانور جب کھانیکے واسطے مارتے ہین تو کوئی رسم ذبح کی نہین ہے صرف اوسکا ہلاک کرنا مطلوب ہے اپنے بتون کو خوغان یا دہگان یعنی خدا بھی کہتے ہین اور جب بت کے سامنے گائی یا بھیڑی کو قربان کرنا چاہتے ہین تو صرف تبر سے اوسکی گردن الگ کر دیتے ہین اگرچہ یہہ قربان اونکی مرضی پر جب چاہین ہو سکتا ہے مگر علاوہ اسکی ایام مقررہ بھی ہین خصوصاً شروع اپریل مین دس روز تک اونکا تیوہار ہوتا ہے اوس تیوہار مین گائی اور ہر قسم کا خانگی جانور بتونکے سامنے قربان کرتے ہین یہہ لوگ مہادیو کا نام جانتے ہین جو ہندوونکا مشہور دیوتا ہے اس تیوہار پر اسمین بڑی ضیافتین کرتے ہین ایکدن کافر لوگ خاکستر ایک دوسرے پر پھینکتے ہین جیسا کہ ہندو ہولے پر گلال وغیرہ ایسمین ڈالتے ہین اور ایک تیوہار پر اونکی لڑکے چیل کے چراغ چوب کو آگ لگا کر پھراتے ہین اور آخر ایک بت کے سامنے لیجا کر پھینک دیتے ہین اور وہان اونکو جلنے دیتے ہین دوسرے روز اور یہہ عجیب رسم ہے کہ عورت گانون سے باہر متفرق جنگل وغیرہ مین پوشیدہ ہوتی ہین اور مرد اونکے تلاش کرتی ہین جب دیکھ لیا تو وہ عورت لکڑی سے اوس مرد کو مارتی ہے مگر جب مرد نے اوسکو پکڑ لیا تو پھر وہ اوس مرد کے ساتھ جاتی ہے بعضے کہتے ہین کہ اس رسم مین جس مرد کے ہاتھ جو عورت آجاوے وہ اوسکی ہو جاتی ہے — وسعت رات مذہبی طریق اوپر لکھے گئے ہین مگر علاوہ اوسکے دیگر رسمیات عجیب بھی قابل تحریر ہین

ولادت

جب فرزند پیدا ہوتا ہے تو اوسکی ماں اوسکے ایک مکان مین جو اس کام کے واسطے گانو سے باہر بنا ہے لیجاتی ہین اور وہان چوبیس روز تک رکھتے ہین اس چوبیس روز تک عورت نفاسہ کو ناپاک سمجھتے ہین اور اسی سبب سے اوسکو گانو سے باہر نکالتے ہین جب چوبیس روز گذر گئے تو والدہ اور بچہ کو غسل دیتے ہین اور پھر گانو کے بجانے باجے کے ساتھ گانو مین واپس لاتے ہین اور جب فرزند کا نام رکھنا چاہتے ہین تو اوس بچہ کی والدہ کے سینہ کے ساتھ لیجا کر اوسکے آبا اجداد کے نام چند پشت تک لیتے ہین جس نام پر اوس نو والدہ کا پستان پکڑ کر دودھ پینا شروع کیا وہی اوسکا نام رکھتے ہین اگر فرزند مونث ہے تو اوسکی والدہ اور دادی

کی جاتی ہیں — سوکوئی — ترمی — گوبا — کمبیر — کناڑ — میرہ گل — تنیش — شہد — ویلی وائی — کامہ — کوشتہ — دینگ — ائی — کامو جی خواہ کافورکا

کمتوز — جو نصف بدخشان کی طرف شمالی حصہ کافرستان میں رہتی ہیں اور نصف نعمان کی طرف جنوبی حصہ میں آباد ہیں — اشی — بشتو — لنشی — جنکہ —

سکالک — بیروفی — تیموفی — پوتور — دمیش — ختلی — ایرت — ہرت سہ — وامانہ پوچیا خواہ پومیا — اینشور — لیناگری — کستور — یمی —

اونگیہ — مینجیاشی — سندی گل — وغیرہ اور اونکے بڑے دیہات جو مولف کو معلوم ہو سکے اونکے نام یہ ہیں — کامدیش علاقہ کا نام ہے اور اوس

علاقہ کا بڑا گانوں مشہور باسم کامدیش ہے جسمیں پانسو گھر ہونگے — وائیگل — گمبیر — جیمی — اتش — دیش — جانیج — کیگل — نسی کرام — کناڑ

کلائی گل — رنجگل — سونندیش — دوبگل — بیندیش — دیری — گاواجی — جمامیش — منج گل — ولی گل — وغیرہ ان اسماء سے معلوم ہوتا

کہ اکثر قوم کی نام پر ملک اور دیہات کا نام رکھا گیا ہے اور طرز ناموں کے پرانے سندی یعنی سنسکرت زبان سے ملتی ہے جیسا کہ اکثر انکے دیہات اور علاقہ

کے نام اخیر میں لفظ دیش آتا ہے جو بلا تغیر سنسکرت کا لفظ ہے علی ہذا القیاس لفظ گل شاید گرام کا ہم جنس ہوگا اور گرام کا لفظ بھی ہندی ہے ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ ابتدا میں جملہ ساکنان درہ نورا اور دیگر درہ جات کے جو ہندوکش سے جنوب کابل اور جلال آباد بلکہ ننگرہار جنوبی تک کافر قوم

سے تھے چنانچہ کامہ اور کوشتہ اور راجگل وغیرہ نام پورانی وقت کے تا ہنوز ننگرہار اور تخیر کے نواح میں مشہور ہیں جب مسلمانوں کا زور

ہوا تو بعضے لوگ مسلمان ہو گئے اور بعضے شمالی طرف ہٹ گئے اور اس ملک کو مسلمان افغانوں نے بزور شمشیر اپنے قبضہ میں کر لیا

اور پایا جاتا ہے کہ نعمانی اور وہ گانی اور پشائی جو اب مسلمان ہیں اور ہندوکش کے جنوبی دروں میں رہتے ہیں اور تیراہی بھی کافر تھے جو مسلمان ہوئے

کافروں کی زبان

نہ ہندو سمجھتے ہیں نہ افغان نہ اوزبک مختلف جگہہ کے کافر لوگ کی زبان بولتے ہیں مگر سب میں اونکے الفاظ ملتے ہیں ہیچ اس زبان کی سہ بہا

معلوم ہوتی ہے اور سنسکرت کی بہت الفاظ اوس میں آگئے ہیں اور ایسا پایا جاتا ہے کہ یونانی اور راسکتین اور سنسکرت اور بہاشہ وغیرہ

مل ملا کر ایک عجیب بولی بن گئی ہے کہ جو اور ملک کے لوگ نہیں سمجھ سکتے اور یہ لوگ بیس تک شمار کرتے ہیں بجای سیکڑوں کے اور اونکا ہزار جسکو

وہ بی ہزیار کہتے ہیں بیس کوڑی یعنی بیست نومن کا ہوتا ہے جو دراصل چار سو ہے نعمانی یا دیگانی زبان بھی کچھ انسے ملتی ہے اور پشائی زبان اکثر

کافروں کی زبان سے مطابق ہے عرب کی زبان کے الفاظ بالکل انکی زبان میں نہیں پائی جاتی ہندی الفاظ کے زیادہ ہونے کا سبب معلوم ہوتا ہے کہ

بعد زوال سلطنت گریک اور اسکتین بسبب ہم مشرب ہونیکے جو یونانی اور تاتاری اور ہندو بت پرست تھے سب خلط ملط ہو گئے اور بسبب تابع

رہنے راجاؤں سے پنجاب اور ہند کی سنسکرت اور بہاشہ کے الفاظ اونکے زبان میں زیادہ مل گئے جو اوس وقت قندہار تک بولی جاتی تھی اخیر

میں ایک فہرست انکی زبان کی بعضے لفظوں کے درج کی جاویگی ❊

مذہب

انکا مذہب کسی اور مذہب سے مطابق نہیں معلوم ہوتا اور کوئی تحریری کتاب یا دستور العمل مذہبی نہیں رکھتے گر چہ خدا پاک کو ایک سمجھتے ہیں جسکو

کامدیش کے رہنے والے امرا اور سوکوئی لوگ دوگن تواہ دوگم کہتے ہیں مگر مشرک اس حد تک کہ اونکی بے شمار بت ہیں جنکی وہ پرستش کرتے ہیں اور اونکو

بھی مدد گار کہتے ہیں اعیاذ باللہ اور بیشتر انکی آبا اجداد کے نام اور یادگار کے واسطے بنائے جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سابق میں یہ ہمارے بزرگ تھے اور

خدا سے ہماری شفاعت مانگینگے یہ لوگ قیامت سے منکر ہیں اور مرنیکے بعد وہ قیامت سمجھتے ہیں اور یہی مرنا بہشت یا دوزخ کے حصول کا ذریعہ ہے دوبارہ

زندگی کے معتقد نہیں اونکی معمولی کوئی عبادت نہیں ہے بجز قربانی کرنے بتونکی جسکے واسطے کوئی وقت معین نہیں ہے یہ لوگ سب سے اچھا کام مہمانداری

اور سخاوت سمجھتے ہیں اور یہی ذریعہ دخول جنت کا سمجھتے ہیں بہشت کو وہ اپنی زبان میں بری لا بلا کہتے ہیں اور دوزخ کا ٹبری ڈگر بولا نام دیتے ہیں

اونکی بت اکثر کاٹھ کے اور بعضے پتھر کے ہوتے ہیں بعضے مرد کی صورت اور بعضی عورت کی کوئی بت سوار کوئی پیدل ہوتا ہے بسبب ہونے اونکے آسان

حال کافر سیاہ پوش

اگرچہ یہ عجیب قوم افغانون کی ملک سے علیحدہ ہے مگر چونکہ شکم کوہ ہندوکش مین ایسی موقع پر آباد ہے کہ اوسکے جنوبی حدود افغانی ملک سے
ملتی ہین اور بعضی اونمین سے مسلمان ہوکر افغانستان کی شامل ہوگئی ہین اسواسطے انکا حال مناسب سمجھکر جسقدر حاصل ہوسکا درج کیا
جاتا ہے کافرون کا ملک کوہ ہندوکش کی شکم مین واقع ہے کافرستان کی شمال بدخشان اور شرق تا شقار اور غرب اندراب اور
خوست جو بلخ کے متعلق ہین اور کوہستان کابل جنوب علاقہ باجوڑ اور کونڑ و لمغان وغیرہ حدود افغانستان ہین ان حدود کے اندر
کافرستان ہے اور اوسکے سب پہاڑ برف گیر ہین اور دیودار وغیرہ عمارتی چوب کے درختون کے جنگل سے لدی ہوئی ہے
اگرچہ چھوٹی مگر زرخیز زمین کی وادی ہین جنمین بہت انگور باغی و جنگلی پیدا ہوتی ہین اور کچھہ غلہ بھی کاشت ہوتا ہے اور مویشی اور رمہ
کی چرائی کے کام بھی آتی ہین غلہ گندم اور جو پیدا ہوتا ہے اوسکے پہاڑ بکثرت ہونیکے سبب سے پر معلوم ہوتے ہین اور سخت ہین راستی صرف
پیدل آدمی کے گذر کے لائق ہین اور راستی پر ندی اور دریا گذرنے پڑتے ہین جنکے اوپر شہتیر طویل رکھکر گذرگاہ بنائی ہوئی ہے اوسکے
اکثر گاؤن پہاڑ کے سلامی پر ہوتی ہین ایک مکان کی چھت دوسرے گھر کا صحن یا کوچہ ہے کافرون کا نام اس قوم کو مسلمانون
نے دیا مگر ایسا مشہور کیا کہ اب وہ لوگ جب اپنی قوم کا قصہ کرتے ہین تو خود اپنے تئین کافری کہتے ہین اور شاید معنی لفظ کافری
سے نا واقف ہین وہ اپنا مورث اعلی گور اشی بتاتے ہین اور مسلمان اونکو عرب قریش سمجھتے ہین کافر کہتے ہین کہ ہم قوم لغمانی کا نکل
ے کہتے ہین اور شراب پیتے ہین اونکو ہم بھائی سمجھتے ہین اونکے پاس کوئی کتاب نہین اور نہ نوشت خواند جانتے ہین اس سبب سے
اونکی پورانی تاریخ صحیح نہین مل سکتی اور نہ اونکی اصلیت اور قومیت کی ٹھیک صحت حاصل ہوسکتی ہے وہ کہتے ہین کہ مسلمانون
نے شروع اجرائے اسلام مین ملک قندہار سے اونکو خارج کیا اور رفتہ رفتہ شمال و مشرق کی طرف ہٹتی گئی اور کابل وادی سے سندھ
تک آکر آباد ہوئی جب اس ملک مین بھی غلبہ اسلام کا ہوا تو شمال کے پہاڑون مین رفتہ رفتہ وہان جا آباد ہوئے جہان اب آباد ہین وہ کہتے
ہین کہ پہلے چار قوم تھی کاموژ وارسے سلار کاموج تین اول الذکر مسلمان ہوگئین چوتھی اپنے وطن سے جلاوطن
ہوکر ان پہاڑون مین چلی آئی الغرض انکی اپنی قول سے بھی صحت اصلیت نہین ہوسکتی اور دیگر لوگ بعضے انکو ذریات ضحاک
تازی کی نسل سے سمجھتے ہین اور بعضے قریش اور بعضے گریک بکٹرین یعنی یونانی جو سکندر اعظم کے بعد اس ملک مین آیا اور حاکم
ہوئے تھے اونکی نسل سے بتاتے ہین اگرچہ مولف اطمینان کے ساتھہ اس معاملہ مین کچھہ رائے نہین دے سکتا مگر حالات موجودہ اور
شکل شباہت اور بعضے دستورات اس قوم اور اونکی زبان سے جسکا مفصل حال آئندہ آویگا ایسا قیاس ہوتا ہے کہ یہ کافر لوگ
گریک بکٹرین یعنی یونانی جو باختر حال مشہور بافغانستان وغیرہ کے ملک مین آئے تھے اونکی نسل سے ہونگے اور اوسوقت کے اہل
ہنود کے شمولیت سے خلط ملط ہوکر متفرق موروثون کی اولاد سے ایک قوم پیدا ہوگئی ہے اس کافرستان کی لوگ کسی ایک مورث
کی اولاد سے نہیں ہین اور نہ ایک قوم کی شاخین ہین بلکہ علیحدہ علیحدہ اپنی نام سے ہر ایک شاخ مشہور ہے مسلمانون نے مخالف مذہب
رکھنے کے سبب سے سب کو کافر کا نام دیا اور اونکو تور یعنی سیاہ کافر اور سور یعنی سرخ کافر کے خطاب سے صرف بباعث رنگ جسمی اور
پوشاک کے مشہور کیا یعنی سیاہ کافر جنکا کافر سیاہ پوش بھی کہتے ہین بسبب سیاہ پوشش کے جو بکری کی کھال سے بناتے ہین اس نام سے مشہور ہوئے
اور چونکہ اونکا رنگ جسمی سرخ اور سفید ہے اس سبب سے سرخ کافر اونکو مسلمان کہتے ہین اس قوم کا حسن اور خوبصورتی مشہور ہے سفید
اور سرخ رنگ پور اور فراخ چشم سیدھی ناک یونانی چہرہ خوش اندام شکری چشم مائل بسیاہی اکثر بیضاوی اور خوش نفیس چہرہ ہوتا ہے اونکا ملک
خوب سرد ہے کہ کوہستان مین برف اور سردی میت ہوتی ہے گرما مین انکو یک جاتے ہین اونکے مختلف اقوام کے نام جسقدر دریافت ہوسکے ذیل مین درج

حال تجارت

افغانستان کی زیادہ تر سوداگری ہندوستان اور ترکستان سے ہے اور آخر درجہ کی کچھ ایران سے بھی ہے اون اشیاء عامہ کی تفصیل
جو افغانستان مین پیدا ہوتی ہین یا بنتی ہین اسطرح ہے

معدنیات سے

سونا چاندی ... سرب لوہا ... گندھک ہڑتال پھٹکری چقماق نمک شورہ نوشادر سیلہ طوطیا مومیائی زاگ وغیرہ نکلتا ہے زمین
سے بعض ممالک کے اندر صرف ہوتے ہین اور اکثر باہر کے تجارت کے واسطے لیجاتی ہین

میوہ جات وغیرہ نباتات سے

روئی کپاس ... بھنگ تمباکو برنج میوہ جات سے کشمش منقیٰ آلو بخارا الگشتہ ... انار انگور ناشپاتی سردہ بادام پستہ
توت خشک زردآلو خشک اور سبز ... کاکوتی وغیرہ اشیاء یہ اشیاء تجار لوگ زیادہ تر باہر لیجاتے ہین انمین سے ... علاقہ ... اور ... اور زیادہ تر
... اور ... اور علاقہ جات قندہار مین پیدا ہوتی ہے مثل دیگر زراعات اوسکو زرعی زمین مین نالیان کھود کر
بموسم بہار کاشت کرتے ہین پانی اور روڑی اسکو ہمیشہ وقت پر پہونچاتے ہین اور زمستان مین واسطے محفوظ رہنے کے اسکو
... کر دیتے ہین اور شروع بہار مین وہ ... اوپر سے دور کرتے ہین بعد تین سال قابل کام ہوتی ہے تب اوسکو تیسرے
سال یا چوتھے آخر موسم خزان مین اوکھاڑ کر بیوپاریون کے ہاتھ فروخت کرتے ہین عموماً نرخ اسکا موقع پر چار روپیہ ... اور ...
روپیہ ... ہوتا ہے خرچ اسکا پنجاب اور تمام ہندوستان مین واسطے سرخ رنگ کرنے لحاف وغیرہ پارچہ جات کے بہت ہے اور ہینگ
یعنی انگوزہ جس بوٹہ سے نکلتی ہے وہ خودرو ہے اور پہاڑون اور جنگل ہرات اور ... کی شکل اور قد اس بوٹہ کا مثل بوٹہ ...
... ہوتا ہے اگلی روز اسکی شاخونکو ... اور تھوڑی تراش کرتے ہین اور ... کے آس پاس کھود کر
ایک بالشت نیچے کاٹتے ہین اور اوپر سے ... بنا کر دوسرے دن اوس تراش اور کاٹ سے مثل افیون کے شیر نکلکر بطور ...
ہینگ کی روڑی بنجاتی ہے اور اوسکو اوتار کر بعد جمع کرنے کے بیوپاریون کے ہاتھ فروخت کرتے ہین مگر خالص ہینگ بہت کم آتی
ہے اکثر لوگ اس مین آمیزش آرد نخود یا سنگ ... اور جواہرات کے نوع سے ہے سائیدہ کر کر لاتے ہین

حیوانات مین سے

گھوڑے گوسفند جنکے اون بہت قدر مند اور گوشت ملذذ ہے سگ شکاری گربہ خانگی یعنی اور خوبصورت بالون والی رنگ برنگ
تجار لوگ لاتے ہین گھوڑے اکثر ہرات اور سرخس میمنہ اور اطراف خراسان مین اور ترکستان مین زیادہ قابل سوداگری پیدا
ہوتے ہین بلوچ گھوڑون کی اور سیدان پشین بھی سوداگری بہت کرتے ہین گربہ ترکستان ... اور سنگ ... کرم سیر سے لاتے ہین

تفصیل اشیاء قابل تجارت بیرونی جو افغانستان مین بنتی ہین

سیلاوہ یعنی ... جو ... اول قسم کے ہین ... برگ ... برگ ... برگ شتری برگ ... پوستین ... جو قندھاری کرک
بو بکری کے ... سے بنتا ہے ... گلم ... جوراب دستانہ ... ابریشمی کپڑا ... اون کا ... کلاہ ... اچھے اچھے ...
... کلابتونی و سادہ ... جس سے ... وغیرہ بنتی ہین انمین سے پوستین ... برگ شتری و
... ہندوستان کو بہت آتی ہین ... ہندوستان مین ... ایک ... آٹھ ... روپیہ ...
... ہندوستان مین ... فروخت ...

جسکو یونانی کتابون مین ہری بھی لکھا ہے کابل سے کچھ کم پانسو میل غرب خندق اور دو مری شہر پناہ مضبوط کے درمیان پچاس ہزار آدمیون کے آبادی ہے غلیظ کوچہ تنگ بازار محرابی چھت سے پٹا ہوا چوک گنبد کے تلے آبادی اس شہر کی نشیب مین ایک پشتہ کے متصل واقع ہے جسکے سبب دور سے نظر نہین آتا اکثر پارسیان اور دُرانی افغان یہین آباد ہین علاقہ ہرات کی زمین سرسبز ہے مغرب مین تخمیناً اوٹھ میل کوہ سیاہ کا سلسلہ طویل جنوبی و شمالی سرحد افغانستان اور ایران پر واقع ہے اس سے غرب افغانون کی حکومت اور آبادی نہین ہے اوس پہاڑ کے شرقی دامن وغیرہ اطراف سے رود پانی جاری ہوکر علاقہ ہرات کو سیراب کرتی ہے ہرات سے اچھے قالین اور سندین نمد و توشک اور رکابی وغیرہ پاسے برک اور کرک کی نرم تنی ناپافتہ بطرز نمد کے قالبی مع آستین اور قبا و نیرو دیگر پشمینہ وابریشمینہ اجناس عمدہ بنکر دور تک جاتے ہین اور راسیمی کی سن سے پارچہ نالکہ بہت عمدہ بنتا ہے اور غدک تختی بھی مشہور کپڑا ہے پشتہ اور برنج اسبلغاک او توشک و تاق و نحیمن وغیرہ اسی علاقہ کے پہاڑون مین پیدا ہوتی ہین اور ابریشم بھی یہان کیڑون سے بہت عمدہ بکثرت پیدا ہوتا ہے اور چودن کے معدن ہرات مین بنا عمدہ مفید عام چیز ہے اور ہنگ ادی ہرات کا بہت اعلیٰ اور سرمہ ہراتی ضیا بخش بصر و سرمہ اصفہانی سے بہتر ہے پیداوار زرعی اور ہر قسم میوہجات سب افغانستان مین سے ہرات کے اول نمبر مین خصوصاً انگور جو شصت قسم کا بتلاتے ہین کپاس ہرات کی امریکہ کے برابر سمنے جاتی ہے اور گندم نہایت اعلیٰ قسم کے پیدا ہوتے ہین اور رگوکن ریعنے پوست زرعی ہرات کا مشہور ہے شراب تمام اور ریختہ ہرات رشک بادۂ تاثر شیراز اور نہایت عمدہ کیفیت دار بیان کرتے ہین

ذکر دیگر قصبجات مشہورہ

کابل مین جلال آباد — لال پورہ — پشہ — چہار باغ — سلطانپور — بالا باغ — دیہ سبز — جس کے خربوزہ بہت عمدہ ہوتے — دیہ بی بی ماروزیہ — کلکان — قرہ باغ — آقا سرای — خواجہ سرای — بنگرہ — کاہ درہ — استالپ — است — چاریکار — پرزہ — بیغمان — دیہ خرنگ — گذرگاہ — دیہ یوری — قلعہ قاضی — تنگی سیدان — لال اندر — کتہ سنگ — شیوکی — بینی حصار — چہار آسیاب — بابوس — کھنگار — درغون شہر — دیہ نو — باغ سلطان — خوشی — بیوار — شلوزان — جوتی — پاو — خواد شانہ — پادخواور و غانی — برکے — برک برکی — راجان — سجاوند — چرخ — وغیرہ — غزنین مین روضہ — کاتی — منگور — شالیز — دررو — بستا — ہسنگ — رباط — کلال گو — کردنیر — سردیہ — پرگل — سرروضہ — نانی — وغیرہ قندہار مین — کلات غلزئی — دبرخوجہ — عابا ولے — دیہ اپونزیر — سپیروان — سردیہ — پاشمول — کاخانک — ترمن — مزرعہ — زاکر — کریشک — فراہ — قلعہ بست وغیرہ ہرات مین الیف فراہ — سبزوار — اوبجیہ برنا — بادکوتر — خان پورہ — اشکیوان — منیرک — سیاہ پوشان — زندہجان — غوریان — کوہستان وغیرہ مشہور ہین

ندیان مشہور

افغانستان مین چھوٹے موٹے ملاکر بہت ہین انمین سے زیادہ تر مشہور دریا ہے سوانجہ — دریای پنجکوڑہ — رود یا جیتر ایمر — دریاکونڑ — دریاو لغمان — سرخ رود — دریاو غوربند — رود لوگر — رود میدان — چھپیت وغیرہ — غزنین مین رود دسر و سیر — نمارہ — وغیرہ یہ ترنون ملکر آب ایستادہ نادر کی مین تر جاتی ہین — قندہار مین ترنک رود — ارغندان — نورہ — رود ارغنداب — دریای ہیرمند خواہ ہلمند — رود ور افشان وغیرہ یہ سب ندیان زرہ کی جھیل مین جو سیستان کی درمیان تخمیناً دیکسومیل طول ہوگی گرتے ہین ہرات مین فرہ — رود خاش — رود ہرود کو وغیرہ — ان دریاون کے پانی انہیں جھیلون میں جمع ہوکر خشک ہو جاتی ہین

جنوب کو رود غزنین جاری ہے آب و ہوا اس جگہ کی معتدل اور صحت بخش ہے جس علاقہ مین شہر غزنین واقع ہے اوسکا نام شلگر ہے حدود اربعہ
اس وسیع علاقہ کے اس طرح پر ہین جانب مغرب کوہ ہزارجات مشرق کوہ زرمت مشرق شمال کوہ خروار جنوب اہل مشرق کوہ گندہ واڑ اور گوشہ غربی
و جنوبی مین تاخت و قندہار سیدان چلا جاتا ہے اس مین سے ایک پہاڑی غربی حصہ کا نام وانغد ہے ملک شلگر زرخیز اور نہری ہے
شہر غزنین اس کے حصہ شمالی مین واقع ہے اکثر مالکان اور ساکنان اس علاقہ کی قوم اندر غلزائی ہین سوداگران بیوپاری بموسم گرما ہندوستان
سے جاکر اس علاقہ شلگر مین قیام پذیر ہوتے ہین

سوم قندہار

جسکا نام سنسکرت مین گندہار لکھا ہے کابل سے تخمینا دو سو میل سے کچھ اوپر گوشہ مغرب و جنوب مین دریاے شور سے ساڑھے
تین ہزار فیٹ بلند تین میل کے گردے مین خندق اور شہرپناہ خام کے درمیان تخمینا ساٹھ ہزار آدمیون کی آبادی ہے اس شہر مین بھی ایک خام قلعہ جانب
شمال موجود ہے جسکو وہان کے لوگ ارگ کہتے ہین اور غربی جانب اندر شہر کے خرقہ شریف اور مقبرہ احمد شاہ ابدالی خوبصورت اور منقش
قابل دید ہے چارسوق یعنے چوک بازار ہے اسمین گرچہ گنبد ہے پشاور نواح اس شہر کا رود ارغنداب کی پانی سے جو کوہ ہزارہ جات سے آتا
ہے سرسبز اور شاداب خصوص جانب شمال دو میل تک جہان خانقاہ بابا ولی صاحب قندہاری ہے باغات اور درختان سرسبز دلکش
مین رنگارنگ کے طیور بولتے ہوئے سنکر انسان کو فرحت حاصل ہوتی ہے عموما سکنائے اس شہر کی قوم درانی ۔ بابڑ ۔ کاکڑ ۔ سدو
خروٹی ۔ فارسیان وغیرہ ہین سواے رود ارغنداب کے رود ترنک بھی شرق سے مغرب کو بہتی ہوئی علاقہ قندہار کی ایک جزو کو سیراب کرتی
ہے پیداوار میوجات ہر قسم اور کپاس عمدہ اول قسم کے تماکو قندہاری مشہور اس علاقہ مین پیدا ہوتا ہے قندہار سے مشرق
افغانستان کے علاقہ مین اور نیز شمال تاکرتر کے علاقہ مین گندم اچھے ہوتے ہین کوہ شمالی مین معدنیات سے چیزون کے کانین معلوم
ہوئی ہین اول کان طلا جو شہر سے دو تیرہ میل کے فاصلہ پر شمالی جانب کوتل مورچہ اور پہاڑی مقصود شاہ کے مابین واقع ہے اس
کان کا سونا بہت اعلی قسم کا ہے الا بسبب عدم سررشتہ کار بہت تھوڑا نکلتا ہے ۔ دوسری کان فاذزہر معدنی جسکو اس پہاڑ کے نام
سے جسمین پیدا ہوتا ہے سنگ شاہ مقصود کہتے ہین اور اس سے زرد وغیرہ الوان و اقسام کے اچھے قیمتی سنگ نکالکر اکثر دانہاے
تسبیح وغیرہ بنائے جاتے ہین شاہ مقصودی تسبیح عموما ایک روپیہ اور مگر اعلی قسم کی سو روپیہ تک بھی فروخت ہوتی ہے اور اوسی پہاڑ
میں ایک قسم کی سفید مٹی جسکو عرق شاہ مقصود بولتے ہین بہت باخاصیت نکلتی ہے اور نیز سرمہ دراک ہر گونہ کی و شرب و سنگ
آہک و ابرق و مومیائی وغیرہ انواع سنگہای بھی سلسلہ کوہ شمالی مین موجود ہین اور کچھ بھی کار آمد بناء عمارات ایسی سفید چیز اس علاقہ
مین ہے کہ جسکی گرم بازاری نے دکان گرد ایک کو سرد کر دیا اور کان نیلہ طوطیا معدنی و زاک ہر گونہ و پھٹکری معدنی و نوشادر
کانی و گوگرد و سیندہ اکثر اقسام کے عمدہ تیہو اور نمک آبی کوہ پیر کسری مین جو علاقہ قندہار سے مغرب اور سیستان سے مشرق واقع
ہے بہت افراط سے ہین شہر قندہار مشہور تجارت گاہ ہے لوگ اہل دل قوم بابی و دیگر افغان اور سیدان پشین اور پارسیان
قندہار کے صاحب ہمت سوداگر ہین آب و ہوا اس شہر کی گرچہ عمدہ نہین مگر ناقص بھی نہین ہے تھرمامیٹر یعنے مقیاس الموسم
مین مارچ کے دنون مین وقت دوپہر بارہ ۔ ۴۹ درجہ پر اور موسم گرما ۹۵ درجہ پر رہتا ہے گرمی اور سردی موسم مین ان ہر دو حد
کے مابین رہتی ہے واسطے آرام تاجرون کے چند سرای موجود ہین اور منڈی سوسوم گنج بازار ہین ہر قسم کے مویشی اور پیداوار زرعی و پشمینہ
وغیرہ فروخت ہوتی ہے ریشم قندہار کا عمدہ مگر بسبب کم شوقی مخلوق کم پیدا ہوتا ہے ۔

ہرات

کے گرد ہے مین تخمیناً ستہ ہزار آدمیون کی بستی ہے اور جنوب شرقی مین ایک چھوٹی سی پہاڑی پر بالاحصار کا قلعہ ہے اور جنوب
جنوبی مین اکبر بادشاہ کے دادا محمد بابر کی قبر ہے آبادی اس شہر کی گنجان اور تنگ ہے اور طول اسکا جنوب سے شمال کے جانب غرب سے جانب
حالقہ کہ اوسکا شمال و شرق باغات اور میدان حصہ شمالی مین دریا رواں ہے اس شہر مین روزمرہ بازار [illegible] مین ایک شور بازار دوسرا چہار بازار یعنی
چھت سے پٹا ہوا جس مین چار چوک چار سو کے طرح بارونق اور خوش قطع مین گر [illegible] او خانخانہ [illegible] رستے ہین واسطے آرام مسافران
وسوداگران اس شہر مین پانچ سرای مشہور ہین اول سرای کہنہ چبار خان دویم سرای نو چبار خان جس مین اکثر سوداگران
میوندہ میان خیل فروکش ہوتے ہین سیوم سرای محمدی جو سوداگران قندہاری کے واسطے ہے چہارم سرای
وزیر محمد اکبر خان وسیع اور [illegible] واسطے عام سوداگران موجود ہے پنجم سرای زرد جس مین کچھ ہندو وغیرہ سوداگر رہتے
ہین اگرچہ کل افغانستان مین گرمی و سردی بلندی اور پستی پر منحصر ہے یعنی کوہستان اور بلند مقامون مین تو برف اور نہایت
سردی اور نشیب و ریگستان جگہون مین گرمی رہتی ہے سالا کابل کی ہوا معتدل ہے نہ بہت سرد اور نہ بہت گرم سرما
بیحد برف پڑتی ہے جس سے کوئی کوئی راستہ بھی بند ہوجاتا ہے موسم بہار مین کابل قابل دید ہوتا ہے یہ مقام
خوب تجارت گاہ ہے ہندوستان ایران ترکستان بلکہ روس کا مال بھی بطور سوداگری اس جگہ آتا ہے —
کابل سے چالیس میل شمال چار سو فیٹ بلند ایک پہاڑ کی النگ مین تخمیناً دو سو فیٹ بلند اور ایک سو گز چوڑا ریگ ہے یعنی بالو کا
انبار پڑا ہے جب کبھی اوس پر کوئی آدمی چڑہتا ہے یا ہوا زور سے چلتی ہے تو اوس بالو کے درمیان سے نقارے
اور نفیری کی صدا نکلتی ہے وہان کے لوگ اوسکو ریگ رواں کہتے ہین اور اوسکے پاس ایک غار ہے اوسی نسبت مذہب شیعہ
امام مہدی کا مکان بتاتے ہین کابل کے میوون مین سے توت اور شاہ توت اس کثرت سے ہوتے ہین کہ اوس
موسم مین غرباؤن سے شکم پری کرکے اوقات گذاری کر لیتے ہین اور اونکو خشک کرکے عرصہ تک رکھتے ہین اور دور
دور فروخت کے واسطے لیجاتے ہین شہر کابل کا سواے بیدار [illegible] میدان لوگر و دیگر نواحات علاقہ کوہ دامان
جو جانب شمال مسکن قوم [illegible] محمد زئی [illegible] کاکر ناصر سلیمان خیل شہاک غلزاے و سید و دیگان وغیرہ کا ہے بطور زراعت
گاہ کے ہے اکثر اجناس ضروری اوس علاقہ سے شہر مین اکثر فروخت ہوتی ہین

دویم غزنین

جسکو زمانہ قدیم مین غزنیل کہتے تھے یہ شہر مشہور کابل سے ستر میل جنوب دریاے شور سے پونے آٹھ ہزار فیٹ بلند سوا میل
کے گرد مین خندق اور کچی شہر پناہ کے درمیان پندرہ ہزار آدمیون کی آبادی ہے شہر کے حصہ شمالی مین قلعہ ہے قدیم شہر تین میل اسکے اطراف
گوشہ شرق و شمال مین ہے [illegible] سنہ عیسوی مین جسکو سات سو پندرہ برس ہوے علاء الدین [illegible] جہان سوز غوری
نے اوسے غارت کیا اسی غزنین قدیم مین جب سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان کو فتح کرکے آباد کیا تھا شہر اور روضہ سلطان
محمود کے درمیان صرف دو مینار سو سو فیٹ بلند باقی رہ گئے ہین اوس صاحب ہمت بادشاہ کے مقبرہ کی تعظیم یہان تک ہے کہ جا بجا [illegible]
[illegible] ہوکر [illegible] حاضری [illegible] داخل ہوتے ہین صندل کے دروازون کی جوڑی اٹھارہ فیٹ بلند جو سلطان محمود غازی
بت خانہ سومنات کے پھاٹک سے اوکھاڑ لیگیا تھا اسی مقبرہ مین لگے تھے انگریزی فوج [illegible] بازو ظاہر کرنے کے لیے
[illegible] کو کابل سے پھرتے وقت اوسی پھر ہندوستان کو لے آئی اب وہ آگرہ یعنے اکبرآباد کے قلعہ مین رکھی ہین آبادی اس شہر کی گنجان بازار
کوچہ تنگ اندر شہر کے اکثر دیگان فارسیوان اور ہندو آباد ہین نواح شہر کا سبز اور ہر طرف باغات ہین شہر کے متصل مغربی جانب شمال سے

عمارت بہت ہین چنانچہ لشتر کے بڈھا جیلی اس علاقہ سے ہون او نہاک کیطرف بہت آتی ہے علاقہ وزیری کا جنوبی طرف کوہ رانٹہ ہے جسکی ملکیت کا تنازعہ ہے وزیری اپنا حق بتلاتے ہین قوم وتانی خود دعویدار ہے بموسوم سرہا وتانی اور رگہ ابین وزیری قابض ہوستے ہین اور سلیمان خیل پوینده بھی یہان آتے ہین ملک وزیری کی زیادہ تفصیل آینده لکھی جاوے گی

علاقہ دوڑ اندر حلقہ ملک وزیری

متصل حدود مغربی ضلع بنون رود توچی کے دونون کنارون پر واقع ہے اس کے چارون طرف قوم وزیری کا ملک ہے اوسکے بیچ مین دره توچی کے اندر قوم دوڑ بستی ہے حصہ مغربی مین شاخ دریپہ خیل ہمزانی ہے وسط مین ٹیسی شرقی متصل حدود ضلع بنون قوم حیدر خیل ۔ سپو خیل ۔ عبدک آباد ہے رود توچی سے سیرابی ہے نباتات زرعی ہوکر پیداوار کامل ہوتی ہے تماکو روغن زرد مویشی اس علاقہ سے بنون کو فروخت کے واسطے لاتے ہین اور یہان سے پارچہ سفید سوتی نمک انڈیہ لیجاتے ہین رنگ مل سے جنوب ۔

علاقہ شیرانی

جنکے مغرب رود ژیوب متفرقہ قوم کاکڑ اور مندو خیل اور شرق حدود ضلع ڈیرہ اسمعیل خان پرگنہ کلاچی واقع ہے اس کوہی علاقہ کی شمالی حصہ مین قوم حسن خیل وسط مین اوباخیل جلوانی اور جنوبی مین ہرسال شاخہاۓ شیرانی بستی ہین علاوه اونکے قوم بابڑ اور اوشترانی بھی شرق مایل جنوبی مین آباد ہین شیرانیونکی علاقہ مین کوه تخت سلیمان سطح سمندر سے قریب باره ہزار فیٹ اونچا ہے اوسی موقع کے سبب سے نام سلسلہ متعلقہ اسکے کا کوه سلیمان نام مشہور ہوا علاقہ شیرانی اور اوشترانی سے جنوب نالہ کوہی موسوم دھوده سے لیکر ضلع ڈیره غازیخان کے ملحق الحدود غربی پہاڑون مین قوم بلوچ کی شاخین حد ملک سنده تک اسطرح آباد ہوتی چلی گئی ہین کہ حدود دھوده سے قوم کسرانی اوسکے جنوب بزدار ۔ وغیره سیدان شم سے مغرب کوہی ملک مین قوم مری اور اوسکے جنوب بگٹی آباد ہین ۔

ملک کاکڑان

یہ قوم بھی مثل قوم وزیری ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہے کہ گرشہ ور اور عمده علاقہ انکا یہی اول رود ژیوب شمالاً جنوباً بہت طویل اور غرباً شرقاً کم عریض اسکے دونون کنارون پر قوم مندوخیل و کاکڑ کی دیہات آباد ہین زمین زرعی اگرچہ عمده مگر اوس کی قوم کے واسطے بہت تھوڑی ہے اور دوسرا علاقہ بوری ہے ۔ بر شور ۔ کنچغی اور پشین کو جسکی حدود سے راستہ دره بولان مابین قندھار و شکارپور جاتا ہے علاوه انکے اور گرد و نواح کے پہاڑون مین اکثر انکی آبادی متفرق نظر آتی ہے شرقی حدود انکی کوه شیرانی اور بار جون سے دور تک ملتی چلی گئی ہین قوم موسیٰ خیل اور الیسوث افغان قوم کسرانی بلوچ کے پہاڑون سے مشرقی جانب بمحاذ حدود ضلع ڈیره غازیخان تک بجا آباد ہوئی ہین انکی علاقہ سے گوسفند اور مویشی خریدکر باہر لیجاتے ہین اور باہر سے پارچہ سفید کی سوداگری مفید ہے کاکڑستان کا مفصل جغرافیہ آینده اس قوم کے حال مین لکھا جاوے گا

تمہید

اس قدر علاقون کا ذکر جو بسبب ملحق الحدود واقریب ہونے سرحد سلطنت انگریزی کی ضرورت تھا علاقہ وار بقید حدود وار بعہ معہ قوم مسکونہ مفصل کیا گیا باقی ملک افغانستان مغربی اگرچہ علاقہ وار حال تو بگریز طوالت اسقدر باریک تفصیل کو چھوڑکر چاربڑے مشہور شہرون کا حلقہ وار ذکر کیا جاتا ہے

اول شہر کابل

افغانستان مغربی کا دار الخلافت یہی شہر ہے ۳۴ درجے ۳۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۶۹ درجے ۱۵ دقیقہ طول شرقی مین دریاۓ شور سے سوا چھ ہزار فیٹ بلند ہے دورویہ دل حسب میوه جات کے باغ اور پھولون کے جنگل کے مابین تین میل

زیادہ تر قوم اکوزئی نسل یوسف زئی اس تفصیل سے آباد ہے کہ دریائے مذکور سے شمالی طرف شاخ خوازوزئی اور جنوبی
جانب شاخ بایزید زئی اور کوہستان جنوبی متعلقہ سوات میں ملحق الحدود علاقہ یوسف زئی میں قوم رانی زئی اور بابی زئی آباد ہے
شرقی حدود سے باہر قوم گوجر کوہستانی رہتی ہیں سوات سے شمال و شرق کو کاشغر اور ترکستان کو کاروان تجارت
کا راستہ ہیں راہ سوسگم [illegible] کا بعد کابل سے پہنچ کے ہو جاتا ہے اگرچہ بدون بدرقہ مضبوط امکان سوداگری نہیں سوات کے کمبل
سیاہ اونی مشہور ہیں باز شکاری بہت پکڑے جاتے ہیں نمک کا قدر اوس ملک میں بہت ہے سنبر نمک کا انبار
کوہات سے بہت بیوپاری اوس ملک میں لیجاتے ہیں اور غلہ اور روغن زرد شہد وغیرہ سامان تجارت باہر کو جاتا ہے پنجاب کو
علاقہ یوسف زئی ہوکر کوہ ملاکنڈ سے راستہ آتا ہے اس دیار کی شرقی جانب پادشاہ ایرانی نے راستہ بنوایا تھا وہ اب بالکل
منہدم ہوگیا آب و ہوا سوات کی نہایت معتدل خصوص موسم گرما صحت افزا ہوتی ہے اس ملک کے حال میں خوشحال خان
خٹک نے بسبب مخالفت اورنگ زیب بزبان پشتو بہت شعر کہے ہیں اونکا اس جگہ درج کیا جاتا ہے قوله
سوات چنی دارد اگر بادشاه گذارد سر تر پایه * به خیر دارید شهر الخره به خیره زاریه * ملک سوات کا هو بادشاه [illegible] ان و [illegible]
دران تار باد [illegible] * به هوا کش به کشمیر آب و زناب [illegible] واله شیرین [illegible] [illegible]
سوات تمامی میں لی ہے یا ان تک کہ ایک ملک سوات پادشاہوں کے لیئے ہی کے لائق ہے لیکن یوسف زیوں کے ہاتھ ویران
ہوا جاتا ہے آب و ہوا میں کشمیر کی طرح ہے لیکن افسوس کہ شہر فراخ اور پختہ نہیں ہے تمام اس ملک میں پرانے گنبد و عمارات
اور بتخانوں کی علامات اب تک موجود ہیں سمجھا جاتا ہے کہ زمانہ ماضیہ میں اہل گریک اور ہندو لوگ یہاں آباد تھے ہیں سن الحال
سکنائے سوات کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ بتلاتے ہیں سنی مذہب مسلمان اوب ہیں اس ملک کی مغربی حد پر
ندی پنجکوڑہ دریائے سوات کی ان شامل ہوتی ہے

علاقہ ارنگ برنگ کی

شمال میں پنجکوڑہ شرق ملک سوات غرب و شمال ملک باجوڑ علاقہ کوہ مہمند جنوب تحصیل ہشت نگر کی حد واقع ہے
اس علاقہ میں قوم اتمان خیل نسل کرلانی آباد ہیں معدنیات زرعی پہاڑوں میں ناپید اور جنگل ہیں قوم اتمان خیل زیادہ تر پیشہ ہولیا
کار رکھتی ہیں خصوص آہن فروشی

ملک باجوڑ

عمدہ موقع پر اونچے پہاڑوں میں واقع ہے حدود اربعہ اس کے ان علاقوں سے ملتی ہیں شمال کوہستان کافرستان غرب کافر
جنوب علاقہ مہمند اندر کوہ شرق کچھ مہمند اور باقی اتمان خیل اس ملک کے تین حصہ ہوتے ہیں اول خاص پرگنہ باجوڑ جو بطور
وادی کے حلقہ پہاڑ میں جنوب سے شمال بجانب شرق پھیلا ہوا ہے اس قطعہ میں معدنیات زرعی زرخیز اور چشمہ ابی اوپر
سے سیراب ہوتی ہیں دوسرا ابرزول اور کر بلار تمام آہن بنتا ہے تیسرا حصہ ول ہے قوم ترکانی یا ترکانی اکثر اوس ملک میں
آباد ہے پیداوار ملک کی اچھی ہے اونہا لوگوں کی معاش تالی ہے روغن زرد اور شہد اور آہن اس ملک سے براستہ دوابہ ضلع پشاور
جنس تنک جاتا ہے یا رچہ ... اس ملک میں نایاب بخشی ہے اور ریشم پختہ کا مشہور مقام پیدا ملی قابل تجارت عمدہ سے ہیں

علاقہ مہمند

باجوڑ سے جنوب اور دریائے کابل سے شمال حد مہمیل دوابہ ضلع پشاور کی مغرب میں واقع ہے اس قطعہ میں قوم مہمند حسب ذیل آباد ہیں کی شاخ

چشتی کا مزار ہی بصرف پچاس ہزار روپیہ معہ خانقاہ تیار ہوئی اس ضلع کی پیداوار مین سے قابل تجارت نیل کی نیل ہی ہے اگرچہ دور دور تک بیوپاری لیجاتے ہین
آب و ہوا اس ضلع کی اوسط درجہ کی ہے گرمی شدت سے پڑتی ہے خصوص پرگنہ راجل مین گرم ہوا لیکن قسم سموم اسقدر چلتی ہے کہ معاذ اللہ منہا۔

دوم حصہ غربی

واضح ہو کہ حصہ غربی مین اوس تمام ملک افغانستان کا بیان کیا جاویگا جو گورنمنٹ انگریزی کی سلطنت محروسہ کے حدود سے باہر مغرب و شمال کو واقع ہے

پہلی اون کوہستانی علاقون کا ذکر جو ملحق یا قریب الحدود سلطنت انگریزی کی واقع ہین

مہابن در اصل کوہ کا نام ہے اس پہاڑ کے اونچی چوٹی سطح سمندر سے ۷۴۰۰ فٹ اونچی ہے اور شکل سے لدا ہوا مشرقی جانب دریای سندھ جنوب و مغرب علاقہ یوسف زئی متعلق پشاور شمال علاقہ چملہ واقع ہے اس پہاڑ کے جنوبی جزو مین قوم جدون بستی ہین اور اوسی اور قوم خدو خیل آباد ہے یہہ ہر دو فرقہ کوئی حاکم نہین رکھتے موضع ستانہ اس علاقہ مین مشہور ملجاء مفرور رو نکی ہے پہاڑ دشوار گذار اور سخت ہے زمین ہموار قابل زراعت کم کوہ مہابن سے شمال چملہ مہابن کا وجہ تسمیہ آیندہ آویگا

علاقہ چملہ

جسکے مشرق مین دریاے سندھ مغرب علاقہ یوسف زئی شمال ملک بنیر ہے چملہ بطور درہ کے ہے مگر اوس درہ کے بیچ میدان کم زمین ناہموار اور پہاڑ اکثر اسمین قوم سندر کی شاخین آباد ہین مشہور ہے کہ انتہا بارہ ہزار آدمی اس علاقہ مین بستی ہین بوقت تنگی انکی ہمقوم بغرض امداد کے واسطے پہونچ جاتے ہین اس علاقہ سے شمال

ملک بنیر

واقع ہے مشرق دریاے سندھ شمال ملک سواتھ مغرب علاقہ یوسف زئی ہے اسکی حدود ملتی ہین اسکے چارون طرف اونچے پہاڑ ہین چنانچہ شمالی جانب کوہ ایلم دکوہ مرقومہ سطح دریاے شور سے دس ہزار اکیسو بائیس فٹ اونچے ہین بیچ مین کسی کسی جگہہ بطور وادی کے زرعی زمینات واقع ہین اکثر وری اور ناہموار دشوار گذار ملک ہے آب و ہوا معتدل اونچے پہاڑون پر برف کے سبب سے سردی رہتی ہے اوس ملک مین قوم یوسف زئی افغان کی شاخین اسطرح پر آباد ہین کہ مشرقی حصہ مین شاخ چغرزئی و شمالی مین گدائی زئی مغرب سلارزئی جنوب مین نورزئی وسط مین عائشہ زئی و دولت زئی بستی ہین اگرچہ کل قوم کا آپسمین اتفاق نہین مگر باہر کے غنیم کو یکدلی سے روکتی ہین ہر شعبہ مین اپنا اپنا ملک بطور سرگروہ کی ہوتا ہے پیداوار ملک کی اکثر کافی ہوتی ہے۔ بوقت قحط ملک سواتھ سے غلہ لاسکتے ہین مال داری کو سفند ان اکثر بہ نسبت بین یہان تک خرابی کہ بعض بھیڑی مادہ سے حفظ خلاف وضع فطرتی حاصل کرتے ہین سکنای ملک کو اسلحہ بند مردونکی تعداد تیس ہزار مشہور ہے اوس ملک مین باہر سے نیل اور پارچہ سوتی اور نمک لیجا کر تجارت فائدہ بخش ہے۔

بنیر سے پرلے طرف

ملک سواتھ

جسکی حدود اربعہ اسطرح پر ہین شمال مین کوہستان لترم جسکے اوپر علاقہ دیر ہے مشرق کوہستان جسکا سلسلہ دریاے سندھ تک ہے حصہ شرقی سواتھ کی جنوب ملک بنیر اور حصہ غربی کی جنوب علاقہ تحصیل یوسف زئی۔ مغرب مین علاقہ رانی زئی اور اتمان خیل و باجوڑ واقع ہے ملک سواتھ پہاڑونکا ہے بیچ بیچ جگہہ بطور دریا ہے طول اوسکا مغرب جنوبی سے مشرق شمالی تک تخمیناً پچاس میل اور عرض جنوب سے شمال کو سب سے زیادہ تخمیناً تین میل ہوگا علاوہ اسکی جنوب و شمال کو پہاڑی حد تک اوس ملک کی متعلق ہے اور اون پہاڑونسے جو دریچے وسط سواتھ کیطرف آتے ہین اونکی اوپر بھی دور تک آبادی چلی گئی ہے ملک سواتھ کی بیچ سے مغرب رود دریاے سواتھ بہتا ہے دریا مذکور کے دونون کنارون پر دامن کوہ ای شمالی و جنوبی تک زمینات زرعی ہموار ہین علاوہ دریا کے بیچ سے چشمہای آب شفاف کی ہمیشہ جاری ہین جنسے ملک کی سرسبزی

غازیخان کے بزرگون تذکرہ تاریخ قدیم

ہوتی پہاڑ پھر کرتی جسونت کلاچی وزیرین چترو دموان فتح خان گرانک نانک تعبیہ نانکہ دامن کوہ مین تاج جرا اور یہان کچھ سرکاری فوج بھی
رہتی ہے اس مقام پر لوہا علاقہ مسعود وزیری سے آتا تھا اور لوہا کی بہت خرید فروخت ہوتی ہے خاص شہر ڈیرہ مین ہندو لوگ
اشیاء تجارتی دور دور کے ملکونسے لاتے ہین ضلع ڈیرہ غازیخان اگرچہ افغانستان کی اصلی حد سے باہر جنوب کوہ سلیمان بلوچستان کی
محاذ مین واقع ہے الا قدیم سے سلطنت افغانستان کے متعلق چلا آیا اور اب بھی قسمت ڈیرجات مین ہے لہذا اسکا بھی ذکر مختصر
کیا گیا یہ ضلع لاہور سے دو سو تیس میل گوشہ جنوب و مغرب کو دریاے سندھ کے دہنے کنارہ پر واقع ہے حدود اربع اسکے
اسطرح پر ہین شمال مین سرحد ڈیرہ اسمعیل خان مغرب کوہستان بلوچان و موسیٰ خیل و کاکر افغانان مشرق دریاے سندھ جنوب
ملک سندھ اس ضلع مین اکثر اقوام بلوچ اس تفصیل سے حصہ جنوبی مین مزاری شمالی مین کسرانی بابی بیچمین دریشک گورچانی
لغاری کھوسہ آلند گھوسی بزدار بنگالی وغیرہ بستے ہین اقوام مذکورہ مین سے کوئی لوگ سلطنت انگریزی کے حدود سے باہر پہاڑی
علاقہ مین بھی رہتے ہین ان قومون کی بلوچ اندر باہر کے ملاکر قریب پچاس ہزار اسلحہ بند مرد ہونگے اپنی قوم کے سرگروہ یا سردار
کو وہان کے لوگ تمندار بولتے ہین اس ضلع مین چار تحصیل ہین اول تحصیل ڈیرہ غازی خان یہ شہر عہد ہمایون بادشاہ مین غازی خان بلوچ
مرزانی نے آباد کرکے اپنے اسم پر آباد کیا اس سردار کے اسمعیل خان ہوت بانی ڈیرہ شمالی سے جو اسکا ہم عصر تھا جھگڑا سرحد ملک
ابین سرحد ڈیرہ تھی سخت عداوت تھی چنانچہ اپس مین بائیس جنگ کین آخر حسبی گاہ من خان مشہور راست گو او معتبر غازیخان
ایک عقلمندانہ تجویز سے ان دونون سردارون کے اپس مین صلح ہو کر بجائے عداوت دار رشتہ دار بنے اور حد ما بین ڈیرہ جات موضع
محرب جھنگی مقرر ہوئی الغرض غازیخان کی اولاد مدت تک موروثی ملک مین حکمران رہی جب شاہ حسین غلزائی بادشاہ قندہار سے فوج
ڈیرہ غازیخان کے حد مین آیا اور بلوچیون نے نادانی سے اوسکے لشکر کو ایذا پہونچایا تب اوسکے حکم سے ڈیرہ غازیخان غارت ہو کر قتل عام
بلوچان ہین خاندان غازیخان برباد ہو گیا ایسے موقع پر محمود کلہوڑہ نے بادشاہ دہلی کے حکم سے ڈیرہ غازی خان پر قبضہ کیا عرصہ تک
اوس خاندان کا دخل رہا احمد شاہ ابدالی مین نور محمد خان قوم سرائی نے سندھ کی جانب سے خروج کرکے ڈیرہ غازی پر قبضہ کر لیا بعد اوسکے
درانیون نے لیکر سلطنت کابل طرف سے کبھی نواب عبد الصمد خان اور گاہے نواب محمد زمان خان اور نواب عبد الجبار خان بارک زئی
درانی امرا اخیر مین مہو خان بختیار حاکم چلے آئے جب ملتان کو رنجیت سنگہ نے فتح کیا اور سلطنت افغانستان مین قوم سدوزئی اور بارکزئی کے
باہمی فسادون سے ضعف آیا تب سکھون نے ڈیرہ غازیخان کو پنجاب سے شامل کرکے دیوان سلطنت مین داخل ہوا نواح اس شہر کا
سرسبز باغات اور کھجور کے درخت کثرت سے دکھائی دیتے ہین دریاے سندھ ایک میل مشرقی جانب شہر کے بہتا ہے اسی حدود کے
پرگنہ مین خانقاہ سخی سرور واقعہ ہے جسکے معتقد اکثر ہندو مسلمان باشندے پنجاب کے ہین ماہ مارچ سے آخر اپریل تک برابر اس درگاہ پر
میلہ رہتا ہے دور دور کے لوگ وہان جا کر منت یعنے نذر چڑہاتے ہین اس علاقہ مین پھٹکری اور سجی بھی پیدا ہوتی ہے غلون مین سے
گندم اور باجرہ و جوار اکثر پیدا ہوتا ہے چاہ نہین ہین پہاڑی نالون سے اور کچھ لوگون نے نہرین کاٹی ہین جنسے سیرابی زمینات کے
ہوتی ہے دوسرے تحصیل داخل اسکے علاقہ مین اکثر زمینات شور ہین قصبہ مین جام پور کے پاس شورہ اور سجی پیدا ہوتی ہے [illegible]
پاس شیرین پانی ملتا ہے اور پیداوار ہر جنس زرعی کے خوب ہوتی ہے تیسرے تحصیل کوٹ مٹھن لب دریاے سندھ ہے اس پرگنہ کی
زمین عمدہ اور زرخیز ہے درخت بکثرت ہین چہارم تحصیل سنگھڑ سنگھڑ ایک نالہ کوہی کا نام ہے اسی سے اکثر علاقہ سیراب ہوتا ہے
اسی سبب اس علاقہ کو سنگھڑ کہتے ہین مقام تحصیل قصبہ منگروٹھہ مین ہے زمین اس پرگنہ کی اکثر شور ہے جوار اور گندم کی پیداوار بہت
ہوتی ہے گھوڑا اس علاقہ کا خوبصورت اور تیز ہوتا ہے تونسہ ایک موضع اسی تحصیل کا منگروٹھہ سے متصل ہے جہان پر حضرت شاہ سلیمان

کہ اب بھی نشان اوسکے موجود ہین کہتے ہین پورانا بلوٹ راجہ بل کا آباد کیا ہوا تھا جنوبی جانب سے قوم بلوچ نے خروج کرکے
اوس ملک کو اپنے قبضہ مین کر لیا مسمی اسمٰعیل خان ہوت جسکے نام سے ڈیرہ اسمٰعیل خان مشہور ہے اپنی قوم کی سرکردگی مین ڈیرہ
غازی خان کی طرف سے آکر بمقام بیرو بارہ کوس طرف جنوب ڈیرہ سے واقع ہے حکومت پذیر ہوا چند سال کے بعد جب اوسکا اطمینان
ملک پر دخل ہو لیا تو بعد معاینہ و پسندی موقع اوسنے اپنے ہاتھہ سے بتاریخ ۲۲ ساگہہ سمت ۱۶۱۱ جسکو تین سو دو سال ہوئے شروع عہد
سلطنت اکبر بادشاہ کو شہر کہنہ دیرہ اسمعیل خان کی بنیاد رکھہ کر اپنے نام پر مشہور کیا ایسی روایت ہے کہ اوس پورانے شہر مین
جسکا موقع اب دریاے سندہ کے قریب ڈہائی ہزار گھر کے آباد ہو گئے تھے اور بلوچیون نے اپنی سعی سے نواح مین باغات لگا کر خوب
آراستہ کیا تھا اور دریاے سندہ نے سمت ۱۸۸۰ بکرمی سے شہر کیطرف رخ پہیر کر تباہی شروع کری پانچ برس تک وہ رونق دار شہر
بالکل دریاے برد ہو کر بے نشان ہو گیا ایک سال لوگ نواح مین منتشر رہے سمت ۱۸۸۱ بکرم مین نواب صاحب دیرہ نے شہر موجودہ
حال ڈیرہ اسمعیل خان آباد کرکے قدیم نام مشہور کیا سیفل خان ہوت کی اولاد مین پانچ پشت تک حکومت دیرہ اسمعیل خان قائم رہی
اونمین سے آخری رئیس نصرتخان کچھہ اپنی عیاشی اور بے تدبیری سے اور کچھہ افغانون کے ظلم سے بیدخل ہو کر کابل مین
قید کیا گیا اور احمد شاہ ابدالی نے اول اسمعیل خان اور پھر موسے خان درانی کو حاکم دیرہ مقرر کیا مسمی داود خان بلوچ نے
ناگہان حملہ کرکے سردار موسے خان کو زخمی اس سبب سے کیا کہ غضب شاہ درانی اوس مظلوم خاندان پر زیادہ ہو کر بالکل استیصال
اونکا دیرہ سے کیا گیا بعد موسے خان کے بادشاہ افغانستان کی جانب سے قمر الدینخان عبدالرحیم خان درباری بل اپنی اپنی نوبت پر
حاکم دیرہ اسمعیل خان ہوتے آئے شاہ زمان نے اپنی عہد سلطنت مین نوابی ڈیرہ مذکور کے نواب محمد خان سدوزئی بہادر خان خیل کو
عطا کی جسکے انتقال کے بعد نواب حافظ احمد خان وارث ملک ہوا اور پھر نواب شیر محمد خان فرزند اوسکا جانشین تھا جسکو کنور نونہال سنگہ
نے ساٹھہ ہزار کی سالانہ جاگیر دیکر دیرہ اسمعیل خان کو خالصہ سرکار کیا سنہ ۱۸۴۹ عیسوی مین ضبطی پنجاب کے ساتھہ یہہ ضلع بھی
گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین آیا تب سے اسکی ترقی ہوتی جاتی ہے سنہ ۱۸۶۱ عیسوی مین دریاے سندہ نے اس شہر کیطرف موہنہ
پہیر کر لوگونکو خطرہ پیدا کیا تھا انگریزون نے زر کے زور سے بند ڈالکر اوسکا موہنہ پہیر دیا اس ضلع کے حدود مین جنوب کیطرف دریا
سندہ بہتا ہے اور اوسکے سبب سے یہہ ضلع دو حصو نمین منقسم ہو گیا دریاے سندہ کا مشرقی حصہ تھل اور ریگ آمیز زمین ہے اوسمین
اور اوسکی دو قسم ہین اول تھل بارانی دوسرا چھنگ آخر الذکر قسم سے وہ زمین مراد ہے جو دریاے طغیانی اور سیلاب سے پانی پا کر سیراب ہو
تھل کا علاقہ اکثر بسبب کمی پانی غیر آباد اور بدون چاہ ارضیات قلیل کے ناقص ہے اگر اس مشرقی تھل کیواسطے مقام باری سے متصل
دریاے سندہ سے نہر کاٹی جاوے تو میانوالی لیہ اور بھکر اور سیتے تک کمال فائدہ پہونچیگا اس نہر کی تجویز سرکار مین پیش ہے
اس حصہ مین تحصیل دریا خان معروف بھکر اور تحصیل لیہ دو پرگنہ واقع ہین جنمین بڑے قصبہ اور گانون مشہور یہ ہین لیہ کوٹ سلطان
ہمو بارہ کروڑہ نوا کوٹ بھکر دریا خان قلعہ ان قصبو نمین تجارت پشم اور اون کی ہوتی ہے وہ بڑا حصہ جو ندی سندہ سے مغرب
واقع ہے اوسکو دامان کہتے ہین سیلاب اور بارشی پانی سے پیداوار گندم اور باجرا بکثرت ہوتی ہے خربوزہ اس دامان کی
دور تک مشہور ہے اس حصہ مین تین پرگنہ ہین تحصیل دیرہ اسمعیل خان خاص پرگنہ کلاچی علاقہ ٹانک نالہ کوہی موسوم سونے کا
سیلاب تحصیل کلاچی کی ارضیات قوم گنڈہ پور کو بذریعہ باندہنے بند اسمی پانیوال وعثمان وال سیراب کرتا ہے اور ویلس نیچے
بیکر جبہ پانی اوسپر ہی وہ ڈیرہ اسمعیل خان کے پرگنہ مین کام آتا ہے علاقہ ٹانک اور کچھہ حصے دامان کو درہ زام و دیگر نالہ ہاے کوہی کے
پانی سے سیرابی ہوتی ہے اور رود ٹھوارہ بھی فائدہ بخش ہے اس مغربی جانب کے کلان قصبہ یہہ ہین شہر دیرہ اسمعیل خان

واقع ہے بسبب مسمار ہوجانے عمارت شیشہ خانہ وغیرہ پہلی خوبصورتی نہین رہی پشاور کے جنوبی اور شرقی طرف اکثر باغات
واقع ہونے سے بموسم بہار رنگارنگ شگوفہ دکھلائی دیتی ہین جامع مسجد شہر کی اندر پختہ عمارت ہے کوتوالی جدید میٹیو نو
کمرہ مین پختہ عمارت سے سرکار نے بنوائی ہے۔ ضلع کوہاٹ پشاور کی دکھن طرف ہے لاہور سے بیس میل جانب مغرب ذرہ مائل
شمال واقع ہے یہ ضلع پہاڑون سے گھرا ہوا ہے اسکے اور پشاور کے درمیان کوہ آفریدی کا سلسلہ مشرق کا کا صاحب کی زیارت تک چلا گیا
اس بموقع پہاڑ مقبوضہ ازاد قوم کی واقع ہونے سے سرحدی ملک مقبوضہ سرکار انگریزی کے نقشہ مین دیکھنے سے خم اور پیچ معلوم
ہوتا ہے اس ضلع کے حصہ شرقی اور جنوبی مین قوم خٹک تری دیولاق آباد ہے اور باقی قوم بنگش اور کچھ اورکزئی بستی ہین سرحد شمال
اور مغربی پر قوم آفریدی اور اورکزئی آزاد پہاڑون مین سکونت رکھتے ہین جنکے اعمال کی نگرانی ہمیشہ گورنمنٹ کو رکھنی پڑتی ہے بدین نظر
کچھ فوج سرکاری چھاونی کوہاٹ مین رہتی ہے اور مختصر قلعہ بھی ہے جسکا موقع سطح سمندر سے [illegible] فٹ بلند ہے جمع اس ضلع کا تھوڑا حصہ
دو تحصیل یعنے کوہاٹ خاص اور ہنگو مین کان نمک سنبر متعلقہ ضلع ہذا سے بافراط نمک نکالکر افغانستان مغربی اور شرقی مین لیجاتے ہین
اس نمک کا نرخ ارزان مگر بکری بہت ہے چانول تحصیل ہنگو کی مشہور ہین۔ ضلع ہزارہ اگرچہ یہہ ضلع حد متعلقہ افغانستان سے باہر
یعنے دریاے سندھ سے مشرقی جانب ہے الا اوس سبب سے اسکا ذکر مناسب سمجھا گیا اول اسمین بھی کچھ قوم افغان آباد ہے دوسرے متعلق
کمشنری پشاور کی ہے ہزارہ لاہور سے ایکسو اسّی میل اوتر مین درمیان گوشہ شمال و مغرب کے آباد ہے زمانہ سابقین مین
ایک ایک ملک تصور کیا جاتا تھا چنانچہ اب تک ملک ہزارہ مشہور ہے سکھون کے قبضہ سے پہلے شامل سلطنت افغانستان مسلمانونکے
قبضہ مین تھا ۱۸۴۶ عیسوی مین ہمراہ ملک کشمیر مہاراجہ گلاب سنگھ کے ہاتھہ فروخت ہوا جب اوس سے بندوبست نہو سکا تو پھر شامل دربار
لاہور کیا گیا دار الحکومت اس ملک کا پہلی شہر ہری پور تھا جو ایک تحصیل ہے یہہ ضلع اگرچہ پہاڑی کہلاتا ہے کیونکہ اسکا مشرقی
حصہ و شمالی سب کوہستانی ہے اور مغرب مین کوہ گندگھر واقع ہے الا اوس ملک کے پہاڑی لوگ ایسے جنگجو نہین ہین جیسے دریاے سندھ کی
مغربی پہاڑون کے لوگ غیرہ مہر اور دلاور ہین ہزارہ کے نام کو صرف علاقہ چچھ کے لوگون نے چمکا رکھا ہے علاقہ پکھلی مین غلہ کی اس کثرت سے
پیدا ہوتا ہے کہ دور دور کے انگر خرید لیجاتے ہین چھاونی ایبٹ آباد پہاڑون کے بیچ مین کپتان ایبٹ صاحب پہلے ڈپٹی کمشنر کی آباد کی ہوئی
خوش ہوا اور سرد جگہہ ہے ندی موسوم اوڑ نے ملک ہزارہ کو سرسبز کر رکھا ہے جو دیہات اوس ندی کے کنارہ پر واقع ہین اونمین
پیداوار جلدی و نیشکر اور اعلی اجناس کی بکثرت ہوتی ہے افغانون مین سے شاخہاے یوسفزئی منڈر اور دلازاک گدون اور ترین اور طاہر خیلی
اس ضلع کے اندر آباد ہین اور باقی اقوام مختلف ذیل شنوری سواتی ڈھونڈہ کرارال گوجر کھکر وغیرہ بستے ہین۔ دویم قسمت دیرہ جات
اسمین بھی تین ضلع ہین بنون دیرہ اسمعیل خان دیرہ غازیخان ضلع بنون و ضلع دیرہ اسمعیل خان بنون سے جنوب اور دیرہ غازیخان کے
شمال دریاے سندھ کے کنارہ پر بفاصلہ دو میل شہر دیرہ اسمعیل خان آباد ہے لاہور سے دو سو سولہ میل پچھم کو واقع ہے حدود اربعہ اسکے
یہ ہین مغرب سلسلہ کوہ سلیمان مشرق ضلع جھنگ اور کچھ شاہ پور کی حد اور شمال ضلع بنون جنوب موضع مور جھنگی ضلع دیرہ غازیخان
دریاے سندھ کے مغربی حصہ مین اکثر اقوام افغانان مختلف شاخون کی اور گنڈہ پور وغیرہ اور شرقی حصہ مین بلوچ اور جٹ اور کچھ افغانان غیرہ
آباد ہین بموجب مردم شماری ۱۸۶۸ عیسوی تین لاکھ چھیالیس ہزار آدمی اس ضلع مین بستے ہین سالانہ آمدنی سرکاری چار لاکھ تینتیس ہزار کی ہے
سطح اس ضلع کی نو ہزار ایکسو نتیس میل مربع ہے بموجب شمار ۱۸۶۸ عیسوی فی میل مربع ۳۸ آدمی کی آبادی پڑتی ہے تاریخ قدیم مختصرا اسطرح پر ہے
کہ پہلے اس ملک مین راجہ نل اور بل دو بھائی حکومت رانی تھے پورانہ قلعہ اونکا دریاے سندھ کے کنارہ پر متصل بلوٹ مشہور ہے کہ اب بھی
اوسکے نشان موجود ہین مسلمانون کے غلبہ سے قتل گاوکشی دیکھکر مجبوراً انہون نے یہہ ملک چھوڑ دیا کہتے ہین کہ پرانا بلوٹ مشہور ہے

سے جنوب سرحد بلوچستان تک سب سے بڑا ہوگا وسعت مین تین لاکھ میل مربع ہی اور آبادی فی میل مربع اٹھائیس آدمی کی یعنی کل چوراسی لاکھ آدمی اوسمین
بستے ہین سطح افغانستانکی اکثر ناہموار اور پہاڑونسے قطعہ قطعہ گھیرا ہوا ہی زمین زرعی زرخیز اور عمدہ میوہ ہر قسم افغانستانکی مشہور شمال مین سلسلہ کوہ ہمالیہ جو
بنام ہندوکش مشہور ہی کہین چوٹیان اوسکی سطح سمندر سے بیس بیس ہزار فٹ اونچی ہی جنوب حد بلوچستان سے شمال تک کوہ سلیمانکا سلسلہ جسکو کوہ قیسی
کہتے مین واقع ہونیسے افغانستانکے دو حصہ ہوگئے ہین حصہ شرقی کوہ مذکور کے اوس مشرق قیسیے دریا سندھ تک شمال اٹک پنجاب متعلق سلطنت ہند فی الحال
انگریزونکی قبضہ مین ہی اور بڑا حصہ مغربی دار الامارت کابل کی متعلق ہی مگر اکثر اوس حصہ کی پہاڑی علاقونمین افغان وغیرہ اپنی سخت کجائی ہونیکی سبب
سے امیر کابل کی زیر حکومت نہین بلکہ وہ خود سری ریاست کابل کی تابعدار تخمیناً پینتالیس لاکھ آدمی ہونگے اگرچہ مجمل جغرافیہ کل افغانستانکا
اوپر لکھا گیا ہی لیکن مفصل ہر دو حصہ کی علیحدہ علیحدہ علاقونکا ذکر نیچے لکھا جائیگا اور جس علاقہ مین کوئی جنس تجارتی پیدا ہوتی ہی اوسکا حال بھی اوسی
علاقہ مین درج ہوگا اول حصہ شرقی جو شامل سلطنت انگریزی متعلق ہندوستانکی ہے یہہ حصہ دریای سندھ کی کنارہ راست پر شمالاً جنوباً چار سو میل
لمبا چلا گیا ہے اور عرض اسکا دریای سندھ کی کنارہ سے مغرب کوہ قیس تک بحساب اوسط تخمیناً چالیس میل ہے اس حصہ کی ملحق الحدود
جانب شمال و مغرب کوہستانی ہین آزاد اور جنگ جو قومین آباد ہین واسطے دادرسانی و انتظام ملک سرکاری جانب سے اسمین دو قسمت یعنی
کمشنری مشتمل چند ضلع کے مقرر ہین اور حصہ شرقیمین اٹھارہ لاکھ آدمی کی آبادی ہے اول قسمت پشاور اس قسمت مین تین ضلع
ہین پشاور کوہاٹ ہزارہ ضلع پشاور اس ضلع کے تین طرف شمال مغرب جنوب پہاڑ اور مشرق دریای سندھ واقع ہے بیچ میدان اکثر سطح
ہے دریای کابل جسکو وہان کے لوگ لنڈی کہتے ہین مغربی حد پشاور سی نکلکر مشرق رو بہتا ہوا دریای سندھ مین قلعہ اٹک سے ڈیڑھ میل
اوپر ملا ہے دریای مذکور کے وسط مین واقع ہونے سے اس ضلع کے دو حصہ ہوگئے ہین حصہ شمالی مین پرگنہ ہشتنگر اور یوسفزئی
اور اوس حصہ مین مغربی جانب دریاے سواتھ اور ندی کابل کے بیچ مین علاقہ دوابہ واقع ہی اور حصہ جنوبی مین پرگنہ داؤدزئی اور
خاص پشاور اور تحصیل خالصہ خشک یعنی نوشہرہ ہے حصہ اول الذکر کے پرگنہ یوسفزئی مین قوم کمال زئی و دولت زئی وغیرہ اولاد
مندڑ جنکا شجرہ نسب مفصل باب حصہ مین ہے آباد اور مالک زمینات ہین پرگنہ ہشتنگر مین قوم محمد زئی اور دوابہ مین گگیانی وغیرہ بستے ہین
حصہ جنوبی مین قوم داؤد زئی خلیل مہمند اور خشک آباد ہین خاص شہر پشاور مین متفرق اقوام کے لوگ بستے ہین یہہ مشہور شہر
لاہور سے دو سو پچیس میل گوشہ شمال و مغرب کیطرف دریاے سندھ کے غرب چوالیس میل کے فاصلہ پر کچی شہر پناہ
کے اندر آباد ہی سطح سمندر سے ایکہزار فٹ بلند ہی اس مقام مین افغانستان مغربی اور ایران و ترکستان وغیرہ ملکون سی اسباب
سوداگری آتا ہے خصوصاً میوہ جات ہر قسم اور پوستین سنجاب سمور چغہ شتری اور برگ اور ریشمی کپڑا وغیرہ گھوڑے شروع موسم
خزان مین بکثرت آتے ہین آبادی شہر کی اگرچہ بہت خوبصورت نہین مگر رونق دار ہے چھاؤنی فوج سرکاری شہر سے مغربی جانب
بڑی لمبی چوڑی بنی ہی ایک نالہ موسوم باڑہ کی نہر چھاؤنی اور شہر کی اندر اور نواحمین جاری ہے چانول باڑہ کی تحفہ ہوتی ہین قند سیاہ تحصیل
دوابہ اور ہشتنگر کا مشہور ہے لونگی مردانہ اور بوریا بادکش خاص پشاور کے عمدہ ہوتے ہین علاقہ یوسفزئی مین قسم
اول تماکو پیدا ہوتا ہے جو اکثر ہندوستان مین مشہور ہے بطور تحفہ دور دور لیجاتے ہین دریاے کابل اور ندی سواتھ کے
راستہ چوب عمارتی از قسم دیودار اور چیر کوہستانی علاقون سے بہت آتی ہے جس سے تجار اور خریدار دونو کو فائدہ
ہوتا ہی مکانات اس شہر کے پختہ ہین گورکھٹری بڑے باگور اور گھٹے جسمین گورکھ ناتھ کا مندر ہے اوراب اسمین
تحصیل کی کچہری ہوتی ہے عمارت اسکی پختہ اور بطور سرای کے ہے قلعہ بالا حصار شہر پناہ سے باہر چھاؤنی کی طرف
واقع ہی اور اوسمین میگزین سرکاری رہتا ہے باغ وزیر قابل سیر کے ہے شہر سے دو میل جانب جنوب چار دیواری خام کے اندر یہہ باغ

اور دوجلہ کے دو آبہ مین آباد ہوے تھے جسکو فی الحال دیابکر اور بال جزیرہ بھی کہتے ہین جب یہہ قوم ہشیار ہوئی اور براہ مکر سید ابا سنعار مین ایک اونچی عمارت عظیم الشان بنانیکا قصد کیا جو آسمان تک پہونچی تب خدا تعالی اس غرور کو ڈہانیکو بت انہدام اس عمارت سے انکی زبانین اختلاف والدیاب جسکے باعث یہہ گروہ متفرق ہوکر مخاطب بالکونین جانب الغرض اکثر ارباب کینہ سے جو بت اور سامان بت پرستی اور سکہ کہہ جگنی ایک بیل تصویر کے ساتھہ دہولی اور زنار ہوتی آدمیکی تصویر بنی ہوئی ہے اوس ملک سے ملتی ہین انسے سکونت ہندؤن کی صداقت ہوتی ہے اور اکثر علامات سے پایا جاتا ہے کہ چار برنکے لوگ یعنی برہمن چہتری بیش وبسودر پہلے اوس ملک مین جنکا نام ہندؤنکی پرانی کتابون مین لکھا ہے آباد ہوچکے ہین کتاب رگ بید میں جو زبان شاستری قدیم مین ہے وہ بھی ہمیشہ اس قول کی جو جسمین لکھا ہے کہ راجہ بہرت اور گنی اوسکی والدہ نے اپنے نام پر ایک شہر دریا سندہ کے کنارہ آباد کیا تہا بہرت مذکور دوسری والدہ سے رامچندر اوسکا بہائی لچاسرت قوم چہتری کا بیٹا تہا رام چندر و بہرت کی مدت تین ہزار سال سے کچھہ اوپر عرصہ تخمینا ہوتی ہے سنا کی تصدیق کرتی ہین کہ بارہ سو برس قبل از تولد حضرت عیسی مسیح یعنی اٹھارہ سو برس قبل از ہجرت تولد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب رامائن جو بالمک شاعر جو ہم عصر تہا تہوڑے عرصہ بعد رامچند کی تہا تصنیف ہوئی اب تک پورانے قلعہ افغانستان مغربی پہاڑ مین دیکھے گئے ہین جو پانڈون کی عہد کا بتلایا جاتا ہے علاقہ بامیان والی سلسلہ کوہ سکیر شہر مین ایک پورانی علامات سے کے موقع کو پانڈونکا سنگاسن بولتے ہین پانڈو اور کیرونکا مشہور معروف قصہ ہے پانڈو و کورون تخمینا چار سو برس رام چندر کے بعد ہوے ہین کتاب مہابھارت کی روایت ہے کہ کسودہن کورونکی والدہ مسماۃ گندہاری راجہ گندہار یعنی قندہار کی دختر تہی اس سے غالب یقین ہوتا ہے کہ افغانستان کے مغربی حصہ مین بھی اوسوقت ہنود آباد تھے اور سند قوی اس بات کی یہہ ہے کہ افغانستان مغربی کی حد شمالی پر ترکستان کی راہ مین بامیان کے علاقہ مین ہندوکش کی گہاٹی دریا سے شور سے سا ہوتا آٹھہ ہزار فٹ بلند بہت سی عمارات قدیم نشان موجود ہین اور کہڑی مورتین نر و مادہ ایک ایک سو اسی اور دوسری ایک سو ستر فٹ اونچی پہاڑ کی بغل پر راسی ہین اور وہانکے والے انکو سنگ سال اور سالہ ہرہ کہتے ہین اور دیگر افغانستانی بت بامیان معروف ہے اور نیز علاقہ لمغان کر موضع جو یہی مین ایک چشمہ صاف اور زلال کا ہے جسکو ہنود لوگ تبرک تیرتھہ سمجھتے ہین اور ہر سال ایکدفعہ افغانستان کے ہنود اسکی زیارت کو تہیہ جاتے ہین

روایت ہے

اہو کر سنسکرت مین فقط اوسی چشمہ کا نام درج ہے جسکے اسم پر اب وہ تمام علاقہ لہوگر مشہور ہے علاقہ سوات اور تیراہ اور تالاسی اور پنج سورہ اور باجوڑ وغیرہ نواح کوہستان شمالی مین اچہی اچہی خوش وضع مضبوط عمارات دیرینہ سنگین سفر بنگ از ہم جدا واقعہ متفرق مین اکثر شولگر کے پہاڑ وغیرہ اور بت پتہر کے تراشے ہوئے اور بڑے بڑے دیو کہ مین جو کاریگری تمام سے بنائی ہین اب تک ہر ایک پودرہ مین بکثرت موجود ہین ان علامات سے پایا جاتا ہے کہ اوسوقت کے باشندے نہایت مستعد اور دولتمند اور باہمی دشمنی کے سبب سے متفرق سکونت رکھتے تھے زمانہ حال کو اوسوقت کی حالات سے مقابلہ کرنیکا نتیجہ یہہ پیدا ہوتا ہے کہ دولتمندی اور بعض نقشونمین افغانستان قدیمہ حالت وجہ تسمیہ افغانستان بظاہر اور معتبر صرف یہہ ہی ہے کہ افغانونکی سکونت سے ملک کا نام افغانستان مشہور ہوا جیسا کہ ہندؤنکی سبب سے ہندوستان اور ترکونکے باعث سے ترکستان وغیرہ بلکہ اپنی اپنی مسکونہ اقوام نام سے بازادی ایک لفظ ستان جس سے مراد زمین یا جا ہے نامزد ہین حدود اربعہ اوس ملک کی اکثر اوقات مختلف رہی ہین ہندو اپنی پورانی علامات کیوقت زابلستان اور کابلستان ایک چہوٹے چہوٹے صوبے تھے اور روم کی حدود کو اوسوقت کے مورخون نے جانب مشرق دریاے سندہ کو عبور کرکے حسن ابدال تک جا لکہا ہے بلکہ مولف کے زمانہ مین بہی اکثر جغرافیہ نویس افغانستان اور بلوچستان کو ایک حلقہ مین لکہدیتے ہین اور نقشون مین بہی اسی نام سے مستعمل ہوتا ہے اب ہماری زمانہ مین وہ سارا ملک افغانستان کہلاتا ہے جو بلوچستان چہوڑ کر ہندوستان اور ایران کے درمیان ہین ۳۰ درجہ سے ۳۵ درجے عرض شمالی تک اور ۶۲ درجہ سے ۷۲ درجہ تک طول شرقی تک چلا گیا ہے حد شمالی کوہ ہندوکش جسکے شمال کو ملک ترکستان ہے حد غربی اوسکا ہے یعنی ایران جنوب مین بلوچستان جسکے جنوب کو سندہ ہے اور مشرق مین دریاے سندہ ہے جسکے مشرق کو ملک پنجاب متعلق ہندوستان ہے اسکی حد ملتی ہے چہہ سو میل مشرق کنارہ دریاے اٹک سے لیکر مغرب ہرات سے ذرا ہی حد ایران تک لمبا اور تخمینا پانسو میل شمال کوہ ہندوکش

لنڈی کی چیہہ سو آدمی تین ہزار شتر لاتے ہین ان فرقون مین سے میان خیل پورانے سوداگر ہین اور سب سے پہلے انھون نے
تجارت سے دولتمندی حاصل کری جو باعث ترغیب باقیماندہ کی ہوئی فی الحال اپنی محنت اور ہمت سے قوم خراٹی اور
... دولتمند ہے اور دوسرے ملکون کی تجارت مین پھرتے جاتے ہین عادت انکی یہہ ہے کہ بموسم سرما ہندوستان کی
طرف تجارت کیواسطے جاتے ہین اور گرما مین افغانستان مغربی اور ترکستان خراسان مین انکا بیوپار ہوتا ہے اسلئے جسے
تو تابستان مین ملک سالگر علاقہ مصر مین کروئی لگاکر مع اہل عیال اور مال مویشی وغالتواری چھوڑکر مال اور حصہ ہندوستانکو
واسطے فروخت بخارا اور ہرات وقندہار وغیرہ نواح کو لیجاتے ہین مال مویشی اونکے میدان غزنی اور علاقہ غلزائی و زرمت دنا در
ہزارستان مین چرتے ہین جسکی عوض مین وہان کے حاکم کو بڑے شتران وغیرہ دیتے ہین اون فالتو اور فارغ آدمیون مین سے
کوئی نمک کی سوداگری کرتے ہین کان بہادرخیل ضلع کوہاٹ سے نمک خرید غزنی اور فروخت لیجاتے ہین والی قندہار اور ہرات کے
مابین اکثر بیوپار کرتے ہین اور بخارا اور کابل کے بیچ مین بھی جب مغربی ملک مین فروخت اور خرید کرکے قافلے واپس آتے ہین
تب ماہ اکتوبر جانب ہندوستان کے روانگی شروع ہوتی ہے علاقجات طرفین سے مزدان اور کھاوی بال بچے اور مویشی ساتھہ
لیکر کاروان جلد یا اکثر راستہ درہ گومل کو سلیمان کو عبور کرکے ملک دامان ضلع دیرہ اسمعیل خان کے حدود مین جہان اچھی چراگاہ دیکھی
دامن کوہ اور کنارہ دریاے سندھ پہاڑپور وغیرہ نواح مین کثر دمون اپنے اہل وعیال چھوڑکر قافلے ملتان کو جاتے ہین اور
وہان سے اطراف جنوبی اور مشرقی کو پھیل جاتے ہین کوئی بہاولپور کی راستہ راجپوتانہ کو جاتے ہین کوئی سرسہ اور دہلی ہوکر بنارس
اور کلکتہ کو کوئی لاہور امرتسر کو نمین سے کئی سوداگرون کے مکان ملتان مین ہین اور وہ لوگ موسم بہار تک جب وہ کماتا ہے
ملتان مین رہتے ہین وہان اور کراچی مین دلالون کی معرفت اپنا مال بیچتے ہین اگر ہونڈی اس سے بھی زیادہ مشرق اور جنوب کو واسطے
نفع کے مال لیجاتے ہین کلکتہ اور ڈھاکہ بر ہما تک مشرق اور جنوب بمبئی اور دیگر بڑے شہرون مین ہونڈی دیکھے بے مہار شتر سوداگری بہت
دکھلائی دیتے ہین شروع موسم بہار مین قافلونکی واپسی شروع ہوتی ہے اور جو جنس تجارتی قابل منافع معلوم ہوئی وہ خرید کر لاتے ہین کوئی کلکتہ
وبنارس و دہلی سے شتر بار کر لاتے ہین اکثر ان کیواسطے جھنگ اور چنیوٹ مین موٹا کپڑا معرفت انہون کیسے طیار ہوتا ہے ماہ اپریل مین
اپنے متعلقونکو ہمراہ لیکر افغانستان مغربی کو قافلہ روانہ ہوتے ہین اور وہان موسم گرما کی قرارگاہ مین گذران جاتے ہین ہمیشہ ہرسال انکی آمد ورفت
اسطرح رہتی ہی بسبب منافع دہ گروہ ہونڈی نکار روز بروز بڑھتا جاتا ہے چنانچہ علاوہ ان پانچ مشہور فرقونکے قوم ترکاخیل غلزائی اور کچھہ سلیمان خیلونمین
سی بھی ہونڈگری کرنے مین راغب ہوتے ہین چنانچہ سردی اور گرمی مین افغانستانکا ملک اور راستہ مشہور ہے اور سکی لالچ کا یہہ فرقہ ہونڈہ سوداگر
پیدا ہوگئیمین اپنی ہمت اور محنت سی اون بجیون پر غالب آگر گروہ سارقان و رہزنانکی مقابلہ کیواسطے باہمتانین مسلح اور مستعد رہتے ہین اور بیوپارین
زیادہ اور اکثر راست گو ہوتے ہین علاوہ انکی قوم سلیمان خیل غلزائی و میان کی سوداگری اور قوم کاکڑ اور بیوپاری بجان علاقہ درکوان و قوم ہزارہ و دیگر اکثر قومون
مین سی بعضے لوگ اپنے ملک کے اندر سوداگری قلیل کرتی اور ہندوستان و قندہار و ہرات اور کابل کی دولتمند ہین مگر سب لوگ اونکو افغانستانمین کمینہ اور
ادنا چیز سمجھتے ہین اسواسطے اونکو تجارت مین وہ فروغ حاصل نہین ہوتا جسکے حاصل کرنے کی استعداد وہ رکھتے ہین +

تاریخ تمام کے بیانمین تذکرہ تاریخ قدیم

ہرچند کہ بسبب نایابی صحیح سلسلہ اور تاریخ قدیم کی ٹھیک معلوم نہین ہوتا کہ ابتدا مین کون لوگ افغانستان مغربی کی باشندہ تھی مگر علامات موجودہ کی رو سے
غالباً ہنود تہکی سکونت پائی جاتی ہے اور یہہ تو یقین ہے کہ افغانستانکے مشرقی حصہ مین ابتدا سکونت اہل ہنود جاری رہی کیونکہ تھی اہل ہند کی بعضے مورخ
یافث بن نوح اور بعضے حام بن نوح کی اولاد سی کہتے ہین حضرت نوح نبی کی اولاد بعد طوفان کے جو زمانہ حال سے قریب پانچہزار برس پیشتر وقوع مین آیا تمام دنیا کی قرأت

جنہیں یہاں بہت احتیاج ہے غرض جو کچھ مال کہ ہندوستان سے آتا ہے پشاور سے کابل اور بخارا کو جاتا ہے اور بخارا وغیرہ کا
مال بخارا سے ہندوستان کی راہ سے آتا ہے تجارت پشاور سے کابل اور بخارا کا راستہ ہے اور بخارا کا مال سو بیل یا چالیس دن کا راستہ ہے
لیکن راستہ نہایت مشکل ہے کیونکہ قافلہ والوں کو سخت تکلیف اٹھانا پڑتی ہے کیونکہ یہ لوگ لوٹ لیتے ہیں اور امیر کابل اب
انکو کچھ نہیں دیتا ہے وہاں میں راستہ جو قوم کو ہمیشہ اور بخارا میں ترک مقرر ہیں اگرچہ کچھ ہو قوم اسے
دل سے پرہیز کرتے ہیں اور سوداگر لوگ اپنے مال کو اس راہ سے لاتے ہیں اور ہمیشہ سوار اور پیادہ معمول
ہیں یہ راستہ پشاور سے کابل کو اور ہندوکش راستہ سال بھر اونٹ چلنے کے قابل رہتا ہے لیکن قافلہ اکثر ہندو کش میں جاتے ہیں کابل
اور بلخ کے درمیان راستہ سب جگہ ایک تنگ اور کوہستان ہے اور قافلہ اور مسافر یہاں ہو کر بخارا کو جاتے ہیں

تفصیل تجارت سالانہ جو روس و ہند کے درمیان راستہ ہندوستان اور افغانستان سے باہم ہوتی ہے

دل ہندوستان اور پنجاب سے جو مال راستہ افغانستان جاتا ہے اس تفصیل سے ہے اول روئی اور کپڑا یعنی ململ وغیرہ
ہندوستانی پانچ لاکھ روپیہ اور کپڑا انگریزی ایک لاکھ چالیس ہزار کا شکر اور قند وغیرہ بہتر ہزار کا نیل ملتان وغیرہ کا
ایک لاکھ بیس ہزار کا باقی چیزیں جیسے کمخواب وغیرہ اور سونا چاندی اور لونگ اور چرم اور اوزار اور گرم مصالح اور دو چیزیں جو بیان کی
جاتی ہیں وہاں کا کپڑا ململ وغیرہ بخارا کو لیجاتے ہیں شکر اور نبات کے لیجانے سے فائدہ ہوتا ہے اور افغانستان سے
جو چیزیں راستہ ہندوستان کو آتی ہیں اس تفصیل سے مال آتا ہے پشم اور ریشمی کپڑا بخارا کا اور سونا اور چاندی کا تار
اور جیسے مشک اور گھوڑے اور ترکستان سے ایک لاکھ کے اور کشمش کابل سے دو لاکھ پچاس ہزار کا اور
باقی چیزیں جیسے پنجاب اور روس اور روسی بخارا کی اور قند وغیرہ اور میوہ پستہ بادام اور
زیرہ اور میوہ خشک اور لکڑی اور تمباکو اور بہت سی چیزیں پشاور میں آتی ہیں اور اکثر
پشاور سے افغانستان کے راستہ آتا ہے خصوصاً ہرات اور قندھار میں خاک سے بھی بنتی ہیں

ذکر اقوام تجارت پیشہ تجارت کے ساتھہ تجار و نکا ذکر اور قیمت کیا جاتا ہے

افغانستان کے باشندوں میں سے فارسیان کابل اور ہرات کی اور سیدان پشین اور قوم بابی شاخ غلزئی افغان قندھاری
مشہور اور صاحب بہت سوداگر ہیں یہ لوگ دور دور کے ملکوں میں تجارت کیلئے جاتے ہیں خصوصاً فارسیان اپنے سوداگری میں
زیادہ ہیں اور ان کی خرید و فروخت میں افغانستان کے شہروں اور پوستین پوش اور ہندو سوداگر سوا ایک جنس کے روس
اور ایران اور ترکستان میں اکثر بلکہ چین اور تبت اور روم میں بھی دیکھے جاتے ہیں اور ملک میں مال تجارت کی آمد و رفت کی تفصیل
چند قبیلہ یا بیوپاری بیشتر لوہانی اور ستانی اور نیازی اور خروٹی کی سب زیادہ تر قابل ذکر ہیں اور تجاروں میں سے دولت مند سوداگر
جنگی ہو رہتے ہیں تجارت کے ساتھ ایک جگہ مستقل سکونت نہیں ہوتی یہ لوگ ہندوستان کے پاس بہت اونٹ ہیں اور ان میں سے کوئی بڑے
سوداگر اور کوئی چھوٹے ہیں دولت مندوں سے لیکر غریب تک ہیں زیادہ تر مشہور قوم انکے پاس ہیں جو موسم
ہندوستان میں افغانستان وغیرہ سے سیدان کو آتے ہیں اور پھر بہار کے موسم میں پہاڑ کو واپس جاتے ہیں اس تفصیل سے لوہانی
قوم ہے جو ہندوستان کے بازار ہیں کا مال کو سفید ان عالی تا حد کہ مال والا اور امیر دولت مند جو ہے اول قبیلہ اس قوم
میں سے تخمیناً پانچ ہزار آدمی مع سوا ہزار شتر کے آتے ہیں دوسری قوم نیازی اٹھارہ ہزار اونٹ لاتی ہے تیسری قوم
میان خیل شاخ لوہانی چودہ سو آدمی چھہ ہزار شتر چوتھی قوم دولتانی چھہ سو آدمی یا ہزار اونٹ پانچویں ستانی اور

افغانی

لی رنگ برنگ تجار لوگ لاتے ہین گھوڑے اکثر ہرات اور خشش ہینہ اور اطراف خراسان زمین اور ترکستان مین زیادہ قابل
ری پیدا ہوتی ہین بلوچ گھوڑ دوڑ کی اور سیدان پشمین بھی سوداگری بابت کرتے ہین گرہ ترکستان سے اور سنگ سبز واز فرہ گرم سیر سے لاتے ہین

تفصیل اشیار قابل تجارت بیرونی جو افغانستان مین ملتی ہین

برکٹ نیز نیلی برگ کرک برگ شتری برگ خرائی پوستین برگ گوسفندی
[illegible] چکن چھپی اچھی اچھی کلاہ دینے کا فنا اون کا اور لی کا کپڑا ریشمی وابریشمی دستانہ ریشمی
یلادہ یعنی بڑا النبا جھوڑ الموازگراول کی قسم کی نہین ہوتی جراب وسوزن گلیم ہرائی برک شتری وادونی پٹو ہندوستانکو
جو کمر کمی جیب سے بنتا ہے قالین ہرائی گلیم سوزن جراب پوستین وچغہ وچکمہ برک شتری تے ہین بنانیوالے سے
ساوہ پٹو ظروف مسی کچ جس سے چوڑی ولوتل وغیرہ بنتی ہین ان مین سے پوستین وچغہ ویا چکمہ آٹھ آدمی کام کرتے ہین بکتا ہے چھوٹی
بہت آتے ہین ہرائی قالین ہندوستان مین ایرانی کہلاتے ہین ایک قالین پر چھ یا آٹھ آدمی کام کرتے ہین دس بارہ روپیہ مین بکتا ہے
دس روپیہ ہرائی جو برابر آٹھ سکہ سرکار انگریزی کے ہوتا ہے فی گز مربع لیا جاتا ہے اور ہندوستان سے عموماً یہہ مال آتا ہے یورپ سے
سندھی نمدے سات روپیہ سے پندرہ روپیہ تک موقع پر فروخت ہوتے ہین افغانستان مین باہر سے ریشمی پارچات کنار وغیرہ دیگر
بشت و دات یعنی لوہا تانبا چاندی وغیرہ کپڑا اونی روئی کا یعنی ابات لمل لٹھہ خاصہ وغیرہ اور بنجاب سے ریشمی پارچات اور ململ دیرہ غازی خان
اور دس سے سنجاب کلابتون بسمون وغیرہ ہندوستان سے کپڑا رولیگا اور ریشمی گلبدن کمخواب وغیرہ آتی ہین محصول
اور ملتان اور سندھ سے گرم مصالح ورہ اشیار جو پنساری بیچتے ہین اور ایران سے قالین اسپ اور ظروف وغیرہ کاروان کا
اوس مال پر جو باہر سے آوے فیصدی ڈھائی روپیہ مقرر ہے جسکو چھل یک کہتے ہین الا در اصل اس زیادہ لیا جاتا ہے
شہر رستے افغانستان مین آنیکے یہہ ہین ایران سے بلدان مشہد ہوکر ہرات کو ترکستان مشرقی سے بخارا و سمرقند بخارا اسمجلس اور
مرو اور مرحات ہوکر ہرات کو ترکستان شرقی سے بخارا ہوکر رستے بلخ اور خلم ہوکر افغانستان کو چوتھا پنجاب سے پشاور ہوکر کابل کو
پانچوان سمندر سے اور سندھ سے براستہ درہ بولان قندہار کو چھٹا پنجاب سے ڈیرہ اسمعیل خان ہوکر براستہ درہ گومل غزنی اور
قندہار کو افغانستان مغربی سے چین ورنگ راستہ سوداگر دریائے سندھ یعنی اباسین کیطرف آتے ہین اونمین سے بڑی دو درونکی
تفصیل یہہ ہے درہ بولان درہ گومل اور درہ بند سامنی ڈیرہ اسمعیل خان کی درہ کورم محاذ بنونکی درہ تماہندہ اور آنخانہ پشاور کیجانب
شکارپور واقع ملک سندھ سے قندہار براستہ درہ بولان چار سو میل ہوگا یہہ درہ تخمیناً پچاس میل لنبا ہے اور سال بھر کھلا رہتا ہے اکثر جگہہ دسلغ و بیکا
سوگ ہے اس درہ کی راستہ قافلے کے تین دشمن مین قوم مری بلوچ اور قوم کاکڑ و ترین افغان کراچی کو افغانستان سے یہہ چیزین آتی ہین مجیشمہ
بیس لاکھہ ہزار کی ہینگ بیس ہزار ریشم ایک لاکھہ اسی ہزار اون وپنبہ کی اکتیس لاکھہ پچاس ہزار کی گھوڑے نو لاکھہ بیس ہزار کا میوہ ڈیڑھ لاکھہ
سے اور دس ہزار کی مین بیس ہزار ریشم ایک لاکھہ اسی ہزار اون وپنبہ ہر سال مین دو دفعہ دنبون کی اون ترشی جاتی ہے
تجرد والا انکی راہ سے اون اور ہینگ کم آتی ہے جو قافلہ یہہ چیزین لاتا ہے وہ قلات خوجہ ورہ بگر ہوکر آتا ہے سفید اور خود رنگ کی ہے اور بہت زیادہ ہوکر ترشی سے بنتی ہے
ہزارہ جات اور دیگر تمام افغانستان کوہستانی علاقوں مین بسبب کثرت رمہای گوسفندان اون سفید اور اگر مالکانکو پیشگی دیا جاوے تو بارہ آنہ اور بروقت
انگلستان مین جاتی ہین اسقدر سند جو نیچے اسکی آمد بہت ہوگئی ہے ہزارہ پرگنہ ہرات اور متعلقہ قندہار مین اگر مالکانکو ہزار من قندہار کا کرایہ جاتی خریدی
ہاتھی کی ایک روپیہ چار آنہ اگر ادھار یعنی قرض لیجاوے تو ایک روپیہ چار آنہ فی من قندہار سے قیمت دینی پڑتی ہے اور بالیس من قندہار
قندہار تک بارہ روپیہ آٹھ آنہ تک اور اسکے قندھار سے کراچی تک لگتا ہے ڈیرہ اسمعیل خان سے درہ بند اور درہ گومل ہوکر غزنی تک تین سو تیس میل
رستہ ہے اور غزنی سے قندہار تک قلات غلزائی ہوکر دو سو بیس میل ہے اس درہ کی راستہ قافلہ کی قومی رہزن مسعود وزیری اور قوم زلی خیل
احمد زئی وزیری کا مین زیادہ تر اور یعجو تا آمد و رفت اس راستہ پر سوداگران ہیوندہ کی پردہ بند مین شیرانیونکا بھی خطرہ ہے درہ کورم کی راستہ
سے اور راستے یہہ ہے انکا واسطے خطرہ ہے قوم کابل خیل و حسن خیل تاخ اتمان زئی وزیری اور قوم طوری ہمیشہ مسافر الدارد قافلہ کو

سنی جاتی ہے اور گندم بنایت اعلیٰ قسم کا پیدا ہوتا ہے شراب خام اور پختہ ہرات رشک بادہ فلار شیراز و نہایت عمدہ کیفیت
وار بیان کرتے ہیں ذکر دیگر قصبجات مشہور کابل میں جلال آباد لالپورہ پشد چہار باغ سلطان پور بالا باغ ولیہ سبز خکی خریزہ
مشہور ہیں) یہہ بھی بی بی ماروز یمہ کلکان قرہ باغ آغاز سراے خواجہ سراے شکر درہ کاہ درہ استالیف استرغچ چاریکار ریزہ
یغمان دیکھہ مزنگ گذرگاہ دیکھہ پوری قلعہ قاضی بنگی سبزان لال اندر گنبہ سنگ شیوہ کی بنی حصار چہار آسیا بوس گانگار
درغون شہر دیکھہ نو باغ سلطان خوشی پیوالہ وشلوزان ہونی اوخواد شانہ یاوخہ اور وغانی سبز کی سبزک سبز کی راجان سجاوند
چرخ وغیرہ غزنی میں روضہ کلاتی ہنگو استالیز در زرتاہ سنگ رباط کلال گولر دیز سبز دیکھہ پرل سر روضہ نانی وغیرہ قندہار میں کلات
نلزائی دیکھہ خواجہ بابا ولی دیکھہ اسرس سپیدان سر دیکھہ پاشمول کا غانک قرض مزرعہ زاکر گرشک فراہ قلعہ بست وغیرہ
ہرات میں الیف فرہ سبزوار اوبیہ ہرناباد کوترخان پورہ اشکیوان میمنہ سیاہوشان زندہ جان غوریان کوہستان
وغیرہ مشہور ہیں ندیاں مشہور افغانستان میں چھوٹی موٹی ملاکر بہت ہیں انمیں سے زیادہ تر مشہور دریاے سوات دریاے پنجکوڑہ
رود باجوڑ اور کابل میں دریاے کونڑ دریاے نعمان سرخ رود دریاے غوربند لوگر رود میدان چہچہ مست وغیرہ غزنی میں رود غزنی
رود سر دیکھہ نہار وغیرہ یہہ تینوں ملکر آب ایستادہ ناور کی میں پڑتے ہیں قندہار میں ترنک رود ارغسان ڈھوری لوڑہ رود ارغنداب
دریاے ہیرمند خواہ ہلمند رود در افشان وغیرہ یہہ سب ندیاں زرا کی جھیل میں جو سیستان کے درمیان تخمیناً ایک سو میل طول
ہوگی سو گرتی ہیں ہرات میں فرہ رود خاش رود رود گز وغیرہ ہیں ان دریاؤنکا پانی ہاضم اور خوشگوار اور مچھلیاں بھی عمدہ قسم کی
ہوتی ہیں حال تجارت افغانستان کی زیادہ تر سوداگری ہندوستان اور ترکستان سے ہے اور آخر درجہ کی کچھہ ایسے
بھی ہے اون اشیاء عامہ کی تفصیل میں جو افغانستان میں پیدا ہوتی ہیں یا بنتی ہیں اسطرح ہے معدنیات سے سونا
چاندی لاجورد سرب لوہا سرمہ گندہک ہرتال پھٹکری چودن نمک شورہ نوسادر نیلا تھوتھا مومیائی نراک وغیرہ نکلتا ہے
انمیں سے بعضے ملک کے اندر صرف ہوتے ہیں اور اکثر باہر کی تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں میوہ جات وغیرہ نباتات سے
رودنگ یعنی مجیٹھہ ہینگ کپاس تماکو برنج میوہ جات سے کشمش سونیز آلو بخارا پستہ خوبانی انار انگور ناشپاتی سردہ بادام
پستہ توت خشک زرشک اور بزغنج وکاکوتی وغیرہ اشیاء یہہ اشیا تجار لوگ زیادہ تر باہر لیجاتے ہیں انمیں سے مجیٹھہ علاقہ شنگر یا
اور مقرا ور ناوہ ترکی اور توخی اور کتہ واز اور لوہگرا اور نواح غزنی اور علاقجات قندہار میں پیدا ہوتی ہے مثل دیگر زراعات اسکو
زرعی زمین میں نالیاں کھود کر موسم بہار کاشت کرتے ہیں پانی اور بروڑے اوسکو ہمیشہ پہونچاتے ہیں اور زمستان میں اوسکے
محفوظ رہنے کو اوسکو خاک پوش کر دیتے ہیں اور شروع بہار میں وہ خاک اوسکے اوپر سے دور کرتے ہیں بعد تین سال قابل کام ہوتی ہے
تب اوسکو تیسری سال یا چوتھی آخر موسم خزان میں اوکھاڑ کر بیوپاریونکے ہاتھہ فروخت کرتے ہیں عموماً نرخ اسکا موقع چار روپیہ سیر کا اور
سات روپیہ کا فی من ہوتا ہے خرچ اسکا تمام ہند میں واسطے سرخ رنگ کرنے لحاف وغیرہ پارچہ جات کی بہت ہی اور ہینگ یعنی انگوزہ
جس بوٹہ سے نکلتی ہے وہ خودرو ہے اور پہاڑوں اور جنگل ہرات اور فرہ کی تکل اور قدس بوٹہ کا مثل بوٹہ اسپند مچھوا تین فٹ سے چھوٹا ہوتا ہے
اگلے روز اسکی ٹہنیاں نوکو بیچہ او جھوڑی سی تراش کرآتی ہیں اور پیالہ اسکی بیخ کے آس پاس کھود کر ایک بالشت نیچے کاٹتے ہیں اور اوپر سنگ کچل بنا کر
دوسرے دن اوس تراش اور کاٹے سے مثل افیون کے شیر نکلکر بطور چیڑے کے ہینگ کی رودھی بنجاتی ہیں اور اوسکو اوتار کر بعد جمع کرنیکے بیوپاریونکے ہاتھہ
فروخت کرتے ہیں مگر خالص ہینگ بہت کم آتی ہے اکثر لوگ اسمیں آمیزش نخود یا سنگ اور جو ابرق کی قسم سی ہے سائیدہ کرکے
لاتے ہیں حیوانات میں سے گھوڑے گوسفند جنگلی اول بہت قدر مند اور گوشت ملذذ ہے سگ شکاری گربہ خانگی الفنابی وخوبصورتی

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب – شمشیر	فوج کشادہ پنجاب – سنگین	اوس پاس معرکہ – سوار	اوس پاس معرکہ – پیادہ	تعداد کل – شمشیر	تعداد کل – سنگین	کیفیت
۱	ڈیرہ غازیخان	گنگمبیر	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۲	ایضاً	جبولی	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۳	ایضاً	ڈزکوز	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۴	ایضاً	باطل	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۵	ایضاً	نورپور	۰	۰	۸	۲	۸	۸	
۶	ایضاً	جہودی	۰	۰	۱۶	۷	۱۶	۷	
۷	ایضاً	سنگروٹھہ	۲۴	۵۸	۴	۰	۲۸	۵۸	
۸	ایضاً	چوکمہ بڑھو	۰	۱	۵	۰	۵	۰	
۹	ایضاً	دھودواہ	۰	۰	۱۱	۹	۱۱	۹	
۱۰	ایضاً	بمنڈھ دوالہ	۸۳	۲۵	۱۸	۰	۱۰۱	۲۵	
۱۱	ایضاً	درگری	۸۳	۲۲	۳	۰	۸۶	۲۲	
۱۲	ایضاً	آستی	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۱۳	ایضاً	کرم کاہول	۰	۰	۱۶	۶	۱۶	۶	
۱۴	ایضاً	علی گرشی	۰	۰	۵	۳	۵	۳	
۱۵	ایضاً	تہسانی	۰	۰	۱۳	۲	۱۳	۲	
۱۶	ایضاً	محمد پور	۰	۰	۸	۵	۹	۵	
۱۷	ایضاً	روم کاتول	۰	۰	۱۷	۶	۱۷	۶	
۱۸	ایضاً	ہرند	۴۹	۴	۲	۰	۵۱	۴	

ہرات جسکو پورانی کتابون مین ہری کا بل سے کچھہ کم پانسو میل مغرب خندق اور دوہری شہر پناہ مضبوط کی درمیان پچاس ہزار آدمیونکی آبادی بحد نہایت کوچہ تنگ بازار محرابی چھت سے پٹا ہوا چوک گنبذ کے تلے آبادی اس شہر کی پشت مین ایک پشتہ کے واقع ہے بدین سبب دور سے نظر نہین آتا اکثر پارسیان اور درانی افغان اسمین آباد مین علاقہ ہرات کی زمین سرخ نما ہے مغرب مین تخمینا ڈیڑہ منزل کوہ سیاہ کا سلسلہ طویل جنوبی و شمالی سرحد افغانستان اور ایران پر واقع ہے اس سے غریب افغانون کی حکومت اور آبادی نہین ہے اوس پہاڑ کی مشرقی دہار وغیرہ اطراف سے رود پانی جاری ہو کر علاقہ ہرات کو سیراب کرتا ہے ہرات سے اچھے قالین اور مسند اور توشک اور کرکی اور خرمائی برگ اور کرکی نیم تنی تا بافتہ البطن تہہ کی قالبی مع آستین اور رضا وغیرہ و دیگر پشمینہ وابریشمینہ اجناس عمدہ بنکر دور تک جاتے ہین اور السی کی سن سی پارچہ ٹاٹ کہ بہت عمدہ بنتا ہے اور نمدک تخی بھی بہت مشہور کپڑا ہے پستہ اور برنج اور ریوند اور زرشک وسماق و بخمن وغیرہ اسی علاقہ کے پہاڑون مین پیدا ہوتی ہے اور ابریشم بھی یہان کیڑون سے بہت عمدہ و بکثرت پیدا ہوتا ہے اور چوون کے معدن ہرات مین بڑی عمدہ و مفید چیز ہے اور نمک آبی ہرات کا بہت اعلی اور سرمہ ہراتی ضیا بخش بصر سرمہ اصفہانی سے بہتر ہے پیداوار زرعی ہر قسم کا مشہور ہے سب میوہ جات سب افغانستان میمن سے ہرات کی اول نمبر مین خصوص انگور خوشت قسم کا بتلاتے ہین کہ پاس ہرات کی امریکہ کے برابر

سنی جاتی ہے اور گندم بنہایت اعلی قسم کا پیدا ہوتا ہے شراب خام اور پختہ ہرات رشک بادہ فلار شیراز و نہایت عمدہ کیفیت دار بیان کرتے ہین ذکر دیگر قصبجات مشہور کابل مین جلال آباد لالپورہ پشد چہار باغ سلطان پور بالہ باغ ولیہ سبز خنگی خریزہ مشہور ہین) دیہہ یحیی بی بی ماروز یہہ کلکان قرہ باغ آغاز سرا سے خواجہ سرا سے شکر درہ کاہ درہ استالیف استرغج چاربکار یرزہ یغمان دیہہ مزنگ گذرگاہ دیہہ پوری قلعہ قاضی بنگی سبز ان لال اندر کنڈھہ سنگ شیو کی بنی حصار چہار آسیا بوسن گا گنگار درغون شہر دیہہ نو باغ سلطان خوشی ہیوار دہ وشلوزان ہونی | وخوا دشانہ یادخند اور وغانی سیرکی ہیر کسا ہیر کی راجان سجاوند چرخ وغیرہ غزنی مین روضہ کلاتی ہنگو اشتالیز در زرتاہ سنگ رباط کلال کولر دیر سر دیہہ پٹ ل سر روضہ نانی وغیرہ قندہار مین کلات نلزائی دیہہ خواجہ بابا ولی دیہہ ناسرس سیر دان سر دیہہ پاشمول کا غانک قرض مزرعہ زاکر گرشک فراہ قالہ بست وغیرہ ہرات مین الیف فرہ سبزوار او بیہہ ہرنا باد کوتر خان پورہ اشکیوان ممیزک سیا ہوشان زندہ جان غوزیان کوہستان وغیرہ مشہور ہین ندیان مشہور افغانستان مین چھوٹی موٹی ملا کر بہت ہین انمین سے زیادہ تر مشہور دریا سے سواتھ دریائے پنجکوڑہ رود باجوڑ اور کابل مین دریاے کونڑ دریاے نعمان سرخ رود دریاے غوربند لوگر رود میدان چہچہ مست وغیرہ غزنی مین رود غزنی رود سر بچہ نہار وغیرہ یہہ تینون ملکر آب ایستادہ ناور کی مین پڑتے ہین قندہار مین ترنک رود ارغسان ڈھوری لوڑہ رود ارغنداب دریاے ہیرمند خواہ ہلمند رود دراقشان وغیرہ یہہ سب ندیان زرا کی جھیل مین جو سیستان کے درمیان تخمیناً ایک سو میل طول ہو گی سو گرتی ہین ہرات مین فرہ رود خاش رود دور گز وغیرہ ہین ان دریاونکا پانی ہاضم اور خوشگوار اور مچھلیان بھی عمدہ قسم کی ہوتی ہین حال تجارت افغانستان کی زیادہ تر سوداگری ہندوستان اور ترکستان سے ہے اور آخر درجہ کی کچھ یورپ سے بھی ہے اون اشیاء عامہ کی تفصیل ہین جو افغانستان مین پیدا ہوتی ہین یا بنتی ہین اسطرح ہے معدنیات سے سونا چاندی لاجورد سرب لوہا سرمہ گندہک ہرتال پھٹکری چوون نمک شورہ لونا در نیلا تھوتھا سومیائی نراک وغیرہ نکلتا ہے انمین سے بعضے ملک کے اندر صرف ہوتے ہین اور اکثر باہر کی تجارت کے واسطے لیجاتے ہین میوہ جات وغیرہ نباتات سے رودناگ یعنی مجیٹھہ ہینگ کپاس تماکو برنج میوہ جات سے کشمش مویز آلو بخارا پستہ خوبانی انار انگور ناشپاتی سردہ بادام پستہ توت خشخاش زرشک اور بنغنج وکاکوتی وغیرہ اشیا یہ اشیا تجار لوگ زیادہ تر باہر لیجاتے ہین انمین سے مجیٹھہ علاقہ شکر با اور مقر اور ناوہ ترکی اور توخی اور کتہ واز اور لوہگر اور نواح غزنی اور علاقجات قندہار مین پیدا ہوتی ہے مثل دیگر زراعات اوسکو زرعی زمین مین نالیان کھود کر بموسم بہار کاشت کرتے ہین پانی اور روڑے اوسکو ہمیشہ پر پہونچاتے ہین اور زمستان مین واسطے محفوظ رہنے کی اوسکو خاک پوش کر دیتے ہین اور شروع بہار مین وہ فالتو مٹی اوپر سے دور کرتے ہین بعد تین سال قابل کام ہوتی ہے تب اوسکو تیسری سال یا چوتھی آخر موسم خزان مین اوکھاڑ کر بیوپاریونکے ہاتھہ فروخت کرتے ہین عموماً نرخ اسکا موقع چار روپیہ سیر کا اور سنات روپیہ کافی مین ہوتا ہے خرچ اسکا تمام ہند مین واسطے سرخ رنگ کرنے لحاف وغیرہ پارچہ جات کی بہت ہی اور ہینگ یعنی انگوزہ جس بوٹہ سی نکلتی ہی وہ خود رو ہے اوپر پہاڑون اور جنگل ہرات اور فرہ کی شکل اور قدس بوٹہ کا مثل بوٹہ اسپند مجھو باتین وٹ سی چھوٹا ہوتا ہے اگلے برو اسکی ونشاخونکو بیچہ اور تھوڑی سی تراشش کرآتی ہین اور پا اوسکی بیخ کے آس پاس کھود کر ایک بالشت نیچے کاٹتی ہین اور اوپر سینگ پیچل بناکر دوسرے دن اوس تراشش اور کاٹسے مثل افیون کی شیر نکلکر بطور چپٹے کے ہینگ کی روڑی بنجاتی ہین اور اوسکو اوتار کر بعد جمع کرنیکے بیوپاریونکی ہاتھہ فروخت کرتے ہین مگر خالص ہینگ بہت کم آتی ہے اکثر لوگ اسمین آمیزش نخود یا سنگ او رجوابرق کی قسم سی ہے سائیدہ کرکے لاتے ہین حیوانات مین سے گھوڑے گوسفند جنگلی اول بہت قد مند اور گوشت ملذذ ہے سگ شکاری گربہ خانگی لمبائی و خوبصورتی

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب		اوس با معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			شمشیر	سنگین	سوار	پیادہ	شمشیر	سنگین	
۱	دیرہ غازیخان	کنگیہر	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۲	ایضاً	بچولی	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۳	ایضاً	وزکوز	-	-	۴	۰	۴	۰	
۴	ایضاً	باطل	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۵	ایضاً	نورپور	۰	۰	۹	۲	۹	۱۸	
۶	ایضاً	جھوری	۰	۰	۱۶	۷	۱۶	۷	
۷	ایضاً	سنگروٹھہ	۲۴	۵۸	۴	۰	۲۸	۵۸	
۸	ایضاً	چوکمہ بھو	۰		۵	۰	۵	۰	
۹	ایضاً	دھورداو	۰	۰	۱۱	۹	۱۱	۹	
۱۰	ایضاً	بھنڈروالہ	۸۳	۲۵	۱۸	۰	۱۰۱	۲۵	
۱۱	ایضاً	درگری	۸۳	۲۲	۳	۰	۸۶	۲۲	
۱۲	ایضاً	آستی	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۱۳	ایضاً	کرم کاہول	۰	۰	۱۶	۹	۱۶	۹	
۱۴	ایضاً	لال گوشی	۰	۰	۵	۳	۵	۳	
۱۵	ایضاً	تہبانی	۰	۰	۱۳	۹	۱۳	۹	
۱۶	ایضاً	محمدپور	۰	۰	۸	۵	۹	۵	
۱۷	ایضاً	رودم کاجول	۰	۰	۱۷	۹	۱۷	۹	
۱۹	ایضاً	ہرند	۴۹	۴	۲	۰	۵۱	۴	

ہرات جسکو پورانی کتابون مین ہری کا بل سے کچھ کم یانسو میل مغرب خندق اور دوہری شہر پناہ مضبوط کی درمیان پچاس ہزار آدمیونکی آبادی ہے تملیکہ کوچہ تنگ بازار محرابی چھت سے پٹا ہوا چوک گنبذ کے تلے آبادی اس شہر کی پشت مین ایک پشتہ کے واقع ہے بدین سبب دور سے نظر نہین آتا اکثر پارسیان اور درانی افغان اسمین آباد مین علاقہ ہرات کی زمین سرخ نما ہے مغرب مین تخمیناً دیرہ منزل کوہ سیاہ کا سلسلہ طویل جنوبی و شمالی سرحد افغانستان اور ایران بیدون قع ہے اسکے سے غریب افغانون کی حکومت اور آبادی خوب ہین سب ہے اوس پہاڑ کی مشرقی دہار وغیرہ اطراف سے رودپانی جاری ہوکر علاقہ ہرات کو سیراب کرتا ہی ہرات سے اچھے قالین اور مسند اور توشک اور گرکی اور خرمائی برگ اور گرکی نیم تنی نابافتہ بلطور نمد کی قابی مع آستین اور دیرود دیگر پشمینہ وابریشمینہ اجناس عمدہ بنکر و رنگ جاتے ہین اور السی کی سن سی پارچہ ناکہ بہت عمدہ بنتا ہے اور غدیک نخی بھی بہت مشہور کپڑا ہے پستہ اور برنج اور ہینگ اور زرشک و سماق و تخمن وغیرہ اسی علاقہ کے پہاڑون مین پیدا ہوتی ہے اور ابریشم بھی یہان کیڑون سے بہت عمدہ و بکثرت پیدا ہوتا ہے اور چودن کے معدن ہرات مین بڑی عمدہ و مفید چیز ہے اور نمک لاہوری ہرات کا بہت اعلی اور سرمہ ہراتی ضیا بخش بصر سرمہ اصفہانی سے بہتر ہے پیداوار زرعی ہر قسم کا مشہور ہے میوہ جات سب افغانستان مین سے ہرات کی اول نمبر مین خصوص انگور خوشت قسم کا بتلاتے ہین کپاس ہرات کی امریکہ کے برابر

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب شمشیر	فوج کشادہ پنجاب سنگین	انوس باسعرکہ سوار	انوس باسعرکہ پیادہ	تعداد کل شمشیر	تعداد کل سنگین	کیفیت
۱	بنوں	دہمی	۰	۰	۱۸	۱۰	۱۸	۱۰	
۲	ایضاً	گومتی	۰	۰	۹	۱۴	۹	۱۴	
۳	ایضاً	کورم	۹	۱۰	۲	۰	۱۱	۱۰	
۴	ایضاً	برج باران	۰	۰	۰	۴	۷	۴	
۵	ایضاً	جانی خیل	۵۴	۵۷	۲	۰	۵۴	۵۷	
۶	ایضاً	بجوردی	۹	۱۴	۹	۴	۹	۱۴	
۷	ایضاً	نوبجی	۰	۰	۷	۱۴	۷	۱۴	
۸	ایضاً	والی	۰	۰	۹	۴	۹	۱۴	
۹	ایضاً	خیرخیل	۰	۰	۱۰	۵	۱۰	۷۰	
۱	ڈیرہ اسمعیل خان	درہ بین	۰	۰	۶	۴۷	۶	۴	
۲	ایضاً	امان خیل	۰	۰	۴	۰	۴	۱۴	
۳	ایضاً	لاڑئی	۰	۰	۱۶	۱۲	۱۶	۴	
۴	ایضاً	کوٹ نصرت	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۵	
۵	ایضاً	ملانک	۴۲	۴۷	۱۰	-	۵۲	۴۷	
۶	ایضاً	تتور	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۷	ایضاً	مجبروا	۰	۰	۸	۷	۸	۷	
۸	ایضاً	گوتل	۱۸	۲۲	۲	۰	۲۰	۲۲	
۹	ایضاً	مرتضی	۰	۰	۹	۸	۹	۸	
۱۰	ایضاً	سعوفی	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۱۱	ایضاً	زرکنی	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۱۲	ایضاً	درابن	۴۲	۱۲	۲	۰	۴۴	۱۲	
۱۳	ایضاً	شاہ عالم	۰	۰	۸	۸	۸	۸	
۱۴	ایضاً	چودھوان	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۱۵	ایضاً	کوٹ تگا	۰	۰	۴	۸	۴	۰	
۱۶	ایضاً	گوردالی	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱۷	ایضاً	دولت والہ	-	۰	۶	۰	۶	۰	

اور نا تکلیف میسر ہو سکے گی اور غنیم کو مغربی کوہ ملحقہ مین رسد کا بہم پہونچانا اور آرام ملنا نہایت دشوار بلکہ قریب ناممکن کے ہوگا پس سلطنت ہند کی حدود موجودہ کی اس تقویت کرنی باہر کی ملک گیری سے زیادہ مفید ہے کیونکہ اگر ہم اس سرحد کو چھوڑ کر اور مغرب کے حدود میں ڈیرا ڈالین جنگ بڑا مشکل ہوگا بالکل گورنمنٹ کا نہین ہے تو ہماری واسطے وہ فیس کی مغرب جا کر کمی رسد اور عدم رسی کمک اور تکلیف راہ کا وہی حال ہوگا جیسا کہ غنیم کو اس طرف کے آنے سے ہوتا البتہ ہماری حدود ہندوکش شمالاً اور کوہ سیاہ جو ہرات سے مغرب ہے غرباً ہو جاوے یہ مزاہر کے دشمن کو اس سرحد سے بھی اوس سرحد پر آنا زیادہ دشوار ہوگا اگرچہ اون حدود کے اندر چند چند مشکل ہوگا مگر آخر کو ترقی تجارت جو ایشیا کو چک اور دیگر ملکون مین پھیلائی جا سکتی ہے اور نیز اور امور رفاہ عام سے دنیا کو بڑا فائدہ پہونچیگا مگر یہ امر انصاف قبول نہین کر سکتا اور گورنمنٹ کو منظور ہے کہ ناحق مغربی ملک پر دخل کیا جاوے الا اگر اصل حقدار افغانستان عہد شکنی کرین یا کوئی اور غنیم شمالی اطراف سے آکر دخیل ہونا چاہے تو شب اونسے اوس ملک پر سلطنت ہند کا زیادہ دعوی ہے کیونکہ زمانہ قدیم مین صوبہ کابل اور قندہار اکثر سلطنت ہند کے ماتحت رہا ہے اگر اوس دعوی کی پیروی گورنمنٹ انگریز فی الحال نہین کرنا چاہتی

اخیر مین ایک فہرست چوکیات یعنی پوست ہاے سرحدی درج کیجاتی ہے جس سے معلوم ہوگا کہ سواے ضلع پشاور اور دیگر چھاونی ہاے کلان کی صرف پہاڑی سار تانکے مسدودی کیواسطے سلسلہ کوہ کے ملحق کوہاٹ سے لیکر ڈیرہ غازی خان تک کسقدر چوکیات اور اونمین سپاہ ہے

واضح ہو کہ ضلع پشاور کی حدود پر اس سے زیادہ فوج بیرونی چوکیات مین متعین ہے

فہرست چوکیات بقید نام ضلع و چوکی و تعداد سپاہ

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشاورز پنجاب		رسالہ سرکار		تعداد کل		کیفیت
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱	کوہاٹ	بہادر خیل	۳۷	۸۳	۰	۰	۳۷	۸۳	
۲	ایضاً	لتمبر	۹	۲۳	۰	۰	۹	۲۳	
۳	ایضاً	تاڑسی	۸	۱۶	۰	۰	۸	۱۶	
۴	ایضاً	مانڈا	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۵	ایضاً	اوچی	۵	-	۰	۰	۵	۰	
۶	ایضاً	گدا خیل	۵	-	۰	۰	۵	-	
۷	ایضاً	کرمت	۲	۰	۰	۰	۲	۰	
۸	ایضاً	محمد زئی	۲	۱۵	۰	۰	۲	۱۵	
۹	ایضاً	کرنل	۲	۲۲	۰	۰	۲	۲۲	

معقول کرکے بہرخواہ جبراً معاوضہ لیا جاوے مگر اونکو مہلت بیشتر ہونی ... اور صفائی اہتمام ضرور دینی چاہیے تاکہ محروسہ سلطنت انگریزی کے
باہر کے لوگونکے دلپر ہیبت منقش ہو جاوے کہ عدل و انصاف سرکار ... سب مخلوق اندر باہر کی یکسان ہے اس بات کا تیقن
ہوجانا باعث نتیجہ نیک کا معلوم ہوتا ہے مگر ملحوظ رہے کہ یہہ صورتین مندرجہ بالا عام ہین اور سرحدی انتظام ایسا نازک ہی کہ ہر مقدمہ وقوعہ مین خاص
غور کیساتھہ انجام ہونا چاہیے جن اقوام کے ساتھہ عہد ہو چکا ہے اونکی نسبت ہمیشہ بموجب اوس اقرار کے عملدرآمد کیا جاوے وہ عہد و اقرہمون نے
سرحدی انتظام مین تجربہ کیا اس امر مین متفق ہونگے کہ اگر مجرمان کوہی کی صرف ذات خاص تک مواخذہ محدود کیا جاوے تو انتظام سرحد مطلق
نہین ہو سکیگا کیونکہ وہ مجرم ایک یا چند شخص ہین جب پہاڑ مین جا کر بیٹھہ رہے تو خاص اونکی ذاتی گرفتاری بہت دشوار ہے اسواسطے اوس
مجرم کی کل قوم مواخذہ طلب سمجھنی چاہیے مگر اسمین اتنا خیال رہے کہ سب سی پہلے مجرم کی اوس شاخ کے آدمی ماخوذ کیے جاوین جنکا تعلق
اوس سی ہو اور اوسکی نیکی بدی کا اثر اپنے پر موثر سمجھین اور اوسکی بعد اوس شاخ کی بڑی قوم جوابدہ سمجھی جاوے تاکہ اس دباو ذمہ داری بشتر کہ سے
وقوع واردات کم ہو اور لوگ سمجھین کہ بہت آسانی کے ساتھہ سرکاری عدالتین ہمیسے مواخذہ اور معاوضہ سخت لیکر اوس فایدہ کی جگہہ نامکری
اور سرقہ سے ہوا نقصان پہونچاو بگی واسطے حصول واقفیت شاخ اور قوم ہر ایک کی فرقہ بعض وارداتین کبھی کبھی ایسی سنگین اونا زیبا بسبب جہالت
سرحدی لوگونکے وقوع ہو جاتی ہے کہ جنکے انتقام اور آیندہ کے اطمینان کیواسطے بمنظوری سوپریم گورنمنٹ قوم مجرم کی پہاڑی ملک کے اندر فوج
لیجا کر اونکو سزا دینیکی ضرورت ہوتی ہے تاکہ لوگ یہہ سمجھکر عبرت پکڑین کہ سرکار انگریزی صرف آشتی کی حکمت سے اپنی سلطنت محروسہ کی
حفاظت نہین کرتی بلکہ بزور شمشیر معاوضہ لینیکی توفیق رکھتی ہے الا اسطرحکی فوج کشی وقت طلب ہے تاکہ سوای اوس قوم مجرم کے
اور لوگ ناحق دشمن نہ بنائی جاوین اور نیز اوس فرقہ سے علیحدہ دیگر اقوام ہمسوانہ کو باعث اوس فوج کشی کا محض پاداش جرم اوسی کا سمجھا جاوے
فی الحال ایسے سخت تدارک کی ضرورت کم پیش آتی ہے جہت روکنے حملہ بیرونی اور انتظام اندرونی سرکار کی جانب سے اضلاع سرحد مین بمقام
پشاور سب سے بڑی چھاونی فوج جنگی معین ہے جہان میجر جنرل بھی رہتا ہے اور بمقام کوہاٹ اور بنون اور مردان و دیرہ اسمعیل خان اور راجنپور
ضلع دیرہ غازیخان مین بقدر ضرورت فوج پیدل اور سوار مع توپخانہ اور اضلاع کے مقامات متفصل مین پولیس کا انتظام ہے علاوہ انکی واسطے
روک اور سرکوبی پہاڑی لٹیرونکے دامن کوہ سرحدی مین مواقع مناسب پر چوکیات سپاہ سرحدی مقرر ہین جو وقوع واردات کی خبر پاکر فوراً مجرمان
کوہی کا تعاقب کرتے ہین اور درہ آمد و رفت سارقان کو روک رکھتے ہین تاکہ مجرم گرفتاری سے بچ نجاوین یا مال مسروقہ نہ لیجا سکین اس قسم کی چوکیاتکو
بزبان مروجہ پوست کہتے ہین اور لاریب انسے فایدہ حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کما ینبغی سرحدی کی نگرانی کامل رہے خرچ مشاہرہ افواج اور ملکی ملازمان
سرکار و نیز دیگر اخراجات ضروری جو اس حصہ شرقی افغانستان مین ہوتے ہین آمدنی اوس ملک سے بہت زیادہ ہے مگر یہہ خرچ کل ہندوستانکی
سلطنت کے حسابمین محسوب سمجھنا چاہیے کیونکہ افواج متعینہ سرحد صرف اوس ملک کی اندرونی سے حفاظت نہین کرتی بلکہ باہر کے غنیم کی حملہ روکنی کیواسطے
ہندوستانکے مغربی دروازہ پر مستعد بیٹھی ہے زمانہ ماضیہ مین اکثر حملہ ہندوستان پر اسی رستہ باہر کے غنیمون سے کئی لافی الحال اسطرحکا خطرہ مغربی
جانب سے تخیل نہین ہوتا ہے اب ہندوستانکے بادشاہ ایسے عیاش اور بیخبر نہین ہین کہ تیمور اور نادر دہلی دروازہ کے پاس پہونچی تب شہنشاہ کو بزم چھوڑ کر رزم کا خیال
آوے بلکہ قیاس ہوتا ہے کہ کبھی زمانہ آیندہ مین مغربی جانب دو عقلمند بادشاہونکی سلطنت ہوجاویگی موقع سرحد مولف کی راے مین پنجاب
کی مغربی حد جو سلطنت ہندوستانی سرحدی بہت اچھی موقع پر واقع ہے اگر کبھی وہ زمانہ آوے کہ سلطنت ہند کو مغربی جانب سے یورش کا
خطرہ پیدا ہو تو یہہ موقع سب لیے تقویت مقابلہ کے واسطے بہت اچھا ہے کیونکہ غنیم مغربی پہاڑون دشوار گذار سے سختی اور تکلیف کا کوفت کیا ہوا
جب ہماری سرحد کے قریب پہونچا تو اس طرف کی تازہ دم فوج اوسکا ہی تنگ گھاٹیون کے بیچ باسانی کامیاب ہوسکیگی دوسرے
موقع پر بعند الضرورۃ پنجاب اور دیگر اطراف میدانی محروسہ سلطنت ہند سے کمک اور رسد اپنی فوج کے واسطے بہت جلد

وابعاء ملکا جلا دیا گیا اور جملہ بہنیر والون پر جنود بر غمال اس اطمینان کیواسطے کہ آیندہ یہہ ہندوستانی لوگ وہان قیام نکر سکین لیکر فوج انگریزی واپس آئے اور اسیطرح قوم مہمند پنڈیالی اور موسیٰ زئی نے جو دریاے سوات کے کنارہ چپ و راست کے پہاڑون مین ملحق حدود سرکاری آباد مین ہمیشہ سرکاری رعایا کو تا بمقدور تکلیف پہونچانیسے دریغ نہین کیا تھا ماہ جنوری ۱۸۶۴ع مین اونکے سردار نواب خان نے خود بخود آزمایش کا نتیجہ دیکھکر اطاعت قبول کی ۱۸۵۰ع قوم مہمند شاخ یوسف زئی موسیٰ زئی وغیرہ نے بسر کردگی سلطان خان فرزند سعادتخان لعلپورہ کی سرحد پر بہت جرات سے مزاحمت کی اور ایک دستہ فوج انگریزی نے اونکو پیچھے ہٹا کر پسپا کر دیا آخرش سردار محمد علیخان ولیعہد امیر شیر علیخان والی کابل نے جا کر سعادت خانکو گرفتار کر لیا اور جہت آیندہ انتظام فساد کیا پشاور اور کوہاٹ کی سرحد پر درہ خیبر سے لیکر مشرق کو دہستان تک قوم آفریدی جنگ جو اقوام آباد ہے ابتدا مین اسکی جانب سے بھی وارداتین بہت ہوتی رہین کئی دفعہ کی سرکوبی سے کچھہ سیدھی ہوئی مگر اب بھی کبھی کبھی پرخاش رکھتی ہین وہ درہ جسمین سے کوہاٹ اور پشاور کا رستہ ہے انکے پہاڑون کے بیچ سے ہو اوسمین انکی مزاحمت زیادہ تر موثر ہو سکتی ہے قوم آفریدی کی عادتین خوش خوئی کے ساتھہ ایک دلیری داخل ہے اس قوم سے جنوب کچھہ ضلع کوہاٹ و اکثر با ہزار حد محروسہ سرکاری سے قوم اورکزئی بستی ہین زیادہ تر ذکر کے لایق اس سرحد پر قوم وزیری ہے قوم وزیری اور بنگش سے جنوب قوم شیرانی نے بھی چند عرصہ سرکاری علاقہ سے مزاحمت کی مگر فی الحال وہ صاف اور چپ ہین ضلع ڈیرہ غازیخان کے مغربی پہاڑون مین اقوام بلوچ ہے قوم مری زیادہ تر فتنہ انگیز ہے واضح ہو کہ یہہ آزاد قومین جو ہماری سرحدی پہاڑون مین ہمسایہ مین اکثر سادہ لوح بیعلم کینہ توز زود رنج ناعاقبت اندیش اور ضعیف مین اس قسم کے لوگو پر آشتی زیادہ ہوگا۔ گر ہوتی ہے مگر بعضے مواقع پر برعکس اوسکے فوراً سرکوبی مطلوب ہے ان اقوام مین عموماً دو قسم کے لوگ مین ایک وہ قومین بلی آمدورفت سرکاری علاقہ مین بذریعہ بیوپاری وغیرہ یا فروخت ضروریات رہتی ہے دوسری وہ شعبے جنکی آمدورفت کم رہتی ہے جب سرکاری علاقہ مین باہر کی سرحدی لوگون کی جانب سے کوئی واردات از قسم سرقہ یا اوسی وغیرہ سرزد ہو تو سب سے پہلے عہدہ دار سرکاریکو دریافت کرنا اس امر کا مطلوب ہوتا ہے مجرم اس جرم کا کون قوم اور شعبہ سے ہے یہہ امر اگرچہ اندر پہاڑ کے عیان ہوتا ہے مگر جاسوس کو بیانکی نسبت جبتک کامل اطمینان چند مختلف بیانون سے نہو سکی اعتبار کم کرنا چاہیے بعضے دفعہ جاسوس خلاف واقع بیان کرتے ہین جب یہہ امر تحقیق ہو چکا کہ فلانی قوم کا مجرم تھا تو اسباب کی تمیز مطلوب ہوتی ہے کہ اس قوم کے پہیر کی آمدورفت ہمارے علاقہ مین ایسی ہے کہ جب اوسکی بندش کیجاوے تو اوس قوم کے لوگ ہمارے دعویکی ایفا بذریعہ حاضری مجرم یا ادائی مال مسروقہ یا جیسے انصاف کو مطلوب ہو کرینگے جب یہہ صورت ہو تو بذریعہ پیغام اوس قوم کے ملکانکو اطلاع دیجاوے کہ اسقدر میعاد مین مال یا مجرم حاضر کرین اور اگر اپنی بیگناہی سمجھتے ہین تو میعاد معینہ کے اندر حاضر ہو کر عدالت مین بابت اس الزام کے اپنی صفائی کرا دین ورنہ بعد میعاد مذکورہ کے اوس قوم کی پہیر آمدورفت سرکاری علاقہ سے تبتک مطلق بند کیجاویگی جبتک جرم سے بریت نہ حاصل کرین یا دعویکی ایفا نہو اگر اوس میعاد مقررہ کے اندر کوئی صورت نکرین تو فوراً اونکی پہیر مسدود کر کے جو آدمی اوس قوم کا ملے اوسکو بطور یرغمال کی گرفتار کر کے مال جو پہیر کا ملے قرق کیا جاوے تا وقتیکہ وہ لوگ دعوی عدالت کو قبول کر کر مال یا مجرم یا سوا وغیرہ مجوزہ حاکم ادا کرین اکثر معاملات مین تجربہ سے یہہ طریق کارگر معلوم ہوا دوسری صورت یہہ ہے کہ جب مجرم اوس قوم کا ثابت ہو جسکی آمدورفت ہماری علاقہ مین کم ہو یا بقدر رہے تو بقول جامی ع کہ خر جبل جبل از شکست بہ چپ چاپ اوس مجرم کی قوم کا جو آدمی یا پہیر ہو اوسکو پکڑ کر بطور یرغمال رکھا جاوے اور پہر قوم کیطرف پیغام بھیجا جاوے کہ جبتک تم مال یا مجرم یا جیسا دعوی عدالت کا ہو تسلیم نہین کرو گے تو یہہ مال مقروقہ تمہارا نیلام ہو جاویگا اور یرغمال قید بند مین رہیگا یہہ تجویز اگرچہ بعضی حاکم پسند ہین اور نہ ہین بہت تا یدہ واپسی مال کا شکل آتا ہے مگر حقیقت مین مخلوق کو ہی کی طباع سے غیر موافق اور یہہ مشہور ہے کہ جتنی انتظام سلطنت انگریزی سے خلاف ہے کیونکہ یہہ بخبر سلوکی ناگہان گرفتار ہیسے ہمرک طعن و تباہی اور ظلم کی نسبت عدالت کرتے ہین جہانتک ہو سکے اوس قوم ناخود کو معقول

سکھان نواب گورنر جنرل صاحب لاہور مین داخل ہوئے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ ابن رنجیت سنگھ نے سبب اس فساد کا سرکشی
فوج سکھان ظاہر کر کے عفو تقصیرات چاہی عذر اوسکا مقبول ہوا اور ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو ایک عہدنامہ جدید لکھا گیا جسکے موجب بعوض خرچ
لڑائی اور گستاخی ملک جالندھر دواب اور کشمیر و ہزارہ مع دیگر پہاڑی ملکوں کے سرکار لاہور سے گورنمنٹ انگریز نے لیکر باقی تمام ملک پنجاب
دلیپ سنگھ کو چھوڑ دیا گیا اور حسب درخواست والی پنجاب ایک رزیڈنٹ صاحب لاہور مین مقرر ہوا اور چند صاحبان اسسٹنٹ رزیڈنٹ اضلاع
مین واسطے انتظام اور امن کے بھیجے گئے چنانچہ افغانستان کے حصہ شرقی مین بمقام پشاور جارج لارنس صاحب اور بمقام بنون و
ڈیرہ جات ہربرٹ اور ڈورس صاحب ناظم اور حاکم ہوئے بعد اوسکے ۱۸۴۸ء کو ایک بڑا بلوہ ملک پنجاب مین واقع ہوا اول دیوان
مولراج نے ملتان مین فساد کیا اور دو صاحبان انگریز کو مار ڈالا اور چتر سنگھ نے ملک ہزارہ مین سرکشی کری اور جب پشاور مین سپاہ
سکھ نے بغاوت کی تو جنرل جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحبہ نے کوہاٹ مین سلطان محمد خان بارکزئی کے پاس پناہ
لی تھی صاحب موصوف سلطان محمد خان کے محسن اور آزاد کنندہ یعنی سر ہنری لارنس صاحب کے بھائی تھے سلطان محمد خان نے
ننگ افغانی کو داغ لگا کر جنرل جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحبہ کو بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۸۴۸ء سکھون کے حوالہ کر دیا اور کرنیل ہربرٹ اور ورڈ
صاحب ملتان کی تسخیر مین بانتظام تمام مشغول رہے اس بلوہ مین بجز سوائے ملتان کی چار بڑی سخت لڑائیان ہوئین کہ جنمین سے ۲۱ فروری
۱۸۴۹ء کو اخیر لڑائی مین بمقام گجرات سکھونکو شکست فاحش نصیب ہوئی اور بمقام راول پنڈی شیر سنگھ و چتر سنگھ از خود افسران
فوج انگریزی کے حضور مین حاضر ہو گئے بعد رفع فساد ثانی کے بموجب اشتہار مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء تمام ملک پنجاب مع حصہ شرقی
افغانستان سلطنت انگریزی مین داخل ہوا کمپنی کا ٹھیکہ فسخ ہو کر ۱۸۵۸ء سے ملکہ کوئن وکٹوریا شاہزادی انگلستان ہندوستان کی
فرمانروائی مین ہین افغانستان کے حصہ شرقی مین فی زمانہ دو قسمت اور پانچ ضلع مین اور ہر قسمت مین ایک صاحب کمشنر اور ہر ضلع مین ایک ایک
صاحب ڈپٹی کمشنر اور چند صاحبان اسسٹنٹ کمشنر اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کام عدالت کرتے ہین کل آمدنی سالانہ حصہ شرقی افغانستان
محروسہ گورنمنٹ انگریزی تقریباً اکیس ۲۱ لاکھ روپیہ کی ہے

حال انتظام سرحد و اقوام سرکش

واضح ہو کہ حصہ شرقی افغانستان محروسہ گورنمنٹ انگریزی یعنی قسمت ڈیرہ جات اور پشاور کے مغربی و شمالی حدود پہاڑون مین کل آزاد قومین
آباد ہین اور انگریزی عملداری سے پہلے وہ ڈگ میدان ملک کو بطور شکارگاہ تصور کرتے تھے مدت مدید سے کچھ بباعث تعصب مذہبی اور
زیادہ تر اپنی جبلی طینت کی سبب سے اس ملک مین غارتگری اور راہزنی کرتے چلے آئے ہین گورنمنٹ انگریزی نے اونکے حملہ اپنے
علاقہ سے صرف اسطرح روکی ہین کہ بوقت وقوع کسی نمود بدعت کے اونکے پہاڑون کے اندر فوج بھیجکر مفسدونکی سرزنش کی گئی اور واسطے
آیندہ کے اطمینان امن بزور شمشیر کیا گیا ضلع پشاور علاقہ یوسف زئی کی شمالی اور شرقی پہاڑون مین قوم حسن زئی اور متعصب وہابی
ہندوستانیونکو جو مقام ستانہ اور نواح کوہ مہابن مین مجاہدین بنکر قرار گزین ہوتے ہین چند مراتب فوج کشی ہوئی ۱۸۵۸ء مین جب
ستانہ پر لشکر کشی کی میجر جنرل سر سڈنی کاٹن صاحب کی یورش ہوئی تو اوسکے بعد قوم اتمان زئی اور قوم جدون سے عہد لیا گیا کہ ان آوارہ
ہندوستانیونکو ستانہ مین آباد ہونے دینگے کہ جس سے رعایا سرکار انگریز کو تکلیف پہونچا سکین لیکن ۱۸۶۱ء مین بمقام ملکا علاقہ چملہ
کے بیچ بسبب شہ دہی قوم اتمان زئی و جدون کے اوس قسم کی ہندوستانیون نے اجتماع کیا اور بے گناہ رعایا سرکار کو تکلیف دینا شروع کیا
جسکے تدارک کیواسطے ۱۸۶۳ء مین ایک دستہ فوج کا زیر حکم بریگیڈیر جنرل سر نیول چیمبرلین صاحب براستہ درہ انبیلہ پہاڑون کے اندر
بھیجا گیا ۲۶ اکتوبر ۱۸۶۳ء کو بڑی سخت لڑائی ہوئی اہن بہیر اور سوات نے بھی حملہ والونکی مدد کری آخر کار بہت سی لڑائیون کے بعد فتح انبیلہ

کے ساتھ محصول سوداگری وغیرہ ملاکر سالانہ تقریباً ایک کروڑ کی ہے اسمین پچاس لاکھ تو کابل قندہار وغیرہ اصلی افغانستان کے اور پچاس لاکھ
ہرات کے مع توابعات اوسکے کے اور باقی بلخ وغیرہ اگرچہ اراضی پر کچھہ محصول بہت سخت نہین مگر باجچھہ کی بے انتظامی مشہور ہے اور تنقیح
حقوق مالکان اراضی کیواسطے صرف قبضۂ شمشیر ہے اال سوداگری کے محصول مین زیادہ سخت گیری اور بے تدبیری ہے اگر انصاف کے
ساتھہ ہر طرحکے معاملات کا انتظام شایستہ کیاجاوے تو رعایا کی آسودگی کے سواے رقم آمدنی کو بھی ترقی ہوسکتی ہے واسطے فادرسانی
رعایا کے حکام نے افغانستان مغربی کے علاقونمین وا [illegible] بموجب حکم قرآن شریف
فیصلہ پاتی مین مگر حقیقت مین اوس طرفکی رعایا سے حا [illegible] م ہے قاضی جی نے
جس طرف سے شکر تری کری اوسکے مفید مطلب فتوی دیدیا اور اس بہانہ پر اکثر ظلم ہوتا ہے حکام رعایا پرور کو بیدار مغزی چاہیے + +

[illegible]

بعد پوری انگریزی عملداری [illegible] ساتھہ رحیم بہت سنگھہ
کے بعد بیٹا اوسکا کھڑک [illegible] شمسۂ مین
کھڑک سنگھہ مرگیا اور [illegible] بابا شہید مرگیا
اوسکی والدہ رانی چند کنور کو شہزادہ شیر سنگھہ ولد رنجیت سنگھہ نے باصلاح دہیان سنگھہ وزیر کے مسند نشین ہوئی تھی مروادالا بعد اسکے ۱۸۴۳ء مین شیر سنگھہ
خود بھی اجیت سنگھہ اور جیت سنگھہ سندہان والیا کی ہاتھہ سے قتل ہوا اور دہیان سنگھہ وزیر بھی اوسی روز مارا گیا پھر تو فوج خالصہ مین ایسی نااتفاقی
ہوئی کہ جس سکھہ سردار نے اونکو زیادہ تنخواہ اور انعام دینا قبول کیا اونسے جسے چاہا مروا ڈالا چنانچہ اسیطرح راجہ سوچیت سنگھہ اور راجہ ہیرا سنگھہ
کنور پشاورا سنگھہ سردار جواہر سنگھہ وغیرہ سکھہ سرداران کی لڑائیون نوبت بنوبت مارے گئے آخرکار باصلاح رانی چندہ والدہ دلیپ سنگھہ کی راجہ
لعل سنگھہ کو تخت نشینی پر بعہدۂ وزارت مقرر ہوا اور چونکہ اونکو بھی اپنی جانکا خوف تھا اسواسطے دربار مین مشورت ہوکر انگریزون سے تجویز لڑائی
کی ٹھہری اور فوجکو حکم ہوا کہ فیروزپور کو کوچ کرے ۱۸۴۵ء نومبر کو فوج روانہ ہوئی اور خیرہ سری سے خالصہ جیکی فتح بولاتے ہوے دریاے ستلج
بھی پار ہوگئی یہ خبر سنکر [illegible] لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل ہند نے ۱۳ دسمبر ۱۸۴۵ء کو ایک اشتہار جاری ہوا کہ جسکا مضمون مختصراً
یہ ہے فوج سکھون نے برخلاف عہدنامہ مورخہ سال ۱۸۰۹ء دریاے ستلج سے پار اترکر جنگ عبور کیا اس سبب سے علاقہ ابن رد ہی
ستلج ضبط ہوکر ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین شامل کیا گیا

حال قبضۂ انگریزان چونکہ افغانستان کے حصۂ مشرقی پر تسلط انگریزان بشمولیت صوبۂ پنجاب ہوا

کہنا مختصراً ذکر تبلی پنجاب مناسب نظر آیا جب سکھونکی طرف سے اسطرح ناگہان عہدشکنی ہوئی تب جسقدر جلد کیسے ممکن تھا نواب گورنر جنرل
اونسے سالار جنبش نے افواج قاہرہ کو جمع کرکے مقابلہ کا حکم دیا چنانچہ چار لڑائی مفصلہ ذیل ہوئی کہ اون چارون مین سکھونکی شکست
ہوتی رہی اول جنگ مدکی یہہ لڑائی ۱۸ دسمبر ۱۸۴۵ء کو ہوئی اور سترہ ضرب توپ سکھونکی انگریزون کے ہاتھہ لگین دوم جنگ فیروزشہر
۲۱ دسمبر سنہ مذکور کو یہہ لڑائی راجہ لعل سنگھہ سے ہوئی اور اوسمین تہتر ضرب توپ سکھہ میدانمین چھوڑ گئے سوم جنگ مقام آلی
وال جو ۲۸ جنوری ۱۸۴۶ء کو رنجور سنگھہ سے ہوا اور اس لڑائی مین بہت سکھہ دریا مین ڈوبے اور ترسٹے اور پچاس توپ انگریزونکی
قبضہ مین آئین چہارم مقام سبراون ۱۰ فروری سال مذکور لڑائی واقع ہوئی جسمین سکھون نے بالکل شکست پائی سردار شام سنگھہ
اٹاری والہ بھی اسی لڑائی مین مارا گیا اور واضح ہے کہ سکھون کے آپسمین نااتفاقی اور پھوٹ کی سبب سے انگریزونکو فتح نصیب
ہوئی ورنہ یہہ ممکن نہین تھا کہ انگریز باوصف اسقدر قلیل فوج کے ایسے عظیم لشکر پر ایسی جلدی فتحیاب ہوجاتے الغرض بعد شکست

اور بعد سخت لڑائیون کے انگریزون نے شہر غزنی مفتوح کیا اور غلام حیدر خان بالاحصار غزنی سے بذریعہ طناب اوتر کر قوم دردک
مین جا پناہ لی بعد فتح غزنی بارہ روز تک افغان انگریزون سے لڑتے رہے اس عرصہ مین شاہ شجاع الملک نے خانان غلزائی اور
دیگر سرداران قوم کیطرف خط بھیجکر طلب کیا اور سبکو فہمایش کری کہ انگریزونکو اس ملک سے کچھہ غرض نہین ہے صرف میری
کمک کیواسطے آئے ہین بعد انتظام کابل پشاور کی راہ ہندوستان کو واپس جاوینگے بلکہ اونکو خوش کرنیکے واسطے یہہ بھی
کہدیا کہ بعد فتح کابل خیبر کے راستہ پشاور پر حملہ کرکے سکھون سے ہمکو چھڑا دینگے یہہ خبر سنکر گو کہ اونکو صرف تسلی ہوئی بلکہ شاہ شجاع کے
آنے سے خوش بھی ہوئے اکثرون نے اوسکی اطاعت قبول کری اور حشری کا لشکر اپنے اپنے گھرون کو گیا ان لڑائیون مین شاخ
اندر قوم غلزائی کے بڑے ملک اپنے قوم کے لشکر کے سرگروہ سمیان سکندر خان وبخشی خان وسرانداز خان وعبداللہ خان وعبادل خان
تھے اور شاخ ترکی قوم ایضاً مین مرتضی خان ومیرزا خان وملکان سلیمان خیل ومہتر موسی وکوتہ خان تھے اور قوم توکین خواجہ نظر خان
واکرم خان ومیر عالم خان سرغنہ تھے اور رفارسی بالونکا سردار محمود خان اور قوم ہزارہ کا جعفر علی اور بختیار علی افسر تھا بعد رفع فساد
غزنی شجاع الملک بہمراہی فوج انگریزی کابل کو گیا اور دوست محمد خان بہمراہی چار سو سپاہی کے کوہستان کیطرف بھاگ گیا اور
محمد اکبر خان ولیعہد اوسکا بھی ترکستان کی طرف چلا گیا شیر علیخان اور محمد امین خان بھاگ کر علاقہ زرمت مین پناہ گزین ہوئے
شمس الدین خان اور محمد افضل خان اور سلطان خان قوم غلزائی مین بسبب بغاوت کیواسطے پھرتے تھے شجاع الملک
نے معرفت شیرین خان دوست محمد کو حیلہ اور فریب سے کابل مین طلب کیا اور انگریزونپر اوسکا بطور خود آنا ظاہر کیا جب
دوست محمد خان گرفتار ہوکر ہندوستان کیطرف بھیجا گیا تب قوم بارکزئی اور چہار خیل شاخ غلزائی جو رشتہ دار دوست محمد کے
تھے مستعد پیکار ہوئے ڈہائی برس کے آرام کے بعد دفعتاً فساد مچا باعث اس فساد عام کا جو اس ملک مین مشہور ہین درج
کیجاتے ہین اول آنکہ امیر دوست محمد خانکی گرفتاری سے محمد اکبر خان اور دیگر فرزندان اوسکے ہر قوم مین بطور روے آوری جاکر بدخواہ اور سرگروہ
اس ہنگامہ کے ہوئے دوسرے لوگ جو مشہور کرتے ہین کہ شاہ شجاع نے عبداللہ خان اچکزئی وامین اللہ خان نائب لوگری
ومہتر موسی خان اور عزیز خان ومحمد شاہ خان ملکان غلزائی وملان عزیز اخوندزادہ اوخانی وغیرہ سرداران قوم کو بلاکر پوشیدہ کہا کہ انگریز
تمہاری گرفتاری کی فکر مین ہین ہمکو بھی گرفتار کرکے مثل امیر دوست محمد خانکے جلاوطن کرینگے اور سبب اس بیہودہ فاسدکا یہہ تھا کہ وہ اپنی
بے اختیاری سے ناراض ہوکر سمجھا تھا کہ انگریز حکومت کو اپنے ہاتھہ مین رکھینگے بلکہ یہہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ حکم سرکار
کمپنی اور جانب ملک شجاع کا تیسرے یہہ امر کل افغانونمین اہل غرضون نے مشہور کردیا کہ انگریزون نے حکم دیدیا ہے کہ عورات
منکوحہ وغیر منکوحہ بھی فعل کی مختار ہین چاہین جس سے رہین اور چونکہ افغانونمین آزادی عورات مثل قتل ناگوار سخت ہے اسواسطے گھبرا گئے پیچھے
عورات خانگی کی آمدورفت کمپ انگریزی مین باعث زیادہ تر غیرت اور خرابی اور کینہ توزی اور تنفر طباع مخلوق کی ہوئی اوسپر ستم زاید یہہ
شہر کابل مین متصل باغ شاہ ایک خانقاہ سید مہدی آتش نفس کی مشہور ہے اوسمین بدون اطلاع افسران اعلی چند سواران رسالہ
انگریزی گھوڑے باندھے تھے اس زیارت کے اکثر باشندگان نواح کابل معتقد تھے جنکو یہہ زیادتی سخت ناگوار گذری ایسے
وقت مین محمد شاہ خان جہاد خیل نے ایک روز صبح اوٹھکر مشہور کیا کہ آج رات خواب مین یہہ بزرگ مجھکو کہتا تھا کہ باوجود موجود ہونے
اسقدر مریدے مرید مسلمانونکے میری مزار کی اسقدر بے ادبی ہوئی ہے اب فوراً تلوار پکڑکر ان دشمنونکو ملک سے نکالدو فتح تمہاری ہوگی
اس خود تراشی بات نے بڑا اثر کیا اور بلوہ شروع ہوگیا اکثر فوج سرکاری کابل مین تباہ ہوگئی سکندر برنس صاحب مارے جانیکے بعد باقی ماندہ
جو جلال آباد کیطرف روانہ ہوئے تھے اونپر محمد شاہ خان وغیرہ خانان غلزائیون نے اپنی قوم اور دیگر اقوام کا لشکر جمع کرکے بمقام تیزین اور گندمک

واسطے استقبال شاہ شجاع کے بھیجی گئی دوست محمد خان نے بخارا مین جا کر شاہ بخارا سے مدد مانگی تھی الا والی بخارا نے بجاے مدد کے
اوسکو قید کر لیا ماہ اگست ۱۸۳۹ع کو قید سے بھاگ کر اور کچھہ فوج جمع کر کے متصل بامیان اور دوسری دفعہ قریب درۂ غوربند انگریزی فوج
سے مقابلہ ہوا اگر دونون دفعہ شکست کھائی تب لاچار ہو کر صرف ایک آدمی کے ساتھہ کابل مین چلا آیا اور اپنے آپکو سپرد افسر فوج انگریزی کر دیا اور
وہان سے ہندوستان کو بھیجا گیا پیشگاہ گورنمنٹ ہند سے دو لاکھہ روپیہ سالانہ پنشن اوسکا مقرر ہو کر لودیانہ مین رہنے کا حکم صادر ہوا بعد اسکے
افغانستان مین تھوڑی تھوڑی لڑائی ہوتی رہی ماہ اکتوبر راستہ درمیان کابل اور جلال آباد کے افغانون نے بند کر لیا تب ایک
دستہ فوج زیر کمان جنرل سیل صاحب واسطے کھولنے راستہ کے کابل سے جلال آباد کو بھیجا گیا جنرل مذکور دلاورانہ لڑائی کے بعد
جلال آباد مین پہونچ گیا الا وہان پھر محصور ہو گیا اس موقعہ پر سب افغانستان مین بغاوت کا جھنڈا کھڑا ہو کر ہر طرف سے فساد شروع ہوا
دوم ماہ نومبر ۱۸۴۱ع کو سر الکزنڈر برنس صاحب شہر کابل کے اندر مارا گیا اگر اوس وقت کماندر فوج متعینہ کابل اوس مفسدہ کا تدارک کرتا
تو اسقدر دشواری پیش نہ آتی مگر دو دلی مین پڑ جانے سے وہ وقت ہاتھہ سے جاتا رہا اور پیچھے محمد اکبر خان خلف دوست محمد خانکے دغاباز
وعدون پر اعتبار کرنے سے یہہ نتیجہ نکلا کہ ششم ماہ جنوری ۱۸۴۲ع کو جو چار ہزار پانسو لڑائی والے سپاہی اور بارہ ہزار بہیر کے لوگ
کابل سے ہند کیطرف روانہ ہوئے اونمین سے بباعث پڑنے برف اور دغابازی محمد اکبر خانکی جلال آباد مین صرف ایک ڈاکٹر صاحب
زندہ پہونچا یہہ حسرت افزا خبر لائے غزنی اور قندہار مین بھی فساد ہوا اور طرفہ یہہ ہوا کہ صفدر جنگ جسکے باپ شجاع کو انگریز
افغانستان کا مالک بنانے آئے تھے وہ بھی جنرل ناٹ صاحب کی لشکر سے قندہار مین لڑا مگر شکست پائی شاہ شجاع کسی
انتظام کے واسطے قلعہ بالاحصار واقع کابل سے نکل کر باہر جاتا تھا کہ دوست محمد خان کے جانب دارون نے کمین لگا کر اوسپر چند
بندوقین چلائین جنمین سے دو اوسکو نازک جگہہ پر لگین اور فوراً مر گیا اس عرصہ مین بجاے لارڈ آکلنڈ صاحب لارڈ ایلنبرا صاحب
گورنر جنرل ہو کر ہندوستان مین آیا اور اوسکی دانست مین بسبب مارے جانے شاہ شجاع کے یہہ امر مناسب نظر آیا کہ
افغانستان کی سلطنت مین کچھہ دخل نہ دیا جاوے رعایا اس ملک کی جسکو چاہے بادشاہ بنالے لیکن اتنا حکم دیا کہ جنرل ناٹ صاحب
قندہار سے جا کر اکبر خان کو کابل سے نکال دین اور قیدیان انگریز کو واپس لیکر گڑھی ہاے متعلقہ کو مسمار کرا کے فوج سرکاری واپس چلی آوے
چنانچہ ماہ ستمبر ۱۸۴۲ع کو بعد کئی لڑائیون کے جنرل پالک صاحب کابل کو پہونچا اور جنرل ناٹ صاحب بھی بعد مسماری دیوارہاے قلعہ قلات
و قلعہ [illegible] و گرشیک و غزنی کابل مین داخل ہوا صالح محمد خان نے جسکے سپرد محمد اکبر خان کے حکم سے قیدیان انگریز تھے بیس ہزار نقد اور
ایک ہزار ماہواری پنشن لینا کر کے سب قیدی انگریز جنرل صاحب کے لشکر مین پہنچا دیئے اور محمد اکبر خانکو کوہستان کابل سے پرے تک
بھگا دیا گیا اور اسطرح گئی ہوئی بات کو فتح مندی کے نام سے انگریز دوبارہ حاصل کر کے کابل سے واپس ہوے اور ششم ماہ نومبر ۱۸۴۲ع کو
[illegible] مین آ پہونچے بعد ازان دوست محمد خانکو مع اوسکے سب ہمراہیان کے بمنظوری شرائط دوستی رہا کر دیا اور افغانستان کا یہہ معاملہ طے ہوا

حال اس جنگ کا جسطرح افغانستان مین مشہور ہے گو کتابی بیان اوپر لکھا گیا مگر افغانستان مین اسطرح مشہور ہے

کہ جب [illegible] فوج انگریزی براہ قندہار افغانستان مین گرم ہوئی اور اوسکے ساتھہ آوازہ فوج کشی سکھان از راہ پشاور مشہور ہوا اسطرح
[illegible] شاعران فضول نے بزبان پشتو و فارسی اس مضمون کے شعر کہنے شروع کیئے کہ مسلمانون تلوار ہاتھہ مین پکڑو
[illegible] سے سپاہ مخالف دین حملہ آور ہے اس مضمون شاعرانہ نے لوگون کے دلپر اثر کیا اور علماء نے
[illegible] اور ترغیب جہاد کی وہ بدعت شروع کی بسبب تعصب مذہبی لوگونکا مزاج خون ریزی کیطرف مائل ہوا
[illegible] مقابلہ کے واسطے چودہ ہزار سوار اور تین ہزار پیدل مسلمان علاقہ مغرب نواح غزنی مین جمع ہوئی

دوست محمد خان والی کابل کی صلاح ظاہر اگرچہ نہین معلوم ہوتی تھی اسواسطے لارڈ آکلنڈ صاحب گورنر جنرل ہند نے میجر سکندر برنس صاحب کو
کابل مین بھیجا کہ امیر کابل کا مطلب دریافت ہو گر دوست محمد خان کا ارادہ کچھہ اور تھا اوسنے بسبب پہونچ جانے وکیل ایرانی کے برنس صاحب کو
ایک گول مضمون کا خط دیکر رخصت کیا بجواب اوس خط کے گورنر جنرل صاحب ہندوستان نے دوست محمد خان کو لکھا کہ واسطے صلح ہمراہ رنجیت سنگھ
کے سرکار انگریزی مدد مناسب دیویگی اور تمکو بدستور اپنے ملک مقبوضہ پر بحال قائم رکھیگی الا اس شرط سے کہ افغانستان کے مغربی ملکونسے
کچھہ تعلق نرکھو اس خط کا دوبارہ کوئی جواب نہ آیا اوسوقت ایسا قیاس کیا گیا تھا کہ اس یورش مین ہرات ضرور ایرانکے قبضہ مین آویگی اور سب مغربی
ملک شامل ہو کر روس کے تابعدار ہوجاوینگے اور پھر ہندوستان مقبوضہ انگلستان کے ساتھہ مزاحمت کرنیکا احتمال تھا اس سبب سے ضرورت
معلوم ہوئی کہ مغرب والون کے امورات مین کچھہ مداخلت کیجاوے حالانکہ شاہ روس بار بار لکھتا تھا کہ اس فساد سے کچھہ ہماری مراد نہین ہے
اور ارادہ ہند کا تو خود نا ممکن ہے شاہ شجاع وعدہ دار اور حقدار تھا سلطنت کابل کا اور ایسا سمجھا گیا تھا کہ افغانستان کے سب لوگ اوسکے
خواہان ہین اور اوسکے دوست بہ نسبت بارکزیونکے زیادہ اور زور آور ہین اور نیز رنجیت سنگھ کیجبہ اوسوقت دوست محمد سے لڑ رہا تھا شاہ شجاع کے ساتھہ
دوستی تھی اس خیال پر کہ اگر انگریز شاہ شجاع اور رنجیت سنگھ کے شامل ہونگے تو شجاع الملک کو آسانی سے افغانستان کی تخت پر بٹھا سکین گے
اور تب افغانستان گورنمنٹ ہند کے تابع ہوگا اور مابین ہندوستان اور مغربی سلطنتونکی روک ہوگی اس مراد سے ۲۶ ماہ جون سنہ ۱۸۳۸ع کو بمقام
لاہور مابین ہرسہ فریق یعنی گورنمنٹ انگریزی اور رنجیت سنگھ و شاہ شجاع کے ایک عہدنامہ تحریر ہوکر ہرسہ کیجانب سے دستخط کیا گیا اوس عہدنامہ
کی روسے ایک فوج انگریزی بنگال احاطہ سے کہ دریاے سندھ کیطرف روانہ کی گئی اور وہان اوس سے کچھہ فوج پریزیڈنسی بمبئی کی بھی شامل ہوئی
اس مدت کے مابین محمد شاہ ایرانی ہرات کی تسخیر مین مصروف رہا چنانچہ ۲۴ تاریخ ماہ جون سنہ ۱۸۳۸ع کو حسب تعلیم ایلچی روس کے ایرانی فوج نے ہرات پر
بڑی جوانمردی سے حملہ کیا لیکن نقصان کثیر اوٹھا کر شکست کھائی اور افغانون نے تلوار اوٹھا کر خندق سے اوترا انکو دور تک بھگا دیا لشکر
ایرانی نے پھر بدستور ہرات کا محاصرہ کر لیا تب ۱۰ جولائی سنہ مذکور کو مستر مکنیل صاحب ایلچی انگلستان نے کرنیل اسٹاڈرٹ صاحب کو بہ پیغام سے
شاہ ایرانکے پاس بھیجا کہ اگر ہرات پر اور دست اندازی ہوگی تو ہمین شاہ انگلستان کی ناراضی ہوگی یہ پیغام والی ایران پر مؤثر ہوگا ۱۴ اگست کو اوسنے
واپس جانا منظور کیا اور نہم ستمبر سنہ ۱۸۳۸ع کو اپنے ملک کو روانہ ہوا لیکن کامران کے ساتھہ اوسنے کچھہ انتظام صلح و سازش نکیا شاہ روس نے
اپنا ایلچی واپس بلا کر اوسکی عوض مین دوسرا ایلچی مقرر کیا اور عہدنامہ سرداران قندہار نا منظور کرکے انگلستانکو اطلاع لکھبھیجی اور چونکہ پہلا مانچوین
تاریخ سنہ ۱۸۳۸ع کو یہ واجب مشہور تھا کہ فوج انگریزی افغانستان آتی ہے تو اس سے پایا جاتا ہے کہ شاہ روس کو فوج انگریزی سے کچھہ مزاحمت کر
منظور نہین ہے الغرض انگریزی فوج نے براستہ سندھ و بلوچستان امیران سندھ کے ٹھٹھہ کو بزور شمشیر مطیع کرکے ۲۲ فروری سنہ ۱۸۳۹ع
اوکیس ہزار تین سو پچاس سپاہی نے اور چھہ ہزار فوج شاہ شجاع نے بمقام سیوان سے براستہ درہ بولان قندہار کیطرف کوچ کیا
بسبب کمی پانی کے بہت سی تکلیف اوٹھا کر چہارم ماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ع کو قندہار مین پہونچے وہانکے سردار بھاگ گئے اور ہشتم ماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ع کو شاہ
شجاع بمقام قندہار دوبارہ تخت افغانستان پر بٹھایا گیا بعد قیام چھہ ہفتہ کے ایک بڑا دستہ فوج کا براہ ترنک غزنی کو روانہ ہوا اور سخت مقابلہ
کے بعد ۲۳ تاریخ ماہ جولائی سنہ ۱۸۳۹ع کی صبح کو سپاہ انگریزی نے دلاورانہ حملہ کرکے دروازہ کو باروت سے اوڑا دیا اور شہر غزنی تسخیر
کیا گیا دوست محمد خان یہ حال سنکر حیران ہوا اور فوراً صلح کی درخواست کری الا جو شرایط صلح سرکار انگریزی نے بیان کرے
اونکو بسبب زیادہ سخت ہونیکے منظور نکرسکا اور مقابلہ سے عاجز آکر ترکستان کیطرف بھاگ گیا توپخانہ اوسکا لیا گیا اور فوج فتح یاب
فتح کی نوبتی بجاتی ہوئی کابل مین داخل ہوئی اور سوائے بعضے سرداران قوم غلزائی سب ملک تابعدار ہوگیا بالظہور آثار امن سے
جنرل سر جان کین صاحب بعد فتح قلعہ قلات ہمراہی ایک فوج کے اٹک کے راستہ ہندوستان کو واپس گیا اور کچھہ فوج کابل مین

ہارا گیا اگر ہری سنگہ کی دو دو لیسے تو عظیم خان درانی بھاگ گیا اور ۱۷ مارچ ۱۸۲۵ء پیر پشاور سکھوں کے قبضہ مین آیا ۱۸۲۶ء ضلع بنوں مین
فوج سکھان آئی ۱۸۱۹ء مین سید احمد صاحب ایک شخص ہندوستانی نے جہاد کا جھنڈا کھڑا کر کے ملاقہ یوسفزئی ضلع پشاور
قبضہ کرلیا اوس وقت سے مقام ستانہ واقع دامن کوہ مہابن کنارہ مغربی دریاے سندہ مجاہدوں کا قرارگاہ بن گیا ۱۸۳۱ء کو وہ سید سکھو
لوگ میا صاحب کہتے تھے مقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ بعد چند لڑائیوں کے سکھون کے ہاتھ سے راہی ملک بقا ہوا اوسکے بعد افغانستان کا
حصہ شرقی جسمین اب پشاور اور ہزارہ اور ڈیرہ جات ہے قبضہ سکھان مین رہا مگر سواے پشاور کے اور اضلاع مین اونکا مستقل
قبضہ اور عملداری نہیں ہوئی پشاور مین بھی دوست محمد خان کے بھائی سلطان محمد خان کو مدام علاقہ ہشتنگر دوآبہ کوہاٹ سکھوں
نے قائم رکھا اسی سلطان محمد خان نے اپنے منصوبہ بازی سے امیر دوست محمد خان کا ارادہ جہاد ہمراہ سکھان پورا ہونے نہ دیا
رنجیت سنگہ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ با وجود دانائی اور دلاوری کے اوسکو زمانہ آئندہ کا فکر کچھ نہیں تھا اپنی زندگی تک نام کے بڑھانے
ہر طرح ساعی رہا الا ایسا انتظام کوئی نکر سکا کہ بعد انتقال اوسکے نام آ ا اٹک کے غربی اضلاع پر حملہ کرنے سے اوسے بہت نقصان اوٹھایا
سواے فوج زرکثیر کے ہری سنگہ دلاور سپہ سالار کا مارا جانا کسی اور نقصان سے کم نہین تھا اگر مہاراجہ مآل کار کو سوچتا تو اوسکی
ریاست کیواسطے اٹک یعنی سندہ کا دریا سرحد معقول حد تھی اس نقصان کے سبب سے رنجیت سنگہ کا ایما معلوم ہے
کہ ہری سنگہ سے پیر گلے مین اودستر ہو کے مابین پشاور و ڈالا جاوے

حال فوج کشی انگریزان سلطنت کابل یعنی مغربی افغانستان پر

تا ہنوز ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سو غیر ملک کی ریاست مین دخل دیا مناسب اور ضروری سمجھا جاوے کوئی معلوم نہیں ہوا الا اوس وقت جو
امور باعث فوج کشی ہوئی وہ مختصر اندراج کیے جاتی مین جب سکھوں کا افغانستان شرقی پر قبضہ کرلیا تو دوست محمد خان پشاور کو پھر فتح کرنا چاہتا
تھا اگرچہ اوسکو اکیلا اس مہم مین کامیاب ہونیکی امید نہیں تھی اسواسطے شاہ ایران اور بخارا کے بادشاہ سے مدد خواہ ہوا ایران مین بعد وفات
فتح علیشاہ کے مرزا عباس کا بیٹا محمد شاہ بادشاہ تھا یہہ نوعمر بادشاہ اپنے باپ متوفی کے ارادہ فتح ہرات کو دل پورا کرنا مانگتا تھا اور ایسا
احتمال گذرا تھا کہ بعد فتح ہرات کے افغانستان پر دریاے اٹک تک ایرانیوں کا قبضہ ہو جاویگا اور قبل اسکے ایرانیون نے شاہ روس کے دباو
کے سبب سے شاہ انگلستان سے مدد مانگی تھی اور اس مراد سے کہ شاہ ایران اپنے ملک کو باہر کے حملہ سے بچا رکھی نہ یہہ کہ دباہر کے ملکوں پر حملہ کری
انگلستان سے کچھ زر نقد اور چند لائق افسر واسطے سکھانے قواعد فوج ایرانی کو امداد بھیجی گئی تھی اور سے خدیو انگریزی سیکھکر فوج ایرانی اگرچہ پہلے کے
مقابلہ کے لائق نہین ہوئی تھی الا در حال افغانستان کے لوگوں سے بہتر تھی جب محمد شاہ نے ارادہ فتح ہرات کیا تو شاہ روس کی اجازت ضرور تھی
انگلستان چاہتا تھا کہ شاہ ایران فتح افغانستان کا ارادہ نکرے الا اس نے حسب صلاح و ترغیب ایلچی روس مصمم ارادہ یورش ہرات کرکے ۱۸۳۶ء مین
ہرات و کابل و قندہار فوج جمع کری اور چونکہ قبل اسکے باہم روس و ایران کے اتفاق تھا اور اس یورش کے ارادہ مین ایلچی روس صلاح کار اور
اس امر کا ہوا دین باعث بجا شبہ تھی کہ روس کی مراد کچھہ اور ہوگی اوسی عرصہ میں سرداران قندہار نے جو دوست محمد خانکی بھائی تھے ایک
وکیل سمجھا یا شاہ ایران کے پاس بھیجا کہ بعد یورش اس طرح کے ہم تمہاری شامل ہو کر بادشاہ کیطرح بلخ تک فتح کرتے ہوئے جاوینگے یہہ وکیل
ہرات کو بادشاہ نے رکھا اور عہدہ ہمراہ سرداران قندہار منظور کیا اگرچہ وزیر شاہ ایران کا ایلیس صاحب ایلچی انگلستان سے کہتا تھا کہ یہہ معتبر و دانا ہے
ارادہ ہندوستان پر یورش کرنیکا شاہ ایران کو نہیں ہے الغرض ماہ ستمبر ۱۸۳۶ء مین شاہ ایران ہرات کیطرف لشکر لیکر کوچ کیا شاہزادہ
والی ہرات نے اپنا وکیل واسطے صلح کے بھیجا اور ایلچی انگلستان نے بھی سلطوری صلح کی صلاح دی اک اصرار سے کہا گئی روس
شاہ اور مخالف صلاح دینے سے نامنظور ہو کر ملتوی یا کوچ فتح کرکے فوج ایرانی مقابل ہرات

یہہ خبر جب شاہ شجاع نے پشاور مین سُنی اور کابل پہونچکر اوس سید بیگناہ کو قتل کردیا اسکا اثر شہر کابل اور اوسکی نواح اور افغانان جو اوس سید کے معتقد تھے یہہ حال دیکھہ کر شجاع سے بالکل برگشتہ ہوگئے اور شورش عظیم برپا کری شاہ شجاع نے ایسی حالت مین استقامت اپنی افغانستان مین مشکل سمجھکر ۱۸۰۹ء کو سلطنت افغانستان سے بیدخل ہوکر پنجاب کو آیا دوسری طرف شاہزادہ کامران نے بمقام حیدر خیل متصل غزنی وزیر فتح خان کو نابینائی کی سزا تھوڑی سمجھکر بڑی عقوبت اور ناخداترسی کے ساتھہ قتل کرادیا اوسکے قتل ہوتے ہی سب افغانون نے خاندان سدوزائی کو ایک بار دشمن قرار دیکر بغاوت کا جھنڈا بلند کیا محمود اور کامران اون سے عہدہ برآ نہو سکے اور ہرات کو چلے گئے وہان چند عرصہ کے بعد محمود نے وفات پائی اور صوبہ ہرات مین کامران حاکم ہوا

حال حکومت قوم بارکزئی

بعد خرابی خاندان سدوزائی سردار پائندہ خان بارکزئی کے بیٹون نے کابل غزنی قندہار پشاور آپس مین تقسیم کیا کابل اور غزنی امیر دوست محمد خان کے حصہ مین آئی اگرچہ فی الحقیقت سبکا سرگروہ تھا ان فسادون مین سلطنت افغانستان کی یہہ صورت قائم ہوئی اٹک سے شرقی ملک مع کشمیر رنجیت سنگھ نے دبائی اور بلخ شاہ بخارا نے اپنی سلطنت کے شامل کرلی اور امیران ملک سندھ بہی علیحدہ ہوگئے صرف ہرات کامران فرزند محمود شاہ کے قبضہ مین رہی باقی افغانستان پر بارکزئی قابض ہوگئے شاہ شجاع بعد اخراج کے رنجیت سنگھ والی لاہور سے جواہر کوہ نور چھین کر ۱۸۱۳ء کو لودہیانہ کی چھاونی مین انگریزونکے پاس پناہ طلب آیا سرکار انگریزی نے رحم کھا کر چار ہزار ماہواری پنشن اوسکا مقرر کردیا لیکن شاہ شجاع جسکے دماغ مین سلطنت کی بو سمائی ہوئی تھی ہمیشہ ارادہ فتح افغانستان کا رکھتا تھا اس مراد سے بتاریخ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۳ء کو رنجیت سنگھ سے ہم صلاح ہوکر دونون نے ارادہ فتح افغانستان عہدنامہ تحریر کیا انگریزون نے صرف چار ماہ کا اندوختہ پنشن پیشگی دیدیا علاوہ اسکے اپنی طرحکا دخل یا شمولیت اس عہدنامہ مین نکری شاہ شجاع رنجیت سنگھ کی صلاح سے براستہ ملک سندھ امیران سندھ کو سیدہا کرتا ہوا قندہار مین پہونچ گیا شہر قندہار کو فتح کرکے قلعہ کو محاصرہ کرر کھا تھا امیر دوست محمد خان بہت تمام ایک فوج جمع کرکے قندہار مین آپہونچا کہندل خان وغیرہ سرداران قندہار بھی مجبوری سے نکلکر اوسکی شامل ہوئے شاہ شجاع بعد مقابلہ کے شکست کھا کر ہرا تکو گیا مگر آخر کو پھر کر ہندوستان مین واپس آیا

حال تسلط سکھان اوپر حصہ شرقی افغانستان

سکھونکی قوم سے وہ شخص جسنے شہرت بڑی پائی رنجیت سنگھ ابن مہاسنگھ تھا یہہ صاحب اقبال سردار ۱۷۸۰ء مین پیدا ہوا جب چھوٹا تھا تو چیچک اسقدر نکلی کہ زیست کی امید منقطع ہوگئی تھی آخر صحت یاب ہوا الا اس عارضہ سے ایک آنکھہ جاتی رہی ۱۷۹۷ء مین شاہزمان بادشاہ کابل نے ملک پنجاب پر حملہ کیا اور ۱۷۹۹ء مین لاہور سے واپس چلاگیا اوسوقت رنجیت سنگھ نے توپین اوسکی دریای جہلم سے نکلوادین اس خدمت کے عوض مین شاہزمان نے اوسکو اجازت دی کہ تم لاہور پر قبضہ کرلو اس عہد مین اجیت سنگھ وغیرہ لاہور پر قابض تھے رنجیت سنگھ نے اجازت شاہی کی دعوے سے اپنی اور اپنی ساس کی فوج لیکر لاہور فتح کرلیا رفتہ رفتہ کشمیر اپنی ملک کی حدود کو بڑہاتا تھا ۱۸۱۳ء مین اٹک کا قلعہ افغانون سے خرید لیا ۲ جنوری ۱۸۰۹ء شاہ شجاع سے جو افغانستان سے بیدخل ہوکر آیا تھا رنجیت سنگھ نے ملاقات کری مگر بیمروتی اور طمع کی راہ سے جواہر کوہ نور جبراً اوس سے چھین لیا بالآخر ۱۸۱۸ء مین بذات خود فوج ہمراہ لیکر اٹک سے ہٹ کر قلعہ خیرآباد و جہانگیرہ کو فتح کرتا ہوا ۲۰ نومبر کو پشاور مین پہونچا یار محمد خان بھائی دوست محمد خان تاب مقابلہ نلا کر خیبر کی طرف ہٹ گیا لیکن بعد واپس آنی رنجیت کے اوسنے پھر پشاور پر قبضہ کرلیا ۱۸۲۱ء مین قلعہ منکیرا و لیہ فتح کرکی نواب منکیرا کو ڈیرہ اسمعیل خان کا علاقہ دیا ۱۸۲۳ء مین والی پشاور کی زیادتی کی اصلاح منظور تھی سپہ سالار کی لشکر روانہ ہوا اور وہان سخت لڑائی ہوئی جسمین پھولا سنگھ اکالی

سے جو حقیقی بھائی شاہزمان کا تھا بہ امانت حافظ شیر محمد خان بامی زئی ابن شاہ ولی خان مشہور وزیر احمد شاہ کی نواح خیبر سے بہت فوج
جمع کرکے محمود شاہ پر حملہ لایا اور غالب آکر اوسے قید کرلیا اور چاہا کہ بعوض شاہزمان اپنے حقیقی بھائی کے اوسکو نابینا کرے مگر شاہزمان نے
اس گناہ کبیرہ سے منع کیا کیونکہ پہلے بایون اپنے حقیقی بھائی کے بدلے مین محمود نے شاہزمانکو نابینا کیا جسکا معاوضہ پورا ہوچکا تھا چار سال
چند ماہ شاہ شجاع نے باستقلال سلطنت کرکے عطا اللہ خان صوبہ کشمیر پر جو باغی ہوگیا تھا چڑھائی کی اور وہان بادشاہ خود مغلوب ہوکر آگیا
تب محمود شاہ نے قید سے رہائی پاکر افغانستانکو اپنے زیر فرمان کرلیا اور صوبہ ہرات حاجی فیروز الدین کو عطا کیا اتنے مین شاہ شجاع کشمیر سے
رہائی پاکر پشاور اور کابل مین بادشاہی کرنے لگا اب افغانستان مین گویا دو بادشاہ بن بیٹھے ایک محمود دوسرا شجاع آخر الذکر نے چند عرصہ تک
شجاعت کرکے محمود کو آوارہ کردیا الآخر کو بعد بہت سے فسادونکے باعث زور پکڑ جانے بارکزیونکی شاہ شجاع لاچار ہوکر شجاعت کو چھوڑ
مستقل جگہ سے بیدخل ہوا اور جہان موقع ملا ادھر ادھر حملہ کرتا رہا ۱۸۱۳ء مین وزیر فتح خان نے عطا محمد خان صوبہ دار کشمیر پر
اسی سبب سے چڑھائی کی کہ وہ شجاع کا ہمراز اور محمود سے باغی تھا بعد لڑائی کے غالب آکر وزیر فتح خان نے عطا محمد خان کو قید
کرلیا اوسکے بھائی غلام محمد خان نے لاہور مین جاکر حسب مرضی رنجیت سنگہ اپنے چھوٹے بھائی جہاندار خان قلعہ دار اٹک کو لکھہ بھیجا کہ
سکھون پر قلعہ کو بیچ دو چنانچہ اوسنے ایک لاکھہ روپیہ کے عوض قلعہ مذکور فروخت کردیا ۱۸۱۳ء سے رنجیت سنگہ کے قبضہ مین اٹک سے شرقی ملک
آگیا یہہ خبر سنکر وزیر فتح خان اور دوست محمد خان استرداد قلعہ اٹک کیواسطے فوج لیکر روانہ ہوئے ۱۸۱۳ء رنجیت کی تیس ہزار فوج سے مقابلہ
ہوا سکھون نے فتح پائی جب درانی واپس ہوکر کابل کو گئے تو وہان خبر پہونچی کہ نواب عبد الجبار خان صوبہ دیرہ غازی خان پر شاہ شجاع نے
بہمراہی شاہزادہ حیدر حملہ کیا مگر شکست کہائی اس عرصہ مین خبر آئی کہ فوج شاہ ایران واسطے لینے ہرات کے چلی آتی ہے علاوہ اسکے
شاہزادہ کامران نے اپنے باپ محمود شاہ کو باغوا کرکے اسبات پر آمادہ کرلیا کہ ہرات حاجی فیروز الدین سے لیکر کامرانکو دیجاوے ان دو مہم
کے واسطے وزیر فتح خان مع دوست محمد خان ہرات کیطرف روانہ ہوا دوست محمد خانکو جو اوسوقت بھی منصوبہ بازیمین یکتا تھا ہرات مین چھوڑ کر
خود وزیر فتح خان مع دوست محمد خان اور حاجی خان کاکڑ فتح علیشاہ قاچار والی ایرانکے تین لاکھہ لشکر سے لڑائی کیواسطے آگے کو بڑھا اور
لڑائی مین فوج ایران کو شکست دیکر مشہد تک اونکا تعاقب کیا دوسری طرف ہراتکو دوست محمد خان نے مفتوح کرکے بصلاح فتح خان حاجی
فیروز الدین کو اس جرم پر کہ اوسنے بوقت آوارگی محمود شاہ کی اوسکی مدد نہین کی تھی قید کرلیا اور اپنی جبلی طمع سے حرم سرائے شاہی کو
بھی تاراج کیا اور علاوہ اس بیمروتی کے یہہ گستاخی کی کہ شاہزادہ محمد قاسم کی بیگم جو خواہر شاہزادہ کامران کی تھی اوسکا ازاربند جو قیمتی دو لاکھہ کا
ہوا شاہزادہ نے پوشیدہ کرلیا تھا بواسطہ خواجہ سرایان جبراً دوست محمد خان نے لے لیا اوس عصمت پناہ نے اپنی بھائی کامران کے پاس
وہ شلوار ازاربند کشیدہ بے عزتی اور بے پردگی کے استغاثہ کیواسطے بھیجدی کامران نے نہایت تند ہوکر بدلہ لینے کیواسطے قسم کھائی اور
جب فتح خان نے یہہ ناگوار حال سنا تو اوسنے بھی دوست محمد خان کو بہت ملامت اور تہدید لکھی کہ بوقت واپسی مین تمکو زندہ نہین چھوڑونگا
اسی خوف سے دوست محمد خان بھاگ کر محمد عظیم خان کے پاس کشمیر مین چلا گیا شاہزادہ کامران نے جسکے دل مین پہلے سے ہی فتح خانکے
جاہ و اقبال کا خدشہ تھا اس خیال سے کہ یہہ بے ادبی نسبت حرم سرائے شاہی بصلاح وزیر فتح خان واقع ہوئی ہے اوس دلاور
سردار کو جو شمار فوج ایران کی ہزیمت دیکر خود بھی زخمی ہوا تھا بمقام ہرات نابینا کردیا جب فتح خان وزیر بحالت کوری قندہار مین پہونچا تو
محمود شاہ نے شاہ دوست کیاس مالین دیکہ کیا باہر افسوس کیا یہہ ظلم لیکر قوم بارکزئی خصوص پسران پایندہ خان نے جو بیست و کس
صاحب عزم جوان تھے یہہ صلاح کی کہ شاہ شجاع وغیرہ خاندان سدوزئی کا بالکل استیصال کرکے خاندان درانی سے کوئی بادشاہ
ہونے نہ دین اور سید میرزا عظ کہ جو سادات صحیح النسب سے ہے اوسکو افغانستان کا بادشاہ بناکر سب اوسکی اطاعت کرین

سپہ سالار کابل کو آیا تو عبد الخالق نامی درانی نے داعیہ سلطنت کرکے فساد مچایا اور لڑائی مین شکست کھا کر پکڑا گیا اور تیمور کے حکم سے نابینا ہوا اسی ہنگامہ کی خدمات سے خوش ہوکر پاینده خان بارکزئی کو تیمور شاہ نے خطاب سرفراز خان عطا کیا یہہ بادشاہ اکثر بموسم زمستان پشاور مین اور تابستان کابل مین رہتا تھا فیض اللہ خلیل رئیس پشاور بغاوت کرکے مع اپنے بیٹے کے قتل ہوا دو دفعہ اس بادشاہ نے پنجاب پر یورش کرکے سکھونکو نصیحت کری اور ارسلا خان مہمند سکنہ ڈہکا کو باوجود عہد امان قتل کرکے اپنے قول کو داغ لگایا اور فتح خان عمان خیل طاہر خیلی رئیس کوہ کھنڈ مگر فیض طلب خان محمد زئی کے اعتبار پر جب حاضر ہوا تو وہ بھی ہلاک کیا گیا تیمور نے تیئیس ۲۳ سال سلطنت کرکے شب ہفتم ماہ شوال ۱۲۰۷ ہجری مطابق ۱۷۹۳ عیسوی رخت ہستی اس جہان سے اوٹھایا اور کابل مین مدفون ہوا

شاہ زمان

تیمور شاہ کی بہت اولاد تھی مگر اونمین سے جو مشہور ہین اونکی تفصیل یہہ ہے ہمایون جو سب سے بڑا تھا دوم محمود سوم شاہ زمان چہارم عباس پنجم شجاع الملک ششم شاپور ہفتم حاجی فیروز الدین بعد وفات تیمور کے اوسکا تیسرا بیٹا شاہ زمان امراون کی صلاح خصوص پاینده خان بارکزئی والد دوست محمد خان کی اعانت سے تخت نشین ہوا ہمایون قندہار اور محمود ہرات کے حاکم تھے یہہ خبر سنکر ہمایون نے اعتراض کیا اور لڑائی کرکے بھاگا مگر لیہ ویرہ اسمعیل خان مین نواب محمد خان سدوزئی کے ہاتھ سے گرفتار ہوا اور شاہ زمان کی حکم سے اوسکی دونو آنکھین نکالی گئین شاہ زمان سادہ لوح بادشاہ تھا اوسکے عہد مین بارکزئیون نے زور پکڑا پاینده خان بارکزئی مختار کل بنگیا اور خاندان سدوزئی پر وبال نے قدم بڑہایا بھائیونکی نا اتفاقی نے زیادہ تباہی ڈالی پاینده خان کی صلاح سے اکثر سرداران درانی بتہمت سازش ہمراہ شاہ محمود قتل ہوئے اس باعث ارکان سلطنت و سرداران قوم پاینده خان سے بیزار تھے خصوص رحمت اللہ کامران خیل سدوزئی جسکا خطاب وفادار خان اور وزیر الممالک تھا زیادہ تر در پے خرابی پاینده خان کے ہوا اور بادشاہ کو اس بات سے کہ وہ شاہ شجاع الملک سے مشورہ کرکے شاہ زمانکو معزول چاہتا ہے پاینده خانکے قتل پر آمادہ کیا چونکہ پاینده خانکو بادشاہ کے مخالف ارادہ کی اطلاع ہو گئی تھی اور اسلیے فرزندان فتح خان وغیرہ نے گرشک اپنے اصلی وطن کیطرف بھاگجانیکی صلاح بھی دی مگر اوس دلاور سردار نے مغروریسے عار سمجھکر یہہ ارادہ ناپسند کیا شاہ زمان نے ناعاقبت اندیشی کرکے پاینده خان ملقب سرفراز خان بارکزئی قمر الدینخان امین الملک ہزار خان غلزائی محمد اعظم خان الکوزئی اسلم خان وغیرہ چند سردارانکو قتل کرادیا اس دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کل افغانستان مین فساد مچا فتح خان بارکزئی فرزند کلان پاینده خان مرحوم نے شاہ محمود اوسکے بھائی شاہ زمانسے متفق ہوکر بہت فوج جمع کرلی اور محمود نے قندہار اور غزنی کو زیر کرکے کابل پر حملہ کیا شاہ زمان پشاور سے یہہ خبر سنکر اوسطرف روانہ ہوا مگر اوسکو نہایت جری سپہ سالار سے مقابلہ کرنا پڑا اپنی فوج ہراول کی نمکحرامی سے مغلوب ہوکر پکڑا گیا اور درہ جگدلک مین لیجاکر محمود کے حکم سے آنکھون مین میل پھیر کر نابینا کیا گیا اور وفادار خان وزیر جسنے قتل پاینده خانکی تدبیر کی تھی بھاگ کے قلعہ بالاحصار واقع کابل مین قتل ہوا جیسا کیا ویسا پایا شاہ زمان کے گزرنے کے بعد

شاہ محمود

فتح خان بارکزئی برادر کلان امیر دوست محمد خانکی تجویز سے تخت نشین ہوا اور اوسنے فتح خانکو وزیر اعظم بناکر شاہ دوست کا خطاب دیا فتح خان نے دوست محمد خان اپنے چھوٹے بھائی کو ہمراہ رکھکر امورات ریاست سکھانی شروع کیے

شاہ شجاع الملک

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدا تا انتہا [illegible] احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد قتل نادر شاہ کے سب [illegible] احمد شاہ [illegible] اپنے [illegible]
تخت [illegible] ایک [illegible] بہت معتقد تھا
اپنے [illegible] سال اول جلوس میں اوسنے
فتح کابل [illegible] کابل کی طرف [illegible] کابل [illegible]
لیا [illegible] احمد شاہ [illegible] بادشاہ
احمد شاہ ابدالی [illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible] مقرر [illegible] اوسے [illegible]
[illegible] بحکم احمد شاہ [illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible] پنجاب
[illegible] متصل [illegible] احمد شاہ [illegible] قمر الدین خان
وزیر [illegible] احمد شاہ [illegible] سال [illegible] اپنے بیٹے
[illegible] لاہور [illegible] ملتان [illegible] پنجاب
[illegible] وزیر کو [illegible]
[illegible] بہت سا مال [illegible] احمد شاہ [illegible]
[illegible] عالمگیر ثانی کو [illegible] تیمور [illegible] مقرر [illegible] کے
واپس ہوا [illegible] پانی پت کے مقام پر [illegible] مرہٹہ [illegible]
[illegible] شکست فاش [illegible] مرہٹوں [illegible] کا قتل ہوا
[illegible] سلطنت [illegible] پنجاب [illegible] سال [illegible]
[illegible] قندھار میں [illegible]
[illegible]

تیمور شاہ سدوزئی

احمد شاہ ابدالی کے چار فرزند [illegible] تیمور شاہ [illegible] سب سے بڑا [illegible] اپنے
[illegible] وزیر [illegible] وزیر
[illegible] شاہ [illegible] تخت قندھار پر [illegible] کیا [illegible] روانہ
[illegible] کے
[illegible]
[illegible]
[illegible] قندھار میں داخل ہوا [illegible] کیا [illegible] ہندوستان [illegible]

ہندوستان کی تاریخ میں ۱۱۳۱ ہجری مطابق ۱۷۱۸ء سیدان نے فرخ سیر کو قتل کر دیا شمس الدین رفیع الدرجات رفیع الدولہ کے بعد روشن اختر ابو الفتح شاہ عالم

محمد شاہ

کے لقب سے تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کے عہد میں سلطنت بہت تباہ ہوئی افغانستان مشرقی اور کابل میں صوبہ دار اور فوجداران متوقع کو بیان بیانی شکل ہوئی ایسی تباہی حالت میں بلاد نادری نازل ہوئی

نادر شاہ ایرانی

اصل میں قوم افشار شاخ ترک سے رضا قلی نام سے خیل ایل سے گروہ کوچی تیر قبیلہ رہ دار سکا پدر اسکا مسلمان کلیجا تھا پیشہ پدری چھوڑ کر غارت گری کرنی لگا اپنی دلاوری اور استقلال کی شہرت سے جب افغانان غلزائی نے سلطنت ایران پر غلبہ کیا تو فوج ایران کا سپہ سالار ہو کر سلطنت ایران کو غنیم سے خالی کیا ۱۱۴۳ھ میں بسبب مروتی اور سنگدلی سے شاہ ایران کو تخت سے اوتارکر اسکی آنکھیں نکلوا دالیں اور خود بادشاہ بن بیٹھا ایران کی صفائی کے بعد اسنے تسخیر افغانستان کا ارادہ کیا اور نواح ہرات میں قوم ابدالی افغانان کو بہ شکست دیکر مطیع کیا اور لشکر ابدالی بھی ہمراہ لیکر واسطے تسخیر قندھار روانہ ہوا اسوقت حکومت خاندان غلزائی کی تھی متوجہ ہوا شاہ حسین غلزائی مستعد ہو کر حصار قندھار میں محصور ہوا اور جب تحصن سے تنگ آیا تو زینت نام اپنے خواہر بزرگ کو جو کلید عقل اوسکی تھی مع چند معتبران دیگر نادر شاہ کے پاس بھیجکر امان طلب کی اوسکے لیے بادشاہ نے اسکو بہ ہون عنایت کر کے شاہ حسین غلزائی کو مع اقربا و متعلقان حکم دیا کہ ملک مازندران میں جا آباد ہو اور قوم ابدالی نواح ہرات سے قندھار کو کوچ ہو کر ملک قندھار میں آباد ہوں اور بجای اوسکے قوم خلنگ کو جو غلزائی ہرات کو دیا میں اسطرح نظم و نسق کر کے شہر کہنہ قندھار کو غیر آباد کیا اور اوسکے متصل اپنے نام پر نادر آباد شہر بسایا اور ریاست قندھار عبد الغنی خان علیکوزئی میر افغان کو سپرد فرما کر کابل کی طرف روانہ ہوا اور وہاں کا ناظم شاہ نواز خان جو محمد شاہ کی طرف سے تھا اسکی بعد مطیع ہو کر بانشدہ داستہ ۱۱۵۱ عیسوی میں کابل پر نادر کا قبضہ ہو گیا اوسنے ایک وکیل محمد شاہ بادشاہ دہلی کے پاس بھیجا تھا جو جلال آباد میں مارا گیا اسی بات پر ہندوستان کی طرف متوجہ ہوا اور خان صوبہ کابل نے شاہ کی طرف پشاور میں مقیم تھا افغانان یوسفزئی وغیرہ کو متفق کر کے درۂ خیبر میں فوج نادری کا سد راہ ہوا ایک ہفتہ یوم تک بسبب بندش درۂ نادر رکا رہا آخر ملک ستار زود اور کزلی افغانان نے نادر شاہ کو ایک راستہ سے کہ جس راستے امیر تیمور گورگان ہندوستان پہنچا تھا اوسکو ناصر خان کی فوج کے عقب میں پہنچا دیا وہاں صوبہ پشاور اور نادر شاہ ایران کے باہم خوب لڑائی ہوئی ناصر خان شکست کھا کر بھاگا اور گرفتار ہوا چند مدت نظر بند رہا آخر تمول لاہور سے بدستور ایالت پشاور و کابل پر پیش لگا نادر سے مقرر ہو کر رخصت ہوا ۱۱۵۲ میں نادر نے دہلی کو لوٹا اور قتل عام کیا مرتب بیس کروڑ روپیہ کا مال لوٹ دہلی مع تخت فیروزہ لیکر واپس ہوا اور اٹک سے عبور کر کے دریائے سندھ تک اپنی سلطنت کی حد قائم کی اسقدر فتوحات اور مال کی خوشی میں دارالسلطنت ایران کو واپس جاتا تھا کہ اوسکے ظلم کے سبب سے لوگوں نے تنگ آکر ۱۱ تاریخ شب یکشنبہ کو گیارہویں شہر جمادی الآخر ۱۱۶۰ ہجری میں محمد خان قاجار ایرانی و موسیٰ بیگ افشار غلزائی کو چہ بیگ افشار و محمد صالح خان و چند اور دیگر پاسبان سراپردہ شاہی کے تھے نمک حرام ہو کر وقت نصف شب خوابگاہ نادری میں داخل ہوئے اور بحالت خواب سر نادر شاہ کو جیسے دسران گردن کشان تھا کاٹ کر اردو میں پھینک دیا ۔ رباعی ۔ شبانگہ سر تخت و تاراج داشت ۔ سحرگہ نہ تن سر نہ سر تاج داشت ۔ بیک گردش چرخ نیلوفری ۔ نہ نادر بجا ماند و نی نادری ۔ اوس وقت احمد خان سدوزئی جو افسر فوج ابدالی ماتحت نادر کے تھا یہ خبر سنکر بجمعیت تین ہزار سوار دستہ ابدالی مسلح و مکمل سوار ہو کر تمام رات کھڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباشیہ سے لڑائی کر کے غالب آیا اور تمام مال و منال لشکر نادری لیکر روانہ قندھار ہوا ۔

سلطان نے صوبہ دار قندھار سے لڑائی کرکے بادشاہ ایران کو اپنا دشمن بنایا اور خوف سے بھاگ عالمگیر اورنگ زیب کے پاس چلا آیا جسنے بارادہ تسخیر قندھار یا تصدی منصب اوسکو عطا کیکے حکم دیا کہ تا اختتام مہم دکن ملتان مین قیام پذیر ہو بعد اخراج حیات سلطان کے بموجب سفارش صوبہ قندھار شاہ ایران کے حکم سے میرویس کو سرداری قوم افغانان نواح قندھار عطا ہوئی مگر تھوڑی عرصہ مین اوسکے تکبر سے حاکم قندھار نے ناراض ہوکر بادشاہ کو اوسکی شکایت لکھی شاہ نے میرویس کو بلاکر چند عرصہ دار السلطنت مین حاضر رکھا پھر بحصول اجازت حج کرکے قندھار کو واپس آیا اور بدستور اپنا رتبہ پایا اوسوقت قندھار مین شاہ ایران کیطرف سے شاہنواز خان گرجی صوبہ دار تھا جسکے اپنی ہمقوم اور قزلباش بھی سپاہ سلطانی مین کثرت تھی یہ حاکم تندمزاج اور بے انصاف تھا اپنی قوم کی عزت اور ترقی کا خواہان اور افغان و قزلباشون کو حقارت سے دیکھتا تھا اس سبب سے یہ دو گروہ اوسکو دل سے نہین چاہتے تھے اتفاقاً اوسی عرصہ مین صوبہ بلوچستان کیطرف واسطے انتظام کے حاکم قندھار کو فوج بھیجنی پڑی جب اوسکی اکثر فوج اس کو بلے سے علحدہ ہوئی تب میرویس نے قزلباشون کے ساتھ صلاح ملاکر قندھار پر حملہ کیا اور غالب آکر شاہنواز خان صوبہ دار قندھار کو ہلاک کرکے قابض ہو گیا اوس لشکر نے جو صوبہ مہلوک کے حکم سے بلوچستان کو گیا تھا یہ حسرت افزا خبر سنکر ہرات اور مشہد کیطرف چلا گیا سلطنت ایران کیطرف سے تین دفعہ لشکر آیا مگر فتحمند نہوسکا میرویس نے حکومت قندھار پر استقلال پیدا کرکے بنوک شمشیر اپنے قبضہ کو فراخ کرلیا اور دور اندیشی سے نذر سے شاہ عالم بادشاہ کی حضور اپنے برادرزادہ کو بھیجا جسنے بمقام سرہند نواح انبالہ مین بادشاہ سے ملاقات حاصل کی شاہ ہندوستان کیواسطے تین ہزاری منصب اوسکے برادرزادہ اور پنج ہزاری خود میرویس کی نام مقرر کرکے قندھار اوسکے سپرد رکھی اس شرط سے کہ خطبہ و سکہ شاہ عالم کا رہا میرویس عمر رسیدہ آدمی نے تھوڑا عرصہ خود سر حکومت کرکے وفات پائی جسکے بعد **عبدالعزیز خان** اوسکے بھائی نے چھ برس تک کارروائی کری جب اوسنے بھی سفر آخرت قبول کیا

شاہ محمود

پہلا بیٹا میرویس کا جانشین ہوا اور اوسنے بسبب ضعف اور بے انتظامی سلطنت ایران اوس مملکت وسیع پر قبضہ کرکے بنظر مطلب اصفہان مین قیام کیا بعد انتقال شاہ محمود کی

شاہ اشرف

بھائی میرویس کا تخت نشین ہوا مگر شاہ حسین صفوی شاہ ایران نے نادر کے سپہ سالاری سے امرا کو غلزائی کی سلطنت سے چھوڑایا اور شاہ اشرف کی پاس قندھار کا صوبہ رہگیا جب اسنے بھی جہان فانی سے رحلت کی تب

شاہ حسین

ابنا میرویس نے عرصہ تک حکومت کی اپنی عمل مین لیکر یہ خازی خان کو فتح کرکے تاراج کیا اور جو تسلط خاندان ہوتک غلزائی کا بل اور افغانستان مشرقی پر تھا سلطنت ہندوستان کے ماتحت تھا افغانستان مغربی مین تو یہ حال ہو رہا تھا اور ہند مین جب شاہ عالم سنہ ۱۱۵۱ھ کو نوبت ہوا تب معزالدین جہاندار شاہ کا فساد رفع کرکے

فرخ سیر

پوتا شاہ عالم کا بمدد سید عبداللہ و سید حسین ۱۱۲۴ھ کو تخت نشین ہوا اس بادشاہ کے عہد مین انگریزی عملداری کے درخت اقبال نے

مالک بن بیٹھے یہہ حیرت انگیز آواز سنکر نذر محمد جسکی اعانت کیواسطے یہہ فوج آئی تھی حیران ہوا اور نعرہ زنان بھاگکر ایران مین جا دم لیا اور یہہ غزل بادشاہ ایران کو لکھی غزل تاج از نہد باناز خ ربودہ ست بنگر * من بدرگاہ تو ای شہ با نیاز آمدہ ام * شاہجہان نے شاہزادہ مراد بخش کا ذحیلا انتظام ناپسند کرکے شاہزادہ اورنگ زیب کو متعین کیا کہ اوسی لشکر کیسا سرداری مین بخارا کو فتح کیا یہہ سنکر بابر اورنگ زیب نے یورش کی ارادہ پر بخارا کیطرف عزم کیا مگر قوم ازبک نے ہجوم لاکر لڑائیون سے ایسا تنگ کیا کہ بلخ مین ٹھہرنا بھی دشوار ہوا ہر روز غنیم چیرہ دست ہوتا جاتا تھا آخرہ علی مردانخان امیرالامرا نے نذر محمد خان کو ایران سے بلواکر عذر گونہ درمیان لایا اور بلخ اوسکے سپرد کرکے لشکر شاہی کابل کو واپس ہوا پھر قندھار کے مہم پر زیر سرداری شاہزادہ اورنگ زیب فوج روانہ ہوئی مگر بسبب سختی قلعہ اور موجودگی سامان قلعداری کامیابی نہوئی شاہزادہ واپس گیا اوسی عرصہ مین شاہجہان بہت بیمار ہوا یہہ خبر سنکر باہم سر جہاں شاہزادگان دارالشکوہ شجاع اورنگ زیب مرادبخش فساد مچا اپنی اتفاقی کی آگ ایسی بھڑکی کہ باوجود صحت یاب ہوجانی شاہجہان کے شعلہ اوسکا فرو نہوا اورنگ زیب نے جو سب سے زیادہ دلیر اور مستقل مزاج تھا بعد بہت سی لڑائیون کے اپنے بھائیون پر غالب آکر باسعادت مندی سے باپکو بھی قید کرلیا اور ۱۶۵۸ع کو تخت نشین ہوکر

عالمگیر

اپنا لقب کیا ۱۶۶۶ع مین آٹھہ برس قید رہکر شاہجہان نے وفات پائی عالمگیر اورنگ زیب نے باپ کیطرح اپنے بھائی اور اونکی اولاد مذکرہ مین سے کوئی زندہ نچھوڑا اوسکے عہد سے افغانستان کی رعایا نے بغاوت پر کمر باندھی ایک بڑا فساد کابل مین ہوا اور قوم یوسف زئی نے ضلع ہزارہ پر متواتر حملہ شروع کئے اور انتظام شاہی مین ایسی بے تدبیری ہونے لگی کہ جسکا نتیجہ خلل حکومت تھا صوبہ داران کابل اور حاکمان مفصل مین جلد جلد تغیر و تبدل ہوتا اور ایک قوم کے سردار کو دوسری قوم کے علاقہ کا ٹھیکہ مال گذاری دیتا زیادہ تر باعث خرابی انتظام ہوا جب ایک صوبہ دار ملک یا حاکم مفصل تغیر ہوا تو اوسنے حاکم جدید کی بدنامی کیواسطے رعایا کو ترغیب مفسدانہ شروع کردی ایسی حالت مین ایک شخص اجنبی نے قوم یوسف زئی مین جاکر دعا کیا کہ مین شاہزادہ شجاع ہون اورنگ زیب سے جان بچاکر پناہ طلب آیا ہون حالانکہ شجاع دکہن کیطرف راجہ آراکان کی بدعہدی اور بے مروتی سے فنا ہوچکا تھا افغانان کوہی نے عقل کی ساز واری سے اوسکو اصلی شجاع سمجھکر شہری کا بڑا لشکر جمع کیا اور رتور بیلہ کے سامنے ستانہ کے متصل آباد ہنگار ہوکر خیرہ سری سے دریاء سندہ کو عبور کرکے علاقہ چھچہ مین داخل ہوگئے کامل بیگ قلعدار اٹک نے ہمراہی عمرادو قلی گکھڑ فوج لیکر اون سے مقابلہ کیا بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زئیونکی دہقانی لشکر نے شکست فاحش کھائی جو شمشیر اور اسلحہ آتش بار سے بچا اون مین سے اکثر دریاء سندہ مین طعمہ نہنگ مرگ ہوئی باقی ماندہ بھاگ کر سوات کیطرف چلے گئے جہان چند مدت کے بعد مدعی شجاع اپنی موت سے مر گیا جب عالمگیر کیطرف سے شاہزادہ بہادر شاہ انتظام افغانستان کیواسطے صوبہ کابل مقرر ہوا تو اوس شاہزادہ نے اپنی تدابیر نیک سے اکثر رعایا کو زیر فرمان کرلیا بلکہ علاقہ بنون اور داوڑ و خوست و شلوزان کیطرف دورہ کرکے برای نام اون علاقون کو بھی مطیع کیا جب ۱۱۱۸ہجری مطابق ۱۷۰۷ع مین عالمگیر بمقام احمد نگر ترانوی ۹۳ برس کی عمر مین چالیس ۴۹ برس کی سلطنت کی بعد راہی ملک بقا ہوا تب شاہزادہ بہادر شاہ

شاہ عالم بادشاہ

کے لقب سے اپنے دو چھوٹے بھائیون پر غالب آکر تخت نشین ہوا اور افغانستان مین سے کابل اور حصہ شرقی سلطنت دہلی کے متعلق رہا مگر قندھار مین ایک اور لائق شخص جسکا نام حاجی امیر خان معروف میرویس تھا قوم غلزائی فرقہ ہوتک سے تدریجا اپنے قبضہ کو بڑھانے مین مصروف ہوا اسکا حال یہہ ہے کہ تواریخ قندھار مین لکھا ہے کہ اریابی اور رخانی کا پہلے سے قوم ابدال مین چلا آتا تھا جب اوس خاندان سے حیات

رات پڑگئی راستہ باریک تھا ایک تنگ ناواقف فوج شاہی کو راستہ بھول گیا مخالفون نے چاروطرف سی پہاڑون پر سے حملہ کیا بڑی شکست عظیم
پائی جسمین آٹھ ہزار سپاہ اوس وقت کوچ کی سب تدبیرین سے فنا ہوئی خود راجہ بیربل اور راجہ ہرم چند خواجہ عزت بخشی ملا شیرین شاعر
اور دیگر اسیطرح نامدار سردار شاہی اوسی رات مارے گئے زین خان کوکا اور حکیم ابو الفتح خراب حال سے بڑی پریشانی سے اوٹھا کر قلعہ اٹک
مین بادشاہ کے حضور پہونچے اس قدر بڑی شکست اور نقصان کثیر سے اکبر نہایت ناراض ہوا اور راجہ ٹوڈرمل کو بھاری لشکر کے ساتھہ سوات اور
باجوڑ کے مفتوح کرنے کیواسطے روانہ کیا اوسنے تھوڑے عرصہ مین یوسف زئیون سے سخت انتقام لیا اور سوات باجوڑ بنیر فتح کرکے
تھانہ شاہی مواقع مناسب پر مقرر کئی اور قوم یوسف زئی جو تباہی سے بچ رہے اونکو اس ملک سے خارج کرکے خانہ کوہ میں ضلع پشاور
مین آباد ان کیا سنہ ۹۹۳ھ مین مرزا رستم جو سلطان حسین نبیرہ شاہ اسمعیل صفوی کا فرزند اور قندھار کا حاکم تھا بسبب مخالفت بھائی اور غلبہ
اوزبک کی تباہ و ناچار ہوکر قندھار پیش کش اکبر بادشاہ کے کرنی اور خود منصب پنجہزاری پاکر ملتان کا حاکم ہوا اوسی سال راجہ مانسنگہ لاہور کو آیا
اور بجای اوسکے زین خان کوکہ صوبہ کابل مین بھیجا گیا اوسنے قندھار تک صوبہ کابل کا اچھا انتظام کیا سنہ ۱۰۱۴ھ اکبر نے اکاون برس سلطنت کرکے
چونسٹھہ برس کی عمر مین سنہ ۱۰۱۴ھ کو درمیان اکبر آباد کے وفات پائی اوسی جگہ قبر اوسکی سکندرہ مین ہے یہہ بادشاہ تمام عمر صفات ذاتی
اور حسن انتظام امورات ملکی دنیا مین یکتا مہربان رعایا پرور اور محسن تھا

ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ

اکبر بادشاہ کے بعد اوسکا اکلوتا بیٹا شاہزادہ سلیم سنہ ۱۰۱۴ھ مطابق سنہ ... ہجری مین تخت ہندوستان اور افغانستان پر قلعہ اکبر آباد مین جلوس
فرما ہوا اور جہان گیر اپنا خطاب اختیار کیا اسکے عہد مین شاہ عباس بادشاہ فارس نے قندھار پر حملہ کیا عبد العزیز خان قلعدار قندھار
نے حصاری ہوکر چند عرصہ تک فوج ایران کا مقابلہ کیا پر آخر کو جب کمک کی پہونچنی سے مایوس ہوا تو امان مانگ کر قلعہ خالی کردیا
ایرانی قندھار پر قابض ہوگئے اس بادشاہ نے کابل کا سیر آخری دفعہ کرکے ذرع کی بیماری سے بتاریخ نوین ماہ نومبر سنہ ۱۶۲۷ع مطابق سنہ ۱۰۳۷ ہجری
کے جہان گیری سے ہاتھہ اوٹھایا اور شہر لاہور کے متصل دریای راوی کے مغربی کنارہ بمقام شاہدرہ دفن کیا گیا ۔۔

شاہ جہان بادشاہ

جہان گیر کے بعد اوسکا بیٹا شاہزادہ خورم شاہ جہان کے خطاب سی بادشاہ ہوا اور ابتداء سلطنت مین دارا شکوہ شاہزادہ کو قندھار
کے فتح کیواسطے روانہ کیا اوسنے چند حالات فتوحات خود سے مواقع افغانستان کو مطیع کیا مگر جلد ہندوستان کی عیش یاد آئی غزنی پہونچکر
باوجود استماع خبر وفات شاہ ایران واپس ہند کو چلا گیا اوسکے بعد تیسرے سال شاہزادہ مراد بخش کی سرداری مین بسرکردگی علی مردان خان
اور اصالت خان بہادر خان نصرت مشہور ایک لشکر واسطے فتح بلخ بنام بہادر لگ ندر محمد خان اوزبک افغانستان کے واسطے روانہ
کیا گیا شاہزادہ نے پشاور مین پہونچکر افغانان خلیل اور مہمند گیانی محمد زئی آفریدی خٹک اورکزئی سے بھی امداد حشری لشکر سوار
و پیادہ کا جمع کر لیا کابل کے راستہ کو بہت کوشش کیساتھ فوج روانہ ہوئی بسبب پیش برف اور کمی سامان رسد کو بہت کوشش ہوگئی
پر اس فوج کو بہت تکلیف ہوئی ایک ہو رسید ہیان کوئی [illegible] بدخشان ندر محمد کا بیٹا اوس [illegible] کی
مقام پر [illegible] لشکر کے ہمراہ [illegible] مقابلہ کے شہر [illegible] داخل ہوئی تو امیران شاہی کے [illegible] صلاح قرار پائی
کہ اس جگہ بھی خلیفہ [illegible] شاہ جہان کو [illegible] چنانچہ داخل [illegible] منادی کی [illegible] شاہ جہان [illegible] مدد گاری کی جگہہ خود

بابر شاہ کے وفات کی بعد ۹۳۷ھ ۱۵۳۰ء میں ہمایون بیٹا اوسکا جو ہر دل عزیز اور عقلمند تھا تخت نشین ہندوستان ہوا اور افغانستان مرزا کامران بھائی ہمایون نے اپنی قبضہ میں کرلیا بھائیونکی بے اتفاقی کے سبب شیر خان قوم سور ملقب شیر شاہ نے ۱۵۴۰ء میں ہمایون کو ہند سے خارج کرکے سلطنت ہندوستان اپنی قبضہ میں کرلی ہمایون نے ہندوستانیوں سے بہت مصیبتین اوٹھائیں اور جب مجبور ہوکر افغانستان کیطرف ملک سندھ کی راستے آیا تب وسکے بےمروت بھائیون نے پانون نہ لگنی دیئے بیچارہ سنکر سلطان طہماسپ شاہ فارس نے اوسے بلایا اور اصفہان میں ہمایون نے شاہ ایران کا مہمان ہوکر آرام کیا ایک سال کے بعد شاہ موصوف سے دس ہزار سوار لیکر کابل اور قندھار پر حملہ کیا اور بہت سے نادان کی بعد اپنے نادان بھائیون کو شکست دیکر قابض ہوگیا اور نو برس تک کابل میں سلطنت کی مگر اس عرصہ میں کامران نے اوسکو بہت ہی ستایا کبھی نہ لینے دی تا وقتیکہ کامران جو ہمایونکی جان کا دشمن تھا گرفتار ہوکر اندھا کیا گیا اور مرزا ہندال دوسرا بھائی اوسکا وفادار جو ہمایون کے مخالفون سے لڑکر مارا گیا خانگی فسادون سے فارغ ہوکر ہمایون نے پندرہ ہزار سوار اور کتنی ہی پنجابی لوگ ہمراہ لیکر ہندوستان پر حملہ کیا اور سکندر شاہ سور کی لشکر پر فتح حاصل کرکے تیرہ برس کے بعد دوبارہ تخت ہند پر جلوس کیا مگر ایک برس اوسکے جلوس ثانی کو نگذرنے پایا تھا کہ ۱۵۵۶ء میں بام سے گرکر جان بحق تسلیم ہوا +

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بعد وفات ہونے ہمایون کے اکبر بادشاہ بیٹا اوسکا جو حمیدہ بیگم سید زادی کے شکم سے پنجم ماہ رجب ۹۴۹ھ ہجری مطابق چہار دہم ۱۴ اکتوبر ۱۵۴۲ء عیسوی میں بمقام امرکوٹ جاراجات ہند کی وقت پیدا ہوا تھا شہر کلانور واقع پنجاب میں تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اس شہنشاہ کی چند واقعات لکھنی بواسطے علیحدہ دفتر چاہیے افغانستان کے متعلق صرف اتنا حال ہے کہ خبر وفات ہمایون کی سنکر مرزا سلیمان والئے بدخشان بارادہ تسخیر کابل کوہ ہندوکش سے گذر کر افغانستان میں آیا مگر منعم خان صوبہ دار کابل کی ہوشیاری اور دلاوری سے بدون کامیابی مایوس ہوکر واپس چلا گیا جب ہمیون اقبال سے بیرام خان سپہ سالار اکبر کا اثر رہا تھا اس عرصہ میں شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ فارس نے ایک جرار لشکر قزلباشونکا زیر کمان سلطان حسین مرزا ابن بہرام بن شاہ اسمعیل صفوی قندھار کی فتح کیواسطے بھیجا اوس ہوشیار کا افسر نے بہت کوشش سے محمد شاہ قندھاری کو جو بیرم خان اتالیق اکبر شاہ کیطرف سے قندھار کا حاکم تھا مغلوب کرکے خارج کیا اور قندھار شامل صوبہ ہرات ہوکر متعلق سلطنت ایران ہوئی کابل کا صوبہ اکبر نے اپنے بھائی محمد حکیم مرزا کو عطا کیا اور منعم خان اوسکا اتالیق اور صلاح کار مقرر ہوا مرزا محمد حکیم نے چند دفعہ بغاوت کری اور مغلوب ہوا مگر اکبر شاہ کی عالی ہمتی اور نیک ذاتی سے اوسکا قصور معاف کیا جب مرزا اندکو بمرگ طبعی کابل میں فوت ہوگیا تب بادشاہ نے اوسکے فرزندون کو ہندوستان میں بلاکر کنور مان سنگھ ولد راجہ بھگوان داس رئیس جیپور کو کابل کا صوبہ دار بنایا اوسوقت ایک شخص مسمی جلالہ قوم روشانی افغان بیٹا پیر تاریک ملک تیراہ اور خیبر کے نواح میں بڑا مفسد اور رہزن تھا اکثر افغانان کو گمراہ کرکے بادشاہ سے باغی کردیا کنور مان سنگھ نے اوس شخص پر چڑھائی کی اور لشکر لیجاکر کئی فتوحات حاصل کین اوسی عرصہ میں زیر کمان زین خان کوکہ اور راجہ بیربل مع دیگر امراء معتبر کے ایک لشکر واسطے قلع و قمع افغانان یوسف زئی وغیرہ سکنای سواتھا و بنیر اور باجوڑ کے بھیجا گیا اس فوج نے یوسف زئی کے علاقہ میں داخل ہوکر لوٹ اور مار شروع کی جب فتوحات کرتے ہوئی بنیر کے متصل ہوئے تو ایک شخص نے راجہ بیربل کو جو اوس عہد میں مشہور دانا تھا بلکہ ابتک اوسکا نام عام لوگون میں بھی بطور ضرب المثل مشہور ہے یہہ خبر دی کہ افغانان آج رات ارادہ شبخون مار رکھتی ہیں اور یہہ راستہ درہ کا صرف چار کوس ہی اگر راجہ اسیوقت کوچ کرکے اس کوتل سے گذر جاوے تو مخالفون کا منصوبہ شبخون بیکار ہوگا اور پھر ملک سوات کی فتح آسان ہوگی راجہ بیربل نے باوجود عقلمندی دھوکا کھایا بدون تحقیق حال اس تمام خیال سے کہ فتح آسان ہوگی نیز تمام پہ بلا اتفاق زین خان کوکہ اپنے زیر کمان فوج لیکر کوچ کیا غروب آفتاب کیوقت درہ کو گیا ہو سوم ملندری میں پہونچا افغانون نے اوس پہاڑ پر خوب بیعت کر رکھی تھی سخت مقابلہ سے پیش آئی اوپر سے اونکا پتھر گرتا رہا اوپر تیر بندوق اور پتھر ایسی لشکر شاہی کا مونہہ پھیر دیا

بیٹا ابو سعید مرزا کا تخت نشین کابل ہوا اسکی عہد مین قوم یوسف زئی دیگر اولاد خشی بنعمان کابل کی علاقہ سی خارج ہو کر پشاور کیطرف آئی سنہ ۹۱۰ ہجری مین مرزا الغ بیگ فوت ہوا جسکی بعد

مرزا عبد الرزاق

بیٹا خورد سال الغ بیگ کا تخت کابل پر بیٹھایا گیا اور ایک شخص شیرین کی نام اوسکے ملازمون سی صاحب اقتدار ہو گیا لیکن اسکی نخوت اور تکبر سی امراؤن نے تنگ آکر عید الضحی کی روز قتل کیا اوسکی تواضع کری بعد اوسکے بھی بباعث بی اتفاقی ارکان سیاست حکم سی حاکم احوال کابلیون کا نہایت پریشانی پر تھا ایسے وقت مین محمد مقیم چھوٹا بیٹا امیر ذوالنون کا جو سلطان حسین بادشاہ خراسان کی جانب سی حاکم ملک گرمسیر تھا بجمعیت لشکر ہزارہ و تکدری متوجہ کابل ہوا مرزا عبد الرزاق طاقت لڑائی کی نہ دیکھکر افغانون مین بعلاقہ لمغان بھاگ گیا اور وہ کابل پر محمد مقیم نے قبضہ کر کی دختر مرزا الغ بیگ سی نکاح کر لیا اگرچہ رعایا کو راضی رکھا یہ حال دیکھکر

محمد بابر بادشاہ

ملقب ظہیر الدین جو سنہ ۱۴۹۴ء مطابق سنہ ۸۹۹ ہجری مین بعد وفات اپنے والد کے بارہ برس کی عمر مین فرغانہ اور اندجان کے تخت کا مالک ہوا تھا مگر شیبانی خان اوزبک کی تسلط اور اپنے بھائیون کی بی اتفاقی سے باوجود محنت اور ہوشیاری اوس سلطنت مین استقلال نہین رکھتا تھا آخر اوس طرف سے مایوس ہو کر حسب صلاح امیر محمد باقر بامید حصول قبضہ افغانستان کو ہندوکش سی گذر کر کابل کیطرف روانہ ہوا محمد مقیم قوت مقابلہ اپنی مین نہ سمجھکر اول حصاری ہوا اور آخر کو امان مانگ کر قلعہ خالی کر دیا ظہیر الدین محمد بابر نے تخت نشین افغانستان ہو کر کابل مین قبل از فتح ہندوستان بائیس برس حکومت کی چند سال قندھار کی مہم پر صرف ہوئی جہان شاہ بیگ ارغوان اور محمد مقیم نے شکست کھا کر قندھار سے ہاتھ اوٹھایا قوم ہزارہ اور مغربی افغانستان کو جہان تک ہو سکا درست کر کے مشرقی حصہ کیطرف توجہ کری افغانان مہمند اور یوسف زئی سے لڑائیان ہوئی ہین ملک باجوڑ کو فتح کر کے قوم یوسف زئی پر خراج مقرر کیا اور شاہ منصور یوسف زئی کی دختر کا ڈولا لیا بعد اسکے ہندوستان کی واقعات موجودہ کو خیال مین لا کر حسب اشارہ دولتخان لودی بجمعیت پندرہ ہزار سپاہ دہلی کی سلطنت پر دعوی کر کے روانہ ہوا دوسری جانب سی ابراہیم شاہ لودی ایک لاکھ سوار اور ایک ہزار ہاتھی لیکر بمقام پانی پت مقابلہ آرا ہوا بڑی سخت لڑائی ہوئی ابراہیم کو فن جنگ آتا تھا تمام فوج صف باندھکر ایک جگہہ کھڑی کر دی اور بابر جری سپاہ سے بھی بہتر خود اپنی لشکر کا انتظام کرتا تھا بہت معقولیت سی فوج کو غنیم کے انبوہ کثیر سے لڑایا فوج مغلیہ کی اون دو دستون نے جنکو تولغمہ کہتے تھی ہر دو جانب سی گھر کر سپاہ مخالف کا تعاقب مارا جب اوکی حملے سے غنیم کی فوج مین تزلزل پیدا ہوا تب بازو راست اور چپ والون نے بھی مردانہ حملہ کیا اوس خونخوار جنگ مین ابراہیم شاہ مع پانچ چھہ ہزار سپاہ خاصہ ایک موقع معرکہ مین مارا گیا اور باقی سپاہ فوج اوسکی جو متفرق قتل گاہ سی بچی منتشر ہو گئی بابر فتح کی جھنڈی اڑاتا ہوا آگرہ تک پہونچا سنہ ۱۵۲۶ء مین اوسنے دار السلطنت ہندوستان پر قبضہ کر کے تخت نشین دہلی ہوا تھا پینتیس سال متفرق ملکون کی سلطنت کر کے سنہ ۹۳۷ ہجری مطابق سنہ ۱۵۳۰ء مین بعمر پنجاہ سال کی آگرہ مین فوت ہوا اور نعش اوسکی بموجب وصیت کی کابل مین لا کر دفن کی گئی یہ بادشاہ بڑا عالی ہمت اور دلیر تھا سنہ ۸۸۸ ہجری مین پیدا ہوا باپ کی طرف سی سلسلہ اسکا تیمور تک اور ماں کیطرف سی چنگیز خان تک پہونچتا ہے ابتدائی جوانی مین اسکو شراب سی بہت شوق تھا چنانچہ کابل کے باہر پہاڑون کے مرغزار مین ایک چھوٹا سا حوض پتھر مین کھودا ہوا ارغوانی سے پر کر کے اوس جگہہ بزم نشاط کیا کرتا تھا اور اس بیت اپنی کو اوس بلند حوض کی کنارہ پر کھدوا دیا تھا **بیت**

نوروز و نوبہار و می و دلبری خوش است ؛ بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

الا ہندوستان مین بادشاہ ہونے کی بعد اوسنے شراب خوری سے توبہ کر کے سب سونے کی پیالیان جنمین مینوشی کرتا تھا توڑ کر فقرا اور مساکین کو تقسیم دیدین اور پھر ہمیشہ پرہیز رکھا +

ہمایون بادشاہ

مستعد ہوا اور اپنی سپاہ کو ایک موقع کی جگہہ پر قائم کرکے ہنگامہ رزم کو برابر بارہ گھنٹہ تک عدو کی فوج کثیر کے سامنے گرم رکھا آخر مغلون کی فوج کے ایک دستہ نے بازو راست پر زور لاکر ایک پہاڑی پر جو خوارزمیون کی پناہ تھی قبضہ کرکے تباہی ڈالی جلال الدین کی سپاہ اسکے بعد متفرق ہوگئی اور اوسنے گھوڑا دریا مین ڈالا حق تو یہہ ہے کہ جلال الدین اپنی ذات سے بڑا لاور اور شجاع تھا مگر افسوس کہ بخت اور ہمراہی اوسکے پیر زمین سے تھے غرض خوارزمیونکی تخریب کے بعد تمام افغانستان پر دریا سندھ تک مغلون کا تسلط ہوگیا اور وسط طرف فارس کی شمالی اقطاع بھی اونکے قبضہ مین آگئی اسقدر فتوحات کرکے چنگیز خان شاہزادہ خطائی کو ولیعہد بنا کر ۱۲۲۷ع سبب ٹھاٹھ باٹھ چھوڑکر اس دار ناپائدار سے تنہا عالم آخرت کو سدھارا

یورش شیر خان

بعد وفات چنگیز خان کے ایک قصہ شیر خان نے جو سلطان محمود ابن شمس الدین التمش شاہ ہند کا امیر الامرا ملتان و سندھ کا صوبہ دار تھا یورش کرکے تھوڑے عرصہ کیواسطے غزنی کو مغلونکے قبضہ سے نکال کر سکہ اور خطبہ بنام شاہ ہند جاری کیا الا اسمین کامل استقلال نہین ہونے پایا تھا کہ ہلاکو خان نبیرہ چنگیز خان نے بزور شمشیر واپس لی لی مغلون کے خاندان سے وہ شخص جسنے پہلے دین اسلام قبول کیا ہلاکو خان تھا اور اسی نے خلفاء عباسیہ سے المستعصم باللہ خلیفہ آخری کو تخت بغداد سے خارج کرکے اوسکی سلطنت پر بھی قبضہ کر لیا ہلاکو خان کی نبیرہ [illegible] کے عہد سلطنت مین تیمور خان امرای اعظم نے یہی صوبہ افغانستان سے ملتان پر حملہ کیا محمد خان شہید فرزند رشید غیاث الدین بلبن شاہ دہلی نے جو ملتان کا حاکم تھا اوسکے لشکر کو شکست دی الا خود بھی تعاقب کرنے مین مارا گیا ازان بعد سلطنت افغانستان بقبضہ مغلان سے چلے آئے جنمین سے ذکر کے لائق ؛

تیمور شاہ گورگانی

جسکا خطاب صاحب قران لکھا ہے یہہ اولوالعزم بادشاہ ۱۳۶۹ع کو امیر ترمشانی کے گھر پیدا ہوا جب سلطنت اسکے ہاتھ لگی تو چنگیز خان سے بڑھکر کشتون اور ظلم مین قدم رکھا اگر اسکے جملہ واقعات مشرح لکھے جاوین تو طوالت کا خوف ہے مختصر یہہ کہ اسنے اپنی اولوالعزمی اور دلاوری سے افغانستان ایران کو زیر کرکے اصفہان مین قتل عام کی اور بغداد مین قتل کر غارت کیا اور روس کی ملک مین لشکر لیگیا بعد اسقدر فتوحات کی اوسنے ہندوستان کے تسخیر پر کمر باندھی اور کابل و پشاور کی راستہ افغانان سرکش کو سیدھا کرتا ہوا امن مین خلل ہوا ملک کو لوٹتا جلاتا ہوا ۱۳۹۸ع مین دہلی تک پہونچا سلطان محمود بادشاہ دہلی سے مغلوب ہوکر قلعہ خالی کردیا فوج تیموری نے خاطر خواہ شہر کو تاراج کیا اور نصف سے زیادہ پھونک دیا تیمور نے تخت دہلی پر جلوس فرماکر اپنے تئین بادشاہ ہند مشہور کیا صرف پندرہ ۱۵ روز دہلی مین رہکر شمالی اقطاع کو تاراج کرتا ہوا اور میرٹھ کے قلعہ خاک سیاہ کرکے معہ بہت سے قیدیان اہل ہند سمرقند اپنی دارالسلطنت کو روانہ ہوا وہان پہونچکر بعد چند فتوحات دیگر ملک چین کی طرف جہاد کی طیاری کر رہا تھا کہ اجل کا پیغام آپہونچا اور سب خیالات سے چھوٹ کر راہی ملک بقا ہوا +

میرزا شاہ رخ خاقان سعید

بعد انتقال تیمور کے اوسکا فرزند شاہ رخ جو ہرات کا مالک تھا افغانستان اور خراسان و سیستان کو شامل کرکے مسند آرا ہوا جب وہ بھی اپنی نوبت بجا کر عالم آخرت کو سدھارا تب افغانستان کے علیحدہ ملکون مین چند بڑی بڑی سردار خود سر حاکم ہوگئے جیسا کہ ہرات مین میرزا بابر ابوالقاسم فرزند شاہ رخ اور پھر شاہ حسین مالک ہوا اور قندھار مین امیر ذوالنون حاکم تھا کابل و غزنی پہلے میرزا عمر شیخ کے تحت مین تھا ازان بعد

میرزا الغ بیگ

سلطنت محمد شاہ خوارزم

تاج الدین ایلدوز کی حکومت کو دس برس بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ شاہ خوارزم نے جو پہلے سے بھی غزنین کی سلطنت پر دانت رکھتا تھا
یہ فساد دیکھ کر معہ اپنے بیرار لشکر حملہ کیا تھوڑے مقابلہ کے بعد غزنین لے لی اور تاج الدین ایلدوز اپنی پورانی جاگیر علاقہ شلوزان
مین بھاگ آیا اور وہان سے یورش کرکے پنجاب پر تا بہ تھانیسر قبضہ کر لیا اس فتنہ اندازی کے باعث سے سلطان شمس الدین
التمش بادشاہ دھلی نے بعد سخت محاربہ کے اوسکو گرفتار کرکے قید کر دیا اور اسی محبس خانہ مین سلطان تاج الدین ایلدوز نے
وفات پائی اور افغانستان پر تا بہ دریاے سندھ شاہ خوارزم قابض ہو گیا

ذکر سلطنت خاندان مغلیہ

مورث اعلیٰ اس قوم کا مغل خان اولاد یافث ابن حضرت نوح سے تھا مغلون کی سلطنت کی ابتدا اور اوسکا جلد ترقی پکڑنا اور بہت
پھیل جانا تواریخ کے واقعات مین سے ایک بڑا ماجراے عجیب ہے جس زمانہ مین کہ غزنی کی سلطنت پر زوال قدم بڑھائے چلا
آتا تھا اوسی عرصہ مین ملک تاتار سے جو قدما مین نام اوسکا تھیا مشہور تھا اس جنگجو قوم نے خروج کیا اوسمین سے سنہ ۱۲۰۶ عیسوی
مین تمور خان جسکو کہ نام بڑے پیر اوس قوم نے چنگیز خان یعنے خان اعظم بمعنے شہنشاہ کا خطاب دیا تھا اپنی دانائی اور
شجاعت سے قوم کا سردار ہوا اور تمام تاتاریون اوسکا تسلط ہو گیا اوسنے اب ارادہ تسخیر دوسرے ملکون کی اپنی فوج کو
سپاہ گری کے قواعد سکھانے شروع کیے جب فوج کی تعداد چھ لاکھ سے بھی سوائے ہو گئی تب فتوحات ملکی پر کمر باندھی بعد فتح ملک
جو چین کی شمالی اقطاع مین ہے اس سبب سے کہ محمد شاہ خوارزم مالک افغانستان کا اور خراسان نے مغلونکے وکیل اور چند سوداگران تاتاری کو قتل کیا تھا

چنگیز خان

اپنی فوج لیکر انتقام لینے آیا شاہ خوارزم نے بمعیت قلیل لشکر کے سلطنت کی حد پر جا کر مقابلہ کیا بڑی سخت لڑائی ہوئی دیر تک
دونو پلے مساوی رہے مگر جب چنگیز خان کے حکم سے فوج مغلونکی ایک تازہ دم گروہ نے جو کمک کیواسطے رکھا تھا غنیم کے بازو
راست پر حملہ کیا تب خوارزمی مقابلہ مین قائم نہ رہ سکے الا پھر بھی با انتظام صف بندی پیچھے کو ہٹے اور بہت سپاہ کام آئی اس شکست
کے بعد سلطان محمد شاہ کی ہمت ٹوٹ گئی تھوڑے تھوڑے مقابلہ کے بعد چنگیز خان چھوٹے مقامات کو مفتوح کرتا ہوا بخارا کے
قریب پہونچا محمد شاہ کیطرف سے جو سردار بخارا کے محافظ تھے اونکی پست ہمتی اور بے تدبیری سے مغلون نے شہر بخارا کو جو ان
دنون تمام ایشیا کے علم و فضل کا مجمع تھا تسخیر کرکے بڑی ظلم اور زیادتیان کین اسیطرح سمرقند اور آخر کو ہرات اور دیگر ملکون مین
تاتاریونکی بیرحمی اور جہالت سے لاکھہا بندۂ خدا بیگناہ مارے گئے سلطان محمد شاہ نے ایسے ظالم لشکر کو اپنی تعاقب مین دیکھ کر قتل نفس کرکے [illegible]

جلال الدین شاہ

محمد شاہ کا لایق فرزند اپنے باپکا جانشین ہو کر بڑی شجاعت سے چنگیز خان کے مقابلہ پر آیا اور خوب لڑا عجب نہ تھا کہ نبرد آزمائی
کے میدانمین کامیاب ہوتا لیکن خود اوسکے خویش و اقارب نے اوسسے برخلاف کرکے کوئی تدبیر پیش نجانے دی مغل متواتر فتح کرتے
ہوے ایک صوبہ کے بعد دوسرا مسخر کرکے اپنے بادشاہ کے قلمرو مین داخل کرکے بڑھتے گئے باوجود اس کے جلال الدین اونسے
تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر لڑتا چلا گیا آخر دریاے سندھ کے کنارہ پر کہ وہ انتہا اوس کے ملک کی تھی پہونچا وہان اگرچہ جلال الدین
کی فوج غنیم کے مقابلہ مین دسوان حصہ بھی نہ تھی لیکن بسبب شجاعت جبلی اپنی قلیل فوج سے کار زار کے میدانمین ثابت قدم ہو کر
مرنے مارنے کو مستعد ہوا اور اپنی سپاہ کو ایک موقع کی جگہہ پر قائم کرکے ہنگامہ رزم کو برابر بارہ گھنٹہ تک عدو کی فوج کثیر کے

سلطان شہاب الدین محمد

تب سپہ سالاری کے وقت اپنے پیشواؤں کے بادشاہوں سے زیادہ فتوحات کی تھی تخت آرائے غزنین ہوا یہ بادشاہ بڑا صاحب عزم اور اقبالمند
تھا [illegible] سے خاندان غزنین کو تباہ کر کے سلطنت ان اور افغانستان کو فتح کر کے ۵۸۷ھ میں ہندوستان پر حملہ لایا
[illegible] تھا ۵۸۸ھ میں [illegible] تخت نشین ہوا مگر دوسری نوبت بجمعیت تمام و لشکر راجہ اجمیر اور دہلی سے
ایک رزم شکست کھائی اور راجہ اجمیر پرتھی راج کا بیٹا [illegible] میں [illegible] قطب الدین ایبک اپنے غلام کو [illegible] دہلی میں چھوڑ آیا قطب الدین لیاقت
تھے [illegible] ہندوستان مشرق تک اپنے [illegible] کا [illegible] تھا اور قطب الدین نے اس فتح کے بعد غزنین میں واپس آ کر
اور فتوحات میں اپنے [illegible] سبب سے ہند کا بادشاہ بنگیا شہاب الدین نے اس [illegible] غیاث الدین اپنے برادر زادہ کو
ملک افغانستان و خراسان کو اپنے [illegible] اس طرح تقسیم کیا کہ تخت فیروز کوہ اور غور محمود بن غیاث الدین اپنے برادر زادہ کو
عطا کیا اور [illegible] اور [illegible] بہاء الدین اپنے بھتیجا زادہ بھائی کو حاکم بنایا اور حکومت ہرات معہ توابع اوسکے
[illegible] افغانستان شامل تخت و سلطنت غزنین کے رکھا سبب نمونے
[illegible] الدین نے خوارزم [illegible] شکست کھائی کہ لاہور میں [illegible]
اور [illegible] کی سلطنت پر حملہ کیا اور اوسنے شکست [illegible] ترکمان کی سلطنت پر حملہ کیا اور [illegible]
اور [illegible] لشکر کشی کر کے بعض مسلمان اور اکثر کو تباہ کیا
اور [illegible] سبب [illegible] مسلمان ہوئے [illegible] ان پر مسکوت سے
اور [illegible] مسلمان کے دشمن [illegible] مشہور تھے [illegible] مسلمان ہوئے [illegible]
[illegible] لاہور سے غزنین کو واپس جاتا تھا کہ دریا
[illegible] کو [illegible] بعد ترکستان پر چڑھائی [illegible] لاہور سے غزنین کو واپس جاتا تھا کہ دریا
سندھ کے [illegible] بنا ہیں کیس گکھڑوں کے ہاتھ سے بحالت خواب ۲۲ زخم چھری
[illegible] ۶۰۲ھ میں شہید ہوا اوس کے امراؤں نے تابوت اوس شہنشاہ کا غزنین میں لیجا کر
[illegible] ماہ شعبان ۶۰۲ھ ہجری مطابق [illegible] کے باعث خاندان غور کی ترقی ہوئی تھی اوس کے ساتھ ختم ہوئی
منزل [illegible]

ملک تاج الدین یلدوز

بعد وفات شہاب الدین کے اکثر ارکان سلطنت نے اتفاق کر کے محمود ابن سلطان غیاث الدین برادر زادہ شاہ متوفی کو غور سے
واسطے تخت نشینی سلطنت غزنین طلب کیا مگر بسبب [illegible] ہونے کے اوسنے تخت فیروز کوہ و غور کو اپنے واسطے کافی
سمجھکر ملک تاج الدین یلدوز کو جو زمرہ غلامان معتبر بادشاہ مرحوم سے تھا خط آزادی بھیجکر تخت غزنین اوس کے حوالہ کیا
تاج الدین نے [illegible] کے غلامی سے آزادی پا کر سلطان اپنا نام رکھا اور افغانستان کی سلطنت پر مسند آرا ہوکر
[illegible] قطب الدین ایک بادشاہ دہلی کے قبضہ میں تھی لاہور کو روانہ ہوا [illegible]
[illegible] بعد وفات شہاب الدین کے قطب الدین سلطان قطب الدین نے دہلی سے یورش کر کے
[illegible] سلطان غزنین [illegible] پنجاب لاہور پر قابض ہوگیا یہہ خبر سنکر سلطان قطب الدین نے دہلی سے یورش کر کے
اور ایک [illegible] تاج الدین یلدوز کو بھگا دیا اور [illegible] سے اوسکا تعاقب کیا کہ اوسنے غزنین میں قرار [illegible]
سمجھکر [illegible] کے سبب [illegible] پناہ گزین ہوا اور قطب الدین ایک غزنین پر قابض ہوکر شراب
خواری میں [illegible] غفلت اور عیش [illegible] کے سبب سے حسب [illegible] ارکان سلطنت تاج الدین یلدوز ہمراہی
لشکر [illegible] سے نکل کر ناگہان متصل غزنین پہونچ گیا قطب الدین یہہ حال سنکر گھبرا گیا اور [illegible]
قوت مقابلہ [illegible] سمجھکر [illegible] باہر آیا اور [illegible] لاہور تک عنان ہزیمت کو نہ تھاما اوس کے پیچھے تاج الدین
[illegible] افغانستان [illegible] ظلم [illegible] تھی

اوسی سال کے اخیر لاہور کیطرف روانہ ہوا مگر مایوس ہو کر واپس آیا اور افغانستان مشرقی ملتان میں علی کرماج کو حاکم بنایا سنہ ۵۸۹ع اوسنے فریب سے لاہور پر قبضہ کر کے سلطنت خاندان غزنویہ کو ختم خسرو ملک کو مع ملک شاہ فرزند اوس کے اور دیگر خویشان اور اقربا شاہ موصوف کو گرفتار کر کے اپنے بھائی غیاث الدین کے پاس فیروزہ کوہ متعلقات غور میں بھیجدیا اور وہاں وہ مظلوم قلعہ جرجستان میں قید ہوے بوقت حادثہ خوارزم شاہ دور اندیشی کیا بد اندیشی کر کے اون سبکو قتل کیا گیا اور اوس سالی خاندان کا اثر بھی باقی نہ چھوڑا

ذکر سلطنت خاندان غوریہ ابتدا از سنہ ۵۴۳ ہجری تا سنہ ۶۱۲ ہجری تک

عز الدین حسین

جو بانی اس خاندان کا تھا مرتبہ امیر صاحب پاکر خاندان غزنویہ سے شادی کی اور مسعود بن سلطان ابراہیم نے اپنی سلطنت کے عہد میں اوسکو حکومت غور مرحمت کی ملک کی عطا فرمائی حسین کے ہفت پسر زوجہ غزنویہ سے پیدا ہوے بدین تفصیل ایک فخر الدین جو بامیان کا مالک ہوا دوسرا قطب الدین جو داماد بہرام شاہ غزنوی کا تھا تیسرا شجاع الدین جو عنفوان جوانی میں مر گیا ناصر الدین جو حاکم ملک داور تھا پانچواں سیف الدین چھٹا بہاء الدین سام ساتواں علاء الدین حسین لیکن بعد وفات حسین کے یہ ہفت پسر جنکو وہاں کے لوگ سبعہ سیارہ یا ہفت اختر کہتے تھے متفرق ہو دو فرقہ ہو گئے ایک ملوک بامیان جنکا ذکر یہاں فضول ہے دوسرے ملوک غور و غزنین جنمیں سے پہلا ٭ ٭

قطب الدین

تھا جسنے سلطان بہرام شاہ غزنویہ کی دختر سے شادی کی تھی مگر بسبب داعیہ سلطنت بہرام کے حکم سے قطب الدین بہ ملا قتل کیا گیا یہی واردات بنیاد فساد خاندان غزنویہ او غوریہ کے باہم ہوئی جس کے سبب سے خاندان غزنین بالکل پائمال ہو گیا

سیف الدین

سیف الدین نے قصاص خبر سنکر سلطان اپنا خطاب کیا اور بھائی کا بدلہ لیکر غزنین پر چند عرصہ قابض ہو گیا بہرام شاہ نے ناگہان پہونچکر بسبب دغا اہل غزنین نے سیف الدین کو گرفتار کر کر مع مجد الدین کے قتل کرایا تب

بہاء الدین سام

جو باپ غیاث الدین اور شہاب الدین غوری کا تھا بارادہ انتقام اپنے بھائی مقتول کے لشکر جمع کرنے میں مصروف ہوا مگر موت نے ہونچکر خیالات سے چھوڑایا اوسکے بعد

علاء الدین حسین

ملقب جہانسوز نے غزنین اور تمام بلاد و علاقہ گرم سیر فتح کرنے کے بعد اپنے برادران غیاث الدین اور شہاب الدین سے متوہم ہو کر ہر دو کو قلعہ جرجستان میں قید کر دیا اور خود ایک لڑائی میں سلطان سنجر کے گرفتار ہو کر خود غور کو واپس چلا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد اپنے برادر سنجر ترکان کی سپاہ کے ہاتھ گرفتار ہو کر قید ہو گیا مگر سنجر نے رحم کھا کر بدستور اپنے مقبوضہ ملک پر اوسکو قائم رکھکر رہا کر دیا اس ندامت کی بدولت چند روز بعد سنہ ۵۵۱ ہجری میں سرائے فانی سے کوچ کر گیا

سیف الدین

میاں علاء الدین جہان سوز کا اپنے باپ کا قائم مقام ہو کر تخت نشین ہوا اور سعادتمندی سے غیاث الدین اور شہاب الدین کو رہا کیا کئی سال سلطنت کی بعدہ ترکوں کے مقابلہ میں مارا گیا تب

غیاث الدین محمد

بادشاہ ہوا اور شہاب الدین محمد اپنے بھائی کو حقیقت میں بادشاہ تھا سپہ سالار بنایا سنہ ۵۹۹ ہجری میں غیاث الدین نے سفر آخرت اختیار کیا ٭

سلطان مسعود ثانی ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اوسکا فرزند مسعود جو کہ بہت رحم دل اور نیک سیرت تھا بادشاہ ہوا اوسکا امیر طغا تگین حاکم لاہور نے بعہدۂ سپاہ سالاری سند پاکر ہندوستان پر حملہ کیا اور دریاے گنگ سے بھی عبور کر کے ملک جا لوٹا اور تجارت کے مال سے مالا مال ہوکر لاہور کو واپس آیا سولہ برس آرام اور امن چین سے سلطنت کر کے مسعود بھی اس سراے فانی سے کوچ کر گیا

ذکر ارسلان شاہ

فرزند مسعود نے اپنے باپ کے مرتے ہی اپنے دوسرے بھائی کو قید کر کے تخت لیا مگر بہرام شاہ نے بھاگ کر اپنے ماموں سلطان سنجر ترکمان خواہ سلجوقی کے پاس پناہ لی سنجر نے بہرام کی مدد کر کے غزنین پر چڑھائی کی ارسلان شاہ دو دفعہ لڑائی ہار کر بھاگا اور کوہ سلیمان میں افغانوں کے پاس جا بیٹھا سپاہ سنجر نے پیچھا کر کے گرفتار کیا اور اپنی سلطنت کے تیسرے سال میں بہرام کے حکم سے مقتول ہوا

ذکر سلطان بہرام شاہ

بہرام ابن مسعود بن ابراہیم اب بے تنازعہ سلطنت کا مالک ہوا چند نوبت ہندوستان کیطرف گیا اور محمد باہلیم جو ارسلان شاہ کی جانب سے سپہ سالار لشکر لاہور تھا بہرام سے بغاوت کر کے تباہ ہوا اور آخر ایام سلطنت میں اوسنے قطب الدین محمد غوری اپنے داماد کو بسبب داعیہ سلطنت غزنین میں قتل کرایا یہ خبر سنکر سیف الدین غوری نے اپنے بھائی کے خون کا انتقام لینے کے واسطے غزنین پر لشکر کشی کی بہرام شاہ طاقت مقابلہ نہ سمجھکر افغانستان کے مشرقی پہاڑوں میں پناہ گزین ہوا غزنین پر سیف الدین بلا مقابلہ قابض ہو گیا اور اہل غزنین پر اعتماد کر کے اپنے بھائی علاؤ الدین کو معہ اکثر امراے قدیم اپنے کے غور کیطرف بھیجدیا اور رعایاے غزنین کو راضی نرکھ سکا جب موسم زمستان میں بباعث پڑنے برف راستہ ہاے غور بند ہو گئے تب حسب اشارہ غزنویان ناگاہ بہرام شاہ لشکر افغان وغیرہ ہمراہ لیکر قریب غزنین کے آپہونچا اہل غزنین نے دغا ہی سے سیف الدین کو پکڑ کر بہرام شاہ کے حوالہ کر دیا اور بہرام نے بے تمیزی کی راہ سے سیف الدین کو مع سید مجید الدین امیر الامراء غوریہ بہ رسوائی ناز یبا تشہیر کر کے قتل کرایا اور نام کو ہمیشہ کے واسطے اس جاہلانہ کام سے داغ لگایا اور ۵۵۲ھ میں کچھ بدنامی لیکر بتیس (۳۵) سال کی سلطنت کے بعد خود بھی منزل ناگزیر کو پہونچا

ذکر خسرو شاہ غوری

بعد وفات بہرام کے اوسکا پسر خسرو شاہ بمحبت چند روزہ دنیا گرفتار ہو کر غزنین کے تخت پر بیٹھا اون ہی دنوں میں عنقریب پہونچنے علاؤ الدین غوری کی خبر جو اپنے بھائی کا بدلہ لینے بڑے زور شور سے آتا تھا اس بادشاہ کو پہونچی تب خسرو شاہ بدون مقابلہ غزنین چھوڑ کر لاہور کو چلا گیا اور اوس جگہہ کو پایۂ تخت بنایا علاؤ الدین غوری نے غزنین میں پہونچکر قتل عام کا حکم دیا اور اکثر عمارت عالیشان کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور سواے سلطان محمود اور سلطان مسعود اور سلطان ابراہیم کی باقی سلاطین آل سبکتگین کے قبور میں آگ لگوادی اور اس بیرحمی اور ناخدا ترسی کو قتل و غارت پر ختم کر کے اپنے آپکو ملقب بہ علاؤ الدین جہان سوز کرایا خسرو شاہ سات برس شورو شر میں حکومت کر کے اپنی مقام لاہور میں ہادی ملک بقا ہوا

ذکر خسرو ملک غوری

بیٹا اوسکا تخت لاہور پر بیٹھا اور اوسنے ہندوستان کے تمام اون صوبوں پر قبضہ کیا جو کسی زمانے میں اوس کے بزرگوں نے مفتوح کیے تھے لیکن شہاب الدین محمد غوری نے باخذ غزنین کہ دار الملک اوس خاندان کا تھا اکتفا نہ کر کے طمع پنجاب کا بھی کیا اور ۵۷۱ھ میں پشاور پر جو کتب سلف میں بنام فرشاور پرشاور مشہور رہا ہے لشکر کشی کر کے افغانستان کا حد مشرقی مع ملتان فتح کر لیا

ظہر ناو شور ہوا تب وہ اپنے باپ کے وقت کے خزائن اور دفاین لیکر اس ارادہ پر کہ ہندوستان سے فوج رکھکر اس ایذا رسانی قوم کو سیدھا کرونگا لاہور کیطرف روانہ ہوا اور اپنے اندھے بھائی امیر محمد کو بھی ہمراہ لیا راستے پر بمقام مارگلہ جو حسن ابدال سے نو میل جانب مشرق ہے اپنے نمکحرام نوکرون کے ہاتھ سے جنہون نے خزانہ لوٹا تھا گرفتار ہو کر قید ہوا اور ششماہ کو اپنے برادرزادہ نالائق کے حکم سے مارا گیا

سلطان مودود بن مسعود

جبکہ مودود نے جو صوبہ دار بلخ کا تھا اپنے باپ کے قتل ہونے کی خبر سنی فوراً غزنین کو کوچ کر آیا اور وہان کے لوگون نے اوسکی موروثی تخت کی مبارکبادی دی اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی امیر محمد کے بیٹون سے جنہین سے بڑا احمد اور پشاور کا صوبہ دار تھا لڑائی جیتی اور پھر اپنے باپ کے قاتلون سے انتقام لیکر نو برس تک سلطنت کی سنہ ۴۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۰۴۹ء مین مرض قولنج سے رخت ہستی جہان ناپایدار سے اوٹھایا بعد وفات مودود کی اوسکے پسر چار سالہ کو اول تخت پر بٹھایا گیا اور پانچ روز کے بعد اوسکو اوتار کر ابوالحسن علی برادر مودود ابن مسعود بروز جمعہ غرہ شعبان سنہ ۴۴۱ ہجری مین تخت نشین ہوا اوسی عرصہ مین علی بن ربیع باتفاق بیرک وکیل خزانہ شاہی سے بقدر مقدور زر و جواہر لیکر پشاور کو بھاگ آیا اور افغانستان کے حصہ مشرقی پر تا بہ ملتان قابض ہو کر افغانان کو بزور شمشیر مطیع کیا

سلطان عبدالرشید بن محمود سلطان افغانستان کا

اوسی سال کے اخیر مین عبدالرشید بیٹا سلطان محمود کا جو مودود اپنے برادرزادہ کے حکم سے ایک قلعہ مین قید تھا خبر وفات مودود سنکر بسعی عبدالرزاق وغیرہ حبس سے نجات پاکر کوچ بکوچ غزنین کو روانہ ہوا ابوالحسن علی بدون دیکھے چمک شمشیر کے پہلے سے کنارہ کر گیا عبدالرشید نے غزنین پہونچکر اپنے باپ کے تخت پر جلوس کیا اور نوشتگین صاحب کو امیر الامرا بنا کر لاہور کی صوبہ داری پر بھیجا ایک سال کے بعد طغرل نمک حرام نے جو امیران شاہی سے تھا عبدالرشید کو مع نو کس دیگر اولاد محمود قتل کر دیا نوشتگین حاجب جو اوسوقت پشاور مین تھا یہ ناخوش خبر سنکر بہت غصہ ہوا اور اوسکی تدبیر سے طغرل مذکور بروز نوروز جب وہ تخت محمودی پر جلوس کر رہا تھا مارا گیا تب فرخ زاد بن مسعود جو کسی قلعہ مین قید تھا بصلاح نوشتگین اپنی موروثی سلطنت کا مالک ہوا اگرچہ یہ بادشاہ بذات خود بہت لیق نہ تھا مگر نوشتگین کی دانائی اور دلاوری سے دو دفعہ قوم سلجوق یعنے ترکمان کے سرداران سے مقابلہ مین غالب آیا جب تیسری دفعہ اسکی فوج اون سے منہزم ہوئی تب فرخ زاد نے نیک نیتی کے ساتھ قیدیان سلجوق کو انعام و اکرام مالامال کرکے بعد رہائی سلجوق کے بادشاہ کے پاس بھیجدیا سلجوقون نے فرخ زاد کی فیاضی سے خوش ہو کر قیدیان غزنوی کو بھی مخلصی دی آخر چھہ برس کی سلطنت کے بعد یہ بادشاہ بھی بعارضہ قولنج سنہ ۴۵۰ ہجری مین فوت ہوا

سلطان ابراہیم ابن مسعود

بعد واقعہ ناگزیر فرخ زاد کے سلطان ابراہیم نے مسند ایالت کو اپنے جلوس سے زیب دیا یہ بادشاہ بڑا متقی اور پرہیزگار تھا باوجود عنفوان جوانی ترک لذات نفسانی کرکے ہر سال تین ماہ روزہ رکھتا اوس نے کئی قرآن شریف اپنے ہاتھ سے لکھکر مکہ اور مدینہ مین رکھوائے ابتداے سنوات جلوس مین قوم سلجوق خواہ ترکمان کی تھی صلح کرکے جانبین نے عہد کیا کہ ارادہ دخل ممالک ایک دوسرے کا نکریگا اس عہدنامہ کے بعد سلطان ملک شاہ سلجوق کی دختر سے مسعود ثانی ابن سلطان ابراہیم کی شادی ہو کر صلح کو مضبوطی ہوئی اسطرح پر مغربی دشمنون سے اوس نے رہائی پاکر ہندوونکی قوت توڑنے کے واسطے اوس نے مشرق کو فوج کشی کرکے ہندوستان مین اتنی دور تک فتح کرتا گیا کہ اوسوقت تک اوس کے بزرگون مین سے کوئی بادشاہ نہ گیا تھا اور ایک لاکھ ہندو قید کرکے غزنین کو لیگیا بیالیس برس تک اوسکی اس بادشاہ نے سلطنت کی اور سنہ ۴۹۲ ہجری مین زندگی کے ساتھ اوسکی سلطنت بھی ختم ہوئی

ری کے واسطے مستعد کر لیا تھا اوسنے پہلے سے سب ہندو سرداران متفق ہوکر مستعد تھا نرکجا سرحد وادی میں افغانستان کیطرف کو بڑھ گیا دونو فوجیں
راج پشاور میں پہونچکر خیمہ زن ہوئیں محمود نے جبکہ اتنی فوج کثیر دشمن کی دیکھی جسکی اوسکو توقع نہ تھی گھبرا گیا اور برخلاف اپنی عادت مستمرہ
کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا دونو فوجیں چالیس روز تک جرات پیشدستی نہ کرکے پڑی رہیں اس توقف سے انندپال کے لشکر میں روز بروز
ترقی ہوتی رہی قوم گکھڑ جو اوسوقت سندھ و جہلم کے دوآبہ میں آباد تھی شامل لشکر انندپال ہوئی کیونکہ اوسوقت اونکا عقیدہ مذہبی اہل اسلام کے
مخالف تھا غرضکہ اس یورش میں کل ہنود نے واسطے انسداد رواج اسلام ایسا اتفاق کیا کہ عورات نے اپنے زیورات گلا کر واسطے
صرف ضرورت لشکر کے دور دور سے بھیجے محمود نے ہجوم غنیم اور اونکا فدویانہ ارادہ دیکھکر بنظر احتیاط فرودگاہ لشکر کے دونو طرف خندق
کھدوادی اور اس خیال پر کہ سامنے سے حملہ ہو ایک برجستہ فوج تیر اندازوں نے حسب الحکم بادشاہ کے آگے بڑھکر بحیلہ بازی سپاہیان
غنیم کی فوجکو گرم جنگ کر کے اپنے لشکر کے قریب لائے اوسوقت فوج محمود نے دلاوری سے اونپر یورش کری مگر نتیجہ برعکس ظاہر ہوا
چند ہزار جوانان قوم گکھڑ سر و پا برہنہ ہر ایک کے ہاتھہ میں اسلحہ غیر مکرر دونو بازو لشکر اسلامیہ سے گذر کر سواران غزنوی میں ہوکر
گھسے اور جو چیز سامنے آگئی انسان حیوان سبکو تہ تیغ کیا یہاں تک کہ قریب چار ہزار مسلمان شہید ہوئے لحظہ لحظہ لڑائی بڑھتی
جاتی تھی اور قریب تھا کہ سلطان محمود بسبب استیلا پیادگان گکھڑ معرکہ سے کنارہ کرکے لڑائی کو اوسدن موقوف کرے اسنے میں
بخت محمود نے یہہ کام کیا کہ ناگاہ ہاتھی سواری انندپال آواز توپ اور تفنگ و خدنگ اور رگنہ نفت سے سراسیمہ ہوکر پیچھے کو بھاگا
ہاتھی کا بھاگنا گویا بخت کا بھاگنا تھا سپاہ ہند نے احتمال ہزیمت انندپال سمجھکر گریز میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانا پایا میدان
محمود کے ہاتھہ آیا امیران شاہی سے عبداللہ طائی چھہ ہزار سواران عرب اور ارسلان جاذب دس ہزار ترک اور افغان ہمراہ لیکر
لشکر منہزمہ کے تعاقب ہوئے دو روز تک اونکا پیچھا کیا بہت لشکر انندپال کا مارا گیا اور بعد لوٹ فتحیاب لشکر کے ہاتھہ آئی بعد اوسکے
۴۰۰ھ ہجری میں سلطان موصوف نے بسبب بے ادبی داود بن نصیر نبیرہ شیخ حمید لودی حاکم ملتان کے اوسپر چڑھائی کر کے بعد
گرفتاری قلعہ غور میں اور اوسے قید کر دیا جب انندپال راجہ لاہور مرگیا اور اوسکا بیٹا جانشین ہوا تب ۴۰۴ھ ہجری میں قلعہ نندونہ
جو کوہ بالنات واقع حدود ضلع جہلم میں تھا سلطان نے فتح کیا ۱۰۱۳ء مطابق ۴۱۷ھ ہجری میں لاہور فتح کر کے پنجاب میں پہلا بادشاہ
اسلام کا ہوا اور نبیرہ جیپال نے راجہ اجمیر کے پاس جا پناہ لی ۱۰۲۴ء مطابق ۴۱۵ھ ہجری بارھویں دفعہ اوس صاحب ہمت سلطان نے
بہت خرچ کی دو ہزار افغان بھی تھے ہندوستان پر چڑھائی کر کے گجرات دکھن میں مندر سومنات پر جو مشہور معبد ہنود کا ہے قبضہ کیا
اور بڑے بت کے پاس جاکر اپنے گرز سے اوسکا ناک منہہ توڑ ڈالا بعد ازاں اوس نے خراسان مغربی کو مفتوح کیا اور اپنے
فتوحات کا نام لیکر آخر وہ بھی بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۰۳۰ء میں ترسیٹھہ برس کا ہوکر راہی ملک بقا ہوا اوس کے عہد میں مشرقی حصہ
افغانستان سے برہمن اور بت پرستوں کا مذہب نابود ہوا اور دین اسلام نے رواج پایا جو مشرک اسلام قبول نہیں کرتے تھے وہ کچھ مارے گئے اور کچھ بھاگ گئے

سلطان مسعود

بعد وفات محمود کے امیر محمد بڑے فرزند اوسکے نے داعیہ سلطنت کا کیا مگر مسعود نے جو باپ کے وقت ہرات کا صوبہ دار تھا
امیر محمد کو گرفتار کر کے نابینا کر دیا اور خود تخت نشین ہوا اوس کے عہد سے زوال سلطنت غزنویہ شروع ہوا اگرچہ ابتدا عہد میں
اسنے بھی جرات سے ہندوستان پر حملے کئے اور مشرق کیطرف کچھہ کامیاب بھی ہوا مگر مغرب کیجانب سے قوم سلجوقی یعنی ترکمان کے
تاتاریوں نے خروج کر کے اوسکو سخت مجبور کر دیا اور قوم افغانوں نے بھی پہاڑ دشوار گذار کے اندر بغاوت کری خصوصاً سرکردگی کیواسطے
شاہزادہ ابنر دبار لیقیبات ہوا اور اوس نے افغانوں کو کچھ سیدھا کیا مگر قوم سلجوقی نے اسقدر زور دکھایا کہ بادشاہ کو غزنین میں

اور ایک معتبر امیر اپنا بطور یرغمال سبکتگین کو دیکر چند امیران مسلمان کو واسطے سپرد کرنے اشیاء مقررہ صلح اپنے ہمراہ لاہور لیگیا وہان پہونچتے ہی ناعاقبت
اندیش مصاحبون کی صلاح سے عہد شکنی کرکے معتمدان شاہی کو قید کرلیا اور کہلا بھیجا کہ جب تک تم میرے ہندو امیر کو نہین چھوڑو گے
مین تمہارے مسلمان کو رہا نہ کرونگا سبکتگین کو جب یہہ خبر بدعہدی کی پہونچی تو غصہ سے آگ بگولا ہوکر مثل طوفان ہوا ہی فوج بیکران پنجاب
روانہ ہوا راجہ جیپال نے راجہ اجمیر دہلی کالنجر وغیرہ سے مدد مانگی اونھون نے مدد دہی راجہ پنجاب کی اپنی بقاء دولت سمجھکر خزانہ اور لشکر
بھیجنے مین قصور نہ کیا راجہ جیپال نے ایک لاکھ فوجکی سرکردگی مین دلیرانہ مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے لاہور سے پشاور کیطرف کوچ بھر کیا
پھر خونخوار لڑائی ہندو مسلمانون مین دریاے سندھ سے مغرب غالباً پشاور کی نواح مین ہوئی اوس زمانہ مین ہندو لوگون کو دریاے اٹک سے
پار جانے کو ممانعت نہ تھی اول دیر تک لڑائی ہوتی رہی سبکتگین ایسی حکمت سے لڑا کہ اپنی فوج کے چند گروہ کرکے تازہ دم میدان مین بھیجتا رہا یہہ
سیدھی سی ترکیب بسبب نہ قواعد اموز ہونے فوج مخالف کی ایسی کارگر ہوئی کہ باوجود کثرت سپاہ اثر ضعف فوج ہندو پر ظاہر ہوا
اوس موقع پر کل لشکر اسلامیہ نے اپنے جری حاکم کے زیر لوا ایکبارگی حملہ کیا بیشمار فوج راجہ پنجاب کی ضایع ہوئی اور باقی شکست کھاکر
روبفرار لائی مفرورون کے تعاقب مین فتح مند لشکر دریاے سندھ تک آیا اور قتل و لوٹ مین اپنی ساری ہمت خرچ کی اور فتح کے بعد
جسکو زمانہ حال تک آٹھ سو چھیاسی ۸۸۶ برس گذرے ہین افغانستان کا حصہ مشرقی ریاست لاہور سے علیحدہ ہوکر تا دریاے سندھ شامل
سلطنت غزنین ہوا اور خطبہ و سکہ سبکتگین کا جاری کیا گیا بادشاہ ایک اپنا امیر مع دو ہزار سوار کے واسطے حفاظت ملک مفتوحہ پشاور مین
چھوڑکر قوم افغان کو جو صحرا نشین اس نواح کے تھے دلاسا و تسلی سے اپنا مطیع کیا اور اونمین سے بعضونکو نوکر رکھکر معاون لشکر مقرر
پشاور چھوڑ گیا اور بیس برس بڑے استقلال سے بادشاہی کرکے ۹۹۷ء مین بمقام ترمیذ اقصاء ترکستان عالم بقا کو سدھارا اوسکے بعد
اسمعیل چھوٹے بیٹے نے سلطنت کا ادعا کیا اور بڑے فساد مچائے لیکن محمود سے جو حقیقتاً اس سلطنت کا وارث تھا کچھہ پیش نگئی بلکہ گرفتار ہوا

سلطنت محمود غزنوی

اپنے باپ سبکتگین کی وفات سے پیچھے فساد اسمعیل رفع کرکے ۹۹۷ء مین مطابق ۳۸۷ ہجری کو سلطان محمود تخت نشین ہوا یہ بادشاہ
بڑا صاحب ہمت و اقبال تھا فن سپہ گری مین خوب دستگاہ رکھتا تھا شریعت غرا محمدی پر از بس قائم تھا ۱۰۰۰ء مین پہلی دفعہ
اوس نے عنان عزیمت جانب ہند منعطف کی اوسوقت سلطان محمود کا لشکر دس ہزار سوار اور پیادہ فوج اوس سے بھی کم تھی دوسری
جانب سے راجہ جیپال والی پنجاب بجمعیت بارہ ہزار سوار اور پیادہ فوج بیس ہزار سپاہ اور تین سو جنگی ہاتھی کے اوس دلاور بادشاہ کے مقابلہ کیواسطے
دریاے سندھ کو عبور کرکے سر راہ ہوا نواح پشاور مین سوموار کے دن واقع ہشتم ماہ محرم ۳۹۲ ہجری مطابق پنجم ماہ اگست ۱۰۰۱ء
دونو سپاہ کے باہم سخت لڑائی ہوئی بذات خود سلطان محمود نے بہادران زابلی کو لیکر قلب گاہ غنیم پر حملہ کیا اور فتحمند ہوا راجہ جیپال شکست کھاکر
مع اپنے دو پسر اور چند نواحقون کے زندہ پکڑا گیا اور بیشمار تاراج کا مال لشکر محمود کے ہاتھ آیا غزنین جاکر محمود نے جیپال کو مع دیگر اسیران
بعد قبول کرنے جزیہ اور خراج ہر سال کے امان دیکر رہا کردیا اور چند افغانان سرکش کو جنھون نے اون سے سازش کی تھی قتل کیا جیپال نے
قید سے رہائی پاکر اس بیعزتی کا جینا منظور نہ کیا آنندپال اپنے رشید پسر کو ولیعہد بنایا اور خود زندہ جلکر مرگیا اوسکی جگہہ آنندپال لاہور کا
گدی نشین ہوا ۱۰۰۴ء مین راجہ بھاٹیا کو اور ۱۰۰۶ء مین سلطان محمود نے ملتان کے حاکم ابو الفتح قوم لودی کو سیدھا کیا اس حملہ کے
وقت آنندپال نے شوخی کرکے بیچ مقابلہ کیا اور مفرور ہوکر کشمیر کے پہاڑون کیطرف بھاگ گیا ایلک خان والی تاتار کی لڑائی سے
فارغ ہوکر چوتھی دفعہ موسم بہار کو ۱۰۰۸ء مطابق ۳۹۹ ہجری مین اس شہنشاہ نے واسطے انتقام شرارت آنندپال بڑی فوج
جمع کرکے پنجاب کیطرف کوچ کیا آنندپال بھی بے فکر نہ تھا اوس نے پہلے سے راجہ دہلی اجمیر قنوج اوجین کالنجر کو قاصد بھیجکر مسلمانان کی

تحت مین تھا مگر شرقی حصہ مین اون کے مستقل سلطنت کا ثبوت نہین ملتا البتہ اون کے سردار فوج لاکر لوٹ مار کرتے رہے جب خلیفہ مامون بن ہارون رشید عباسی نے افغانستان کے راستے ہندوستان پر حملہ کیا اور سر و ایران راجپوتانہ سے شکست کھاکر بغداد کو واپس گیا تو اوسکے بعد خلفاء عباسیہ کی سلطنت زوال پکڑنے لگی اکثر صوبہ داران ملک بیوفائی کی راہ سے اطاعت ترک کی صرف بغداد اور اوسکے قریب کے علاقے خلیفہ کے تحت میں رہے

ذکر اسماعیل سامانی

اون منحرف صوبون مین سے ایک شخص اسماعیل سامانی ماوراء النہر اور خراسان کا صوبہ تھا ۲۷۹ھ ہجری مطابق ۸۹۲ عیسوی مین اوس نے کابل قندھار زابل خواہ غزنین کو اپنے قبضہ مین لاکر بخارا کو دار الخلافت بنایا اور شاہ اپنا خطاب کیا نوے برس تک اوسکے خاندان مین جسکو سامانیہ کہتے تھے سلطنت مغربی افغانستان کی رہی اس عہد مین افغانستان کے مشرقی حصہ پر راجہ لاہور کا قبضہ تھا

ذکر الپتگین

یہ شخص عبد الملک جو چھٹے بادشاہ سامانیہ کیطرف سے خراسان کا حاکم ہوا جب عبد الملک بادشاہ بخارا اپنا بیٹا منصور کم سن چھوڑکر مرگیا تب امراء بخارا نے الپتگین سے جو خراسان مین تھا لکھ کر نسبت تخت نشینی منصور رائے طلب کی الپتگین نے جواب لکھا کہ منصور نوجوان آدمی لائق سلطنت کی نہین ہے عبد الملک بادشاہ کا بھائی تخت نشین ہونا چاہیے لیکن اس صلاح کے پوچھنے سے پہلے منصور بادشاہ ہوچکا تھا یہ خبر پاکر ناراضی سے الپتگین کو طلب کیا مگر اوس نے خطرہ سمجھکر صاف جواب دیا شاہ بخارا نے اوس کی تنبیہ کیواسطے لشکر بھیجا دو لڑائیون مین لشکر شاہی پر غالب آیا اور آیندہ کیواسطے شاہ سے مقابلہ مناسب نجانکر ۳۵۱ھ ہجری مطابق ۹۶۲ عیسوی مین خود مختار ہوکر غزنین کو اپنی جدید سلطنت کا دار السلطنت بنایا

پندرہ سال افغانستان مغربی کی حکومت کرکے ۳۶۵ھ ہجری مطابق ۹۷۶ عیسوی مین فوت ہوا

ذکر اسحاق بن الپتگین

باپ کی وفات کے بعد ابو اسحاق غزنین کے تخت پر اجلاس فرما ہوا اوس نے منصور کو زور دکھلاکر ملک خراسان کا دعوی لکھا

دو برس کے بعد جوانی کے عالم مین راہی ملک بقا ہوا

حال سبکتگین

بعد انتقال ابو اسحاق کے کوئی شخص حقدار سلطنت کا نہین ہوا تھا سبکتگین اصل مین ایک شہزادہ ملک ایران کا تھا جو گردش زمانہ سے حالت افلاس مین الپتگین بادشاہ غزنین کی خدمت مین حاضر کیا گیا اور اوس نے لائق دیکھ کر خرید لیا تھا اپنی شجاعت اور عقلمندی و نیک نیتی کے سبب سے بہت جلد درجہ بدرجہ ترقی پاکر سپہ سالار الپتگین کا ہوا اور اس جلیل عہدہ کو اوس نے اپنی شجاعت سے ایسا روشن کیا کہ ہندوستان و ترکستان تک اوسکے رعب کی روشنی چمکتی تھی اب اوس نے الپتگین کی دختر سے اپنا نکاح کرکے سب امراؤن کے اتفاق سے ۹۷۷ عیسوی مین تخت غزنین پر جلوس فرمایا شروع سال ۹۷۷ء مین سبکتگین نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور چند قلعہ متعلق ملک پنجاب فتح کرکے اکثر جگہہ مسجدین تعمیر کرائین اور لوٹ کا بہت مال لیکر واپس غزنین کو چلا گیا اوسوقت مین پنجاب کا حاکم راجہ جیپال بن اشتپال قوم برہمن تھا سرہند یعنے انبالہ سے تا پشاور طولاً اور کشمیر سے ملتان تک عرضاً اوسکے محروسہ ریاست تھی یعنے افغانستان مشرقی کا حصہ اوس کے ماتحت تھا جب اوس نے سبکتگین کے دست برد کا حال دیکھا تب بہت لشکر جمع کرکے اپنی دار الریاست لاہور سے افغانستان کو روانہ ہوا دوسری جانب سے امیر ناصر الدین سبکتگین اپنی جرار فوجکو ہمراہ لیکر سرحد پر پہونچا تین روز میدان کارزار مین لشکرین نبرد آزمائی کرتے رہے سلطان محمود نے جو باپ کے لشکر کا سردار تھا اس لڑائی مین باوجود نوعمری بہت چستی و مردانگی ظاہر کری آخر راجہ جیپال نے اپنی فوج کے ضعف کو خیال کرکے پچاس ہاتھی اور بہت سا روپیہ دینا کرکے صلح کی

ہوئی تو وہ اس ملک ملکہ ہند سے بھی جا مارنا کر سرانا ئیب اور رتہا اور تبت اور چین میں تا حال بدھ مذہب کے لوگ بکثرت ہیں

ابتدائے ظہور اسلام

عہد خلافت حضرت **عثمان ابن عفان** خلیفہ سوم ۳۱ھ ہجری میں **عبد اللہ بن عامر** جسکا سپہ سالار نصیب تھا واسطے فتح خراساں بمعیت ایک ہزار لشکر کے تعینات ہوا اوسنے تھوڑے عرصہ میں **ہرات بادغیس غور نیشاپور بلخ طوس** وغیرہ نواح فتح کر کے دین اسلام کو رواج دیا اور جا بجا حاکم مسلمان مقرر کیے جب عبد اللہ حج کیواسطے **عرب** کو واپس گیا تو کسی قارن امیر عجم بطمع ایران نے ۳۲ھ ہجری میں چالیس ہزار فوج ہرات و غور وغیرہ سے جمع کر کے بدیں خیال کہ عربوں میں آزادی حاصل کیجاوے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا

عبد اللہ حازم

حاکم نیشاپور نے بڑی چستی سے اسلامیہ فوج جمع کر کے قارن کا قصہ تمام کیا اس خدمت کی صلہ میں اوسکو کل خراساں کی صوبہ داری عطا ہوئی یہہ شخص عادل اور شجاع تھا مگر بہت تھوڑے عرصہ تک خراسان کا حاکم رہا ۴۴ھ ہجری میں جب **زیاد بن امیر** معاویہ ابن سفیان کی جانب سے والی **بصرہ و خراسان** ہوا تب بارہ سو چھتیس سال پیشتر بناءحال سے **عبد الرحمان بن شمرنی** حسب الحکم زیاد فوج کشی کر کے کابل اور افغانستان مغربی حصہ کو مفتوح کیا اوسی عرصہ میں **مہلب بن ابی سفرہ** نے جو امراء کبار عرب سے تھا کابل ہو کر لیا اور کی راستہ افغانستان مشرقی اور دوآبہ سندھ سا گرمیں اپنے دین کے مخالفوں سے جہاد کیا سب سے پہلا یہہ ہی شخص ہے جسنے دین اسلام کے احکام کی بنیاد اوس ملک میں رکھی بہت سے اولاد اور اصحاب بدون حصول قبضہ مشرقی حصہ افغانستان کے اکثر لوگ بطور غلام پکڑ کر واپس چلا گیا زیاد بن امیہ کی تبدیلی پر کہ **سلم صوبہ دار خراسان** مقرر ہوا جس نے ابو عبیدہ بن زیاد کو حاکم کابل مقرر کیا یہہ امیر رحمدل اور سست مزاج تھا ۶۴ھ ہجری میں اہل کابل نے بغاوت کر کے اپنے حاکم کو قید کر لیا تب صوبہ دار خراساں نے **طلحہ بن عبد اللہ** کو بھیجکر کابلیوں سے پانچ لاکھ درم بطور فدیہ کے واپس خرید کیا جب اوسکی رہائی ہو چکی تب طلحہ نے ہمراہی لشکر ہرات و غور کابل کو دوبارہ پھر فتح کر کے اپنی جانب سے **خالد بن عبد اللہ** کو جو خالد ابن ولید قریشی کے نسل سے تھا حاکم کابل کا مقرر کیا جب اس حاکم کو صوبہ دار خراسان نے متہم کر کے معزول کیا تب اسنے واپس جانا عرب کا ناگوار سمجھکر مع اپنے کنبہ کے اول ملک رزمت میں آباد ہوا قوم **بنگش** اوسکی نسل سے ہے **خلیفہ ولید ابن عبد الملک** بن مروان کی عہد خلافت میں **حجاج ابن یوسف** ثقفی خراسان کا صوبہ دار مقرر ہوا یہہ شخص بڑا دلاور مگر نہایت ظالم تھا اسی خلیفہ کے عہد سلطنت میں محمد ابن قاسم نوجوان سپہ سالار از جانب حجاج صوبہ دار بصرہ و خراساں کا چھ ہزار سپاہ لیکر براہ سیستان و بلوچستان ملک سندھ پر حملہ لایا اور راجہ داہر والی سندھ و گجرات سے کئی لڑائیاں لڑا آخری لڑائی میں راجہ کو شکست کیا اور گرفتار کیا اس مجاہد عرب نے حدود **ملتان اور افغانستان** مشرقی کا حصہ بھی فتح کیا مگر افسوس اس نوجوان سپہ سالار کو وہ ترک نہ ہوا تمام ملک میں نام اوسکا مانند شمع نامور ہے اسی طرح عہد خلافت بنی **امیہ و عباسیہ** میں ملک

جسکا نام ہندوونکی پورانی کتابون مین بالہیک دیس لکھا ہے آباد ہو چکے ہین کتاب رگھوبیس جو زبان شاستری قدیم مین ہے وہ بہی سو اوسمین اس قول کی ہے جس مین لکھا ہے کہ راجہ بہرت اور کیکئی اوسکی والدہ نے اپنے نام پر ایک شہر دریای سندہ کے کنارہ پر آباد کیا ہے بہرتہہ مذکور دوسری والدہ سے رام چند مشہور کا بہائی راجہ دشرت قوم چہتری کا بیٹا تہا رام چند اور بہرتہہ کے عہد کو تین ہزار سال سے کچہہ اوپر عرصہ گذرا ہے محققین یورپ اس بات کی تصدیق کرتے ہین کہ بارہ سو برس قبل از تولد حضرت عیسی مسیح یعنے اٹہارہ سو برس قبل از ہجرت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب رامایین مولفہ بالہیک شاعر جو ہم عصر یا تہوڑے عرصہ بعد رام چندر کے تہا تصنیف ہوئی ایک پورانے قلعہ کے نشان اٹک سے مغربی پہاڑ مین دیکھے گئے ہین جو پانڈون کے عہد کا بتلایا جاتا ہے علاقہ میانوالی سلسلہ کوہ سیکسر مین ایک پورانی علامات کے موقع کو پانڈون کا سنگاسن بولتے ہین پانڈ اور کیرون کا مشہور اور معروف قصہ ہے پانڈیا اور کیرون کے تخمینا چار سو برس رام چندر کے بعد ہوئے ہین کتاب مہابہارت کی روایت ہے کہ دریودہن کیرونکی والدہ مسماۃ گندہاری راجہ گندہار یعنے قندہار کی دختر تہی اس سے غالب یقین ہوتا ہے کہ افغانستان کے مغربی حصہ مین بہی اوس وقت ہندو آباد تہے اور سند قوی اس بات کی یہہ ہے کہ افغانستان مغربی کے حد شمالی پر ترکستان کی راہ مین بامیان کے علاقہ مین ہندوکش کی گہاٹی پر دریای تہور سے ساڑہے آٹہہ ہزار فٹ بلند بہت تہی عمارات قدیم کے نشان موجود ہین اور دو کہڑی مورتین نر و مادہ ایک ایک سوا سے اور دوسری ایک سو ستر فٹ اونچی پہاڑ کے بغل پر تراشی ہین وہان والے اونکو سنگ سال اور شاہ مرید کہتے ہین اور دیگر افغانستان مین بت بامیان معروف ہین اور زیر علاقہ لہوگر موضع خوشی مین ایک چشمہ آب صاف اور زلال کا ہے جسکو ہندو لوگ متبرک تیرتہہ سمجہتے ہین اور سال مین ایک دفعہ افغانستان کے ہنود اسکی زیارت کیلیے جاتے ہین روایت ہے کہ لہنگر سنسکرت مین فقط اوسی چشمہ کا نام ہے جسکے اسم پر اب وہ تمام علاقہ لہوگر مشہور ہے علاقہ سوات تہہ اور بنیر اور تالاش اور پنجکورہ اور باجور وغیرہ نواح کوہستان شمالی مین اچہے اچہے خوش وضع مضبوط عمارات وتیرتہہ سنگی منقوش سنگ از ہم جدا مواقع متفرقہ مین اکثر دشوار گذار پہاڑون پر اور بت پتہرون مین تراشی ہوئی اور بڑی بڑی دیگچین جو کاریگری تمام سے بنائے ہین اب تک ہر ایک درہ مین بکثرت موجود ہین ان علامات سے پایا جاتا ہے کہ اوس وقت کے باشندے نہایت مستعد اور دولتمند تہے اور باہمی دشمنی کے سبب سے متفرق سکونت رکہتے تہے زمانہ حال کو اوس وقت کے حالات سے مقابلہ کرنیکا یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ دولتمندی اور بعض فنون مین افغانستان قدیمہ حالت کو نہین پہونچا علاوہ ان کے اکثر دیگر جگہہ افغانستان مین ونہگوپ اور قدیم اسکے جو ملے ہین اون سے یہہ بات ظاہر ہے کہ مذہب مقدس اسلام شایع ہونے سے پہلے اس ملک والے بہی مثل ہنود کے بید اور بودہ کو مانتے تہے چنانچہ پشاور اور یوسف زئی کے علاقہ مین بہی بودہ مذہب کے باشندون کے اکثر علامات ملتے ہین خاص یوسف زئی کے علاقہ کے شمالی پہاڑ کے دامن مین تہبر پر کہودا ہوا ایک اشتہار رواج دینے مذہب بودہ کا اب تک موجود ہے اس مذہب کا ایجاد کرنیوالا مگہدہ دیس کا راجہ شانگ کے خاندان سے شاکی سنگہ گوتم پیدا ہوا جو بکرم کے سمت سے چار سو برس اور حضرت مسیح کے وجود سے پانچ سو سینتالیس یا زمانہ حال سے ۲۴۲۹ برس پیشتر وہ مذہب کو کہ جسکو فارس اور عرب کے لوگ مذہب بجتی اور سکناہ تبت لامہ کہتے ہین رائج کرکے بید اور بید دہرم اور بت پرستی پر معترض ہو کر اپنے مذہب کو ایسا جلا دیا کہ بہت سے لوگ اوسمین داخل ہوگئے اور برہمنون نے اونکو رالکہش مشہور کیا آخر سمت بکرم کے آٹہوین صدی مین جب برہمنونکی زیادہ کثرت

جلسہ کہاں سامان فتوح و شتاب۔ خالد نے صلہ میں اس قصیدہ کے دس ہزار درم اشعث کو دیے اور دروازہ تحسین اور تعظیم کا اوس
پر کھولا یہ خبر امیر المومنین عمر کو پہونچی خالد سے بغایت کبیدہ ہوئے اور ابو عبیدہ جراح کو لکھا کہ خالد کو اپنے پاس طلب
کرے اور بہیچ عمامہ اپنا ایسے کے خالد سے پوچھے کہ دس ہزار درم کہ اشعث کو دیے کہاں سے تھے اگر کچھ غنیمت سے تو نے پایا
اور اوس غنیمت سے دیا اوسکا سرچ کیا تو نے دریں صورت اعتراض خیانت خود کیا تو نے اور جو مال سے اپنے عطا کیا جو تحقیق کہ
صرف کیا ہے تو نے در حال اوسکو حکومت سے معزول کرکے میرے پاس بہیجے تو ابو عبیدہ نے خالد کو بلوایا اور اوس سے پوچھا
خالد ساکت ہوا اور جواب نہ دیا بعد ازاں کہا کہ اپنے مال سے میں نے دیا ہے ابو عبیدہ نے خالد کو مدینہ روانہ کیا خلیفہ نے
خود یہ بات خالد سے تحقیق کری اور اوسکو ملازمت میں اپنے رکھا بس خالد اپنے گہر میں متردد تھا اکثر اوقات خلیفہ اوسکو طلب
کرتا تھا اور ہر چند سعی کرتا تھا کہ سرداری عراق جاوے خالد قبول نہیں کرتا تھا جو حضرت فاروق بعد از دہ سال بزخم ابو لولو
غلام مغیرہ ساتھ شہادت کے پہونچے اور امر خلافت کا بمشورت پڑا بعد از چند گاہ ذی النورین برقرار پایا امیر المومنین عثمان
ذی النورین رضی اللہ عنہ سریر خلافت پر جالس ہوئے خالد کو تسخیر ولایت عراق مامور فرمایا سعد وقاص کو طرف دوسری تعین فرمایا
اور تیس ہشت بازوے آں دو مدد سعادت یار یک کردار کے یزدجرد کہ آخر ملوک اکاسرہ نسل کسرای نوشیروان سے تہا
ساتھ قتل کے پہونچا اور سلطنت ملوک عجم کے بعد چہار ہزار اور سات سو برس کے ساتھ تیغ اسلام وسعی ان دو سپہ سالار نیک
فرجام کے بانجام پہونچا اور اہل اسلام مستقل ہوئے و اکثر دیار عراق و عجم و شام گیلان و مازندران و آذربیجان و کردستان
و طبرستان و خراسان و ماوراء النہر و سیستان و بعضے از اقصاے ہندوستان مفتوح ہوئے اور اہل اوس مملکت کے اکثر دین
اسلام مشرف ہوئے اور یک فرقہ مذلت باج و خراج و جزیہ گرفتار ہوئے خالد رضی اللہ عنہ بیچ اوسط ایام خلافت ذی النورین
بجوار رحمت حق واصل ہوئے بعد از وفات آں کے عبد الرحمن بن خالد و عبد اللہ بن خالد بیچ ولایت خراسان ساتھ سرداری کے
منسوب ہوئے اور عبد الرحمن پیشاور میں اور عبد اللہ ہرات میں

باب دوم ابتداے ظہور اسلام ملک افغانستان مین اور جو جو کہ وہان پر بادشاہ ہوئی ہین اور حال بادشاہان ہندوستان کا دوسرے حصہ مین اس سے بعد درج کیا جاویگا

مذکر تاریخ قدیم ہر چند کہ سب تاریخ صحیح سلسلہ وار تاریخ قدیم کی ٹھیک معلوم نہیں ہوتا کہ ابتدا سے یہی کون کون لوگ
افغانستان شرقی کے باشندے تھے مگر علامات موجودہ کتب سے غالباً ہندوؤں کی سکونت پائی جاتی ہے اور اسی تو عین ہے
کہ افغانستان کے مشرقی حصہ میں ابتدا سکونت ہنود جاری رہے کہ لوگوں کی تھی اہل ہند کو جیسے سورج پایت بن نوح
اور لیسے حام بن نوح کی اولاد سے کہتے ہیں حضرت نوح نبی کی اولاد بعد طوفان کے موجودہ حال سے قریب پانچ ہزار برس پیشتر
فرع میں آیا تہا دیار عراق اور دجلہ کے دوابہ میں آباد ہوئے تھے جسکو اہل دیار بکر اور الجزیرہ بھی کہتے ہین جب یہہ
قوم بیشمار ہوئی اور مرادوں نمرود ان شعار میں ایک ایسی عظیم الشان عمارت بنانے کا قصد کیا جو آسمان تک پہونچے تب خداتعالی
نے اس غرور کے دبانے کو ہیئت اتحاد اس عمارت سے انکی زبان میں اختلاف ڈالدیا جسکے باعث سے وہ متفرق ہوکر مختلف
ملکوں میں جا بسے الغرض اکثر کہنڈرات کنندہ سے بت اور سامان بت پرستی اور سکہ جسپر ایک طرف بیل کی تصویر
کیساتھ دہوتی اور زنار پہنے ہوئے آدمی کی تصویر ہوتی ہے اوس ملک سے ملتے ہیں اون سے سکونت ہندوؤں کی
صداقت ہوتی ہے اور اکثر علامات سے پایا جاتا ہے کہ جو برن کا دگ لکھتے ہیں چھتری تہیں سو پہلے اس ملک میں

اپنے کو تا فیل اسود و ابیض کہ آگے روسیاہ کفار کے ہین پہونچادین اور نوار و طناب اور ریسمان فیل کے اوسکے ساتھہ بندھی ہے قطع کرین تو ہیبت [سیاہ ۱۲] و صلابت [سفید ۱۲] فیلان کم ہو اور جلاجل کی کہ فیلون پر تعبیہ کری ہے اور اسپان نہین سکتے ہین کہ آون کے روبرو ہووین برطرف ہو کہ ایک جماعت جوان مردان عرب سے خصوصاً جہجاہ غفاری التجا بذات حضرت بیچون واہب العطیات و استمداد روح مطہر حضرت سرور کائنات سے کرکے متوجہ غیول فیل ہوا اور خود کو بعد محنت و اندوہ و تردد و جنگ بہ فیلان پہونچایا و بسعی و کوشش تمام وہ طناب بہا قطع کرین اور ایک جماعت دوسری نے اہل عرب سے قصد فیل ابیض کا کیا اور اوسکو بہ عنایت الہی بزخم شمشیر و نیزہ کے پانون سے گرادیا اور فیل اسود کو بہی بضرب حربہ کے زمین پر ڈالا طرفین سے جوانان خنجر گزار داد مردی و مردانگی کی دیتے تھے اور خالد درگاہ مسبب الاسباب سے فتح و فیروزی مسالت کرتا تھا جو وقت نماز پیشین کہ موقع فضل و کرم و ہبوب ریاح کرم الہی ہے نسیم فتح و ظفر چلنے لگی خالد بہ نفس نفیس قلب پر نودر کے حملہ لایا مانند باد کے کہ ابر کو پریشان کرے صفوف کفار پریشان کرین اور اوسوقت نودر سر بلندی پر مشرف تھا ہر دو لشکر اوسکے نے سایہ اوسپر کھیچا اور جائے مسکن اپنی بنائے نظارہ کرتا تھا ایک جماعت جوانان جرار کارگزار خصوصاً جہجاہ غفاری نے خود کو پاس نودر کے پہونچایا اور اوسنے خود کو وریا مین ڈالا جہجاہ قریب نودر پہونچا اور خنجر اوسکا ساتھہ خنجر کے بریدہ کیا اور بیچ قعر جہنم کے بہیجا اور سران نامدار عجم کو تاجدار کیا نوید فتح اور فیروزی کی خالد پر پہونچائی جو خبر قتل نودر کی شنس کو پہونچی تاب مقاومت کی نہ لایا اور شکست سپاہ پر اوسکے واقع ہوئی اور اہل روم یکبارگی مونہہ ساتھہ ہزیمت کے لائے اور ہشتاد ہزار سوار اوس حرب مین کفار سے ملف شمشیر مسلمانان ہوئے اور مسلمانون سے چار ہزار و سات سو اسّی آدمی نے شربت شہادت کا نوش کیا اور مسلمانان تا مبراج الروم بتعقب ہزیمتیان کفار ساعی رہے غنایم فراوان اور متاع بے پایان زر نقد و جنس و جواہر لطیفہ و اقمشہ نفیسہ ہاتہہ مسلمانان کے آیا پس ابو عبیدہ و خالد نے فرمایا کہ غنایم ایک جگہہ جمع کرکے تعداد بیچ قلم کے لاوین نود لک دینار زر سرخ و ہفتاد ہزار شتر و نود ہزار اسپ و از جنس و قماش و سلاح و متاع دیگر از ظروف و اوانی طلا و نقرہ و سائبان ہائے زربفت و کمخواب و اطلس و بارگاہ زردوزی عدد و شمار سے باہر تھے پس اون دو سپہ سالار نامدار کامگار نے فرمایا کہ خمس اوسکا جدا کرکے باقی کو ساتھہ سپاہ اسلام کے برابر سویہ سے بخشنا کیا اور متاع خمس کو اوپر ہفتاد شتر کے بار کرکے مدینہ مین ارسال کیا جو خبر فتح اسلام کی امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہونچی سجدات شکر بدرگاہ قاضی الحاجات بجالائے اور نہایت مسرور و شادمان ہوئے اور متاع خمس بوقت فرصت ساتھہ اصحاب و ازواج مطہرات و اہل بیت زاکیات و مہاجر و انصار کے قسمت کیا اور رفاہیت تمام و عیش بالاکلام اہل مدینہ کو عاید ہوا اور حدیث پیغامبر در باب فتح کنوز کسری اور اولاد اوسکی تھی متحقق ہوئی جو ابو عبیدہ و خالد تقسیم غنایم سے خاطر جمع کر چکے متوجہ دیار مبرج الروم کے ہوئے اور اوس قلعہ کا محاصرہ کیا بعد از ہفت شبانہ روز وہ قلعہ مفتوح ہوا اور وہ دیار بجوزہ تصرف اہل اسلام کے آیا بعد فتح و تسخیر اوس ممالک سے ابو عبیدہ نے مبرج الروم مین طرح اقامت کی ڈالی اور خالد تقبسرین آیا اور دہ برس بجمعیت خاطر اوس مکان مین گذرا اور چونکہ اسقدر فتح معرفت و جلادت اوسکے ہاتہہ آئی تھی مردمان اطراف اور گرد نواح سے واسطے دیکھنے کے قریں مین آتے تھے اور اوسکو تہنیت کہتے تھے ازانجملہ اشعث بن قیس کیدی نے قصیدہ عربی بیچ مدح خالد کے کہا اور یہ چند بیت مضمون قصیدہ مذکورہ کی ہین نظم تہنیت کہ بریزو زباد حملہ تو ٭ بروز معرکہ دندان پیل و کام نہنگ ٭ قیامتیست زگرز تو در ممالک روم ٭ صحیتیست ز تیغ تو در دیار فرنگ ٭ دران زمان کہ اجل دشمنان جاہ ترا ٭ شود مخالف آمال در شتاب و درنگ ٭ چنان موافقت افتد صلاح را کہ کند ٭ زرہ گوزن زبان در دہان تیر خدنگ ٭ کند سنان تو بازی بجان خصم چنانکہ ٭ بہ عقل

سونچی اور عوام عظیم شہر دمشق میں بڑا اضطراب الغرض حصار شہر مفتوح ہوا اہالی شہر ساتھ ابو عبیدہ کے ملتجی ہوئے اور کہا کہ ہم نے
ساتھ تیرے صلح کری تھی خالد ور سپاہ سے اوسکے ہمکو خلاص کر ابو عبیدہ نے خالد کو تسکین دی اہل دمشق نے یک لک دینار
بطریق تقدیم بدل صلح تسلیم خالد کے کری اور التزام کیا کہ ہرسال اوپر ہر ایک آدمی کے چہار دینار اور ہر زن پر دو دینار بطریق
جزیہ باہل اسلام دیویں اور صلحنامہ اوس باب میں لکھکر بخطوط یا معارف وشہود مسجل ہوا ابو عبیدہ نے خمس اوس اموال کا جدا کرکے
ساتھ فتحنامہ دمشق پاس فاروق کے بھیجی اور باقی غنایم تمام لشکر پر قسمت کیا یزید ابن ابوسفیان کو ساتھ سرداری دمشق کے مقید کیا
اور خود باخالد جانب فحل روانہ ہوا اور بیمن فضل ربانی وعون نصرت یزدانی فتح اوس دیار کی کری اور اسی سال میں فتح حصار حلب
بکمال بدست خالد بن ولید واقع ہوئی اور کفار اوس دیار کے ایک گروہ کثیر مقتول ہوئے اور مال وافر بیچ ہاتھ اہل اسلام کی موصول
ہوا اور واقعہ تسخیر الروم اور فتح اوس بلاد کی بدست اون دو سعادت یار نیک کردار کے باتمام پہونچی اور تبیان اوسکا بوجہ اختصار
کے ... کے ہے کہ جو ابو عبیدہ اور خالد فتح فحل سے جمعیت خاطر حاصل کرچکے عقد کشایش قلعہ حمص متوجہ ہوئے ہرقل اعظم
روم نے جو تدارک سے تدبیر کی توذر کو کہ سپہسالار اوسکا تھا ساتھ دو لک سوار مکمل سلاح مقابل خالد کے تعین کیے اور شمس
کو کر حملہ ... سے اوسکے ہمراہ ... ہشت ہزار آدمی مستعد بجانب ابو عبیدہ روانہ کیے جو خالد اور ابو عبیدہ اوپر توذر وشمس
کے ... ہوئے باہمی ... سوار مقابل اون دو لوکا ... کے متوجہ ہوا اور حقیقت حال امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
کی معروض رکھی اور استمداد لشکر کی کری جو حضرت خلافت پناہ نے اوپر اس ماجرا کے وقوف پایا بارہ ہزار کس بسرداری عکرمہ بن
ابی جہل مدد کو اونکی بھیجے پیشتر اس سے ... سے ابو عبیدہ اور خالد یکجا ہوکر ... حرب کفار ہوئے توذر وشمس یک جا ہوئے
ابو عبیدہ و خالد سے آگاہ ہوئے دونا ہم جمع ہوکر جنگ اہل اسلام ... کرنے لگے بعد از التقاء فریقین مدت اکیس روز تک
درمیان اونکے محاربہ عظیم با مردی طرفین سے ... جوانان اسلام میدان قتل میں داد مردی و مردانگی کی دیتے تھے جو
ابو عبیدہ اور خالد نے ... کہ امداد سپاہ عرب ... داخل ہوگی خالد تعبیہ اوسکا کیا اور فرمایا کہ تا دہ ... دہ ہزار دوازدہ فوج
ہوویں ... فوج کے بارہ گروہ ... بعد ازاں پیچھے فوج دیگر کے عقب سے جو جلکے ملحق ہو عکرمہ نے فرمایا جو خالد کا دستور کر تعبیہ صفوف
کرکے اہل ... عون لشکر ... اسلام کو تقویت عظیم نے ... کہلایا کہ ... سپاہ کے محزون اور تنگدل اور
غمناک ہوئے ... فوج دوازدہ ہزار سوار کی رکھی کہ مدد اہل اسلام پہونچی ... سے ... محاربہ عزیمت کری اور ...
... معرکہ قتل میں داد مردی و مردانگی کی دی ... روز ... محصور ہوئے اور اس تیس دن میں سپاہ اسلام اسپ سے
... آئے مگر ... اور اسپان ... مدت ایک ساعت آسودہ ہوئے ... قیامت کا نمونہ تھا اس شب سوم کہ صبح اوسکی
... ابو الاعماس کہتے ہیں ابو عبیدہ و خالد تمام شب ... اور ... دیار تمام والحاح بالا کلام بدرگاہ قاضی الحاجات
... فتح کرتے تھے اور آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ فتح و فیروزی کا کیا جب کہ صبح دمیدہ ہوئی طرفین سے کوس
... آتش پیکار شعلہ مارنے لگی اور ... ان طرفین سے ... آتش کارزار
... گرائیدن گرز ... سراسر ... سپاہ ... امدر
... گشتہ ... شد ... تنہ شد ... شد ... یلان ... لعل ... برآمد
... روشن ... ماہ ... یک ... یکدیگر در آویختند ... فرو ریختند ... خالد شیر دل
... عالم ... خالد نے ایک جماعت کو ابطال عرب سے فرمایا کہ اس طرح جاویں اور ہوسکے

دست وپا سے جنبیدہ ہوئی کہتا تو کہ کوہ قاف جگہ سے ہلا جوانان مردانہ اور شجاع طرفین سے بکار زار در آئے اور داد مردی و مردانگی کی
دی چنانچہ اوس دن چند نوبت ہزیمت اوپر ایک ایک کے فریقین سے پڑتی تھی اور پھر کے بجرگاہ آتی تھی آخر الامر لشکر اسلام بشعار فتح
وظفر یکدل و یک ہمت ہو کر یک مرتبہ حملہ سپاہ صف کفار پر لے گئے اور ہنگامہ گرم اون مخاذیل کا بہ آب سر تیغ فرو بٹھایا اور عقد جمعیت کفار کا
چون بنات النعش پراگندہ کیا اور صف اونکی برہم ماری رومیان طاقت مقاومت نہ لا کر فرار ہوئے اور تفرقہ عظیم اوس سپاہ مین پڑا مسلمانان
عقب سے روانہ ہوئے اور اوس کفار کو ساتھ تیغ بیدریغ کے مارتے تھے اور بخاک برابر کرتے تھے اور یہ تحقیق ہوا کہ بیچ ہزیمت موک
کے صد و بست ہزار مرد کفاروں سے مقتول ہوئے اور اہل اسلام سے ہزار مرد نے شربت شہادت کا نوش کیا اور بسیار سے
مجروح ہوئے اور تیس ہزار سراپردہ مخمل اور زربفت و کمخواب اور اطلس منقش و نقود و جواہر و اقمشہ و امتعہ متکاثرہ اوس لشکر سے
غنیمت مسلمانان کی ہوئی خالد نے کہا تا غنایم کو جمع کیا جو وقت قسمت کا ہوا ابو عبیدہ کو بلوایا اور اوسکو فوت ہونے ابوبکر او خلافت
عمر اور عزل سے اپنے اور نصب ہونے اوسکے سے ساتھ سرداری لشکر کے اعلام کیا اور عامہ کو اوس سے خبردار کیا اور کہا
شراب اطاعت ابو عبیدہ کی مین تقصیر نہ کرو کہ مین اطاعت مین اوسکی ہون آدمیون نے خالد کو دعائے خیر بہت کری اور کہا ایہا الامیر
اسلام کو گرامی کیا تو نے اگر یہ خبر فوت صدیق کی بجز تیرے کوئی دوسرا سنتا اس حرب کو تمام نکرتا اور دشمن اوپر ہمارے ظفر پاتا پس نامہ
خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر کا مطالعہ کیا لکھا تھا کہ خدا تعالی ابوبکر کو جہان سے لیلیا اور امر مسلمانان و خلافت میری پر تفویض کیا اور
مجکو بھی غم مسلمانون کا ہے اور خالد مرد ایک ہے کہ مالک بن نویرہ کو مارا اور دروغ بھی بولا امارت مسلمانان ایسے آدمی پر مسلم نہ سکے
رکھے مگر اوس وقت کہ بحضور مردم دروغ گوئی پر اپنے اعتراف و اقرار کرے کہ مالک مذکور کو مین نے قتل کیا ہے اور وہ مسلمان تھا
اگر ایسا کرے بحال خود امیر ہے اور جو ایسا نہ کرے تو اوسکو معزول کیا مین نے اور مین نے ابو عبیدہ کو بجاے اوسکے نصب کیا چاہیے
حساب بیت المال کا اوس سے طلب کرے اور خمس غنایم وغیرہ اوپر اوسکے جو کہ بر آمد ہو واپس لیوے بعد اوسکے تمام مال و املاک
اوسکی دو نیمہ کرین یک نیمہ اوسکو واگذاشت کرین اور یک نیمہ واسطے بیت المال کے ضبط کرین پس ابو عبیدہ نے مونہہ طرف خالد کے
کرکے کہا کہ تو مصلحت کیا دیکہتا ہے اور ان دو امر سے کونسا اختیار کرتا ہے خالد نے کہا کہ مجکو آجکی رات مہلت دے ابو عبیدہ نے
کہا نیک ہے خالد ایک خواہر رکہتا تہا عاقلہ فاطمہ نام صاحب راے تہی ساتہہ اوسکے مشاورت کی اوس نے خالد کو اوپر اسکے
دلالت کری کہ امارت کو ابو عبیدہ کی تسلیم کرے اور نیمہ مال کو اپنے دیوے کسواسطے کہ آیندہ آپکو اختیار مگر دیگر شک کے مخاطرہ جان کا ہے
پس خالد نے روز دیگر حساب مال اپنے کا کیا اور نصف اوسکا ابو عبیدہ کو تسلیم کیا اور وہ جملہ ایک ہزار درم تہا پس ابو عبیدہ نے صورتحال
خالد کی مع خمس غنایم معروض عاکفان پایہ خلافت کری حکم ہوا کہ خالد کو مدینہ مین بھیجے خالد بموجب امر متوجہ مدینہ ہوا اور ہر روز ملازمت مین
فاروق کے حاضر ہوتا تہا تا آنکہ بعد از چندگاہ حضرت خلافت پناہ نے ضمیر اپنا مصفا کیا اور انواع لطف و احسان بجا لایا دس ہزار دینار
زر سرخ ہر سال واسطے اخراجات خالد کے بیت المال سے مقرر فرمائے اور جو سال پانزدہم مین ہجرت حضرت خیر البشر سے ابو عبیدہ
بموجب امر فاروق بہ محاصرہ دمشق مشغول ہوا درگاہ خلافت پناہ سے استمداد سپاہ کی کری فاروق نے خالد کو مع بارہ ہزار آدمیونکے
بمدد ابو عبیدہ روانہ کیے اور صدف گوش اوسکی بدُر ہاے نصایح کے پُر کیے اور بجانب دمشق رخصت کیا خالد نے بعد از قطع منازل ابو عبیدہ
کے ساتھ ملنا کیا اور باتفاق یکدیگر محاصرہ مین مشغول ہوئے اور چھہ ماہ تک متواتر محاصرہ رکھا ابو عبیدہ نے دروازہ پر جابیہ کے اور خالد
نے باب شرقی پر نزول کیا ہر روز بمقابلہ و محاربہ اقدام کرتے تھے ایک شب اہل شہر بہ تہنیت و نشاط فرزندی کہ گھر ایک اعالی شہر کے
ہوا تہا اشتغال رکہتے تھے خالد نے فرصت پاکر نردبان تہا قلعہ پر رکھکر چہار طرف سے اوپر آئے اور آواز تکبیر کی بگوش ملک السموات

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قسمت کیا اور اہل مدینہ کو بھی اوس سے حصہ پہونچا اور اوس بساط کو فرمایا تو پارچہ پارچہ کیا اور خاصہ ہ
اہل بیت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ و حضرت عباس و حسن و حسین کو قسمت کیا چہار گز اوس بساط سے امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ کو پہونچا اور اوسکو معرض بیع لائے بیس ہزار دینار سرخ قیمت کری سب کو فقرا و غربا اور مسافراں کو تقسیم کیا ایک
دینار اوس میں سے یوم الحرج اور ہر محتاج ایسے کے صرف کیا جمیع مہاجر اور انصار کو اوس فتح سے مسرت حاصل ہوئی اور
نتائج دینوی اونکی مقصود ہوئی پس خالد بعد اسکے بجانب دمشق روانہ ہوا اور پہونچا قریب ایک دیر کے کہ اوسکو دیر خالد کہتے ہیں اور
اوس جگہہ سے تا دروازہ شرقی دمشق کے ایک میل راہ ہے اوس جگہہ منزل کری اور ابو عبیدہ اوپر دروازہ جابیہ اور یزید بن ابو سفیان
اوپر دروازہ دیگر کے فرود آیا اور دمشق کو درمیان میں لیا خبر پہونچی کہ بیس ہزار مرد جنگی طرف روم سے بمدد دمشق پہونچے ہیں اور موضع
مرج الصفر میں فرود آئے ہیں خالد نے برایت مقاتلہ کا مقابلہ اونکے کھینچا اور ساتھہ اوس گروہ کے محاربہ کیا اور اوس جماعت کو ہزیمت
دی اور یہہ واقعہ قبل وفات امیر المومنین ابی بکر چہار روز وقوع ہوا تھا خالد شہر کے ظاہر دمشق کے آیا اور بمحاصرہ مشغول ہوا جو خبر
واقعہ اجنادین کی ساتھہ ہرقل عظیم روم کے پہونچی ایک لشکر کثیر جمع کرکے واسطے حرب کے روانہ ہوا جب کہ خالد نے اس بات سے وقوف پایا
دمشق سے رخصت ہو کر ساتھہ لشکر اسلام کے مستقبل کفار ہوا اور موضع یرموک میں التقاے فریقین ہوا لشکر روم زیادہ سیصد
ہزار سے تھا اور لشکر اہل اسلام میں چالیس ہزار مرد تھا جو طرفین سے صف آراستہ کریں ایک قایل نے کہا کیا سبب ہے لشکر روم
اور کتنا کم ہے لشکر اسلام خالد نے کہا تو کہتا ہے بلکہ برخلاف اوسکے ہے کسواسطے کہ کثرت جیوش کی بکثرت اشخاص نہین بلکہ
نصرت و توفیق الہی کی ہے اور قلت اوسکی بخذلان ما شاء ہے پس خالد نے قرار دیا تو قرا و حفاظ لشکر سورہ انفال پڑہیں اور منادی کر
دیا کہ ندا کرے کہ جس کسی نے کہ شرف صحبت پیغمبر خدا کا پایا ہو ایک لشکر سے جدا کرے بموجب فرمودہ خالد کے ہزار مرد سپاہ سے برآمد
ہوئے خالد اونکو بیچ صف لایا اور بوجود مشرک اونکی حضرت عزت سے استفتاح و استنصار طلب کیا اور درمیان اون ہزار مرد سے
یکصد مرد کہ فقرا و مہاجر و انصار سے کہ شرف شہود و حضور اوس روز کہ جو معرکہ بدر نام محل کہ حضرت نے اوپر قریش کے جنگ کیا تھا اور
فتح یاب ہوئے تھے اور ابو جہل اور کلاں تراں قریش کشتہ ہوئے اور اس جنگ میں پانچ ہزار فرشتہ نازل ہوئے اور ہمراہ حضرت کے
تین سو تیرہ آدمی سے وہ لوگ جدا کیے اور کہا کہ مطلوب میرا تم سے یہہ ہے بلکہ محاربہ و مقاتلہ کا نہیں بلکہ توجہ کا ہے بدرگاہ حق کے
اسلیے کہ دعا و زاری کرو تا کہ وہ تقریبا و جاری پہونچے اور مقصود خالد کا ان امور سے اظہار اس بات کا تھا کہ اتکال اوسکا اوسکی ساتھہ الطاف
خداوندی سے ہے نہ اوپر شجاعت اور دلاوری اور کثرت سپاہ کی درین اثنا قاصدان مدینہ سے پہونچے مسلمانان نے اخبار مدینہ اونکے
استفسار کیا کہا احوال بخیر ہے اور نزدیک خالد کے آئے بسر گوش اوسکے رکھکر کہا کہ ابو بکر نے وفات پائی خالد نے جو اندیشہ
کیا کہ اگر یہہ خبر فاش ہوئی ہزیمت مسلمانوں پر پڑی اور رنج سب تمام ضائع ہووے پس نامہ کو کہ بر نام ہمارے ابو بکر سے پہونچا وہ مرد
زیرک تھا مقصود پر خالد کے واقف ہوا کہا بہتر ہے دو ہزار دہ ہزار مرد مدد ہمارے بھیج میں عنقریب پہونچتے ہیں تمام مسلمانان کو یک
دولت اور ایک مسرت حاصل ہوئی پس خالد نے قاصد کو پہلو سے اپنے رکھا اور آہستہ اوس سے پوچھا کہ خلافت کس پر مقرر ہوئی
کہا عمر خطاب پر خالد نے کہا پس میں امارت سے اس لشکر کے معزول ہونگا کہا بلکہ پوچھا کہ سرداری اس سپاہ کی کس پر مقرر ہوئی
قاصد نے کہا ابو عبیدہ پر خالد مناجات کرنے لگا کہ الہی تو واقف ہے کہ میں یہہ حرب واسطے خلق و طلب مال و شہرت دنیاوی و خوشنودی
ابو بکر کی کرتا تھا بلکہ خاص واسطے رضا کے تیری سے تھی اوس ساتھہ ایک جماعت کے دلاوراں سے قلب پر دشمن کے حملہ لایا
اور عمرو عاص میمنہ سے اور یزید بن ابو سفیان ذو میسرہ سے مدد کری لشکر نے درصف کھینچی جناح او قلب کو ازہم درید کیا رس در ریر

بزرگ تھا ساتھہ سپاہ کے آراستہ کرکے واسطے انتقام ہرمزاد پر خالد کے تعین کیا جب کہ خالد نے توجہ سے خازن کے خبر پائی اوس حال کو بیچ درگاہ خلافت پناہ کے عرض رکھا اور خود واسطے مقابلہ کے موتھہ لایا اور موضع مدار مین فریقین بایکدیگر پہونچے اور یہ محاربہ سرعت کری نظم

ہماندم ہمی لشکر آراستند ۞ ہمہ تیغ و روئین بہ پیراستند ۞ سبک خالد رزم جو چون بدید ۞ + چو رعد دمان نعرہ برکشید ۞ گہے سوی چپ راند و گہہ سوے راست ۞ بگردید از ہر کسے کینہ خواست ۞ بگرز و بہ تیغ و سنان دراز ۞ ہمی گشت از ایشان بے سرفراز ۞ زگرد سواران جہان تار شد ۞ سرانجام خازن گرفتار شد ۞ خالد نے بعد از فتح خمس غنایم مع خبر فتح مدینہ مین بہیجی جو سن ثلث العشر ہجرت مین امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جیوش اسلامیہ واسطے تسخیر بر روم بہیجا اور چہار امیر تعین کیے ہر ایک کو بقطرے از اقطار آن مملکت نامزد کیا اور امارت و حکومت اوس نواح کی ساتھہ اوسکے متعلق کری اول عمرو عاص کو براہ ایلہ کیسے بفلسطین بہیجا اور ابو عبیدہ کو بحمص اور زیاد بن ابو سفیان کو دمشق مین اور شرحبیل بن حسنہ کو باردن تعین کیا اور کہا کہ جو لشکر سب یک جا ہووے امارت و سپہ سالاری تمام سپاہ کی ابو عبیدہ کو متعلق رہے اور جو متفرق ہوئین ہر کدام بحال سابق اوپر قوم اپنی کے امیر رہے عمرو عاص جبکہ فلسطین مین پہونچے ہرقل بادشاہ روم نے توجہ اہل اسلام سے خبر پائی تدارک نام برادر اپنا ساتھہ نوّے ہزار مرد سوار خنجر گزار بداعیہ تدارک مہم سپاہ اہل اسلام کے بہیجا اور خود بانطاکیہ جا کر بجمع امداد و آلات حرب کے مشغول ہوا عمرو عاص نے مکتوب لکھہ کر اوس حال سے بحقیقت خلافت پناہ عرض رکھا اور مدد طلب کری صدیق نے منشور بنام خالد لکھا کہ لشکر عراق کو اوس جگہہ چھوڑ کر خود مع لشکر کہ بیچ تحت لواے اپنے رکھے اور عامیہ سے شام مین لیگیا تھا ساتھہ ابو عبیدہ کے ملحق ہو خالد موجب امر خلافت پناہ مثنی بن حارث شیبانی کو ساتھہ سرداری اہل عراق چھوڑ کر با لشکر عاملہ متوجہ طرف روم کے ہوا اور اثناء راہ مین بعضے قلاع اور بلاد غارت کیے اور مال و اسباب بہت دستیاب اوسکے ہوا اور موضع فقاہ بصرے مین پاس ابو عبیدہ کے پہونچا اہل بصرے بنا بر کثرت و تزاید شوکت قوم اسلام جزیہ پر صلح کری اول جو شہر کہ دیار شام سے فتح ہوا وہ تھا اوس وقت خالد بمدد عمرو عاص کے گیا اور جو خبر بہم پہنچی اہل اسلام بہ سمع تمام رومیون کے پہونچی خود کو موضع جلق سے اجنادین مین کہ ایک موضع ہے رملہ اور بیت جبرین کی عزیمت کری اور اوس زمین مین درمیان فریقین کے مقابلہ عظیم رونما ہوا شمار لشکر کفار کا اوس جنگ مین سی صد ہزار و بست ہزار کہ شمار مین تین لک و بیس ہزار ہوئے اور تعداد سپاہ اسلام چھتیس ہزار ابو عبیدہ اور خالد نے فرمایا کہ مسلمانان یکبارگی حملہ آور ہوے اور اسباب حرب دائر اور شعلات ضرب کے نائر ہوے ناگاہ بعون اللہ تعالی النسیم فتح و ظفر اوپر پرچم لواے اہل اسلام کے چلی اور شکست سپاہ کفار پڑی بہت اونمین سے عین مملکت تیغ مجاہدان کرار کی ہوئی اور ستیس ہزار آدمی اہل بغی و فساد سے ساتھہ قتل کے پہونچے اور تین ہزار آدمی اہل اسلام سے شربت نوش شہادت کے ہوئے اور غنیمت بہت اور متاع بے پایان جواہر نفیسہ اور اقمشہ گران بہا سے اور اسپان تازی نژاد بیچ ہاتھہ کے آئی ابو عبیدہ اور خالد نے فرمایا کہ اوس غنایم کو بیچ ایک جگہہ مناسب کے جمع کرین اور شہیدان کو مقابر مین دفن کیا مجروحونکو بمداوا مشغول ہوئے اور پس از سہ روز کے فرمایا کہ خمس اوس غنیمت سے جدا کرکے باقی کو اوپر ہر ایک کے لشکر سے علی السویہ قسمت کیا ہر ایک آدمی کو سیزدہ اسپ و اشتر و غیر ذالک اور بیس ہزار دینار نقد کہ اونسٹھہ ہزار روپیہ ہوتے ہین قسمت مین پہونچے سواے متاع خمس کے اور وہ بساط کہ نوشیروان کا جواہر بافتہ تھا اور طول اوسکا یک صد گز اور عرض اٹھتر ذرعہ کا اور وہ ایک نوع نفیسہ جواہر تھا چنانچہ دہ گز الماس اور دہ گز لعل اور دہ گز یاقوت سرخ اور دہ گز زمرد سبز اور دہ گز مروارید اور دہ گز زبرجد کا اور بقیہ ایسی اصناف صور اور تمثال کا بنایا تھا اور اوسکو اہل عجم بہارستان اور مردم عرب عطف کہتے تھے نوشیروان روز جشن کے اوسپر بیٹھتا تھا اور بشرب مدام اشتغال کرتا ہر چند چاہا کہ اوسکو مبصران اور مقیمان قیمت کرین میسر نہوا پس ہر دو امیرون نے بساط ہمراہ خمس مع عرائض مشتمل فتح مصحوب عبد الرحمن جمحی کے مدینہ مین بملازمت صدیق بہیجا اور وہ اوس فتح سے نہایت شادمان ہوے فرمایا کہ غنایم کو بہ اصحاب

دو فرقہ ہو گئے ہر دو نے درباب اوسکے خلاف گواہی دی ایک گروہ نے اوسکے کفر کی اور فرقہ نے اسلام پر اور مالک بن یربوع بسبب اختلا
ف بیان کشتہ ہوا اور ابو قتادہ انصاری کہ ایک اصحاب آنحضرت سے تھا اور ہمراہ خالد کے تھا بروم تعینات سپاہ سے تحاشا کر دیا اور کری
کہ یہ سپاہ تھی اہل ایک کے کہ تحت لوائے خالد کے ہوئے در آئے اور ازروے شدت و غضب کے مدینہ میں گیا اور مجلس خلیفہ میں حادثہ
بیچ عرض کے پہنچائی اور خالد کی شکایت کی کہ بات یہ تھی پس عمر خطاب نے کہا کہ تہمت ... اہل اسلام کے قید ہوئی اگر یہ بات مطابق
واقعہ کے ہو خالد انتقام اس پہ پہنچا دے امیر المومنین ابی بکر صدیق نے کہا شاید کہ خالد کو اس قضیہ میں کوئی تاویل وہا ہوئی ہو اسی
سبب خطا کی اے عمر ہاں ایسی بیچ شان اوسکے نہ کہہ کہ رسول اللہ نے اوسکو سیف اللہ کہا ہے اور شمشیر ایک کہ حق تعالی نے اوپر
کافروں کے کھینچی ہے تو اوسکو میں غلاف میں نہ کروں اور اوسی وقت نامہ خالد کو لکھا کہ لشکر کو اسی جگہ چھوڑ کر پاس میرے آوے سو فرمان خلیفہ کا خالد
کو گیا اور الحال امتثال امر کی کر کے تنہا سوار تیسا مدینہ میں آیا اور ابتداے راہ سے مسجد نبوی میں گیا اور ساتھ ہمراہی طلال حبشی
مجروں بیچ خدمت مجلس پاک صدیق اکبر کے آیا اور صورت واقعہ عذر اپنے کی قضیہ میں صدیق سے عرض کی لیاقت سپاہی سے اوسکے
عذر کو منظور رکھا اور اوسی جگہ سے اوسی ساعت رخصت مراجعت کی دی اور حکم دیا کہ جو لشکر میں ہے ساتھ لشکر کی کر کے متوجہ یمامہ
ہو اور ساتھ عکرمہ بن ابی جہل کے کہ سردار اوس لشکر کا ہے اور بحرب مسیلمہ کذاب کی تعین ہوا ملحق ہو اور ساتھ اوسکے فتنہ مسیلمہ کو کہ
دعوی نبوت کا کرتا ہے دفع کرے اور صدیق نے دیت مالک کو بیت المال سے دیا اور سپاہ قوم مالک ساتھ برادر اوسکے حوالہ کیا پس خالد
نے جا کو لشکر میں پہنچا پایا وہ اوس جگہ سے سپاہ عکرمہ سے ملحق ہوا اور ساتھ اوسکے ایک سپاہ آراستہ کی طرف یمامہ کے عزیمت کی
حدا مجاز مسیلمہ ہوا تمام ابو سفیان کہ قاتل امیر المومنین حمزہ کا تھا وحشی نام کشتہ ہوا کہتے ہیں کہ وحشی کہتا تھا کہ بایام کفر کے میں نے
بہترین خلق سے حمزہ کو قتل کیا اور بایام اسلام میں بدترین خلائق مسیلمہ کو قتل کیا الغرض عکرمہ و خالد مظفر و منصور اوس نواحی کو
بیچ قبضہ کے لائے اور عکرمہ نے طرف مدینہ کے مراجعت کی اور شہر و نواحی اطراف حاکم کے اپنے تصرف میں لائے اور یہ خبر حاکم شاہ
عجم کو پہنچی ہرمز کہ ایک سرداران سپاہ عجم کا تھا ساتھ تیس ہزار سوار ... اوپر سر خالد کے بھیجا اور وہ سپاہ ساتھ استعداد تمام
کے ہو سپاہ اسلام تھا روبمقابلہ ہو ... آیا تو ایک اتفاق طرفین سے ... ہوئی تب ایک مرد لشکر سے ہرمز کے ... مبارز اور مجادلہ لائق
اور جانا مانند شیر جرات ... بیچ میدان کے آیا اور مبارز طلب کیا ایک نے پہلوانان عجم سے ... کہ دوڑا
اور مقابلہ ... مسارعت کی ... ہاتھ خالد سے ... سپاہ عجم سے دست خالد ...
... وقت غروب آفتاب ... لشکر ... میدان کارزار ... لشکر میں آیا مبارز
طلب کیا کسیکو طاقت ... مقابلہ خالد ... حملہ ... اور جامیں سے
آتش کارزار ... ہوئی لشکر ... خالد ...
... ہزار ... کے خالد
... ایک ... مقابلہ میں خالد کے آیا ... سپاہ
... خالد ... کیا اور صلیب اوسکے کا
... قیمت ... ہزار درم ... سپاہ ... لائی اور غنیمت
... اہل اسلام کے ... خالد نے فرمایا کہ تمام غنائم جمع کر کے ... مدینہ کو بھیجی اور
باقی غنیمت کو علی السویہ ... قسمت کیا ... سپاہ ... سالار

صولت فنانی

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے استفسار فرمایا کہ خالد کہاں ہے میں نے
اوس سے کہ تو مسلمان نہیں ہوتا ہے جان کہ حضرت پیغمبر نے حقیقت اسلام کی اوس پر مخفی رہی ہو اگر مسلمان
جواب دیا یارسول اللہ خدا اوسکو لاوے پیغمبر نے فرمایا اتفاق اوس کا ہمسے نہیں کہ حقیقت اسلام کی اوسپر مخفی رہی ہو اگر مسلمان
ہوے شجاعت اپنی باتفاق مسلمانان کفار پر ظاہر کریسے تحقیق اوسکو بہتر ہوگا ہم اوسکو غیروں پر اوسکی تقدیم کرینگے ہم اسے برادر بلند کی
کر اور اس دولت کو لے کہ خیر بسیار مجھسے فوت ہوئی ما اسلام پہونچا مکتوب ولید میرے پاس پہونچا میں اوس سے واقف ہوا
میں رغبت میری اسلام کیطرف زیادہ ہوئی اور مقالہ نے رسول کے مجھے شاد مان کیا دوست میرے عثمان بن طلحہ عبدری نے
ساتھ میرے موافقت کری جو میں بموضع ہدہ پہونچا مجھسے عمرو بن العاص ملاقی ہوا وہ بھی بداعیہ اسلام مدینہ میں تھا ہم دونو باتفاق مدینہ
میں آئے اور حضرت نے ہمارے آنے سے خبر پائی حضرت نے آپنے اصحاب سے فرمایا بدرستی کہ مکہ نے جگر گوشہ اپنے کا طرف
ہمارے ڈالا خالد کہتا ہے کہ میں نے جامہاے سفر کے اپنے دور کیے اور سروپا پاک میں نے پہنا اور قصد خدمت و ملازمت ان
سرور میں نے کیا راہ میں برادرم ولید میرے پاس پہونچا اور کہا شتاب کر کہ قدوم کی تیری بحضرت پہونچی اس سبب سے خوش میں
اور انتظار تیرا کھینچتے ہیں پس تیزروی میں نے کری اور پاس آنحضرت کے پہونچا میں اور جو مجکو حضرت نے دیکھا تبسم ہو کر فرمایا اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی ہداک الی الاسلام اے خالد جانتا تھا میں کہ عقل کہ تجکو اور امید وار
تھا میں کہ تجکو پیشتر سب سے براہ خیر ہدایت کروں میں میں نے کہا یارسول اللہ دیکھا تھے کہ مواطن کفر کی کسقدر معاندت ساتھ
حق تعالی کے کری میں دعا کرو تو مجھسے عفو کرے اور گناہان گذشتہ میرے عفو کرے فرمایا اے خالد اسلام محو کنندہ گناہان اگلے کا ہے
میں نے کہا باوجود اسکے آپ بھی دعا کیجیے کہا یا خدا بخش گناہان گذشتہ خالد کے خالد کہتا ہے قسم اوس وجود سے کہ مسلمان ہوا
ہوں ہر مہم میں کہ اوس سرور کو پیش آئی کسیکو یاران خود سے برابر میرے نہ کیا اور مجکو اکثر اوپر اصحاب کے ترجیح کرتے تھے پس خالد
نے صحبت اور ملازمت آنسرور کی اختیار کری اوسی سال اول کہ اسلام لایا آنحضرت نے اوسکو ہمراہ جعفر بن ابی طالب کر کے
بغزوہ موتہ بھیجا جعفر نے روز اول شربت شہادت نوش کیا روز دیگر خالد نے علم اسلام اوٹھایا اور تغیر صف اپنی کر کے مقدمہ کو
باساقہ اور ساقہ کو بامقدمہ لایا اور میمنہ کو بامیسرہ اور میسرہ کو بامیمنہ مارا مشرکان اس صف سے بہ خیال پڑے اور گمان لے گئے
مسلمانان کو مدد دیگر عقب سے پہونچی ایک رعب و ترس دل میں اونکے پڑا ایک بارسب نے قرار فرار پر رکھا اور ہزیمت اختیار
کری خالد مع اپنے لشکر کے عقب سے کفاروں کے روان ہوا جس جگہ جاتے تھے تیر اور شمشیر پہونچاتے تھے آنحضرت نے کہا
کہ اندر اوسکے ایک شمشیر شمشیروں سے ہے بار خدایا اوسکو نصرت دے اوس روز سے خالد کو وصف سیف اللہ کہتے تھے یعنی
عیب ہو گیا اور زمان وفات آنحضرت تک معزز و مکرم رہا جو آنسرور کو سفر آخرت درپیش آیا اور بہ جنت الماوا خرامان ہوے
امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اوپر سریر خلافت کے متمکن ہوئے اور بنا بر اسلام بنام نامی و اسم سامی اونکے خطبہ میں زیب
و زینت یاب ہوئے اور ابتداے سال خلافت خود خالد بن ولید کو ساتھ ایک جماعت کے بنی اسرائیل سے اوپر سر طلیحہ کہ دعوی
نبوت کا کرتا تھا تعین کیا خالد نے بعد از جنگ اوپر اوسکے فتح پائی اور طلیحہ ساتھ قتل کے پہونچا خالد نے حقیقت مع حصیص غنایم بہ بارگاہ
خلافت پناہ عرض کیا امیر المومنین نے فرمان بنام اوسکے لکھا کہ اوسی جگہ بجنگ مالک ابن نویرہ کے متوجہ ہو خالد نے اوس جگہ سے
طرف موضع بطحا کے نہضت کری مالک ابن نویرہ کو کہ قبل پیغمبر سے منصب امارت اون ناحیہ و اخذ صدقات بنی ہر بوع اوسکے متعلق
تھا اور بیچ حین حیات پیغمبر ہمراہ مردم عرب کے مرتد ہوئے تھے اوسنے بھی شیوہ ارتداد کا پیش لیا تھا باسلام دعوت کری خالد نے
جو نواحی بطحا نزول کیا لشکر اپنے کو متفرق کیا تا معلوم کرے کہ شعار اسلام کا درمیان اوس قوم کے ہے یا نہیں لشکر خالد نے

کہا ہے اور مکان جاے تولد پیغمبر آخر الزمان کا ہوگا باتھہ سے ندین ہم اور خالد کو ساتھہ اس دولت سرمدی سے فایز کرین ہم اگر
ہم بسعادت ملازمت اوس پیغمبر کے مشرف نہ ہو سکین گے اولاد اور اسباط ہماری کا اگر طالع یاوری کریگا بدولت خدمت اوسکی
مشرف ہونگے پس بیچ حرم خدا کے کہ مکہ معظمہ ہے سکونت اختیار کری اور اونکو اہل عرب بنی اسرائیل اور بنی افغان کہتے تھے
تا آنکہ حق سبحانہ تعالی نے بعد از انقراض ہزار و پانصد سال زمان سلیمان علیہ السلام سے جمال محمدی کا آفتاب مشرق نبوت سے
طالع کیا اور عالم ظلماتی کو بنور ہدایت و اسلام اوس سرور کے روشن کیا اور تمام احیاے عرب رجوع ساتھہ اوس حضرت کے
لائے اور اکثر نے بشرف اسلام مشرف ہوئے اور بعضے فرقہ نے عناد اور بغض پیش لیا ولید بن عقبہ بن عکرمہ کہ جملہ قبائل بنی اسرائیل
و بنی افغان سے تھا در زمان نبوت آن حضرت سرور و لیت حیات سوپنی اور مصنف مجمع الانساب اور اکثر ارباب سیر ولید کو جد
اصل فرزندنسے اوسکے شمار کرتے ہین اور اوسکو فرزندون عبد الشمس سے کہتے ہین جو بواسطے عالیشان و نعمت و حشمت و شوکت
اونکو با قریش نسبت جو بین تی واقع ہوئی بنابر آن عبد الشمس جد بادی ولید کا ہوتا تھا اور بسبب اس نسبت کے ساتھہ قریش
کے اشتہار پایا و گرنہ فی الحقیقت بنی اسرائیل سے تھا کہتے ہین کہ اوسکے دو فرزند صاحب میراث رہے ایک کا خالد نام تھا اور
دوسرے کا ولید ابن الولید کہتے تھے از بسکہ مشابہ پدر خود ولید کے تھا نام پدر کا ساتھہ اوسکے مسلم رکھا اور اندر شجاعت اور شہامت
اور جود اور عدل و بذل و مردانگی و جوانمردی قصب السبق اقران سے اور تمام اہل عرب سے فایق تھے اور ساتھہ اکابر اہل قریش
کے کہ ابو جہل اور ابو سفیان اور ابو لہب اور عتبہ اور شیبہ تھے طریق اخلاص و یکجہتی سلوک رکھتے تھے اور ہر مہم کہ اونکی آگے
آتی تھی خالد ساتھہ اونکے دمساز اور ہمراز تھا حق سبحانہ تعالی نے جب اوس سرور کو پیغمبری پر برگزیدہ کیا اور اوپر کافہ انام کے
مبعوث کیا اکابر عرب نے حسد و حقد و عداوت پیش کیا چنانچہ بیچ کتب سیر و تواریخ خصوصا روضۃ الاحباب مین مذکور و مسطور ہے
آنحضرت مامور ہوئے بہجرت اور بمدینہ معظمہ تشریف ارزانی رکھی ابو سفیان لشکر احیاے عرب جمع کرکے جنگ احد مین حاضر ہوا اور
محاربہ واقع ہوا اور خالد بن ولید اوس لشکر کفار مین سپہ سالار تھا حق سبحانہ تعالی نے جہت آنکہ اہل اسلام نے نافرمانی پیغمبر خدا کی کری
بعد از فتح شکست بسپاہ اسلام ڈالی اور امیر المومنین حمزہ بہ شہادت پہونچے اور دندان رباعیہ آنحضرت بزخم سنگ شہید ہوئے
باعث اوس تمام آزار مردم مسلمان کا خالد تھا کہ وہ جانب کفار سے حملہ لایا بموجب ارادت الہی زحمت واقع ہوئی اور آنحضرت
نے بمدینہ مراجعت کی اور ابو سفیان نے مظفر و منصور بمکہ معاودت کی خالد کو رعایت کلی کری پس آٹھوین سال ہجرت سے
اوس حضرت کے خالد مع تین آدمی رؤساے عرب سے مدینہ مین آیا اور اسلام لایا اور بیان اس واقعہ کا بسبیل اجمال و اختصار
یہہ ہے کہ خالد نے کہا کہ جو ارادہ الہی ساتھہ اوسکے متعلق ہوا کہ مین مسلمان ہون دوستی اہل اسلام کی دل مین میرے القا کری
خصوصا اوس روز کہ پیغامبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر حدیبیہ مین بموضع عسفان نماز خوف کرتے تھے ہر چند چاہا کہ اوس سرور پر قابو پاؤن
یہہ امر ممکن نہوا مین نے جانا کہ لطف الہی نگہبان اوسکا ہے اور جلد ہوگا کہ ہمپر غالب آوے اور قریش کو کچھہ قوت اور شوکت نرہے
جو درمیان قریش و آنحضرت کے صلح واقع ہوئی باتہو کہا کہ پیش نجاشی بادشاہ حبشہ نہین جا سکتا ہون کسواسطے کہ وہ تابع دین
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہے اور جو پاس ہرقل بادشاہ روم و شام کے جاتا ہون دین یہود یا نصرانی رکھے مجکو بہی ان دو دین
مین سے ایک اختیار چاہیے کرنا اور مین ان دونو امر سے بیزار ہون اندرین امر مین متردد تھا جو آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم بعمرہ قضا
آئی ہون مکہ سے بیرون گیا جو حضرت نے عمرہ ادا کیا برادر میرے ولید بن الولید سے کہ وہ بہ شرف اسلام مشرف ہوا تھا اور بیچ ملازمت
پیغمبر کے رہتا تھا حقیقت میری پوچھی پس برادر ولید نے مکتوب بنام میرے لکھا مضمون اوسکا یہہ کہ اے برادر مجھے تعجب آتا ہے

سلام کے حاضر ہووے
کارفرمائی واہتمام عمارت وخدمت فرمائے دیوونکی سعی کما حقہ پیش پہونچاوے تو اور حسب قرار سابق واسطے سپہ سالاری اور اہتمام عمارت مین کارخانہ سپہ سالاری اور اہتمام عمارت مین
تو اور مخفی رکھنے مین اس سر کے سعی وکوشش بجالاوے تو پس افغنہ برسم قدیم رواج کارخانہ سپہ سالاری اور اہتمام عمارت مین
کارفرمائی مین جد وجہد بلیغ کرتا تھا تا آنکہ مسجد مقدس بعد از یک سال باتمام پہونچی اور درین مدت باستصواب آصف وافغنہ کوئی خلل واقع نہوا
اور دیو اس سر سے آگاہی نرکھتے تھے اور کھڑے رہنے مہتر سلیمان سے حسرت اوپر اونکے غالب ہوئی تھی شدت اور قہر وغلبہ
سے افغنہ کے پارا بات کرنیکی نہ تھی جو جمعیت حاصل ہوئی حق سبحانہ تعالی نے کرم خوردہ تعین کیے تا اعضاے مہتر سلیمان کو کہ کہنہ ہو گئے تھے
وہ پیغمبر خدا گر پڑا اور خبر موت کی اوسکی عالم مین شایع اور ظاہر ہوئی دیو فرار ہوکر درمیان کوہ ہا و بیابان ہا و جزایر ہا مسکن پذیر ہوئے مدت
نبوت وسلطنت مہتر سلیمان بقولی نود و پنج سال اور بروایتے ہشتاد سال تھی اور آصف وافغنہ تا آخر ایام حیات بیت المقدس مین صاحب تدبیر
ورای بنی اسرائیل مین رہے اور حل وعقد وقبض وبسط اونکا قبضہ اقتدار مین اون ہر دو برادر کے تھا اور جو ایام حیات بانصرام پہونچے
ہر دو برادر نے ودیعت جان سونپی اور جان بجان آفرین دی اور اولاد اور اسباط اور احفاد اونکے دیار شام مین متوطن تھے چنانچہ ذکر اولاد
اور اتباع افغنہ کا عنقریب مرقوم قلم مشکین رقم ہوگا جو کہ بخت نصر کو حق تعالی نے اوپر بلاد شام کے غلبہ دیا اور بیت المقدس کو خراب
و ویران کیا اور اولاد بنی اسرائیل کے غالب آیا فرزندون کو اونکے اسیری وبندگی مین گرفتار کیا اور تمام خلائق اس قوم کی کہ
توریت خوان تھی جلاوطن کیا مہتر دانیال اور مہتر عزیر اس بند مین گرفتار تھے حکم کیا کہ مجکو مانند خدا کے پوجو تم اور دین ابا
واجداد کا اپنے چھوڑو تم اور اوس دین سے بازگشت کرو از انجا کہ حق سبحانہ تعالی نے دین اسلام دل مین اونکے تمکین کیا تھا اپنے
کو بخواری وذلت واسیری روا رکھا مگر دین وملت سے بوسوسی سے برگشتہ نہ ہوئے جو بخت نصر نے اونکو دین واسلام کے پایہ پر ثابت
قدم وراسخ دیکھا دوازدہ ہزار کس کو کہ اعلم اور متورع اور زاہد اونکے تھے ساتھ قتل کے پہونچائے اور مہتر عزیر اور دانیال
کو بسبب اسکے کہ تعبیر خواب کی اوسکے کہ ہول اوسکے سے خواب وخور فراموش کیا تھا بیان کرتی اسواسطے اونکو رہا کیا اور تتمہ
کو ولایت شام سے خارج کیا ایک جماعت کہ اونکے اوپر موکل تھی اوس گروہ کو حدود بادشاہی بخت نصر سے اخراج کر کے کوہستان
ولایت غور وغزنی وکابل تا فیروزہ کوہ وقندہار اور اوس نواحی کے کہ داخل ولایت بجم اور تشم کی ہے خراسان سے بہ کوہستان
پہونچایا پس فرزندان افغان نے اون ولایت مین طرح اقامت کی ڈالی اور رہنے لگے جمعیت نے اونکی روے بہ ترقی رکھا
اور کثرت قبایل اور پہلوانان سے ساتھ کفاران اوس نواحی کے جنگ ہاے متواتر کرتے تھے اکثر کفار قتل کیے اور اون
کوہستان کو بہ تحت وتصرف اپنے لائے تا زمان سلطنت سلطان محمود غزنوی وسلطان شہاب الدین غوری اوس دیار واکناف
مین ساکن اور باقی احوال آلے اونکا بیچ کوہستان روہ وکوہ سلیمان عنقریب مذکور ہوگا

دربیان ذکر خالد بن ولید اور بیان اسلام وایام سپہ سالاری اوسکی اور امارت وسرداری اوسکی دیار بصرہ وحلب وشام و دیار عراق وعرب مین تا آخر خلافت حضرت امیر المومنین عمر فاروق الاکبر رضی اللہ عنہ

ضمیر فیض پذیر ارباب دانش واصحاب بینش پر مخفی نرہے کہ ارباب تواریخ نے لکھا ہے کہ جو بخت نصر نے بنی اسرائیل کو اور
فرزندان اور اولاد افغان کی کہ کثرت جمعیت مین اوپر جمیع قبائل کے تفضیل رکھتے تھے ولایت شام سے اخراج کیا ایک اونمین سے
ملک عرب مین آئے اور ساتھ اپنے کہا کہ جو زیارت وعبادت اوس خانہ خدا سے کہ مہتر داؤد اور مہتر سلیمان نے بنا کیا تھا محروم
رہے ہم اور وہ سعادت ہم سے فوت ہوئی بندگی اور طاعت اس بیت اللہ کی کہ مہتر اسمعیل وابراہیم واسحاق علیہم السلام نے بنیاد

تعمیر ہوتی ہے برخیا اور سب سے ودیعت حیات لقائص ارواح سپرد کری حضرت ا... نے صاحب پدر کا بہ فرزندان موصوف تفویض کیا اور داؤد میں
۱۰ انوں میں حضرت داؤد نے داعی اجل کو لبیک کہا اور رحمت ایزدی سے واصل ہوئے مدت ایالت حضرت ا... بنی اسرائیل کی ایک سو تیس برس تھی

دربیان احوال حضرت سلیمان و آصف برخیا و افغنہ ارمیا اور جو کہ اون کے ساتھ متعلق ہے

واقفان اسرار انبیا ناقلان اخبار اصفیا السالفین یوں لکھ دار بیان کرتے ہیں کہ بعد داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علی نبینا و علیہم الصلاۃ والسلام نے
موجب حکم الٰہی بالتعات بنی اسرائیل ابریر سلطنت اور جہانداری کے جلوس کیا اور خلائق کو بداد و عدل تدبیر دی اور زمام مہام ای
آصف بن برخیا کو جو علم میں کامل تھا اور عہدہ وزارت پر بعیار کہتا تھا تفویض کری اور منصب سالاری ابی بافغنہ بن ارمیا کو جو کارہا
خواطر سپاہ و دلاسائے عموم خلائق میں برایا مکمل تھا مقرر کیا اور جو حضرت داؤد نے موجب امر الٰہی بیت المقدس کی بنا رکھی حضرت سلیمان کو
دوران سلطنت خود بانصرام اوس امر کے قیام دیا اور دربارہ تعمیر مسجد اقصیٰ سعی جمیل میں ہوسکی جو طبیعت افغنہ کی ہیچ کار فرمان روائی
و رواج حکم کے ست درست اور مہیب تھے حضرت سلیمان نے انکو اوپر جمیع دیوؤں کے فرمان روا کیا اور ان کی ہزار ابواب و حجاب اور رو...
انکے حوالہ کیے کہ نگرانی کام تعمیر مسجد اقصیٰ میں سعی کرے اندک مدت میں حالتہ وزارت آصف کا بعض اقلیم پر جاری ہوا اور طنطنہ سیاست
افغنہ کا اوپر جن و انس کے طاری ہوا حضرت سلیمان نے مصلحت زمانے ان کے کوئی کام نہیں کرتا تھا ہر آن زمام مہمات اختیار امور
جہانداری بعہد اقتدار و تصرف میں ان کے دے رکھی آخر مدت چہل سال میں عمارت مسجد قدس کی بزدیک انصرام کے پہونچی
دیو اوس میں کام کرتے تھے اور سنگ نفیسہ جواہر کے دریا و کان سے لاتے تھے اور بجائے سنگ ریزہ کے نصب کرتے تھے ہر گنبد کی
ارتفاع و بلندی میں سلیمہ ق کھینچی اور ہر گنبد میں صد و ہفتاد قندیل طلائی روشن ہوتی تھی اور عمارت سعی و اہتمام افغنہ بزدیک اتمام کی
پہونچی بحد و جہد آدمی میں کوشش اور عبودیت کری حق تعالیٰ نے ہر ایک کے اون میں سے فرزندان کرامت فرمائے چنانچہ آصف کے
اٹھارہ پسر اور افغنہ کے چالیس فرزند عطا کیے اور اولاد نے ان کے یادنی بکثرت خصوصا فرزندان افغنہ کی کثرت و جمعیت بین اس مرتبہ
پہونچے تھے کہ کوئی فساد و سکون میں ساتھ اس جمعیت کے رکھتا تا ایام حیات حضرت سلیمان مدار مہمات ملکی و مالی رائے رزین و فکر
صائب ان دو ... کے مقرر تھا حکم ... الغرض اس ... اور عمارت بیت المقدس کے اسقدر سعی و کوشش افغنہ بظہور پہونچی کہ تقدیر
دیگر تدارکات تھا و کہ حضرت سلیمان کے ایام زندگانی باتمام آئے تک ... حضرت ... کہتے تھے کہ ملک الموت حاضر ہوا اور سلام و تحیت ... بجا
لا کے پہونچایا حضرت سلیمان نے کہا یا اخی عزرائیل ... آئے ہو یا مارے دیکھنے ... کہا آیا ہوں ... کہ جان تیری قبض ... کہا مہلت
دو مجھ ... میں اپنے جا کر بلقیس کو رخصت کروں کہا حکم نہیں حضرت سلیمان نے فرمایا ای مہلت ... کہ آصف و افغنہ کو
طلب کر کے امور مملکت داری و جہان ... اہتمام اتمام مسجد اقصیٰ کی وصیت کروں کہا امر الٰہی بر موجود نہیں کہا اسقدر امان
مجھے بخش کہ دوگانہ ادا کروں کہا اے سلیمان میں ساتھ اس امر کے مامور نہیں ہوں حضرت سلیمان نے ... کہ مجھے تمکین
اور وصیت اور مہلت ایک ساعت کی جایز نہیں آہ حسرت دل پر درد سے اپنے برلائے اور کہا یا اخی عزرائیل ... امر تو مامور
ہے قیام کر حضرت عزرائیل آگے آیا اور ... انگشتان ... الستادہ کر ... حضرت سلیمان پر ... حال حضرت سلیمان کی
... کری حضرت سلیمان کو ... کے ... کہتے ہیں کہ ... طور جان ان کی ... اور ... تکیہ کر کے ایستادہ رہے اور
ایک سال کا کام مسجد میں باقی رہا مجالس آصف و قوع اس ... سے واقف ہوا افغنہ کو طلب کر کے حقیقت وفات حضرت سلیمان
کی سنائی ... معلوم کری اور کہا کہ ایک سال کا کام مسجد میں باقی ہے اور حکمت ایستادہ حال ... کرنے میں حضرت سلیمان کے وہ
یہی کہ ... ان کی ... دیو جبتک ... اوس مامور کار ... رہیں اور مسجد باتمام پہونچ جاوے کہ ... موجود ...

مہتر سلیمان و آصف برخیا وغیرہ

تھا وسکے تفویض کیے اور جو کچھ کہ استعداد جہانداری تھا سب اوسکو حوالہ کیا جو خزانہ کہ بیت المال مین جمع ہوا تھا تمام مہتر داؤد کی
سپرد کیا اور کلید خزائن اوسکو سپرد کر سریر فرمان روائی پر بٹھا دیا اور بنی اسرائیل محکوم حکم اوسکے کیے اور استعداد حرب کفار
مین معروف و مشغول ہوا اندک مدت مین مستعد ہو کر نہضت فرمایا اور مہتر داؤد کو مملکت مین اپنے اوپر سریر حکومت کے متمکن کیا اور
خود بہ حرب کفار مع دس فرزند ارجمند کے متوجہ ہوا اور وقت رخصت مہتر داؤد کو نصیحت کری کہ امیدوار ہون مین مع دس فرزند و نکے
شہادت فائز ہون مگر دو کس پردگیان حرم سے میرے کہ اولاد لاوے بن مہتر یعقوب سے ہین اور آلستبنی ہین حق اون سے فرزندان
کا نگاہ بہ ظہور لاوے کہ نسل میری اون دو فرزند سعادت مند کامل سے تا قیام قیامت صفحہ روزگار پر قائم رہے اور مین نے مہتر اسموئیل
سے سنا ہے کہ حق جل و علا بہ مقتضاے حکمت کاملہ خود نسل میری سے دو فرزند ارجمند پیدا فرمائیگا کہ دو فرزند صالح و پرہیزگار و صاحب ولایت و آثار
ہون گے اور قبایل اونکے از روے کثرت و جمعیت الوالف اور بہ تبع طبقات انام کے رائج ہون گے نصیحت میری ساتھ تمہاری یہ ہے
جو فرزند کہ اول مادر سے بوجود آوے اوسکو برخیا اور دوسرے کو ارمیا موسوم کرنا اور پرورش مین اون کے کما ینبغی سعی بتقدیم پہونچانا
مہتر داؤد نے نصیحت ملک طالوت بسمع رضا اصغا کرین بعد از نہضت و توجہ ملک طالوت اون دو کدبانو سے روزگار سے واقفی مہتر داؤد
رہتا جو ملک طالوت مملکت مین کفار کے پہونچا مردانگی و شجاعت بروے کار لایا اور چہل شبانہ روز باکفار محاربہ کیا چونکہ حکمت الٰہی یہی
تھی کہ وہ بہ شہادت پہونچے تا گناہون سے پاک ہوا بعد محاربہ کیا کہ دسون پسر رو بہ شہادت یاب ہوئے بعد ازان خود نے بھی شربت شہادت
نوش کیا اور عذاب ابدی سے نجات پائی بسعادت سرمدی فائز ہوا النظم کجاینہ شاہان جم اقتدار ٭ زہوشنگ و جم تا باسفندیار ٭ فریدون و کیخسرو
جام کو ٭ کجا رفت شاہ پور و بہرام کو ٭ ہمہ خاک دارند بالین خشت ٭ خنک آنکہ جز تخم نیکی نکشت ٭ بمدت سلطنت ملک طالوت بنی اسرائیل مین
چہل و ہفت سال تھی جو خبر شہادت ملک طالوت کی بنی اسرائیل و ملک مہتر داؤد پر پہونچی ایک جماعت تعین کری تا نعش اوسکی جنگاہ کفار سے
لاکر مقابر شہدا مین مدفون کرے مہتر داؤد و غمخوارگی مین اون دو عورت ملک طالوت کی سعی جمیلہ پیش پہونچاتے تھی ابتداے میعاد وضع حمل حق سبحانہ
تعالی نے دونو عورت کے اندر ایک ساعت کے فرزند نرینہ کرامت فرمائے مہتر داؤد نے بموجب نصیحت ملک طالوت ایک کا برخیا دوسرے کا
ارمیا نام رکھکر پرورش مین اون دونہال دولت کے دایہاے صاحب حسب و نسب تعین کرین او احوال سے اون کے کما ینبغی خبردار رہتا
جو بسن رشد و تمیز پہونچے معلم تعین کیے تا اخلاق صوری سے بہرہ مند کرے جب کہ بحد بلاغت فائز ہوئے اسقدر کسب فضائل کیا تھا کہ مقدور
بشری نہین اور اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ مین قصب السبق اقران او رہمعصران کے ہوئے مہتر داؤد نے پرورش اور تربیت مین
اون کے سعی جمیلہ کری اور ایک ایک گروہ بنی اسرائیل کا ہر ایک کو تفویض کیا اور بمناصب بلند سرفراز کیا تا آنکہ بہ یمن توجہ مہتر داؤد و بدولت
فضائل فائز کیے اور شجاعت و دلاوری و مردانگی مین گوے سبقت کی میدان آدمیون سے لے گئے اور اوپر تمام سران و سرگردان اوس
عصر کے فائق ہوتے اور اوپر جس لشکر کے کہ نامزد تھے نسیم فتح و ظفر پرچم لواے دولت پر اون کے وزیدہ ہوتی تھی مہتر داؤد نے آثار
بزرگی اونکی مشاہدہ کرکے سپہ سالاری لشکر کی اپنے برخیا پر مقرر رکھی اور تمام سہام وزارت و زمام قبض و بسط سلطنت ساتھ برخیا کی
تفویض فرمائے مدت اوتالیس ۳۹ سال انتظام جمیع مہمات مہتر داؤد کا قبضہ اختیار مین ان ہر دو برادر کے رہا اور بہ یمن توجہ انکے رفاہیت تمام
بیچ طبقہ بنی اسرائیل کے ظہور مین آئی اور معموری و آبادانی خلائق شہور و امصار مین زیادہ ہوئی پس حق سبحانہ تعالی نے بمحض عنایت
و لطف شاملہ خود ہر ایک کو فرزند کامل روزی کیا اور برخیا نے قرۃ العین اپنی کا آصف اور ارمیا نے نور چشم اپنے کا نام افغنہ رکھا اور جشن نما
ملوکانہ ترتیب دیا اور خلائق کو بانواع اکرام و انعام مسرور و خوش کیا اور پرورش مین اون کے سعی بہت کری یہان تک کہ بفضیلت تمام
ہر دو آراستہ ہوئے اور خدمت مین مہتر داؤد کے رہکر شب و روز حاضر رہتے تھے اور کسب فضائل صوری و معنوی کی کرتے تھے چونکہ برشد و

تھے میں ... دعا کرے کہ عذاب ابدی سے نجات پاؤں زاہدہ نے کہا کہ میں قبر ایک کی انبیاء سے جانتی ہوں کہ جو کوئی حضرت اوسکا لیا
تھا ... سوال ایسا موقف عرض ہوجاوے آسمند کو جواب اوسکے معرض موقر اوس ہی کی بتلا سکتی ہوں پس ہمراہ اوسکی ملک طالوت
... اسکے ہمراہ ہوا تا قبر پر حضرت اشمویل علیہ السلام کے پہونچی اور کہا اے ملک طالوت یہ ہے وہ قبر جو کچھ چاہتا ہے تو اسکے ساتھ التجا
کر یہ قبر حضرت اشمویل کی ہے جس کو ملک طالوت نے باہم خدا کا نشان کر بنی اسرائیل کا تھا اور دشمنی و کوشش اوسکی بدرجہ شہادت و سلطنت و امارت
پہونچا تھا ہوش رفتہ بار آئے خجالت اور ندامت سے جانا کہ آب ہو یا زمین میں جاوے و غرق خجالت جبین سے اور اشک ندامت ہر دو چشم سے
اوسکے رواں ہوئے اور نامہ ماتم زدہ کے نوحہ و فریاد و گریہ و زاری کی آیا اور کہا کہ مجکو طاقت وہ نہیں کہ قبر حضرت اشمویل سے بات کروں
اوس عورت زاہدہ نے ہاتھ قبر حضرت اشمویل پر رکھا اور کہا کہ یا پیغمبر خدا یہ ملک طالوت خدمت میں تمہاری پہونچا ہے اعمال قبیحہ اپنے سے
ندامت و غرامت رکھے و پشیمان ہے اور چاہتا ہے توبہ کرے بار الہ تعالی زندہ ہوا اور اسکو ہدایت فرما ناگاہ قبر شگاف ہوئی اور حضرت
اشمویل مارے غبار آلودہ خاک سے برآمد ہوئے اور کہا کہ قیامت ہوا اوس زاہدہ نے کہا یا پیغمبر خدا یہ مرد ملک طالوت ہے
کہ غدار ظلم او فساد کرنے کے تائب ہوکر ملازمت تمہاری آیا چاہتا ہے کہ توبہ کرے حضرت اشمویل نے کہا اے طالوت بعد میرے کیا
اعمال تجھ سے صادر ہوئے طالوت نے تمام واقعات اپنی قتل بنی اسرائیل کی اور دشمنی داؤد وغیرہ تمام عرض پہونچائی حضرت اشمویل نے کہا
اے طالوت یاد کر اوس دن کو کہ ملک گوسفندان جا میں میرے آیا تھا حق تعالی وہ نشانہا الطہور لایا اور میں نے درباب امارت تیرے
ساتھ بنی اسرائیل کی کری۔ اور حق تعالی نے چاہا کہ تجکو خلافت پر کرم کرے اور بنی اسرائیل اصلاً قطعاً قبول نہیں کرتے تھے اور تجکو سزاوار
اس امر عظیم کا جانتے تھے میں نے دعا کی حق تعالی نے تابوت سکینہ لایا اور تجکو بسلطنت مقرر کیا جب کہ تو مرتبہ امارت پہونچا ہاتھ ظلم کا تو نے
خلائق پر دراز کیا اور بیس ہزار آدمی بے جرم و خطا تو نے قتل کیے دست ظلم سے تیرے گوش ملک السموات پہونچی اور تزلزلہ اطباق زمین
میں پڑا اور پیغمبر کہ حضرت داؤد کے کہ قاتل جالوت ہے اور برگزیدہ درگاہ الہی ہے اور عنقریب ہے کہ اوپر نبوت و رسالت کے مبعوث ہو
سعی کی تو نے اور جمعیت بنی اسرائیل کی تو نے متفرق کری اے طالوت بطرف خدا کے کہ جز اوسکے دوسرا معبود نہیں وہ قہار اور جبار
او مغفرت اعمال قبیحہ سے اپنے نادم ہو اور توبہ کر کہ حق سبحانہ تعالی توبہ قبول کرے وہ تو ... استغفار پذیرندہ گنہگاران ہے طالوت
نے یہ بات حضرت اشمویل سے سنی آہ حسرت دل پر درد سے اپنی کھینچی اور کہا اے پیغمبر خدا بولے کہ باعث نجات کا میرے تو آپ نہیں پاتا ہوں
توبہ میری کیونکر مستجاب ہو حضرت اشمویل نے کہا اے طالوت جو ظلم اور تعدی اور خون ناحق تجھسے بہت لوجود آئے توبہ تیری اوسوقت قبول ہوگی
تو امور سلطنت حضرت داؤد کو سپرد کرے اور معہ دس نفر ... کفار قاتل ہو کر درجہ شہادت پہونچے بغیر شہادت کے تیری جرم دیگر کے سبب مرد خدا
مد تقصیرات کا تیرے ہو باعث نجات تیرا نہیں جانا کہ تجکو راہ راست دلالت کیا میں نے بعد ازیں خلق خدا کو رنج میں مت رکھ حضرت اشمویل
یہ بات کہہ کر قبر میں درآئے طالوت نے توبہ مہر است کر کے مستقر سریر خلافت معاودت کیا اور اوس زاہدہ مستجاب الدعوات کو
رخصت کیا جو منزل ... پہونچا جانا کہ بے سعادت شہادت گناہوں سے مخلصی ممکن نہیں اور ... نے گناہی پہونچا بہت مشکل ہے
در دم مقام کو حاضر کیا اور اوپر کا ہی حالات اپنی اور طلب شہادت کی واقف کیا اور کہا کہ التماس میرا تم سے یہ ہے کہ داؤد حسن حکم ہو
طلب کر جا ... کہ یہ امارت و ایالت تمہارے ساتھ اوسکے تفویض کرنی اور اس بات کو قول صادق و عہد درست موکد کیا اور
... اوا اسے حقوق مسلمانان کہ ... تعصب و تعدی جسمیں لیے تھے سعی حیلہ کرنے لگا اور مکرر کیا کہ ... ارباب حق و پہونچا دے
اور جس طور ممکن مانع ... اپنی گردن سے ساقط کرنے لگا ... عدل اور داد دین کو سست کرنے لگا او تا ایام حیات اوپر جادہ
شریعت موسوی کے قائم رہا القصہ اوس اسرائیل حضرت داؤد کو ملازمت میں ملک طالوت کے لائے اوس نے بعد از ملاقات امور سلطنت

آخری شب دیگر سر دار او و طالوت پر آیا حق تعالی نے اسقدر خواب کا غلبہ اوپر طالوت پر غلبہ کیا کہ ہرگز بیدار رہ نہ سکا جب اندر گھر کے گیا
دیکھا کہ طالوت تخت پر بہ نیند سوتا میں اپنے رکھکر خواب استراحت میں ہے داؤد نے شمشیر اوسکی اور شمشیر اپنی برابر اوسکے رکھی اور
دستار و جامہ طالوت کا لیا اور رقعہ لکھکر بالین پر طالوت کے رکھا اور اوس جگہہ سے واپس آیا جب طالوت بیدار ہوا صورت واقعہ کو دیکھکر
رقعہ کو اوٹھایا لکھا تھا کہ اے طالوت خدا سے قہار منتقم سے ترس کر اور نقض عہد مت کر بخون ناحق دست آلودہ مت کر امیدوار ہوں کہ حق
سبحانہ تعالی ہرگز تجھکو میرے اوپر قدرت نہ دیگا مع ہمیشہ تجھ پر قادر رہونگا اگر میں چاہتا تو تجھکو قتل کرڈالتا مگر بحقوق سابق کہ تجھسے بحق میرے
وقوع میں آئے منظور رکھے ہیں توبہ کر اور تجدید بازگشت ساتھ بنی اسرائیل کے کر ورنہ جلد تر ہوگا کہ سلطنت تیری بسدل بوجود داؤد علیہ السلام
جب اوسنے مضمون رقعہ پڑھا شدت غضب اور زیادہ ہوئی اور خور و خواب اوسکا ترک ہوگیا اور سعی کرتا تھا کہ جس طرح ہو سکے داؤد کو قتل کرے
جو قبائل بنی اسرائیل افعال قبیحہ سے خبردار ہوئے زبان ملامت کی ساتھ طالوت کے کھولی اور اوسکو سرزنش بہت کیا اور نصیحت ارجمند بھی
کرتے اصلا و قطعا سود مند نہ ہوئی خونریزی میں دلیر ہوا اور اندک قصور کہ ایک آدمی سے ہوتا تھا تمام قبیلہ کو اوسکے بند اور قید کرتا تھا اور
اوسکو آزار و ایذا تمام پہونچاتا اور مال مردم غصب کرتا تھا اور ایسا ہوا کہ دست تعدی اور ظلم کا بنی اسرائیل پر دراز کیا بدسلوکی اور ظلم شروع
کیا تھوڑی مدت میں تمام جمعیت بنی اسرائیل کی برہم ہوئی جو اہل کتاب اور فضل و علم تھے جلاوطن ہوئے اور تفرقہ عظیم پیدا
ہوا نتیجہ تمام امرا و صاحب منصب اوسکی شدت غضب اور خونریزی اوسکی سے روتے بغربت لائے اور صحبت و ملازمت سے
اوسکے جدائی اختیار کری اور جملہ تھے وہاں ملک طالوت سے کوئی نہ رہا کہ اوسکے ساتھ بات کرے ہر ایک گوشہ گیر ہوئے حق تعالی نے
صورت ملک طالوت کی تغیر کرتی شاہی اوسکو ملک طالوت تونجوا کہتی تھی اور تغیر قاش اعمال اور افعال میں اوسکی ظاہر ہوا ہر جا کہ تمام
کسی درویش یا اہل علم یا صاحب دعوت کا ساعت کرتا چاہتا کہ اوسکو قتل کرے اندک مدت میں تیس ہزار مردم ساتھ قتل کے پہونچائی تیرداد و
نے ترس سے اوسکے ترک آبادانی کا کیا گوشہ اور بیشہ میں متواری رہتے تھے اور معتزل ہوئے اوس تفرقہ میں بجوار رحمت الہی واصل ہوئے
طالوت تفحص اور تجسس داؤد میں رہتا تھا ایک دن خوان سالار کے اندر صحرا میں آیا تھا قبرستان میں پہونچا دیکھا کہ ایک عورت بر سر ایک قبر
کے بیٹھی نوحہ و گریہ و زاری کرتی ہے اور فریاد و واویلا کہتی ہے طالوت اوسکے نزدیک آیا اور سبب نوحہ و گریہ کا پوچھا کہا کہ میں شوہر
رکھتی تھی کہ شکار کرتا اور ہر روز صحرا میں جاتا اور صید لاتا اوقات اپنی گوشت سے صرف کرتا وفات کر گیا اوسکو واقعہ میں دیکھا میں نے کہ اندر
عقوبت کے گرفتار ہے سبب اوسکا میں نے اوس سے پوچھا کہا کہ بواسطہ صید کرنے تمام جانوروں کے ہے کہ ساتھ اس تمام عذاب کے گرفتار
ہوں جو خواب سے برخاست ہوئی میں اس شہر میں ایک عورت مستجاب الدعوات ہے نزدیک اوسکے گئی اور تضرع و زاری دعا جری میں نے
درخواست کرتی کہ حق میں شوہر میرے کے دعا کرنا کہ بمدد و برکت دعا تیری وہ عذاب سے نجات پاوے اوس عورت نے بعد مدت مدید کی
دعا کرتی امیدوار ہوں کہ مستجاب ہوئی ہوگی اثر اوسکا یہ تھا کہ وقت بازگشت ملک طالوت کا قریب پہونچا تھا تقریر اوس عورت کی سنے دل میں اوسکی
جگہ کرتی اور خواب بیہوشی سے بیدار ہوا اور صورت اوسکی بسیرت اصلی آئی اور اوس سخن سے متنبہ ہوکر آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور
کہا کہ ہیہات ہیہات میرا کیونکر بسبب شکار حلال کے معاتب ہوا اور معذب و معاقب ہے حالات میرے کیا ہوں گے کہ تیس ہزار آدمی کا ناحق قتل کیا
ہے التماس اوس عورت کے کہا کہ مجھکو بھی پاس اوس عورت مستجاب الدعوات کے دلالت اور رہنمائی کر ممکن کہ وہ بحق میرے دعا کرے یا
کوئی امر باعث نجات کا میرے ہو تجھو ساتھ اوسکے ہدایت کرے اوس عورت نے جانا کہ یہہ مرد ملک طالوت ہے ظلم سے اوسکے ڈر کر رہنما ہوئی اور
اوسکو بخانہ اوس زن مستجاب الدعوات کے پہونچایا اور خود بھی پاس اوس عورت کے جاکر اعلام کیا کہ ملک طالوت اسوقت دروازہ پر تیری
آپہونچا ہے خواہش زیارت کی رکھتا ہے اوس زاہدہ عالیہ نے طالوت کو طلب کیا بعد از ملاقات وحشت بدامن اوسکے مارکر کہا چاہتا ہوں بہت

ہتھیار پارچہ سنگ کے لیے اور نگاہ رکھے اور دل قتل پر جالوت کے رکھا اور دوسرے روز سورج نکلا اور دونو طرف سے صفوف آراستہ ہوئیں عمر العارہ
اور سر العار اور طوق اور ہر دول مرتب کیے گئے جالوت اوپر فیل سنگوسی معید کے سوار ہوا اور سلاح اسے کہ ہزار رطل تھے لوہوں سے دام لوردہ میں ہوتا ہے
میں اوسکے تھے اور خود وہ ستیصد رطل کا تھا سر پر رکھ کے سامنے فوج میں سپاہ کے جنگلی ملک طالوت نے بھی حضرت داؤد کو بانواع اسلحہ آراستہ کرکے
صف میں خولان کساں رواں کیا اور کہا آپ نے داؤد بنام خدائے تہار [illegible] اور ایک پارچہ سنگ کا فلاخن میں رکھا اور بنام خدائے ابراہیم
جانب جالوت سنگ فلاخن چلا اوس سبحانہ تعالیٰ نے اوس پتھر کو اوپر پیشانی جالوت کے پہونچایا اور سنگ دوم اوپر ساق جالوت پہونچا اور سنگ سوم
لیا اور بنام خدائے یعقوب وہ سنگ ساق راست پر پہونچایا آخر اس پارہ سنگ کی ضرب سے پشت تخت فیل سے زمین پر سرنگوں گرا اور جان مالک دوزخ
سپرد کری پس ملک طالوت نے اپنی سپاہ کو حکم کیا تا یکبار لشکر جالوت پر حملہ آور ہوئے حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک رعب اور ہیبت اور ترس لشکر پر جالوت کے
مسلط کیا و صاحب کو اپنی کشتہ دیکھا ملاحظہ کر تلوار لائے اور ہزیمت کو غنیمت تصور کیا ملک طالوت نعش پر جالوت کے گیا اور فرمایا تا قالب اوس کافر
بد رائی کا دار عبرت پر اوسکے کرکے حضرت داؤد کو اسی تخت پر سوار کیا اور رواں ہوئی سپاہ جالوت منہزم پریشان دما ہی بنی اسرائیل کی ہوتی
اور بسیار کشتار تیغ بیدریغ سے بقتل ہو کے حق سبحانہ تعالیٰ نے فتح عظیم نصیب طالوت کے کری اور اسقدر مال و اسباب [illegible] واسطے اہل اسلام
کے آئے کہ شرح اوسکی تعداد میں راست نہ آوے اور تمام ملک جالوت کی تحت و تصرف طالوت میں آئی جو اوسکو اطمینان خاطر حاصل ہوئی سر در تن میں
سردار اوس کے سعی جمیلہ کرنے لگا اور صبیہ خود حبالہ عقد میں اوسکے لایا اور باتفاق بنی اسرائیل اوسکو مہام سلطنت میں شریک اپنا کیا اگرچہ قدر اسباب [illegible]
کہ اندر تصرف ملک طالوت تھا تمام بالمناصفہ حضرت داؤد کو قسمت کیا اور ایالت مملکت جالوت اونکو سپرد کری جو خاطر دیار جالوت سے جمیع [illegible]
کے بنے شرف اسلام سے مشرف ہوئے اور ایک فرقہ نے قتل ہو چالیس ہزار [illegible] ہوئے چند سال اکثر مہمات ملکی و ملی بصواب دید حضرت داؤد صورت انصرام پاتی
تھے آخر امان و وجاہت تمام بنی اسرائیل میں پیدا آئی و معاش ملک طالوت [illegible] صدق و صواب و شریعت موسوی مقرون تھی اور ساتھ
داؤد کے لطف و مرحمت سلوک ہوتا تھا یہاں تک کہ حضرت داؤد نے بنی اسرائیل میں نشو و نما پایا اور رجوع آدمیوں کا طرف اوسکے زیادہ ہوا حضرت طالوت
کو رگ حسد کی حرکت میں آئی جانا کہ مملکت نے [illegible] میرے و بلا منازعت تصرف میں لاوے اور [illegible] حضرت داؤد غبار آلود خاطر ہوتی اور مرکوز تھا
کہ حضرت داؤد کو قتل کرے درپئے فرصت طلب تھا اور منتظر وقت رہتا تھا [illegible] سمجھے کہ [illegible] ملک طالوت تھا حقیقت حسد حرکت طالوت بد
اوسکی کہ رو بحضرت داؤد کی تھی ظاہر کری دختر طالوت نے واقف ہو کر حضرت داؤد کو اوپر کیفیت حال کے اعلام کیا کہ اقوال سے اپنے ہوشیار رہنا لازم ہے
حق کہ داؤد نے اس واقعہ سے آگاہی پائی سعی احتراز میں اپنے واجب تصور کری چند [illegible] ہوشیار رہتا تھا اور ملازمت و صحبت طالوت سے
اجتناب واجب جانتا تھا ایک روز طالوت بخانہ حضرت داؤد آیا اور جائے خواب داؤد استفسار کیا اور اوس جگہ کو ملاحظہ کر کے واپس ہوا جو داؤد
گھر میں آیا زوجہ نے اوسکی حال آنے پدر کا اپنے اور تحقیق کرنا جائے خواب کا اوسکے سامنے تقریر کیا جبکہ رات ہوئی داؤد نے فرمایا کہ جس جگہ فرش
اوسکا گستردہ تھا ایک مشک پر از آب بالائے جامہ خواب پر ڈالی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خواب کرتا ہے اور حضرت داؤد خود ایک گوشہ میں مخفی ہوئی
جب کہ نصف آدھی گذری ملک طالوت شمشیر حمایل کرکے آیا اور جانا کہ داؤد سوتا ہے شمشیر بروے جامہ خواب ڈالی شمشیر مشک پر پہونچی شراب
اوس سے جاری ہوئی اور قطرات اوسکے اوپر جامہ لباس طالوت کے پڑے جانا کہ خون داؤد کا ہے کہ وہ جان بسلامت لے گیا آتش غضب
اوسکی زبانہ مارنے لگی اور داؤد دماغ سے اوسکے بر آیا تب در فحص اور تجسس میں رہتا تھا کہ بہر نوع کہ ممکن ہو داؤد کو قتل [illegible]
ایک رات داؤد بھی [illegible] طالوت آیا دیکھا کہ بستر اپنے خواب میں ہے چار تیر ترکش سے اپنے نکال کر درمیان ہر چہار گوشہ جامہ خواب اوسکے
ایستادہ کیے اور شمشیر طالوت و کوزہ اوسکا لیکر واپس چلا آیا طالوت صبح خواب سے بیدار ہوا صورت واقعہ دیکھ کر جانا کہ عمل داؤد کا ہے
خشم از غضب اوسکا زیادہ ہوا اور اوپر پاسبانان و نگہبانان بارگاہ اعتراض سخت کیا اور بعض آدمی قتل کیے اور شب دیگر تاکید بہت

ذکر طالوت علیہ السلام

اور جالوت کافر ایک بادشاہ تھا نالائق فاسق و
ضال اور وہ ملک طالوت ملک جالوت میں آیا امر کیا کہ جس جگہ کنائس و معابد کفار ہوویں خراب کریں
خونخوار چند مرتبہ لشکر کشی کر کے ملک تہ و تمام آیا اور اوس مملکت کو خراب و ویران کیا اور بنی اسرائیل کو اسیر و دستگیر کر لیا تھا اور ہمیشہ ذلیل و قید زندان
سے بہ بندگی گرفتار کیے اور تابوت سکینہ بھی کفار اوسکو لیے گئے تھے ملک طالوت با لشکر جالوت مقابل ہوا باوجود کثرت حشم سپاہ اپنی کو مقابلہ میں لشکر جالوت کم کر دیا
کسواسطے کہ سپاہ اوس باغی کافر کی تعداد میں آٹھ لاکھ سوار تھے گذار تھے روز دیگر جو آفتاب برآمد ہوا صفین طرفین سے آراستہ ہوئیں اور میمنہ اور میسرہ اور
قلب اور جناح ترتیب کی گئی جوانان مردانہ دونو طرف سے بکارزار مصروف ہوئے اور داد مردانگی کی دی تا تمام روز تا شام تک خونریزی تیغ زنی میں
سعی کرتے رہے جبکہ رات ہوئی دونو طرف سے کوس مراجعت کا بجایا گیا اور سپاہ لشکرگاہ اپنی میں لوٹ آئی تیسرے روز سے بطور جنگ واقعہ ہوا اور اہل اسلام
کو فتح میسر نہوئی تمام سپاہ ملک طالوت سے ایشار شاہ بزرگ تھا اور سات فرزند اوسکے پسر خورد سب میں تمام سے کوچک اور بزرگ داود تھا ہمیشہ فلاخن اور سنگ
اپنے پاس رکھتا تھا اور جس سے جنگ کرتا بیک سنگ اوسکو ڈالتا ایک بیشہ شکار وہ اپنے گوسفندان کے اشتغال کرتا تھا کہ دو شیر نے قصد اوسکا کیا اور
ہر دو جانب سے آنکو پنجہ بلا کر مارا بزور بازو سے جلالت و اقبال و جلال و سرپنجہ قوت نبوت بہر ایک دست پنجہ پر ایک شیر کا پکڑا اور زمین سے اوٹھایا
اور ایسا اوپر زمین کے مارا کہ خاک برابر ہو گئے اور کوئی استخوان بدن میں شیروں کے سلامت نہ رہی ایک روز دیکھا کہ ایک شیر نے سر اقتدا اوسکا کرتا ہے
داود نے بتائید الٰہی کہ ہمیشہ شامل حال انبیا ہے آگے دوڑ کر دونو کان اوسکے پکڑ کر گوشمالی دی اور پشت پر اوسکے سوار ہوا اور بجانب لشکرگاہ روانہ ہوا
جو پہروہ پہونچا شیر کو طرف پہاڑ اور بیابان کے چھوڑ دیا اور خود ملازمت پدر میں آنکر حقیقت مارنے اور باندھنے شیر کی عرض پدر پہونچائی اوسون نے کہا
اے داود یہ باتیں کہ کہتا ہے تو اگر بیان واقع ہو قتل جالوت تیرے ہاتھ ہووے اور اوپر تمام کفار کے مظفر و منصور ہو اور حق تعالیٰ تجکو امارت بنی اسرائیل
کے معزز و مکرم کرے جو جنگ طرفین میں ایک مدت کھینچی جالوت نے ایک آدمی بجا نزدیک ملک طالوت بھیجا کہ آوتا باہم مبارزت کریں ہم اگر مجکو تو مار دیگا
تو مملکت تجکو مسلم ہو اور جو میں تجہ پر ظفریاب ہوں ملک میرا ہے تو تنہا آ تو نجات پاوے ملک طالوت اس سخن سے ملول ہوا ندا کری کہ جو کوئی جالوت کو قتل
کرے دختر اپنی بحبالۂ عقد اوسکے لاؤں اور مملکت بالمناصفہ اوس آدمی کو تقسیم کروں اور اوسکو بیچ حل و عقد اقسام بنی اسرائیل اور تمام امور سلطنت میں شریک
اپنا کروں ہر چند منادی کری کسی نے جواب ندیا ناامید ہو کر پیش حضرت اشموئیل آیا اور کہا یا پیغمبر خدا دعا کرو تا باری تعالیٰ مشکل میری آسان کرے اور جالوت پر
ظفر دیوے حضرت اشموئیل نے مناجات لائے وحی ہوئی کہ اے اشموئیل وہ قرن کہ روغن قدس میں ہے لاؤ اور ایک تنور آہن سے بناؤ اور بنی اسرائیل کو
جمع کر اور آزما سر پر ہر ایک کے رکھ جسکے سر پر رکھنے سے روغن بجوش آوے اور اوپر تنور اور برابر اسکے فرو نہ آوے مثل اکلیل ہو بعد ازان اوسے
تنور میں جاوے تنور ساتھ اوسکے پر ہو پس وہ آدمی کشندہ جالوت کا ہے حضرت اشموئیل نے بموجب وحی الٰہی طالوت کو خبردار کیا پس طالوت نے بنی اسرائیل کو
طلب کر امتحان کرتا تھا مگر وہ اسرار الٰہی ظہور میں نہ آتا تھا عاجز ہوا اور حضرت اشموئیل نہایت ضعف پایا چنانچہ اوس مرد نے اظہار کیا وحی ہوئی کہ قاتل جالوت
ایک پسران ایشار کا ہے حضرت اشموئیل کو یہ امر الٰہی واقف کیا طالوت اس نوید سے کمال خوش ہوا ایشار کو طلب کیا وہ مع گیارہ پسر کے حاضر آیا اور حضرت داود
سب سے خورد تھا اوسکو بحضور نہ لایا بلکہ طالوت نے بہان آہنی قرن سر پر انکے رکھا مگر سر پر کسی کے روغن جوش میں نہ آیا طالوت نے کہا کہ اے ایشار
مگر تیرا فرزند دیگر ہے کہا بلے ایک پسر اور ہے کہ ضعیف و نحیف و خورد تر سب فرزندوں سے ہے طالوت نے اوسکو طلب کر وہ قرن روغن سر پر اوسکے رکھا
فی الحال وہ روغن بجوش آیا اور سب آثار کہ موعود تھے بظہور پہونچے ملک طالوت سجدات شکر الٰہی بجا لایا اور بنا بر امر الٰہی دست حضرت کا پکڑ کر قتل پر جالوت
کے تحریص کیا بعد قول و ایمان موکد کیا کہ یہ نیمہ ملک اندر ہاتھ تیرے سے برآوے تجکو اندر ملک و مال کے شریک اپنا کرونگا اور بہ نسبت دامادی مشرف
کرونگا اور حکم تیرا بنی اسرائیل پر نافذ کرونگا اور پراس قرار داد کے حضرت اشموئیل کو مع نقبا و رؤسای بنی اسرائیل گواہ کیے جو داود نے جانا کہ یہ سعی و کوشش
ملک طالوت کی بنا بر امر الٰہی و اجتہاد پیغمبر خدا کی ہے یقین اوسکا در باب قتل جالوت درست ہوا اور اطمینان خاطر بحصول اس کوشش حرب کی شغل کیا
ایک شب آواز سنی کہ اے داود یہ مینے قتل جالوت کا تیرے ہاتھ مقرر رکھا ہے سنگ فلاخن سے اوتہی وقت سہ پارچہ سنگ کے لے او زنگاہ رکھہ حضرت داود نے

از امر الٰہی [illegible] میں [illegible] طالوت مدت سکینہ کو طلب کرے حق تعالیٰ جس اوسکی قبول کرے اور تابوت سکینہ باب ہمارے پیغمبر سے ہم طلب کرینگے بنی اسرائیل
کی [illegible] سکو [illegible] وہ شاہی قبول کرینگے حضرت اسموئیل نے جو وحی الٰہی سے جانا تھا کہ جسکی طالوت التماس کرے قبول و پذیرا ہوگا اسکا اسکو
[illegible] کہ تمدار [illegible] طالوت اپنے قول سے پھرے اور بنی اسرائیل بھی اظہار تابوت کے اوپر قول پر منتظر ہوکر متفق و مستعد ہوئے بعد عہد
حضرت اسموئیل نے طالوت سے کہا [illegible] بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات التماس کری اور خود بھی ہنگام ملتمس دعا کی اوس مکان میں حاضر ہوئے اور اسکی کوشش
[illegible] کہ جمعیت و شوکت بنی اسرائیل میں استقرار دیوے جبکہ طالوت دعا سے فارغ ہوا ناگاہ تابوت ہوا سے در آیا اور حضرت اسموئیل و طالوت زمین پر ایستادہ
ہوا حضرت اسموئیل نے جو آیت الٰہی کو [illegible] مشاہدہ کیا شکر کا سجدہ ادا کیا نقل ہے کہ جماعہ کفار جالوت تابوت کو درمیان بنی اسرائیل سے لے گئے
حق تعالیٰ نے وبائے عظیم بیماریاں اوپر کے نازل کیا [illegible] کہا کہ بنی اسرائیل کو بسبب برکت اس تابوت کے [illegible] تمام [illegible] کا کام اور فتح اور نصرت [illegible]
[illegible] و محبت [illegible] حضرت کہ اس تابوت کو [illegible] اور گندگی میں ڈالدیں [illegible] جمعیت کرکے تابوت کو اوٹھایا اور
[illegible] بسبب [illegible] اور دیا اور بیمار ہوئے اوس گروہ میں مرگ پڑی اکثر مر گئے کفار اس بات سے بہت عاجز ہوئے اور
[illegible] سمجھ کر کہا کہ ایک [illegible] بنی اسرائیل سے [illegible] کہ جب تک کہ تابوت درمیان تمہارے رہے [illegible]
تمہارے [illegible] نازل ہوگی کہ چاہتے ہو کہ اس محنت سے خلاص ہو اس تابوت کو ساتھ بنی اسرائیل کے پھیر دو تا تم [illegible] حال میں تمہاری پیدا ہوا اور
نیز بنی اسرائیل [illegible] جمعیت حاصل ہووے پس کفار نے اوس تابوت کو پشت پر دو گاؤ کے باندھا اور [illegible] اوسکے [illegible] کیا اور [illegible]
[illegible] کرکے چند [illegible] پر [illegible] تابوت کو لیکر بھاگے [illegible] اس قوم کے ناپدید ہوئے جو ارادہ الٰہی ایسا تھا کہ
طالوت کو بادشاہی پر کرم کیجے وہ فرشتوں کو امر فرمایا تا اون [illegible] کو چلا کر نزدیک شہر [illegible] پہونچا دیں اور تابوت اوکی پشت سے کشادہ کرکے در دروازہ
[illegible] حضرت اسموئیل و طالوت [illegible] کرکے [illegible] علی الصباح حضرت اسموئیل نے [illegible] بنی اسرائیل جمع کیے اور اونکو دکھلایا [illegible] سجدات
شکر الٰہی بجا لائے اور [illegible] طالوت اور سجدہ دیے [illegible] اطمینان خاطر حاصل ہوئی اور جمعیت تمام [illegible] روز دیگر جمیع [illegible]
[illegible] در خدمت میں حضرت اسموئیل کے مجتمع ہو کر طالوت کو [illegible] ملکی مخاطب کیا [illegible] سلطنت
[illegible] خدمت اور ہدایت میں اوسکی [illegible] کہ اسماء حضرت یعقوب کے تھی [illegible] میں اوسکی [illegible] خدمت کاری کی
[illegible] کیا [illegible] حضرت اسموئیل [illegible] دلائل [illegible] تقدم کو
[illegible] کہتے تھے [illegible] عنایت الٰہی [illegible] ملک طالوت کا ترقی پذیر ہوا اور جمیع بنی اسرائیل
مطیع و فرمان بردار اوسکے ہوئے [illegible] تمام مہام اوس زمانہ اور کاروبار سلطنت رواج شریعت [illegible] قبضہ اقتدار اوسکی میں آئے اور حکم [illegible]
[illegible] حضرت اسموئیل [illegible] خلائق کو داد و عدل سے نوازا اور شریعت حضرت کلیم اللہ سے تجاوز جائز نہ رکھا اور دست تعدی
ظالمان [illegible] کے کوتاہ کیا اور حکم توریت کا [illegible] تعالیٰ نے [illegible] اوس بادشاہ عادل کی بنی اسرائیل میں
[illegible] خوشدلی تمام روزگار بسر کرتا [illegible] کارخانہ ملک طالوت رونق پذیر ہوئی اور [illegible] اوس عصر میں امنیت تمام
[illegible] چند سال [illegible] گذرے اور طالوت کو استقلال و استعداد [illegible] حق تعالیٰ نے [illegible] حضرت اسموئیل علی نبینا علیہ السلام
[illegible] بنی اسرائیل [illegible] حضرت اسموئیل سے [illegible] الٰہی [illegible]
[illegible] طالوت [illegible] بنی اسرائیل جمع کرکے [illegible]
[illegible] طالوت تحریص کیا بنی اسرائیل [illegible] استعداد [illegible] کرکے [illegible]
[illegible]

خود حاصل کرتا گوسپندان پدر کو واسطے چرانیکے صحرا مین لیجاتا اور احوال اونکے سے بواقعی خبر رکھتا ایک روز باتفاق غلامی گوسپندان
پدر کی صحرا مین چرانیکے واسطے لیگیا تھا برق و باران عظیم ظاہر ہوا اور وہ گوسفند نظر سے ان دونو آدمی کی غائب ہوئین طالوت فقر و احتیاج
پدر کی جانتا تھا گم ہوئی گوسفندان سی ستالے و پریشان ہوئے اور تجسس و تفحص مین اونکی کماینبغی سعی کری اتفاقاً نزول اونکا ایک ایسی محل مین ہوا کہ حضرت
اسموئیل اوس محل مین سکونت رکھتے تھے طالوت نے اپنی غلام ہمراہی سے کہا کہ آؤ تو آگے پیش پیغامبر خدا کی جاوین ہم اور گوسفندان اپنی کا استفسار کرین ہم اغلب کہ
ہمکو گمشدہ گوسفندان پر دلالت کرے پس طالوت باتفاق اوس غلام کی منزل مین حضرت اسموئیل کی آیا اوسوقت پیغمبر خدا بعبادت حضرت حق جل و علا مشغول تھے
کہ ناگاہ یہ دو کس در آئے یکبارگی اوس قرن کوزہ روغن سی کہ آگے نظر پیغامبر کی رہتا تھا اور ہمیشہ انتظاری رکھتا تھا کہ وہ روغن کب جوش مین آویگا بمجرد
پہونچنے طالوت کی اوس خانہ مین روغن بجوش آیا جو حضرت اسموئیل نے وہ نشان دیکھا کہا سر آگے لاؤ اور تھوڑا سا روغن ملا طالوت کی سر مین پس مثل اکلیل
کے ہوا اور محل خود سی تجاوز نہ کیا پھر حضرت اسموئیل نے عصا کو بقد اوسکی برابر کیا موافق آیا تب کہا کہ کیا نام رکھتا ہے تو جواب دیا کہ ساردل الملقب بطالوت
حضرت اسموئیل نے فرمایا کہ حق تعالی نے حکم عطا کیا ہے کہ تجھکو بادشاہی پر بنی اسرائیل کی برگزیدہ کرون مین طالوت مرد منصف و خود شناس و متواضع تھا کہا ای پیغمبر
خدا جانتا ہے تو کہ اندر بنی اسرائیل کوئی اسباط کمتر مثل میری نہی اور خانہ میرا حقیر تر اور قبیلہ اور اہل بیت میری ضعیف تر ہین اور سلطنت کو نشان و سامان
عظیم درکار ہے تا خلائق لفرمان اوسکی سر اطاعت فرو لاوین حضرت اسموئیل نے کہا بلی جانتا ہون مین مگر حکم خدا یہین ہے اور تجھے کچھ اختیار نہین ہے یفعل اللہ
ما یشاء و یحکم ما یرید طالوت نے کہا درینباب کہ مجکو فرماتے ہو تم کوئی دلیل اور برہان اور نشان چاہیے حضرت اسموئیل نے کہا کہ برہان اس امر کی وہ ہی کہ جو تو
خانہ مین پہونچے تو پدر تیرا کو مع چہارپایان گمشدہ باز یافتہ دیکھے گا تو بعدہ طالوت با دل امیدوار گھر مین گیا و دیکھا کہ پدر نے گوسپندان گمشدہ کو
پالیا ہے قول حضرت اسموئیل کا تصدیق کیا اور دل لفرمان روائی یقین کیا پھر حضرت اسموئیل نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور فرمایا کہ خدا تعالی نے تمہارے
طالوت کو بادشاہی و ملکی پر بھیجا ہے بنی اسرائیل نے انکار کیا اور کہا کہ ہرگز اوسکو سزاوار حکومت و بادشاہی نہووے حالانکہ ہم لوگ بپادشاہی
و جہانداری سزاوار زیادہ ہین اور یہ اس باعث سے ہے کہ اسباط معتبر بنی اسرائیل مین دو قبیلہ ہین ایکے سبط نبوت و دیگر سبط مملکت نبوت
و رسالت تو در سبط لاوی بن حضرت یعقوب قرار پائی چنانچہ حضرت موسی و ہارون و یوشع و الیاس و الیسع و اسموئیل اور تمامت انبیا اوس سبط سے تھے مگر داؤد و سلیمان و مملکت
و بادشاہی در سبط یہودا ابن حضرت یعقوب کے مقرر ہوئی چنانچہ داؤد و سلیمان و تمامت ملوک بنی اسرائیل اوس سبط سے تھے مگر حضرت داؤد و سلیمان کو نبوت اور بادشاہی ہر دو
حاصل ہوئی دیگر کو نہ میسر ہوئی حق سبحانہ تعالی نے یہ دو امر شریف جمع نہ کیے مگر چند اجسام زاکیہ و ابدان طاہرہ انبیا مین اونہون نے باد ای دونو امر عالیہ کے
کماینبغی قیام کیا ہے اور وہ حضرت آدم و موسی و داؤد و سلیمان و یوسف و خاتم النبیین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہین اور تمامت ملوک بنی اسرائیل اسباط سے یہودا
کے تھے اور طالوت بقولی سبط سے ابن یامین بن حضرت یعقوب کے تھا اور ایک روایت سے سبط یہودا ابن حضرت یعقوب سے تھا اور بسبب معاصی اور فساد کے کہ سبط ابن
یمین سے واقع ہوا تھا یزدان پاک نے اون پر قہر اور غضب نازل کیا اور نام اونکا دیوان ملوک سے محو کیا اور مملکت دست سے اوس سبط کی باہر گئی اور ذلیلت
وحی الہی کی نہ رکھتے تھے اونکا سبط الاثم نام کیا اسواسطے بنی اسرائیل کہتے تھے کہ امر سلطنت کو بڑی شان درکار ہے اور یہ مرد اگرچہ جملہ اقربا سے ہماری ہے
مگر بفقر و احتیاج مبتلا ہے بادشاہی بنی اسرائیل سزاوار نہین واسطے اسکے ایسا آدمی چاہیے کہ تعجب و دولت محتاج نہ رہے تا حکم اوسکا اس جماعت پر نافذ رہے یہ مرد احقر تر
اوس سے ہے ہی سلطنت تفویض نہ سکھی کری اسموئیل نے کہا کہ حکم خدا کا ہے میرا اور تمہارا اسمین چارہ نہین جسکو چاہتا ہے پہونچاتا ہے بنی اسرائیل نے اصلاً و قطعاً
قبول نکیا اور انکار صریح پیش لائے حضرت اسموئیل نے ہر چند اونکو منع کیا سود مند نہوا پس حضرت اسموئیل نے طالوت کو اپنے گھر مین نگاہ رکھا اور غمخواری اور پرورش
مین اوسکے سعی جمیلہ بتقدیم لیجانے لگے اور ساتھ بنی اسرائیل کے ہر ذرا اسباب مین مبالغہ کرتے تھے اسلیے کہ امر الہی بنفاذ پہونچاوے اور غضب الہی سے
اونکو تہدید اور خوفناک کرتے تھے بنی اسرائیل نڈر سے اور جانا کہ حضرت اسموئیل درینباب رسوخ تمام رکھتا ہے خاطر اعظم اونکی جمع ہوئی اور پاس حضرت اسموئیل کی آنکر کہا
کہ جیسا کہ یہ امر الہی ہے اور بنفاذ اوسکے مامور ہوا ہے ہم بھی عذاب سے خدا کے ڈرتے ہین مبادا کہ شومی نافرمانبرداری سے ہمارے اوپر بلا صادر ہو التماس یہ ہی

اور عرض اوسکا دو ارس کہ حق تعالے نے واسطے آدم کے بہشت مین بھیجا تھا اور آدم نے محل رحلت اوسکے تیئین بوحی صبی خود مہتر شیث کو سپرد کیا تھا اسی طرح تا مہتر موسی پہونچا و بروایت ابن عباس ایک طشت تھا زر سرخ سے کہ اولیا و انبیا نے اوس مین غسل کیا تھا اور بقول مجاہد صورتی تھی مانند گربہ کے سر اور دنبل رکھتا تھا اور بہر دو چشم اوسکی شعل تھی اور جباخین اوسکی زمرد کی تھی کوئی تاب دیکھنے اوسکی کے نرکھتا تھا مونہہ اوسکا مانند روے آدم تھا وقت کارزار کے بیان ہوا سمت جنبت کرتا دشمنان کو متفرق کرتا اور بنی اسرائیل آواز اوسکی سنتے یقین جانتے کہ فتح و نصرت اپنی ہے اور ہر حرب کہ پیش آتی اوسکو آگے اپنے رکھتے جسوقت کہ وہ روان ہوتا یہ لوگ بھی چلتے اور جہان ٹہرتا یہ تمام بھی توقف کرتے اور وہب بن منبہ کہتا ہے کہ ایک تھا امور آلہی سے کہ سخن کرتا جس باتکی کہ یہ لوگ مخالفت کرتے اور جو کہ مشکل معاملہ ہوتا شرح اوسکی بیان کرتا اور بقول ابن عطا آیات بنیات آلہی کا تھا کہ بنی اسرائیل اسرار پر اوسکے مطلع ہوگئے تھے اور خواص اوسکے جانتے تھے اور دو پارچہ لوح توریت و عصا مہتر موسی و عمامہ و نعلین و عصا ہارون کہ چوب بادام کا تھا اور ایک قفیز من و سلوی تیہ کا اوس تابوت مین تھا پس حقتعالے نے ایک پیغمبر اسباط لاوی بن یعقوب اسموئیل نام مبعوث کیا اور بنی اسرائیل پر تبلیغ رسالت کری قبول نکری اور تکذیب اوسکی کرنے لگے اور کہا تو ہنوز کودک ہے لیاقت نبوت نرکھتا ہے اور اگر راست کہتا ہے تو خدا تعالے سے کہ تجکو نبوت پر بھیجا التماس کر کہ بادشاہی اور نکی بھی ہمکو بھیجے کہ اوسکی ہمت سے با جالوت و قوم اوسکی عمالقہ و بقیہ قوم عاد کہ باقی رہگئے ہین اور ہمیشہ بت پرستی کرتے ہین اور نسبت بنی اسرائیل خصومت رکھتے ہین با مداد اوس بادشاہ کے جہاد کرین ہم جب نشان اور دلیل ہوی ہمارے کو اوپر نبوت کے تیری آور یہ اس واسطے کیا ہے کہ بند و بست امور بنی اسرائیل کا بملوک رہا ہے اور شوکت و رونق ملوک بفرمانبرداری و عبادت خدا و طاعت انبیا میسر ہوئی اور قاعدہ و ایسا مقرر تھا کہ سپاہ و لشکر محکوم ملوک رہتی اور تمامت اونکی حکم فرمان پیغمبرین کہ امور مملکت کے بحکم خدا و شرع توریت قائم رکھتا و بسبب رشد و توفیق کہ خدا تعالے عز و جل نے با انبیا دی تھی صاحب مشورت پر رہتے تھے اور بے صلاح و دید و اجازت و فرمودہ انبیا کوئی کام نہین کرتے تھے مہتر اسموئیل نے خداوند تعالے سے سوال بنی اسرائیل کا التماس کیا فی الحال عصا و قرنی دوبارہ پر از روغن قدس پاس اوسکے پہنچے اور وحی آئی کہ بادشاہ عالم فرماتا ہے کہ جس آدمی کا قامت برابر اس عصا کے ہو اور وہ مرد یہان آوے اس قرن سے روغن جوش کریگا خبردار اس روغن سے اوپر اوسکے سر کو ملنا کہ اکلیل کے مانند ہو جاویگا اوسکو بادشاہی قبول کرنا خبر ایک آعظم نبی سے بجانب مہتر اسموئیل آمد و رفت رکھتے تھے اور انتظاری اوسکی دیکھتے تھی
کہ وہ تجلیات آلہی کب تک ظہور مین آوے اور کون ہم مین سے ساتھ اس دولت کے معزز ہوے

در بیان احوال ملک طالوت اور فرمانبری اوسکی بامارت و ایالت بنی اسرائیل و تابوت سکینہ کی و ما یتعلق بہا

راویان اخبار پیشینہ و ناقلان آثار لاتے ہین کہ جو بنی اسرائیل نے مہتر اسموئیل سے درخواست بادشاہ کی کری اور پیغمبر خدا نے التماس اونکی بدرگاہ قاضی الحاجات عرض کری حکم آلہی کے منتظر تھے قبیلہ سے اسرائیل کے ایک مرد تھا قیس نام اور حسب روایت اولاد ابن یامین بن مہتر یعقوب سے و بقول حمد اللہ صاحب تاریخ گزیدہ کے و محمد اسحاق جریر الطبری نام جد اسحاق و منسوب از قبیلہ اکا مورخون کا ہے اولاد یہودا ابن مہتر یعقوب تھا بغربت و فقر و احتیاج گرفتار ہوا تھا اور مسکین زیادہ اوس سے کوئی اندر بنی اسرائیل کے نہ تھا حق تعالے نے اوسکے فقر پر رحمت فرمائی اوسکے تیئین چار گوسپند پدر و عم سے میراث پہونچی بعدہ قیس نے اون گوسفند کو بہ پسر خود کہ بزبان عبرانی سارول کہتے تھے اور بنا بطول قامت کے اوسکو طالوت کہتے تھے حوالہ کرین اور یہ طالوت ایک زگوش لاغر رکھتا تھا کہ اوسپر پانی دریائے نیل سے لاتا اور فروخت کرتا و سقائی کرتا اور اس وجہ صرف معیشت اپنی کرتا اور پس از ان کہ روز

ہوا اوسی لشکر مین ودیعت حیات سپرد خالق کائنات کے کی اور وقت رحلت مہتر یوشع بن نون بن افراہیم بن مہتر
یوسف بن مہتر یعقوب کو وصی خود کیا اور امور نبوت و سلطنت مہتر اسرائیل اوسکو تفویض فرمائی بعد از وفات کلیم اللہ مہتر
یوشع کو حق تعالے نے ایک فرزند عطا فرمایا اور نیز بقیہ چہل سال کی کہ حق تعالے نے بنی اسرائیل اندر محنت اور بلیہ کی اوس
جنگل مین گرفتار کیے تھے باہم بسر لیگیا مہتر یوشع جبکہ ایکسو بیس سال پر پہونچے اور ایام زندگانی آخر ہوئے کالب بن برقیا بن
افراہیم بن مہتر یوسف کو جانشین اپنا بنایا وہ بھی برتبہ پیغامبری معزز ہوا اور بنی اسرائیل بموجب وحی الٰہی پس از چہل سال
کہ گرفتار تیہ تھے پھر کے بمصر لایا اور درمیان خانہ ہا و منزلہا کہ قبطیان اسیری آذربردگی مین گذران کرتے تھے سکونت د
ماجی جابے دی دام فرمایا تو اوس عمارت خرابہ کو تعمیر دیا اور مصر کو تجدید عمارت و حالت اول لائے چونکہ بنی اسرائیل کو
استقرار و تمکن تمام مصر مین واقع ہوا مہتر کالب بھی مصر مین بجوار رحمت حق موصول ہوئے بعد از وفات مہتر کالب مہتر حزقیل
اسباط یہودا ابن مہتر یعقوب بسریر نبوت و سلطنت متمکن ہوئے اوسکے تئین ابن العجوز کہتے تھے اسواسطے کہ اوسکی والدہ
پیر ہوگئی تھی اور فرزند نہین رکھتی تھی ایکدن از روے عجز حضرت حق تعالے سے فرزند طلب کیا حق تعالے نے بعد پیری و ضعیفی و عقیمہ
ہوجانے کے اوسکو حاملہ کیا اور حزقیل بوجود آیا اوسکو ذی الکفل بھی کہتے ہین بنا بر اوسکے کہ ہفتاد پیغامبر کی کفالت کرہی اور
قید سے خلاصی دی باریتعالے نے ہفتاد ہزار مردہ کو عوض اوس نیکی کے بدعاء اوسکے زندہ کیا اور شرح اسکی بطریق اجمال
و اختصار یہ ہے کہ باریتعالے نے طاعون کو دو بار ایک گانو مین بھیجا کہ اوسکو آوردہ کہتے ہین اور وہ اعمال واسطے سے مردم
دیہ کے بعضے ترس سے باہر چلے گئے اور طائفہ ایک رہگیا جو کہ شہر مین رہگئے تھے ہلاک ہوئے معدودی چند سے زیادہ نہی
مردم شہر نے جو اونکو دیکھا باہم کہا کہ اگر ہم بھی باہر چلے جاتے سالم اونکی طرح رہتے اور شہر مین پھر آجاتے اگر اس مرتبہ پھر یہ
صورت میسر آوے سب باہر جاوینگے ہم سال دیگر پھر جو طاعون آیا عامہ خلق اوس موضع نے نقل کیا اور بھاگ گئے تا اوس جگہ
او سجگہ کہ محل نجات اپنی تصور کرتے تھے پہونچے حضرت باریتعالے نے دو فرشتہ نازل کیے ایک کو اعلائے وادی مین اور ایک کو
اسفل وادی مین کھڑا کیا اور ندا کی کہ موتو فی الحال وہ قوم مرگئی حزقیل آفریدگار خود مستدعی ہوا کہ بار خدایا جو قوم کہ ہمیشہ تمجید
اور تقدیس تیری کرتی تھی اور مدد و معاون میری رہتی تھی اونکی تئین لیگیا تو اور مجکو فرد آ و تنہا چھوڑا حق تعالے نے فرمایا کہ
ہمنے حیات و ممات اونکی تیرے اختیار مین تفویض کی حزقیل نے کہا ای قوم زندہ ہو جاو بحکم خدا پس سب زندہ ہوئے اور کہا
سبحانک ربنا بحمدک لا الہ الا انت انسان ہفتاد ہزار کس تھے پھر بمقام خود آگئے اور اپنی قوم کے ساتھ پیوستہ ہوئی مگر مونہہ نے
اونکے رنگ مردہ نکالیا تھا جو جامہ کہ پہنتے فی الحال مانند کفن ہوتا اسی طور پر رہتے تھے تا اجل مسمی خود بجوار رحمت حق موصول
ہوئے پس مہتر حزقیل مدت مدیدہ درمیان بنی اسرائیل رہے اور برحمت حق فائز ہوئی بعد از وفات مہتر حزقیل حق تعالی نے پس
تمادی ایام مہتر اسموئیل بن ربان بن علقمہ بن لاوی بن مہتر یعقوب کو بہ پیغمبری برگزیدہ کیا اور بنی اسرائیل پر بھیجا کہتے ہین کہ اسموئیل
کو ایک پیرزنے علماء بنی اسرائیل سے پرورش کیا تھا لیس قدرتی بنی اسرائیل مین تھی اور مخالفت واقعہ ہوئی تھی کیا پر معاصی خدا حد سے
تجاوز کرگئی باریتعالے نے ایک کافر بلیا نامی قوم جالوت و اتباع اونکی سے کہ ساحل دریائے روم پر درمیان مصر و فلسطین جگہہ
رکھتے تھے اور گروہ عمالقہ سے تھے بنی اسرائیل پر مسلط کیا تا آنکہ آئے اور ملک کو اونسے لے لیا اور فرزندان اشراف بنی اسرائیل سے
چہار صد و چہل اسیر کو اسیر کر لیگئے تابوت سکینہ کا کہ استقرار امور بنی اسرائیل بتمامیت آثار تعمیر ان سے الحقی کے اوسمین تھے
کھینچکر لیگئے اور ایک تابوت تھا چوب شمشاد سے اور جمیع صورت انبیاؤن کی اوسمین مصور و منقش تھے طول اوسکا تین ارش

اور مجموعا پندرہ لاکھ سوار سبھی شمار مین آئے اور جو کوئی کہ سو برس سے کمتر اور ساٹھ برس سے زیادہ تھا اوسکو حساب مین نہ لائے
مہتر موسی کلیم اللہ ساتھ اسقدر لشکر کے باعظمت و ہیبت تمام متوجہ اوس دیار کے ہوئے درانثاے راہ ایک جگہہ پہونچے کہ اوس
منزل مین پانی کم تھا وحی الہی نازل ہوئی کہ اس منزل مین ایک دریا ہے کہ پانی نہین رکھتا ہے اور اوسمین چشمہ ایک جاری ہے چاہیے
کہ تو قریب پانی کے پہونچکر دعا کرنا اور ہاتھ اپنا پہونچانا برکت پیدا آوے اور سپاہ کو تیرے کافی ہو مہتر موسی نے موجب ارشاد الہی اور
اوسکے ساتھ آب سے منع کیا بنی اسرائیل جبکہ اوس چشمہ کے قریب پہونچے سخن پیغمبر کا انہون فراموش کیا اور دست بآب پہونچایا مگر تین سو تیرہ
تن نے پس حق سبحانہ تعالے نے بنی اسرائیل پر غضب کیا اور جو قریب عمالقہ کے پہونچے بارہ آدمی کو واسطے خبر قوم سے لینے کے بھیجا
یوشع بن نون اوسی گروہ سے تھا ناگاہ یہ قریب عاج بن عنق کہ منجملہ عادی سے تھا پہونچا اوسنے دریافت کیا کہ تم کس لیے آئے ہو انہون نے
جواب دیا کہ خبرگیری کو اور ہر دوازدہ کس کو ساق موزہ مین ڈالکر گھر مین اپنے لیگیا اور سامنے اپنے انجانہ کے موزہ جھاڑا اور کہا کہ یہ لوگ
واسطے جنگ ہمارے آئے ہین انکو دیکھا چاہیے اور سارا وہ سبکے مارنے کا کیا مردم اوسکے نے کہا کہ مارنے سے انکے کیا حاصل زندہ چھوڑ دے
تو اپنے لشکر مین جاکر حقیقت کو تیری کہین گے پس عاج نے انکو رخصت دی کہتے ہین کہ قامت اوسکا تین ہزار تین سو تینتیس ارش تھا اور
اوسکی دختر زادہ آدم کی ہر انگشت دست مادری اوسکے تین گز تھی سچھے طوفان مین آب سینہ سے زیادہ ونگذرا تھا مچھلی اور جبکہ گرسنہ
ہوتا دریا سے ماہی پکڑتا و حرارت آفتاب بریان کرکے کھاتا اور ہزار سال مین ایک بار صحرا مین جاتا اور پشتوارہ ہیزم کا لاتا اہل شہر
خانہ بخانہ ایک سال کے لیے ہیزم بالحتاج کی لیتے اور ہر خانہ سے ایک طبق طعام بوزن یکمن اوسکو دیتے اوس روز اشتہا اوسکی اندک
تسکین پاتی جبکہ ان بارہ آدمیون نے اوسکے ہاتھ سے خلاصی پائی باخود کہا کہ اگر بنی اسرائیل احوال عاج سے خبر پاوینگے بے دل
ہوکر جنگ پر اوسکے نہ آوینگے بہتر وہ ہے کہ اس راز کو مخفی رکھیے پس درینباب عہد و قول کیا اس راز کو افشا نکرین جو لشکرگاہ مین پہونچے
دہ کس نے نقض عہد کرکے راز ظاہر کیا اور دو آدمی نے مخفی رکھا بنی اسرائیل نے کثرت سپاہ کفار و احوال عاج سماعت کیا ہراس تمام
نے دلمین انکے راہ پائی کہا اے موسی ہم اس قوم کے ساتھ جنگ نہین کرسکتے تو با پروردگار اپنے جنگ کفار کے ساتھ کر حق سبحانہ
تعالے نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسی ہمنے قتل عاج کا تیرے ہاتھ مقدر کیا ہے اوٹھ اور بجرب اوسکے متوجہ ہو کلیم اللہ بموجب حکم
اوس طرف کو روانہ ہوئے اوس بدبخت نے پارچہ کوہ کا اوٹھا کر بلشکر بنی اسرائیل آیا تو سر پر اونکے ڈالے مہتر موسی قریب اوسکے پہونچ
چہل گز قامت انکا تھا اور بعضون نے تیس کہا ہے اور چہل درعہ بلندی عصا کی اور بقوت نبوت و سلطنت چہل گز زمین سے بلند جست
کیا تا نوک سنان عصا کی اوسکے سر کو پہونچا لنگ کے اوسکے مارا کہ بے اختیار جان بمالک دوزخ سپرد کی کلیم اللہ نے بعد فتح فرمایا تو سر
ناپاک اوسکا گردن سے جدا کرین پانصد کس نے بعد از حیلہ و بضرب تیر و حربہ سر اوسکا جدا کیا اور گروہ عمالقہ کے تمام ایمان لائے
و فرقہ مقتول اور تھوڑے اسیر ہوئے پس مہتر موسی بامر الہی متوجہ اون ہر سہ شہر کے ہوئے بنی اسرائیل سے تشنگی اور دلگیر تھے جو نواح
البلقا پہونچے خدا پرست بلعام نام کہ درمیان کفار مستجاب الدعوات تھا اوپر بنی اسرائیل سپاہ اسلام کے دعای بد کری حق تعالے نے
دعا سے اوسکی بحق اہل اسلام مستجاب کری اور بشومی اوس دعا کے عبادت ہشتاد سال اوسکی محو کی اور خاتمہ مین کام اوسکا بکفر
روز قیامت پوست سگ اصحاب کہف اوسکو پہنادینگے اور دوزخ مین لیجاوینگے اور پوست زاہد کا سگ کو پہنا کر بہشت مین لیجاوینگے
پس بنابر دعا زاہد حق جل و علا نے بنی اسرائیل کو چہل سال بیابان تیہ مین گرفتار کیا ہر صبح کہ مقام اپنے سے کوچ کرتے تھے تمام
روز راہ طے کرتے اور شب کو اوسی منزل مین فرود آتے جو پھر وقت کوچ کا ہوتا خود کو پھر منزل اول مین دیکھتے اسیطور کلیم اللہ بھی
مدت سال انکے ساتھ رہے درینمدت بہ محنت و سرگردانی شریک بنی اسرائیل کے رہے اور واقعہ من و سلوی کا بھی اوسی تیہ مین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

بعد اونکے حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہم وکرم اللہ تعالے وجہہ بموجب ایماء بتول واجتماع اہل حلبہ وعقد کے خلیفہ ہوئے خلافت اونکی چار برس نو ماہ اور بعضے کہتے ہین تین برس آٹھہ ماہ بارہ روز عمر شریف اونکی اٹھاون برسکی اور بعضے کہتے ہین تریسٹھہ برسکی اور شہادت اونکی بضرب تلوار عبد الرحمن بن ملجم بدبخت نے قطامہ سے بیچ مسجد کوفہ کے وقت نماز فجر سنہ ہجری مین تاریخ اکیسوین [۲۱] رمضان المبارک کو ہوئی بعد اونکے حضرت امام حسن علیہ السلام چہہ ماہ تک جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ ثم یکون ملکا عوضا حضرت امام نے خلافت سے بسبب تنازعہ معاویہ رضوعنہ کے ہاتھہ اوٹھایا امر امارت کا طرف اونکے رجوع ہوا اور احوال مفصل اس جناب کا بیچ زمرہ آئمہ اثنا عشر علیہم السلام ہے۔

دربیان ملک طالوت وتابوت سکینہ اور پہونچنا بسرداری بنی اسرائیل کے بموجب وحی الہی وامر مہتر اسموئیل کے اور قتل کرنا مہتر داؤد کا جالوت کو اور نیز شہادت پانا طالوت کا مع فرزندون کے اور تعداد فرزندونکی اوس کے اور انتہای اس سلسلہ کرام کا ساتھہ اوسکے پہونچتا ہی اور جو جو حال وسکے ساتھہ متعلق ہے۔

اوپر رای مہر انجلاے مستخبران فن سیر وتواریخ مخفی ومحتجب نرہی کہ جب بنی اسرائیل بیت المقدس شام مین متولی ہوئے اور جمعیت نے اونکی روبہ ابنیہ اور کھادت ونیوی مساجد ہوئی شریعت ابا اجداد کی اپنی فراموش کری اور امر ونواہی اور احکام شرایع اسلام سے ہاتھہ کھینچا اور تظلم وتعدی دراز کیا اور حرمت بیت المقدس سے کہ اوس عہد مین قبلہ عالم تھا غافل ہوگئے اور خون ناحق بکھیرنا اور فساد کرنا شروع کیا حضرت حقتعالے نے از روے عزت خداوندی فرعون کو کہ خواہرزادہ شداد مین عاد تھا اور گروہ عادیان سے تھا بنی اسرائیل پر تعین کیا تا آنکہ مجموعہ اونکو بندگی مین اسپنے لیا اور درمیان قوم اپنی کے تقسیم کیا جمیعے بخدمت عمارت وفرقہ یہ بندگی باہو کیا وبکار باغ وزراعت مامور کیا اور یہ لوگ بسن رشد وتمیز رسیدہ ہوئے تھے واسطے خدمت خاصہ اپنی کے مقرر کیا اور طرف دین اپنے کے دعوت کیا اور ایک جماعت کہ اونمین سے مسن تھی محنت وجفاے فرعون اختیار کیا اور دین آبا اور اجداد سے اپنی تخلف نہ قبول کیا اور وہ طریقہ ہات سے ندیا فرعون جبکہ اون لوگونسے ناامید ہوا فرزندان خوردسال اوس جماعہ کو کہ دین اسلام سے خبردار نہ تھے اور ملازمت مین فرعون کے رہتے تھے بانواع نوازش ومہربانی تربیت کیا اور دین اپنا اغذ کرایا چونکہ یہ لوگ دین ابا واجداد اپنے سے واقف نہ تھے پیروی فرعون اختیار کری اور داخل گروہ قبط ہوئی اور قوم سبطا سے خارج ہوئی بنی اسرائیل بندگی فرعون کی کرتے تھے اور آزار بشیار کھینچتے تھے اور ہر ساعت قاضی الحاجات سے مسالت کرتے تھے کہ ہمکو قید فرعون سے مخلص ونجات بخشے حق تعالے نے اوپر عجز ومسکینت بنی اسرائیل کے بخشش کی حضرت موسی کلیم اللہ کو فرعون پر بھیجا اور اوس پیغمبر خدا نے چالیس سال بامر دعوت قیام کیا فرعون جبل وتمردی کہ رکھتا تھا باسلام مشرف نہ ہوا حق تعالے نے کمال بے نیازی سے اپنی فرعون کو مع جماعہ قبطیان دریای نیل مین غرق کیا چنانچہ شرح اسکی قصص وسیر تفاسیر مین مرقوم ہے اور حضرت کلیم اللہ بموجب امر الہی حکومت پر مصر کی سعوزہوئے بعد از چندگاہ حکم وحی ہوا کہ لشکر بنی اسرائیل بجانب ایلیا واریحا وبرسا جاوی اور وہ تین شہر تھے کہ اہل سنے وہانکے کفر اور شرک اور عناد ظاہر کیا تھا اور حکم تھا کہ اگر اہل اوس ہر سہ شہر کے بدین اسلام مشرف ہوئین تصرف مین لاکر شرائع توریت سکھاوی اور خراج وباج لیوی وور صورت مسلمان نہونے کے سبکو قتل پہونچاوی مہتر موسی نے جمیع بنی اسرائیل کو جمع فرماکر وحی الہی سے اعلام دیا بنی اسرائیل بنابر انقیاد حکم خداوندی متوجہ حرب عمالقہ ہوئے اور جو کلیم اللہ نے عرض یعنے سمبال سمیاہ کی کری بارہ [۱۲] فرقہ تھے ہر فرقہ بیچ حکم نقیب کے آئے کہ تحت ہر نقیب کی ایک لاکھہ بست وپنجہزار سوار جرار خنجر گذار تھے

اوسوقت کفالت اوس حضرت کی بذمۂ ابو طالب کے ہوئی اور اوس حضرت نے چوبیس[24] برس پندرہ[15] روز کی عمر مین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور پچیس برس کی عمر مین حسب میراث پیغمبران کے تنہائی فرماتے تھے اور چونتیس[34] برس دو مہینے کی عمر مین تجدید خانہ کعبہ کی فرمائی اور بعمر چالیس[40] برس نوروز تاریخ ۲۷ رجب المرجب کو بروز جمعہ مبعوث ہوئے اور وحی آئی اور چھیالیس[46] برس کی عمر آنحضرت کی تھی کہ ابو طالب نے رحلت فرمائی اور بعد تین دن اس واقعہ کے خدیجۃ الکبریٰ داخل جنت ہوئے اور اکیاون[51] برس کی عمر مین معراج ہوئی اور باون برس نو ماہ دو روز کی عمر ہوئی کہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور اٹھاون برس کی عمر مین روزہ ماہ رمضان المبارک کا فرض ہوئی اور بعد نبوت سے تیرہ برس کم و بیش بیچ مکہ معظمہ کے سکونت رکھی اور مدینہ منورہ مین دس برس کم و بیش قیام فرمایا اور سنہ ۱۱ گیارہ ہجری دن دوشنبہ تاریخ بارہوین ربیع الاول کے مدینہ منورہ مین بیچ حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کہ بیچ حجرہ صدیقہ کے رحلت فرمائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بقول اثنا عشر کے ستائیسوین صفر سنہ ۱۱ ہجری مین اور عمر شریف آنحضرت تریسٹھ[63] برس کی تھی صلواۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ معجزات آنحضرت چونسٹھ ہزار ۔

تفصیل خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت ابابکر صدیق بموجب ایماے آنحضرت اور اجماع اہل حل وعقد کے خلیفہ ہوئے مدت خلافت دو برس تین ماہ بیس روز وفات اونکی شب سہ شنبہ تاریخ ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری مین مدفن شریف اندرون روضۂ متبرکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر شریف اونکی تریسٹھ[63] برس کی اولاد آنحضرت عبدالرحمن بن ابی بکر محمد بن ابی بکر عبداللہ بن ابی بکر ام المومنین عائشہ بنت ابی بکر اسماء بنت ابی بکر ام کلثوم بنت ابی بکر

حضرت عمر بن الخطاب رض

بعد انتقال اونکے حضرت عمر بن الخطاب بموجب ایماء آنحضرت اور وصیت حضرت ابو بکر صدیق کے خلیفہ ہوئے مدت خلافت دس برس پانچ ماہ بیس روز اور بیچ ایک روایت کے دس برس چھ ماہ اور چار روز سن شریف پچپن برس کا اور بیچ ایک روایت کے اکسٹھ برس شہادت اونکی مدینہ منورہ مین بیچ نماز فجر کے ہاتھہ فیروز مجوسی سے کہ مشہور بابو لولو تھا بضرب چھری دو دستہ کے ساتھہ دو تین ضربہ کے پیٹ مبارک مین اور شہادت بعد تین روز کے روز یکشنبہ غرہ محرم الحرام سنہ ۲۴ ہجری مین مدفن شریف اندرون روضہ منورہ رسول مقبول صلواۃ علیہ وسلامہ تفصیل اولاد اونکی اسطور پر کہ عبداللہ ابن عمر عبدالرحمن بن عمر ابو شحمہ بن عمر ابو عاصم بن عمر ام المومنین حفصہ بنت عمر فاطمہ بنت عمر زینب بنت عمر رقیہ بنت عمر

حضرت عثمان بن عفان رض

بعد وفات اونکے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ بموجب شوری اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دس آدمی تھے خلیفہ ہوئے خلافت اونکی گیارہ برس اور گیارہ مہینے سن شریف اونکا بیاسی[82] برس اور ایک روایت مین اسی برس اور بعضے نوے[90] برس کہتے ہین شہادت اونکی بیچ بلوے کے بضرب شمشیر اوپر گلوے مبارک کے بعد نماز جمعہ بحال تلاوت قرآن مجید تاریخ اٹھارہوین ذی الحجہ سنہ ۳۵ ہجری مین واقع ہوئی مدفن جنۃ البقیع اولاد اونکی گیارہ پسر اور چھ دختر پسران عمر ۔ عبداللہ اکبر ۔ عبداللہ اصغر کہ بطن رقیہ بنت رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ سے پیدا ہوئی اور چھ برس کی عمر مین بعالم بقا سدھارے اور ازواج دوسری سے آبان ۔ خالد ۔ سعید ۔ عتبہ ۔ ولید ۔ شیبہ ۔ مغیرہ ۔ عبدالملک اور دختران مریم ۔ ام سعید ۔ عائشہ ۔ ام ابان ۔ ام عمرو ام البنین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین خلاصۃ الاخبار ۔

واسکندر بنی تھے اور بروایت مرتضی کرم اللہ وجہہ وہ تو مرد صالح تھے اور پانچ انبیا کے زبان عربی تھی اسمٰعیل ہوٗد صالح شعیب
و محمد رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین - اور مورخین کہتے ہین کہ چہار کس سلطان ہفت اقلیم کے تھے دو اہل اسلام سے ایک
سلیمان علیہ السلام دوسرا اسکندر ذوالقرنین علیہ السلام اور دو اہل غیر اسلام سے نمرود بن کنعان و بخت نصر اور وہ بادشاہ ہی کہ محاربہ
کیا بیچ بیت المقدس کے اور ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا اور ستر ہزار آدمی قید کیے دروازہ بابل تک لائے کہ اوس جگہہ دانیال پیغمبر
تھا اور دانیال بیچ ایک روایت کے نبی اور بیچ ایک روایت کے صغیران اوسکے کا تھا اور مبعوث و ملبوس نہ ہوا -
وہب بن منبہ کہتا ہے کہ زمانہ خلقت آدم سے طوفان نوح علیہما السلام تک دو ہزار دو سو بیالیس برس گذرے تھے اور طوفان
نوح سے تا وفات اوسکے تین سو پچاس برس اور حضرت نوح سے زمانہ ابراہیم علیہما السلام تک دو ہزار دو سو چالیس برس اور ابراہیم
سے زمانہ موسی علیہما السلام تک نوسو برس اور موسی سے زمانہ داؤد علیہما السلام تک پانسو برس اور زمانہ داؤد سے عیسی ابن مریم علیہما السلام
تک ایک ہزار دو سو برس اور زمانہ عیسی سے تا زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و علیہما السلام اور بیچ روایت قتادہ
کے پانسو ساٹھ برس اور بیچ روایت کلبی کے پانسو چالیس برس اور بیچ روایت مقاتل کے چھہ سو برس اور بیچ روایت وہب کے چھہ سو بیس
برس پس جملہ زمانہ خلقت آدم سے تا زمان محمد رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہما بیچ روایت وہب کے آٹھہ ہزار باون برس ہو گئے تھے اور زمانہ
خلقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تا تالیف اس کتاب کے کہ سن ایک ہزار دو سو نواسی برس ہجری ہین ایک ہزار تین سو انیس
برس ہوئے اور زمانہ خلقت آدم علیہ السلام سے زمانہ ہذا تک نو ہزار تین سو تینتالیس برس ہوئے واللہ اعلم بالصواب تفصیل صحیفہ
بروایت وہب بن منبہ کے تین سو چار اور کتاب آسمانی چار پچاس صحیفہ اوپر شیث علیہ السلام کے اوترے - اور تیس صحیفہ اوپر ادریس
علیہ السلام کے - اور آٹھہ صحیفہ اوپر ابراہیم علیہ السلام کے اور بیچ ایک روایت کے دس صحیفہ - اور اوپر موسی علیہ السلام کے دس صحیفہ پہلے
اوترنے توریت سے اور حال دوسرے صحیفہ کا نامعلوم اور کتب آسمانی یہ ہے کہ توریت اوپر موسی علیہ السلام کے - اور زبور اوپر داؤد
علیہ السلام کے - اور انجیل اوپر عیسی علیہ السلام کے - اور فرقان مجید اوپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے

تفصیل نزول جبرئیل علیہ السلام اوپر انبیا علیہ السلام کے

اوپر آدم علیہ السلام کے دو بار نزول فرمایا - اور اوپر ادریس علیہ السلام کے چار بار - اور اوپر ابراہیم علیہ السلام کے پانسو بار - اور اوپر موسی
علیہ السلام کے چھہ سو بار - اور اوپر سلیمان علیہ السلام کے چار بار - اور اوپر عیسی علیہ السلام کے دس بار - اور اوپر محمد رسول اللہ علیہ آلہ وسلم کو دس ہزار بار

مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مولد آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا مکہ معظمہ روز دوشنبہ بارہوین شہر ربیع الاول وقت طلوع صبح بیچ واقعہ فیل سے پچپن روز زمانہ سلطنت
نوشیروان عادل واوس سلطنت کو چالیس برس گذرے تھے اور مادر ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف
اور باپ بزرگوار آنحضرت عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن
فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اور عدنان سے تا اسمعیل ابن ابراہیم
بن آزر اور آزر سے تا سام بن نوح اور نوح سے تا شیث بن آدم علیہم السلام نسب عالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختلف فیہ ہے اور
یہی ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول علیہ السلام بوقت ذکر نسب عالی اپنے جو ساتھہ عدنان کے پہونچا باگ بیان کی کھینچی اور
فرمایا کذب النسابون اسلے ما فوق العدنان اور وہ حضرت شکم مادر مین سات مہینے کے تھے کہ باپ نے وفات پائی اور جب عمر چھہ برس
کی ہوئی والدہ آنحضرت نے رحلت فرمائی اور آٹھہ برس دو ماہ دو روز کی عمر ہوئی عبد المطلب نے اوس حضرت سے جدا ہو کر انتقال کیا

ایوب علیہ السلام

ایوب علیہ السلام اولاد تھا عیص کا پسر تارح لڑکا تھا اور باپ اسکا موصی اور ماں اسکی لیا دختر یعقوب علیہ السلام کی آپ بعضے کہتے ہیں کہ حیمہ بنت یوسف علیہ السلام کی تھی سن ستر برس اور اسکا ایکسو ترانوے برس کا۔

شعیب علیہ السلام

شعیب علیہ السلام تھے بیٹے پر اہل مدین کے مبعوث ہوا تھے بیٹا اوسکا ... ہوا تھا۔

موسیٰ علیہ السلام

موسیٰ و ہارون اولاد عمران علیہ السلام اولاد لاوی کے اور فرعون کے زمانہ میں اور امام ہارون علیہ السلام ... تھا سن اسکا ایکسو بیس سال کا تھا

یوشع علیہ السلام

یوشع علیہ السلام بن نون اور خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا تھا سن ... اسکا ... ہوا۔

یونس علیہ السلام

یونس علیہ السلام بن متی اور جیح سنگ بچھا سے تین روز مچھلی کے پیٹ میں ساتھ ... اور ہم ... میں اور ... اہل نینوا کی
مبعوث ہوئے اور تکذیب کیا اہل نینوا نے اوسکو ... تو ... اور آثار ... تھا کی تکلیف ایمان لائے اور
توبہ کی ... اٹھایا گیا عذاب اور ... اسکا ... اہل ... ہوئے۔

داود علیہ السلام

داود علیہ السلام بن ایشا کہ بادشاہ تھا بنی اسرائیل کا تھا عمر ... اسکی ایکسو ستالیس برس کی۔

سلیمان علیہ السلام

سلیمان ابن داود علیہما السلام ... اور اسکا ایکسو اسی برس کا

زکریا علیہ السلام

زکریا ابن آذان علیہ السلام ... اسکا تین سو سال کا۔

یحییٰ علیہ السلام

یحییٰ علیہ السلام بن زکریا علیہ السلام ... اسکا ... برس کا۔

عیسیٰ علیہ السلام

عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام تھے تینتیس برس دنیا میں رہے ... آسمان پر گئے ... اور ... زمانہ امام مہدی کے نزول کا

الیاس علیہ السلام

الیاس علیہ السلام اولاد ... کے مرسل تھا ... مبعوث ہوا ... اہل بعلبک کے اور ... ایک ... ملک شام کے
... شاگرد اور ... الیاس کا تھا ... اولاد یعقوب علیہ السلام ... کہتا تھا اور ... کی کم ...
... پسر ... اسرائیل ... اور ... جو ... ہوئی ... ہیں۔
... الیاس ... یہ ... مریم ... سال ... علیہم اجمعین اور اکثر
علما ... کہتے ہیں کہ [illegible] ... حکیم ... اس حضرت کی کہتے میں کہ تمام

نوح علیہ السلام

نوح علیہ السلام تھا اوسکو حکم کیا واسطے انتظام و احکام کے اور جاری کیا خدا نے ذات شریف اوپر پہلے اسکے نکاح بہن سے جائز تہا کہ آپ
اوس کے حرام کیا گیا زمانہ اوسکے بیچ کہ قوم اوسکی نے تکذیب کیا پس بھیجا خدا نے اوپر اونکے طوفان کہ تمام عالم غرق ہوا جنے کہ
کعبہ شریف تک اور اسی آدمی ہمراہ نوح علیہ السلام کے باقی رہے چالیس عورت اور چالیس مرد اوتر آئے کشتی سے لاولد تمام مر گئی
سوا اولاد نوح علیہ السلام کے کہ سام - و حام - و یافث - تھے اور ازواج اونکی زندہ رہے اور ازبس کثیر العیال ہوئی اہل عرب و روم
اور فارس اولاد سام سے ہین اور حبش و سندہ و ہند اولاد حام - و یاجوج ماجوج و بقلاب ترک ترک اولاد یافث سے اور عمر شریف اوسکی نوسو
چالیس برسکی اور بعض کتب مین ایک ہزار اور چار سو برس ۱۴۰۰ -

ہود علیہ السلام

ہود علیہ السلام بن عبد اللہ اور بعض کہتے ہین بن عوص اوسکو حق تعالے نے اوپر قوم عاد کے بھیجا اور بعض کہتے ہین عاد نام کیا ہے
اور نزدیک بعضونکے نام ملک اور وہ بنام ملک خود مشہور ہوئی پس سبنی ہود کو تکذیب کیا اللہ تعالے نے ہوا سخت اوپر اونکے بھیجی
فاما عاد فاہلکوا بریح صرصر اور ہلاک کیا سبکو عمر ہود کی دوسو چہتر ۲۷۶ برسکی تھی -

صالح علیہ السلام

صالح علیہ السلام بن عبید اور بعضے کہتے ہین بن کا تو بھیجا اللہ تعالے نے اوسکو اوپر قوم ثمود کے اور ثمود نام ایک کنوان کا ہے بیچ زمین
حجر کے اور وہ قوم ساتھہ نام اوس کنوان کے نام کی گئی ہوئی پس تکذیب کیا صالح علیہ السلام کو اور سوال ناقہ کا کیا جیسا کہ مشہور ہے
اور قاتل ناقہ قدار بین سالف مشہور تہا اور وہ شقی اولاد آدم سے ہے اور عمر شریف صالح کی ایکسو اسی ۱۸۰ برسکی

ابراہیم علیہ السلام

ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بن آذر سواک اور استنجا آب اور تراشیدن موے بروت اور علامت پیری یعنی سپیدی سے کتھی اور ختنہ کئی اور
کپڑے پہنے ہوئے اور شوربا سے سر دنوش فرمائے ہوئے اور ضیافت آدمیونکی کرے اونکی چار لڑکے تھے اسمعیل اسحاق مدین مدائن اور بعض
چہ کہتے ہین اور بعض بارہ اور سن شریف ابراہیم علیہ السلام ایکسو چہتر ۱۷۶ سال کا تھا

اسمعیل علیہ السلام

اسمعیل علیہ السلام اونکے دو پسر تھے مرسل تھا اور جد تمام اہل عرب سن شریف ایکسو سینتیس ۱۳۷ برسکا تھا -

اسحاق علیہ السلام

اسحاق علیہ السلام اونکے دو پسر تھے یعقوب اور عیص کہ تولد اونکا حمل واحد سے تھا یعقوب کے بعد عیص پیدا ہوا اسواسطے نام اوسکا
یعقوب کیا سن شریف اسحاق علیہ السلام ایکسو اسی ۱۸۰ سال کا پہونچا تھا -

یعقوب علیہ السلام

یعقوب علیہ السلام ملقب ساتھہ اسرائیل کے تھا سن شریف اوسکا ایکسو سینتالیس ۱۴۷ برسکا اور عیص جد اہل روم کا ہے -

لوط علیہ السلام

لوط علیہ السلام بیچ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کے تھا سارہ بہن لوط مادر اسحاق علیہ السلام کی تھی اور کہتے ہین کہ تھا لوط ابن ہارون
بھائی ابراہیم علیہ السلام کا واللہ اعلم تعداد سن شریف اسکی نامعلوم

ذکر انبیا علیہم السلام

رکھتا ہی کہ خدمتین صاحب کے شرف ہووے ہم اوسکے متعلقان سے ہین جسدن کہ حضرت یعقوب شہر مین داخل ہونا چاہتے تھے اوسی روز عیص بتقریب شکار جنگل مین آیا تھا دیکھا کہ ایک جماعت مسافران راہ دور سے آتی ہے اور اثر سفر دور و دراز و غربت راہ پیشانی پر اونکے نمود ہے اسپ پنا او سفر نکورد ان کرکے دریافت کیا کہ تم کون آدمی ہو متعلقان مہتر یعقوب نے بموجب وصیت مرقوم الصدر اظہار کیا عیص فراق سے برادر کے نہایت تنگ اور بجان آیا تھا بمجرد استماع نام برادر بے اختیار اسپ سے اوترا اور کہا کہ یعقوب برادر اور نور چشم میرا ہے کہاں ہے ناگاہ حضرت یعقوب ایک گوشہ سے ظاہر آئے اور پوشیدگی مین سخنان کہتی و اشتیاق زبان عیص سے سماعت کی عیص بغور مشاہدہ حضرت یعقوب کے پیش آیا اور حضرت یعقوب کو در بر لیا اور سر و چشم اونکی چومین اور انواع لطف و مرحمت بجا لایا اور اپنے ساتھ شہر مین لے آیا اور جگہہ انکے رہنے کے مقرر کری اسطور کی کہ حضرت یعقوب کو ایسی جگہہ ملنا ممکن نہ تھا اور دوسری تمام اموال اپنے کو گیارہ حصے کرکے دس حصے اپنے دس پسران کو قسمت و مرحمت کیے اور ایک سہم یعنی حصہ بہ یعقوب بخش کیا بظہور اس امر کے حضرت یعقوب کمال شادمان ہوئے اور بعبادت حق مشغول رہتے تھے تا زمان حیات مہتر عیص ہرگز کوئی نوع کا غبار بدامن خاطر مبارک اوسکے متمکن نہ ہوا اور کنعان مین طرح اقامت کی ڈالی اور ایک جگہ رہنے کے لیے بنیاد ڈالی حق تعالیٰ نے اوسکو مرتبہ پیغمبری ممتاز فرمایا اور وحی نازل کری اور اوپر دیار روم اور کنعان کے مبعوث کیا اور خلائق اوس زمانہ کی بہدایت اوس ذات عالی صفات کے بدولت اسلام مشرف ہوئی اور کتاب قصص الانبیا و تاریخ معدن اخبار احمدی سبب جدا ہونے مہتر یعقوب کا قریب عیص سے اسطور بیان کرتے ہین کہ مہتر اسحاق نے بواسطے کبر سن کے آنکھین بصارت سے جاتی رہین تمام فرزندان سے عیص کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور والدہ اونکی مہتر یعقوب پر مہربان تھی اور عیص شکار و صید زیادہ مائل تھی ہمیشہ شکار جاتے مہتر اسحاق نے عیص سے کہا کہ آجکے روز شکار فربہ کباب کرکے لا تو میرے لیے حضرت سے دعا کرونگا کہ تیری کو خدا تعالےٰ بمرتبہ پیغامبری سرفراز کرے عیص باسید دعا شکار کرنے کے لیے گیا مہتر یعقوب نے جانا کہ مہتر اسحاق کی بحق عیص اجابت ہوگی اور یعقوب اسیطور رہیگا بدرجہ نہایت اوسکو نیاہتی تھی درخواست کری کہ وہ بشرف پیغمبری مشرف ہونے یعقوب کو بلوا کر ماجرای گذشتہ اوس پر ظاہر کیا اور کہا کہ پہلے عیص کے واپس آنے بزہ کباب کرکے خدمتین پدر کے لا دے در صورت وہ دعا بحق تیرے صرف ہوئی مہتر یعقوب نے بموجب نصیحت والدہ کے عمل کیا اور خود کو ظاہر نکیا مہتر اسحاق نے بابت تمامی تمام درغبت ما الکلام اوس کباب کو نوشجان فرمایا بعد از انفراغ والدہ حضرت نے کہا کہ بموجب وعدہ کے فرزند اپنے سے کیا ہے دعا بحق مہتر اسحاق نے دست مناجات کا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کرکے التماس کیا کہ الٰہی یہ فرزند کہ کباب خوب میرے سامنے لایا بہ پیغمبری معزز فرما حق عزوجل نے دعای پیغمبر اپنے کی بعز اجابت مقرون کری اور مہتر یعقوب کو بشرف پیغمبری مشرف کیا بعد دعا کے مہتر یعقوب سامنے پدر کے آئی اور دست پدر کا بوسہ دیا مہتر اسحاق نے جانا کہ دعای بحق یعقوب مستجاب ہوئی یہ گوے سبقت کی برادر سے لیگیا جو کہ کام ہاتھ سے گیا تھا چارہ ندیکھا اسی اثنا مین عیص شکار سے آیا اور حقیقت کو معلوم کرکے مہتر یعقوب کے ساتھ دشمن ہوا اور نقاضت و نزاع درمیان لایا اور بدسلوکی کرنے لگا مہربانی برادری بدشمنی مبدل ہوئی جو مہتر اسحاق نے دیکھا کہ عیص نسبت یعقوب نہایت معاندت کرتا ہے اوسکو طلب کرکے فرمایا کہ خاطر جمع رکھ مین تیرے حق مین دعا کرونگا حق تعالےٰ نسل تیری زیادہ کریگا اور پیغامبر بہت تیری اولاد سے پیدا ہونگے اگر تجکو اس سعادت سے محروم کیا مگر اولاد و اسباط تیری بکرامت نبوت مخصوص ہونگے پس بحق عیص دعا کری حق تعالےٰ نے اولاد اوسکی دیار روم مین اسقدر زیادہ کی کہ تمام وہ ولایت فرزندون سے اوسکے پر ہوگئی اور چہار صد پیغمبر فرزندون سے اوسکے ہوئے اور جو مہتر اسحاق بجوار رحمت پیوستہ ہوئے مہتر یعقوب ہمیشہ عیص سے متوہم رہتی تھی اسواسطے والدہ اپنی سے رخصت ہوکر شام مین گئی چنانچہ وہان ہی در گذری القصہ بعد از رسالت و نبوت حق تعالےٰ نے مہتر یعقوب کو چار عورتین

بدین اسلام دعوت کیا وہ بی بی مدانعہ اسلام لائی اور بشرف اسلام مشرف ہوئی اور بموجب امر نمرود کے حضرت سارہ کو اپنے عقد نکاح مین لائے اور بعض مورخین ارباب سیر لائے ہین کہ سارہ دختر عم حضرت خلیل اللہ کی تھی بعد عقد نکاح سارہ کے بحکم نمرود حضرت ابراہیم نے اس دیار سے ہجرت کر کے بحکم الٰہی بدیار شام چلے گئے حق سبحانہ تعالی نے سارہ سے ایک فرزند حضرت ابراہیم کو عطا فرمایا اوسکا اسحاق نام رکھا جبکہ اسحاق بسن تمیز و رشد فائز ہوئے گروہ بنی عمالقہ سے ایک حبیبہ خواستگاری کی ہی اوس سے دو فرزند توامان بیک شکم پیدا ہوئے ایک کا نام عیص دوسرے کا یعقوب نام کیا جو مہتر خلیل اللہ نے ودیعت حیات سپرد جان آفرین کی اور بجنت الماوا خرامیدہ ہوئے مہتر اسحاق سریر نبوت پر قائم و متمکن ہوئے و تا ایام حیات خلائق کو ہدایت فرما و دعوت تا دین اسلام کے رہے جبکہ عمر مہتر موصوف آخر ہوئی عیص کو وصی اپنا کیا حق سبحانہ تعالی نے اوسکے بعد عیص کو بسروری و سرداری ممتاز فرمایا اور نعمت اور دولت دنیوی بہت اوسکو عطا کی اوراکثر اوس دیار عرب مین بعیش و تنعم بسر لیگیا عیص نے بواسطہ شدت و حرارت گرما زمین کہ سے کہ مسکن و ماوائے اوسکے پدر کی تھی بجانب شام و روم توجہ فرمائی اور آب و ہوا اوس سرزمین کی خوش آئی طرح اقامت ڈالی حق جل و علی نے اوسکو فرزند بہت کرامت فرمائی بنام ہر ایک کے شہر اوس دیار مین آباد ان کیا روم نام پسر ارشد و بزرگ عیص کا تھا کہ وہ ولایت اوسکی سات منسوب ہے اور وہ زرد چہرہ تھا اسیواسطے رہبان اکثر اصفر الوجہین و بعضے نے کہا ہے کہ کنعان و مدین نیز فرزندان عیص سے ہین مہتر یعقوب عمر مین عیص سے کمتر تھے اور مال و منال دنیوی سے بھی بہرہ ور کمتے تھے و عیص صاحب جمعیت و مالدار تھا اور رجوع خلائق طرف اوسکے زیادہ تھا بعد وفات مہتر اسحاق کے ہرچند مہتر یعقوب نے چاہا کہ عیص باحوال اوسکے پرداخت کرے اور مال اور متاع دنیوی سے بہرہ ور کرے جس سے بعبادت و طاعت حق کے مشغول رہے عیص اصلاً و مطلقاً طرف اوسکے نہین اتا تھا اور نسبت احوال برادر کے سوء المزاج ہوا مہتر یعقوب نے جب تغافل برادر پر اطلاع پائی شہر اپنا اوس ولایت مین موجب بسو دیکھا تو ارادہ برمفارقت برادر دماغ کے دیا اوراوس دیار سے جدائی اختیار کر کے چاہا کہ بجانب کنعان کے ہجرت کرے اور ملازمت مین والدہ کے جاکر التماس رخصت کا کیا والدہ اوسکی نے کہا مناسب ہے کہ تونزدیک خالہ خود لیان نام کی کہ روم مین ہے اور نہرالکبرے اوز دو دختر رکھتی ہے جاوے تو اور دختر اوسکی کی خواستگاری کرے تو مہتر یعقوب والدہ سے رخصت ہو کر شباشب جانب کنعان آئے اور خیال خاطر عیص کے سے راتمین راستہ چلتے اور اسی باعث سے مخاطب باسرائیل اللہ یعنی شب رو ہوئے جو کہ شام مین پہونچے پیش لیان یعنے خالہ گئی وہ بھی قدوم خواہرزادہ سے کمال خوش ہوئی ایکدن حضرت یعقوب نے کہا کہ والدہ میری نے نصیحت کیسی ہے باد و خواستگاری دختر تیری کے لیان نے جواب دیا کہ دختر اپنی اس شرط پر دیتی ہون کہ مدت سات سال شبانی کرے تو مہتر موصوف نے قبول کیا اوسکی دو دختر تھین ایک لبان دوسری راحیل مہتر یعقوب نے راحیل کو خوبتر اور کہتر تھی خواستگاری کی اور کابین اوسکا سات سال کی گوالی مقرر کیا جبکہ تب عقد ہوئی بعد چند کے دختر کلان لیان نام خلوتین حضرت یعقوب کے بھیجی حضرت یعقوب نے گھر مین آ کر لیان کو دیکھا کہا کہ مینے راحیل کی خواستگاری کی ہے نہ لیان کی خالہ نے کہا کہ یہ قاعدہ نہین کہ دختر کلان گھر مین رہے اور دختر خورد شوہر دیا جاوے اگر اوسکی خواستگاری ہے تو دیگر صورت سات سال اور شبانی منظور کرو مہتر یعقوب نے اوس شرط کو بھی قبول فرمایا بعد میعاد مقرر کے ہر دو دختر کو کہ اوس ملت مین دو خواہر ایک شوہر کے نکاح مین بحکم توریت درست تھی بعقد اپنے لائے جو عیص رفتن یعقوب سے خبردار ہوا افسوس بہت کیا مگر کچھ فائدہ مرتب نہ ہوا جو کوئی کہ شام سے آتا تھا پرسان احوال یعقوب رہتا تھا و کررسہ کرر مکاتبات تحریر کر کے حضرت یعقوب کو طلب فرمایا جبکہ حضرت یعقوب نے جانا کہ عیص میرے یہاں ہجرت کرآنے سے پشیمان ہے و بجان و دل بالفعل مجکو چاہتا ہے عزیمت ملازمت عیص بدل مصمم فرمائی اور اہل و عیال ہمراہ اپنے لیکر متوجہ روم ہوئے جبکہ اوس دیار کے قریب پہونچے بفرزندان و متعلقان اپنے کہا کہ جو کوئی تمسے پوچھے کہ کون ہو اور کہاں سے کہانکو جاؤگے درجواب تم کہنا کہ یعقوب نام غلام مہتر عیص کا کنعان کی طرف گیا تھا اب احرام ملازمت صاحب اپنے کا باندھکر درخواست

عہد وپیمان لیا کہ صرف نکرے اوس نور کو مگر ارحام زنان طیبہ اور اسپلور بطناً بعد بطن میثاق لین وبعد چمیت روز دیگر بجوار رحمت الٰہی پیوستہ
ہوئے مہتر شیث نے تجہیز وتکفین پدر کی کرکے نماز جنازہ ادا کی اور کوہ ہند مین مدفون کیا راقم ہذا نے قبر حضرت آدم کو جدہ شریف مین بہت کچھہ
تلاش کیا لیکن پتا کچھہ نلاہان مگر قبر حضرت حوا صاحبہ کی جدہ شریف مین موجود ہے پختہ اور درمیان قبر بجائے ناف کے گنبد پختہ بنا ہوا ہیگا اس قبر کی پیمائش
کی گئی تو تین سو ایک ہاتھہ شمار مین آئی اور مجاور لوگ اس قبر پر رہتے ہین اونکی معاش کچھہ سرکار سے مقرر ہے اس قبر کا سرہانہ بطرف مغرب اور
پاؤن بطرف مشرق اور وہان سے کعبہ شریف جانب قدم ہے اور یہ قبر شہر سے باہر جانب مشرق ہے بعد از وفات آدم حق تعالی نے مہتر شیث
کو پیغامبری پر برگزیدہ کیا اور نہصد پنجاہ سال کی عمر کرامت فرمائی بہت فرزند اونسے پیدا ہوئے مگر نور نبوی پیشانی انوس مین ظاہر ہوا اور زمانہ اونکی مین
خلائق بت پرست ہوگئی نسات سو پچاس برس کی عمر پائی زن نے سروع نام خواستگاری کی اوس سے ہابیل پیدا ہوا اور وہ نور پیشانی انوس کے سے
بیچ پیشانی ہلاییل کے منتقل ہوا اور اوس سے حضرت یزد متولد ہوا وہ خازن نور نبوی تھا اور پیغمبری بھی یزد پر مقرر ہوئی چھہ سو ساٹھہ سال کی عمر
پائی از انجملہ تین سو سال خلائق کو براہ اسلام دعوت کی جبکہ عمر اونکی آخر پہونچی متوشلخ بوجود آیا سات سو سال زندگانی پائی اوس سے لمک متولد ہوئے
ہفتصد وہفتاد سال عمر ہوئی قینوش نام ایک عورت اپنے عقد مین لائے اوس سے مہتر نوح متولد ہوئے اور زمانہ حضرت ادریس سے ایام بعث
مہتر نوح تک ہزار اور سات سو سال فترت تھی خلائق تمام بت پرست اور کافر ہوئی پس حقتعالی نے مہتر نوح کو گروہ خلائق پر مبعوث کیا نہصد وپنجاہ
سال خلق کے تئین ہدایت اسلام کی مگر سوائے ساٹھ یا ستر آدمی کے ہدایت پذیر نہوے اونکی عورت کافرہ تھی تین فرزند اوس سے بوجود آئے
حام و یافث وکنعان اور دوسری عورت سے عمورہ نام سام کہ ابو الانبیا ہے متولد ہوا پس جبکہ مہتر نوح اسلام سے قوم کی نسبت ناامید ہوئے دعائے
بد بحق اونکے کی کہ رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا حق جل وعلی نے طوفان بھیجا اور نجات عذاب سے نپائی مگر ہفت تن نوح و سام و حام و
و یافث اور سہ عورت فرزندانکے اونسے توالد وتناسل بظہور آیا اور یہ تمام مخلوق اولاد نوح کی سے ہین اسی سبب آدم ثانی کہتے ہین پس وہ نور
نوح سے بسام منتقل ہوا اور سام سے ارفخشد اور اونسے سالخ متولد ہوا اور سالخ سے عابر کہ ہود النبی کہتے ہین اور اونسے ہود علیہ السلام
سے ساروغ بوجود آئے اور ساروغ سے سروغ اور سروغ سے ناخور اور اونسے تارخ اور اونسے مہتر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وجود
ہوئے اور جو احوال حضرت مہتر آدم ومہتر شیث وادریس وہود ونوح وخلیل الرحمان کا بیچ کتب تواریخ وسیر وقصص متداولہ کے مذکور ہے اور یہ مختصر
گنجائش اوسکی تحریر کی نرکھتی تھی لیکن جو سلسلہ نسب اس طائفہ افغانیہ کا بحضرت اسحاق ویعقوب وفرزندان حضرت ابراہیم منتہی ہوتا ہے لہذا بذکر
احوال ایشان اشتغال کیا جاتا ہے انہ سمیع ومجیب وبالاجابہ جدیر بدان ایدک اللہ تعالے راویان اخبار وناقلان آثار ومحدثان داستان کہن در
گلستان سخن چنین روایت کرتے ہین کہ جو حضرت حق سبحانہ تعالے نے بقدرت کاملہ اپنے بموجب قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم کے اگ کے تئین
اوپر خلیل اللہ کے سلام کیا اور اوس بلیہ سے نجات دیا نمرود درمیان شرفہ کے قصر اپنے سے یہ حال مشاہدہ کرتا تھا حق سبحانہ تعالی کی اقتضا تھی کہ
دولت اسلام کی از انجملہ سے نصیبہ سارہ بنت نمرود کے کی اوس حجاب کفر اور ظلمت شرک کی اوسکی آنکھون کے آگے سے دور کیا دیکھا کہ حضرت ابراہیم
درمیان گلستان کے تفرج گل وریحان وچشمہائے آب روان اور ادائے لوازم عبادت وطاعت خداوند جہان مشغول ہے بجانب پدر متوجہ ہوئی اور
عرض کیا کہ مین جو کچھہ دیکھتی ہون تم بھی مشاہدہ فرماتے ہو یا نہین نمرود نے پوچھا وہ کیا ہے سارہ نے کہا کہ خدا تعالی ابراہیم کا قادر اور بزرگ ہے
اوسکے تئین ایسی آفت سے بچایا اور بجائے آتش اوسکے اوپر گل وریحان کی نمرود نے چاہا کہ سارہ کو سرزنش کرے غضب مین ہوکر کہا مگر تو جانب
ابراہیم کے مائل ہوئی ہے کہ ستایش اوسکے خدا کی کرتی ہے سارہ نے کہا کہ ابراہیم ایسا ہی خدا بزرگ رکھتا ہے کہ اسقدر اگ سے اوسکو نجات
بخشی نمرود نے کہا جا پاس ابراہیم کے کہ تجھکو با ابراہیم بخشا مینی اور ایک شخص اپنے خواص سے ہمراہ اوسکو نزدیک ابراہیم بھیجا ہنوز خلیل الرحمان
نے آتش نمرود سے نجات نپائی تھی کہ سارہ وہان پہونچی اور بعد باہر آنے سے آتش کے اول ایمان سارہ لائی پس حضرت خلیل اللہ نے سارہ کو

تا معرکہ انگریزی با امیر دوست محمد خان اور جسقدر حال نیاز افغان راقم کو کتب تواریخ صحیحہ سے معلوم ہوا باب سوم دربیان ظہور اسلام تا قبضا
ہندوستان عہد خلیفہ ولید قوم عباسی سے تا ایام غدر ۱۲۷۳ ہجری اس ملک ہند مین جس جس کی بادشاہت ہوئی مو بمو حال باب چہارم
دربیان تعداد قوم افغانان اس باب مین چہار فصل ہین قوم افغان معہ شجرہ و جا بجاے سکونت و شمار ہر یک شاخ سکناے ہندوستان و ولایت
و شمار ہر یک کے جو کہ کتب روایات سے ثابت ہو مو بمو راست و درست بلا رو رعایت تحریر ہوا اس باب مین پانچ فصل کہی گئی فصل اول
در ذکر اولاد سربنی فصل دوم دربیان اولاد متی فصل سوم در تعداد اولاد گرگشتی فصل چہارم شجرہ انساب افغانیہ فصل پنجم در عہد نامہ
انگریزی بنام وسلسلے افغانی باب پنجم قوم افغانان مین جسقدر مشائخ گذرے ہین بسہ فہرست مرتب ہوا فصل اول در تذکرہ مشائخ قوم افغانیہ
فصل دوم تذکرہ مشائخ و اولیا طائفہ بتنی کہ خیر خوارق عادات فصل سوم مشائخ طائفہ خوگشتی کہ خیر خوارق عادات باب اول ظہیر ہوشمندان صاحب بصیرت مخفی نرہے کہ جب حق سبحانہ تعالی نے بمقتضاے
حکمت کاملہ و نعمت شاملہ حضرت آدم علیہ السلام کو مکان عدم سے فضاے وجود مین لایا اور بشرف نبوت و کرامت اختصاص بخشی اور منشور خلافت کا
بتوقیع و لقد کرمنا بنی آدم موشح و مزین کیا اور بہشت خلد مین جگہ دی اور حوا کو پہلوئے چپ سے پیدا کیا اور مونس و ہمدم اونکا کیا مدت چہل سال
ابوالبشر نے بہشت مین بعیش و عشرت گذرانی اور عبادات آفریدگار مین اوقات فرخندہ صفات اپنی صرف کی اور نیز بروایت بعض مورخوں کے
بر ساعت آخر جمعہ کہ ایک روز اوس زمانہ کا ہزار سال اسوقت کی ہے حضرت آدم بہشت مین رہے چونکہ حکمت الہی مقتضی اس امر کی تھی کہ خلقت عالم
انسانی نطفہ ابوالبشر سے ظہور مین آوے یہ امر جنت مین ممکن نتھا ابلیس کو آدم پر تعین کیا تا باعانت و یاوری مار و طاوس بہشت مین آیا اور آدم
کو واسطے کہانے دانہ ممنوعہ کے فریب دیا اور نعمات بہشت سے محروم کیا و بحکم فاخرج منہا زوجہا جنت سے بدار دنیا منتقل کیا آدم بسراندیپ
و حوا بجدہ و ابلیس بزمین نصیبین و مار باصفہان و طاوس بہندوستان ڈالے گئے پس ابوالبشر تین سو سال با فعال و اعمال اپنے سے نادم و
پشیمان کوہ و صحرا مین پہرتا رہا اور ایک لمحہ چشم اوسکی گریہ و زاری سے خشک نہین ہوتی تھی اور نعمت بہشت و قرب و منزلت اپنے سے یاد کر
حسرت کرتا تھا در ندامت لیکن بسن اللہ سر اپنا طرف آسمان کے نہ اوٹھایا پس حق سبحانہ تعالی نے اوپر اوسکے بخشش کی اور بگفتن کلمہ استغفر اللہ
و شفیع آوردن محمد رسول اللہ تلقین فرمایا جبکہ آدم نے بموجب حکم فتلقی آدم من ربہ توبہ کیا اور اشباح پنجگانہ سرور کائنات کو شفیع لایا حق سبحانہ
تعالی نے توبہ اوسکی قبول فرمائی اور گناہ آدم سے درگذرا در اثناے سیر کے حوا کو آدم سے ملاقی کیا کوہ عرفات پر بعد از ملاقات شکرانہ الہی بتقدیم
پہونچایا اور متوجہ زیارت بیت اللہ کے ہوئے جو بمقام مزدلفہ پہونچے زفاف واقعہ ہوا و ام الحوا بارور ہوئے و توالد و تناسل ظہور مین آیا یہی [illegible]
کہ حق جل و علی نے پیشانی مین ابوالبشر کی ودیعت رکہا تہا مانند برق کے چمکتا تہا اور جو کہ دیکہتا تہا متحیر رہتا تہا جو انتقال نور نبوی کی مدت
نزدیک پہونچی یکمرتبہ حضرت آدم ہنگام سیر و گشت مین ایک جگہہ خرم و باصفا و فضاے با نزہت و دلکشا مین فائز ہوئے حضرت جبرئیل آئے اور حوض
آب زمین پر درمیان ہمراہ لائے اور طبق پر میوہ بہشت ہاتہہ مین لیے ہوئے کہا کہ السلام علیکم یا ابا محمد اور اوسی روز اس کنیت کے ساتہہ کنی ہوئے
اس میوہ ہاے بہشت تناول فرمایئے اور اس آب مین غسل کیجیے اور خود کو مطہر و مطیب کر کے حوا کے ساتہہ صحبت رکہیے کہ آجکی روز میعاد انتقال
نور خاتم النبین کی ہے ابوالبشر نے بموجب وحی کے عمل کیا اور امانت معلومہ کو بحوا سپرد کیا درمیان ہر دو پستان حوا روشنائی چون آفتاب پیدا
آئی پس شیث حاملہ ہوئی بعد میعاد فرزند تولد ہوا وہ نور اوسکی پیشانی مین ظاہر ہوا حضرت آدم نے بموجب وحی الہی نام اوس فرزند کا شیث رکہا
ام البوا بہر بطنی دو فرزند لاتی تہی ایک پسر و دیگر دختر چونکہ حق تعالے نے حضرت شیث کو خازن نور نبوی کیا تہا بواسطے حرمت و عظمت اوس نور نبوی
حضرت شیث کو تنہا پیدا کیا حق تعالے نے حضرت آدم کی ہزار سال کی عمر کی تہی ام الحوا اس قدر مدت مین بیست و یک بطن چہل فرزند بوجود
لائی الغرض [illegible] بیست و یک فرزند و بیست و یک دختر تا آخر ایام حیات حضرت آدم اولاد و احفاد و اسباط اونکے بجملہ از چہل ہزار [illegible] تہے اور تمام
اور پر ایک زمین [illegible] جبکہ ہزار سال عمر حضرت آدم کی تمام ہوئی اور وقت رحلت کا قریب پہونچا حضرت شیث کو وصی اپنا کیا اور [illegible]

کنز مخفی کا ظہور آخرین ٭ منشاء ایجاد لفظ کاف و نون ٭ رمز نحن السابقون الآخرون ٭ ذات پاک حق کا ظل ظلیل ٭ بیمثال و بینظیر و بے عدیل ٭ علت غائی ایجاد جہان ٭ باعث خلق زمین و آسمان ٭ گر نہوتا وہ رسول محترم ٭ بے نشان رہتا جہان آدم عدم ٭ گر نہوتا وہ رسول کائنات ٭ غیر ممکن تھا وجود ممکنات ٭ اور اوسکی آل اطہار پر کہ مورد ینقطع کل نسب وصہر یوم القیامۃ الا نسبی وصہری ہین اور اوسکے اصحاب اخیار پر کہ موافق اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم مقصد رہدایت ہین تا قیام ساعت اور ساعت قیامت ہوجیو حسب حال بندہ محتاج الی رحمۃ اللہ الغنی الغفار المسمی بزردار ولد سیفدار خان افغان تاغرشاخ فرید خانی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ خدمت اہل نصفت مین التماس کرتا ہے کہ بقول جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ کے شعر عربی لیس الشرف بالمال والنسب ٭ فانما الشرف بالعلم والادب ٭ اور ارشاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کہ من بطاٴ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ ٭ اور اسی کے موافق کسی نے ہندی مین کہا ہے کہ دوہرہ ذات بہانت پوچھے نا کوے ٭ ہرکو بھجے سو ہرکا ہوے ٭ آخرت مین اور عند اللہ شرف اور بزرگی انسان کی علم و ادب و ایمان و صلاحیت اعمال سے ہے دنیا مین البتہ اعتبار حسب و نسب کا بھی ہے اور اگر دونون باتین حاصل ہون تو نور علی نور ہے اور اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شرافت نسب مین فرمایا ہے ان اصطفے من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفے من ولد اسمعیل بنی کنانۃ واصطفی قریشا من بنی کنانۃ واصطفے من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم اور کسی بزرگ نے وہ شعر عربی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہے ہین جو اوپر مرقوم ہوے اور نیز بعض صفات بعض ذات و قوم و حسب و نسب پر مخصوص ہین جیسی فصاحت بیان قبیلہ بنی سعد پر اور شجاعت بنی ہاشم پر و علی ہذا القیاس پس اس بیان سے معلوم ناظرین ہوا کہ شرف حسب و نسب بھی دنیا مین ایک اعتبار اور خصوصیت رکھتا ہے اس احقر کو ہمیشہ سے خیال اپنے حسب و نسب کے تحقیق کا رہتا تھا اور اکثر کتب معتبرہ بنظر تحقیق پیش نظر رکھتا تھا چنانچہ ملاحظہ کتب اخبار سے یہ امر واضح ہوا کہ قوم افغان بھی قدیم سے معزز و مکرم رہے ہین اور انبیا و مرسلین کے وقت مین بھی اکثر ممدوح ہین اور اکثر زمنہ مین سلاطین اور امرا ہوتے چلے آئے ہین اسی واسطے حفظ نسب بھی انمین ہوتا چلا آتا ہے اور صفت شجاعت اور امانت مین معروف ہین اگرچہ سب آدمی اولاد آدم علیہ السلام ہین مگر یہ قوم بھی بہ نسبت دیگر اقوام کے مدت سے بصفات مذکورہ منسوب و مشہور ہین تفصیل و تصدیق اس قول کی ارباب بصیرت اور اصحاب نصفت پر ملاحظہ اس کتاب سے واضح ہوگی در بنولا بعض بعض مصنف بعض تاریخ نے بسبب قصور نظر اور حسد جبلی کے بعضے امور واقعی کا انکار اور امور غیر واقعی کا انتساب بہ نسبت اس قوم کے منسوب کئے ہین چونکہ خاکسار بھی اسی زمرہ سے ہے امر غیر واجبی اونکا دریافت کرکر اس ارادہ مین تھا کہ ارباب انصاف کے روبرو خلاف واقع ہونا اون منسوبات غیر واقعی کا ظاہر کرے مگر بسبب علائق دنیوی کے فرصت اتنی نپاتا تھا کہ اظہار ما فی الضمیر کرون چونکہ بعنایت ایزدی ۱۲۸۶ ہجری مین مشرف حج بیت اللہ الحرام و سعادت زیارت روضۂ مقدس مطہر حضرت سید الانام علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام حاصل کرکر متوجہ وطن مالوف کا ہوا اور بسبب وانگی اس سفر جلالت اثر کی بجوالگی بعض تدابیر دنیوی بذمہ بعض احبا و اقارب کے کچھ فرصت پائی اور تحریر وقائع سفر سعادت اثر سے کہ موسوم بسفرنامہ ہے فراغت حاصل ہوئی وہ مکنون خاطر خفاے بطون سے میدان ظہور مین جلوہ گر ہوا امید ارباب انصاف سے یہہ ہے کہ اس مجموعہ کو اول سے آخر تک بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور بیان مورخان قاصر النظر فاسد الفکر مین غور کرکر سمجھین کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر اور اس کتاب کو پانچ باب پر مرتب کیا اور ہر باب مین چند فصلین مقرر کین باب اول بیچ ذکر ولادت و وفات انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام اور تعداد اونکا اور احوال تابوت سکینہ و احوال خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کہ بپیشگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف بخطاب سیف اللہ تھے اور رویداد قیس عبد الرشید باب دوم ابتداے ظہور اسلام در افغانستان تا از زمانہ حضرت خالد بن ولید

یا من لا تراہ العیون ولا تخالطہ الظنون ولا یصفہ الواصفون ولا تغیرہ الحوادث ولا یخشی الدوائر یعلم مثاقیل الجبال ومکائیل البحار وعدد قطر الامطار
وعدد ورق الاشجار وعدد ما اظلم علیہ اللیل واشرق علیہ النہار ولا تواری منہ سماء سماء ولا ارض ارضا ولا بحر ما فی قعرہ ولا جبل ما فی وعرہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت
علی نفسک عز جارک وجل ثناؤک وتقدست اسماؤک وعظم شانک ولا الہ غیرک اللہم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک
لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر حمد و آفرزات قدسی صفات واحد قدیم بیچون بیچگون کو سزاوار کہ خالق مو الیہ ثلثہ موجودات سب
اور ثنائے نامتناہی واجب الوجود احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد کو زیبا ہے کہ منعم حقیقی اور رب الارباب کائنات ہے کوئی نتھا
وہ تھا اور کوئی نہ ہے گا اور وہ رہے گا بفحوائے کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق تمام عالم کو کتم عدم سے منصہ وجود مین
لایا اور سب مخلوقات مین سے جنس بنی آدم کو امتیاز دیکر خلعت فاخرہ ولقد کرمنا بنی آدم کا پہنایا اور پھر بموجب آیۂ کریمہ یا ایہا الناس انا
خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا و قبائل منشعب و متفرق کیا اور باوجود اتحاد جنس اور صورت و شکل و جوارح کے ہر ایک کو مینہا ممتاز کیا باآنکہ تمام
بنی نوع انسان اولاد ابو البشر آدم علیہ السلام ہین لیکن بسبب اختلاف السنہ و الوان و اوضاع و اقوام کے ایکدوسرے سے مانا و مشابہ نہین ہے
جہت حکمت و عظمت قدرتہ نظم کس طرح حمد خالق اکبر ادا کرون ؛ اس مونہہ سے کسطرح مین ثنائے خدا کرون ؛ بالفرض ہوئے تن ہو سراپا
زبان اگر ؛ اور ہر زبان سے شکر ادا ہووے سربسر ؛ عمر ابد ہو مشغلۂ حمد کے لئے ؛ حاشا کہ حمد صانع قیوم ہو سکے ؛ صناع کن مکان وحدہ اوند
کارساز ؛ خالق جن و انس و شہنشاہ بے نیاز ؛ گہ نار کو کرم سے کیے گلشن نعیم ؛ گہ بحر مین صدف کو عطا ہو در یتیم ؛ سنگ سیہ سے
لعل و زمرد کیے عیان ؛ دریا سے ابر ابر سے دریا کیے روان ؛ نور محمدی سے دیا خلق کو وجود ؛ وابستہ اوس سے کر دیا عالم کا تار و پود ؛ ذات
نبی کو سب کا گزین کر دیا ؛ کثرت مین لا کے معنی وحدت کو پھیر دیا ؛ ختم رسل کو مظہر کل سربسر کیا ؛ خیر البشر کو واسطہ ابو البشر کیا ؛ ہزاران ہزار
صلوات و تحیات شایان شان سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
کی ہے کہ بمصداق لولاک لما خلقت الافلاک باعث ایجاد عالم و تکوین دہر ہی شعر عربی لہ النسب العالی فلیس کمثلہ ؛ حبیب نسیب منعم متکرم ؛ اقدمہ
فی کل غضب لانہ ؛ اذا کان مدح ذالنسب مقدم نظم مظہر ذات قدیم کبریا ؛ مطلع انوار اسرار خدا ؛ قلزم وحدت کا موج اولین ؛

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

اندرین کتاب لاجواب مشعر واقعات فرمانروایان ہندوستان و تحقیق انساب افغانان مقبول ہر اقاصی و ادانی

اردو صولت افغانی

مصنفہ سرخیل مورخان فصیح البیان جناب حاجی محمد زرداد خان افغان ناغر ساکن فرید خانی دامہ المنان

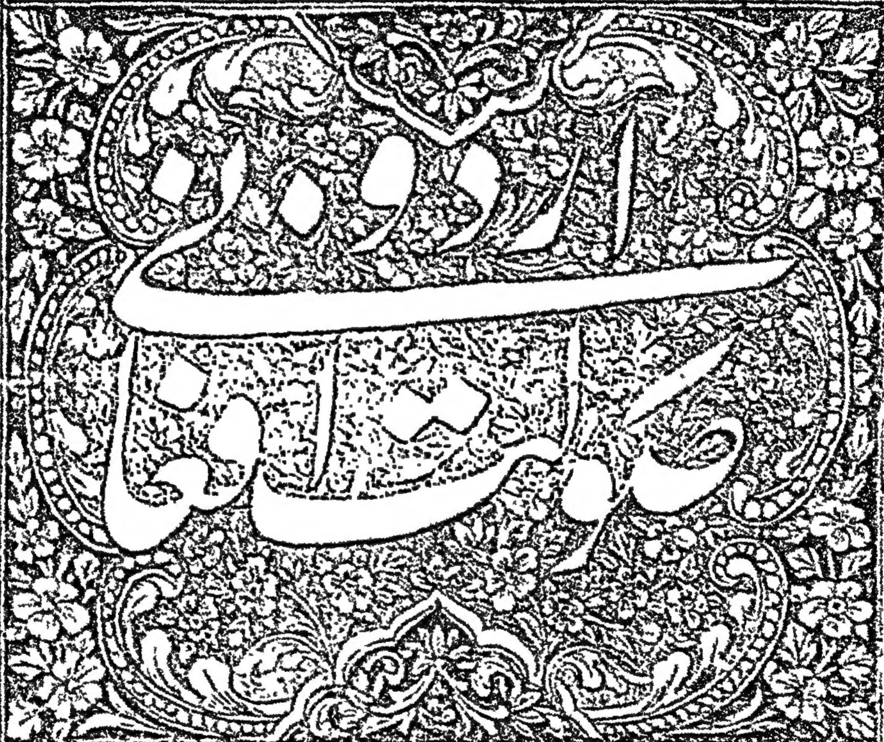
مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مقبول جہاں ہوئی

فہرست مباحث کتاب حیات افغانی بہ ترتیب حروف تہجی



بعوض صاحب مطبع کمیشن مکان وضبط حق تالیف ریدن آسمان

الفنون کتاب الاحباب مشعر واقعات فرمانروایان ہندوستان تحقیق انساب افغانان مقبول ہر خاص و عام



حیات افغانی

مصنفہ سرخیل مورخان فصیح البیان جناب حاجی محمد حیات خان افغان ناظم ریاست فرید کوٹ باشندۂ ملتان

مطبع منشی نول کشور میں طبع مشہور جہاں ہوئی